بعون صانع بیچون مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنون کتاب لاجواب مشعر واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب افغانان مقبول ہر اقاصی و ادانی

اردو
صولت افغانی

مصنفہ مستر خیل مور خان فصیح البیان جناب حاجی محمد زردار خان افغان تاجر شاخ فرید خانی دام المعالہ

مطبع منشی نولکشور مین طبع ہوکر مقبول جہان ہوئی

فہرست کتاب صولت افغانی

فہرست مباحث کتاب صولت افغانی بترتیب حروف تہجی

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنون کتاب لاجواب مشعر واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب افغانان مقبول ہر اقاصی و ادانی

صولت افغانی اردو

مصنفہ سرخیل مورخان فصیح البیان جناب حاجی محمد زردار خان افغان ناغر شاخ فرید خانی دامہ المنان

بمطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یامن لاتراہ العیون ولا تخالطہ الظنون ولا یصفہ الواصفون ولا تغیرہ الحوادث ولا یخشی الدوائر یعلم مثاقیل الجبال ومکائیل البحار وعدد قطر الامطار وعدد ورق الاشجار وعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار ولا تواری منہ سماء سماء ولا ارض ارضا ولا بحر ما فی قعرہ ولا جبل ما فی وعرہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک عز جارک وجل ثناؤک ولقدست اسماؤک وعظم شانک ولا الہ غیرک اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر حمد وافر ذات قدسی صفات واحد قدیم بیچون بیچگون کو سزاوار کہ خالق مو الید ثلثہ موجودات ہے اور ثنائے متکاثر واجب الوجود احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کو زیبا ہے کہ منعم حقیقی اور رب الارباب کائنات ہے کوئی نتھا وہ تھا اور کوئی نرہے گا اور وہ رہے گا بفحوائے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تمام عالم کو کتم عدم سے منصہ وجود مین لایا اور سب مخلوقات مین سے جنس بنی آدم کو امتیاز دیکر خلعت فاخرہ ولقد کرمنا بنی آدم کا پہنایا اور پھر بموجب آیۂ کریمہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل متشعب ومتفرق کیا اور باوجود اتحاد جنس اور صورت وشکل وجوارح کی ہرایک کو منہما ممتاز کیا یا آنکہ تمام بنی نوع انسان اولاد ابو البشر آدم علیہ السلام ہین لیکن بسبب اختلاف السنہ والوان واوضاع واقوام کے ایکدوسرے سے مانا ومشابہ نہین ہے جلت حکمتہ وعظمت قدرتہ فقظم کس طرح حمد خالق اکبر اداکرون ⁂ اس مونہہ سے کسطرح مین ثنائے خدا کرون ⁂ بالفرض ہووے تن ہمہ سراپا زبان اگر ⁂ اور ہر زبان سے شکر جدا ہووے سربسر ⁂ عمر ابد ہو مشغلۂ حمد کے لئے ⁂ حاشا کہ حمد صانع قیوم ہو سکے ⁂ صناع کن فکان وخداوند کارساز ⁂ خلاق جن وانس وشہنشاہ بے نیاز ⁂ گنہگار کو کرم سے کیے گلشن نعیم ⁂ کہ بحر مین صدف کو عطا ہو در یتیم ⁂ سنگ سیہ سے لعل وزمرد کرے عیان ⁂ دریا سے ابر ابر سے دریا کرے روان ⁂ نور محمدی سے دیا خلق کو وجود ⁂ وابستہ اوس سے کردیا عالم کا تاروپود ⁂ ذات نبی کو مبدا کونین کردیا ⁂ کثرت مین لا کے معنی وحدت کو بھر دیا ⁂ ختم رسل کو مظہر کل سربسر کیا ⁂ خیر البشر کو واسطہ بو البشر کیا ⁂ ہزاران ہزار صلوات وتحیات شایان شان سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ بمصداق لولاک لما خلقت الافلاک باعث ایجاد عالم وآدم ہوا ⁂ بلغ العلی بکمالہ ⁂ کشف الدجی بجمالہ ⁂ حسنت جمیع خصالہ ⁂ صلوا علیہ وآلہ ⁂ [illegible] فی کل خیر لانہ ⁂ اذ کان مدح فالنسیب مقدم ⁂ نظم مظہر ذات قدیم کبریا ⁂ مطلع انوار اسرار خدا ⁂ قلزم وحدت کا موج اولین ⁂

کنز مخفی کا ظہور آخرین ⁂ منشاء ایجاد لفظ کاف ونون ⁂ رمز نحن السابقون الآخرون ⁂ ذات پاک حق کا ظل ظلیل ⁂ بیمثال وبینظیر وبے عدیل ⁂ علت غائی ایجاد جہان ⁂ باعث خلق زمین وآسمان ⁂ گر نہوتا وہ رسول محترم ⁂ بے نشان رہتا جہان آدم عدم ⁂ گر نہوتا وہ رسول کائنات ⁂ غیر ممکن تھا وجود ممکنات ⁂ اور اوسکی آل اطہار پر کہ مورد بینقطع کل نسب وصہر یوم القیامۃ الا نسبی وصہری ہین اور اوسکے اصحاب اخیار پر کہ بموافق اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم مصدر ہدایت ہین تاقیام ساعت اور ساعت قیامت ہوجیو حسب حال بندہ نحیف محتاج الی رحمۃ اللہ الغنی الغفار المسمی بیزدار ولد سیفدار خان افغان ناغرشاخ فرید خانی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ خدمت اہل نصفت مین التماس کرتا ہے کہ بقول جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ کے **شعر عربی** لیس الشرف بالمال والنسب ⁂ فانما الشرف بالعلم والادب ⁂ اور ارشاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ من بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ⁂ اور اسی کے موافق کسی نے ہندی مین کہا ہے کہ دوہرہ ذات بہانت پوچھے ناکوے ⁂ ہرکو بھجے سو ہرکا ہوے ⁂ آخرت مین فوز عند اللہ شرف اور بزرگی انسان کی علم وادب وایمان وصلاحیت اعمال سے ہے دنیا مین البتہ اعتبار حسب ونسب کا بھی ہے اور اگر دونون باتین حاصل ہون تو نور علی نور ہے اور اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شرافت نسب مین فرمایا ہے ان اصطفے من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفے من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی قریشا من بنی کنانۃ واصطفے من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم اور کسی بزرگ نے وہ شعر عربی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہے ہین جو اوپر مرقوم ہوے اور نیز بعض صفات بعض ذات وقوم وحسب ونسب پر مخصوص ہین جیسی فصاحت بیان قبیلہ بنی سعد پر اور شجاعت بنی ہاشم پر وعلی ہذا القیاس پس اس بیان سے معلوم ناظرین ہوا کہ شرف حسب ونسب بھی دنیا مین ایک اعتبار اور خصوصیت رکھتا ہے اس احقر کو ہمیشہ سے خیال اپنے حسب ونسب کے تحقیق کا رہتا تھا اور اکثر کتب معتبرہ بنظر تحقیق پیش نظر رکھتا تھا چنانچہ ملاحظہ کتب اخبار سے یہ امر واضح ہوا کہ قوم افغان بھی قدیم سے معزز ومکرم رہے ہین اور انبیا ومرسلین کے وقت مین بھی اکثر ممدوح ہین اور اکثر ازمنہ مین سلاطین اور امرا ہوتے چلے آئے ہین اسی واسطے حفظ نسب بھی انمین ہوتا چلا آتا ہے اور بصفت شجاعت اور امانت مین معروف ہین اگر سب آدمی اولاد آدم علیہ السلام ہین مگر یہ قوم بھی بنسبت دیگر اقوام کے مدت سے بصفات مذکورہ منسوب ومشہور مین تفصیل وتصدیق اس قول کی ارباب بصیرت اور اصحاب نصفت پر بلاحظہ اس کتاب سے واضح ہوگی در ہنولا بعض ہم مصنف بعض تاریخ نے بسبب قصور نظر اور حسد جبلی کے بعضے امور واقعی کا انکار اور امور غیر واقعی کا انتساب بہ نسبت اس قوم کے منسوب کئے ہین چونکہ خاکسار بھی اسی زمرہ سے ہے امر غیر واجبی اونکا دریافت کرکر اس ارادہ مین تھا کہ ارباب انصاف دور از اعتساف کے روبرو خلاف واقع ہونا اون منسوبات غیر واقعی کا ظاہر کرے مگر بسبب علائق دنیوی کے فرصت اتنی نپاتا تھا کہ اظہار مافی الضمیر کرون چونکہ بعنایت ایزدی ۱۲۸۷ ہجری مین مشرف حج بیت اللہ الحرام وسعادت زیارت روضۂ مقدس مطہر حضرت سید الانام علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام حاصل کرکر متوجہ وطن مالوف کا ہوا اور بسبب وانگی اس سفر جلالت اثر کی بجوالگی بعض تدابیر دنیوی بذمہ بعض احبا واقارب کے کچھ فرصت پائی اور تحریر وقائع سفر سعادت اثر سے کہ موسوم بسفرنامہ ہے فراغت حاصل ہوئی وہ مکنون خاطر خفائے بطون سے میدان ظہور مین جلوہ گر ہوا امید ارباب انصاف سے یہہ ہے کہ اس مجموعہ کو اول سے آخر تک بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور بیانات مورخان قاصر النظر فاسد الفکر مین غور کرکر سمجھین کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور اس کتاب کو پانچ باب پر مرتب کیا اور ہر باب مین چند فصلین مقرر کین **باب اول** مین ذکر ذریت ووفات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام اور تعداد اونکا اور احوال تابوت سکینہ واحوال خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کہ پیشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف بخطاب سیف اللہ تھے اور روئیداد قیس عبد الرشید بابت ہ دو ہم ابتدائے ظہور اسلام در افغانستان تا از زمانہ حضرت خالد بن ولید

تا معرکہ انگریزی با امیر دوست محمد خان اور جسقدر حال نہار افغان راقم کو کتب تواریخ صحیحہ سے معلوم ہوا باب سوم دربیان ظہور اسلام اما قصا
ہندوستان عہد خلیفہ ولید قوم عباسی سے تا ایام غدر ۱۲۷۳ ہجری اس ملک ہندو مین جس جس کی بادشاہت ہوئی موبمو حال باب چہارم
دربیان تعلق قوم افغانان اس باب مین چہار فصل ہین قوم افغان معہ شجرہ ہا وجاے سکونت وشمار ہر یک شاخ سکنا ے ہندوستان وولایت
وشعار ہریک کے جوکہ کتب روایات سے ثابت ہو موبمو راست ودرست بلا ورعایت تحریر ہوا اس باب مین پانچ فصل کہی گئی فصل اول
در ذکر اولاد سربنی فصل دوم دربیان اولاد بتنی فصل سوم درتعداد اولاد گرگشتی فصل چہارم شجرہ ہا نسب افغانیہ فصل پنجم در عہد نامہ
انگریزی بنام وسائے افغانی باب پنجم قوم افغانان مین جسقدر مشائخ گذرے ہین بہ سہ فہرست مرتب ہوا فصل اول بتذکرہ مشائخ قوم افغان
فصل دوم بتذکرہ مشائخ واولیا طائفہ بتنی و ذکر خیر وخوارق عادات فصل سوم مشائخ طائفہ گرگشتی و ذکر خیر وخوارق عادات باب اول [illegible]
حکمت کاملہ وقدرت شاملہ مہتر آدم علیہ السلام کو مکان عدم مین فضائے وجود مین لایا اور بشرف نبوت وکرامت اختصاص بخشی اور منشور خلافت وکا
بتوقیع ولقد کرمنا بنی آدم موشح ومزین کیا اور بہشت خلد مین جگہہ دی اور حوا کو پہلوئے چپ سے پیدا کیا اور مونس وہمدم اونکا کیا مدت چہل سال
ابوالبشر نے بہشت مین بعیش وعشرت گذرانی اور عبادات آفریدگار مین اوقات فرخندہ صفات اپنی صرف کی اور نیز بروایت بعض مورخون کے
بر ساعت آخر جمعہ کہ ایکروز اوس زمانہ کا ہزار سال اسوقت کی ہے مہتر آدم بہشت مین رہے چونکہ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کی تھی کہ خلقت عالم
انسانی نطفۂ ابوالبشر سے ظہور مین آوے یہ امر جنت مین ممکن نتھا ابلیس کو آدم پر تعین کیا تا با عانت ویاوری مار وطاؤس بہشت مین آیا اور آدم
کو واسطے کہانے دانہ ممنوعہ کے فریب دیا اور نعمات بہشت سے محروم کیا وبحکم فاخرج منہا زوجہا جنت سے بدار دنیا منتقل کیا آدم کو سراندیپ
وحوا کو جدہ وابلیس کو زمین نصیبین ومار کو اصفہان وطاؤس کو ہندوستان ڈالے گئے پس ابوالبشر تین سو سال افعال واعمال اپنے سے نادم و
پشیمان کوہ ہا وصحرا ہا مین پہرا کیا اور ایک لمحہ چشم اوسکی گریہ وزاری سے خشک نہین ہوتی تھی اور نعمت بہشت وقرب ومنزلت اپنے سے یاد کر
حسرت کرتا تھا وربندت لیکر ہین امتداد سر اپنا طرف آسمان کے نہ اوٹھایا پس حقسبحانہ تعالی نے اوپر اوسکے بخشش کی اور گفتن کلمہ استغفر اللہ
وشفیع آوردن محمد رسول اللہ تلقین فرمایا جبکہ آدم نے بموجب حکم فتلقی آدم من ربہ توبہ کیا اور اشباح پنجگانہ سرور کائنات کو شفیع لایا حق سبحانہ
تعالی نے توبہ اوسکی قبول فرمائی اور گناہ آدم سے درگذرا در انتشار سیر کے حوا کو آدم سے ملاقی کیا کوہ عرفات پر بعد از ملاقات بحکم انہ الہی تعلیم
پہونچایا اور متوجہ زیارت بیت اللہ کے ہوئے جو مقام مزدلفہ پہونچے زفاف واقعہ ہوا وام الحوا بارور ہوئے وتوالد وتناسل ظہور مین آیا تب جلال
کہ حق جل وعلی نے پیشانی مین ابوالبشر کی ودیعت رکھا تہا مانند برق کے چمکتا تہا اور جو کہ دیکہتا تہا متحیر رہتا تہا جو انتقال نور نبوی کی مدت
نزدیک پہونچی ایکدن مہتر آدم ہنگام سیر وگشت مین ایک جگہہ خرم وباصفا وفضائے بانزہت ودلکشا مین فائز ہوئے مہتر جبرئیل آئے اور کوزے
آب زمین بر روان ہمراہ لائے اور طبقی پر میوہ بہشت ہاتہہ مین لیے ہوئے کہا کہ السلام علیکم یا ابا محمد اور اوسی روز اس کیفیت کے ساتہہ کمی ہوئے
اس میوہ ہا کی تئین تناول فرمایئے اور اس آب مین غسل کیجیے اور خود کو مطہر ومطیب کرکے حوا کے ساتہہ صحبت رکہیو کہ آجکی روز میعاد انتقال
نور خاتم النبی کی ہے ابوالبشر نے بموجب وحی کے عمل کیا اور امانت معلومہ کو حوا سپرد کیا درمیان ہر دو پستان حوا روشنائی چون آفتاب پیدا
آئی پس شیث حاملہ ہوئی بعد میعاد فرزند تولد ہوا اور وہ نور اوسکی پیشانی مین ظاہر ہوا مہتر آدم نے بموجب وحی الٰہی نام اوس فرزند کا شیث رکھا
ام الحوا ہر بطنی دو فرزند لاتی تھی ایک پسر ودیگر دختر چونکہ حق تعالے نے حضرت شیث کو خازن نور نبوی کیا تھا بواسطے حرمت وعظمت اون نور نبوی
حضرت شیث کو تنہا بوجود لایا حق تعالے نے عمر آدم کی ہزار سال کی مقرر کی تھی ام الحوا اس قدر مدت مین بیست ویک بطن چہل فرزند بوجود
لائی نوزدہ صبیہ وبیست ویک فرزند بقولے بیست ویک دختر تا آخر ایام حیات مہتر آدم اولاد واحفاد واسباط اونکے چہل ہزار تک پہونچے تھے اور تمام
اوپر یک دین اسلام کے تھے جبکہ ہزار سال عمر آدم سے تمام ہوئی اور وقت رحلت کا قریب پہونچا حضرت شیث کو وصی اپنا کیا اور اوس سے

عہد وپیمان لیا کہ حضرت نگہ رکہے اوس نور کو مگر ارحام زنان طیبہ اور اصلاب طاہرہ بطناً بعد بطن میثاق لین وبعد وصیت روز دیگر بجوار رحمت الٰہی پیوست
ہوئے مہتر شیث نے تجہیز وتکفین پدر کی کرکے نماز جنازہ ادا کی اور کوہ جدہ مین مدفون کیا راقم ہذا نے قبر حضرت آدم کو جدہ شریف مین بہت کچہہ
تلاش کیا لیکن پتا کچہہ نملا ہان مگر قبر حضرت حوا صاحبہ کی جدہ شریف مین موجود ہے پختہ اور درمیان قبر بجائے ناف کے گنبد پختہ بنا ہوا ہیگا اس قبر کی پیمائش
کی گئی تو تین سو ایک ہاتہہ شمار مین آئی اور مجاور لوگ اس قبر پر رہتے ہین اونکی معاش کچہہ سرکار سے مقرر ہے اس قبر کا سرہانہ بطرف مغرب اور
پاؤن بطرف مشرق اور وہانسے کعبہ شریف جانب قدم ہے اور یہ قبر شہر سے باہر جانب مشرق ہے بعد از وفات آدم حق تعالی نے مہتر شیث
کو پیغامبری پر برگزیدہ کیا او نہصد پنجاہ سال کی عمر کرامت فرمائی بہت فرزند اونسے پیدا ہوئے مگر نور نبوی پیشانی انوش مین ظاہر ہوا اور زمانہ اونکی مین
خلائق بت پرست ہوگئی سات سو پچاس برسکی عمر پائی زنے سروع نام خواستگاری کی اوس سے ہلاییل پیدا ہوا اور وہ نور پیشانی انوش کے سے
بیچ پیشانی ہلاییل کے منتقل ہوا اور اوس سے حضرت یزد متولد ہوا وہ خازن نور نبوی تھا اور پیغمبری بھی یزد پر مقرر ہوئی چہہ سو ساٹہہ سال کی عمر
پائی ازانجملہ تین سو سال خلائق کو براہ اسلام دعوت کی جبکہ عمر اونکی آخر پہونچی متوشلخ بوجود آیا سات سو سال زندگانی پائی اوس سے ملک متولد ہوئے
ہفتصد وہفتاد وسال عمر ہوئی قینوش نام ایک عورت اپنے عقد مین لائے اوس سے مہتر نوح متولد ہوئے اور زمانہ حضرت ادریس سے ایام بعث
مہتر نوح تک ہزار اور سات سو سال فترت تھی خلائق تمام بت پرست اور کافر ہوئی پس حقتعالی نے مہتر نوح کو گروہ خلائق پر مبعوث کیا نہصد وپنجاہ
سال خلق کے تئین ہدایت اسلام کی مگر سوائے ساٹہہ یا ستر آدمی کے ہدایت پذیر نہوئے اونکی عورت کافرہ تھی تین فرزند اوس سے بوجود آئے
حام ویافث وکنعان اور دوسری عورت سے عمورہ نام سام کہ ابوالانبیا ہے متولد ہوا پس جبکہ مہتر نوح اسلام سے قوم کی نسبت ناامید ہوئی دعائے
بد حق اونکے کی کہ رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا حق جل وعلی نے طوفان بھیجا اور نجات عذاب سے نپائی مگر ہشت تن نوح وسام وحام و
یافث اور سہ عورت فرزندانکے اونسے توالد وتناسل بظہور آیا اور یہ تمام مخلوق اولاد نوح کی سے ہین اسی سبب آدم ثانی کہتے ہین پس وہ نور
نوح سے بسام منتقل ہوا اور سام سے ارفخشد اور اونسے شالخ متولد ہوا اور شالخ سے عابر کہ ہود النبی کہتے ہین اور اونسے ہود علیہ السلام
سے ساروغ بوجود آئے اور ساروغ سے سروغ اور سروغ سے ناخور اور اوسسے تارخ اور اونسے مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وجود
ہوئے اور جو احوال حضرت مہتر آدم ومہتر شیث وادریس وہود ونوح وخلیل الرحمان کا بیچ کتب تواریخ وسیر وقصص متداولہ کے مذکور ہے اور یہ مختصر
گنجائش اوسکی تحریر کی نرکہتی تھی لیکن جو سلسلہ نسب اس طائفہ افغانیہ کا بحضرت اسحاق ویعقوب وفرزندان حضرت ابراہیم منتہی ہوتا ہے لہذا ذکر
احوال ایشان اشتغال کیا جاتا ہے انہ سمیع ومجیب وبالاجابۃ جسد بر بیان ایدک اللہ تعالے روایان اخبار وناقلان آثار ومحدثان داستان کہن در
گلستان سخن یون روایت کرتے ہین کہ جو حضرت حق سبحانہ تعالے نے بقدرت کاملہ اپنے بموجب قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کی آگ کی تئین
اوپر خلیل اللہ کے سلام کیا اور اوس بلیہ سے نجات دیا نمرود درمیان شرفہ کے قصر اپنے سے یہ حال مشاہدہ کرتا تہا حق سبحانہ تعالی کی اقتضا تہی کہ
دولت اسلام کی ازانجملہ سے نصیبہ سارہ بنت نمرود کے کرے اوس حجاب کفر اور ظلمت شرک کی اوسکی آنکہون کے آگے سے دور کیا دیکہا کہ حضرت ابراہیم
درمیان گلستان کے بتفرج گل وریحان وچشمہائے آب روان اور ادائے لوازم عبادت وطاعت خداوند جہان مشغول ہے بجانب پدر متوجہ ہوئی اور
عرض کیا کہ مین جو کچہہ دیکہتی ہون تم بھی مشاہدہ فرماتے ہو یا نہین نمرود نے پوچھا وہ کیا ہے سارہ نے کہا کہ خدا تعالی ابراہیم کا قادر اور بزرگ ہے
اوسکے تئین ایسی آفت سے بچایا اور ہاخگر آتش اوسکے اوپر گل وریحان کی نمرود نے چاہا کہ سارہ کو سرزنش کرے غضب مین ہوکر کہا اگر تو جانب
ابراہیم کے مائل ہوئی ہے کہ ستایش اوسکے خدا کی کرتی ہے سارہ نے کہا کہ ابراہیم ایسا ہی خدا بزرگ رکہتا ہے کہ اسقدر آگ سے اوسکو نجات
بخشی نمرود نے کہا چاہا پاس ابراہیم کے کہ تجہکو ابراہیم بخشا مینی اور ایک شخص اپنے خواص سے ہمراہ اوسکے نزدیک ابراہیم بھیجا ہنوز خلیل الرحمان
نے آتش نمرود سے نجات نپائی تہی کہ سارہ وہان پہونچی اور بعد باہر آنے سے آتش کے اول ایمان سارہ لائی پس حضرت خلیل اللہ نے سارہ کو

بدین اسلام دعوت کیا وہ بی مدانہہ اسلام لائی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اور موجب امر فرود کے حضرت سارہ کو اپنے عقد نکاح مین لائے
اور بعض مورخین وارباب سیر لائے ہین کہ سارہ دختر عم حضرت خلیل اللہ کی تھی بعد عقد نکاح سارہ کے بحکم نمرود حضرت ابراہیم نے اس دیار سے
ہجرت کر کے بحکم الٰہی بدیار شام چلے گئے حق سبحانہ تعالیٰ نے سارہ سے ایک فرزند حضرت ابراہیم کو عطا فرمایا اوسکا اسحاق نام رکھا جبکہ
اسحاق ابن تمیز ورشد فائز ہوئے گروہ بنی عمالقہ سے ایک صبیہ خواستگاری کی اوس سے دو فرزند توامان بیک شکم پیدا ہوے ایک کا
عیص دوسرے کا یعقوب نام کیا جو مہتر خلیل اللہ نے ودیعت حیات سپرد جان آفرین کی اور بجنت الماوا خرامیدہ ہوے مہتر اسحاق
سریر نبوت پر قائم وتمکن ہوئے وتا ایام حیات خلائق کو ہدایت فرما و دعوت تا دین اسلام کے رہے جو کہ عمر مہتر موصوف آخر ہوئی عیص
کو وصی اپنا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکے بعد عیص کو بسروری وسرداری ممتاز فرمایا اور نعمت اور دولت دنیوی بہت اوسکو عطا کی اور کئی
اوس دیار عرب مین بعیش وتنعم بسر لیگیا عیص نے بواسطہ شدت وحرارت گرما زمین کہ سے کہ مسکن وما وائے اوسکے پدر کی تھی بجانب شام
وروم توجہ فرمائی اور آب وہوا اوس سرزمین کی خوش آئی طرح اقامت ڈالی حق جل وعلی نے اوسکو فرزند بہت کرامت فرمائی بنام ہر ایک
شہر اوس دیار مین آباد ان کیا روم نام پسر ارشد وبزرگ عیص کا تھا کہ وہ ولایت اوسکی سات منسوب ہے اور وہ زرد چہرہ تھا اسیواسطہ
اکثر اصفر الوجہین وبعضے نے کہا ہے کہ کنعان ومدین نیز فرزندان عیص سے ہین مہتر یعقوب عمر مین عیص سے کمتر تھے اور مال ومنال دنیوی سے بھی
بہرہ نرکھتے تھے وعیص صاحب جمعیت ومالدار تھا اور رجوع خلائق طرف اوسکے زیادہ تھا بعد وفات مہتر اسحاق کے ہرچند مہتر یعقوب نے
چاہا کہ عیص باحوال اوسکے پرداخت کرے اور مال اور متاع دنیوی سے بہرہ ور کرے جس سے بعبادت وطاعت حق کے مشغول رہے عیص
اصلاً وقطعاً طرف اوسکے نہین آتا تھا اور نسبت احوال برادر کے سوء المزاج ہوا مہتر یعقوب نے جب تغافل برادر پر اطلاع پائی ٹھہرانا اپنا اوس
ولایت مین موجب بہبود نہ دیکھا قرار او پر مفارقت برادر وما در کے دیا اور اوس دیار سے جدائی اختیار کرکے چاہا کہ بجانب کنعان کے ہجرت کرے
ملازمت مین والدہ کے جا کر التماس رخصت کا کیا مادر اوسکی نے کہا مناسب ہے کہ تو نزدیک خالہ خود لیان نام کے کہ روم مین ہے اور نیز بالک
او دو دختر رکھتی ہے جاوے تو اور دختر اوسکی کی خواستگاری کرے تو مہتر یعقوب والدہ سے رخصت ہوکر شبا شب جانب کنعان آئے اور خیال
عیص کے سے راتین راستہ چلتے اور اسی باعث سے مخاطب باسرائیل اللہ یعنی شب رو ہوئے جو کہ شام مین پہونچے پیش لیان بیٹے خالہ کے گئے
وہ بھی قدوم خواہرزادہ سے کمال خوش ہوا ایکدن حضرت یعقوب نے کہا کہ والدہ میری نے نصیحت کیہی ہے باوہ خواستگاری دختر تیری کے
لیان نے جواب دیا کہ دختر اپنی اس شرط پر دیتی ہون کہ مدت سات سال شبانی کرے تو مہتر موصوف نے قبول کیا اوسکی دو دختر تھین ایک لیان
دوسری راحیل مہتر یعقوب نے راحیل کو کہ خوبتر اور کہتر تھی خواستگاری کی اور کابین اوسکا سات سال کی گوالی مقرر کیا جبکہ شب عقد ہوئی بعد
کے دختر کلان لیان نام خلوت مین حضرت یعقوب کے بھیجی حضرت یعقوب نے گھر مین اگر لیان کو دیکھا کہا کہ مینے راحیل کی خواستگاری کی ہے
لیان کی خالہ نے کہا کہ یہ قاعدہ نہین کہ دختر کلان گھر مین رہے اور دختر خورد بشوہر دیجاوے اگر اوسکی خواستگاری ہے تو درینصورت سات
سال اور شبانی منظور کرو مہتر یعقوب نے اوس شرط کو بھی قبول فرمایا بعد میعاد مقرر کے ہر دو دختر کو کہ اوس ملت مین دو خواہر ایک شوہر
نکاح مین بحکم توریت درست تھی بعقد اپنے لائے جو عیص رفتن یعقوب سے خبردار ہوا افسوس بہت کیا مگر کچھ فائدہ مرتب نہ ہوا جو کوئی کنعان
سے آتا تھا پرسان احوال یعقوب رہتا تھا و کرر کرر مکاتبات تحریر کرکے حضرت یعقوب کو طلب فرمایا جبکہ حضرت یعقوب نے جانا کہ عیص
میری یہان ہجرت کرآنے سے پشیمان ہے وبجان ودل بالفعل مجھکو چاہتا ہے عزیمت ملازمت عیص بدل مصمم فرمائی اور اہل وعیال
ہمراہ اپنے لیکر متوجہ روم ہوے جبکہ اوس دیار کے قریب پہونچے بفرزندان ومتعلقان اپنے کہا کہ جو کوئی تمسے پوچھے کہ کون ہو اور کہان
کہانکو جاؤگے درجواب تم کہنا کہ یعقوب نام غلام مہتر عیص کا کنعان کی طرف گیا تھا اب احرام ملازمت صاحب اپنے کا باندھکر درخواست

رکھتا ہے کہ خدمتین صاحب کے مشرف ہووے ہم اوسکے متعلقان سے ہین جس دن کہ حضرت یعقوب شہر مین داخل ہونا چاہتے تھے اوس روز
عیص بتقریب شکار جنگل مین آیا تھا دیکھا کہ ایک جماعت مسافران راہ دور سے آتی ہے اور اثر مضرت دور دراز وغربت راہ پیشانی پر اونکے نمودار
ہے اسپ اپنا اوسطرفکو روانکر کے دریافت کیا کہ تم کون آدمی ہو متعلقان مہتر یعقوب نے بموجب وصیت مرقوم الصدر اظہار کیا
عیص فراق سے برادر کے نہایت تنگ اور بجان آیا تھا بمجرد استماع نام برادر بے اختیار اسپ سے اوترا اور کہا کہ یعقوب برادر اور
نور چشم میرا ہے کہان ہے ناگاہ حضرت یعقوب ایک گوشہ سے ظاہر ہوئے اور پوشیدگی مین سخنان یکجہتی واشتیاق زبان عیص سے
سماعت کی عیص بفور مشاہدہ حضرت یعقوب کے پیش آیا اور حضرت یعقوب کو دربرلیا اور بوسہ چشم اونکی پر مین اور انواع لطف ومرحمت
بجا لایا اور اپنے ساتھ شہر مین لے آیا اور جگہہ واسطے رہنے اوسکے کے مقرر کری اسطور کی کہ حضرت یعقوب کو ایسی جگہہ ملنا ممکن نہ تھا اور بعد مرگ
تمام اموال اپنے کو گیارہ حصے کرکے دس حصے اپنے دس پسران کو قسمت ومرحمت کیے اور ایک سہم یعنی حصہ یعقوب کو بخش کیا انظہور اس امر
کے حضرت یعقوب کمال شادمان ہوئے اور بعبادت حق مشغول رہتے تھے تا زمان حیات مہتر عیص ہرگز کوئی نوع کا غبار بداہن خاطر مبارک
اوسکے متمکن نہ ہوا اور کنعان مین طرح اقامت کی ڈالی اور ایک جگہہ رہنے کے لیے بنیاد ڈالی حق تعالیٰ نے اوسکو بمرتبہ پیغمبری ممتاز فرمایا
اور وحی نازل کری اور اوپر دیار روم اور کنعان کے مبعوث کیا اور خلائق اوس زمانہ کی بہدایت اوس ذات عالی صفات کے بدولت اسلام
مشرف ہوئی اور کتاب قصص الانبیا وتاریخ معدن اخبار احمدی سبب جدا ہونے مہتر یعقوب کا قریب عیص سے اسطور بیان کرتے ہین
کہ مہتر اسحاق نے بواسطے کبرسن کے آنکھین بصارت سے جاتی رہین تمام فرزندان سے عیص کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور والدہ اونکی مہتر یعقوب
پر مہربان تھی اور عیص بشکار وصید زیادہ مائل تھی ہمیشہ بشکار جاتے مہتر اسحاق نے عیص سے کہا کہ آجکے روز شکار فربہ کباب کرکے لاؤ تو میرے
لیے حضرت سے دعا کرد ونگا کہ تیری کو خدا تعالیٰ بمرتبہ پیغامبری سرفراز کرے عیص باسید دعا شکار کرنے کے لیے گیا مہتر یعقوب نے جانا کہ
مہتر اسحاق کی بحق عیص اجابت ہوگی اور یعقوب اسیطور رہیگا بدرجہ نہایت اوسکو چاہتی تھی درخواست کری کہ وہ بشرف پیغمبری مشرف
ہوئے یعقوب کو بلوا کر ماجرای گذشتہ اوس پر ظاہر کیا اور کہا کہ پہلے عیص واپس آئے بره کباب کرکے خدمت مین پدر کے لاوے درینصورت
وہ دعا بحق تیرے صرف ہوئی مہتر یعقوب نے بموجب نصیحت والدہ کے عمل کیا اور خود کو ظاہر نکیا مہتر اسحاق نے باشتہای تمام
درغبت مالا کلام اوس کباب کو نوشجان فرمایا بعد از انفراغ والدہ حضرت نے کہا کہ بموجب وعدہ کے کہ فرزند اپنے سے کیا ہے دعا کیجے
مہتر اسحاق نے دست مناجات کا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرکے التماس کیا کہ الٰہی یہ فرزند کہ کباب خوب میرے سامنے لایا بہ پیغمبری
معزز فرما حق عز وجل نے دعای پیغمبر اپنے کی بعز اجابت مقرون کری اور مہتر یعقوب کو بشرف پیغمبری مشرف کیا بعد دعای کے
مہتر یعقوب سامنے پدر کے آئے اور دست پدر کا بوسہ دیا مہتر اسحاق نے جانا کہ دعای بحق یعقوب مستجاب ہوئی یہ گوے سبقت کی
برادر سے لیگیا جو کہ کام ہاتھ سے گیا تھا چارہ ندیکھا اسی اثنا مین عیص شکار سے آیا اور حقیقت کو معلوم کرکے مہتر یعقوب کے ساتھ
دشمن ہوا اور رقابت ونزاع درمیان لایا اور بدسلوکی کرنے لگا مہربانی برادری بدشمنی مبدل ہوئی جو مہتر اسحاق نے دیکھا کہ عیص
نسبت یعقوب نہایت معاندت کرتا ہے اوسکو طلب کرکے فرمایا کہ خاطر جمع رکھ مین تیرے حق مین دعا کرونگا حق تعالیٰ نسل تیری
زیادہ کریگا اور پیغامبر بہت تیری اولاد سے پیدا ہونگے اگر تجکو اس سعادت سے محروم کیا مگر اولاد واسباط تیری بکرامت نبوت مخصوص ہونگے
پس بحق عیص دعا کری حق تعالیٰ نے اولاد اوسکی دیار روم مین اسقدر زیادہ کی کہ تمام وہ ولایت فرزندوں سے اوسکے پر ہوگئی اور
چہار صد پیغمبر فرزند ونسے اوسکے ہوئے اور جو مہتر اسحاق بجوار رحمت پیوستہ ہوئے مہتر یعقوب نے ہمیشہ عیص سے متوہم رہتے تھے اسواسطے
والدہ اپنی سے رخصت ہوکر شام مین گئے چنانچہ داستان درگذری القصہ بعد از رسالت وثبوت حقتعالیٰ نے مہتر یعقوب کو چار عورتیں

کہ وہ دختر زادیاں اور دو کنیزکیں تھیں دوازدہ فرزند پیدا ہوئے اور اسامی فرزندان یعقوب کی بدین تفصیل ہے یہودا روئیل شمعون ولاوی نالون
ایشخیر اور لیان سے یہ چہ پسر پیدا ہوئے دہ خواہر کلان تھی اور یوسف و ابن یمین کو کر راحیل سے خورد تھا او راحیل کی ایک کنیزک تھی زلفا نام اوس سے بنیامین
بشیدی تھی ادسے بدان و نفتالی وشیریہ و کرجنیا وشبرتی بوجود آئے اور یہ فرزندان درمیان خدمتگذاری وتابعداری اپنے پدر کے کوئی
قصور و کمی نہین کرتی تھی اور جبکہ بقضائے الٰہی بسبب عداوت وحسد برادران مہتر یوسف کہ دوست ترین فرزندان سے تھے مہتر یعقوب سے
جدا ہوئے تا دیدہ پیغمبر خدا از فراق پسر مین چہل سال و بقولے ہفتاد سال نوحہ وزاری کرتی تھی اور اوسکی عبادتخانہ کا بیت الاحزان نام
رکہا تھا در بیداری ہرگز چشم اوسکی گریہ وزاری سے خشک نہوتی تھی تا آنکہ حقتعالے نے گریہ اور زاری پر اوسکے رحم کیا اور پیری و ضعیفی
پر بخشش فرمائی بجمال قرۃ العین مشرف ہوا اور بعد ملاقات کے مصر مین کہ مہتر یوسف وہان پر بغیر نیری فائز ہوئی تھی او پدر و فاکو طلب کرکے
گناہ برادران کے معاف فرمائے اور مہتر یعقوب نے بحق فرزندان دعائے خیر کی اور فرزندان نے آمین پڑہا حضرت حقتعالے نے دعای
اپنے پیغمبر کی اجابت فرمائی اور تراہ فرزندونکو یعنے بارہ پسر ونکو بشرف نبوت مخصوص کیا اور ہر ایک کو اولاد و اسباط کرامت فرمائی اور
دولت دنیوی بھی چندان ارزانی کی کہ شرح پذیر نہین وہ سبکی سب اوپر ملت آبا اجداد کے اپنے ثابت قدم رہکر خلائق کو دعوت براہ شریعت
جد بزرگوار مہتر ابراہیم خلیل اللہ کے کرتے تھے ہر ایک کو اوسمے حق تعالے نے اولاد اسقدر مرحمت فرمائی کہ تحریر اور تقریر نہو سکی اور مہتر
عیص اور مہتر یعقوب کو حقتعالے نے صد و چہل سال عمر کرامت کی یہ ہر دو برادر ایکروز بطن مادر سے توام بوجود آئے تھے اور ایکدن ہی وفات
پائی اور ایک منزل مین قبر بنی جون مہتر یعقوب کو حضرت حق جل علا نے باسرائیل اللہ مخاطب کیا تھا اور اولادونکی سے دس طبقہ نے
بہ بنی اسرائیل شہرت پائی اور بزرگترین فرزندونمین مہتر یعقوب کا یہودا تہا کہ سلسلہ انساب اس طبقہ کرام افاغنہ کا ساتھ اوسکے پہونچتا ہے
اور وہ ایام جوانی مین بہمہ ہنر آراستہ تھا اور شجاعت وسخاوت مین یگانہ روزگار ہوا جب کہ یہ پیغامبری ممتاز ہوا ہر ایک تعلقات ما
اللہ سے آزاد ہوکر برہاضت وعبادت حضرت خدا وندحقیقی اشتغال کرتا رہتا تھا فرزند بزرگ کا اپنے اسروغ نام رکھا اور اوسکی تربیت
مین سعی جمیلہ بتقدیم لیگیا جبکہ بحد رشد وتمیز پہونچا اولادین یعقوب سے دختر واسطے اوسکے درخواست کی اور قربان وفات اسروغ
کو وصی اپنا کیا پس حقتعالے نے اسروغ کو ایک فرزند عطا فرمایا اور اخنوخ نام رکھا اور اخنوخ سے مہلب اور مہلب سے قانع اور قانع
سے قیس اور قیس سے ستارول کہ اوسکے تیئین طالوت کہتے ہین بوجود آئے عنقریب احوال اوسکا مرقوم ہوگا

ذکر حضرت آدم اور اوسکی اولاد اور انبیا علیہم السلام کا

حضرت آدم علیہ السلام اور اولاد اونکی چالیس مین حمل سے بیچ جنت کے کنیت اوسکی ابو محمد بیچ دنیا کے ابو البشر اور جسم آم کیا گیا اور یہ
اوسکے گوشت مردہ اور خوک اور سن شریف اوسکا نوسو تیس ۹۳۰ برسکا ہوا ہے اور ایک روایت مین ہزار برس —

شیث علیہ السلام

بن آدم علیہ السلام کو وصی اور ولیعہد اونکے تھے بھیجے اوپر اونکے پچاس صحیفہ عمر شریف اونکی نوسو برسکی ہوئی اور کنیت اونکی بھی ابو البشر
تھی کہ نسب اونکا کلہم اجمعین کے ساتھ پہونچتا ہے

ادریس علیہ السلام

ادریس علیہ السلام اونہون نے نوشت خط کو ساتھ قلم کے اور کپڑا سلا ہوا پہنا لباس پنبہ کا تھا پہلی اس سے لباس جلود اور صوف
وپوست کا کیا اور اوسکے تئین ہزار آدمیون نے دعوت کیا اور وہ جد نوح علیہ السلام کا ہے اور دنیا مین تین سو پینسٹھ ۳۶۵ برس رہے
بعدہ اونکو اوپر آسمان کے لیگئے جیسا کہ وارد ہے انہ کان صدیقا نبیا ورفعناہ مکانا علیا —

نوح علیہ السلام

نوح علیہ السلام تہا اوسکو حکم کیا واسطے انتظام و الحکام کے اور جاری کیا خدا نے ذات شریف اور پہلے اسکے نکاح بہن سے جائز تہا آدم
ادریس کے حرام کیا گیا زمانہ اوسکے مین کہ قوم اوسکی نے تکذیب کیا پس بھیجا خدا نے اوپر اونکے طوفان کہ تمام عالم غرق ہوا حتے کہ
کعبہ شریف تک اور اسی آدمی ہمراہ نوح علیہ السلام کے باقی رہے چالیس عورت اور چالیس مرد اوتر آئے کشتی سے لاولد تمام مرگئے
سوا ازواج و اولاد نوح علیہ السلام کے کہ سام و حام و یافث تھے اور ازواج اونکی زندہ رہے اور از جنس ابشیر العیال ہوئی اہل عرب و روم
اور فارس اولاد سام سے ہین اور حبش و سندہ و ہند اولاد حام ویاجوج ماجوج و تلانی ترک اولاد یافث سے اور عمر شریف اوسکی نوسو
چالیس برسکی اور بعض کتب مین ایک ہزار اور چار سو برس —

ہود علیہ السلام

ہود علیہ السلام بن عبد اللہ اور بعض کہتے ہین بن عوض اوسکو حق تعالے نے اوپر قوم عاد کے بھیجا اور بعض کہتے ہین عاد نام کیا ہے
اور نزدیک بعضو نکے نام ملک اور وہ بنام ملک خود مشہور ہوئی پس جسنے ہود کو تکذیب کیا اللہ تعالے نے ہوا سخت اوپر اونکے بھیجی
فاما عاد فاہلکوا بریح صرصر اور ہلاک کیا اسے اور عمر ہود کی دو سو پچہتر ۲۷۵ برسکی تھی —

صالح علیہ السلام

صالح علیہ السلام بن عبید اور بعضے کہتے ہین بن کانو بھیجا اللہ تعالے نے اوسکو اوپر قوم ثمود کے اور ثمود نام ایک کنوان کا ہے بیچ زمین
حجر کے اور وہ قوم ساتھ نام اوس کنوان کے نام کی گئی ہوئی پس تکذیب کیا صالح علیہ السلام کو اور سوال ناقہ کا کیا جیسا کہ مشہور ہے
اور قاتل ناقہ قدار بن سالف شہر تہا اور وہ شقی اولاد آدم سے ہوا اور عمر شریف صالح کی ایکسو اسی ۱۸۰ برسکی

ابراہیم علیہ السلام

ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بن آذر سوائے اور استنجا آب اور تراشیدہ موئے بروت اور حجامت پیری یعنی سپیدی موکے تہی اور ختنہ کی اور
کپڑے پہنے ہوئے اور شوربا سے سر دنوش فرمائے ہوئے اور ضیافت آدمیونکی کرے اور اونکی چار لڑکے تھے اسمٰعیل اسحاق مدین مداین اور بعض
چھ کہتے ہین اور بعض بارہ اور سن شریف ابراہیم علیہ السلام ایکسو پچہتر ۱۷۵ سال کا تہا

اسمٰعیل علیہ السلام

اسمٰعیل علیہ السلام اونکے دو پسر تھے مرسل تہا اور جد تمام اہل عرب سن شریف ایکسو سینتیس ۱۳۷ برسکا تہا

اسحاق علیہ السلام

اسحاق علیہ السلام اونکے دو پسر تھے یعقوب اور عیص کہ تولد اونکا حمل واحد سے تہا یعقوب کے بعد عیص پیدا ہوا اسواسطے نام اوسکا
یعقوب کیا سن شریف اسحاق علیہ السلام ایکسو اسی سال کا پہونچا تہا

یعقوب علیہ السلام

یعقوب علیہ السلام ملقب ساتھ اسرائیل کے تھا سن شریف اوسکا ایکسو سینتالیس ۱۴۷ برسکا اور عیص جد اہل روم کا ہے —

لوط علیہ السلام

لوط علیہ السلام بیچ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے تہا سارہ بہن لوط کا مادر اسحاق علیہ السلام کی تہی اور کہتے ہین کہ تہا لوط ابن ہاران
بھائی ابراہیم علیہ السلام کا واللہ اعلم تعداد سن شریف اوسکی نامعلوم

ایوب علیہ السلام

ایوب علیہ السلام اور تھا اوسکا پسر دختر لوط کا اور باپ اوسکا موسی اور عورت اوسکی لیا دختر یعقوب علیہ السلام کی اور بعضے کہتے ہین کہ رحیمہ بنت یوسف علیہ السلام کی تھی سن شریف اوسکا ایکسو دو برس کا -

شعیب علیہ السلام

شعیب علیہ السلام بن نویب اوپر اہل مدین کے مبعوث ہوا سن شریف اوسکا دوسو چون سال کا -

موسی علیہ السلام

موسی و ہارون ابناء عمران علیہ السلام اوٹھائے گئے اوپر فرعون کے مصر مین او نام فرعون ولید بن مصعب تھا سن شریف موسی کا ایکسو تیئیس سال کا تھا

یوشع علیہ السلام

یوشع علیہ السلام بن نون اور وہ خلیفہ موسی علیہ السلام کا تھا سن شریف اوسکا معلوم نہ ہوا +

یونس علیہ السلام

یونس علیہ السلام بن متی اوپر پیٹ شکم مچھلی کے تین روز رہے بعض کہتے ہین سات روز اور بعض چالیس روز کہتے ہین اور وہ اوپر اہل نینو کے مبعوث ہوئے تکذیب کیا اہل نینو نے اوسکو پس اللہ تعالے نے اوپر اونکے عذاب بھیجا وہ آثار اور صورت عذاب کی دیکھکر ایمان لائے اور توبہ کی پس اوٹھایا گیا عذاب اونسے تیرا سے ایک غش طاری ہوا اوپر اوس قوم کے -

داود علیہ السلام

داود علیہ السلام بن ایشا کہ بادشاہ نبی اسرائیل کا تھا عمر شریف اوسکی ایکسو ستتالیس برس کی -

سلیمان علیہ السلام

سلیمان ابن داود علیہما السلام سن شریف اوسکا ایکسو اسی برس کا

ذکریا علیہ السلام

ذکریا ابن ماثان علیہ السلام سن شریف اوسکا تین سو سال کا -

یحیی علیہ السلام

یحیی علیہ السلام بن ذکریا علیہما السلام سن شریف اوسکا چھہتر برس کا -

عیسی علیہ السلام

عیسی علیہ السلام بن مریم علیہا السلام تیتیس برس دنیا مین رہے بعد اوسکے تشریف فرما آسمان چہارم کے ہوئے اور بیچ زمانہ امام مہدی کے نزول اونکا ہوگا

الیاس علیہ السلام

الیاس علیہ السلام اوپر تبی کے مرسل تھا بعد یوشع بن نون کے مبعوث ہوئے اوپر اہل بعلبک کے اور وہ ایک گانو ہے بیچ ملک شام کے اور یسع شاگرد اور خلیفہ الیاس کا تھا اور بعد اوسکے اسباط اولاد یعقوب علیہ السلام بارہ پسر رکھتا تھا اور اولاد ہر ایک کی بکثرت ہوئی اولاد ہر پسر کی بیچ بنی اسرائیل بجای قبیلہ کے ہے درمیان عرب کے اور روایت ہے کعب احبار سے کہ پیدا ہوئے دس نبی مختون آدم شیث - ادریس - نوح - ابراہیم - اسمعیل - یوسف - ذکریا - عیسی ابن مریم - و محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ علیہم اجمعین اور اکثر علما و محدثین کہتے ہین کہ لقمان و دانیال نبی نہ تھے اور سکندر نبی تھے مگر حکیم و سلطان تھے و عکرمہ بن ابو جہل ثانی اوس حضرت کا کہتے ہین کہ لقمان

و اسکندر نبی تھے اور بروایت مرتضی کرم اللہ وجہہ وہ مرد صالح تھے اور پانچ انبیا کے زبان عربی تھی اسمعیل ہود صالح شعیب و محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین - اور مورخین کہتے ہین کہ چار کس سلطان ہفت اقلیم کے تھے دو اہل اسلام سے ایک سلیمان علیہ السلام دوسرا سکندر ذو القرنین علیہ السلام اور دو اہل غیر اسلام سے نمرود بن کنعان بخت نصر اور وہ بادشاہ ہو کہ کلا لیا بیچ بیت المقدس کے اور ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا اور ستر ہزار آدمی قید کیے دروازہ بابل تک اسلئے کہ اوس جگہ دانیال پیغمبر تھا اور دانیال بیچ ایک روایت کے نبی اور بیچ ایک روایت کے صغیران اوسکا تھا اور مبعوث [illegible] ہوا -

وہب بن منبہ کہتا ہے کہ زمانہ خلقت آدم سے طوفان نوح علیہا السلام تک دو ہزار دوسو بیالیس برس گذرے تھے اور طوفان نوح سے تا وفات اوسکے تین سو پچاس برس اور حضرت نوح سے زمانہ ابراہیم علیہا السلام تک دو ہزار دوسو چالیس برس اور ابراہیم سے زمانہ موسی علیہما السلام تک نو سو برس اور موسی سے زمانہ داود علیہما السلام تک پانسو برس اور زمانہ داود سے عیسی ابن مریم علیہما السلام تک ایک ہزار دو سو برس اور زمانہ عیسی سے تا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و علیہما السلام اور بیچ روایت قتادہ کے پانسو ساٹھ برس اور بیچ روایت کلبی کے پانسو چالیس برس اور بیچ روایت مقاتل کے چھہ سو برس اور بیچ روایت وہب کے چھہ سو برس اور بیچ زمانہ خلقت آدم سے تا زمان محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہما بیچ روایت وہب کے آٹھ ہزار باون برس ہوئے تھے اور زمانہ خلقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تا تالیف اس کتاب کے کہ سن ایک ہزار دوسو نواسی برس ہجری ہین ایک ہزار تین سو انیس برس ہوئے اور زمانہ خلقت آدم علیہ السلام سے زمانہ ہذا تک نو ہزار تین سو چالیس برس ہوئے واللہ اعلم بالصواب تفصیل صحیفہ بروایت وہب بن منبہ کے تین سو چار اور کتاب آسمانی چار ہیں پچاس صحیفہ اوپر شیث علیہ السلام کے اوترے - اور تیس صحیفہ اوپر ادریس علیہ السلام کے - اور آٹھ صحیفہ اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور بیچ ایک روایت کے دس صحیفہ - اور اوپر موسی علیہ السلام کے دس صحیفہ پہلے اوترے توریت سے اور حال دوسرے صحیفہ کا نا معلوم اور کتب آسمانی یہ ہے کہ توریت اوپر موسی علیہ السلام کے - اور زبور اوپر داود علیہ السلام کے - اور انجیل اوپر عیسی علیہ السلام کے - اور فرقان مجید اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

تفصیل نزول جبرئیل علیہ السلام اوپر انبیا علیہ السلام کے

اوپر آدم علیہ السلام کے دو بار نزول فرمایا - اور اوپر ادریس علیہ السلام کے چار بار - اور اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پانسو بار - اور اوپر موسی علیہ السلام کے چار سو بار - اور اوپر سلیمان علیہ السلام کے چار بار - اور اوپر عیسی علیہ السلام کے دس بار - اور اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چوبیس ہزار

مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مولد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مکہ معظمہ روز دوشنبہ بارہوین شہر ربیع الاول وقت طلوع صبح کے بیچ واقعہ فیل سے پچپن روز زمانہ سلطنت نوشیروان عادل و اوس سلطنت کو چالیس برس گذرے تھے اور نام مادر ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف اور باپ بزرگوار آنحضرت عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور عدنان سے تا اسمعیل ابن ابراہیم بن آزر اور آزر سے تا شث مہلایل اور نوح سے تا شیث بن آدم علیہم السلام نسب عالی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مختلف فیہ ہے اور بیچ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام جب ذکر نسب عالی اپنے جو ساتھ عدنان کے پہونچا آگے بیان کی نہیں آور فرمایا کذب النسابون اسلئے ما فوق العدنان اور وہ حضرت شکم مادر مین ساتھ مہینے کے تھے کہ باپ نے وفات پائی اور جب عمر چھہ برس کی ہوئی والدہ آنحضرت نے رحلت فرمائی اور آٹھہ برس دو ماہ دو روز کی عمر ہوئی عبد المطلب نے اوس حضرت سے جدا ہو کر انتقال کیا

اوسوقت کفالت اوس حضرت کی بذمہ ابو طالب کے ہوئی اور اوس حضرت نے چوبیس ۲۴ برس پیذرہ ۱۵ روز کی عمر مین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا سے نکاح کیا اور پچیس ۲۵ برس کی عمر مین حسب میراث پیغمبران کے تقشفانی فرماتے تھے اور پینتیس ۳۵ برس وڈ مہینے کی عمر مین
تجدید خانہ کعبہ کی فرمائی اور بعمر چالیس ۴۰ برس نوروز تاریخ ۲۷ رجب المرجب کو بروز جمعہ مبعوث ہوئے اور انچاس ۴۹ اور چھیالیس ۴۶ برس کی
عمر آنحضرت کی تھی کہ ابو طالب نے رحلت فرمائی اور بعد تین دن اس واقعہ کے خدیجۃ الکبری داخل جنت ہوئے اور ایکاون برس کی
عمر مین معراج ہوئی اور باون برس نو ماہ دو روز کی عمر ہوئی مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور ساٹھ اون برس کی عمر مین
روزہ ماہ رمضان المبارک کے فرض ہوئی اور بعد نبوت تیرہ برس کم وبیش بیچ مکہ معظمہ کے سکونت رکھی اور مدینہ منورہ مین دس
برس کم وبیش قیام فرمایا اور سنہ ۱۱ گیارہ ہجری دن دوشنبہ تاریخ بارہوین ربیع الاول کے مدینہ منورہ مین بیچ حجرہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا بلکہ بیچ حجرہ صدیقہ کے رحلت فرمائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بقول اثنا عشر کے ستائیسوین صفر سنہ ۱۱ ہجری کو
اور عمر شریف آنحضرت ترسیٹھہ ۶۳ برس کی تھی صلواۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ معجزات آنحضرت چونسٹھہ ہزار۔

تفصیل خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابابکر صدیق بموجب ایماء آنحضرت اور اجتماع اہل حل عقد کے خلیفہ ہوئے مدت خلافت
دو برس تین ماہ بیس روز وفات اونکی شب سہ شنبہ تاریخ ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین مدفن شریف اندرون روضہ متبرکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر شریف اونکی ترسٹھہ ۶۳ برس کی اولاد آنحضرت عبد الرحمن بن ابی بکر محمد بن ابی بکر عبد اللہ بن
ابی بکر ام المومنین عائشہ بنت ابی بکر اسماء بنت ابی بکر ام کلثوم بنت ابی بکر

حضرت عمر بن الخطاب رض

بعد انتقال اونکے حضرت عمر بن الخطاب بموجب ایماء آنحضرت اور وصیت حضرت ابو بکر صدیق کے خلیفہ ہوئے مدت خلافت دس برس
پانچ ماہ بیس روز اور بیچ ایک روایت کے دس برس چھ ماہ اور چار روز سن شریف پچپن برس کا اور بیچ ایک روایت کے تریسٹھ برس
شہادت اونکی مدینہ منورہ مین بیچ نماز فجر کے ہاتھہ فیروز مجوسی سے کہ مشہور بابو لؤلؤ تھا بضرب چھری دو سر کے ساتھہ دو تین جراحت
کے پیٹ مبارک مین اور شہادت بعد تین روز کے روز یکشنبہ غرہ محرم الحرام سنہ ۲۳ ہجری مین مدفن شریف اندرون روضہ منورہ رسول
مقبول صلواۃ علیہ وسلامہ تفصیل اولاد اونکی اسطور پر کہ عبد اللہ ابن عمر عبد الرحمن بن عمر ابو شحمہ بن عمر ابو عاصم بن عمر ام المومنین
حفصہ بنت عمر فاطمہ بنت عمر زینب بنت عمر رقیہ بنت عمر

حضرت عثمان بن عفان رض

بعد وفات اونکے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ بموجب شوری اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دس آدمی
تھے خلیفہ ہوئے خلافت اونکی گیارہ برس اور گیارہ مہینے سن شریف اونکا بیاسی ۸۲ برس اور ایک روایت مین اسی برس اور بعض
نوے ۹۰ برس کہتے ہین شہادت اونکی بیچ بلوے کے بضرب شمشیر اوپر گلوے مبارک کے بعد نماز جمعہ بحال تلاوت قرآن مجید تاریخ اٹھارہوین
ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری مین واقع ہوئی مدفن جنۃ البقیع اولاد اونکی گیارہ پسر اور چھ دختر پسران عمر۔ عبد اللہ اکبر۔ عبد اللہ
اصغر کہ بطن رقیہ بنت رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوئی اور چھ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ ابان۔ اور ازواج
دوسری سے آبان۔ خالد۔ سعید۔ عتبہ۔ ولید۔ شیبہ۔ مغیرہ۔ عبد الملک اور دختران مریم۔ ام سعید۔ عائشہ۔ ام ابان۔ ام عمرو
ام البنین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین خلاصۃ الاخبار۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بعد اونکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم وکرم اللہ تعالے وجہہ بموجب ایماء رسول واجتماع اہل حل وعقد کے خلیفہ ہوئے
خلافت اونکی چار برس نو ماہ اور بعضے کہتے ہین تین برس آٹھہ ماہ بارہ روز عمر شریف اونکی اٹھاون برس کی اور بعضے کہتے ہین ترسٹھہ
برس کی اور شہادت اونکی بضرب تلوار عبد الرحمن بن ملجم بدبخت کے قطامہ سے بیچ مسجد کوفہ کے وقت نماز فجر سنہ ۴۰ ہجری مین تاریخ اکیسوین ۲۱
رمضان المبارک کو ہوئی بعد اونکے حضرت امام حسن علیہ السلام چھہ ماہ تک جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ الخلافۃ
بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا موضما حضرت امام نے خلافت سے بسبب تنازعہ معاویہ رض عنہ کے ہاتھ اوٹھایا امر امارت کا طرف
اونکے رجوع ہوا اور احوال مفصل اس کتاب کا بیچ زمرہ آئمہ اثنا عشر علیہم السلام ہے۔

در بیان ملک طالوت وتابوت سکینہ اور پہونچنا بسرداری بنی اسرائیل کے بموجب وحی الہی وامر مہتر اسمویل
کے اور قتل کرنا مہتر داؤد کا جالوت کو اور نیز شہادت پانا طالوت کا مع فرزندون کے اور تعداد فرزندونکی
اونکے اور انتہائی اس سلسلہ کرام کا ساتھہ اونکے پہونچتا ہی اور جو حال اونکے ساتھہ متعلق ہے۔

اوپر رای مہر انجلاے مستخبران فن سیر وتواریخ مخفی ومحتجب نرہے کہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس شام مین متولی ہوئے اور جمعیت نے
اونکی رونق پائی اونکی ولادت دنیوی مساعد ہوئی شریعت آباء اجداد کی اپنی فراموش کری اور امر ونواہی اور احکام شرایع اسلام سے ہاتھہ
کھینچا اور تظلم وتعدی دراز کیا اور حرمت بیت المقدس سے کہ اوس عہد مین قبلہ عالم تھا غافل ہوئے اور خون ناحق کہیں نا اور فساد
کرنا شروع کیا حضرت حقتعالے نے از روئے عزت خداوندی فرعون کو کہ خواہر زادہ شداد بن عاد تھا اور گروہ عادیان سے تھا
بنی اسرائیل پر تعین کیا تا آنکہ مجموعہ اونکو بندگی مین اپنے لیا اور درمیان قوم اپنی کے تقسیم کیا بعضے بخدمت عمارت وفرقہ بہ بندگی امور
کیا وکار بانغ ودور اعتبار امور کہا اور یہ لوگ کہ بسن رشد وتمیز رسیدہ ہوئے تھے واسطے خدمت خاصہ اپنی کے مقرر کیا اور طرف دین اپنے
کے دعوت کیا اور ایک جماعت کہ اونمین سے مسرور اپنی محنت وجفاسے فرعون اختیار کیا اور دین آباء واجداد سے اپنی تخلف نہ قبول کیا
اور وہ طریقہ نجات سے ندا فرعون جنکے اون کو نومید ہوا فرزندان خورد سال اوس جماعہ کو کہ دین اسلام سے خبردار نہ تھے
اور ملازمت مین فرعون کے رہتے تھے بانواع نوازش مہربانی تربیت کیا اور دین اپنا اخذ کرایا چونکہ یہ لوگ دین آباء اجداد
اپنے سے واقف نہ تھے پیروی فرعون اختیار کری اور داخل گروہ قبط ہوئی اور قوم سبط سے خارج ہوئی بنی اسرائیل بندگی
فرعون کی کرتے تھے اور آثار ہشیار کہینچتے تھے اور ہر ساعت قاضی الحاجات سے سوال کرتے تھے کہ ہمکو قید فرعون سے خلاص کیا
بخشے حق تعالے نے اوپر عجز وشکایت بنی اسرائیل کے بخشش کی حضرت موسی کلیم اللہ کو فرعون پر بھیجا اور وہ پیغمبر خدا نے چالیس
سال بامر دعوت قیام کیا فرعون جہل وتمردی کہ رکھتا تھا باسلام مشرف نہ ہوا حق تعالے نے کمال بے نیازی سے اپنی فرعون کو
مع جماعہ قبطیان دریای نیل مین غرق کیا چنانچہ شرح اسکی قصص وسیر تفاسیر مین مرقوم ہے اور حضرت کلیم اللہ بموجب امر الہی
حکومت پر مصر کی معزز ہوئے بعد از چند گاہ حکم وحی ہوا کہ لشکر بنی اسرائیل بجانب ایلیا وار یحا روانہ کیا جاوے اور وہ تین شہر تھے کہ
کہ اہل نے وہانکے کفر اور شرک اور عناد ظاہر کیا تھا اور حکم تھا کہ اگر اہل اوس شہر کے دین اسلام سے مشرف ہوئین تصرف مین لاکر
شرائع توریت سکھاوی اور خراج وباج لیوے اور بصورت مسلمان نہونے کے سبکو قتل سپرد کیا جاوے حضرت موسی نے جمیع بنی اسرائیل کو جمع
فرماکر وحی الہی سے اعلام دیا بنی اسرائیل بنابر انقیاد حکم خداوندی متوجہ حرب عمالقہ ہوئے اور حضرت کلیم اللہ نے عرض لیے سنبھال
سپاہ کی کری بارہ فرقہ تھے ہر فرقہ بیچ ایک نقیب کے آئے کہ تحت ہر نقیب کی ایک لاکھ معیت ونیز ہزار سوار جرار تحت گذار تھے

اور مجموعا پندرہ لاکھ سوار بھی شمار مین آئے اور جو کوئی کہ سولہ برس سے کمتر اور ساٹھ برس سے زیادہ تھا اوسکو حساب مین نہ لائے
حضرت موسی کلیم اللہ ساتھ اسقدر لشکر کے باعظمت وہیبت تمام متوجہ اوس دیار کے ہوئے در اثنائے راہ ایک جگہہ پہونچے کہ اوس
منزل مین پانی کم تھا وحی آلہی نازل ہوئی کہ اس منزل مین ایک دریا ہے کہ پانی نہین رکھتا ہے اور اوسمین چشمہ ایک جاری ہے چاہیے
کہ تو قریب پانی کے پہونچکر دعا کرنا اور ہاتھ اپنا پہونچانا برکت پیدا آوے اور سپاہ کو تیرے کافی ہو حضرت موسی نے بموجب ارشاد الہی اور
اونکو سپاس آپ سے منع کیا بنی اسرائیل جبکہ اوس چشمہ کے قریب پہونچے سخن پیغمبر کا انھون فراموش کیا اور دست آب پہونچایا مگر تین سو تیرہ ۳۱۳
تن نے پس حق سبحانہ تعالے نے بنی اسرائیل پر غضب کیا اور جو قریب عمالقہ کے پہونچے بارہ آدمی کو واسطے خبر قوم کے لینے کے لیے بھیجا
یوشع بن نون اوسی گروہ سے تھا ناگاہ یہ قریب عاج بن عنق کہ منجملہ اعادی سے تھا پہونچا اسنے دریافت کیا کہ تم کس لیے آئے ہو انھون
جواب دیا کہ خبر گیری کو اور ہر دوازدہ کس کو ساق موزہ مین ڈالکر گھر مین اپنے لیگیا اور سامنے اپنے اہلخانہ کے موزہ جھاڑا اور کہا کہ یہ لوگ
واسطے جنگ ہمارے کے آئے ہین انکو دیکھا چاہیے اور ارادہ سبکے مارنے کا کیا مردم اوسکے نے کہا کہ مارنے سے انکے کیا حاصل زندہ چھوڑ دے
تو اپنے لشکر مین جاکر حقیقت کو تیری کہینگے پس عاج نے انکو رخصت دی کہتے ہین کہ قامت اوسکا تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا اور
اوسکی دختر زادہ آدم کی ہر انگشت دست مادر کی اوسکے تین گز تھی سن تھے طوفان مین آب سینہ سے زیادہ نگذرا حاجتی اور جبکہ گرسنہ
ہوتا دریا سے ماہی پکڑتا وبحرارت آفتاب بریان کرکے کھاتا اور ہزار سال مین ایک بار صحرا مین جاتا اور پشتوارہ ہیزم کا لاتا اہل شہر
خانہ بخانہ ایک سال کے لیے ہیزم باحتاج کی لیتے اور ہر خانہ سے ایک طبق طعام بوزن لکہین اوسکو دیتے اوس روز اشتہا اوسکی اندک
تسکین پاتی جبکہ ان بارہ آدمیون نے اوسکے ہاتھ سے خلاصی پائی باخود کہا کہ اگر بنی اسرائیل احوال عاج سے خبر پاوینگے بیدل
ہوکر جنگ پر اوسکے نہ آوینگے بہتر وہ ہے کہ اس راز کو مخفی رکھیے پس دربنباب عہد و قول کیا اس راز کو افشا نکرین جو لشکر گاہ پہونچے
دس کس نے نقض عہد کرکے راز ظاہر کیا اور دو آدمی نے مخفی رکھا بنی اسرائیل نے کثرت سپاہ کفار و احوال عاج سماعت کیا بھراس تمام
نے دلمین انکے راہ پائی کہا اے موسی ہم اس قوم کے ساتھ جنگ نہین کرسکتے تو یا پروردگار اپنے جنگ کفار کے ساتھ کر حق سبحانہ
تعالے نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسی ہمنے قتل عاج کا تیرے ہاتھ مقدر کیا ہے اوٹھ اور بجرب اوسکے متوجہ ہو کلیم اللہ بموجب وحی
اوسطرفکو روانہ ہوئے اوس بدبخت نے پارچہ کوہ کا اوٹھاکر بلشکر بنی اسرائیل آیا تو سر پر اونکے ڈالے حضرت موسے قریب اوسکے پہونچے
چہل گز قامت انکا تھا اور بعضون نے تیس کہا ہے اور چہل درعہ بلندی عصا کی اور بقوت نبوت وسلطنت چہل گز زمین سے بلند جست
کیا تا نوک سنان عصا کی اوسکے کرۂ شتالنگ کے اوسکے مارا کہ بے اختیار جان بمالک دوزخ سپرد کی کلیم اللہ نے بعد فتح فرمایا تو سر
ناپاک اوسکا گردن سے جدا کرین پانصد کس نے بعد از حیلہ وزیادہ ضرب تیر و حربہ سر اوسکا جدا کیا اور گروہ عمالقہ کے تمام ایمان لائے
و فرقہ مقتول اور تھوڑے اسیر ہوئے پس حضرت موسی بامر آلہی متوجہ اون ہر سہ شہر کے ہوئے بنی اسرائیل سے تشنگی اور دلگیر تھے جو نواحی
ایلیا ر پہونچے زاہد بر بعیصا نام کہ درمیان کفار مستجاب الدعوات تھا اوپر بنی اسرائیل سپاہ اسلام کے دعای بد کری حق تعالے نے
دعاے اوسکی بحق اہل اسلام مستجاب کری اور بشومی اوس دعا کے عبادت ہشتاد سالہ اوسکی محو کی اور خاتمہ مین کام اوسکا بکفر
روز قیامت پوست سگ اصحاب کہف اوسکو پہنا دینگے اور دوزخ مین لیجاوینگے اور پوست زاہد کا سگ کو پہنا کر بہشت مین لیجاوینگے
پس بنا بر دعا زاہد حق جل وعلا نے بنی اسرائیل کو چہل سال بیابان تیہ مین گرفتار کیا ہر صبح کہ مقام اپنے سے کوچ کرتے تھے تمام
روز راہ طے کرتی اور شب کو اوسی منزل مین فرود آتی جو پھر وقت کوچ کا ہوتا خود کو پھر منزل اول مین دیکھتے اسیلو کلیم اللہ بھی
وسید سال ونکے ساتھ رہے دریمدت بمحنت وسرگردانی شریک بنی اسرائیل کے رہے اور واقعہ من وسلوی کا بھی اوسی تیہ مین

ہوا اوسی لشکر مین ودیعت حیات سپرد خالق کائنات کے کی اور وقت رحلت حضرت یوشع بن نون بن افراہیم بن حضرت
یوسف بن حضرت یعقوب کو وصی خود کیا اور امور نبوت وسلطنت حضرت اسرائیل اوسکو تفویض فرمائی بعد از وفات کلیم اللہ حضرت
یوشع کو حق تعالے نے ایک فرزند عطا فرمایا اور نیز بقیہ چہل سال کی حق تعالے نے بنی اسرائیل اندر محنت اور بلیہ کی اوس
جنگل مین گرفتار کیے تھے باہم بسر لیگیا حضرت یوشع جبکہ ایکسو بیس سال پر پہونچے اور ایام زندگانی آخر ہوئے کالب بن برقیا بن
افراہیم بن حضرت یوسف کو جانشین اپنا بنایا وہ بھی برشتہ پیغامبری معزز ہوا اور بنی اسرائیل بموجب وحی آلہی پس از چہل سال
کہ گرفتار تیہ تھے پھر کے بمصر لایا اور درمیان خانہا و منزلہا کہ قبطیان اسیری اور بردگی مین گذران کرتے تھے بحکومت و
بجای جاے موسی ہو امر فرمایا تو اوس عمارت حیا نبرہ کو تغیر دیا اور مصر کو تجدید عمارت و حالت اول لائے جو کہ بنی اسرائیل کو
استقرار و تمکن تمام مصر مین واقع ہوا حضرت کالب بھی مصر مین بجوار رحمت حق موصول ہوئے بعد از وفات حضرت کالب حضرت حزقیل
اسباط یہودا ابن حضرت یعقوب بسریر نبوت وسلطنت متمکن ہوئے اوسکے تئین ابن العجوز کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی والدہ
پیر ہوگئی تھی اور فرزند نرکھتی تھی ایکدن از روے عجز حضرت حق تعالے سے فرزند طلب کیا حق تعالے نے بعد پیری وضعیفی وعقیمہ
ہوجانے کے اوسکو حاملہ کیا اور حزقیل لوجود آیا اوسکو ذی الکفیل بھی کہتے ہین جنا بیا اوسکے کہ ہفتاد پیغامبر کی کفالت کری اور
قید سے خلاصی دی باریتعالے نے ہفتاد ہزار مردہ کو عوض اوس نیکی کے بدعا اوسکے زندہ کیا اور شرح اسکی بطریق اجمال
واختصار یہ ہے کہ باریتعالے نے طاعون کو دو بار ایک گانو مین بھیجا کہ اوسکو آوردہ کہتے ہین اور وہ اعمال واسط سے ہے مردم
دیہ کے بعضے ترس سے باہر چلے گئے اور طائفہ ایک رہگیا جو کہ شہر مین رہگئے تھے ہلاک ہوئے معدودی چند سے زیادہ نرہی
مردم شہر نے جو اونکو دیکھا باہم کہا کہ اگر ہم بھی باہر چلے جاتے سالم اونکی طرح رہتے اور شہر مین پھر آجاتے اگر اس مرتبہ پھر یہ
صورت میسر آوے سب باہر جاوینگے ہم سال دیگر بکرر جو طاعون آیا عامہ خلق اوس موضع نے نقل کیا اور بھاگ گئے تا نمرین جگہہ
اوسجگہہ کہ محل نجات اپنی تصور کرتے تھے پہونچے حضرت باریتعالے نے دو فرشتہ نازل کیے ایک کو اعلاے وادی مین اور ایک کو
اسفل وادی مین کھڑا کیا اور ندا کی کہ مرو تو فی الحال وہ قوم مرگئی حزقیل آیا فریدگار خود مستدعی ہوا کہ بارخدایا جو قوم کہ ہمیشہ تجھسے
اور تقدیس تیری کرتی تھی اور ممد ومعاون میری رہتی تھی اونکی تئین لیگیا تو اور محکو فردا و حیدا چھوڑا حق تعالے نے فرمایا کہ
ہمنے حیات و ممات اونکی تیرے اختیار مین تفویض کی حزقیل نے کہا ای قوم زندہ ہوجاؤ بحکم خدا پس سب زندہ ہوئے اور کہا
سبحانک ربنا بحمدک لا الہ الا انت انسان ہفتاد ہزار کس تھے پھر بمقام خود آئے اور ساتھ اپنی قوم کے ساتھ پیوستہ ہوئی مگر بو بدنے
اونکے رنگ مردہ نکالیا تھا جو جامہ کہ پہنتے فی الحال مانند کفن ہوتا اسی طور پر رہتے تھے تا باجل مسمی خود بجوار رحمت حق موصول
ہوئے پس حضرت حزقیل بمدت مدیدہ درمیان بنی اسرائیل رہے اور برحمت حق فائز ہوئے بعد از وفات حضرت حزقیل حق تعالی نے پس
تمادی ایام حضرت اسمویل بن رباان بن علقمہ بن لاوی بن حضرت یعقوب کو بہ پیغمبری گزیدہ کیا اور بنی اسرائیل پر بھیجا کہتے ہین کہ اسمویل
کو ایک پیر زنے جلما بنی اسرائیل سے پرورش کیا تھا پس فترتی بنی اسرائیل مین پڑی اور مخالفت واقعہ ہوئی کنایہ معاصی حد سے
تجاوز کر گئی باریتعالے نے ایک کافر لیا نام قوم جالوت واتباع اونکے سے کہ ساحل دریاے روم پر درمیان مصر و فلسطین جگہہ
رکھتے تھے اور گروہ عمالقہ سے تھے بنی اسرائیل پر تسلط کیا تا آنکہ آئے اور ملک کو اونسے لے لیا اور فرزندان بنی اسرائیل سے
چہارصد و چہار لپسر کو اسیر کر لیگئے تابوت سکینہ کا کہ استقرار امور بنی اسرائیل و تمامیت آثار پیغمبران سابق کے اوسمین تھے
کھینچکر لیگئے اور ایک تابوت تھا چوب شمشاد سے اور جمیع صورت انبیاؤن کی اوسمین مصور و منقش تھے طول اوسکا تین ارش

اور حوا اوسکا وارث کہ حق تعالے نے واسطے آدم کے بہشت مین بہیجا تھا اور آدم نے محل رحلت اوسکے تیکن لوحی بہی خود حضرت
شیث کو سپرد کیا تھا اسی طرح حضرت موسی پہونچا و بروایت ابن عباس ایک طشت تھا زرسرخ سے کہ اولیا او رانبیاء اوس مین دل
غسل کیا تہا اور بقول مجاہد صورتی تھی مانند گربہ کے سر او ر بغل رکھتا تھا او ر سبز دو چشم اوسکی شکل مشعل تھی اور صاحبین اوسکی زمرد
کی تھی کوئی تاب دیکھنے اوسکی کے نرکھتا تھا مومن اوسکا مانند روے آدم تھا وقت کارزار کے بیان ہوا سمت جست کرتا دشمنان
کو متفرق کرتا اور بنی اسرائیل آواز اوسکی سنتے یقین جانتے کہ فتح و نصرت اپنی ہے اور ہر حرب کہ پیش آتی اوسکو آگے اپنے رکھتے
جسوقت کہ وہ روان ہوتا یہ لوگ بہی چلتے اور جہان ٹہرتا یہ تمام بہی توقف کرتے اور وہب بن منبہ کہتا ہے کہ ایک تھا امور آلہی سے
کہ سخن کرتا جس بابتکی کہ یہ لوگ مخالفت کرتے اور جو کہ مشکل معاملہ ہوتا شرح اوسکی بیان کرتا اور بقول ابن عطا آیات و نبیات آلہی کی
تہا کہ بنی اسرائیل اسرار پر اوسکے مطلع ہوگئے تھے اور خواص اوسکے جانتے تھے اور دوپارچہ لوح توریت و عصاء حضرت موسی و عمامہ
و نعلین و عصاء ہارون کہ چوب بادام کا تھا اور ایک قفیز من و سلوی تیہ کا اوس تابوت مین تھا پس حقتعالے نے ایک پیغمبر اسباط
لاوی بن یعقوب اسموئیل نام مبعوث کیا اور بنی اسرائیل پر تبلیغ رسالت کری قبول نکری او تکذیب اوسکی کرنے لگے اور کہا تو ہنوز
کودک ہے لیاقت نبوت نرکھتا ہے اور اگر راست کہتا ہے تو خدا یتعالے سے کہ تجکو نبوت پر بہیجا التماس کرکہ بادشاہی او رملکی بہی
ہمکو بہیجے کہ اوسکی ہمت سے باجالوت و قوم اوسکی عمالقہ و بقیہ قوم عاد کہ باقی رہگئے ہین اور ہمیشہ بت پرستی کرتے ہین اور نسبت بنی
اسرائیل خصومت رکھتے ہین بابدا و اوس بادشاہ کے جہاد کرین ہم جب نشان اور دلیل ہوئی ہماریکو اوپر نبوت کے تیری اور
یہ اہس واسطے کیا ہے کہ بندوبست امور بنی اسرائیل کا بملوک رہا ہے اور شوکت و رونق ملوک بفرمانبرداری و عبادت خدا و
طاعت انبیا میسر ہوئی اور قاعدہ ایسا مقرر تھا کہ سپاہ و لشکر محکوم ملوک رہتی اور تمامت اونکی حکم فرمان پیغمبر مین کہ امور مملکت کے
بحکم خدا و شرع توریت قائم رکھتا و بسبب رشد و توفیق کہ خدا یتعالے عز و جل نے با نبیا دی تھی صاحب مشورت پر رہتے تھے اور
بے صلاح و دید و اجازت و فرمودہ انبیا کوئی کام نہین کرتے تھے حضرت اسموئیل نے خداوندتعالے سے سوال بنی اسرائیل کا التماس
کیا فی الحال عصا و قرنی دوبارہ پر از روغن قدس پاس اوسکے پہونچے اور وحی آئی کہ بادشاہ عالم فرماتا ہے کہ جس آدمی کا قامت
برابر اس عصا کے ہو اور وہ مرد میان آوے اس قرن سے روغن جوش کریگا خبر دی اس روغن سے اوپر اوسکے سر ملنا کہ اکلیل کے
مانند ہوجاویگا اوسکو بادشاہی قبول کرنا ہر ایک اعظم بنی سے بجانہ حضرت اسموئیل آمد و رفت رکھتے تھے اور انتظاری اوسکی دیکھتے تھے
کہ وہ نبیات الہی کب تک ظہور مین آوے اور کون ہم مین سے ساتھ اس دولت کے معزز ہووے .

دربیان احوال ملک طالوت اور فرمانبری اوسکی با بارت و آیالت بنی اسرائیل و تابوت سکینہ کی و ما یتعلق بہا

راویان اخبار پیشینہ و ناقلان آثار لائے ہین کہ جو بنی اسرائیل نے حضرت اسموئیل سے درخواست بادشاہ کی کری اور پیغمبر خدا نے
التماس اونکی بدرگاہ قاضی الحاجات عرض کری حکم الہی کے منتظر تھے قبیلہ سے اسرائیل کے ایک مرد تھا قیس نام اور حسب رو ایتے اوا
ابن یمین بن حضرت یعقوب سے و بقولے عبداللہ صاحب تاریخ گزیدہ کے و محمد اسحاق جریر الطبری نام جد اسحاق و منسوب از قبیلہ لاکی
مورخون کا ہے اولاد یہودا ابن حضرت یعقوب تھا بغربت و فقر و احتیاج گرفتار ہوا تھا اور مسکین زیادہ او س سے کوئی اندر بنی اسرائیل
کے نہ تھا حق تعالے نے اوسکے نفر پر رحمت فرمائی اوسکے تئین چار گوسپند پدر و عم سے میراث پہونچی بعد و قیس نے اون گوسفند
کو بہ پسر خود کہ بزبان عبرانی سارول کہتے تھے اور بنابر طول قامت کے اوسکو طالوت کہتے تھے حوالہ کرین اور یہ طالوت ملکہ دباغی رکوش بغیر
رکھتا تھا کہ اوسے پانی دریاے نیل سے لاتا اور فروخت کرتا و سقائی کرتا اور اس وجہ صرف معیشت اپنی کرتا اور بس اوان کہ رود

خود حاصل کرتا گوسپندان پدر کو واسطے چرانیکے صحرا مین لیجاتا اور احوال اونکے سے بواقعی خبر رکھتا ایک روز باتفاق غلامی گوسپندان
پدر کی صحرا مین چرانیکو واسطے لیگیا ابر و برق و باران عظیم ظاہر ہوا اور وہ گوسفند نظر سے ان دونوں آدمی کی غائب ہوئین طالوت فقر اور احتیاج
پدر کی جانتا تھا غمگین ہوئی گوسفندان کی تلاش و پریشان ہوئی اور تجسس و تفحص مین اونکی کماینبغی سعی کری اتفاقا نزول اونکا ایک ایسی محل مین ہوا کہ حضرت
اسموئیل اوس محل مین سکونت رکھتی تھی طالوت نے اپنے غلام ہمراہی سے کہا کہ آؤ تو آگے پیش پیغامبر خدا کی جاوین ہم او رگوسفندان اپنی کا استفسار کرین ہم اغلب کہ
ہمکو گم شدہ گوسفندان پر دلالت کرے پس طالوت باتفاق اوس غلام کی منزل مین حضرت اسموئیل کی آیا اوسوقت پیغمبر خدا بعبادت حضرت حق جل و علا مشغول تھے
کہ ناگاہ یہ دو کس در آئے یکبارگی اوس قرن کوزہ روغن سے کہ آگے نظر پیغامبر کے رہتا تھا اور ہمیشہ انتظاری رکھتا تھا کہ وہ روغن کب جوش مین آویگا مجرد
پہونچنے طالوت کی اوس خانہ مین روغن بجوش آیا جو حضرت اسموئیل نے وہ نشان دیکھا کہا سر آگے لاؤ اور تھوڑا سا روغن ملا طالوت کی سر مین پس مثل اکلیل
کے ہوا اور محل جو دیا تجاوز نہ کیا پہر حضرت اسموئیل نے عصا کو بقد اوسکی برابر کیا موافق آیا تب کہا کہ کیا نام رکھتا ہے تو جواب دیا کہ سارول الملقب بطالوت
حضرت اسموئیل نے فرمایا کہ حق تعالی نے حکم عطا کیا ہے کہ تجکو بادشاہی پر بنی اسرائیل کی برگزیدہ کرون مین طالوت مرد منصف و خود شناس و متواضع تھا کہا ای پیغمبر
خدا جانتا ہی تو کہ اندر بنی اسرائیل کوئی اسباط کمتر مثل میری نہی اور خانہ میرا حقیر تر او رقبیلہ اور اہل بیت میری ضعیف تر ہین اور سلطنت کو نشان و سامان
عظیم درکار ہے تا اطاعت الفرمان اوسکی سر اطاعت فرو نادین حضرت اسموئیل نے کہا مین جانتا ہون مین مگر حکم خدا ایسا ہی ہے اور مجھے کچھ اختیار نہین ہے بفضل اللہ
مایشاء و یحکم ما یرید طالوت نے کہا دربنباب کہ مجکو فرماتی ہو تم کوئی دلیل اور برہان اور نشان چاہئیے حضرت اسموئیل نے کہا کہ برہان اس امر کی وہ ہی کہ جو تو
خانہ میں پہونچیگا تو پدر تیرا کو سہ چہار پایان گم شدہ باز یافتہ دیکھے گا تو بعدہ طالوت بادل امیدوار گہر مین گیا دیکہا کہ پدر نے گوسپندان گم شدہ کو
پالیا ہے قول حضرت اسموئیل کا تصدیق کیا اور دل الفرمان روائی یقین کیا پہر حضرت اسموئیل نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا کہ خدا یتعالی نے تمہارے
طالوت کو بادشاہی و ملکی پر بہیجا ہے بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہا کہ ہرگز اوسکو سزاوار حکومت و بادشاہی نہووے حالانکہ ہم لوگ بادشاہی
و جہانداری سزاوار زیادہ ہین اور یہ اس باعث سے ہے کہ اسباط معتبر بنی اسرائیل مین دو قبیلہ ہین ایکے سبط نبوت و دیگر سبط مملکت نبوت
و رسالت تی در سبط لاوی بن حضرت یعقوب قرار پائی چنانچہ حضرت موسی و ہارون و یوشع و الیاس و الیسع و اسموئیل او ر تمامت انبیا اوس سبط سے تہی مگر داؤد و سلیمان و مملکت
و بادشاہی در سبط یہودا ابن حضرت یعقوب کے مقرر ہوئی چنانچہ داؤد و سلیمان و تمامت ملوک بنی اسرائیل اوس سبط سے تھی مگر حضرت داؤد و سلیمان کو نبوت او ر بادشاہی ہر دو
حاصل ہوئی دیگر و نکو میسر نہوئی حق سبحانہ تعالی نے یہ دو امر شریف جمع نکیے مگر جسد اجسام زاکیہ و ابدان طاہرہ انبیا مین اونہون نے بادا ے دونوں امر عالیہ سے کے
کماینبغی قیام کیا ہے اور وہ حضرت آدم و موسی و داؤد و سلیمان و یوسف و خاتم النبیین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہین اور تمامت ملوک بنی اسرائیل اسباط سے یہودا
کی تھی اور طالوت بقولی سبط سے ابن یامین بن حضرت یعقوب کے تھا او رایک روایت سے سبط یہودا ابن حضرت یعقوب سے تھا اور بسبب معاصی او ر فساد کے کہ سبط ابن
یمین سے واقع ہوا تھا پروردگار پاک نے اون پر قہر او ر غضب نازل کیا اور نام اونکا دیوان ملوک سے محو کیا اور مملکت دست سے اوس سبط کی باہر گئی او ر قلیلیت
وحی الہی کی نرکھتے تھے اونکا سبط الاثم نام کیا اسواسطے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ امر سلطنت کو بڑی شان درکار ہے اور یہ مرد اگرچہ جملہ اقربا سے ہمارے ہی
مگر بفقر و احتیاج مبتلا ہے بادشاہی بنی اسرائیل سزاوار نہین واسطے اسکے ایسا کام چاہیے کہ تعجب و دولت محتاج نرہے تا حکم اوسکا اس جماعت پر نافذ رہے یہ مرد احقر تر
اوس سے ہی سلطنت تفویض نسکی کری اسموئیل نے کہا کہ حکم خدا کا ہے میرا اور تمہارا اسمین چارہ نہین جسکو چاہتا ہے پہونچاتا ہے بنی اسرائیل نے اصلا و قطعا
قبول نکیا اور انکار صریح پیش لائے حضرت اسموئیل نے ہرچند اونکو منع کیا سود مند نہوا پس حضرت اسموئیل نے طالوت کو اپنے گہر مین نگاہ رکہا اور غمخواری اور پرورش
مین اوسکے سعی جمیلہ مقدیم لیجانے لگے اور ساتھ بنی اسرائیل کے ہر دو زر اسباب مین مبالغہ کرتے تھے اسلیئے کہ امر الہی بنفاذ پہونچاوے اور غضب الہی سے
اونکو بیداد رخوفناک کرتے تھے بنی اسرائیل نڈر رہے او رجانا کہ حضرت اسموئیل درینباب رسوخ تمام رکھتا ہے خاطر ایک اونکی جمع ہوئی اور پاس حضرت اسموئیل کی آنکہ کہا
کہ جیسا کہ یہ امر الہی ہے اور بنفاذ اوسکے مامور ہوا ہے ہم بہی عذاب سے خدا کے ڈرتے ہین لیکن شومی نافرمان برداری سے ہمارے اوپر بلا صادر ہوا التماس ہی

اگر بحکم الٰہی چاہتے ہین ہم کہ طالوت علامت سکینہ کو طلب کرے اگر حق تعالیٰ عوض اوسکی قبول کرے اور تابوت سکینہ جانب ہمارے بھیجے تو ہم سلطنت بنی اسرائیل
کی اسپر مسلم رکھینگے اور اوسکا فرمان برداری و بادشاہی قبول کرینگے حضرت اسموئیل نے جو وحی الٰہی سے جانا تھا کہ جسوقت طالوت التماس کرے قبول پذیرا ہوگا اسبابکو
بعہد درمیان بنی اسرائیل سے موکد کیا کہ بعد از اظہار طالوت اپنے قول سے نہ پھرے اور بنی اسرائیل بھی اظہار پر تابوت کے اپنے قول پر مستقل ہو کر بشنیع و سرور بایں عہد اعہد
باندھا حضرت اسموئیل نے طالوت سے کہ جو شب ہوئی بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات التماس کری اور خود بھی ہنگام ملتمس دعا کی اوس مکان مین حاضر ہوئے از آنجا کہ خواہش
حق تعالیٰ یہ تھی کہ حشمت و شوکت بنی اسرائیل مین استقرار دیوے جبکہ طالوت دعا سے فارغ ہوا ناگاہ تابوت ہوا سے در آیا اور پیش حضرت اسموئیل و طالوت زمین پر ایستادہ
ہوا حضرت اسموئیل نے جو عنایت الٰہی کو دربارہ طالوت مشاہدہ کیا شکر کا سجدہ ادا کیا **نقل ہے** کہ جو جماعہ کفار جالوت تابوت کو درمیان بنی اسرائیل سے لی گئے
حق تعالیٰ نے وبائے عظیم درمیان اونکے ڈالی اور بالکید مگر کہا کہ کسی بنی اسرائیل کو مین برکت اس تابوت کے خاص بہت تمام و خیر بالکلام اور فتح اور نصرت بی اندازہ
حاصل تھی اور ہم بلائے و محنت و باء طاعون گرفتار ہوئے بہتر یہ کہ اس تابوت کو زبلہ اور گندگی مین ڈالدین پس بروز دوم جمعیت کرکے تابوت کو اوٹھایا اور
جا کر زبلہ مین کو کیا بلکہ بنے نسبت اونکے روز بزیادتی رکھا اور چار پایہ مارے اوس گروہ مین مرگ پڑی اکثر مرگئے کفار اس بات سے بہت عاجز ہوئے اور
چارہ اس کام کا نجانتے تھے کہا کرین ایک عورت بنی اسرائیل سے بندی ہین اونکے تھی کہا اے گروہ جب تک کہ تابوت درمیان تمہارے رہیگا بلیہ و وبا تمام اوس
تمہارے قبایل پر نازل ہوگی اگر چاہتے ہو کہ اس محنت سے خلاص ہو اس تابوت کو ساتھ بنی اسرائیل کے پھیر دو تا ہم رفاہیت حال مین تمہارے پیدا آوے اور
پھر بنی اسرائیل کو بھی جمعیت حاصل آوے پس کفار نے اوس تابوت کو پشت پر دو گاؤ کے باندھا اور ریسمانہائے طناب اوسکو مضبوط کیا اور اون
بیلونکو حدود اپنی سے بدر کرکے چند چوب بیلون پر ماری نرگاؤ ان تابوت کو لیکر بھاگے اور نظر سے اوس قوم کے ناپدید ہوئے جو ارادہ الٰہی ایسا تھا کہ
طالوت کو بادشاہی پر مسلم کرے دو فرشتون کو امر فرمایا تا اون بیلونکو چلا کر تجدد شہر مصر پہونچا دین اور تابوت اونکی پشت سے کشادہ کرکے دروازہ
محل دعا حضرت اسموئیل و طالوت محاذی نظر کے اون کو رکھا علی الصباح حضرت اسموئیل نے اعلا و اکابر بنی اسرائیل جمع کیے اور اونکو دکھلایا تمام وہ سجدات
شکر الٰہی بجا لائے اور مستجاب ہونے دعاء طالوت اور معجزہ سے پیغمبر کے سبکو اطمینان خاطر حاصل ہوئی اور جمعیت تمام نے روز دیگر جمیع پیغمبران
دانا و اکابر و اعظم بنی اسرائیل خدمت مین حضرت اسموئیل کے مجتمع ہو کر طالوت کو سریر فرمان روائی پر اجلاس دیا و بخطاب ملکی مخاطب کیا چنانچہ لوازم سلطنت
کے بسبب خدمت اور ملازمت مین اوسکی مہیا و مرتب کیے اور دروازہ پر نقیب لئے کہ اسباط حضرت یعقوب کے تھی ملازمت مین اوسکی بخدمت گاری کی
باندھی و بدقائق و شرائط آداب جہانداری کوئی دقیقہ نارعی نہ کیا تمام اسباب و سرانجام ساتھ اونکی تفویض کیا حضرت اسموئیل نے بھی جو جو آثار و دلائل انبیاء ماتقدم کی
پیش خود ودیعت رکھتے تھے سب اوسکو سپرد کیے پس بعون عنایت الٰہی و توجہ اوس پیغمبر خدا کی روز بروز کار ملک طالوت کا ترقی پذیر ہوا اور جمیع بنی اسرائیل
مطیع و فرمان بردار اوسکے ہوئے اور زمام مہام اوس زمانہ سلطنت و رواج شریعت غراء سو سوی قبضہ اقتدار اوسکی مین آئے اور حکم اوسکا اہل
زمان پر نافذ ہوا اور بامر الٰہی و فرمودہ حضرت اسموئیل عامل ہوا اور خلائق کو داد و عدل سے نوازا اور شریعت حضرت کلیم اللہ سے تخلف جایز نہ رکھا اور دست تعدی
ظالمان سے فقیران و محتاجان کے کوتاہ کیا اور بحکم توریت کام کرتا تھا حق تعالیٰ نے بحسن خلق و نیک نیت اوس بادشاہ عادل کی بنی اسرائیل مین
رفاہیت تمام پیدا کری چند سال بفراغت عیش خوشدلی تمام روزگار بسر کیا اور رواج کارخانہ ملک طالوت رونق پذیر ہوئی اور اہل اوس عصر مین امنیت تمام
حاصل ہوئی جو چند سال اسی منوال گذرے اور طالوت کو استقلال و استعداد بہم پہونچی حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی حضرت اسموئیل علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
والسلام ملک طالوت کو تا باتفاق بنی اسرائیل متوجہ حرب جالوت ہو حضرت اسموئیل نے جالوت کو بوحی الٰہی خبردار فرمایا اور اس باب مین جد و جہد پیش کی گئی
ور در باب جہانداری و اعانت خواطر بنی اسرائیل نصایح ارجمند و مواعظ سودمند بیان کیں ملک طالوت نے نقیبان بنی اسرائیل جمع کرکے بموجب وحی الٰہی
وا حضرت اسموئیل اعلام بجنگ جالوت تحریص کیا بنی اسرائیل آمادہ اوس حکم مین کرنے تھے اور استعداد اپنی کرکے بساعت مختار جانب ملک
جالوت گئے ملک جالوت با ہزار شہر ایلیا سے باہر آیا اور سے تخلف نکیا اون ہفتاد و ساد و رنجوران و خوردان شانزدہ

سالہ زاد و ملک طالوت ملک جالوت مین آیا مرکیا کہ جس جگہ کنالیس و معابد کفار ہو وین خراب کرین اور جالوت کافر ایک بادشاہ تھا ظالم و فاسق و
خونخوار چند مرتبہ لشکرکشی کرکے بملک مصر و شام آیا اور اوس مملکت کو خراب و ویران کیا اور بنی اسرائیل کو اسیر و دستگیر کر لیجاتا تھا اور اونکو قید و جبل کش زندان
سے بہ بندگی گرفتار کئے اور تابوت سکینہ بھی کفار اوسکی لیگئے تھے ملک طالوت بہ لشکر جالوت مقابل ہوا با وجود کثرت حشم سپاہ اپنی کو مقابلہ مین لشکر جالوت کی کم دیکھا
کسواسطے کہ سپاہ اوس باغی کافر کی تعداد مین آٹھ لاکھ سوار تیغ گذار تھی روز دیگر جو آفتاب برآمد ہوا صفین طرفین سے آراستہ ہوئین اور میمنہ اور میسرہ اور
قلب اور جناح ترتیب کی گئی جوانان مردانہ دونو طرف سے بکارزار مصروف ہوئے اور داد مردانگی کی دی تا تمام روز نماز شام تک خونریزی و تیغ زنی مین
سعی کرتے رہے جبکہ رات ہوئی دونو طرف سے کوس مراجعت کا بجایا گیا اور سپاہ لشکرگاہ اپنی مین لوٹ گرائی چند روز اسی طرح جنگ واقع ہوا اور اہل اسلام
کو فتح میسر نہوئی تمام سپاہ ملک طالوت سے ابنار تھا پدر حضرت داؤد باداو ازدہ پسر خود سیزدہم شاسب سے کوچک اور نحود اوسکا داؤد تھا ہمیشہ فلاخن اور سنگ
اپنے پاس رکھتا تھا اور جس سے جنگ کرتا بیک سنگ اوسکو ڈالتا ایک بیر و شکار دیرانے کو سفندان کے اشتغال کرتا تھا کہ دو شیر نے قصد اوسکا کیا اور
ہر دو جانب سے آنکر مجہدا آو بار ابنروے بازوے جلاوت و اقبال و اجلال و سرپنجہ قوت نبوت بہر ایک دست پنجہ ہر ایک شیر کا پکڑا اور زمین سے اوٹھایا
اور رالیسا اوپر زمین کے مارا کہ بخاک برابر ہوئے اور کوئی استخوان بدن مین شیرون کے سلامت نرہی بعدہٗ دیکھا کہ ایک شیر دوسرا قصد اوسکا کرتا ہے
داؤد نے بتائید الٰہی کہ ہمیشہ بغارن حال انبیا ہے آگے دوڑ کر دونو کان اوسکے پکڑکر گوشمالی دی اور پشت پر اوسکے سوار ہوا اور بجانب لشکرگاہ روانہ ہوا
جو پہروہ پہونچا شیر کو طرف پہاڑ اور بیابان کے چھوڑ دیا اور بدرمین آنکر حقیقت مارنے اور باندھنے شیر کی بعرض پدر پہونچائی اوسنون نے کہا
اے داؤد یہ باتین کہ کہتا ہے تو اگر بیان واقع ہو قتل جالوت تیرے ہاتھہ آوے اور اوپر تمام کفار کے مظفر و منصور ہو اور حق تعالیٰ تجکو امارت پر بنی اسرائیل
کے سرفراز و مکرم کرے جو جنگ طرفین مین ایک مدت کھینچی جالوت نے ایک آدمی بمبارزت ملک طالوت بھیجا کہ آوے تا باہم مبارزت کرین ہم اگر مجکو تو مارلیگا
تو مملکت تجکو مسلم ہو اور جو مین تجہ پر ظفریاب ہون ملک میرا ہے تو خلاصی نجات پاوے ملک طالوت اس سخن سے ملول ہوا ندا کری کہ جو کوئی جالوت کو قتل
کرے دختر اپنی بحبالۂ عقد اوسکے لاؤن اور مملکت بالمناصفہ اوس آدمی کو تقسیم کرون اور اوسکو بیچ حل و عقد اقسام بنی اسرائیل اور تمام امور سلطنت مین شریک
اپنا کرون ہر چند منادی کری کسی نے جواب ندیا ناامید ہو کر پیش حضرت اسموئیل آیا اور کہا یا پیغمبر خدا خاطر کرنا بار تعالیٰ مشکل میری آسان کرے اور جالوت پر
ظفر دیوے حضرت اسموئیل رو بمناجات لائے وحی ہوئی کہ اے اسموئیل وہ قرن کہ روغن قدس مین ہے لاؤ اور ایک تنور آہن سے بنا اور بنی اسرائیل کو
جمع کر اور آزما سر پر ہر ایک کے رکھ جسکے سر پر رکھنے سے روغن بجوش آوے اور اوپر بہے اور سر اوسکی فروزندہ آوے مثل اکلیل ہو بعد ازان اوس
تنور مین جاوے تنور ساتھ اوسکے پر ہو وہ آدمی کشندہ جالوت کا ہے حضرت اسموئیل نے بموجب وحی الٰہی طالوت کو خبردار کیا پس طالوت بنی اسرائیل کو
طلب کر امتحان کرتا تھا مگر وہ اسرار الٰہی بظہور نہیں آتا تھا عاجز ہوا اور حضرت اسموئیل نہایت ضعف اپنا جتایا اوس مرد نے اظہار کیا تو وحی ہوئی کہ قاتل جالوت
ایک پسران ایثار کا ہے حضرت اسموئیل کو بامر الٰہی واقف کیا طالوت اس نوید سے کمال خوش ہوا ایثار کو طلب کیا وہ مع گیارہ پسر کے حاضر آیا اور داؤد
سب سے خورد تھا اوسکو بلکہ طالوت نے بہان آہن قرن سر پر اونکے رکھا مگر کسی کے روغن جوش مین نہ آیا طالوت نے کہا کہ اے ایثال
مگر تیرا فرزند دیگر ہے کہا بلے ایک پسر اور ہے کہ ضعیف و خورد ترسب فرزندون سے ہے طالوت نے اوسکو طلب کرکے وہ قرن روغن سر پر اوسکے رکھا
فی الحال وہ روغن بجوش آیا اور سب آثار کہ موعود تھے بظہور پہونچے ملک طالوت سجدات شکر الٰہی بجا لایا اور بنا بر امر الٰہی دست کا پکڑ کر قتل پر جالوت
کے تحریص کیا بعد قول و ایمان مؤکد کیا کہ یہ فتح ناپدار ہاتھہ تیرے سے برآوے تجکو اندر ملک و مال کے شریک اپنا کرونگا و بہ نسبت دامادی مشرف
کرونگا اور حکم تیرا بنی اسرائیل پر نافذ کرونگا اوپر اس قرارداد کے حضرت اسموئیل کو مع نقیبا و رؤسای بنی اسرائیل گواہ کیے جو داؤد نے یہ سعی و کوشش
ملک طالوت کی بامر الٰہی و اجتہاد پیغمبر خدا کی ہے یقین اوسکا باب قتل جالوت درست ہوا اور اطمینان خاطر بحصول پیش حرب کی مشغول کیا
ایک شب آواز سنی کلبے داؤد قتل جالوت کا تیرے ہاتھہ مقرر رکھا ہے سنگ فلاخن سے اسی وقت سہ پارچہ سنگ کی اور نگاہ رکھنا حضرت داؤد نے

زہ تین پارچہ سنگ کے لیے اور نگاہ رکھے اور دل قتل پر جالوت کے رکھا روز دوسرے کہ سورج نکلا اور دونو طرف سے صفوف آراستہ ہوئین جبر الغفار
آذر برالغفار اور غول اور ہراول مرتب کیے گئے جالوت اوپر فیل سنگلوسی منقیدر کے سوار ہوا اور سلاح اپنے کہ ہزار رطل تھے بوزن ہی دام نوزدہ من ہوتا ہے
برہن اوسکے تھے اور خود وہ سیصد رطل کا تھا سر پر رکھے ہوئے قلب مین سپاہ کے جگہ لی ملک طالوت نے بھی حضرت داؤد کو بالواع اسلحہ آراستہ کرکے
صف مین جولان کنان روان کیا اور رکھا آپ نے داؤد بنام خداے قہار اپنا فلاخن اور ایک پارچہ سنگ کا فلاخن مین رکھا اور بنام خداے ابراہیم
جانب جالوت سنگ فلاخن ڈالا حق سبحانہ تعالی نے اوس پتھر کو اوپر پیشانی جالوت کے پہونچایا اور سنگ دوم اوپر بناگوش جالوت پہونچا اور سنگ سوم
لیا اور بنام خداے یعقوب وہ سنگ بناگوش راست پر پہونچایا اور ان ہر سہ سنگ کی ضرب سے پشت تخت فیل سے زمین پر سرنگون گرا اور جان بمالک دوزخ
سپرد کری پس ملک طالوت نے اپنی سپاہ کو حکم کیا تا یکبار لشکر جالوت پر حملہ آور ہوے حق سبحانہ تعالی نے ایک رعب اور ہیبت اور ترس لشکر پر جالوت کے
تسلط کیا جو صاحب کو اپنی کشتہ دیکھا بلا جنگ رو بفرار لائے اور ہزیمت کو غنیمت تصور کیا ملک طالوت نعش پر جالوت کے گیا اور فرمایا تا خائب اون کافر
مدبر باغی کا دار عبرت پر آویختہ کرکے حضرت داؤد کو اوسی تخت پر سوار کیا اور روان ہوئی سپاہ جالوت منہزم و پریشان و بندی نبی اسرائیل کی ہوتی
اور اکثر کفار تیغ بیدریغ سے بہ قتل پہونچے حق سبحانہ تعالی نے فتح عظیم نصیب طالوت کے کری اور اسقدر مال و اشیاء و جواہر و دواب ہاتھ اہل اسلام
کے آئے کہ شرح اوسکی تعداد مین راست نہ آوے اور تمام مملکت جالوت کی تحت و تصرف طالوت مین آئی جو اوسکو اطمینان خاطر حاصل ہوئی پرورش مین
حضرت داؤد کے سعی جمیلہ کرنے لگا اور بسبیہ خود جبالہ عقد مین اوسکے لایا اور باتفاق نبی اسرائیل اوسکو مہام سلطنت مین شریک اپنا کیا اور جسقدر اسباب جاندادی
کہ اندر تصرف ملک طالوت تھا تمام بالمناصفہ حضرت داؤد کو قسمت کیا اور ایالت مملکت جالوت اونکو سپرد کری جو خاطر دیار جالوت سے جمع ہوئی اہل اون امصار
کے بیشتر بشرف اسلام مشرف ہوئے اور ایک فرقہ بہ قتل پہونچا پس متوجہ دیار اپنے ہوئے چند سال اکثر مہمات ملکی و مالی بصواب دید حضرت داؤد بصورت انصرام پاتی
تھے اور امن و امان و رفاہیت تمام نبی اسرائیل مین پیدا آئی و معاش ملک طالوت باخلائق بہ نہج صدق و صواب و شریعت موسوی مقرون تھی اور ساتھ حضرت
داؤد کے بہ لطف و مرحمت مسلوک رہتا تھا یہان تک کہ حضرت داؤد نے نبی اسرائیل مین نشو و نما پایا اور رجوع آدمیونکا طرف اوسکے زیادہ ہوا حضرت طالوت
کو رگ حسد کی حرکت مین آئی چاہا کہ مملکت سے شرکت حضرت کے دور کرے و بلا مشارکت تصرف مین لاوے اور مشارکت حضرت داؤد غبار آلود خاطر ہوئی اور مرکوز تھا
کہ حضرت داؤد کو قتل کرے وہ ہمیشہ درپے فرصت طالب تھا اور منتظر وقت رہتا تھا ذوالعین تمام تنبیہ کہ مقرب ملک طالوت تھا حقیقت حسد و حرکت طالوت بد خصم
اوسکی کہ از وجہ حضرت داؤد کی تھی ظاہر کری دختر طالوت نے واقف ہو کر حضرت داؤد کو اوپر کیفیت حال کے اعلام کیا کہ احوال سے اپنے خبردار رہنا لازم ہے
جب کہ داؤد نے اس واقعہ سے آگاہی پائی سعی احتراز مین اپنے واجب تصور کری بعد ازان ہمیشہ ہوشیار رہتا تھا اور ملازمت و صحبت طالوت سے
اجتناب واجب جانتا تھا ایک روز طالوت بخانہ دختر خود آیا اور جامے خواب داؤد و استفسار کیا اور اوس جگہ کو ملاحظہ کرکے واپس ہوا جو داؤد
گھر مین آیا زوجہ نے اوسکی حال آنے پدر کا اپنے اور تحقیق کرنا جامے خواب کا اوسکے سامنے تقریر کیا جبکہ رات ہوئی داؤد نے فرمایا کہ جس جگہ فرش خواب
اوسکا گسترہ تھا ایک مشک پر از آب بالاے جامہ خواب پر ڈالی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خواب کرتا ہے اور حضرت داؤد خود ایک گوشہ مین مخفی ہوئی
جب کہ شب آدھی گذری ملک طالوت شمشیر حمایل کرکے آیا اور جانا کہ داؤد سوتا ہے شمشیر بروے جامہ خواب ڈالی شمشیر مشک پر پہونچی شراب
اوس سے جاری ہوئی اور قطرات اوسکے اوپر جامہ و لباس طالوت کے پڑے جانا کہ عمل داؤد کا ہے کہ وہ جان بسلامت لے گیا آتش غضب
اوسکی زبانہ مارنے لگی اور داؤد دماغ سے اوسکے برآیا شب و روز تفحص اور تجسس مین رہتا تھا کہ بہر نوع کہ ممکن ہو داؤد کو بہ قتل پہونچاوے
ایک رات داؤد بخانہ طالوت آیا دیکھا کہ بستر پر اپنے خواب مین ہے چار پتھر ترکش سے اپنے نکال کر درمیان ہر چہار گوشہ جامہ خواب اوسکے
ایستادہ کیے اور شمشیر طالوت و کوزہ جو اوسکا لیکر واپس چلا آیا جو طالوت صبح خواب سے بیدار ہوا صورت واقعہ دیکھ کر جانا کہ عمل داؤد کا ہے
خشم اور غضب اوسکا زیادہ ہوا اور اوپر پاسبانان و حجابان بارگاہ اعتراض بہت کیا اور بیس آدمی قتل کیے اور شب دیگر تاکید بہت

کری شب دیگر بیدار داؤد و طالوت بہ آیا حق تعالی نے اسقدر خواب کا نگاہبانان طالوت پر غلبہ کیا کہ ہرگز بیدار رہنا نہ ہو سکا جو اندر گھر کے گیا
دیکھا کہ طالوت شمشیر برہنہ پہلو مین اپنے رکھ کر خواب استراحت مین ہے داؤد نے شمشیر اوٹھائی اور شمشیر اپنی برابر اوسکے رکھی اور
دستار و جامہ طالوت کا لیا اور رقعہ لکھ کر بالین پر طالوت کے رکھا اور اوس جگہ سے واپس آیا جو طالوت بیدار ہوا صورت واقعہ کو دیکھ کر
رقعہ کو اوٹھایا لکھا تھا کہ اے طالوت خداے قہار منتقم سے ترس کر اور نقض عہد مت کر بخون ناحق دست آلودہ مت کر امیدوار ہون کہ حق
سبحانہ تعالی ہرگز تجھکو میرے اوپر قدرت نہ دیگا مین تجھ پر قادر رہونگا اگر مین چاہتا تو تجھکو قتل کرتا الا نگہ حقوق سابق کہ تجھسے بحق میرے
وقوع مین آئے منظور رکھے ہین توبہ کر اور تجدید ایام گذشت ساتھ نبی اسرائیل کے کر و گرنہ جلد تر ہوگا کہ سلطنت تیری مبدل ہووے والسلام
بعد از استماع مضمون رقعہ بر شدت غضب اور زیادہ ہوئی اور خواب و خور اوسکا ترک ہو گیا اور سعی کرتا تھا کہ جسطرح ہو سکے داؤد کو قتل کرے
جو نبی اسرائیل افعال قبیحہ سے خبردار ہوئے زبان ملامت کی ساتھ طالوت کے کھولی اور اوسکو سرزنش بہت کیا اور نصیحت ارجمند اوسکو
کری اصلا و قطعا سود مند نہ ہوئی خو خونریزی مین دلیر ہوا اور اندک قصور کہ ایک آدمی سے ہوتا تھا تمام قبیلہ کو اوسکے بند اور قید کرتا تھا اور
اوسکو آزار و ایذا تمام پہونچاتا اور مال مردم غصب کرتا تھا اور ایسا ہوا کہ دست تعدی اور ظلم کا نبی اسرائیل پر دراز کیا بدسلوکی اور ظلم درج
کیا تھوڑی مدت مین خلل فاحش جمعیت مین نبی اسرائیل کے پیدا ہوا جس جگہ اہل کتاب اور فضل و علم تھے جلاوطن ہوئے اور تفرقہ عظیم پیدا
ہوا چنانچہ تمام امراء و صاحب مناصب اہل کی شدت غضب اور خونریزی اوسکی سے رو دئے بغربت لائے اور صحبت و ملازمت سے
اوسکے جدائی اختیار کری اور جملہ خصوصیان ملک طالوت سے کوئی نرہا کہ اوسکے ساتھ بات کرے ہر ایک گوشہ گیر ہوئے حق تعالی نے
صورت ملک طالوت کی تغییر کری خلائق اوسکو ملک طالوت خونخوار کہتی تھی اور آخر فاحش اعمال اور افعال مین اوسکی ظاہر ہوا ہر جا کہ تمام
کسی درویش یا اہل علم یا صاحب دعوت کا سماعت کرتا چاہتا کہ اوسکو قتل کرے اندک مدت مین تیس ہزار مردم ساتھ قتل کے پہونچائے حضرت داؤد
نے ترس سے اوسکے ترک آبادانی کا کیا گوشہ اور بیابان مین متواری رہتے تھے اور حضرت اسموئیل اوس تفرقہ مین بجوار رحمت الہی واصل ہوئے
طالوت تفحص اور تجسس داؤد مین رہتا تھا ایک دن خوان سالار کے اپنے صحرا مین آیا تھا قبرستان مین پہونچا دیکھا کہ ایک عورت برسر ایک قبر
کے بیٹھ کر نوحہ و گریہ و زاری کرتی ہے اور فریاد و واویلا کہتی ہے طالوت اوسکے نزدیک آیا اور سبب نوحہ و گریہ کا پوچھا کہا کہ مین شوہر
رکھتی تھی کہ شکار کرتا اور ہر روز صحرا مین جاتا اور صید لاتا اوقات اپنی گوشت سے صرف کرتا وفات کر گیا اوسکو واقعہ مین دیکھا مین نے کہ اندر
عقوبت کے گرفتار ہے سبب اوسکا مین نے اوس سے پوچھا کہا کہ بواسطہ صید کرنے تمام جانورون کے ہے کہ ساتھ اوس تمام عذاب کے گرفتار
ہون جو خواب سے برخاست ہوئی مین اس شہر مین ایک عورت مستجاب الدعوات ہے نزدیک اوسکے گئی اور تصدیع دی دعا جری مین نے
درخواست کری کہ حق مین شوہر میرے کے دعا کرتا کہ بمدد و برکت دعا تیری وہ عذاب سے نجات پاوے اوس عورت نے بعد مدت مدید کی
دعا کری امیدوار ہون کہ مستجاب ہوئی ہوگی بازآنجا کہ وقت بازگشت ملک طالوت کا قریب پہونچا تھا تقریر اوس عورت کی نے دل مین اوسکو
جگہ پکڑی اور خواب بیہوشی سے بیدار ہوا اور صورت اوسکی بصیرت اصلی آئی اور اوس سخن سے متنبہ ہو کر آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور
کہا ہیہات ہیہات یہ مرد کہ بسبب شکار حلال کے معاتب ہوا اور معذب و معاقب ہے حالات میرے کیا ہون گے کہ تیس ہزار آدمی کا ناحق تیغ
سے ہاتھ بداس اوس عورت کے مارا کہ مجکو بھی پاس اوس عورت مستجاب الدعوات کے دلالت اور رہنمائی کر لیکن کہ وہ بحق میرے دعا کرے یا
کوئی امر کہ باعث نجات کا میرے ہو مجکو ساتھ اوسکے ہدایت کرے اوس عورت نے جانا کہ یہ مرد ملک طالوت ہے ظلم سے اوسکے ڈر کر رہنما ہوئی اور
اوسکو نجات اوس زن مستجاب الدعوات کے پہونچایا اور خود بھی پاس اوس عورت کے جا کر اعلام کیا کہ ملک طالوت اسوقت دروازہ پر تیری
آپہونچا خواہش ملاقات کی رکھتا ہے اوس زاہدہ صالحہ نے طالوت کو طلب کیا بعد از ملاقات دہشت سے اس یاد سکے مار کر کہنا چاہتا ہون مین

کہ توحق مین میرے دعا کرے کہ عذاب ابدی سے نجات پاؤن زاہدہ نے کہا کہ مین قبر ایک کی انبیا سے جانتی ہون کہ جو کوئی بحضرت اوسکی التجا
لیجاوے اور احوال اپنا بموقع عرض پہونچاوے آپ اوسکا جواب مادسکے مقرر ہو قبر اوس نبی کی تبلا سکتی ہون پس روان ہوئی ملک طالوت
عقب سے اوسکے روانہ ہوا تا قبر پر مہتر اسموئیل علیہ السلام کے پہونچی اور کہا اے ملک طالوت یہہ ہے وہ قبر جو کچھ چاہتا ہے تو اوسکے ساتھ التجا
کر یہہ قبر مہتر اسموئیل کی ہے جب کہ ملک طالوت نے نام خدا کا سُنا کہ مربی اوسکا تھا اور سعی و کوشش اوسکی بدرجہ شہامت و سلطنت و امارت
پہونچا تھا ہوش رفتہ باز آئے خجالت اور ندامت سے چاہا کہ آب ہو یا زمین مین جاوے و عرق خجالت جبین سے اور اشک ندامت ہر دو چشم سے
اوسکے روان ہوئے اور مانند ماتم زدہ کے بہ نوحہ و فریاد و گریہ و زاری کی آیا اور کہا کہ مجکو طاقت وہ نہین کہ قبر مہتر اسموئیل سے بات کرون
اوس عورت زاہدہ نے ہاتھ قبر مہتر اسموئیل پر رکھا اور کہا کہ یا پیغمبر خدا یہہ ملک طالوت خدمت مین تمہاری پہونچا ہے افعال قبیحہ اپنی سے
ندامت و غرامت رکھے و پشیمان ہے اور چاہتا ہے توبہ کرے باامر اللہ تعالی زندہ ہوا اور اسکو ہدایت فرما ناگاہ قبر شگاف ہوئی اور مہتر
اسموئیل باروے غبار آلودہ خاک سے برآمد ہوئے اور کہا اگر حشر قیامت ہوا اوس زاہدہ نے کہا یا پیغمبر خدا یہہ مرد ملک طالوت ہے
کہ بعد از ظلم اور زنا و کرنے کے تائب ہو کر بہ ملازمت تمہاری آیا چاہتا ہے کہ توبہ کرے مہتر اسموئیل نے کہا اے طالوت بعد میرے کیا
افعال تجھ سے صادر ہوئے طالوت نے تمام واقعات اپنی قتل بنی اسرائیل کی اور دشمنی با داؤد وغیرہ تا تمام بعرض پہونچائی مہتر اسموئیل نے کہا
اے طالوت یاد کر اوس دن کو کہ بہ طلب گو سفندان خانہ مین میرے آیا تھا حق تعالی وہ نشانہا بظہور لایا اور مین نے در باب امارت تیرے
ساتھ بنی اسرائیل کی کری ۔ اور حق تعالی نے چاہا کہ تجکو خلافت پر مکرم کرے اور بنی اسرائیل اصلاً و قطعاً قبول نہین کرتے تھے اور تجکو شایان
اس امر عظیم کا نہ جانتے تھے مین نے دعا کری حق تعالی تابوت سکینہ لایا اور تجکو بہ سلطنت مقرر کیا جب کہ تو بہ مرتبہ امارت پہونچا ہاتھ ظلم کا تو نے
خلائق پر دراز کیا اور ۲۰ بیس ہزار آدمی بیجرم و خطا تو نے قتل کیے دست ظلم سے تیرے بگوش ملک السموات پہونچی اور تزلزلہ انطباق زمین
مین پڑا اور پرمار نے مہتر داؤد کے کہ قاتل جالوت ہے اور برگزیدہ درگاہ الہی ہے اور عنقریب ہے کہ اوپر نبوت و رسالت کے مبعوث ہو
سعی کری تو نے اور جمعیت بنی اسرائیل کی تو نے متفرق کری آئے طالوت بہر طرف خدا کے کہ بجز اوسکے دوسرا معبود نہین وہ قہار اور جبار
اور منتقم ہے افعال قبیحہ سے اپنے نادم ہوا اور توبہ کر کہ حق سبحانہ تعالی توبہ قبول کرے وہ توبہ و استغفار پذیرندہ گنہگاران ہے طالوت
نے جو یہہ بات مہتر اسموئیل سے سنی آہ حسرت دل پُر درد سے اپنی کھینچی اور کہا اے پیغمبر خدا وہ کیا ہے کہ باعث نجات کا میرے ہوا آپ نے مین نہین پاتا ہون
توبہ میری کیونکر مستجاب ہو مہتر اسموئیل نے کہا اے طالوت جو ظلم اور تعدی اور خون ناحق تجھسے بہت بوجود آئے توبہ تیری اوسوقت قبول ہو کہ
تو امور سلطنت مہتر داؤد کو سپرد کرے اور خود مع دس پسر با کفار مقابل ہو کر بدرجہ شہادت پہونچے بغیر از شہادت کوئی چیز دیگر کہ سبب نزد خدا
عذر تقصیرات کا تیرے ہو باعث نجات تیرا نہین جا کہ تجکو براہ راست دلالت کیا مین نے بعد ازین خلق خدا کو رنج مین مت رکھ مہتر اسموئیل
یہ بات کہکر قبر مین در آئے طالوت نے قبر پیغمبر راست کر کے بہ مستقر سریر خلافت معاودت کیا اور اوس زاہدہ مستجاب الدعوات کو
رخصت کیا جو بہ منزل خود پہونچا جانا کہ بے سعادت شہادت گناہون سے مخلصی ممکن نہین اور بہ اوج بے گناہی پہونچنا بہت مشکل ہے
روز دوم نقبا کو حاضر کیا اور اوپر گناہی حالات اپنی اور طلب شہادت کی واقف کیا اور کہا کہ التماس میرا تم سے یہہ ہے کہ داؤد جس جگہ ہو
طلب کر حاضر لاؤ کہ مین امارت و ایالت تمہارے ساتھ اوسکے تفویض کرون اور اس بات کو بہ قول صادق و عہد درست سوگند کیا اور
خود بہ ادائے حقوق مسلمانان کہ بہ زور و تعصب و تعدی چھین لیے تھے سعی جمیلہ کرنے لگا اور مرکوز کیا کہ حق بہ ارباب حقوق پہونچاوے
اور جس طور ممکن ہو لحوق مردم اپنی گردن سے ساقط کرنے لگا اور عدل اور داد مین کوشش بہت کرنے لگا اور تا ایام حیات اوپر جادہ
شریعت موسوی کے قائم رہا نقبا و بنی اسرائیل مہتر داؤد کو ملازمت مین ملک طالوت کے لائے اوس نے بعد از ملاقات امور سلطنت

ساتھ اوسکے تفویض کیے اور جو کچھ کہ استعداد جہانداری تھا سب اوسکو حوالہ کیا جو خزانہ کہ بیت المال مین جمع ہوا تھا تمام مہتر داؤد کی
سپرد کیا اور کلید خزائن اوسکو سپرد کر کے سریر فرمان روائی پر جلوس دیا اور بنی اسرائیل محکوم حکم اوسکے کیے اور استعداد حرب کفار
مین مصروف و مشغول ہوا اندک مدت مین مستعد ہو کر نہضت فرمایا اور مہتر داؤد کو مملکت مین اپنے اوپر سریر حکومت کے متمکن کیا اور
خود بہ حرب کفار مع دس فرزند ارجمند کے متوجہ ہوا اور وقت رخصت مہتر داؤد کو نصیحت کری کہ امیدوار ہون مین مع دس فرزند و نکے
بہ شہادت فائز ہون مگر دو کس پردگیان حرم سے میرے کہ اولاد اولاد سے بن مہتر یعقوب سے ہین اور آبستنی ہین حق اون سے فرزندان
کامگار بظہور لاوے کہ نسل میری اون دو فرزند سعادت مند کامل سے تا قیام قیامت صفحہ روزگار پر قائم رہے اور مین نے مہتر اسموئیل
سے سنا ہے کہ حق جل و علا بہ مقتضا و حکمت کاملہ خود نسل میری دو فرزند ارجمند پیدا لاویگا کہ وہ فرزند صالح و پرہیزگار و صاحب ولایت و انار
ہون گے اور قبایل اونکے از روے کثرت و جمعیت طوائف اوپر جمیع طبقات انام کے راجح ہون گے نصیحت میری ساتھ تمہاری یہہ ہے
جو فرزند کہ اوّل مادر سے بہ وجود آوے اوسکو برخیا اور دوسرے کو ارمیا موسوم کرنا اور پرورش مین اون کے کما ینبغی سعی بہ تقدیم پہونچانا
مہتر داؤد نے وصیت ملک طالوت بہ سمع رضا اصغا کری بعد از نہضت و توجہ ملک طالوت اون دو کد بانوے روزگار سے بہ واقعی خبردار
رہتا جو ملک طالوت مملکت مین کفار کے پہونچا مردانگی و شجاعت بر روے کار لایا اور چہل شبانہ روز با کفار محاربہ کیا چونکہ حکمت الہی یہہ
تھی کہ وہ بہ شہادت پہونچے تا گناہون سے پاک ہو اسقدر محاربہ کیا کہ دسون پسر رو برو شہادت یاب ہوئے بعد ازان خود نے بھی شربت شہادت
نوش کیا اور عذاب ابدی سے نجات پائی بہ سعادت سرمدی فایز ہوا الظلم کجا اند شاہان جم اقتدار ✕ زہوشنگ و جم تا بہ اسفندیار ✕ فریدون و کیخسرو
جام کو ✕ کجا رفت شاہ پور و بہرام گو ✕ ہمہ خاک دارند و بالین خشت ✕ خنک آنکہ جز تخم نیکی نکشت ✕ مدت سلطنت ملک طالوت بنی اسرائیل مین
چہل و ہفت سال تھی جو خبر شہادت ملک طالوت کی بنی اسرائیل و ملک مہتر داؤد پر پہونچی ایک جماعت تعین کری تا نعش اوسکی جنگاہ کفار سے
لاکر مقابر شہدا مین مدفون کرے مہتر داؤد و غمخوارگی مین اون دو عورت ملک طالوت کی سعی جمیلہ پیش پہونچاتے تھے بعد میعاد وضع حمل حق سبحانہ
تعالی نے دونو عورت کے اندر ایک ساعت کے فرزند نرینہ کرامت فرمائے مہتر داؤد نے بموجب نصیحت ملک طالوت ایک کا برخیا دوسرے کا
ارمیا نام رکھکر پرورش مین اون دو نہال دولت کے دایہاے صاحب حسب و نسب تعین کرین اور احوال سے اون کے کما حقہ خبردار رہتا
جو بسن رشد و تمیز پہونچے معلم تعین کیے تا اخلاق صوری سے بہرہ مند کرے جب کہ بحد بلاغت فایز ہوئے اسقدر کسب فضائل کیا تھا کہ مقدور
بشری نہین اور اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ مین قصب السبق اقران اور ہمعصران کے ہوئے مہتر داؤد نے پرورش اور تربیت مین
اون کے سعی جمیلہ کری اور ایک ایک گروہ بنی اسرائیل کا ہر ایک کو تفویض کیا اور بہ مناصب بلند سرفراز کیا تا آنکہ بہ یمن توجہ مہتر داؤد و بدولت
عظمی فائز کیے اور شجاعت و دلاوری و مردانگی مین گوے سبقت کی میدان آدمیون سے لے گئے اور اوپر تمام سہران و سرگردان اوس
عصر کے فائق ہوئے اور اوپر جس لشکر کے کہ نامزد تھے نسیم فتح و ظفر پرچم لواے دولت پر اون کے وزیدہ ہوتی تھی مہتر داؤد نے آثار
بزرگی اونکی مشاہدہ کر کے سپہ سالاری لشکر کی اپنے برخیا پر مقرر رکھی اور تمام مہام وزارت و زمام قبض و بسط سلطنت ساتھ برخیا کی
تفویض فرمائے مدت اونتالیس ۳۹ سال انتظام جمیع مہمات مہتر داؤد کا قبضہ اختیار مین ان ہر دو برادر کے رہا اور بہ یمن توجہ انکے رفاہیت تمام
بہ طبقہ بنی اسرائیل کے ظہور مین آئی اور معمورہ و آبادانی خلائق شہور و امصار مین زیادہ ہوئی پس حق سبحانہ تعالی نے بہ محض عنایت
و لطف شاملہ خود ہر ایک کو فرزند کامل روزی کیا اور برخیا نے قرۃ العین اپنی کا آصف اور ارمیا نے نور چشم اپنے کا نام افغنہ رکھا اور جشن ہاے
ملوکانہ ترتیب دیا اور خلائق کو بہ انواع اکرام و انعام مسرور و خوش کیا اور ہر دو فرزند مین اون کے سعی جہت کری یہان تک کہ بہ فضیلت تمام
ہر دو آراستہ ہوئے اور مجالست مین مہتر داؤد کے رہ کر شب و روز حاضر رہتے تھے اور کسب فضائل ظہوری و معنوی کی کرتے تھے چونکہ بہ شدود

تمیز پہونچے برخیا و ارمیا نے ودیعت حیات بقابض ارواح سپرد کری مہتر داؤد نے مناصب پدر کا بہ فرزندان موصوف تفویض کیا اور ان دنوں مین مہتر داؤد نے داعی اجل کو لبیک کہا اور برحمت ایزد متعال واصل ہوگئے مدت ایالت مہتر داؤد کی بر بنی اسرائیل کی ایک سو بیس برس تھی

دربیان احوال مہتر سلیمان و آصف برخیا و افغنہ ارمیا اور جو کہ اوسکے ساتھ متعلق ہے

واقفان اسرار انبیاء و ناقلان آثار اصفیا ایسا لائے ہین کہ بعد از وفات مہتر داؤد علیہ السلام مہتر سلیمان علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بموجب وحی الٰہی و التفات بنی اسرائیل اوپر سریر سلطنت اور جہانداری کے جلوس کیا اور خلائق کو بداد و عدل نوید دی اور زمام مہام اپنی بہ آصف بن برخیا کہ فنون علم مین کامل تھا اور درباب وزارت ید بیضا رکھتا تھا مفوض کری اور سپہ سالاری اپنی بافغنہ بن ارمیا کہ در نگاہداشت خواطر سپاہ و دلاسائے عموم خلائق و برایا یکتا تھا مقرر رکھا اور جو مہتر داؤد نے بموجب امر الٰہی بیت المقدس کی بنا رکھی مہتر سلیمان کو درزمان سلطنت خود باقتضائے اوس امر کے قیام دیا اور درباب تعمیر مسجد اقصیٰ سعی جمیل پیش پہونچائی جو طبیعت افغنہ کی بیچ کار فرمان روائی و رواج حکم کے بہت درست اور مہیب تھی مہتر سلیمان نے اوسکو اوپر تمبیع دیوون کے فرمان روا کیا اور اسی ہزار ارباب حجاب اور زور اوسکے حوالہ کیے کہ حکمرانی کام تعمیر مسجد اقصیٰ مین سعی کرے اندک مدت مین ضابطہ وزارت آصف کا ہفت اقلیم پر جاری ہوا اور طنطنہ سیاست افغنہ کا اوپر جن و انس کے طاری ہوا مہتر سلیمان بے مصلحت و رائے اوسکے کوئی کام نہین کرتا تھا ہر آن زمام مہمات اختیار امور جہانداری قبضہ اقتدار و تصرف مین اون کے درآئی اور مدت چہل سال مین عمارت مسجد قدس کی نزدیک انصرام کے پہونچی دیو اوس مین کام کرتے تھے اور سنگ نفیس جواہر کے دریا و کان سے لاتے تھے اور بجائے سنگ ریزہ کے نصب کرتے تھے ہر گنبد کی ارتفاع و بلندی مین سر بعیوق کھینچا اور ہر گنبد مین ہفتاد ہفتاد قندیل طلائی روشن ہوتی تھی اور عمارت بسعی و اہتمام افغنہ نزدیک اتمام کی پہونچی بجد و جہد اوس مین کوشش اور مصروفیت کری حق تعالیٰ نے بہرایک کے اون مین سے فرزندان کرامت فرمائے چنانچہ آصف کے اٹھارہ پسر اور افغنہ کے چالیس فرزند عطا کیے اور اولاد نے اون کے زیادتی پکڑی خصوصاً فرزندان افغنہ کی کثرت و جمعیت مین اس مرتبہ پہونچے تھے کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین ساتھ اوس جمعیت کے نہ تھا تا ایام حیات مہتر سلیمان مدار مہمات ملکی و مالی برائے رزین و فکر صائب ان دو برادر کے مقرر تھا حکم اونکا جن و انس پر روان اور بیچ عمارت بیت المقدس کے اسقدر سعی و کوشش افغنہ بظہور پہونچی کہ تہ دو (?) دیگر تدبر کا نہ تھا چونکہ مہتر سلیمان کے ایام زندگانی بانجام آئے ایک روز منبر پر وعظ کہتے تھے کہ ملک الموت حاضر ہوا اور سلام و تحیت بزرگانہ کا پہونچایا مہتر سلیمان نے کہا یا اخی عزرائیل بزیارت آئے ہو یا بامر دیگر جواب دیا کہ آیا ہون مین کہ جان تیری تعلیتین لیجاؤن کہا اسقدر فرصت دے کہ حرم خانہ مین اپنے جا کر بلقیس کو رخصت کرون کہا حکم نہین مہتر سلیمان نے فرمایا اتنی مہلت دے کہ آصف و افغنہ کو طلب کر درباب مملکت داری و جہان پروری و اہتمام اتمام مسجد اقصیٰ کی وصیت کرون کہا امر الٰہی بدینوجہ نہین کہا اسقدر امان مجھے بخش کہ دوگانہ نماز ادا کرون کہا اے سلیمان مین ساتھ اس امر کے مامور نہین ہون مہتر سلیمان نے سمجھا کہ خلاصی ممکن نہین اور فرصت اور مہلت ایک ساعت کی جائز نہین آہ حسرت دل پر درد سے اپنے بر لائے اور کہا یا اخی عزرائیل جس امر پر تو مامور ہے قیام کر پس مہتر عزرائیل آگے آیا اور دو انگشتان سبابہ اپنی ایستادہ کر کر دو چشم مہتر سلیمان پر رکھین اور جان مہتر سلیمان کی قبض کری مہتر سلیمان کہ اوپر منبر کے وعظ کہتے تھے اوس طور جان اوسکی مقبوض ہوئی اور بزور عصا تکیہ کر کے ایستادہ رہے اور ایک سالہ کا کام مسجد مین باقی رہا تھا پس آصف وقوع اس واقعہ ہایلہ سے واقف ہوا اور افغنہ کو طلب کر کے حقیقت وفات مہتر سلیمان کی سنائی اور بیکے معلوم کری اور کہا کہ ایک سالہ کا کام مسجد مین باقی ہے اور حکمت ایستادہ جان قبض کرنے مین مہتر سلیمان کے وہ تھی کہ خلائق اوسکو عبادت خانہ مین جانکر دیو و پری و جن اور انس بامور حکم اوسکے رہین اور مسجد باتمام پہونچے چاہیے کہ بر قرار معہود و

کار فرمائی و اہتمام عمارت و خدمت فرمائے دیو ذرگی سی کما حقہ پیش پہونچاوے تو اور حسب قرار سابق واسطے سلام کے حاضر ہووے تو اور مخفی رکھنے مین اس سر کے سعی و کوشش بجا لاوے تو پس افغنہ برسم قدیم رواج کارخانہ سپہ سالاری اور اہتمام عمارت مین کار فرمائی مین جد و جہد بلیغ کرتا تھا تا آنکہ مسجد مقدس بعد از یک سال باتمام پہونچی اور درین مدت باستصواب آصف و افغنہ کوئی خلل واقع نہوا اور دیو اس سر سے آگاہی نرکہتے تھے اور کھڑے رہنے مہتر سلیمان سے حسرت اوپر اونکے غالب ہوئی تھی اور شدت اور قہر و غلبہ سے افغنہ کے یارا بات کرنیکی نہ تھی جو جمعیت حاصل ہوئی حق سبحانہ تعالیٰ نے کرم خوردہ تعین کیے تا عصائے مہتر سلیمان کو کھاوین وہ پیغمبر خدا گر پڑا اور خبر موت کی اوسکی عالم مین شایع اور ظاہر ہوئی دیو فرار ہو کر درمیان کوہ ہا و بیابان ہا و جزایر ہا مسکن پذیر ہوئے مدت نبوت و سلطنت مہتر سلیمان بقولی نود و پنج سال اور بروایتے ہشتاد و سال تھی اور آصف و افغنہ تا آخر ایام حیات بیت المقدس مین صاحب تدبیر وزرائے بنی اسرائیل بین رہے اور حل و عقد و قبض و بسط اونکا قبضہ اقتدار مین اون ہر دو برادر کے تھا اور جو ایام حیات بانصرام پہونچے ہر دو برادر نے ودیعت جان سونپی اور جان جان آفرین دی اور آل و اولاد اور اسباط اور احفاد اونکے دیار شام مین متوطن تھے چنانچہ ذکر اولاد اور اتباع افغنہ کا عنقریب مرقوم قلم مشکین رقم ہوگا جو کہ بخت النصر کو حق تعالیٰ نے اوپر بلاد شام کے غلبہ دیا اور بیت المقدس کو خراب و ویران کیا اور اوپر بنی اسرائیل کے غالب آیا فرزندون کو اونکے اسیری و بندگی مین گرفتار کیا اور تمام خلائق اس قوم کی کہ توریت خوان تھی جلاوطن کیا مہتر دانیال اور مہتر عزیز اس بند مین گرفتار تھے حکم کیا کہ مجکو مانند خدا کے پوجو تم اور دین آبا و اجداد کا اپنے چھوڑ دو تم اور اوس دین سے بازگشت کرو ازانجا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے دین اسلام دل مین اونکے متمکن کیا تھا انہی کو بخواری و ذلت و اسیری روا رکھا مگر دین و ملت موسوی سے برگشتہ نہ ہوئے جو بخت النصر نے اونکو دین و اسلام کے پایہ پر ثابت قدم و راسخ دیکھا دوازدہ ہزار کس کو کہ اہل اور متورع اور زہاد اونکے تھے ساتھ قتل کے پہونچائے اور مہتر عزیز اور دانیال کو بسبب اسکے کہ تعبیر خواب کی اوسکے کہ ہول اوسکے سے خواب و خور فراموش کیا تھا بیان کری اسواسطے اونکو رہا کیا اور تتمہ باقی کو ولایت شام سے خارج کیا ایک جماعت کہ اونکے اوپر متوکل تھی اوس گروہ کو حدود بادشاہی بخت النصر نے اخراج کر کے کوہستان ولایت غور و غزنی و کابل تا فیروزہ کوہ و قندہار اور اوس نواحی کے کہ داخل ولایت عجم اور سر حد خراسان سے ہے کوہستان پہونچایا پس فرزندان افغان نے اون ولایت مین طرح اقامت کی ڈالی اور رہنے لگے جمعیت نے اونکی روز بروز ترقی رکھی اور کثرت قبائل اور پہلوانان سے ساتھ کفاران اوس نواحی کے جنگ ہائے متواتر کرتے تھے اکثر کفار قتل کیے اور اون کوہستان کو بہ تحت و تصرف اپنے لائے تا زمان سلطنت سلطان محمود غزنوی و سلطان شہاب الدین غوری اوس دیار و اکناف مین ساکن اور باقی احوال آلے اونکا بیچ کوہستان روہ و کوہ سلیمان عنقریب مذکور ہوگا

دربیان ذکر خالد بن ولید اور بیان اسلام و ایام سپہ سالاری اوسکی اور امارت و سرداری اوسکی دیار بصرہ و حلب و شام و دیار عراق و عرب مین تا آخر خلافت حضرت امیر المومنین عمر فاروق الذکی رضی اللہ عنہ

ضمیر فیض پذیر ارباب دانش و اصحاب بینش پر مخفی نرہے کہ ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ جو بخت النصر نے بنی اسرائیل کو اور فرزندان اور اولاد افغان کی کہ کثرت جمعیت مین اوپر جمیع قبائل کے تفضیل رکھتے تھے ولایت شام سے اخراج کیا ایک اون مین سے ملک عرب مین آئے اور ساتھ اپنے کہا کہ جو زیارت و عبادت اوس خانہ خدا سے کہ مہتر داؤد اور مہتر سلیمان نے بنا کیا تھا محروم رہے ہم اور وہ سعادت ہم سے فوت ہوئی بندگی لوازم طاعت اس بیت اللہ کی کہ حضرت اسمٰعیل و ابراہیم و اسحاق علیہم السلام نے بنیاد

رکھا ہے اور کہان جاسے تولد پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا تا تبرکت ہمارے ہم اور خاندان کو ساتھ اس دولت سرمدی کے فایز کرین ہم اگر ہم بسعادت ملازمت اوس پیغمبر کے مشرف نہ ہو سکین سگے اولاد اور اسباط ہماری کا اگر طالع یاوری کریگا بدولت خدمت اوسکی مشرف ہونگے پس بیچ حرم خدا کے مکہ معظمہ ہے سکونت اختیار کری اور اونکو اہل عرب بنی اسرائیل اور بنی افغان کہتے تھے تا آنکہ حق سبحانہ تعالی نے بعد از انقراض ہزار و پانصد سال زمان سلیمان علیہ السلام سے جمال محمدی کا آفتاب مشرق نبوت سے طالع کیا اور عالم ظلمانی کو نور ہدایت و اسلام اوس سرور کے روشن کیا اور تمام احیاے عرب رجوع ساتھ اوس حضرت کے لائے اور اکثر سے بشرف اسلام مشرف ہوئے اور بعضے فرقہ نے عناد اور بغض پیش لیا ولید بن عتبہ بن عکرمہ کہ جملہ قبائل بنی اسرائیل و بنی افغان سے تھا اور زمان نبوت آن حضرت سرور و ولیعت حیات سونپی اور مصنف مجمع الانساب اور اکثر ارباب سیر ولید کو جد اصل فرزند نسے اوسکے شمار کرتے ہین اور اوسکو فرزندان عبد الشمس سے کہتے ہین جو بواسطے علو شان و نعمت و حشمت و شوکت اونکو با قریش نسبت جون تی واقع ہوئی بنا بر آن عبد الشمس جد مادری ولید کا ہوتا تھا اور بسبب اس نسبت کے ساتھ قریش کے اشتہار پایا و گرنہ فی الحقیقت بنی اسرائیل سے تھا کہتے ہین کہ اوسکے دو فرزند صاحب میراث رہے ایک کا خالد نام تھا اور دوسرے کا ولید ابن الولید کہتے تھے از بسکہ مشابہ پدر خود ولید کے تھا نام پدر کا رکھا تھا اوسکے مسلم کہا اور از اندر شجاعت اور شہامت اور جود اور عدل و بذل و مردانگی و جوان مردی قصب السبق اقران سے اور تمام اہل عرب سے فایق تھے اور ساتھ اکابر اہل قریش کے کہ ابو جہل اور ابو سفیان اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ تھے طریق اخلاص و یک جہتی سلوک رکھتے تھے اور ہر مہم کہ اونکو آگے آتی تھی خالد ساتھ اونکے دمساز اور ہمراز تھا حق سبحانہ تعالی نے جب اوس سرور کو پیغمبری پر برگزیدہ کیا اور اوپر کافہ انام کے مبعوث کیا اکابر عرب نے حسد و حقد و عداوت پیش کیا چنانچہ کتب سیر و تواریخ خصوصا روضۃ الاحباب مین مذکور و مسطور ہے آنحضرت مامور ہوئے بہجرت اور بمدینہ معظمہ تشریف لائے ابوسفیان نے لشکر اعراب عرب جمع کر کے جنگ احد مین حاضر ہوا اور محاربہ واقع ہوا اور خالد بن ولید اوس لشکر کفار مین سپہ سالار تھا حق سبحانہ تعالی نے جہت آنکہ اہل اسلام نے نافرمانی پیغمبر خدا کی کری بعد از فتح شکست بر سپاہ اسلام ڈالی اور امیر المومنین حمزہ بشہادت پہونچے اور دندان رباعیہ آنحضرت بزخم سنگ شہید ہوئے باعث اوس تمام آزار مردم مسلمان کا خالد تھا کہ وہ جانب کفار سے حملہ لایا بموجب ارادت الہی زحمت واقع ہوئی اور آنحضرت نے بمدینہ مراجعت کی اور ابوسفیان نے مظفر و منصور بمکہ معاودت کی خالد کو رعایت کلی کری پس آٹھوین سال ہجرت سے اوس حضرت کے خالد مع تین آدمی روساے عرب سے مدینہ مین آیا اور اسلام لایا اور بیان اس واقعہ کا بر سبیل اجمال و اختصار یہہ ہے کہ خالد نے کہا کہ جو ارادہ الہی ساتھ اوسکے متعلق ہوا کہ مین مسلمان ہون دوستی اہل اسلام کی دل مین میرے القا کری خصوصا اوس روز کہ پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر حدیبیہ مین بموضع عسفان نماز خوف کرتے تھے ہر چند چاہا کہ اوس سرور پر قابو پاؤن یہہ امر ممکن نہ ہوا مین نے جانا کہ لطف الہی نگہبان اوسکا ہے اور جلد ہوگا کہ ہم پر غالب آوے اور قریش کو کچھہ قوت اور شوکت نرہے جو درمیان قریش و آنحضرت کے صلح واقع ہوئی باخود کہا کہ پیش نجاشی بادشاہ حبشہ نہین جا سکتا ہون کسواسطے کہ وہ تابع دین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہے اور جو پاس ہرقل بادشاہ روم و شام کے جاتا ہون دین یہود یا نصرانی رکھے مجکو بہی ان دو دین مین سے ایک اختیار چاہیے کرنا اور رہین ان دونون امر سے بیزار ہون اندرین امر مین متردد تھا جو آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بعمرۃ قضا آئی مین مکہ سے بیرون گیا جو حضرت نے عمرہ ادا کیا برادر میرے ولید بن الولید سے کہ وہ بشرف اسلام مشرف ہوا تھا اور بیچ ملازمت پیغمبر کے رہتا تھا حقیقت میری پوچھی پس برادرم ولید نے مکتوب بنام میرے لکھا مضمون اوسکا یہہ کہ اے برادر مجھے تعجب آتا ہے

اوس سے کہ تو مسلمان نہین ہوتا ہے جان کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے استفسار فرمایا کہ خالد کہان ہے مین نے جواب دیا یا رسول اللہ خدا اوسکو لاوے پیغمبر نے فرمایا خالد اوس قبیلہ سے نہین کہ حقیقت اسلام کی اوس پر مخفی رہی ہو اگر مسلمان ہوئے شجاعت اپنی باتفاق مسلمانان کفار پر ظاہر کرے تحقیق اوسکو بہتر ہوگا ہم اوسکو غیرون پر اوسکی تقدیم کرینگے ہم اسے برادر [illegible] کرا در اس دولت کو لے کہ خیر بسیار تجھسے فوت ہوئی و السلام جون مکتوب ولید میرے پاس پہونچا مضمون پر اوسکے دانائی مین رغبت میری اسلام کیطرف زیادہ ہوئی اور مقالہ نے رسول [illegible] مجھے شادمان کیا دوست میرے عثمان بن طلحہ [illegible] ساتھ میرے موافقت کری جو مین بموضع ہدہ پہونچا مجھسے عمرو عاص ملاقی ہوا اوہ بہی بداعیہ اسلام مدینہ مین تھا ہم دونو باتفاق مدینہ مین آئے اور حضرت نے ہمارے آنے سے خبر پائی حضرت نے آپنے اصحاب سے فرمایا بدرستی کہ مکہ جگر گوشہائے اپنے کا طرف ہمارے ڈالا خالد کہتا ہے کہ مین نے جامہاے سفر کے اپنے دور کیے اور سرو پائی پاک مین نے پہنا اور قصد خدمت و ملازمت آن سرور مین نے کیا راہ مین برادرم ولید میرے پاس پہونچا اور کہا بشتاب کہ خبر قدوم کی تیری بحضرت پہونچی اس سبب سے خوش مین اور انتظار تیرا کھینچتے ہین پس تیزروی مین نے کری اور پاس آن سرور کے پہونچا مین اور جو مجکو حضرت نے دیکھا تبسم ہو کر فرمایا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی ہداک علی الاسلام اے خالد جانتا تھا مین کہ عقل کہنا تھا اور امید وار تھا مین کہ تجکو بیشتر سب سے براہ خیر ہدایت کرون مین مین نے کہا یا رسول اللہ دیکھا تھے کہ مواطنہ کفر کی کسقدر معاندت ساتھ حق تعالی کے کری مین دعا کرو تو مجھسے عفو کرے اور گناہان گذشتہ میرے کو عفو کرے فرمایا اے خالد اسلام محو کنندہ گناہان اگلے کا ہے مین نے کہا باوجود اسکے آپ بہی دعا کیجیے کہا یا خدا بخش گناہان گذشتہ خالد کے خالد کہتا ہے تجدا اوس روز سے کہ مسلمان ہوا ہون ہر مہم مین کہ اوس سرور کو پیش آتی کسیکو یاران خود سے برابر میرے نہ کیا اور مجکو اکثر اور اصحاب کے ترجیح کرتے تھے پس خالد نے صحبت اور ملازمت آن سرور کی اختیار کری اوسی سال اول کہ اسلام لایا آن حضرت نے اوسکو ہمراہ جعفر بن ابی طالب کر کے بغزوہ موتہ بہیجا جعفر نے روز اول شربت شہادت نوش کیا روز دیگر خالد نے علم اسلام اوٹھایا اور تغیر صف اپنی کر کے مقدمہ کو بساقہ اور ساقہ کو بامقدمہ لایا اور میمنہ کو بامیسرہ اور میسرہ کو بامیمنہ بار اشتر کان اس صف سے بہ غلط پڑے اور گمان لے گئے مسلمانان کو مدد دیگر عقب سے پہونچی ایک رعب و ترس دل مین اونکے پڑا یکبار سب نے قرار فرار پر رکھا اور ہزیمت اختیار کری خالد مع اپنے لشکر کے عقب سے کفارون کے روان ہوا جس جگہہ جاتے تھے تیر اور شمشیر پہونچاتے تھے آن حضرت نے کہا کہ اندر اوسکے ایک شمشیر شمشیرون سے ہے بار خدایا اوسکو نصرت دے اوس روز سے خالد کو اصحاب سیف اللہ کہتے تھے یہی لقب ہو گیا اور زمان وفات آنحضرت تک معزز و مکرم رہا جو آن سرور کو سفر آخرت درپیش آیا اور بجنت الماوا خرامان ہوئے امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اوپر سریر خلافت کے متمکن ہوئے اور منابر اسلام بنام نامی و اسم سامی اونکے خطبہ مین زیب و زینت یاب ہوئے اور ابتداے سال خلافت خود خالد بن ولید کو ساتھ ایک جماعت کے بنی اسرائیل سے اوپر سر طلیحہ کہ وہ دعوی نبوت کا کرتا تھا تعین کیا خالد نے بعد از جنگ اوپر اوسکے فتح پائی اور طلیحہ ساتھ قتل کے پہونچا خالد نے حقیقت مع حسب غنایم بدرگاہ خلافت پناہ عرض کیا امیر المومنین نے فرمان ہمام اوسکے لکھا کہ اوسی جگہہ جنگ مالک ابن نویرہ کے متوجہ ہو خالد نے اوس جگہہ سے طرف موضع بطحا کے نہضت کری مالک ابن نویرہ کو کہ قبل پیغمبر سے منصب امارت اون ناحیہ و اخذ صدقات بنی یربوع اوسکے متعلق تھا اور بیچ حیات پیغمبر ہمراہ مردم عرب کے مرتد ہوئے تھے اوسنے بہی شیوہ ارتداد کا پیش لیا تھا باسلام [illegible] عورت کر [illegible] بد [illegible] جو نواحی بطحا نزول کیا لشکر اپنے کو متفرق کیا تا معلوم کرے کہ شعار اسلام کا درمیان اوس قوم کے ہے یا نہین لشکر یان خالد کے

و فرقہ ہوئے ہر دو … باب او نکے برخلاف گواہی دی ایک گروہ نے اوپر کفر کے اور فرقہ نے اسلام پر اور مالک بن نویرہ بموجب سہو و اختلاف بیان گشتہ ہوا ابو قتادہ انصاری کہ ایک اصحاب آنسرور کا تھا اور ہمراہ خالد کے جہاں مردم تعینات سپاہ سے تھا سو گئے یاد کری … ساتھہ لشکر کے … تحت لوائے خالد کے ہوتے در نہ آوے اور از روئے شکایت … مدینہ میں گیا اور مجلس خلیفہ میں صورت واقعہ … عرض کی پہونچائی اور خالد کی شکایت کری کہ بات میری نہ سنی عمر خطاب نے کہا کہ شمشیر خالد کی اہل اسلام پر کشیدہ ہوئی اگر یہ بات مطابق واقعہ کے نہ ہو خالد کو بقصاص پہونچاوے امیر المومنین ابی بکر صدیق نے کہا شاید کہ خالد کو اس قضیہ میں کوئی تاویل رونما ہوئی ہو اوسنے اسمین خطا کری اے عمر زبان اپنی بیچ شان اوسکے نگاہ رکھہ کہ رسول اللہ نے اوسکو سیف اللہ کہا ہے اور شمشیر ایک کہ حق تعالی نے اوپر کافرون کے کھینچی ہو میں غلاف میں نکرون اور اوسی وقت نامہ خالد کو لکھا کہ لشکر کو اوسی جگہہ چھوڑ کر تنہا بمدینہ آوے جو فرمان خلیفہ کا خالد کو گیا فی الحال امتثال امر کی کرکے مجازہ سوار تنہا مدینہ میں آیا اور اثنائے راہ سے مسجد نبوی میں گیا اور باامانت و ہمراہی بلال حبشی … بیچ خلوت مجلس خاص صدیق اکبر کے آیا اور صورت واقعہ غدر اپنے کی قضیہ میں صدیق سے عرض کری خلافت پناہی نے اوسکے عذر کو مسلم رکھا اور اوس جگہہ سے اوسی ساعت رخصت مراجعت کی دی اور حکم فرمایا کہ جو لشکر میں پہونچے ساختگی لشکر کی کرکے متوجہ یمامہ ہو اور ساتھہ عکرمہ بن ابی جہل کے کہ سردار اوس لشکر کا ہے اور بحرب مسیلمہ کذاب کہ تعین ہوا ملحق ہو اور باتفاق اوسکے فتنہ مسیلمہ کو کہ دعوی نبوت کا کرتا ہے دفع کرے اور صدیق نے دیت مالک کو بیت المال سے دیا اور سپاہ و قوم مالک کو ساتھہ برادر اوسکے حوالہ کیا پس خالد نے خود کو لشکر میں پہونچایا اور اوس جگہہ سے بہ سپاہ عکرمہ ملحق ہوا اور باتفاق اوسکے ایک سپاہ آراستہ کرکے طرف یمامہ کے عزیمت کری بعد از محاربہ مسیلمہ بدست غلام ابو سفیان کہ قاتل امیر المومنین حمزہ کا تھا وحشی نام کشتہ ہوا کہتے ہیں کہ وحشی کہتا تھا کہ در ایام کفر کے میں نے بہترین اہل عرب سے حمزہ کو قتل کیا اور ایام اسلام میں بدترین خلائق یعنے مسیلمہ کو مقتول کیا القصہ عکرمہ و خالد مظفر و منصور اوس نواحی کو بیچ قید کے لائے اور عکرمہ نے طرف مدینہ کے مراجعت کری اور شہر و نواحی و امصار و نان کے اپنے تصرف میں لائے اور یہ خبر جو بادشاہ عجم کو پہونچی ہرمز کو کہ ایک سرداران سپاہ عجم کا تھا ساتھہ تیس ہزار سوار و چند زنجیر فیل اوپر سر خالد کے بھیجا اور وہ بھی باستماع اس ماجرا کے سپاہ اسلام بمحاربہ و مقابلہ ہرمز مونہہ لایا جو ایک طاق طرفین میں واقع ہوئی جوانان مردانہ ہر دو لشکر سے مونہہ بہ محاربہ اور مجادلہ لائی اور خالد مانند شیر غران و اژدہائے دمان بہ نفس نفیس بیچ میدان کے آیا اور مبارز طلب کیا ایک نے پہلوانان عجم سے بادپائے اپنے کو دوڑایا اور بمقابلہ خالد مسابقت کری بیک ضرب ہاتھہ خالد سے جہنم میں دوڑا چنانچہ اوسی روز تیس آدمی مبارزان عجم سے بدست خالد دوزخ میں پہونچے اور وقت غروب آفتاب ہر دو لشکر بیچ لشکرگاہ کے پھرے روز دیگر ہر دو سپاہ روبروے میدان کارزار لائے خالد خود لشکر میں آیا مبارز طلب کیا کسیکو طاقت یہ نہ ہوئی کہ بمقابلہ خالد جرات کر سکے ناچار خالد نے حکم فرمایا سپاہ اسلام کو سب یکبارگی حملہ کفار پر لے گئے اور جانبین سے آتش کارزار شعلہ زن ہوئی نظم

سپہ سوی خالد شدے رزمخواہ ۔ فرو ریختے خون از آن رزمگاہ ۔ در آمد بسان نہنگ دژم ۔ کہ گفتی زمین را بسوزد بدم ۔ ہمہ تاختے بر فراز و نشیب ۔ ہمیز و دگر زہ و تیغ و رکیب ۔ دل ہرمز از غم پر آزردہ شد ۔ کہ تاجش ز اختر برازندہ شد ۔

ناگاہ بیچ اس زد و خورد کے خالد ہرمز کے قریب پہونچا وہ بھی ایک دلاور نامور اور ایک پہلوان ساتھہ کر و فر کے تہا مقابلہ میں خالد کے آیا اور چند ضرب متواتر درمیان یکدیگر کے رد و بدل کری آخر الامر بعنایت الہی خالد ہرمز پر غالب آیا اور اوسکو بزخم شمشیر نہنگ کے مانند قتل کیا اور سلیب اوسکے کا متصرف ہوا اور … قیمت تاج ہرمز کی صد ہزار درم زر سرخ تھے کہ تین لاکھہ روپے ہوتے ہیں جو ہرمز کشتہ ہوا سپاہ رو بفرار لائی اور غنیمت … ہاتھہ اہل اسلام کے آئی خالد نے فرمایا کہ تمام غنائم جمع کرکے خمس جدا کریں اور مع خبر قتل ہرمز کے مدینہ کو بھیجی اور … قسمت کیا جو خبر قتل ہرمز کی باہالی عجم پہونچی قارن کہ ایک رؤسائے عجم سے تہا اور سپہ سالار

بزرگ تھا ساتھہ سپاہ کے آراستہ کرکے واسطے انتقام ہرمز اوپر خالد کے تعین کیا جب کہ خالد نے توجہ سے قارن کے خبر پائی اس حال کو بیچ درگاہ خلافت پناہ کے عرض رکھا اور خود واسطے مقابلہ کے مونہہ لایا اور موضع مذار میں فریقین بایکدیگر پہونچے اور بہ محاربہ مسارعت کری نظم

ہماندم ہمی لشکر آراستند ۔ ہمہ تیغ و روئین بپیراستند ۔ سبک خالد رزم جو چون بدید ۔ چو رعد دمان نعرہ بر کشید ۔ گہے سوی چپ راند گہہ سوئے راست ۔ بگردید از ہر کسے کینہ خواست ۔ بگرز و بہ تیغ و سنان دراز ۔ ہمی گشت از ایشان پے سرفراز ۔ ز گرد سواران جہان تار شد ۔ سرانجام قارن گرفتار شد ۔

خالد نے بعد از فتح خمس غنائم مع خبر فتح مدینہ میں بھیجی جو سن ثلث عشر ہجری میں امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جیوش اسلامیہ واسطے تسخیر روم بھیجا اور چہار امیر تعین کیے ہر ایک کو بقطرے از اقطار آن مملکت نامزد کیا اور امارت و حکومت اوس نواح کی ساتھہ اوسکے متعلق کری اول عمرو عاص کو راہ ایلہ کیسے بفلسطین بھیجا اور ابو عبیدہ کو بحمص اور یزید بن ابو سفیان کو دمشق میں اور شرحبیل بن حسنہ کو باردن تعین کیا اور کہا کہ جو لشکر سب یک جا ہووے امارت و سپہ سالاری تمام سپاہ کی ابو عبیدہ کو متعلق رہے اور جو متفرق ہوئیں ہر کدام بحال سابق اوپر قوم اپنی کے امیر رہے عمرو عاص جب کہ فلسطین میں پہونچے ہرقل بادشاہ روم نے توجہ اہل اسلام سے خبر پائی تمارق نام برادر اپنا ساتھہ نوے ہزار مرد سوار خنجر گزار بداعیہ تدارک مہم سپاہ اہل اسلام کے بھیجا اور خود بانطاکیہ جا کر بجمع امداد و آلات حرب کے مشغول ہوا عمرو عاص نے مکتوب لکھہ کر اوس حال سے بحضرت خلافت پناہ عرض رکھا اور مدد طلب کری صدیق نے منشور بنام خالد لکھا کہ لشکر عراق کو اوس جگہہ چھوڑ کر خود مع لشکر کو بیچ تحت لوائے اپنے رکھنے اور عمایہ سے شام میں لیگیا تھا ساتھہ ابو عبیدہ کے ملحق ہو خالد بموجب امر خلافت پناہ مثنی بن حارث شیبانی کو ساتھہ سرداری اہل عراق چھوڑ کر با لشکر جانانہ متوجہ طرف روم کے ہوا اور اثنائے راہ میں بعضے قلاع اور بلاد غارت کیے اور مال و اسباب بہت دستیاب اوسکے ہوا اور موضع فقاہ بصرے میں پاس ابو عبیدہ کے پہونچا اہل بصرے نے بنا بر کثرت و تزاید و شوکت قوم اسلام جزیہ پر صلح کری اول جو شہر کہ دیار شام سے فتح ہوا وہ تھا اوس وقت خالد مع عمرو عاص کے گیا اور جو خبر ہم پہنچی اہل اسلام بہ جمع تمام رومیوں کے پہونچی خود کو موضع جلق سے اجنادین میں کہ ایک موضع ہے رملہ اور بیت جبرین کی عزیمت کری اور اون زمین میں درمیان فریقین کے مقابلہ عظیم رونما ہوا شمار لشکر کفار کا اوس جنگ میں سی صد ہزار و بست ہزار کہ شمار میں تین لک و بیس ہزار ہوئے اور تعداد سپاہ اسلام چھتیس ہزار ابو عبیدہ اور خالد نے فرمایا کہ مسلمانان یکبارگی حملہ آور ہوے اور اسباب حرب و ایراد و شعلات مضرب کے نائر ہوے ناگاہ بعون اللہ تعالی نسیم فتح و ظفر اوپر پرچم لوائے اہل اسلام کے چلی اور شکست سپاہ کفار پر پڑی بہت اونمیں سے میں علف تیغ مجاہدان کرار کی ہوئی اور پچاس ہزار آدمی اہل بغی و فساد سے ساتھہ قتل کے پہونچے اور تین ہزار آدمی اہل اسلام سے شربت نوش شہادت کے ہوئے اور غنیمت بہت اور متاع بے پایان جواہر نفیسہ اور اقمشہ گران بہا سے اور اسپان تازی نژاد بیچ ہاتھہ کے آئی ابو عبیدہ اور خالد نے فرمایا کہ اوس غنایم کو بیچ ایک جگہہ مناسب کے جمع کریں اور شہیدان کو مقابر میں دفن کیا مجروحونکو بمداوا مشغول ہوئے اور پس از سہ روز کے فرمایا کہ خمس اوس غنیمت سے جدا کرکے باقی کو اوپر ہر ایک کے لشکر سے علی السویہ قسمت کیا ہر ایک آدمی کو سیزدہ اسپ و اشتر و غیرہ الک اور بیس ہزار دینار نقد کہ اوسکے … ہزار روپیہ ہوتے ہیں قسمت میں پہونچے سوائے متاع خمس کے اور وہ بساط کہ نوشیروان کا جواہر بافتہ تھا اور طول اوسکا ایک صد گز اور عرض اسی ذرعہ کا اور وہ ایک نوع نفیسہ جواہر تھا چنانچہ دہ گز الماس اور دہ گز لعل اور دہ گز یاقوت سرخ اور دہ گز زمرد سبز اور دہ گز مروارید اور دہ گز زبرجد کا اور بقیہ ایسی اصناف صور اور تمثال کا بنایا تھا اور اوسکو اہل عجم بہارستان اور مردم عرب عطف کہتے تھے نوشیروان روز جشن کے اوسپر بیٹہتا تھا اور شرب مدام اشتغال کرتا ہر چند چاہا کہ اوسکو سوداگران اور مقیمان قیمت کریں میسر نہ ہوا پس ہر دو امیرون نے بساط ہمراہ خمس مع عرائض مشتمل بر فتح مصحوب عبد الرحمن جمحی کے مدینہ میں بملازمت صدیق بھیجا اور وہ اوس فتح سے نہایت شادمان ہوے فرمایا کہ غنایم کو با اصحاب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قسمت کیا اور اہل مدینہ کو بھی اوس شے حصہ پہونچا اور اوس بساط کو فرمایا تو پارچہ پارچہ کیا اور خاصہ بہ اہل بیت مثل امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وحضرت عباس و حسن حسین کو قسمت کیا چہار گز اوس بساط سے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو پہونچا اور اوسکو معرض بیع لائے ستر ہزار دینار سرخ قیمت کری سب کو بفقرا و غربا اور مسافران کو تقسیم کیا ایک دینار اوس مین سے بیوم الخرج اور بمایحتاج اپنے کے صرف کیا جمیع مہاجر اور انصار کو اوس فتح سے مسرت حاصل ہوئی اور احتیاج دنیوی اونکی مفقود ہوئی پس خالد بعد اسکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور پہونچا قریب ایک دیر کے کہ اوسکو دیر خالد کہتے ہین اور اوس جگہہ سے تا دروازہ شرقی دمشق کے ایک میل راہ ہے اوس جگہہ نزول کری اور ابو عبیدہ اوپر دروازہ جابیہ اور یزید بن ابوسفیان اوپر دروازہ دیگر کے فرود آیا اور دمشق کو درمیان مین لیا خبر پہونچی کہ بیس ہزار مرد جنگی طرف روم سے بمدد دمشق پہونچے ہین اور موضع مرج الصفر مین فرود آئے ہین خالد نے رایت مقاتلہ کا بمقابلہ اونکے کھینچا اور ساتھ اوس گروہ کے محاربہ کیا اور اوس جماعت کو ہزیمت دی اور یہہ واقعہ قبل وفات امیر المومنین ابی بکر بہ چہار روز وقوع ہوا تھا خالد پھر کے بظاہر دمشق کے آیا اور بمحاصرہ مشغول ہوا جو خبر واقعہ اجنادین کی ساتھ ہرقل عظیم روم کے پہونچی ایک لشکر کثیر جمع کرکے واسطے حرب کے روانہ ہوا جب کہ خالد نے امارات سے وقوف پایا دمشق سے برخاست ہوکر ساتھ لشکر اسلام کے مستقبل کفار رہا اور موضع یرموک مین التقاے فریقین ہوا لشکر روم زیادہ سہ صد ہزار سے تھا اور لشکر اہل اسلام مین چالیس ہزار مرد تھا جو طرفین سے صف آراستہ کرین ایک قایل نے کہا کیا بہت ہے لشکر روم اور کتنا کم ہے لشکر اسلام خالد نے کہا تو جو کہتا ہے بلکہ برخلاف اوسکے ہے کسواسطے کہ کثرت جیوش کی بہ کثرت اشخاص نہین بلکہ بہ نصرت و توجہ الہی کی ہے اور قلت اوسکی بخذلان بادشاہ ہے پس خالد نے قرار دیا تو قراء و حفاظ لشکر سورہ انفال پڑھین اور منادی کو فرمایا کہ ندا کرے کہ جس کسی نے کہ شرف صحبت پیغمبر خدا کا پایا ہوا اپکو لشکر سے جدا کرے بموجب فرمودہ خالد کے ہزار مرد سپاہ سے برآمد ہوئے خالد اونکو پیش صف لایا اور بوجود متبرک اونکی حضرت عزت سے استفتاح و استنصار طلب کیا اور درمیان اون ہزار مرد سے یک صد مرد کہ فقرا و مہاجر و انصار سے کہ شرف شہود و حضور انسرور کہ بیچ معرکہ بدر نام محل کہ حضرت نے اوپر قریش کے جنگ کیا تھا اور فتح یاب ہوئے تھے اور ابو جہل اور کلان تران قریش کشتہ ہوئے اور اوس جنگ مین پانچ ہزار فرشتہ نازل ہوئے اور ہمراہ حضرت کے تین سو تیرہ آدمی تھے وہ لوگ جدا کیے اور کہا کہ مطلوب میرا تم سے یہہ ہے بلکہ محاربہ و مقاتلہ کا نہین بلکہ توجہ کاتبے بدرگاہ حق کے اسلیے کہ دعا و زاری کرو تا کہ وہ تفرباد ہماری پہونچے اور مقصود خالد کا ان امور سے اظہار اس بات کا تھا کہ التجا اوسکی ساتھ الطاف خداوندی ہے نہ اوپر شجاعت اور دلاوری اور کثرت سپاہ کی درین اثنا قاصدان مدینہ سے پہونچے مسلمانان نے اخبار مدینہ اون سے استفسار کیا کہا احوال بخیر ہے اور نزدیک خالد کے آئے سر بر گوش اوسکے رکھکر کہا کہ ابوبکر نے وفات پائی خالد نے با خود اندیشہ کیا کہ اگر یہہ خبر فاش ہوئی ہزیمت مسلمانون پر پڑی اور رنج بیسر تمام ضائع ہووے پس قاصد کو بر سر عام ہمارے ابوبکر سے پہونچا وہ مرد زیرک تھا مقصود پر خالد کے واقف ہوا کہا بہتر ہے دوازدہ ہزار مرد مدد تمہارے بھیجے ہین عنقریب پہونچتے ہین تمام مسلمانان کو ایک قوت اور ایک منزلت حاصل ہوئی پس خالد نے قاصد کو بہ پہلوے اپنے رکھا اور آہستہ اوس سے پوچھا کہ خلافت کس پر مقرر ہوئی کہا عمر خطاب پر خالد نے کہا پس مین امارت سے اس لشکر کے معزول رہونگا کہا بلے پوچھا کہ سرداری اس سپاہ کی کس پر مقرر ہوئی قاصد نے کہا ابو عبیدہ پر خالد مناجات کرنے لگا کہ الہی تو واقف ہے کہ مین یہہ حرب نہ واسطے خلق و طلب مال و عزت دنیاوی کے جیسا ابوبکر کی کرتا تھا بلکہ خاص واسطے رضاے تیری سے تھی اوس ساتھ ایک جماعت کے دلاوران سے قلب پر دشمن کے حملہ لایا اور عمر عاص میمنہ سے اور یزید بن ابوسفیان نے میسرہ سے مدد کری دو لشکر نے رو بروے صف کھینچی جناح اور قلب کو از ہم دریدہ کیا زمین در زیر

دست و پاے جنبیدہ ہوئی کہتا تو کہ کوہ قاف جگہہ سے ہلا جوانان مردانہ اور شجاع طرفین سے بکار زار در آئے اور داد مردی و مردانگی کی دی چنانچہ اوس دن چند نوبت ہزیمت اوپر ایک ایک کے فریقین سے پڑتی تھی اور پھر کے بجگاہ آتی تھی آخر الامر لشکر اسلام مقارن فتح وظفر بیکدل و یک سمت ہوکر یک مرتبہ حملہ سپاہ صف کفار پر لے گئے اور ہنگامہ گرم اون مخاذیل کا بہ آب سر تیغ فرو بٹھایا اور عقد جمعیت کفار کا چون بنات النعش پراگندہ کیا اور صف اونکی برہم ماری درمیان طاقت مقاومت نہ لاکر فرار ہوئے اور تفرقہ عظیم اوس سپاہ مین پڑا اسلمانان عقب سے روانہ ہوئے اور اوس کفار کو ساتھ تیغ بیدریغ کے مارتے تھے اور بخاک برابر کرتے تھے اور یہ تحقیق ہوا کہ پنج ضرب ہوک کے صد و بست ہزار مرد کفار ون سے مقتول ہوئے اور اہل اسلام سے ہزار مرد نے شربت شہادت کا نوش کیا اور بسیارے مجروح ہوئے اور تیس ہزار سراپردہ مخمل اور زربفت و کمخواب اور اطلس بکثرت و نقود و جواہر و آذوقہ و اقمشہ و اسلحہ متکاثرہ اوس لشکر سے غنیمت مسلمانان کی ہوئی خالد نے کہا تا غنایم کو جمع کیا جو وقت قسمت کا ہوا ابو عبیدہ کو بلوایا اور اوسکو فوت ہونے ابوبکر اور خلافت عمر اور عزل سے اپنے سے اور نصب ہونے اوسکے سے ساتھ سرداری لشکر کے اعلام کیا اور عامہ کو اوس سے خبردار کیا اور کہا تم اب اطاعت ابو عبیدہ کی مین تقصیر نہ کرو کہ مین اطاعت مین اوسکی ہون آدمیون نے خالد کو دعاے خیر بہت کری اور کہا ایہا الامیر اسلام کو گرامی کیا تو نے اگر یہ خبر فوت صدیق کی بجز تیرے کوئی دوسرا سنتا اس حرب کو تمام نکرتا اور دشمن اوپر ہمارے ظفر پاتا پس نامہ خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر کا مطالعہ کیا لکھا تھا کہ خدا تعالی ابوبکر کو جہان سے لیلیا اور امر مسلمانان و خلافت میری پر تفویض کیا اور مجکو بھی غم مسلمانون کا ہے اور خالد مرد ایک ہے کہ مالک بن نویرہ کو مارا اور دروغ بھی بولا امارت مسلمانان ایسے آدمی پر مسلم نہ رکھ سکے مگر اوسوقت کہ بہ حضور مردم دروغ گوئی پر اپنے اعتراف و اقرار کرے کہ مالک مذکور کو مین نے قتل کیا ہے اور وہ مسلمان تھا اگر ایسا کرے بحال خود امیر ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اوسکو معزول کیا مین نے اور مین نے ابو عبیدہ کو بجاے اوسکے نصب کیا چاہیے کہ حساب بیت المال کا اوس سے طلب کرے اور خمس غنایم وغیرہ اوپر اوسکے جو کہ برآمد ہو واپس لیوے بعد اوسکے تمام مال و املاک اوسکی دو نیمہ کرین یک نیمہ اوسکو واگذاشت کرین اور یک نیمہ واسطے بیت المال کے ضبط کرین پس ابو عبیدہ نے مونہہ طرف خالد کے کرکے کہا کہ تو مصلحت کیا دیکھتا ہے اور ان دو نو امر سے کونسا اختیار کرتا ہے خالد نے کہا کہ مجکو آجکی رات مہلت دے ابو عبیدہ نے کہا نیک ہے خالد ایک خواہر رکھتا تھا عاقلہ فاطمہ نام صاحب راے تھی ساتھ اوسکے مشاورت کی اوس نے خالد کو اوپر اسکے دلالت کری کہ امارت کو ابو عبیدہ کی تسلیم کرے اور نیمہ مال کو اپنے دیوے کسواسطے کہ آیندہ آپکو اختیار مگر دیگر شک کے مخاطرہ جان کا ہے پس خالد نے روز دیگر حساب مال اپنے کا کیا اور نصف اوسکا ابو عبیدہ کو تسلیم کیا اور وہ جملہ ایک ہزار درم تھا پس ابو عبیدہ نے صورتحال خالد کی مع خمس غنایم معروض ماکفان پایہ خلافت کری حکم ہوا کہ خالد کو مدینہ مین بھیجے خالد بموجب امر متوجہ مدینہ ہوا اور ہر روز ملازمت مین فاروق کے حاضر ہوتا تھا تا آنکہ بعد از چند گاہ حضرت خلافت پناہ نے ضمیر اپنا مصفا کیا اور انواع لطف و احسان بجالایا دس ہزار دینار زر سرخ ہر سال واسطے اخراجات خالد کے بیت المال سے مقرر فرمائے اور جو سال پانزدہم مین ہجرت حضرت خیر البشر سے ابو عبیدہ بموجب امر فاروق بہ محاصرہ دمشق مشغول ہوا درگاہ خلافت پناہ سے استمداد سپاہ کی کری فاروق نے خالد کو مع بارہ ہزار آدمیونکی بمدد ابو عبیدہ روانہ کیے اور حرف گوش اوسکی بذریعہ نصایح کے پر کیے اور بجانب دمشق رخصت کیا خالد نے بعد از قطع منازل ابو عبیدہ کے ساتھ ملنا کیا اور باتفاق یکدیگر محاصرہ مین مشغول ہوئے اور چھ ماہ تک متواتر محاصرہ رکھا ابو عبیدہ دروازہ جابیہ پر اور خالد نے باب شرقی پر نزول کیا ہر روز بمقابلہ و محاربہ اقدام کرتے تھے ایک شب اہل شہر بہ تہنیت و نشاط فرزندی کہ گھر ایک اہالی شہر کے ہوا تھا اشتغال رکھتے تھے خالد نے فرصت پاکر نردبانہا قلعہ پر رکھکر ہر چہار طرف سے اوپر آئے اور آواز تکبیر کی بگوش فلک السموات

پہونچی اور غوغاء عظیم شہر دمشق مین پڑا بعنایت الٰہی حصار شہر مفتوح ہوا اہالی شہر ساتھ ابو عبیدہ کے ملتجی ہوئے اور کہا کہ ہم نے ساتھ تیرے صلح کری تھی خالد اور سپاہ سے اوسکے ہمکو خلاص کر ابو عبیدہ نے خالد کو تسکین دی اہل دمشق نے یک لک دینار زر سرخ نقد بیچ بدل صلح لسلیم خالد کے کری اور لازم کیا کہ ہر سال اوپر ہر ایک آدمی کے چہار دینار اور ہر زن پر دو دینار زر سرخ جزیہ باہل اسلام دیوین اور صلح نامہ اوس باب مین لکھ کر بخطوط معارف و شہود مسجل ہوا ابو عبیدہ نے خمس اوس اموال کا جدا کرکے بانعیر فتح دمشق پاس فاروق کی بھیجی اور باقی غنایم تمام لشکر پر قسمت کیا یزید ابن ابو سفیان کو ساتھ سرداری دمشق کے تعین کیا اور خود باخالد جانب فحل روانہ ہوا اور بہ فیض فضل ربانی دعون نصرت یزدانی فتح اوس دیار کی کری اور آسی سال مین فتح حصار بعلبک یکبار گی بدست خالد بن ولید واقع ہوئی اور کفار اوس دیار کے ایک گروہ کثیر مقتول ہوئے اور مال وافر بیچ ہاتھ اہل اسلام کی موصول ہوا اور واقعہ شرح الروم اور فتح اوس بلاد کی بدست اون دو بندہ سعادت یار نیک کردار کے بانصرام پہونچی اور بیان اوسکا بوجہ اختصار کے اوپر اسو جہ کے ہے کہ جو ابو عبیدہ اور خالد فتح فحل سے جمعیت خاطر حاصل کر چکے بقصد کشایش قلعہ حمص متوجہ ہوئے ہرقل اعظم روم نے جو توجہ انکی سے خبر پائی تو درکو کہ سپہ سالار اوسکا تھا باصد و بست ہزار سوار بکمل سلاح مقابل خالد کے تعین کیے اور شنس کو کہ جملہ اقربا سے اوسکے تھا باصد و ہشت ہزار آدمی مستعد بجانب ابو عبیدہ روانہ کیے جو خالد اور ابو عبیدہ آمد فوج شنس کے خبر یاب ہوئے باچہل ہزار سوار مقابل اون دونو کا فر غدار کے متوجہ ہوا اور حقیقت حال امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی معروض رکھی اور استمداد لشکر کی کری جو حضرت خلافت پناہ نے اوپر اس ماجرا کے وقوف پایا بارہ ہزار کس بسرداری عکرمہ بن ابی جہل مدد کو اونکی بھیجے پہلے پہونچنے مدد سے ابو عبیدہ اور خالد یکجا ہو کر متوجہ حرب کفار ہوئے جو تودر و شنس یک جا ہو نے ابو عبیدہ و خالد سے آگاہ ہوئے وہ باہم جمع ہو کر بہ جنگ اہل اسلام مبادرت کرنے لگے بعد از التقاء فریقین مدت اکیس روز تک درمیان اونکے محاربہ عظیم رہا ہر روز طرفین سے مبارزان خون آشام میدان قتل مین داد مردی و مردانگی کی دیتے تھے جو ابو عبیدہ اور خالد نے خبر پائی کہ امداد سپاہ عرب امروز داخل ہوگی خالد تعبیہ اوٹھا نا کیا اور فرمایا کہ تا دہ دوازدہ ہزار دوازدہ فوج ہووین اور ہر فوج کے بارہ گروہ بعد از پہونچنے فوج دیگر کے عقب سے فوج کے ملحق ہو عکرمہ نے فرمایا ہوا خالد کا منظور کر تعبیہ صفوف کرکے داخل وہ اصل صفوف لشکر ہوا سپاہ اسلام کو تقویت عظیم نے مونہہ دکھلایا کفار آونے سے سپاہ کے محزون اور تنگدل اور غمناک ہوئے اور جانا کہ ہر فوج دوازدہ ہزار سوار کی رکھی کہ بمدد اہل اسلام پہونچی پس طرفین سے بعزم محاربہ عزیمت کری اور سہ شبانہ روز معرکہ قتل مین داد مردی و مردانگی کی دی وہ سہ روز ہر روز بنام مخصوص ہوئے اور ان تین دن مین سپاہ اسلام اسپ سے فرود نہ آئے مگر بوقت نماز اور اسپان دریں مدت ایک ساعت آسودہ نہ ہوئے روز قیامت کا نمونہ تھا پس شب سوم کہ صبح اوسکی فتح ہوگی اور اوسکو یوم الاعماس کہتے ہین ابو عبیدہ و خالد تمام شب بدعا و زاری و نیاز تمام و الحاح مالا کلام بدرگاہ قاضی الحاجات استدعاء فتح کرتے تھے اور آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ فتح و فیروزی کا کیا جب کہ صبح دمیدہ ہوئی طرفین سے کوس حرب کا بجایا گیا اور آتش پیکار شعلہ مارنے لگی اور جوانمردان طرفین سے بکار وزار در آئے نظم چنان گرم شد آتش کارزار کہ از نعل اسپان برآمد شرار ٭ بابر اندر آمد غروش سران ٭ گرائیدہ گرز ہائے گران ٭ سراسر سپہ نعرہ برداشتند ٭ سنانہا بابر اندر افراشتند ٭ زمین سر بسر کشتہ و خستہ شدہ ٭ و بالا لہ بر زعفران رستہ شد ٭ لبسو ندا سپان ہمی خون نعل ٭ شدہ پائے پیلان بکردار لعل ٭ برآمد چپ و راست گرد سپاہ ٭ نہ روئے ہوا ماند روشن نہ ماہ ٭ بسی یک بدیگر در آویختند ٭ چو رود روان خون فرو ریختند ٭ خالد شیر دل چون فیل مست در محاربہ بکار نامہ عالم الظہور لایا اور خالد نے ایک جماعت کو ابطال عرب سے فرمایا کہ جس طرح جانین اور ہو سکے

اپنے کو تا فیل اسود و ابقیں کہ آگے روسیاہ کفار کے ہین پہونچاوین اور نوارڈ و طناب اور ریسمان فیل کے اوسکے ساتھ بندھی ہے قطع کرین تو ہیبت و صلابت فیلان کم ہو آواز جلاجل کی کہ فیلون پر تعبیہ کری ہے اور اسپان نہین سکتے ہین کہ آون کے روبرو ہووین بر طرف ہو کہ ایک جماعت جوان مردان عرب سے خصوصاً جہجاہ غفاری التجا بذات حضرت بیچون واہب العطیات واستمداد وح سطر حضرت سرور کائنات سے کرکے متوجہ غیول فیل ہوا اور خود کو بقصد محنت واندوہ و تردد و جنگ بہ فیلان پہونچایا و سعی و کوشش تمام وہ طناب بہا قطع کرین اور ایک جماعت دوسری نے اہل عرب سے قصد فیل ابقیں کا کیا اور اوسکو بہ عنایت الٰہی بزخم شمشیر و نیزہ کے پاؤن سے گرا دیا اور فیل اسود کو بھی بضرب حربہ کے زمین پر ڈالا طرفین سے جوانان خنجر گزار داد مردی و مردانگی کی دیتے تھے اور خالد درگاہ مسبب الاسباب سے فتح و فیروزی مسالت کرتا تھا جو وقت نماز پیشین کہ موقع فضل و کرم و ہبوب ریاح کرم الٰہی ہے نسیم فتح و ظفر چلنے لگی خالد بہ نفس نفیس قلب پر تودر کے حملہ لایا مانند باد کے کہ ابر کو پریشان کرے صفوف کفار پریشان کرین اور اوسوقت تودر سر بلندی پر مشرف تھا ہر دو لشکر اوسکے نے سایہ او سپر کھینچا اور جائے مسکن اپنی بنائے نظارہ کرتا تھا ایک جماعت جوانان جرار کارگزار خصوصاً جہجاہ غفاری نے خود کو پاس تودر کے پہونچایا اور اوسنے خود کو دریا مین ڈالا جہجاہ قریب تودر پہونچا اور خنجر اوسکا ساتھ خنجر کے بریدہ کیا اور بیچ قعر جہنم کے بھیجا اور سر ان نامدار عجم کو تاجدار کیا نوید فتح اور فیروزی کی خالد پر پہونچائی جو خبر قتل تودر کی شنس کو پہونچی تاب مقاومت کی نہ لایا اور شکست سپاہ پر اوسکے واقع ہوئی لعمر اہل روم یکبارگی مونہہ ساتھ ہزیمت کے لائے اور ہشتاد ہزار سوار اوس حرب مین کفار سے علف شمشیر مسلمانان ہوئے اور مسلمانون سے چار ہزار و سات سو اتنی آدمی نے شربت شہادت کا نوش کیا اور مسلمانان تا سراج الروم بعقب ہزیمتیان کفار ساعی رہے غنایم فراوان اور متاع بے پایان زر نقد و جنس و جواہر لطیفہ و اقمشہ نفیسہ ہاتھ مسلمانان کے آیا پس ابو عبیدہ و خالد نے فرمایا کہ غنایم ایک جگہہ جمع کرکے تعداد بیچ قلم کے لاوین نو لک دینار زر سرخ و ہفتاد ہزار شتر و نود ہزار اسپ و از جنس و قماش و سلاح و متاع دیگر از ظروف و اوانی طلا و نقرہ و سائبان ہائے زر بفت و کمخواب و اطلس و بارگاہ زر دوزی حد و شمار سے باہر تھے پس اون دو سپہ سالار نامدار کامگار نے فرمایا کہ خمس اوسکا جدا کرکے باقی کو ساتھ سپاہ اسلام کے قرار سویہ سے بخشنا کیا اور متاع خمس کو اوپر ہشتاد شتر کے بار کرکے مدینہ مین ارسال کیا جو خبر فتح اسلام کی امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہونچی سجدات شکر بدرگاہ قاضی الحاجات بجا لائے اور نہایت مسرور و شادمان ہوئے اور متاع خمس بوقت فرصت ساتھ اصحاب و ازواج مطہرات و اہل بیت زاکیات و مہاجر و انصار کے قسمت کیا اور رفاہیت تمام و عیش بالا کلام اہل مدینہ کو عاید ہوا اور حدیث پیغامبر در باب فتح کنوز کسری اور اولاد اوسکی تھی متحقق ہوئی جو ابو عبیدہ و خالد تقسیم غنایم سے خاطر جمع کر چکے متوجہ دیار سبرج الروم کے ہوئے اور اوس قلعہ کا محاصرہ کیا بعد از ہفت شبانہ روز وہ قلعہ مفتوح ہوا اور وہ دیار بحوزہ تصرف اہل اسلام کے آیا بعد فتح و تسخیر اوس ممالک سے ابو عبیدہ نے سبرج الروم مین طرح اقامت کی ڈالی اور خالد قنسرین آیا اور وہ برس بجمعیت خاطر اوس مکان مین گذرا اور چونکہ اسقدر فتح معرفت و جلادت اوسکے ہاتھ آئی تھی مردمان اطراف اور گرد نواح سے واسطے دیکھنے کے قنسرین مین آتے تھے اور اوسکو تہنیت کہتے تھے از انجملہ اشعث بن قیس کندی نے قصیدہ عربی بیچ مدح خالد کے کہا اور یہ چند بیت مضمون قصیدہ مذکورہ کی ہین نظم تہنیت کہ بریزد ز باد حملہ تو ٭ بروز معرکہ دندان پیل و کام نہنگ ٭ قیامتیست زگرز تو در ممالک روم ٭ مصیبتے ست ز تیغ تو در دیار فرنگ ٭ دران زمان کہ اجل دشمنان جاہ ترا ٭ شود مخالف آمان در شتاب و درنگ ٭ چنان موافقت افتد صلاح را کہ کند ٭ زرہ و گوزن زبان در دہان تیر خدنگ ٭ کند سنان تو بازی بجان خصم چنانکہ ٭ بحقل

دلشدگان شاہد ان شوخ و شنگ بہ خالد نے صلہ مین اس قصیدہ کے دس ہزار درم اشعث کو دیے اور دروازہ بخشش اور تعظیم کا اوپر کھولا یہہ خبر امیر المومنین عمر کو پہونچی خالد سے نہایت رنجیدہ ہوئے اور ابو عبیدہ جراح کو لکھا کہ خالد کو اپنے پاس طلب کر لے اور بیچ مجمع اعیان اپنے کے خالد سے پوچھے کہ دس ہزار درم کہ اشعث کو دیے کہان سے تھے اگر کوئی گنج تونے پایا اور اوس گنج سے دل اوسکا بیرنج کیا تونے درین صورت اعتراض بہ خیانت خود کیا تونے اور جو مال سے اپنے عطا کیا ہو تحقیق کہ صرف کیا ہے تونے در حال اوسکو حکومت سے معزول کر کے میرے پاس بھیجے تو ابو عبیدہ نے خالد کو بلوایا اور اوس سے پوچھا خالد ساکت ہوا اور جواب نہ دیا بعد ازان کہا کہ اپنے مال سے مین نے دیا ہے ابو عبیدہ نے خالد کو مدینہ روانہ کیا خلیفہ نے خود یہہ بات خالد سے تحقیق کری اور اوسکو ملازمت مین اپنے رکھا پس خالد اپنے گھر مین متردد تھا اکثر اوقات خلیفہ اوسکو طلب کرتا تھا اور ہر چند سعی کرتا تھا کہ بہ سرداری عراق جاوے خالد قبول نہین کرتا تھا جو حضرت فاروق بعد از دہ سال بزخم ابو لولو غلام مغیرہ ساتھ شہادت کے پہونچے اور امر خلافت کا بمشورت پڑا و بعد از چندگاہ بذی النورین برقرار پایا امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ سریر خلافت پر جالس ہوئے خالد کو بہ تسخیر ولایت عراق نامزد فرمایا سعد وقاص کو طرف دوسری تعین فرمایا اور بہ ہمین ہمت بازوے آن دو بندہ سعادت یار نیک کردار کے یزدجرد کہ آخرین ملوک اکابر اور نسل کسریٰ نوشیروان سے تھا ساتھ قتل کے پہونچا اور سلطنت ملوک عجم کے بعد از چہار ہزار اور سات سو برس کے ساتھ تیغ اسلام و سعی اون دو سپہ سالار نیک فرجام کے بانجام پہونچا اور اہل اسلام مستقل ہوئے و اکثرے از دیار عراق و عجم و شام و گیلان و مازندران و آذربایجان و کردستان و طبرستان و خراسان و ما وراء النہر و سیستان و بعضے از اقصاے ہندوستان مفتوح ہوئے اور اہل اوس مملکت کے اکثر دین مبین اسلام مشرف ہوئے اور یک فرقہ بہ ذلت باج و خراج و جزیہ گرفتار ہوئے خالد رضی اللہ عنہ بیچ اوسط ایام خلافت ذی النورین بجوار رحمت حق واصل ہوئے بعد از وفات اوسکے عبد الرحمن بن خالد و عبد اللہ بن خالد بیچ ولایت خراسان ساتھ سرداری کی منسوب ہوئے اور عبد الرحمن نیشاپور مین اور عبد اللہ ہرات مین

باب دوم ابتداے ظہور اسلام ملک افغانستان مین اور جو جو کہ وہان پر بادشاہ ہوئی ہین اور حال بادشاہان ہندوستان کا دوسرے حصہ مین اس سے بعد درج کیا جاویگا

بدکر تاریخ قدیم ہر چند کہ بہ سبب نایابی صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کے ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتداے مین کون کون لوگ افغانستان مغربی کے باشندہ تھے مگر علامات موجودہ کتب سے غالباً ہندون کی سکونت پائی جاتی ہے اور اسپر تو یقین ہے کہ افغانستان کے مشرقی حصہ مین ابتدا سکونت ہنود چار برن کے لوگون کی تھی اہل ہند کو بعضے مورخ یافث بن نوح اور بعضے حام بن نوح کی اولاد سے گنتے ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کے جو زمانہ حال سے قریب پانچ ہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تھا دریاے فرات اور دجلہ کے دوابہ مین آباد ہوئے تھے جسکو فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ بھی کہتے ہین جب یہہ قوم بیشمار ہوئی اور براہ تکبر و ران شعار مین ایک ایسی عظیم الشان عمارت بنانے کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچے تب خدا تعالیٰ نے اس غرور کے دبانے کو ہیئت انہدام اس عمارت سے انکی زبان مین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سے وہ متفرق ہو کر مختلف ملکون مین جا بسے الغرض اکثر کہنہ درات کہنہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہنہ جس پر ایک طرف بیل کی تصویر کے ساتھ دہوتی اور زنار پہرے ہوئے آدمی کی تصویر ہوتی ہے اوس ملک سے ملتے ہین اون سے سکونت ہندون کی صداقت ہوتی ہے اور اکثر علامات سے پایا جاتا ہے کہ چار برن کا لوگ یعنے برہمن چھتری بیس شودر پہلے اوس ملک مین

جسکا نام ہندو نکی پورانی کتابون مین بالمیک دیس لکھا ہے آباد ہو چکے ہین کتاب رگھو بیس جو زبان شاستری قدیم مین ہے وہ بہی موئد اس قول کی ہے جس مین لکھا ہے کہ راجہ بہرت اور کیکئی اوسکی والدہ نے اپنے نام پر ایک شہر دریاے سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہے بہرت مذکور دوسری والدہ سے رام چندر مشہور کا بھائی راجہ دشرت قوم چھتری کا بیٹا تھا رام چندر اور بہرت کے عہد کو تین ہزار سال سے کچھ اوپر عرصہ گذرا ہے محقق یورپ اس بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسیٰ مسیح یعنے اٹھارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کتاب رامائن ہولفہ بالمیک شاعر جو ہم عصر یا تھوڑے عرصہ بعد رام چندر کے تھا تصنیف ہوئی ایک پورانے قلعہ کے نشان اٹک سے مغربی پہاڑ مین دیکھے گئے ہین جو پانڈون کے عہد کا بتلایا جاتا ہے علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ سیکسر مین ایک پورانی علامات کے موقع کو پانڈون کا بستہ گاس بولتے ہین پانڈو اور کیرون کا مشہور اور معروف قصہ ہے پانڈو اور کیرون کے تخمینا چار سو برس رام چندر کے بعد ہوئے ہین کتاب مہابھارت کی روایت ہے کہ دریودہن کیرونکی والدہ مساۃ گندہاری راجہ گندہار یعنے قندہار کی دختر تھی اس سے غالب یقین ہوتا ہے کہ افغانستان کے مغربی حصہ مین بہی اوس وقت ہندو آباد تھے اور ضمنا قوی اس بات کی یہہ ہے کہ افغانستان مغربی کے حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کے علاقہ مین ہندو کش کی گہاٹی پر دریاے شور سے سات ہے آٹھ ہزار فٹ بلند بہت بہی عمارات قدیم کے نشان موجود ہین اور دو کھڑی مورتین زرد مادہ ایک ایک سو اسی اور دوسری ایک سو ستر فٹ اونچی پہاڑ کے بغل پر تراشی ہین وہان والے اونکو سنگ سال اور شاہ مرید کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان معروف ہین اور نیز علاقہ لمغان موضع نوشی مین ایک چشمہ آب ممان اور زرلال کا ہے جسکو ہندو لوگ متبرک تیرتھ سمجھتے ہین اور سال مین ایک دفعہ افغانستان کے ہنود اسکی زیارت کیلیے جاتے ہین روایت ہے کہ لمغان سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکے اسم پر اب وہ تمام علاقہ لمغان مشہور ہے علاقہ سوات اور بنیر اور تالاش او پنجکورہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین اچھے اچھے خوش وضع مضبوط عمارات و تیرتھ سنگی بنقد و شکل از ہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑون پر اور بت پتھرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی دیگوچین جو کاریگری تمام سے بنائے ہین ابتک ہر ایک درہ مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہے کہ اوس وقت کے باشندے نہایت مستعد اور دولتمند تھے اور باہمی دشمنی کے سبب سے متفرق سکونت رکھتے تھے زمانہ حال کو اوس وقت کے حالات سے مقابلہ کرنیکا یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ دولتمندی اور بعض فنون مین افغانستان قدیمہ حالت کو نہین پہونچا علاوہ ان کے اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین و بھگوپ اور قدیم اسکے جو ملے ہین اون سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شایع ہونے سے پہلے اس ملک والے بہی مثل ہنود کے بید اور بودہ کو مانتے تھے چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کے علاقہ مین بہی بودہ مذہب کے باشندون کے اکثر علامات ملتے ہین خاص یوسف زئی کے علاقہ کے شمالی پہاڑ کے دامن مین تہیر پر کہودا ہوا ایک اشتہار رواج دینے مذہب بودہ کا ابتک موجود ہے اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا اکہند دیس کا راجہ شانگ کے خاندان سے شاکی معنگہ گوتم پیدا ہوا جو بکرم کے سمت سے چار سو برس اور حضرت مسیح کے وجود سے پانچ سو سینتالیس یا زمانہ حال سے ۲۴۲۹ برس پیشتر وہ مذہب کو کہ جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب بجنی اور سکنائی بت لا مہ کہتے ہین رائج کر کے بید اور بیدی دہرم اور بت پرستی پر معترض ہو کر اپنے مذہب کو ایسا جلا دیا کہ بہت سے لوگ اوسمین داخل ہو گئے اور برہمنون نے اونکو الحش مشہور کیا آخر سمت بکرم کے آٹھوین صدی مین جب برہمنونکی زیادہ کثرت

ہوئی تو وہ اس ملک بلکہ ہند سے بھی جاتا رہا مگر سراندیپ اور برہما اور تبت اور چین مین تاحال بدھ مذہب کے لوگ بکثرت ہین

ابتدا ے ظہور اسلام

بعہد خلافت حضرت **عثمان ابن عفان** خلیفہ سوم ۳۱ھ ہجری مین **عبد اللہ بن عامر** جسکا سپہ سالار ضیف تھا واسطے فتح خراسان بمعیت ایک جرار لشکر کے تعینات ہوا اوسنے تھوڑے عرصہ مین ہرات **بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس** وغیرہ نواح فتح کرکے دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا حاکم مسلمان مقرر کیے جب عبد اللہ حج کیواسطے **عرب** کو واپس گیا تو سمی قارن امیر عجم یعنے ایران نے ۳۲ھ ہجری مین چالیس ہزار فوج ہرات وغور وغیرہ سے جمع کرکے بدین خیال کہ عربون مین آزادی حاصل کیجاوے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا

عبد اللہ حازم

حاکم نیشاپور نے بڑی چستی سے اسلامیہ فوج جمع کرکے قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ مین اوسکو کل خراسان کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تھا مگر بہت تھوڑے عرصہ تک خراسان کا حاکم رہا ۴۵ھ ہجری مین جب **زیاد بن امیر** معاویہ ابن سفیان کی جانب سے والی **بصرہ وخراسان** ہوا تب بارہ سو چھتیس سال پیشتر زمانہ حال سے **عبد الرحمان بن شمرنی** حسب الحکم زیاد فوج کشی کرکے کابل اور افغانستان مغربی جزو کو مفتوح کیا اوسی عرصہ مین **مہلب بن ابی سفرہ** نے جو امرا کبار عرب سے تھا کابل ہوکر پشاور کی راستہ افغانستان مشرقی اور دوآبہ سندہ ساگر مین اپنے دین کے مخالفون سے جہاد کیا سب سے پہلا یہہ ہی شخص ہے جسنے دین اسلام کے اجرا کی بنیاد اوس ملک مین رکھی مگر یہہ دلاور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کے اکثر لوگ بطور غلام پکڑکر واپس چلا گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی ہوکر **سلم صوبہ دار خراسان** مقرر ہوا جس نے ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل مقرر کیا یہہ امیر رحم دل اور بہت نرم مزاج تھا ۶۴ھ ہجری مین اہل کابل نے بغاوت کرکے اپنے حاکم کو قید کرلیا صوبہ دار خراسان نے **طلحہ بن عبد اللہ** کو بھیجکر کابلیون سے پانچ لاکھ درم پر ابو عبیدہ کو واپس خرید کیا جب اوسکی رہائی ہوچکی تب طلحہ نے بہمراہی لشکر ہرات وغور وکابل کو جبراً وقہراً فتح کرکے اپنی جانب سے **خالد بن عبد اللہ** کو جو خالد ابن ولید قریشی کے نسل سے تھا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کرکے معزول کیا تب اسنے واپس جانا عرب کا ناگوار سمجھکر مع اپنے کنبہ کے اول ملک زرست مین آباد ہوا **قوم بنگش** اوسکی نسل سے ہے **خلیفہ ولید** ابن عبد الملک نبیرہ مروان کی عہد خلافت مین **حجاج** ابن یوسف ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا یہہ شخص بڑا بدمزاج نہایت ظالم تھا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت مین محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار برادر زادہ حجاج صوبہ دار بصرہ وخراسان کا چھ ہزار سپاہ لیکر ۷۱۲ء عیسوی مین ملک سندہ پر حملہ لایا اور راجہ داہر والی سندہ وگجرات سے کئی لڑائیان لڑا آخری لڑائی مین راجہ کو شکست کہاکر بار اگیا اس صاحب عزم فوجی سردار نے **ملتان اور افغانستان** مشرقی کا حصہ جنوبی بھی فتح کیا تھا لیکن سلسلہ کوہ تک سو شمالی ملک مین جانا اوسکا ثابت نہیں ہوتا غرض کہ اسی طرح عہد خلافت خاندان **امیہ وعباسیہ** مین ملک

تحت مین تھا مگر شرقی حصہ مین اون کے مستقل سلطنت کا ثبوت نہیں ملتا البتہ اون کے سردار فوج لاکر لوٹ مار کرتے رہے جب خلیفہ مامون بن ہارون رشید عباسی نے افغانستان کے راستے ہندوستان پر حملہ کیا اور سردار ایران راجپوتانہ سے شکست کھاکر بغداد کو واپس گیا تو اوس کے بعد خلفاء عباسیہ کی سلطنت زوال پکڑنے لگی اکثر صوبہ دار ان ملک بیوفائی کی راہ سے اطاعت ترک کی صرف بغداد اور اوسکی قریب کی علاقہ خلیفہ کے تحت مین رہ گئے

ذکر اسماعیل سامانی

اون منحرف صوبون مین سے ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراء النہر اور خراسان کا صوبہ تھا ۲۷۹ھ ہجری مطابق ۸۹۲ء عیسوی مین اوس نے کابل قندھار زابل خواہ غزنین کو اپنے قبضہ مین لاکر بخارا کو دار الخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب کیا نوے برس تک اوس کے خاندان مین جسکو سامانیہ کہتے ہین سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد مین افغانستان کے مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہہ شخص عبد الملک سامانی کے عہد مین بادشاہ سامانیہ کیطرف سے خراسان کا حاکم ہوا جب عبد الملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چھوڑکر مرگیا تب امراء بخارا نے الپتگین سے جو خراسان مین تھا لکھکر نسبت تخت نشینی منصور رائے طلب کی الپتگین نے جواب لکھا کہ منصور نوجوان آدمی لائق سلطنت کی نہین ہے عبد الملک بادشاہ کا بھائی تخت نشین ہونا چاہیے لیکن اس صلاح کے پہونچنے سے پہلے منصور بادشاہ ہوچکا تھا یہہ خبر پاکر ناراضی سے الپتگین کو طلب کیا مگر اوس نے خطرہ سمجھکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نے اوس کی تنبیہ کیواسطے لشکر بھیجا دو لڑائیون مین لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کیواسطے شاہ سے مقابلہ مناسب نہ جانکر ۳۵۱ھ ہجری مطابق ۹۶۲ء عیسوی مین خود مختار ہوکر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دار السلطنت بنایا پندرہ سال افغانستان مغربی کی حکومت کرکے ۳۶۶ھ ہجری مطابق ۹۷۶ء عیسوی مین فوت ہوا

ذکر اسحاق بن الپتگین

باپ کی وفات کے بعد ابو اسحاق غزنین کے تخت پر اجلاس فرما ہوا اوس نے منصور کو زور دکھلاکر ملک خراسان کا دعوی لکھا دو برس کے بعد جوانی کے عالم مین راہی ملک بقا ہوا

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہین ہوا تھا سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تھا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت مین حاضر کیا گیا اور اوس نے لائق دیکھکر خرید لیا تھا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کے سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار الپتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدہ کو اوسنے اپنی شجاعت سے ایسا روشن کیا کہ ہندوستان وترکستان تک اوس کے رعب کی روشنی پھیلی تھی اب اوس نے الپتگین کی دختر سے اپنا نکاح کرکے سب امرا اون کے اتفاق سے ۹۷۷ء عیسوی مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ۹۷۸ء مین سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہ مسجد بنا معمیہ کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال بن اشتپال قوم برہمن تھا سرہند یعنے انبالہ سے تا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوس کے محروسہ ریاست تھی یعنے افغانستان مشرقی کا حصہ اوس کے ماتحت تھا جب اوس نے سبکتگین کے دست برد کا حال دیکھا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دار الریاست لاہور سے افغانستان کو روانہ ہوا دوسری جانب سے امیر ناصر الدین سبکتگین اپنی جرار فوج کو ہمراہ لیکر سرحد پر پہونچا تین روز میدان کارزار مین لشکرین خبردار زور آزمائی کرتے رہے سلطان محمود نے جو باپ کے لشکر کا سردار تھا اس لڑائی مین باوجود نوعمری بہت جستی ومردانگی ظاہر کی تھی آخر راجہ جیپال نے اپنی فوج کے ضعف کو خیال کرکے بچاس ہاتھی اور بہت سا روپیہ دینا کرکے صلح کی

اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امیران مسلمان کو واسطے سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنے ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچتے ہی ناعاقبت اندیش مصاحبون کی صلاح سے عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بھیجا کہ جب تک تم میرے ہندو امیر کو نہین چھوڑو گے مین تمہارے مسلمان کو رہا نہ کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ بگولا ہوکر مثل طوفان ہمراہی فوج بیکران کے روانہ ہوا راجہ جیپال نے راجہ اجمیر دہلی کالنجر وغیرہ سے مدد مانگی اونہون نے مدد دہی راجہ پنجاب کی اپنی بقاء دولت سمجھکر خزانہ اور لشکر بھیجنے مین قصور نہ کیا راجہ جیپال نے ایک لاکھ فوجکی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے لاہور سے پشاور کیطرف کوچ کیا پھر کیا پھر خونخوار لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاے سندھ سے مغرب غالباً پشاور کی نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو لوگون کو دریاے اٹک سے پار جانے کو ممانعت نہ تھی اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بھیجتا رہا یہ سیدھی سی ترکیب بسبب نہ قواعد امور ہونے فوج مخالف کی ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اثر ضعف فوج ہندو پر ظاہر ہوا اوس موقع پر کل لشکر اسلامیہ نے اپنے جری حاکم کے زیر لوا یکبارگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کی ضایع ہوئی اور باقی شکست کھاکر روبفرار لائی مفرورون کے تعاقب مین فتحمند لشکر دریاے سندھ تک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی ساری ہمت خرچ کی اور فتح کے بعد جسکو زمانہ حال تک آٹھ سو چھیاسی ۸۸۶ برس گذرے ہین افغانستان کا حصہ مشرقی ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر تا دریاے سندھ شامل سلطنت غزنین ہوا اور خطبہ و سکہ سبکتگین کا جاری کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر مع دو ہزار سوار کے واسطے حفاظت ملک مفتوحہ پشاور چھوڑکر قوم افغان کو جو صحرانشین اس نواح کے تھے دلاسا و تسلی سے اپنا مطیع کیا اور اونمین سے بعضو نکو نوکر رکھکر ہمراہ لشکر پشاور چھوڑ گیا اور بیس برس بڑے استقلال سے بادشاہی کرکے ۹۹۶ء مین بمقام ترشیز اقصاے ترکستان عالم بقا کو سدھارا اوس کے بعد اسمعیل چھوٹے بیٹے نے سلطنت کا دعوی کیا اور بڑے فساد مچائے لیکن محمود سے جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تھا کچھ پیش نگئی بلکہ گرفتار

سلطنت محمود غزنوی

اپنے باپ سبکتگین کی وفات سے پیچھے فساد اسمعیل رفع کرکے ۹۹۷ء مین مطابق ۳۸۷ ہجری کو سلطان محمود تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت و اقبال تھا فن سپاہ گری مین خوب دستگاہ رکھتا تھا شریعت محمدی پر از بس قائم تھا ۱۰۰۱ء مین پہلی دفعہ اوس نے عنان عزیمت جانب ہند منعطف کی اوسوقت سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سے بھی کم تھی دوسری جانب سے راجہ جیپال والی پنجاب بمعیت بارہ ہزار سوار اور پیادہ فوج تیس ہزار سپاہ اور تین سو جنگی ہاتھی کے اوس دلاور بادشاہ کے مقابلہ کیواسطے دریاے سندھ کو عبور کرکے سد راہ ہوا نواح پشاور مین سوموار کے دن واقع ہشتم ماہ محرم ۳۹۲ ہجری مطابق ہفتم ماہ اگست ۱۰۰۱ء کو دونو سپاہ کے باہم سخت لڑائی ہوئی بذات خود سلطان محمود دہ ہزار زابلی کو لیکر قلب گاہ غنیم پر حملہ لایا تو فتحمند ہوا راجہ جیپال شکست کھاکر مع اپنے دو پسر اور چند لواحقون کے زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر محمود کے ہاتھ آیا غزنین جاکر محمود نے جیپال کو مع دیگر اسیران بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سال کے امان دیکر رہا کردیا اور چند افغانان سرکش کو جنہون نے اون سے سازش کی تھی قتل کیا جیپال قید سے رہائی پاکر اس بیغیرتی کا جینا منظور نہ کیا آنندپال اپنے رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہہ آنندپال لاہور گدی نشین ہوا ۱۰۰۳ء مین راجہ بھاٹیہ کو اور ۱۰۰۵ء مین سلطان محمود نے ملتان کے حاکم ابوالفتح قوم لودی کو سیدھا کیا اس حملہ کے وقت آنندپال نے شوخی کرکر بہر مقابلہ کیا اور مفرور ہوکر کشمیر کے پہاڑون کیطرف بھاگ گیا ایلک خان والی تاتار کی لڑائی سے فارغ ہوکر چوتھی دفعہ موسم بہار کو ۱۰۰۸ء مطابق ۳۹۹ ہجری مین اس شہنشاہ نے واسطے انتقام شرارت آنندپال بڑی فوج جمع کرکے پنجاب کیطرف کوچ کیا آنندپال بھی بے فکر نہ تھا اوس نے پہلے سے راجہ دہلی اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بھیجکر مسلمانون کو

روکنے کے واسطے مستعد کرلیا تھا اوسنے پہلے سے سب ہندو سرداران متفق ہوکر بیشمار فوجکی سرکردگی مین افغانستان کیطرف کوچ کیا دونو فوجین نواح پشاور مین پہونچکر خیمہ زن ہوئین محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دشمن کی دیکھی جسکی اوسکو توقع نہ تھی گھبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونو فوجین چالیس روز تک جرأت پیشدستی نہ کرکے پڑی رہین اس توقف سے آنندپال کے لشکر مین روز بروز ترقی ہوتی رہی قوم گکھڑ جو اوسوقت سندھ و جہلم کے دوآبہ مین آباد تھی شامل لشکر آنندپال ہوئی کیونکہ اوسوقت اونکا عقیدہ مذہبی اہل اسلام کے مخالف تھا خوف کہ اس یورش مین کل ہنود نے واسطے انسداد رواج اسلام ایسا اتفاق کیا کہ عورات نے اپنے زیورات گلا کر واسطے صرف ضرورت لشکر کے دور دور سے بھیجے محمود نے ہجوم غنیم اور اونکا قدر دیا نہ ارادہ دیکھکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونو طرف خندق کھدوادی اور اس خیال پر کہ سامنے سے حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیراندازون نے حسب الحکم بادشاہ کے آگے بڑھکر حیلہ سے سپاہیان غنیم کی توجہ گرم جنگ کرکے اپنے لشکر کے قریب لائے اوسوقت فوج محمود نے دلاوری سے اونپر یورش کری مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا چند ہزار جوانان قوم گکھڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کے ہاتھ مین اسلحہ غیر بکربرد دونو بازو لشکر اسلامیہ سے گذرکر سواران غزنوی مین ہوکر گئے اور جو جو سامنے آگئی انسان حیوان سبکو تہ تیغ کیا یہان تک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئے لحظہ لحظہ لڑائی بڑھتی جاتی تھی اور قریب تھا کہ سلطان محمود بسبب استیلاء پیادگان گکھڑ معرکہ سے کنارہ کرکے لڑائی کو اوسدن موقوف کرے اسی مین بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتھی سواری آنندپال آواز توپ اور تفنگ و خدنگ اور لگنے زخم تیر سے سراسیمہ ہوکر پیچھے کو بھاگا ہاتھی کا بھاگنا گویا بخت کا بھاگنا تھا سپاہ ہند نے احتمال ہزیمت آنندپال سمجھکر گریز مین ایک دوسرے سے سبقت لیجانا چاہا میدان محمود کے ہاتھ آیا امیران شاہی سے عبداللہ طائی چھ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور افغان ہمراہ لیکر لشکر منہزمہ کے تعاقب ہوے دو روز تک اونکا پیچھا کیا بہت لشکر آنندپال کا مارا گیا اور بعد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتھ آئی بعد اوسکے ۴۰۱ ہجری مین سلطان موصوف نے بسبب بے ادبی داود بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کے اوسپر چڑھائی کرکے بعد گرفتاری قلعہ غور مین اوسے قید کردیا جب آنندپال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب ۴۰۴ ہجری مین قلعہ نندونہ جو کوہ بالناتھ واقع حدود ضلع جہلم مین تھا سلطان نے فتح کیا ۱۰۱۳ء مطابق ۴۱۳ ہجری مین لاہور فتح کرکے پنجاب مین پہلا بادشاہ اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نے راجہ اجمیر کے پاس جا پناہ لی ۱۰۲۴ء مطابق ۴۱۵ ہجری بارھوین دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے ہمت خرچ کی دو ہزار افغان بھی تھے ہندوستان پر چڑھائی کرکے گجرات دکھن مین مندر سومنات پر جو مشہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنے گرز سے اوسکا ناک منہہ توڑ ڈالا بعد ازان اوس نے خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اسنے فتوحات کا نام لیکر آخر وہ بھی بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء مین تریسٹھہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اوس کے عہد مین مشرقی حصہ افغانستان سے برہمن اور بت پرستو نکا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک اسلام قبول نہین کرتا تھے وہ کچھہ مارے گئے اور کچھہ جلاوطن ہوئے

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کے امیر محمد بڑے فرزند اوس کے نے دعوی سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کے وقت ہرات کا صوبہ دار تھا امیر محمد کو گرفتار کرکے نابینا کردیا اور خود تخت نشین ہوا اوس کے عہد سے زوال سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتدا عہد مین اسنے بھی جرأت سے ہندوستان پر حملے کئے اور مشرق کیطرف کچھ کامیاب بھی ہوا مگر مغرب کیجانب سے قوم سلجوق یعنے ترکمان کے تاتاریون نے خروج کرکے اوسکو سخت مجبور کردیا اور قوم افغانون نے بھی پہاڑ دشوار گزار کے اندر بغاوت کری خفیف سرکوبی کیواسطے شاہزادہ ایزدیار تعینات ہوا اور اوس نے افغانون کو کچھہ سیدھا کیا مگر قوم سلجوق نے اسقدر زور دکھایا کہ بادشاہ کو غزنین مین

ٹھہر نا دشوار ہوا تب وہ اپنے باپ کے وقت کے خزائن اور دفاین لیکر اس ارادہ پر کہ ہندوستان سے فوج رکھ کر اس ایذار سانی قوم کو سیدھا کرونگا
لاہور کیطرف روانہ ہوا اور اپنے اندھے بھائی امیر محمد کو بھی ہمراہ لیا راستے پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سے نو میل جانب مشرق ہے اپنے
نمک حرام فوج کے ہاتھ سے جنہوں نے خزانہ لوٹا تھا گرفتار ہو کر قید ہوا اور ۴۳۲ھ کو اپنے برادر زادہ نالائق کے حکم سے مارا گیا

سلطان مودود بن مسعود

جبکہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تھا اپنے باپ کے قتل ہونے کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کرایا اور رونان کے ادگون نے اوسی مورد قی
تخت کی مبارکبادی دی اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی امیر محمد کے بیٹون سے جنہین سے بڑا عثمان اور ریشاور کا صوبہ دار تھا لڑائی جیتی اور پہر اپنے
باپ کے قاتلون سے انتقام لیکر نو برس تک سلطنت کی ۴۴۱ ہجری مطابق ۱۰۴۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان نا پایدار سے اوٹھایا
بعد وفات مودود کی اوسکے پسر چہار سالہ کو اول تخت پر بٹھایا گیا الا پانچ روز کے بعد اوسکو اوتار کر ابوالحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ
غرہ شعبان ۴۴۱ ہجری مین تخت نشین ہوا اوسی عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق میرک وکیل خزانہ شاہی سے بقدر مقدور زر وجواہر لیکر پشاور
کو بھاگ آیا اور افغانستان کے حصہ مشرقی پر تا بہ ملتان قابض ہوکر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبدالرشید بن محمود سلطان افغانستان کا

اوسی سال کے اخیر مین عبدالرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنے برادر زادہ کے حکم سے ایک قلعہ مین قید تھا خبر وفات مودود
سنکر یعنی عبدالرزاق وغیرہ حبس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین کو روانہ ہوا ابوالحسن علی بدون دیکھے چمک شمشیر کے پہلے ہی کنارہ کر گیا
عبدالرشید نے غزنین پہونچکر اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین صاحب کو امیر الامرا مقرر بنا کر لاہور کی صوبہ داری پر بھیجا
ایک سال کے بعد طغرل نمک حرام نے جو امیران شاہی سے تھا عبدالرشید کو مع نو کس و گیارہ اولاد محمود قتل کروایا نوشتگین حاجب
جو اوسوقت پشاور مین تھا یہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اوسکی تدبیر سے طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر
جلوس کر رہا تھا مارا گیا تب فرخ زاد بن مسعود جو کسی قلعہ مین قید تھا بصلاح نوشتگین اپنی موروثی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہ
بادشاہ بذات خود بہت لئیق نہ تھا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سے دو دفعہ قوم سلجوق یعنے ترکمان کے سرداران سے مقابلے
مین غالب آیا جب تیسری دفعہ اسکی فوج اون سے منہزم ہوئی تب فرخ زاد نے نیک نیتی کے ساتھ قیدیان سلجوق کو انعام و اکرام سے
مالا مال کرکے بعد رہائی سلجوق کے بادشاہ کے پاس بھیجدیا سلجوقون نے فرخ زاد کی فیاضی سے خوش ہوکر قیدیان غزنوی کو بھی
مخلصی دی آخر چھ برس کی سلطنت کے بعد یہ بادشاہ بھی بعارضۂ قولنج ۴۵۱ ہجری مین فوت ہوا

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقعہ ناگزیر فرخ زاد کے سلطان ابراہیم نے مسند ایالت کو اپنے جلوس سے زیب دیا یہ بادشاہ بڑا متقی اور پرہیزگار تھا
باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کرکے ہر سال تین ماہ روزہ رکھتا اوس نے کئی قرآن شریف اپنے ہاتھ سے لکھکر مکہ اور
مدینہ مین رکھوائے ابتدائے سنوات جلوس مین قوم سلجوق خواہ ترکمان کی تھی صلح کرکے جانبین نے عہد کیا کہ ارادہ خلل مملکت ایک
دوسرے کا نکرے گا اس عہدنامہ کے بعد سلطان ملک شاہ سلجوق کی دختر سے مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہوکر صلح کو
مضبوطی ہوئی اسطرح پر مغربی دشمنون سے اوس نے رہائی پاکر ہندوؤنکی قوت توڑنے کے واسطے اوس نے مشرق کو فوج کشی کرکے
ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوسوقت تک اوس کے بزرگون مین سے کوئی بادشاہ نہ گیا تھا اور ایک لاکھ
ہندو قید کرکے غزنین کو لیگیا چالیس برس تک اوسکی اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۴۹۲ھ مین زندگی کے ساتھ اوسکی سلطنت بھی ختم ہوئی

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحمدل اور نیک سیرت تھا بادشاہ ہوا اوسکا امیر طغاتگین حاکم لاہور نے عہدہ سپاہ سالاری مندپاکر ہندوستان پر
حملہ کیا اور دریائے گنگ سے بھی عبور کرکے ملک جا لوٹا اور غارت کرکے مال سے مالا مال ہوکر لاہور کو واپس آیا سولہ برس آرام اور راحت مین
سلطنت کرکے مسعود بھی اس سرائے فانی سے کوچ کر گیا

ذکر ارسلان شاہ

فرزند مسعود نے اپنے باپ کے مرتے ہی اپنے دوسرے بھائی کو قید کرکے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے بھاگ کر اپنے ماموں سلطان سنجر
ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کی مدد کرکے غزنین پر چڑھائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بھاگا اور کوہ سلیمان مین
افغانون کے پاس جا بیٹھا سپاہ سنجر نے پیچھا کرکے گرفتار کیا اور راجی سلطنت کے تیسرے سال مین بہرام کے حکم سے مقتول ہوا

ذکر سلطان بہرام شاہ

بہرام بن مسعود بن ابراہیم اب بے تنازعہ سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کیطرف گیا اور محمد باہیم جو ارسلان شاہ کی
جانب سے سپہ سالار لشکر لاہور تھا بہرام سے بغاوت کرکے تباہ ہوا اور آخر ایام سلطنت مین اوسنے قطب الدین محمد غوری اپنے
داماد کو بسبب داعیہ سلطنت غزنین مین قتل کرایا یہ خبر سنکر سیف الدین غوری نے اپنے بھائی کے خون کا انتقام لینے کے واسطے غزنین پر
لشکر کشی کی بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجھکر افغانستان کے مشرقی پہاڑون مین پناہ گزین ہوا غزنین پر سیف الدین بلا مقابلہ قابض ہو گیا اور
اہل غزنین پر اعتماد کرکے اپنے بھائی علاؤالدین کو مع اکثر امرائے قدیم اپنے کے غور کیطرف بھیجدیا اور رعایائے غزنین کو راضی
رکھنا مسکا جب موسم زمستان مین بباعث پڑنے برف راستہ تاسے غور بند ہو گئے تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ
لشکر افغان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کے آ پہونچا اہل غزنین نے دغا بازی سے سیف الدین کو پکڑ کر بہرام شاہ کے حوالہ کر دیا اور بہرام نے
بے تمیزی کی راہ سے سیف الدین کو مع سید مجیدالدین امیر الامرائے غور بیل پر سوار کرکے نازیبا تشہیر کرکے قتل کرا دیا اور نام کو ہمیشہ
کے واسطے اس ناپاک کام سے داغ لگایا اور ۵۴۷ھ مین یہ بدنامی لیکر پینتیس سال کی سلطنت کے بعد خود بھی منزل ناگزیر کو پہونچا

ذکر خسرو شاہ غوری

بعد وفات بہرام کے اوسکا پسر خسرو شاہ بمجرد چند روزہ دنیا گرفتار ہوکر غزنین کے تخت پر بیٹھا اون ہی دنون مین عنقریب پہونچی
علاؤالدین غوری کی خبر جو اپنے بھائی کا بدلہ لینے بڑے زور شور سے آتا تھا اس بادشاہ کو پہونچی تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین
چھوڑ کر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہ کو پایہ تخت بنایا علاؤالدین غوری نے غزنین مین پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارت عالیشان
کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور سوائے سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کی باقی سلاطین آل سبکتگین کے قبور مین آگ لگوائی
اور اس بیرحمی اور ناخداترسی کو تسلسل عمارات پر ختم کرکے اپنے آپکو ملقب بہ علاؤالدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شور و
شر مین حکومت کرکے اپنی مقام لاہور مین راہی ملک بقا ہوا

ذکر خسرو ملک غوری

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنے ہندوستان کے تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانے مین اوس کے بزرگون نے
مفتوح کیے تھے لیکن شہاب الدین محمد غوری نے باخذ غزنین کہ دارالملک اوس خاندان کا تھا اکتفا نہ کرکے طمع پنجاب کا بھی کیا اور ۵۷۱ھ
مین پشاور پر جو کتب سلف مین بنام فرشاور گرام پرشور مشہور ہے لشکر کشی کرکے افغانستان کا حصہ مشرقی مع ملتان فتح کر لیا

اوسی سال کے اخیر لاہور کیطرف روانہ ہوا مگر مایوس ہوکر واپس آیا اور افغانستان مشرقی ملتان مین علی کرماج کو حاکم بنایا سنہ ۱۱۸۱ء
اوسنے فریب سے لاہور پر قبضہ کرکے سلطنت خاندان غزنویہ کو ختم خسرو ملک کو مع ملک شاہ فرزند اوس کے اور دیگر خویشان اوسکے
شاہ موصوف کو گرفتار کرکے اپنے بھائی غیاث الدین کے پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور مین بھیجدیا اور وہان وہ مظلوم قلعہ جرجستان مین
قید ہوے بوقت حادثہ خوارزم شاہ دور اندیشی کیا بد اندیشی کرکے اون سبکو قتل کیا گیا اور اوس عالی خاندان کا اثر بھی باقی نرہا

ذکر سلطنت خاندان غور ابتداء سنہ ۵۴۳ھ سے سنہ ۶۱۲ھ تک

عزالدین حسین

جو بانی اس خاندان کا تھا مرتبہ امیر صاحب پاکر خاندان غزنویہ سے شادی کی اور مسعود بن سلطان ابراہیم نے اپنی سلطنت کے عہد مین
اوسکو حکومت غور سور وتی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر بطن دختر غزنویہ سے پیدا ہوے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک
ہوا دوسرا قطب الدین جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تھا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی مین مر گیا ناصر الدین جو حاکم ملک داور
پانچوان سیف الدین چھٹا بہاء الدین سام ساتوان علاء الدین حسین بعد وفات حسین کے یہہ ہفت پسر جنکو وہان کے لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت
کہتے تھے متفرق بدو فرقہ ہوگئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر بیان فضول ہے دوسرے ملوک غور و غزنین جنمین سے پہلا یہ تھا

قطب الدین

تھا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنویہ کی دختر سے شادی کی تھی مگر بہ سبب داعیہ سلطنت بہرام کے حکم سے قطب الدین بر ملا قتل کیا گیا
یہہ ہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنویہ اور غور کے باہم ہوئی جس کے سبب سے خاندان غزنین بالکل پائمال ہوگیا

سیف الدین

سیف الدین نے تاقش خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور بھائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہوگیا بہرام شاہ نے ناگہان پہونچکر بسبب
دغا اہل غزنین نے سیف الدین کو گرفتار کرکے مع مجد الدین کے قتل کرایا تب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تھا بارادہ انتقام اپنے بھائی مقتول کے لشکر جمع کرنے مین مصروف ہوا مگر موت نے اوسکو
خیالات سے چھوڑایا اوسکے بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور قندہار او علاقہ گرم سیر فتح کرکے بعد اپنے برادران غیاث الدین اور شہاب الدین سے متوہم ہوکر ہر دو کو قلعہ
جرجستان مین قید کردیا اور خود ایک لڑائی مین سلطان سنجر کر کر خود غور کو واپس چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے برادر سنجر ترکمانی سپاہ کا
گرفتار ہوکر قید ہوگیا مگر سنجر نے رحم کھاکر بدستور اپنی مقبوضہ ملک پر اوسکو قائم رکھکر رہا کردیا اس ندامت کی بدولت وہ صرف تک زندہ رہا سنہ ۵۵۱ ہجری مین سرائے فانی سے کوچ کرگیا

سیف الدین

بیٹا علاء الدین جہانسوز کا اپنے باپ کا قائم مقام ہوکر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین
رہا کیا کئی سال سلطنت کی بعدہ ترکون کے مقابلہ مین مارا گیا تب

غیاث الدین محمد

بادشاہ ہوا اور شہاب الدین محمد اپنے بھائیکو حقیقت مین بادشاہ تھا سپہ سالار بنایا سنہ ۵۹۹ ہجری مین غیاث الدین نے سفر آخرت اختیار کیا

سلطان شہاب الدین محمد

جسنے سپہ سالاری کے وقت اپنے خاندان کے بادشاہون سے زیادہ فتوحات کی تھی تخت آرائے غزنین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند
ہوا اور تھا سنہ ۵۹۹ء مین اسنے خاندان غزنین کو تباہ کرکے سلطنت لی اور افغانستان کو فتح کرکے سنہ ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ لایا
ایک دفعہ شکست کھائی اور راجہ پرتھی راج کی پہلی لڑائی مین سخت زخمی ہوا مگر دوسری نوبت بجمعیت تازہ لشکر راجہ اجمیر اور دہلی سے
فتح پاکر ہندوستان مشرقی تک اپنے دخل کا اثر پہونچایا اور قطب الدین بیگ اپنے غلام کو نواح دہلی مین چھوڑ آیا قطب الدین لیاقت
اور شجاعت مین اپنے آقا کا پیرو تھا اسی سبب سے ہند کا بادشاہ بنگیا غرضکہ شہاب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین مین واپس آکر
ملک افغانستان و خراسان کو اپنے خویشون مین اسطرح تقسیم کیا کہ تخت فیروزہ کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنے برادرزادہ کو
عطا کیا اور بست و زمین داور و فرہ و اسفراین اور گرم سیر کا ضیاء الدین اپنے چچا زاد بھائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکی
ناصر الدین اپنے خواہرزادہ کو سپرد کری کابل و قندہار و دیگر افغانستان شامل تخت دار السلطنت غزنین کے رکھا بسبب نہونے
اولاد نرینہ اپنی کے ملک کا بندوبست اسطرح کرکے سلجوق یعنے ترکمان کی سلطنت پر حملہ کیا اور اونسے شکست کھاکر لاہور مین قرار گزین ہوا
اوسی سال قوم ککھر پر جو دوآبہ سندہ ساگر مین آباد تھی بسبب مفسدہ پردازی لشکر کشی کرکے بعضونکو مسلمان اور اکثرونکو تباہ کیا
او قوم تیراہ پر سکنہ تیراہ جو مسلمانان کے دشمن اور راہزن مشہور تھے اونمین سے جو مسلمان ہوے اونکو امان دیکر ملک مسکونہ سے
خارج کیا اور منکرون کو قتل کیا اس انتقام کے بعد ترکستان پر چڑھائی کا ارادہ کرکے لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تھا کہ دریاے
سندہ کے مشرقی کنارہ پر بمقام دمہیک جو غالبا متصل نیلاب تھا بیس ککھرون کے ہاتھ سے بحالت خواب بائیس زخم چھورا
کھاکر بتاریخ سوم ماہ شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۰۶ء مین شہید ہوا اوس کے امراؤن نے تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین مین لیجاکر
منزل مقصود کو پہونچایا اسی شخص کے باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تھی اور اوسی کے ساتھ ختم ہوئی

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کے اکثر ارکان سلطنت نے اتفاق کرکے محمود ابن سلطان غیاث الدین برادرزادہ شاہ متوفی کو غور سے
واسطے تخت نشین سلطنت غزنین طلب کیا مگر بہ سبب نہ عالی ہمت ہونے کے اوسنے تخت فیروزہ کوہ و غور کو اپنے واسطے کافی
سمجھکر ملک تاج الدین یلدوز کو جو زمرہ غلامان مقرب بادشاہ مرحوم سے تھا خط آزادی بھیجکر تخت غزنین اوس کے حوالہ کیا
تاج الدین نے بحکم اوس فرمان کے غلامی سے آزادی پاکر سلطان اپنا نام رکھا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر
بارادہ تسخیر پنجاب جو بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کے قبضہ مین تھی لاہور کو روانہ ہوا بہ سبب
دباؤ نام سلطان غزنین اور حاکم پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر سلطان قطب الدین نے دہلی سے یورش کری
اور ایک مردانہ حملہ مین تاج الدین یلدوز کو بھگا دیا اور ایسے زور و شور سے اوسکا تعاقب کیا کہ اوسنے غزنین مین قرار اپنا دشوار
سمجھکر بعلاقہ شلوزان جو کوہ سفید کے جنوب مین واقع ہے پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایبک غزنین پر قابض ہوکر شراب
خواری مین شامل ہوا ایسی صریح غفلت او عیش مفرط کے سبب سے حسب ایماء ارکان سلطنت تاج الدین یلدوز بہمراہی
لشکر افغانان وغیرہ شلوزان سے نکل کر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین یہہ حال سنکر گھبرا گیا اور ایسی جلد بازی
قوت مقابلہ مفقود سمجھکر براہ سنگ سوراخ باہر آیا اور ایسا بھاگا کہ لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تھاما اوس کے بعد بھی تاج الدین
ایلدوز چند عرصہ افغانستان کا مالک رہا الا رعایا اوسکے ظلم سے ناخوش تھی

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ شاہ خوارزم نے جو پہلے سے بھی غزنین کی سلطنت پر دانت رکھتا یہ فساد دیکھ کر ہمراہی جرار لشکر حملہ کیا تھوڑے مقابلہ کے بعد غزنین لے لی اور تاج الدین ایلدوز اپنی پورانی جاگیر علاقہ میں بھاگ آیا اور وہان سے یورش کرکے پنجاب پر تا بہ تھانیسر قبضہ کر لیا اس فتنہ اندازی کے باعث سے سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے بعد سخت محاربہ کے اوسکو گرفتار کرکے قید کر دیا وہی محبس خانہ مین سلطان تاج الدین ایلدوز نے وفات پائی اور افغانستان پر تا بہ دریاے سندہ شاہ خوارزم قابض ہو گیا

ذکر سلطنت خاندان مغلیہ

مورث اعلےٰ اس قوم کا مغل خان اولاد یافث ابن حضرت نوح سے تھا مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت پھیل جانا تواریخ کے واقعات مین سے ایک بڑا ماجراے عجیب ہے جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑھائے چلا آتا تھا اوس عرصہ مین ملک تاتار سے جو قدما مین نام اوسکا تتیا مشہور تھا اس جنگجو قوم نے خروج کیا اوسمین سے ۱۲۰۶ء مین تمور خان جسکو کو گرا نام بڑے پیر اوس قوم نے چنگیز خان یعنے خان اعظم بمعنے شہنشاہ کا خطاب دیا تھا اپنی دانائی اور شجاعت سے قوم کا سردار ہوا اور تمام تاتار مین اوسکا تسلط ہو گیا اوسنے با ارادہ تسخیر دوسرے ملکون کی اپنی فوج کو سپاہ گری کے قواعد سکھانے شروع کئے جب فوجکی تعداد چھہ لاکھ سے بھی سوائے ہو گئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندھی بعد فتح ملک چین کی شمالی اقطاع مین ملی ہے اس سبب سے کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان کا اور خراسان نے مغلونکے وکیل اور چند سوداگران تاتاری کو قتل کیا

چنگیز خان

اپنی فوج لیکر انتقام لینے آیا شاہ خوارزم نے بمعیت قلیل لشکر کے سلطنت کی حد پر جا کر مقابلہ کیا بڑی سخت لڑائی ہوئی دیر تک دو نو پلے مساوی رہے مگر جب چنگیز خان کے حکم سے فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نے جو کمک کیواسطے رکھا تھا غنیم کے بازو راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قائم نرہ سکے الا پھر بھی با انتظام صف بندی پیچھے کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئی اس شکست کے بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تھوڑے تھوڑے مقابلہ کے بعد چنگیز خان چھوٹے مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کے قریب پہونچا محمد شاہ کیطرف سے جو سردار بخارا کے محافظ تھے اونکی نسبت ہمتی اور بے تدبیری سے مغلون نے شہر بخارا کو جو ان دنون تمام ایشیا کے علم و فضل کا مرجع تھا تسخیر کرکے بڑی ظلم و زیادتیان کین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون تاتاریونکی بیرحمی اور بے رحمی سے لاکھ ہا بندۂ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ ذی لیے ظالم لشکر کو اپنی تعاقب مین دیکھ کر قبل نفس کیا اور ...

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لائق فرزند اپنے باپ کا جانشین ہو کر بڑی شجاعت سے چنگیز خان کے مقابلہ پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تھا کہ نبرد آزمائی کر میدانہین کامیاب ہوتا لیکن خود اوس کے خویش و اقارب نے اوسے برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانے دی مغل متواتر فتح کرتے ہوے ایک صوبہ کے بعد دوسرا مسخر کرکے اپنے بادشاہ کے قلمرو مین داخل کرکے بڑھتے گئے باوجود اس کے جلال الدین اون سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاے سندہ کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوس کے ملک کی تھی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین کی فوج غنیم کے مقابلہ مین دسوان حصہ بھی نہ تھی لیکن بسبب شجاعت جبلی اتنی قلیل فوج سے کارزار کے میدان مین ثابت قدم ہو کر مرنے مارنے پر مستعد ہوا اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہ پر قائم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گھنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کے

مستعد ہوا اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہ پر قائم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گھنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کے سامنے گرم رکھا آخر مغلون کی فوج کے ایک دستہ نے بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تھی قبضہ کرکے تباہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد منتشر ہو گئی اور اوسنی گھوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہ ہے کہ جلال الدین با اپنی ذات سے بڑا اولوالعزم اور شجاع تھا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکے پیرو نہین تھے غرض خوارزمیونکی تخریب کے بعد تمام افغانستان پر دریاے سندہ تک مغلون کا تسلط ہو گیا اور اوسطرف فارس کی شمالی اقطاع بھی اونکے قبضہ مین آئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولی عہد بنا کر ۱۲۲۶ء سبب تھا تھمہ بالطبع چھوڑ کر اس دار ناپائدار سے عالم آخرت کو سدھارا

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایک دفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ ہند کا امیر الامرا ملتان و سندہ کا صوبہ دار تھا یورش کرکے تھوڑے عرصہ کیواسطے غزنی کو مغلونکے قبضہ سے نکال کر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا الا ابھی کامل استقلال نہین ہونے پایا تھا کہ ہلاکو خان نبیرہ چنگیز خان نے بزور شمشیر واپس لی لی مغلون کے خاندان سے وہ شخص جسنے دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تھا اور اسی نے خلفاے عباسیہ سے المعتصم باللہ خلیفہ آخری کو تخت بغداد سے خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بھی قبضہ کر لیا ہلاکو خان کی نبیرہ ارغوانی کے عہد سلطنت مین تیمور خان امراے اعظم چنگیزی صوبہ افغانستان نے ملتان پر حملہ کیا محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تھا اوسکے لشکر کو شکست دی الا خود بھی تعاقب کرنے مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضۂ مغلان چلے آتے جنمین سے ذکر کے لائق ؛

تیمور شاہ گورگانی

جسکا خطاب صاحب قران لکھا ہے یہ اولو العزم بادشاہ ۱۳۳۶ء ۱۳۳۶ء کو امیر ترمنائی کے گھر پیدا ہوا جب سلطنت اسکے ہاتھ لگی تو چنگیز خان سے بڑھکر کشتخون اور ظلم مین قدم رکھا اگر اسکے جملہ واقعات بشرح لکھے جاوین تو طوالت کا خوف ہے مختصر یہ کہ اپنے اپنی اولو العزمی اور دلاوری سے افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد مین قتل کر غارت کیا اور روس کی ملک مین لشکر لیگیا بعد اسقدر فتوحات کی اوسنے ہندوستان کے تسخیر پر کمر باندھی اور کابل و پشاور کے راستہ افغانان سرکش کو سیدھا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی نے مغلوب ہو کر قلعہ خالی کر دیا فوج تیموری نے خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سے زیادہ پھونک دیا تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرما کر اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا اور میرٹھ کے قلعہ خاک سیاہ کرکے مع بہت سی قیدیان اہل ہند سمرقند اپنی دار السلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر ملک چین کی طرف جہاد کی طیاری کر رہا تھا کہ اجل کا پیغام آپہونچا اور سب خیالات سے چھوٹ کر راہی ملک بقا ہوا +

مرزا شاہ رخ خاقان سعید

بعد انتقال تیمور کے اوسکا فرزند شاہ رخ جواہرات کا مالک تھا افغانستان اور خراسان و سیستان کو شامل کرکے مسند آرا ہوا جب وہ بھی اپنی نوبت بھگت کر عالم آخرت کو سدھارا تب افغانستان کے علیحدہ ملکون مین چند بڑے بڑے سرداران جو ہمعصر حاکم ہو گئے جیسا کہ ہرات مین مرزا الغ بیگ فرزند شاہ رخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا اور قندہار مین امیر ذو النون حاکم تھا اور کابل و غزنی پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تھا ازان بعد

مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکی عہد مین قوم یوسف زئی و دیگر اولاد خشی افغان کابل کی علاقہ سی خارج ہو کر پشاور کیطرف آئی سنہ ۹۰۹ ہجری مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکے بعد

مرزا عبدالرزاق

بیٹا اوسکا خرد سال الغ بیگ کا تخت کابل پر بیٹھایا گیا اور ایک شخص شیرین کی نام اوسکے ملازمون سی صاحب اقتدار ہو گیا لیکن شیرین کی نخوت اور تکبر سی امرائون نے تنگ آکر عید الضحی کی روز قتل سی اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بھی بباعث نااتفاقی ارکان سیاست و کم سنی حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تھا ایسے وقت مین محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذی النون کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک گرمسیر تھا بمعیت لشکر ہزارہ و نکودر متوجہ کابل ہوا مرزا عبدالرزاق طاقت لڑائی کی اپنے مین نہ سمجھکر افغانون مین بعلاقہ لمغان بھاگ گیا اور وہ کابل پر محمد مقیم نے قبضہ کرکی دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا گو رعایا کو راضی نہ رکھ سکا یہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو ۱۴۹۴ع مطابق ۸۹۹ سنہ ہجری مین بعد وفات اپنے والد کے بارہ برس کی عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تھا مگر شیبانی خان اوزبک کی تسلط اور اپنے بھائیون کی نااتفاقی سے باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین استقلال نہین رکھتا تھا آخر اوس طرف سے مایوس ہو کر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید حصول قبضہ افغانستان کو ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم تاب مقابلہ اپنی مین نہ سمجھکر اول حصاری ہوا اور آخر کو امان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد بابر نے تخت نشین افغانستان ہو کر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت کی چند سال قندھار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغون اور محمد مقیم نے شکست کھا کر قندھار سے ہاتھ اوٹھایا قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہان تک ہو سکا درست کر کے مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سے لڑائیان ہوتی رہین ملک باجوڑ کو فتح کر کے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا ڈولہ لیا بعدش ہندوستان کے واقعات موجودہ کو خیال مین لا کر حسب اشارہ دولتخان لودی بمعیت پندرہ ہزار سپاہ دہلی کی سلطنت پر دعوی کر کے روانہ ہوا دوسری جانب سی ابراہیم شاہ لودی ایک لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر بمقام پانی پت مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی ابراہیم کو فن جنگ آتا تھا تمام فوج صف باندھکر ایک جگہہ کھڑی کر دی ادہر بابر جری سپہ سالار سے بھی بہتر خود اپنی لشکر کی کمان کرتا تھا بہت معقولیت سی فوجکو غنیم کے انبوہ کثیر سے لڑایا فوج مغلیہ کی اون دو دستون نے جنکو تیولقمہ کہتے تھے ہر دو جانب سی نکلکر سپاہ مخالف کا گھیرا مارا جب اونکی حملہ سے غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو راست اور چپ والون نے بھی مردانہ حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ مع پانچ چھہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا اور باقی سپاہ فوج اوسکی جو متفرق قتل گاہ سی بچی منتشر ہو گئی بابر فتح کی جھنڈی اڑاتا ہوا آگرہ تک پہونچا سنہ ۱۵۲۶ع مین اوسنے دار السلطنت ہندوستان پر قبضہ کر کے تخت نشین دہلی ہوا اٹھائیس سال متفرق ملکونکی سلطنت کر کے ۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ع مین بعمر پنجاہ سال کی آگرہ مین فوت ہوا اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی کابل مین لا کر دفن کی گئی یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تھا ۸۸۸ھ مین پیدا ہوا باپ کی طرف سی سلسلہ اسکا تیمور شاہ تک اور مان کیطرف سی چنگیز خان تک پہونچتا ہے ابتداء جوانی مین اسکو شراب سی بہت شوق تھا چنانچہ کابل سی باہر پھولون کے مرغزار مین ایک چھوٹا سا حوض پتھر مین کھودا ہوا تھا ارغوانی سے پر کر کے اوس جگہہ بزم نشاط کیا کرتا تھا اور اس بیت اپنی کو اوس بلیہ حوض کی کنارہ پر کھود دیا تھا بیت

نوروز و نوبہار و می و دلبری خوش است ٭ بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست ٭

الا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کی بعد اوسنے شراب خوری سے توبہ کر کے سب سونے کی پیالیان جنمین مے نوش کرتا تھا گلا کر فقرا اور مساکین کو بخش دیدین اور پھر ہمیشہ پرہیز رکھا ٭

ہمایون بادشاہ

بابر شاہ کے وفات کی بعد سنہ ۱۵۳۰ع مین ہمایون بیٹا اوسکا جو ہر دل عزیز اور عقلمند تھا تخت نشین ہندوستان ہوا اور افغانستان مرزا کامران بھائی ہمایون نے اپنی قبضہ مین کر لیا بھائیونکی بے اتفاقی کے سبب شیر خان قوم سور ملقب شیر شاہ نی سنہ ۱۵۴۰ع مین ہمایون کو ہند سے خارج کر کے سلطنت ہندوستان اپنی قبضہ مین کر لی ہمایون نے ہندوستانیون سے بہت مصیبتین اوٹھائین اور جب مجبور ہو کر افغانستان کیطرف ملک سندہ کی راستی آیا تب وہ سکے بے مروت بھائیون نے پانون ٹکنے نہ دئے یہہ حال سنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نی اوسے بلایا اور اصفہان مین ہمایون نی شاہ ایران کا مہمان ہو کر آرام کیا ایک سال کے بعد شاہ موصوف سی دس ہزار سوار لیکر کابل اور قندھار پر حملہ کیا اور بہت سی نادانون کی بعد اپنی نادان بھائیون کو شکست دیکر قابض ہو گیا اور نو برس تک کابل مین سلطنت کی مگر اس عرصہ مین کامران نے اوسکو چین سی سانس کبھی نہ لینے دی تا وقتیکہ کامران جو ہمایونکی جان کا دشمن تھا گرفتار ہو کر اندہا کیا گیا اور مرزا ہندال دوسرا بھائی اوسکا وفادار بلکہ ہمایون کے مخالفون سے لڑ کر مارا گیا خانگی فسادون سے فارغ ہو کر ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی لشکر پر فتح حاصل کر کے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس اوسکے جلوس ثانی کو نگذرنے پایا تھا کہ سنہ ۱۵۵۶ع مین بلم سی گر کر جان بحق تسلیم ہوا ٭

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سیدزادی کے شکم سے پنجم ماہ رجب ۹۴۹ ہجری مطابق چہاردہم اکتوبر ۱۵۴۲ عیسوی مین بمقام امرکوٹ جا رہا ہند کی وقت پیدا ہوا تھا شہر کلانور واقع پنجاب مین تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی جملہ واقعات لکھنی کیواسطے علحدہ دفتر چاہیے افغانستان کے متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون کی سنکر مرزا سلیمان والئے بدخشان بارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذر کر افغانستان مین آیا مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سے بدون کامیابی مایوس ہو کر واپس چلا گیا جب ہیمون بقال سے بیرام خان سپہ سالار اکبر کا لڑ رہا تھا اس عرصہ مین شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ فارس نی ایک جرار لشکر قزلباشونکا زیر کمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام بن شاہ اسمعیل صفوی قندھار کی فتح کیواسطے بھیجا اوس ہوشیار کمانیر نی بہت کوشش سے محمد شاہ قندھاری کو جو بیرم خان اتالیق اکبر شاہ کیطرف سی قندھار کا حاکم تھا مغلوب کر کے خارج کیا اور قندھار شامل صوبہ ہرات ہو کر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نی اپنے بھائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا محمد حکیم نی چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبر شاہ نی عالی ہمتی اور نیک ذاتی سی اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا مذکور بمرگ طبعی کابل مین فوت ہو گیا تب بادشاہ نے اوسکے فرزندون کو ہندوستان مین بلا کر کنور مان سنگہ ولد راجہ بھگوان داس رئیس جیپور کو کابل کا صوبہ دار بنایا اوسوقت ایک شخص مسمی جلالہ قوم اورمڑ افغان بیٹا پیر تاریک ملک تیراہ اور خیبر کے نواح مین بڑا مفسد اور رہزن تھا اکثر افغانان کو گمراہ کر کے بادشاہ سی باغی کر دیا کنور مان سنگہ نے اوس شخص پر پہاڑونکی اندر لشکر کشی کر کی فتوحات حاصل کین اوسی عرصہ مین بزیر کمان زین خان کوکہ اور راجہ بیربل مع دیگر امراء معتبر کے ایک لشکر واسطے قلع و قمع افغانان یوسف زئی وغیرہ سکنائی سوات اور بنیر اور باجوڑ بھیجا گیا اس فوج نے یوسف زئی کے علاقہ مین داخل ہو کر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات کرتے ہوئی بنیر کے متصل پہونچے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد مین مشہور دانا تھا بلکہ اب تک اوسکا نام عام لوگون مین بھی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ افغانان آج رات ارادہ شبخون کا رکھتی ہین اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہی اگر راجہ اسوقت کوچ کر کے اس کوتل سے گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخون کارگر نہ ہوگا اور بغیر ملک سوات کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دہوکا کھایا بدون تنقیح حال اہل خام خیال سی کہ فتح آسان ہوگی بیربل نام پر بلا اتفاق زین خان کوکہ اپنے زیر کمان فوج لیکر کوچ کیا غروب آفتاب کیوقت درہ کوہی موسوم بلندری مین پہونچا افغانون نے اوس پہاڑ پر خوب جمعیت کر رکھی تھی سخت مقابلہ سے پیش آئے اوپر سے اونکا پتھر بھی گولی کا کام دیتا تھا تیر بندوق اور پتھر ولسی لشکر شاہی کا مونہہ پھیر دیا

رات پڑ گئی راستہ باریک شب تاریک ملک نا واقف فوج شاہی کو راستہ بھول گیا مخالفون نے چاروں طرف سے پہاڑون پر چڑھکر گھیر لیا شکست عظیم
پائی ساٹھ آٹھ ہزار سپاہ اوس ناوقت کوچ کی بے تدبیری سے فنا ہوئی خود راجہ بیربل اور راجہ ہرم چند خواجہ عزت بخشی ملا شیرین شاعر
اور دیگر اچھے نامدار سردار شاہی اوس رات مارے گئے زین خان کوکہ اور حکیم ابوالفتح خراب حال سے بڑی دشواری سے اوٹھکر قلعہ اٹک
مین بادشاہ کے حضور پہونچے اس نازیبا شکست اور نقصان کثیر سے اکبر نہایت ناراض ہوا اور راجہ ٹوڈرمل کو بھاری لشکر کے ساتھ سوات اور
باجوڑ کے مفتوح کرنے کیواسطے روانہ کیا اوسنے تھوڑے عرصہ مین یوسف زئیون سے سخت انتقام لیا اور سوات و باجوڑ بنیر فتح کر کے
تھانہ شاہی مواقع مناسب پر مقرر کئی اور قوم یوسف زئی جو تباہی سے زندہ بچے اونکو اس ملک سے خارج کر کے خانہ کو ہو ضلع پشاور
مین آباد ان کیا سنہ ۱۰۰۳ھ مین مرزا رستم نے جو سلطان حسین نبیرہ شاہ اسمعیل صفوی کا فرزند اور قندھار کا حاکم تھا بسبب مخالفت بھائی اور غلبہ
اوزبک کی جائے پناہ دیکھکر قندھار پیش کش اکبر بادشاہ کے کری اور خود منصب پنجہزاری پاکر حاکم ملتان ہوا اوسی سال راجہ مانسنگہ لاہور کو آیا
اور بجائے اوسکے زین خان کوکہ صوبہ کابل مین بھیجا گیا اوسنے قندھار تک صوبہ کابل کا اچھا انتظام کیا سنہ ۱۰۱۴ھ اکبر نے اکاون برس سلطنت کر کے
چونسٹھہ برس کی عمر مین سنہ ۱۰۱۴ھ کو درمیان اکبر آباد کے وفات پائی اوسی جگہہ قبر اوسکی سکندرہ مین ہے یہہ بادشاہ تمام عمر صفات فیاضی
اور حسن انتظام امورات ملکی و مالی مین یکتا مرہا رعایا پرور اور محسن تھا۔

ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ

اکبر بادشاہ کے بعد اوسکا اکلوتا بیٹا شاہزادہ سلیم سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ۱۶۰۵ع ہجری مین تخت ہندوستان اور افغانستان پر قلعہ اکبر آباد مین جلوس
فرما ہوا اور جہانگیر اپنا خطاب اختیار کیا اسکے عہد مین شاہ عباس بادشاہ فارس نے قندھار پر حملہ کیا عبدالعزیز خان قلعدار قندھار
نے حصاری ہو کر چند عرصہ تک فوج ایران کا مقابلہ کیا پر آخر کو جب کمک کی پہونچنے سے مایوس ہوا تو امان مانگکر قلعہ خالی کر دیا
ایرانی قندھار پر قابض ہوگئے اس بادشاہ نے کابل کا سیر آخری دفعہ کر کے دق کی بیماری سے بتاریخ نوین ماہ نومبر سنہ ۱۶۲۷ع مطابق سنہ ۱۰۳۷ ہجری
کے جہانگیری سے ہاتھ اوٹھایا اور شہر لاہور کے متصل دریای راوی کے مغربی کنارہ بمقام شاہدرہ دفن کیا گیا۔ــ

شاہ جہان بادشاہ

جہانگیر کے بعد اوسکا بیٹا شاہزادہ خورم شاہجہان کے خطاب سے بادشاہ ہوا اور ابتداء سلطنت مین دارا شکوہ شاہزادہ کو قندھار
کے فتح کیواسطے روانہ کیا اوسنے چند حملات قیجات خود سردار وقع افغانستان کو مطیع کیا مگر جلد ہندوستان کی عیش یاد آئی غزنی پہونچکر
باوجود استماع خبر وفات شاہ ایران واپس ہند کو چلا گیا اوسکے بعد تیسرے سال شاہزادہ مرادبخش کی سرداری مین نبیرگان علی مردان خان
اور اصالت خان و بہادر خان افسران مشہور ایک لشکر واسطے فتح بلخ بنام نہاد کمک نذر محمد خان اوزبک افغانستان کے واسطے روانہ
کیا گیا شاہزادہ نے پشاور مین پہونچکر افغانان خلیل اور مہمند گگیانی محمد زئی آفریدی خٹک اورکزئی سے بھی بطور حشری لشکر سوار
و پیادہ کا بھی ہمراہ لیا کابل کے راستہ کوہ ہندوکش کیطرف فوج روانہ ہوئی بسبب پڑنے برف اور کمی سامان رسد کوہ ہندوکش کو گھاٹی
پر اس فوج کو بہت تکلیف ہوئی اوس روز سپاہیان کو فی روپیہ ایک سیر غلہ بھی نہین ملتا تھا حضرت سلطان نذر محمد کا بیٹا اوس مصیبت کی
مقام پر شامل اس لشکر کے ہوا جب یہہ فوج بدون کسی نمایان مقابلہ کے شہر بلخ مین داخل ہوئی تو امیران شاہی کے بیچ صلح قرار پائی
کہ اس جگہہ بھی خطبہ اور سکہ شاہجہان کا مروج ہو چنانچہ داخل ہوتے ہی منادی کرادی کہ حکم سلطنت شاہجہان کا ہے مددگار کی جگہہ خود

مالک بن بیٹھی یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جسکی اعانت کیواسطے یہہ فوج آئی تھی حیران ہوا اور زندہ جان بچاکہ ایران مین جادم لیا اور یہہ غزل
بادشاہ ایران کو لکھی **غزل** تاج از نہ بہانا نہ ربودہ ست بنگر دمن بدرگاہ تو ای شاہ ازان آمدہ ام شاہجہان نے شاہزادہ مرادبخش کا کھیلا
انتظام ناپسند کر کے شاہزادہ اورنگ زیب کو تعین کیا کہ اوسی لشکر کی سرداری مین بخارا کو فتح کیا چاہے سکم پاکر اورنگ زیب نے یورش کی ارادہ
بر بخارا کیطرف عزم کیا مگر قوم اوزبک نے ہجوم لاکر لڑائیون سے ایسا تنگ کیا کہ بلخ مین ٹھہرنا بھی دشوار ہوا روز بروز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تھا
آخر علی مردان خان امیر الامرا نے نذر محمد خان کو ایران سے بلوا کر بند رگونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد کر کے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا
پھر قندھار کے مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگ زیب فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعداری کامیابی نہوئی
شاہزادہ واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار ہوا یہہ خبر سنکر باہم سر جہاں شاہزادگان دارا شکوہ شجاع اور اورنگ زیب مرادبخش
فساد جہانی اتفاقی کی آگ ایسی بھڑکی کہ باوجود صحت یاب ہو جانی شاہجہان کے شعلہ اوسکا فرو نہوا اورنگ زیب نے جو سب سے زیادہ دلیر اور
مستقل مزاج تھا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنی بھائیون پر غالب آکر باسعادت مندی سے باپکو بھی قید کر لیا اور سنہ ۱۶۵۹ع کو تخت نشین ہوکر

عالمگیر

اپنا لقب کیا سنہ ۱۰۷۶ع مین آٹھ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگ زیب نے باپ کیطرح اپنے بھائیون اور انکی اولاد ذکرہ
مین سے کوئی زندہ نچھوڑا اوسکے عہد سے افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندھی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا اور قوم یوسف زئی نے ضلع
ہزارہ پر متواتر حملہ شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ جسکا نتیجہ خلل حکومت تھا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل
مین جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا اور ایک قوم کے سردار کو دوسری قوم کے علاقہ کا ٹھیکہ مال گذاری دیتا زیادہ تر باعث خرابی انتظام ہوا جب
ایک صوبہ دار ملک یا حاکم مفصل تغیر ہوا تو اوسنے حاکم جدید کی بدنامی کیواسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کری ایسی حالت مین ایک شخص
اجنبی نے قوم یوسف زئی مین جاکر ادعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اور اورنگ زیب سے جان بچا کر پناہ طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکھن کیطرف
راجہ آراکان کی بدعہدی اور بے مروتی سے فنا ہو چکا تھا افغانان کو بھی نے عقل کی سازداری سے اوسکو اصلی شجاع سمجھکر شدہی کا بڑا لشکر
جمع کیا اور رتوربیلہ کے سامنے ستانہ کے متصل آمادہ پیکار ہوکر خیرہ سری سے دریا سندہ کو عبور کر کے علاقہ چھچہ مین داخل ہوگئے کامل بیگ قلعدار
اٹک نے ہمراہی مراد قلی گکھڑ فوج لیکر اون سے مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زئیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاحش کھائی جو شمشیر اور اسلحہ
آتش بار سے بچا اون مین سے اکثر دریا سندہ مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی باقی ماندہ بھاگ کر سوات کو چلے گئے جہان چند مدت کے بعد مضروحی
شجاع اپنی موت سے مرگیا جب عالمگیر کیطرف سے شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطے صوبہ کابل مقرر ہوا تو اس شاہزادہ نے
اپنی تدابیر نیک سے اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور دوڑ و خوست دشتوزان کیطرف دورہ کر کے برائے نام ان علاقون کو بھی مطیع کیا
جب سنہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۷ع مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوے ۹۳ برس کی عمر مین چالیس ۴۰ برس کی سلطنت کی بعد راہی ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہ عالم بادشاہ

کے لقب سے اپنے دو چھوٹے بھائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا اور افغانستان مین سے کابل اور حصہ شرقی سلطنت دہلی کے متعلق رہا مگر
قندھار مین ایک اوزلبی شخص جسکا نام حاجی امیر خان معروف میرویس تھا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجا اپنے قبضہ کو بڑھانے مین
معروف ہوا اسکا حال یہہ ہے کہ ابتدا ارح قندھار مین متقیہ ابدالی اور غلزائی کا پہلے سے قوم ابدال مین چلا آتا تھا جب گرگس خان ان سے حیات

سلطان نے صوبہ دار قندھار سے لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو اپنا دشمن بنایا اور خوف سے بھاگ عالمگیر اورنگزیب کے پاس چلا آیا جسنے بارادہ یورش قندھار پانصدی منصب اوسکو عطا کرکے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکن ملتان میں قیام پذیر ہو بعد اخراج حیات سلطان کو بموجب سفارش صوبہ قندھار شاہ ایران کے حکم سے میرویس کو سرداری قوم افغانان نواح قندھار عطا ہوئی مگر تھوڑے عرصہ میں اوسکے تکبر سے حاکم قندھار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکھی شاہ نے میرویس کو بلاکر چند عرصہ دار السلطنت میں حاضر رکھا پھر بحصول اجازت حج کرکے قندھار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوسوقت قندھار میں شاہ ایران کیطرف سے شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تھا جسکے اپنی ہمقوم اور قزلباشونکی بھی سپاہ سفاہانی میں کثرت تھی یہہ حاکم تند مزاج اور بے انصاف تھا اپنی قوم کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و عمر علیا شونکو حقارت سے دیکھتا تھا اس سبب سے یہہ سرد و گروہ اوسکو دل سے نہیں چاہتے تھے اتفاقا اوسی عرصہ میں حد بلوچستان کیطرف واسطے انتظام کے حاکم قندھار کو فوج بھیجنی پڑی جب اوسکی اقتباہی فوج اس وسیلہ سے علیحدہ ہوئی تب میرویس نے قزلباشون کے ساتھ صلاح ملاکر قندھار پر حملہ کیا اور غالب آکر شاہنواز خان صوبہ دار قندھار کو ہلاک کرکے قابض ہو گیا اوس لشکر نے جو صوبہ پہلے سے حکومت بلوچستان کو گیا تھا یہہ حسرت افزا خبر سنکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سے تین دفعہ لشکر آیا مگر فتح نہو سکا میرویس نے حکومت قندھار پر استقلال پیدا کیا گئے تو کہ شمشیر اپنے قبضہ کو فراخ کر لیا اور دور اندیشی سے نذر سے شاہ عالم بادشاہ کی حضور اپنے برادرزادہ کو بھیجا جسنے بمقام سرہند نواح انبالہ میں بادشاہ سے ملاقات حاصل کی شاہ ہند نے نام کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکے برادرزادہ اور پنج ہزاری خود میرویس کے نام مقرر کرکے قندھار اوسکے سپرد رکھی اس شرط سے کہ خطبہ اور سکہ شاہ عالم کا رہا میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تھوڑا عرصہ خود سر حکومت کرکے وفات پائی جسکی بعد عبدالعزیز خان اوسکے بھائی نے چھہ برس تک کارروائی کری جب اوسنے بھی سفر آخرت قبول کیا

شاہ محمود

پہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا اور اوسنے بسبب ضعف اور بے انتظامی سلطنت ایران اوس مملکت وسیع پر قبضہ کرکے چند مرتبہ اصفہان میں قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کی

شاہ اشرف

بھائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کے سپہ سالاری سے امر انکو غلزائی کی سلطنت سے چھوڑایا اور شاہ اشرف کی پاس قندھار کا صوبہ رہگیا جب اسنے بھی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابن میرویس بعوض اسکے حکومت کو اپنی بغل میں لیکر دیرہ غازی خان کو فتح کرکے تاراج کیا باوجود تسلط خاندان ہوتک غلزائی کابل اور افغانستان مشرقی بدستور سلطنت ہندوستان کے ماتحت تھا افغانستان مغربی میں تو یہہ حال ہو رہا تھا اور ہند میں جب شاہ عالم [illegible] کو فوت ہوا تب معز الدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

پوتا شاہ عالم کا بمدد سید عبداللہ اور سید حسین [illegible] تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد میں انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے

ہندوستان کی زمین میں جڑ پکڑی فرخ سیر کو [illegible] میں سیدان مذکور نے قتل کر دیا تب شمس الدین اور رفیع الدولہ کی تباہی کے بعد روشن اختر پوتا شاہ عالم

محمد شاہ

کے عقب سے تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عہد میں سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی اور کابل میں صوبہ دار اور فوجداران متمنع کو جان بچانی مشکل ہوئی ایسی تباہی حالت میں بلائے نادری نازل ہوئی

نادر شاہ ایرانی

اصل میں قوم افشار شاخ ترک سے ہے رضا قلی نام سرخیل ایل یعنے گروہ کوچی اپنی قبیلہ کے سردار کا تھا اسکا بیٹا تھا پیشہ پدری چھوڑ کر غارت گری کرنے لگا اپنی دلاوری اور استقلال کی شہرت سے جب افغانان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایران کا سپہ سالار ہوکر سلطنت ایران کو غنیم سے خالی کیا [illegible] میں بے مروتی اور سنگدلی سے شاہ ایران کو تخت سے اوتار کر اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایران کی صفائی کے بعد اوسنے فتح افغانستان کا ارادہ کیا اور نواح ہرات میں قوم ابدالی افغانان کو بہمیت دیگر مطیع کیا اور لشکر ابدالی بھی ہمراہ لیکر واسطے تسخیر قندھار چڑھا اسوقت حکومت خاندان غلزائی کی تھی متوجہ ہوا شاہ حسین غلزائی مستعد پیکار ہوکر حصار قندھار میں محصور ہوا اور جب محاصرہ سے تنگ آیا تو نوبت نام اپنے خواہر بزرگ کو جو کلیہ عقل اوسکی تھی مع چند معتبران دیگر نادر کے حضور بھیجکر امان طلب کی اوس کو بادشاہ نے اسکو ہر طرح عنایت کرکے شاہ حسین غلزائی کو مع اقربا و متعلقان حکم دیا کہ ملک مازندران میں جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سے خانہ کوچ ہوکر ملک قندھار میں آباد ہوں اور بجائے اونکے فرقہ ہتک کو بجای غلزائی ہرات کو جاوین اسطرح نظم و نسق کرکے شہر کہنہ قندھار کو غیر آباد کیا اور اوسکے متصل اپنے نام پر نادر آباد شہر جدید بسایا اور ایالت قندھار عبدالغنی خان علیکوزئی ابدالی کو سپرد فرماکر کابل کیطرف روانہ ہوا اور وہاں کار پس شاہ درگاہی تھوڑی لڑائیکی بعد مطیع ہوکر حاضر ہوا [illegible] میں کابل پر نادر کا قبضہ ہوگیا اوسنے ایک ایلچی محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بھیجا تھا جو جلال آباد میں مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کیطرف چڑھائی کی ناصر خان صوبہ کابل جو شاہ ہند کیطرف سے پشاور میں مقیم تھا افغانان یوسفزئی وغیرہ کو متفق کرکے درہ خیبر میں فوج نادری کا سد راہ ہوا [illegible] افغانان نے نادر شاہ بارہ ہزار سوار کے ساتھ اوس راہ سے کہ جس راستہ امیر تیمور ہندوستان کو گئے تھے ناصر خان کی فوج کے عقب میں پہونچا دیا وہاں صوبہ پشاور اور نادر شاہ ایران کے باہم خوب لڑائی ہوئی ناصر خان شکست کھاکر زخمی اور گرفتار ہوا چند مدت نظر بند رہا آخر نواح لاہور سے بدستور ایالت پشاور و کابل پر پیش گاہ نادر سے مقرر ہوکر رخصت ہوا [illegible] میں نادر نے دہلی کو لوٹا اور قتل عام کیا [illegible] کرکے مال لوٹ دہلی مع تخت طاؤس لیکر واپس ہوا اور اٹک سے عبور کرکے دریائے سندھ تک اپنی سلطنت کی حد قائم کری اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی میں دار السلطنت ایران کو واپس جاتا تھا اوسکے ظلم کے سبب سے لوگوں نے تنگ آکر شب یکشنبہ کو گیارہویں شہر جمادی الآخر [illegible] ہجری میں محمد خان قاچار ایرانی و موسی بیگ افشار تنجانی او کوچہ بیگ افشار وغیرہ چند رفقا و دیگر جو پاسبان سراپردہ شاہی کے تھے تک صدام ہوکر وقت نصف شب خوابگاہ نادر میں داخل ہوئے اور بحالت خواب نادر شاہ کو جو سر گردن کشان تھا کاٹ کر دو میں پھینک دیا ۔ رباعی ۔ شبانگہ سر تخت و تاراج داشت ۔ سحرگہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت ۔ بیک گردش چرخ نیلوفری ۔ نہ نادر بجا ماند و نی نادری ۔ اوسوقت احمد خان سدوزئی جو افسر فوج ابدالی ماتحت نادر کے تھا یہہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار [illegible] ابدالی مسلح و مکمل سوار ہوکر تمام رات کھڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباش سے لڑائی کرکے غالب آیا اور تمام مال و متاع لشکر نادری لیکر روانہ قندھار ہوا

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدا ۱۱۶۰ھ لغایت ۱۲۵۸ھ اور ہرات میں ۱۲۶۲ھ تک احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنے قبضہ میں لاکر روانہ قندہار ہوا وہاں پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء عیسوی میں
تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک درویش مجذوب کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تھا
اپنے آپکو احمد شاہ دُر دُران کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلا کر درانی رکھا سال اول جلوس میں واسطے
فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کی طرف روانہ ہوا غزنی کو ایک حملہ میں فتح کرکے کابل بدون مقابلہ
لے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہم قوم بادشاہ
احمد شاہ کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع پشاور قوم محمد زئی رئیس دوابہ دہشت نگر تھا ناصر خان
سے بھاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کے لشکر میں شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجھ کر پشاور سے علاقہ چھچھ
ضلع راولپنڈی کو بھاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج درانی نے علاقہ چھچھ اور ہزارہ تک
اوسکا تعاقب کرکے لاہور کی طرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس والا در بادشاہ نے چھ حملہ متواتر پنجاب
اور ہند پر کیے پہلے حملہ میں متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ درانی میں لڑائی واقع ہوئی اگرچہ نواب قمر الدین خان
وزیر الممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے اپنے ملک
محروسہ کے شامل کیا ثانی حملہ میں لاہور اور ملتان مفتوح کرکے میر منصور صوبہ لاہور کو اپنی طرف سے گورنر پنجاب
مقرر کیا تیسرے حملہ دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کرلیا سردار جہان خان سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو جمعیت جرار
لشکر بھیجکر شہر متھرا کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی دختر محمد شاہ کو اپنے عقد میں لایا
اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنے فرزند تیمور کی زوجہ بنایا اسی طرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سے مضبوط کرکے
واپس ہوا چوتھے حملہ میں بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء عیسوی پانی پت کے مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل اٹک
تک ہوگیا تھا شکست فاش دیکر مرہٹوں کی خون سے میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بعد شکر مرہٹوں کا قتل ہوا
پانچوان اور چھٹا حملہ واسطے سرکشان قوم سکھ کے تھا جنکو درست کرکے پنجاب سے واپس گیا اور چند سال عیش و آرام سے
دار السلطنت قندہار میں قرار گزین ہوا آخرش چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہان فانی سے عالم جاودانی
کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کے اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان میں مشہور ہیں

تیمور شاہ سدوزئی

احمد شاہ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکے باقی تھے تیمور سلیمان سکندر پرویز تیمور سب سے بڑا بیٹا اپنے
باپ کی طرف سے ہرات کا صوبہ دار تھا شاہ ولی خان بامی زئی وزیر الممالک تیمور سے رنجیدہ تھا اس باعث سے وزیر
مذکور نے سلیمان شاہ کو تخت قندہار پر اپنے باپ کا جانشین کیا یہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تھا بارادہ پیکار روانہ
قندہار ہوا شاہ ولی خان فریب کی راہ سے بدیں غرض کہ دھوکا دیکر تیمور کو کسی حیلہ سے بدون جنگ قید کرلوں ڈیڑھ سو سوار کے
ساتھ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ عسکر تیموری میں داخل ہوا قبل از باریابی تیمور کے حکم اور قاضی فیض اللہ سپہ سالار کی تجویز سے
شاہ ولی خان وزیر مع اپنے دو پسران نوجوان اور دو خواہر زادون کے قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سے اطمینان حاصل
کرکے قندہار میں داخل ہوا سلیمان شاہ کا عذر پذیرا کرکے عفو کیا اور خود مسند آراے افغانستان ہوا جب بہمراہی جہان خان

سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی درانی نے داعیہ سلطنت کرکے فساد مچایا اور لڑائی میں شکست کھا کر پکڑا گیا اور تیمور کے
حکم سے نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سے خوش ہوکر پاینده خان بارکزئی کو تیمور شاہ نے خطاب سرفراز خان عطا کیا یہ بادشاہ
اکثر موسم زمستان پشاور میں اور تابستان کابل میں رہتا تھا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور بغاوت کرکے مع اپنے پسر کے قتل
ہوا دو دفعہ اس بادشاہ نے پنجاب پر یورش کرکے سکھونکو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈھکا کو باوجود عہد امان قتل کرکے
اپنے قول کو داغ لگایا اور فتح خان غان خیل طاہر خیلی رئیس کوہ کمند گرفیض طلب خان محمد زئی کے اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بھی
ہلاک کیا گیا تیمور نے تیئیس سال سلطنت کرکے شب ہفتم ماہ شوال ۱۲۰۷ھ ہجری مطابق ۱۷۹۳ء رخت ہستی اس جہان سے اوٹھایا اور کابل
میں مدفون ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تھی مگر اونمیں سے جو مشہور ہیں اونکی تفصیل یہہ ہے ہمایون جو سب سے بڑا تھا دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم
عباس پنجم شجاع الملک ششم شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان امراون کی صلاح خصوص
پاینده خان بارکزئی والد دوست محمد خان کی اعانت سے تخت نشین ہوا ہمایون قندہار اور محمود ہرات کا حاکم تھے یہہ خبر سنکر ہمایون
نے اعتراض کیا اور لڑائی کرکے بھاگا مگر بیہ لیہ ڈیرہ اسمعیل خان میں نواب محمد خان سدوزئی کے ہاتھ سے گرفتار ہوا اور شاہ زمان کی
حکم سے اوسکی دونو آنکھیں نکالی گئیں شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تھا اوسکے عہد میں بارکزیون نے زور پکڑا پاینده خان بارکزئی مختار
کل بنگیا اور خاندان سدوزی پر وبال نے قدم بڑہایا بھائیونکی نا اتفاقی نے زیادہ تباہی ڈالی پاینده خان کی صلاح سے اکثر
سرداران درانی بتہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئے اس باعث ارکان سلطنت و سرداران قوم پاینده خان سے بیزار تھے
خصوص رحمت اللہ کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تھا زیادہ تر درپے خرابی پاینده خان کے ہوا اور
بادشاہ کو اس بات سے کہ وہ شاہ شجاع الملک سے مشورہ کرکے شاہ زمانکو معزول چاہتا ہے پاینده خانکے قتل پر آمادہ کیا چونکہ پاینده خانکو
بادشاہ کی مخالف ارادہ کی اطلاع ہوگئی تھی اور اسلیے فرزندان فتح خان وغیرہ نے گرشک اپنے اصلی وطن کیطرف بھاگ جانیکی صلاح
بھی دی مگر اوس دلاور سردار نے مغرور رہے عار سمجھ کر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نے ناعاقبت اندیشی کرکے پاینده خان ملقب
سرفراز خان بارکزئی قمر الدین خان امین الملک ہزار خان علیزائی محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردارانکو قتل کرادیا اس
دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل افغانستان میں فساد مچا فتح خان بارکزئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نے شاہ محمود اور اسکے بھائی
شاہ زمانسے منحرف ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نے قندہار اور غزنی کو زیر کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور سے یہہ خبر سنکر
اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت جری سپہ سالار سے مقابلہ کرنا پڑا اپنی فوج ہراول کی نمکحرامی سے مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور
درہ جگدلک میں لیجاکر محمود کے حکم سے آنکھونمیں میل پھیرکر نابینا کیا گیا اور وفادار خان وزیر جسنے قتل پاینده خانکی تدبیر کی تھی معہ بھائی کے
قلعہ بالاحصار واقع کابل میں قتل ہوا جیسا کیا ویسا پایا شاہ زمان کے گرفتاری کے بعد

شاہ محمود

فتح خان بارکزئی برادر کلان امیر دوست محمد خانکی تجویز سے تخت نشین ہوا اور اوسنے فتح خانکو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا
فتح خان نے دوست محمد خان اپنے چھوٹے بھائی کو ہمراہ لیکر امورات ریاست سنبھالنی شروع کیے

شاہ شجاع الملک

نے جو حقیقی رہائی شاہزادان کا متعاہد اعانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان مشہور وزیر احمد شاہ کی فواح خیبر سے بہت فوج جمع کر کے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسے قید کر لیا اور چاہا کہ بعوض شاہزادان اپنے حقیقی بھائیکے اوسکو نابینا کرے مگر شاہزادان نے اس گناہ کبیرہ سے منع کیا کیونکہ پہلے ہمایون اپنے حقیقی بھائیکے بدلہ مین محمود نے شاہ زمانکو نابینا کیا جسکا معاوضہ پورا ہو چکا تھا چار سال چند ماہ شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کر کے عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہو گیا تھا چڑھائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہو کر گرفتار ہوا تب محمود شاہ نے قید سے رہائی پا کر افغانستانکو اپنے زیر فرمان کر لیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروز الدین کو عطا کیا اتنے مین شاہ شجاع قید سے رہائی پا کر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹھے ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نے چند عرصہ تک شجاعت کر کے محمود کو آوارہ کر دیا الا آخر کو بعد بہت سے فسادونکے باعث روز بروز بگڑ جانی بارکزیونکو شاہ شجاع لاچار ہو کر شجاعت کو چھوڑ مستقل جگہہ سے بیدخل ہوا اور جہان موقع ملا ایدہر اودہر حملہ کرتا رہا ۱۸۱۳ء مین وزیر فتح خان نے عطا محمد خان صوبہ دار کشمیر پر اس سبب سے چڑھائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز اور محمود سے باغی تھا بعد لڑائیکے غالب آکر وزیر فتح خان نے عطا محمد خان کو قید کر لیا اور اوسکے بھائی غلام محمد خان نے لاہور مین جا کر حسب مرضی رنجیت سنگھ اپنے چھوٹے بھائی جہاندار خان قلعدار اٹک کو لکھہ بھیجکر سکھون پر قلعہ اٹک بیچ دیا چنانچہ اوسنے ایک لاکھہ روپیہ کے عوض قلعہ مذکور فروخت کر دیا ۱۸۱۳ء سے رنجیت سنگھ کے قبضہ مین اٹک سے شرقی ملک آگیا یہہ خبر سنکر وزیر فتح خان اور دوست محمد خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطے فوج لیکر روانہ ہوئے ۱۸۱۳ء رنجیت کی تیس ہزار فوج سے مقابلہ ہوا سکھون نے فتح پائی جب درانی واپس ہو کر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبد الجبار خان صوبہ دیرہ غازی خان پر شاہ شجاع نے بہمراہی شاہزادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کھائی اس عرصہ مین خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطے لینے ہرات کے چلی آتی ہے علاوہ اسکے شاہزادہ کامران نے اپنے باپ محمود شاہ کو اغوا کر کے اسبات پر آمادہ کر لیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین سے لیکر کامرانکو دیجاوے ان وجوہ کے واسطے وزیر فتح خان مع دوست محمد خان ہرات کیطرف روانہ ہوا دوست محمد خانکو جو اوسوقت بھی منصوبہ بازی مین یکتا تھا ہرات مین چھوڑ کر خود وزیر فتح خان مع دوست محمد خان اور حاجی خان کاکڑ فتح علیشاہ قاچار والی ایران کے تین لاکھہ لشکر سے لڑائی کیواسطے آگے کو بڑہا اور لڑائی مین فوج ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسری طرف ہرات کو دوست محمد خان نے مفتوح کر کے بصلاح فتح خان حاجی فیروز الدین کو اس حد پر کہ اوسنے بوقت آوارگی محمود شاہ کی اوسکی مدد نہین کی تھی قید کر لیا اور اپنی جبلی طمع سے حرم سراے شاہی کو بھی تاراج کیا اور علاوہ اس بیمروتی کے یہہ گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تھی اوسکا ازاربند جو قیمتی دو لاکھہ کا جو شاہزادہ نے پوشیدہ کر لیا تھا بواسطہ خواجہ سرایان جبر دوست محمد خان نے لے لیا اور عصمت پناہ نے اپنے بھائی کامران کے پاس وہ شلوار ازاربند کشیدہ بے عزتی اور بے پردگی کے استغاثہ کیواسطے بھیجدی کامران نے نہایت غصہ ہو کر بدلہ لینے کیواسطے قسم کھائی اور جب فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنے بھی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکھی کہ بوقت واپسی مین تمکو زندہ نہین چھوڑونگا اسی خوف سے دوست محمد خان بھاگ کر محمد عظیم خان کے پاس کشمیر مین چلا گیا شاہزادہ کامران نے جسکے دل مین پہلے سے ہی فتح خانکے جاہ و اقبال کا حسد تھا اس خیال سے کہ یہہ بے ادبی نسبت حرم سراے شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہے اوس دلاور سردار کو جو بیشمار فوج ایران کو ہزیمت دیکر خود بھی زخمی ہوا تھا بمقام ہرات نابینا کر دیا جب فتح خان وزیر بحالت کوری قندہار مین پہونچا تو محمود شاہ نے شاہ دوست کو اس حالین دیکھکر بظاہر افسوس کیا یہہ ظلم دیکھکر قوم بارکزئی خصوص پسران پایندہ خان نے جو بیست و دو صاحب عزم جوان تھے یہہ صلاح کی کہ شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزئی کا بالکل استیصال کر کے خاندان درانی سے کوئی بادشاہ نہونے دیوین اور سید میر واعظ کہ جو سادات صحیح النسب سے ہے اوسکو افغانستان کا بادشاہ بنا کر سب اوسکی اطاعت کرین

یہہ خبر جب شاہ شجاع نے پشاور مین سنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو قتل کر دیا سکنائے شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تھے یہہ حال دیکھہ کر شجاع سے بالکل برگشتہ ہو گئے اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نے ایسی حالت مین استقامت اپنی افغانستان مین مشکل سمجھکر ۱۸۱۸ء کو سلطنت افغانستان سے بیدخل ہو کر پنجاب کو آیا دوسری طرف شاہزادہ کامران نے بمقام حیدر خیل متصل غزنی وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا تھوڑی سمجھکر بڑی عقوبت اور ناخدا ترسی کے ساتھہ قتل کرا دیا اوسکے قتل ہوتے ہی سب افغانون نے خاندان سدوزئی کو ملک کا دشمن قرار دیکر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا محمود اور کامران اون سے عہدہ برا نہو سکے اور ہرات کو چلے گئے وہان چند عرصہ کے بعد محمود نے وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی سرداران پایندہ خان بارکزئی کے بیٹون نے کابل غزنی قندہار پشاور آپس مین تقسیم کیا کابل اور غزنی امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئی لیکن فی الحقیقت سبکا سرگروہ تھا ان فسادون مین سلطنت افغانستان کی یہہ صورت قائم ہوئی کہ اٹک سے شرقی ملک مع کشمیر رنجیت سنگھ نے دبائی اور بلخ شاہ بخارا نے اپنی سلطنت کے شامل کر لی اور امیران ملک سندھ بھی علیحدہ ہو گئے صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کے قبضہ مین رہی باقی افغانستان پر بارکزئی قابض ہو گئے شاہ شجاع بعد اخراج کے رنجیت سنگھ والی لاہور سے جواہر کوہ نور چھینوا کر ۱۸۱۴ء کو لودہیانہ کی چھاونی مین انگریزونکے پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نے رحم کھا کر چار ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کر دیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بو سمائی ہوئی تھی ہمیشہ ارادہ فتح افغانستان کا رکھتا تھا اس مراد سے بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگھ سے ہم صلاح ہو کر دونون نے بارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نے صرف چار ماہ کا زر پنشن پیشگی دینا کیا علاوہ اسکے اور کسیطرح کا دخل یا شمولیت اس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع رنجیت سنگھ کی صلاح سے براستہ ملک سندھ و امیران سندھ کو سیدہا کرتا ہوا قندہار مین پہونچ گیا تھا قندہار کو فتح کر کے قلعہ کو محاصرہ کر رکھا تھا امیر دوست محمد خان بعجلت تمام ایک فوج جمع کر کے قندہار مین آپہونچا کہندل خان وغیرہ سرداران قندہار بھی محصوری سے نکل کر اوسکی شامل ہوئے شاہ شجاع بعد مقابلہ کے شکست کھا کر ہرات کو گیا مگر آخر کو پھر کر ہندوستان مین واپس آیا

حال تسلط سکھان اوپر حصہ شرقی افغانستان

سکھون کی فرقہ سے وہ شخص جسنے شہرت پکڑی رنجیت سنگھ ابن مہان سنگھ تھا یہہ صاحب اقبال سردار ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا جب چھوٹا تھا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہو گئی تھی آخر صحت یاب ہوا الا اس عارضہ سے ایک آنکھہ جاتی رہی ۱۷۹۸ء مین شاہزمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب پر حملہ کیا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور سے واپس چلا گیا اوسوقت رنجیت سنگھ نے توپین اوسکی دریاے جہلم سے نکلوا دین اس خدمت کے عوض مین شاہزمان نے اوسکو اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کر لو اس عہد مین اجیت سنگھ وغیرہ لاہور پر قابض تھے رنجیت سنگھ نے اجازت شاہی کی دعویٰ پر اپنی اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کر لیا رفتہ رفتہ بزور شمشیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا گیا ۱۸۱۳ء مین اٹک کا قلعہ افغانوں سے خرید لیا ۲۰ جنوری ۱۸۰۹ء شاہ شجاع سے جو افغانستان سے بیدخل ہو کر آیا تھا رنجیت سنگھ نے ملاقات کی مگر بیمروتی اور طمع کی راہ سے جواہر کوہ نور جبراً اوس سے چھین لیا ایک موقع ۱۸۱۸ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سے مغرب قلعہ خیر آباد و جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ماہ نومبر کو پشاور مین پہونچا یار محمد خان بھائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلا کر خیبر کیطرف بھاگ گیا لیکن بعد واپسی فوج رنجیت سنگھ کے اوسنے پھر پشاور پر قبضہ کر لیا ۱۸۲۱ء مین قلعہ نوشہرہ لیا اور حکم دیکر اکوڑہ و دیرہ اسمعیل خانکا علاقہ دبا لیا ۱۸۲۲ء مین دوبارہ پشاور کیطرف بصلاح شارق سپہ سالار کے لشکر روانہ ہوا اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین ہری سنگھ کا لی

ہارا گیا اگرچہ سنگہ کی دلاوری سے محمد عظیم خان درانی بھاگ گیا اور ۱۷ مارچ ۱۸۲۳ء پیچہ پشاور سکھونکے قبضہ مین آیا ۱۸۲۶ء ضلع نہون مین فوج سکھان آئی ۱۸۲۹ء مین سید احمد صاحب ایک شخص ہندوستانی نے جہاد کا جھنڈا کھڑا کر کے علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کر لیا اوس وقت سے مقام ستانہ واقع دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریاے سندہ مجاہدونکا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید جنکو لوگ میانصاحب کہتے تھے بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیون کے سکھونکے ہاتھہ سے راہی ملک بقا ہوا اور اسکے بعد افغانستان کا حصہ شرقی جسمین اب پشاور اور ہزارہ اور دیرہ جات ہے قبضہ سکھان مین رہا مگر سواے پشاور کے اور اضلاع مین انکا مستقل قبضہ اور چھاونی نہین ہوئی پشاور مین بھی دوست محمد خان کے معاند بھائی سلطان محمد خان کو بداون علاقہ ہشت نگر و دوابہ کوہاٹ سکھون نے قابض رکھا اسی سلطان محمد خان نے اپنے منصوبہ بازی سے امیر دوست محمد خان کا ارادہ جہاد ہمراہ سکھان پورا نہونے دیا رنجیت سنگہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود دانائی اور دلاوری کے اوسکو زمانہ آیندہ کا فکر کچھہ نہین تھا اپنی زندگی تک نام کے ڈر سے نہین ہر طرح ساعی رہا الا ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکے کام آتا اٹک کے غربی اضلاع پر حملہ کرنیسے اوسنے بہت نقد مال اوٹھایا سواے خرچ زر کثیر کے ہری سنگہ دلاور سپہ سالار کا مارا جانا کسی اور نقصان سے کم نہین تھا اگر مہاراجہ مآل کار کو سوچتا تو اوسکی ریاست کیواسطے اٹک یعنی سندہ کا دریاے مغربی جانب معقول حد تھی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا اپنا مقولہ ہے

کہ ہری سنگہ نے میرے گلے مین اوستر اونکے مال پشاور ڈالدیا ہے

حال فوج کشی انگریزان سلطنت کابل یعنی مغربی افغانستان پر

تاہنوز ایسا مضبوط سبب جس سے غیر ملک کی ریاست مین دخل دینا مناسب اور ضروری سمجھا جاوے کوئی معلوم نہین ہوا الا اوسوقت جو امور باعث فوج کشی ہوئے وہ مختصراً درج کیے جاتے ہین جب سکھون نے افغانستان شرقی پر قبضہ کر لیا تو دوست محمد خان پشاور کو پھر فتح کرنا چاہتا تھا مگر چونکہ اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہین تھی اسواسطے شاہ ایران اور بخارا کے بادشاہ سے مددخواہ ہوا ایران مین بعد وفات فتح علیشاہ کے مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ تھا یہہ نوعمر بادشاہ اپنے باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو بدل پورا کرنا مانگتا تھا اور ایسا احتمال گذرا تھا کہ بعد فتح ہرات کے افغانستان پر دریاے اٹک تک ایرانیونکا قبضہ ہو جاویگا اور قبل اسکے ایرانیون نے شاہ روس کے دباو کے سبب سے شاہ انگلستان سے مدد مانگی تھی اور اس مراد سے کہ شاہ ایران اپنے ملک کو باہر کے غنیمونسے بچا رکھے نہ یہہ کہ خود باہر کے ملکون پر حملہ کرے انگلستان سے کچھہ زر نقد اور چند ولایتی افسر واسطے سکھانے قواعد فوج ایرانی کے امداد بھیجی گئی تھی اونسے قواعد سپاہگری سیکھکر فوج ایرانی اگرچہ روسیونکے مقابلہ کے لایق نہین ہوئی تھی الا بہر حال افغانستان والونسے بہتر تھی جب محمد شاہ نے ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تھی انگلستان چاہتا تھا کہ شاہ ایران فتح افغانستان کا ارادہ نکرے الا اوسنے حسب صلاح و ترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۱۸۳۵ء مین بدعوی ہرات و کابل و قندہار فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکے باہم روس و ایران کے اتفاق تھا اور اس یورش کے ارادہ مین ایلچی روس صلاح کار اور متقاضی اس امر کا ہوا اوسمین باعث جائے شبہہ تھی کہ روسیونکی مراد کچھہ اور ہوگی اوسی عرصہ مین سرداران قندہار نے جو دوست محمد خانکے بھائی تھے ایک معتبر اپنا پیغامبر شاہ ایران کے پاس بھیجا کہ وقت یورش اس طرف کے ہم تمہارے شامل ہوکر نادر شاہ کیطرح دہلی تک فتح کرتے ہوے جاوینگے یہہ کیل ہمی غرت سے بادشاہ نے رکھا اور عہد ہمراہ سرداران قندہار منظور کیا اگرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلیس صاحب ایلچی انگلستان سے کہتا تھا کہ یہہ معتبر دیوانہ ہے اصل مین ارادہ ہندوستان پر یورش کرنیکا شاہ ایران کو نہین ہے الغرض ماہ ستمبر ۱۸۳۶ء مین شاہ ایران نے ہرات کیطرف اپنا لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ کامران والی ہرات نے اپنا وکیل واسطے صلح کے بھیجا اور ایلچی انگلستان نے بھی منظوری صلح کی صلاح دی بلکہ اصرار سے کہا اگر ایلچی روس کے پہونچ جانے اور مخالف صلاح دینے سے نامنظور ہوکر غوریانکو فتح کرکے فوج ایرانی مقابل ہرات کے خیمہ زن ہوئی اس عرصہ مدت مین

دوست محمد خان والی کابل کی صلاح ظاہرا کچھہ نہین معلوم ہوتی تھی اسواسطے لارڈ آکلنڈ صاحب گورنر جنرل ہند نے میجر سکندر برنس صاحب کو کابل مین بھیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو گو دوست محمد خان کا ارادہ کچھہ اور تھا اوسنے بسبب پہونچ جانے وکیل ایرانی کے برنس صاحبکو ایک گول مضمونکا خط دیکر رخصت کیا بجواب اوس خط کے گورنر جنرل صاحب ہندوستان نے دوست محمد خانکو لکھا کہ واسطے صلح ہمراہ رنجیت سنگہ کے سرکار انگریزی مدد مناسب دیویگی اور تمکو بدستور اپنے ملک مقبوضہ پر بھی قائم رکھوگی الا اس شرط سے کہ افغانستان کے مغربی ملکونسے کچھہ تعلق نرکھو اس خط کا دوبارہ کوئی جواب نہ آیا اوسوقت ایسا قیاس کیا گیا تھا کہ اس یورش مین ہرات ضرور ایرانکے قبضہ مین آویگی اور سب مغربی ملک شامل ہوکر روس کے تابعدار ہو جاوینگے اور پہر ہندوستان مقبوضہ انگلستان کے ساتھہ مزاحمت کرنیکا احتمال تھا اس سبب سے ضرورت معلوم ہوئی کہ مغرب والون کے امورات مین کچھہ مداخلت کیجاوے حالانکہ شاہ روس باربار لکھتا تھا کہ اس فساد سے کچھہ ہماری مراد نہین ہے اور ارادہ ہند کا تو خود ناممکن ہے شاہ شجاع دعویدار اور حقدار تھا سلطنت کابل کا اور ایسا سمجھا گیا تھا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکے خواہان ہین اور اوسکے دوست بہ نسبت بارکزیونکے زیادہ اور زور آور ہین اور نیز رنجیت سنگہ کو جو اوسوقت دوست محمد سے لڑ رہا تھا شاہ شجاع کے ساتھہ دوستی تھی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگہ کے شامل ہونگے تو شجاع الملک کو آسانی سے افغانستان کی تخت پر بٹھا سکین گے اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کے تابع ہوگا اور مابین ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مراد سے ۲۶ ماہ جون ۱۸۳۸ء کو بمقام لاہور مابین ہرسہ فریق یعنی گورنمنٹ انگریزی اور رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہرسہ کیجانب سے دستخط کیا گیا اوس عہدنامہ کی رو سے ایک فوج انگریزی بنگال احاطہ سے کو دریاے سندہ کیطرف روانہ کی گئی اور وہان اوس سے کچھہ فوج پریزیڈنسی بمبئی کی بھی شامل ہوئی اس مدت کے مابین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر مین مصروف رہا چنانچہ ۲۴ تاریخ ماہ جون ۱۸۳۸ء کو حسب تعلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نے ہرات پر بڑی جوانمردی سے حملہ کیا لیکن نقصان کثیر اوٹھا کر شکست کھائی اور افغانون نے تلوار اوٹھا کر خندق سے اوتر انکو دور تک بھگا دیا مگر لشکر ایرانی نے پھر بدستور ہرات کا محاصرہ کر لیا تب ۱۰ جولائی سنہ مذکور کو مسٹر مکنیل صاحب ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹاڈرٹ صاحب کو بہ پیغام سے شاہ ایران کے پاس بھیجا کہ اگر ہرات پر اور دست اندازی ہوگی تو ہمین شاہ انگلستانکی ناراضی ہوگی یہہ پیغام والی ایران پر موثر ہوگا ۱۵ اگست کو اوسنے واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر ۱۸۳۸ء کو اپنے ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتھہ اوسنے کچھہ انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے اپنا ایلچی واپس بولا کر اوسکی عوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور عہدنامہ سرداران قندہار نامنظور کرکے انگلستانکو اطلاع لکھہ بھیجی اور چونکہ یہہ امر پانچوین مارچ ۱۸۳۹ء کو سواجب مشہور تھا کہ فوج انگریزی افغانستان آتی ہے تو ہمسے پایا جاتا ہے کہ شاہ روس کو فوج انگریزی سے کچھہ مزاحمت کرنا منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نے براستہ سندہ و بلوچستان امیران سندہ کے تمرد کو بزور شمشیر مطیع کرکے ۲۲ فروری ۱۸۳۹ء کو اونیس ہزار تین سو پچاس ۱۹۳۵۰ سپاہی نے اور چھہ ہزار فوج شاہ شجاع نے مقام سیوان سے براستہ درہ بولان قندہار کیطرف کوچ کیا اور بسبب کمی پانی کے بہت سی تکلیف اوٹھا کر چہارم ماہ مئی سنہ مذکور کو قندہار مین پہونچے وہانکے سردار بھاگ گئے اور ہشتم ماہ مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع بمقام قندہار دوبارہ تخت افغانستان پر بٹھایا گیا بعد قیام چھہ ہفتہ کے ایک بڑا دستہ فوج کا براہ ترنک غزنی کو روانہ ہوا اور سخت مقابلہ کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی ۱۸۳۹ء کی صبح کو سپاہ انگریزی نے دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سے اوڑا دیا اور شہر غزنی تسخیر کیا گیا دوست محمد خان یہہ حال سنکر حیران ہوا اور فوراً صلح کی درخواست کری الا چونکہ شرایط صلح سرکار انگریزی نے بیان کرین اونکو بسبب زیادہ سخت ہونیکے منظور نکر سکا اور مقابلہ سے عاجز آکر ترکستان کیطرف بھاگ گیا توپخانہ اوسکا لیا گیا اور فوج فتح یاب فتح کی ہمراہی لوٹتی ہوئی کابل مین داخل ہوئی اور سواے بعضے سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہوگیا بظاہر آثار امن کے جنرل سرجان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کے براہ اٹک کے براستہ ہندوستان کو واپس گیا اور کچھہ فوج کابل مین

واسطے استقبال شاہ شجاع کے چھوڑ دی گئی دوست محمد خان نے بخارا میں جا کر شاہ بخارا سے مدد مانگی تھی الا والی بخارا نے بجائے مدد کے
اوسکو قید کر لیا ماہ اگست ۱۸۳۹ع کو قید سے بھاگ کر اور کچھ فوج جمع کر کے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درہ غوربند انگریزی فوج
کو مقابلہ آرا ہوا گر دونوں دفعہ شکست کھائی تب لاچار ہو کر صرف ایک آدمی کے ساتھ کابل میں چلا آیا اور اپنے آپکو سپرد افسر فوج انگریزی کر دیا اور
وہ اسنے ہندوستان کو بھیجا گیا پیشگاہ گورنمنٹ ہند سے دو لاکھ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہو کر لدھیانہ میں رہنے کا حکم صادر ہوا بعد اوسکے
افغانستان میں تھوڑی تھوڑی لڑائی ہوتی رہی بماہ اکتوبر راستہ درمیان کابل اور جلال آباد کے افغانوں نے بند کر لیا تب ایک
دستہ فوج زیر کمان جنرل سیل صاحب واسطے کھولنے راستہ کے کابل سے جلال آباد کو بھیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کے بعد
جلال آباد میں پہونچ گیا الا وہان پھر محصور ہو گیا اس موقعہ پر سب افغانستان میں بغاوت کا جھنڈا اٹھا ہو کر ہر طرف سے فساد شروع ہوا
دوم ماہ نومبر ۱۸۴۱ع کو سر الگزنڈر برنس صاحب شہر کابل کے اندر مارا گیا اگر اوس وقت کمانیر فوج متعینہ کابل اوس مفسدہ کا تدارک کرتا
تو اسقدر دشواری پیش نہ آتی مگر وہ دو دلی میں پڑ جانے سے وہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا اور بیٹے محمد اکبر خان خلف دوست محمد خان کے دغاباز
وعدوں پر اعتبار کرنے سے یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ع کو چار ہزار پانسو لڑنے والے سپاہی اور بارہ ہزار بہیر کے لوگ
کابل سے ہند کیطرف روانہ ہوئے اونمیں سے بباعث پڑنے برف اور دغابازی محمد اکبر خان کی جلال آباد میں صرف ایک ڈاکٹر صاحب
زندہ بچکر یہہ حسرت افروز خبر لائے غزنی اور قندہار میں بھی فساد ہوا اور طرفہ بیوفائی یہہ کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز
افغانستان کا مالک بنانے آئے تھے وہ بھی جنرل ناٹ صاحب کی لشکر سے قندہار میں لڑا اگرچہ شکست پائی شاہ شجاع کسی
انتظام کے واسطے قلعہ بالاحصار واقع کابل سے نکل کر باہر جاتا تھا کہ دوست محمد خان کے جانب داروں نے کمین لگا کر اوسپر چند
بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین اور فورا مر گیا اس عرصہ میں بجائے لارڈ آکلنڈ صاحب لارڈ ایلنبرا صاحب
گورنر جنرل ہو کر ہندوستان میں آیا اور اوسکی دانست میں بسبب مارے جانے شاہ شجاع کے یہہ امر مناسب نظر آیا کہ
افغانستان کی سلطنت میں کچھ دخل نہ دیا جاوے [illegible] لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل ناٹ صاحب
قندہار سے جا کر اکبر خان کو کابل سے نکال دین اور قیدیان انگریز کو واپس لیا [illegible] قلعہ کو مسمار کرا کر فوج سرکاری واپس چلی آوے
چنانچہ ۱۵ ستمبر ۱۸۴۲ع کو بعد کئی لڑائیوں کے جنرل پالک صاحب کابل کو پہونچا اور جنرل ناٹ صاحب بھی بعد مسماری و خرابی قلعہ قلات
و غلزائی و کرشک و غزنی کابل میں داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سے قیدیان انگریز [illegible] تھا اور
ایک ہزار ماہوار پنشن لینا کر کے [illegible] قیدی انگریز جنرل صاحب کے لشکر میں پہونچا دیئے اور محمد اکبر خان کو کوہستان کابل سے پرے تک
بھگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کے نام سے انگریز دوبارہ حاصل کر کے کابل سے واپس ہوئے اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۲ع کو
پشاور میں پہونچے بعد ازان دوست محمد خان کو مع [illegible] رہا کر دیا [illegible] یہہ اسلامی ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان میں مشہور ہے گو تاریخی بیان اوپر لکھا گیا مگر افغانستان میں اسطرح مشہور ہے

کہ جب آمد آمد فوج انگریزی براہ قندہار افغانستان میں گرم ہوئی اور [illegible] فوج کثیر سکھان از راہ پشاور مشہور ہوا باستماع
ان اخبار کے شاعران فضول نے بزبان پشتو اور فارسی اس مضمون کے شعر کہنے شروع کئے کہ مسلمانون تلوار ہاتھ میں پکڑو
اور جہاد اختیار کرو کہ دونو طرف سے سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نے لوگوں کے دل پر اثر کیا اور علماؤں نے
نشانہائے سفید باندھ کر وعظ اور ترغیب جہاد کی وہ بدہ شروع کی بسبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خونریزی کیطرف مایل ہوا
ان بواعث سے فوج آمد قندہار کی مقابلہ کے واسطے چودہ ہزار سوار اور تین ہزار پیدل مسلمان علاقہ مقر و نواح غزنی میں جمع ہوئی

اور بعد سخت لڑائیوں کے انگریزون نے شہر غزنی مفتوح کیا اور غلام حیدر خان بالاحصار غزنی سے بذریعہ طناب اوتر کر قوم وردگ
میں جا پناہ گزین ہوا جو فتح غزنی بارہ روز تک افغان انگریزون سے لڑتے رہے اس عرصہ میں شاہ شجاع الملک نے سرداران غلزائی اور
دیگر سرداران قوم کیطرف خط بھیجکر طلب کیا اور سبکو فہمایش کری کہ انگریزونکو اس ملک سے کچھ غرض نہیں ہے صرف میری
کمک کیواسطے آئے ہیں بعد انتظام کابل پشاور کی راہ ہندوستان کو واپس جاوینگے [illegible] کرنیکے واسطے یہہ بھی
کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کے راستہ پشاور پر حملہ کر کے سکھوں سے ہمکو چھڑا دینگے یہہ خبر سنکر لوگوں کو [illegible] تسلی ہوئی [illegible] شاہ شجاع کے
آنے سے خوش بھی ہوئے اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول کری اور شرکت لشکر اپنے اپنے گھرون کو گیا ان لڑائیوں میں شاخ
اندر قوم غلزائی کے بڑے ملک اپنے قوم کے لشکر کے سرگروہ سمیان سکندر خان و بخشی خان و سردار [illegible] و عبد اللہ خان و جلال خان
تھے اور شاخ ترکی قوم الیفا میں مرتضے خان و میرزا خان و ملکان سلیمان خیل و مہتر موسی و کوشحال [illegible] اور قوم وکیین عطا و اناز خان
واکرم خان و میر عالم خان سرغنہ تھے اور فارسی بابونکا سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی او رنجیبا [illegible] تھا بعد رفع فساد
غزنی شجاع الملک بہمراہی فوج انگریزی کابل کو گیا اور دوست محمد خان بہمراہی چارسو سپاہی کے کوہستان کیطرف بھاگ گیا اور
محمد اکبر خان ولیعہد اوسکا بھی ترکستان کی طرف چلا گیا شیر علی خان اور محمد امین خان بھاگ کر علاقہ [illegible] میں پناہ گزین ہوئے
شمس الدین خان اور محمد افضل خان اور سلطان خان قوم غلزائی میں بترغیب بغاوت کیواسطے [illegible] شجاع الملک
کی معرفت شیرین خان دوست محمد کو بحیلہ اور فریب [illegible] کابل میں طلب کیا [illegible] انگریز [illegible] ظاہر کیا جب
دوست محمد خان گرفتار ہو کر ہندوستان کیطرف بھیجا گیا تب قوم بارکزئی اور [illegible] غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد کے
تھے [illegible] ہوئے [illegible] آرام کے بعد دفعۃً فساد [illegible]
[illegible] امیر دوست محمد خان کی گرفتاری [illegible] اکبر خان اور [illegible]
اس ہنگامہ کے ہوئے [illegible] لوگ جو مشہور کرتے ہیں کہ شاہ شجاع نے [illegible] عبد اللہ خان [illegible] لوگری
مہتر موسی خان اور عزیز خان و محمد شاہ خان ملکان غلزائی [illegible]
تمہاری گرفتاری کی فکر میں ہیں تمکو بھی گرفتار کر کے مثل امیر دوست محمد خان کے جلاوطن کرینگے [illegible]
بے اختیاری سے ناراض ہو کر سمجھا تھا کہ انگریز حکومت کو اپنے ہاتھ میں رکھینگے [illegible] یہہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ حکم سرکار
کمپنی اور جانفے ملک شجاع کا تیسرے یہہ امر کل افغانوں میں اہل غرضوں نے یہہ مشہور کر دیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہے کہ عورات
منکوحہ و غیر منکوحہ [illegible] اور چونکہ افغانوں میں آزادی عورات مثل قتل ناگوار [illegible]
عورات افغانی کی آمد و رفت کیمپ انگریزی میں باعث زیادہ تر غیرت اور خرابی اور کینہ توزی اور تنفر طباع مخلوق کی ہوئی اور [illegible]
شہر کابل میں متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کی مشہور ہے اونمیں بدون اطلاع افسران اعلی چند سواران رسالہ
انگریزی کے گھوڑے باندھے تھے اس زیارت کے اکثر باشندگان نواح کابل معتقد تھے جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسے
وقت میں محمد شاہ خان جہادخیل نے ایک روز صبح اوٹھکر مشہور کیا کہ آج رات خواب میں یہہ بزرگ مجھکو کہتا تھا کہ باوجود موجود ہونے
اسقدر میرے مرید مسلمانوں کے پھر بھی میری مزار کی اسقدر بے ادبی ہوئی ہے اب فورا تلوار پکڑ کر ان دشمنوں کو ملک سے نکالدو فتح تمہاری ہوگی
اس خود تراشی بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہو گیا اکثر فوج سرکاری کابل میں تباہ ہو گئی [illegible] برنس صاحب مارے [illegible] باقی ماندہ
جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تھے انہیں محمد شاہ خان وغیرہ خانان غلزائیوں نے [illegible] قوم اور دیگر [illegible]

انگریزی فوج سے لب برف پڑنیکے جنگ کرکے غالب آئے اور محمد موسیٰ خان سلیمان خیل نے غزنی کیطرف آکر ہنگامہ شروع کیا اور بہت لڑائیون کے بعد انگریزونسے کہا کہ تم شہر چھوڑکر کابل کیطرف یا قندہار کیطرف چلے جاؤ تمہاری مزاحمت نہین کرینگے جب امن اقرار اعتبار پر انگریزی فوج باہر نکلی تب افغانون نے حملہ کیا اور غزنی مین برف بہت پڑی تھی جسکی سبب سے سپاہ انگریزی لاچار ہوگئی اور بہت نقصان اوٹھایا جو قتل سے بچے وہ پکڑے گئے اور قیدیان گرفتار شدہ نے تا روز رہائی بہت تکلیف اور سختی اوٹھائی بعد فراغت غزنی کی سب لوگون نے خصوص قوم غلجائی نے کابل کیطرف چڑہائی کی محمد موسیٰ سلیمان خیل اور سرانداز خان اور بہاول خان ترہ اور محمد شاہ خان وعزیز خان جبار خیل اپنی اپنی قوم کے سرگروہی مین اس لشکر کے افسر تھے اور وزیر محمد اکبر خان خلف امیر دوست محمد خان ترغیب دہندہ اون سبکا بیشتر تھا جب شاہ شجاع سردار شجاع الدولہ خان کے منصوبہ سے مارا گیا تب سوائے بارکزئیونکی ریاست کے لایق نہین تھا بعد رفع فساد کابل جیسا کہ اوپر لکھا گیا امیر دوست محمد خان رہائی پاکر اپنے ملک مین واپس آیا اور بدستور حکمرانی کرنے لگا اس یورش کی مخالف نتیجہ کے سبب سے انگریزونکا نام افغانستان مین بدنام ہے بعد اس فساد کے مغربی حصہ مین بارکزئیونکا تسلط رہا لا ہرات ۱۸۶۳ء تک شاہزادہ کامران ابن شاہ محمود سدوزئی کی قبضہ مین تھی اوسکو وزیر یار محمد خان علیکوزئی نے ۱۸۴۲ء مین قتل کرکے اپنا قبضہ کرلیا جب وہ مرگیا سردار سید محمد خان اسکا بیٹا اپنے باپکا جانشین ہوا جب اسکے دماغ مین خلل پڑا اور ملک مین بے انتظامی ہوگئی تب عیسیٰ خان کو ہی ہرات پر قابض ہو گیا جسنے سردار سلطان احمد خان ابن سردار محمد عظیم خان برادر زادہ امیر دوست محمد خان نے باعانت شاہزادہ ایران نے لئے علاوہ افغانستان کی بلخ اور نیز قندز کو جو بخارا سے جنوب کیجانب کوہ ہندوکش سے شمال دریائے جیحون کے کنارہ پر واقع ہے ۱۸۵۰ء مین سردار محمد افضل خان سب سے بڑے فرزند اور امیر دوست محمد خان نے بزور فوج فتح کیا اور باوجود ناراضگی رعایا اور فساد چھوٹے چھوٹے رئیسان میمنہ اور سرپل اور شیر خان ملک پر قبضہ قایم رکھا ہوا ہی امیر دوست محمد خان والی کابل نے ۱۸۵۵ء کو تازہ عہدنامہ سرکار انگریزی سے کیا جسکا مضمون شمول ہمراہی عہدنامجات سے کیا جاویگا مختصر مطلب یہہ کہ مین گورنمنٹ انگریزی کا ہمیشہ دوست رہونگا اور اوسکے دشمن کو اپنا دشمن سمجھونگا اور اسیطرح سرکار انگریزی نے بھی رابطہ اتحاد کو اوسکے ساتھہ مضبوط کیا شروع ۱۸۶۲ء مین مسمی عبد الغفور خان تیمنی کے سردار نے جو ملک غور سے علاقہ تیورا کا رئیس تھا عداوت خانگی کے باعث سے اپنے ایک رشتہ دار کو ساکن علاقہ فرہ کو قتل کردیا فرہ کا مضبوط قلعہ قندہار اور ہرات کی راہ مین واقع ہے محمد شریف خان ولد امیر دوست محمد خان حاکم قلعہ مذکور کو اس بدعت سردار تیمنی سے طیش ہوا اور اوسنے اپنے باپ دوست محمد خان سے عبد الغفور خان کو سزا دینے کی اجازت چاہی امیر دوست محمد خان نے کچھہ تامل کے بعد اجازت دی جب اس ارادہ کا حال سلطان جان والی ہرات نے سُنا تو اوسنے حجت اور اعتراض کیا اوسکی بی بی جو امیر دوست محمد خان کی دختر تھی ہمراہ اپنے فرزند شاہ نواز خان کے ہرات سے فرہ کو بدین غرض گئی کہ آپس کے خاندان مین لڑائی فساد نہو جب اوسکی ملاقات محمد شریف خان سے ہوئی تو یہہ خبر مشہور ہوگئی تھی کہ امیر صاحب کی دختر کے التماس کے سبب سے عبد الغفور خان پر عفو کیا گیا چنانچہ اس خبر کے سننے سے اوس سردار نے اپنے ہمراہیونکو متفرق اور منتشر کردیا تب محمد شریف خان نے ناگہان شب کیوقت کوچ کرکے عبد الغفور خان پر حملہ کیا اور اوسکو لاچار حملہ کرنا پڑا اسباب ملک اوسکا محمد شریف خان کے قبضہ مین آگیا عبد الغفور خان اپنے مربی سلطان جان کے پاس چلا گیا شروع ماہ مارچ مین سلطان جان نے واسطے اعانت عبد الغفور خان کے سبزوار کیطرف جو ہرات اور فرہ کے مابین ہے کوچ کیا اوسکے ہمراہ آٹھہ ہزار فوج آئی اور تین توپین اور سوائے اسکے تنکیہ سپاہ بہت تھی یہہ سپاہ مقام خاکستر گاہ مین پہونچی جو فرہ سے سات ہی چار میل کے فاصلہ پر ہے اوس وقت سردار سیف اللہ خان نوجوان فرزند امیر دوست محمد خان کا قلعہ فرہ مین تھا اور اوسکے پاس جمعیت یہہ تھی چار کمپنی سپاہ پیادہ قوائی اور دو سو خیل اچی یعنی زنبورچی اور دو سو اور چار سو جیوٹی توپین لیکن دروازہ قلعہ کے خانان فرہ کی اختیار مین تھے بعد محاصرہ دو ہفتہ کی روز کے خانان مذکور مین سے محمد خان عید خیل جبار خان نورزئی اور محمد خان اچکزئی نے دروازہ

قبول دے دئے تب سیف اللہ خان کو سیف چھوڑکر مجبور قلعہ دیدینا پڑا جو مستورات قلعہ مین تھین محفوظ رہین اور سپاہ سے ہتیار لیکر باہر نکالدی گئی یہہ ناخوش خبر دوست محمد خان کو بمقام جلال آباد پہونچی اونہون فوراً قندہار کے اونچے اونچے آدمیون کو خط لکھکر محمد امین خان کی اطاعت کا حکم دیا اور خانان جلال آباد و کابل غزنی اور علاقہ کوہستان کو مع سعادت خان لال پورہ والہ کے تنبیہ کیا کہ اپنی اپنے ہمراہیون کو لیکر نوکری کیواسطے حاضر ہوجاوین اور خود بعد کچھہ توقف کے جو پہونچ نہ سکتا تھا قندہار کیطرف کوچ کیا اور نہم تاریخ جون ۱۸۶۲ء کو گرشک مین پہونچا سولہوین جون کو دریای ہلمند سے عبور کرکے بے مقابلہ سید ہا فرہ کو کوچ کیا چند عرصہ سخت محاصرہ کے بعد امیر افضل خان حاکم قلعہ نے ۹ ماہ جون سلطان کو فرہ امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا بعد حصول اصل مطلب کے امیر دوست محمد خان نے اپنی جرأت جبلی سے از راہ تسخیر ہرات مصمم کرکے ہرات کیطرف عنان عزیمت کو پہیرا سلطان خان کی فوج جو فرہ کو آتی تھی پیچھے ہٹ گئی ۲۰ جولائی کو امیر دوست محمد خان کی فوج نے شہر ہرات کا محاصرہ شروع کیا ایام محاصرہ مین فریب اور دغا بہت کچھہ ہوئی اور ایک دوسرے کی فوج سے آدمی برگشتہ ہوکر جانے لگے ابتدا محاصرہ مین امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی بی بی نے جو بڑی لیق تھی وفات پائی اور ششم اپریل ۱۸۶۳ء کو سلطان جان خود بھی فوت ہوا اکثر لوگ اشتباہ زہر دہی کرتے ہین بعد اوسکے بھی دوست محمد خان اس ارادہ پر قائم رہا کہ ہرات کو مفتوح کرین کچھہ عرصہ تک شاہ نواز خان والی ہرات مرحوم کا فرزند دلاوری سے اوتارہا لیکن آخرکار ۲۷ مئی ۱۸۶۳ء کو امیر دوست محمد خان نے سخت حملہ کیا اور بسبب دغابازی سپاہ قلعہ دار کے ہرات پر تصرف کرلیا اس فتح کی خبر ناہنوز اچھی طرح مشہور نہوچکی تھی کہ بتاریخ نہم ماہ جون ۱۸۶۳ء مطابق ۱۲۸۰ ہجری امیر دوست محمد خان نے بمقام ہرات وفات پائی بعد اوسکے امیر شیر علیخان جسکو باپ نے ولیعہد کیا تھا حکمران ہوا شیر علیخان محمد شریف خان کو ہرات مین چھوڑکر خود مع شاہ نواز خان جو بطور نظر بند قید تھا کابل کو واپس ہوا فی الحال بجائے امیر دوست محمد خان اپنے باپ کی امیر شیر علی خان گدی نشین ہوئے مگر اور بھائی اس سے مخالف ہین سب سے پہلے محمد اعظم خان والی خوست اور علاقہ کورم نے شیر علی خان کی حکومت پر اعتراض کرکے دعوی کیا کہ محمد افضل خان جو اوسکا حقیقی بھائی اور سب فرزندان امیر مرحوم سے بڑا ہی مستحق ریاست اوسکو سمجھنا چاہیے شیر علیخان کو یہہ بات ناگوار گذری جب محمد اعظم خان کھولی بندون باغی ہو بیٹھا شیر علیخان کے فرزند نے بہمراہی محمد رفیق خان فوج کشی کرکے علاقہ خوست اور کورم مقبوضہ محمد اعظم خان مفتوح کرلیا اور محمد اعظم خان بسبب ناراضگی اور بیدلی فوج اپنے مقابلہ نکرسکا لاچار جان بچانی فرض سمجھکر سب مال واسباب چھوڑکر جریدہ ڈیڑھ سو سوار کے ساتھہ علاقہ کوہاٹ سلطنت انگریزی کے حدود مین پناہ ڈھونڈنے آیا میجر جیمس صاحب کمشنر قسمت پشاور نے ملاقات کرکے حسب ایماء گورنمنٹ پنجاب بہت تپاک سے اوسکی مہمانی کی اور گورنمنٹ کی منظوری سے راولپنڈی محمد اعظم خان کے رہا پس تا تصفیہ فساد خانگی تجویز ہوئی اور بطور مہمانی اول ڈیڑھ سو روپیہ ذریعہ اور جب سوار کم کردئے تو پچاس روپیہ یومیہ سرکار انگریزی سے واسطے محمد اعظم کے مقرر ہوئے تا ہذا الیوم راولپنڈی مین فروکش ہین جب محمد اعظم خان کو شیر علیخان اسطرح آوارہ کرچکا تو محمد افضل خان کیطرف جو بلخ کا حاکم تھا توجہ کری وہ بھی ترکستان سے کوچ بکوچ کابل کیطرف چلا آیا تھا بمقام دشت سفید ہر دو لشکر ہراول کے مابین چند جنگ واقع ہوئی مگر محمد افضل خان جبر سے سپہ سالار اور اوسکی فوج بھی آراستہ تھی نیزہ آزمائی کی میدان مین مغلوب نہو سکا تب شیر علیخان نے صلح کا پیغام بھیجا چند شرایط خفیف کے ساتھہ صلح منظور کی اور بمقام مزار شریف ہر دو برادران نے حلف مصحف مقدس کیا کہ ان شرایط کے مخالف کوئی امر نہین کیا جاویگا جب اسطرح عہد پر سوگند قوی مضبوط ہوچکا دوسرے روز ملاقات کے واسطے اونکے ڈیرہ پر آیا شیر علیخان نے عہدنامہ پر سر طاق رکھکر عہد شکنی کری اور محمد افضل خان کو گرفتار کرکے قید کرلیا اوسکا بیٹا مفرور ہوکر شاہ بخارا کے پاس مدد خواہ گیا اس عہد شکنی سے تمام افغانستان مین شیر علیخان کی بدنامی کے سوا اعتبار اوٹھہ گیا اور محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان وغیرہ چند برادران شیر علیخان سے بیزار ہوکر خود مختار بن بیٹھے اور فوج کشی کی طیاری شیر علیخان کررہا ہے دیکھا چاہیے اس خانگی فساد کا انجام کیا ہوگا مگر عنوان ناقص معلوم ہوتے ہین کل آمدنی افغانستان مغربی کی بمع علاقہ بلخ محاصل آیا ہی (

سے کے ساتھہ محصول سوداگری وغیرہ ملاکر سالانہ تقریباً ایک کروڑ کی ہے انمین پچاس لاکھہ تو کابل قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کے اور پچاس لاکھہ ہرات سے کے مع توابعات اوسکے سے کے اور باقی بلخ وغیرہ واگرچہ اراضی پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باجھہ کی بے انتظامی مشہور ہے اور تقریع حقوق مالکان اراضی کیواسطے صرف قبضۂ شمشیر ہے مال سوداگری کے محصول مین زیادہ سختگیری اور بے تدبیری ہے اگر انصاف کے ساتھہ ہر طرح کے محاصلات کا انتظام شایستہ کیا جاوے تو رعایا کی آسودگی کے سواے رقم آمدنی کو بھی دو چند کر سکتی ہے واسطے داد رسانی رعایا کی حکام نے افغانستان مغربی کے علاقہ مین واسطے فتوی شرعی قاضی مقرر کئے ہین اور اگرچہ بظاہر یہہ مشہور ہے کہ بموجب حکم قرآن شریف فیصلہ پاتی مین مگر حقیقت مین اوس طرفکی رعایا سے حال سنا گیا تو معلوم ہوا کہ قاضیون پر نگرانی حکام کیطرف سے براے نام ہے قاضی جی نے جس طرف سے شکم پری کری اوسکے مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہیے ++

حصہ مشرقی افغانستان کا

بعد یورش انگریزانکی بھی قبضہ سکھان رہا لاجب ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے وفات پائی تو سلطنت سکھانکا اوج بھی اوسکے ساتھہ ختم ہوا رنجیت سنگہ کے بعد بیٹا اوسکا کھڑک سنگہ جو کم ہمت تھا اور سادہ لوح تھا گدی نشین ہوا جسکو کنور نونہال سنگہ نے قید کیا اور خود مالک بن بیٹھا ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین کھڑک سنگہ مر گیا اور اوسی روز نونہال سنگہ بھی باپ کے جلانیسے فارغ ہوکر شہر کو آتا تھا ایک دروازہ کے گرنیسے باعث لگنے ضرب شدید کے مر گیا اوسکی والدہ رانی چند کنور کو شہزادہ شیر سنگہ ولد رنجیت سنگہ نے بصلاح دہیان سنگہ وزیر کے مسند نشین ہونی نہ دی اور خود والی ہوا بعد اوسکے ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ خود بھی لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ سندہانوالیانکے ہاتھہ سے قتل ہوا اور دہیان سنگہ وزیر بھی اوسی روز مارا گیا پھر تو فوج خالصہ مین ایسی نااتفاقی ہوئی کہ جس سکھہ سردار نے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا اوسنے جیسے چاہا مروا ڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ کنور پشورا سنگہ سردار جواہر سنگہ وغیرہ کئے سردار آپس کی لڑائیون مین نوبت بنوبت مارے گئے آخر کار بصلاح رانی چندو والدہ دلیپ سنگہ کی راجہ لعل سنگہ تو شیخانیہ پر بعہدہ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بھی اپنی جانکا خوف تھا اسواسطے دربار مین مشورت ہوکر انگریزون سے تجویز لڑائی کی ٹھہری اور فوجکو حکم ہوا کہ فیروزپور کیجانب کوچ کرے ۱۱ دسمبر ۱۸۴۵ء کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سے خالصہ جیکی فتح بولاتے ہوئے دریاے ستلج بھی پار ہوگئی یہہ ناگہانی خبر سنکر پیشگاہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند سے ۱۳ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصراً یہہ ہے فوج سکھون نے برخلاف عہدنامہ مورخہ سال ۱۸۰۹ء دریاے ستلج سے پار اوتر کر جنگ عبور کیا اس سبب سے علاقہ اینروی ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا

حال قبضۂ انگریزان چونکہ افغانستان کے حصۂ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبہ پنجاب ہوا

لہذا مختصراً ذکر ضبطی پنجاب مناسب نظر آیا جب سکھونکی طرف سے اسطرح ناگہان عہد شکنی ہوئی تب جسقدر جلد ہو سکے ممکن تھا نواب گورنر جنرل اور سپہ سالار ہند نے افواج ضروریکو جمع کرکے مقابلہ کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلۂ ذیل ہوئی کہ اون چارونمین سکھونکی شکست ہوتی رہی اول جنگ مدکی یہہ لڑائی ۱۸ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی اور ستر ضرب توپ سکھونکی انگریزون کے ہاتھہ لگین دوم جنگ فیروزشہر ۲۱ دسمبر سنہ صدر کو یہہ لڑائی راجہ لعل سنگہ سے ہوئی اور اوسمین ستر ضرب توپ سکھہ میدان مین چھوڑ گئے سوم جنگ مقام آلی وال جو ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگہ سے ہوا اور اس لڑائی مین بہت سکھہ دریا مین ڈوبے اور مرے اور پچاس توپ انگریزونکی قبضہ مین آئین چہارم مقام سبراون ۱۰ فروری سنہ مذکورہ کو لڑائی واقع ہوئی جسمین سکھون نے بالکل شکست پائی سردار شیام سنگہ اٹاری والہ بھی اسی لڑائی مین مارا گیا واضح رہے کہ سکھون کے آپسمین نااتفاقی اور پھوٹ کی سبب سے انگریزونکو فتح نصیب ہوئی ورنہ یہہ ممکن نہین تھا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کے ایسے عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہو جاتے الغرض بعد شکست

سکھان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوئے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ ابن رنجیت سنگہ نے بسبب اس فساد کا سرکشی فوج سکھان ظاہر کرکے عفو تقصیرات چاہی عذر اوسکا مقبول ہوکر ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکھا گیا جسکے بموجب بعوض خرچ لڑائی اور گستاخی ملک جالندہر دوآب اور کشمیر و ہزارہ مع دیگر پہاڑی ملکونکے سرکار لاہور سے گورنمنٹ انگریزی نے لیکر باقی تمام ملک پنجاب دلیپ سنگہ کو چھوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک ریزیڈنٹ صاحب لاہور مین مقرر ہوا اور چند صاحبان اسسٹنٹ ریزیڈنٹ اضلاع مین واسطے انتظام اور امن کے بھیجے گئے چنانچہ افغانستانکے حصہ شرقی مین بمقام پشاور جارج لارنس صاحب اور بمقام بنون و ڈیرہ جات ہربرٹ ایڈورڈس صاحب ناظم اور حاکم ہوئے بعد اوسکے ۱۸۴۸ء کو ایک بڑا بلوہ ملک پنجاب مین واقع ہوا اول تو دیوان مولراج نے ملتان مین فساد کیا اور دو صاحبان انگریز کو مار ڈالا اور پھر چتر سنگہ نے ملک ہزارہ مین سرکشی کری اور جب پشاور مین سپاہ سکھہ نے بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نے کوہاٹ مین سلطان محمد خان بارکزئی کے پاس پناہ لی تھی صاحب موصوف سلطان محمد خانکے محسن اور آزاد کنندہ یعنی سر ہنری لارنس صاحب کے بھائی تھے سلطان محمد خان نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ کو بتاریخ ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء سکھونکے حوالہ کر دیا اور کرنیل ہربرٹ ایڈورڈ صاحب ملتانکی تسخیر مین با انتظام تمام مشغول رہے اسی بلوہ مین بھی سواے ملتان کی چار بڑی سخت لڑائیان ہوئین کہ جنمین ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء کو اخیر لڑائی مین بمقام گجرات سکھونکو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راول پنڈی شیر سنگہ و چتر سنگہ از خود افسران فوج انگریزی کے حضور مین حاضر ہوگئے بعد رفع فساد فتنانی کے بموجب اشتہار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء تمام ملک پنجاب مع حصۂ شرقی افغانستان سلطنت انگریزی مین داخل ہوا کمپنی کا ٹھیکہ فسخ ہوکر ۱۸۵۸ء سے ملکہ کوئن وکٹوریا شاہزادی انگلستان ہندوستانکی فرمانروا ہوئین۔ افغانستانکے حصہ شرقی مین فی زمانہ دو قسمت اور پانچ ضلع مین اور ہر قسمت مین ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ایک صاحب ڈپٹی کمشنر اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتے ہین کل آمدنی سالانہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً بیس لاکھہ روپیہ کی ہے

حال انتظام سرحد و اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصۂ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی یعنی قسمت ڈیرہ جات اور پشاور کے مغربی و شمالی حدود پہاڑونمین کل آزاد قومین آباد ہین اور انگریزی عملداری سے پہلے وہ لوگ میدان ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تھے مدت مدید سے کچھہ بباعث تعصب مذہبی اور زیادہ تر اپنی جبلی طینت کی سبب سے اس ملک مین غارتگری اور راہزنی کرتے چلے آئے مین گورنمنٹ انگریزی نے اونکی حملہ اپنے علاقہ سے صرف اسطرح روکی ہین کہ بوقت وقوع کسی نمود بدعت کے اونکی پہاڑونکے اندر فوج بھیجکر مفسدونکی سرزنش کی گئی اور واسطے آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر کیا گیا ضلع پشاور علاقہ یوسف زئی کی شمالی اور شرقی پہاڑونمین قوم حسن زئی اور متعصب وہابی ہندوستانیونکو جو مقام ستانہ اوپر نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرار گزین ہوتے ہین چند مراتب فوج کشی ہوئی ۱۸۵۸ء مین جب ستانہ برباد کیا گیا میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب کی یورش ہوئی تو اوسکے بعد قوم امازئی اور قوم جدون سے عہد لیا گیا کہ ان آوارہ ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد ہونے نہ دینگے کہ جس سے رعایا سرکار انگریزیکو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ پھر بسبب شہ دہی قوم امازئی و جدون کے اوس قسم کی ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بے گناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینا شروع کیا جسکے تدارک کیواسطے ۱۸۶۳ء مین ایک دستہ فوج کا زیر حکم بریگیڈیر جنرل سر نویل چیمبرلین صاحب براستہ درہ امبیلہ پہاڑونکے اندر بھیجا گیا ۲۶ اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوئی آہن بہیر اور سواتیہ نے بھی حملہ کیا آخر کار بہت سی لڑائیون کے بعد فوج امبیلہ

دیعلوہ ملکا جلا دیا گیا او جملہ بہنر والون پر چند برغمال اس اطمینان کیواسطے کہ آئندہ یہہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکر سکین لیکر فوج انگریزی
واپس آئے اور اسیطرح قوم مہمند پنڈ بائی اور موسی زئی نے جو دریاے سوات کے کنارہ چپ و راست کے پہاڑون مین ملحق حدود سرکاری
آباد ہین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا بمقدور تکلیف پہونچانیسے دریغ نہین کیا تھا ماہ جنوری ۱۸۶۳ع مین اونکے سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا
نتیجہ دیکھکر اطاعت قبول کی ۱۸۶۳ع قوم مہمند شاخ یوسف زئی موسی زئی وغیرہ نے بسر کردگی سلطان خان فرزند ستانخان اطپورہ کی سرحد پر بہت
جرات سے مزاحمت کی اور ایک دستہ فوج انگریزی نے اونکو پیچھے ہٹا کر پس پا کردیا آخرش سردار محمد علیخان ولیعہد امیر شیر علیخان والی کابل نے جا کر
سعادت خانکو گرفتار کرلیا اور جہت آئندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سے لیکر مشرق کو خشکان تک قوم آفریدی جگہ جا اقوام
آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سے بھی وارداتین بہت ہوتی ہین کئی دفعہ کی سرکوبی سے کچھہ سیدہی ہوگئی مگر تاہنوز کبھی پرخاش رکھتی ہین وہ درہ
جسمین سے کوہاٹ اور پشاور کا رستہ اونکے پہاڑون کے بیچ سے ہی او سمین انکی مزاحمت زیادہ تر موثر ہوسکتی ہے قوم آفریدی کی عاداتمین
خوش خوئی کے ساتھہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سے جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ و اکثر بازار حد محروسہ سرکاری سے قوم اورکزئی
بستی ہین زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے قوم وزیری اور بھٹنی سے جنوب قوم شیرانی نے بھی چند عرصہ سرکاری علاقہ
سے مزاحمت رکھی مگر فی الحال وہ صاف اور چپ مین ضلع ڈیرہ غازیخان کے مغربی پہاڑونمین اقوام بلوچ ہے قوم مری زیادہ تر
فتنہ انگیز ہے واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑونمین ہمسایہ ہین اکثر سادہ لوح بیعلم کینہ توز زود رنج ناعاقبت اندیش
اور ضعیف ہین اس قسم کے لوگونپر آشتی زیادہ کارگر ہوتی ہے مگر بعضے مواقع پر برعکس اوسکے فوراً سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین
عموماً دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ قومین جنکی آمد و رفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپاری وخرید فروخت ضروریات رہتی ہے دوسری
وہ شعبے جنکی آمد و رفت کم رہتی ہے جب سرکاری علاقہ مین باہر کی سرحدی لوگون کی جانب سے کوئی واردات از قسم سرقہ یا قتل وغیرہ
سرزد ہو تو سب سے پہلے عہدہ دار سرکاریکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہے مجرم اس جرم کا کون قوم اور شعبے سے ہے یہہ امر اگرچہ
اندر پہاڑ کے عیان ہوتا ہے مگر جاسوس کی بابت اونکی نسبت جبتک کامل اطمینان چند مختلف بیانون سے نہو سکی اعتبار کم کرنا چاہیے بعضے
دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کرتے ہین جب یہہ امر متحقق ہوچکا کہ فلانی قوم کا مجرم تھا تو اسبات کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اوس قوم
کے بہیر کی آمد و رفت ہمارے علاقہ مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوے تو اوس قوم کے لوگ ہمارے دعوی کی ایفا بذریعہ
حاضری مجرم یا واپسی مال مسروقہ یا جیسے انصاف کو مطلوب ہو کر دینگے جب یہہ صورت ہو تو بذریعہ پیغام اوس قوم کے ملکانکو اطلاع
دیجاوے کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی بیگناہی سمجھتے ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہو کر عدالت مین بابت
اوس الزام کے اپنی صفائی کراوین ورنہ بعد میعاد مذکورہ کے اوس قوم کی بہیر آمد و رفت سرکاری علاقہ سے بیک مطلق بند کیجاویگی
جبتک جرم سے بریت نہ حاصل کریا دعوی کی ایفا نہوا گر اوس میعاد مقررہ کی اندر کوئی صورت نکرین تو فوراً اونکی بہیر مسدود کرکے جو آدمی اوس قوم کا ملے اوسکو
بطور یرغمال کے گرفتار کرکے مال جو بہیر کا ملے قرق کیا جاوے تا وقتیکہ وہ لوگ دعوی عدالت کو قبول کرکے مال یا مجرم یا معاوضہ مجوزہ حاکم ادا کرین اکثر معاملاتمین
تجربہ سے یہہ طریق کارگر معلوم ہوا دوسری صورت یہہ ہو کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہو جسکی آمد و رفت ہماری علاقہ مین کم ہو یا بقدر رہے تو بقول جامی ع
کہ جبل حبیل نار و شکست پہ چپ چاپ اوس مجرم کی قوم کا جو آدمی یا بہیر ہو اوسکو پکڑ کر بطور یرغمال رکھا جاوے اور پھر قوم کیطرف پیغام بھیجا جاوے کہ جبتک
تم مال یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کرو گے تو یہہ مال مسروقہ تمہارا نیلام ہو جاویگا اور یرغمال بھی بند رہیگا یہہ تجویز آخری گو بعضے حاکم
پربیتی ہین اور نظاہر اس سے فایدہ واپسی مال کا نکل آتا ہے مگر حقیقت مین مخلوق کوہی کی طبایع سے غیر موافق اور نیز مشہور ہے کہ یہی انتظام سلطنت
انگریزی سے مخالف ہے کیونکہ یہہ بے اسطرح کی ناگہان گرفتاری سے ہر گر طعن و عیاری اور ظلم کا نسبت عدالت کی کرتے ہین جہانتک ہو سکے اوس قوم ماخوذ کو معقول

معقول کرکے پہر خواہ جبراً ہو یا قصہ لیا جاوے مگر اونکو مہلت پیشی عذرات اور صفائی اتمام ضرور دینی چاہیے تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کے
باہر کے لوگونکے دلپر یہہ بات نقش ہو جاوے کہ عدالتہاے سرکاریکو بروقت انصاف نزدیک سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اس بات کا یقین
ہوجانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہے کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام ہین اور سرحدی انتظام ایسا نازک ہے کہ ہر مقدمہ و وقوعہ مین خاص
غور کیساتھہ انجام ہونا چاہیے جن اقوام کے ساتھہ عہد ہوچکا ہے اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کے عملدرآمد کیا جاوے وہ عہدہ دار جنھون نے
سرحدی انتظام مین تجربہ کیا اس امر مین متفق ہونگے کہ اگر مجرمان کوہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے تو انتظام سرحد مطلق
نہین ہوسکیگا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص ہین جب پہاڑ مین جا کر بیٹھہ رہے تو خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہے اسواسطے اوس
مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجھنی چاہیے مگر اسمین اتنا خیال رہے کہ سب سے پہلے مجرم کی اوس شاخ کے آدمی ماخوذ کیجاوین جنکا تعلق
اوس سے ہو اور اونکی نیکی بدی کا اثر اپنے پر موثر سمجھین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جوابدہ سمجھی جاوے تاکہ اس دباو ذمہ داری مشترکہ سے
وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجھین کہ بہت آسانی کے ساتھہ سرکاری محمد الیقین ہمسے مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اوس فایدہ کی جگہ جو غارتگری
اور سرقہ سے ہو نقصان پہونچاویگی واسطے حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک کی فرقہ بعضی وارداتین کبھی کبھی ایسی سنگین او نازیبا سبب جہالت
سرحدی لوگونکے وقوع ہو جاتی ہے کہ جنکے انتقام اور آیندہ کے اطمنان کیواسطے منظوری سوپریم گورنمنٹ قوم مجرم کی پہاڑی ملک کے اندر فوج
لیجا کر اونکو سزا دینیکی ضرورت ہوتی ہے تاکہ لوگ یہہ سمجھکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی کی حکمت سے اپنی سلطنت محروسہ کی
حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینیکی توفیق رکھتی ہے الا اسطرحکی فوج کشی دقت طلب ہے تاکہ سوا امراوس قوم مجرم کے
اور لوگ ناحق دشمن نہ بنائے جاوین اور نیز اوس فرقہ مدعی علیہ و دیگر اقوام ہمسوانہ کو باعث اوس فوج کشی کا محض پاداش جرم اپنی کا سمجھا جاوے
فی الحال ایسے سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے جہت روکنے حملہ بیرونی اور انتظام اندرونی سرکار کی جانب سے اضلاع سرحد مین بمقام
پشاور سب سے بڑی چھاونی فوج جنگی معین ہے جہان میجر جنرل بھی رہتا ہے اور بمقام کوہاٹ اور بنون اور مردان و ڈیرہ اسمعیل خان اور راجنپور
ضلع ڈیرہ غازیخان مین بقدر ضرورت فوج پیدل اور سوار مع توپخانہ اور اضلاع کے مقامات متصل مین پولیس کا انتظام ہے علاوہ انکی واسطے
روک اور سرکوبی پہاڑی لوٹیرونکے دامن کوہ سرحدی مین بمواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان
قوہی کا تعاقب کرتے ہین اور درہ آمد و رفت سارقان کو روک رکھتے ہین تاکہ مجرم گرفتار کیئے سے بچ نجاوین یا مال مسروقہ نہ لیجا سکین اس قسم کی چوکیا کو
بزبان مروجہ پوستہ کہتے ہین اور لاریب انسے فایدہ حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کماہیر سرحدی کی نگرانی کامل رہے خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان
سرکار و نیز دیگر اخراجات ضروری جو اس حصۂ شرقی افغانستان مین ہوتے ہین آمدنی اوس ملک سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستانکی
سلطنت کے حساب مین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اوس ملک کی اندرونی ہی حفاظت نہین کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنی کی واسطے
ہندوستانکے مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملہ ہندوستان پر اسی رستہ باہر کے غنیمون نے کئے لاکن فی الحال اسطرحکا خطرہ مغربی
جانب سے تخیل نہین ہے اب ہندوستانکے بادشاہ ایسے عیاش اور بیخبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی دروازہ کی پاس پہونچے تب شہنشاہ کو بزم چھوڑ کر رزم کا خیال
آوے بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آیندہ مین مغربی جانب و عقلمند بادشاہونکی سلطنت ہو جاویگی موقع سرحد مولف کی رائے مین پنجاب
کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستانی سرحدی بہت اچھی موقع پر واقع ہے اگر کبھی وہ زمانہ آوے کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سے یورش کا
خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع بے تقویت مقابلہ کے واسطے بہت اچھا ہے کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوار گذار سے سختی اور تکلیف کا کوفت کیا ہوا
جب ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اس طرف کی تازہ دم فوج اوسکا ہی تنگ گھاٹیون کے بیچ بآسانی کامیاب ہوسکیگی دوسرے
موقع پر عند الضرورۃ پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہند سے کمک اور رسد اپنی فوج کے واسطے بہت جلد

اور بآسانی تکلیف میسر ہو سکے گی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچانا اور تا دم ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب نا ممکن کے ہوگا پس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کی تقویت کرنی باہر کی ملک گیری سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑ کر اور مغرب کے حدود پر جا وین جیسا کہ بعض لوگون کا منشا ہے بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہمارے واسطے وہ فصیل سی مغرب بجانب کمی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہی حال ہوگا جیسا کہ غنیم کو اوس طرف کے آنے سے ہوتا البتہ ہمارے حدود ہندوکش شمالا اور کوہ سیاہ جو ہرات سی مغرب ہے غربا ہو جاوے پھر باہر کے دشمن کو اس سرحد سے بھی اوس سرحد پر آنا زیادہ دشوار ہوگا اگرچہ اون حدود کے اندر چند عرصہ مشکل ہوگا مگر آخر کو ترقی تجارت جو ایشیا کو چک اور دیگر ملکون مین پھیلائی جا سکتی ہے اور نیز اور امور رفاہ عام سے دنیا کو بڑا فائدہ پہونچے گا مگر یہ امر انصاف قبول نہین کر سکتا اور گورنمنٹ کو منظور ہے کہ ناحق مغربی ملک پر دخل کیا جاوے الا اگر اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی اطراف سے آکر دخیل ہونا چاہے تو تب اوسے اوس ملک پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہے کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کے ماتحت رہا ہے اگر اوس دعوی کی پیروی گورنمنٹ انگریزی فی الحال نہین کرنا چاہتی

اخیر مین ایک فہرست چوکیات یعنی پوست ہاے سرحدی درج کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سواے ضلع پشاور اور دیگر چھاونی ہاے کلان کی صرف پہاڑی سارقانکے مسدودی کیواسطے سلسلہ کوہ کے ملحق کوہاٹ سے لیکر ڈیرہ غازی خان تک کسقدر چوکیات اور اونمین سپاہ ہے

واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اس سے زیادہ فوج بیرونی چوکیات مین متعین ہے

فہرست چوکیات بقید نام ضلع و چوکی و تعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب: شمشیر	فوج کشادہ پنجاب: سنگین	اونس پاسوکہ: سوار	اونس پاسوکہ: پیادہ	تعداد کل: شمشیر	تعداد کل: سنگین	کیفیت
۱	کوہاٹ	بہادرخیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	تاڑہی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	باڑا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	لاچی	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گداخیل	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۷	ایضاً	گرست	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمدزئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کرنل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب: شمشیر	فوج کشادہ پنجاب: سنگین	اونس پاسوکہ: سوار	اونس پاسوکہ: پیادہ	تعداد کل: شمشیر	تعداد کل: سنگین	کیفیت
۱	بنون	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰	
۲	ایضاً	گومتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴	
۳	ایضاً	کورم	۹	۱۰	۲	۰	۱۱	۱۰	
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۰	۴	۷	۴	
۵	ایضاً	جانی خیل	۵۳	۵۷	۲	۰	۵۴	۵۷	
۶	ایضاً	ہنوردی	۹	۱۴	۹	۳	۹	۱۴	
۷	ایضاً	نوچی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۸	ایضاً	دالی	۰	۰	۹	۴	۹	۱۳	
۹	ایضاً	خیرخیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۷۰	
۱	ڈیرہ اسمعیل خان	درہ بین	۰	۰	۶۰	۴۷	۶	۴	
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۴	۰	۴	۱۳	
۳	ایضاً	ملازئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۴	
۴	ایضاً	کوٹ نصرت	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۵	
۵	ایضاً	ٹانک	۴۲	۴۷	۱۰	۰	۵۲	۴۷	
۶	ایضاً	تتور	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۷	ایضاً	ڈبرہ	۰	۰	۸	۷	۸	۷	
۸	ایضاً	گومل	۱۸	۴۲	۲	۰	۲۰	۲۲	
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۸	
۱۰	ایضاً	سونی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰	
۱۲	ایضاً	درابن	۴۲	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲	
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸	
۱۴	ایضاً	چودہوان	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۱۵	ایضاً	کوٹ تگا	۰	۰	۴	۸	۳	۰	
۱۶	ایضاً	کوروالی	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۷	ایضاً	دولت والہ	۰	۰	۶	۰	۶	۰	

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب: شمشیر	فوج کشادہ پنجاب: سنگین	انوس بامعرکہ: سوار	انوس بامعرکہ: پیادہ	تعداد کل: شمشیر	تعداد کل: سنگین	کیفیت
۱	ڈیرہ غازیخان	گنگھیر	·	·	۴	·	۴	·	
۲	ایضاً	چوبی	·	·	۴	·	۴	·	
۳	ایضاً	ڈزڈز	·	·	۴	·	۴	·	
۴	ایضاً	باطل	·	·	۴	·	۴	·	
۵	ایضاً	نورپور	·	·	۸	۲	۸	۸	
۶	ایضاً	جہودی	·	·	۱۶	۷	۱۶	۷	
۷	ایضاً	منگروٹھہ	۲۴	۵۸	۴	·	۲۸	۵۸	
۸	ایضاً	چوکھہ بڈھو	·	·	۵	·	۵	·	
۹	ایضاً	دھوداد	·	·	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	بھنڈووالہ	۸۳	۲۵	۱۸	·	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگری	۸۳	۲۲	۳	·	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	ہستی	·	·	۵	·	۵	·	
۱۳	ایضاً	کرم کاہول	·	·	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	علی گوشی	·	·	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	نیماپانی	·	·	۱۳	۶	۱۳	۶	
۱۶	ایضاً	محمدپور	·	·	۸	۵	۸	۵	
۱۷	ایضاً	رودہ کابتول	·	·	۱۷	۶	۱۷	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴	۲	·	۵۱	۴	

ہرات جسکو پورانی کتابون مین ہری کابل سے کچھہ کم پانسو میل مغرب خندق اور دوہری شہرپناہ مضبوط کی درمیان پچاس ہزار آدمیونکی آبادی ہے
غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سے پٹا ہوا چوک گنبذ کے تلے آبادی اس شہر کی پشت مین ایک پشتہ کے واقع ہے بدین سبب
دور سے نظر نہین آتا اکثر پارسیان اور درانی افغان اسمین آباد مین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہے مغرب مین تخمیناً ڈیرہ منزل
کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہے اس سے غریب افغانون کی حکومت
اور آبادی نہین ہے اوس پہاڑ کی مشرقی دہار وغیرہ اطراف سے رود پانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتا ہے ہرات سے
اچھے قالین اور مسند اور توشک اور کرکی اور خر بائی برگ اور کرکی نیم تنی نا بافتہ بطور نمدکی قالبی مع آستین اور قنا ویرو دیگر پشمینہ
و ابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتے ہین اور السی کی سن سی پارچہ تانگہ بہت عمدہ بنتا ہے اور غدک نخی بھی بہت مشہور
کہ ہرات سے کشمیر اسپہ اور بزغنج اور ہینگ اور زر شک و سماق و تخمن وغیرہ اسی علاقہ کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے اور ابریشم بھی
یہان کیڑون سے بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چونے کے معدن ہرات مین بڑی عمدہ و سفید چیز ہے اور نمک بلکہ ابی
ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر سرمۂ اصفہانی سے بہتر ہے پیداوار زرعی ہر قسم کا مشہور ہے میوجات
سب افغانستان مین سے ہرات کی اول نمبر ہین خصوص انگور خوشت قسم کا بتلاتے ہین کپاس ہرات کی امریکہ کے برابر

سنی جاتی ہے اور گندم بغایت اعلی قسم کا پیدا ہوتا ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادہ فلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت
و دربیان کرتے ہین **ذکر دیگر قصبجات مشہور** کابل مین جلال آباد و لال پورہ پشد چہار باغ سلطان پور بالہ باغ و لیتہ سنبر خنکی خریزہ
مشہور ہین دیہہ بچی بی بی ماروزیمہ کلکان قرہ باغ آغاز سرائے خواجہ سرائے شکر درہ کاہ درہ استالپ استرغچ چاربکار پرزہ
یغمان دیہہ مزنگ گذرگاہ دیہہ پوری قلعہ قاضی بنگی سبد ان لال اندر گبھہ سنگ شیو کی بنی حصار چہار آسیا لوش گانگار
درغون شہر دیہہ نوباغ سلطان خوشی پیواڑہ و شلوزان ہونی باد خواد شانہ پاو خد اور وغانی بیر کی بیرک بیر کی راجان سجاوند
چیخ وغیرہ غزنی مین روضہ کلاتی منگو اشالیز ورزرتاہ سنگ رباط کلال گولر دیز سر دیہہ پٹ مل سر روضہ نانی وغیرہ قندہار مین کلات
نلزائی دیہہ خواجہ بابا ولی دیہہ ماسرس سیروان سر دیہہ پاشمول کا غانک قرض مزرعہ زاکر گرشک فراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات مین ابیض فرہ سبزوار او بجہ ہرناباد کوتر خان پورہ اشکیوان میمنک سیا ہوشان زندہ جان غوریان کوہستان
وغیرہ مشہور ہین ندیان مشہور افغانستان مین چھوٹی موٹی ملاکر بہت ہین انمین سے زیادہ تر مشہور دریاے سوات و دریاے پنجکوزہ
رود باجوڑ اور کابل مین دریاے کونڑ دریاے نعمان سرخ رود دریاے غوربند رود لوہگر رود میدان چہچہ مست وغیرہ غزنی مین رود غزنی
رود سر بچہ نہار وغیرہ یہہ تینون ملکر آب ایستادہ ناوتر کی مین پڑتے ہین قندہار مین ترنک رود ارغسان ڈھوری لوڑہ رود ارغنداب
دریاے ہیرمند خواہ ہلمند رود ارغشان وغیرہ یہہ سب ندیان زرہ کی جھیل مین جو سیستان کے درمیان تخمیناً ایک سو میل طول
ہوگی سوگرتی ہین ہرات مین فرہ رود خاش رود دو گر وغیرہ مین ان دریاونکا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچھلیان بھی عمدہ قسم کی
ہوتی ہین حالی تجارت افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھہ ایران سے
بھی ہے اون اشیاء عامہ کی تفصیل مین جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اسطرح ہے معدنیات سے سونا
چاندی لاجورد سرب لوہا سرمہ گندھک ہرتال پھٹکری جو ون نمک شورہ لوسا در نیلا تھوتھا مومیائی نرانک وغیرہ نکلتا ہے
انمین سے بعضے ملک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر کی تجارت کے واسطے لیجاتے ہین میوہ جات وغیرہ نباتات سے
رودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تماکو برنج میوہ جات سے کشمش سونیز آلو بخارا پستہ خوبانی انار انگور ناشپاتی سردہ بادام
پستہ توت خشک زرشک اور بزغنج وکاکوتی وغیرہ اشیا یہ اشیا تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین انمین سے مجیٹھہ علاقہ شنگریا
اور مقر اور ناوہ ترکی اور توخی اور کتہ واز اور لوہگر اور نواح غزنی اور علاقجات قندہار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو
زرعی زمین مین نالیان کھود کر بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑے اوسکو ہمیشہ پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے
محفوظ رہنے کی اوسکو خاک پوش کر دیتے ہین اور شروع بہار مین وہ خاک اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے
تب اوسکو تیسری سال یا چوتھی آخر موسم خزان مین اوکھاڑ کر بیوپاریونکے ہاتھہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پچار روپیہ کا اور
سات روپیہ کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا تمام ہند مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کی بہت ہی اور ہینگ یعنی انگوزہ
جس بوٹہ سے نکلتی ہی وہ خود رو ہے اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور فرہ کی شکل اور قدرس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند عموماً تین فٹ سے چھوٹا ہوتا ہے
اگلے روز اسکی شاخونکو بچہ اور تھوڑی سی آرائش کر آتے ہین اور یا اوسکی بیخ کے آس پاس کھود کر ایک بالشت نیچے کاٹتے مین اور اوسپر سے پھل بناکر
دوسرے دن اوس ترشی اور کاٹنے مثل افیون کی شیر نکلکر بطور پیشگی ہینگ کی روٹی بنجاتی ہین اور اوسکو اوتار کر بعد جمع کرنیکے بیوپاریونکو ہاتھہ
فروخت کرتے ہین گر خالص ہینگ بہت کم آتی ہے اکثر لوگ اسمین آمیزش نخود یا سنگ اور جو ابرق کی قسم دے سائیدہ کرکے
لاتے ہین حیوانات مین سے گھوڑے گوسفند جنگلی اول بہت قد رمند اور گوشت ملذذ ہے سگ شکاری گربہ خانگی اچھا اور خوبصورتی

باتون والی رنگ برنگ تجار لوگ لاتے ہین گھوڑے اکثر ہرات اور خشن ہمینہ اور اطراف خراسان زمین اور ترکستان مین زیادہ قابل سوداگری پیدا ہوتی ہین بلوچ گھوڑونکی اور سیدان پشین بھی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے اور سنگ سبز دارفرہ گرم سیر سے لاتے ہین

تفصیل اشیار قابل تجارت بیرونی جو افغانستانمین بنتی ہین

سیلاوہ یعنی بڑا لنبا چھورا تلوار مگر اول کی قسم کی نہین ہوتی ہر کلٹہ بڑی بڑی برگ کرک ابریک عشتری برگ حرمائی پوستین بزرگو سفندی کرک جو بکری جیب سے بنتا ہے قالین ہراتی گلیم نمد جراب دستانہ پشمی وابریشمی کپڑا روئی کا اون کا قبنا دینگ کلاہ اچھی اچھی چلمن چقچی کلابتونی وسادہ ظروف مسی پیچ جس سے حوڑی وبوتل وغیرہ بنتی ہین انمین سے پوستین وچخچہ ویا چکمہ برک شتری وادنی پٹو ہندوستانکو بہت آتے ہین ہراتی قالین ہندوستان مین ایرانی کہلاتے ہین ایک قالین پر چھہ یا آٹھہ آدمی کام کرتے ہین بنانیوالی سے دس روپیہ ہراتی جو برابر آٹھہ سکہ سرکار انگریز کے ہوتا ہے فی گز مربع لیا جاتا ہے اور ہندوستانمین دس پورہ روپیہ مین بکتا ہی چھوٹی مسندی نمد سات روپیہ سے پندرہ روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین افغانستانمین باہر سے عموماً یہہ مال آتا ہے یورپ سی ہشت دھات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ کپڑا اونی روئی کا یعنی بانات ململ لٹھہ خاصہ وغیرہ اور بخارا سے ریشمی پارچہ جات کنارہ وغیرہ دیگر اور روس سے سنجاب کلابتون مسمون وغیرہ ہندوستانسے کپڑا رولیکا اور ریشمی گلبدن کمخواب وغیرہ اور مخمل نیل ڈیرہ غازی خان اور ملتان اور سندہ سے گرم مصالح وروہ اشیا رجو پنساری بیچتے ہین اور ایران سے قالین اسپ اور ظروف وغیرہ آتے ہین محصول اوس مال پر جو باہر سے آوے فیصدی ڈہائی روپیہ مقرر ہے جسکو چھل یک کہتے ہین الا در اصل اس زیادہ لیا جاتا ہے کاروان کی بڑی راستے افغانستانمین آنیکے یہہ ہین ایران سے بلدان ومشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مشرقی سے بخارا و مغرب بخارا اسنجاراو اور مرو اور مرعات ہوکر ہرات کو ترکستان مشرقی سے بخارا ہوکر شی بلخ اور خلم ہوکر افغانستانکو چوتھا پنجاب سے پشاور ہوکر کابل کو پانچوان سمندر سے اور سندہ سے براستہ درہ بولان قندہار کو چھٹا پنجاب سے ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر براستہ درہ گومل غزنی اور قندہار کو افغانستان مغربی سے جن درونکے راستہ سوداگر دریائے سندہ یعنی اباسین کیطرف آتے ہین اونمین سے بڑے درونکی تفصیل یہہ ہے درہ بولان درہ گومل اور درہ پند سامنی ڈیرہ اسمعیل خان کو درہ کورم محاذ بنونکی درہ تھاہندہ اور آبخانہ پشاور کی جانب شکارپور واقع ملک سندہ سی قندہار براستہ درہ بولان چارسومیل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لنبا ہی اور سال بھر کھلا رہتا ہی اکثر جگہہ اوسکا عرض ویکا سو گز ہی اس درہ کی راستہ قافلے کے تین دشمن ہین قوم مری بلوچ اور قوم کاکر و ترین افغان کراچی کو افغانستانسے یہہ چیزین آتی ہین مجیٹھہ بیس لاکھہ ہزار کی ہینگ بیس ہزار ریشم ایک لاکھہ اسی ہزار اون دنبہ کی اکتیس لاکھہ پچاس ہزار کی گھوڑے نو لاکھہ بیس ہزار کی میوہ ڈیڑہ لاکھہ کی بولانکی راہ سے اون اور ہینگ کم آتی ہی جو قافلہ یہہ چیز لاتا ہی وہ قلات خوجہ دربر مگر ہوکر آتا ہی سال مین دو دفعہ دنبون کی اون تراشی جاتی ہی ہزارہ جات اور دیگر تمام افغانستانکی کوہستانی علاقونمین بسبب کثرت رہا ہی گوسفندان اون سفید اور خود رنگ کی بیحد اور بہت زیادہ ہی کراچی سے بمبئی ہوکر انگلستانمین جاتی ہین اور قدر مند ہونیسے اسکی آمد بہت ہوگئی ہی بتراہ پرگنہ ہرات اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوی تو بارہ آنہ اور بروقت کاٹنی کی ایکروپیہ چار آنہ اگر اودہار یعنی قرض لیجاوی تو ایکروپیہ چار آنہ فی من قندہار سی قیمت دینی پڑتی ہی اڑتالیس من قندہار کا کرایہ جاوی خرید سے قندہار تک بارہ روپیہ آٹھہ آنہ ہی اور اسیقدر قندہار سے کراچی تک لگتا ہی ڈیرہ اسمعیل خانسے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنی تک تین سو تیتیس میل کا راستہ ہی اور غزنی سی قندہار قلات غلزائی ہوکر دوسو بیس میل ہے اس درہ کی رستہ قافلہ کی قوی رہزن مسعود وزیری اور قوم زلی خیل شاخ احمدزئی وزیری ہین زیادہ تر اور عموماً آمد ورفت اس راستہ پر سوداگران پیوندہ کی ہی درہ بند مین شیرانیونکا بھی خطرہ ہی درہ کورم کی راستہ تھوڑی سوداگر آتے ہین یہہ راہ کاروانکی واسطے پرخطر ہی قوم کابل خیل اور حسن خیل شاخ اتمان زئی وزیری اور قوم طوری ہمیشہ مسافر مالدار اور قافلہ کی گھات مین

رہتی ہین بدون بدرقہ اعتباری اور مضبوط اس راستہ مال لیکر چلنا گویا اپنے آپسے دشمنی کرنے ہین کابل اور بخارا کو پشاور سے راستہ درہ تاہترہ اور آبخانہ اور خیبر کا جاتا ہے یہہ تینون راستہ بمقام ڈکہ شامل ہوجاتے ہین پشاور سے کابل ایکسو دئی اور بخارا بامیان ہوکر آٹھہ سو میل چارسو چالیس روز کا راستہ ہی خیبر کی درہ کو راستے قافلہ نہین جاتا کہ قوم آفریدی کاروان کے سخت دشمن اگر محافظت کیواسطے روپیہ بھی لیوین توبھی لوٹ لیتے ہین اور امیر کابل اب انکو کچھہ روپیہ نہین دیتا دوسرے درون مین سے درہ تاتیرہ مین قوم ملاگوری اور آبخانہ مین ترک زئی مہمند رہتے ہین اگرچہ یہہ مردود قوم دل سے مال حرام کے پرہیز کرتے ہین الا سعادت خان اعلی پورہ والا اپنے انتظام سے ان درونکو کھلا رکھتے ہین اور انمین سوار اور پیدل سی محصول لیا جاتا ہے پشاور سے کابل کو ان درونکا راستہ سال بھر اونٹ چلنے کی قابل رہتا ہے لیکن قافلہ اکثر ماہ جنوری وفروری مین نہین چلتی کابل اور خلم کے درمیان براستہ درہ سب سی اونچی جگہہ حاجی گگ اور کالو اور دندان شکن ہی جب کاروان یا مسافر یہان پہونچے تو رسد ہمراہ لیجانی پڑتی ہے

تفصیل تجارات سالانہ جو پشاور کے درونکے راستہ ہندوستان اور افغانستان کے باہم ہوتی ہے

اول ہندوستان اور پنجاب سے ان درونکی راستہ بارہ لاکھہ چھہ ہزار مال اس تفصیل سے جاتا ہے روئی اور اونی وریشمی کپڑا ولائتی یعنی یورپ اور ہندوستانی پانچ لاکھہ اور دس ہزار کے موٹا کپڑا پنجاب سے ایک لاکھہ چالیس ہزار کا شکر تری اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا نیل ملتان اور ہندوستان سے ایک لاکھہ پچھتر ہزار کا باقی چیزین یہہ ہین کمخواب وغیرہ اور سونیکی تار اور سوئی کی ہیٹی تولکی اور چرم اور پانبزار اور گرم مصالح اور وہ چیزین جو پنساری بیچتے ہین انگریزی روئی کا کپڑا ململ لٹھہ وغیرہ بخارا کو لیجاتے ہین شکر تری اور نبات کے لیجانیسے بہت فائدہ ہوتا ہے دوم افغانستان سے ان درونکی راستہ پندرہ لاکھہ ستر ہزار سالانہ اس تفصیل سے مال آتا ہے ریشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا آٹھہ لاکھہ سونا اور چاندی کی تار سچے اور جھوٹے اسی ہزار کے گھوڑے اور ٹٹو ترکستان سے ایک لاکھہ کے بادام وکشمش کابل سے دو لاکھہ پچاس ہزار کی تلہ وطلا چار لاکھہ چوبیس ہزار کا باقی چیزین اکثر یہہ ہین سنجاب اور سمور روس اور چرم روسی بخاری کابلی فنادیر لومڑی اور بھیڑ کی پوستین چغہ اور برک شتری میوہ خشک اور تر اور لکڑی عمارتی مجیٹھہ اور ہینگ یہہ واخر الامر کی چیزین پشاور مین تھوڑی آتی ہین اصلی فیروزہ اکثر نیشاپور سے نکلتا ہے اور افغانستان کے راستہ آتا ہے مصنوعی فیروزہ ہرات اور قندہار مین خاک سبز سے بنائے جاتی ہین

ذکر اقوام تجارت پیشہ تجارت کے ساتھہ تجارونکا ذکر لازم سمجھہ کر کیا جاتا ہے

افغانستانکے باشندون مین سے فارسیان کابل اور ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غرمیت افغان قندہار کی مشہور اور صاحب ہمت سوداگر ہین یہہ لوگ دور دور کے ملکون مین تجارت کیواسطے جاتے ہین خصوص فارسیان اپنے پیشہ سوداگری مین زیادہ وہ محنتی مگر دکان فروش ہین افغانستان کے لبنے چغہ اور پوستین پوش اور عمامہ بند سوداگر سوائے ملک ہند کے ملک روس اور ایران اور ترکستان مین اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم مین بھی دیکھے جاتے ہین اوس ملک مین مال تجارت کی آمد برآمد کی سبیل بذریعہ باربرداری شتران اور قاطران اور یابوان اور خرگاوان کی ہے زیادہ تر ذکر کے لائق تجارون مین سے وہ اولوالعزم فرقہ سوداگران کا ہے جنکو پیوندہ کہتے ہین یعنی کوچی لوگ مین جنکی ایک جگہہ مستقل سکونت نہین ہوتی پیوندونکے پاس بہت اونٹ ہین اونمین سے کوئی بڑے سوداگر اور کوئی چھوٹے ہوتے ہین جو دولت مندون سے لیکر فروخت کرتے ہین زیادہ تر مشہور فرقہ انکے پانچ ہین جو شروع موسم خزان مین افغانستان مغربی سے میدان کو آتے ہین اور پھر بہار سے موسم مین پہاڑکو واپس جاتے ہین اس تفصیل سے پہلی قوم ناصر پیوندی جنکے چار فرقے ہین گاووال گوسفندان وال تاجر یم مال والہ اور ناصر دولت مند جو سردار ہین اس قوم مین سے تخمیناً پانچ ہزار آدمی مع سولہ ہزار شتر کے آتے ہین دوسری قوم ہروئی اٹھارہ ہزار اونٹ لاتی ہے تیسری قوم میان خیل شاخ لوحانی چودہ سو آدمی چھہ ہزار شتر چوتھی قوم دوتانی چھہ سو آدمی چار ہزار اونٹ پانچوین نیازی سٹی اور

کندی چھہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سے میان خیل پوانے سوداگر ہین اور سب سے پہلے انھون نے تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندہ کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم حراٹی اور دوناٹی دولتمند ہے اور دور کے ملکون کی تجارت مین پھرتے جاتے ہین عادت انکی یہہ ہے کہ موسم سرما ہندوستان کی طرف تجارت کیواسطے جاتے ہین اور گرما مین افغانستان مغربی اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا ہے اسطرحسے کہ تابستان مین ملک سلگر علاقہ مصر مین کروئی لگاکر مع اہل عیال اور مال مویشی وفالتواری چھوڑ کر مال اور حصہ ہندوستانکو واسطے فروخت بخارا اور ہرات وقندہار وغیرہ ونواح کو لیجاتے ہین مال مویشی اونکے میدان غزنی اور تعلقات غزنی وزرقند وناور ہزارستانمین چرتے ہین جسکی عوض مین وہان کے حاکم کو بڑے شتران وغیرہ دیتے ہین اون فالتو اور فارغ آدمیون مین سے کوئی نمک کی سوداگری کرتے ہین کان بہادر خیل ضلع کوہاٹ سے نمک خرید غزنی اور زرخت لیجاتے ہین والی قندہار اور ہرات کے مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربی ملکونسے فروخت اور خرید کر کے قافلے واپس آتے ہین تب بماہ اکتوبر جانب ہندوستان کے روانگی شروع ہوتی ہے علاقجات طرفین سے گذر کر تومان او کھاوی بال بچے اور مویشی ساتھہ لیکر کاروان جلد یا اکثر راستہ درہ گومل کوہ سلیمان کو عبور کرکے ملک دامان ضلع ڈیرہ اسمعیل خانکے حدود مین جہان اچھی چراگاہ دیکھی دامن کوہ اور کنارہ دریاے سندہ پہاڑپور وغیرہ ونواح مین کثر دمون اپنے اہل وعیال چھوڑ کر قافلے ملتان کو جاتے ہین اور وہان سے اطراف جنوبی اور مشرقی کو پھیل جاتے ہین کوئی بھاولپور کی راستہ راجپوتانہ کو جاتے ہین کوئی سرسہ اور دہلی ہوکر بنارس اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو انمین سے کئی سوداگرون کے مکان ملتان مین ہین اور وہ لوگ موسم بہار تک جب درہ کھلتا ہے ملتان مین رہتے ہین وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت اپنا مال بیچتے ہین اگر ہونڈی اس سے بھی زیادہ مشرق اور جنوب کو واسطے نفع کے مال لیجاتے ہین کلکتہ اور ڈہاکہ برہما تک مشرق اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین ہونڈی دیکھے یا مہارشتر سوداگری بہت دکھلائی دیتے ہین شروع موسم بہار مین قافلہ نکی واپسی شروع ہوتی ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم ہوئی وہ خرید کرلاتے ہین کوئی کلکتہ و بنارس و دہلی سے شتر بار کرلاتے ہین اکثر ان کیواسطے جھنگ اور چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت اونہون کیسے طیار ہوتا ہے ماہ اپریل مین اپنے متعلقونکو ہمراہ لیکر افغانستانمین مغربی کو قافلہ روانہ ہوتی مین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین بکثرمان جاتے ہین ہمیشہ ہر سال انکی آمدورفت اسطرح رہتی ہی بسبب منافع وہ گروہ پوینڈہ نکا روز بروز بڑھتا جاتا ہے چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور فرقونکے قوم رکاخیل غلزائی اور کچھہ سلیمان خیلونمین سے بھی پوینڈگری کرنے مین راغب ہوتی ہین چنانچہ سردی اور گرمی مین افغانستانکا ملک اور راستہ مشہور ہے اونکی لایق کا یہہ فرقہ پوینڈہ سوداگر پیدا ہوگئی مین اپنی ہمت اور محنت سی اون بھیون پر غالب اگر گروہ سارقان ورہزنانکی مقابلہ کیواسطے باغستانمین مسلح اور مستعد رہتی ہین اور بیوپارین ایماندار اور اکثر راست گو ہوتی ہین علاوہ انکی قوم سلیمان خیل غلزائی اسپان کی سوداگری اور قوم کاکڑ اور بہیر اور بیجان علاقہ درگوان وقوم ہزارہ ودیگر اکثر قومون مین سے بعضے لوگ اپنے ملک کے اندر سوداگری قلیل کرتی اور ہندوستان وقندہار وہرات اور کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستانمین کمینہ اور اور ناچیز سمجھتے ہین اسواسطے اونکو تجارت مین وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکھتے ہین +

تاریخ تمام کے بیانمین تذکرہ تاریخ قدیم

ہرچند کہ [illegible] نایابی صحیح سلسلہ اور تاریخ قدیم کی ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان مغربی کی باشندہ تھی مگر علامات موجودہ کہ یہہ سے غالباً ہندونکی سکونت پائی جاتی ہی اور یہہ تو یقین ہے کہ افغانستانکے مشرقی حصہ مین ابتدا سکونت اہل ہنود جاری تھے لوگونکی تھی اہل ہند کہ بعضے مورخ یافث بن نوح اور بعضی حام بن نوح کی اولاد سی گنتے ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کے جو زمانہ حال سے قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تعداد مین فراوان

اور دجلہ کے دوابہ مین آباد ہوی تھے جسکو فی الحال دیار بکر اور ال جزیرہ بھی کہتے ہین جب یہہ قوم بشمار ہوئی اور براہ کر میدان شعار مین ایک ایسی عمارت عظیم الشان بنانیکا قصد کیا جو آسمان تک پہونچی تب خداتعالی اس غرور کے ڈھانیکو بسبب انہدام اس عمارت سے انکی زبانمین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سے وہ متفرق ہوکر مختلف ملکونمین جابسے الغرض اکثر اراب کینہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہ جنکی ایک بیل تصویر کے ساتھہ دھونی اور زنار ہوی آدمیکی تصویر ہوئی ہے اوس ملک سی ملتی ہین اونسے سکونت ہندؤن کی صداقت ہوتی ہی اور اکثر علامات سے پایا جاتا ہی کہ چار رنگی لوگ یعنی برہمن چھتری بیش و شودر پہلے اوس ملک مین جنکا نام ہندؤنکی پورانی کتابونمین لکھا ہی آباد ہوچکے ہین کتاب رگھونبس جو زبان شاستری قدیم مین ہی وہ بھی سوید اس قول کی ہی جسمین لکھا ہے کہ راجہ بھرت اور لکشمن اوسکی والدہ نے اپنے نام پر ایک شہر دریاے سندہ کی کنارہ آباد کیا ہے بھرت مذکور دوسری والدہ سی راجہ رامچندر اوسکا بھائی راجہ دسرت قوم چھتری کا بیٹا تھا رامچندر اور بھرت کی عہد کو تین ہزار سال سی کچھہ اوپر عرصہ محققین یورپ اسکی تصدیق کرتی ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹھارہ سو برس قبل از ہجرت تولد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب راماین بعث بالمکند شاعر جو ہم عصر تھا تھوڑی عرصہ بعد رامچندر کی تصنیف ہوئی اب تک پورانے قلعہ کی نشان مغربی پہاڑ مین دیکھے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتلایا جاتا ہے علاقہ میان والی سلسلہ کوہ سکیسر مین ایک پورانی علامات کے موقع کو پانڈونکا سنگاسن بولتے ہین پانڈو اور کیرونکا مشہور معروف قصہ ہے پانڈو وکیرون تخمیناً چار سو برس رام چندر کے بعد ہوے ہین کتاب مہابھارت کی روایت ہی کہ لسودھن کیرونکی والدہ مسماۃ گندھاری راجہ قندہار یعنی قندہار کی دختر تھی اس سی بغالب یقین ہوتا ہی کہ افغانستان کے مغربی حصہ مین بھی اوسوقت ہنود آباد تھے اور سند قوی اس بات کی یہہ ہی کہ افغانستان مغربی کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کے علاقہ مین ہندوکش کی گھاٹی دریاے شور سے ساڑھی آٹھہ ہزار فٹ بلند بہت سی عمارات قدیم نشان موجود ہین اور کھڑی مورتین نر وماده ایک ایک سو اسی اور دوسری ایک سو ستر فٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر راسی ہین اور وہانکے والی انکو سنگ سال اور ساہمرو کہتے ہین اور دیگر افغانستانمین بت بامیان معروف ہی اور نیز علاقہ لمھوگر موقع جوسی مین ایک چشمہ صاف اور زلال کا ہی جسکو پنڈت لوگ تبرک تیر تمہ سمجھتے ہین اور ہر سال ایکدفعہ افغانستانکے ہنود اسکی زیارت کو بھی جاتے ہین

روایت ہے

لمھوگر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام تھا جسکے اسم پر اب وہ تمام علاقہ لمھوگر مشہور ہی علاقہ سوات تھا اور تیراہ اور تالاشی اور پنج کوڑہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین اچھی اچھی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ سنگین مضرب بنگ از ہم جدا موافقہ متفرق ہین اکثر دشوار گذار پہاڑ و نیز اور بت پتھر کی تراشے ہوئی اور بڑی بڑی غارین جو کاریگری تمام سی بنائی ہین اب تک ہر ایک پورہ مین باکثرت موجود ہین ان علامات سی پایا جاتا ہی کہ اوسوقت کی باشندہ نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دشمنی کی سبب سی متفرق سکونت رکھتے تھی زمانہ حال کو اوسوقت کی حالات سے مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہی کہ دولتمندی اور بعض فنونمین افغانستان قدیمہ حالت وجہ تسمیہ افغانستان ظاہر اور معتبر صرف یہہ ہی کہ افغانونکی سکونت سی ملک کا نام افغانستان مشہور ہوا جیساکہ ہندونکی سبب سی ہندوستان اور ترکونکے باعث سی ترکستان وغیرہ بلکہ اپنی اپنی مسکونہ اقوام نام سی بازادی ایک لفظ استان جس سی مراد زمین یا جای ہی نام زدہ مین حدود اربعہ اوس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین ہنود اپنی پورانی علاقہ کو وقت زابلستان اور کابلستان ایک چھوٹی چھوٹی صوبہ تھے اور روم کی حدود کو اوسوقت کی مورخون نی جانب مشرق دریاے سندہ کو عبور کرکی حسن ابدال تک جا لکھا ہی بلکہ مولف کی زمانہ مین بھی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستانکو ایک حلقہ مین لکھدیتے ہین اور نقشونمین بھی اسی نام سی مستعمل ہوتا ہی اب ہماری زمانہ مین وہ سارا ملک افغانستان کہلاتا ہی جو بلوچستان چھوڑ کر ہندوستان اور ایدال کی درمیانمین ۳۰ درجے ۳۳ درجے عرض شمالی تک اور ۶۱ درجہ سے ۷۰ درجہ تک طول شرقی تک چلا گیا ہی حد شمالی کوہ ہندوکش جسکی شمال کو ملک ترکستان ہی حد غربی ملک ایران یعنی ایران جنوب مین بلوچستان جسکے جنوب کو بحر ہندی اور مشرق مین دریاے سندہ سی جسکے مشرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہی اسکی حد ملتی ہی چھ سو میل مشرق کنارہ دریاے اٹک سی لیکر مغرب ہرات سی ٹری حد ایران تک لمبا اور تخمیناً پانسو میل شمال کوہ ہندوکش

سے جنوب سرحد بلوچستان تک چوڑا ہوگا وسعت مین تین لاکھ میل مربع ہے اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی کل چوراسی لاکھ آدمی کی ہے
بستے ہین سطح افغانستان کی اکثر ناہموار اور پہاڑون سے قطعہ قطعہ گھیرا ہوا ہے زمین زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستان کی مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالیہ جو
بنام ہندوکش مشہور ہے کہین کہین جو تھان اسکی سمندر سے بیس ہزار فٹ اونچی ہے جنوب حد بلوچستان سے شمال تک کوہ سلیمان کا سلسلہ جسکو کوہ قیسی
کہتے ہین واقع ہونے سے افغانستان کی دو حصہ ہو گئی ہین حصہ شرقی کوہ مذکور کی دامن مشرقی سے دریاے سندھ تک شامل ملک پنجاب متعلق سلطنت ہند فی الحال
انگریزون کی قبضہ مین ہے اور بڑا حصہ مغربی دار الامارت کابل کو متعلق ہے مگر اکثر اوس حصہ کی پہاڑی علاقون مین افغان وغیرہ اپنی سخت یکجائی ہونیکی سبب
سے امیر کابل کی زیر حکومت نہین بلکہ وہ خود سر ہے ریاست کابل کی تا بعد از تخمیناً پینتالیس لاکھ آدمی ہونگے اگرچہ مجمل جغرافیہ کل افغانستان کا
اوپر لکھا گیا ہے الا مفصل ہر دو حصہ کی علیحدہ علیحدہ علاقون کا ذکر نیچے لکھا جائیگا اور جس علاقہ مین کوئی جنس تجارتی پیدا ہوتی ہے اوسکا حال بھی اوسی
علاقہ مین درج ہوگا اول حصہ شرقی جو شامل سلطنت انگریزی متعلق ہندوستان کی ہے یہہ حصہ دریاے سندھ کی کنارہ راست پر شمالاً جنوباً چارسو میل
لنبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریاے سندھ کی کنارہ سے مغرب کوہ قیس تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کی ملحق الحدود
جانب شمال و مغرب کوہستانی مین آزاد اور جنگ جو قومین آباد ہین واسطے داد رسانی و انتظام ملک سرکاری جانب سے اسمین دو قسمت یعنی
کمشنری مشتمل پر چند ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقی مین اٹھارہ لاکھ آدمی کی آبادی ہے اول قسمت پشاور اس قسمت مین تین ضلع
ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ ضلع پشاور اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریاے سندھ واقع ہے بیچ میدان اکثر مسطح
ہے دریاے کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتے ہین مغربی حد شینی سے نکلکر مشرق رو بہتا ہوا دریاے سندھ مین قلعہ اٹک سے ڈیڑھ میل
اوپر ان ملا ہے دریاے مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کی دو حصہ ہو گئے ہین حصہ عالی مین پرگنہ ہشت نگر اور یوسف زئی
اور اوس حصہ مین مغربی جانب دریاے سوات اور ندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوابہ واقع ہے اور حصہ جنوبی مین پرگنہ داؤد زئی اور
خاص پشاور اور تحصیل خالصہ خشک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسف زئی مین قوم کمال زئی و دولت زئی وغیرہ اولاد
منڈر جنکا شجرۂ نسب مفصل باب چہارم مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین پرگنہ ہشت نگر مین قوم محمد زئی اور دوابہ مین گگیانی وغیرہ بستے ہین
حصہ جنوبی مین قوم داؤد زئی خیل مہمند اور خشک آباد ہین خاص شہر پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین یہہ مشہور شہر
لاہور سے دو سو پچیس میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف دریاے سندھ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچی شہر پناہ
کے اندر آباد ہے سطح سمندر سے ایکہزار فٹ بلند ہے اس مقام مین افغانستان مغربی اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سے اسباب
سوداگری آتا ہے خصوصاً میوہ جات ہر قسم اور پوستین سنجاب سمور چینہ اشتری اور برگ اور ریشمی کپڑا وغیرہ گھوڑے شروع موسم
خزان مین بکثرت آتے ہین آبادی شہر کی اگرچہ بابت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے چھاونی فوج سرکاری شہر سے مغربی جانب
بڑی یعنی چوڑی پڑی ہے نالہ موسوم باڑہ کی نہر چھاونی اور شہر کی اندر اور نواح مین جاری ہے چانول باڑہ کے تحفہ ہوتے ہین قند سیاہ تحصیل
دوابہ اور ہشت نگر کا مشہور ہے لونگی مردانہ اور بوریا و بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین علاقۂ یوسف زئی مین قسم
اول تماکو پیدا ہوتا ہے جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور لیجاتے ہین دریاے کابل اور ندی سوات کے
راستہ چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیر کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سے تجار اور خریدار دونو کو فائدہ
ہے نامور مکانات اس شہر کے یہہ ہین گورکھٹری باگور اور گھنٹے جسمین گورکھ ناتھہ کا مندر ہے اور اب اسمین
تحصیل کی کچہری ہوتی ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سراے کی ہے قلعہ بالا حصار شہر پناہ سے باہر چھاونی کی طرف
واقع ہے اور اوسمین میگزین سرکاری رہتا ہے باغ وزیر قابل سیر کی ہے شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ

واقع ہے بسبب مسمار ہو جانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتی نہین رہی پشاور کے جنوبی اور شرقی طرف اکثر باغات
واقع ہونے سے بموسم بہار رنگارنگ شگوفہ دکھلائی دیتی ہین جامع مسجد شہر کی اندر پختہ عمارت ہے گو تو امی جدید مٹیو نکی
گڑھی مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائی ہے۔ ضلع کوہاٹ پشاور کی دکھن طرف ہے لاہور سے بیس میل جانب مغرب درہ ملاں
شمال واقع ہے یہ ضلع پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان کوہ آفریدی کا سلسلہ شرق کا کاصاحب کی زیارت تک چلا گیا ہے
اس بیموقع پہاڑ مقبوضہ آزاد قوم کی واقع ہونے سے سرحدی ملک مقبوضہ سرکار انگریزی کے نقشہ مین دیکھنے سے خم اور پیچ معلوم
ہوتا ہے اس ضلع کے حصہ شرقی اور جنوبی مین قوم خٹک تری وبولاق آباد ہے اور باقی قوم بنگش اور کچھ اورکزئی بستی ہین سرحد شمالی
اور مغربی پر قوم آفریدی اور اورکزئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکھتی ہین جنکے اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکھنی پڑتی ہے بدین نظر
لہذا فوج سرکاری چھاونی کوہاٹ مین رہتی ہے اور مختصر قلعہ بھی ہے جسکا موقع سطح سمندر سے ۱۷۶۰ فٹ بلند ہے جملہ اس ضلع کا تھوڑا طرف
دو تحصیل یعنی کوہاٹ خاص اور ہنگو مین کان نمک سبز متعلقہ ضلع ہذا سے بافراط نمک نکالکر افغانستان مغربی اور شرقی مین لیجاتے ہین
اس نمک کا نرخ ارزان مگر بکری بہت ہے چانول تحصیل ہنگو کی مشہور ہین ۔ ضلع ہزارہ اگرچہ یہہ ضلع حد متعلقہ افغانستان سے باہر
یعنی دریاے ہند سے مشرقی جانب ہے الا بسبب ... اسکا ذکر مناسب سمجھا گیا اول اسمین بھی کچھ قوم افغان آباد ہے دوسرے متعلق
کمشنری پشاور کی ہے ہزارہ لاہور سے ایکسو اسی میل اوتر مین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہے زمانہ سابقین مین
ایک الگ ملک تصور کیا جاتا تھا چنانچہ اب تک ملک ہزارہ مشہور ہے سکھون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت افغانستان مسلمانونکے
قبضہ مین تھا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت ہوا جب اوس سے بندوبست نہو سکا تو پھر شامل دربار
لاہور کیا گیا دار الحکومت اس ملک کا پکلی شہر ہری پور تھا جو ایک تحصیل ہے یہہ ضلع گرچہ پہاڑی کہلاتا ہے کیونکہ اسکا شرقی
حصہ و شمالی سب کوہستانی ہے اور مغرب مین کوہ گندگھر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسی جنگجو نہین ہین جیسے دریاے سندھ کی
مغربی پہاڑون کے لوگ خیرہ سر اور دلاور ہین ہزارہ نام کو ... علاقہ چھچھ کے لوگون نے ممکار کہا ہے علاقہ پکھلی مین غلہ کی اس کثرت سے
پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے انگر خرید لیجاتے ہین چھاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچمین کپتان ایبٹ صاحب پہلے ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی
خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے ندی موسوم اوڑ نے ملک ہزارہ کو سرسبز رکھا ہے جو دیہات اوس ندی کے کنارہ پر واقع ہین اونمین
پیداوار ہلدی و نیشکر اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتی ہے افغانونمین سے شاخہا یوسف زئی منڈر اور دلازاک گدون اور ترین اور طاہر خیلی
اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقی اقوام خٹک دل شنوری سواتی ڈھونڈ کرار ال گوجر کھکر وغیرہ بستے ہین - دوسری قسمت ڈیرہ جات
اسمین بھی تین ضلع ہین بنون ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈیرہ غازیخان ضلع بنون ضلع ڈیرہ اسمعیل خان بنون سے جنوب اور ڈیرہ غازیخان سے
شمال دریاے سندھ کے کنارہ پر بفاصلہ دو میل شہر ڈیرہ اسمعیل خان آباد ہے لاہور سے دو سو سولہ میل پچھم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے
یہہ ہین مغرب سلسلہ کوہ سلیمان مشرق ضلع جھنگ اور کچھہ شاہ پور کے حد اور شمال ضلع بنون جنوب موضع مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخان
دریاے سندھ کے مغربی حصہ مین اکثر اقوام افغانان مختلف شاخون کی اور گنڈہ پور وغیرہ اور شرقی حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچھ افغانان وغیرہ
آباد ہین بموجب مردم شماری ۱۸۶۸ عیسوی تین لاکھ چھیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستے ہین سالانہ آمدنی سرکاری چار لاکھ تیس ہزار کی ہے
سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو پینتیس میل مربع ہے بموجب شمار ۱۸۶۸ عیسوی فی میل مربعہ ۳۸ آدمی کی آبادی پڑتی ہے تاریخ قدیم مختصراً اسطرح ہے
کہ پہلے اس ملک مین راجہ نل اور راجہ بل دو بھائی حکومت ران تھی بوربانہ قلعہ اونکا دریاے سندھ کے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور ہے کہ اب بھی
اوسکے نشان موجود ہین مسلمانون کے غلبہ سے تنگ آکر گوکشی دیکھکر مجبوراً انہون نے یہہ ملک چھوڑ دیا کہتے ہین کہ پرانا بلوٹ مشہور ہے

کہ اب بھی نشان اوسکے موجود رہن کہتے ہین پورانا بلوٹ راجہ بل کا آباد کیا ہوا تھا جنوبی جانب سے قوم بلوچ نے خروج کر کے
اوس ملک کو اپنے قبضہ مین کر لیا مسمی اسمٰعیل خان ہوت جسکے نام سے ڈیرہ اسمٰعیل خان مشہور ہے اپنی قوم کی سرکردگی مین ڈیرہ
غازی خان کی طرف سے آکر بمقام بیرہ جو بارہ کوس طرف جنوب ڈیرہ سے واقع ہے سکونت پذیر ہوا چند سال کے بعد جب اوسکا اطمینان
ملک پر دخل ہو لیا تو بعد معاینہ و پسندی موقع اوسنے اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۲۲ ماگھ سمت ۱۵۲۱ جسکو تین سو دو سال ہوئے شروع عہد
سلطنت اکبر بادشاہ کی شہر کہنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی بنیاد رکھہ کر اپنے نام پر مشہور کیا ایسی روایت ہے کہ اوس پورانے شہر مین
جسکا موقع اب دریائے سندہ کے قریب ڈہائی ہزار گھر کے آباد ہو گئے تھے اور بلوچیون نے اپنی سعی سے نواح مین باغات لگا کر خوب
آراستہ کیا تھا الا دریائے سندہ نے سمت ۱۹۱۹ بکرمی سے شہر کیطرف رخ پھیر کر تباہی شروع کری پانچ برس تک وہ رونق دار شہر
بالکل دریائے برد ہو کر بے نشان ہو گیا ایک سال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۹۲۱ بکرم مین نواب صاحب ڈیرہ نے شہر موجودہ
حال ڈیرہ اسمٰعیل خان آباد کر کے قدیم نام مشہور کیا سیقل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت ڈیرہ اسمٰعیل خان قائم رہی
اونمین سے آخری رئیس نصرت خان کچھہ اپنی عیاشی اور بے تدبیری سے اور کچھہ افغانون کے ظلم سے بیدخل ہو کر کابل مین
قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول اسمٰعیل خان اور پھر موسے خان درانی کو حاکم ڈیرہ مقرر کیا مسمی داؤد خان بلوچ نے
ناگہان حملہ کر کے سردار موسے خان کو زخمی اس سبب سے کیا کہ غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہو کر بالکل استیصال
اونکا ڈیرہ سے کیا گیا بعد موسے خان کے بادشاہ افغانستان کی جانب سے قمر الدین خان عبد الرحیم خان درباری بل اپنی اپنی نوبت پر
حاکم ڈیرہ اسمٰعیل خان چلے آئے شاہ زمان نے اپنی عہد سلطنت مین نوابی ڈیرہ مذکور کے نواب محمد خان سدوزئی بہادر خان خیل
عطا کی جسکے انتقال کے بعد نواب حافظ احمد خان وارث ملک ہوا اور پھر نواب شیر محمد خان فرزند اوسکا جانشین تھا جسکو کنور نونہال سنگھ
نے ساٹھہ ہزار کی سالانہ جاگیر دیکر ڈیرہ اسمٰعیل خان کو خالصہ سرکار کیا ۱۸۴۹ عیسوی مین ضبطی پنجاب کے ساتھہ یہہ ضلع بھی
گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آیا تب سے اسکی ترقی ہوتی جاتی ہے ۱۸۶۱ عیسوی مین دریائے سندہ نے اس شہر کیطرف موجہ
پھیر کر اوسکو خطرہ پیدا کیا تھا مگر انگریزون نے زر کے زور سے بند ڈالکر اوسکا موہنہ پھیر دیا اس ضلع کے حدود مین جنوب رخ دریا
سندہ بہتا ہے اور اوسکے سبب سے یہہ ضلع دو حصون مین منقسم ہو گیا دریا سندہ کا مشرقی حصہ تھل اور ریگ آمیز زمین ہے
اور اوسکی دو قسم ہین اول تھل بارانی دوسرا کچھہ آخر الذکر قسم سے وہ زمین مراد ہے جو دریا طغیانی اور سیلاب سے پانی پاکر سیراب ہے
تھل کا علاقہ اکثر بسبب کمی پانی کے غیر آباد اور بدون چاہ ہے اور نباتات قلیل کے ناقص ہے اگر اس مشرقی تھل کیواسطے مقام بارہی سے متصل
دریای سندہ سے نہر کاٹی جاوے تو میانوالی لیہ اور بھکر اور نیچے تک کمال فائدہ پہونچے گا اس نہر کی تجویز سرکار مین پیش ہے
اس حصہ مین تحصیل دریا خان معروف بھکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانون مشہور یہ ہین لیہ کوٹ سلطان
جو بارہ کروڑہ نوا کوٹ بھکر دریا خان قلعہ ان قصبون مین تجارت پشم اور اون کی ہوتی ہے وہ بڑا حصہ جو ندی سندہ سے مغرب
واقع ہے اوسکو دامان کہتے ہین سیلاب اور [illegible] پانی سے پیداوار گندم اور باجرا بکثرت ہوتی ہے خربوزہ اس دامان کا
دور تک مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل ڈیرہ اسمٰعیل خان خاص پرگنہ کلاچی علاقہ ٹانک ۔ نالہ کوہی موسوم سوئے کا
سیلاب تحصیل کلاچی کی اراضیات قوم گنڈاپور کو بذریعہ باندھنے بند اسمی پانیوال وعثمان وال سیراب کرتا ہے اور روہل [illegible]
پکر جو پانی اوسیری وہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پرگنہ مین کام آتا ہے علاقہ ٹانک اور رکھہ بیچے دامان کو درہ زام و دیگر نالہ ہائے کوہی
پانی سے سیرابی ہوتی ہے اور رود ٹوٹوار وہبی فائدہ بخش ہے اس مغربی جانب کے کلان قصبہ یہہ ہین شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان

بوٹے بہار پیدا رکھری خیسور کلاچی ورآیت چودہوان فتح خان گرانگ ٹانک قصبہ ٹانک دامن کوہ مین واقع ہے اور وہان کچھہ سرکاری فوج بھی
رہتی ہے اس مقام پر لوہانی علاقہ مسعود و وزیری سے آتا تھا اور بوریا کی بہت خرید فروخت ہوتی ہے خاص شہر ڈیرہ مین ہندو لوگ
اشیاء تجارتی دور دور کے ملکون سے لاتے ہین ضلع ڈیرہ غازیخان اگرچہ افغانستان کی اصلی حد سے باہر جنوب کوہ سلسلہ بلوچستان کی
محاذ مین واقع ہے الا قدیم سے سلطنت افغانستان کے متعلق چلا آیا اور اب بھی قسمت ڈیرہ جات مین ہے لہذا اسکا بھی ذکر مختصر
کیا گیا یہ ضلع لاہور سے دو سو تین میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریائے سندہ کے دہنے کنارہ پر واقع ہے حدود اربع اسکے
اسطرح پر ہین شمال مین سرحد ڈیرہ اسمٰعیل خان مغرب کوہستان بلوچان و موسی خیل و کاکڑ افغانان مشرق دریائے سندہ جنوب
ملک سندہ اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ اس تفصیل سے حصہ جنوبی مین مزاری شمالی مین کہرانی پانی ہیچین دریشک گورچانی
تمیاری لنڈ کہوسہ نبردار بگلانی وغیرہ بستے ہین اقوام مذکورہ مین سے کوئی لوگ سلطنت انگریزی کے حدود سے باہر پہاڑی
علاقہ مین بھی رہتے ہین ان قومون کی بلوچ اندر باہر کے ملا کر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کے سرگروہ یا سردار
کو وہان کے لوگ تمندار بولتے ہین اس ضلع مین چار تحصیل ہین اول تحصیل ڈیرہ غازی خان یہ شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازی خان بلوچ
مرانی نے آباد کر کے اپنے اسم پر آباد کیا اس سردار کے اسمٰعیل خان ہوت بانی ڈیرہ شمالی سے جو اسکا ہم عصر تھا بتکرار سرحد ملک
مابین ہر دو ڈیرہ و بڑی سخت عداوت تھی چنانچہ آپسمین بار بار جنگ کین آخر مسمی گامن خان مشہور راست گو اور معتبر غازیخان کے
ایک عقلمندانہ فقرہ سے ان دونون سردارون کے آپسمین صلح ہو کر بجائے عداوت دار کے رشتہ دار بنے اور حد مابین ڈیرہ جات موضع
مرحہ جہنگی مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک موروثیہ ملک مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار مع فوج
ڈیرہ غازیخان کے حد مین آیا اور بلوچون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا پہونچایا تب اوسکے حکم سے ڈیرہ غازیخان غارت ہو کر قتل عام
بلوچان مین خاندان غازیخان برباد ہو گیا ایسے موقع پر محمود گجر نے بادشاہ دہلی کے حکم سے ڈیرہ غازی خان پر قبضہ کیا عرصہ تک
اوس خاندان کا دخل رہا احمد شاہ ابدالی مین نور محمد خان قوم سرائی نے سندہ کی جانب سے خروج کر کے ڈیرہ غازی پر قبضہ کر لیا پھر
درانیون نے لیکر سلطنت کابل طرف سے کبھی نواب عبد الصمد خان اور گاہے نواب محمد زمان خان اور نواب عبد الجبار خان بارکزئی
درانی اور اخیر مین جمعہ خان بختیار حاکم چلے آئے جب ملتان کو رنجیت سنگہ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئی اور بارکزئی کے
باہمی فسادون سے ضعف آیا تب سکہون نے ڈیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کر کے دیوان سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا
سرسبز باغات اور کھجور کے درخت کثرت سے دکھائی دیتے ہین دریائے سندہ ایک میل مشرقی جانب شہر کے بہتا ہے اسی حدر سے
پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقعہ ہے جسکے معتقد اکثر ہندو و مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سے آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر
میلہ رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جاکر منت یعنے نذر چڑہاتے ہین اس علاقہ مین پھٹکری اور [illegible] بھی پیدا ہوتی ہے غلون مین سے
گندم اور باجرہ و جوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین پہاڑی نالون سے اور کچھہ لوگون نے نہرین کاٹی ہین جنسے سیرابی زمینات کی
ہوتی ہے دوسرے تحصیل داجل اسکے علاقہ مین اکثر زمینات شور ہین قصبہ مین جام پور کے پاس شورہ اور [illegible] بھی پیدا ہوتی ہے حاجی پور
پاس شیرین پانی ملتا ہے اور پیداوار ہر جنس زرعی کے خوب ہوتی ہے تیسرے تحصیل کوٹ مٹھن لب دریائے سندہ ہے اس پرگنہ کی
زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین چہارم تحصیل سنگھڑ سنگھڑ ایک نالہ کوہی کا نام ہے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہے
اسی سبب اس علاقہ کو سنگھڑ کہتے ہین مقام تحصیل قصبہ منگروٹہ ہے زمین اس پرگنہ کی اکثر شور ہے جوار اور گندم کی پیداوار بہت
ہوتی ہے گھوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے تونسہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹہ کے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان

چشتی کا مزار ہی بصرف پچاس ہزار روپیہ یہہ خانقاہ تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سے قابل تجارت ذیل کی پیداوار ہے جو دور دور تک بیوپاری لیجاتے ہین آب وہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہے گرمی شدت سے پڑتی ہے خصوص پرگنہ واجل مین گرم ہوا ایک قسم کی سموم شدید چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت محروسہ کے حدود سے باہر مغرب اور شمال کو واقع ہے

پہلی اون کوہستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کو واقع ہین

مہابن دراصل کوہ کا نام ہے اس پہاڑ کے اونچی چوٹی سطح سمندر سے ۷۴۰۰ فٹ اونچی ہے اور جنگل سے لدا ہوا مشرقی جانب دریای سندھ جنوب ومغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے اس پہاڑ کے جنوبی جز مین قوم جدون بستی ہین اور اوسی او پر قوم خدو خیل آباد ہے یہہ ہر دو فرقہ کوئی حاکم نہین رکھتے موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ہے جہاد مغرور رہتے ہے پہاڑ دشوار گذار اور سخت زمین ہموار قابل زراعت کہ کوہ مہابن ہے شمال چملہ ہے مہابن کا وجہ تسمیہ آئندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریای سندھ مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور درہ کی ہے مگر اوس درہ کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم مندر کی شاخین آباد ہین مشہور ہے کہ اٹھارہ ہزار آدمی اس علاقہ مین بستے ہین بوقت تنگی انکی ہمقوم بنیروال مدد کے واسطے پہونچ جاتے ہین اس علاقہ سے شمال

ملک بنیر

واقع ہے مشرق دریای سندہ شمال ملک سواتھہ مغرب علاقہ یوسف زئی ہے اسکی حدود ملتی ہین اسکے چارون طرف اونچے پہاڑ ہین جنمین کہ شمالی جانب کو ایلم د کوہ مرقوم ہے سطح دریای شور سے دس ہزار ایکسو بائیس فٹ اونچے ہین بیچمین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات واقع ہین اکثر ورہی اور ناہموار دشوار گذار ملک ہے آب وہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کے سبب سے سردی رہتی ہے اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرح پر آباد ہین کہ مشرقی حصہ مین شاخ چغرزئی وشمالی مین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین نورزئی وسط مین عائشہ زئی دولت زئی بستے ہین اگرچہ کل قوم کا اسمین اتفاق نہین مگر باہر کے غنیم کو یکدل ہے روکتے ہین ہر شخص مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کی ہوتا ہے پیداوار ملک کی اکثر کافی ہوتی ہے بوقت قحط ملک سواتھہ سے غلہ لا سکتے ہین مالداری کو سفیدان اکثر وطنیت مین یہان تک خرابی کہ لعینی بھیڑی مادہ ہے خط خلاف وضع فطرتی حاصل کرتے ہین سیکنا ہی ملک کو اسلحہ شاہ مردونکی تعداد قریب ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے نیل اور پارچہ سوتی اور نمک لیجاتے ہین تجارت خانہ مختصر ہے۔ بنیر سے پرے طرف

ملک سواتھہ

جسکی حدود اربعہ اسطرح پر ہین شمال مین کوہستان لرم جسکے اوتر علاقہ دیر ہے مشرق کوہستان جسکا سلسلہ دریای سندہ تک ہے حصہ شرقی سواتھہ کی جنوب ملک بنیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ تحصیل یوسف زئی مغرب مین علاقہ ارنگ برنگ اور اتمان خیل وباجوڑ واقع ہے ملک سواتھہ پہاڑ ونکا بامن اونچی جگہہ بطور درہ کے طول آباد سکا مغرب جنوبی سے مشرق شمالی تک تخمینا پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمینا تین میل ہوگا علاوہ اسکی جنوب و شمال کو پہاڑی علاقہ اوس ملک کی متعلق ہے اور اون سے اونچی چوٹی ہے وسط سواتھہ کی طرف آتی ہین اونکی اندر بھی دور تک آبادی چلی گئی ہے ملک سواتھہ کی بیچ سے مغرب رود دریای سواتھہ بہتا ہے دریای مذکور دونون کنارون پر دامن کوہ ای شمالی وجنوبی تک زمینات زرعی ہموار ہین علاوہ دریا کی بیچ سے چشمہای آب شفاف کی ہمیشہ جاری ہین جنسی ملک کی سنبل ساتھہ بہتا ہے بیچ ہین زرعی زرخیز پیداوار اور چاول کثرت سے اور گندم بھی ہوتی ہے دریای سواتھہ کے جنوب اور شمال دامن کوہ مین گاؤن آباد ہوا پر جا گیرین ملک سواتھہ موسومی

زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اسی تفصیل سے بستی ہے کہ دریای مذکور سے شمالی طرف شاخ خواجوزئی اور جنوبی جانب شاخ بازید زئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سواتھہ ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی مین قوم رانی زئی اور بابی زئی آباد ہے مشرقی حدود سے باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہین سواتھہ سے شمال دیر ہوکر کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت کا راستہ تین ماہ موسم گرما بعد کھلجانے برف کے ہوجاتا ہے مگر بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہین سواتھہ کے کمبل سیاہ اونی مشہور ہین باز شکاری بہت پکڑے جاتے ہین نمک کا قدر اوس ملک مین بہت ہے سنگ نمک کانمباہ کوہات سے بہت بیوپاری اوس ملک مین لیجاتے ہین اور غلہ اور روغن زرد وہان سے باہر کو جاتا ہے پنجاب کو علاقہ یوسف زئی ہوکر کوہ ملاکنڈ سے راستہ آتا ہے اس پہاڑ کی شرقی پہلو پر نادر شاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تھا وہ اب بالکل منہدم ہوگیا آب وہوا سواتھہ کی نہایت معتدل خصوص موسم گرما صحت افزا ہوتی ہے اس ملک کے حال مین جو خوشحال خان خٹک نے عہد سلطنت اورنگ زیب بزبان پشتو چند شعر کہے ہین اونکو اس موقعہ پر درج کیا جاتا ہے۔ **قولہ**

سواتھہ جی تراشہ دلگی بال گُڑہ شر تر پایہ ✤ خبردار یہ شوم لہ ہرہ ہرہ زاویہ ✤ ملک وسواتھہ ولو کانو بونشاط دی ✤ یہ دوران ویوسف دوران رباط دی ✤ پہ ہوا کش وکشمیر یہ آب برنگ دی ✤ حیف دی واحیہ کشا آیر یہ دتنگ دی ✤ ترجمہ مختصر انکا یہہ ہے کہ

سواتھہ تمامی مین نے سر سے پاؤن تک دیکھا ملک سواتھہ پادشاہون کے خوشی کے لایق ہے مگر یوسف زیون کے وقت ویران رباط ہے آب ہوا مین کشمیر کی طرح ہے مگر افسوس کہ کشمیر فراخ اور یہہ تنگ ہے فقط اس ملک مین پرانے کہنہ عمارت اور بتخانونکی علامات ابتک موجود ہین جسسے پایا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ مین اہل گریک اور ہنود لوگ بھی آباد رہے ہین فی الحال سکنا سواتھہ کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہین سنی مذہب مسلمان لوگ ہین اس ملک کی مغربی حد پر ندی پنجکوڑہ دریای سواتھہ کی ان شامل ہوئی ہے

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال مین پنجکوڑہ شرق ملک سواتھہ مغرب وشمال ملک باجوڑ وعلاقہ کوہی مہمند جنوب تحصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے اس علاقہ مین قوم اتمان خیل نسل کرلانی آباد ہین زمینات زرعی پہاڑون مین ناہموار جگہہ ہین قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ بیوپار کار کھتی ہین خصوص آہن فروشی

ملک باجوڑ

عمدہ موقع پر اونچے پہاڑون مین واقع ہے حدود اربعہ اسکے ان علاقون سے ملحق ہین شمال کوہستان کافرستان مغرب کا تر جنوب علاقہ مہمند اندرکوہ مشرق کچھہ مہمند اور باقی اتمان خیل اس ملک کی تین حصہ ہوسکتے ہین اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور وادی کے حلقہ پہاڑ و نمین جنوب سے شمال مایل شرق لمبا واقع ہے اس قطعہ مین زمینات زرعی زرخیز اور چشمہای کوہی سے سیراب ہوتی ہین دوسرا برول اوپر کیطرف جہان آہن بنتا ہے تیسرا حصہ عل قوم ترکلانی یا ترکانی اکثر اوس ملک مین آباد ہے پیداوار ملک کی اپنی سکونہ لوگون کی واسطے کافی ہے روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سے براستہ دوابہ ضلع پشاور اور ہندوستان تک جاتا ہے پارچہ موٹا کا بیوپار اس ملک مین فایدہ بخش ہے اور چرم پختہ کا پشتی بمقام سیا کلی قابل تجارت عمدہ بنتے ہین

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریای کابل سے شمال تحصیل دوابہ ضلع پشاور کی مغرب مین واقع ہے اس قطعہ مین زیادہ تر قوم مہمند حسب ذیل آباد ہین کہ شاخ

وادی گاگی اتمان زئی کا کمال شمال میں پہاڑ اور ترکئی گندآب شرقی اور جنوب کو ہیں علاقہ ہشتنگر اور گندم اور جو کی پیداوار بھی ہے خوب لوگ اکثر حاشیہ پر ...

ملک کونڑ

خوب سرسبز اور شاداب ہر قسم کا میوہ اوس میں پیدا ہوتا ہے حد شرقی باجوڑ سے شمالی کوہ کافرستان اور کشور سے مغرب نعمان جنوب علاقہ کامہ اور گنگیانی اور ہمند ہیں تاتی ہے۔ علاقہ کونڑ جو مغرب مائل شمال اونچا پہاڑ موسوم کنڈ دریا شور کی سطح سے چودہ ہزار چار سو اٹھائیس فیٹ بالا ہے پیداوار اس علاقہ میں کامل ہوتی ہے اور برنج بہمین قابل تجارت اسمیں پیدا ہوتی ہیں۔ دریا کونڑ شمال سے مغرب مائل جنوب کو بہتا ہوا علاقہ کامہ اور تبیو کے پاس دریا کابل میں شامل ہوجاتا ہے

علاقہ خیبر میں

اکثر سخت پہاڑ اور دری واقع ہیں جانب شرق حدود ضلع پشاور مغرب ننگنہار شمال دریای کابل جنوب کوہ آفریدی سلسلہ کوہ سفید سے اسکی حدود ملتے ہیں اکثر قوم آفریدی اس سخت علاقہ میں سکونت پذیر ہیں راہ کابل و پشاور ان پہاڑوں سے متصل جمرود نکل کر پشاور کی ملک میں داخل ہوتا ہے۔ سارق اور راہزن لوگوں کی ملجای ہے

ملک ننگنہار خواہ ننگرہار

جسکی سے مغرب دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سے شمال علاقہ کابل سے شرق واقع ہے یہ علاقہ زرخیز اور آباد ہے انار اور دیگر میوہ ننگرہار کی مشہور ہیں نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کی حسب ذیل ہیں جلال آباد بعل پورہ یا سول ہزار ناو بعضے لوگ اس ملک کی اصلی حدود دریای کابل سے شمال دور تک تصور کرتی ہیں اور بموجب قول اونکی علاقہ کامہ اور ہمند تبیو اور ملک کونڑ اور نعمان بھی تمامی حدود ننگرہار میں داخل ہیں وجہ تسمیہ ملک ننگنہار لفظ نو نہار یعنی نو نہرین یا نو کلان دری تلاقی ہیں لفظ نو نہار بسبب کثرت استعمال اور خرابی زبان پشتو ننگنہار ہوگیا قوم ہمند اور شنواری صافی وغیرہ اور شرقی حصہ میں آفریدی آباد ہیں اوس ملک میں ابریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوجات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتے ہیں اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال صنعت انگریزی لیجاتے سے تجاروں کو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہو کر آتا جاتا ہے حال میں یہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑوں کے اوپر میدان جگہ پر واقع ہے الا جو قومیں اوس میں دخیل ہیں اونکی جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکے شامل ایک حلقہ میں مناسب ہے اس علاقہ کے شمال میں حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگنہار مغرب میں کوہ سفید و کوہ راجگال خواہ راجگل جنوب میں ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ شرق کوہ خشک جسکے شرق دریای سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور شرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکے جنوب قوم ... یا زنخت آباد ہے زمینیات زرعی سوای خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑوں میں کم ہیں گنج اور گندم اور جوار مکی کی پیداوار کامل ہوتی ہے تلوار اور چھورا کا بننے میں مشہور ہوتا ہے یہ ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئی جنگ جو اور آپس میں عداوت رکھتے ہیں آب و ہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ میں پہاڑ کی چوٹیاں حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہیں چوٹی موسوم مزاوغر ۷۹۴۲

اور دوپارسر ۹۶۲۶ اور خزینہ ۹۳۰۰ فیٹ

علاقہ کرم

اور اسمیں ایک کورم نام ایک نالہ کوہی کا ہے اوسکے کناروں پر یہ ملک واقع ہونے سے موسوم بہ کرم ہوا اسکی شمال

کوہ سفید مغرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست شرق علاقہ اورکزئی و بنگش واقع ہے کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور دری موسوم شلوزان ۔ ملونا ۔ زیران ۔ کڑمان ۔ پیوار ۔ اریوب اس علاقہ کے متعلق ہیں زمین زرعی زرخیز اور پانی رود کورم سے سیراب ہے پیداوار مکی اور چاول بکثرت ہے میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ ہوتے ہیں دیگر اطراف کو فروخت کے واسطے ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہیں اس ملک کے مغربی حصہ میں بمقام اریوب قوم حاجی ستی مسلمان اور پیوار سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھ بنگش ... اشد آباد میں اور اوپر کے پہاڑوں میں قوم منگل و چمکنی بستی ہیں کوہ سفید میں چوب عمارتی دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کی ہوتی ہے۔ اس مشہور پہاڑ کی مغربی چوٹی سطح سمندر سے قریب پندرہ ہزار فیٹ کے اونچی ہے ہمیشہ برف سے نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور سپینغر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جس کے مغرب کوہ جدران جنوب و شرق کوہ وزیران ہمیت خیل و حسن خیل ہے اس ملک کے چاروں طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہیں جسمیں غربی و شرقی طویل اور جنوبی و شمالی عریض سطح میدان ہے کوہ جدران سے رود شمل نکل کر اس ملک کے وسط میں مشرق رو بہتی ہے اکثر علاقہ اس سے اور کچھ چشموں کے پانی سے سیراب ہوتا ہے گندم ربیع میں اور چاول خریف میں بہت پیدا ہوتے ہیں اس علاقہ کے حصہ مغربی میں قوم اسمعیل خیل بیران نغاڑے حیدر خیل ۔ مندوزئی اور وسط میں تریہ ۔ مرو خیل ۔ ستون شرقی میں لکن ۔ زکی خیل ۔ قدم لشکر صادق آباد میں گوشہ مغربی و جنوبی دامن کوہ میں قوم تنی اور اونسے شرق قوم گربز سکونت پذیر ہے نغاڑی اور کچھ گربز و تنی پیشہ سوداگری رکھتو ہیں باقی جملہ اقوام زراعت کار ہیں اس ملک میں سوای فرقہ نغاڑی باقی قوموں میں دو جنبہ ہو کر دشمنی واقع ہے ایک جنبہ تور گنڈی ۔ دوسرا اسپین گونڈی جن کے آپس میں اکثر لڑائی رہتی ہے ۔ تماکو خوست کا مشہور اور روغن زرد و برنج اور شہد اکثر قوم نغاڑی فروخت کے واسطے ضلع بنوں و دیگر اطراف کو لیجاتے ہیں اور نمک سنبر زیر لوگ وہاں لیجا کر فایدہ اوٹھاتا ہیں اوس ملک میں باہر سے نمک اور نیل و اسباب آہنی و چرمی و پارچہ سفید جابجا تہ قدر سے فروخت ہوتا ہے فی الحال یہ ملک مع علاقہ کورم متعلق ریاست کابل کے ہے

علاقہ وزیری

نہایت وسیع ہے یہ قوم پہاڑوں میں منتشر ہے اور اکثر گڈری ہیں گذارہ کرتی ہے صرف قوم مسعود اور کچھ اتمان زئی اور قلیل احمد زئی ایسے ہیں کہ جو پہاڑوں میں کوٹھے واسطے سکونت کے رکھتے ہیں ۔ گرچہ ملک مقبوضہ وزیری میں آبادی انکی گنجان نہیں بلکہ متفرق مواقع پر پھیلے ہوئے بستے ہیں الا اوس کوہی ملک کے حدود جن پر انکے دخل کا اثر ہے حسب ذیل ہیں شرق حدود ضلع کوہاٹ اور بنوں اور کوہ پیٹنی جو حدود ٹانک ضلع ڈیرہ اسمعیل خان سے ملا ہوا ہے جنوب درہ گومل مغرب علاقہ قوم خروٹی ملحقہ کوہ بیرمل شمال علاقہ زرگون اور علاقہ جدران ملک خوست و کورم اور حدود ضلع کوہاٹ واقع ہیں ان حدود کے اندر قوم وزیر متفرق رہتی ہے فرقہ درویش خیل یعنے اتمان زئی و احمد زئی وزیر اکثر باہم مخلوط رہتے ہیں اور مسعودوں کا اپنا علیحدہ علاقہ ہے ہر ایک قوم کے پہاڑ میں اپنی اپنی زمین منقسم ہے سوائے علاقہ کانی گورم ۔ شوال و مرغہ و بیرمل کے باقی جگہ زمینیات زرعی کم واقع ہیں ملک انکا تمام اراضی کے حصہ جنوبی و غربی میں بڑی اونچے اونچے پہاڑ ہیں سب سے اونچا پہاڑ ناقہ مسعودوں میں کوہ پیرغل ہے جسکی بلندی سطح سمندر سے ۱۱۵۸۳ فیٹ اونچی ہے ان پہاڑوں میں درخت چلغوزہ اور دیودار چوب قابل

عمارت بہت ہیں چنانچہ اشتر کے بڈ اچولی اس علاقہ سے ہون او ٹانک کیطرف بہت آتی ہے علاقہ وزیری کا جنوبی طرف کوہ واقع ہے جسکی مالکیت کا متنازعہ ہے وزیری اپنا حق بتلاتے ہین قوم دوتانی خود دعویدار ہے بجوم سرباز دوتانی اور گرا ہین وزیری قابض ہوسکتے ہین اور سلیمان خیل پیونده جتھی یہان آتے ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آئندہ لکھی جاویگی

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود غربی ضلع بنون رود توچی کے دونون کنارون پر واقع ہے اس کے چارون طرف قوم وزیری کا ملک ہے اور بیچ مین درہ توچی کے اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربی مین شاخ وزیر خیل ہزاخیل ملی وسطین جیسی مشرقی متصل حدود ضلع بنون قوم حیدر خیل سیو خیل عبدک آباد ہے رود توچی سے سیرابی زمینات زرعی ہوکر پیداوار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد سونٹھی اس علاقہ سے بنون کو فروخت کے واسطے لاتے ہین اور یہان سے پارچہ سفید سوتی نمک اندر لیجاتے ہین درہ کو بل سے جنوب

علاقہ شیرانی

جسکے مغرب رود ژوب متفرقہ قوم کاکڑ اور مندو خیل اور مشرق حدود ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پرگنہ کلاچی واقع ہے اس کو بھی علاقہ کی شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسطین ابو خیل جلوانی اور جنوبی مین ہرسال شاخہا شیرانی بستی ہین علاوہ اونکی قوم بابڑ اور استرانی بھی شرقی ایل جنوبی مین آباد ہین شیرانیونکی علاقہ مین کوہ تخت سلیمان سطح سمندر سے قریب بارہ ہزار فیٹ اونچا ہے اوسی موقع سے اسکا نام سلسلہ متعلقہ اسکے کا کوہ سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور اوشترانی سے جنوب نالہ کوہی موسوم تھوده سے لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ملحق الحدود غربی پہاڑون مین قوم بلوچ کی شاخین جو ملک سندھ تک اسطرح آباد ہوتی چلی گئی ہین کہ حدود ڈیرہ سے قوم کسرانی اور نسے جنوب بزدار وغیرہ میدان تھم سے غرب کوہی ملک مین قوم قری اور اسنے جنوب بکٹی آباد ہین

ملک کاکڑان

یہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہے اگرچہ اوسکا عمدہ علاقہ انہین مین اول رود ژوب شمالاً و جنوباً بہت طویل اور غرباً و شرقاً کم عریض اسکے دونون کنارون پر قوم مندو خیل و کاکڑ کی دیہات آباد ہین زمین زرعی اگرچہ عمدہ مگر اوس قوم کے واسطے بہت تھوڑی ہے اور دوسرا علاقہ بوری ہے برشور گنچو غی اور تیرکوہ جسکی حدود سے راستہ درہ بولان ما بین قندھار و شکارپور جاتا ہے علاوہ انکے اور گرد و نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتی ہے مشرقی حدود انکی کوہ شیرانی اور ان سے دور تک ملتی چلی گئی ہین قوم موسی خیل اور ایسوٹ افغان قوم کسرانی بلوچ کے پہاڑون سے مغربی جانب محاذ حدود ضلع ڈیرہ غازیخان تک جا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوسفند اور مویشی خرید کر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کی سوداگری مفید ہے کاکڑستان کا مفصل حال آئندہ اس قوم کے حال مین لکھا جاوے گا

تمہید

اوس قدر حالاتون کا ذکر بسبب ملحق الحدود ہونے سرحد سلطنت انگریزی کو ضرورت تھا علاقہ دار بقید حدود اربعہ و تقسیم مسکونہ مفصل کیا گیا باقی ملک افغانستان مغربی کا اگرچہ علاقہ دار حال بھی مگر بخوف طوالت ما سعید بار یک تفصیل کو چھوڑ کر چار بڑی مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہے

اول شہر کابل

افغانستان مغربی کا دار الخلافت یہی شہر ہے ۳۴ درجے ۳۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۵ دقیقہ طول شرقی مین دریائے شور سے سوا چھ ہزار فیٹ بلند دورویہ مثل حسب میوہ جات کے باغ اور پھولون کے جنگل کے مابین تین میل

کے گردے میں تخمیناً ستر ہزار آدمیون کی بستی ہے اور جنوب شرقی مین ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بالا حصار کا قلعہ ہے اور جنوبی مین اکبر بادشاہ کے دادا محمد بابر کی قبر ہے آبادی اس شہر کی گنجان اور تنگ ہے او طویل ہے جنوبی و شمالی کے جانب مغرب و جنوب حلقہ کوہ اور شمال و مشرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا رواں ہے اس شہر مین دو نامی بازار ہین ایک شور بازار دوسرا چہتا بازار یعنی چھت سے پٹا ہوا جس مین چار چوک چار سو کیطرح بارونق اور خوش قطع ہین مگر میلا اور غلیظ رہتے ہین واسطے آرام مسافران و سوداگران اس شہر مین پانچ سرای مشہور ہین اول سرای کہنہ جبار خان دویم سرای نو جبار خان جس مین اکثر سوداگر پیونده میان خیل فروکش ہوتے ہین سوم سرای محمدی جو سوداگران قندہاری کے واسطے ہے چہارم سرای وزیر محمد اکبر خان وسیع اور صد ورود واسطے عام سوداگران موجود ہے پنجم سرای زرد جس مین کچھ بند وغیرہ سوداگر رہتے ہین اگرچہ کل افغانستان مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنے کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہے الا کابل کی ہوا معتدل ہے نہ بہت سرد اور نہ بہت گرم ۳ ماہ تک برف پڑتی ہے جس سے کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہے موسم بہار مین کابل قابل دید ہوتا ہے یہ مقام خوب تجارت گاہ ہے ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگری اس جگہ آتا ہے کابل سے چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کی النگ مین تخمیناً دو سو گز بلند اور ایک سو گز چوڑا ریگ ہے یعنے بالو کا انبار پڑا ہے جب کبھی اوس پر کوئی آدمی چڑھتا ہے یا ہوا زور سے لگتی ہے تو اوس بالو کے درمیان سے نقارے اور نفیری کی صدا نکلتی ہے وہان کے لوگ اوسکو ریگ رواں کہتے ہین اور اوسکے پاس ایک غار ہے اوسی شیعہ مذہب امام مہدی کا مکان بتاتے ہین کابل کے میوون مین سے توت اور شاہ توت اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس موسم مین غرباؤن سے شکم سیری کرکے اوقات گذاری کرلیتے ہین اور اونکو خشک کرکے عرصہ تک رکھتے ہین اور دور دور فروخت کے واسطے لیجاتے ہین شہر کابل کا سوا سے پیداوار چہار دیہ میدان لوگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان جو جانب شمال مسکن قوم مہمند صافی خروٹی کاکڑ ناصر سلیمان خیل مہاگ تخار اے سید و دیگان وغیرہ کا ہے بطور زراعت گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ سے شہر مین اکثر فروخت ہوتی ہین

دویم غزنین

جسکو زمانہ قدیم مین زابل کہتے تھے یہ مشہور شہر کابل سے ستر میل جنوب دریائے شور سے پونے آٹھ ہزار فیٹ بلند ہے اسکے گرد مین خندق اور پختہ شہر پناہ کے درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہے شہر کے حصہ شمالی مین قلعہ ہے قدیم شہر مین ایک فاصلہ پر گوشہ شرق و شمالی مین بہت لمبا چوڑا بستا تھا ۱۱۵۲ عیسوی مین جبکہ سات سو پندرہ برس ہوئے علاؤ الدین ملقب جہان سوز غوری نے اوسے غارت کیا اس غزنین قدیم مین جب سے سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو فتح کیا آباد کیا تھا شہر اور روضہ سلطان محمود کے درمیان صرف دو مینارہ سو سو فیٹ بلند باقی رہگئی ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کے قبر کی تعظیم یہان تک ہے کہ دیار افغان بلکہ دور دور سے پابرہنہ ہوکر بہت عاجزی سے اوسمین داخل ہوتے ہین صندل کے دروازون کی جوڑی اٹھارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود بت خانہ سومنات کے پھاٹک سے اوکھاڑ لیگیا تھا اسی مقبرہ مین لگے تھے انگریزی فوج اپنی فتوحات بازو فخامر کر کے ۱۸۴۲ء کو کابل سے پھرتے وقت اوسے ہندوستان کو لے آئی اب وہ آگرہ یعنے اکبرآباد کے قلعہ مین رکھے ہین آبادی اس شہر کی گنجان بازار کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسیان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا سرسبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کے متصل مغربی جانب شمال کے

جنوب کو رود غزنین جاری ہے آب و ہوا اس جگہ کی معتدل اور صحت بخش ہے جس علاقہ مین شہر غزنین واقع ہے اوسکا نام شلگر ہے حدود ارگن
اس وسیع علاقہ کے اس طرح پر ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال کوہ خروار جنوب مایل مشرق کوہ کتہ واز اور گوشہ شمالی
و جنوبی مین تا حد قندھار میدان چلا جاتا ہے اس مین سے ایک پہاڑی غربی حصہ کا نام واغذ ہے ملک شلگر زرخیز اور نہری ہے
شہر غزنین اس کے حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کی قوم اندر غلزائی ہین سوداگران پوینده بموسم گرما ہندوستان
سے جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سوم قندھار

جسکا نام سنسکرت مین گندھار لکھا ہے کابل سے تخمیناً دو سو میل سے کچھ اوپر گوشہ مغرب و جنوب مین دریاے شور سے ساڑھے
تین ہزار فیٹ بلند تین میل کے گردے مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان تخمیناً ساٹھ ہزار آدمیون کے آبادی ہے۔ اس شہر مین بھی ایک خاص قلعہ جانب
شمال موجود ہے جسکو وہان کے لوگ ارگ کہتے ہین اور غربی جانب اندر شہر کے خرقہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی خوبصورت اور منقش
قابل دید ہے چارسوق یعنی چوک بازار پچاس گز چوڑا گنبد سے پٹا ہے نواح اس شہر کا رود ارغنداب کے پانی سے جو کوہ ہزارہ جات سے آتا
ہے سرسبز اور شاداب خصوصاً جانب شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندھاری ہے باغات اور درختستان سرسبز دلکش
مین رنگارنگ کے طیور بولتے ہوئے سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہے عموماً سکنائے اس شہر کی قوم دُرّانی ۔ بابڑ ۔ کاکڑ ۔ بنبد
حروتی ۔ فارسیان وغیرہ ہین سواے رود ارغنداب کے رود ترنک بھی مشرق سے مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندھار کی ایک حصہ کو سیراب کرتی
ہے پیداوار میوجات ہر قسم اور کپاس عمدہ اول قسم کے تماکو قندھاری مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندھار سے مشرق
ارغسان کے علاقہ مین اور نیز شمال خاکریز کے علاقہ مین گندم اچھے ہوتے ہین کوہ شمالی مین معدنیات سے چیزون کے کانین معلوم
ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب کوتل مورچہ اور پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہے اس
کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہے الا بسبب عدم سررشتہ کار شور انکلتا ہے ۔ دوسری کان خاذ ہر معدنی جسکو اس پہاڑ کے نام
سے جسمین پیدا ہوتا ہے سنگ شاہ مقصود کہتے ہین اور اس سے زرد وغیرہ الوان و اقسام کے اچھے قیمتی سنگ نکالکر اکثر دانہاے
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموماً ایک روپیہ اور بہ نگرانی اعلی قسم کے سو روپیہ تک بھی فروخت ہوتی ہے اور اوسی پہاڑ
مین ایک قسم کی سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتے ہین بہت باخاصیت نکلتی ہے اور نیز سرمہ ذراک ہر گونہ کی و شرب و سنگ
آتاتک وابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہاے جی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور گچ بھی کارآمد بناء عمارات ایسی سفید چیز اس علاقہ
مین ہے کہ جسکی گرم بازاری نے دکان کرتہ آتاپک کو سرد کر دیا اور کان نیلہ طوطا معدنی ذراک ہر گونہ و پھٹکری معدنی و نوشادر
کانی و گوگرد دو سر رو اکثر اقسام کے عمدہ پتھر اور نمک آبی کوہ پیر کسری مین جو علاقہ قندھار سے مغرب اور سیستان سے مشرق واقع
ہے بہت افراط سے ہین شہر قندھار مشہور تجارتگاہ ہے لوگ اہل دل قوم بابی و دیگر افغان اور سیدان پشین اور پارسیان
قندھار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کی گرچہ عمدہ نہین مگر ناقص بھی نہین ہے تھرمامیٹر یعنی مقیاس الموسم
مین جاڑے کے دنون مین بوقت دوپہر بارہ ۔ ۹۰ درجہ پر اور موسم گرما ۱۱۰ درجہ پر رہتا ہے گرمی اور سردی موسم مین ان دو درجہ
کے مابین رہتی ہے واسطے آرام تجارہ ان کے چند سراے موجود ہین اور منڈی موسوم گنج بازار ہین ہر قسم کے مویشی اور پیداوار زرعی و چینی
وغیرہ فروخت ہوتی رہے ریشم قندھار کا عمدہ مگر بسبب کم شوقی مخلوق کم پیدا ہوتا ہے ۔

ہرات

جسکو پرانی کتابون مین ہری بھی لکھا ہے کابل سے کچھ کم پانسو میل مغرب خندق اور دوہری شہر پناہ مضبوط کے درمیان پچاس ہزار آدمیون کے
آبادی ہے غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چھت سے پٹا ہوا چوک گنبد کے تلے آبادی اس شہر کی نشیب مین ایک پشتہ کے متصل واقع ہے بدین سبب
دور سے نظر نہین آتا اکثر پارسیان اور دُرّانی افغان ہمین آباد ہین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہے مغرب مین تخمیناً ڈیڑھ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ
طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہے اس سے غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہے اوس پہاڑ کی مشرقی و بار
وغیرہ اطراف سے رود پانی جاری ہوکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتی ہے ہرات سے اچھے قالین اور سندین تند و توشک اور رکز کی وخرما سے
برک اور کرکی تم تنی نایافتہ بطرز نمد کے غالیچے مع آستین اور قبا و نیرو دیگر پشمینہ و ابریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتے ہین اور رائسی کی
سن سے پارچہ نایکہ بہت عمدہ بنتا ہے اور رغدگ تختی بھی مشہور کپڑا ہے پستہ اور بزغنج و بنگ اور زرشک و سماق و بخمین وغیرہ اسی علاقہ کے
پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور ابریشم بھی یہان کیڑون سے بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چودن کے معدن ہرات مین بڑی
عمدہ سفید عام چیز ہے اور نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سے بہتر ہے پیداوار زرعی اور ہر قسم
میوجات سب افغانستان مین سے ہرات کے اول نمبر ہین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتے ہین کپاس ہرات کی امریکہ کے برابر
سمجھی جاتی ہے اور گندم نہایت اعلی قسم کے پیدا ہوتے ہین اور کوکنار یعنی پوست زرعی ہرات کا مشہور ہے شراب خام اور پختہ ہرات
رشک بادہ قلار شیراز اور نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین

ذکر دیگر قصبجات مشہورہ

کابل مین جلال آباد ۔ لال پورہ ۔ پشہ ۔ چہار باغ ۔ سلطانپور ۔ بالا باغ ۔ دیہ سبز جس کے خربوزے مشہور ہین دیہ بیگی
بی بی ماروزیمہ ۔ کلکان ۔ قرہ باغ ۔ آغا سرای ۔ خواجہ سرای ۔ بنگیورہ ۔ کاہ درہ ۔ استالف ۔ استرغچ ۔
چاریکار ۔ برزہ ۔ پغمان ۔ دیہ خرنگ ۔ گذرگاہ ۔ دیہ پوری ۔ قلعہ قاضی ۔ تنگی سیدان ۔ لال اندر ۔ کتہ سنگ ۔
شیوکی ۔ بینی حصار ۔ چہار آسیا ۔ بابوس ۔ گلنگار ۔ درخون شہر ۔ دیہ نو ۔ باغ سلطان ۔ خوشی ۔
بیواڑ ۔ شلوزان ۔ ہوتی ۔ پاو ۔ خوادشانہ ۔ پاذخواو روغانی ۔ برکے ۔ برک برکی ۔ راجان ۔ سجاوند
پنج ۔ زنیرہ ۔ غزنین مین روضہ ۔ کلاتی ۔ منگور ۔ شالیز ۔ درزو ۔ ناہ سنگ ۔ رباط ۔ کلال گو
گردیز ۔ سردیہ پرکل ۔ سرروضہ ۔ نانی ۔ وغیرہ قندھار مین ۔ کلات غلزئی ۔ دہ بخوجہ ۔ جابا ولی ۔ دیہ بابو
سپیروان ۔ سردیہ ۔ پاشمول ۔ کاغانک ۔ قرض ۔ مزرعہ ۔ زاکر ۔ کرلیشک ۔ فراہ ۔ قلعہ بیست وغیرہ
ہرات مین بالعض فراہ ۔ سبزوار ۔ اوبہ ۔ بنا ۔ بادکوتر ۔ خان پورہ ۔ اشکیوان ۔ ممنیرک ۔ سیاہوشان
زندہ جان ۔ غوریان ۔ کوہستان وغیرہ مشہور ہین

ندیان مشہور

افغانستان مین چھوٹے موٹے ملاکر بہت ہین انمین سے زیادہ تر مشہور دریاے سوات ۔ دریاے پنجکوڑہ ۔ رود دیا جوڑ اور کابل مین
دریاے کونڑ ۔ دریاے لغمان ۔ سرخ رود ۔ دریاے غوربند ۔ رود لوگر ۔ رود میدان ۔ پنجشیر وغیرہ ۔ غزنین مین رود غزنین
رود سردیہ ۔ نہارہ ۔ وغیرہ یہ تینون بلکہ آب ایستادہ نادر کی مین پڑتی ہین ۔ قندھار مین ترنک ۔ رود ارغسان ۔ ڈہوری ۔
توڑہ ۔ رود ارغنداب ۔ دریاے ہیرمند خواہ ہیلمند ۔ رود ورافشان وغیرہ یہ سب ندیان زرہ کی جھیل مین جو سیستان کے درمیان تخمیناً
ایکسو میل طول ہوگی گرتے ہین ہرات مین ہری رود ۔ رود خاش ۔ رود رہ و کو وغیرہ ہین ان دریاؤن کا پانی مانند لوغر خوشگوار اور مچھلیان بھی عمدہ قسم کی ہوتی ہین

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھ ایران سے بھی ہے اون اشیا دعامہ کی تفصیل جو افغانستان مین پیدا ہوتی ہین یا بنتی ہین اس طرح ہے

معدنیات سے

سونا چاندی لاجورد سرب لوہا مس گندھک ہرتال پھٹکری چونا نمک شورہ نوشادر سیلہ طوطیا سومیائی زاک وغیرہ نکلتا ہے ان مین سے بعض ملک کے اندر صرف ہوتے ہین اور اکثر باہر تجارت کے واسطے لیجاتے ہین

میوہ جات وغیرہ نباتات سے

رودنگ یعنی مجیٹھ ہینگ کپاس تمباکو برنج میوجات سے کشمش ہونیز منقی آلو بخارا کشتہ خوبانی انار انگور ناشپاتی سردہ بادام پستہ توت خشک زرشک اور نیز غنچ وکاکوتی وغیرہ اشیا ہیں یہ اشیا تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے ہین ان مین سے مجیٹھ علاقہ شلگر اور نقرا اور زیادہ تر کی اور توخی اور کتھواز اور لوہگر اور نواح غزنین اور علاقہجات قندھار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کھودکر بموسم بہار کاشت کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنے کے اسکو خاکپوش کردیتے ہین اور شروع بہار مین وہ فالتو مٹی اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے تب اوسکو تیسرے سال یا چوتھی آخر موسم خزان مین اوکھاڑ کر بیوپاریون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ تبرکا اور رسات روپیہ خشک اکا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا پنجاب اور تمام ہند مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات کے بہت ہے اور ہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹہ سے نکلتی ہے وہ خودرو ہی اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور زمرہ کی شکل اور قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ سلبند عموماً تین فٹ سے چھوٹا ہوتا ہے اگلی روز اسکی شاخونکو بچہ اور تھوڑی تراش کراتی ہین اور پار اوسکی بیخ کے آس پاس کھود کر ایک بالشت نیچے کاٹتے ہین اور اوپر سے سنگچل بناکر دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے مثل افیون کے شیر نکلکر بطور جمع ہینگ کی روڑی بنجاتی ہے اور اوسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہے اکثر لوگ اس مین آمیزش آرد نخود یا سنگ زانو جو ابرق کے نوع سے ہے سائیدہ کرکے لاتے ہین

حیوانات مین سے

گھوڑے گوسفند جنکے اون بہت قدرمند اور گوشت ملذ دہی سگ شکاری گربہ قحانی یعنی اور خوبصورت بالون والا رنگ برنگ تجار لوگ لاتے ہین گھوڑے اکثر ہرات اور سرخس میمنہ اور اطراف خراسان مین اور ترکستان مین زیادہ قابل سوداگری پیدا ہوتے ہین بلوچ گھوڑون کی اور سیدان شین بھی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے اور سگ سبزوار و خاک کرم سیر سے لاتے ہین

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین بنتی ہین

سیلاوہ یعنی تبر المبا چوڑا تلوار بگڑا اول قسم کے نہین ہوتی برگ دیز بائی برگ کرکی ترگ شتری برگ خرمائی پوستین بزی دگوسفندی کرک بھیڑ بکری کے حب سے بنتا ہے قالین ہراتی گلیم نمد خور آب دستانہ پشمی وابریشمی کپڑا ارزی گاواون کا ابریشم قناو ہر کلاہ چھے اچھے چکن چوغہ کلاہ قبولی وسادہ تیپو ظروف مسی کچھ جس سے گھوڑے دیوتل وغیرہ بنتی ہین ان مین سے پوستین اور چوغہ یا جلکہ برگ شتری اونی تیپو ہندوستان کو بہت آتی ہین ہراتی قالین ہندوستان مین ایرانی کھلاتی ہین ایک قالین پر چھ یا آٹھ آدمی کام کرتے ہین بناوٹ انکی دس روپیہ ہراتی جو برابر آٹھ انہ سکہ سرکار انگریزی کو ہوتا ہے فی گز مربع لیا جاتا ہے اور ہندوستان مین ولایتی قالین پر چھ روپیہ کپیا چھوٹا اور ساٹھ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتی ہین

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہ عجیب قوم افغانون کی ملک سے علیحدہ ہے مگر چونکہ شکم کوہ ہندوکش مین ایسی موقعہ پر آباد ہے کہ اونکے جنوبی حدود افغانونکی ملک سے ملتی ہین اور بعض اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کی شامل ہوگئی ہین اسواسطے انکا حال مناسب سمجھکر جسقدر حاصل ہوسکا درج کیا جاتا ہے کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کی شکم مین واقع ہے کافرستان کی شمال بدخشان اور شرق تاشقار اور جنوب اندرآب اور خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونڑ و نعمان وغیرہ حدود افغانستان مین ان حدود کے اندر کافرستان ہے اور اوسکے سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کے درختون کے جنگل سے لدی ہوئی ہے اگرچہ چھوٹی تنگ مگر زرخیز زمین کی وادی ہین جنمین بہت انگور باغی و جنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچھ غلہ بھی کاشت ہوتا ہے اور مویشی اور رمہ کی چرائی کے کام بھی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اونکے پہاڑ بوجہ نکے رستے پر معلوم ہوتے ہین اور سخت ہین راستی صرف پیدل آدمی کے گذرنے کے لایق ہین اور راستی پر ندی اور دریا گذرنے پڑتے ہین جنکے اوپر شہتیر طویل رکھکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اونکے اکثر گانون پہاڑ کے سلامی پر ہوتی ہین ایک مکان کی چھت دوسرے گھر کا صحن یا کوچہ ہے کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون نے دیا مگر ایسا مشہور کیا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا ذکر کرتے ہین تو خود اپنے تئین کافری کہتے ہین اور شاید معنی لفظ کافری سے ناواقف ہین وہ اپنا مورث اعلی کور اشی بتلاتے ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سے سمجھتے ہین کافر کہتے ہین کہ ہم قوم لمبی کا کل رکھتے ہین اور شراب پیتے ہین اونکو ہم بھائی سمجھتے ہین انکے پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سے اونکی پورانی تاریخ صحیح نہین مل سکتی اور نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹھیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون نے شروع اجرائے اسلام مین ملک قندھار سے اونکو خارج کیا اور تدریجاً شمال و مشرق کی طرف ہٹتی گئی اور کابل وادی سے سندھ تک آکر آباد ہوئی جب اس ملک مین بھی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کے پہاڑون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئے جہان اب آباد ہین وہ کہتے ہین کہ پہلے چار قوم تھی کاموز ہلار سلار کاموج تین اول الذکر مسلمان ہوگئین چوتھی اپنے وطن سے جلاوطن ہوکر ان پہاڑون مین چلی آئی الغرض انکی اپنی قول سے بھی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور دیگر لوگ بعضے انکو ذریات فحاک تازی کی نسل سے سمجھتے ہین اور بعضے قریش اور بعضے گریک بکٹرینی یعنی یونانی جو سکندر اعظم کے بعد اس ملک مین آیا اور حاکم ہوئے تھے اونکی نسل سے بتلاتے ہین اگرچہ مولف اطمینان کے ساتھ اس معاملہ مین کچھ رائے نہین دے سکتا مگر حالات موجودہ اور شکل و شباہت اور بعض دستورات اس قوم اور اونکی زبان سے جسکا مفصل حال آئندہ آویگا ایسا قیاس ہوتا ہے کہ یہ کافر لوگ گریک بکٹرین یعنی یونانی جو باختر حال مشہور بافغانستان وغیرہ کے ملک مین آئے تھے اونکی نسل سے ہونگے اور اوس وقت کے اہل ہنود کے شمولیت سے خلط ملط ہوکر متفرق عورتون کی اولاد سے ایک قوم پیدا ہوگئی ہے اس کافرستان کی لوگ کسی ایک مورث کی اولاد سے نہیں ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنی نام سے ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نے مخالف مذہب کے سبب سے سبکو مجمعاً کافر کا نام دیا اور اونکو تور یعنی سیاہ کافر اور سپور یعنی سرخ کافر کے خطاب سے صرف بباعث رنگ جسمی اور پوشاک مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکا کافر سیاہ پوش بھی کہتے ہین بسبب سیاہ پوشش کے جو بکری کی کھال سے بناتے ہین اس نام پر مشہور ہوے اور چونکہ اونکا رنگ جسمی سرخ اور سفید ہے اس سبب سے سرخ کافر اونکو مسلمان کہتے ہین اس قوم کا حسن اور خوبصورتی مشہور ہے سفید اور سرخ رنگ پیوز اقد فراخ چشم سیاہ مثل یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم مائل بسیاہی اکثر بعض نادی اور خوش نفیس چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک خوب سرد ہے زمستان مین برف اور سردی بہت ہوتی ہے کرامین انکو یک جاتے ہین اونکے مختلف اقوام کے نام جسقدر دریافت ہوسکے ذیل مین درج

کی جاتی ہین — سوکوئی — ترہی — گوما — کمبیر — کتار — بیرہ گل — چنیش — ڈھنڈر — ویلی وائی — کامہ — کوشتہ — دینیگ — وائی — کامرجی خواہ کافر کمتوز — جو نصف بدخشان کی طرف شمالی حصہ کافرستان مین رہتی ہین اور نصف لغمان کی طرف جنوبی حصہ مین آباد ہین — اشمی — سنو — لنشی — جکہ — اسکالک — پرونی — میونی — پوتوز — ڈیش — ختلم — ایرت — ہرن — سہ — واما — چونیا خواہ چومیا — امینشور — پشاگری — کستور — تما اونگ سیہ — مینچیاشی — سندہی گل — وغیرہ اور اونکے بڑے دیہات جو مولف کو معلوم ہوسکے اونکے نام یہ ہین — کامدیش علاقہ کا نام ہے اور اوس علاقہ کا بڑا گانون مشہور باسم کامدیش ہے جسمین پانسو گھر ہونگے — وائیگل — کمبیر — جیمی — ائش — دیش — جابج — کیگل — نسی کرام — کلا گلائی گل — رجیگل — سوننددیش — ویگل — بینادیش — ویری — گاواجی — جمامیش — منیج گل — ولی گل — وغیرہ ان اسما سے معلوم ہوتا کہ اکثر قوم کی نام پر ملک اور دیہات کا نام رکھا گیا ہے اور طرز ناموں کے پرانے ہندی یعنی سنسکرت زبان سے ملتی ہے جیسا کہ اکثر انکو دیہات اور علاقہ کے نام اخیر مین لفظ دیش آتا ہے جو بلاتغیر سنسکرت کا لفظ ہے علی ہذالقیاس لفظ گل شاید گہر کا ہم جنس ہوگا اور گرام کا لفظ بھی ہندی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین جب سیاکنان درہ نور اور دیگر درہ جات کے جو ہندوکش سے جنوب کابل اور جلال آباد بلکہ ننگرہار جنوبی تک کافر تھے چنانچہ کامہ اور **کوشتہ** اور **راجگل** وغیرہ نام پورانی وقت کے تاحنوز ننگرہار اور خیبر کے نواح مین مشہور ہین جب مسلمانون کا دور ہوا تو بعضے لوگ مسلمان ہوگئے اور بعضے شمالی طرف ہٹ گئے اور اس ملک کو مسلمان افغانون نے بزور شمشیر اپنے قبضہ مین کرلیا اور پایا جاتا ہے کہ لغمانی اور رودیگان اور پشائی جواب مسلمان ہین اور ہندوکش کے جنوبی درون مین رہتے ہین اوس زمانے مین کافر تھے مسلمان ہوگئے

کافرون کی زبان

نہ ہندو سمجھتے ہین نہ افغان نہ اوزبک مختلف جگہہ کے کافر لوگ کی زبان بولتے ہین مگر سب مین اونکے الفاظ ملتے ہین ہیچ اس زبان کی معلوم ہوتی ہے اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوس مین آتے ہین اور ایسا پایا جاتا ہے کہ یونانی اور راسکتین اور سنسکرت اور بھاشا وغیرہ مل ملاکر ایک عجیب بولی بن گئی ہے کہ جو اور ملک کے لوگ نہین سمجھ سکتے اور یہہ لوگ بیس تک شمار کرتے ہین بجای سیکڑون کے اور اونکا ہزار جسکو وہ بھی ہزیار کہتے ہین بنش کوتری یعنی بیست تومن کا ہوتا ہے جو دراصل چار سو ہی نعمانی یا دیگانی زبان بھی کچھ اس سے ملتی ہے اور پشائی زبان کافرون کی زبان سے مطابق ہے عرب کی زبان کے الفاظ بالکل انکی زبان مین نہین پائے جاتے ہندی الفاظ کے زیادہ ہونے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد زوال سلطنت گریک اور راستکین بسبب ہم مشرب ہونیکی جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تھے سب خلط ملط ہوگئے اور بسبب نزدیک رہنے راجہا ہائے پنجاب اور ہند کی سنسکرت اور بھاشا کے الفاظ اونکے زبان مین زیادہ مل گئے جو اوس وقت قندہار تک بولی جاتی تھی اخیر مین ایک فہرست انکی زبان کی بعضے لفظونکے درج کی جاوے گی ※

مذہب

انکا مذہب کسی اور مذہب سے مطابق نہین معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہین رکھتے اگرچہ خدا پاک کو ایک سمجھتے ہین جسکا کامدیش کی رہنے والے امرا اور سوکوئی لوگ اگن خواہ دوگم کہتے ہین مگر مشرک اس حد تک کہ اونکی بے شمار بت ہین جنکی وہ پرستش کرتے ہین اور انکو بھی خدا کہتے ہین اعاذنا باللہ اور یہہ بت انکی آبا واجداد کے نام اور یادگار کے واسطے بنائے جاتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ سابق مین یہہ ہماری بزرگ تھے اور خدا سے ہماری شفاعت مانگینگے یہہ لوگ قیامت سے منکر ہین اور مرنیکے بعد وہ قیامت سمجھتے ہین اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کے حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ زندگی کے معتقد نہین اونکی معمولی کوئی عبادت نہین ہے بجز قربانی کرنے بتونکی جسکے واسطے کوئی وقت معین نہین ہے یہہ لوگ سب سے اچھا کام مہمانداری اور سخاوت سمجھتے ہین اور یہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہین بہشت کو وہ اپنی زبان مین برّی الابلا کہتے ہین اور دوزخ کا بری دگربولا نام لیتے ہین اونکی بت اکثر لکڑی کی اور بعضے پتھر کے ہوتے ہین بعضے مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی بت سوار کوئی پیدل ہوتا ہے بسبب ہونے ایسے کے

طریق تیاری انکی تعداد اونکی بتون کی بہت ہے مگر ہر ایک قوم کے بت اپنے قوم سے باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجھے جاتے کامدیش کی بڑے بت کا نام یہہ ہے پہلا **گیش** جو بانی کالم اختیار وارث سمجھتے ہین دوسرا **امانی** جسنے **پوشتش** یعنی جنّیات خرابی کو جہان سے نکال دیا ہے تیسرا مزرجو تھا اور تہرا پانچوان چھٹا موجی چیٹا گیس ساتوان پراوک جو ساتھ بھائی ہونے کے بدان کو نجست زمین کے سامنے بموجب اتفاق اقتدار کے تھے آٹھوین پترن نوین اگومی جو پہلے آدم کی زوجہ یعنی اماں حوا کا بت سمجھتے ہین دسوین و سالی گیش کی مورت گیارہوین بارہوین سویر تیجو اور تیرہوین نشتی اور سوکوئی کے بڑے بتون کے نام ماندی — مرفنت — مراسوری — اندر رجی — جو شاید اندر یا اندرا ہندو بت ہوگا مع ہندوستانی الفاظ جی کے اور اونکے بعضے بتونکا نام سدا آشیو کی طرح ہوتے ہین اور تیرسول یعنے سدا نہ بھی اونکے بعضے بتونکے ہاتھ مین ہوتا ہے جو ہندونکے سدا شیو بتون سے مطابق ہے غرض کہ انکے مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کے موجود ہین مگر قیاس قبول نہین کرتا کہ یہہ قوم کبھی ہندو برہم ہوئے ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی گوشت بہت کہاتے ہین اور اپنے بتون پر خون چھڑکتے ہین خصوص قربان اور پرستش کی وقت گائی کا خون بت پر ڈالتے ہین یہہ فعل ہندونکے مذہب مین کبھی جائز نہین تھا اور بالکل مخالفت ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہے اور جب بت کے سامنے قربان کرتے ہین تو آگ کو جلا کر اوس آگ کے اوپر بت پر رکھین اور گوشت گائی وغیرہ کا اور گھی اور شہد ڈالتے ہین بت کا بوجا کبھی باہر میدان پر ہوتا ہے اور بعضے وقت گھرون مین جنکا نام **امیر اوتا** ہے اگرچہ آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہے مگر خاص آگ کے واسطے کچھ عبادت نہین کرتے اور ہمیشہ مثل گبر آتش پرستون کے آتش احتیاط سے نہین رکھتی اونکا مذہبی پیشوا بطور راہب کی ہوتا ہے اور قربان کے وقت وہ حاضر رہتا ہے اور موروثی عہدہ ہے مگر اونکا اختیار کچھ بہت نہین ہوتا اور سوائے نام کے سایر الناس سے کچھ فضیلت بھی نہین رکھتا ماہی یعنی مچھلی کو خراب سمجھتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت ناپاک نہین سمجھتے مگر سگ اور گربہ کو نہین کہاتے باقی ہر جانور کا گوشت کہاتے ہین جو مثل گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچھ کا بہت پسند کرتے ہین جانور جب کہانیکے واسطے مارتے ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہے صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہے اپنے بتون کو دیو تمان یا دیگان یعنی خدا بھی کہتے ہین اور جب بت کے سامنے گائی یا بھیڑی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صرف تبر سے اوسکی گردن الگ کردیتے ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جب چاہین ہوسکتا ہے مگر علاوہ اسکی ایام مقررہ بھی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روز تک اونکا تیوہار ہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانور بتونکے سامنے قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتے ہین جو ہندونکا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر ایسے بڑے ضیافتین کرتے ہین ایکدن کافر لوگ خاک ایک دوسرے پر پھینکتے ہین جیسا کہ ہندو ہولی پر گلال وغیرہ ایک دوسرے پر ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اونکی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگا کر پھراتے ہین اور آخر ایک بت کے سامنے لیجا کر پھینک دیتے ہین اور وہان اونکو جلنے دیتے ہین دوسرے روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورت گانون سے باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مرد اونکی تلاش کرتے ہین جب دیکھ لیا تو وہ عورت لکڑی سے اوس مرد کو مارتی ہے مگر جب مرد نے اوسکو پکڑ لیا تو پھر وہ اوس مرد کے ساتھ جاتی ہے بعضے کہتے ہین کہ اس رسم مین جس مرد کے ہاتھ جو عورت آجاوے وہ اوسکی ہوجاتی ہے — **دستورات** مذہبی طریق اوپر لکھے گئے ہین مگر علاوہ اوسکے دیگر رسمیات عجیب قابل ذکر

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکی ماں کو ایک مکان مین جو اس کام کے واسطے گانو سے باہر بنا ہے لیجاتی ہین اور وہان بیس روز تک رکھتے ہین اس بیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجھتے ہین اور اسی سبب سے اوسکو گانو سے باہر نکالتے ہین جب چہل روز گذر گئی تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتے ہین اور پھر گانو لیجا کر ناچنے کے ساتھ گانو مین واپس لاتی ہین اور جب فرزند کا نام رکھنا چاہتے ہین تو اوس بچہ کو والدہ کی سینہ کے ساتھ لیجا کر اوسکے آبا واجداد کی نام چند پشت تک لیتے ہین جس نام پر اوس نے والدہ کا پستان پکڑ کر دودھ پینا شروع کیا وہی اوسکا نام رکھتے ہین اگر فرزند مونث ہو تو اوسکی والدہ اور دادی

پردادی کا نام [illegible] اونکی زبان [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] ستاوٹ [illegible] نام [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ پاپی۔ [illegible] مالکی [illegible] اوراڑی [illegible] معلوم ہوگا کہ اصل
[illegible] انکو [illegible] علامت [illegible] معروف [illegible] ہوتی ہے ۔۔۔ [illegible]
[illegible] شادی [illegible] شروع [illegible] ایک [illegible] دیکھی [illegible]
جاتا ہے کہ [illegible] درخواست ہو جب اوس دختر کی باپ [illegible] مار ڈالی اور کھالی تو گویا اوس لڑکی
کے قبول کرنیکی [illegible] اپنی دختر کا اوس شخص کو دینا قبول کیا اگر وہ [illegible] واپس کردی تو اوسی مراد انکار ہوا اور وہ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] جب [illegible] کئی تب وہ مرد اپنے گھر میں واپس جاکر [illegible]
پارچہ جات جو اونکو [illegible] ہوتے ہیں اور کچھ زیور حسب مقدور [illegible] اوس سامان ہر وہ رات [illegible]
گذرتی ہے [illegible] ۔۔۔ [illegible] کا باپ ایک ریشمی رومال اور کچھ [illegible]
دیکر اپنی دختر کو دیتا ہے [illegible] مقدور ہو [illegible] غلام بھی [illegible] اوسکی پشت پر ایک ٹوکری [illegible]
ہے جسمین کچھ میوہ اور [illegible] ساتھ تیار کیا ہوا [illegible] ایک چاندی کا پیالہ شراب [illegible] کہتے ہین [illegible]
ایسی حالت مین [illegible] تمام کافر لوگ اوسکے ساتھ [illegible] جاتے ہین [illegible] بعد اوس عورت کا باپ کو داماد کی طرف سے [illegible]
کا شیر [illegible] ۔۔۔ [illegible] اور [illegible]
بھی اس معاملہ مین [illegible] عورات تمام گھر کا کام [illegible] اور زمین [illegible]
عورت [illegible] کا کام [illegible] ۔۔۔ [illegible]
سخت [illegible] ۔۔۔ [illegible] عورت [illegible] شب زفاف مین [illegible]
بلکہ [illegible] ۔۔۔ [illegible] والدین کے گھر واپس ہو [illegible]
والیسی [illegible] مال کا [illegible] کافر مین مسلمان غلام [illegible]
اونمین نہین [illegible] ۔۔۔ [illegible] غلام [illegible] مخالف کی لڑائی [illegible]
اور بعضے [illegible] ۔۔۔ [illegible] پارسی کہتے ہین [illegible] اطلاف قومین اور غلام داخل
ہین [illegible] ۔۔۔ [illegible] پارسی کی اولاد [illegible] مسلمانون [illegible] غلام [illegible]
اور دیگر پارسی اپنی قوم [illegible] ۔۔۔ [illegible] اشراف مساوی [illegible]

غمی

کافر لوگ [illegible] مردہ [illegible] زمین مین [illegible]
ہر [illegible] نعش [illegible] اچھا کپڑا پہنا کر چارپائی پر لٹاتے ہین اور اوسکی پاس اوسکے ہتھیار رکھے جاتے ہین اور میت کی خویش اقارب [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] مین اور عورات نوحہ [illegible]
تھوڑی [illegible] چارپائی [illegible] آخر ایک چوبی تابوت مین نعش کو بند کر کے اوس تابوت کو [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] خیرات کھانا دیا جاتا ہے اور ایک [illegible] سال مین میت کی [illegible] اوسکی یادداشت

کیواسطے [illegible] باہر رکھا جاتا ہے واسطے روح مردہ کے اور اوس کا نام [illegible] رکھا جاتا ہے واسطے اون کے [illegible] بزرگونکا نام [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] اور ایک [illegible] کہ جو شخص [illegible] وہ اپنی زندگی مین ایک
[illegible] عام [illegible] سادہ ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] عام [illegible] کام [illegible]
اوسکی [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] عزت اور اعتقاد اوسکو حاصل نہین ہوتا جب تک [illegible] دعوت [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] کسی آدمی کے پاس [illegible]
[illegible] ماتم خانہ مین [illegible] تعزیت کے [illegible] زمین پر [illegible] اوس ماتم زدہ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] پانی [illegible] چلا جاتا ہے اگر یہ رسم تعزیت کی صحیح ہے اور سب ماتم [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] ماتم [illegible]

حال حکومت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] عدالتی [illegible] سب [illegible] دولتمند اور معتبر لوگ صلح کے طور پر [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] آوتی مثل افغانونکی [illegible] اونمین بھی ہے اور بدلہ اور انتقام [illegible]
[illegible] اپنی قوم کے معتبران اور کلان [illegible] مگر اونکا اختیار بہت تھوڑا ہے اور وہ جو جنوبی [illegible] کافر مسلمان ہوگئے ہین
اونکے معتبران نے خان کا لقب افغانون سے لیا ہے

فصل اول باب سوم در بیان بادشاہان ہندوستان

سب سے اول ہندوستان پر مسلمانون [illegible] ولید ابن عبد الملک کے لشکر نے حملہ کیا اور سندھ سے لیکر دریا گنگا تک [illegible] سپہ سالار محمد بن قاسم [illegible]
[illegible] ہندوستان پر [illegible] اور راجہ داہر جو اوسوقت مین حاکم گجرات کا تھا [illegible] راجہ مذکور شکست پاکر مارا گیا تب
محمد ابن قاسم [illegible] کی اوسوقت دہلی کے تخت پر خاندان [illegible] کی اولاد سے حکومت کرتا تھا اور [illegible] راجہ دہلی
[illegible] پال [illegible] اپنی نواسی [illegible] راج کو جو کہ دہلی کے [illegible] راجہ تھا گود لیا [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] پانسو برس [illegible] روایت [illegible] اول [illegible] مسلمانون کا
اوسکی وقت مین [illegible] ہندوستان [illegible] فوج حضرت عمر [illegible] خلیفہ دوم کی فوج بعد فتح ایران ہندوستان مین آئی لیکن [illegible]
مین شہید ہوئی [illegible] خلیفہ چہارم علی [illegible] سندھ کو فتح کیا لیکن [illegible] خلیفہ ولید کے لشکر نے [illegible] تمام
سندھ پر قبضہ کر لیا اور تیسرے سال محمد ابن قاسم نے راجہ مذکور سے شکست کھائی [illegible] حاکم کھمایت کی بیٹی سے شادی کی آخر کو ترک مذہب کر کے راہی
خراسان کا ہوا [illegible] بیٹا تھا [illegible] مامون رشید ابن ہارون رشید حاکم خراسان [illegible] اور مامون آخر کو
خراسان واپس گیا خلیفہ ولید کی فوج جب ہندوستان پر چڑہ آئی تھی اوسوقت ہندوستان مین بڑی کھلبلی [illegible] خاندان کے راجہ لوگ ضعیف
ہوگئے تھے [illegible] کا خاندان دہلی [illegible] گجرات [illegible] قبضہ مین آگیا تھا
شمالی ہندوستان کی [illegible] فتوحات سے [illegible]
انتظام اس ملک کا [illegible] خلیفہ ولید [illegible] دریای [illegible] درمیان پورب [illegible] کوہستان
[illegible] دریای گنگ تک [illegible] ہندوستان کا [illegible] خلیفہ ولید تک [illegible] اوج پر رہی

خلیفہ ولید کے انتقال کے بعد مامون اور ہارون رشید نے ہندوستان پر چڑہائی کی پر راجپوتون نے اوسکو شکست دی اوسوقت سے حکومت خلیفون کی سست اور ضعیف ہو گئی یہانتک کہ ... خلیفہ ہارون رشید جو پانچوان خلیفہ تھا خلفای عباسیہ سے تھا گذرا ہے اوسکی وفات کے بعد ... مستقل بادشاہ بن گیا اور خلیفہ کو ... بغداد اور اوسکے مضافات کر رکھا تھا

اسماعیل سامانی

اون دنون میں جو خلیفہ بغداد میں تھا ضعیف ہوکر بجای خود حاکم مستقل ہو گئی تھی ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراء النہر اور خراسان کا صوبہ تھا ... سنہ ۲۷۹ ہجری میں مطابق سنہ ۸۹۲ع بادشاہ ہو گیا ... بادشاہ بخارا کا ہو گیا اوسکا پایتخت کابل قندھار زابلستان کی صوبہ تھے چار بادشاہ اوسکے خاندان کے نوے برس تک تخت بخارا پر ہو چکا ... بادشاہ ... اپنی وفات کے ... منصور کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر اوس بادشاہ کے مرنے کے بعد ارکان سلطنت میں بسبب ... ہوا کہ ... اوس لڑکے کو بادشاہ بنائین یا بادشاہ متوفی کا چچا کو آخرش بالاتفاق سب نے اسبات کا فیصلہ البتگین حاکم خراسان کی رای دریافت کرنے پر منحصر رکھا جسکی دار الحکومت غزنی تھی البتگین حاکم غزنی نے یہی رای دی کہ شاہ مرحوم کا چچا بادشاہ مقرر کیا جاوی پیشتر ... اس رای کے بخارا مین امرای سلطنت متفق الرای ہوکر منصور کو بادشاہ بنا لیا تھا جب منصور نے البتگین کی یہہ رای برخلاف اپنی سنی تھی ... بخارا مین کی وہ بخوف جان وہان نگیا اور چونکہ سوای خود ... اور کوئی ... اوسکو ... اسلئے دم استقلال کا بھر کے خود بادشاہ غزنی کا ہو گیا اور کابل قندھار کو اپنا پایتخت کرکے غزنی کو دار السلطنت مقرر کیا اگرچہ شاہ منصور نے سپہ سالار البتگین پر چڑہائی کی بار بار روانہ کی پر وہ اونکے فریب مین نہ آیا پندرہ برس تک یہہ شخص غزنی میں حکومت کرتا رہا اور سنہ ۳۶۵ ہجری میں مطابق سنہ ۹۷۶ عیسوی میں فوت ہوا

اسحاق بن البتگین

بعد وفات البتگین کی اوسکا بیٹا اسحاق ابن البتگین اپنی باپ کے تخت پر سنہ ۳۶۵ ہجری مین مطابق سنہ ۹۷۶ عیسوی مین اجلاس فرما ہوا اگرچہ کہ اوسکو ہمیشہ بادشاہ منصور کیطرف کا خدشہ لگا رہتا تھا کسلیے کہ منصور اوسکے باپ کو باغی اور غاصب سمجھتا تھا اسواسطے اسحاق نے اپنے سپہ سالار شجاع سبکتگین کو اپنے ہمراہ لیکر شاہ منصور پر حملہ کیا اور فتح پائی اور شاہ منصور سے اسبات کا نوشتہ لکھوا لیا کہ اسحاق مستقل بادشاہ خراسان کا بلاشبہ ہے تاکہ پھر کسیطرح کا دعوی منصور کا خراسان پر نرہے اور یہہ سلطنت مستقل کر دی لگا بعد حکومت دو برس کے سنہ ۳۶۷ ہجری مطابق سنہ ۹۷۷ع میں راہی ملک بقا ہوا

سبکتگین

بعد مرنے اسحاق کے سوای سبکتگین کے کوئی شخص لایق تخت کے نہ رہا تھا سبکتگین اصل مین ایک شاہزادہ ایران کا تھا بحسب اتفاق زمانہ سے حالت افلاس مین البتگین بادشاہ سابق غزنی کی خدمت مین حاضر کیا گیا تھا اور البتگین نے اوسکو ہوشیار دیکھکر خرید لیا تھا اور درجہ بدرجہ ترقی دیکے سپہ سالاری کے رتبہ تک اوسکو پہونچا دیا اب اونہے بادشاہ البتگین کی لڑکی سے اپنا نکاح کرکے داماد بادشاہ کا بنکر تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے جلوس کے اول ہی سال مین یعنی سنہ ۹۷۷ عیسوی مین اوسنے ہندوستان پر چڑہائی کی اوسوقت راجہ جیپال لاہور کا راجہ تھا اور ملتان اوسنے فتح کیا اور کئے قلعہ فتح کرکے بہت سا مال لوٹ کر پھر اپنے دار الخلافت غزنی کو مراجعت فرمائی جیپال نے یہہ تجویز دلمین ٹھہرا کر مسلمان لوگ پھر میری ملک پر حملہ آور ہون خود بذاتہ سندہ پار ہوکر مسلمانون کے ملک پر حملہ کیا پر کامیاب نہوا بلکہ پکڑا گیا اور خود اوسکو مطیع ہونا پڑا اور ہر سال کا خراج دینا منظور کر لیا شاہ سبکتگین نے حکم دیا کہ اس سال کا خراج اسیوقت ادا کرو مگر چونکہ وہان کل خراج کا روپیہ سرانجام نہ کر سکا اسلئے اوسنے درخواست کی کہ بادشاہ اپنے معتمدون کو بندہ کے ہمراہ کر دے لاہور مین پہونچکر باقی روپیہ ادا کر دونگا یہہ درخواست منظور ہوئی جب لاہور مین آیا تو ذرا اکیسا ادہی طرف تخت کے جو برہمن لوگ کہڑے تھے اون سے صلاح پوچھی جنہون نے عرض

کی کہ ہمارا راجہ اب غزنی کا کچھ اندیشہ حضور کو نرہا ہماری نزدیک روپیہ دینا محض بیفایدہ ہے بائین طرف چہتری لوگ تھے اور اوسکے سپہ سالار اور افسر فوج تھے اونسے پوچھا تو اونہون نے یہہ راے دی کہ راجہ کو لازم ہے جو اقرار روپیہ کے دینے کا کیا ہے اوسکو پورا کرے ورنہ مسلمان لوگ چڑہ آئین گے اور پھر لڑائی ہوگی جنگ مین رعایا برباد ہوگی اور صدہا آفات کی برداشت کرنی پڑیگی ان سب قباحتون کی نسبت زر کا دینا آسان بات ہے جو حضور نے وعدہ کیا ہے بیشک اوسکو پورا کیجئے راجہ نے بہ تنگ ناک چڑہائی اور ہرگز نمانا برہمنون کی رای مان لی اور معتمد شاہی کو قید کر لیا سبکتگین کو جب یہہ خبر بد عہدی کی پہونچی تو آگ بگولا ہوکر مثل طوفان کے مغرب سے چڑہائی کی تمام راجہ شمالی ہندوستان کے اور راجہ دہلی اور راجہ اجمیر اور راجہ کالنجر اور راجہ قنوج ایک لاکھہ آدمی کی فوج لیکر راجہ جیپال کی مدد کو آئے اور ہندو مسلمانون کا مقابلہ لمغان کے کنارے پر ہوا یہہ لڑائی سندہ دریا کے پچھم کیطرف ہوئی تھی اوس زمانہ مین ہندو لوگون کو دریای اٹک کے پار جانے سے احتراز تھا آخر کو ہندون نے شکست کھائی او نیلاب کے کنارے تک اونکا تعاقب ہوا اس لڑائی کے بعد ایام سلطنت سبکتگین مین جو کہ بیس برس تک رہی ہندون سے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی سبکتگین نے بیس برس سلطنت کرکے سنہ ۹۹۷ عیسوی مین وفات پائی اوسکے بعد اوسکا چھوٹا بیٹا اسماعیل بادشاہ ہوا مگر وہ چار مہینے کے بعد اوسکے بڑے بھائی محمود نے جو حقیقت مین وارث تاج اور تخت تھا سلطنت پر قبضہ پایا

سلطان محمود غزنوی

سلطان محمود غزنوی یہہ بادشاہ جملہ شاہان سابق سے عظیم الشان اور دیندار مشہور ہے اوسنے تخت پر بیٹھکر پہلے تو ماوراء النہر کو اپنی سلطنت مین شامل کیا جو ملک کہ بحیرہ خزر سے لیکر دریای اٹک تک پھیلا ہوا تھا بعد ازان عنان توجہ بملک ہند کیطرف اونہے پھیری جو ملک کہ ابتک مسلمانون کے تاخت تاراج سے بچا ہوا تھا اس ملک مین اوسنے بارہ حملے کئے ہین جنمین مظفر اور منصور ہوکر بہت دولت اور مال لیکر مراجعت کی ہے

حملہ اول

۵ اگست سنہ ۱۰۰۱ عیسوی مین وہ راجہ جیپال والی لاہور سے پشاور پر لڑا اوسکو شکست دی گرفتار کر لیا اور پھر شہر بھٹنڈہ اٹک جو ان ایام مین راجہ پٹیالہ کی عملداری مین واقع ہے پہونچکر اوس شہر کو لوٹا اور سب مال اور اسباب وہان کا لیکر غزنی کو مراجعت کی جہان جاکر راجہ جیپال اور اوسکے ہمراہیون کو جو مقید تھے بشرط ادای زر فدیہ رہائی دی اور اون افغانون کو جنہون نے اوسے سازش کی تھی قتل کیا جیپال نے قید سے رہائی پاکر اس بے عزتی کا جینا منظور نہ کیا اور حکومت لاہور سے دست بردار ہوکر ایک چتا بنوائی اور اوسمین زندہ جلکر مر گیا اوسکی جگہہ انندپال اوسکا بیٹا لاہور کی گدی پر غزنی کا باج گزار ہوکر متمکن ہوا

حملہ دوم

سنہ ۱۰۰۴ عیسوی مین یہہ حملہ بادشاہ نے اسواسطے کیا تھا کہ راجہ بھٹیا نے خراج اپنے ملک کا سلطان محمود غزنوی کو ادا نہین کیا تھا یہہ ایک قلعہ بجانب شمال بیکانیر کے اور جنوب ملتان کے واقع ہے جب سلطان آیا تو راجہ نے مورچون پر جسکے چار طرف ایک مضبوط کھائی تھی شکست کھائی اور پھر قلعہ مین جا چھپا تین دن قلعہ کا محاصرہ رہا آخرش محمود کی فتح ہوئی راجہ نے اپنے تئین آپ مار ڈالا اور سلطان محمود مظفر ہوکر بہت سا مال لیکر غزنی کو چلا گیا

حملہ سوم

سنہ ۱۰۰۵ عیسوی مین یہہ حملہ اسواسطے ہوا کہ ابوالفتح لودی صوبہ ملتان نے باوجود مسلمان ہونے کے بسبب سازش انندپال کے سلطان کی اطاعت سے انحراف کرکے بغاوت اختیار کی تھی اسلیے سلطان نے چڑہائی کی راہ مین پشاور پر راجہ انندپال والی لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ نے شکست پائی اور بھاگ کر سودہرہ مین جو قریب وزیرآباد کے واقع ہے پناہ لی سلطان نے اوسکا تعاقب کیا یہانتک کہ راجہ مذکور کشمیر کو بھاگ گیا سلطان محمود نے ملتان مین پہونچکر سات دن قلعہ کا محاصرہ رکھا آخرش ابوالفتح لودی نے اطاعت منظور کی اور جو خراج پہلے دیا کرتا تھا اوس سے دوگنا خراج دینا منظور کیا بعد ازان سلطان مظفر ہوکر غزنی کو چلا گیا

حملہ چہارم

چونکہ سلطان محمود غزنوی ایک خان والی تاتار سے لڑائی مین مشغول رہا اسواسطے انندپال راجہ لاہور سے اوسکی شرارت کے انتقام لینے سے تھوڑے عرصہ تک بیخبر رہا اب بعد فراغت مہم تاتار کے شاہ مذکور نے بڑی فوج جمع کی اور موسم بہار سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مطابق ۳۹۹ ہجری مین ہندوستان کی طرف کوچ کیا انندپال بھی بیعلم نہ تھا بلکہ اوسکو خوب معلوم تھا کہ مجھہ پر وہ چڑہائی کریگا اسلیے راجہ مذکور نے اپنے قاصد تمام ہندوستان کے راجاؤنکی خدمت مین روانہ کیے اور یہہ کہلا بھیجا کہ مسلمانونکو جہانتک ہو سکے اس ہندوستان سے نکال دینا واجب ہے اگر ہم سب متفق ہوکر محمود کا مقابلہ کرین تو مذہب اسلام ہندوستان مین نہ پھیلنے پاوے اور اوسکا رواج کم بہت ہو چونکہ سب راجاؤن کے دلمین مسلمانون کی طرف سے رنج تو پہلے ہی سے تھا ان قاصدون کی جانے پر اور زیادہ اشتعال ہوگیا اسلیے راجہ اوجین اور گوالیار اور کالنجر اور دہلی اور راجہ اجمیر سب متفق ہوگئے اور اپنی اپنی فوجین لیکر پنجاب کو آئی ایسی فوج کثیر کبھی زمانہ سابق مین جمع نہوئی تھی محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دیکھی جسکی اوسکو کچھہ توقع نتھی گھبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا بلکہ قریب پشاور کے دشمن کی فوج کے سامنے فرودکش ہوا اوسکے دیر کرنے مین یہہ ہوا کہ دشمن کا لشکر سب اکٹھا جمع ہوگیا کہتے ہین اس لڑائی مین ہندون نے بڑا اتفاق کیا تھا یہانتک کہ ہندو عورتون نے جواہرات فروخت کر دیے تھے اور اپنے زیور گلاکر چاندی اور سونا بناکر اسکام کے واسطے روپیہ جمع کیا اور لشکر مین خرچ کے واسطے دور دور سے روانہ کیا تھا اور سب راجہ بجان و دل لڑنے اور مرنے پر تیار رہتے تھے کہ مسلمانونکو ہرگز ایک قدم آگے نہ بڑہنے دینگے اور گکھڑ اور پہاڑی لڑاکے تو مین سب متفق ہوکر محمود کے چار طرف آپڑے اسلیے محمود نے اپنے لشکر کے چار طرف خندق کھدوائی باوجود اتنی کثیر فوج اور ایسے مصمم عزم دشمن کے اگرچہ کچھہ تھوڑی سی بے انتظامی ہوئی مگر محمود کی دلیری اور شجاعت مین ذرا فرق نہ آیا چالیس روز تک دونو فوجین مقابلہ پر پڑی رہین محمود نے یہہ چاہا کہ سامنے سے حملہ ہو اسلیے ایک برجستہ فوج تیراندازون کی حملہ کرنیکے واسطے روانہ کی تاکہ ہندو لوگ اوسپر ٹوٹکر آوین پر اوسکا نتیجہ برعکس اوسکے توقع کے یہہ ہوا کہ گکھڑون نے محمود کی فوج کا تعاقب ننگے سر اور ننگے پیر بڑی طاقت اور زور سے کرکے لشکر پر تاخت لائے اور تلوار اور پیش قبض کھینچکر گھوڑے اور سوار قتل کرنے شروع کیے یہانتک کہ قریب (۴۰۰۰) کے مسلمان مارے گئے لڑائی بلحاظ ترتیب خراب تھی اسی اثنا مین محمود کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوسکا دشمن جس ہاتھی پر سوار تھا اوس ہاتھی کے ماتھے پر ایک تیر ایسا لگا کہ وہ ہاتھی ڈرکر الٹا پیچھے کو بھاگ گیا اور لڑائی کی خوف کے مارے میدان مین کھڑا نرہا ہندون نے جو دیکھا کہ سپہ سالار اونکا میدان جنگ مین ٹہرا نہین ہے وہ بھی ڈھیلے ہوگئے آخر تتر بتر ہوکر بھاگ گئے تو میدان محمود کے ہاتھ

اونکے تعاقب مین دس ہزار منتخب فوج روانہ کی اور جسقدر کہ مسلمان قتل ہوئے تھے اون سے دوگنے ہندو بھاگتے ہوئے قتل کیے گئے بعد اسکے سلطان محمود نے پھر کبھی ہندونکو فوج جمع کرنیکا موقع ندیا پنجاب تک اوسنے اونکا تعاقب کیا اور یہان آکر اوسکو معلوم ہوا کہ وہ تتر بتر اور پریشان حال ہوگئے ہین کہ جس شہر کو اب مین بارونق پاؤنگا اوسکو بخوبی لوٹ سکونگا تب وہ نگرکوٹ کے لوٹنے کو چلا یہہ معبد ہنود کا ہمالہ پہاڑ کے نیچے واقع تھا ہندو لوگ اس جگہہ کو بسبب نکلنے آگ کے شعلون کے زمین سے بزرگ اور پاک سمجھتے تھے اور تمام روپیہ خیرات وغیرہ چڑہاوی اس جگہہ اکٹھا کرکے رکھا کرتے تھے اور اس مقام پر اسقدر جواہرات اور سونا جمع تھا کہ کسی راجہ کے خزانہ مین نتھا کیونکہ مقام متبرک اور محفوظ سمجھکر ہر ایک راجہ کا خزانہ وہان جمع رہتا تھا اور بسبب اسکے سلطان محمود پر سب راجاؤن نے ملکر چڑہائی کی تھی اسلیے وہان فوج نتھی صرف پوجاری لوگ نگہبان اوس خزانہ بے شمار کے تھے جنہون نے محمود کی شکل دیکھتے ہی اطاعت قبول کی اور دروازہ کھولدئی بادشاہ نے ہمراہ اپنے چند امرا کے اوس مندر مین داخل ہوکر خزانہ دیکھتے ہی جلد قبضہ کر لیا ساتھہ لاکھہ دینار طلائی اور سات سو من سونے اور چاندی کے اشیا اور دوسو من سونا خالص اور دو ہزار من چاندی غیر خالص اور بیس من جواہرات جسمین موتی۔ مونگا۔ ہیرا۔ لعل۔ ملے ہوئے تھے اور راجہ بھیم کے وقت سے جمع کیے ہوئی یہہ سب مال سلطان محمود کے ہاتھہ لگ گیا اور سب دولت لیکر غزنی کو مراجعت کی دوسرے برس بڑا جشن کیا اور تمام رعایا غزنی کو ہندوستان کی لوٹ کا مال دکھایا یہہ جشن جو ایک بڑے وسیع میدان مین کیا گیا تھا تین روز تک رہا اور کچھہ مال ملاؤن اور مستحقونکو بطرز انعام تصدق کیا

حملہ پنجم

سنہ ۱۰۱۰ء مطابق سنہ ۴۰۱ ہجری مین وہ پھر کسی ضرورت کے باعث سے ہندوستان مین آیا اور ملتان کو فتح کرکے اوس جگہہ کے حاکم ابوالفتح لودی کو قید کرکے غزنی کو لیگیا

حملہ ششم

سال دوم مین سلطان محمود بادشاہ نے شہر تہانیسر جو پنجاب مین واقع ہے حملہ کیا اور اوس مندر کو جو ہندون کی نزدیک بہت پاک اور مقدس تھا لوٹ لیا اور شہر کو چھوٹا پایا اور بیشمار ہندو قید کرکے غزنی کو لیگیا اور یہہ سب کام ہندونکو جمع ہونے اور مقابلہ کو تیار ہونے سے پہلے ہی گذرا

حملہ ہفتم و ہشتم

تین برس کے بعد دو دفعہ اوسنے کشمیر پر حملہ کیا بروقت بازگشت کے فوج راہ بھول گئی اور موسم جاڑے کا ہوگیا تھا اسلیے بہت آدمی اسمین مرگئے اور کچھہ زیادہ اسمین نقصان نہین ہوا

حملہ نہم

اس حملہ مین سلطان محمود میانہ ہند کا ارادہ کرکے گنگا تک گیا تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اس دفعہ محمود نے ایک لاکھہ سوار اور بیس ہزار پیادہ ہمراہ لیے اور جو ملک کہ نئے فتح کیے تھے وہان کی سپاہ اون ملکون مین اسواسطے چھوڑی کہ شاید کچھہ فساد نہ قایم کرے اور حکمت عملی سے لوٹ کے طمع پر اونکو بھی ساتھ لیکر ہندوستان پر چڑہائی کی کہ سنہ ۱۰۱۷ء مطابق سنہ ۴۰۹ ہجری مین تین مہینہ تک اوسنے سفر کیا سات دریا ناگھہ کر ایسی ملک مین آیا جو اوسنے کبھی نہ دیکھا تھا پر اپنے وقفیت اور عقل سے اوسنے یہہ سفر کیا پشاور سے چلکر کشمیر کے قریب جاکر پہاڑ کے نیچے نیچے جہانتک سب دریا پایاب ہین گذرا اور جمنا پار ہوکر قنوج مین آپہونچا اون ایام مین شہر قنوج بڑی رونق پر تھا اور اگرچہ حیثیت سرا بہ نسبت قرب و جوار کے دار السلطنت سے تنہا مگر دولت مین بہت زیادہ تھا

چونکہ وہان راجہ اس مہم سے بے خبر تھا اپنے تئین بے مدد سمجھ کر مع عیال و اطفال کے شہر کے باہر نکلا اور سلطان محمود کو اپنے تئین سپرد کر دیا محمود نے یہ حال دیکھ کر رحم کیا اور بعد تین روز کے شہر قنوج اوسکو دیدیا اور کچھ اوسکا نقصان نکیا اور سلطان اور راجہ سے یہ عہد ہو گیا تھا کہ جب کوئی دشمن تمپر تاخت لاویگا تو مین تمہاری اور تمہارے وارثون کی مدد دونگا بعد ازان محمود متھرا مین آیا جو کہ جاے ولادت کرشن کی مشہور ہے اور ہنود کا بڑا معبد ہے یہ شہر سلطان نے لوٹا اور بت توڑ ڈالے اور بتخانے منہدم کر دئے اور ۵۳۰۰ باشندے اس شہر کے قید کئے

حملہ دہم

۱۰۲۲ عیسوی مطابق ۴۱۳ ہجری مین سلطان محمود نے راجہ نند اپر جو ایک راجہ شہر کالنجر ملک بندیل کھنڈ کا تھا چڑھائی کی وجہ اوسکی یہ ہوئی تھی کہ چونکہ راجہ قنوج نے سلطان کی اطاعت قبول کر لی تھی اسبات سے راجہ نند اکالنجر کا گدی نشین خفا ہو گیا اور اپنے قرب و جوار کے راجون کو ہمراہ لیکر قنوج پر چڑھائی کی چونکہ محمود غزنوی اور راجہ قنوج مین نوین حملہ مین اتفاق ہو چکا تھا کہ جب کوئی غیر چڑھائی کریگا تو سلطان اوس کی مدد دیگا اسلئے سلطان محمود یہ خبر سنکر اوسکی مدد کو آیا مگر قبل پہونچنے محمود کے قنوج کا راجہ مارا گیا تھا پھر کالنجر کے راجہ پر چڑھائی کی مگر کچھ تدارک اوسکا نکر سکا۔

حملہ یازدہم

۱۰۲۳ عیسوی مطابق ۴۱۴ ہجری کے سلطان محمود نے راجہ جیپال دوم کے مقابلہ پر چڑھائی کی تھی یہ راجہ گدی نشین انند پال کا تھا اوسنے سلطان محمود سے بغاوت کی تھی اس حملہ مین لاہور ممالک مفتوحہ غزنی سے شمار کیا گیا تھا اور یہ پہلی مثال ہے کہ ہندوستان مین مسلمانونکی چھاونی ہمیشہ سے ابھی قایم ہوئی اس سے پہلے اہل اسلام کی فوج دوام کو قایم ہو کر رہی تھی

حملہ دوازدہم

سب سے پچھلا اور سب سے بڑا حملہ سلطان محمود کا سومنات پر تھا یہ مشہور شہر متقدس ہندون کا جنوبی حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر واقع تھا ماہ ستمبر ۱۰۲۴ عیسوی مطابق ۴۱۶ ہجری کے لشکر لیکر وہ غزنی سے چلا اور ماہ اکتوبر مین ملتان کو پہونچا اور تیس ہزار اونٹ پر زاد راہ و خوراک کا اسباب لادکر اوسنے براہ ریگستان سومنات کیطرف کوچ کیا اثناء راہ مین اجمیر کو لوٹا اور رسید. تا سومنات پر جا کر پہونچا وہان جا کر اوسنے دیکھا کہ یہ مندر ایک جزیرہ نما پر واقع اور اثناء راہ مین جو خاکنای اوسکو بر اعظم سے ملاتی ہے وہان پر سپاہ اور فوج اوسکی عبور کے مانع ہے ہر ایک کوسے فی بر سپاہ جنگی متعین ہے اسی اثنا مین ایک ہرکارہ ہندوؤن نے اوسکے پاس بھیجا وہ یہ پیغام لایا کہ آپ یہی اپنی جان بچانی ہے تو اس بے ادبی سے باز آؤ نہین تو ہمارا دیوتا تجکو تباہ کر دیگا محمود نے تیر اندازونکو حکم دیا کہ آگے بڑھین اور تیر برسانا شروع کرین چنانچہ تھوڑی دیر مین ہنود کی فوج جو دیوارون پر محافظ تھی ماری گئی یہ حال دیکھکر ہندو لوگ بہت ہی بے حواس ہو گئے اور بتون کے آگے بڑی گریہ وزاری سے رو کر سجدہ کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے سیڑہی لگا کر اوس مندر کی دیوار پر چڑھائی شروع کی اوس وقت ہندون نے ایسی بہادری سے اونکا مقابلہ کیا کہ حملہ آوران شاہی بڑا نقصان اوٹھا کر پسپا ہوئے دوسرے روز پھر حملہ کیا مگر کچھ فائدہ نہوا تیسرے روز قرب و جوار کے راجہ لوگ سومنات کا سد ریچانے کو آئے بڑی بھاری لڑائی ہوئی اور فتح کسی کی بھی نمعلوم ہوئی اور ہندوؤنکی مدد کو سردار برام دیو اور سردار دابشلیم جو کہ مشہور امیر گجرات کے تھے آکر پہنچ گئے اوسوقت

سلطان محمود نے خیال کیا کہ ہندوستان مین صرف ایک ہی دفعہ مین قریب شکست کھانے کے پہونچ گیا ہون اسلئے وہ اپنی فوج کی مذہبی سرگرمی کو اسطور پر جوش مین لایا کہ زمین پر اوسنے خدا کے سامنے سجدہ کیا اور مدد اپنی کو خواہان ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بلا کر کہا کہ اب یا تو فتح ہو گی یا شہادت کا تاج سر پر رکھا جاویگا تمام فوج یہ بات سنکر جان دینے کو تیار ہو گئی اور ایسی جوش مین آکر لڑی کہ اوسنے فتح پائی یہ حال دیکھکر وہ سپاہ جو محافظ مندر کی تھی مارے خوف کے مندر کو خالی کر کے بھاگ گئی سلطان محمود مندر مین داخل ہوا اوسکے اندر ہونی کے بت رکھے تھے اون سب مین سومنات کی مورت پانچ گز اونچی تھی جس مین دو گز زمین مین گڑی ہوئی اور تین گز اوپر تھی سلطان محمود نے اپنے ہاتھ سے ایک تیر مار کر اوسکی ناک توڑی اور یہ حکم دیا کہ اس بت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین برہمنون نے جمع ہو کر محمود کے روبرو اپنے تئین زمین پر ڈالدیا اور التجا کی کہ ہمارا دیوتا نہ توڑا جاے ہم سے اسکی عوض بہت سا روپیہ بادشاہ لے لے مگر محمود نے ہرگز نمانا اگرچہ اوسکا وزیر مائل ہو گیا تھا کہ اس قدر زر کثیر لے لیا جاے پر محمود نے فرمایا کہ قیامت کے روز مین بت فروش اپنا نام رکھوانا نہین چاہتا ہون بلکہ بت شکن اپنا نام چاہتا ہون کہ جسوقت وہ بت توڑا گیا تو اس قدر جواہرات او موتی اور ہیرے اور لعل اوسکے پیٹ مین سے نکلے جس قدر وہ روپیہ دیتے تھے اوس سے کئی حصہ قیمت مین زیادہ کا مال نکلا یہ سب مال لیکر وہ جب غزنی کو چلا تو راہ مین درمیان ریگستان کے ملتان کے قریب جاٹون نے کئی حملے اوسپر کئے جسکے سبب سے اوسنے دوسرے سال ۱۰۲۵ عیسوی مین ایک اور مہم کر کے جاٹون کو خوب گوشمالی دیکر قریب اسکے پہونچا دیا کہ انکو نیست و نابود کر دے بعد ازان تھوڑے عرصہ کے بعد اوسنے خراسان کو مفتوح کیا اور غزنی مین جا کر بیمار ہوا چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ عیسوی مین تریسٹھ برس کا ہو کر راہی ملک بقا ہوا اوسکی تاریخ رحلت کی ایک شاعر نے یہ لکھی ہے

تاریخ وفات محمود غزنوی ✤ ✤

آنکہ محمود غزنوی بودہ ✤ واقف سر معنوی بودہ ✤ سال شد نقار آن خدیو زمان ✤ ہاتفم گفت شاہباز جہان ✤ ✤
۴۲۰

ذکر سالار مسعود غازی ✤ ✤

واضح ہو کہ حضرت سالار مسعود غازی کے باپ کا نام سالار ساہو تھا اور باپ کی طرف سے سلسلہ آپ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے حضرت سالار مسعود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۱۳ پشت مین تھے حضرت کی والدہ کا نام ستر معلی تھا جو ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کی ہین اور سادات حسینی سے ہین والد حضرت مسعود غازی کی ۹ ذی الحجہ ۴۰۱ ہجری مین بحکم سلطان محمود ستر ہزار کے قریب فوج لیکر ہندوستان مین آئے اور اجمیر کو فتح کر کے وہان کے صوبہ دار ہوئے ۴۰۵ ہجری مین حضرت سید سالار مسعود متولد ہوئے اور نو برس کی عمر مین جمیع علوم اور معنوی سے فارغ ہوئے ۴۱۷ ہجری مین بعد فتح سندھ ملتان کو تشریف لے گئے اور ملتان کو فتح کر کے دہلی کیطرف کوچ کیا اور دہلی کو فتح کر کے ۴۲۰ ہجری مین سن شریف ۱۵ یا سولہ برس کا تھا مقام ستر کھ مین جو کہ لکھنؤ سے پچھم کو بسس پورب ہے اور بعد ایک لڑائی کے ستر کھ کو بھی فتح کیا اور اس فتح سے بہت سے ہند کے راجہ مطیع ہو گئے بعد فتح ستر کھ کے حضرت مسعود غازی بہرائچ کو روانہ ہوئے اوسوقت مین بہرائچ مین ایک تالاب سورج کنڈ نام معبد ہندون کا تھا اوس تالاب کے کنارے پر ایک شکل آفتاب سنگ پر کندہ رکھی تھی اوسکو لوگ بالارکھ کہتے تھے اور کسوف آفتاب کے روز لاکھون ہندو دور دور ملکون سے یہان پرستش

کو بھی آنے سے تھے سید سالار نے اس پرستش کی ممانعت کی تھی اسپر ہنود سے پہاڑی راجاؤن سے جنگ کے لئے جمع ہوئے
اور خوب لڑائی ہوئی اور اسی جنگ مین حضرت سالار مسعود غازی بھی سنہ ۴۲۴ ہجری ۱۹ برس کی عمر مین شہید ہوئے اور جسقدر
لوگ اس جنگ مین شہید ہوئے سبکی نعش سورج کنڈ مین ڈال دیگئین اور تالاب شہیدون کی لاشون سے بھر گیا
حضرت مسعود غازی کو اوس تالاب کے کنارے دفن کیا حضرت سالار کی ہر سال بیاہ مشہور ہونے کا یہ باعث
ہے کہ سید جمال الدین باشندہ ردولی شریف نے جب کہ بہرائچ کی کیفیت لوگون نے بیان کی کہ بہرائچ مین
صدہا اندھے اور کوڑھی وغیرہ اچھے ہوتے ہین آپ بھی اپنی لڑکی کو بہرائچ لیجائین تو یقین ہے کہ اوسکی آنکھین
اچھی ہوجائین تب سید جمال الدین نے یہ نیت کی کہ اگر میری لڑکی زہرا اچھی ہوجاوے تو مین روضہ حضرت کا
بنوا دون گا اور زہرہ نے یہ نیت کی کہ اگر میری آنکھین اچھی ہوجاینگی تو مین حضرت کے مزار کی جاروب کشی کرونگی حضرت نے
ایک دفعہ اپنا جمال زہرہ کو دکھلایا زہرہ نے دعا مانگی کہ خداوندا مجھے بینائی دے خداوند کریم نے اوسیوقت بینائی
عطا فرمائی زہرہ نے بخوبی جمال مبارک سید سالار کی زیارت کی سید سالار نے کہا کہ اے زہرہ اگر تو مجھے چاہتی ہے
تو بہرائچ مین آ چنانچہ زہرہ بہرائچ مین آئی اور روضہ تعمیر کرایا یہ روضہ مختصر سا ہے کوئی عمدہ عمارت نہین اٹھارہ
برس کی عمر مین وفات پائی اور درگاہ سالار مسعود مین دفن ہین القصہ بعد وفات زہرہ کے اونکی والدہ ہر سال آ
اوسکے آتی تہین اور غلبہ محبت سے کہتی تہین کہ مین واسطے شادی زہرہ کے بہرائچ مین جاتی ہون اور جب تک
زندہ رہین یہی کہتی رہین اور وہ بات ابتک جاری ہے یہ میلہ ہر سال جیٹھ کے اول اتوار کو ہوتا ہے اور دس
بارہ روز پیشتر سے میلہ والے آنے لگتے ہین قریب تین لاکھ آدمی کے جمع ہوجاتے ہین اور بعض سال مین قریب
پانچ لاکھ کے نوبت پہونچ جاتی ہے دہلی آگرہ اجمیر ملتان تک کے لوگ اس میلہ مین جمع ہوتے ہین دوکانین بہت
کی دور دور شہرون سے آتی ہین ہر طرح کی چیز اس میلہ مین دستیاب ہوتی ہے اور فقیرون کی بہت کثرت
ہوتی ہے قریب دو ہزار کے صرف کوڑھی آتی ہین وہان کے لوگون کا بیان ہے کہ دس پانچ کوڑھی یہان اچھے
ہوجاتے ہین اب سرکار نے اس میلہ کا انتظام اپنا رکھا ہے جو کچھ نذر کا چڑھتا تھا وہ مجاور نہین چھونے
پاتے ایک بڑا صندوق رکھا جاتا ہے اوس مین سرکاری نوکرون کے معرفت جو کچھ آتا ہے وہ جمع کیا جاتا ہے
قریب پانچ چھ ہزار روپیہ کے آجاتا ہے

ذکر سلطان محمد ابن سلطان محمود

بعد وفات سلطان محمود کے سلطان محمد بڑا بیٹا تخت پر بیٹھا اسکو تخت پر بیٹھتے ہی مسعود نے اوسکو لکھا کہ مجھکو سلطنت
کی خواہش نہین ہے مجھکو صرف یہ آرزو ہے کہ تین صوبہ جنکو مین نے بزور فتح کیا ہے میرے ہی قبضہ مین رہین
اور میرے نام کا خطبہ اون مین پڑہا جاوے اس بات کو محمد نے منظور نکیا اسلئے مسعود نے ایک فوج فراہم کی اور
غزنی پر چڑہائی کی فتح پائی اور محمد کو پکڑ کر اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین یہ سب امر اوسی سال مین ہوئی جس مین سلطان
محمود نے وفات پائی ہے اور مسعود بھی اوسی سال مین تخت نشین ہوا پر جو اوسکو توقع تھی وہ ظہور مین نہ آئی بلکہ اوسکی
روز بروز تنزل پانے لگی قوم سلجوق نے پچھم کے صوبون پر زور پکڑا اور وہ لوگ ہمیشہ حملہ آور رہے تا وقتیکہ اونکو تخت
سلطنت غزنی سے نہ دیا گیا سنہ ۱۰۳۳ء مین شاہ مسعود ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کشمیر کو اوسنے مطیع کیا اور دوسرے سال مین

سلجوق پچھم کیطرف تہا یمین مصروف ہوا اور اونکی سرکوبی کے واسطے الجی سنگھ جو ہندوستانی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اس سے ظاہر ہے کہ
ہندو لوگ اوسوقت مین دریائے اٹک کے پار ہونے کو برا نجانتے تھے اور ہندوؤن کو مسلمان بادشاہ اپنی فوج مین بڑے عہدہ پر
نوکر رکھتے تھے سنہ ۱۰۳۶ عیسوی مین مسعود نے ہندوستان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ہانسی کی قلعہ کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور وہان کے
سب مندر ڈھا کر تمام مال ضبط کیا ہانسی سے پہرتے وقت اوسنے اپنے بیٹے کو صوبہ دار ملتان کا مقرر کیا جس زمانہ مین کہ مسعود ہندوستان
مین تھا اوسکے دشمنون نے طاقت پاکر ماوراء النہر مین بڑی شورش مچا رکہی تھی اسواسطے جب وہ غزنی کو گیا تو عین موسم سرما مین
اون دشمنون کا تعاقب کرینکے واسطے ماوراء النہر کو اوسے جانا پڑا جہان کئی لڑائی لڑا اور آخر کو شکست کھائی طغرل بیگ ترکمان
نے اوسکا تعاقب کیا چنانچہ طغرل نے غزنی مین پہونچکر بادشاہی اصطبل تاراج کیا اور تھوڑا شہر بھی غارت کیا اور اوس شہر پر
قابض ہوگیا اسلئے مسعود نے اون ترکمانون کی حملات سے بچنے کیواسطے ایک مقام اوسکے رہنے کو اپنے ملک مین دینا
قبول کیا جس پر وہ ترکمان لوگ بھی راضی ہوگئے پر قابو پاکر پھر اونھون نے مسعود پر حملہ شروع کیا مسعود نے اپنے کو اونکے
مقابلہ کے لائق نپاکر ارادہ کیا کہ ہندوستان مین جاکر فوج جمع کرے بدین خیال اوسنے سب روپیہ اور دولت قلعہ سے نکال کر
اونٹون پر لادے اور لاہور کی جانب روانہ ہوا اس تباہی کے وقت اپنے اندھے بھائی مسمی محمد کو بھی ساتھ لیا جسکو نو برس پیشتر
اوسنے خود اندھا کردیا تھا جبکہ دریای سندھ کے کنارے پر پہونچا تب اوسکی فوج ہی باغی ہوگئی اور تمام مال و دولت جو اونٹون پر
لدا تھا لوٹنا شروع کردیا اور بخوف اوسکے کہ بادشاہ غصہ مین آکر ہمکو سزای سخت ندی اوسکے بھائی محمد شاہ اندھے کو
بادشاہ بنالیا چنانچہ محمد شاہ قید خانہ سے نکلکر تخت پر بیٹھا اور مسعود شاہ کو تخت سے اوتار کر قید کیا اور وہ اوسی
قید مین سنہ ۱۰۴۱ عیسوی کو دس برس کی سلطنت کے بعد مقتول ہوا

ذکر سلطان مودود ابن مسعود

جبکہ مودود ابن مسعود نے جو کہ صوبہ دار بلخ کا تھا باپ کے قتل ہونے کی خبر سنی تو فوراً غزنی کو کوچ کرکے آیا اور وہان کے
لوگون نے اوسکو تخت پر بٹھایا اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی محمد شاہ اندھے کے بیٹون سے لڑائی شروع کی جس مین وہ فتحیاب
ہوا اب صرف ایک دشمن اوسکا بھائی رہگیا تھا جو کہ تلوار کے زور سے دعوے بادشاہت کا رکھتا تھا اوس سے بھی لڑا اور
فتح پائی اور اوسکا بھائی چند روز کے بعد اپنی خوابگاہ سے مرا برآمد ہوا ان خانگی جھگڑون اور پچھم مین ترکمانون کی سرکشی سے ہندوون
کے دلمین پھر اولوالعزمی پیدا ہوئی چنانچہ دہلی کے راجہ نے بڑی فوج جمع کرکے تھانیسر اور ہانسی نگرکوٹ اور کئی شہر اپنے قبضہ مین کرکے
مندر پھر کر تعمیر کئے گئے اور مسلمانون نے جو مورتین توڑ ڈالی تھین اونکی عیوض اور مورتین رکھی گئین اور اسطرح اون بتونکی پوجا پھر جاری ہوئی
ہر ایک سال فصیح ہزارون آدمی پوجا کیواسطے جمع ہوئے راجاؤن نے نذرین چڑہائین اور مندرون مین پھر اوسقدر دولت جمع ہوگئی جتنی کہ سلطان
کی لوٹ سے پہلے رہا کرتی تھی اور اسقدر ہمت ہندوون کی بڑہی کہ لاہور کو جو دار الخلافت مسلمانون کا تھا گھیر لیا اگرچہ مسلمانون نے
نکلکر ہندوونکو بھگا دیا پر وہی ملک جو ہندوون نے لے لئے تھے سلطان مودود کے عہد مین اونہین کے قبضہ اور تصرف مین رہے سلطان
مودود کی سلطنت نو برس تک رہی اور ایکہزار اونچاس ۱۰۴۹ عیسوی مین ختم ہوئی بعد مرنے مودود کے نو برس کے عرصہ مین چار بادشاہ
متواتر سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مین تخت غزنی پر جلوس فرما ہوئے جنکا ذکر کرنا لاطائل ہے

ذکر سلطان ابراہیم

سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر متمکن ہوا کہتے ہین کہ وہ بڑا پرہیزگار اور صاحب علم اور متشرع بادشاہ تھا اوسنے کئی قران

قرآن شریف کامل اپنے ہاتھ سے لکھے اور مکہ اور مدینہ میں رکھوائے ترکمانوں نے اوسکے عہد میں بھی سخت حملہ کیا پر اوسنے رد تمام ملک جو کہ ترکمانوں نے فتح کیا تھی اس شرط پر علی الدوام کیواسطے اونہیں کو لکھدی کہ وہ لوگ آئندہ کو دست درازی نکریں چنانچہ اونہوں نے یہ شرط مان لی اور اوسی زمانہ میں ریاست سلطنت غزنی دشمنوں سے اوسنے پائی پار ہندوؤں سے عزم سے رہنے کے واسطے پورب کو فوج کشی کرنیکی طیاری کی کہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں اتنی دور تک گیا کہ اوسوقت تک اوسکے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ نہ گیا تھا اور ایک لاکھ ہندو قید کرکے غزنی کو لیگیا چالیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۱۰۹۸ عیسوی میں اوسکی سلطنت ختم ہوئی

سلطان مسعود ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا بیٹا مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تھا بادشاہ ہوا اوسکی ایام سلطنت میں شرا من اور چین رہا نہ تو کوئی خانگی جھگڑا برپا ہوا اور نکوئی باہر حملہ نمودار ہوا سولہ برس سلطنت کر کر راہی ملک بقا ہوا

سلطان ارسلان

مسعود کے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹھا جسنے بادشاہ ہوتے ہی اپنے بھائیوں کو قید کرنا شروع کیا مگر بہرام اپنے ماموں سنجر ترکمان کے پاس بھاگ گیا اور اوسکی حمایت چاہی جسنے اوسکی مدد کی چنانچہ ترکمان کی ایک فوج غزنی پر چڑھ آئی اور وہاں پہونچکر ارسلان کو نکالدیا مگر ارسلان پھر آکر لڑا اور پھر اوسنے تخت لے لیا آخرکار تین برس سلطنت کرکے مقتول ہوا

سلطان بہرام

بہرام اب بلا تنازعہ وارث تاج ٹھہرا اوسنے بڑی دانائی اور ملایمت سے سلطنت کی اور اہل علم کی اوسنے بڑی قدر کی پینتیس ۳۵ برس تک اوسنے بادشاہت کی اور آخر ایام سلطنت میں خاندان غوری کی جھگڑوں میں گرفتار ہوا جس خاندان نے تھوڑی مدت کے بعد خاندان غزنی کا چراغ بجھا کر اپنی بادشاہت کو فروغ دیا

فصل دوئم خاندان غوری

محمد قطب الدین غوری

محمد قطب الدین غوری نے سلطان بہرام کی بیٹی سے شادی کر لی تھی مگر بسبب کسی خطاے بزرگ کے محمد قطب الدین برملا قتل کیا گیا

سیف الدین

سیف الدین اوسکا بھائی اوسکے خون کا بدلا لینے کو چلا اور اوسنے بہرام کو نکال کر غزنی پر قبضہ کر لیا مگر رعایا اوس سے راضی نہ تھی کیونکہ رعیت یہ چاہتی تھی کہ بہرام پھر کر بادشاہ ہو یہ حال دیکھکر یکایک غزنی پر آیا اور سیف الدین کو گرفتار کرکے اوسکا منہ کالا کرکے تمام شہر کے گرد اگرد پھرایا اور پھر اوسکا سر کاٹ ڈالا

علاء الدین

سیف الدین کے بھائی علاء الدین نے یہ حال سنکر ایک بڑی فوج طیار کی اور اپنے بھائی کے خون کا عیوض لینے کو غزنی پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی بہرام نے شکست پائی اور ہندوستان کیطرف بھاگا وہاں بہت مصائب اوٹھا کر ۱۱۵۲ عیسوی میں فوت ہوا اسکے بعد خاندان غزنی کی حکومت صرف سندھ کے ممالک میں رہ گئی

خسرو شاہ

بہرام کا بیٹا خسرو لاہور میں آیا اس شہر کو اوسنے اپنی دارالخلافت بنایا سلطان محمود غزنوی مرحوم کے ملکوں میں سے اوسکی اولاد کے پاس صرف ہندوستان کے صوبوں میں سے لاہور ہی باقی رہا تھا اسی اثنا میں سلطان علاء الدین غزنی میں داخل ہوا اور شہر کو سات روز تک اوسنے لوٹا اور بڑے بڑے بزرگ اور صاحب علم لوگوں کو پکڑ کر فیروز کوہ میں جو غوریوں کا وطن اصلی تھا لیگیا اور وہاں جاکر اون لوگوں کو قتل کیا اس بادشاہ نے اس قدر قتل اور غارتگری کری ہے کہ اسکو مورخوں نے جہان سوز خطاب دیا ہے خسرو سات برس تک سلطنت کر کر لاہور میں مرگیا بعد اوسکے

خسرو ملک

اوسکا بیٹا تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنے ہندوستان کے تمام اون صوبوں پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ میں اوسکے بزرگوں کے قبضہ میں آگئے تھے مگر غزنی والوں کا اقبال تنزل پر تھا علاء الدین کو اوسکے بھائی محمد غوری نے مدد دی جو کہ ملک غزنی پر قناعت نکرکے ہندوستان کے صوبوں کو بھی فتح کرنیکا ارادہ رکھتا تھا اسلیئے ۱۱۸۱ عیسوی میں وہ لاہور کیطرف روانہ ہوا مگر لاہور کو فتح نکر سکا اور خسرو ملک سے صلح کرنی پڑی چار برس کے بعد یہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری نے دوسری بار لاہور کو گھیر لیا اسدفعہ بھی مایوس رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اوسنے تیسرا حملہ کیا اور فتح پائی مگر یہ فتح بڑی فریب سے حاصل ہوئی کیونکہ پہلے اوسنے خسرو ملک کے پاس صلح کا پیغام بھیجا اور انپر راستی جتانے کیواسطے خسرو کے بیٹے کو کہ جسکو اوسنے بطریق یرغمال یعنی اول کی صلح ہونے پر لیا تھا اوسکے پاس بھیجدیا وہ عمر رسیدہ بادشاہ اپنے بیٹے سے ملنے کو شہر سے باہر چلا اور محمد غوری نے بیس ہزار سوار لیکر یکایک خسرو ملک کے ڈیرہ کو گھیر لیا خسرو ملک نے بچنے کی کوئی صورت ندیکھکر اپنے دشمن سے التجا کی اور محمد غوری نے لاہور کو فوراً اپنے حوالہ کر دینے کا سوال کیا جسکو خسرو نے جلد خالی کر دیا اسطرح سے ۱۱۸۶ عیسوی میں سلطنت خاندان غزنی سے

سلطان محمد غوری

شہاب الدین محمد غوری بانی خاندان دوم اہل اسلام کا جسنے ایک دوسرے خاندان مسلمانوں کی بنیاد وسط ہند میں قایم کی ابتدا محمد غوری کی یہ ہے کہ اعزالدین حسین جو کہ ایک بزرگ غوریوں کے فرقہ کا اور اس خاندان غوری کا بانی تھا وہ بڑا منظور نظر تھا سلطان مسعود ثالث ابن محمود غزنوی کا تھا مسعود شاہ نے اس شخص کو ایسا معزز کیا کہ اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کے علاقہ غور کا اوسکو حاکم بنایا اوس سے سات لڑکے پیدا ہوئے جنکو سبعہ سیارہ کا خطاب دیا گیا تھا اونمیں سے دو لڑکے بادشاہی خاندان کے بانی ہوئے چنانچہ اونمیں سے ایک کا نام قطب الدین غوری تھا وہ بہرام شاہ غزنی کی لڑکی سے شادی کرکے بادشاہ ہوا تھا اور اوسنے فیروزکوہ کو اپنا دارالخلافت مقرر کیا تھا اوسی کو بہرام نے قتل کروا دیا تھا اسی سبب سے غور اور غزنی کے خاندان میں فساد برپا ہوا جسکی سبب خاندان غزنی بالکل پامال ہوگیا اعزالدین باپ قطب الدین کا جسنے کہ غزنی اور غور دونوں تخت پر قبضہ پایا اور اپنے چھوٹے بھائی محمد غوری کو اپنا سپہسالار مقرر کیا محمد غوری اگرچہ ہر ایک ملک پر فتحیاب ہوا پر اونتیس ۲۹ برس تک تمام زیست اپنے بھائی کی سرتابی اوسنے نکی اوسکا تابعدار بنا رہا محمد غوری نے سلطان خسرو ملک کو جو کہ غزنی خاندان کا اخیر بادشاہ لاہور میں تھا گرفتار کرکے ۱۱۹۱ عیسوی ہندوستان پر چڑھنے کی تیاری کی اور ایسا ایک بلا کا جھوکا شروع ہوا کہ ہندوستانی راجاؤں کو اونکی تختوں سے اوڑا لیگیا اور مسلمانی خاندان کی بادشاہ دہلی پر مسلط ہو سلطان محمود غزنوی کیوقت سے لیکر ابتک کوئی بادشاہ تخت دہلی پر قایم ہوکر نہ بیٹھا تھا بلکہ صرف ملتان اور لاہور غزنیوں کے تصرف میں رہا کہ جب کبھی فوج شاہی آسے گئی تو بڑا کرتی ہندو لوگ روپیہ دیکر ٹالدیا کرتے تھے اور ہندو راجہ لوگ بدستور اپنے راج دہانی میں راج کرتے تھے اور جس قدر کہ خاندان غزنی کی طاقت کم ہوتی جاتی تھی ہندو راجاؤں کی طاقت بڑھتی جاتی تھی

۱۱۹۱ عیسوی میں جبکہ محمد غوری نے شہر بھٹنڈہ کو فتح کرکے اپنے ملک مورثی کو مراجعت کی تب راجہ پرتھی راج نے تمام اپنی فوج اور مددگار جو قریب دو لاکھ آدمی کے تھی جمع کرکے شہر بھٹنڈہ کے چھوڑانے کے واسطے کوچ کیا محمد غوری نے جب یہ خبر پائی وہ اوس شہر کے بچانیکو چلا بمقام تراوڑی جو کہ تھانیسر سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے دونوں کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی محمد غوری نے بہت شجاعت ظاہر کی پر آخر کو اوسکی فوج بھاگ نکلی ناچار شکست ہوکر غور میں آیا اور سب سرداروں کو جنکی نامردی سے لڑائی ہارا تھا سخت سزا دی اور برخاست کیا پھر بھٹنڈہ ہندوؤں نے چھڑا لیا

اس فتح کے سبب راجہ پرتھی راج کو بڑا فخر حاصل ہوا اگرچہ اوسنے اپنے تئیں ایسا کامل سمجھا یا کہ رات دن عورتوں میں پڑا رہتا

اور عیش منانا اور محمد غوری کو ایسی شرمندگی حاصل ہوئی کہ اوسکو رات دن فکر لگی ہوئی تھی کہ اُبکی پھر ہندوستان مین جا کر فتح نمایان کرے چنانچہ خواب و خور اوسپر حرام ہو گیا تھا آخر ۵۸۸ھ مین ۱۲ ہزار سوار تاتاری منتخب لیکر سندھ دریا کے پار اوترا اور اول اوسنے پرتھی راج کو کہلا بھیجا کہ مذہب اسلام قبول کر نہین انکار کا انجام اچھا نہو گا پرتھی راج عیش مین مشغول تھا اوسنے غرور سے یہ جواب دیا کہ اپنا بھلا چاہتا ہے تو واپس چلا جا دہلی کے راجہ کے ہمراہ ڈیڑھ سو سردار جمع تھے اور تین لاکھ سوار اور پیادہ اس سے بھی زیادہ تھے اور تین ہزار ہاتھی یہ دل بادل فوج محمد غوری کے مقابلہ پر آئی دونون لشکرون کے درمیان گھاگر دریا واقع تھا ایک طرف راجہ پرتھی راج پڑا تھا اور ایک طرف مسلمانون کا لشکر محمد غوری نے جب وہ مغرورانہ جواب سنا تو کہلا بھیجا کہ مین اپنے بھائی کا تابعدار ہون اونسے دریافت کرونگا ہندوون نے یہ جواب سنکر معلوم کیا کہ ڈر گیا رات کو سب عیش اور عشرت مین بے اندیشہ مصروف ہوئے محمد غوری نے اونکو غافل پا کر راتون رات دریا سے پار اوتر کر علی الصباح اونپر حملہ کیا دو پہر دن چڑھے تک خوب لڑائی کی ہندو شکست پا کر بھاگ گئے چتوڑ کا راجہ راجپوتون کو لیکر خوب لڑا اور اسی لڑائی مین مارا گیا پرتھی راج کو مسلمانون نے پکڑ لیا اور بہت دولت مسلمانون کے ہاتھ آئی اس شکست کی خبر سنکر بڑے شہرون کے راجہ مسلمانون کے تابعدار ہو گئے محمد غوری نے اجمیر پر لشکر کشی کر کر اوسکو فتح کیا اور وہان کے ہزار ہا باشندون کو مار ڈالا بعد ازان دہلی پر آیا راجہ پرتھی راج کا بیٹا جو بجای اپنے باپ کے تخت پر بیٹھ گیا تھا اوسنے فوراً تابعداری اختیار کی اس سبب سے شہر دہلی لوٹ سے بچ گیا اور قطب الدین غوری کو جو اوسکا بڑا پیارا غلام تھا شایستہ فوج دیکر دہلی کے متصل چھوڑ کر غزنی کو مراجعت کی قطب الدین نے جو کہ مثل محمد غوری کے اولو العزم اور ذی لیاقت تھا جلد میرٹھ فتح کر کے دہلی کو اپنے قبضہ مین لا کر اوسکو اپنا دار السلطنت بنایا اوسدن سے سلطنت ہندون کی نیست و نابود ہو گئی محمد غوری تھوڑے عرصہ کے بعد پھر غزنی سے پھر آیا اور نئی فوج بھرتی کر کے وہان ایلا اور جی چند راجہ والی قنوج پر چڑھائی کی قنوج کا راجہ قطب الدین کے تیر سے مارا گیا اور بہت ہندو مقتول ہوئے سات سو ہاتھی بھی جو مسلمانون کے مقابل لڑائی کرنے کو آئے تھے ۹۰ ہاتھی مسلمانون کے ہاتھ آئے ایک اونمین سپید ہاتھی تھا بعد ازان بنارس کو گیا اور ایک ہزار مندر سمار کئے اور پھر غزنی کو مراجعت کی دوسرے سال مین گجرات پر قطب الدین نے حملہ کیا اور بہت مال اور دولت لوٹ کر اوسکو مسخر کیا تھوڑے عرصہ کے بعد محمد غوری نے اپنے بھائی کے مرنیکی خبر سنی اسلئے وہ غزنی کو گیا اور حسب حسب دستور محمد غوری کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا پھر ایک دفعہ پھر وہ ہندوستان مین آیا تھا دہلی سے لوٹ کر غزنی کو جاتی ہوئی قریب لاہور کے گکھرون کے ہاتھ سے اسطور پر مارا گیا کہ رات کو چند آدمی خنجر لیکر اوس کے خیمہ کے اندر گھس گئے سوتا ہوا پا کر ۲ شعبان ۶۰۲ھ ہجری مطابق ۱۲۰۶ء عیسوی کے خنجرون سے مار ڈالا قطب الدین بھی اوس وقت ہمراہ تھا اسی شخص کے باعث خاندان غوری کی ترقی ہوئی تھی اور اسی پر ختم ہوئی اسنی سب نو حملے ہندوستان پر مثل محمود غزنوی کے کئے تھے بعد اوسکے دو نایب ایک قطب الدین اور دوسرا ایلدز کس باقی رہے تھے سوا ایلدز کس نے تو کوہستانی ملک اپنے قبضہ مین کیا اور قطب الدین نے ہندوستان کو محمد غوری نے ۳۲ بتیس برس سلطنت کی از انجملہ اونتیس برس اسنے بھائی کی نیابت مین رہا اور تین برس تک مستقل بادشاہ ہو کر اپنی سلطنت کی اسی بادشاہ کی سلطنت مین چنگیز خان نے سلطنت مغلیہ کی بنیاد قائم کی تھی جسکی وسعت بحیرہ خزر کہین سے چین اور سیریا تک تھی

قطب الدین ایبک

سلطنت غلامان مین اول بادشاہ اہل اسلام کا ہندوستان مین قطب الدین ایبک ہوا ہے یہ شخص سلطان محمد غوری کا غلام تھا جسوقت

کہ محمد غوری نے ۱۲۰۶ء عیسوی مین انتقال کیا تو وہ بے اولاد تھا الا اوسکی جگہ بادشاہ ہونے کا جھگڑا برپا ہوا قطب الدین حاکم دہلی اوسکی سلطنت مین بہ نسبت اور حکام کے زیادہ طاقتور تھا اسلئے محمد غوری کے بعد اوسکی سلطنت کا انتظام مطلوب یہ ہوا کہ محمود شاہ جو کہ بھتیجا محمد غوری کا تھا اوسنے تو ملک غور کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور الدز صوبہ دار نے کابل اور قندھار پر قبضہ کیا اور قطب الدین نے ہندوستان کی سلطنت کا دعوی کیا لیکن الدز نے قطب الدین سے مقابلہ کر کے شکست پائی اور قطب الدین نے غزنی مین جا کر تاج شاہی پا کر مستقل بادشاہ ہونیکی تو قطب الدین نے عیاشی اور آرام اختیار کیا اسواسطے الدز نے اوسکو شکست پا کر غزنی کی سلطنت اوس سے چھین لی اور ہندوستان کی طرف اوسکو بھگا دیا جہان آکر اوسنے چار برس تک بادشاہت کی اور ۱۲۱۰ء عیسوی مین مر گیا اس بادشاہ کو مورخون نے عادل اور بہادر اور لایق اور فیاض لکھا ہے

شمس الدین التمش

قطب الدین کے وفات کے بعد آرام ابن قطب الدین تخت پر بیٹھا مگر چونکہ ابھی تک اوسکے باپ نے سلطنت ایسی مستحکم نکی تھی کہ اوسکا بیٹا آرام بے کھٹکے حکومت کر سکتا اسلئے ایک برس کے عرصہ مین شمس الدین التمش نے آرام کو نا قابل بادشاہت کے پاکر تخت سے اوتار دیا التمش اگرچہ عمدہ خاندان سے تھا پر بچپن مین وہ قطب الدین کے ہاتھ فروخت کیا گیا تھا بادشاہ نے اوسکو ہونہار دیکھکر تربیت دی اور اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کی تیرے رتبہ پر اوسکو جلد پہونچا دیا تھا ۱۲۱۱ء عیسوی مین وہ بادشاہ ہوا اوسنے چھبیس ۲۶ سال تک سلطنت کی دسوین سال جلوس التمش مین جلال الدین شاہ خوارزم ہندوستان مین آیا التمش کی فوج نے اوس سے مقابلہ کیا التمش اکثر ان مسلمانون صوبہ دارونکی زیر کرنے مین مصروف رہتا تھا جو ارادہ خود سر ہونے کا رکھتے تھے اور چونکہ صوبہ دار بنگالہ کا ایسا خود سر ہو گیا تھا کہ مدت سے اوسنے خراج بھی ادا نکیا تھا تو وہان التمش نے خود چڑھائی کی اور اپنی بیٹی کو وہانکا صوبہ دار بنا کر آیا اوس بادشاہ نے ہندوون پر کئی دفعہ فوج کشی کر کے اونکو مطیع کیا ایک برس کے محاصرہ مین گوالیار اوسنے فتح کیا اور پھر مالوہ کیطرف گیا اور اوجین فتح کی وہان جا کر مندر مہا کال جو بارہ سو برس پیشتر کا بنایا ہوا بکرماجیت کا تھا توڑا اور غارت کیا بکرماجیت کی مورت کو اور مہادیو کی مورت کو دہلی مین لایا اور جامع مسجد کے دروازہ پر دونو تین توڑ ڈالا بعینہ فقط اسی بادشاہ نے ایلدز کس شاہ غزنی کو شکست دی اور اوسکو قید کر لیا اور اپنی بادشاہت کو بہت دور تک پھیلایا صوبہ بنگال صوبہ بہار گوالیار مالوہ یہ صوبہ فتح کئے غرضکہ یہ بادشاہ عقلمند اور نیک نیت تھا اس بادشاہ نے ۱۲۳۶ء عیسوی ۶۳۳ھ تک حکومت کی

رضیہ بیگم

تیسرے شخص رضیہ بیگم سلطان بیگم نام بنت سلطان شمس الدین التمش جو خود بھی چند مدت تخت پر بیٹھی معز الدین بہرام شاہ کے وقت مین گرفتار ہو کر قتل ہوئی حال مفصل تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف مین لکھا ہے کہ یہ عورت بہت نازک اندام اور خوبصورت تھی علاوہ اس سبب خوبصورتی کے ایسی شجاع اور دلیر دیکھی نہ سنی اپنے بھائی سے تخت بزور چھینا اور فوج کشی کر کر بہت لڑائیان لڑ کر فتح پائی اور تخت نشین ہوئی ان سب اوصاف کے علاوہ یہ اور خوبی تھی کہ صاحب خرد اور قابل تھی فن شاعری مین اپنے روبرو کسی شاعر کو بولنے نہ دیتی تھی عروض اور قوافی مین اسقدر ید طولی رکھتی تھی کہ شاعران باہوش کا اسکے آگے قافیہ تنگ تھا فصیح اور بلیغ ایسی کہ فصیحان روزگار اوسکے روبرو منہ نکھولتے تھے بڑی بڑی چرب زبان اوسکے آگے نہ بولتے تھے مقبرہ اس مرحومہ کا دہلی مین ترکمان دروازہ بلبلی خانہ کے قریب تھا مگر اب فقط چار دیواری شکستہ اور اوسمین چھوٹی سی قبر رہ گئی ہے یہ چند شعر فارسی اوس جادو بیان کے تحریر ہوتے ہین ۔ در دہان خود دارم عندلیب خوش الحان ۔ پیش من سخن گویان زاغ در دہان راز ندہ ۔ خلعتیت نو رخ نو خورشید چراین چہ ۔ بسمل شدۂ تیغ نگاہ غضب ستنا ۔ ازما ست چہ بہا بہت چہ تقصیر دل زار ۔ ان کشتۂ اندازۂ غمزۂ سب باست

کنم پرکت پاچہ تخت سلطانی ٭ وہم ببال ہما خدمت نگس رانی ٭ باز اشیر بی منہ در راہ الفت کام خویش ٭ تان دلی اشنفیدہ باشی قصہ فرہاد را ٭

رضیہ بیگم

التمش کے بعد اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا مگر عیاشی اور بدکاری کے سبب کسی چھ مہینے کے بعد امرا نے اوسکو تخت سے اوتار دیا اور بادشاہ زادی رضیہ بیگم اوسکی بہن کو تخت پر بیٹھایا یہ اول بادشاہ زادی مسلمانون مین ہے جس نے تخت پر بیٹھکر حکومت کی یہ عورت بہت ذی لیاقت اور عقلمند تھی اپنے باپ کے وقت مین بھی کاروبار ملک مین مصروف رہا کرتی تھی اوسکو حکومت کا طور خوب آتا تھا مگر چونکہ ایک حبشی غلام پر عاشق ہوکر بڑی مہربانی اوسپر کرنے لگی تھی اسلیے امرا اوس سے ناراض ہوئے اور ایک مشورت سب نے کرکے اوسکو تخت سے اوتارنے کے لیے فوج جمع کی اور آخر کو پکڑی گئی اور بھٹنڈا کے قلعہ مین قید ہوئی پھر وہان بھی اوسنے قلعہ بھٹنڈا کے حاکم سے موافقت کرکے اوسکے ساتھ شادی کرکے اوسکے زیر حکم کی فوج جمع کرکے تخت کیواسطے دو لڑائیان سخت لڑی مگر کامیاب نہوئی بلکہ اوس پچھلی لڑائی مین مع اپنے شوہر کے دشمنون کے ہاتھ آئی اونہون نے اوسکو قتل کیا کل تین برس چھ مہینے ۱۲۳۶ء عیسوی سے ۱۲۳۹ء عیسوی تک اس بادشاہزادی نے سلطنت کی بعد مارے جانے اس بادشاہزادی کے معز الدین بہرام اور علاء الدین مسعود جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے اونہون نے کل چھ برس تک سلطنت کی یعنی ۱۲۳۹ء عیسوی سے ۱۲۴۵ء تک

نصیر الدین محمود التمش

یہ شخص ۱۲۴۶ء عیسوی مین دہلی کا بادشاہ ہوا پہلے یہ شخص صوبہ دار بنگالہ تھا اور چونکہ اوسکے سوتیلی ماں نے بچپن سے اوسکو بڑی تکلیف سے رکھا تھا اس سبب سے اسکی مزاج مین بہت ملایمت اور اعتدالی آگئی تھی جب وہ تخت نشین ہوا تو اوسنے اہل علم اور شعرا اور فاضلونکی بڑی قدر کی اور اپنی بہنوئی بلبن کو اوسنے وزیر بنایا بلبن بڑا دانا اور عقلمند شخص تھا اوسنے انتظام سلطنت خوب طرح پر کیا اور جو راجہ لوگ خود سر ہوگئے تھے سبکو اوسنے دبایا مگر چونکہ مغلون نے غزنی اور قندہار اور کابل اور بلخ اور ہرات مین زور پکڑا تھا اور اونکا خوف بہت لگا رہتا تھا تو اس مطلب کیواسطے شیر خان برادر زادہ بلبن کا مقرر کیا گیا اس شخص نے پنجاب اور ملتان اور غزنی کو دہلی مین شامل کر لیا بادشاہ کیوقت مین ۱۲۵۹ء عیسوی مین ہلاکو شاہ پوتے چنگیز خان کی طرف سے ایک ایلچی دہلی مین آیا تھا لیکن اس سلطنت کی شوکت اور عظمت نے مغلون کے دلون مین کچھ رعب پیدا کر دیا تھا یا آنکہ اونہون نے موقع حملہ کرنیکا نہ پایا ہوگا غرضکہ دہلی پر حملہ کرنیکا قصد انہون نے اوسوقت باز رکھا بیس برس تک اوسنے نہایت انصاف اور عدل سے سلطنت کی اور رعایا کو بہت خوش رکھا اوسکے عہد مین کسی نے کسی پر تعدی نکی یہ بادشاہ بڑا خوش نصیب تھا جو لڑائی لڑا اوسمین اوسنے فتح پائی پر جسقدر کہ اوسکا دربار تجمل شاہانہ سے بھرا ہوا تھا اوسیقدر اوسکا خلوتکدہ تکلف سے خالی تھا کھانا اپنی آب و رنگ کھایا کرتا تھا اور باوجود بادشاہ ہونے کی کتابت پر گذران کرتا تھا اس بادشاہ کے صرف ایک ایک بی بی تھی دوسری عورت اوسنے ہرگز نکی تمام امورات خانہ داری کے وہ بیوی انصرام کیا کرتی ایکروز اوسنے عرض کی کہ ای بادشاہ والاجاہ مین کھانا پکانی سے تنگ ہون اور میری اونگلیون مین پھپھولے پڑگئے ہین اگر ایک کنیز واسطے کھانا پکانے کے عنایت ہو تو عین کرم ہے بادشاہ یہ بات سنکر رنجیدہ ہوا اور بولا کہ یہ ملک خدا تعالے کی ودیعت ہے عیش و عشرت کیواسطے نہین ہے اگر اسمین تصرف بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دونگا تمکو چاہیے کہ بدستور کاروبار مین مصروف رہو نقل ہے کہ ایکروز ایک امیر بادشاہ کی ملاقات کو آیا اور اوسکے ہاتھہ کے لکھے ہوئے قرآن کو دیکھنے لگا اسمین ایک لفظ پر نگاہ پڑی جو غلط لکھا ہوا تھا دیکھکر بادشاہ کیطرف اشارہ کیا کہ غلطی ہے شاہ نے فوراً اوسوقت ایک حلقہ سیاہی کا اوسکے گرد کھینچ دیا حالانکہ وہ لفظ غلط نتھا جب وہ امیر رخصت ہو

چلا گیا اوس دایرہ کو وہان سے چھیل ڈالا اسکا باعث یہ تھا کسی امیر گستاخ نے عرض کری کہ حضور نے پہلے اسکے گرد حلقہ کھینچا تھا اور اب چھیل ڈالا اسکا کیا باعث تھا جواب دیا کہ مین جانتا تھا یہ لفظ صحیح ہے لیکن اوسکے روبرو جواب دینا مناسب نہ تھا کیونکہ وہ رنجیدہ خاطر ہوتا اس بادشاہ نے ۱۲۶۶ء عیسوی مین ایک مدت کی سلطنت کی بعد کسی عارضہ کے وفات پائی اور اس حادثہ عظیم سے سب نوکر اور ارکین سلطنت نہایت مغموم ہوئی اور نیکی اور بھلائی اس بادشاہ کی یادگار رہی

غیاث الدین بلبن

شاہ نصیر الدین محمود کے انتقال کے بعد اوسکا وزیر بلبن بادشاہ ہوا اسکی منصفی اور دانائی کی شہرت ایران اور تاتار کے بادشاہون کے دلون مین بھی آرزو وفاق کی پیدا کی مگر یہ الزام مورخون کا اسپر ہے کہ باوجود اس فہم اور کیاست کے اوسنے بھتیجے شیر خان کو جو ریاست کا بڑا رکن تھا کسی نفرت سے مروا ڈالا اس بادشاہ نے سب روسا اور سرداروں کے مزاج سے جلد واقفیت پیدا کر کے جنکو چالاک اور مستعد کار پایا صرف اونہون کو بڑے بڑے عہدہ دیے اور اسنے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ بڑا عہدہ کسی ہندو کو نہ دیتا تھا اسوقت مین سلطنت دہلی کی بڑی عزت اور شوکت تھی اور بڑے بڑے فاضل اسجگہ جمع تھے جسقدر کہ غیاث الدین بلبن کی سواری مین جلو اور شان تھی سابق مین کسی بادشاہ کی سواری اسطور سے نہ نکلتی تھی اور نہ ایسی کثرت اور عظمت سے مکانات تعمیر ہوئے تھے جیسے اسکی عملداری مین ہوئی اور تعمیل آئین مین وہ بہت احتیاط رکھتا تھا اور رہنے ماتحت کے تعمیل قانون کا نگران رہتا تھا ۱۲۷۹ء عیسوی مین طغرل خان نے جسکو بنگالہ کی حکومت مین سپرد کی گئی تھی بادشاہ نے اوسپر دو بار فوج بھیجی دونون دفعہ شکست کھائی آخر کو خود معرکہ آرائی کا ارادہ کیا طغرل خان اپنی فوج لیکر اوڑیسہ مین گیا اور اگرچہ وہان فوج شاہی نے اوسکا تعاقب کیا پر طغرل خان کا کچھ پتہ نملا ایکروز کا ذکر ہے کہ ملک محی الدین نامی ایک سردار شاہی ہمراہی چالیس سوارونکی چلا جاتا تھا اتفاقاً اس نے طغرل خان کی فوج دیکھی اوسنے چالیس آدمیون کو لیکر لشکر مین طغرل خان کی مین ڈیرے کے مقابل جاکر پکارا کہ شاہ بلبن کو فتح ہوئی اور جو شخص سامنے آیا اوسکو قتل کرنے لگا طغرل نے خیال کیا کہ شاید تمام فوج شاہی مجھپر آپہونچی تن تنہا حواس باختہ ہوکر ایک گھوڑے پر چڑھکر مہاندی کیطرف بھاگا تاکہ گرفتار ہونے سے اول ہی ندی کے پار ہوکر جان بر ہوجاوے ملک محی الدین نے اوسکا تعاقب کیا اور دریا مین تیرتے ہوئے اوسکے ایک تیر مارا اور پانی مین کود کر اوسکا سر کاٹ لایا بلبن نے اوسکو ایسی بے احتیاطی سے وہاں اکیلے جانے کی بابت بہت سرزنش کی پر انعام بہادری کا بھی اوسکو بہت خوب دیا اور طغرل خان مفسد کے خاندان سے ایک ایک آدمی کو قتل کیا یہانتک کہ بے گناہ عورتون اور بچون کو بھی باقی نچھوڑا اور اپنی بیٹے قرا خان کے نام صوبہ داری بنگالہ کی مقرر کی اور تین برس کے بعد دہلی کو آیا اس اثنا مین مغلون نے سندھ سے اوتر کر ملتان پر قبضہ کر لیا بادشاہ بلبن کے بیٹے محمد ابن بلبن نے مغلون کو پھر نکال دیا پر بسبب اسکے کہ دشمنون کا تعاقب اوسنے حد سے زیادہ کیا تھا اسلیے وہ ایک بن مین جاکر دو ہزار سوار مین گھر گیا جو کہ پہلے سے اوسکی کمین مین بیٹھے تھے پر بسبب زیادتی لشکر اعدا کے مارا گیا شاہ بلبن کی عمر اوسوقت اسی برس کی تھی ایسے لیق اور فایق بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنکر بہت مضمحل ہوگیا یہانتک کہ اسی غم سے پژمردہ ہوکر ۱۲۸۶ء عیسوی مین مرگیا

کیقباد

شاہ بلبن کے مرنے کے بعد ۱۲۸۶ء عیسوی مین روسای دہلی نے کیقباد ابن قرا خان کو تخت پر بٹھا دیا کیقباد نے بادشاہ ہوتے ہی عیاشی پر

کیرباندہی اور کاروبار سلطنت کو نظام الدین وزیر کے سپرد کیا وزیر نمک حرام دل مین یہ منصوبہ کئے ہوئے تھا کہ اس بے شعور اور جوان نوعمر بادشاہ کو عوام الناس مین متنفر کروادے اور آپ بادشاہ ہوجاوے قراخان ابن بلبن نے یہ سب خبر دربار شاہی کی پاکر اپنے اُس بے تمیز بیٹے کو کئی بار لکھا پر اوسکا اثر کچھ نہوا تب لاچار ہوکر اوسنے فوج ہمراہ لی اور دہلی کو کوچ کیا اس ناعاقبت اندیش کیقباد ابن قراخان نے باپ سے لڑنے کیواسطے بھی حسب فرمایش اپنے وزیر کے فوج جمع کی اور بارادہ جنگ دونون فوجون کا مقابلہ گھاگرا دریا پر ہوا قراخان نے معلوم کیا کہ لڑائی ضرور ہوگی اسلیے ایک محبت آمیز خط اس بیٹے ناخلف کے نام لکھا اور اوسمین یہ مضمون درج کیا کہ لڑائی سے پہلے ایکدفعہ ملاقات کا ہونا ضرور ہے وہ خط پڑھکر کیقباد کے دلپر اثر ہوا اور چاہا کہ باپ سے ملون پر اوس وزیر کی شرارت سے یہ پیغام بھیجا کہ مجکو بادشاہ ہند سمجھکر اول ملاقات مین میرا باپ خود آکر حاضر ہو باپ نے یہ سمجھکر کہ موقع ملاقات کا ہاتھ سے نجاوے منظور کیا چنانچہ کیقباد تخت پر بیٹھا اور حکم ہوا کہ قراخان تین دفعہ آداب شاہی بجالاوے اور نقیب نے باواز بلند پکار کر کہا کہ قراخان جہان پناہ کے حضور التجا لیکر حاضر ہوا ہے یہ بے غیرتی دیکھکر قراخان آنسو بھرلایا کیقباد بھی یہ حالت دیکھکر تخت سے اوترا اور باپ سے بغلگیر ہوکر ملا اور باپ کو تخت پر بٹھاکر اوسکے سامنے مجرا کیا پھر باپ اور بیٹے مین صفائی ہوگئی بائیس روز تک متواتر بخوشی ملاقات رہی قراخان نے اپنے اس فرزند نا ارجمند کو بروقت رخصت بہت نصیحت کی پر وہ عقل کا دشمن جب دہلی مین آیا پھر تو سب نصیحت باپ کی بھول گیا اور عیش اور عشرت مین معروف ہوا اور انجام کار اوسکو فالج ہوگیا اوسوقت دربار مین کئی فریق ہوگئے مغل تو طرفدار کیقباد کے اور قوم خلجی اپنی قوم سے کسی آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی اسلیے دونون فریقوں کی نوبت بہم آئی خلجیون نے مغلون کو ہٹاکر جلال الدین فیروز کو بادشاہ بنالیا اور چند آدمیون کو محل مین بھیجا جنھون نے وہان جاکر کیقباد بادشاہ کو سونٹون سے مارکر اوسکا بھیجا نکال ڈالا اور اوسکی لاش کھڑکی کی راہ دریای جمنا مین ڈالدی اور اوسکے مرنے پر خاندان غوری تمام ہوا یہ بادشاہ ۱۲۹۰ عیسوی مین مارا گیا تھا

فصل سلطنت خلجیان ۱۲۹۰ عیسوی سے اور ۱۳۲۱ تک

جلال الدین فیروز علاء الدین مبارک

ستر برس کی عمر مین جلال الدین فیروز خلجی تخت ہند پر ۱۲۹۰ عیسوی مین متمکن ہوا یہ شخص خاندان خلجی کا اول بادشاہ ہے جبکہ وہ تخت سلطنت پر مستقل ہوگیا اوسی وقت اوسنے کیقباد کے بیٹے کو جو ابھی تک صغر سن تھا قتل کروا کر صرف یہی ایک خون ناحق اپنی زندگی مین کیا تھا پھر کسیکو نہین مارا اور نہایت رحم اور انصاف اور شفقت سے رعایا کے ساتھ اوسنے سلوک کیا ۱۲۹۴ عیسوی مین دکن کو فتح کیا یعنی علاءالدین نے کہ جو کہ اس بادشاہ کا بھتیجا تھا اجازت شاہی حاصل کرکے جنوب کے راجاؤن پر چڑھائی کی اور قراین ہوکر فوج برجستہ تیار کی اور دریای نربدا کے پار ہوکر دیوگڈھ کے راجہ سے مقابلہ کیا راجہ نے دوسیل شہر کے باہر آکر لڑائی کی علاءالدین کی فتح ہوئی راجہ نے شکست پائی شہر مین علاءالدین کی فوج نے گھسکر تمام شہر کو لوٹ لیا کہتے ہین کہ بارہ من سے زیادہ موتی الماس لعل زمرد اور یاقوت اور چاندی سونا علاءالدین کے ہاتھ لگا یہ سب دولت لیکر اوسنے اپنے گھر کو مراجعت کی جلال الدین فیروز کو جب یہ خبر پہونچی کہ اوسکے بھتیجے علاءالدین نے دیوگڈھ فتح کرلیا اور وہان سے اسقدر مال اور دولت لایا ہے کہ کسی بادشاہ سابق کے پاس بھی اسقدر دولت نتھی طمع نے اس بات پر اوسکو آمادہ کیا کہ علاءالدین سے وہ دولت لے لیوے بعد شورہ مشیران شاہی کے یہ صلاح ٹھہری کہ جبتک علاءالدین سرکشی نکرے تب تک خاموش رہنا مناسب ہے علاءالدین کو خوب طرح معلوم تھا کہ اوسکے دشمن دربار مین بہت ہین اسلیے اوسنے ارادہ کیا کہ کسی طرح بادشاہ کو

قید کرون اسلیے اپنے بھائی الماس بیگ کو بادشاہ کی خدمت مین بھیجا کہ وہ جاکر بادشاہ کو فریب دے اور مقام کڑا پر کسی طرح لے آوے چنانچہ اوسنے جاکر عرض کی کہ اگر حضور وہ دولت جو علاءالدین لوٹکر لایا ہے لینا چاہتے ہین تو مقام کڑا پر اوس سے ملاقات کرین جب بادشاہ مع فوج شاہی مقام پر پہونچا تو علاءالدین اوسکے استقبال کیواسطے شہر سے نکلا اور بھائی سے کہا کہ بادشاہ کو سمجھادو کہ ملاقات کیوقت اسقدر ہجوم اور بھیڑ بھاڑ آدمیون کی اپنے ہمراہ نلاوین چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا علاءالدین کے لشکر نے بادشاہ کو فوراً گھیر کر قتل کرڈالا اور اوسکا سرکاٹ کر ایک برچھی پر رکھکر ساری فوج مین پھرایا ۱۲۹۵ عیسوی مین یہ واقعہ ہوا اور کل سات سال اوسنے بادشاہت کی

علاء الدین

اپنے چچا فیروز کو قتل کرکے دہلی کی طرف گیا اور شاہ مقتول کی ذرّیت کو خارج کرکے ۱۲۹۵ع مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امرا اور رعایا کی دل سے اس گناہ کے بھولانے کے واسطے رعایا کو تماشے اور سیرون مین بہلایا اور امرا کے درجہ بڑہائے یہ شخص اپنے وقت مین مغرب کی طرف مغلون سے اور دکن کی طرف راجاؤن سے ہمیشہ لڑتا رہا گجرات کی فتح کی اجمیر کو لوٹا سومنات کے پاس ایک مسجد بنائی بُدھ کی مورت پھکوادی اور اصلی باشندون کی کتابین جلادین وہان کے راجہ کی رانی کملادیوی جو کہ اوس وقت حسن مین بے نظیر تھی اور ایک غلام خوبصورت مسمی کافور دونو علاءالدین کو ہاتھ آئی کملادیوی کو گھر مین داخل کیا اور کافور کو بڑا عہدہ دیا اس بادشاہ کے عہد مین مغلون سے بڑی بھاری لڑائی ہوئی تھی جنھون نے سندھ سے لیکر دہلی تک کے ملک غارت کرکے دہلی آکر محاصرہ کرلیا تھا اس لڑائی مین اوسنے فتح پائی اگرچہ علاءالدین ایک ناخواندہ بادشاہ تھا اور اوسکو لکھنا پڑھنا نہ آتا تھا مگر باوجود اس جہالت کے اوسنے ارادہ کیا تھا کہ ایک نیا مذہب ہندوستان مین ایسا قایم کرے جسمین ہندو مسلمان دونون شریک ہوکر عبادت کرسکین لیکن اس ارادہ سے اوسکے وزیر اور قاضی شہر نے اوسکو باز رکھا دوسرے یہ خیال اوسکے دماغ مین سمایا تھا کہ ہندوستان مین ایک نایب سلطنت مقرر کرکے آپ دنیا کے اور ملکون کو فتح کرنے کو جاوے یہ بات بھی اوسکے دل سے اسطور پر دفع کی گئی کہ ابھی تک سلطنت ہند مین فتور برپا ہے تمام قطعات ہند کے مفتوح نہین ہوسکے ہین اور اونکو بھی قابو مین رکھنا بہت مناسب ہے غرض اوسنے تھوڑی مدت مین استعداد علمی بھی پیدا کی اور لکھنا پڑھنا سیکھا یہانتک کہ مشکل کتابین پڑھ لیتا تھا اور معنی خوب طرح بیان کرسکتا تھا ایکروز اوسنے وزرا جمع کرکے اوس سبب بے انتظامی کا جو اوسکے ملک مین ہورہی ہے باعث دریافت کیا انہون نے عرض کی کہ بادشاہ کی شراب خواری اور امرا کی آپس مین شادی ہونی اور فوج کو تنخواہ زیادہ ملنی اور نرخ غلہ کا یکسان نہونے کے سبب یہ فتور برپا ہورہے ہین اوس روز سے اوسنے شراب خواری چھوڑدی اور حکم دیا کہ کوئی امیر شراب نپیوے چنانچہ سب نے شراب کی بوتلیں گلیون مین پھینکدین ہر ایک گلی سے ندی شراب کی بہنے لگی اور حکم دیا کہ بدون حکم شاہی کے امیر لوگ آپس مین شادی نکرنے پاوین اور مال برابر کرنے کی فکر مین اوسنے ارادہ کیا کہ تمام رعیت کو مفلس کردے اور غلہ کا نرخ اپنی مرضی کے موافق مقرر کردیا اوسوقت اوسکی فوج مین چار لاکھ چھتیس ہزار سوار تھے ۱۳۰۳ع مین اوس نے براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی مگر چتوڑ پر خود حملہ آور ہوا اور یہ دوسرا حملہ مقام چتوڑ پر تھا اور پہلی دفعہ ایک مصلحت کے واسطے کیا تھا جو کہ بھیم راجہ چتوڑ کی بی بی نہایت حسین اور صاحب جمال تھی چنانچہ اوسنے شہر کا محاصرہ کیا اور راجہ کو پیغام دیا کہ اگر اپنی بی بی کو دیدے تو محاصرہ اوٹھ جاوے پر اوسنے یہ درخواست منظور نکی تب اوسنے یہ درخواست کی کہ صرف ایک دفعہ جمال مجکو دکھلا دیا جاوے اسکو راجہ نے تسلیم کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ علاءالدین نے مع چند آدمیون کے شہر مین گھسکر ایک آئینہ کے عکس مین اوسکی صورت دیکھی اور راجہ کو اپنے ہمراہ لیتا آیا

اور دعاگر کے راجہ کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ پدمنی ندیگا تو رہائی نہوگی اوسکی بی بی نے یہہ خبر پاکر بادشاہ کو لکھا کہ مین اس شرط سے تمہارے پاس آتی ہون کہ سات سو ڈولی میرے ہمراہ میری سہیلیون کی آوینگی اوس ناعاقبت اندیش عاشق نے منظور کیا اوس نے سپاہی ڈولیون مین بٹھلا کر شاہی لشکر مین بھیجدیے جنہون نے اگر راجہ کو ایک ڈولی مین بہانہ ملاقات بی بی کی بٹھلا کر لشکر سے باہر نکال دیا اور تیز رو گھوڑے پر سوار کرکے بھگا دیا راجہ چیتور مین جا پہونچا یہان سپاہیون نے کشت خون کیا علاء الدین فوج جا کر چیتور کو گھیر لیا پر فتح نکر سکا ناکام پھر آیا

۱۳۰۳ء عیسوی مین پھر محاصرہ چیتور کا بادشاہ نے کیا اس حملہ مین تمام چیتور راجہ کے کام آئے صرف ایک بیٹا جسکو راجہ نے خود حکم دیا تھا کہ وہ بھاگ جاوے تاکہ اوس سے نسل اوسکی قایم رہے بچا تھا جب کوئی صورت بچنے کی نرہی تب شہر کی عمدہ خانگی مستورات نے لکڑیان جمع کرکے آگ لگادی اور اوسمین گرکے جل گئین راجہ مع چند بہادرون کو دروازہ سے باہر نکلکر لڑا اور داد مردانگی دیکر مارا گیا بادشاہ نے شہر مین گھسکر وہ چیتا دیکھکر جس مین بی بی پدمنی جلکر مری تھی اپنی تسلی کی اور عمارات بلند اور مندر سب منہدم کرا کے مسمار کر دیئے اسی اثناء مین خبر آئی کہ مغلون نے ملک پنجاب کو لوٹ کر دہلی تک تاخت اور تاراج کا بازار گرم کر رکھا ہے وہان سے اکر ۱۳۰۴ء عیسوی مین مغلون کو شکست دیکر دریای سندہ کے پار کیا اور جسقدر قیدی پکڑے تھے اونکے سر کاٹکر اونکی کھوپریون کے ہتیار دہلی مین بنائے اور عورتون اور لڑکیون کو فروخت کر دیا اور چونکہ دیوگڈہ یا دولت آباد کے راجہ نے خراج دینے مین دیر کی تھی اوسپر فوج روانہ کی جس کا سردار ملک کافور تھا اوس نے دیولا دیوی کو جو کملا دیوی کی بیٹی اول خاندان ہندو سے تھی پکڑ لیا یہہ لڑکی اب جوان ہو گئی تھی اور خوبصورتی مین اپنی مان کے برابر تھی جب وہ دہلی مین آئی بادشاہ کے بیٹے نے اوس سے شادی کی کافور راجہ کو پکڑ لایا اور باقرار اطاعت اوسکو ملک عطا ہوا کافور نے تلنگانہ بھی فتح کیا اور لوٹ کا بہت سا مال لیکر دہلی کو مراجعت کی بادشاہ نے کافور کو پھر دکھن کی طرف کو روانہ کیا تاکہ سلطنت اسلامی کو پھیلا دے چنانچہ سمندر کے کنارے تک وہ گیا اور راہ مین کرناٹک کے ملک کو غارت کیا اور مندرون مین سے تمام سونے کی مورتین لوٹ لین سمندر کے کنارے پر اوس نے ایک مسجد بنائی اور بہت خزانہ لوٹ کر دہلی مین لایا بادشاہ نے یہہ روپیہ عالمون اور سردارون اور مساکین کو تقسیم کر دیا اور پچاس ہزار سے زیادہ مغلون کو جو مسلمان تھے قتل کرایا باوجود ایسی تعدی اور ظلم کے اس بادشاہ کے وقت مین ملک ایسا آباد تھا کہ پہلے کبھی نہوا تھا اور سب صوبون مین بھی انتظام اور انصاف جاری تھا اور تمام قلمرو خصوصاً دہلی مین نہایت عالیشان محل اور مسجدین اور حمام اور قلعہ اور مدرسے طلسمات کے طور پر بنتے جاتے تھے جبکہ علاء الدین کو اوج حاصل ہوا تو عیاش ہو گیا اور ملک کافور کی نیت بادشاہت لینے کیطرف لگ گئی وہ سب سردارون مین ممتاز سردار تھا جبکہ بادشاہ کمزور ہوا ملک مین جا بجا سرکشی ہوئی اس فکر سے اوسکی بیماری بڑہتی گئی چنانچہ ۱۳۱۶ء عیسوی مین بیس برس سلطنت کرکے مر گیا بعضے یہہ کہتے ہین کہ کافور نے اوسکو زہر دیکر مارا تھا یہہ بادشاہ سب مسلمان بادشاہون مین جو اوس سے پہلے گذری بڑا زور آور اور ہمت ور اور صاحب ارادہ تھا اسکندر ثانی جو اوس نے اپنا لقب سکہ مین ڈالا تھا بے وجہ نہ تھا

مبارک

کافور نے سلطان علاء الدین کے انتقال کے بعد اوسکے دو بڑے بیٹون کی آنکھین نکلوا ڈالین اور سب سے چھوٹے بیٹے مسمی عمر کو جو صغر سن تھا اس خیال سے تخت پر بٹھایا کہ وہ لڑکا برائے نام بادشاہ رہے اور کافور خود حکومت

کرے مگر پینتیس دن کے اندر ہی امیرون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور مبارک خلجی کو جو علاء الدین کا ایک بیٹا تھا ۱۳۱۶ء عیسوی مین تخت پر بٹھایا اس نامبارک بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اونہین سردارون کو جنہون نے اوسکو تخت پر بٹھایا تھا قتل کرنا شروع کیا اور نہایت نالایق اور کمینون کو عمدہ عہدے دینے لگا اور بعضے سخت قانون جو اوسکے باپ کی مقرر کئے ہوئی تھی اونکو منسوخ کیا اور بعضے اچھے آئین بھی رد کر دئے گجرات کو دوبارہ اوس نے تابع کیا اور دکھن مین حملہ کرکے اور فتح پائی ملیبار کو اوس نے فتح کیا کم بختی جو آئی تو اوس نے ملک خسرو کو جو دل مین ارادہ خود بادشاہ ہونے کا رکھتا تھا اپنا مصاحب اور مشیر بنایا اوس نے بادشاہ کو لہو لعب اور عیاشی اور حرامکاری مین بہت مشغول کیا یہانتک کہ وہ بدنام ہو گیا اوسوقت ملک خسرو نے بادشاہ کو مروا ڈالا اور خاندان خلجی کا خاتمہ کر دیا ۱۳۱۹ء عیسوی مین مبارک مارا گیا کل تین برس اوس نے بادشاہت کی اب خلجیون کا خاندان تمام ہوا اور اس خاندان نے صرف تینتیس برس سلطنت کی

فصل دوم خاندان تغلق مین

ملک خسرو جب شاہ مبارک کو مار کر تخت پر بیٹھ گیا تو امرا اور رعیت اوسکے ظلم سے ناراض تھی ابھی اوسکو ایک سال بھی نگذرا تھا غازی بیگ تغلق جو کہ صوبہ دار ملتان کا تھا ایک بڑی فوج لیکر دہلی پر آیا اور خسرو کو قتل کرکے تخت دہلی پر امراکی رضامندی سے جلوس فرمایا ہوا تغلق اصل مین بلبن کا ایک غلام تھا ترقی پاکر ملتان کا صوبہ دار ہو گیا تھا اپنی سلطنت کی کاروبار بہت عقل اور انتظام سے انجام دیے ۱۳۲۱ء مین وہ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا اور اپنے بیٹے الف خان کو اپنا ولیعہد ٹھہرایا اس بادشاہ نے سوداگری کو قوت دی اہل علم کو اپنے دربار مین جمع کیا الف خان نے اوسکے حکم سے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور وارنگول کو فتح کیا اور ہزار ہا ہندؤن کو قتل کیا اور وہان کے راجہ کو مع اوسکے قبیلے کی پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ کے صوبہ کو زیر کیا مگر بروقت بازگشت کے افغان پور مین اپنی فرزند الف خان سے ملا اوس نے اپنے باپ کی ملاقات کیواسطے تین دن کے عرصہ مین ایک چوبی محل طیار کیا تھا باپ بیٹے اوس محل مین ملے اور ضیافت کھائی جسوقت اوس محل سے بیٹا رخصت ہو گیا وہ محل فوراً بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ مع اپنی رفقا کے دیگر ۱۳۲۵ء عیسوی مین مر گیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہین کہ الف خان نے اس فریب سے اپنے والد کو آپ مارا تھا اوس نے صرف چار برس بادشاہت کی ـــ

سلطان محمد عرف الف خان

غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد ۱۳۲۵ء عیسوی مین تخت نشین ہوا اسمین مختلف صفتین جمع تھیں پر اون سب پر دیوانہ پن غالب تھا اور علم بھی پڑہا ہوا تھا علم کی ترقی بہت چاہتا تھا اور شجاعت مین بھی حد سے زیادہ تھا ماسوا اسکے اپنے بزرگون سے زیادہ وہمی اور ظالم اور بے رحم بھی تھا اسکے وقت مین ہر ایک ہفتہ مین ایک دو امیر مارے جاتے تھے اکثر صوبہ ہا پر جو اوسکی بے انتظامی اور ظلم سے منحرف ہو گئے تھی فتحیاب ہوا مگر طمع کے سبب اوسکا قلمرو سرسبز نہو سکی جبکہ نربدا اور کرشنا کا ملک فتح کر چکا لاکھ سوار کوہ ہمالہ کی راہ سے چین پر اس ہوس سے اوس نے روانہ کئے کہ وہان دولت بہت ہے پر اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند آدمی پھر کر آئے اور باقی سب پہاڑ مین مارے گئے اور جو لوگ پھر کر آئے تھے اونکو بادشاہ نے مار ڈالا جب ایسی بیہودہ مہمون مین زر خطیر صرف ہو گیا تب خراج کی توفیر مین کوشش کی اس سبب سے تمام رعایا تنگ آئی اور سب راجہ اور صوبہ بگڑ گئے دیوگڈہ جس کا نام

دولت آباد رکھا تھا اوسکو پسند آیا اور اوس نے چاہا کہ دہلی کو ویران کرکے اوسکو بساؤن اسلئے اوس نے حکم دیا کہ
سکنائے دہلی دولت آباد مین جا کر بسین چنانچہ لوگ جبراً وہان بسائے اور دہلی ویران کی کئی ہزارون آدمی قحط اور مفلسی کے باعث
سے اوسکے عہد مین ہلاک ہوئی اوسنے حکم دیا کہ بڑے بڑے درخت جڑ سمیت اوٹھا کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے جاوین
ایکدفعہ اوسنے قنوج پر حملہ کیا اور شہر کے آس پاس کے لوگونکو بے قصور قتل کرڈالا ایکدفعہ اوس کا ایک دانت
ٹوٹ گیا تھا اوسکو بہ تجمل شاہانہ ایک جگہہ دفن کروایا اور ایک قبر اوس دانت کی بنوادی ملتان اور بنگالہ اور تلنگانہ
اور صوبہ اودہ کو جو بہری ہوئی تھی آور پنجاب کی قوم گکرونکو اوسنے مغلوب کیا اگرچہ ملک مین غدر اور بے اتفاقی اور بے انتظامی بکثرت
تھی اسی اثنا مین کسی عارضہ مین مبتلا ہوکر ۱۳۵۱ عیسوی مین ستائیس برس سلطنت کرکے مرگیا ——

فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ کے انتقال کے بعد بھتیجا فیروز شاہ ۱۳۵۱ عیسوی مین بادشاہ ہوا اگرچہ یہ پادشاہ عاقل اور عادل تھا لیکن اسقدر قابلیت اوسمین نتھی کہ
محمد شاہ کے عہد مین جو پریشانی اور ابتری ہوگئی تھی اوسکا انتظام کرتا اور سلطنت کو مستحکم کرکے رونق دیتا یا اون ملکون کو جو اوسکے قبضہ مین سے
نکل گئے تھے پھر از سرنو مطیع کرلیتا چنانچہ ملک دکن مین ایک شخص حسن نامی خودسر ہوکر بادشاہ بن گیا اور کئی سو برس تک اوسکے خاندان مین علی
الاتصال سلطنت قایم رہی اور ملک بنگالہ بھی فیروز شاہ کے ہاتھ سے نکلگیا جس قدر صوبہ جات اوسکے ماتحت رہے اوسکا انتظام
اوسنے خوب کیا اور اتنے ہی ملک کو اوسنے رونق بخشی بہت قسم کے محصول جو خالی از ظلم نتھے اوسنے معاف کئے اور خراج مین بھی
تخفیف کی علاوہ ازین ترقی زراعت اور فایدہ عوام کیواسطے ۵۰ نہرین اور ۴۰ اسپتال اور ۱۰۰ مسجدین اور ۳۰ مدرسہ وغیرہ تعمیر کئے یہ بادشاہ
دہلی کے نیک نام بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے آخر ۱۳۸۸ عیسوی عمر رسیدہ ہوکر اپنی قضا سے انتقال کیا اور ۳۸ برس سلطنت

سلطان محمود

شاہ فیروز کے انتقال کے بعد بابت تخت ہند کے بڑا فساد قایم ہوا بادشاہ پے در پے تخت پر بیٹھے چنانچہ محمد غیاث الدین
تغلق ثانی ۱۳۸۸ عیسوی مین اور ابوبکر بھی ۱۳۸۹ عیسوی مین اور ناصر الدین محمد تغلق ثالث بھی ۱۳۸۹ عیسوی مین ہمایون ۱۳۹۴ عیسوی
مین چونکہ ان سب کے ایام سلطنت مین سوائے فساد ملکی اور تنازع سلطنت اور بے انتظامی رعایا کے اور کوئی بڑا حادثہ
یاد رکھنے کے لایق نہین ہے اسلیئے ان سب کو چھوڑکر سلطان محمود کا ذکر لکھتا ہون جو کہ ان سب کے بعد ۱۳۹۴ عیسوی مین
تخت پر بیٹھا یہ شخص پر پوتا فیروز شاہ کا تھا اس بادشاہ کے سن جلوس سے تیس برس پیشتر اقلیم
فارس مین ایسی ابتری واقع ہوئی تھی کہ وہانکا ہر ایک صوبہ منحرف ہوگیا تھا اور سمرقند اور ماوراء النہر اور خراسان
اور کابل اور قندہار کے اکثر حاکم باہم نزاع کرتے چلے آتے تھے اوسوقت مین ملک تاتار اور چین کی بادشاہت بھی
ضعیف ہو گئی تھی اور قریب تھا کہ سلطنت ہند بھی تباہ ہو جاوے غرضکہ ایشیا کے تمام ملکون مین
غدر مچا ہوا تھا کہ تیمور نے ہندوستان پر چڑہائی کی

تیمور

تیمور جو ایشیا مین بڑا نامی مظفر اور منصور ہوا ہے اگرچہ کسی طرح کا حق یا دعوی ہندوستان کے لینے کا نرکھتا تھا اس باعث سے کہ اس ملک کی
فتح کرنیکی اوسکو خواہش تھی اور اوس بد انتظامی کے سبب سے جو ہندوستان مین ہو رہی تھی اوسکو یقین تھا کہ مین کامیاب ہونگا
۱۳۹۸ع مین سمرقند سے کوچ کرکے دریائے سندھ پر آیا اور جس جگہہ سکندر اوترا تھا اوسی جگہہ سے وہ بھی دریائے سندھ کو پار اوترا ہوکر ملتان کو جہان

اوسکا بھتیجا پیر محمد قابض تھا گیا اور وہان سے اوسکی فوج ہمراہ لیکر بڑا غلبہ پایا تیمور بجمعیت دس ہزار سوار آزمودہ
کار کے بٹیر کی طرف جو بیابان کے کنارے پر واقع ہے روانہ ہوا چونکہ فوج شہر نے دیکھا کہ تیمور کے پاس تھوڑی
فوج ہے اسلئے دلیرانہ شہر کے باہر نکلکر لڑے لیکن تاب حملہ مغلیہ کی نہ لاکر پس پا شہر کو بھاگے
تیمور کی فوج نے بھی برابر دباو اوکے شہر مین گھسکر اپنا دخل کرلیا مگر قلعہ پر ابھی تک قبضہ نہوا تھا تیمور نے
حکم دیا کہ وہی پانسو آدمی جو اوسکے بھتیجے پیر محمد سے عناد رکھتے ہین قتل کئیے جاوین یہ حال دیکھکر وہ ہندو جو قلعہ
بھٹیر پر قابض تھے آپسے باہر ہوگئے اونہون نے شہر کو آگ لگادی اور اپنے زن اور فرزند کو اپنے ہاتھ سے آپ
قتل کرکے فوج مغلیہ پر آن پڑے اگرچہ اونہون نے تیمور کے کئی ہزار آدمی قتل کئے پر اون مین سے بھی کوئی نہ بچا
اس نقصان کو دیکھکر تیمور کا غضب بھڑک گیا حکم دیا کہ تمام شہر مین قتل عام کیا جاوے
بعد ازان تیمور تمام ملک کو ویران کرتا ہوا ۱۳۹۸ عیسوی مین دہلی کو آیا چونکہ اوسکے ہمراہ قیدی بہت تھے
اوسکو خوف ہوا کہ فوج پر حملہ نکرین اسلئے اونکو قتل کروادیا چنانچہ ایک لاکھ اس جگہہ مقتول
ہوئے سلطان محمود بادشاہ دہلی نے چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار ہمراہ لیکر دروازہ
شہر کے بند کرلئے اور محصور ہو بیٹھا امیر تیمور نے خیال کیا کہ اگر اس مستحکم الاساس
شہر کا محاصرہ کرون تو بڑا عرصہ ہوگا اسلئے وہ ایک یہ فریب کی چال چلا کہ اوس حکم دیا کہ تھوڑے
تھوڑے سپاہی شہر کے مقابل رہین اور رسوا ہوے اور علامتین اپنی کم زوری کی محمود
کو دکھلائین چنانچہ وہ فریب مین آگیا اور یک بارگی تمام فوج لیکر اور بے شمار ہاتھیون
کی صف باندہکر شہر کے باہر لڑنے کو طیار ہوا چونکہ امیر تیمور کے فوج کار آزمودہ تھی اسلئے
اوسنے فتح پائی اور ناتجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک لمحہ مین پراگندہ کردیا بادشاہ محمود
مایوس ہوکر گجرات کی طرف اپنے اہل عیال لیکر بھاگ گیا اور شہر والون نے تیمور کی
اطاعت قبول کی تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ تیمور کی سپاہ سے کسی نے شہر کے باشندون
پر دست درازی کی تھی اسلئے باشندون نے جمع ہوکر چند سپاہی قتل کرڈالے اسپر
امیر تیمور نے اس شہر کی لوٹ کا حکم دیا اور نصف سے زیادہ شہر پھونک دیا ہندوؤن
نے دیوانہ پن کے باعث سے اپنے ہاتھ سے اپنے بیویون کو قتل کرکے دشمنون پر حملہ
کیا پر مغلون سے کچھہ پیش رفت نگئی تمام کوچون مین خون بہتا تھا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد صدہا باشندہ شہر کے اسیر کرکے جلاوطن کئے گئے تیمور نے تخت دہلی پر جلوس
فرمایا اور اپنے تئین بادشاہ ہندوستان مشہور کرکے پندرہ روز دہلی مین رہکر گنگا کی طرف کو کوچ کیا
اور ہردوار پر پہونچا اور وہان سے ہمالیہ پہاڑ کے نیچے نیچے وہان کے باشندونسے
لڑتا ہوا لاہور مین آیا یہان جو سرکشی ہو رہی تھی اوسکو فرو کرکے تنندہ یار ہوکر سلطنت
روم پر چڑہائی کی اور بغداد کو فتح کیا مدت تک وہ ملک اوس کا حلقہ بگوش بنا رہا لیکن ہندوستان سے
تیمور کے جانے کے بعد اوسکی حکومت ہندوستان مین کچھہ یون ہی برائے نام رہگئی تھی سکہ اوسکے نام کا بہت جاری

بیشک بیماری تھا راجہ لوگ اسکے نام اوسکی مطیع تھے ہر ایک صوبہ چند روز بعد خود سر ہوگیا شہر دہلی جو ویران ہوگیا تھا پھر آباد ہونے لگا اور دست بدست ایک کے قبضہ سے دوسرے کے قبضہ مین آتا رہا محمود شاہ کا یہ حال تھا کہ کبھی ہوس بادشاہت سے دست کش ہوکر تارک الدنیا بنتا تھا کبھی لقب شاہی بحال رکھنے کو ساعی اور سرگرم حکومت ہوتا تھا یہانتک ۸۱۴ھ مین بیس برس برائے نام سلطنت کر کے وفات پائی اور خضر خان والی ملتان نے تخت دہلی بطور نیابت تیمور کے حاصل کیا اوسوقت دہلی مین آسایش کی صورت دکھلائی دی — تاریخ تیموری جو کتاب عربی زبان مین ہی اوس مین جو حال تیمور کا درج ہے ترجمہ کیا جاتا ہے تیمور بڑا بادشاہ تھا اوسکو تمرلنگ بھی کہتے ہین ترکی مین اوسکا نام حدید اور اوسکے باپ کا نام ترغای اور دادا کا نام ابلغائی تھا اور تیمور خواجہ ایلغار مین پیدا ہوا تھا اور وہ ایک گاؤن ہے مضافات شہر کس متعلقہ ماوراء النہر سے سمرقند سے شہر کس ایکدن کی راہ ہے بعضے تاریخون مین لکھا ہی کہ تیمور جس روز پیدا ہوا تھا آسمان پر ایک چیز مثل عمود کے ظاہر ہوئی تھی جب وہ زمین پر گری اوسمین سے اتنی چنگاریں اوڑین کہ تمام شہر اور جنگل مین پھیل گئین جسوقت تیمور پیدا ہوا تھا اوسکی دونون ہاتھ خون تازہ سے بھرے ہوئی تھے نجومیون اور قیافہ شناسون نے بیان کیا کہ تیمور بڑا شجاع اور دلیر ہوگا اور بعضون نے یہ بیان کیا کہ تیمور جیور ہوگا تیمور کے باپ کو بعضے تو شتربان کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا باپ ایک شخص اوباش پیادون مین نوکر تھا تیمور ابتدا مین چوری اور قزاقی کیا کرتا تھا چنانچہ ایک رات کو تیمور نے کسی چرواہے کی بکری چرائی چرواہے نے تیمور کا تعاقب کیا اور دو تیر سر کئے ایک تیمور کے بازو پر دوسرا ران مین لگا اون تیرونکے صدمہ سے تیمور لولا اور لنگڑا ہوگیا چندروز بعد فساد اور لوٹ مار کیطرف اوسکی رغبت زیادہ ہوئی انجام کار تیمور کے ساتھ چالیس بد معاش اور فراہم ہوگئے اور لوٹ مار شروع کی خلق خدا کو تکلیف دی تیمور اپنے یارون سے کہا کرتا کہ ایکدن مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہونگا اور سب بادشاہون کو باجگزار اپنا کرونگا اون لوگ تیمور کی باتون پر ہنستے تھے اور اوسکو مسخرہ جانتے تھے — تیمور کی ترقی کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ شیخ شمس الدین فاخوری اوسوقت مین ایک ولی کامل تھے لوگ اونسے بہت اعتقاد رکھتے تھے تیمور نے جب اوس بزرگ کا حال سنا اپنی ایک کملی بیچکر ایک بکری خریدی اور رسی کے ایک سرے سے اپنی گردن باندھی اور دوسرے سرے سے بکری کی گردن باندھکر اون بزرگ کی خدمت مین گیا وہ بزرگ مراقبہ مین تھے دیر تک تیمور دست بستہ کھڑا رہا جب وہ بزرگ مراقبہ سے فارغ ہوئے تیمور اونکے قدمون پر گر پڑا اوس بزرگ نے لوگونکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ شخص ہم سے ایسی بات کے واسطے دعا چاہتا ہے کہ خداوند تعالے کے نزدیک اوسکی کچھ قدر نہین یعنی سلطنت چاہتا ہے خیر ہم اسکے حق مین دعا کرتے ہین کہ ہمارے در سے محروم نجاوے بعد ازان اون بزرگ نے ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگی اور تیمور سے کہا کہ جا اللہ تیرا مطلب پورا کریگا اوس دن سے تیمور کی ترقی ہوتی گئی بعضی تاریخون مین تیمور کا حال یون لکھا ہے کہ ابتدا مین تیمور راستہ لوٹتا تھا ایکمرتبہ راستہ بھول کر کسی جنگل مین سات روز تک بھوکھا سرگردان رہا اتفاقاً کسی بادشاہ کا لشکر وہان وارد ہوا تیمور اوس لشکر مین گیا اور ایک چابکسوار سے ملاقات ہوئی چونکہ تیمور کو شناخت اور معالجہ اسپان مین نہایت دخل تھا وہ چابکسوار تیمور سے بہت خوش ہوا اور اوسکو اپنے پاس رکھ لیا اور سلطان حسین بادشاہ بلخ سے تیمور کی فراست اور ہوشیاری کی نہایت تعریف کی اس عرصہ مین وہ چابکسوار مر گیا اور تیمور اپنی دانائی اور چالاکی سے اوسکی جگہہ مقرر ہوگیا اور بادشاہ سے بہت موافقت اور قربت حاصل کی چنانچہ بادشاہ نے اپنی بہن کی شادی تیمور سے کردی بعد چند مدت کے ایکروز باہم تیمور اور اوسکی بی بی کے کچھ تکرار ہوگئی بی بی نے اوسکی مفلسی کا حال بیان کر کے طعنہ دیا کہ تو ہمارے سبب سے آسودہ ہے

ورنہ کنگال تھا تیمور نے غصہ مین آکر اوسکو جان سے مار ڈالا اور اس حرکت کے سبب اوسکو وہان سے بھاگنا پڑا۔

اور بعضی تواریخون مین لکھا ہے کہ تیمور کا باپ ارکین سلطنت سے ایک رسالدار تھا شجاع اور بہادر غرض تمام تاریخون مین حال تیمور مختلف لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اوسکا سلسلہ عورتون کی طرف سے چنگیز خان تک پہونچتا ہی تیمور نے اپنی دانائی اور جوانمردی سے اچھی سلطنت کی جب تیمور ماوراء النہر کو اپنے قبضہ مین لایا اور بادشاہونکی بیٹیون سے شادی کرنے لگا اسلیے اوسکا لقب گورگان ہوگیا گورگان ترکی مین داماد کو کہتے ہین — اور ایک تاریخ مین ایسا لکھا ہے کہ تیمور قزاقی کیا کرتا تھا اور اپنے یارون سے کہا کرتا تھا کہ میرے دادا نے ایک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر یہ ہے کہ ہمارے خاندان مین ایک شخص پیدا ہوگا کہ بہت بادشاہونکو شکست دیگا اور سب اوسکے ہاتھ سے عاجز ہونگے اور تمام ملکون پر قابض اور متصرف ہوگا یقین ہے کہ وہ شخص مین ہون جلدی اس خواب کی تعبیر کا ظہور ہوگا سب لوگ میری رفاقت کرو اور مجھ سے عہد اور پیمان کرلو کہ ہمیشہ میرا ساتھ دینا اور دل سے میری خیر خواہی کرنا اور جانفشانی مین مصروف رہنا اور ہرگز مجھ سے مخالفت نکرنا سب لوگون نے اوس سے قول اور قرار کرلیا تھا انجام کار تیمور خود سر ہوگیا اور اپنے رفیقون کی مدد سے چھوٹی چھوٹی بادشاہون پر غالب آیا اور ایسا بھی لکھا ہے کہ ابتدا مین بسبب رہزنی کے تیمور سلطان حسین کے پاس گرفتار ہوکر آیا اور مجروح تھا سلطان نے حکم قتل دیا غیاث الدین پسر سلطان حسین تیمور کی بیکسی پر رحم کھاکر اپنے باپ سے سعی کرنے لگا کہ اس بیچارہ کے قتل سے کچھ فائدہ نہین ہے یہ خود مجروح ہے زخم کے صدمہ سے خود مر جائیگا سلطان نے کہا کہ یہ بڑا مفسد ہے اسکے طور مجھ کو برے معلوم ہوتے ہین اگر یہ زندہ رہیگا تو فساد کریگا اور ویران کریگا تو ابھی لڑکا ہے ایسے امورات نہین جانتا غیاث الدین نے کہا کہ اس بیکس آدمی سے کیا فساد ہوگا خود لب گور ہورہا ہے حضور کیون اسکا خون اپنی گردن پر لیتے ہین ہر چند سلطان اپنی بیٹے کو سمجھاتا تھا مگر اوسنے نمانا انجام کار سلطان اوسکے قتل سے باز رہا اور بیٹے سے کہا کہ اسکا بچنا تیرے حق مین اچھا نہین ہے چنانچہ غیاث الدین نے جب تیمور کی جان بخشی کروائی اوسکا معالجہ کروایا بعد چند روز کے وہ تندرست ہوگیا اور غیاث الدین کا بڑا یار غار بن گیا اس اثنا مین صوبہ سیستان سلطان حسین سے سرکش ہوگیا بادشاہ نے تیمور کو فوج دیکر اس مہم پر روانہ کیا تیمور نے اپنی دانائی اور دلاوری سے اس مہم کو سر کیا اور دشمن کو گرفتار کر لے آیا —

یہ حال کتاب تاریخ تیموری سے جو زبان عربی مین ہے نقل بطور اختصار کیا گیا — دوم یہ حال تیمور کا راقم نے مخزن التواریخ جو کہ قمر الدین خان اکبر آبادی کی تصنیف ہے دیکھا ہے مجکو اسوقت شبہ ہوگیا ہے کہ شاید یہ حال کتاب اکبر آباد کے حالات مین کسو صاحب نے تصنیف کری ہے اوس مین دیکھا ہے کیونکہ یہ ہر دو تاریخ ایک جلد مین تھی لہذا شبہ ہوگیا ہے اور تاریخ ہند مین تیمور کا حال ایسے لکھا ہے کہ تیمور بادشاہ مغلون کے شریف خاندان مین سے ہوا ہے اوسکی خاندان نے چنگیز خان کی اولاد کی مدت تک نوکری کی تھی ستائیس سال کی عمر مین تیمور نے اپنے آقا کی جو خراسان اور ماوراء النہر کا بادشاہ تھا خوب خدمت کی تھی چنانچہ اوسنے خوش ہوکر اپنی بہن کی شادی تیمور سے کر دی تھی تین برس بعد تیمور اوس سے سرکش ہوگیا اور بعد چند مدت کے جب سالا تیمور کا جو والی خراسان تھا فوت ہوا تیمور اوسکی جگہہ ہو بیٹھا اور سمرقند مین رہنے لگا اور تیمور نے اپنے عہد سلطنت مین بڑی بڑی ظلم کیے تھے بہت سے آدمیون کے سر کاٹ کر مینار بنوایا تھا تیس برس تک تیمور نے ایران کو لوٹا اور ہندوستان مین بد انتظامی سنکر یہان سے خراج لینے کا ارادہ کیا چنانچہ اوسنے پیر محمد اپنے پوتے کو فوج دیکر ہندوستان مین بھیجا

اثنا ہی راہ مین جو لوگ پیر محمد سے لڑے تھے اور پیر محمد کی مزاحمت کی تھی ۱۲ اردسمبر ۱۳۹۸؁ عیسوی کو خود تیمور نے ۹۲ دستہ سواران کے لشکر اور دریای سندھ پایاب اوتر کر پیر محمد کی مدد کو پہونچا اور اون لوگون کو تہ تیغ قتل اور ملک کو برباد کیا وہان سے دہلی کی طرف متوجہ ہوا جب تیمور کنارہ جمنا پر پہونچا اوسکی ہمراہ ایک لاکھ قیدی تھے اون سب کو دفعۃً قتل کرایا اوسوقت جمنا خون سے بہنے لگی تھی کہ ہندوستانی لوگ یہ بات دیکھ کر نہایت حیران ہوئے تیمور کی آزمودہ کار سپاہ نے خوب لڑائیان کی اور حریف کو شکست دی اوس نے گجرات کی طرف بھاگ گیا جب تیمور دہلی مین داخل ہوا اہل ہند روز لوگون نے اوسکی نوکرون پر شرارت کرنی شروع کی اور رؤساے شہر نے بھی جو روپیہ کہ بطور نذرانہ حفاظت شہر دینا قبول کیا تھا لوٹ کر دینا منظور کیا تھا وہ ادا نہ ہوا اوسوقت تیمور نے صورت ہنگامہ دیکھ کر حکم قتل عام کا دیا اور شہر کو خوب لوٹا جمعہ کے دن تیمور نے آپ کو شاہنشاہ ہند مشہور کیا سولہ دن وہان رہ کر کوچ کیا میرٹھ کو لوٹتا ہوا اور شہرون کو برباد کرتا ہوا سندھ کے کنارہ پہونچا اور کابل کی راہ سمرقند کو چلا گیا اور ۱۴۰۵؁ عیسوی مین تیمور مر گیا۔ اور اکبرنامہ مین ابوالفضل نے لکھا ہے کہ امیر تیمور گورگان کی رات ۲۵ شعبان ۷۳۶؁ ہجری مین خطہ کش مین بطن تکینہ خاتم سے پیدا ہوا ابتدا سے تیمور کو شکار اور پیکار کیطرف بہت توجہ تھی ۷۶۳؁ ہجری مین امیر الامراء ہو گیا تاریخ ۱۲ رمضان ۷۷۱؁ ہجری مین امیر تیمور تخت سلطنت پر بیٹھا امیر تیمور نے اپنے عہد سلطنت مین اتنے ملک اپنے تصرف مین لئے خوارزم ترکستان خراسان عراق فارس مازندران گرگان دیار بکر مصر شام روم اور جس بادشاہ نے امیر تیمور کی اطاعت کی وہ محفوظ رہا اور جس نے مخالفت کی وہ برباد ہوا اور امیر تیمور نے ... ۷۸۹؁ ہجری مین اصفہان کو قتل کروایا بعد ازان پارس کی طرف آیا اور دشت قفچاق کو کہ طول اوس جنگل کا ہزار فرسنگ اور عرض پانصد فرسنگ ہے بذات خود فتح کیا پھر ایران مین آیا ۷۹۵؁ ہجری مین منصور شاہ کو کہ کلاہ سرکشی سر پر رکھتا تھا شیراز مین قتل کروایا بعد ازان بغداد کو فتح کیا پھر گرجستان کو گیا اور فتحیاب ہوا اور تاریخ ۲ محرم ۸۰۱؁ ہجری مین سندھ سے عبور کر کے ہندوستان مین آیا اور فتح پائی اور ۸۰۳؁ مین ملک شام کی طرف گیا اور اوسی ہنگام مین شہر حلب کو مفتوح کیا وہان سے دمشق کیطرف فوج کشی کی اوسوقت سرداران شام اوسکی قید مین تھے

فصل سوم دربیان خاندان سلطنت سادات

خضر خان

خضر خان سیدون کے خاندان نے دہلی کی تخت پر صرف چھتیس برس ۱۴۱۴؁ عیسوی سے ۱۴۵۰؁ عیسوی تک سلطنت کی اس خاندان مین دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خان والی ملتان نے بعد وفات محمود شاہ تغلق کی جس پر تغلقی خاندان تمام ہوا شاہرخ ابن امیر تیمور کے وقت مین ساٹھ ہزار سوار لیکر دہلی پر حملہ کیا اور اوسکو قبضہ مین لا کر ۱۴۱۴؁ عیسوی مین تخت دہلی پر جلوس کیا اس حاکم نے تمام استقلال اور دانائی حکومت اور سلطنت کی اوسنے اپنا لقب بادشاہ مشہور نہین کیا بلکہ نایب تیمور کہلانے پر قناعت کی اور شاہرخ کا سکہ خطبہ جاری رکھا اور آس پاس کے چھوٹی چھوٹی سردارون پر جنہون نے کہ تابعداری چھوڑ دی تھی مہم کر کے بعضون کو مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اوسکے زمانہ مین حوصلہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکن کا نہین رہا تھا مگر دہلی آگرہ ملتان لاہور اوسکی زیر حکم تھے یہ بادشاہ ۱۴۲۱؁ عیسوی مین سات برس بادشاہی کر کے فوت ہوا

سید مبارک شاہ

مبارک اوسکا بیٹا ۱۴۲۱؁ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوس نے چودہ برس سلطنت کی مگر مثل اپنے والد کے دشمن کی لڑائیون مین رہا یہ شخص تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تھا اس سبب سے باغی صوبون کو اوسنے زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا ۱۴۳۵؁ عیسوی مین اپنے نمک حرام وزیر کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین نماز پڑھتا ہوا ہندون کے ہاتھ سے جنکو اوسنے کبھی کچھ ایذا بھی نہ دی تھی مقتول ہوا

سید محمد شاہ

سرور الملک وزیر اعظم نمک حرام نے بادشاہ مبارک کی بھتیجے محمد کو تخت پر بٹھایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکے دوست تھے اونکو اوس وزیر نے

بڑی بڑی جاگیرین بخشین اور کمال خان کو اپنا نایب مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کمال خان اونکی تنبیہ کیواسطے مامور ہو کر اونکو مطیع کرنیکو گیا تو وہ خود اونسے ملکر دہلی پر مع باغیان کے چڑھ آیا باغیون نے وزیر اعظم کی معزولی کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم سرور الملک حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے چچا مبارک کا قصاص لیا اور سرکشون نے اپنی عناد کی آگ بجھائی اور کمال خان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا مگر بادشاہ نے اپنے تئین ایسی عیش اور آرام مین ڈال دیا تھا کہ روز بروز سلطنت مین ضعف آتا گیا یہان تک کہ ایک شخص بہلول لودہی نے جو سرہند کا باشندہ تھا اور بادشاہ کیطرف سے ملتان کا صوبہ ہو گیا تھا سلطنت کا دعوی کیا اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب مالوہ کا بادشاہ فوج لیکر دہلی سے دو میل کے فاصلہ پر آپہونچا تو بادشاہ نے بہلول لودہی سے اعانت چاہی اور بروقت آنے بہلول کے اوس حملہ آور سے صلح ہو گئی مگر بہلول نے صلح نمانی اور برخلاف مرضی بادشاہ کے مالوی کی فوج پر چڑھائی کی اور اوسکو شکست دی بادشاہ نے اس امر نمایان کے باعث سے بہلول لودہی کو خانخانان خطاب دیکر ملتان کی حکومت پر مستقل مقرر کیا۔ اوس نے اس بہانہ سے کہ مین جسرت خان پنجابی کو شیری پر حملہ کرونگا ملتان مین فوج جمع کر کے دہلی پر کوچ کیا اور چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ کئے پڑا رہا مگر فتح نکر سکا آخر کو ملتان کیطرف مراجعت کی سید محمد شاہ دس برس تک سلطنت کر کے ۱۴۴۵؁ عیسوی مین فوت ہوا اور اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا علاء الدین بادشاہ ہوا

سید علاء الدین شاہ

سید علاء الدین ابن سید محمد شاہ اپنے والد کی وفات کے بعد ۱۴۴۵؁ عیسوی مین تخت دہلی پر متمکن ہوا یہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی اور ظالم و بیحوصلہ اور اپنے باپ سے بھی زیادہ عیاش تھا اسکے وقت مین سلطنت شاہی کو یہان تک زوال آیا کہ بادشاہ کا حکم صرف دہلی سے ... تک رہ گیا اور تمام صوبجات خود سر ہو گئے تیرہ آدمی اس سلطنت مین خود مختار ہو کر حکمران ہو بیٹھے تھے اور بادشاہ ... نے ... باغ بنایا تھا اور اوسکی آراستگی اور زیبایش مین مصروف رہتے تھے جب چار طرف سے غدر ہونے لگا اور بادشاہت کے کاروبار مین خلل پڑ گیا تب بادشاہ نے وزیرون کو جمع کر کے تدبیر پوچھی اونہون نے اپنی بدذاتی کے باعث یہ صلاح دی کہ وزیر اعظم حمید کو حضور ... بادشاہ نے ... حمید خان وزیر اعظم کو قید کیا اور اوسکا ارادہ تھا کہ وزیر اعظم کو جلد ... مگر وزیر نے چالاکی کی کہ ... دہلی کو بھاگ گیا اور وہان جا کر تمام مال اور اسباب شاہی پر قبضہ کر کے بادشاہ کی زنانون کو نکال دیا اور اوسکو لکھا کہ بداؤن چلی جا۔ اور اب بہلول لودہی کو لکھ بھیجا کہ میدان خالی ہے آپ جلد تشریف لائیے بادشاہ دہلی کو بجائے غنیم کے ... مین مصروف ہے آپ اوسکا پھل کھائیے اوس نے حوصلہ اور بلند نظر سردار نے فورا کوچ کر کے دہلی مین پہونچکر تاج شاہی سر پر رکھا اور ۱۴۵۰؁ عیسوی مین تخت پر جلوس فرمایا اب سیدون کا خاتمہ ہوا اور افغانون کا خاندان قایم ہوا علاء الدین پست ہمت نے کچھ تنخواہ اپنی مقرر کر ڈالی اور اٹھائیس برس تک اپنی سیرگاہ اور باغ مین جو بداؤن مین بنوائی تھی مزے سے زندگی کاٹ کے ۱۴۷۸؁ عیسوی مین ...

دربیان سلطان بہلول لودہی کہ لوای سلطنت کا سواد اعظم ہند مین بلند کیا اور خالد کے بجز اسکی کوئی اس طبقہ سے سریر خلافت پر متمکن نہوا تا آخر ایام سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول مشتمل بر سہ فصل فصل اول در ذکر سلطان بہلول فصل دوم در ذکر سلطان سکندر فصل سوم در ذکر سلطان ابراہیم

فصل اول در ذکر سلطان بہلول

از مولف تاریخ ابراہیم شاہی اور مصنف لطائفی منقول ہے کہ ملک بہلول لودہی برادر زادہ سلطان شہ لودہی کا ہے کہ زمان سلطان مبارک شاہ مین کہ سید خضر خان اسلام خان خطاب رکھتا تھا اور امرای کبار اوس سلسلہ سے ذریعہ ... جاگیر مقرر تھے اور حکومت اوس نواحی کی کرتا تھا اور جو آثار رشد اور تمیز کے برادر زادہ اپنے مین دیکھی اوسکو فرزندی مین قبول کیا اور وقت وفات کی اپنے قائم مقامی کی وصیت کر کے داعی اجل کو لبیک کہا ملک

بہلول بعد از وفات اسلام خان سرہند مین حاکم ہوا اور استقلال تمام پیدا کیا اور قطب خان کہ پسر اسلام خان کا تھا ملک بہلول سے باغی ہو کر
پاس سلطان محمد کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تھا گیا اور ملک بہلول کی شکایت کی سلطان محمد نے حسام خان کو کہ خدمتگاران اوس سلسلہ
سے تھا اور حاجی شدنی نام رکھتا تھا بالشکر بسیار برسر ملک بہلول بھیجا موضع کرہ اعمال خضر آباد و ساد ہورہ محاربہ عظیم واقع ہوا حسام خان
ہزیمت پا کر دہلی مین گیا ملک بہلول کو قوت اور مکنت تمام پیدا ہوئی نقل ہے کہ ملک بہلول اوس زمانہ مین اپنے چچا اسلام خان کی پاس ہوتا تھا
باتفاق دو و اپنے یاروں کی خدمت مین سید ابن نام ایک بزرگ کی گیا اور بادب تمام بیٹھا اوس مجذوب نے کہا کہ تم مین سے کوئی بادشاہی
دہلی کی دو ہزار تنکہ مین مجھ سے خرید کر سکتا ہے ملک بہلول نے ایک ہزار اور سہ صد تنکہ کہ یہان مین موجود تھی آگے درویش کے رکھا اور عرض کیا
کہ زیادہ اس سے حاضر نہین ہے اوس بزرگ نے قبول کیا اور فرمایا کہ بادشاہت دہلی کی مبارک ہو اون دو یاران ہمراہی نے تمسخر اور استہزا کیا
ملک نے کہا کہ دو وجہ سے خالی نہین ہے اگر کہنا بزرگ کا سچ ہو تو یہ سودا مفت ہوا اور گرنہ خدمت درویشان نتیجہ ثواب آخرت ہے دیگر تواریخ مین
مذکور ہے کہ ملک بہلول تجارت کرتا تھا اگرچہ تحقیق اور درست نہین لیکن ظاہر اباپ دادا اوسکے بھی تجارت پیشہ تھے اور ہندمین بھی آمد و رفت
رکھتے تھے القصہ ملک بعد از وفات اسلام خان باتفاق ملک فیروز کہ برادر اسلام خان کہ عم بلکہ اوسکا تھا سارا قریہ سرہند کو اپنے قبضہ مین
لایا اور قوت اور استعداد پیدا کی اور سخن شیخ ابن مجذوب کی جو صغیر سن سے سنی تھی ہمای ہمت اوسکی کا ہوای سلطنت مین پرواز کرتا تھا
بعد از فتح حسام خان کی عرضداشت مشتمل بر افعالی حسام خان و اخلاص و عقیدت خود خدمت مین سلطان محمد کی لکھی اور اوس مین
ذکر کیا کہ اگر حاجی حسام خان کو بقتل پہونچاوین اور منصب وزارت حمید خان کو تفویض فرماوین بندہ خدمتگار اور فرمانبردار ہے سلطان محمد
ناکردہ کار نے سخن بہلول کو راست جانکر حسام خان دولتخواہ بیگناہ کو قتل کروایا اور حمید خان کو بہ وزارت منصوب کیا ملک بہلول دجماعہ
لودہیان بہ بات سنکر باخلاص پیش آئی اور سلطان کی ملازمت کی اور جاگیر اونکی بہ بحال ہوئی بعد ازان ملک بہلول نے از جانب
سلطان محمد با سلطان محمود خلجی محاربہ کرکے فتح پائی سلطان نے اوسکو بخطاب خانخانان سرفراز کیا اور لودھیون نے بتدریج قوت پیدا
کرکے لاہور دیالپور سنام و حصار و فیروزہ اور دیگر پرگنات پر بزور قبضہ کر لیا ہرچند سلطان محمد نے لکھا لیکن قبول نکیا اور کمال غلبہ
بہم پہونچایا اور لوای مخالفت بلند کیا اور جمعیت فراہم کرکے اوپر سلطان محمد کی دہلی پر حملہ کیا اور محاصرہ کیا مگر فتح نہوئی لاچار سرہند کو مراجعت
کی اور خود کو سلطان بہلول مخاطب کیا اور سکہ اور خطبہ تسخیر دہلی پر موقوف رکھا اس درمیان مین سلطان محمد نے وفات پائی ارکین
دولت نے علاء الدین پسر اوسکے کو اوپر تخت کے بٹھایا الا تمام ہند مین ملوک طوایف ہوئے لودیون کو غلبہ تمام نے
دست دیا احمد خان میواتی از مہرولی تا لادو سرای کہ متصل شہر دہلی کی متصرف تھا اور لودیان ولایت سرہند و لاہور او سامانہ
او سنام و حصار تا پانی پت تصرف رکھتے تھے اور دریا خان ولایت سنبل تا گذر خواجہ خضر کہ متصل دہلی کے ہے متصرف
اور حاکم تھا اور عیسیٰ خان ترک کول رکھتا تھا اور قطب خان پسر حسن خان افغان حاکم ریبری کا تھا
اور رای پرتاپ قصبہ بھوگانو اور پٹیالہ اور کنپلہ کا متصرف تھا اور بیانہ قبضہ داؤد خان کے مین تھا اور سلطان
علاء الدین کا شہر دہلی مین باچند مواضع کے قبضہ تھا اور سات ان مواضعات کے بادشاہی کرتا تھا اور گجرات
اور مالوہ اور دکن اور جونپور اور بنگالہ مین ہر ایک بادشاہ باستقلال ہوا سلطان بہلول دوسری مرتبہ جمعیت جمع
کرکے سرہند سے دہلی مین آیا اور حصار دہلی مفتوح نکر سکا پھر سرہند کو مراجعت کر گیا اس اثنا مین سلطان
علاء الدین نے قطب خان لودی اور رای پرتاپ کے ساتھ دربارہ تقویت اپنے مشورہ کیا انہون نے
کہا اگر سلطان حمید خان کو منصب وزارت سے معزول اور مقید کردو تو ہم چند پرگنہ تصرف امرا سے

نکال کر داخل خالصہ کرین گے سلطان علاء الدین نے حمید خان کو بند فرمایا اور دہلی سے کوچ کرکے برہان آباد مین
قریب امروہہ نزول کیا قطب خان اور عیسیٰ خان اور رای پرتاپ نے وہان ملازمت کرکے عرض کیا کہ چالیس پرگنہ
داخل خالصہ کے کرتے ہین بشرطیکہ حمید خان کو قتل کرو جو حمید خان نے ولایت رای پرتاپ کی تاراج کرکے
اوسکے زن اوسکی کو متصرف ہوا تھا بنا بر آن عداوت کے سلطان کو اوپر قتل حمید خان کے ترغیب کیا سلطان علاء الدین کہ لیکا
سلطنت مناسبت نرکھتا تھا بی فکر و تامل کے بقتل حمید خان کے حکم دیا برادران حمید خان کے خبردار ہوکر بحیلہ کہ
ہوسکا اوسکو قید سے خلاص کرکے فرار کیا اور دہلی مین گئے ملک محمد جمال کہ نگہبان اوسکا تھا پیچھے سے آکر جنگ کرنے
لگا محمد جمال کو بزخم نیزہ مارا اور مردم بسیار محمد خان متفق ہوئے اور غالب ہوا حمید خان درون حرم سرا آکے سلطان کے آیا
زنان و دختران و پسران سلطان کو سر برہنہ حصار دہلی سے نکالا اور خزانہ اور اسباب سلطنت پر قابض ہوا سلطان
علاء الدین زبونی بخت سے کوئی کام نہین کر سکتا تھا اور انتقام کو امروز فردا پر حصر رکھکر بواسطہ برسات کے قصد بداون
مین توقف کیا حمید خان نے فرصت پاکر چاہا کہ دوسرے کو بجائے سلطان علاء الدین نصب کرے جو سلطان
محمود بادشاہ جونپور خویش سلطان علاء الدین کا تھا کہ ملک بہلول نے مافی الضمیر حمید خان کو دریافت کیا اور اس
واقعہ کو سماعت کر سرہند سے باجمعیت تمام دہلی مین آیا حمید خان قوت و مکنت تمام رکھتا تھا مستحسن ہوا سلطان
محمود نے بادشاہ بہلول کو نچھوڑا کہ اندر شہر کے آوین بعد از عہد و قول حمید خان کی ملازمت کری بنا بر
مصلحت وقت ملک بہلول حمید خان سے مدارا کرتا تھا ہر روز واسطہ سلام کے جاتا تھا اور اکثر افغانان کہ روہ
سے آئے تھے ہمراہ رکھتا تھا اور بندگی اوسکی کرتا تھا کہ نیزہ سلطنت کا بلند کرے اور حمید خان کو
برطرف کردے ایکروز حمید خان نے جشن عالی ترتیب دیا اور اکثر امرا کو مہمان کیا سلطان بہلول بھی مہمان حمید خان
کا ہوا افغانان کو سکھلایا کہ تمام مجلس مین تم حمید خان کے بعضی حرکات کہ عقل اور فہم سے دور ہون کرنا ہمکو
سہل جانکر رعب اور ہیبت تمہارا اوسکے دل سے دور رہے اور تم لوگون سے خطر نکرے جو افغان حمید خان
کی ملازمت کو آئے عجب اور غریب حرکات کرنے لگے بعضون نے کفش اپنی کمر مین باندہلین اور بعضون نے کفش
اپنی طاق مین بالائے سر حمید خان رکھین حمید خان نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جواب دیا کہ خوف چور سے
محافظت کرتے ہین بعد از لحظہ افغانان نے حمید خان سے کہا کہ بساط آپکا عجب رنگت کا ہے اگر ایک گلیم اس مین
سے ہمکو عنایت فرماؤ تو ہم بیان بنوا کر لڑکون کے واسطے ولایت روہ مین بھیجین تا کہ اہل عالم جانین کہ ہمکو حمید خان
کی خدمت مین حرمت ہے حمید خان نے تبسم کیا اور کہا کہ تم کو خوب انعام دونگا اور جو خوان خوشبو کے
لائے تو بعضی افغان عطر کو چاٹتے تھے اور پھولون کو کھاتے تھے اور بیڑہ پان کو کھول کر اول چونہ کتھہ چاٹتے
تھے اور پھر پان کو کھاتے تھے حمید خان نے ملک بہلول سے پوچھا کہ یہ کیا کرتے ہین اوسنے
جواب دیا کہ یہ آدمی روستائی ہین ان کی خصلت وحشیانہ ہے یہ آدمیون مین کم رہے ہین غیر از خوردن اور مردن نہین
جانتے پھر جب کہ ملک بہلول حمید خان کی ملازمت کو آتا معدودی چند ہمراہ لاتا اور اکثر مردم اوسکے باہر ایستادہ رہتے
ایک دفعہ حمید خان نے ملک بہلول کی مہمانی کری افغانان بزور دربان کے لات مار کر اندر چلے گئے اور کہا
کہ ہم بھی نوکر حمید خان کے ہین کیون ملازمت سے محروم رہین حمید خان نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے سبب

افغانان سے ملک بہلول کو گالی دیکر کہا کہ ہم بھی مانند بہلول کے نوکر تمہارے ہیں وہ تو اندر آیا ہم کیوں باہر کھڑے رہیں
غرض کہ ہجوم افغانان ہوگیا جب کہ طعام سے فارغ ہوئے اور نوکر حمید خان کے متفرق ہو گئے قطب خان لودھی
نے ایک زنجیر بغل سے نکال کر آگے حمید خان کے رکھی اور کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ چند روز گوشہ میں بیٹھ کر آرام کیجئے
بخیال حق نمک قصد جان تیری کا نہیں کرتا ہوں ورنہ جان سے مار ڈالتا آخر الامر حمید خان کو قید کر لیا اور ملک دہلی کا بی مزاحمت
ہاتھ آیا ملک بہلول نے تاریخ ہفتدہم ربیع الاول ۸۵۵ ہجری کو بساعت سعید و اوان حمید تخت فرمان روائی پر جلوس کیا اور سکہ اور
خطبہ بنام خود جاری کیا اور بخطاب سلطان بہلول مخاطب ہوا اور سپاہ اور امرا اور روسای شہر اور رعایا کو تسلی دہی
اور انعام خلعت وغیرہ خوشنود کیا اور جب کہ دہلی میں استقرار ہو گیا بعد چند روز کے سلطان علاء الدین کو لکھا کہ میں پروردہ
اور تربیت یافتہ پدر تمہارے کا ہوں آپ کی وکالت میں کارخانہ سلطنت از دست رفتہ کو رواج اور رونق دیتا ہوں اور
نام تمہارا خطبہ سے دور نہیں کیا سلطان علاء الدین نے جواب لکھا کہ چونکہ پدر میرے نے تجھکو بجای فرزند پرورش
کیا ہے لہذا تجھکو بجای برادر بزرگ جانکر امر سلطنت تجھے چھوڑا اور میں نے صرف بداؤن پر قناعت کری سلطان
بہلول اس بات سے خوش ہو کر بالجمعی تمام سلطنت کرنے لگا اور پرگنات نواحی دہلی پر متصرف ہوا اوسی سال میں
بجہت تسخیر ولایت ملتان اور نواحی اوسکی نہضت کی بعضے امرا نے کہ سلطنت لودھیان سے راضی نہ تھے سلطان
محمود شرقی کو یہ حقیقت لکھکر طلب کیا اور وہ ۸۵۶ ہجری میں جونپور سے دہلی میں آیا اور محاصرہ کیا خواجہ بایزید پسر سلطان
بہلول با امرای دیگر متحصن ہوا سلطان بہلول نے یہ خبر سنکر دیپالپور سے مراجعت کی اور موضع نریلہ میں کہ دہلی سے چندرہ
کوس واقع ہے آکر قیام کیا ہر چند تحریک سلسلہ صلح و آشتی کیا لیکن سلطان محمود نے براہ نخوت و تکبر قبول نہ کیا
اور فتح خان ہروی کو مع تیس ہزار سوار اور چالیس زنجیر فیل کی سلطان بہلول پر مامور کیا اور مقابلہ عظیم واقع ہوا جو کہ بیس کی فوج
فتح خان سے پیش قدمی کرتا تھا قطب خان لودھی صدمہ ایک تیر سے اوسکو بیکار کرتا تھا دریا خان لودھی کہ سلطان محمود
سے مل گیا تھا قطب خان نے اوس سے باواز بلند کہا کہ مادر و خواہران تیری اندر قلعہ کے متحصن ہیں تجھکو جانب بیگانہ سے
جنگ کرنا لائق نہیں ہے بلکہ حفظ ناموس خود واجب ہے دریا خان نے کہا انشاء اللہ تو تعاقب نکرے تو میں جاتا ہوں قطب خان نے
سوگند کھائی بمجرد برگشتہ ہونے دریا خان کے ہزیمت سپاہ فتح خان پر پڑی اور فتح خان گرفتار ہوا سلطان محمود تاب اقامت
نہ لاکر بطرف جونپور چلا گیا اور سلطان بہلول کو استقامت تمام حاصل ہوئی اور بجہت تسخیر ولایت ہای دیگر بحرکت آیا اول میوات
میں گیا احمد خان میواتی نے اطاعت کی سلطان نے سات پرگنہ اوسکے لیکر باقی کو اوسی پر واگذاشت کیا اور احمد خان اور مبارک خان
اپنے کو خدمت پر دایمی کیا پھر سلطان نے میوات سے بہ قصبہ برن توجہ کری دریا خان لودھی حاکم سنبھل بھی براہ انقیاد پیش آیا اور سات پرگنہ
پیشکش کی سلطان نے وہاں سے کول میں آکر کول کو بدستور سابق بہ عیسی خان مقرر رکھا اور ولایت رای پرتاب کی با حاکم بھوگانون
کی اور وہاں سے جانب قلعہ ربری نہضت کی قطب خان بن حسین خان حاکم ربری متحصن ہوا بعد اندک مدت کے وہ قلعہ مفتوح ہوا خان
قطب خان کو قول دیکر آگے سلطان کے لایا [illegible] جاگیر اوسکی مسلم رکھی [illegible] وہاں سے [illegible] میں گیا حاکم [illegible] بھی براہ اطاعت پیش آیا [illegible]
یہ سلطان محمود شرقی باغوای [illegible] جہان کے حرم محترم اوسکی [illegible] سلطان علاء الدین نسبت خویشی رکھتا تھا جمعیت فراہم کر کے [illegible]
[illegible] قطب خان [illegible] رای پرتاب [illegible] صلح درمیان [illegible]
[illegible] سلطان ابراہیم بادشاہ جونپور تھا [illegible]

محمود میں اور سات فیل کہ ترائی فتح خان میں بدست سلطان آئی تھی سلطان محمود کو واپس دیوین اور شمس آباد کو بعد از برسات سلطان
بہلول جونا خان گماشتہ سلطان محمود سے لیوے بعد اس صلح کے سلطان محمود مراجعت کر کے جونپور گیا اور سلطان بہلول نے بموجب قرار فرمان
بہ جونا خان لکھا کہ شمس آباد سے برآمد ہو کر اوسکو حوالہ رای کرن کر دے جونا خان نے بموجب نوشتہ کے عمل نہ کیا سلطان بہلول خود شمس آباد
گیا اور قلعہ اور شہر کو جونا خان سے لیکر رای کرن کو عطا فرمایا جونا خان نے سب حقیقت بہ سلطان محمود عرض کی محمود اس خبر کو سنکر پھر سلطان
بہلول پر چڑھ آیا اور نقض عہد کیا اور شمس آباد میں مقابلہ قایم ہوا قطب خان اور دریا خان نے لشکر سلطان محمود پر شبخون مارا ناگاہ
اسپ قطب خان سر کے بل گر پڑا اور وہ گھوڑے سے جدا ہو کر دستگیر ہو گیا سلطان محمود نے اوسے قید کر کے جونپور بھیجا اور وہ سات برس قید
میں رہا سلطان بہلول نے شاہزادہ جلال خان اور سکندر خان اور عماد الملک کو مقابل لشکر سلطان محمود کے بعد رای کرن بھیجا اور خود
بمحاربہ سلطان مشغول ہوا اس اثنا میں سلطان محمود بیمار ہوا اور دو سہ روز میں پیمانہ عمر اوسکا لبریز ہوا اور رخت ہستی کا طرف عالم باقی کی باندھا
بی بی راجی مادر اوسکی کہ دانا اور صاحب رای عاقلہ تھی باتفاق رای امرای کے شاہزادہ بھیکن خان کو اوپر سریر سلطنت کے بٹھلایا اور
محمد شاہ خطاب کیا اور ایک جماعہ امرای دولت نے باہم ان دو شاہزادہ کے صلح قرار دی کہ ولایت سلطان محمود کی بہ تصرف محمد شاہ
رہے اور جو کہ قبضہ میں علاء الدین کے تھا سلطان بہلول سے متعلق رہے بعد ازیں قرار داد محمد شاہ جونپور میں گیا اور سلطان بہلول نے جانب
دہلی کے مراجعت فرمائی جب نزدیک دہلی کے پہونچا شمس خاتون خواہر قطب خان نے حرم محترم سلطان کو پیغام کیا کہ تا آنکہ قطب خان
قید محمد شاہ میں ہے سلطان کو خواب اور آرام حرام ہے سلطان یہ بات سنکر وہاں سے [illegible] مراجعت کر گیا اور پھر بر سر محمد شاہ روانہ ہوا
محمد شاہ نے یہ خبر سنکر جونپور سے کوچ کیا اور شمس آباد میں پہونچا اور اوس محال کو رای کرن گماشتہ سلطان سے لیکر جونا خان کو دیدیا
اور رای پرتاب اگرچہ پہلے پرگنہ ربری میں بہلول کے ساتھ اتفاق رکھتا تھا مگر اسوقت میں عدل محمد شاہ سے اندیشہ مند ہو کر محمد شاہ سے
مل گیا پھر محمد شاہ بکوچ متواتر سرسینی میں پہونچا اور سلطان بہلول پرگنہ [illegible] میں آیا چند روز درمیان ہر دو لشکر محاربہ واقع ہوا محمد شاہ
نے فرمان بنام کوتوال جونپور لکھا کہ برادر میرے حسین خان اور قطب خان کو کہ اندر بند کے ہیں بقتل پہونچادے کوتوال نے عرضداشت کری کہ بی بی
راجی محافظت ہر دو کی کرتی ہیں مجھکو یہ قدرت اور دسترس نہیں جب کہ محمد شاہ عنوان عریضہ پر واقف ہوا از روی مکر اور حیلہ والدہ کو
لکھا کہ برادر حسن خان بند میں اندر گھر کے بمحنت تمام رکھنا ہی مناسب ہے بخدمت والدہ شریفہ ارسال رکھو اور مجھکو حسن خان سے آشتی دلا کر کچھ
ولایت دلا دو بی بی راجی بموجب فرمان کے روانہ ہوئی چند منزل گئی تھی کہ ایک نے خادمان محمد شاہ سے بموجب حکم کے شاہزادہ حسن خان کو قتل کیا اور
یہ خبر قنوج میں بی بی راجی کو پہونچی تعزیت حسن خان کی قنوج میں کر کے راہ سے باز پس چلی گئی دریاس محمد شاہ کی نہ آئی جب خبر واپس جانی والدہ
کی محمد شاہ نے سنی دلگیر ہو کر والدہ کو لکھا کہ ایک کس کی مرنے سے کیا غم ہے ابھی تمام شاہزادگان کو یہی واقعہ پیش آنا ہے تعزیت سب کی ایک ساتھ
کر لینا محمد شاہ عادت درندوں کی رکھتا تھا ہمیشہ امرای وزرای اوس سے ڈرتے تھے سبب خونریز اور جبار تھا ایکدن حسین برادر محمد شاہ
نے باتفاق سلطان جلال خان کی بعرض محمد شاہ پہونچایا کہ لشکر سلطان بہلول کا داعیہ شبخون کا رکھتا ہے اور بیس ہزار سوار اور بیس زنجیر فیل ہمراہ
لیکر بہ نیت سد راہ ہوئی کہ امداد لشکر سے جدا ہو اور کنارہ پر جہرنہ کی ایستادہ ہوا سلطان بہلول نے اس خبر کو سنکر ایک فوج مقابل اوسکی تعین
کری شاہزادہ حسن خان نے چاہا کہ برادر خود شاہزادہ جلال خان کو ہمراہ لیکر ایک دو کس طلب کر کے اوسکو بھیجے [illegible] سلطان نے کہا توقف کی
مصلحت نہیں جلال خان عقب سے پہونچیگا یہ بات سنکر جانب قنوج کے راہی ہوا اتفاقاً فوج سلطان بہلول کی [illegible] گزرتی تھی شاہزادہ
جلال خان بموجب طلب حسین خان کے لشکر سے محمد شاہ کے برآمد ہو کر جانب [illegible] روانہ ہوا اور لشکر سلطان بہلول کو [illegible] حسین خان
کی [illegible] نزدیک آیا مردم سلطان بہلول نے [illegible] سلطان بہلول کی [illegible] قطب خان کی [illegible]

ہونے سے اس برادر اور قرار کرنے سے برادر دوسرے کے متوہم ہوا کہ مبادا ولایت میں خلل انداز ہو تاب مقاومت کی نہ لا کر جانب قنوج کے
روانہ ہوا سلطان بہلول نے آب گنگ تک تعاقب کیا چیزے اسباب و مال غنیمت لیکر مراجعت کری اور شاہزادہ حسین خان درسنہ ہشتصد و پنجاہ و ہفت
کی پاس بی بی راجی کے آیا جو کہ خادم والدہ از محمد شاہ دلگیر تھی سبھی امرا اور ارکان دولت شرقیہ کے اوسے تخت سلطنت کی جلوس دیا
جونپور میں سلطان حسین خان کو اور سلطان حسین ہی خطاب کیا اور ملک مبارک گنگ اور ملک علی گجراتی اور تمام امرا او پسر
محمد شاہ کی کہ برکنار آب گنگ کی نزدیک راجگڈہ کے فرود آیا تھا تعیین کی جب کہ سلطان حسین کی نزدیک پہونچا بعضی امرا کہ محمد شاہ
سے ناراض تھے جدا ہو کر سات اس لشکر سلطان حسین کے ملحق ہوئے محمد شاہ مع ... سوار مخصوص کے گریختہ ہو کر اندر ایک باغ کے کہ اوس قنوج
میں تھا آیا لشکر سلطان حسین خان نے محاصرہ اوس باغ کا کیا محمد شاہ جو نیز تیر اندازی میں قدر انداز تھا دست تیر اور کمان پر لگیا اور
قبل ازین بی بی راجی نے سلاح دار جانگیر شاہ کو دلاسا دیکر سہ کان تیر ترکش محمد شاہ کو دور کر دیا تھا جس وقت کہ محمد شاہ نے تیر ترکش سے
نکال کر چاہا کہ خصم پر چلاوین دیکھا کہ کل تیر بے پیکان تہی اور چاہا کہ کام فرماوین تیر بے پیکان تھی آخر الامر کمان کو ہاتھ سے ڈال کر شمشیر در آیا
اور چند کس کو مارا تا ناگاہ ایک تیر کمان قضا سے جستہ ہو کر اوپر دست مبارک کی کشاد پایا اور گلوی محمد شاہ میں پہونچا اور اوس زخم کر
پشت اسپ سے علیحدہ ہو کر اوپر تختہ زمین کے گرا اور شہادت پہونچا بعد ازان جو واقعہ بظہور پہونچا حق تعالی نے سلطان حسین خان
کو بادشاہ بالاستقلال کیا اور سلطان بہلول سے صلح کری اور عہد کیا کہ چار سال تک ہر کوئی اپنی اپنی ولایت پر قانع رہے
اور رائی پرتاب بسبب دلاسای قطب خان کو سلطان بہلول سے ملا جبکہ سلطان حسین نے صلح کری اور نزدیک کنا جوش کے
کے آیا قطب خان بہلول سے ملا اور قطب خان لودی کو جونپور سے طلب کرکے اسپ او خلعت بادشاہانہ اور فیل اور
کمر او خنجر او شمشیر مرصع عنایت کی اور باعزاز و اکرام تمام کے رخصت کر کر پیش سلطان بہلول کے بھیجی سلطان بہلول نے بھی شاہزادہ
کو بہ تعظیم و تکریم اور انعامات خوشدل کرکے بخدمت سلطان حسین رخصت کیا اور بعد چند روز کے سلطان نے عزیمت شمس آباد
کی کری اور اوس محال کو تصرف جونا خان سے نکال کر رای کرن دیا اور نقارہ اور علم کو دریا خان نے توڑ لیا تھا وہ رای نرسنگھ
پسر رای پرتاب کو مرحمت فرمایا دریا خان نے اوس وقت میں فرصت پاکر باستصواب قطب خان کی نرسنگھ کو قتل کیا او قطب خان
پسر حسین خان اور مبارز خان اور رای پرتاب نے اتفاق کرکے بہ سلطان شرقی کے متفق ہوئے سلطان بہلول کو قوت
مقاومت نہ رہی مراجعت کرکے دہلی میں آیا اور بعد چندگاہ پنجاب کے جانب عزیمت کری اور قطب خان لودی اور
خانخانان کو بہ نیابت خود دہلی میں چھوڑا اور ہنوز راہ میں تھا خبر پہونچی کہ سلطان حسین مع لشکر آراستہ
اور فیلان کوہ پیکر عزیمت دہلی کی کرتا ہوا آتا ہے سلطان بہلول نے بسرعت تمام معاودت کری اور
دہلی میں آیا اور باستقبال غنیم کے جا کر چند روز میں مقابلہ کیا اور ہفت روز تک طرفین سے محاربہ رہا
بعد ازان کہ معرکہ جدال او قتال کا درازی پر پہونچا اہالیان مملکت نے صلح قرار دی کہ تا تین سال
ہر دو بادشاہ بہ ولایت خود قانع رہین بعد از سلطان بہلول نے تین سال دہلی میں اقامت کری اور سلطان
حسین جونپور کو معاودت کر گیا اور بسرانجام ملک اور لشکر مشغول ہوا درین اثنا سلطان بہلول
بر سر احمد خان میواتی کہ قبل ازین باسلطان حسین کے ملا تھا گیا جو میوات میں پہونچا احمد خان
نے تیغ قان خانان کہ امرایان بزرگ سلطان بہلول سے تھا دلاسا دیکر خدمت میں لایا درین
اثنا تاراحمد خان پسر یوسف خان جلوانی نے سلطان سے مخالفت کرکے خطبہ اور سکہ بنام قلعہ میں کہ

وہ اوسکا حاکم تھا جاری کیا یعنے بنام سلطان حسین کے پڑہا اور اس بات کو سلطان حسین معروض
رکھا وہان مدت تین سال کی گذری تھی سلطان بایک لاکھ سوار اور ایک ہزار فیل ایک متوجہ دہلی کا ہوا
اور سلطان بہلول دہلی سے برآمد ہو کر نزدیک قصبہ بھتوارہ کے مقابلہ کیا خانخانان نے درمیان میں
آکر صلح قرار دی اور بعد از صلح طرفین کے سلطان حسین قصبہ اٹاوہ کو گیا اور اقامت کری اور سلطان
بہلول دہلی میں آیا بعد از چند گاہ سلطان حسین نے بد عہدی کرکے بر سر ملک بہلول کے
آیا اور سلطان بہلول دہلی سے برآمد ہوا اور نزدیک سرای لشکر میان کی باہم گر طرفین کے چند روز
محاربہ رہا آخر الامر صلح پر انجام قیام ہوا درین ایام مادر سلطان حسین بی بی راجی نے اٹاوہ میں وفات
پائی کلیان مل پسر رای کرن راجہ گوالیار او قطب خان لودی نعیبہ چندوار سے گوالیار کو
گئے او تعزیت پرسی پیش سلطان حسین کے آئے او قطب خان نے سلطان حسین کو با
سلطان بہلول در مقام انتقام جو آئے اور پرخاش اور نفاق کا وقت پاکر از روی خوشامد کے
کہا کہ بہلول نوکروں تمہارے سے ہے اسکو دم برابری کا نہیں پہونچتا ہے جب تک کہ دہلی کو تصرف
میں آپ کے نہ لاؤن میں قرار نلون گا بالطائف الحیل سلطان سے رخصت لیکر بخدمت سلطان
بہلول آیا اور کہا حیلہ اور تدبیر کرکے ہاتھ سلطان حسین خان کے سے خلاص ہوا ہون میں اوسکو دشمنی
میں ساتھ تمہارے مضبوط پایا تمہارے کو فکر اپنا چاہیے کرنا درین اثنا سلطان علاء الدین جہین
رحمت حق سے ملا بداؤن میں سلطان حسین خان واسطہ تعزیت پرسی کے بداؤن میں آیا اٹاوہ سے بعد
از مراسم تعزیت بداؤن کو پسر سلطان علاء الدین سے لیکر متصرف ہوا اور اس بے رحمی کو اپنے اوپر روا
رکھا اور وہان سے بجانب سنبھل گیا اور مبارک خان پسر تاتار خان حاکم سنبھل کو قید کرکے ساترن
میں پہونچایا اور آپ ساتھ لشکر عظیم اور ایک ہزار فیل کے دہلی میں آیا اور ماہ ذی الحجہ ہشتصد ... کے کنار آب جون
بگذر کھنجہ نزول کیا سلطان بہلول بیچ اون دنون کے جانب سرہند کے تھا استماعت اس خبر سے دہلی
میں آیا مدت تک محاربہ او کارزار کا استعمال کرتے تھے اور سپاہ شرقا از روی انبوہ اور کثرت کمال کے
غلبہ رکھتی تھی آخر الامر قطب خان نے ایک آدمی کو پاس سلطان کے بھیجا اور پیغام دیا کہ میں بندہ
احسان بی بی راجی کا ہوں میں جس وقت کہ جونپور میں محبوس تھا بہت احسان میرے حق میں ظہور میں آئے
اب صلاح اوس میں دیکھتا ہوں کہ سلطان بہلول سے صلح کرکے مراجعت کرو اور ولایت اوس طرف
آب گنگ کی تمہارے ساتھ متعلق رہیگی اور جو کچھ اس طرف گنگ کے ہے واسطے سلطان بہلول کے
واگذاشت کرو پس قطب خان نے درمیان میں آکر اسی اقرار پر صلح مقرر کرکے نزاع برطرف کیا سلطان حسین
باعتماد صلح بہ زوال کو چھوڑ کر کوچ کیا سلطان بہلول نے وقت پاکر تعاقب کرکے بہ زوال حسین خان کو غارت
اور تاراج کیا اب تک کہ اسباب اسپان او فیلان بار کیا ساتھ بیچ ہاتھ سلطان بہلول کے
آیا اور چالیس امرا او لشکر سلطان حسین سے کہ اعیان دولت او تھے مثل قتلغ خان وزیر
کہ عالم العلما تھا اور راو ہو نائب غرض کہ امثال ایسے لوگون کی دستگیر ہوئی سلطان بہلول نے قتلغ خان کو

مقید بزنجیر کرکے قطب خان کو سپرد کیا اور سلطان حسین نے پیادہ پا ارادہ کیا اور بلکہ جہان تک حرم محترم سلطان کے
تھے قبضہ مین آئے سلطان بہلول نے خواجہ سرا نامزد فرمائے تا حرم سلطان موصوف کو بحفاظت تمام
نگاہ رکھین اور بعد تھوڑی دیر کے بعزت اور حرمت تمام بیچ خدمت سلطان کے بھیجے سلطان بہلول نے
بعض پرگنات مثل کنپلا اور پٹیالہ اور کنکینت اور کول اور جلالی کہ بیچ قبضہ سلطان کی تھی قبضہ مین لیا جو قریب حد سے گذرا سلطان
پھر کر نزدیک موضع رام پور از اعمال ریڑی کے مقابلہ پر استادہ ہوا آخر کو صلح اور یہ شرط قرار پائی کہ سلطان بہلول اور سلطان حسین ہر ایک
حدود اپنی پر قائم رہین بعد از صلح ہر ایک نے ولایت مین اپنی معاودت کری سال دوم سلطان حسین پھر بڑھ کانے ملک
جہان سے نقض عہد کرکے باجمعیت بسیار برسر سلطان بہلول آیا اور نواحی موضع سونہار مین محاربہ بسخت واقع ہوا سلطان حسین
پھر شکست پاکر ریری مین گیا سلطان بہلول قریب موضع دھوپیہ مؤ کے مقیم ہوا اور بہت مال لودھیان کے ہاتھ آیا جب سے
ملک بہلول کو اور بھی قوت زیادہ ہوگئی بیچ اس عرصہ کے خبر فوت ہونے خانجہان لودہی کی پہونچی سلطان بہلول نے
اوسکے پسر کو خطاب خانجہان کا دیکر بجای پدر کے مقرر کیا اور وہان سے پھر سلطان حسین ریڑی مین گیا بعد ہونے
محاربہ اور مقابلہ کے فتح اور فیروزی حاصل ہوئی سلطان حسین شکست پاکر دریای جمن سے گذر کر راہی ہوا اور تھوڑے فرزند
اور عیال سلطان حسین لیکر آب جمن مین ڈوب کر راہی عدم کے ہوئے اور سلطان حسین بہزار شرمندگی نہایت سے گوالیار
پہونچا تا کہ اوس راہ سے متوجہ جونپور ہووے رای کرن سنگھ راجہ گوالیار باطاعت پیش آیا اور خادمانہ سلوک کیا
چند لاکھ روپیہ نقد اور خیمہ سراپردہ اور اسپ اور فیل اور شتر پیشکش کیے اور کچھ فوج ہمراہ دی تا کہ کالپی مین پہونچا کر معاودت کرین
درین ضمن سلطان بہلول نے بقصد اٹاوہ نہضت کری اور ابراہیم خان برادر سلطان حسین اور ہیبت خان عرف کرک اندراز
اٹاوہ مین متحصن ہوئے اور تین روز تک جنگ ہوئی بعد ازان امان چاہ کر ابراہیم خان نے اٹاوہ کو سپرد کر دیا سلطان بہلول نے
اٹاوہ کو ابراہیم خان نوخانی کو عطا کیا اور چند پرگنہ اٹاوہ سے بموجب رای سکے دے دئیے اور وہان سے باشکر گران برسر سلطان حسین
گیا اور موضع رائگانو از توابع کالپی مین مقابلہ آیا اور مدت تک باہم طرفین مین مقابلہ رہا درین اثنا میں رای تلوک چند حاکم بکسر بلازمت
سلطان بہلول مین آیا اور لشکر سلطان کو پایاب سے گذرانکر اوپر پیادہ سلطان حسین کے لے گیا سلطان حسین تاب مقاومت کی نہ لاکر جانب
پٹنہ کے گیا راجہ پٹنہ نے استقبال کرکے چند لاکھ ٹنکہ اور چند اسپ اور فیل پیشکش کیے اور لشکر اپنا ہمراہ لیکر جونپور تک پہونچایا
سلطان بہلول نے باجمعیت کثیر عزیمت بتسخیر جونپور بلند کیا جو نزدیک پہونچا سلطان تاب مقابلہ نہ لاکر جانب
بہرایچ گیا سلطان بہلول بھی تعاقب کرتا ہوا بہرایچ گیا اور کنارہ آب راہب پر مقابلہ واقع ہوا آخرش سلطان حسین موافق عادت
جبلی کے بعد از کارزار بھاگ گیا اور تمام مال اور اسباب اوسکا لودہیان کے ہاتھ پڑا سلطان بہلول بعد اس فتح کے سمت جونپور
کوچ کر گیا اور جونپور کو متصرف ہوا اور مبارک خان کو جونپور چھوڑ کر قطب خان اور خانجہان لودھی کو باچند امرا قصبہ مجھولی مین
رکھا اور طرف بداؤن کے متوجہ ہوا سلطان حسین فرصت پاکر باجمعیت تمام جونپور آیا امرای سلطان بہلول کے جونپور سے
مجھولی مین گئے اور وہان استقامت کرکے ساتھ سلطان حسین کے براہ مخالفت پیش آئے اور تا پہونچی کمک کے باتفاق قطب خان
مدارا کرتے تھے سلطان بہلول نے باربک شاہ پسر اپنے کو واسطے مدد اونکی کے بھیجا اور خود بھی پیچھے سے متوجہ اوس کا ہوا سلطان حسین
تاب مقابلہ نہ لاکر بہار مین گیا جو سلطان بہلول قصبہ ہلدی مین پہونچا خبر وفات قطب خان لودھی ابن اسلام خان کہ عم سلطان کا تھا پہونچی
چند روز بلوازم تعزیت مشغول رہا بعد ازان جونپور مین گیا اور باربک شاہ کو اوپر تخت سلطنت کے جلوس دیا اور پھر جانب کالپی کے متوجہ ہوا اور کالپی کو اعظم ہمایون

بیشتر شاہزادہ بایزید کو دیا اور راہ چندوار سے دھولپور مین گیا رای دھولپور نے استقبال کرکے چند من طلا پیشکش کیا اور داخل دولتخواہان ہوا سلطان
نے وہان سے کوچ کر کے پرگنہ باڑی مین نزول کیا اقبال خان حاکم باڑی نے لوازم بندگی ادا کیے اور چند من طلا پیشکش گذرانا سلطان نے باڑی اوسی کو مسلم
رکھی اور وہان سے جانب الکھا پور کہ توابع رنتھنبور سے ہے کوچ کیا اور اوس ولایت کو تاخت اور تاراج کیا اور تمام باغات اور زراعت اوس
ملک کی خراب اور برباد کری دہلی مین آکر قرار لیا اور مدت تک باعدل اور انصاف اور عیش اور نشاط گذرانا پس از مدت بعد از ایام برسات
وقت طلوع ستارہ سہیل جانب گوالیار کوچ کیا راجہ مان حاکم گوالیار نے بہ اطاعت و انقیاد پیش آکر ہشتاد لاکھ تنکہ پیشکش کیے او سلطان
نے گوالیار بدستور اوسکو مسلم رکھکر وہان سے اٹاوہ آیا اور رای سکیت سنگہ پسر رای داند سے اٹاوہ کو تغیر کرکے پھر جانب دہلی کے مراجعت کی بسبب
حرارت گرما اثنای راہ مین بیمار ہو کر نزدیک موضع ملاوی اعمال پرگنہ سکیت ۸۹۴ھ مین اس تنگنای فانی سے جانب ملک جاودانی کے رحلت
کری مدت سلطنت اوسکی اڑتیس سال اور آٹھ مہینے اور آٹھ دن تھی تاریخ وفات اوسکی ایک فاضل نے یہ کہی ہے سے

بہ نہصد و نود و چار رفت از عالم ؛ خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول

ذکر سلطان سکندر

جب سلطان بہلول راہی ملک بقا ہوا انتظام خان دہلی مین تھا بمجرد استماع اس خبر کے بسرعت تمام قصبۂ جلالی مین کہ لشکر سلطان بہلول کا
وہان تھا پہونچا اور تابوت سلطان کا دہلی کو روانہ کیا اور باتفاق خان جہان و خانخانان فرملی اور خانخانان اور اکثر امرا
بروز جمعہ ہفتم شعبان ۸۹۴ھ در قصبہ جلالی سلطان سکندر کو برسر جہانداری اور فرمانروائی جلوس دیا اور سلطان
سکندر سے مخاطب ہوا اوس وقت چھ پسر رکھتا تھا اول ابراہیم خان دوم جلال خان سوم اسمعیل خان
چہارم حسین خان پنجم محمود خان ششم شیخ اعظم ہمایون اور امرای کبار نامدار سے بچاس اور تین کس حاضر تھے
بلباسہای بادشاہانہ اور خلعتہای خسروانہ اور بمناصب بلند خاطر پسند سرفراز ہوئے اور نوید عدل و داد اور مژدہ امن اور امان کا بگوش
خلائق پہونچا اور کارخانہ سلطنت مین بعد از ایام معدودہ کہ استقلال تمام ہم پہونچا پس چند روز جانب پرگنہ ریڑی کے توجہ کری عالم خان
برادر سلطان چند روز قلعہ ریری مین متحصن ہوا آخر کر بخت ہو کر عیش علی خان اور تاتار خان لودی کے پٹیالہ مین
گیا سلطان نے ریڑی کو خان خانان نوخانی پر مقرر کرکے اٹاوہ توجہ لایا اور ہفت ماہ اوسجگہہ گذرانی اور عالم خان
برادر جو دکو ہاتھ مین لاکر اعظم ہمایون سے جدا کرکے ولایت اٹاوہ کی ساتھ اوسکے مرحمت کری اور
ملک اسماعیل خان بن یونس خان ناغر کو واسطے صلح پیش باربک شاہ کے جونپور کو روانہ کیا اور خود برسر عیسی خان
حاکم پٹیالہ کے گیا کہ اوس نے سر اطاعت سے کھینچا تھا عیسی خان بعد از مقابلہ اور مقاتلہ زخمی ہوا اور از روی عجز
اور انکسار کے اطاعت کرکے گہایل ہوا اور اوسی زخم سے فوت ہوا درین اثنا رای گنیش کہ ایک امرای باربک شاہ
کا اور دولتخواہان مین اوس کے تھا اور سلطان سے آکر ملا پٹیالہ ساتھ اوس کے مرحمت کیا
اور اوپر سر باربک شاہ کے عزیمت کری باربک شاہ بھی سماعت اس خبر سے بمقابلہ و مقاتلہ پہونچا
اور طرفین قنوج مین تلاقی ہوئی اور بجنگ اعظم پیش آسے باربک شاہ ہزیمت پاکر بجانب بداؤن
گیا سلطان نے تعاقب کرکے بداؤن کا محاصرہ کیا باربک شاہ نے از روی عجز اور انکسار کے ملازمت کرتی سلطان نے
اوسکو سات التفات کو سرور کرکے ہمراہ لیا اور جونپور کو گیا اور باربک شاہ کو بدستور سابق بسریر مرتبہ پر اجلاس دیا اور پرگنات جونپور کے
اپنے آدمیوں کے جاگیر کرکے ہر جگہہ داروغہ اور حاکم چھوڑے اور خدمت مین باربک شاہ کے چند کس معتبر

اپنے سے مقرر کئی تا خیال فاسد نکر سکے اور وہان سے کالپی مین آیا اور اعظم ہمایون پسر شاہزادہ خواجہ بایزید کو بغیر دیگر محمود خان
لودی مقرر فرمایا اور جانب بکسر چہپرہ کر روانہ ہوا تاتار خان حاکم وہان کا لوازم بندگی اور دولتخواہی کی بظہور لایا سلطان نے چہپرہ
کو ساتھ اوس کے مقرر فرمایا اور بصوب گوالیار کوچ کیا اول خواجہ محمد فرملی کو باخلعت خاص بنزد راجہ مان گوالیار
کی بھیجا راجہ نے اطاعت کری برادرزادہ خود خدمت مین بھیجا سلطان نے طرف بیانہ کے حرکت کری سلطان اشرف
پسر احمد سلطان جلوانی راہ انقیاد سے پیش آیا سلطان نے فرمایا کہ بیانہ چھوڑ دی کہ عوض اوس کے جلیسر
اور چندوار اور مارہرہ اور سکیٹ ساتھ تیری دیا جاوی سلطان اشرف عمر خان سروانی کو ہمراہ لیکر بیانہ مین
آیا تا کلید قلعہ کی اوس کے سپرد کرے جو قلعہ مین آیا بیخردی اور ناتجربگی روزگار سے سپرد نکی اور سر پیشہ کی
کھینچی اور نقض عہد اپنا کر کے قلعہ کو مستحکم کیا اور ین اثنای سلطان بجانب آگرہ کہ ایک موضع تھا
توابع بیانہ سے بشکار راہی اور دفع رطوبت اور حرارت ہوا کنار دریای جمن کے آیا تھا ہیبت خان
جلوانی کہ توابع اشرف سلطان سے تھا در قلعہ آگرہ متحصن ہوا سلطان نے چند کس امرا سے
پسر آگرہ کے چھوڑ کر خود پھر بیانہ مین گیا اور بمحاصرہ مین مبالغہ کیا جو کار سلطان اشرف پر تنگ ہوا از روی
عجز امان چاہی اور سنہ ہشتصد و نود و ہفت بیانہ فتح ہوا سلطان نے اوس محال کو خانخانان فرملی پر گذاشت کر اور
سلطان اشرف کو اخراج کر کے جانب دہلی مراجعت کی اور بست آٹھ چار روز دہلی مین توقف کیا اور ین اثنا خبر آئی
کہ سیداران جونپور بتخصیص بچگونیان قریب یک لکھ سوار اور پیادہ جمع کر کے مبارک خان حاکم جونپور کو کہ جانب
سلطان سے تھا ہیجان کرتے ہین اور شیر خان برادر اوسکا شہادت پہونچا مبارک خان گذر رات جو سی
آب گنگ سے گذرتا تھا بدست ملاحان کے گرفتار ہوا اور ین حال رای بھید راجہ ولایت پٹنہ واقف ہو کر
مبارک خان کو اسیر کیا باربک شاہ نے غلبہ اوس قوم کا جانکر جونپور سے برآمد ہو کر پیش محمد خان فرملی کے
ساتھ کالا پہاڑ کے اشتہار رکھتی گیا سلطان سکندر در سنہ نوسو بنیا کوہ سکے اوس طرف توجہ کری جو باربک
پہونچا باربک شاہ با جمیع امرا خدمت مین آیا اور بالتفات بادشاہ سرفراز ہوا راجہ بھید نے مہابت شاہی سے
اندیشہ مند ہو کر مبارک خان نوخانی کو خدمت مین سلطان کے بھیجا اور سلطان وہان سے بکھر مین آیا خبر
آئی کہ باربک شاہ غلبہ زمیداران کی جمعیت تمام کر کے مقابلہ مین آیا اور کارزار کری آخر الامر شکست سپاہ کفار پر
پڑی ہر طرف متفرق ہوئے اور غنیمت بہا بدست سپاہ اہل اسلام گری تھی سلطان با فتح اور فیروزی جونپور مین گیا اور
باربک شاہ کو مرتبہ دوم پھر اوس جگہہ چھوڑ کر مراجعت کری اور نواحی قصبہ اودہ مین ایک ماہ بسیر او شکار گذرا تا جبکہ بکھر
مین پہونچا خبر آئی کہ باربک شاہ غلبہ زمیداران سے جونپور مین نہین جا سکتا ہے سلطان نے محمد خان
فرملی اور اعظم ہمایون اور خانجہان اور خانخانان نوخانی کو راہ اودہ سے اور مبارک خان لوحانی کو راہ کڑہ سے تعین
کیا تا باربک شاہ کو مقید کر کے بدرگاہ بھیجے خوانین مذکور نے بموجب امر اعلی عمل کیا جو
باربک شاہ ملازمت مین پہونچا اوسکو بحوالہ ہیبت خان اور عمر خان سروانی کے کیا سلطان نے
خود نواحی جونپور سے بعزیمت قلعہ چنار کی کری بعضے امرا سے سلطان حسین شرقی کے کہ وہان
تھے جنگ کر کے ہزیمت پائی اور قلعہ مین متحصن ہوئے جو قلعہ نہایت مضبوطی اور محافظت

اور محافظت مین تھا سلطان محاصرہ مین اوسکے مقید ہوا اور بجانب کنتت کہ مضافات پٹنہ سی تھا متوجہ ہوا رای بھید راجہ وہان کو نے استقبال کیا
اور اطاعت قبول کی سلطان کنتت کو اوسی پر مسلم رکھ بجانب پٹنہ قرار کیا سلطان نے علی الصباح خبر پاکر جمیع اموال و اشیای اوسکی جمع
کرا کے اوسکے پاس بھیجی جو سلطان بار بل پہونچا دست تاخت و تاراج اوس ولایت کو کھول کر باغات اور عمارات کو خراب کیا اور آگرہ کو مع
بملوہ کے آیا منکوحہ شیر خان نوخانی کو کہ اجمل و عاقل تھی زنان زمانہ سے فایق تر تھی حبالہ عقد اپنی مین لایا و جانب شمس آباد کی عزیمت کری
اور شش ماہ اوسجگہہ اقامت فرما کر بطرف سنبھل روانہ ہوا اور اوسجگہہ سے پھر شمس آباد آیا درمیان راہ کے موضع مدہوناکل کو کہ مسکن اور
ماوای متمردان کا تھا خراب کیا اکثر اوس فرقہ باغی کو قتل کیا اور شمس آباد مین پہونچا اور ایام برسات وہان گذرا انکو سنہ نوسو تین بعزیمت
گوشمال راجہ بھید کے بصوب ولایت نہضت فرمائی راہ مین اکثر مواضع متمردان خراب کئی اور جو بالہارہ کہانی کے پہونچا نرسنگہ پسر رای
بھید کا آیا اور جنگ کر کے ہزیمت پائی اور جانب پٹنہ کے بھاگا سلطان تعاقب کرتا ہوا پٹنہ پہونچا راجہ بھید نے جانب موضع سرگجہ کی راہ
فراری اور اختیار کری اور راہ مین فوت ہو گیا سلطان نے جانب جھوند کے اعمال پٹنہ سے حرکت کی جو اوسجگہہ پہونچا افیون اور کوکنار اور غلہ
اور نمک نہایت گران ہوئی سلطان نے جانب جونپور کوچ فرمایا اکثر اسپان اس سفر مین ضایع و تلف ہوئے یہان تک کہ جو کوئی سو گھوڑے
رکہتا تھا اوسکے پاس صرف دس گھوڑے رہگئے رای لکہم چند پسر رای بھید اور سایر زمیداران نے سلطان حسین شرقی کو لکھا کہ لشکر
مین سلطان سکندر کے اسپ نہین رہے بہت تلف ہو گئے اب فرصت غنیمت ہے سلطان نے با جمعیت بسیار اور صد زنجیر فیل بہار عزم
اوپر سلطان سکندر کے روانہ ہوا سلطان گذر کنتت سے عبور کر کر چنار مین آیا اور وہان سے بنارس گیا اور
خانخانان کو پیش سال باہن پسر رای بھید کے بھیجا تا اوسکو دلاسا کر کے لاوے دیفیمن حسین شیر دگر دہ بنارس کے پہونچا سلطان سکندر
بسرعت تمام اوپر سلطان حسین کے گیا اس اثنا مین سال باہن بھی بملازمت پہونچا جب صفوف حرب کی باہم مقابل ہوئین اور جنگ صف کا
اتفاق پڑا ناگہ ہزیمت سپاہ سلطان حسین پر پڑی اور سلطان حسین سرہند کو گیا سلطان سکندر نے مع یک لاکھ سوار کے تعاقب
سلطان حسین کا کیا اور بعد نوروز کے واپس آکر لشکر مین ملحق ہوا جب سنا کہ سلطان حسین جانب بہار گیا ہے سلطان سکندر بھی
متوجہ بہار ہوا سلطان حسین باستماع اس خبر کے ملک کندو کو حصار بہار مین چھوڑ کر خود بکہلگانو از توابع لکھنوتی کے گیا سلطان
سکندر نے مقام دیوبار سے فوج بسر ملک کندو کے تعین کری کہ وہ تاب مقاومت نہ لا کر بھاگ گیا اور بہار تصرف سلطان سکندر
مین آئی پھر سلطان سکندر محبت خان کو با چند امرا بہار مین چھوڑ کر خود درویشپور مین گیا اور خانجہان اوپر سرار دو
چھوڑ کر بجانب ترہت یلغار کی اور رای وہان کے نے استقبال کر کے اطاعت کی اور چند لکھ تنکہ جرمانہ قبول کیا سلطان
مبارک خان کو واسطہ تحصیل اوس زر کے چھوڑ کر پھر درویشپور مین آیا اور لشکرگاہ مین اپنے ملحق ہوا اثنا ذیہم شوال
سنہ نوسو ایک مین خانجہان نے وفات پائی سلطان نے احمد خان پسر کلان اوسکو بخطاب اعظم ہمایون ممتاز کیا
اور بزیارت شیخ شرف الدین یحیی منیری عزیمت کری اور فقرا اور مساکین کو نوازا اور پھر درویشپور مین آیا اور وہان سے
بر سر سلطان علاء الدین بادشاہ بنگالہ کے روانہ ہوا جو تغلقپور کے کہ پرگنہ بہار سے ہے پہونچا سلطان علاء الدین
نے پسر اپنے کو بطریق طلایہ کے بھیجا استقبال کے طور پر بعدہ سکندر نے محمود خان لودھی اور مبارک خان نوخانی
بمقابلہ اوسکے تعین کیا اور موضع بار مین طرفین باہم ہوئے اور بالآخر سخنان صلح کر کے یہ قرار پایا کہ باہم دیگر ایک دوسرے
کے ولایت مین مزاحم اور دخل نکرین اور مخالفان کو پناہ ندین بعد از صلح محمود خان اور مبارک خان نے مراجعت
کی قصبہ پٹنہ اور توابع بہار مین مبارک خان فوت ہوا لیکن سلطان سکندر صلح پر راضی ہوا اور تغلقپور سے درویشپور مین

اگرچند روز توقف کیا اور اوس ولایت کو باعظم ہمایون مسلم رکہا اور ولایت بہار کی دریا خان پسر مبارک خان
مرحمت کی اس سال مین گرانی غلہ بدرجہ غایت ہوئی بنابرآن سلطان نے واسطہ رفاہ خلایق کے تمام ولایت اور قلمرو
اپنی مین زکاۃ غلہ معاف کی اور فرامین منع زکاۃ کے صادر فرمائی اور اوسجگہہ سے کوچ کرکے بجانب قصبہ سارن کہ بیچ
قبضہ زمیداران کے تھا عزیمت کی اور اوسکو بجاگیر مردم قصبات مقرر کرکر جونپور مین آیا اور شش ماہ وہان اقامت کرکے جانب پٹنہ عزیمت کی
اور نیت یہہ تھی کہ سلطان نے سال باہن سے دختر طلب کری تھی اور اوسنے سر اطاعت فرمان سے پہیر کر دختر دینا قبول
نہ کیا تھا ۹۰۱ھ مین سلطان جہت انتقام جانب پٹنہ کے روانہ ہوا جب وہان پہونچا ملک کو خوب تاخت و تاراج کیا اور
آبادی سے اثر باقی نچہوڑا جو کہ قلعہ باندہو کہ مستحکم ترین قلاع اوس ولایت سے ہی اور ہر چند جوانان مردانہ نے ترددات
رستمانہ کئے الا کچہہ پیش نہ گئی وہان سے معاودت کرکے جونپور مین آیا اور چند روز وہان اقامت کرکے بپرداخت امور
سلطنت اشتغال کیا درین اثنا جناب مبارک خان لودہی موچی خیل کہ بعد از باربک شاہ جونپور حوالہ اوسکے ہوا تھا دربار مین
آیا مبارک خان نے ہر چند درخواست کی کہ بلطائف الحیل گذرانے فایدہ نہوا حکم ہوا کہ حاصل چند سالہ موافق برلبت شاہی
اوس سے بازیافت کرین ایک روز بادشاہ چوگان بازی مین متوجہ تہا در اثنای باختن چوگان سلیمان پسر دریا خان شروانی
بچوگان ہیبت خان لگا اور سر پر سلیمان کے پہونچا جس سے باہم اونکی مناقشہ ہوا اور رنجش زیادہ ہوئی خضر خان برادر سلیمان
نے جہت انتقام قصد کیا اور چوگان اوپر سر ہیبت خان کے مارا غوغای عظیم برپا ہوا محمود خان اور خانخانان نے ہیبت خان
کو تسکین دی اور بمنزل خود لیگئے اور سلطان میدان سے برآمد ہو کر محل مین گیا اور بعد چہار روز کے پہیر چوگان بازی کو سوار ہوا
اثنای راہ مین شمس خان اقربای ہیبت خان سے کمین گاہ مین استادہ تھا جب خضر خان برادر سلیمان وہان پہونچا چوگان
پر اوسکے مارا سلطان نے شمس خان کو بہت ذلیل کروایا اور سلطان دلگیر ہو کر واپس ہو گیا اور محل مین تشریف لایا
اور امراسے بدظن ہو گیا بعض امرا کو کہ دولتخواہ اور مخلص جانتا تہا بہ پاسبانی خود تعین کیا کہ وہ جماعت مسلح ہو کر چوکی دی
تہی درین ضمن بعض امرانے ارادہ فساد مصمم کیا البتہ ۲۲ شخص اطرافی اتفاق کرکے شاہزادہ فتح خان بن سلطان
بہلول کو سلطنت پر بیٹہنی کی تحریک کی اور سوگند او رقول درمیان دیگر ارادہ غدر و فسا کا کیا شاہزادہ نے
اس راز کو مادر خود اور شیخ زاہد سے کہ مرشد اور اوستاد اوسکا تہا ظاہر کیا اور اس راز کو بد اندیشون کے افشا
کر دیا شیخ مذکور نے ونیز مادر اوسکی نے شاہزادہ کو نصیحت کی اور قرار پایا کہ اس تذکرہ کو آگے سلطان سکندر کے
پہنچاوے اور خود کو لوث بغی سے پاک کرے شاہزادہ نے ایسا ہی کیا اور حقیقت کو محل خاص مین بعرض سلطان پہونچایا سلطان
اس حقیقت سے آگاہ ہو کر براہ دور اندیشی جہت انطفای نایرہ فساد اوس گروہ کو آوارہ کیا یعنی ہر ایک کو ہر طرف جدا جدا بہیج دیا
اور اس طرف سے خاطر جمع کرکے ۹۰۵ھ مین جانب سنبہل نہضت کی جو کہ ہوائی اوسجگہہ کی اور سیر و شکار
وہان کی پسند خاطر شریف ہوئی تہی چہار سال اوسجگہہ اقامت کری و باموارت سلطنت باعیش و آرام
گذرانی بیشتر اوقات شکار و چوگان بازی مین مصروف رہتا اور فضیلت مآب معرفت دستگاہ شیخ جمالی
کنبو کو کہ سفر بحر و بر سے مراجعت کرکے دہلی مین آئے تہے سلطان نے رقعہ منظومہ بہیجکر انکو طلب کیا اور دو
سال باہم مخطوظ اور مسرور رہے اور اکثر صحبت سفر درمیان رہتی درین اثنا بنابر بدعملی اور زشت کرداری
اصغر حاکم دہلی خواص خان حاکم ماچہوارہ کو حکم بہیجا کہ اصغر خان کو گرفتار کرکے بدرگاہ بہیجے اصغر خان نے

یہہ بات سماعت کرکے دہلی پہونچی خواص خان سے کوچ کرکے اپنے کے تئین بخدمت سلطان پہونچایا اور بموجب امر کے ۹۰۹ھ مین قید ہوا
خواص خان دہلی مین گیا اور اسمعیل خان پسر خود کو وہان چہوڑ کر خود حسب الحکم سنبہل مین گیا اور خلعت نوازش پایا ہمارے مین
اثنا سعید خان شروانی لاہور سے آیا اور ملازمت کری چونکہ وہ بہی جملہ عذر اندیشانی تہا سلطان نے اوسکو مع تاتار خان اور محمود شاہ اور
سایر فتنہ پردازان کے قلمرو محروسہ خود سے اخراج کیا اونہون نے راہ گوالیار سے نہال نام خواجہ سرای خود کو مع تحفہ سات
نفیس بخدمت سلطان بہیجا جب کہ بشرف عتبہ بوسی مشرف ہوا سلطان نے جو بات اوس سے استفسار کری اوسنے جواب
سخت اور نا ملایم عرض کیے سلطان نے از روی غضب کے سات آونی اپنو اور لینے قلعہ کے تہدید کری درین اثنا خبر دو
خانخانان قرلی حاکم بیانہ پہونچی سلطان نے بیانہ کو اوس کے تعزیز دیگر خواص خان کو عنایت کیا بعد از چند روز صفدر خان اگرہ مین مضافات
بیانہ سے تہا تعین ہوا اور عماد اور سلیمان کو شمس آباد اور جلیسر اور رنگلو اور شاہ آباد اور پرگنات دیگر عنایت ہوئے اور عالم خان
ناغر حاکم میوات اور خانخانان نوحانی جاگیردار ربری کے حکم ہوا کہ باخواص خان متفق ہو کر بتسخیر قلعہ دہول پور مصروف ہون
اور اوس محال کو رای مانک دیو سے لیکر تصرف کرین خوانین بموجب حکم دہولپور مین گئے رای مذکور بمجادلہ و مقابلہ پیش آیا
اور ایک جماعت کثیر کشتہ ہوئی اور خواجہ بین کہ دلاوران سے تہا بشہادت پہونچا جب یہ خبر سلطان سکندر کو پہونچی روز جمعہ
ششم ماہ رمضان ۹۰۶ھ مین سنبہل سے جانب دہولپور گیا جب کہ دہولپور مین پہونچا رای مانکدیو راجہ وہان کے نے فرار
کیا اور متعلقان خود کو قلعہ مین متحصن کرکے گوالیار مین گیا گماشتہای اوسکے تاب صدمہ سکندری نہ لائے نیم شب قلعہ سے
برآمد ہو کر بہاگ گئے علی الصباح قلعہ مفتوح ہوا سلطان اندرون آیا اور دوگانہ شکرانہ ایزد یگانہ کا بتقدیم پہونچایا اور
لوازم فتح کے بجا لایا اور لشکر سلطان نے دست تاراج کہولا اور باغات نواحی دہولپور کو کہ تا ہفت کروہ سایہ انداز تہے
جڑ سے اوکہاڑ ڈالے سلطان نے ایک ماہ دہول پور مین قیام کیا اور پہر گوالیار گیا اور مردم لودہی کو مع اکثر امرای وہان
چہوڑ کر از آب چنبل عبور کیا اور در کنار آب عرف مندرکی کے دو ماہ مقام کیا بواسطہ زبونی آب بیماری آدمیون پر پڑی راجہ
گوالیار نے وکیل بملازمت سلطان بہیجا اور طلبگار صلح کا ہوا اور سعید خان اور بابو خان اور رای گنیش کہ سلطان سے بہاگ کر
اوسکی پناہ لے گئے تہے تمامون کو قلعہ سے برآورد کر رخصت کیا اور پسر کلان اپنے بکرماجیت کو خدمت سلطان
مین بہیجا سات خلعت اور اسپ نوازش کے سرفراز ہوا اور رخصت مراجعت کی پائی سلطان بعد از صلح بسوی
اگرہ معاودت فرما ہوا جبکہ دہولپور مین پہونچا اوس محال کو بہی براجہ مانکدیو کو بخشش کرکے بیانہ مین کہ مستقر سریر خلافت
تہا تشریف لایا اور ایام برسات وہان آخر کیے اور بعد از طلوع ستارہ سہیل ماہ رمضان سنہ نہصد اور دس مین جہت
تسخیر قلعہ مندرایل کہ یہہ قلعہ عملداری کروی مین واقع ہے لوای عزیمت بلند کیا اہل قلعہ کے از روی عجز امان چاہ کر قلعہ کو سونپ گئے سلطان
نے بتخانہ اور کلیسا وہان کے خراب کرکے مسجد کی بنا کری راقم نے بچشم خود دیکہا کہ اب مسجد کے نیچے تالاب ہے فقط نشان مسجد ہے اور قبر میان مجاہد خان
کی بیچ اندر قلعہ کے موجود ہے اور میان مکن اور مجاہد خان کو وہان چہوڑ کر خود تاخت و تاراج اوس نواحی کی حرکت فرمائی اور خلق بسیار قتل اور
اسیر کری اور باغات اور عمارات کو ویران کیا اور بسعادت غزا استفادہ پائی یہان بہی ایک بزرگوار کی قبر متصل قلعہ مذکور کے واقع ہے اور
یہ بزرگوار باسم مردان غیب مشہور و معروف ہین قبر انکی نہایت عمدہ و دلچسپ مکانین واقع ہے ایک یہ کرامت اونکی مشہور و موجود ہی یعنی قبر کے
پائینتی پر بہت بلندی ہے پہاڑ کے ایک درخت [illegible] کا قدرتی ہے اور اوسکی فقط دو شاخین ہین قریب ایک ہات کی ہر دو بلند ہونگی سنا گیا کہ صدہا
سال سے یہ درخت سرسبز ہے اور جو کہ پہول اوسمین آتے ہین یہ کرامات ہے کہ قدرت سے وہ پہول قبر پر ہوا لائی آتی ہے دیگر جای پر نہین گرتا ہے

اور صدہا کرامات ین اونکی مشہور معروف ہین عرصہ چودہ پندرہ سال کا گذرا کہ عجیب واردات گذری اوسوقت مین ہان بھی
قلعہ دار شیام لعل چودہری تھا جمعہ رات کو لوگ واسطے زیارت کے جاتے تھے ایک رنڈی بھی اوسوقت واسطے زیارت کے جاتی تھی اونکی ہمراہ ڈوم بھی تھا
اوس ڈوم نے کہا کہ سوا پتھرونکے وہان بہرا اور کیا ہے اوسکا یہ کہنا تہا کہ اوسپر پتھر گرنے شروع ہوئے جہان جاتا تھا وہان
سنگ ریزونکی بارانی ہوتی تھی سیام لعل کا بیان ہے کہ مینے اوسکو ایک کوٹھری مین بند کیا تاکہ زدوکوب سے بچے بجدا
وہان پر بہی اوسپر سنگ ریزے گرتے تھے نہین معلوم کہ بند کوٹھری مین کہان سے آتے تھے اوسوقت مینے یہ خیال کیا کہ اوسکو
ہمراہ اپنے مردمان کے دست بستہ کر کر قبر بزرگوار پر بہیجا اور منت قبول کری عذر قصور کا کیا جب وہ قبر پر پہونچ گیا اور
سرنگون ہوا اوسوقت سنگ ریزے کا گرنا موقوف ہوا اور قبر کے پائینتی ایک غار ہے اوسکا انتہا کسیکو نہین معلوم
ہوا اور شب کو کوئی بشر قبر پر نہین رہنے پاتا ہے سنا گیا کہ اکثر شیر بھی قبر پر جاروب کش ہوتے ہین بعدہ بسریر
سلطنت بیانہ معاودت فرمائی اس سال مین حرارت ہوا نے اسقدر طغیانی پکڑی کہ اکثر خلائق بہ تپ محرق و بیماری
ضعف گرفتار ہوئے اور اکثر اوقات جاگیرداران و رعایای زمرہ اعمال خالصہ سے متمردان اور مفسدان کنار
آب جمن کہ سرکار بیانہ بہی مراجعت کرتی تہی اور بکرر عرضداشت کرتی تہی سلطان ہمیشہ اسی فکر مین تہا کہ
درکنار دریا جای مناسب دیکہہ کر شہر ایک آباد کرے بنابر آن در سنہ نہصد و یازدہ عزیمت کری کہ
اوس نیت اور ارادہ کو باطن سے ظاہر مین لاوے اور جو جگہہ کہ سلطان نشین ہوئے اور محل اجتماع سپاہ
کا سکنی ہوا اور متمردان نواحی مطیع اور فرمان بردار دایم پایمال رہین آباد دان کرے پس اس نیت پر دہلی سے
چند کس کو اہل دانش اور تمیز سے تعین کئے کہ تا کنار دریا ملاحظہ کرتے ہوی جاوین ہر جا کہ مناسب جانین بعرض
پہونچاوین وہ جماعت کشتی پر سوار ہوکر روانہ ہوئی ہر دو جانب دیکہتی اور تاکید کرتی ہوئی جاتی تہی تا انکہ اس
مکان پر کہ الحال اکبر آباد ہے پہونچی اور اوسکو پسندیدہ کر عرض مین سلطان کے پہونچایا سلطان خود دہلی سے کوچ
کر کے قصبہ متہرا آیا اور وہان سے کشتی پر بیٹہہ کر تفرج کنان و شکار افگنان اس مکان پر پہونچا دو بلندی برای آبادانی لایق دیکہین
متہر الملاح کہ ناتک نام رکہتا تہا اور کشتی چلاتا تہا اوس سے پوچہا کہ ان دو بلندیسی کونسی لایق تر ہے یعنی بلندی آگرہ پیش کی تہکو
سلطان نے تبسم کیا اور کہا کہ نام بہی اس شہر کا آگرہ رہی پس فاتحہ پڑہا اور ساعت سعید مین آبادانی حکم فرمایا بعدہ در موضع
بسی و موضع لونہ از اعمال پرگنہ دونی سرکار بیانہ داخل آگرہ کے کی اوس روز سے یہ شہر رو آبادانی مین رکہتا ہی اور دار الخلافہ
ہند کا ہوا پس سلطان نے خاطر جمع کر کے بتعمیر حصار امر فرمایا اور خود نے جانب دہولپور نہضت فرمائی اور بعد از تنزل کی قلعہ کو
راہی ہوا بانگدی سے تعزر دیکر حوالہ ملک معز الدین کیا اور خود آگرہ مین آیا اور امراکو جاگیرونکی رخصت دی در اثنا روز یکشنبہ سوم
ماہ صفر سنہ نہصد اور گیارہ مین زلزلہ عظیم واقعہ ہوا چنانچہ کوہہای لرزہ مین آئے اور عمارات عالی ریختہ ہوگئین زندہ نازی قیامت جانی اور
مردہا نے وحشت پہچانا از زمانہ آدم سے حال تک ہندوستان مین ایسا زلزلہ وقوع نہ آیا تہا اور کوئی تاریخ مین مسطور نہین اور ایک
افاضل ہند تاریخ اس واقعہ کی بلفظ قاضی شتل تاریخ کے ہی اور اکثر مردم اوسبات پر متفق ہین کہ اوس ایک روز مین اکثر بلاد ہند مین زلزلہ
پیدا ہوا سلطان نے ایام برسات کو صرف کر کے در آغاز طلوع سہیل یعنی در آخر سال نہصد و یازدہ جانب قلعہ
گوالیار توجہ فرمائی اور ڈیڑہ ماہ دہولپور مین توقف کیا اور وہان سے کنار آب چنبل نزدیک گذر رکہ کے نزول
کر کے چند ماہ اقامت فرمائی اور شاہزادہ جلال خان کو باخوانین دیگر اوسجگہہ چہوڑ کر خود بعزیمت جہاد فی سبیل الله

و غارت بلاد کفار نہضت کر گیا اور اکثر خلایق کہ در کوہہا و بیشہہا خزیدہ ہوئی تہی علف شمشیر کی اور باقی ماندہ کو
اسیر و غارت کیا چو بواسطہ کثرت پہونچے بنجارہ کے لشکر مین غلہ نہین پاتا تہا اعظم ہمایون کو واسطے
لانے رسد کے رخصت فرمایا سلطان در اثنای سیر موضع چہپا و از اعمال گوالیار ایک گانو مین پہونچا
راجہ گوالیار کمین گاہ سے آیا اور حرب صعب اتفاق سے ہوئی داؤد خان اور احمد خان اور پسر خانجہان
نے درین حرب تردد ہاے مردانہ کئے اور لشکر سلطان کا عقب سی کمک کے لئے پہونچا راجپوتون نے
ہزیمت پائی اور اکثر اسیر و قتل ہوئے سلطان نے داؤد خان کو ملک داؤد خان خطاب دیا اور رعایت
کلی کرین بواسطہ پہونچنے برسات کے متوجہ آگرہ کا ہوا اور دہولپور مین ایک جماعت امرا نامدار سے چہوڑ کر
بمقر سریر خلافت نزول کیا تمام برسات بعیش و طرب گذرانی بعد از طلوع اختر سہیل در سنہ نہصد و دوازدہ
جانب قلعہ اوٹگر عزیمت کری اور دہولپور سے عماد خان قربلی اور مجاہد خان کو باچند ہزار سوار و صد زنجیر فیل بقلعہ اوٹگر
یہ قلعہ اوٹگر عملداری کمروہ لی مین واقعہ ہے برسم طلایہ مقرر کیا اور خود نے توقف کر کے خدمت حجابی کو بقاضی عبد الله بن ظاہر کابلی
ساکن قصبہ تہانیسر و شیخ عمر و شیخ ابراہیم مقرر فرمائی اور ولایت کالپی کی کہ بعد از فوت محمود خان لودی کے اوسکے پسر جلال
بسر اوسکی مقرر ہوئی تہی جو درمیان برادرونکی مخالفت ہوئی بسلطان عرضداشت کیا سلطان نے فیروز و اعوان پیش بہیکن خان
و احمد خان برادر جلال خان کے بہیجکر اونکو طلب کیا در کنار آب چنبل بملازمت پہونچے ہر دو برادر بالتفات بادشاہانہ ممتاز
ہوئے سلطان بست سوم ماہ مذکور بہ اوٹگر آیا اور قلعہ کا محاصرہ کیا اور حکم فرمایا کہ تمام لشکر مستعد ہو کر بہمت تسخیر قلعہ بر محکم کرین
اور سلطان اوس ساعت مین کہ اختر شناسان نے اختیار کری تہی خود بہ نفس نفیس روی بکارزار لایا اور اطراف سے
جنگ ڈالا سپاہ خون آشام چون مور و ملخ بقلعہ چسپیدہ ہوئے اور داد مردی اور مردانگی کی دی ناگاہ بعون عنایت الہی نسیم
فتح و ظفر بر پرچم رایات سلطانی وزیدہ ہوئی از جانب ملک عماد الدین دیوار قلعہ کی شگافتہ ہوئی خوانین مردانہ قلعہ مین در آئے
اور جہاد کیا ہر چند اہل قلعہ نے فریاد اور واویلا کی کیفیت نسنی اور اطراف سے در آئے قلعہ مفتوح ہوا اور راجپوتین جانہای خونبہای مین
در آئی اور جنگ کرتے تہے اور عیال خود مارتے تہے در اثنا ایک تیر بچشم ملک علاء الدین پہونچا اور چشم بی نور ہوئی سلطان
نے فتح کے بعد لوازم شکر تقدیم پہونچائے اور قلعہ کو حوالہ شیخ زادہ میان مکن و مجاہد اور مجاہدان کے کیا اور بتخانہا خراب کر کے
مسجد بنا کری جو بعرض سلطان پہونچایا تہا کہ مجاہدان نے راجہ اٹگر سے رشوت لی ہے اسواسطے سلطان کو واسطے ٹہر جانے کے
دلالت کری تہی اوس سبب سی سلطان نے بتاریخ ۱۱ از سنہ ۹۱۳ مولانا حسن خاص صاحب کو کہ از جملہ مخلصان مجاہدان
تہا مقید کر کے بملک تاج الدین سپرد کیا اور خوانین کہ دہولپور مین تہے حکم بنام اونکے صادر ہوا کہ مجاہدان کو مقید
کرو اور سلطان آخر محرم سنہ مذکور کو جانب آگرہ نہضت فرما ہوا اثنای راہ مین بواسطہ تنگی و ناہمواری راہ ایک
روز جہت عبور مردم کہ غوغا تہا اور بآسانی گذرین مقام ہوا آدمی اور حیوانات بی آبی و کثرت ہجوم سے بہت تلف ہوئے
قیمت ایک کوزہ پانی کی پندرہ ٹنکہ سکندری تک پہونچی اکثر آدمی بسبب بی آبی مر گئے اور اکثر بسبب ملنے پانی کے
بواسطہ تشنگی زیادہ پانی پی کر ہلاک ہوئے بوقت حساب آٹہہ سو آدمی شمار مین آئی ششم ہفتم ماہ مذکور کو سلطان دہولپور مین
آیا اور بعد چند روز آگرہ تشریف لیگیا اور ایام برسات گذرانکر اوایل طلوع سہیل کو بعزم تسخیر قلعہ نرور توابع مالوہ کے
نہضت فرمائی اور فرمان بنام جلال خان حاکم کالپی بہیجا کہ جلد جاکر محاصرہ قلعہ نرور کری اگر اہل قلعہ بصلح پیش آدین تو

بعد ورنہ بتاکید محاصرہ کرے جب کہ جلال خان قریب پہونچا اہل قلعہ منہ صلح سے پہیر کر مبادرت جنگ مین کرنے لگے اور سلطان
بہی بعد چند روز اوسکے نزدیک پہونچا [illegible] دوسرے روز سلطان سوار ہوکر جہت دیکھنے قلعہ کے جاتا تہا کہ اثنا راہ مین جلال خان اپنا لشکر
سوار پیادہ و فیلان سے آراستہ کرکے [illegible] شاد ہوا تاکہ نظر سلطان در آکر باعث شہرت ہو [illegible] سلطان اوسکو [illegible] سپاہ
اوسکی سے ایمن اندیشہ ہوا اور دل مین تحریش جلال خان ہوا از انجا کہ قلعہ نرور استحکام تمام رکہتا تہا آٹھ کوس دور [illegible]
کاہی جب کہ محاصرہ طول کو پہونچا اور بہت آدمی تنگ ہوئے سلطان نے فرمایا کہ تمام سپاہ تیر و سانگوں و تفنگ و آتش و نال و تیل جہت کندہ مین قلعہ
طیار کرکے مستعد جنگ رہین تمامی سپاہ بموجب حکم از چہار طرف قلعہ پر حملہ کیا اور داد مردانگی اور شجاعت دی اور سلطان بام محل
سے تماشا کرتا تہا کہ ایک طرف سے قلعہ مین شگاف کیا اور مردمان قلعہ نے فی الفور اوسکو مسدود کیا اس لڑائی مین سپاہ بہت تلف
ہوئی جب سلطان نے جانا کہ قلعہ بآسانی میسر نہو سکیگا سپاہ کو برای چند روز جنگ کرنے سے مسدود کیا اور توجہ بتخریب جلال خان کہ برادر
تہا فرمائی اور مردم خوب خوب کو اوسکی جانب خود لایا اور جمعیت اوسکی برہم کی اور فرمان بر باب قید کرنے جلال خان و شیر خان بنام ابراہیم خان
نوخانی و سلیمان قربلی و ملک علاء الدین جلوانی و دیگر شیر خان باسم میان بہودہ و سعید خان [illegible] آدم کاکر صادر کئے کہ جلال خان
اور شیر خان کو لیجا کر قلعہ اوٹگر مین بند کرین اور سلطان خود بہ تسخیر قلعہ نرور مصروف ہوا اہل قلعہ بسبب نہ پہونچنے رسد کے تنگ ہوکر امان خواہ ہوئے اور اموال
و اثقال نکل گئے سلطان نے بتخانہ خراب کرکے مسجد بنا فرمائی اور چھ ماہ دریای قلعہ توقف کری دریں اثنا شہاب الدین پسر ناصر الدین سلطان مالوہ
دیار مالوہ رنجیدہ ہوکر قصد ملازمت سلطان سکندر کا کیا اور چندیری کی جانب نرور کے روانہ ہوا جب نزدیک قصبہ سیری آیا سلطان نے یہ خبر سنکر اوسکو اسپ
و خلعت بادشاہانہ بہیجا اور پیغام دیا کہ اگر چندیری کو حوالہ گماشتگان اینجانب کرو واسطے امداد اوسکی کریں جاوے کہ سلطان ناصر الدین کو اوسپر
دسترس نہو گی اتفاقاً شاہزادہ کو بعضی بعضی موانعات ضروری در پیش آئے ارادہ سے بر آمد نہو سکتا تہا اور دوسرے دن چند [illegible] کو دینا
لائق نجانا لہذا برگشتہ ہوکر بجای خود گیا سلطان بست ہشتم ماہ شعبان سنہ نہصد چہاردہ قلعہ نرور سے کوچ کرکے [illegible]
کنار آب سیبرہ کے نزول فرمایا اور بخاطر پہونچا کہ قلعہ نرور کا بالغایت مستحکم ہے اگر بدست مخالف کی پڑے بآسانی ہاتھہ سے اوسکے [illegible] بنابر آن قلعہ
دیگر در گرد اوسکے بنایا تا غنیم کو اوسپر دسترس نہووے اور [illegible] سے خاطر جمع کرکے قصبہ لہار [illegible] آنکہ ایک ماہ توقف کری دراین اثنا نعمت خاتون
زن قطب خان لودہی کی بادشاہزادہ جلال خان کے لشکر مین ملحق ہوئی سلطان نے [illegible] کو [illegible] کیا اور دلجوئی اوسکی
کری اور سرکار کالپی کی نامزد جلال خان کے کری [illegible] و بست اسپ و پانزدہ زنجیر با خلعت خاص [illegible] نقد عطا
کئے اور اوسکو ہمراہ نعمت خاتون کے کالپی کو رخصت فرمایا اور بتاریخ [illegible] نہصد و پانزدہ رایات
دولت ظاہر سے بنواحی [illegible] حرکت مین آئے اور افواج متعدد [illegible] واسطے تنبیہ [illegible] کے
تعین کئے اوس محال کو کثرت طغیان سے منقطع کیا اور جا بجا تہانجات بٹھلا کے خود بدار الخلافت آگرہ نزول
اجلال کیا خبر پہونچی کہ احمد خان پسر مبارک خان لودہی کا کہ حاکم لکہنو تہا بمصاحبت [illegible] پیش
آیا اور دین اسلام سے برگشتہ ہوا فرمان بنام محمد خان برادر احمد خان صادر ہوا اوسکو مقید کرکے
خدمت مین بہیجو [illegible] ان ایام محمد خان [illegible] سلطان ناصر الدین مالوہ [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] اور اوسکے مقرر [illegible] شاہزادہ جلال خان کو [illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]

بنائی جو دولت مساعد اور طالع موافق تہا درہین مشغولی شکار ایک ملک دوسرا صید اوسکا ہوا اور تفصیل اوسکی بوجہ
اجمال وہ ہے کہ علیخان و ابابکر اقوام محمد خان حاکم ناگور سے ایک غدر اوپر محمد خان کے اندیشہ کرکے چاہا کہ بہیر
اوسکو حیلہ مارین اور ملک اوسکا تصرف لاوین وہ اس غدر سے خبردار ہوکر ان لوگوں پر غالب آیا اور چاہا
کہ اونکو مارے ہر دو فرار ہوکر بدرگاہ سلطانی آئے محمد خان مخالفت اقران اور احباب اقارب [illegible] سے
سے سات اس بادشاہ عالیجاہ کے عاقبت اندیشی کرکے اپنا عرایض اخلاص مع تحفہ و ہدیہ ہای بسیار ارسال کرکے
سکہ و خطبہ سلطانی کا ناگور مین جاری [illegible] سلطان یہ خبر سنکر [illegible] مبتہج ہوا اسپ خلعت محمد خان کو ارسال کیا
اور دہولپور سے مراجعت کرکے آگرہ مین تشریف لیگئے اور چندگاہ بساط عیش و عشرت بچھا کر بسیر باغات و شکار
بزم آرائی گذرانی دوران ایام آگرہ جای بادشاہ نشین ہوا قبل اس سے ایک موضع توابع قصبہ بیانہ کا تہا
بعد از فراغ بساط نشاط گسترہ کرکے جانب دہولپور عزیمت فرمائی اور میان سلیمان پسر خانجہان لودہی کے حکم ہوا کہ باحشم
و لشکر خود جانب اونگر و سرحد [illegible] پرگنہ [illegible] حسین خان نومسلم کہ راہی ڈونگرپور نام رکہتا تہا متوجہ ہووے اور وہ عذر
لایا اور کہا کہ ملازمت [illegible] ہوتا ہون سلطان وہان سے قصبہ باڑی مین پہونچا اور اوس پرگنہ کو پسران مبارک خان
سے تغیر دیکر شیخ [illegible] کو دیا اور دہولپور مین تشریف لیگیا بعد از چندگاہ بدار الخلافت آگرہ نزول کیا اور حسب
عادت قدیم [illegible] اطراف مین صادر فرماتے اور بہت امرا کو بار بار [illegible] سے طلب فرماتے چونکہ عمر کو ثبات
اور زندگانی کو استقرار نہیں ہے دریں ایام مرض بر ذات سلطان طاری ہوا مگر بذات خود اوسی حالت مین کچہری کرتا تہا
اور بار عام دیتا تہا اور مہمات ملکی و مالی مین توجہ تمام فرماتا تہا اور اکثر اوقات سوار ہوتا تہا اسی اثنا مین رفتہ رفتہ
مرض غالب ہوا ہرچند اطبا حاذق کہ ہر ایک جالینوس اور افلاطون وقت تہا اور معالجہ کرتے تہے سود مند نہوا اور
طبیعت مین اختلاف اور اختلال تمام پیدا آیا یہان تک کہ قطرہ آب بہی گلوی سلطان مین فرو نہوتا تہا راہ آمد و شد نفس بند ہوگئی
بروز یکشنبہ ہفتم ماہ ذی الحجہ سنہ نہصد و بست و [illegible] ازین تنگنای فانی سے درگذرا شعر نماند کسی چون سکندر نماند * سکندر
شہنشہ کشور نماند * بعد از رحلت نعش اوسکی مقبرہ پدر باغ خود مین کہ خود سلطان نے بنایا تہا مدفون کری ایام سلطنت
اوس بادشاہ معدلت بنیاد کے بست و ہشت سال و پنج ماہ تہی مناقب اور مفاخر سلطان سکندر اگرچہ بیحد تحریر اور تقریر سے باہر ہین لیکن مختصر
از فضایل حمیدہ و خصایل پسندیدہ اوس بادشاہ بلند اقبال کی مسطور ہوتی ہین واضح ہو کہ یہ بادشاہ بکمال معنی و جمال صورت آراستہ
و پیراستہ تہا ایام بہار دولت اوسکی مین چہرہ مراد عالم گل گل شگفتہ ہوا اور زمان سلطنت اوسکی مین باران رحمت موافق بر
اور ارزانی غلہ اسقدر تہی کہ کسی زمانہ مین اسقدر نہوئی [illegible] دولت اوسکے مین رفاہیت تمام حاصل ہوئی
اور پابندی احکام شریعت [illegible] یہان تک تہی کہ فتوای علمای دین سے کسی کام مین ایک ذرہ [illegible] گذاشت نکرتا تہا سنتے
ہین کہ ایک زنار دار [illegible] نام موضع کا [illegible] سکونت رکہتا تہا ایک روز اوسنے حضور جماعہ مسلمانان مین یہ اقرار
کیا کہ اسلام حق ہے اور دین میرا بہی درست ہے یہ بات مشہور ہوئی اور بگوش علما پہونچی قاضی پیارہ و شیخ بدہ لکہنوتی
مین عالم العلما تہے [illegible] حاکم [illegible] اوس ولایت [illegible] ہمراہ قاضی [illegible] شیخ [illegible] خدمت سلطان
سنبہل بہیجا اور چونکہ سلطان کو تذکرہ علما نجابت تمام تہی علمای نامی ہر طرف سے طلب فرمائے چنانچہ میان قادن و
میان عبد اللہ [illegible] شیخ محمد دہلی سے و مولانا قطب الدین [illegible]

اور سید احسن قنوج سے آئے اور ایک جماعت کہ ہمیشہ علماے سے ہمراہ سلطان کے رہتی تھی مثل سید صدر الدین قنوجی کے
اور عبد الرحمن ساکن سیکری و مولانا عزیز اللہ سنبھلی کے یہہ لوگ معرکہ مین حاضر ہوئے سلطان نے مجلس عالی منعقد کری اور علماے
تمام جمع ہوئے اور مباحثہ ہوا بعد از رد و بدل بسیار اتفاق علما اس بات پر ہوا کہ اوس برہمن کو حبس کر کے عرض اسلام کرنا
چاہیے اور اگر انکار لاوے مار ڈالنا چاہیے سلطان نے چندگاہ اوسکو مقید رکہا اور ہر چند سعی کی زنار دار مذکور انکار کرتا رہا آخر
بحکم سلطان قتل کیا گیا پس علماے مذکور کو انعام و اکرام بہت مرحمت فرمایا اور رخصت کیا اور عادات شریفہ سلطان وہ
تھی کہ ہر روز بار عام کرتا اور خود داد دادخواہ کو پہونچاتا بعضی اوقات صبح سے تا شام وقت خواب تک بذات خود معاملات مین مشغول
رہتا تھا نماز خمس کو ایک مجلس مین ادا کرتا قبل ایام دولت اوسکی دست تسلط کا زمینداران ہند سے کوتاہ ہوا اور سب مطیع اور منقاد ہوئے
اور قوی او ضعیف یکسان ہوئے ہر کام مین انصاف کرتا تھا اور ہرگز بہوای نفس عمل نکرتا اور اوپر خلایق کے نہایت مہربان رہتا اور
سخن حق کی رعایت کرتا تھا ایکبار سات برادر خود باربک شاہ کے جنگ کرتا تھا در عین کارزار ایک درویش نے کہا آکر تیرے واسطے
فال نیک کرتا ہون اور تجکو سات فتح کے بشارت دیتا ہون کس سبب سو تونے اتنہ لڑائی سے کہیچا ہے سلطان نے کہا کہ جس وقت
دو طایفہ اسلامیہ مین جنگ واقعہ ہوئی حکم بیکطرف نچاہئے کیا بلکہ چاہئے کہا کہ جس امر مین خیریت مسلمان کی ہوی ویسا ہوی اور فتح
جسکو فلاح خلایق کی ہووے حق تعالی سے درخواست کرے اور سخاوت مین اسمرتبہ تہا کہ ہر سال دو بار سات فقرا اور مستحقان کے
ولایت اپنی کو حکم کرتا کہ تفصیل سے لکھہ کر لاتے اور فراخور احوال اوسکی مبلغ ششماہہ کے بہیجدیتا اور جو کہ واسطے نوکری کے آتا
نسب پدر سے اوسکو پوچھتا اور لایق او سکے پرداخت کرتا اور بلا اسباب کے کہ اسپ و یراق نظر مین لاوے جاگیر دیتا اور کہتا
کہ جاگیر مین جاکر سامان اپنا مرتب کرنا چاہئے اور تعصب اسلام اسمرتبہ تہا کہ اسبابہین بسرحد افراط پہونچاتا تہا کہ تمام معابد کفار منہدم
کر کے ذنام و نشان کئے تہے اور متہرا مین کہ محل غسل ہنود کا نکلا ہے سر بازار مدرسہ اور مسجد بنوائی اور موکل رکہدے تہے کہ کوئی کافر کو محل
غسل ندیوین اور حجام سر کافر منڈنے علانیہ رسوم کفار کی برانداختہ کر دین تہین اور نیزہ سالار مسعود غازی کا ہر سال ولایت
بہرایچ مین لیجاتے تہے منع فرمایا اور عورات کو جانے مزارات سے منع فرمایا اور صغر سن مین سنا تہا کہ تہانیسر مین حوض ہے کہ ہنود غسل کرتے ہین
علماء سے پوچھا کہ درینباب حکم شرع کیا ہے علمانے کہا کہ بتخانہ قدیم ویران کرنا جایز ہے مگر حوض قدیم کہ معمول اونکا ہے اوسکی
تمہاری اوپر روا نہین شاہزادہ نے دست خنجر پر لیگیا اور قصد عام کیا اور کہا کہ طرفداری کفار کی کرتا ہے تو اوس بزرگ نے کہا کہ جو
شرع مین ہے کہتا ہوان اور راست درست کہنے مین باک نہین رکھتا ہون شاہزادہ نے تسکین پائی تمام ملازمان مسجد دنقل
مصری اور خطیب اور جاروب کش تعین کئے اور کار وظیفہ اور اوراد مقرر کیا ہر زمستان مین جامہ اور شال واسطہ فقرا اور
اور مساکین کے بہیجتا اور ہر جمعہ سلخ جمعگی لیکر بفقرا دیتا تہا اور طعام خام اور پختہ شہر مین چندجا تقسیم کرتا تہا اور ایک سال مین دو مرتبہ
انعام اور یومیہ اور جمعگی کل ممالک مخصوص بفقرا اتہی در ایام رمضان و عاشورہ فتوحات بیکران بفقرا و درویشان انعام فرماتا
شعر اگر بایدت شوکت و سروری * دل زیردستان بدست آوری * در زمان اوسکی علم کو رواج زیادہ ہوا اور امرائے
و سپاہیان بکسب فضایل مشغول رہتے اور مردم منعم جو کہ موافق شریعت تہو زکوۃ اوسکی بفقرا اور ارباب استحقاق کے
پہونچاتی اور جو سلطان بہلول درگذرا سلطان سکندر کو جہت سلطنت طلب رکہکر در ملازمت حضرت قطب الدین
قطب الاقطاب شیخ بہاؤ الدین کنبوئی دہلوی کے گیا اور کہا کہ مین کتاب میزان صرف پڑہتا ہون اور چاہتا ہون
کہ ایسی مطالعہ کرون اور کتاب کو بغل سے نکال کر پیش شیخ رکہا شیخ نے فرمایا کہ بدان اسعدک اللہ تعالے

فی الدارین سلطان نے کہا کہ مکرر یہی لفظ کو فرمائو تین مرتبہ حضرت شیخ سے اسی لفظ کی تکرار کرائی اور کتاب اوٹہائی اور
دست اونکا چوما اور کہا کہ مقصود میرا یہی تہا کہ زبان سے آپکے یہ کلمہ حق مین میرے نکلے حضرت شیخ کو حسن ادب
شاہزادہ کا بغایت پسند آیا از روی توجہ باطن کارساز سے فرمایا کہ نظام خان خدا سے درخواست کی ہے
مین نے تو انشاء اللہ تعالے سکندر وقت کا اپنے رہیگا اور بندگان خدا تجسے فیض پاوینگے اور محظوظ اور سرفراز ہوئینگے
پس اس دعا کو تفاؤل لیکر روانہ ہوا اور بیمن اقبال دعا کے پہونچا جو کہ سات اوسکو نصیب ہوا قطعہ *
حدیث اہل فنا ترجمان تقدیر است * بود ضمیر درایشان شبیہہ لوح و قلم * سعادت ابدی در وفاق شان مضمر
شقاوت ابدی در خلاف شان مدغم * اور امرای اور ارباب دولت سے جو کوئی محتاجان اور کنگال کو وظیفہ یا مدد معاش
بقدر فرمانا معتبرہ ہوتا اور فرمایا کہ بنای خیر کی رکہی تو نے اسمین نقصان نہین کرنا چاہئے اور خبرداری سپاہ اور
رعیت کی اس حد پہونچی تہی کہ خصوصیات خانہ مردم سات اوسکو پہونچے اور گاہ گاہی اوقات تنہائی سے خبر دیتا چنانچہ
گمان کرتے کہ سلطان جن آشنا ہی کہ خبر مغیبات دیتا ہے راوی اخبار پیشینہ اور حاوی اسماء دیرینہ ایسا نقل کرتا ہے
کہ ایک مرد عہد سلطنت سلطان سکندر لودی مین بنار خانہ رکہتا تہا جو ہرہ مین کا ویدیکی چراغ چہار روپیہ برآئی کہا اچہی طرح
نگاہ رکہو کہ بچراغ خانہ مناسب ہے الغرض جو وقت شب ہوا چراغ مسطور افروختہ کیا بوقت افروختن چراغ مذکور
دو کس پیدا ہوئے مالک خانہ نے کہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ ہم موکل اس چراغ کے ہین ہر جا کہ افروختہ ہو ہمکو
اونکے ہوتے ہین اور جو کچہہ فرماوی بجا لاوین وہ مرد دختر ایک سوداگر پر عاشق تہا درویش کو بہت خوشی پیدا
ہوئی اور غرض اپنی درمیان لایا اور کہا کہ مجکو سودای عشق دختر ایک بازرگان ہے اوسکا وصال مجکو میسر کر سکتے ہو
اونہون نے کہا کہ ایک لحظہ مین ہم اس کام کو کر سکتے ہین آخر الامر اونہون نے دختر مذکور کو مع پلنگ سوتی ہوئی حاضر کیا
اور ایسی ہی وقت شب ہر روز لی آتے تہے اور پہر اوسی جگہہ پہونچا آتے تہے اور متاع نقد و جنس و جواہر بحری و کانی اسقدر
اوسکی تصرف مین لائے کہ خزانہ بادشاہانہ معمور ہوگیا ایک مدت اسطرح گذری ایک روز پدر دختر نے دختر سے کہا کہ
تجکو بغایت تحیر اور مریض دیکہتا ہون کیا سبب ہے دختر نے جواب دیا کہ ایک حکایت غریب ہے مین بجز مادر خود اور کسی
سے نہین کہہ سکتی آخر اپنی مادر سے کیفیت واقعہ مفصل کہی کہ جب شب ہوتی ہے دو شخص پیدا ہوتے ہین اور مجکو مع پلنگ
ایک جگہہ لیجاتے ہین کہ وہان ایک مرد تمام شب مجہسے نرد مواصلت کہیلتا ہے مادر اوسکی نے یہ قصہ سنکر اوسکے باپ سے
ظاہر کیا اوس سوداگر نے سب کیفیت بحضور بادشاہ عرض کی کہ یہ حادثہ ظہور ہوتا ہے غور رسی فرمانا چاہئے بادشاہ نے کوتوال
شہر کو جہت تلاشی حکم دیا ہر چند کوتوال نے تلاش اور تحقیق کیا کچہہ پتا نہ لگا ناچار بحضور سلطان سکندر عرض کیا کہ جہان
تک ممکن تہا تلاش کیا مگر اس معاملہ مین کچہہ دسترس نہوئی سلطان نے از روی عقل کامل اپنی ذہن مین سوچ کر فرمایا کہ اوس
دختر سے کہو کہ ایک شیشہ زعفران ہمراہ اپنی لیجاوے اور وقت مواصلت وہ زعفران کپڑونمین اوس جوان کے ڈالی تا کہ
وقت صبح کے اوسکی شناخت ہو جاوی چنانچہ اوسنے ویسا ہی کیا جب کہ دختر مذکور اوس جگہہ پہونچی شیشہ زعفران سر بر
اوس جوان کے ڈالا وقت صبح جو سلطان خواب سے جاگا دیکہا کہ تمام جامہ ای بادشاہ و نیز خدمتگاران زعفران آلودہ
ہین سلطان اس بات سے حیرت ناک ہوا اور فرمایا کہ آج ایک ڈبہ غالیہ کا لیجا کر بدستور کل کے اوس جوان پر ڈالی
جب کہ شب ہوئی دختر مذکور نے حسب ایمای سلطان وہی کیا موکلان چراغ نے وہ غالیہ جامہ پر ایک پر ڈالا اسلطان

سلطان اور تمامی مردم نے عنان عقل ہاتھہ سے دی اور بجز نرمی کچھہ چارہ ندیکھا اور حکم دیا کہ شہر مین منادی کرین کہ جو کوئی
یہ ہنر رکھتا ہو حاضر ہو وی ایسا ادسکے ساتھہ پیش آون کہ منصب دوازدہ ہزاری سرفراز کرون قسم کلام اللہ کی درمیان دی
اوس مردنے دیکھا کہ متاع دنیوی بیشتر از بیشتر بدست آتی ہے کہ کچھہ پروا نرہی بخاطر گذرا تاکہ اب امرا بادشاہی ہونا چاہیے وہ چراغ
لیکر دولت سرا بادشاہی پر حاضر آیا اور دربانان سے عرض کی کہ حضرت سلطان کو خبر ہو پہنچا دین کہ جس شخص کو چاہتے تھے
بخدمت پایہ بوسی سلطان کے حاضر ہے پہر بخدمت سلطان پہونچا اور کہا کہ اس چراغ سے ایسا معاملہ ہوتا ہے جو وہ چراغ
بحضور سلطان روشن کیا ہر دو شخص موکل چراغ پیدا ہوئے اور بنابر خدمت خود التماس کی القصہ کشف اور کرامات سلطان
سکندر کا اسطور پر تھا کہ موکلان چراغ کے اوسکو ہر جگہہ سے خبر دیتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ اور جسوقت لشکر کیسیجاھہ پہونچتا تھا
ہر روز دو فرمان سرداران لشکر پر پہونچتی صباح کو کوچ کرکے فلان مقام پر نزول کرو اور ایک آخر روز مین کہ ایسا دیسا کرو
اور اس ضابطہ مین ہرگز اختلاف نہوا اور اسپ ڈاک چوکی کے دایم ہر راہ مستعد اور طیار رہتے تھے اور جب کہ فرمان امرا پر
صادر ہوتا تھا دو سہ کروہ استقبال کو جاتا اور جو آدمی وہان لیجاتا تھا اور جس صفحہ کے کہ باندہتے تھے اوسپر ایستادہ رہتا
اور امرایان بایان صفحہ کے ایستادہ رہتے تھے اور فرمان بادب تمام بہر دو دست لیکر سر پر رکہتا تھا اور اگر حکم لیجاتا منبر مسجد
چڑہتا تھا اور اگر حکم خاص امرا کے ہوتا خلوت مین مطالعہ کرتا تھا عرض کہ بہر نوع کہ حکم ہوتا ویسا ہی کرتا تھا ہر روز
روزنامچہ نرخ ناجات اور واقعات پرگنہ کے اطراف سے پہونچتے اگر سر مو نا ملایم اور ناخوش وہ جاتا فی الحال تدارک
کرتا اور ہمیشہ بقطع خصومات و معاملات و سرانجام ملک و رفاہیت خلق مشغول رہتا اور اکثر معاملات از روی فراست
و فہم کرتا و کمال حدائق قطع فرماتا کہتے ہین کہ دو بہائی سکنہ گوالیار سبب پریشان حال ہوکر لشکر ایک مین کہ سلطان
برسر ولایتی کے تعین کیا تھا ہمراہ ہوئے اور وقت تاراج کے کچھہ یاقوت رمانی اور دو قطعہ یاقوت کی اونکے ہاتھہ
ایک نے اون برادر سے کہا کہ مدعا حاصل ہوا دیگر دولت ندیکھو گھر چلکر بفراغت گذرانا برادر دیگر نے اوس سے کہا کہ جب خدا نے پہلی ہی دفعہ اتنا
مال ہمکو دیا ہے تو شاید خدا تعالی دوسری مرتبہ اس سے زیادہ مرحمت فرماوی کہا مین دوسری جگہہ نہین جاتا ہون یہ غنیمت درمیان
یکدیگر تقسیم کرلی برادر کلان نے بہی اپنا حصہ تسلیم کیا کہ عورتکو اوسکی پہنچا دے وہ آدمی گھر آیا مال کو حوالہ زن برادر کو کیا مگر وہ دو لعل
بعد از مدت برادر اوسکا آیا تلاش کیا لعل ندیکھا کہا کہ لعل کیا ہوے بہائی نے کہا کہ تیری عورتکو دیے ہین اوسنے کہا کہ وہ کہتی ہے کہ میرے
پاس نہین پہونچی پہر اوسنے کہا کہ دروغ کہتی ہے اندک تہدید کرنی چاہئے یہ مرد زن کہ ضعیفہ تھی اوسکو تہدید کیا زن اوسکی نے کہا کہ آج کی رات
مجکو مہلت دی کہ کل حاضر کرون علی الصباح بخانہ میان بہوہ وزیر کے کہ امراء کبار اور مصاحب سلطان کا تھا اور فراست کامل رکہتا تھا
احوال ظاہر کیا میان بہوہ نے شوہر اوسکا معہ برادر شوہر حاضر کرا کے استفسار کیا برادر شوہر نے اوسکو کہا کہ لعل اوسکو دیا میان بہوہ نے
کہا گواہ رکہتا ہے کہا ہان پوچہا کون ہین کہا دو برہمن کہا حاضر کرو وہ قمار خانہ مین گیا اور دو قمار بازان کو کچھہ دیکر حسب دلخواہ خود گواہ
بنا لایا اور پارچہ پاکیزہ پہنا کر عدالتین حاضر کیا جبکہ اون دونون نے گواہی دی میان بہوہ نے شوہر اوس عورت کو کہا کہ خاطر جمع
عورتسے تاکید کرکے لعل لیلے وہ عورت اوسجگہہ سے برآمد ہوکر دیوان سلطان کے پاس پہونچی اور دادخواہ ہوئی سلطان نے اوسکی
کہ میان بہوہ کے پاس نہ گئی تو کہا گئی تھی مگر اوسنے داد رسی نکی پہر سلطان نے سب گواہان بلاکر ہر ایک کو جدا جدا رکہا اور ہر ایک کو
موم دیا اور کہا کہ لعل کی صورت بنا لاؤ اون دو بہائیون نے ویسی ہی لعل کی صورت بنائی اور گواہان نے برعکس یکدیگر کے اور ہر چند عورت
کو تاکید کری لیکن عورت نے کہا کہ جو چیز ندیکھی ہو کیونکر اوسکی صورت بناؤن پس سلطان نے میان بہوہ کو مخاطب کیا اور گواہانکو تنبیہ

تنبیہ کیا کہ سچ کہو ورنہ جانسی مارے جاوگے اونہون نے پہر اصل کیفیت ہو بہو کہدی گواہی کی پہر سلطان نے مرد اوس مرد کو طلب کرکے معرض سیاست
مین رکہا اوسنے لعل بجنس بنا کر دکہایا اور وہ ضعیفہ بہمین عدالت اور فراست اوس بادشاہ عالم پناہ کے تہمت سے خلاص ہو گئی
اور سلطان شعر فارسی مین مہارت خوب رکہتا تھا اور شعر اچھی کہتا تھا اور گلرخ تخلص کرتا تھا اور جولکہ ناکہ معارف دستگاہ حقایق
آگاہ شیخ جمالی سیر و سفر سے ماوراء النہر و عراق و خراسان و آذربایجان و روم و شام و عرب کی بازگشت ہوکر دہلی تشریف لائے
سلطانکو شوق ملاقات شیخ کا زیادہ ہوا از روی اشتیاق تمام قطعہ منظوم النشاکر کے بدستخط خاص خود تحریر فرما کر سنبہل سے دہلی
مین بہیجا اور استدعائی ملازمت شیخ کی کری اور کتاب مہر و ماہ کی کہ تاریخ طبع وفاداوس والانزاد کی ہے **نظم**
ای مخزن گنج لایزالی + وی سالک راہ دین جمالی + در گرد جہان بسی زدی سیر + در منزل خود رسید بالخیر + بودی تو مسافر زمانہ
+ حمداللہ کہ آمدی بخانہ + در مکہ و در مدینہ گشتی + گوہر بودی خزینہ گشتی + در شیخ رو دزبان شود سیر + تشریف نبود نشو کشد شیر
باید کہ کتاب مہر و ماہم + ارسال دہد چنانکہ خواہم + ای شیخ بیا برس بزودی + بسیار مسافرت نمودی + بکشای بسوی
در گہم گام + تا در یابی زگلرخی کام + جانم بجمال تو طپان است + دل مرغ مثال در فغان است + من اسکندر تو
خضر مائے + آن بہ کہ بسوی ما بیائے + از مہر کشد دو دیدہ را نور + آن بہ نشود زدیدہ ام دور + این رقعہ نزد شیخ بحضور
حاضر ہت حضرت شیخ نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ فقرا کو جالست سے اعتنا کے کیا احتیاج اور از انجا کہ ہمای ہمت کا بلند پروازی جیفہ دنیا پر ملتفت
اور رقعہ منظومہ در جواب لکہکر با کتاب مہر و ماہ بخدمت سلطان ارسال کیا جو کتاب اور رقعہ شیخ کا بمطالعہ سلطان کے پہونچا اشتیاق
زیادہ ہوا پس سلطان نے رقعہ دیگر بقطب فلک ہدایت شیخ سماء الدین کنبوہ کہ پیر و مرشد و حبیب الیشان در حبالہ عقد شیخ مذکور تہی لکہا
کہ بہر وجہ کہ ممکن ہو اونکو ملازمت مین بہیجین حضرت شیخ نے در نیباب کمال توجہہ مبذول رکہکر خواہی نخواہی حضرت جمال کو خدمت
مین سلطان سکندر کے راہی کیا اور فرمایا کہ فقرا کی رفتن مین خدمت بادشاہان مین ایک حکمت ہی محض موہبت الہی سے باخلاق ہمین
ہمت عالی ایشان متعودات پر اپنی فایز ہوں حضرت دہلی سے عازم سنبہل کے ہوئے جو نزدیک سنبہل پہونچے سلطان غایت اشتیاق
ہو کہ بدریافت صحبت اکثر خاصیت اونکو رکہتے تھے دو سہ کروہ آگے آکر ملاقات کری اور گرمی صحبت کی اسقدر ہوئی کہ مزید بر آن متصور
نہولی تا آخر حیات سلطان بایکدیگر دمساز و ہمراز و مصاحب و ہمزبان رہے بعد از وفات سلطان حضرت شیخ قصاید و ترکیب بند
و مرثیہ وانچہ بعد از فوت اوسکے مدح لکہی انشا فرمائی تا مدتی اہل فضل و ارباب کمال اوسکو پڑہتے تھے اور اشک خون انکہو سے
برساتے تھے اور وہ اشعار جانگداز در دیوان جمالی مسطور ہین اور بعد از انقراض دولت بودیان کہ سہ پشت و ہفت سال بادشاہی
دہلی کی کرے جو زمام اختیار در سنہ نہصد و چہل و شش ہجری مین بقبضہ اقتدار سوران در آئی اسلام شاہ سور بن شیر شاہ نے مقبرہ آن دو
بادشاہ کا باغ اپنے مین بنایا اور الحال جای نزول ارباب سرور و اہل عرفان ہے **نقل** نقل ہے کہ ایک روز قطب اعظم شیخ
سماء الدین کنبوہ بزیارت قطب اعظم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی گئے تھے وقت مراجعت گذر اونکا بمقبرہ ان ہر دو بادشاہ کے ہوا
شیخ اونکے مقبرہ پر آیا اور بعد از فاتحہ مراقبہ مین گیا اور ایک لحظہ مین خوش ہوکر سر اوٹہایا اور فرمایا کہ الحمد للہ والمنت
جیسے کہ یہ دونو پدر و پسر دنیا مین کامگار تھے عقبی مین بھی بعیش و عشرت اشتغال رکہتے ہین بعد از وفات سلطان سکندر
تفرقہ تمام ہوا اور ضوابط سکندری برہم ہوے اور مردم بکینہ پیشوا اسے اونکی ہوسے کہ اوس وجہہ سے فتنہ و فساد
پیدا ہوا اور اسورات مالی ملکی مین فتور برپا ہوا اگرچہ سلطان ابراہیم ہمکر کرتا تھا کہ تدارک اوسکا ہو لیکن برعکس اوسکے
باعث برہمی ریاست ظہور مین آتا تھا اور جو کوئی جسجگہہ تھا خود سر ہوگیا اور سلطان ابراہیم کی کوشش سے فساد

نکیا چنانچہ عنقریب ذکر ہوتا ہے واللہ الموفق و المعین واللہ اعلم بالصواب

در بیان احوال سلطان ابراہیم لودہی بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی

جو سلطان سکندر فوت ہوا وزرا اعیان دولت ذی منصب رفیع القدر بادشاہی اوپر فرزند رشید سلطان ابراہیم کے مقرر کیا اور منجمان اختر شناس نے نیک ساعت برای جلوس تخت مقرر کی اور ہشتم ماہ ذیقعد سنہ ۹۲۳ اوپر تخت کی جلوس فرمایا اور زر و مال بہت نثار کیا اور کل خرد و کلان انقیاد و بیعت مین آئے مگر جو کہ اہل دولت خصوصاً مردم واقعہ طلب کو واسطے حصول مقصد اور مہمات مین ہمت کمال مصروف رہتی ہے اور امور سلطنت کو ایک آدمی صاحب اختیار و استقلال دیکھہ نہین سکتے ہین اور نہین چاہتے ہین کہ زمام مہام زمانہ بالکلیہ بکف کفایت ایک کس کے آوے تا اونکو فی الجملہ اون امور مین فایدہ و منفعت و دلگرمی مرتب ہو بنا بر آن بصلاح ایک جماعت کی امرا سے قرار پایا کہ سلطان ابراہیم اوپر تخت دہلی کی جلوس فرما ہو کر تا حد ولایت جونپور فرمان روا ہووے و شاہزادہ جلال خان اوپر مسند جونپور کے استقرار رکھہ کر اوپر ممالک متعلقہ کے حاکم رہے مگر نجانا کہ امور بادشاہی ہرگز بشرکت صلاح پذیر نہین ہوتے اور دو تلوار ایک نیام مین نہین سماتین و قد قال

شعر دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد + دو فرمانده بیک کشور نگنجد +

القصہ اس عہد و قرار پر شاہزادہ متوجہ اوس طرف کا ہوا جب کالپی مین پہونچا چند روز بجہت استراحت خاطر و سیر و شکار مصروف ہوا اور فتح خان بن اعظم خان ہمایون شروانی کو وزیر مقرر کیا خان جہان لودہی کہ امرا کبار سلطان سکندر سے تھا اور قصبہ ریری مین جاگیر رکھتا تھا بعد استماع اس خبر کے ملازمت سلطان ابراہیم مین آیا و زبان سرزنش و ملامت کی اوپر تمام امرا و ارکان دولت کے کہولی کہ مشترک رکھنا امور بادشاہی کا نہایت خطای عظیم تھے اب وہ تدبیر کرنا چاہئے کہ اس تقصیر کی تلافی ہووے آخرش بعد رد و بدل بسیار یہ قرار پایا کہ ابتک شاہزادہ کو اوس ولایت مین استواری نہین ہوئی ہے بلکہ ابھی بمستقر الخلافت خود قدم نہین رکھا ہے فرمان مشتمل بر عواطف خسروانہ اس غرض سے جاری ہووے کہ ایک مصلحت ضرور ہی و بے حضور یکدیگر رد و بدل نہین ہو سکتی چاہئے کہ آن برادر بمجرد پہونچنے اس فرمان کے جریدہ برسم یلغار متوجہ حضور کے ہون پس بموجب حکم کے عمل کر کے ہیبت خان کرگ انداز کہ مکر و فریب مین نظیر اوسکے نتھا جونپور کو رخصت کیا مگر بقول معروف کہ دیوار ہم گوش دارد یہہ خبر قبل از پہونچنے ہیبت خان کالپی مین پہونچی تھی جو ہیبت خان بعد از قطع مراحل بمنزل مقصود پہونچا ہر چند تزویر در بارہ نہضت شاہزادہ کی اور اقسام اور فریب اور چاپلوسی درمیان لایا شاہزادہ از روی فراست کی مکر اونکا دریافت کر معاودت پر راضی نہوا اور جوابہای ملایم عذر آمیز درمیان لایا اور بلطایف الحیل درگذرانا ہیبت خان سے حقیقت کو معروض پایہ سریر اعلی سلطانی کیا جماعت ایک مثل شیخزادہ پسر شیخ سعید فرملی و ملک اسمعیل ولد ملک علاء الدین جلوانی و قاضی حمید الدین حجاب سلطنت شاہزادہ جلال خان امرا کبار کو نامزد کیا جو یہ جماعت خدمت شاہزادہ کی مشرف ہوئی اور تقید بنا بر رخصت کر شاہزادہ سی گفتگو کی او طلسمات سحر آمیز پڑھے لیکن کچھہ کارگر نہوا اور مکر دل شکستہ شاہزادہ نی بتوجہ دہلی و آگرہ کے اقدام نکیا اول ہر سہ کس نے مراجعت کری او بخدمت سلطان کے آئے اور حقیقت حال العرض پہونچائی سلطان نے بنا بر مصلحت کے بموجب رای وزرای فرامین بنام امرا و حکام ممالک دراے نواحی داران جونپور او بہر کدام فراخور حالت رمزی و اشارت نوازش کیا مضمون اوسکا یہ کہ فرمان برداری اور اطاعت جلال خان سے احتراز واجب جانکر حسب المسطور عمل کرین اور اکثر اون امرا سے کہ سی و چہل نوکر رکھتے تھے مثل دریا خان نوخانی حاکم نوبہار و نصیر خان جاگیردار غازی پور و شیخزادہ ضلع اودہ و لکھنو ہر کدام اونکے یک کس معتبر اپنا مع اسپ خلعت خاص و کمر و خنجر مرصع و شمشیر بہیجا اور سبکو باطاعت و فرمان برداری خود تحریص و ترغیب کیا جب یہہ فرمان امرا کی پاس پہونچا تمام اطاعت

جلال خان کیسے عدول کر گئے اور راہ مخالفت کی آگے لی سلطان ابراہیم نے باستماع اس خبر کے ایک تخت مرصع مکلل بجواہر نفیسہ آراستہ کر کے در دولتخانہ نصب کیا اور روز جمعہ یازدہم شہر ذی الحجہ سنہ نہصد و بیست و سہ ۹۲۳ ہوتے مین اوس تخت پر جلوس فرمایا اور جشن عالی مرتب کر کے امرا و ارکان دولت اور تمام سپاہیون فراخور حالت ہر کدام خلعت مرحمت فرمائے اور سات کمر و خنجر مرصع و اسپ و فیل و منصب و خطاب و جاگیر خوب عنایت کرین حلقہ بندگی اخلاص کا سبکی کانون مین ڈالا و مرہون احسان اپنا کیا چنانچہ خاص و عام از روی اخلاص راضی ہوئے اور ادہر فقرا اور مساکین کے در وانہ خیرات کی کشادہ کئے مدد معاش او راہ او وظایف ہر ایک کو فراخور حال کہ سابق سے تھے زیادہ کئی اور متوکلان اور گوشہ نشینان اور ارباب استحقاق کو نذر اور فتوح بہیجا امورات بادشاہی مین رواج و رونق تازہ پدید آئی اور کار سلطنت نے از سر نو استقامت پائی شاہزادہ روش اور سلوک سلطان ابراہیم سے واقف ہوا راہ مخالفت کی لی اور بمصلحت اور صوابدید ایک جماعت کہ ساتھ اوسکے متفق تھی ولایت جونپور سے قطع نظر کر کے کالپی مین سپر منازعت اوپر مینہ کے لی اور برای استصواب مخصوصان خطبہ و سکہ بنام خود کر کے کالپی مین استقامت کری اور سلطان جلال الدین خطاب کیا اور سرانجام سپاہ و حشم توپخانہ و سایر ادوات حرب تسلی زمینداران کے مشغول و متوجہ ہوا چنانچہ فی الجملہ قوت او رکنت حاصل کری مع لشکر گران اوپر سر اعظم ہمایون کے قلعہ گوالیار کا محاصرہ رکھتا تھا روانہ ہوا اور وکلای نیک محضر پاس اوسکے بھیجے اور پیغام کیا کہ تو بجای پدر اور عم کے میرے ہے تو خود جانتا ہے کہ مجھہ کو کوئی تقصیر وقوع مین نہین آئی اور نقض عہد جانب سے سلطان ابراہیم کے ہوا جزوی ملک اور مال سے پدر کی ساتھہ میری میراث پہونچا تجویز فرمایا اوسمین بھی طمع کر کے پیوند مرافقت و موافقت بتیغ بدعہدی کا مرحلہ رحم درمیان سے اوٹھایا تمکو چاہئے کہ رعایت جانب حق کی ذمہ ہمت اسلامیہ خود پر لازم اور واجب جانو اور حقیقت کو ہاتھہ سے ندو اور اعانت مظلوم کرو جو اعظم ہمایون کو فی الحقیقت با سلطان ابراہیم سوء مزاج تھی از روی خوشحالی او شکستگی اور ملایمت سلطان جلال الدین کی سماعت کی دلمین اوسکی تاثیر کری اور مع ہدایات مقاومت شاہزادہ کی درخوردنیائی دست محاصرہ اوٹھا کر قلعہ گوالیار سے بازرکھکر بملازمت سلطان جلال الدین آیا بعد از وثوق عہد و پیمان قرار دیا کہ اول ولایت جودہ پور او رودہ حدود و تصرف مین لانا چاہئے اور اوس ملک کو مخالف سے پاک کرنا چاہئے بعد ازان جو فکر کہ کیجاوے گنجایش رکھے ساتھہ اس قرار ملک کے جانب اودہ نہضت فرمائی بر سر سعید خان پسر مبارک خان کہ حاکم اودہ کا تھا گیا وہ تاب مقاومت نہ لا کر بصوب لکھنو فرار کر گیا اور حقیقت بسلطان ابراہیم عرضداشت کری سلطان نے باستماع اس خبر کے چاہا کہ بابارہ لشکر و مردم یہان سے بطریق یلغار بر سر راہ برادر توجہ کرے در ینولا بنا بر صوابدید ارکان دولت اوس فکر کو موقوف رکھکر بعضی برادرونکو کہ قید مین محبوس رکہا تھا مثل شاہزادہ اسمعیل خان و حسین خان و محمود خان و شیخ دولت خان کو حکم فرمایا قلعہ ہانسی مین لیجا کر نظر بند رکھین اور محافظت تمام کرین اور واسطہ خدمت ہر ایک کی دو دو آدم مقرر کئے تا جو کچھہ اکل و شرب سے درکار ہو بہر کدام پہونچاتے رہین بست چہارم ماہ ذی الحجہ نہصد و بست سنہ ۹۲ جلوس بصوب مشرق نہضت فرمائی بکوچ متواتر قصبہ بہنگاؤن مین نزول کیا اور اوسجگہہ سے عزیمت قنوج کی مقرر کی در اثنای راہ خبر پہونچی کہ اعظم ہمایون بالپسرش فتح خان شاہزادہ جلال خان سے جدا ہو کر بعزیمت آستان بوسی آتا ہے سلطان اس نوید سے بغایت مسرور و بتہیج ہو کر تقویت تمام کا باعث تصور کیا جو اعظم ہمایون نزدیک پہونچا سلطان نے تمام امرا بزرگ باستقبال بہیجے و بعد از انکہ بشرف آستان بوسی ممتاز ہوا کمر خنجر مرصع و خلعت خاص نوازش کی خسروانہ سربلند کیا در اثنای استحال کے ایک جماعت زمینداران نے بر بولی از پرگنہ توابع کول کہ از جملہ تمرد مشہور ہے باعمر خان پسر سکندر خان سور سے جنگ کرکے اوسکو بشہادت پہونچایا اور ملک قاسم حاکم سنبہل کا نیز اوس جماعت پر گیا اور اون تمردانکو بسزا پہونچایا اور سرداراونکا بقتل پہونچا اوس فتنہ ناگہانیکو فی الجملہ تسکین دیکر قنوج مین بشرف ملازمت مشرف ہوا اور اکثر امرا جو پور کے مثل سعید خان و شیخزادہ فرملی سلطان جلال خان برگشتہ ہو کر در خدمت سلطان آئے اور داخل دولتخواہان ہوئے فی الجملہ جمعیت خاطر حاصل ہوئی بعد از چند روز اعظم ہمایون لودہی شروانی نصیر خان نوخانی کو باشکر جرار خونخوار و فیلان انبوہ پیکر نہنگ کردار بر سر شاہزادہ جلال خان کے

بہیجا

کالپی بہت تا اتقین کیا قبل اوس سے کہ امرا کالپی مین پہونچین شاہزادہ جلال خان نعمت خانی اہل واعیان قطب خان لودی
وعماد الملک و ملک بدر الدین جلوانی وسایر متعلقان حرم خود کو قلعہ کالپی مین چہوڑ کر خود معہ بائیس ہزار سوار و چند حلقہ فیل
بجانب دار السلطنت آگرہ متوجہ ہوا کہ جاکر آگرہ بدست لاوی اور خلل اوس دیار مین ڈالی امرایان سلطانی بکالپی پہونچے
قلعہ کو محاصرہ کیا اور چند روز بجنگ توپ و تفنگ منازعت کری آخر الامر عاجز ہوکر کلید قلعہ کی سپرد کری اور قلعہ مسخر اونکا ہوا
اور بغارت گیا اور غنیمت بسیار بدست سپاہ سلطان ابراہیم پڑی سلطان نے استماع اس خبر کے جلال خان نے
طرف آگرہ کے ملک آدم کاکڑ کو معہ لشکر بہت کی بسرعت تمام واسطے محافظت آگرہ بطریق یلغار روانہ کیا جو جلال خان نواحی آگرہ
مین پہونچا تاکہ واسطے انتقام کالپی کے آگرہ کو تاراج دیوے مقارن اس حال کے ملک آدم کاکڑ بآگرہ پہونچا اور
جلال خان کو صرف حکایت خوشامد و ملایم کہ موافق مزاج اوسکے تھی نگاہ رکھا اور آگرہ کو تاراج سے بچایا بعد از چندے
ملک اسمعیل جلوانی و کبیر خان لودی و جمعی بہادر خان نوخانی از امرا و سپاہ بسیار واسطے کمک ملک آدم کاکڑ
آگرہ کو پہونچے ملک آدم کو تقویت تمام حاصل ہوئی بعد ازان بشاہزادہ جلال خان سے پیغام کیا کہ اگر ہوای پادشاہی کی سے
باز آوے تو چتر و آفتاب گیر و کوکبہ و نوبت و نقارہ وغیرہ سایر آلات سلطنت کو ترک و برطرف کرکے بطریق امرا سلوک
کرے تقصیر اوسکی سلطان ابراہیم سے درخواست کرکے سرکار کالپی بدستور سابق جاگیر مین تمہارے لیوین جو جلال خان
استعداد اور قابلیت اوسکی تھی بشرایط مذکورہ راضی ہوا اور تمام علامات امارت کی برطرف کرکے یک سو ہوا شعر
ولا تا بزرگی ہنیاری بدست * بجائے بزرگان نباید نشست * ملک آدم کاکڑ اون تمام علامت سلطنت کو جلال خان
سے لیکر بملازمت سلطان نے کہ قنوج سے گذر کر اٹاوہ مین پہونچا تھا لا کر بنظر اشرف گذرانی اور حقیقت کو معروض
سلطان بغایت تکبر و غرور جوانی و سامان سپاہ سے اس صلح کو قبول نکر کے بنفس نفیس واسطے دفع و رفع
جلال خان کے نہضت فرما ہوا شاہزادہ سماعت اس خبر محنت اثر سے بہ راجہ گوالیار پناہ لے گیا سلطان نے
آگرہ مین استقامت قبول کری امور سلطنت کہ در ایام تحلل جلال خان متزلزل ہوئے تھے استحکام دیکر امرای مخالف
تمام کو بانقیاد و اخلاص درلایا و کاروبار بادشاہی باز از سر نو رونق پذیر ہوئے سلطان ابراہیم نے ہیبت خان کرگ انداز
دیگر بد او دولت خان کو بمحافظت دار الملک دہلی و شیخزادان منجہو کو بایالت چندیری و پیشوائی شاہزادہ سلطان محمد
نواسہ سلطان ناصر الدین خلجی مالوی کو متعین فرمایا اور خود بجمعیت تمام بسیر و شکار پرداخت کرتا تھا مہمات ملکی
وملکی و سپاہ و رعیت مین اشتغال کرتا رہا اور جو خدمت دار العالیہ بمیاں بہودہ کے متعین رکھتی تھے کہ امرا کبار
سلطان سکندر سے تھا اور فراست اور فہم شافی کامل رکھتا تھا بجہت کبر سن و تزلزل ارکان ضعف قوای
بشری اس خدمت کو کماحقہ بجا نہیں لا سکتا تھا و از استرضای سلطان غافل تھا بنا برآن خاطر میان بہودہ
کے منحرف ہوئی رفتہ رفتہ اس جگہ تک پہونچا کہ سلطان نے میان بہودہ زنجیر مین کہینچا اور مقید کیا اور ملک آدم
کاکڑ کے سپرد کیا دو پسر میان بہودہ کے خدمت مین تھے رعایت فرما کر اور رو نسے اونکو امتیاز بخشی اور منصب و جاگیر
پدر کی اوسکے جو کچھ اسباب تھا سات اوسکے عطا فرمایا میان بہودہ بعد از چند گاہ در زندان بجان بحان آفرین سپرد
اس ایام مین بخاطر سلطان ابراہیم کے آیا کہ جو سلطان بہلول اور سلطان سکندر ہمیشہ قصد تسخیر قلعہ گوالیار اور دیگر قلاع اوس دیار کا دل
مین رکھتا تھا اور چند مرتبہ لشکر کشی کی اور مراد انکی حاصل نہوئی اگر اقبال یاور ہو اور دولت مددگاری کی تو تسخیر اوس قلعہ کی بزرگ

کی ہمت والا سے میسر اور ممکن ہو تو روح بزرگون کی مجھسے خوش ہو اور یہ فتح بنام میرے مشہور ہو پس از روے عزم ملوکانہ اعظم
ہمایون سروانی کو باسی ہزار سوار خنجر گذار و سیصد و پنجاہ فیل کوہ پیکر بہ تسخیر گوالیار رخصت فرمایا جو بنواحی گوالیار پہونچا
شاہزادہ جلال خان قلعہ سے فرار ہوکر بدیار مالوہ پیش سلطان محمد خلجی کے گیا سلطان ابراہیم نے جمعی دیگر امرا از قبیل
مثل بیکن خان لودی و جلال خان لودی و سلیمان فرملی و بہادر خان نوخانی و خان جہان لودی و ناظر اسمعیل خان
ملک فیروز واداں و بہادر خان سروانی و خضر خان نوخانی و خانجہان لودی دیگر سرداران با وقار کو بہ کمک اعظم ہمایون بہ گوالیار
تعین کیا اور چند حلقہ فیل کے دیگر باین لشکر ہمراہ کئے اتفاقاً اون دنون مین راجہ مان والی گوالیار کہ بسخاوت و شجاعت سر آمد
راجہای تمام تھا مرگیا تھا کہتے ہین کہ راجہ مان بظاہر اگرچہ خود کو بہ سلک ہندوان نمود کرتا تھا اما باطناً بشرف اسلام
مشرف ہوا تھا بیمن نیت صادق اوسکی سے کبہی بادشاہ نے اوس پر دست تسلط نپایا باہمہ کس دم مقاومت مارتا تھا
در ایام حیات اوسکے کسی نے بادشاہ سے ارادہ تسخیر گوالیار نکیا جو سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون کو رخصت کیا اوسنے
آکر قلعہ کو محاصرہ کیا جوانان مردانہ کارزار طلب روز اول تا دروازہ ارک قلعہ اندرون کہ بادل گڑہ اشتہار رکہی دوڑے اور
اکثر بزخم توپ و تفنگ بشہادت پہونچے اور کار نامہا پر درخت اور گاو دیبی کہ در پیش دروازہ نصب تھی ہنود اوسکو
پرستش کرتے تھے بزخم تیر از کفار جدا کر کے لائے اور بملازمت سلطان کے ارسال رکہی سلطان بغایت مسرور و مبتہج ہوا
اور فرمایا کہ آن گاو را در دہلی بردہ دہلی مین دروازہ بغداد پر نصب کیا تا در ایام سلطنت خلیفہ الہی اکبر بادشاہ آن گاو رابر
دروازہ لعل پر تہی اور بحکم اشرف کہ در سنہ ۹۹۹ اوس گاو کو گداخت کر گہڑیال بنایا اور تا عہد سلطنت
مغلیہ بجنس موجود رہی اور رکتہ مین محرر اس وقایع ہر دو کو بنظر اعتبار کے در لایا ہے القصہ
سلطان ابراہیم کو دران اثنا با امرا قدیم سکندری پر اعتبار بہم پہونچا اکثر خوانین بزرگ کو مقید کیا اور شاہزادہ جلال خان
جو تاب لطمہ ابراہیم شاہی کی نہ رکہتا تھا گوالیار سے برامد ہوکر در ملازمت سلطان محمود خلجی کے مالوہ کو گیا سلوک اوسکا
اوسجگہ پسند آیا وہان سے فرار ہوکر بولایت کوہ گڈہ کو متوجہ ہوا اور راہ مین بدست جماعہ گونڈان کے پڑا اوس جماعہ نے
شاہزادہ کو مقید کر کے بنا بر خوشامد بملازمت سلطان ابراہیم بہیجا حکم فرمایا اوسکو قلعہ ہانسی مین نزد برادران دیگر لیجا کر مقید
نگاہ رکہین اور بنا بر صوابدید بعض دولتخواہان کے راہ مین شربت شہادت چکہایا نظم ہمہ خسروان از پی یکدو حیات
فانی * خون صد سالہ برادر بتظلم ریزند * تاج اقبال بفرق خود از آن بنہند * خاک ادبار بفرق دگران میریزند * این
جہان نیست کہ البتہ فنا خواہد شد * اے خنک آن قوم کہ با خلق خدا نستیزند * جو سلطان کو امرا سے انحراف طبیعت تھی
دست دیا تھا اعظم ہمایون در قلعہ گوالیار محاصرہ رکہتا تھا اور نزدیک تھا کہ مفتوح کرے اسکو آگرہ مین طلب کیا اور
مقید اور محبوس کیا جو یہ خبر بہ پسر اعظم ہمایون پہونچی کہ اسلام خان نام اوسکا تھا اوسنے در قصبہ کڑہ مانک پور کے سپرہی کی
بروی خود دیکہی اور اموال اور اشیای سلطنت پدر کو متصرف ہوا اور احمد خان نے اوسکے ساتھ مصاف کرکے شکست
پائی سلطان نے استماع اس خبر کے چاہا کہ بہ تدارک برای دفع اوسکے لشکر تعین کرے در این اثنا اعظم ہمایون
وسعید خان لودی کہ امرا کبار سلطان کے تھے بنا بر واہمہ کہ طبیعت پر اونکے استیلا رکہتی تھی جانب سلطان سے
فرار کر گئے بولایت لکہنو کہ جاگیر مین اونکے مقرر تھی چلے گئے اور با سلام خان مکاتبات لکہ کر در طغیان و سرکشی
سعی کرنے لگے سلطان ابراہیم نے احمد خان برادر اعظم ہمایون لودی و پسران حسین خان فرملی و مجلس عالی

شہزادہ محمود قرملی و علیخان و خانخانان قرملی و مسند عالی بہکاریخان قرملی و دلاور خان سارنگ خانی و قطب خان پسر غازی خان بلوتی و بھیکن خان نوحانی و سکندر خان پسر ملک آدم کاکر وغیرہ الکہ بالشکر انبوہ بر سر اسلام خان و جماعہ باغیان رخصت فرمائی جو یہ جماعہ بسرحد بانگر مو قریب قنوج پہونچی اسلام خان خاصہ خیل اعظم ہمایون لودی با پنجہزار سوار و صد زنجیر فیل ناگاہ کمین گاہ سے برآ اوپر لشکر بادشاہی کے پڑا اکثر مردم کو کشتہ کر گیا اور مجروح کر کے جماعت اونکی برہم کی اور نکل گیا جو یہ خبر سلطان کو پہونچی شدت اور اعراض بسیار کیا اور فرمان بھیجا تا زمانیکہ امرا اس جماعہ اہل بغی کو بسزا نہ پہونچا دیں اور اس ولایت کو بہ تصرف باغیان سے بر آوردہ گروہ زمرہ مردودان و مطرودان سے رہو گے اور جہت حزم و احتیاط ایک جماعت دیگر امرا سے بکمک تعینات فرمائی جمعیت اہل فتنہ کی چہل ہزار سوار مسلح و پانصد زنجیر فیل جمع ہوئی تھی بعد از التقاء فریقین جو قریب ہوا کہ دست محاربہ برکشادہ کرین شیخ راجو بخاری کہ مقتدای اوس عصر کا تھا درمیان آیا اور منع طرفین کو کیا اوس جماعہ کو بنصایح سودمند و مواعظ ارجمند دلالت کری اونہون نے بعد از عذر تقصیرات عرض کی کہ اگر سلطان ابراہیم اعظم ہمایون شروانی کو حبس سے خلاص فرمائے دست ملک اور ولایت بادشاہی سے باز رکھکر بمالک والکہ بادشاہ دیگر جاوین برین قرار ہر دو سپاہ بازگشت ہو کر بمنازل خود فرود آئی اور امرا سلطانی نے حقیقت کو مع التماس اہل بغی کے بارگاہ فلک اشتباہ معروض کیا سلطان نے عرض اوس گروہ کی منظور نرکھی اور پسند رای انور اوسکے نہ آئی اور سات دریاخان نوحانی حاکم بہار کے و نصیر خان نوخانی و شیخزادان قرملی کے حکم بھیجا کہ از آن جانب لشکر کر کے برسر اہل فساد آئے کر اوس فتنہ کو فرو کر کے جب سپاہ نے ہر دو طرف سے صفوف آراستہ کرین و میمنہ و میسرہ و ساقہ ترتیب دیا جوانان مردانہ کار طلب باہم آمیخت ہوئے کہ روز قیامت اوس سے نشانہ ہو گیا

نظم

برآمد ز ہر دو سپہ بانگ کوس * ہوا نیلگون شد زمین آبنوس * چو برق درخشندہ از تیرہ میغ * ہمی آتش افروختند از گرز و تیغ * ہوا گشت سرخ و سیاہ و بنفش * ز بس تیرہ گون گونہ گونہ درفش * زمین شد بکردار دریای قیر * ہمہ موج از خنجر و گرز و تیر * ہمی گرز بارید بر خود و برگ * چو باد خزان بارد از بید برگ * سر سروران گوی میدان شدہ * جناح شہان ہمچو چوگان شدہ *

چندان سر میدان مین پڑے کہ شمار سے زیادہ تھے ندی خون کی اوس جنگل مین جاری ہوئی اور محاربہ عظیم واقع ہوا آخر الامر جو شیوہ نمک حرامی و کفران نعمتی مذموم ہے فتح و فیروزی نصیب اولیای دولت ابراہیم شاہی ہوئی اور اہل بغی کو ہزیمت ہوئی اسلام خان معرکہ حرب مین قتل ہوا اور سعید خان لودی بدست نوکران دریاخان نوخانی گرفتار ہوا اور غنیمت بہت بدست سپاہ بادشاہی آئی اور فتنہ فرو ہوا جب یہ خبر فتح بدست مردم ڈاک چوکی سلطان کو پہونچی نہایت مسرور ہوا اور بہت روپیہ فقرا و غربا کو خیرات کیا جو کینہ امرا ضمیر منیر سلطان سے نہ گیا تھا امرا سلطنت انحراف طبعیت اوسکی مشاہدہ کر کے ہمیشہ متوحش خاطر رہتے تھے اور اکثر مخالفت ظاہر و باطن دلمین رکہتے تھے اسی اثنا مین اعظم ہمایون شروانی درمیان ہو دہ کہ بموجب حکم قید تھے اونہون نے قید مین ہی ودیعت حیات سپرد کی دریاخان نوخانی حاکم بہار امیر الامرا تہا خان جہان لودی و حسن خان قرملی وامثال آن کہ دلمین جانب سلطان سے خوف و ہراس رکہتے تھے سر اطاعت اور فرمان برداری سے پہیر کر لوای مخالفت بلند کیا اور حسب اتفاق درینولا حسین خان قرملی حاکم چندیری بموجب اشارت سلطان بدست شہزادہ نامی اوباش مقتول ہوا اور یہ معنی بھی موجب نفرت خاطر امرا ہوا بعد چند گاہ

دریاخان نوحانی نے فوت ہوا بیٹا اوسکا بہادر خان بسر ارادت عقت سلطان سے پہیر کر بجای پدر قایم مقام ہوا اور دیگر امرا کہ سلطان سے باغی ہوئے تھے سب اوسکے ساتھ متفق ہو گئے اور صاحب بہار مین فتنہ عظیم برپا کیا اور قریب ایک لاکھ سوار جمعیت بہم ہوئی اور اپنی تئین سلطان محمد خطاب کر کے سکہ و خطبہ بنام خود کیا ہمدرین ایام نصیر خان نوخانی حاکم غازی پور بادشاہ کے حکم سے شکست پاکر آگرہ اوسکے گیا اور دیار بہار مین حکم سلطان محمد کا جاری ہوا سلطان ابراہیم نے سپاہ بسیار جہت دفع فتنہ بہار خان مقرر فرمائی بعد از التقای فریقین محاربہ عظیم واقع ہوا چند روز مقابلہ رہا اور اوسی اثنا مین پسر دولت خان لودی حاکم لاہور بملازمت سلطان آیا اور طور و سلوک سلطان سے معلوم کیا کہ قید مین گرفتار کیا بہاگ کر پاس پدر خود گیا اور حقیقت حال عرض کی دولتخان نے دیکھا کہ سیاست و قہر سلطان ابراہیم سے کسی وجہ خلاصی ممکن نہین ہے اور تاب مقاومت جنگ نہین غازی خان لودی و امرایان دیگر و سایر جاگیرداران پنجاب سے متفق ہو کر عرضی مشتمل طلب قدوم میمنت لزوم گیتی ستان محمد بابر بادشاہ بمصحوب عالم خان لودی کابل کو بہیجی حضرت گیتی ستان قبل از توجہ اشرف خود چند امرای نامدار کو ہمراہ عالم خان تعین کیا اور اس جماعت نے سیالکوٹ و لاہور کو مسخر کر کے حقیقت بعرض گیتی ستان معروض کیا حضرت غرہ شہر ربیع الاول کو کابل سے جہت تسخیر ہندوستان روانہ ہوے اور جب عالمخان لاہور مین پہونچا امرایان بادشاہی سے کہا کہ تم جہت کمک و مدد میرے آئے ہو سو ہمراہ میرے چلو تاکہ سلطان ابراہیم کو مغلوب کر کے دہلی کو اپنی قبضہ مین لاوین امرایان بادشاہی نے یہ بات قبول نکی تب عالم خان چالیس ہزار سوار جمعیت بہم پہونچا کر خود متوجہ دہلی کے ہوا اور دہلی پہونچکر محاصرہ کیا جب یہہ خبر سلطان ابراہیم کو پہونچی بجمعیت ہشتاد ہزار سوار آگرہ سے روانہ ہوا عالمخان محاصرہ دہلی کو چہوڑ کر بمقابل لشکر سلطان آیا اور چند کوس فاصلہ پر لشکر سلطان ابراہیم سے فرود آیا اور نصف شب کو سپاہ اپنی آراستہ کر کے لشکر سلطان ابراہیم پر شبخون مارا لشکر سلطان کا تاب نہ لاکر متفرق ہوا سلطان ابراہیم با جماعہ امرا مقربان و مخصوصان قریب پنج شش ہزار کس کے ایک گوشہ مین کہڑا رہا جب صبح ہوئی خبر پہونچی کہ عالمخان صرف بہوڑی سی جمعیت کس سوار کہڑا ہے اور تمام لشکر اوسکا لوٹ مین مصروف ہوا سلطان ابراہیم اس بات کو غنیمت جانکر وقت طلوع آفتاب مثل کوہ آہن روانہ ہوا اور عالم خان پر حملہ کیا عالمخان تاب مقاومت نہ لاکر فرار ہوا اور طرف میان دواب کی گیا اکثر مردان لشکر اوسکے کشتہ ہوئے اور باقی کچہہ تو ہر طرف پراگندہ و پریشان ہو گئے اور فتح و فیروزی نصیب سلطان ابراہیم کے ہوئی دریں اثنا حضرت گیتی ستان لاہور مین آگئے تھے اور دولتخان اور غازی خان بد عہدی و نقض قول کر کے جانب قلعہ ملوٹ چلے گئے میر خلیفہ کہ اعظم امرای ارکان دولت تھا اوسطرف جاکر اعظم خانکو بملازمت سلطان لایا اور بعنایت بادشاہی ممتاز ہوا اور دولتخان نے بھی ملازمت حاصل کی اور دلاور خان ناظر لاہور مین بشرف ملازمت مشرف ہوا حضرت گیتی ستان بعد فتح لاہور کے طرف سیام و سامانہ روانہ ہوئی اور نردی خانکو بجمعیت چہار ہزار سوار بطور طلایہ روانہ کیا سلطان ابراہیم نے بہے داود خان کو امرا کبار سے تہا بمقابلہ نردی بیگ خان معہ دس ہزار سوار و چند زنجیر فیل روانہ کیا نردی خان آنے داود خان سے آگاہ ہو کر اپنی فوج کو آراستہ کر کے داود خان پر بطور شبخون حملہ آور ہوا داود خان تاب مقاومت نہ لاکر فرار ہوا اور آدمی بہت قتل ہوئے آخرش داود خان معہ ہشتاد کس عمدہ دستگیر ہوا اور تفرقہ تمام سپاہ مین واقع ہوا جب خبر شکست داود خان سلطان ابراہیم کو پہونچی ہر گز تجہہ وسواس دلمین نہ لایا اور بہت بادشاہانہ سپاہ اور لشکر انبار آراستہ کر کے بجمعیت ایک لاکہ سوار و پانچہزار فیل و پیادہ لاتعد بسیار اور آتشبازی بیشمار کے متوجہ محاربہ ہوا اور بمقام قصبہ پانی پت التقای طرفین ہوا سلطان ابراہیم لشکر اپنا قلب و میمنہ و میسرہ و مقدمہ سے آراستہ کر کر مقابلہ متوجہ ہوا اور حضرت فردوس مکانی بھی صف قتال چرانغار و برانغار و قول و التمش ہراول و چنداول سے ترتیب دیکر روز جمعہ کو تاریخ ہشتم رجب المرجب سنہ اثنی و ثلثین و تسعمایۃ کو باہمدگر محاربہ پیش آئے اور [illegible]

واقع ہوا ہزیمت اوپر سپاہ ابراہیم واقع ہوئی اور آدمی بہت طرفین سے کشتہ ہوئے اور سلطان ابراہیم باپنج ہزار امرا و مقربان
مخصوصان کے میدان کارزار میں پانچ ہزار کس کے گرد نعش سلطان ابراہیم کے پڑے تھے کشتہ ہوئے اور شاہ ہیچ جان کا کر لطف
ابر دولت تھا مع پانصد کس خویش و اقربا کے بملازمت سلطان ابراہیم بشرف شہادت فائز ہوا اور سلطنت ہندوستان سلسلہ افغان لودی
سے اس دودمان عالیشان خفتا میں منتقل ہوئی مدت سلطنت سلطان ابراہیم ہشت سال ہشت ماہ و سیزدہ روز تھی قطعہ پانی پت
جانب مغرب مدفون کیا گیا [illegible] اوسکا جای نزول ارباب سرور و اہل نشاط ہو تب جمعہ کو مجمع غریب ہوتا ہے اور خلایق تھا بسیار
بار فتح سلطان لاتی ہیں و اہل حاجات بحاجت خود فایز ہوتے ہیں ہندوستان میں بجز سلطان ابراہیم کے کوئی بادشاہ و مقتدا [illegible] نہیں
ہوا [illegible] وجعل الغرا [illegible] مکانہ [illegible] سلطنت سلطان اور [illegible] کسی [illegible] پنج سال [illegible] ہے

فصل پنجم در بیان بادشاہان سوریہ

مؤلف تاریخ نظامی و مصنف تاریخ سعدی اخبار احمدی ایراد کرتا ہے کہ نام شیر شاہ فرید خان و نام پدر حسن خان [illegible] و قبیلہ سور سے ہے
جبکہ سلطان بہلول حکومت پر ممتاز تھا پدر حسن ابراہیم نام [illegible] سے ہندوستان میں آکر نوکری سلطان بہلول کی کرتا تھا کچھ مدت
[illegible] میں رہا اور فرید اوس جگہ متولد ہوا اور چند مدت نارنول میں رہا جب سلطان بہلول نے وفات پائی اور نوبت سلطنت
کی سلطان سکندر پسر سلطان بہلول کو پہونچی اور جمال خان نے کہ ایک امرا کبار اوس سلسلہ سے تھا حکومت جونپور کی پائی حسن خان پدر
فرید خان مدت تک اوسکی خدمت میں رہا جمال خان نے بسبب خدمتگزاری حسن کے نہایت راضی و شاکر ہوکر پرگنہ سہسرام و خواص پور ٹانڈہ اور توابع
رہتاس بجاگیر اوسکے عطا کی اور پانصد سوار ہمراہ دیے حسن کے آٹھ پسر تھے منجملہ اونکی فرید و نظام عورت افغانی سے تھے اور دیگر شش پسر کنیز
سے متولد ہوئے تھے حسن کو چونکہ والدہ فرید سے الفت کم تھی ابتدا ایام سے ان ہر دو فرزندان کے کم توجہ رکھتا تھا جب فرید سن تمیز کو پہونچا
بے اعتنائی پدر سے رنجیدہ ہوکر بلا اجازت جمال خان کے پاس پہونچا اور حسن نے بھی عریضہ بخدمت جمال خان لکھا کہ حسن کو تسلی دیکر اسکے پاس
روانہ فرماویں تا کچھ علم حاصل کرے و تہذیب اخلاق سیکھے ہر چند جمال خان نے فرید سے واسطے جانیکے کہا مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا جونپور
نسبت سہسرام کے شہر ہے اور علما بھی یہاں زیادہ ہیں سیکھنے کو اچھی تحصیل علم کرونگا ایک مدت تک جونپور میں رہا اور کافیہ مع حواشی قاضی و
دیگر کتب فارسی کے مثل گلستان بوستان سکندر نامہ پڑھا کہ سیر تواریخ سے فی الجملہ وقوف حاصل کیا اور اخلاق ظاہری کسب کیا بعد دو سال
حسن خان بھی جونپور میں آیا [illegible] فرید کو بخدمت حسن لیجا کر باہم صلح کرادی جب حسن نے فرید کو دیکھا اور [illegible] پرگنات جاگیر کی
اوسکو [illegible] کیا حسن نے [illegible] عقل کامل و فکر رسا [illegible] دیکھ کر [illegible] عرض کری کہ [illegible] مہام عالم
حکومت کا [illegible] ہے اگر [illegible] جاگیر [illegible] تو میں اعتدال [illegible]
[illegible] رعایت [illegible] کے بعد اس قسم کی گفتگو کے فرید جاگیر میں گیا اور از روی کاردانی اور پختگی و دانائی کے سبکے ساتھ سلوک
اچھا کیا اور سبکو راضی رکھا بازمینداران و سرکش نے کہ فرید کو دیکھا تھا سرکشی اختیار کی فرید نے تنبیہ اوس جماعت کے [illegible]
اور اپنے امرا سے مشورہ کیا اونہوں نے جواب دیا کہ تمام لشکر ہمراہ پدر آپکے ہے اوسکے آنے تک صبر کرنا چاہیے پس فرید نے دو سو
زین [illegible] کرائی اور ہر مقدم ہر دیہہ سے ایک ایک گھوڑا عاریتا طلب کیا اور جو مرد سپاہی کہ اوس نواح میں رہتے تھے سبکو طلب فرمایا اور
بقدر ضرورت خرچ دیکر بوعدہ آیندہ کے سبکو تسلی دی اور ہر ایک کو اوپر اسپان عاریتی کے سوار کرا کر بر سر متمردان حملہ آور ہوا اور
خاندان اون متمردان کا خراب کرکے اونکو شکست دی اور قید کیا اور اسکے بعد اور متمردان پر جو کہ بغرور قوت خود جنگل پر اعتماد رکھتے تھے
اور فرید کو خاطر میں نلاتے تھے بلکہ مواضعات جاگیر فرید کو آزار و رنج دیتے تھے حملہ آور ہوا اور قریب اونکی فرودگاہ کے قلعہ بنایا اور ہر روز

جنگل اونکا کٹوانا شروع کیا جب [illegible] تک پہونچا [illegible] سرکوب [illegible] جیال طیار کرکے اون پر غالب آیا۔ اور خلقت کثیر کو قتل اور اسیر کیا
[illegible] تمام متمردوں [illegible] اور فرمانبردار [illegible] کے مواضع [illegible] پرگنات جاگیر اوسکا معمور اور آبادان ہوئی اور فرید کو خوب
[illegible] تمام حاصل ہوئی [illegible] چند مدت کے حسن بجاگیر خود آیا اور معموری پرگنات [illegible] سرانجام و سربراہی فرید کا معاینہ کیا خوشوقت ہوا *
اور فرید کو تحسین [illegible] کی اور [illegible] تمام اوسکو سپرد کیا اور نہایت اوسکو دوست رکھتا تھا اور تین لڑکے اوسکی ہوئے سلیمان احمد نوا
ایک روز اوس کنیز [illegible] حسن [illegible] کہا کہ تو نے وعدہ [illegible] تھا کہ جو فرزند میرا [illegible] باغیرت ہو پہونچیگا حکومت پرگنات جاگیر کی اونکو دونگا اب بقاعدہ وعدہ
کرنا چاہیے [illegible] بواسطہ خاطر فرید کے [illegible] اس معنی کو موقوف کہتا تھا اور کچھ ظاہر نہیں کرتا تھا اور فرید
[illegible] سمجھا [illegible] حکومت [illegible] سلیمان اور احمد کی تفویض کریں اور عذر خواہی فرید سے کری کہ چاہتا ہوں
تو کاردان [illegible] بھائی [illegible] لیکن بہرحال قایم مقام میرا تو ہی ہوگا القصہ مہمات تمام جاگیر کے اون
دو برادر [illegible] کو سپرد کر دیئے اور فرید ناامید ہوکر خدمت باپ کی چھوڑ کر آگرہ چلا گیا اور [illegible] اثنا سلطان بعالم بقا راہی ہوا و سلطان ابراہیم
[illegible] سلطنت پر جلوس کیا تھا فرید بخدمت دولتخان کہ [illegible] امرا کبار سلطان ابراہیم تھا گیا اور ایک مدت خدمت اوسکی کرکے راضی
[illegible] دولتخان نے فرید سے کہا کہ جو مطلب تیرا ہو ظاہر کر فرید نے کہا کہ باپ میرا بڈھا ہو گیا ہے اور ایک کنیز کی سحر میں گرفتار ہے
[illegible] پرگنات جاگیر کے خراب ہوگئے اور سپاہ پریشان ہے جو وہ پرگنہ ہم دونوں بھائیوں کو عنایت ہو جاویں تو ایک بھائی
مع پانسو سوار کے بخدمت سلطان حاضر رہے اور دوسرا بخدمت پدر سرانجام امور جاگیر و سپاہ کرے دولتخان نے اسباب
تسکین فرید [illegible] تسلی کی اور منتظر وقت کا رہا ایکدن موقع پاکر اسباب کو بخدمت سلطان ابراہیم عرض کیا سلطان نے فرمایا کہ اپنے باپ
کا گلہ کرنا [illegible] کی بات ہے دولتخان نے یہ بات فرید سے کہکر اوسکی تسلی کی اور کہا خاطر جمع رکھو کسی اچھے موقع پر پھر عرض
کرکے تمہاری مطلب برآری کرادونگا اور کچھ وظیفہ فرید کا اضافہ کر دیا اور ہر روز اپنے ساتھ خدمت سلطان میں لیجاتا اور بہت
رعایت اور دلجوئی کرتا اور فرید بھی بواسطہ نیک خلقی دولتخان کے اوسکی ہمراہی میں رہتا اور خدمت اچھی کرتا اس اثنا میں حسن پدر فرید کو فوت
ہوا دولتخان نے خبر وفات حسن کی بعرض سلطان پہونچائی اور پرگنات جاگیر بنام فرید اور بھائی اوسکے کے مقرر کراکر فرمان
حکومت سہسرام و خواص پور بنام فرید درست کراکر اوسکے تئیں رخصت کیا فرید جاکر پرگنات جاگیر پر متصرف
ہوا اور سپاہ اور رعیت کو راضی کیا سلیمان آزردہ و دلگیر ہوکر پاس محمد خان سور حاکم پرگنہ چوند کہ [illegible]
رکھتا تھا گیا اور حقیقت ظلم اور بدسلوکی فرید کی محمد خان سے ظاہر کی محمد خان نے سلیمان کو دلاسا دیکر کہا
کہ سنا ہے بابر بادشاہ ہندوستان میں آیا ہے اور سلطان ابراہیم اوسکی مقابلہ کو گیا ہے آجکل میں لڑائی ہونے والی ہے
جو سلطان ابراہیم ظفریاب ہوا تو تجھکو پاس سلطان کے لیجا کر جاگیر اچھی علیحدہ دلا دونگا سلیمان نے از روے
[illegible] کہا کہ [illegible] اور اہل عیال میرے سب سرگردان ہیں اوس وقت تک کیسے انتظار کیا جاے محمد خان نے ایک آدمی
پاس فرید کے بھیجا اور چاہا کہ درمیان دونوں بھائیوں کے صلح ہو جاے فرید نے جواب دیا کہ جو کچھ حصہ سلیمان کا [illegible]
کے مقرر تھا تجھکو بھی دینا منظور ہے لیکن حکومت میں شراکت نہیں ہو سکتی کیونکہ دو تلوار ایک میان میں نہیں سما سکتیں
چونکہ مخصوص سلیمان کا ارادہ حکومت کی شراکت کا تھا اور فرید اوسپر راضی نہوا لاچار محمد خان نے سلیمان کو تسلی
دیکر کہا کہ خاطر جمع رکھ فرید سے بزور حکومت چھین کر تجھکو دونگا جب فرید کو یہ حال معلوم ہوا فکر سرانجام کرکے منتظر
بابر بادشاہ اور سلطان ابراہیم کا رہا اس اثنا میں خبر فتح بابر بادشاہ اور شہادت سلطان ابراہیم کی پہونچی فرید [illegible]

براہ دور اندیشی بملازمت بہادر خان ولد دریا خان نوخانی کہ سلطان محمد خطاب کر کے حاکم بہار کا ہو گیا تھا پہونچا اور بملازمت
اوسکے نوکر ہوا ایک روز سلطان بجہت شکار افگنی گیا تھا کہ ناگاہ ایک شیر نکلا فرید بضرب شمشیر بدست مقابل شیر ہوا اور شیر
کو بیکضرب شمشیر ہلاک کیا سلطان نے جوانمردی فرید سے نہایت خوش ہو کر فرید کو بخطاب شیر خانی ممتاز کیا اور رفتہ
رفتہ قرب و منزلت فرید کا زیادہ ہوا یہانتک کہ مصاحب و ندیم سلطان محمد کا ہو گیا بعد چندی سلطان محمد نے فرید کو مرد کاردان
اور لایق جانکر وکالت جلال خان پسر اپنی کی کہ نابالغ تھا شیر خان کو تفویض کی اور اوسکو اتالیق مقرر کیا بعد ایک مدت کے
شیر خان بحصول رخصت بجاگیر خود گیا اور بسبب ضروریات چند کے رخصت معہود مین حاضر نہو سکا سلطان محمد اکثر شیر خانکو یاد کرتا تھا
ایکدن سلطان محمد نے کہا کہ فرید نے وعدہ خلافی کی ابتک نہین آیا اور شکوہ فرید کا کرنے لگا کہ محمد خان حاکم جوند نے موقع پاکر عرض کیا
کہ فرید منتظر آنے سلطان محمود بن سلطان سکندر کا ہے اس سبب حاضر نہین ہوا غرض کہ ایسی باتون سے مزاج سلطان کا برہم کر
کہا کہ علاج یہ ہے کہ سلیمان برادر فرید جسکو اوسکے باپ نے اپنی حیات مین قایم مقام اپنا کیا تھا ایکدفعہ رنجیدہ ہوکر ہمراہ میرے پھرتا ہے
جاگیر شیر خانکی سلیمانکو مرحمت ہو جائے سلطان بگناہ ظاہری تغیر جاگیر پر راضی نہوا اور محمد خان سے کہا کہ باہم دونو برادرونکے
سلوک کراکے بقسمت جاگیر رفع فساد کرانا چاہیئے بعد از چند روز محمد خان بہ پرگنہ جوند جاگیر خود آیا اور شادی نام غلام اپنا پاس
شیر خانکی بہیج کر پیغام بہیجا کہ برادران تیرے سلیمان اور احمد ایک تیرے پاس ہین اور حصہ پدری سے محروم ہین مناسب ہے کہ انکو
بھی حق انکا دینا چاہیئے شیر خان نے جواب دیا کہ یہ ملک کسیکی نہین جس کیسکو بادشاہ عطا کرتا ہے اوسکی جاگیر ہے مین بحکم سلطان ابراہیم
ان پرگنات پر متصرف ہون شادی مذکور مایوس ہوکر بخدمت محمد خان گیا اور حال ظاہر کیا محمد خان اس جوابکو سنکر آشفتہ ہوا
اور فرمایا کہ شادی بجمعیت تمام باتفاق سلیمان اور احمد حملہ کر کر پرگنہ خاص پور و ٹانڈہ کو بجبر لیکر حوالہ سلیمان کے کردو شیر خان نے
یہ خبر سنکر سکہہ نام غلام کو کہ ہوا خواہ خان کا تھا لکہا کہ بروقت پہونچنے شادی اور سلیمان کے بمقابلہ پیش آوے اور جنگ و مردانگی
مین تقصیر نکرے جب شادی اور سلیمان خواص پور مین پہونچے ملک باسم سکہہ بجنگ پیش آیا اور محاربہ عظیم
واقع ہوا آخرش سکہہ مقتول ہوا اور لشکر شیر خانکا ہزیمت کہا کر سہسرام مین گیا شیر خان نے تاب مقاومت نلا کر ارادہ جانے بطرف دیگر
کیا بعضون نے یہ صلاح دی کہ پاس سلطان محمد کے جانا چاہیئے لیکن شیر خان راضی نہوا اور جانا کہ محمد خان امراء کبار سلطان محمد سے ہے ساتھ
محمد خان کے انقلاب ہے کہ مدد میری نکرے لاچار یہ ارادہ کیا کہ بملازمت سلطان جنید برلاس کہ جانب بابر بادشاہ سے بحکومت مانکپور و کڑہ
مقرر تھا جاوے غرض اسمقدمہ مین بابر اور نظام خانکی گنجایش مشورہ کیا اور بمشورہ یکدیگر باربار سال رسل و رسایل بملازمت سلطان جنید
برلاس سلسلہ آشنائی درست کیا اور پیشکش بہت بہیجی اور عہد و پیمان درمیان لاکر خود بملازمت سلطان جنید پہونچا اور درخواست کمک کی
اور سلطان جنید سے فوج آراستہ و معقول ہمراہ لیکر بجاگیر خود آیا محمد خان تاب مقاومت نلا کر فرار ہوکر بکوہستان روتاس گیا ہر دو پرگنہ جاگیر
مع پرگنہ جوند و دیگر چند پرگنات نواحی پر متصرف ہو گیا اور جمعیت خوب بہم پہونچائی بعد چند روز کے شیر خان نے مردمان شاہ سلطان جنید
بانواع نوازش و خدمتگذاری و زر دہی و تحف و ہدایا لایق کے خدمت سلطان جنید مین بہیجا اور مردمان قبیلہ خود کو کہ جا بجا متفرق ہو
گئے تھے طلب کر کے جمعیت تمام پیدا کی اور بمحمد خان پیغام بہیجا کہ غرض میری انتزاع برادران نتھی تمکو بجای عم اور ولی
انکے جانتا ہون سو آپکو لازم ہے کہ کوہ سے برآمد ہوکر اپنی پر متصرف ہو جاؤ اور مجکو جو پرگنات خالصہ سے ہات
آیا کافی ہے محمد خان شیر خان سے منت دار عظیم ہوا اور مرہون احسان شیر خان کا ہوا اور پرگنات جاگیر مین قرار
لیا جو شیر خان کو جمعیت خاطر ہاتہہ آئی نظام برادر اپنی کو جاگیر مین چہوڑ کر خود بخدمت سلطان جنید جہت ملازمت

فردوس مکانی بابر بادشاہ گیا سلطان جنید نے ہمراہ اپنی لیجاکر بشرف ملازمت حضرت مشرف کیا اور بانواع التفات و نوازش ہا کر
بسلک دولتخواہان منسلک ہوا اور سفر چندیری مین بھی ہمراہ رکاب ظفر انتساب تھا جو چند مدت لشکر مغل مین رہا طرح اوطار سلوک
مغل کے دیکہکر یاران خود کہا کہ مغل ہندوستان سے بدر کر دینا کمال آسانی ہے کیونکہ پادشاہ انکا عیاش عیش و عشرت مین
گرفتار ہے بمعاملات ملکی کمتر توجہہ کرتا ہے اور باعتبار وزرا کہ رشوت دوست ہوتے ہین کام کرتا ہے لیکن افغانان مین عیب یہ
ہے کہ باہم اتفاق نہین رکہتے اگر مجکو دسترس ہو تو افغانان کو متفق کرکے نفاق درمیان سے اوٹھاؤن غرض کہ ایسی باتون
کہ اوس وقت مین مشکل معلوم ہوتی تہین یاران اوسپر خندہ کرتے تہے ایکدن سلطان جنید برلاس شیر خان مع دو افغان
دیگر خدمتین حضرت فردوس مکانی کے لیگیا جو نظر حضرت کی کہ کیمیای سعادت تھی اوپر شیر خان کے پڑی فرمایا کہ ای سلطان جنید
آنکہین اس افغان کی دلیل فتنہ اور شور انگیز معلوم ہوتی ہین اسکو قید کر دینا چاہیئے اس اثنا مین طعام حاضر لائے اور طبق یا خنجہ
آگی شیر خان کے بھی رکہا اوسنے عاجز ہو کر کاردہ نکالکر یا خنجہ کو ریزہ ریزہ کرکے کہایا حضرت فردوس مکانی نے استعمال سے واقف
ہوکر میر خلیفہ سے فرمایا کہ اس افغان نے عجیب ایک کام کیا جو کام اسنے کہ محمد خان کے ساتہ کیئے تہے واقف تہو اوپر فرزانگی
اوسکی اشارت کی شیر خان نے ہمزبانی بادشاہ اور خلیفہ سے اسقدر جانا کہ کچھہ درباب میرے گفتگو کرتے ہین یہ بات سبب واہمہ
شیر خان کی ہوئی قبل اوس سے کہ اوسکو مقید کرین فرار ہو کر اپنی جاگیر مین پہونچا اور وہان سے بخدمت سلطان جنید لکہا کہ مجکو خبر
پہونچی کہ محمد خان نے سلطان سے کہا ہے کہ شیر خان پاس مغل کے گیا ہے اوسکی جاگیر مین فوج بہیجنا چاہیئے جو کہ وقت نہایت تنگ
تہا اور یقین جانا کہ رخصت جلد نہو سکیگی لاچار بلا رخصت بسرعت تمام جہت حفاظت جاگیر چلا آیا اور خود کو دولتخواہان درگاہ
والا سے جانتا ہون سلطان جنید نے یہ خبر سنکر جانا کہ شیر خان اس بہانہ سے کنارہ کر کر چلا گیا جواب خط کا کچہہ نہ لکہا اور رنجش
خاطر ظاہر کی شیر خان جانب مغلان سے مایوس ہو کر پہر باتفاق برادر خود بخدمت سلطان محمد گیا سلطان محمد نے براہ نوازش
اوسی خدمت اتالیقی پر مقرر کیا بعد چندی تک سلطان محمد فوت ہوا اور جلال خان قایم مقام اوسکا ہوا والدہ جلال خان باتفاق
شیر خان مہماتکو انجام دیتی تہی بعد چند روز کے والدہ جلال خان بھی فوت ہوئی حکومت ولایت بہار کی شیر خان پر مقرر ہوئی
مخدوم عالم نام از گماشتہ ہای نصیب شاہ حاکم بنگالہ کہ بحکومت حاجی پور نامزد تھا شیر خان سے محبت اور اتفاق تمام رکہتا
تہا سلطان نصیب شاہ اسباتکو سنکر رنجیدہ ہوا اور قطب خان کو امرای کبار اوسکا تھا بہ تسخیر ولایت بہار و استیصال
مخدوم عالم تعین کیا شیر خان نے ہرچند سلسلہ صلح تحریک کیا فاید نہوا آخر باتفاق افغانان دل بمرگ رکہا اور بعد از تلاقی
طرفین محاربہ عظیم واقع ہوا اور قطب خان بقتل پہونچا شیر خان فیل اور خزانہ اور حشم بنگالہ متصرف ہوا اور استقلال
تمام پیدا کیا اسبات سے نوخانیونکو رشک آیا اور جلال خان نوخانی سے صلح کرکے قصد مارنے شیر خان کا کیا بعض
افغانان نوخانی نے شیر خانکو بھی اس ارادہ سے مطلع کر دیا شیر خان نے جلال خان کو لکہا کہ امرای تمہارے مجہسے حسد
کرتے ہین اگر اب علاج اسکا نکروگے تو مجہو ملازمت آپکی منظور نہین ہے جلال خان نے جواب دیا کہ مین بہرحال تیری صلاح
سے باہر نہین ہون جو کچہہ مصلحت تیری ہو مجہے بھی اوسپر اتفاق ہے شیر خان نے کہا کہ اونکے دو فرقہ کر کر ایک فرقہ
کو تحصیل پرگنات پر اور دوسرے فرقہ کو حاکم بنگالہ پر کہ غنیم تمہارا ہے مقرر کر دینا چاہیئے اور آخرش نوخانیون نے
تجویز شیر خان سے عاجز ہو کر یہ قرار دیا کہ ولایت بہار کی حاکم بنگالہ کو دیکر نوکر اوسکے ہون اور جلال خان کو
اوسپر لائے کہ شیر خان کو اسجگہہ چہوڑ کر خود بخدمت سلطان ابراہیم خان والی بنگالہ جاکر اوسکو باجمعیت

ہمراہ لاتا چاہیے جلال خان پاس ابراہیم شاہ کے گیا اور شیرخان کی شکایت کی اور قطب خان کو کہ امرای کبار سے اوسکے تھا
ہمراہ جلال خان برسر شیرخان لایا شیرخان قلعہ مین متحصن ہوا اور ہر روز جنگ کرتا تھا اور فوج غنیم کو زبون کرتا تھا
تا آنکہ ابراہیم مدد دیگر لیکر آیا شیرخان نے جانا کہ غنیم کی مدد اور آتی ہے فوج خود کو دلداری کر کے وقت صبح قلعہ سے باہر نکلا
اور اودہر سے لشکر بنگالہ بمقابلہ شیرخان آیا شیرخان ایک فوج اپنی بمقابلہ غنیم چھوڑ کر اور کچھ مردم چیدہ ہمراہ لیکر عقب
ایک بلندی کے مخفی ہوا اور سپاہ اپنی کو نصیحت کر گیا کہ جب فوج بنگالیان کی تیر اندازی کرے تم پشت دیکر بھاگ جانا
تاکہ فوج غنیم کی تعاقب تمہارا کرکے کمبان توپخانہ اور آتش بازی اپنی سے باہر آجاوین مردمان شیرخان نے ایسا ہی کیا اور
شیرخان مع جماعت خود بنگالیون پر حملہ آور ہوا ابراہیم خان بقتل پہونچا اور جلال خان [illegible] لشکر بنگالہ پہونچا اور تمام حشم اور
توپخانہ اور فیلان بنگالیان کا شیرخان کے ہاتھ آیا اور یکقلم ولایت بنگالہ پر متصرف ہوا اون دنون مین تاج خان حاکم قلعہ
چنار کا نہا جانب ابراہیم سے اور اوسکی ایک عورت تھی لاڈو ملک نام تاج خان کو اوس سے محبت بہت تھی پسران تاج خان
کہ زنان دیگر سے تھے رشک اور حسد سے درپے مار ڈالنے لاڈو ملک کی ہوئے ایک شب پسر کلان تاج خان نے لاڈو ملک کو بضرب
شمشیر مجروح کیا اور غوغا ہوا کہ لاڈو ملک کو مارا ہے تاج خان مضطرب ہوکر شمشیر برہنہ قصد پسر خود کیا جو پسر نے جانا کہ اب
خلاصی ناممکن ہے قتل پدر پر ارتکاب کیا اور شمشیر اوس بے سعادت کی کارگر ہوئی جس سے تاج خان کشتہ ہوا اور تفرقہ عظیم
اور سرانجام سپاہ اور نگاہداشت قلعہ کی پسران تاج خان سے اچھی طرح نہو سکی شیرخان نے کہ ہمسایہ تھا اس حال سے خبردار ہوکر
چاہا کہ اس قلعہ کو بھی تصرف خود لاوے پھر احمد خان ترکمان کہ ایک مردمان تاج خان سے تھا پیغام بھیجا اور اسباب پر قرار پایا کہ شیرخان
لاڈو ملک کو عقد نکاح مین لاوے اور قلعہ چنار پر متصرف ہووے شیرخان نے اس نوید کو طالع اقبال جانکر منظور کیا اور حسب وعدہ
باجماعہ معدود قلعہ مین جاکر لاڈو ملک کو حبالہ نکاح مین لایا اور قلعہ چنار مع خزاین و دیگر اشیا متصرف ہوا اور یکصد پچاس عدد جواہر
اعلی اور ہفت من مروارید اور یکصد پنجاہ من طلا کہ سی لکھہ روپیہ کا ہوتا ہے روز اول لاڈو ملک نے شیرخان کو دیے اور دیگر سی صد من طلا
گرہ کشاین زن نصیر خان نوحانی کا بعد وفات اوسکے پایا دیگر اور سی صد من [illegible] فتح ملک کہ دختر محمد کالا بھار قرض خواہر زادہ
سلطان بہلول سے پایا جس سے استعداد تمام شیرخان کو بہم پہونچی اس اثنا مین سلطان محمود بن سلطان سکندر لودی کہ بملاحظہ بابر شاہ
سے برانا سانکا پناہ لیگیا تھا بعد از شکست رانا سانکا سلطان محمود اوسطرف قلعہ چتور کے مخفی تھا امرا لودھیان نے کہ ولایت
پٹنہ مین جمع ہوئے تھے سلطان محمود کو طلب کیا سلطان محمود حسب الطلب انکی پٹنہ مین آیا اور بعضی امرا نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اونکی جگہ
بالشکر گران ولایت بہار پر آیا شیرخان نے دیکھا کہ افغانان بہ تابعت اولاد سلطان بہلول مین لاچار از علاج ہوکر بملازمت سلطان محمود
آیا اور اطاعت کی امرا سلطان محمود نے ولایت بہار باہم تقسیم کری اور پارہ بشیرخان چھوڑا اور عذرخواہی کری کہ جب ولایت جونپور معلی
لی مین یہہ ولایت بہار تیری متعلق ہوگی خاطر جمع رکھہ اسی مضمون کا عہدنامہ باہم ہوا بعد مدت شیرخان بجہت سرانجام سپاہ خود سلطان
محمود سے رخصت لیکر سہسرام مین آیا اس اثنا مین حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ برحمت حق واصل ہوئے اور جنت آشیانی حضرت
ہمایون بادشاہ سریر سلطنت ہند پر جلوس فرما ہوئے سلطان محمود نے اس واقعہ کو سنکر سپاہ جمع کری اور ولایت جونپور پر حملہ آور ہوا اور
شیرخان کو طلب کیا شیرخان نے بجواب کہلا بھیجا کہ عقب سے مع سامان جنگ حاضر خدمت ہوتا ہون لیکن امرا سلطان محمود نے صلاح کی کہ
شیرخان آدمی حیلہ انگیز ہے براہ جاگیر [illegible] چاہیے تاکہ اوسکو ہمراہ لیوین سلطان محمود بالشکر خود متوجہ سہسرام ہوا شیرخان
نے استقبال کرکے شرائط مہمانداری ادا کین سلطان محمود چند روز [illegible] متوجہ جونپور ہوا امرای حضرت جنت آشیانی

کہ جونپور مین تھے تاب مقاومت نلاکر بجانب کڑہ مانکپور بازگشت ہوئے جونپور مع آن نواحی بہ تصرف سلطان محمود آیا اسی اثنا حضرت جنت آشیانی
نواحی کالنجر تشریف لائے جب خبر طغیانی سلطان محمود بہ سمع مبارک پہونچی عزیمت بگوشمال آن جماعہ مصروف کی امرا سلطان محمود بمقابلہ
پیش آئے چونکہ شیرخان افغانان سے دل مین ناراض تھا از روی دانش پسر ہندو بیگ کو کہ امرای کبار و سپہسالار جنت آشیانی تھا لکھا کہ مین پروردہ
دولت حضرت فردوس مکانی ہون اور خیرخواہ اوس دولت عظمی کا عین وقت جنگ مین جبکہ دو صف مقابل ہونگی مین پشت دیکر منہزم ہو
اور ہزیمت لشکر افغانان پر ڈالونگا چاہیے کہ مجکو جزو دولتخواہان تصور فرماوین جبکہ دو لشکر مقابل ہوئے شیرخان نے حسب وعدہ کے عین جنگ مین پشت
دی اور منہزم ہوا لشکر سلطان محمود بھی تاب نلاکر پسپا ہوا اور فتح و نصرت نصیب لشکر ظفر اثر حضرت جنت آشیانی ہوئی سلطان محمود بے تدبیر
جاکر گوشہ گیر ہوا اور ترک سپہ گری کیا سنہ ۹۴۹ نہصد و چہل و نہ مین ولایت اوڑیسہ مین وفات پائی حضرت جنت آشیانی بعد از فتح جونپور متوجہ
آگرہ کو ہوئے اور پسر ہندو بیگ کو پاس شیرخان کے بھیجا کہ قلعہ چنار کو سپرد کسان بادشاہی کرے شیرخان نے سپرد کرنے قلعہ مین عذر کیا
نے واپس آکر حقیقت کو بعرض جنت آشیانی پہونچایا حضرت جنت آشیانی نے یہہ خبر سنکر ارادہ تسخیر قلعہ چنار کا کیا اور بعضی امرا کو پیشتر ہو
تعین فرمایا کہ جاکر قلعہ کو محاصرہ کرین شیرخان نے عرضداشت بحضرت جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ لکھی کہ بعد توجہ و التفات آپکی یعنی
فردوس مکانی محمد بابر بادشاہ بمرتبہ حکومت و ایالت پہونچا اور جنگ مین سلطان محمود کی اور بابن و بایزید کے سبب میرے فتح آنحضرت کا ہوا اگر چنار کو
میرے مسلم رکہین مع قطب خان پسر خود با فوج خدمت مین ہمیشہ لوازم بندگی بجا لاؤن اوسی ایام مین خبر آنے سلطان بہادر کی جانب جونپور
حضرت جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ کی پہونچی بنا بر آن اوسوقت مین شیرخان کے ساتھ مدارا اور دلاسا مناسب جانکر قلعہ چنار
کو چھوڑ دیا اوسنے قطب خان پسر خود کو مع عیسی خان شروانی کے کہ بجای وزیر کے تھا مع ایک لشکر آراستہ کے بملازمت جنت آشیانی
بھیجا حضرت نے مراجعت طرف آگرہ کی اور واسطہ دفع اور قمع سلطان بہادر بجانب مالوہ کے عزیمت فرمائی اور اوسوقت تک قطب خان
پسر شیرخان تا گجرات ہمراہ رکاب ظفر انتساب تھا بعدہ راہ سے فرار ہوکر شیرخان کے پاس آیا اوسوقت مین شیرخان نے فرصت پاکر ولایت بہار
قبضہ کیا اور جمعیت تمام بہم پہونچائی اور اکثر ممالک اطراف بہار پر متصرف ہوا اور لوای مخالفت بلند کیا کہتے ہین کہ ایک رات شیرخان دربار
مع دو کس یاران پیادہ سیر کرتا پھرتا تھا ایک مجذوب بیٹھا تھا جب نظر اوسکی شیرخان پر پڑی باحق تعالی نے زبان پر اوسکے جاری کیا کہ دیکھو بادشاہ
دہلی کا پیادہ آتا ہے شیرخان نے یہہ سخن زبان اوس ولی خدا سے سنکر دستار مین اپنی گرہ باندھی اور اوسکے دماغ مین خیال سلطنت متمکن ہوا جب
حضرت جنت آشیانی سفر گجرات سے مراجعت فرماکر آگرہ مین تشریف لائے خبر فتنہ و فساد شیرخان کی سنکر بطریق یلغار متوجہ بہار ہوئے شیرخان
یہ خبر سنکر غازی خان سور کو بحراست قلعہ چنار چھوڑکر خود کوہستان جھارکنڈہ مین کہ نواح بہار مین واقع ہے گیا حضرت جنت آشیانی
محاصرہ قلعہ چنار کرتے رہے آخر شش ماہ بتجویز رومی خان کہ میر آتش بازی توپخانہ بادشاہی سے تھا دمدمہ ہای عظیم قایم کرکے اہل قلعہ کو عاجز کیا اہل
قلعہ نے عاجز ہوکر بنا بر ضرورت صلح کی قلعہ کو سپرد مردمان بادشاہی کر دیا حضرت جنت آشیانی دوست بیگ کو قلعہ مین چھوڑ کر خود متوجہ دفع
شیرخان ہوئے اوسوقت مین کہ حضرت جنت آشیانی بہ تسخیر قلعہ چنار مصروف تھے شیرخان نے پسر اپنے جلال خان اور خواص خان پسر ملک سکھا کو
کہ سپہسالار اوسکا تھا بہ تسخیر بنگالہ بھیجا اور بنگالہ پر متصرف ہوا جو حضرت جنت آشیانی گڑہی مین کہ سرحد بنگالہ کی ہے پہونچے جہانگیر قلی بیگ
کو مع چند امرا پیشتر از خود تعین فرمایا جلال خان پسر شیرخان کہ قلعہ گڑہی مین تھا با فوج بسیار بمقابلہ پیش آیا اور غالب آیا حضرت جنت آشیانی نے اور فوج
بھیجی اور خود بھی عقب سے پہونچے جلال خان تاب نلاکر منہزم ہوا اور پاس پدر خود گیا اور گڑہی مفتوح ہوکر بتصرف بادشاہی آئی حضرت
جنت آشیانی گڑہی سے گذر کر متوجہ گور کی ہوئے شیرخان کہ گور مین تھا تاب مقاومت نہ لاکر گڑہی کو چھوڑ کر راہ جھارکنڈہ سے طرف
روتاس کے گیا اور راجہ روتاس کو تحفہ بہت بھیجکر لکھا کہ فوج مغل کی پیچھے میرے آتی ہے اسواسطے اہل و عیال میرے کو قلعہ مین جگہہ دے

اور زر خطیر دینا قبول کیا اور زن راجہ چند پارچہ جواہر بہیجکر حامی اور مددگار بنایا اور باسم چنتامن نار دار کہ وکیل راجہ کا تھا از بہیت
راضی کیا تا آنکہ راجہ ساتھ سخن زن اپنی کے راضی ہوا اور شیر خان کو خبر کری کہ فرزندان خود کو قلعہ مین بہیجے شیر خان نے
ایکہزار چالیس ڈولی ترتیب دیکر ہر ڈولی مین دو دو جوان افغانان مردانہ کار مسلح کر کے لایا اور جانب قلعہ روتاس راہی
کیے اور چند ڈولیان کہ آگے آگے جاتی تھین عورات پیر زال بٹھلائی تھین جو دربانان نے تفحص اوس کا کیا چند ڈولیون مین دل عورات
دیکھین شیر خان نے ساتھ راجہ کے کہلا بہیجا تھا کہ عورات مستورات کو ساتھ نامحرم مردم کے دکھلانا عیب تمام
اور سبب بی ناموسی ہماری کا ہوتا ہے راجہ نے مردم خود کو منع کیا کہ تلاشی نکرو جبکہ ڈولیہا تمام قلعہ مین پہونچ گئین افغانان
شمشیرین نکالکر متوجہ گہر راجہ کے ہوئے اور ایک جماعت اپنی دروازہ پر پہونچائی خود شیر خان کہ با فوج خود مستعد تھا
جلد اپنی کو دروازہ پر پہونچایا اور ایسا قلعہ کہ ہندوستان مین اوسکی ثانی نتھا بآسانی متصرف ہوا فرزندان و اہل عیال
خود و افغانان کو قلعہ مین چھوڑکر خاطر جمع کری جلال خان سے جلو کو باجمعیت تمام جوانان خنجر گذار شیر خان
نے تعین کیا کہ گرد نواحی جلو کو قتل کرو کہ رسد بہ لشکر جنت آشیانی محمد ہمایون کے نہ پہونچے جلال خان نے رخصت پائی
اور اوس نواح مین پہونچ کر رسد کو بند کیا جب لشکر مین گرانی غلہ کی بہت ہوئی امرایان بادشاہ نے صلاح کر کے
اسباب کو بحضرت جنت آشیانی عرض کیا کہ فوج شیر خان نے گرد نواحی کو قتل کر کے رسد بند کر دی ہے حکم ہوا
کہ یعقوب بیگ باجمعیت تمام جاکر تنبیہ کرے یعقوب بیگ مع پانچہزار سوار کے رخصت ہوا اور اوس جرگہ مین مردم بیرم خان
بھی متعین ہوئے غرض کہ افواج بادشاہی و لشکر شیر خان باہم مقابل ہوئے اور محاربہ عظیم واقع ہوا یعقوب بیگ
نے ہزیمت پائی اور پرچم نیزہ جلال خان پر نسیم فتح و فیروزی کی چلی جو خبر فتح کی شیر خان کو پہونچی بہت خوش ہوا اور اس
خبر کو خوش طالعی اپنی سے جانا اور اس مثل کو افغانان سے فرمایا کہ جو مرغ ہنگامہ اول مین شکست پاتا ہے اگر دوسری
مرتبہ پھر اوسی ہنگامہ مین اوسکو لیجاوین بانگ دیتا ہی کہ لڑائی نہین کر سکتا ہون خدا سے امید ہے کہ بعد ازین اور فتح میسر ہوگی
جنت آشیانی نے مدت سہ ماہ تہیہ گور کہ کتب سلف مین بلکہنوتی اشتہار رکہتا ہے توقف کیا اور بفراغ خاطر گذرانا درین اثنا خبر آئی
کہ میرزا ہندال نے آگرہ و دہلی و میوات مین علم مخالفت کا بلند کیا شیخ بہلول کو کہ مقتدای وقت کا تھا اور حضرت جنت آشیانی
نے قبل اسکے اوسکو واسطے نصیحت مرزا ہندال کے بہیجا تھا اوسکو قتل کر کر اور کامران مرزا لاہور سے واسطے اطفای
اس نایرہ کے آیا اور تفرقہ عظیم پیدا ہوا جنت آشیانی نے جہانگیر قلی بیگ کو پانچہزار سوار خنجر گذار کے گور مین چھوڑکر
آگرہ نہضت فرمائی اور جو لشکر بادشاہی مین بواسطہ باران و زیادتی گل ولای کے اکثر اسپان سقط ہوئی تھے
اور اکثر سپاہ پریشان اور بی سامان ہوئی تھی شیر خان اسحال سے واقف ہو کر لشکر بے شمار مور و ملخ سی جمع کر کے ملک بہار سے روانہ
ہوا اور نواحی چوسا مین آکر مقابلہ کیا اور گرد لشکر اپنی کے قلعہ بنایا اور بخاطر جمع اوس قلعہ مین ہر روز جمعیت بہم پہونچا کر جنت آشیانی
کی پاس ایلچی بہیجکر پیغام دیا عرض کی کہ اس جمعیت اور لشکر اور سپاہ سی کیا ہو اور شیر خان نے جانب خود سی شیخ خلیل کہ نبیرہ حضرت
شیخ فرید شکر گنج کا تھا اور اوسکو ساتھ نسبت مریدی کی رکھتا تھا اور اوسکو پیر و مرشد اپنا تصور کیا تھا بملازمت جنت آشیانی
کی بہیجا اور تا چند روز سخن صلح درمیان رہی آخر الامر بدست شیخ فرید پیغام دیا کہ سرحد گڑہی سے ولایت بہار تک تمکو دیتا ہون
ولایت بنگالہ کی میری واسطے چھوڑ دو اور خطبہ اور سکہ اس بار مین بھی بنام بادشاہی ہے تاہون جنت آشیانی نے بہ شرائط قبول
اور صلح قرار پائی اور خاطر جنت آشیانی و غدغہ سی خاطر جمع ہوئی اور سپاہ پادشاہی کو جمعیت حاصل ہوئی اور لشکر افغانان مین

واسطے سیر اور تماشا کے دغدغہ آمد رفت پیدا ہوا شیر خان نے آب چوسا کا پل باندہ کر تین روز متواتر سوار ہو کر پھر آیا اور آوازہ
جانے کا اپنے مشہور کیا تھا اور انتظار آنے خواص خان کا بیان کیا تھا جنت آشیانی اس مکر اور فریب سے اوسکے
غافل تھے اور جو راجہ مہاراجہ نام چیرو کو اوس ایام مین جمعیت سوار اور پیادہ کے خوب فراہم ہوئی تھی غرور سے جمعیت کی
کسیکو زیر نظر نہین لاتا اور لشکر شیر خان کو رسد غلہ کی آنے نہین دیتا ہر چند شیر خان سلسلہ صلح کا تحریک کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ جو ساتھ مغل کے مقابلہ رکہتا ہوا اگر رسد کو قید اور بند نکرے تو محبت اور منت عظیم ظہور ہوگی اوس کافر کو ہیچ اثر نہ ہوا
تھا بنا بر آن خواص خانکو باچند ہزار سوار کے تعین کیا کہ مہارتہ بدخواہ کو بیجا او بتی پاکرے اگر دستگیر ہوئی بہتر تقصیر نکرے چنانچہ حسب الامر
خواص خان مع چند ہزار سوار کے متوجہ استیصال اوس کفار کا ہوا بعد تلاقی طرفین علی محاربہ و مقاتلہ عظیم واقع ہوا لشکر کفار پر ہزیمت
پڑی اور مہارتہ مذکور بقتل پہونچا خواص خان بفتح و فیروزی سر مہارتہ کو بملازمت شیر خانکے لایا اور اس فتح کی تقویت تمام حاصل ہوئی
اور یہ حال نیکبختی خود سے تصور کیا صباح روز شنبہ ماہ فلان سنہ ۹۴۶ کہ نہصد و چہل و شش ہوتے ہین لشکر اپنا آراستہ کرکے بپیشوائی خواص خان
کی سوار ہوا جو بایکدیگر ملاقات ہوئی خواص خان نے فیل کوہ پیکر آگے بڑہایا اور باجمعیت تمام بجنگ مسارعت کری اور لشکر بادشاہی
مین اس امر سے بالکل خبر نہ تھی بعضی مردم کہتے ہین کہ شیر خان نے کوچ کیا بجانب بہار روانہ ہوتا ہے اور وہ اسیطور چلتا آیا اور
اوپر اعراق بادشاہی کے پڑا اور تا خبر ہونے حضرت جنت آشیانی کے لفظی لشکر بادشاہی تباراج گیا اور مردم بسیار بقتل پہنچے
اور افواج بادشاہی کو فرصت سوار ہونے اور ہتیار باندہنیکی ندی حضرت جنت آشیانی تلاوت قرآن شریف مشغول تھے
جو شورش اور غوغا دریافت فرمایا بندگان درگاہ نے ماجرا العرض پہونچایا درین اثنا بعضی مقربان نے اسپ لاکر حضرت کو
سوار کرایا اور متوجہ پل کے ہوئی کہ آب سی گذرین شیر خان نے ایکساعت مین پل کو توڑا اکثر مردم آب مین غرق ہوئی اور جنت
آشیانی عین عبور گنگ کے سواری اسپ سی جدا ہوئے اور دریا مین گرے درین اثنا ایک سقہ پہونچا اور دست مبارک اونکا پکڑکر پانی
سی نکالا اور کنارہ پر پہونچایا پوچھا کہ کیا نام رکہتا ہے کہا نظام فرمایا کہ تو نظام اولیا ہے بہر بہ پریشانی تمام متوجہ آگرہ ہوئے
اور اکثر مردم معتبر اور اولیای کبار و مصاحبان بادشاہی آب مین غرق ہوئے اور تفرقہ تمام رونما ہوا شیر خان جسجگہہ کہ محل مقام
لشکر بادشاہی تھا پہونچا اور دوگانہ شکرانہ بجا لایا اور سجدات نیاز بتقدیم پہونچائے کہتے ہین کہ اوس روز جنگ واقع ہوا تھا
شیر خان نے خواب دیکھا کہ مجکو اور ہمایون بادشاہ کو دربارگاہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم لیگئے خود بذات شریف
تخت شریعت پر بیٹھے تھے جو ہم دونونکو حضور مین لائے فرمایا کہ ای ہمایون بادشاہ حضرت رب العزت باری تعالی نے
ملک جو دکو شیر خان پر مقرر کیا اور تجہسے لے لیا اور سر ہمایون بادشاہ سی تاج اور کلاہ لے لیا اور سر پر میرے رکھا اور فرمایا کہ ملک
الہی کو عدل اور انصاف سی محروم نرکہنا کہ تجکو سپرد کیا ہے بعد فتح جنگ کے اس خوابکو افغانان پر ظاہر کری کہا کہ اگر مین خواب کو
پہلے فتح سے کہتا تو سب آدمی تصور کرتے کہ نتیجہ پرداخت شیر خان کا ہے ترغیب جنگ کی کرتا ہی منقول ہے کہ جسوقت حضرت
جنت آشیانی محل سے برآمد ہو کر متوجہ پل کے ہوئی خواجہ معظم کو مع ایک کس کے بہیجا کہ مریم مکانی بیگم بادشاہ کو جاکر لاؤ جو بدروازہ محل
پہونچے افغانان بقتل و غنیمت آئے تھے ہر دو بشہادت پہونچے اور اتنی فرصت نہوئی کہ ایک کس محرم حرم سی برآمد ہو سکی اسی اثنا مین شیر خان
خود بدروازہ محل پہونچا اور خواجہ سرایان معتبر خود کو تعین کیا تا محافظت کرین اور منادی کرائی کہ کوئی بد کسی نکرے اور اہل و عیال مغل سب
گرد و پیش محل بادشاہی کے جمع ہوئی اور کسیکی کسی پر آزار نہ پہونچا بعد ازانکہ شیر خانکو جمعی جب ہوئی تو بدروازہ محل آکر اردو بیگمیان
حرم کو طلب کیا اور کہا کہ تم عرض بندگی میری بحضرت بیگم صاحبہ معروض رکھو اور کہو کہ کاروبار زمانہ غدار و نا

این چنین است ایسی ہی ہوتے ہین بندہ درگاہ اور پرورش یافتہ اس بارگاہ کا ہون اور تم ولی نعمت میری ہو خاطر جمع رکھی ہمکو بعد از پہونچنے بادشاہ کے آگرہ مین رخصت کردیگا۔ اور بقیہ مردم کو حکم فرمایا کہ جو کوئی جسجگہ چاہے چلا جاوے اس حکم سے مردمان باشندہ شہر کو تسکین ہوئی اور فرزندان و اہل عیال مغل جہان خواہش ہوئی چلے گئے۔ مردم محل بادشاہی کو بحفاظت تمام رکھا اور حکم کیا کہ جو کوئی جسطرح نقد و جنس خام و پختہ اور لباس وغیرہ سرکار بادشاہی سے پاتا تھا اب بھی اوسیطرح پاتا رہے غرضکہ بعد مرور سہ ماہ مریم مکانی کو باعزاز و اکرام تمام ہمراہ خواص خان کے آگرہ بہیج دیا اسطرح فتح غیبی نصیب شیرخان کو ہوئی اموال بسیار و فیلان و اسپان بدست آیا اور اونکو غنیمت جانکر بصوب بنگالہ کا قصد کیا اور روانہ ہوکر جہانگیر قلی بیگ کوکہ گرہی مین تھا محاصرہ کیا بعد از محاربات مکرر جہانگیر قلی بیگ بشہادت پہونچا اور تمام ولایت بنگالہ تصرف مین آئی اور استقلال تمام بہم پہونچایا اور خطاب پناہ شیرشاہ کیا سکہ اور خطبہ بنام خود جاری کیا دو سال تک استقرار کرکے لشکر بسیار جمع کیا اور سامان خوب بہم پہونچا کر باشوکت و غلبہ تمام متوجہ آگرہ ہوا اور بطمع بادشاہی دہلی و یا سخن مجذوب کی جو کہ ٹھٹھہ مین اوسکو کہا تھا امیدوار رہکے بعزیمت محاربہ کی کری اس اثنا مین جنت آشیانی آگرہ مین تشریف رکھتے تھے اور مرزا کامران بے اجازت در رخصت اونکی لاہور کو چلا گیا اور امرای سلسلہ چغتہ نے تمام بنیاد مخالفت کی رکھی اور ہر ایک پھر گئے جنت آشیانی بعد استماع خبر شیرشاہ آگرہ سے عنان عزیمت بجانب قنوج معطوف رکھی اور قریب پچاس ہزار سوار کے ہمراہ تھے ہر چند برادران خود کو نصیحت کی سود مند نہوئی متوکلا علی اللہ یعنی توکل پر رکھکر بعزیمت بادشاہانہ کوچ بکوچ راہی ہوئے اور مرزا کامران نے ہزار دو ہزار سوار ہمراہ کئے جبکہ لشکر بنواح قنوج پہونچے شیرشاہ اوسطرف سے آکر بمقابلہ فرود آیا اور چندگاہ دونوں لشکر مقابل رہے۔ اور مصنف تاریخ نظامی ایسا لکھتا ہے کہ ہزیمت جنت آشیانی ہمایون شاہ اس سبب سے واقع ہوئی تھی در اثنای تحویل سرطان اور اول ماہ برسات کہ جسکو بزبان ہندی ساون کہتے ہین در آیا اول روز بارش بکثرت ہوئی جسجگہ لشکر بادشاہ مقیم تھا وہ نشیب تھا کثرت گل و لای ہوئی جنت آشیانی نے میر ترک سے فرمایا کہ کوئی جگہ بلند مین جگہہ تجویز فرمانا چاہئے کہ قابل مقام لشکر ہو میر منزل نے بعد تحقیق بعرض پہونچایا کہ ایک جگہہ قابل فرودگاہ لشکر تجویز کی ہے لشکر اسجگہہ سے کوچ کرکے وہان فرود آوے درین اثنا لشکر بادشاہی نے مقام اصلی سے کوچ کرنے کے ارادہ اوسجگہہ کا رکھتا تھا اور ہر کوئی واسطے بار برداری ڈیرہ وغیرہ مشغول تھے اور کسی آدمی کو یہ یقین نتھا کہ اوسی روز جنگ ہوگی اوسروز شیرشاہ نے وقت غنیمت جانکر سپاہ اپنی آراستہ کرکے بمقابلہ و محاربہ درآیا سپاہ بادشاہی حیرت ناک ہوکر روبفرار لائی و شیخ ابو الفضل تاریخ اکبرنامہ اور مورخ شیرشاہی تاریخ شیرشاہ لکھتا ہے کہ اوس روز جنگ مقرر تھا تفرقہ تمام لشکر جنت آشیانی مین پڑا لشکر مین شیرشاہ نے اگر دست بغارت و تاراج دراز کیا نقل ہے کہ اوس روز لڑائی بمقام شہر قنوج کے شیرشاہ نے خواب مین دیکھا کہ مین اور جنت آشیانی ہمایون بادشاہ بر سر میدان بر سر صف لشکر گھوڑے سے اوتر کر زور آزمائی اور باہم کشتی ہوئی بعد از زد و بدل بسیار ہمایون بادشاہ نے مجکو اوپر زمین کے ڈالا اور ہر چند قصد کیا کہ مجھے پھر زمین سے اوٹھادے اور جدا کرے مگر مین نے زمین کو نچھوڑا۔ اور کہا کہ اس تعبیر کو کوئی نکہے مین خود کہونگا کہ مجکو تعبیر اوپر زمین ڈالنے کی اور زمین پکڑ رکھنے کی یہ ہے کہ مقصد میرا زمین پکڑ لینا تھا زمین کو مین نے لیا انشاء اللہ تعالی ہمایون بادشاہ مجھسے ہزیمت پاویگا۔ حضرت جنت آشیانی ہاتھی پر سوار ہوکر دریا سے گذرے اور پرلے پار پہونچے مگر بوجہ بلندی کے اوس کنارے تک نہ پہونچ سکے ناگاہ ایک آدمی پہونچا اور ہاتھ اونکا پکڑ کے اوپر کھینچا بادشاہ نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اور کون ہے اوس نے کہا کہ میرا نام شمس الدین محمد مولد میری غزنی اور ملازمان مرزا کامران سے ہون جنت آشیانی نے اوس پر مرحمت فرمائی اور کہا کہ خاطر جمع رکھ بانواع نوازش سرفراز ہوگا درین اثنا کہ بادشاہ گھوڑا اپنا پیشکش کیا جنت آشیانی

اوس پر سوار ہوکر متوجہ آگرہ ہوئے اور یہ واقعہ بروز عاشورہ در سنہ اربعہ و اربعین و تسعمائۃ کہ نہصد و چہل و چہار ہوئے ظہور مین آیا تھا جو آگرہ مین پہونچے منزل میر سید رفیع الدین صفوی مین واسطہ صلاح کے مجمع ہوئے جنت آشیانی نے اوس مجلس مین بزبان گہربار فرمایا کہ ہنگام محاربہ کی میدان جنگ مین خود دیکھا ہے کہ جماعت درویشان تاخت کرکے اسپان ہمارے کو مارتی ہے باوجود اسکے شکست مردم برای کہ فوج ہمایون بادشاہ اور افواج شیرشاہ کی درمیان یکدیگر مستعد با جنگ ہوئی اور شیرشاہ بر سر میدان گھوڑے سے فرود آیا دو رکعت نماز ادا کی بعد ازان حضرت سبحانہ تعالی سے التجا کی کہ حق تعالی اگر یہ خواہش خلق فتح ہمایون بادشاہ مین ہے اوسکو فتح دیوے اور جو خیر خلق اللہ کی میری فتح مین ہے تو مجکو نصرت بخش تو فی الحال حقتعالی نے فتح نصیب شیرشاہ کی کی بعد لنگاش آگرہ مین بھی تاب اقامت نلاکر جانب لاہور ہزیمت کی شیرشاہ اونکی تعاقب مین آگرہ مین پہونچا اور جمیع خزاین پر متصرف ہوا اور عقب لشکر بادشاہی کے روانہ ہوا مرزا کامران نے خبر آنے شیرشاہ کی سنکر بجانب کابل متوجہ ہوا اور جنت آشیانی بوجہ اختلاف و نفاق برادران کے حمایت ہند سے مایوس ہوکر بجانب سندھ نہضت فرمائی اور یہ واقعات مفصل احوال جنت آشیانی کا ابو الفضل نے اکبرنامہ مین لکھا ہے اور مشروحا درج ہے شیرشاہ بدریای چناب پہونچکر ایک جماعت سپاہ سے اپنی جانب کے اور آپ طرف بہیرہ کے روانہ ہوا اور تھوڑی سی فوج طرف ملتان کے اور سندھ کی روانہ کی اور سلطنت ہند کی تمام و کمال پر متصرف ہوا درین اثنا اسمعیل خان ناغر کی کبت بہیٹ لوگ اور چارن اور میراسی وغیرہ جو کہ قوم ناغرون کی ہین وہ پڑھتی ہین بلکہ اس لڑائی کا حال مضمون کبت سے اور اونکی زبانی بارہا سنا گیا ہے کہ جو کہ لڑائی قوم ناغرونسی اور بابر بادشاہ سے بمقام قصبہ سرسی کے واقع ہوئی ہے اس لڑائی کی کبت اور گیت وہ لوگ روبرو قوم ناغرونکی پڑھا کرتے ہینگے بارہا بندہ فقیر مصنف نے سنا ہیگا اونکی زبانی سے درین اثنا اسمعیل خان ناغر و غازی خان و فتح خان بلوچ کہ سرداران طائفہ تھے آئے کہ شیرشاہ کی ملازمت کری شیرشاہ نے چاہا کہ درمیان حد ہندوستان اور کابل کے قلعہ بنا دے اور ایک جماعت لشکر سے وہان متعین کرے تا راہ آمد و رفت مغل بند ہو جاوے بعد از تفحص بسیار بساعت سعید بنای قلعہ ڈالی اور خواص خان اور ہیبت خانکو با پنجاہ ہزار سوار وہان چھوڑ کر بصوب آگرہ نہضت فرمائی کہتے ہین کہ شیرشاہ ولایت رہتاس مین گیا اور آدم بطلب سرداران قوم گکھر کے بہیجا کہ اگر ملازمت کرین وہ جماعت غرور جمعیت سے چند دستہ پیکان اور دو بچہ شیر کو بطریق پیشکش بہیجے یہ اشارت تھی کہ ہم سپاہی ہین ہمسے سوای تیر و پیکان کے نہ آویگا شیرشاہ اس بات سے آشفتہ ہوا اور بر سر اونکے پہونچا اور یہ کلام اونکو کہا کہ انشاء اللہ ایسی میخ اوپر سینہ تمہارے مارونگا کہ تا قیامت کوئی نکال نسکیگا پس قلعہ رہتاس بنا کیا تودر قوم کھتری کو باز بسیار سر اہتمام عمارت قلعہ کے تعین کیا او جو دنے آگرہ کیطرف توجہ فرمائی گکھران نے درمیان خود قسم کھائی اور تاکید کری کہ کوئی آدمی مزدوری عمارت قلعہ نجاوے اور جو کوئی جاوے جلا وطن کیا جاوے گا تودر کھتری مذکور نے ہر چند سعی کی لیکن مزدور پیدا نہوا مدت تک کار عمارت بند رہا تو تودر نے یہ حال شیرشاہ پر عرض کیا اور حکم فرمایا کہ مین تجکو مرد کاردان اور نجیب اور عاقل سمجھکر درمیان ایسی مردمان کے اس خدمت کو دیدہ و دانستہ سپرد کیا تھا اب معلوم ہوا کہ تجسے یہ کام سربراہ نہوگا زر کو تو دوست رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ کام باختتام نہ پہونچے کہ زر خرچ کرنے مین دریغ نرکھ جو زر خرچ ہوگا میری سرکار سے ہوگا جو فرمان اعتراض کا تودر کے پاس پہونچا۔ روز اول یک سنگ بیک اشرفی مقرر کیا جو کوئی ایک پتھر لاتا ایک اشرفی پاتا جو گکھران نے یہ بات سنی لاچار بطمع زر چندان غلو کیا کہ بیان مین نہ آوے اور کثرت مزدوران سے فی روپیہ ایک پتھر ہو گیا بعد چندے ایک پتھر دس تنکہ کو ہوا یہان تک کہ پتھر نہایت ارزان ہو گیا اور قلعہ اخراج زر کثیر سے باتمام پہونچا جبکہ محاسبان خرچ و حساب کیا ساتھ زر کے وہ قلعہ برابر تیار ہوا تھا شیرشاہ نے اوسکے حسن فراست و اہتمام تودر کے آفرین فرمائی اور ہیبت خان کو وہان چھوڑ کر خود متوجہ آگرہ ہوا جو آگرہ مین سنا کہ خضر خان کہ جانب اونکی سے حکومت بنگالہ پر مقرر تھا

اور سنا کہ دختر سلطان محمود کی حبالہ عقد مین اپنے لایا ہے اور با مردم بطریق سلاطین سلوک کرتا تھا
شیرشاہ نے علاج واقعہ کا پیش از وقوع واجب اور لازم جانکر جانب بنگالہ عزیمت کی جو نواحی گڑہی پہونچا خضر خان استقبال
کو آیا شیرشاہ نے فرمایا کہ اوسکو محبوس اور مقید کرو چنانچہ خضر خان کو قید کیا اور جبکہ گوڑ مین پہونچا ولایت بنگالہ کی
باچندکس امرای معتبر کے اپنے جاگیر فرمائی اور قاضی فضیلت کو درمیان مردم قاضی فضیحت کی شہرت رکھتا تھا امین اوس
ولایت کا کیا اور صلاح والسداد فساد اوس ملک کا قبضہ اقتدار مین اوسکے سپرد کی اور خود دہنے جانب اگرہ نہضت
فرمائی اور سال ستہ و اربعین و تسعمائۃ کہ نہصد و چہل و شش ہوتے ہین بعزیمت تسخیر گوالیار و ولایت مالوہ حرکت مین آیا
جبکہ گوالیار مین پہونچا سادات شجاول خان سے کہ امرای کبار شیرشاہ سے تھا اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ رکھتا تھا اور ابو القاسم
گماشتہای حضرت جنت آشیانی سے اندر قلعہ کے متحصن تھا جو شیرشاہ گوالیار مین آیا ابو القاسم بیگ نے ساعت سعید اور بقول
و پیمان کے برآمد ہو کر ملازمت کری اور کلید قلعہ کی سپرد کری شیرشاہ نے بعد از فتح گوالیار جانب مالوہ عزیمت کری جو مالوہ مین
پہونچا ملو خان حاکم مالوہ کہ نوکران سلاطین وہان کا ہی تھا از روی جمعیت و کثرت سپاہ و خزانہ کے خود کو داود شاہ خطاب
کیا تھا اور سکہ اور خطبہ بنام خود جاری کیا تھا جو خبر آنے شیرشاہ کی سنی لوای سلطنت اوٹھا کر بے طلب اور بے صلح ایلغار
کر کے در نواحی سارنگ پور علی الصباح اوپر بارگاہ شیرشاہ کی آیا اور دعا ایستادہ ہو کر کہین شیرشاہ نے اوسکے آنے سے تعجب کیا
اور اوسکو یہ امر خوش آیا اور اپنی پاس بلوایا اور بعد ملاقات کے دلاسا بہت کی اور پوچھا کہ ڈیرہ تمہارا کہان ہے اوسنے عرض
کیا کہ حضرت کے قدمون مین — شیرشاہ کو یہ تقریر اوسکی خوش آئی اور فرمایا کہ جو ڈیرہ و سایبان خاصہ زربفت ہون وہ ملو خان
کو طیار کرو اور جو مالوہ بتصرف شیرشاہ آیا حکم فرمایا کہ عوض جاگیر مالوہ کے سرکار مارہرہ تمکو عنایت کی تمکو چاہیے کہ فرزندان خود کو وہان بھیج
اور خود خدمتمین ہماری حاضر رہو ملو خان نے مردم اپنی نکال کر در باین شہر و اردوی شیرشاہ باغین فرود آیا نبابر واہمہ کہ بذات ملو خان
غائب ہوئی جاناکہ خود کو کنارہ مین کہینچے اور لشکر سے فرار کری خبر اسکی شیرشاہ کو پہونچی فرمایا کہ بغیر طلب میرے وہ یہان پر آیا ہے کہا کہ جو بغیر طلب
وہ میری آیا ہے مناسب نہین کہ اوسکو قید کرون اختیار اوسکو ہے اگر ملازمت کری تو مرتبہ امیر الامرا کو ملیجایگا ورنہ اوسکو اختیار ہے
مگر مروت تقاضا نہین کری کہ ملو خان آدہی راتکو اردو سے برآمد ہو کر فرار ہوا علی الصباح جو شیرشاہ دربار عام مین آیا یہ خبر جناب
فضائل مآب شیخ عبد الحی ابن شیخ جمال کنبو دہلوی برادر خود گدائی کنبو کو توجہ کری اس مصرع کو بدیہہ پڑہا **مصرعہ** ملو غلام
گیدی باباچہ کرد دیدی + **در جواب کہا** قوبیت مرتضی رالاخبری عبیدی + شیرشاہ نے ایک جمع کو تعاقب ملو خان تعین کیا
مگر اوس تک نہ پہونچ سکی پھر کر چلی آئی سرکار سنوا اس بجاگیر باجاجیخان مرحمت فرمائی او سکو شجاعتخان مالوہ مین چھوڑ کر خود
متوجہ قلعہ رنتھنبور رہوا اور ملو خان جمعیت فراہم کر کے مالوہ مین آیا اور اوسنے جنگ عظیم کی مگر کچہہ کام نکر سکا ہزیمت بر رد
لایا حاجی خان اور شجاعت خان نے اس حقیقت کو معروض رکھا بعد پہونچنے فتح نامہ کے حاجیخان کو ملازمت مین طلب
کیا اور مالوہ کا انتظام شجاعت خان کو دیا او جبکہ لشکر نواحی رنتھنبور مین پہونچا گماشتہای سلطان محمود خلجی کو بوعدہ
وعہد تسلی کر کے قلعہ سے فرود لائے اور قلعہ پر متصرف ہوا بعد از سامان و سرانجام اوس ولایت کی خاطر جمع کر
اور وہان سے مراجعت اگرہ کو کی اور ایک سال تمام اگرہ مین سرانجام ملک و ولایت ہندوستان کی کی اور ہیبتخان
حاکم پنجاب کو حکم بہیجا کہ ملتان کو تصرف بلوچان کی سے نکال کر خود متصرف ہو ہیبت خان بموجب حکم بسر فتح خان کے
گیا اور بعد از تلاقی طرفین جنگ عظیم کی فتح خان نے شکست پائی ملتان بتصرف ہیبت خان کے آیا جو فتحنامہ پاس

شیرشاہ کے پہونچا اوسکی رعایت واجب جانکر خطاب اعظم ہمایون مرحمت فرمایا اور سنہ نہصد و پنجاہ مین سنا کہ پورنمل
ولد رای سلہدی پوربیہ طایفہ راجپوت کہ باوث سونی در نواحی قلعہ رایسین کے علم البغاوت کا بلند کیا ہی اور چند ہزار عورات
قوم مسلمان کو نواحی چندیری وغیرہ سے بدست لایا ہی اور داخل حرم خانہ خود کیا اور بعض کو بنردبازی و رقاصی سکہلاتا ہی اور اکثر
پرگنات اوس نواحی کو متصرف ہوا ہی کہ شیرشاہ کو بعد از استماع اس خبر کے رگ حمیت بادشاہانہ جوش مین آئی اور
ہمت عالی بہ تسخیر و تخریب قلعہ رایسین مقرر کر کے اوسطرف کو کوچ کیا پس از قطع منازل قلعہ رایسین کو مرکز دایرہ محاصرہ
کیا جب مدت محاصرہ کی طول ہوئی پورنمل سخن صلح درمیان لایا شیرشاہ نے بھی عہد کیا اور سوگند درمیان لایا کہ اوسکو
کچہہ ضرر مال اور جان کا نہ پہونچا دیگا اس سوگند سے پورنمل دلجمع ہو کر مع عیال و اطفال و چار ہزار راجپوتان ناجی کے قلعہ سے
باہر نکلا اوس وقت علمای دین خصوصا عالم العلمای امیر سید رفیع الدین صفوی نے باوجود عہد و پیمان کے پورنمل کے
قتل کا فتوی دیا شیرشاہ نے تمام لشکر اپنا آراستہ کر کے پورنمل کا محاصرہ کیا پورنمل اس حال سے واقف ہو کر دل بمرگ رکہکر
بمحاربہ پیش آیا اور ایسا کام کیا کہ یادگار روزگار رہا جب کوئی کام پیش نجا سکا تو زنان اور فرزندان کو تہ تیغ کیا اور
ایسا جوہر کیا کہ کبہی زمانہ مین کسو راجہ سے نہوا ہوگا دو پہر دن تک یہ ہی معرکہ رہا اور وہ جماعت تمام معدوم ہوی کہ اونمین
کوئی زندہ نرہا صرف دو کس زندہ رہے تھے ایک دختر پورنمل کی باقی رہی شیرشاہ نے اوس دختر کو حوالہ قاصدان کیا
کہ تعلیم رقاصی سکہا کر دربدر پہراوین اور طفل دیگر کو بازیگران کو بخشا یہ عمل واسطے ثواب بنی کے ہوا کیونکہ اول اوس سے یہ حرکت
ظاہر ہوئی تھی در جواب اوسکی اسطرف سے بھی لازم آیا اور بعد اس فتح کے مستقر سریر خلافت مراجعت فرمائی اور چند ماہ اگرہ
مین قیام کیا پھر بعد گذرنے برسات کے سامان سپاہ بخوبی کر کے جانب ماروار قصد کیا اور ہر منزل مین گرد لشکر کے
بخوبی ہوشیاری رکہتا تھا جب بزمین ریگستان پہونچا وہان قلعہ اور خندق بنانا بہت مشکل جانکر افکر صائب
و رای رزین و اندیشہ درست فرمایا تا جو الہاکو پر ریگ سے کر کر ہمراہ لشکر رکہین **نقل ہے** کہ جب بزمین ریگستان مین
بنانا قلعہ کا مشکل معلوم ہوا شیرشاہ متفکر ہو کر بار عام سے اوٹھکر اندر گیا دختر زادہ شیرشاہ کہ بعمر ہفت سالہ
تھا بازی کنان شیرشاہ کے پاس آیا اور سبب دلگیری کا پوچھا شیرشاہ نے حقیقت بیان کی اوس طفل نے
از روی فراست کے کہا کہ جوالہا و چرم ہاے پر ریگ سے قلعہ بنانا چاہیے شیرشاہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور اوسکی سر و چشم پر بوسہ دیا اور محل سے برآمد ہو کر بموجب اوسکے حکم جاری کیا تا آنکہ اسطرح کوچ کرتا ہوا سر
رای مال دیو حاکم جودہ پور پہونچا اور اودہر سے حاکم ناگور مع پچاس ہزار سوار کے آکر بمقابلہ آرا ہوا اور ایک ماہ
تک اوسطرح معرکہ رہا آخر الامر شیرشاہ نے بمضمون حدیث شریف الحرب خدعۃ کے جانب امرای مال دیو کے چند
خطوط بنام خود لکہہ کر ایک قاصد کے ہاتہہ اوس طرح سے روانہ کیے کہ وہ خط راستہ مین سے پاس مال دیو کے
پہونچ گئے مضمون خطوط یہ تہا کہ بوقت جنگ تم نشست دیکر بہاگ جاوین گے فتح جانب ہماری سے متصور کر کے
بعض پرگنات اجمیر حوالہ ہمارے کرین جو مالدیو مضمون خطوط سے واقف ہوا امرایان اپنی سے اندیشہ کر کے
بہاگ گیا گویا و چینا کہ امرای کبار مالدیو سے تہی ہر چند اونہون نے کہا کہ یہ بات مکر و بناوٹ شیرشاہ کی ہے لیکن مالدیو نے قبول نکیا
لاچار گویا و چینا نے اوس سے علحدگی کر کے ارادہ جنگ کا مصمم کیا اور آٹہہ ہزار سوار کے ساتہہ بمقابلہ پیش آیا اور
ارادہ شبخون کا کیا جو طالع مساعد اور دولت ہمون اوس بادشاہ معدلت دستگاہ کی تہی شیرشاہ اس بات سے

خبردار ہو گیا اور عیسی خان سے صلاح کی کہ بہتر یہ ہے کہ شام تک لشکر اسیجگہہ رہے کیونکہ جاسوسان گویا وجینیا کے لشکر مین رہینگے جب شام ہو تو جاسوسان گویا وجینیا کو یہ خبر پہونچا وینگے کہ ڈیرہ جسجگہہ دن کو تھا اور وہین اب ہے اور ہم بعد شام کے دو تین کوس کوچ کر کے جا ہی دیگر فرود آوینگے تا ارادہ شبخون اونکا کارگر نہو آخرش ایسا ہی کیا جب راجپوت بارادۂ شبخون آئی رکتے بجوال کر تمام رات کوہستان مین پھرتے رہے قریب صبح صادق کے یہ ہر دو سردار مع پانچہزار سوار راجپوت بمقابلہ شیرشاہ کے پہونچے اور محاربہ عظیم واقع ہوا یہانتک کہ نیزہ اور شمشیر سے گذر کے نوبت بخنجر و بچہوا اور کٹار پہونچی اور راجپوتون نے وہ کام مردانگی و شجاعت کا کیا کہ گھوڑونسے جدا ہو کر نوبت بہ کشتی پہنچی آخرش شیرشاہ نے بالشکر خود فوج کفار کو حلقہ کیا اور تیرباران شروع کیا جس سے اکثر راجپوت بقتل پہنچے اور تو پابھی کشتہ ہوا اور جماعہ کثیر افغانان سے بھی قریب دو ہزار کے بمرتبہ شہادت فایز ہوئی شیرشاہ بعد اس فتح کے سجدات شکر بجالایا اور بسیار زر بمردم فقرا و محتاجون کو تقسیم کیا او غلبہ جنگ راجپوتونکا دیکھکر اپنے مقربونسے کہا کہ مینے بطمع پارہ جوار کے ملک دلی کو ہاتھ سے دیا تھا بعد از جنگ عادل خان پسر کلان اوسکا رخصت سیر قلعہ رنتھنبور کے کہ حوالہ اوسکے تھا درخواست کر کے اوسطرف گیا کہ سامان کر کے خدمت مین پہونچے اور شیرشاہ وہان سے بجانب قلعہ کالنجر کہ محکم ترین قلاع ہندوستان کا ہے نہضت فرما ہوا راجہ کالنجر کا قلعہ مین متحصن ہوا شیرشاہ نے قلعہ کو قطب وار درمیان لیا اور واسطے بنائے نقب اور ساباط اور سرکوب اور مورچل کے مشغول ہوا جو ساباط وغیرہ تقلعہ پہونچی شیرشاہ نے اطراف سے سپاہ تعین کر محاربہ کیا اور جسجگہہ کہ خود تھا وہان سے حقہ ہای باروت و تفنگ باندرون قلعہ ڈالتے تھے اتفاقاً ایک حقہ بارود کا دیوار قلعہ سے جا پہونچا اور برگشتہ و شکستہ ہو کر درمیان حقہ ہای کے آ گرا فوراً بارودخانہ مین آگ لگ گئی اوس جا پر شیرشاہ اور شیخ خلیل اور مولانا نظام و دریا خان ایک جگہہ کھڑے تھے کہ آتش حقہا کی اونکو پہنچی اور فرصت گریخت ندی ہر سہ کس ایک جگہہ جل گئے شیرشاہ کی اپنی اوس حالت مین مرحل پہونچا یا اور سوزش سوختگی آتش سے ہر لحظہ فریاد کرتا تھا اور لشکر کو جنگ پر ترغیب دیتا تھا اور مقربان خود کو بتاکید و اہتمام قلعہ کشائی بھیجتا تھا جو روز نماز دیگر پہونچا قلعہ مفتوح ہوا اور سپاہ خون آشام اسلام قلعہ مین پہنچی شیرشاہ نے جو خبر فتح قلعہ اور بانگ نماز کی سنی کہا الحمد للہ یہی آرزو رکھتا تھا و جان بجان آفرین سپرد کیا انا للہ وانا الیہ راجعون وقوع اس واقعہ کا بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۹۵۲ہجری مین ہوا چنانچہ اس قطعہ سے مفہوم ہوتا ہے قطعہ

شیرشاہ آنکہ از مہابت او * شیر و بز آب را بہم میخورد * چونکہ رفت از جہان بدار البقا * گفت تاریخ او ز آتش مرد *

کسو فاضل نے تاریخ اوس پادشاہ عدالت پناہ کی لفظ آتش مردہ مین نکالی ہے ۹۵۲ پانزدہ سال با مارت و امرائی در دربار بسر لیگیا اور پنج سال فرمان روائی ہندوستان کی کری اور اس امر عظیم کو اسطرح انجام دیتا تھا کہ کسی بادشاہ کا ایسا انتظام نتھا اور خصائل پسندیدہ اوسکی ایسی تھین کہ بیان نہین ہو سکتا ہے از انجملہ شہر دہلی کہ خراب جابجا آباد تھا اور خلایق بنا بر آب محنت کرتی تھی نزدیک تقلعہ دین پناہ کہ جنت آشیانی ہمایون بادشاہ نے بنیاد رکھی تھی وہان شہر آباد کیا تھا اگرچہ سلاطین سابق نے چند جا منتقل کیا تھا اوسجگہہ وضع ایسی بمحلہ واقع ہوا اور جو حضرت جنت آشیانی مرتبہ دوم ہندوستان مین تشریف لائے لطافت ہوائے دہلی ملاحظہ کر کر کہتے تھے کہ جسوقت مزارات متبرکہ دہلی کی سیر کرتا ہون تو مجکو یہان پر مرنے کی آرزو ہوتی ہے ویسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ فرشتہ صفات یعنی شیرشاہ چاہتا تھا کہ بنگالہ سے اور سنار گام کہ اقصائے ممالک شرقیہ مذکور ہے تا آب سند کہ نیلاب مشہور ہے اور ایکہزار اور پانصد کروہ راہ ہے ہر کروہ پر سرائے تعمیر کرائی چاہ اور مسجد خشت پختہ اور گچ کی اوسجگہہ بنائی اور امام و جاروب کش تعین فرمائے اور ہر یک کو وظیفہ مقرر فرمایا اور ایک دروازہ دیگر بجہت ہنود وان مقرر کیا تھا کہ تیار

نقل ہے کہ وقت نزع آہ حسرت ناک برلایا اور چند مرتبہ تاسف کیا غازی محل اور بعض مقربان نے عرض کیا کہ اندک عرصہ مین سلطنت مالی و ملکی اور سپاہ اور رعیت اور سامان اور سرانجام اور اختراعات غیر مکرر جو آپسے بوقوع آئی کوئی سلاطین ماضی سے ایسا نہوا یہ تاسف اور حسرت کس سبب سے ہے جواب دیا اور تضرع اور زاری بسیار کی اور کہا ہیچ کہتے ہو مگر مین چار آرزو دلمین رکھتا ہون کہ انجام نہ پہونچا اور وہ تمنا اب بہ گور مین لیجاتا ہون التماس کیا وہ کیا ہے جواب دیا کہ ایک وہ ہے میرا یہ ارادہ تھا کہ ولایت روہ کو اوسجگہہ سے ویران کر کے نیلاب سے تا دامن کوہ نندنہ تا لاہور تا سوالک آباد ان کرون تا آئندہ سے مغل کے واقف ہین اور نہو کہ کوئی کابل سے ہند مین آوے اور میداران کوہ تیز رو ہون اور پامال ہوین دوسری یہ ہے کہ چاہتا تھا کہ لاہور کو ویران کرون تا ایسا شہر عظیم در آمد غنیم مین نرہے کہ مجبر پاپہونچے اور تسخیر کر لیوے اور سکی سامان نکرسکے تیسری وہ ارادہ تھا کہ راہ مکہ شریف مین پچاس جہاز آراستہ کرون اور اشرع کی اونکو اسحکام دون کہ باد طوفان سے ضرر نہو خلایق فراغت سے آمد و رفت کرتی رہے چہارم یہ خاطر مین تھا کہ مقبرہ سلطان ابراہیم لودی کا پانی پت مین تیار کراون مگر اینشرط پر کہ برابر اوسکی مقبرہ دوسرا ہووے یعنی دیگر سلاطین قوم جنکو شہادت پہونچا کے برابر مین بنا کرون اور ان ہر دو کو ایسا بنواؤن کہ دوست و دشمن آفرین کرین اور قیامت تک نام میرا رہے اور یہ ارادہ تھا کہ ملک ہندمین نمیداران قوم افغانہا ہائے کرون اور سوا اس قوم کے دیگر قوم پر قسم ہتھیار کے نرکھون تاکہ قوم دیگر ارادہ جنگ کا نکرے ان آرزوؤن مین سے ایک بھی حاصل نہوئی اس حسرتکو بگور لیجاتا ہون اور ہر سرائے مین دو گھوڑے بطور ڈاک چوکی کے چھوڑے تھے کہ ہر روز خبر اگرہ و نیلاب و دیگر اقصای ممالک بنگالہ کی ہر دم پاس پہونچتی رہے اور اوس راہ مین ہر دو جانب درختان میوہ دار انبہ و کہرنی وغیرہ لگائے تھے تا خلایق بفراغت آسودہ حال آمد رفت رکھے اور اسطرح اگر دسی ہر کوس پر سرائے اور مسجد بنا کری تھی اور امنیت راہ کی اس مرتبہ تھی کہ اگر کوئی زر بسیار بسیار اپنے ہمراہ رکھتا اور جنگل مین سوتا تو حاجت پاسبان کی نتھی اور دزدی اور رہزنی اوسکی زمانہ مین بالکل مسدود ہو گئی تھی اور جو کوئی گنواران سے خنجر اور شمشیر رکھتا تھا گنہگار ہوتا دست تعدی ظالمان ہند کا کوتاہ ہوا تھا اور بکمال ہمت ملوکانہ سے راہ مکہ معظمہ مین بھی سرائے آبادان کی تھین تا خلایق بفراغت آمد رفت رکھے اور اختراعات عجیب اور غریب اکثر اوقات اوس سے بظہور پہنچے اور سپاہی کو در حضور اپنے طلب کر کے بقدر حوصلہ وظیفہ مقرر کرتا تھا اور کوئی امرائے عظیم سے سپاہی کو کچھ ضرر نتھا کہ حق سپاہی و پیادہ کو بند کرے اور جو کوئی ولایت افغانستان سے آتا تھا اور جو کچھ اول روز اوسپر عنایت ہوتی اوسطرح وظیفہ اوسکا مدام مقرر ہوتا اور اگر وہ رہنا شہر کا نہ چاہتا تو بموجب مقرر اول سال بسال اوسکے مکان پر ولایت میں افغانستان کے پہونچتا تھا نقل ہے کہ اگر کوئی پٹھان کسیجگہہ سے آتا تھا اور جو کوئی اوسکو مجلس عالی شیرشاہ مین کہتا کہ تم کون پٹھان ہو جب یہ سخن بسمع شریف شیرشاہ پہونچتی بسیار رنجیدہ اور دلگیر ہوتا اور کہتا کہ ایسا کیون کہا اگر اوسنے خود کو پٹھان کہا تو پھر رد بدل کرنا کہ کون پٹھان ہو اور کون خیل سے ہو تو یہ بات فضول ہے کیونکہ اپنی قوم ہے اوسکو بیگانہ سمجھا گیا جسوقت کہ افغان کہا بس پٹھان ایک ہی ہے اور درگاہ حقتعالی سے حضرت رسول اللہ کو یہ ہی ایک حرف پٹھان کا وحی جبرئیل لایا ہے پس لفظ پٹھان مین فرق کرنا اور یک جدیکو جدائی کرنا عین حماقت ہے اسکی سلطنت مین بالکل ہر قوم مین فرق نتھا کہ یہ ہندی ہے یا سرہندی و با غور غستی ہے سبکو ایک نظر سے دیکھتا تھا اور سبکو برادران خود تصور کرتا کل مومن اخوۃ اور نفاق سبکی دلسے دور کر دیا تھا ایسی ایسی نیک نیتی سے ہندوستان پر متصرف ہوا تھا اور ہمہ اوقات بانتظام سلطنت یا رفاہ خلق مصروف رہتا و ملک ہند کو بقدر اپنی مین لا کر مغل کو ہندسے بدر کیا اور ہندمین کچھ قبضہ مغل نہ رہا بجہت نفاق و حسد برادرانہ قوم کے آگیا تھا سرنو سے نکال لیا اور روش داغ کی کہ زمان تسخیر ماضی معمول تھی بعد از ان بھی بعضی سلاطین مین بعمل آئی اور ہندوستان مین سلطان علاؤالدین خلجی پیدا کی تھی اور شیرشاہ نے بھی سلطنت اپنی مین تازہ و ظاہر کی اور بیداغ سپاہی کو کچھ ندیتا تھا اور آخر مین تاسف بہت کیا کہ نماز شام کو سلطنت پہونچا مین یعنی سپرد

و ہمہ اوقات خود بکار خلق مصروف رہتا اور ترتیب خدم وحشم میں یگانہ آفاق تھا اور جملہ خانہ زادان و متعلقان کو جو بدرجہ امارت پہونچاتا اور اقصاے ممالکت ماہی اونکی حوالہ کرتا از انجملہ خواص خان ولد سکھا کو مرتبہ بلند پہونچایا اور بخطاب مسند عالی سرفراز کیا اور اوصاف خواص خان بہت ہیں بباعث طول نہ لکھا گیا اور ہر ایک کام مملکت اور اوقات خلایق میں نظیر ثانی نرکھتا تھا سخاوت میں رشک حاتم طائی اور قوت میں رشک رستم تھا اور فقرا اور مساکین کو پارچہ دیتا تھا اور ہر جمعہ کو حلوا القصہ تھا اور اکثر ایسا ہوتا کہ خود حلوای طبق ہاتہ میں لیکر فقرا و مساکین کو کھلاتا اور خدمت کرتا اور ہمیشہ چند ہزار فقیر ملنگ اور لنگوٹ بند اور جوگی و سناسی ہمراہ اوسکی رہتے اور روزینہ طعام وغیرہ سرکار سے پاتے کہتے ہیں جبکہ جانب کشمیر گیا تھا تو وہان بکثرت برف سے ہیزم بہم نہ پہونچی کہ حلوا پکایا جاوے اور فقرا گرسنہ منتظر حلوا تھے اتفاقا اوسی روز خاصہ اور تمل بنگالہ سے آیا تھا اور ریشمی پارچہ توده ہو رہا تھا جب یہ بات خواص خان کو معلوم ہوئی کہ فقیر بھوکھے ہیں بے اختیار محل سے باہر آیا اور حکم دیا تو پارچہ کو تیل سے ترکر کر جلادین اور حلوا طیار کرین غرضکہ اوس ریشمی پارچہ کو بجاے ہیزم تیل چنبیلی خوشبو میں ترکر کے جلایا اور حلوا طیار کیا کہتے ہیں کہ اوس شب تاریکی میں سردی میں تمام شب خدمت فقرا کرتا رہا اور فقرا کو تقسیم کیا اور ہر سال ایک لاکھ روپیہ در وجہ سالیانہ مستحقان گوشہ نشینان ممالک کا مقرر تھا اور چند ہزار کس زنان بیوہ سے یومیہ پاتی تعین اور ہر سال چند ہزار مردمانکو کمبل و پارچہ تقسیم کرتا تھا غرضکہ تا ایام حیات خواص خان اس طریق خیر سے منحرف نہوا اور عبادت بحساب یگانہ زمانہ تھا کہتے ہیں کہ جسوقت عادل خان کو ہمراہ لیکر بعزیمت جنگ اسلام شاہ روانہ ہوا اور ارادہ کیا کہ شب اگرہ میں پہونچکر اسلام شاہ کو قتل کرین جب خواص خان سیکری پہونچا شب برات تھی خواص خان بجہت ملازمت شیخ سلیم گیا اتفاقا شیخ نماز میں مشغول تھے خواص خان بھی تمام شب نماز میں مصروف رہا جب صبح ہوئی معاملہ عادل خان برہم ہو گیا اسلام شاہ نے خبر پاکر باستعداد خود کوشش کی یعنی ہوشیار ہو گیا اور شجاعت میں اوس مرتبہ تھا کہ جب بار دوم شیر شاہ کو بحضرت جنت آشیانی اتفاق مقابلہ کا ہوا اور مدت مدید بنواحی قنوج کنارہ دریای گنگ فرود آئے تھے جب خواص خان بنگالہ میں تھا شیر شاہ بغیر اوسکی قدم آگے نرکھہ سکتا تھا جب خواص خان اوسطرف سے پہونچا مردانہ وار لشکر بادشاہی پر گرا اور ظفر ہوئی تا نصف عراق وغیرہ تاراج کیا اور علو مرتبہ اور حشمت اور شوکت میں اسقدر تھا کہ زیادہ ازان کوئی نہوا و ملک بدر الدین مرل ساکن سامانے کہ اوس دولت میں بمرتبہ امرائی فایز تھا ۔ نقل ہے کہ ایک روز خواص خان نے مجلس عالی ترتیب کی اور طعام لذیذ بسیار از ہر قسم مہیا کرکے دعوت امرای و خوانین کی کری اور خود بنفس نفیس اور مجلس میں بانواع بہجت و شادمانی خدمت کرتا تھا اور جو امرای کہ اسکی برابر کے تھے اور محبت کرتے تھے اونھون نے التماس کری کہ حضرت عالی واسطے خدمت کی نوکر بہت ہیں خود بدولت ایک ساعت مجلس کو قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشین یہ خوشحالی کہ آج بشرہ شریف سے عیان ہے کبھی نتھی کیا سبب ہے بکمال التفات و خوشی فرمایا کہ بلکہ جشن آجکے روز اس سبب سے ہے کہ بادشاہ نے جو عنایت و مرحمت کہ مجھہ پر کی ہے اگر تمام عمر شکرانہ ادا کرون تب بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اگر تمام مال و اسباب اوس شکرانہ میں براہ خدا صرف کرون جایز ہے پوچھا کہ حضرت نے وہ عنایت کیا کیا ہے کہا آج کے روز میں و پیر و مرید ہر دو بخلوت خاص حضرت بادشاہ حاضر تھے بادشاہ نے پیر مرید کو حکم فرمایا کہ جس شخص کو کہ مین حوالہ تیری کرون وہ ہر چند کہ قابل قتل نہو لیکن بالیقین جاننا کہ وہ واسطے قتل کے ہی امید خلاص و زندگی اوسکی منقطع کرکے اوسکو قتل کرنا یہی علامت قتل اوسکی ہے کہ سپرد تیرے کیا جاوے ہر مرید نے قبول کیا بعد ازان بجانب میری متوجہ ہوکر حکم فرمایا کہ خواص خان جس شخص کو کہ سپرد تیرے کیا جاوے ہر چند کہ شرعا قابل قتل ہو لیکن بیقین جاننا کہ میں سر خون اوسکے سے درگذرا اور اوسکو تجھے بخشا مجھکو اختیار ہے پھر اوس سے کچھ باز پرس نہوگی جو شخص سپرد تیری ہو یہی نشان اوسکی برئیت کا ہے میں نے سجدہ کیا اور قبول کیا غرضکہ بادشاہ ظل الہی میں

اگر وہ خدمت جلادی سپرد میری فرماتی کیا چارہ تھا لاچار قبول کرتا لیکن ہزار شکر کہ خدمت جان بخشی مجھکو مرحمت فرمائی اور یہ کمال مرحمت بادشاہ کی تھی کہ یہ خدمت میری حوالہ فرمائی یہ مجلس بشکرانہ اس عنایت بادشاہی کی ترتیب دی ہے غرض کہ درجہ خواص خان جو اوس مرتبہ تک پہونچا تھا اوسکی نیت صادق کا سبب تھا کہ بدرجہ شہادت فایز ہوا دیگر از انجملہ کہ حاجی خان بڑا تھا اور حشمت اور شوکت مقابل خواص خان کے تھا اور خواہر خواص خان اوسکی ساتھہ منکوح تھی اس سبب سے داخل خانہ زادان ہوکر شہرت پائی اور بمرتبہ اعلی منصب پنجاہ و دو ہزاری پہونچا تھا چند مدت بایالت پنجاب متعلق رہا جو کارنامہ کہ حاجی خان سے بجنگ رانا اودیسنگہ میں بظہور آئی انہیں سے شمس ہین چند وہ واسطے بجہت یادگاری قلمی ہوتا ہے واضح ہو کہ بعد اسلام شاہ کے جو تفرقہ تمام بسلسلہ سوریہ واقع ہوا اور جنت آشیانی محمد ہمایون بادشاہ بدیار ہند تشریف لائی اور پنجاب پر قبضہ کیا حاجی خان نے بہتری اپنی ملازمت میں ندیکھکر چاہا کہ طرف گجرات کی جاوے اس ارادہ پر مع دس ہزار آدمی سوار و پیادہ براہ قلعہ رنتھنبور روانہ ہوا بموجب ولایت رانا اودیسنگہ حاکم چیتور پہونچا رانا مذکور بغرور جمعیت و طمع غارت مال و اسباب حاجی خان معہ فوج ہزار سوار کے نواحی جودہ پور میں مقابلہ آرا ہوا جب یہ خبر حاجیخان کو پہونچی ایک سردار اپنا پاس رانا کی بھیجا اور کہا کہ ہم مسافر ہیں اور اہل و عیال ہمراہ اور وطن سے جدا ہوکر مسافرت اختیار کی ہے راہ روکنے سے کیا فایدہ بلکہ وقت مدد ہے رانا نے یہ بات سنکر جواب دیا کہ رای کلان پاتر کہ سر آمد جملہ حرمہای تمہاری ہے اور در حسن جمال بی نظیر و در رقص و اصوات بیغرت ماہ اوسکو اور فیل باسم بہچوہ جو کہ سواری تمہاری کا ہے اوسکو اور دس لاکھہ روپیہ نقد بطریق پیشکش دو اور جہان چاہو جاؤ حاجیخان یہ بات سنکر ناراض ہوا اور آتش غیرت جوش میں آئی اور جماعہ افغانان کا ردیف نصیحت کو طلب کرکے مشورہ کیا جو اپنے جانکو عزیز جانتا اونھون نے جواب دیا کہ یہ معاملہ سہل ہے اور مردم زردار ہمراہ ہین روپیہ فی الحال حیثیت طلب جمع کرکے دینا چاہیے ۔ اور جو فرقہ کہ ہمت اور شجاعت میں یگانہ آفاق تھا اونھون نے برعکس اوسکے یہ رای دی کہ آخر مرنا ہی اور ہم اہل و عیال ہمراہ رکھتے ہیں اور مسلمان ہین جنگ کرینگے اگر کشتہ ہوئے بشہادت پہونچے اور اگر اونکو مارا تو غازی ہونگے پس کیا اس سے بہتر ہی کہ بروز قیامت شہید دنیا میں مشہور آئین جو اس کافر نے ہمارا راستہ روکا اور ظلم کیا بہر حال ہماری ارادے یہی جو عرض کیا گیا آیندہ مرضی آپکی ۔ حاجی خان نے اونکی رای پر آفرین کی اور کہا کہ جو وہ کافر زر و فیل و متاع طلب کرتا ہی البتہ اوسکو دینگا لیکن حرم محترم جو وہ طلب کرتا ہے یہ بات ناموس کی ہے وتا قیامت جماعت افغانان میں یہ ذکر رہیگا کہ حاجی خان نے ایسا کیا اور ننگ ناموس افغانان خصوصا شیر شاہ کو برباد دی حاجی خان نے یہ بات سمجھکر لاچار ارادہ جنگ کیا اور کہا کہ وکلا ہو رانا کو رخصت کردو اور کہہ دو کہ ایسی چیز طلب کرنا ناجایز تھا اب تمکو چاہیے کہ ہتی جنگ کرو غرضکہ بعد از رخصت مردم رانا حاجیخان نے اپنے مردمان سپاہ کو طلب کرکے کہا کہ جس کسیکو جانا ہو چلا جاؤ اور جو بمرگ راضی ہو رہی بعضی کم ہمت یہ بات سنکر بخیال جان مال فرار ہو گئے کہ اثناء راہ میں اونکو راجپوتان و زمیداران نے مال و اسباب لوٹا اور اونکو ہلاک کیا آخر کو بلا نجا سکے اور بقیہ مردم یکدل و جان ہوکر بجنگ مستعد ہوئے حاجیخان نے بقیہ مردمان دلاور سے پانصد آدمی معتبر و معتمد خود کو اہل و عیال افغانان پر چھوڑ کر کہا کہ اگر معاملہ برعکس ہو تو جمیع عورتوں انکو تہ تیغ کرنا اور ایک زندہ نچھوڑنا اور مابقی دل بمرگ رکھکر مستعد بجنگ ہوئے جب یہ خبر حاجیخان کی جمیع افغانان گروہی تا غرسا کنان مارواڑ خصوص سکنای ملک اناسیبت اس معاملہ کے خبر سنی تو برای تقویت اسلام و پابندی یہ قوم کی جملہ مسلمانان سکنای ملک رانا و نیز موگیر ملک شیخاوتی گرد نواح سے بکمک و امداد حاجیخان کی آئے اور مجاربہ میں اوسکی ہوئے اور رانا بغرور جمعیت و سپاہ حاجیخانکو خیال میں نہ لاکر بارادہ جنگ آیا اور باہم معاملہ ہوا

مسلمانان کلمہ بر زبان لا کر بصف کفار پہونچے اور داد شجاعت دی اور طرفین سے کارنامہای دلاوری ظہور مین آئے نظم
برآمد چپ و راست گرد سیاہ * نہ روئے ہوا ماند روشن نہ ماہ * زمین سر بسر کشتہ و خستہ شد * چو سنگ سیہ خون بر او بستہ شد * ہوا گشتہ رنگ
سیاہ و بنفش * زبس رنگ ہر گونہ گونہ درفش * زبس سر دران پہن دشت او فتاد * نہادی بسر سر کہ پاہی نہاد * تا ایک پہر دن
تک لڑائی رہی اور اسقدر جنگ ہوئی کہ نیزہ و تیر و تفنگ سے گذر کر نوبت بہ چھری کٹاری پہونچی غلبہ راجپوتان اسقدر تھا کہ ایک مسلمان
پر دس دس آدمی زخم مارتے تھے لکھتے ہین کہ اس لڑائی مین ایسا کوئی مسلمان نتھا جو زخمی نہوا ہو اور جسجگہ کہ حاجیخان جنگ کرتا تھا وہان
پانصد آدمی بمرتبہ شہادت پہونچے از انجملہ تین سو آدمی فرقہ نیازی و ناغر سے بھی کہ اتنے مین حاجی خان آئے تھے اور راو دوسے راجپوت فوج آراستہ کر کر
مشغول محاربہ تھے اور طرفین سے مصروف لڑائی تھے کہ ناگاہ بعنایت الٰہی بموجب آیہ کریمہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ - باد فتح و فیروزی
پرچم حاجیخان پر چلی اور رانا اودی سنگھ رو بفرار لایا اس لڑائی مین نو سو آدمی جانب حاجیخان سے شہید ہوئے اور چار ہزار نفر راجپوتان سے کشتہ اور
مقتول ہوے جب سپاہ رانا کی مفرور ہوئی حاجیخان نے گھوڑے سے اوتر کر سجدات شکر ادا کئے بسبب یادتی زخمون کے طاقت تعاقب مفروران کی نہ
تھی اس لئے حاجیخان نے اوسیجگہ مقام کیا اور بعلاج مجروحان و تدفین شہدا مشغول ہوا اور مردم نیازی و ناغر سے جو شخص زندہ رہے تھے شمار اونکا
دو بست کس سلامت کا ہوا اکثر زخمی ہوئے تھے اونکو انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اور دوسرے روز وہان سے کوچ کر کے متوجہ گجرات ہوا اور بملازمت
شیرخان لودی پہونچا اور بعد چند روز کے اوسیجگہ وفات پائی نقل ہے کہ رانا اودی سنگھ بعد شکست پانیکے ہمیشہ حاجی خان کی تعریف کیا کرتا تھا لوگون
نے پوچھا کیا سبب ہے جواب دیا کہ مینے باوجود اسقدر جمعیت کے حاجیخان سے شکست پائی ہے اب اگر حاجیخان مظفر اور منصور نہوگا تو خلقت میری
کم ہمتی پر گمان نکریگی حاصل کلام یہ کارنامہ حاجیخان تاقیامت یادگار رہیگا اور اسی سبب سے نام شیرشاہ کا بھی مشہور ہوگا کہ ایسے ایسے نوکر اوسکے تھے
اور شیرشاہ در حل مشکلات امور رعایت احوال سپاہی و رسوم انجام ملک بیرونی مثل تھا اور علم صرف و نحو مین کامل تھا اکثر اوقات علما و فضلا سے صحبت رکھتا اور رواج احکام
شرعی مین کوشش بہت کرتا اور بہ باتمین علمای دین کے کہنے سے تجاوز نکرتا ایام سلطنت اوسکی ابتدا یازدہم محرم سنہ ۹۴۶ لغایت ہفتدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ شش سال

در ذکر احوال اسلام شاہ بن شیر شاہ سور بن حسن ساکن قصبہ نارول

جب شیرشاہ نے قصبہ کالنجر مین وفات پائی کوئی شاہزادہ موجود نتھا عادلخان پسر کلان قلعہ رنتھنبور مین تھا اور جلال خان پسر دوم قصبہ
ریوان توابع پٹنہ مین تشریف رکھتا تھا جب جلال خان نے خبر فوت پدر خود پائی بسبب قرب بسبیل یلغار کوچ کر کے آٹھہ روز مین کالنجر پہونچا اور
بتاریخ نوزدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ پای قلعہ مذکور بسعی عیسی خان حجاب و امرای نامدار سریر سلطنت ہند پر جلوس فرمایا اور باسلام شاہ مخاطب
ہوا اور عادلخان اپنے بڑے بھائی کو عریضہ لکھا کہ بسبب دوری تمہارے اور نزدیکی اپنے کے جہت تسکین فتنہ و فساد تا آنے تمہارے محافظت لشکر
کرتا ہون غرض میری بجز فرمانبرداری اور اطاعت تمہاری کے اور کچھہ نہین ہے اور کالنجر سے کوچ کر کے متوجہ آگرہ ہوا جب قریب قصبہ کوڑہ کے
پہونچا خواص خان نے جاگیر اپنی سے حاضر ہو کر ملازمت کی اور مجلس جشن از سر نو ترتیب کی اسلام شاہ کو سریر سلطنت پر جلوس کرایا اور خود بھی
بیعت کی اور بعد چندے بمقتضای دنیا داری اور مصلحت وقت عریضہ بجانب شاہزادہ عادلخان لکھا اور اظہار بندگی و اخلاص کر کے تحریک آنیکی کی
عادل خان نے جب مافی الضمیر خواص خان سے آگاہ ہوا خط امرای سلیم شاہ کو کہ قطب خان نایب و عیسی خان نیازی و خواص خان جلوانی کو لکھا کہ برا
اراں جہت ملازمت سلیم شاہ کے تم اس بات مین کیا صلاح دیتے ہو اور ایک خط سلیم شاہ کو لکھا کہ اگر یہ چہار کس میری تسلی کرین بہتر ہے حاضر
ہونگا ورنہ مین جہت ملازمت نہین آسکتا سلیم شاہ نے ہر چہار کس قطب خان و عیسی خان و خواص خان کو روانہ کیا اونہون نے
عہد و پیمان واثق عادل خان کی تسلی کی عادل خان باتفاق امرا متوجہ ملازمت شیرشاہ ہوا بمقام فتح پور سیکری بایکدیگر ملاقی ہوئے
و آثار محبت و برادری طرفین سے ظاہر ہوئے و برفاقت یکدیگر متوجہ آگرہ ہوئے اسلام شاہ نے حکم دیا کہ جب عادل خان حصار آگرہ مین آوے اوسکی

اوسکے ہمراہیان کو اندر نہ آنے دین جب عادل خان قلعہ مین پہونچا ہر چند دربانان نے منع کیا لیکن اوسکے ہمراہیان نے نمانا اور ایک جماعت کثیر اندر
قلعہ کے چلی گئی جب عادل خان مع جمعیت قلعہ مین چلا گیا اور سلیم شاہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہو سکا بالضرورت بملائمت و چاپلوسی پیش آیا
اور کہا کہ مینے ابتک حفاظت و نگاہداشت لشکر کی اب تمکو سونپتا ہون اور ہاتھہ عادل خان کا پکڑ کے تخت پر بٹھایا اور چاپلوسی بہت کی
عادل شاہ چونکہ مرد عیاش و فراغت دوست تھا اوسنے قبول نکیا اور اوٹھہ کر ہاتھہ سلیم شاہ کا پکڑ کے اوسکو تخت پر بٹھلا دیا اور خود سلام
کر کے مبارکباد و تہنیت کی کہی و امرا نے ہر یک لوازم نثار و شادیانہ تقدیم رسانیدہ و بجای مقام خود قرار گرفتند و درین اثنا عیسی خان نے عرض کیا
کہ بیانہ بجاگیر عادل شاہ مقرر ہو کر رخصت فرمانا چاہیے سلیم شاہ نے منظور کیا اور فرمان جاری فرمایا اور عیسی خان اور عادل خان کو ہمراہ کر کے
رخصت فرمایا بعد دو ماہ کے غازی خان محلی کو کہ مقرب سلیم شاہ کا تھا رخصت کیا کہ عادل خان کو جا کر قید کر لو عادل خان یہ خبر سنکر پاس خواص خان
کے کہ میوات مین تھا گیا اور نقض عہد سلیم شاہ سے آگاہ کیا خواص خان یہ خبر سنکر ناراض ہوا اور غازی خان محلی کو طلب کر کے پابجولان قید کیا اور لوای
مخالفت بلند کیا اور امرای اسلام شاہ کو خطوط لکھکر پوشیدہ با خود متفق کر لیا و بالشکر خود متوجہ آگرہ ہوئے اور قطب خان نے عیسی خان سے کہ وقت
عہد و پیمان شریک تھے اس بات سے ناراض ہوئے اور عادل شاہ کو ترغیب آنے کی کرتے اور یہ قرار ہوا کہ بموجب سبقت ہو کہ عادل شاہ داخل
آگرہ ہو جاوے تا کہ مردم ہی جانب سلیم شاہ سے جدا ہو کر عادل شاہ سے متفق ہو جاوین جو کہ خواستہ کردگار نہ تھا کہ عادل شاہ بادشاہ
ہو معاملہ برعکس ہوا یعنے جب عادل شاہ بحوالی فتح پور سیکری پہونچا اوس روز شب برات تھی عادل شاہ جہت ملازمت شیخ سلیم کہ قطب وقت
تھے گیا اور بہ نماز شب برات مین مشغول ہوا اور رات تمام ہو گئی اور وہ وعدہ کہ جو امرای سلیم شاہ سے کیا تھا وفا نہو سکا وقت دو پہر عادل شاہ
نواحی آگرہ پہونچا اسلام شاہ نے طرز آنی عادل خان سے آگاہ ہو کر فتح خان و دیگر امرایان سے کہا کہ اگرچہ مجہہ سے بمقدمہ عادل خان سہو و خطا ہوئی ہے
لیکن خواص خان اور عیسی خان کو مناسب تھا کہ اول مجکو تحریر کرتے تا کہ مین اپنے ارادہ سے باز آتا قطب خان و عیسی خان نے
اضطراب اسلام شاہ دیکھکر کہا کہ خاطر جمع رکھئے اس فتنہ و فساد کو رفع کرنے مین ہم ذمہ دار ہین پس قطب خان و دیگر امرا کو کہ جو در پردہ
عادل خان سے ملے تھے باین بہانہ رخصت کیا کہ پاس عادل خان کے جاوین اور مطلب اسلام شاہ یہ تھا کہ جماعہ امرا کو کہ جو عادل خان سے ملے ہین بہانہ
کر کے خود بقلعہ چنار چلا جاوے اور وہان سے خزینہ لیکر ترتیب سپاہ کر کے عادل خان سے جنگ کرے عیسی خان حجاب نے اسلام شاہ کو اس ارادہ سے
منع کیا اور کہا کہ اگر امرا پر اعتماد نہین ہے تو دس ہزار آدمی خاص معتمد ایام شہزادگی سے تیرے نوکر ہین اور با وجود اس شوکت کے عجب ہے کہ تکیہ بر افضال
خداوندی نکر کے اور جنگ سے ہمت ہار کر یہ چاہتا ہے کہ ہزیمت کرے اور امرای تیرے ہر چند تجھسے مخالف ہین لیکن پھر اونکو بھی دشمن کے پاس
بھیجنا عقل سے بعید ہے مناسب یہ ہے کہ خود مع تمام لشکر کے آراستہ ہو کر میدان جنگ مین کھڑا ہو تا کہ سب کو یہ یقین ہو کہ اسلام شاہ
جنگ پر ثابت قدم ہے یہ بات سنکر اسلام شاہ کو خوش آئی اور قطب خان و بعضے امرا کو کہ نزد عادل خان رخصت کئے تھے واپس بلائے اور اونسے
کہا کہ تمکو پاس دشمن نہین بھیج سکتا ہون کہ شاید تمسے بدی کی راہ سے پیش آوے بعد ازان خود جنگ کو مستعد ہوا اور با ہمدگر بلدہ آگرہ مین
ہر دو صف مقابل ہوئی اور محاربہ عظیم واقع ہوا بتائید ایزدی اسلام شاہ نے فتح پائی اور عادل خان و خواص خان و عیسی خان نیازی نے ہزیمت
پائی بطرف میوات کے روانہ ہوئے اور عادل خان تنہا بجانب پٹنہ گیا یہ حال اوسکا کسیکو معلوم نہ ہوا اور اسلام شاہ نے لشکر بتعاقب عیسی خان و خواص خان
مقرر کیا جو تعاقب کرتے ہوئے فیروز پور واقع میوات مین پہونچی جنگ واقع ہوئی اور شکست لشکر اسلام شاہ پر پڑی اسلام شاہ نے سنکر لشکر دیگر عقب سے
تعین کیا عیسی خان و خواص خان نے تاب نلاکر بجانب کوہ کمایون کے گئے اور اسلام شاہ نے چندے آدمی مثل قطب خان نایب وغیرہ وہان تعین کر کے خود بجانب
قلعہ چنار کہ خزانہ و اموال شیرشاہ کی وہان پر تھا متوجہ ہوا اور وہان پہونچکر ولایت دامن کوہ کو تاخت و تاراج کیا اسوقت اسلام شاہ نے جانب
چنار تشریف رکھتا تھا اوسنے جلال خان جلو اور خداداد برادر ہانسی کو بسبب اتفاق عادل خان کے قتل کیا اور خزینہ نکالکر گوالیار کو بھیجدیا

اور خود مراجعت کرکے آگرہ پہونچا اور قطب خان بسبب ہراس شیر شاہ کے دامن کوہ کمایون سے مفرور ہوکر پاس اعظم ہمایون نیازی کے لاہور
گیا اسلام شاہ نے درباب طلب قطب خان کے فرمان بنام اعظم ہمایون لکھا اعظم ہمایون نے قطب خان کو قید کرکے پاس سلیم شاہ کے بہیجدیا اسلام شاہ
نے قطب خان و شہباز خان کو معہ دوازدہ کس دیگر قلعہ گوالیار مین بہیجکر قید کیا اور فرمان بمراد طلب شجاع علیخان حاکم مالوہ و اعظم ہمایون والی
پنجاب بہیجا شجاع علیخان نے بموجب حکم کے آکر شرف ملازمت حاصل کی اور اعظم ہمایون نے عذر لکھا اور نہ آیا اسلام شاہ کو بسبب اوسکے
خزانہ چنار در ہتاس کی عزیمت کی برادر اعظم ہمایون کہ برکاب شیر شاہ کے تہا بسبب وہم و ہراس کے راستہ سے بہاگ گیا اور اسلام شاہ بخیال اسکے
کہ مبادا فتنہ برپا ہووے مراجعت کرکے دہلی پہونچا اور جہت فراہمی سپاہ حکم دیا شجاع علیخان بھی مالوہ سے بطریق یلغار حاضر ہوا اور باندک مدت
سپاہ فراوان بیرون از شمار جمع ہوئی اسلام شاہ باسپاہ خون آشام متوجہ لاہور ہوا اعظم ہمایون بھی باجمعیت لشکر و خواص خان بمقابلہ و مقاتلہ
پیش آیا طرفین بمقام انبالہ متقابل ہوئے اسلام شاہ مع چند کس از مقربان خود بر پشتہ بلندی جہت ملاحظہ لشکر مخالفان گیا تا کیفیت
و کمیت ہر دو سپاہ معلوم کرے جو نظر بادشاہ کی اوپر لشکر مخالفت کے پڑی دیر تک رہا اور فرمایا کہ یہ ہمت تقاضا نہین کرتی کہ سپاہ باغی کو دیکہکر برابر لشکر
سے پہر جاوین اور حکم کیا کہ لشکر کو خبر پہونچا دین کہ مستعد اور مسلح ہوکر آراستہ ہو جاوین بموجب حکم تمام سپاہ مستعد اور مسلح ہوکر حاضر ہوئی
اور فریقین تمام شب مستعد بملاحظہ یکدیگر کہڑے رہے اوسی شب کو اعظم ہمایون نے خواص خان سے مشورہ کیا اور درباب منصب بادشاہی صلاح کی
چونکہ خواص خان کا یہ ارادہ تہا کہ عادل خان سریر سلطنت پر جلوس کرے قوم نیازیان نے کہا بیت ملک بمیراث نگیرد کسے + تا نزند تیغ دو دستی بسے
خواص خان اس بات سے رنجیدہ خاطر ہوا اور چونکہ اقبال اسلام شاہ کا یاور تہا باہم مخالفان کے رنجش ظاہر ہوئی اور بایکدیگر مناقشہ کرنے لگے جب صبح
ہوئی طرفین سے صفہای جنگ آراستہ ہوئین اور مقابلہ سخت واقع ہوا آتش کارزار مشتعل ہوئی خواص خان نے جنگگاہ سے کنارہ کیا اور طرح دیگر رو داد
ہوا نیازیان نے حقیقت بد عہدی خواص خان دیکہکر حسب المقدور لڑائی مین جانفشانی کی چونکہ طالع اسلام شاہ یاور تہا اور حرام نمکی کا نتیجہ
بد ہوتا ہے ہزیمت بر نیازیان پڑی سعید خان برادر اعظم ہمایون نے با دو کس مسلح بہ بہانہ مبارکباد کے چاہا کہ اس بہانہ سے کار اسلام شاہ کا
تمام کرے جب قریب پہونچا فیلبان نے اوسکو پہچان کر تنبیہ کیا سعید خان مفرور ہوا اور ہزیمت تمام اوپر نیازیان کے پڑی جملہ
اور بہاگ کر جانب دہنکوت گئے اسلام شاہ نے قلعہ رہتاس تک تعاقب کیا اور وہان سے خواجہ ویس سروانی کو باسپاہ
بسیار برسر نیازیان تعین کرکے خود نے جانب آگرہ نہضت فرمائی ایک روز شجاع علیخان بالای قلعہ گوالیار پاس بادشاہ کے جاتا تہا
عثمان نام ایک شخص نے جسکا ہاتہ شجاع علیخان نے بہ سیاست شرعی ایک مقام پر کاٹ ڈالا تہا فرصت پاکر شجاع علیخان کو زخمی کیا
شجاع علیخان باغوای سلیم شاہ بطور اس بات کو گمان کرکے گوالیار سے بہاگا اور مالوہ پہونچا جب یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی تعاقباً روانہ ہوا
اور شجاع علیخان در جنگل بانسوالہ بصلح و صلاح بملازمت سلطان محمود گجراتی گیا اسلام شاہ نے عیسی خان کو بجمعیت بیس ہزار سوار
اوجین مین چہوڑ کر خود جانب مستقر سریر خلافت مراجعت کی یہ واقعہ سنہ ۹۵۴ مین ہوا خواجہ اویس برسر اعظم ہمایون متعین تہا
بنواحی دہنکوت اوس جماعت سے مقابل ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی جسمین خواجہ اویس نے شکست کہائی اور منہزم ہوا اعظم ہمایون نے سرہند تک تعاقب اوسکا
کیا جب یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی سپاہ بسیار جمع کرکے جہت رفع فتنہ و فساد مقرر فرمائی اعظم ہمایون یہ خبر سنکر دہنکوت کو گیا اور بوقت قریب پہونچنے سپاہ
خون آشام اسلام شاہ بمقابلہ پیش آیا بموضع سنبلہ مقابلہ عظیم واقع ہوا اور فرقہ باغیہ نے شکست کہائی و مادر و عیال اعظم ہمایون اسیر ہوئی نیازیان بجانب
کوہستان کشمیر بہاگ گئے اور بپناہ گکہران کی لی اسلام شاہ نے بھی جہت تسکین نائرہ فساد نہضت جانب پنجاب فرمائی اور دو سال تک اتفاق محاربہ با گکہران رہا ایکروز
اسلام شاہ بالای قلعہ مانکوٹ جاتا تہا راستہ مین ایک شخص شمشیر برہنہ در دست بقصد اسلام شاہ آیا اور ارادہ حملہ کیا اسلام شاہ از بسکہ سواری مین
کمال چست و چالاک تہا فوراً جست کرکے اوس شخص کو بغل مین پکڑ لیا اور جہت قتل حکم دیا دولت خان اوجیالہ نے کہ منظور نظر اسلام شاہ تہا عرض کیا

کہ اسی سبب اس امر کا دریافت کرنا چاہئے اسلام شاہ نے حکم دیا کہ اسکو قتل کروانا چاہئے ورنہ بہت آدمی کو خراب کریگا پس اوسکو قتل کیا
مگر شمشیر اوسکی پہچانی گئی کہ خود اسلام شاہ نے اقبال خان کو بخشی تہی جب گکہران مغلوب ہوئے اور طاقت محاربہ نہ رہی اعظم ہمایون
کشمیر مین پہونچا حکام کشمیر نے بخیال اسلام شاہ مقابلہ کیا اور جنگ واقع ہوئی اس لڑائی مین اعظم ہمایون اور سعید خان
و شہباز خان مقتول ہوئے حاکم کشمیر نے سر اونکے کاٹ کر بخدمت اسلام شاہ بہیجی جب اسلام شاہ کو جمیع مہمات پنجاب سے خاطر جمع ہوئی
جانب آگرہ نہضت فرمائی اس اثنا مین مرزا کامران جنت آشیانی سے مفرور ہوکر پاس اسلام شاہ کے آیا لیکن اسلام شاہ نے کچہ سلوک نکیا
جب مرزا کو ارادہ اسلام شاہ پر آگاہی ہوئی کہ اسلام شاہ چاہتا ہے کہ اوسکو قید کرکے کسی قلعہ مین بند کرے فرصت پاکر جانب کوہ سوالک
چلا گیا اسلام شاہ دہلی میں آیا اور چند روز وہان قرار کیا اور قلعہ سلیم گڑہ کو بکنارہ جون آب واقع ہے بمقابل قلعہ دین پناہ کہ حضرت
جنت آشیانی نے بنا کیا تہا بنا کیا اور حکم کیا کہ گرد شہر دہلی کے قلعہ اور تعمیر کرین انہین دنون مین اسلام شاہ کی طبیعت پر حرارت واقع ہوئی
ہفتاد زلو گلو مین لگائین کہ تا خون نے اسی اثنا مین ڈاک چوکی پنجاب سے خبر پہونچی کہ ہمایون بادشاہ کنار آب نیل کے پہونچا اسلام شاہ
اوسی حالت مین زلو ہائے کو ہاتہہ مین لیکر اسپ پر سوار ہوا اور زمین کوس منزل کی اور زلو گلو سے دور کی جبکہ اسلام شاہ منزل
خود سے بعزم پنجاب سوار ہوکر برآمد ہوا نماز شام تک تیس ہزار سوار کہ ہمیشہ اوسکی رکاب مین حاضر رہتے تہے ایک کس شہر مین
نرہا جو کہ دوان کو معہ آتشبازی صحرای پرگنات چین سے لانا جہد تمام رکہتی تہی حکم فرمایا تا پیادہ ہائی رجالہ کی بجای گاؤان ارابہ کہینچین
ہزار دو ہزار پیادون نے کہینچکر بسرعت تمام لکہنؤ مین پہونچائین ہمیشہ شصت ہزار پیادہ ہمرکاب اوسکی حاضر رہتے تہے حضرت جنت آشیانی
نے بہ اختراع اسلام شاہ کی شکر بیشتر سند سے مراجعت کری تہی اسلام شاہ نے قضایا ہی لاہور اور اوس حدود سے خاطر جمع کرکے
معاودت طرف گوالیار کے کی ایک روز نواحی قصبہ اتری شکار کہیلتا تہا جمعی مفسدان باغوای بعضے فتنہ
اندیشان اسلام شاہ سے پہر کر بارادہ غدر مختفی ہوئے اتفاقاً اسلام شاہ اوس راہ سے باز رہکر براہ دیگر راہی ہوا اور وہ جماعت
مایوس رہی جو یہ خبر اسلام شاہ کو پہونچی از روی کاردانی و فہم و فراست و خرد باعث دور اندیشی کے سلاطین کے اور اس حقیقت کو کسی سے ظاہر نکیا
اور بجز و چند ہی ایام ہر کسیکو اونمین سے بیاسا پہونچایا اور امرایان سے بدگمان ہوا ہر کسی سے بدظن ہوکر بند کرتا تہا دیا بالقتل پہونچاتا تاریخ ۹۵۵ بجانب
پنجاب متوجہ ہوا اور قلعہ مانکوت کو تعمیر کرایا اور درخواست احوال رعایا و سپاہ مین کوشش بلیغ کی اور خاطر تمام مملکت ہند سے جمع ہوئی اور بمقام گوالیار کہ پای تخت
اپنا مقرر کیا تہا طرح اقامت کی ڈالی اور بفراغت ایام عیش و عشرت مین مصروف تہا انہین ایام مین فلک ناساز گرفتار نامساعد ہوا اور دنبل مقعد کا
اسلام شاہ مین برآمد ہوا ہر چند حکما و اطبا اوسکی علاج مین سعی کی مگر کارگر نہوئی و بشدت وجع سے قطع خواب و خور ہوا اسلام شاہ کو واقعہ
ناگزیر اپنی سے اطلاع کلی حاصل ہوئی اور جبکہ زیادتی درد سے کثرت ضعف ہوئی مقربان نے جانا کہ حالت نزع پیش آئی اور چشم بند ہوئی گریہ و زاری آغاز کی تاج خان
کرانی ایک امرا کبار سے تہا اور مقرب ندیم درگاہ سے تہا رونے لگا اور نوحہ آغاز کیا اسلام شاہ حالت افاقہ مین آیا اور آنکہین کہولین تاج خان نے اشارہ سے
دریافت حال کیا اسلام شاہ نے فی الفور یہ بیت خواجہ حسن دہلوی پڑہی خواجہ حسن حسن را در سخن طرزی دگر شد + اذا جاء القضاء عمی البصر
شد بموجب التقدیر انزوی بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۶۰ مین جان بجان آفرین سپرد کی اور نعش اوسکی قصبہ سہسرام مین
نزدیک مقبرہ اسکے پدر بزرگوار اسکی دفن کی مدت سلطنت اوسکی ابتدا از نوزدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۲ لغایت بست و ششم ماہ ذی الحجہ
سنہ ۹۶۰ ہشت سال و نہ ماہ و ہشت روز ہوئی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اسلام شاہ ایسے ہین کہ زبان قلم سے ادا نہین ہوسکتے
لیکن قدریکہ لکہا جاتا ہے بہ وضوح ہو کہ اسلام شاہ عاقل و کامل و فاضل صائب تدبیر خدا ترس رعیت پرور تہا ہمیشہ اہل علما و فضلا سے
صحبت رکہتا تہا اور بدیہہ گوئی اور سخن سنجی و نکتہ دانی مین کمال رکہتا تہا گلستان اور بوستان کو ہمیشہ در مطالعہ رکہتا تہا اور اکثر شعر خواجہ حافظ پڑہتا تہا

اور تمام شعرا اوسکی پیروی کرتے تھے اور خیرات مبرات مین سعی کرتا اور نیلاب سے بنگالہ تک درمیان سراہای شیر شاہ کی ہر سرای دیگر ایک محل
تیمکرو ہی آباد ان کرتے تھے تاکہ مسافر آرام بخوبی پاوی ہر سرای مین مسافر کو آرام کل شئے کا بخوبی ملتا تھا یہ ایجاد شیر شاہ و اسلام شاہ
آج تک ہند مین جاری ہے سوای ہند کے یہ آرام اور کسو ولایت مین نہین ہی دو دو سرای واسطے آسایش سپاہ اور آباد کین اور ہر سرای
طعام بنا بر محتاجان مقرر کیا اور ہر روز نیلاب سے بنگالہ تک کہ تخمیناً ہزار کوس فاصلہ تھا ایک ستار ساز کا یعنی مندیل اور ایک ترنج تازہ
بسبیل ڈاک چوکی پہونچتا غرض کہ ایام بادشاہت یہی قاعدہ مرعی رہا مصاحبان و سرداران شاہی قدوۃ المحققین شیخ عبد الحسن ولد شیخ گدای
کنبوہ تھا کہ اکثر اوقات بادشاہ اوس سے صحبت کہتا تھا و بیح وقت کھانا کھانے کے صلاکہی مقربان اوسکے سے سر انگشتان اسلام
شاہ کا چرب نہ دیکھا و شیخ عبد اللہ سلطانپوری کو بخطاب مخدوم الملکی مخاطب کیا یہ شخص رواج شریعت غرا مین سعی کرتا تمام وقایع سکی بابا
بحمارت اوسکی ۹۵۵ھ مین واقع ہوا وقعہ اوسکا شیخ علائی کا ہے کہ ذکر اوسکا بطریق اختصار لکھا جاتا ہے کہ پدر شیخ علائی حسن نام
قصبہ بیانہ کا ساکن تہا اور سادہ وشی و سجادہ و درویشی پر جلوس رکھتا تھا فرزند ارجمند اوسکا شیخ علائی جانشین پدر ہوا اور حسب ہدایت
سالکان مسالک مسند دین کار بند تھا اس اثنا مین شیخ عبد اللہ نیازی کہ مرید سلیمان چشتی سے تھے سفر حجاز عرب و عجم و خراسان ماوراء النہر
سے بیانہ مین پہونچا اور مقیم ہوا اور روش مہدیہ کو کہ بعقیدہ کاوی اوس گروہ کے سید خان المشتہر بہ سید محمد جونپوری مہدی موعود
تھا ظاہرا شیخ علائی کو طریق اسکا خوش آیا اور طریق آبا و اجداد سے منحرف ہو کر طریق مہدیہ اختیار کیا اکثر دعوت خلایق کرتا اور بیرون
قصبہ بیانہ بموجب طریقہ اوس گروہ کے وہمسایگی شیخ عبد اللہ نیازی توطن اختیار کیا اور ایک جماعت کثیر اونکے ہمراہ ہوئے اوقات
کو توکل گذرانتا بعد از نماز صبح و پیش از نماز عصر تلاوت قرآن مجید اسطرح کرتا کہ جو کوئی اوسکی مجلس مین حاضر ہوتا وہ نصیحت سنتا اور
یکساعت مین ترک خانمان کرکے داخل سلسلہ مہدیہ ہوتا تھا اور کہتا کہ سید محمد جونپوری مہدی موعود تھا اور اکثر ایسا ہوا کہ مرید اونکا پدر و برادر سے
علیحدہ ہو کر داخل اوس فرقہ کے ہوا اور تقوی اور قناعت شعار اپنا کیا اور بجز ذکر خیر و تلاوت قرآن شریف کی جمیع امور کو
حرام جانتا تھا اور جو کسی روز کچہ میسر نہ آتا فاقہ سے رہتا اور تمام ہتیار اپنے پاس رکھتا تھا یہہ اوس خاندان کا طریقہ تھا شیخ علائی اوس
روش کو ترک کرتا تھا اور مع نہصد خانہ متوجہ حجاز ہوئے جو خواص پور کہ نواحی جودہ پور سے ہے پہونچا خواص خان نے ملازمت کی اور
داخل معتقدان ہوا جب اکثر اوقات خلایق شیخ علائی سے محبت مین رہے خواص خان نے شیخ کو رخصت انعطاف کیا جسوقت کہ
اسلام شاہ نے آگرہ مین تخت خلافت پر اجلاس کیا شیخ علائی بواسطہ امور ضروری مراجعت فرما ہوا اور بیانہ مین پہونچا اسلام شاہ نے
بنا بر صوابدید علما رامر باحضار شیخ فرمایا جو فرمان پاس شیخ کے پہونچا امتثال فرمان واجب جان کر متوجہ آگرہ کے ہوا بعد
از وصول موجب امر دربار عام مین حاضر ہوا اور باداب متوجہ ہو کر سلام شرعی ادا کیا اسلام شاہ نے بھی بہ تکریم تمام علیک السلام
جواب دیا یہ بات مقربان درگاہ اور علماء وقت کو ناپسند آئی مولانا مخدوم الملک عبد اللہ سلطانپوری نے شیخ سے گفتگو
کی بعد قیل و قال بسیار کے فتوی اوپر قتل شیخ علائی کے کیا اسلام شاہ نے میر سید رفیع الدین و مولانا
ابو الفتح تہانیسری و اکثر علماء وقت کو طلب فرمایا اور تحقیق اس واقعہ کے حکم کیا شیخ علائی اوس مجلس مین
غلبہ طبیعت سے ہر کسی سے بحث کرتا تھا اور جسوقت تفسیر و بیان قرآنی درمیان کرتا تھا اور بنوعی ادا کرتا تھا کہ
اسلام شاہ نہایت متاثر پذیر ہو کر کہتا تھا کہ شیخ علائی اس دعوے سے باز آ تا مین تجکو تمام ولایت وقلمرو ہند
مین محتسب کرون ابتک نیتی امر میرے امر معروف کرتا تھا بعد ازان بحکم میرا قبول کر شیخ علائی نے بنا بر فتوی کی
اقرار کو انکار سے مبدول نکیا علما و اسلام نے حکم اخراج شیخ علائی فرمایا بجانب دکن رخصت کیا جو شیخ بقصبہ

ہندیہ اور دیار مالوہ کے پہونچا بہار خان سروانی کہ حاکم وہان کا تھا بالشکر خود داخل معتقدان شیخ ہوا
اور یہ خبر مخدوم الملک کو پہونچی اور مخدوم نے اس معنی کو باقبح وجوہ باسلام شاہ معروض رکہا چونکہ نیت اوسکی برواج
شریعت مصروف تھی شیخ علائی کو طلب کرکے پہر علما کو بنا بر احضار امر فرمایا بعد اجتماع علمار دین کے بنا بر تشخیص اس قضیہ کے
خود متقید ہوا مخدوم الملک نے اسلام شاہ سی کہا کہ یہ شخص دعوی مہدیت کرتا ہے اور مہدی موعود پادشاہ ربع مسکون کا ہوگا اکثر
آدمی اوسکے ساتھ متفق ہو گئے ہین احتمال خلل تمام ہے سلیم شاہ نے سخن مخدوم الملک قبول نکیا اور شیخ علائی کو نزدیک شیخ بدہ
کہ ہیچ پہاڑ کی علم و حلم ہدایت کا بلند کر کے بہت بزرگ تھے نزدیک اونکے روانہ کر دیا اور فتوی طلب کیا اور خود نے بجانب
پنجاب نہضت فرمائی اور بہ تعمیر قلعہ مان کوٹ کے مصروف ہوا جب شیخ علائی بہار مین پہونچا ایک مدت تک باہم مباحثہ علم احادیث رہا
آخر الامر شیخ بدہ نے بھی موافق علماء وقت اور مخدوم الملک کے فتوی لکہا اور پاس سلیم شاہ کے بہیجدیا اثنای راہ مین
شیخ علائی بمرض طاعون مبتلا ہوا اور حلق مین اوسکی ایک زخم ہو گیا تھا کہ ایک انگشت فتیلہ جاتا تہا جب شیخ پاس اسلام شاہ کے
آیا قوت گفتار نتہی اوسوقت آہستہ بادشاہ نے بیچ کان شیخ مذکور رکے کہا کہ اب بہی تو کہدے کہ مہدی موعود آتا ہے اوسکی کان مین کہا
کہ شیخ مہدی موعود آتا ہے چونکہ شیخ بحالت خود مستغرق تہا جواب ندیا اسلام شاہ نے بپاس آداب شریعت حکم دیا کہ مانند منصور
کے تازیانہ چند بار چونکہ شیخ مین یک رمق جان باقی تہی تازیانہ سوم مین طایر روح نے پرواز کیا اور برحمت حق واصل ہوا اسلام شاہ نے
فرمایا کہ نعش شیخ کو بمقابر آبا و اجداد اوسکے دفن کرین اسلام شاہ شجاعت و شہامت بے نظیر تہا و تدبیر جہانداری اور رای صواب
نامی مین یکتا تھا اکثر مصاحبان سے تل شاہ محمد فرملی الطریق یارانہ سلوک کرتا تہا لیکن بوقت بار عام جملہ ندیمان بسبب صلابت بادشاہی
اوس سے خوف کرتے تھے مسائل شرعی مخدوم الملک سے اکتساب کرتا تہا اور اکثر اوقات باہل فضل کمال مصاحبت کرتا اور شیخ
عبد الحی ولد شیخ جمال کنبوہ نے اوسکی تعریف مین بہت قصیدہ لکھے ہین تاریخ واقعہ ہر سہ بادشاہ کی طاہر دکنی نے یہ قطعہ لکھا ہے

قطعہ سہ خسرو راز زوال آمد بیکسال ÷ کہ ہند از عدل شان دار الامان بود ÷ یکے محمود شاہنشاہ گجرات ÷ کہ
ہمچون دولت خود نوجوان بود ÷ دوم آمد نظام الملک بحری ÷ کہ در ملک دکن خسرو نشان بود ÷ سوم اسلام شہ
سلطان دہلی ÷ کہ در ہندوستان صاحبقران بود ÷ اور شیخ ابو الفضل نے اس مصرعہ کو بدلکر یہہ مصرعہ لکھا ہے ÷
کہ فرزند عزیز شیر خان بود ÷ زمن تاریخ فوت این سہ خسرو ÷ چہ می پرسی زوال خسروان بود ÷ ایام سلطنت اسلام
مدت ہشت سال و نہ ماہ و ہفت روز تھی الی عالم البقاء

در ذکر فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ

بعد از وفات اسلام شاہ امرا و ارکان دولت نے باسم فیروز خان پسر اوسکی کو جو کہ ولیعہد تھا بعمر دوازدہ سالگی قلعہ گوالیار
بسریر سلطنت جلوس دیا او خطبہ اور سکہ بنام اوسکے مقرر ہوا بعد تین روز کے مبارز خان ولد نظام خان سور کہ برادر زادہ
شیر شاہ و خسر پورہ اسلام شاہ کا تہا بمکر و فریب بہانہ ملاقات تہنیت بخانہ خواہر خود آیا اور ارادہ کیا کہ خواہر زادہ نے گناہ کو
بطمع دنیوی قتل کرے اور خود بادشاہ ہو جاوے خواہر اوسکی بہانے درمیان مین آکر کہا کہ اس بچہ معصوم بیچارہ نامراد کو کیون
مارتا ہے اور اپنے ہاتھہ خون مین کیون رنگتا ہے قہر خدا سے ڈر اور میری تنبیہی پر رحم کر اور یاد کر دینے تیکو دہشت ہلاکت اسلام
شاہ سے کسطرح بچایا تھا مین اسکو دکن لیجاؤن گی اور ہرگز نام پادشاہی کا نلونگی غرضکہ ہر چند اوس ضعیفہ عاقلہ نے خوشامد کی کچہ
فایدہ نہوا اوس سنگدل بیرحم نے بحضور خواہر خود فیروز خان یعنی پادشاہ خواہر زادہ اپنے کو بضرب شمشیر شہید کیا جب یہہ خبر شہرت

اور دوسرا شخص کہ لایق سلطنت ہو اس سلسلہ مین نرہا لاچار وزرا و ارکان دولت نے بنا بر ضرورت سلطنت مبارز خان
کے راضی ہوگیا اور اوسکو سریر سلطنت پر جلوس دیا نقل ہے کہ اسلام شاہ نے قبل از وفات تھوڑے عالم بیماری حرم محترم باسم بی بی بائی
اپنی سے بتکرار کہا تہا کہ جو فیروز خان پسر خود کو چاہتی ہے تو اجازت دے کہ مبارز خان کو مروا ڈالون ورنہ یاد رہے اپنے پسر سے دہو بیٹھے کیونکہ خار راہ
پسر تیرے کا یہی ہے اوسنے یعنی بی بی بائی نے جواب دیا کہ مبارز خان یعنی برادر میرے نے اپنی عمر بعیش و عشرت و تنعم معروف رکہی ہے بعیش و عشرت
معروف ہے اوسکو میل بادشاہی نہیں ہے ہرچند اسلام شاہ نے مبالغہ کیا لیکن کچہ فائدہ نہوا آخرش جو کچہ اسلام شاہ نے سوچا تہا
وہی بعد تین روز کے ہوا مبارز خان نے سریر سلطنت پر جلوس کیا اور خطبہ اور سکہ بنام خود جاری کیا اور بخطاب سلطان محمد عادل مخاطب ہوا

دربیان احوال مبارزخان المخاطب بسلطان محمد عادل

جب سلطان محمد عادل تخت پر بیٹہا خواص خان علد سکھ کے بہائی شمشیر خان کو وزیر مقرر کیا اور جو سلطان محمد عادل نے تاریخ حکایات
زر بخشی سلطان تغلق شاہ کی سنی تو اوسکا دل بہی بجوش آیا اور چاہا کہ بمنزلہ تغلق شاہ فیض بخشی مین نام پیدا کرے یہ بات سوچکر دروازہ خزانہ کہولا
اور خلق کو انعامات و فیض بخشی سے معمور کیا غرض کہ انعام و بخشش مین شہرہ آفاق ہوا و فرمایا تو پانصد تنکہ کے تیئن ٹکہ کیا اور جسطرف سے
وہ اتے تہے اور ہیچ جس گہر سے کہ پڑتا تہا پانصد تنکہ اوس شخص کے دیکر واپس لاتے تہے اوس زمانہ مین ہیمون نامی بقال قصبہ ریواڑی میوات کہ تمام
بنیا پیون سے اوس جگہ تہا بازار مین غلہ وزن کرتا تہا اتفاقات سے بسرکار سلطان محمد عادل فتہ رفتہ داخل ہوا اور اغلب اتمام پیدا کیا یہانتک کہ
بعد چندی داخل مقربان بادشاہ ہوگیا بعد زیادہ جبر بوحتم اسلام شاہ اور قتل فیروز خان و جلوس سلطان محمد عادل شہرت ہوئی اور جو شخص جس جگہہ متعین تہا
مخالف ہوگیا مثل ملوک طوایف جابجا بادشاہ ہوئی و فتنہ عظیم برپا ہوا ایک روز دیوانخانہ عدلی مین جمیع امرا حاضر تہے اور تقسیم جاگیر کرتے تہے اسی اثنا مین
بادشاہ نے حکم دیا کہ ولایت قنوج جاگیر شاہ محمد قرملی کی تغیر کر کے سرمست خان سربنی کو مرحمت کی دراثنای گفتگو اخوند سکندر خان پسر شاہ محمد کہ جوان
نہایان اور بہادر تہا اوسکے باپ نے کہا کہ اب یہ زمانہ آگیا کہ ہماری جاگیر تغیر کر کے سربنیان مشک فروش کو دیتے ہین جب ان باتون کا غل مجلس مین ہوا تو
یہ بات سنکر سکندر خان غضب مین آیا شاہ محمد اسکے باپ نے منع کیا اور وہ بیمار بہی تہا پہر سکندر خان نے اپنے باپ سے کہا کہ تیر شاہ نے ایک مرتبہ
تجہکو قفس آہنی مین ڈالا تہا اسلام شاہ تیرا شفیع ہوا اور تجہکو بچایا اب اس جماعت کا یہ ارادہ ہے کہ تجہکو زیر کرین اور تو اس معنی کو نہین سمجہتا ہے
یہ سب تیرے واسطے خرابیان ہین اس اثنا مین سرمست خان سربنی کہ قوی تن اور بلند قامت تہا بطریق مدارات ہاتہ اوپر کندہے سکندر خان
کے رکہا اور چاہا کہ اس حیلہ سے سکندر خان کو گرفتار کرون سکندر خان نے اوس نمابازی سے واقف ہوکر کٹار کمر سے نکالکر اوسکے مار ایک ہی
وار مین وہ جان بحق تسلیم ہوا اور غلغلہ دربار عام مین ہوا اور ایک جماعت نے قصد اوسکی گرفتاری کا کیا لیکن سکندر جسطرف شمشیر برہنہ لیکر
جاتا اون آدمیون کو مار ڈالتا تہا اور زخمی کرتا تہا یہ معرکہ دیکہکر عدلی وہان سے اوٹہکر بجانب حرم مفرور ہوا سکندر خان نے اوسکا تعاقب
کیا عدلی نے اندر گہسکر زنجیر لگالی اور اوس سے مخلصی پائی اکثر امرا تلوار اپنی چہوڑ کر مفرور ہوئی تادو ساعت یہی حال رہا کہ سکندر
جسکی طرف جاتا مفرور ہوجاتے اور یہ مانند دیوانگان ہر طرف دوڑتا پہرتا تہا غرضکہ اسی اثنا مین ابراہیم خان سور کہ خواہر عدلی اوسکی نکاح
مین تہی شمشیر کہینچکر بجانب سکندر خان حملہ آور ہوا اور اطراف و جوانب سے ہجوم آدمیون کا اوسپر پڑا غرضکہ وہ زندہ ہاتہ نہ آیا القصاص
پہونچا اسی درمیان مین دولت خان نوخانی نے بضرب شمشیر شاہ محمد قرملی کو قتل کیا اور تفرقہ عظیم برپا ہوا تاج خان کررانی پر اور سلیمان
پیش از انکہ یہہ مجلس منعقد ہو روش و طرز کلام سے اس جماعت کی دریافت کر اول روز دیوانخانہ عدلی سے نکل کر چاہتا تہا
کہ قلعہ گوالیار کے نیچے آدہی راہ مین شاہ محمد قرملی کا اوپر جاتا تہا ملا تاج خان نے حقیقت مجلس کی اوس سے ظاہر کی اور کہا کہ فلاح اور بہتری اس
جماعت مین نہین رہی ہین اونسے بچکر تیرے پاس آیا ہون تو بہی موافقت کر کہ کام دگرگون ہوتا ہے شاہ محمد نے یہ بات قبول کی اور پیش عدلی کے

جاکر یہ حال کہا تاج خان نے یہ حال سنکر گوالیار سے فرار ہوکر بنگالہ کی راہ لی عدلی نے فوج اوسکے پیچہے بہیجی بقیہ احوال کررانیان اونکی ذکر مین
مذکور ہوگا ـ بروز سے ہیمون بقال نے عدلی سے کہا کہ کررانیان مخالف ہوئے اگر مجہکو ایک حلقہ باقی فیلہای بدہ تو اون سے بدلا لون
عدلی نے ہیمون کو اوسپر تعین کیا بعد تلاقی طرفین ہیمون غالب آیا و کررانیان مفرور ہوئے ـ وہی ابراہیم خان سور مذکورہ بالا بعد دریافت حال تجویز تعینہ ہی بیجا
زبانی زن اپنی کے شتاب وہان سے چنار کو مفرور ہوکر بجانب عمارتخان پدر خود کہ حاکم بیانہ کا تہا روانہ ہوا عدلی نے عیسی خان نیازی کو اوسکے پیچہے
بہیجا نواحی کالپی مین دونون مین واقع ہوا اور جنگ عظیم ہوئی اور عیسی خان منصور رہا ابراہیم خان نے تقویت پاکر دہلی کا قصد کیا اور وہان
پہونچکر خطبہ بنام خود جاری کیا اور وہان سے باجمعیت تمام آگرہ مین آیا اور اکثر ولایات پر متصرف ہوا عدلی نے یہ خبر سنکر مہم کررانیان کے تئین موقوف
رکہکر واسطے دفع ابراہیم خان کے توجہ کی اور جب جمن پہونچا ابراہیم خان نے سلسلہ صلح کا تحریک کر کے آدمی بہیجا
کہ بہار خان سروانی و رای حسین جلوانی و چندکس امرای نامدار کہ باعظم ہمایون مخاطب ہین میرے پاس آکر عہد و پیمان کرتے ہین اب مین یہ چاہتا ہون
کہ انکی ملازمت حاصل کرون عدلی نے یہ سنکر ایک جمعیت ابراہیم خان کے پاس بہیجی ابراہیم خان نے سبکو متفق کر کے عدلی سے
مخالف ہوگیا اور عدلی کو جب یہ مکر معلوم ہوا و تاب مقاومت نلاکر بجانب چنار روانہ ہوا ابراہیم خان نے خود کو سلطان ابراہیم خطاب
کر کے لوای سلطنت بلند کیا درین ایام احمد خان سور کہ وہ عمزاد شیر شاہ سی تہا اور خواہر دوم عدلی اوسکی نکاح مین تہی اور وہ تعینات امرای پنجاب
سے تہا بامداد و اعانت تاتار خان کاسی و حبیب خان و نصیب خان کہ امرای کبار سلیم شاہ تہے سپر مخالفت برروی کہینچکر بسلطان سکندر مخاطب ہوا
اور علم فتنہ و فساد کا بلند کیا اور اوپر لشکر ابراہیم خان کے پہونچا اور قریب موضع فرہ کہ آگرہ سے دس کوس ہے فریقین کا مقابلہ ہوا جو لشکر
سکندر کا کہ دس ہزار سے کم تہا اور ابراہیم خان کے پاس کہ ستر ہزار سوار تہے سکندر نے یہ حال دیکہکر صلح چاہی اور التماس کی کہ پنجاب کو چہوڑ
دے سکندر کو پیش آیا ابراہیم خان نے بغرور کثرت لشکر خود اوسپر التفات نکی اور ارادہ جنگ کا کیا اور سرفوج دیگر صفہای جنگ کی ترتیب
دیکر واسطے حرب کے مشغول کیا بموجب نص قاطع کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ کہ سکندر خان غالب آیا اور ابراہیم خان مغلوب مفرور ہوا
اور سنبہل پہونچا سکندر کامیاب ہوکر آگرہ دہلی کو آیا اور اون اطراف کو بقبضہ خود لایا اسی درمیان مین خبر پہونچی کہ جنت آشیانی محمد ہمایون
بادشاہ نے کابل سے ارادہ ہندوستان کا کیا اور لاہور متصرف امرایان چغتہ کے ہوئی سکندر خان بالشکر بسیار متوجہ لاہور کا ہوا
ابراہیم خان سور کہ باطراف سنبہل تہا پہر سپاہ جمع کر کے بجانب کالپی آیا اس ایام مین عدلی نے فرصت پاکر ہیمون بقال وزیر خود کو
بالشکر بسیار و پانصد فیل و توپخانہ بیشمار بصوب دہلی روانہ کیا جو ہیمون بنواحی کالپی پہونچا اور ابراہیم خان سے مقابلہ ہوکر جنگ عظیم
واقع ہوئی اور ہیمون بقال غالب آیا اور ابراہیم مفرور ہوکر بیانہ مین نزدیک پدر خود گیا اور باتفاق پدر قلعہ کین متحصن ہوا ہیمون بقال بہی
تعاقب کرتا ہوا بیانہ مین پہونچا اور محاصرہ کیا تین ماہ تک یہہ ہی محاصرہ رہا اسی اثنا مین محمد خان سور حاکم بنگالہ جمعیت فراہم کر کے بتسخیر
جونپور متوجہ ہوا عدلی نے یہ خبر سنکر ہیمون کو بلایا جو ہیمون بقال بموجب امر عدلی کے ترک محاصرہ کر کے متوجہ ملازمت عدلی کے ہوا
جون بموضع منڈہا کہر شش کروہی آگرہ پہونچا وہان ہٹ کر موضع منڈہا کہر پہونچا کہ ابراہیم خان نے عقب سے پہونچکر لڑائی کی اور
شکست پائی اور بوجہ شرمندگی ابراہیم خان پیش بدر نگیا و ولایت پٹنہ مین آیا اور راجا رام چند حاکم پٹنہ سے جنگ کر کے ہزیمت پائی
اور گرفتار ہوا راجہ نے مروت سے ابراہیم کو تخت پر بٹہال کر خود بروش ملازمان کے لوازم خدمت بجالایا ابراہیم چندگاہ وہان
رہکر بطلب افغانان قوم میانہ متوجہ مالوہ کا ہوا اور وہان سے بنگالہ پہونچا اور ۹۷۵ سنہ کہ سلیمان کررانی کہ ولایت اڑیسہ پر متصرف تہا
ابراہیم بموجب عہد و قول سلیمان کے ملازمت کی سات عنذ اور تنکہ کے بدست سلیمان بہ شہادت پہونچا
القصہ ہیمو قسم منہ ہوکر عدلی کے پاس گیا و باتفاق بتقابلہ و مقاتلہ محمد خان غوری کے گیا اور موضع جہسر کہنہ جنگ

عظیم واقع ہوئی محمد خان قتل ہوا اور عدلی نے بفتح و فیروزی مع غنایم بسیار اختصاص پائی وہان سے بجانب چنار متوجہ ہوا اور عدلی کا
ہیمون کو بمقابل لشکر بادشاہی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بجانب دہلی بھیجا اور اکثر امرای بادشاہی کہ جو لشکر دہلی کے سکندر خان ازبک و قیا خان
گنگ سکندر خان وغیرہ آگرہ مین آئی تھے استماع اس خبر سے کہ ہیمون با جمعیت بسیار آتا ہے تاب مقاومت نلاکر بصوب دہلی معاودت کی
وہان بھی بسیار محمد خان ملحق ہو کر متوجہ محاربہ کا ہوا سپاہ بادشاہی نے ہزیمت پائی ہیمون با فتح و فیروزی چندی در دہلی مین مقام کر کے
متوجہ پانی پت ہوا اور وہان پر بادشاہی لشکر سے مقابلہ ہوا اور سپاہ ہیمون شکست ہوئی اور ایک تیر قضا پہلوی ہیمون مین لگا اور
ہیمون فیل عماری پر سوار تھا فیلبان کو کہا کہ یہان سے جلد مجکو نکال لے اتنے ہی مین شاہ قلیخان کہ امرای بادشاہی سے تھا وہان پہونچا
اور فیلبان سے ہیمون کو پوچھا کہ بتا دی ورنہ تجکو کشتہ کرونگا فیلبان نے بخوف جان اشارت کی کہ عماری مین ہے شاہ قلیخان فیل کو آگے لیکر
بملازمت بادشاہی پہونچا بادشاہ نے اوسکو بجلدوی اوس خدمت کی مرتبہ پنجہزاری مع نقارہ و نشان عطا فرمایا جو کہ ہیمون مین جان
کچھ رمق باقی تھی بادشاہ نے بدست خود سر اوسکا تن سے جدا کیا اور بخطاب غازی مخاطب ہوا عدلی یہ خبر سنکر نواحی چنار پر تھا
پسر محمد خان کوریہ کا خضر خان نام بعد استماع خبر کشتہ ہونے پدر کے کوریہ مین خطبہ اور سکہ بنام خود دیدیا اور سلطان بہادر خطاب کیا
بانتقام خون پدر خود با جمعیت تمام بمقابلہ عدلی پہونچا اور بعد محاربہ عظیم شکست عدلی نے پائی اور خضر خان مظفر ہوا اور عدلی نے شہادت
پہونچا و خضر خان سالم و غانم بکور گیا مدت سلطنت عدلی تفرقہ مین سہ سال گذرے تھے بعد از شہادت عدلی دولت سلسلہ افاغنہ
سے بانجام پہونچی جو شجاع علیخان و باز بہادر در دیار مالوہ و تاج کرانی ولایت گور مین لوای سلطنت بلند رکھتے تھے بعدہ کرانیان
ولایت گور مین قتلو لوحانی نے داعیہ ایالت سروری کا کیا لاجرم تا آخر انہ جس کسی نے اس طایفہ سے داعیہ سلطنت کیا
تحریر ہوا چونکہ زمان حکومت شجاع علیخان بہ ایام عدلی بادشاہ سند قریب تھا لہذا شمہ از ان مرقوم قلم شکستہ رقم ہوتا ہے وما توفیقی
الا باللہ العزیز الحکیم و نحمدہ و نصلی

دربیان احوال شجاع علیخان سور

نام اوسکا در اصل اسمعیل خان تھا جس زمانہ مین جلال خان لوحانی کو ساتھ ابراہیم خان پسر قطبخان بنگالی محاربہ واقع ہوا اسمعیل خان
زخمی ہوا اور بند مین پڑا ابراہیم خان کا اکر کہ برنہ اسمعیل کا تھا عقب سے پہونچا ساتھ اون سہ کس کہ اسمعیل کو دستگیر کر کے لیجاتے
تھے محاربہ کر کے بقتل پہونچائے اور اسمعیل خان کو خلاص کیا اور روان ہوا ہمدین اثنا ابراہیم خان عقب سی پہونچا ابراہیم کو بھی اسمعیل نے
تیر سے زخمی کیا اور وہ بشہادت پہونچا اور فتح حاصل ہوئی فرید نے بھی اوس جنگ مین تردد مردانہ کی جلال خان نے فرید کو خطاب شیر خانی اور اسمعیل کو
لقب شجاع علیخان مرحمت فرمایا جو شیر خان بادشاہ ہوا ولایت مالوہ پر متصرف ہوا بنابر آن اخلاص سابق کہ شجاع علیخان ہمیشہ ہمراہ رہتا تھا حکومت مالوہ کی
اوسکو تفویض کی جبکہ شیر شاہ گذرا اور سلیم شاہ جانشین اوسکی ہوا اگرچہ صمیم قلب سے شجاع علیخان نیک نیت تھا مگر بنابر محبت و الفت کی پسر خواندہ اوسکی دولتخان اجیالہ
رکھتا تھا اور پرگنہ اجین و نولائی بدولتخان اجیالہ عطا فرمائی شجاع علیخان نے مدت دوازدہ سال بکامرانی و عیش مالوہ مین حکومت کی اور فوت ہو کر سارنگپور
مین مدفون ہوا پھر بہادر کہ اوسکا بیٹا تھا قایمقام اوسکا ہوا اور دیار مالوہ کی حکومت کی غرور جوانی و خود بینی و مال انہ نبیں خطبہ و سکہ بنام خود جاری کیا اسی اثنا
مین دولتخان اجیالہ و جین سی و مصطفی علائی سہ تین بھائی یکدیگر کی متفق ہو کر بدفع باز بہادر آئی اور وہ بھی با سپاہ خود متوجہ حرب ہوا اور باہم انکی
جنگ عظیم ہوئی اور آخر کو دولتخان و مصطفی خان نے ہزیمت پاکر راہ فرار رکھا و بیچ زمیندار کی آئے باز بہادر خان نے تعاقب کیا اور بخوف بہادر خان بکید ان
نے دولتخان کو پکڑ کر سونپا باز بہادر نے اوسکو قتل کیا مصطفی وہان سی مفرور ہو کر گونڈوانہ کو گیا اور برانی درگاوتی کہ حاکم اوس دیار کی تھی پناہ لیگیا

باز بہادر با جمعیت تمام اوس ولایت مین آیا پانچاہ و شصت ہزار سوار کو نکھا ٹیھا سے کوہ کو پناہ کر اور لڑائی ہوئی باز بہادر
ہزیمت پاکر سارنگپور مین آیا اور بہ نشاط و عیش و عشرت مشغول ہوا اس قسم کے بہت آدمی جمع ہوئے اور اپنے حرمخانہ مین عورات
بہت جمع کین اور گوبندہ و سازندہ عورات بہم پہونچائین از انجملہ روپ متی نام پاتر اکہ حسن جمال مین بیمثال تھی اوسپر عاشق تھا باز بہادر
شب و روز اوس سے شغل رکھتا تھا اور کاروبار ملک سے بیخبر تھا جو یہ بات بسمع اشرف بندگان حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاہ پہونچی
سنہ ۹۶۸ مین سپاہ بسیار ہمراہ کر کی ادہم خان کو کہ بہ تسخیر ولایت مالوہ نامزد فرمایا جب لشکر قریب سارنگپور کے پہونچا باز بہادر مجلس سے
وگلزار خسا سی اوٹھکر با امید افغانان کار دیدہ و جنگ آزمودہ بجنگ پیش آیا اور بعد تھوڑی سی لڑائی کی ہزیمت پائی اور پاس راجہ بگلانہ کی پناہ گزیر ہوا
اور خزانہ اور فیل اور حرم بقبضہ مردان بادشاہی کی آیا باز بہادر نے قبل از جنگ ایک جماعت معتمد کو حکم دیا تھا کہ اگر خدانخواستہ شکست ہماری
واقع ہو تو اہل حرم کو مع روپ متی قتل کر ڈالیو تا کہ بدست مردان مغل گرفتار نہون جب باز بہادر بھاگا اوس جماعت نے قتل
حرم شروع کیا اسی اثنا مین ادہم خان کی فوج ان پہونچا اور مانع قتل حرم ہوا ایک موکل نے از روی اضطراب و تیغ زخم اوپر روپ متی کی مارے کہ ادہم خان
اوس سے مقابل ہوا اور روپ متی کو مانند گل پژمردہ نیم جان اوٹھا لیگیا اور علاج کرایا جب جراحتہای روپ متی اچھے ہوئے اور صحت پائی
خود اوسکو مفارقت باز بہادر سی ہیجان ہوا اور اپنی کو مردانہ وار فدای اوجانانہ خود کیا یعنی دو تولہ کافور کھا لیا او مردانہ جان بجانان سپرد کی
شعر زنی مردوار از سر جان گذشت ۞ چہ مردی بود گر زنی کم بود ۞ باز بہادر بملک بگلانہ مین رہا اور وہان سے گجرات مین گیا اور بملازمت چنگیز خان
کہ از امرای سلاطین گجرات تھا نوکر ہوا اوس سی موافقت نہ آئی تب پاس شیر خان فولادی پناہ لیگیا اور وہان سے دکن گیا اور پاس نظام الملک دکنی
ملازم ہوا اور بعد ایک مدت کے [illegible]
حال اوسکا بعرض حضرت عرش آشیانی معروض ہوا از روی ترحم و التفات کے ہمت اعطا اوسکو حکم فرمایا اور حسن خان خزانچی کو بجہت احضار
مقرر فرمایا حسن خان نے جا کر اوسکو بدرگاہ فلک اشتباہ حاضر کیا اور داخل ملازمان ہوا اکبر نامہ تک بملازمت بسر کی اور بملازمت بادشاہی و حیات تفویض کی ایام حکومت
اوسکی بولایت مالوہ مدت شش سال تھی

دربیان احوال تاج و باج و سلیمان کرانی کہ ولایت بنگالہ مین رایت اعلا و استعلا بلند کیا

مخفی نہ رہے کہ جب تاج کرانی گوالیار سی مفرور ہو کر متوجہ بنگالہ ہو کا عدلی نے فوج بہ تعقب اوس روانہ کی اور خود بھی متعاقب اوسکی روانہ ہوا اور بہ تمامی [illegible] کردہ دار السلطنت
آگرہ سی کروہ از قصبہ قنوج واقع ہے بایکدیگر مقابل ہوئی اور فیما بین مقابلہ عظیم واقع ہوا چونکہ سپاہ عدلی بسیار تھی تاج نے ہزیمت پائی اور طرف قلعہ چنار کی گیا
راہ مین بعض عمال خالصہ عدلی کو غارت کر کی نقد و جنس بہت جمع کیا اور دو صد زنجیر فیل سرکار عدلی کی کہ پرگنات مین معین تھی لیگیا اور با عماد و سلیمان و
الیاس برادران خود یعنی تاج کہ حاکم خواص پور ٹانڈہ و بعض پرگنات کنار آب گنگ کے اون پر وہ ملحق ہوا و باتفاق برادران علم بغی بلند کیا اور سپاہ بہت
فراہم کی اور لوای ملک گیری کا مصمم کیا عدلی نے بعد از استماع اس خبر کی قلعہ گوالیار سے عزیمت قلعہ چنار کو کی اور برسر کرانیان بالشکر بسیار روانہ ہوا
فریقین بکنار دریای گنگ مقابل ہوئی عدلی نے بموجب التماس کے ہیمون کو سردار مقرر کیا اور اوپر سر آن گروہ روانہ کیا ہیمون نے بعد از جنگ فتح پائی
و تاج با برادران بولایت گور گیا اوس وقت مین حاکم گور سلیم خان کرانی ملقب بہ مسند عالی تھا و جمعیت چہل ہزار سوار و پانصد زنجیر فیل کوہ پیکر استقلال
تمام رکھتا تھا تاج بملازمت اوسکے گیا اور ظاہر کیا کہ حکم عدلی کا یہ ہی کہ سلیم خان جمعیت خان کا کر جمعیت و سپاہ تاج خان کو ملاحظہ کر کی جاگیر لایق اوسکے مقرر
کردے اور ایک فرمان جعلی پیش کیا اور اس بہانہ سے لشکر آراستہ کر کر روبروی سلیم خان کا کہ کو لیگیا اور کہا کہ جمعیت سپاہ مسند عالی بہت ہے
اگر سب موجود ہونگی تو سپاہ میری معلوم نہ پڑیگی سلیم خان سادہ لوحی سے صرف ہمراہی پچاس ساٹھ سوار متقربان خود بجہت ملاحظہ لشکر تاج خان

روانہ ہوا تاج خان نے فرصت غنیمت جانکر سلیم خان کو قتل کیا غوغای عظیم لشکر کاکران مین واقع ہوا امرایان سلیم خان بمقابلہ پیش آئے
اوسوقت تاج خان نے ایک فرمان جعلی اور ظاہر کیا اور کہا کہ مینے بموجب حکم عدلی کے سلیم خان کو مارا ہی جب امرایان نے فرمان اوسی
مضمون کا دیکہا تو متابعت تاج خان اختیار کی غرض کہ بارے سلیم خان سے سامان بہت مال خزانہ اسپ و فیل وغیرہ بدست تاج خان
آیا اور اوس ولایت پر متصرف ہوا بعد از چندگاہ کے کہ بعد شکست پانے لشکر عدلی اور مقتول ہونے ہیمون بقال اور شہید ہونے
شادیخان کاکر با پانصد افغانان بمیدان پانی پت اور واقع ہونے تفرقہ بقوم افغانان ہر شخص کو جسطرف کہ جان بچانا معلوم ہوا فرار
ہوگیا اون سب مین سے سردار اس قوم کا خواجہ خان کاکر برادر شادی خان کاکر کا تہا خواجہ خان کاکر برادر شادی خان کاکر کہ بیچ جنگ
پانی پت کے شہید ہوا تہا کاکران ساکن کہاتہ نے جانب حاجی پور کے مراجعت کی اور برکنار آب گندک ملجای اپنا مقرر کر کے
مقیم ہوئے جب خبر آئی کاکران کی تاج خان اور عماد کو پہونچے ایلچی بہیجکر اپنے ملک مین آنے سے منع کیا کاکران نے عذر کیا کہ عقب
ہمارے فوج مغل ہے اور وہ افغانان کو دستگیر کرتے ہین اور تم بہی افغان ہو لہذا ہم بملازمت تمہارے آئے ہین تاج خان نے
جواب دیا کہ چند روز اس ملک مین ٹہرنا چاہتے ہو تو اول سرداران اپنے کو بملازمت ہمارے بہیجو جو کہ مکر اور حیلہ کرنے تاج
اور عماد کررانی کے جو کچہہ سند عالی سلیم خان کاکر اور فتح خان سے کیا تہا اونکو معلوم تہا اسلئے بہیجنا سرداران کا مناسب
نجانا اور عذر کیا اور تاج یہ خیال کرتا تہا کہ کاکر کی جمعیت تین ہزار آئے ہین اور مینے سلیم خان کو بمکر و فریب مارا ہی اگر اوسکا
انتقام لین تو اچہا نہ ہوگا اسلیے بہتر وہ ہے کہ ان سب کو مار ڈالنا چاہیے کیونکہ ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد +
پس تاج اور عماد بجمعیت پانچ ہزار کس خنجر گذار اور تین سو فیل فیلان برسر کاکران روانہ ہوئے کاکر یہ خبر سنکر مردانہ وار ایک کوس
آگے آکر بمحاربہ مقابلہ پیش آئے چونکہ لشکر کررانیان بہت تہا کاکران نے شکست پائی اور زخمی ہوئی اور برلب آب گندک پاس
عیال و اطفال خود آئی اور تدبیر از سر نو اپنی قبائل اپنے کی کی مردم قوم اشترانی کہ ایکہزار آدمی ہمراہ تہے وہ مانع اس کام کے ہوئے اور
باتفاق ہمدیگر وطن سے نکلے تہے پہر اتفاق کر کے اوپر سر کررانیان کی تاج خان او عماد خان حملہ آور ہوئے اور بار دیگر محاربہ عظیم واقع ہوا اس
لڑائی مین قوم کاکران نے بڑی دلاوری کی کہ یادگار روزگار ہوئی تاج خان بانیم جان منہزم ہو کر تین کوس تک بہاگا اور سی
آدمی اوسکے قتل ہوئی اور دو سو آدمی زخمی اور سی صد ہاتہی بدست کاکران کے آئے اور فتح عظیم میسر ہوئی کاکران نے قوم
کررانیان زخمی کو بدلاسا تمام معالجہ کرایا اور بعد صحت پانے کے ہر ایک کو سروپا و خلعت و اسپ انعام دیکر رخصت
کیا اوسوقت مین عدلی بخوف مغلان ایک گوشہ مین تہا وہ ہاتہی عدلی کو دے دئے اور گرد نواح گندک کو کہ قوم کررانیان
سے بدست آئی تہی باہم جاگیر تقسیم کر لی بعد از چندگاہ سلیمان نے استقلال تمام پیدا کر کے علم ایالت اوس دیار کا بلند کیا
اگرچہ خطبہ اور سکہ بنام خود جاری نکیا لیکن خود کو حضرت اعلی مقرر کیا اور بروش بادشاہان مردم سلوک کرتا تہا اوس زمانہ مین
نواب خانخانان محمد منعم خان ولایت گور مین آیا سلیمان نے اوس سے سلسلہ مدارا اور موالات کا پیش کیا اور باہم متفق
ہو کر بمقام اوڈیسہ کہ بزرگترین معبد ہنود کہ اوسکو جگناتہ جی کہتے ہین بجز انی اوسکے توجہ کی بجمعیت و سپاہ متوجہ آنصوب
ہوئے اور اوس مندر کو غارت اور خراب کا ارادہ کیا و صورت یعنی مورت کشن دیو کو کہ بانواع زیب و زینت آراستہ تہی
و جمیع اعضائش از طلاے احمر و بہر دو چشمش از دو لعل بے بہای بدخشانی بود انرا فرمود تا پارہ ساختہ در مزبلہا انداختند
و ہفت صد بت دیگر زرین بصورت دیگر مختلف از گرد و پیش ان کہ وزن ہر یک پنج من وزن اکبری بود برآوردند و در
تواریخ ہندیہ از برہمنان مرتاض چنین منقولست کہ از ان زمان تا حال قدم بیگانہ دران نرسیدہ بود و چون مردم آن بلاد

طریق فرار اختیار استتار در حینیکہ افواج اسلام دران شہر درآمد عورات آن برہمنان مرتب با نواع عقد برآراستہ
و چادرہا بر سر انداختہ در عقد بتخانہ جگناتہ آمدہ پنہان شدند ہرچند بآن میگفتند کہ مردم مسلمان رسیدہ
شمارا خواہند بند و بتخانہ را خراب خواہند کرد باور نمیکردند و میگفتند کہ مردم مسلمانان آیا چہ نوع خواہد بود
وایشان را چگونہ یارای آزار این بت باشد در زمانیکہ فرقہ اسلامیہ درآمدند و آن عورات بند کردند و جمیع بتخانہا
را خراب کردند و کار حسب مراد ایشان شد و از غرائبات کہ اکثر مردم متدین کہ دران سفر ہمراہ میان سلیمان بودند
استماع افتاد این بود کہ چون میان سلیمان حکم بتاراج اوڈیسہ فرمود ہیچکس نماند الا کہ یک دو بت ازان بدست
او در نیامدہ باشد و اکثر آن بصورت خنزیر بود و یکسال کامل بر ہیچ یکے ازان بسر نرسید کہ اکثرے خراب و بدحال
و پریشان شدہ ہلاک شدند و این بتجربہ رسید غرضکہ میان سلیمان آن کفرستان را فتح نمودہ متوجہ گور شد
و اکثر اوقات دار الامارات مین صرف کر کر طرح اقامت کی ڈالی اکثر اوقات او معروف بر خیر و طاعت کے نفلی و صلوۃ
خمس بجماعت ادا کرتا تہا اور نماز تہجد بہی ادا کرتا تہا اور اسکی صحبت مین مردم اہل و صاحب وجد و حال و ارباب فضل و کمال
حاضر رہتے تہے اور دقیقہ آداب جہانداری اور رعیت پروری مین کمال توجہ کرتا تہا اور آخر عمر مین خطبہ و سکہ
بنام حضرت ظل اللہ اکبر بادشاہ جاری کیا تہا شانزدہ سال گور مین حکومت کر کے گذرا امرایان دولت نے بایزید کو کہ فرزند
ارشد میان سلیمان سے تہا بر سر ایالت جلوس دیا و خطبہ و سکہ بنام خود پڑہا بکر نوخانیان بایزید بقتل پہونچا داؤد نے
جمعیت کر کے بر سر مینو کے آیا اور وہ پناہ بنوخانیان لے گیا اور اوسنے باجمعیت خود خانہ نوخانیان قتل کرا اور بضرورت جماعہ
مینو کو باندہ کر داؤد کو دے دیا اوسنے مینو کو بقتل پہونچایا اور خود سریر بادشاہی پر بیٹہا اور جمعیت فراوان بہم پہونچائی اور
استقلال تمام پیدا کیا اور سکہ خطبہ خود جاری کیا اور خدمت اور فرمان برداری خلیفہ الہی سے منہ
اپنا پہیرا با لشکر آراستہ متوجہ پٹنہ کا ہوا اور لودیخان کو کہ امرای اوسکے سے تہا اور باغی ہوگیا تہا
گرفتار کر کے قتل کیا خانخانان اور منعم خان نے جو بالفعل ہی امراے چغتہ بموجب حکم اشرف
اعلی متوجہ تسخیر دیار بنگ کے تہے باستماع خبر آمد داؤد کے عرضداشت بپایہ سریر اعلی ارسال کیمی کہ اگر بندگان حضرت
اعلی خود بذات مقدس متوجہ اس دیار کے ہون فتح بنگ بسہل وجوہ میسر ہووی گی بندگان حضرت نے موجب عرض خانخانان کے
عنان عزیمت کی اوس طرف کو معطوف فرمائی درین اثنا داؤد نے بغرور خود مینی قلعہ پٹنہ مین قرار پکڑ کر بہ سر محاربہ اور مقابلہ کی کر کہ
اور بنانے مورچال مین مصروف ہوا ہرچند امرای افغانان کار دیدہ نے نصیحت اور فہمائش کی لیکن اوسنے قبول نکیا جب حضرت
اعلی نے باسپاہ بسیار چون بحر مواج لب آب پٹنہ نزول اجلال فرمایا امرای داؤد نے باہم مشورہ کر کے کہا کہ داؤد نے صلاح
نمانی اور از دیاد نسے مقابلہ کرنا بعید از عقل ہے اسلئی شب رجب المرجب کو داود کو شراب کثرت سے اوقت کہ ماندر کے
پلادی جب داؤد نشہ شراب مین مدہوش و لا یعقل ہوگیا دروازہ آہو خانہ سے کہ بکنار دریای گنگ واقع ہے بر لا کر اور ناؤ کو
کشتی مین ڈالکر جانب کہہی و آنحدود کے مفرور ہو گئی علی الصباح یہ خبر حضرت اعلی کو پہونچی وقت طلوع آفتاب داخل پٹنہ
کے ہوئی خزینہ و فیلان کو جو بیکہ بہت بقبضہ اولیای دولت آئے اور اکثر فیلان نامی داؤد کے داخل خالصہ شریفہ
ہوئے اور خانخانان نے بموجب حکم اشرف تعاقب داؤد کیا اور بعد ایک مدت کے مراجعت کر کے حاضر درگاہ والا ہوا
اور جب کہ علی الصباح داؤد کیفیت شراب سے بہوش آیا معاملہ معکوس دیکہکر بہت متاسف ہوا لیکن کچہ فائدہ نبخشا

اور مملکت بنگالہ باستثنائی متصرف ولیا ہی دولت آئی جب خانخاناں نے وفات پائی اور خانجہان بموجب سرخلیفہ الٰہی اوس ولایت مین گیا اور بعد مدت کے حالات اوس ولایت سے واقف ہوا داؤد نے خبر آمد خانجہان کی سنکر باستصواب میان قتلو کے کہ وزیر اوسکا تھا براہ پوشیدگی مراسلہ پاس خانجہان کے بھیجا اور درمیان میان قتلو اور خانجہان یہہ قرارداد ہوا تھا کہ عین جنگ مین بوقت محاربہ مین طرح دیگر بھاگ جاؤنگا جب داؤد کورہ گھاٹ سے روانہ ہوا بنواحی کہر ہی دونون فوجین بالاتفاق مقابلہ واقع ہوا اور محاربہ عظیم برپا ہوا قتلو خان بموجب قرارداد عین محاربہ مین پشت دیکر منہزم ہوا ناچار سپاہ میان داؤد کی بھی بیدست و پا ہوکر مفرور ہوئی اور شکست عظیم میان داؤد خان واقع ہوئی اور مردم بسیار بقتل پہونچے داؤد صف محاربہ سے نکلا بھاگا کہ ناگاہ گھوڑا اوسکا پانی ندی مین کہ گل و خلش بہت تھی پھنس گیا وہان ایک شخص سپاہی خانجہان کے پہونچکر داؤد کو قتل کیا اور خانجہان نے اموال و متاع بسیار و فیلان کوہ پیکر بیشمار معہ فتحنامہ بدار الخلافت آگرہ بخدمت اکبر بادشاہ بھیجی اور بموجب وعدہ کے میان قتلو کو چند پرگنہ نواحی ہنگام سے جاگیر عطا کی سلسلۂ دولت گزرانیہ بواسطہ میان قتلو معدوم ہوا جب قتلو نے ایک مدت بجمعیت خاطر بنواحی کورہ گھاٹ بسر کی پھر خیالات فاسد اپنے دل مین کرنے لگا اور لوائے مخالفت بلند کیا۔

در ذکر نوخانیان میان قتلو

اول اونہین سے میان قتلو تھا جب چندے اوس ولایت مین بسر کی جمعیت خاطر و سامان خوب فراہم کیا اور ارادہ ملک گیری پیدا کیا اور اکثر پرگنات اوس نواحی پر بزور متصرف ہوا اور کورہ گھاٹ سے دریای برم پتر تک متصرف ہوا مدت چہار دہ سال تک اسی طرح قابض ملک رہا اگرچہ سکہ و خطبہ بنام خود نہ کیا لیکن اکثر اوقات با امرای بادشاہی بمحاربہ پیش آتا و جمعیت خود مہالک و اہلیہ کیا اور محمد قباخان کنک کو اوس جگہ شہید کیا اور چند بار راجہ مان سنگہ سی بھی جنگ کرہی اور شکست پائی آخر من بعد مدت چہار دہ سال وفات پائی اوسکے تین فرزند تھے نصیب شاہ لودہی خان و جمال خان بعد وفات قتلو کے میان عیسیٰ خان میان خیل نوخانی کہ وزیر اوسکا تھا اور بحیات قتلو استقلال تمام پیدا کیا تھا زمام مہام سلطنت خود بات مین لاکر متمکن ہوا اور تاحیات خود بطریق سلاطین بمردم سلوک کرتا رہا جب اوسنے وفات پائی پانچ فرزند اوسکے باقی رہے کلان خواجہ سلیمان خان میانہ خواجہ عثمان خان وخورد وش خواجہ ولی خان و خولہ ابراہیم خان جب ایام تعزیت ماتم عیسیٰ خان بسر ہوئے خواجہ سلیمان سریر حکومت متمکن ہوا

در ذکر خواجہ سلیمان

بعد از وفات میان عیسیٰ خواجہ سلیمان چند سال تک اوس ولایت پر قابض رہا راجہ مان سنگہ چند بار با سپاہ آراستہ حملہ آور ہوا اور محاربۂ عظیم واقع ہوئی ہمت سنگہ پسر راجہ مان سنگہ ایک لڑائی مین مقتول ہوا ابتداے سنہ ۹۹۶ھ سے دریای برم پترا پر استقلال تمام پیدا کیا تھا اکثر راجہ و زمیندار اوس طرف کے مطیع خود کئے اور دختران اونکی چاہی شجاعت اور دلیری مین عدیم المثال تھا آخر شش اس جہان فانی سے رخت اقامت جانب عالم جاودانی لیگیا بعد وفات اوسکی اوسکا چھوٹا بھائی خواجہ عثمان مسند آرا ہوا

در بیان احوال خواجہ عثمان

جب خواجہ عثمان مسند حکومت پر متمکن ہوا اول بصلح و صلاح و عہد و پیمان پیش آیا اور بعہد و پیمان واثق مردمان اشراف کو

درمیان دیکر پاس راجہ مان سنگہ کے آیا اور ملازمت کی و طرفین سے صلح و مہربانی ظاہر ہوئی اور ایک مدت تک پاس راجہ مان سنگہ قیام کیا راجہ نے چند پرگنہ از سرکار کام اور اودولیسہ اوسکو ارزانی فرمائے اگرچہ باعث توہم کے کہ مقتضای بشریت ہے خواجہ عثمان پیدا ہوا لشکر راجہ سے منفرد ہوکر جاگیر خود آیا اور باغی ہوا اور چند بار بمحاربہ پیش آیا سنہ ۱۰۲۰ مین راجہ مان سنگہ اجمل مین کہ آباد کردہ اوسکا تھا متحصن ہوا خواجہ عثمان نے محاصرہ کیا اور راجہ کو نہایت تنگ کیا اور ہر روز گرد قلعہ آکر کہتا کہ گہر مین بیٹھنا مردانگی سے دور ہے راجہ منتظر وقت تھا اتفاقاً ایک روز خواجہ عثمان مستعد لڑائی ہوا تھا اوس وقت کہ ہوا گرم چلنے لگی لاچار ایک امیر کو معہ پانچ صد سوار کے بطور طلایہ چوکی چھوڑکر واپس ڈیرہ مین آیا اور سپاہ بھی ہتیار کھول کر بفراغت تمام آرام مین مصروف ہوئی جب وقت دوپہر ہوا اور ہوا گرم چلی جاسوسان برہمنان نے بخدمت راجہ مان سنگہ کے عرض کیا کہ اب ساعت فتح آپہونچی ہے راجہ نے فی الفور فوج کو آراستہ کرکے مردم خود را سہ گروہ مانند کوہ آہنی کے کرکے متوجہ دیری خواجہ عثمان ہوا جماعہ کہ طرف عثمان سے بطریق طلایہ متعین تھی خبردار ہوکر ایک آدمی کو نزد خواجہ عثمان کے بھیجا اور حقیقت معروض کی خواجہ عثمان کو یقین نہ ہوا اور کہا کہ منبع صحہ چہار ماہ ہوا کہ اوسکو تنگ کر ڈالا ہے اوسمین طاقت لڑائی کی کہان یہ بات جھوٹھ ہے اسی اثنا مین راجہ مان سنگہ نے برسر جماعت پہونچکر حکم دیا کہ توپخانہ و چہار فیل بادہ پیکبار آتش دیکے سبکو بضرب توپ و تفنگ و آتشبازی قتل کیا اور ایک آدمی اونمین سے جانبر نہوا خواجہ عثمان یہ خبر پاکر منہزم ہوا اور تاب استقامت نرہی اور جملہ سامان بدست راجہ آیا خواجہ عثمان مفرور ہوکر بگوشہ فقطری کہ ممالک بنگالہ سے تھا اور حاصل اوسکا سال بسال پانچ لاکھ روپیہ کا آتا تھا قناعت کیا تا سنہ ہزار و بست و یک کوہستان ڈہاکہ مین قناعت کرکے رہنا اختیار کیا اور عیش و نشاط مین مشغول ہوا اور ترپیہ سمت راجگان گرد نواح سے بہم پہونچایا اور دختران بھی اونکی لین بدن مین اس قدر بہاری تھا کہ بجز فیل کے اور کسی پر سواری نہین کرتا تھا اور اکثر اوقات کہتا کہ سبب نفاق افغانان چند مرتبہ دیکھ لیا اسلئے لڑائی سے ہاتھ اوٹھایا اب کبھی نام لڑائی نہ لونگا صرف دو تین ہزار سوار و پانچ چار ہزار پیادہ سے ولایت ڈہاکہ پر قانع تھا جب سنہ ۱۰۱۹ مین بندگان اعلیٰ جہانگیر بادشاہ نے شیخ علاء الدین نواسہ شیخ سلیم کو بخطاب اسلام خانی ممتاز کرکے بحکومت بنگالہ رخصت فرمایا اور شیخ نے ولایت بنگالہ مین پہونچکر اکثر اقصای بنگالہ کو مسخر کیا اور ایک خط خواجہ عثمان کو بھی براہ طلب لکھا خواجہ عثمان نے بغرور مردانگی جواب لکھا کہ تم شیخزادہ اور صاحب سجادہ ہو جنگ اور سپاہ گری سے تمسے کیا نسبت فاتحہ پڑھو اور سماع رقص کرو شیخ اوسکو پڑھکر غصہ ہوا اور سنہ ۱۰۲۱ مین با سپاہ آراستہ بعزیمت پٹنہ و تادیب خواجہ عثمان کے روانہ ہوا اور شیخ کبیر المشتہر بشجاعت خان کو کہ رشتہ دار اوسکا تھا ہراول مقرر کیا اور مرزا افتخار بیگ ولد بایزید سلطان بیگ کو کہ شجاعت اور سخاوت مین بے نظیر تھا التمش کیا خواجہ عثمان باستماع خبر آمد اسلام خان با ہفت صد و سوار جرار کہ معتمد اوسکے تھے اور دو مین ہزار پیادہ افغانان سے بعزیمت محاربہ پیش آیا بعد از التقای طرفین محاربۂ عظیم واقع ہوا خواجہ عثمان نے اس لڑائی مین کارنامہ اور دلاوری کی اور صبح سے شام تک آتش کارزار مشتعل رہی اور مرزا افتخار بیگ اور شیخ اچھہ نواسہ شیخ بہنا برادر زادہ مقرب خان کہ مقربان او ندیمان مجلس اشرف سے تھے اور بندگان حضرت کو نظر شفقت اوسپر زیادہ تھی اور اکثر امرای بادشاہی شہید ہوئی اور خواجہ عثمان غالب آیا شیخ بذات خود مقابلہ پیش آیا اس اثنا مین فیل کلان خواجہ عثمان نے اسپ شجاعت خان کو بدندان زیر کیا شجاعت خان بر زمین گرا اور چند زخم شمشیر بر خرطوم فیل کے مارے کہ شیخ کو چھوڑکر بھاگ گیا شیخ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوا اوسی اثنا مین نماز شام رسید و اسلام خان از این خبر آگاہ کہ تا آن وقت نیک او جیاتی بیگ و بنید مفاصل بعد کردہ بانگ کسرے در مقام ڈہاکہ استقرار داشت و ہر روز کمک تازہ می فرستاد چون شیخ کبیر از شجاعت و دلیری و مردانہ ایستادگی نمود جب رات ہوئی چاہا کہ اب جنگ کو موقوف کرکے کل پر رکہین اور خواجہ عثمان کو یہ گمان ہوا کہ فتح ہوگی ہمچنان در نبردگاہ اسپ سوار بر سر شیخ آچھہ پہونچا و مرزا افتخار بیگ ہنوز در مقابل

از زندگی برداشت خواجہ عثمان گفت اسے مغل خاطر جمع دار کہ در تیمار و غم خوارگی تو تقصیر نخواہم نمود فرمود تا مرزا افتخار بیگ بر فیل عماری
سوار کردند کمال غرور و تکبر سے گھوڑے سے اوتر کر فیل پر سوار ہوا کہ ناگاہ قضائے الٰہی سے ایک تیر جانب شجاعت خان سے اوپر
پیشانی قریب گوش عثمان خان کے پہونچا کہ دونوں آنکھیں نکل پڑیں اور عزیمت سفر آخرت کی خواجہ ولی برادر خود اپنے کو بلا کر
کہا کہ میری فوج شیخ کبیر کو شکست دے صرف اسلام خان باہر دہم معدود نہ لوں رہگیا ہے و مردم خوب ایشان اکثر کشتہ شدہ اند
چاہیئے کہ بطور برادری یکدل ہو کر کوشش کرو اگر اس واقعہ کی خبر اونکو پہونچی تو پھر تمکو طاقت مقابلہ مشکل ہے خواجہ ولی نے قبل اسکے
اسلام خان سے طریقہ صلح و اختلاط کر لیا تھا اوس سے کچھ نہو سکا اور نہ ہمت بر سپاہ خواجہ عثمان واقع ہوئی خواجہ عثمان کو
زخمی سنگھاسن میں ڈالکر جانب ڈہاکہ روانہ ہوئے بعد از قطع اندک راہ خواجہ عثمان نے وفات پائی خواجہ ولی نعش اوسکی دفن
کر کے متوجہ ڈہاکہ ہوا جب اوسنے یقین نہ کیا اور مخبر بنا بر تحقیقات بھیجے بعد تحقیقات شجاعت خان کو بتعاقب
اونکے روانہ کیا اور غنیمت بہت خزانہ اور فیل بدست مردمان بادشاہی آیا شجاعت خان بر سر قبر
خواجہ عثمان کے آیا اور نعش اوسکی نکالکر سر تن سے جدا کیا یعنی وہ کام کیا جو کہ نامردوں سے ہوتا ہے اور با خبر فتح سر خواجہ عثمان
بدرگاہ اعلی بادشاہی ارسال کیا اور اسلام خان یوں ہی بتعاقب کنان ڈہاکہ میں جائے سکونت خواجہ عثمان کی پہونچا اور اوس محال
کو محاصرہ کیا خواجہ عثمان جسوقت کہ بمحاربہ اسلام خان متوجہ ہوا تہا اوسوقت ایکجماعت کو با اہل و عیال خود تعین کرکے کہدیا تہا
کہ جسوقت خبر ناخوش کشتہ ہونی میری کی تمکو پہونچی تو اوسوقت اہل و عیال قتل کریں جو خبر خواجہ عثمان کی اون آدمیوں کو پہونچی
لبث پنج عورات کو قتل کیا جب اسلام خان نے محاصرہ قلعہ ڈہاکہ کیا خواجہ ولی نے خلاصی اپنی کسی طرح ندیکھی اور دیگر راجگان کے
پاس پناہ پذیر ہونا مصلحت نجانا کیونکہ سب کے ساتھ پہلے یہ بدسلوکی سے خواجہ عثمان پیش آیا تہا اسلیے خواجہ ولی نے
سلسلہ صلح و صلاح جیسے کہ پہلے اسلام خان سے تہا جاری کیا و بعہد و پیمان و اثق کے خواجہ ولی نے معہ لیان خواجہ عثمان اگر طرارت
اسلام خان کرتے و اموال بسیار و فیلان کوہ پیکر تمام ڈہاکہ تبصرف اولیائے دولت دیا اور بعد مدت کے ملک ڈہاکہ داخل ممالک محروسہ شاہی
ہوا اسلام خان نے خواجہ ولی و مع جمیع تابع و لواحق خواجہ عثمان لیا مانع سرانجام شایستہ بدرگاہ خلائق پناہ بہیجدیا جب خواجہ در دار السلطنت
آگرہ خواجہ ولی بشرف آستان بوسی عتبہ علیا مشرف ہوا حضرت ظل الٰہی نے بانواع نوازش خسروانہ و خطاب ... خانی سرفراز فرمایا اور منصب
ہزاری و جاگیر خاطر خواہ عنایت فرمائی سات لک روپیہ نقد و سی صد فیلان کلان کوہ پیکر خواجہ عثمان کے داخل سرکار بادشاہی ہوئے
اور خواجہ ولی نے تردد اور محنت و زینہ سے خلاصی پاکر بعزت و عشرت بخدمت حضرت اعلی اوقات بسری کی مدت حکومت خواجہ عثمان بعد مرنے برادر
اوسکی خواجہ سلیمان کے نوزدہ سال کی تہی اور مدت عمر چہل و دو سال کی اور یہ واقعہ سنہ ۱۰۲۱ھ کے واقع ہوا اور دولت لوحانیان کی بانجام و انصرام پہونچی
اور جو بعنایت ایزدی بیان احوال السلاطین اس طبقہ افغانیہ کا کہ لوائے حکومت امارت سواد ہندوستان میں بلند کیا تہا بوجہ احسن و اکمل الطریق یا اختصار رقوم قلم مشکین رقم ہو

نواب خان جہان لودی کی خاندان کا ذکر کیا جاتا ہے،

کہ سلسلہ نسبت اونکا یہ لینی کہ فرزند زادہ ارشد و اعظم قیس عبد الرشید کا کہ بخطاب پٹہان اشتہار رکھے پہونچتا ہے اور جانب
پدر سے نسبت اس طایفہ کی بسلاطین غور افغان و اسباط و اصحاک ماران کہ برادرزادہ وہ ... سام بن حضرت نوح علیہ السلام کا
کہ بعد از جمشید سریر سلطنت فارس پر متمکن ہوا انتہا چنانچہ تاریخ عجم میں مسطور ہے متحقق ہوتا ہے اور یہ قبیلہ
باسم والدہ خود کہ متو نام تہا مشہور ہوا اسی واسطے متی کہتے ہیں اور وہ پنجاہ و دو خیل ہیں اور اوس نعمت مآب کو حق تعالی نے

دو فرزند کرامت فرمائے اور ایک قول سے سہ فرزند غلزی و لودی و سروانی اور یہ ماجرا احوال شتی میں اور اولاد
اوسکی تفصیل سے بیان ہوا اور قبیلہ لودی کا ولایت روہ میں کثرت جمعیت و زیادتی شوکت و حشمت کے باعث سے کہ زمانہ سلاطین
ماضیہ بزرگان اونکے سے قائم ہوا اور جمیع قبائل افاغنہ بہ پرستشی اہل رواج شریعت غرا و نبوی میں سعی جمیلہ کرتے رہے ہیں اور
ملازمت اور خدمت سلطان عالی مقدار کہ ولایت سے متوجہ غزائی ہندوستان ہوئی تیغ بیدریغ بروی کفار کھینچکر بسعادت
شہادت فائز ہوئے جب سلطان محمود غازی درسنہ ۴۱۹ھ واسطے لڑائی سومنات کے متوجہ ہوا ملک سلیمان لودی کو مع اکثر
سرداران لودی قبایل دیگر بانواع نوازش خسروانہ با دو ہزار سوار جوان جرار و چند ہزار پیادہ جانسپار ہمراہ لینے لیا اور مدت تین تک
سومنات اور اوس نواحی میں سمارہ و مقاتلہ سعی جمیلہ کر تار با ملک سلیمان سے تردد ہائے مردانہ ظاہر ہوئے اسلیے سلطان نے
بعد مراجعت غزنین کے ملک سلیمان کو برعایت تمام خلعت خاص و کمر و خنجر و شمشیر مع عنایت فرماکر بوطن مالوف کوہستان نواحی
غور رخصت فرمایا غرض یہ طائفہ لودیہ ہر زمانہ میں منظور سلاطین غور مغزز رہے جب سلطان محمد معز الدین بن سام نے عزیمت تسخیر
ہندوستان نہضت فرمائی جماعہ کلودیہ کو پیش رو بنایا گیا اور رعایت بہت کی اوسوقت سے زیادہ آمد و شد اس گروہ کی ہندوستان
میں جاری ہوئی اور بزمان سلاطین خلجیہ بطبقہ فخیمہ ورشاہی معززو بسلطنت امارت پہونچے اور بزمان حکومت رایات
عالی سید خضر خان کہ صاحبقران اعظم امیر تیمور نے اوسکو ایالت دہلی مرحمت کرکے جانب سمرقند مراجعت فرمائی سلطان
سہ لودی کہ عم سلطان بہلول تہا بمرتبہ امارت پہونچے اور سرہند جاگیر پائی اور جو سکہ تا ملک از ایام نداد تہا بین الناس نام
مہام سلطنت بقبضہ اقتدار سلطان بہلول آئی دولت اور شوکت طبقہ لودیہ کی بمرتبہ نہایت پہونچی جو شخص ولایت روہ
سے ہندوستان میں آتا تہا برعایت تمام باجازت و حکومت فائز ہوتا تہا جناب سعادت مآب شوکت مآب کمال الدین
ملک احمد لودی یوسف خیل کہ جد چہارم نواب کا مہیاب تہے بحکوم حکم او سکے تہے حق تعالی نے اونکو چار فرزند ارجمند عطا
فرمائے دولت خان المشتہر شیر خان و نصرت خان و بہار خان و موسی خان ہر چہار بفضائل صوری و معنوی و اخلاق حسنہ و
دلیری و جوانمردی آراستہ تہے اور ہر ایک اون میں سے صاحب اولاد ہوا چنانچہ اولاد اونکی بکثرت پہونچی اسامی ہر ایک
فرزندان اونکے کی تفصیل سے ظاہر ہوگی جب سلطان بہلول نے وفات پائی اور سلطان سکندر خلف الصدق اوسکے
نے بموجب ارث سریر سلطنت پر جلوس کیا اوس وقت میں اکثر جوانان سلسلہ لودیہ کے ہندوستان میں آئے میاں نصرت خان
نے بہی ارادہ سفر ہندوستان کیا اور خدمت پدر سے رخصت ہوکر متوجہ ہندوستان ہوئے اور بعد قطع مسافت کے
لاہور پہونچے اوس ایام میں سند حالی دولتخان حاکم پنجاب اور لاہور کا تہا نصرت خان بنا بر نسبت قومی بملازمت و نعمات
مشرف ہوئے دولت خان بوجہ احسن پیش آیا اور زیادہ از قیاس سلوک کیا اور دختر اپنی در خود ابراہیم خان کی نصرت خان سے
نکاح کردیا اور جاگیر و تنخواہ مقرر کی نصرت خان ایک مدت تک بعیش و شکار مصروف رہے بعد ایک مدت کے حقیقت بخدمت
پدر خود لکہی اور استدعا آنیکی مع برادران کی اور دولت خان نے بہی اس مقدمہ میں ایک خط مع تحفہ بخدمت ملک احمد بہیجا جب
خطوط پاس ملک احمد پہونچے خود بنفس نفیس بسبب کبر سن و ضعف قوی متوجہ ہندوستان نہوئے اور بفرزندان خود
ارشاد کیا کہ جس کسی کو ارادہ جانے ہندوستان کا ہو جانے کا وقت ہے لیکن بسامان تجارت ہندوستان کو جانا
مناسب ہے کیونکہ اگر نقش مراد درست ہوا تو یہ گھوڑے سواری میں کام آوینگے ورنہ سود اگری کرکے واپس آنا
پس میان دولت خان و بہار خان ہر دو برادر سامان اسپ وغیرہ کر کے متوجہ سفر ہندوستان ہوئے اور لاہور پہونچکر

اپنے بھائی نصرت خان سے ملاقات کی اور باتفاق بملازمت مسند عالی دولت خان مشرف ہوئے دولت خان نے نہایت خوش ہوکر بکمال التفات دو پرگنہ سرکار لاہور سے ایک لالی کموہ اور دوسرا الکھی بجاگیر ہر سہ برادران مرحمت فرمائی وہ بفراغت خاطر و کامرانی و عیش و نشاط مصروف رہے اور وجہ لقب میان دولت خان بہ شیر خان ایسی کہتے ہیں کہ آمد آمد میں اونکی لاہور مین ایکروز مسند عالی بیٹھے تھے اور جشن کرتے تھے جمیع امرای سکندری اور خویش و اقربا سے سبکی دعوت کی تھی اوسکی مجلس مین ایک شخص نے با آواز بلند فریاد کری کہ میان دولت خان اور چاہا کہ اون سے گفتگو کرے اور غرض اوسکی دولت خان پسر ملک سے تھی مسند عالی دولت خان نے جانا کہ مجسے مطلب ہے پہر سمجھکر روی توجہ جانب اوسکے کیا جب معلوم ہوا کہ وہ دولت خان پسر ملک احمد کو آواز دیتا ہے تبسم کیا اور جانب دولت خان متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای برادر ہم اور تم دونوں ہمنام ہین جسوقت کوئی شخص آواز دیتا ہے دہوکا واقع ہوجاتا ہے مناسب ہے کہ یا تو تم نام اپنا بدل ڈالو یا مین اپنے نام کو بدلون دولت خان نے کہا کہ مسند عالی اعلیٰ حضرت آپ حاکم ہین و ملاذ و ملجا و امرای بادشاہی یہ نام دولت خانی آپ کو مبارک ہو مجکو جو حکم ہو وہی نام تبدیل کرلون ۔ دو روز مسند عالی و دولت خان بجہت شکار سوار ہوئے ناگاہ ایک شیر برآمد ہوا دولت خان شیر سے مقابل ہوا و بیک ضرب شمشیر کار شیر تمام کیا مسند عالی نے شجاعت اور دلیری اوسکی سے نہایت خوش ہوکر اسپ عراقی با زین و لجام مرصع و دو ہزار روپیہ نقد مرحمت فرمایا اور کہا کہ نام شیر خان مبارک ہو اوس روز سے دولت خان نے بنام شیر خان شہرت پائی جب ایک سال ہند مین منقضی ہوا یہ میان کہ جہت سوداگری لائے تھے بسبب حاصل ہونے مدعا کے سب سواری خود رکہے ۔ سلطان سکندر نے خبر آنے اونکی سنکر ایک فرمان بنام مسند عالی دولت خان صادر فرمایا بدینمضمون کہ سنا ہے فرزندان ملک احمد آزردہ آئے ہین اور تم نے بسبب خویشی و اتحاد بملازمت خود رکہا ہے بسیار خوب لیکن بہتر یہ تہا کہ اول اونکو بدرگاہ والا حاضر کرتے بعد ازان درخواست اپنی پاس رہنے کی کرتے اب چاہی کہ اونکو فورا روانہ درگاہ والا کرو و فرمان دیگر باسم میان نصرت و شیر خان و پہاڑ خان صادر فرمایا کہ خبر آنے کی تمہارے کی ہندوستان مین مسموع ہوی بہتر وہ تہا کہ اول بملازمت ہمارے آتے بعد ازان جو درخواست کہ کرتے میسر تہی اب بمجرد دیکہنے فرمان کے مراحم بادشاہی کے امیدوار ہوکر جلد حاضر ہو حسب فرمان شاہی پاس اونکے پہونچا امتثال فرمان واجب جانکر باستصواب مسند عالی دولت خان رخصت ہوکر متوجہ دار الخلافت ہوئے بعد پہونچنے دار السلطنت آگرہ کے بساعت نیک بشرف ملازمت سلطان سکندر مشرف ہوئے اور نہ راس اسپ عراقی پیشکش کیے از انجملہ ایک اسپ آختہ تہا اسکو بوقت پیشکش روبروی سلطان نہ لگئے سلطان سکندر نے فرمایا کہ اسپ نہم کہان ہے عرض کی کہ وہ آختہ ہے بباعث عیب بنظر سلطان نہین لائے باہر حاضر ہے غرض اس ادا و تقریر سے سلطان بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ وہ اسپ تمکو انعام دیا پس بانواع الطاف و عنایات خسروانہ معزز فرماکر رخصت فرمایا وہ رخصت ہوکر بملازمت دولت خان آئے اور چند سال بعیش و نشاط و شکار افگنی و طاعت و ریاضت بخوشدلی تمام بخدمت میان دولت خان بسر کی جب کہ حضرت فردوس مکانی محمد بابر بادشاہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان ابراہیم پانی پت مین بدرجہ شہادت فائز ہوا اور تفرقہ تمام سلسلہ لودیہ واقع ہوا ہر سہ برادر و ولایت پنجاب سے پہر آکر اور کربت غربت اختیار کرکے متوجہ بنگالہ ہوئے چند مدت بنواحی پٹنہ باختیار خود رہے جب بین و بایزید نے سلطان محمود بن سلطان سکندر کو سریر سلطنت پر جلوس کرایا میان شیر خان نے مع برادران بملازمت بین و بایزید آکر بتوسط اونکے شرف ملازمت سلطان محمود حاصل کیا اور شیر خان بہی اون دنون مین ملازم سلطان محمود کا تہا بعد ازان کہ بین و بایزید نے سلطان محمود کو بجانب جونپور روانہ کیا اور فردوس مکانی برحمت حق پیوستہ ہوئے اور جنت آشیانی محمد ہمایون شاہ

اوپر سریر سلطنت تخت کے جلوس فرما ہوئے اس خبر کو سنکر متوجہ دفع سلطان محمود ہوئے اور بعد از التقای فریقین جنگ عظیم پہونچی و بنا بر مکر و غدر شیر خان ہزیمت بسپاہ سلطان محمود پڑی بین کشتہ ہوا اور بایزید زخمی ہوئے اور شیر خان مع برادران خود در جنگ سے مین ہمراہ تہا زخمی ہوکر میدان مین گرا اور نصرت خان موجود تہا جو فوج افغانان کی نے ہزیمت پائی اور افواج مغل پہونچی اور چاہا کہ حرب گاہ مین تنزل کرے نصرت خان نے از روی دلیری کو مان مغل سے چار پائی چہین کر شیر خان کو اوس مین ڈال کر راہی ہوا اور ہمراہ ہزیمت یافتگان پٹنہ مین پہونچا اور ہر سہ برادر ترک سپاہ گری کرکے بہ تجارت مشغول رہے جو جنگ جوسا مین شیر خان نے فتح پائی اور خطبہ و سکہ بنام خود کیا اور شیر شاہ خطاب کرکے بادشاہ ہوا میان شیر خان نے با برادران بنابر آشنائی سابق کہ بملازمت سلطان محمود بین و بایزید کے درمیان اونکے تہی آکر ملازمت کری شیر شاہ نے قدوم میمنت لزوم اونکا گرامی رکہا اور بانواع اتحاد کے پیش آیا اور سالک مرایان خوب مین انتظام دیا جبکہ شیر شاہ متوجہ تسخیر بنگالہ ہوا زمینداران اندہیار کثولہ و راجہ سلیدی وغیرہ نے عرائض اخلاص آمیز لکہی اور شیر خان سے التماس کری کہ ایک کو فرزندوں سے اپنے باسپاہ قوی اسطرف نامزد فرماوینگا باتفاق اوسکے اسطرف سے جاکر خلل ملک بادشاہی مین ڈالین شیر خان باوجود تمیز سخن زمینداران اعتبار کرکے پسر خود قطبخان کو باسپاہ مختصر اوسطرف تعین کیا اور میان شیر خان کو بطریق اتالیق ہمراہ اوسکے کیا تا احوال قطبخان کے سے خبردار رہی جو قطبخان بانجد د پہونچا زمینداران نے نقض عہد کرکے سر اطاعت اور فرمانبرداری سے موڑا اور سپاہ مغل ملکر مرزا الغ بیگ کو باسپاہ بسیار سر پر قطبخان کے لائے جو خبر بغاوت اوس جماعہ کی قطبخان پر پہونچی تو کہا کہ شیر شاہ پسر بہت رکہتا ہے مین یہانپر شہادت پہونچونگا پس ساتھ اس تربیت کے باسپاہ مرزا خان مع زمینداران محاربہ کرکے بشہادت پہونچا اور بقیہ مردم نے رو بہزیمت رکہا اور جو خبر شہید ہونے قطبخان کے بمیان شیر خان پہونچی آیا اور کہا کہ مین ریش سفید اپنی شیر شاہ کو کیا دیکہاونگا پس بازگشت ہوکر دوڑا اور خود کو بر سر نعش قطبخان پہونچایا اور وہ اسیجگہ شہید ہوا جو خبر شہادت شیر خان کی شیر شاہ پر پہونچی فرزندان کو اونکے طلب کرکے میان محمود خان فرزند رشید بزرگ تہا برادران کو جمع کرکے ملازمت مین شیر شاہ کے آیا اور بعنایت بادشاہانہ ہر چہار اونمین سے معزز اور مکرم ہوئے اور ہر چہار کو محمود خان و عمر خان و قاسم و گمانی خان نام تہے سات طوغ و علم و نقارہ کے نوازش فرمائی اور پرگنہ کنبلا و سالی و سکنہ و بہوگانو اونکو جاگیر مین عنایت کیا اور عمر خان کو حضور مین نگاہ رکہا اور سہ برادر کو بجاگیر رخصت کیا اور بعنایت الہی و نیت صادق ہر ایک اونمین سے بمرتبہ امارت پہونچا اوس زمانہ مین میان عالم خان لودی کہ امیر الامرا و سپہ سالار میران راج علیخان حاکم آسیر و برہانپور کا تہا بنابر بعضے توہم و دلگیری ہوکر بخدمت شیر شاہ پہونچا اور ملازمت کری شیر شاہ اوسکے آنے سے نہایت مسرور ہوا و بانواع التفات معزز فرمایا اور چاہا کہ عالم خان کی سلسلہ نسبت خویشی ایک امرا کی اپنی مقید کری تا پہر ارادہ اوسطرف جانے کا نکرے پس صبیہ عالم خان کی اندوی التفات و مہربانی بمیان عمر خان نسبت کری میان عمر خان بموجب امر بادشاہی جشن عالی ترتیب دیکر بساعت سعید کار تزویج انجام پہونچایا اور روز بروز مرحمت شیر خان نسبت باحوال میان شیر خان زیادہ تہی اور پرگنات جاگیر مین بعیش و نشاط و شکار اشتغال رکہتا تہا منقول ہے کہ بعضے جاگیرداران نواحی اونکے نسبت بے اعتدالی و زبردستی بملازمت مین شیر شاہ کے جاکر شکایت کی کہ فرزندان شیر شاہ نے تعدی کری شیر شاہ فکر کہتا تہا کہ ہنوز خون شیر شاہ زمین سے خشک نہین ہوا ہے اور حق خدمت و جان نثاری کا اوسکا میرے ذمہ لازم ہے کیون کر آزار ہر چہار برادر پر سہی کما ینبغی تقدیم پہونچاؤن مین از انجملہ میان عمر خان اکثر اوقات ملازمت بادشاہی مین حاضر رہتا تہا جو بحکم کل نفس ذائقۃ الموت شیر شاہ بعالم بقا خرامیدہ ہوا اور اسلام شاہ بادشاہ ہوا ہر چہار برادر کو رعایت کرکے بمناصب ارجمند علم و طوغ و نقارہ سرفراز فرمایا اور ہر ایک کو امرا بنایا اور مرتبہ بمرتبہ اعلی پہونچا اور محمود خان اور عمر خان اکثر پنیالی مین رہتے تھے اور آخر سلطنت اسلام شاہ مین

عمر خان کی بطن صبیہ خانم سے سنہ ۹۹۸ھ مین تعلقہ گوالیار ایک فرزند نیک اختر پیدا ہوا منجمان اختر شناس نے ارتفاع کو اکیوے ساعت اوسکی ملاحظہ کرکے نوید خرمی عمر خان کو دی کہ یہ فرزند سعادت مند بڑا صاحب نصیبہ ہوگا اور بوسیلہ ایک دولتمند کے مناصب عالی پر پہونچیگا میان عمر خان نے اس نوید کو سنکر مجلس جشن آراستہ کی اور اکثر خوانین افغان کو طلب کرکے دعوت کی اور موافق ساعت تولد کے دولتخان نام رکہا اور تالیف اور تربیت مین اوسکی نہایت کوشش کی تا زمان حیات اسلام شاہ میان عمر خان مع برادران و اقربا بجمعیت خاطر اوقات بسری کرتے تہے جب اسلام شاہ نے وفات پائی اور عدلی نے بر سریر ایالت سند جلوس کیا اوسکے بہائی سے کوئی بنا بر ادای مبارکبادی جلوس نگیا سلطان محمد اس سبب سے ناراض ہوا اور محال جاگیر اونکی تغیر کرکے بمردم دیگر تنخواہ دی جس وقت مین کہ سلطان محمد عادل مع اسطرد فع رفع شاہ محمد کو ربہ کے بصوب جمہر گئے عزیمت کی اور بعد محاربہ مارے گئے محمد شاہ کی طرف لکہنو ہوا میان عمر خان نے مع برادران کے قصبہ لکہنو مین بلازمت عادل شاہ حاصل کی عادل شاہ نے بسبب کینہ دیرینہ کے چاہا کہ اونکو قید کرے اتفاقا دوسرے روز محمود خان و قاسم خان و کمال خان دربار مین گئے اور میان عمر خان نہ گئے سلطان محمد نے ہر سہ برادران کو قید کیا اور اہل و عیال اونکے کو قلعہ چنار مین بہیجا عمر خان اس سبب سے مع فرزندان و اہل و عیال خود کے بقصبہ پایل کہ توابع پٹنہ سے ہے گیا راجہ پٹنہ کا بتواضع تمام پیش آیا اور چند روپیہ بطریق پیشکش دیے عمر خان نے چند مدت وہان بسر کی اور احوال برادران مقید دریافت کرتا رہا جب تشریف آوری حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ عدلی نے سمت لکہنو سے عزیمت چنار کی ہیمون بقال وزیر خود کو واسطے مقابلہ و محاربہ لشکر تعین کیا میان محمود خان و قاسم خان و کمال خان کو قید سے رہائی دیکر بالتفات بادشاہانہ امیدوار کرکے منصب و جاگیر عنایت کی اور ہمراہ ہیمون بقال رخصت کیا بعد التقاء فریقین سے مقابلہ عظیم ہوا ہیمون دستگیر ہوکر بیاسا پہونچا محمود خان و قاسم خان اوس جنگ مین بشہادت پہونچے اور کمال خان زندہ تہے جو خبر شہادت برادران عمر خان کو پہونچی تو پہر وہان رہنا اپنا مناسب نجانکر بصوب گجرات عزیمت کی اور فرزندان و اہل و عیال خود کو راہ مالوہ سے روانہ احمد آباد کیا اور ان روزون مین خلف الصدق اونکا دولتخان سات برس کا تہا اور اوسکی پیشانی سے آثار دولتمندی و سعادتمندی عیان تہی اور باپ اونکا ہر وقت اوسکو دیکہکر خوش ہوتا اور بدرگاہ حق تعالے سجدات شکر بجالاتا اور جب عمر خان مالوہ مین پہونچا تو حاکم مالوہ نے براہ تعدی و غضب بطمع حطام دنیا چند تاہی اونکو روکے رہے اور اوس ناہنجاری سے اوسکی تفرقہ متفرقہ ہو گیا باوجود آن بعنایت الہی مستظہر ہوکر متوجہ احمد آباد کے ہوئے بعد از وصول وہان کے میان عالم خان ثانی بر میان عالم خان کہ خسر پورہ میان عمر خان کا تہا بنا بر اتحاد و نسبت خویشی سابق باحسن الوجوہ پیش آیا نہایت سلوک کیا اور مقدم شریف اونکا گرامی رکہکر بملازمت شیر خان فولادی کہ اوس ولایت مین ایک امرای کبار سلاطین گجرات کا تہا مشرف کیا اور ملازم کیا او بجمعیت خاطر چندگاہ باین وجہ مصروف ہوا اور بعد چند ایام والدہ حقیقی میان دولتخان نے گجرات مین ہی وفات پائی میان عالم خان نے خواہر دوسری اپنی کہ بی بی راجی خانم نام رکہتی تہی بحبالہ عقد میان عمر خان کے لایا اور چند سال بعیش و نشاط اوقات بسر کی اور میان دولتخان نے صفات کمال حاصل کرکے سن تمیز پہونچا بنا بر نوکری کسی امرای سلسلہ کے مشرف ہوئے اونسے نہایت سلوک کیے اور موضع اٹاوہ نواحی اوس ولایت مین بجاگیر اونکے مقرر کیا بجمعیت خاطر گذرانتے تہے القصہ در سنہ ۹۹۲ھ بندگان حضرت عرش آشیانی بہ تسخیر الکہ گجرات نہضت فرما ہوئے اور بعد محاربہ عظیم در پیش آیا سپاہ گجراتیان شکست ہوئی اور میان عالم خان اوس جنگ مین ہمراہ محمد خان ولد شیر خان فولادی شہید ہوئے اور ولایت گجرات بہ تصرف اولیای دولت آئی میان دولتخان اوس تفرقہ مین احمد آباد مین قرار نکر سکا با جماعہ افغانان مصاحب خود کے ولایت ہو رعزیمت کی بعد از وصول اوس دیار کے راجہ وہان کا پیش آیا اور استدعا کی کہ چندگاہ اسجگہ قیام فرما ہیے لطف

وہان پہر آیا اگرچہ رہنا وہانکا فایدہ مند تہا مگر ضرورت کہ دیار گجرات تصرف مین مغل کے آگئے اور ابنای جنس سے کوئی اون مردم مین تہا کہ حقیقت سے خبردار ہوا اسی سبب سے وہان چندگاہ مقیم رہے اور راجہ نے فراخور حالت اونکے سلوک کیا بخاطر جمع اوس دیار مین بہ نشاط و عیش تمام در سلک مقربان و ندیم و مصاحبان ہمراہ راجہ کے منسلک رہے اور حقیقت احوال خیر مآل میان دولت خان کی معرفت و محبت حق سبحانہ تعالی و پیروی اسلام و رواج شریعت مطہر نبوی و اخلاص و اعتقاد و متابعت علم و علمای و مشائخ صوفیہ و دیگر صفات مین اظہر من الشمس تہا اور اوصاف بہت ہین مگر چند سے از ای برای یادگار تحریر ہے القصہ جو بندگان حضرت اکبر بادشاہ نے گجرات کو فتح کیا اور سلاطین وہان کے متفرق ہوے نواب خان اعظم بایالت و حکومت وہان کی نامزد ہوا میان دولت خان ولایت سورت مین تہا اور شاہ ابو تراب نے اونکو طلب کیا میان دولتخان نے عزیمت احمد آباد کی سنہ ۹۸۳ھ بہ پرگنہ احمد نگر توابع گجرات بوسیلہ شاہ ابو تراب بشرف ملازمت خان اعظم کے مشرف ہوا اور بانواع عنایت معزز ہوا اور مصاحبان مین داخل ہوا چندگاہ بعیش بسر کی اور نصف پرگنہ جہالاوار کا بجاگیر اونکے مرحمت ہوا اور جو خان اعظم بموجب فرمان کے احمد آباد سے بصوب اگرہ متوجہ ہوا میان دولت خان نے یلغار کرکے بسرعت تمام ارادہ مقصد کیا اور نواحی سروہی مین ایک جماعت راجپوتان تیرہ بخت ناعاقبت اندیش نے مصدر راہ ہوکر بنیاد شوخی و فساد کی میان دولتخان نے بمجرد پہونچنے کے بیتابی کرکے بیان شیر زبان و سجاعت پر حملہ کیا بقضای سپاہی تقابل سردار اوس مردم کے ہوا اور ہمچہ شمشیر علم کرکے چاہا کہ کام فرماوے اوس کافر غدار نے برچہ بنام اون پر غرا لا اور اندک زخم آیا میان دولت خان نے بچالاکی اوس کافر پر ایسا وار کیا کہ تا زین پشت اسپ کارگر ہوا اور وہ مردک دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا اور بقیہ مردان کو بفرار لائے بعنایت الہی فتحیاب ہوئے خان اعظم اس شجاعت سے نہایت خوش ہوا آفرین بہت اور دست و بازو اونکے کی اور دو ہزار روپیہ و اسپ عراقی بجلدو مرحمت کیے اور اتفاقات حسنہ سے یہ کہ ایک شخص باد فروشان سے کہ ہندی مین بہاٹ کہتے تہے اور ہندی زبان لپنے اشعار اس واقعہ کے بنائے اور پہلے پہونچی سے خان اعظم بدرگاہ حضرت عرش آشیانی ہوکر اوس مضمون تردد میان دولت خان کو اظہار کیا اور جسوقت کہ خان اعظم بشرف ملازمت فائز ہوا خان اعظم نے دولت خان کو بشرف آستان بوسی فائز کیا حضرت عرش آشیانی نے ماجرا بزبان دولت خان استفسار فرمایا اونہون نے بیان واقعہ بعرض اشرف پہونچایا حضرت عرش آشیانی نہایت مسرور ہوئے اور بانواع مرحمت خسروانہ و التفات بادشاہانہ معزز کیا اور شال طوس کہ کتف مبارک پر رکہی تہی عطا فرمایا اور بعد ایامی معدود بندگان حضرت اعلی نے بنا بر سخن تقضی غرض گویان کہ آیہ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا درباب اونکے نازل ہوتی خاطر حضرت اقدس خان اعظم سے دلگیر کی اور مزاج اشرف نہایت منحرف ہوا خان اعظم خان نے ترک حشمت و جاہ کرکے گوشہ انزوا اور عزلت اختیار کیا اور باغ بیجہ خانی مین کہ عمدہ اونکی تہی مسکن قبول کیا جمیع مردم متعلق اونکے متفرق ہوئے خان اعظم میان دولت خان کو سنہ ۹۸۲ھ مین بہ نواب مستطاب کامیاب خان جہان خانخانان کہ اوس ایام مین بخطاب مرزا خانی مخاطب تہا سپرد کیا اور کہا کہ یہ جوان امانت ہے چاہیے کہ احوال سے اوسکے بی اجہی خبردار رہکر سلوک بطور لایق پیش آوین اور رعایت اوسکی ہمہ وجوہ خود پر لازم جانین نواب خانخانان اس عطیۂ کبری کو مواہب عطایای عظمی سے جان کر بعد اعزاز و اکرام قبول کرکے منت خود پر سمجہی اور ہاتہہ اونکا پکر کر ملازمت خان اعظم سے بر آمد ہوئی حق تعالے نے وہ ساعت ملاقات کی اسقدر مبارک کی کہ طریقہ اتحاد و اختصاص و شیوہ محبت و اخلاص درمیان اونکے اسقدر رہو گیا اور مضبوط ہوا کہ زیادہ اوس سے متصور نہوسکے اور تا آخر ایام حیات وہ ہی یکجہتی رہی مدت تیس سال اسقدر مصاحب و ہمراز و ہمزبان تہے کہ تحریر مین نہیں ہوسکتا طریقہ اخلاص و شیوہ اتحاد کہ درمیان نواب و دولت خان کے ممہد ہوا تہا معلوم نہیں کہ درمیان کسی نوکر و مصاحب کے ہوا ہو اور یہ سب نتیجہ نیک ذاتی اور دانش و فہم و فراست اونکی کا تہا ایکروز منزل مین نواب کے جمیع امرای

بزرگ تشریف رکھتے تھے اور اوصاف حمیدہ میان دولت خان کے مذکور ہوا نواب سپہ سالار نے فرمایا کہ دولتخان کو خدا تعالی نے
اس وجہ پیدا کیا ہے کہ جمیع صفات پسندیدہ و آراستہ کے بے عیب ہے اور غایت معائنہ سے کوئی عیب کہ ساتھ اوسکے نسبت
سکے کیا وہ ہے کہ دولت خان ہمت بہت رکھی بے عیبی سے پرہیزی کو عیب گنتا ہے آواز تحسین و آفرین کی مجلس سے بلند ہوئی
اور جس وقت مین کہ حضرت عرش آشیانی نے نواب سپہ سالاری کو ایام نشو نما مین ہمراہ نواب شہباز خان کنبوہ کے واسطے
تنبیہ اور تادیب ندانا کی تعین فرمایا اوس سفر مین تردد ہای مردانہ میان دولت خان سے بظہور آئے اور درمیان شہباز اور اونکے
سواری مین رنجش خاطر بحدی پہونچی کہ شمشیر نکال کر حملہ شہباز پر لایا اور بے اختیار خود کو سپاہ مین ڈالا اور اوس مہلکہ کر
نجات پائی اور ساتھ اسی سبب کے عوارض بہت نے بحال سپہ سالار کے راہ پائی اور واقعہ جرات میان دولت خان کا
زبان خاص و عام پر جاری ہے اور جو ۹۸۹ھ مین بندگان حضرت عرش آشیانی نے نواب سپہ سالار کو بتسخیر الکہ گجرات
اور دفع کرنے مظفر و تنبو نام کے تعین فرمایا میان دولت خان نے اوس یورش مین تردد ہای غریب تقدیم پہونچائے
اور بکرات مرات صف محاربہ تاخت کر کے کارنامہ ہای عظیم بظہور لایا اور برکت ہمت اوس صاحب اقبال کے متنفر منو
سے مقہور و منکوب ہو کر فرار کیا اور دیار گجرات تصرف اولیای دولت آئے اور نواب مستطاب بخطاب اعظم خان خانخانی
و منصب پنجہزاری معزز ہوا کہ جس زمانہ مین کہ پھر حضرت عرش آشیانی نے نواب کامیاب سپہ سالاری کو بہ تسخیر الکہ سند نامزد فرمای
میان دولت خان نے اوس محاربات مین تردد و دلیری ظاہر کی اور حقیقت جانسپاری و طریقہ اخلاص شعاری و بجا بعرض اشرف پہونچا
منصب دو ہزاری مشرف ہوا اور فتوحات تسخیر خسروانہ معزز و مکرم ہوا اور جو بندگان حضرت عرش آشیانی نے شاہزادہ کامگار
سلطان مراد کو بہ تسخیر ممالک دکن رخصت فرمایا اور نواب سپہ سالاری کو منصب عظیم القدر آتالیقی اوس قرۃ العین سلطنت
کے آبرو بخشی اور بندوبست امور سلطنت اور برای صوابنمای اونکے وابستہ کیا نواب سپہ سالار جمیع معاملات او مہمات
کو صوابدید پر دولت خان انجام اور تعمیل کرتا تھا اور جو بعد چند سال شاہزادہ برحمت یزدانی واصل ہوئے بندگان حضرت نے
شاہزادہ دانیال قائم مقام کر کے دیار دکن کو بھیجا اور نواب سپہ سالاری برقرار سابق آتالیقی یگانگی اور صاحب اہتمام معاملات
سرکاری اور سربراہی ہر ایک مقدمات کی برای رزین نواب کے متعلق کرین اور صبیہ اونکی حبالہ عقد مین شاہزادہ کے لائے اور
سرفراز فرمایا اور میان دولت خان ہر امور مین پیشوا اور صاحب شمشیر سپہ سالار کے تھے اور کئی تردد ہاے رستمانہ اونسے
بظہور آئی اور محاربہ سنبل مین کہ باہشتاد ہزار سوار رومی و حبشی و دکنی وغیرہ و دو ہزار فیل در نواحی دریای بان گنگ صف مقابلہ
کی آراستہ ہوئی تھے میان دولت خان باعث فتح ہوئے اور طغرای اوس سفر کا بنام نامی اونکے مزین ہوا اور محاصرہ قلعہ
احمد نگر مین جماعہ جلشمیان سپاہ ظفر پناہ نواب پر شبخون لائے میان دولت خان اور فرزندان سے اونکے کہ میان محمد خان
و میان پیر خان الملقب نواب خانجہان تھے کارنامہ اوس شب تاریک مین بوقوع آئے میان پیر خان زخمی ہوا اور
اوپر نقارہ اونکے زخم شمشیر آیا بعنایت الہی فتح میسر ہوئی اور غنیم رو بہزیمت لایا اور اکثر اونمین سے علف شمشیر بہادران
ہوئے اور فتح قلعہ احمد نگر بر اسے رزین و نتیجہ قوت بازو اونکے میسر ہوئی جو شاہزادہ عالمیان نے حقیقت تردد جانسپاری
و رای و کنگاش و اہتمام و بہبودی و اخلاص میان دولت خان کے مشاہدہ کری نواب سپہ سالار سے استدعا کری کہ سرکار مین مرنے
کوئی شخص کہ جمیع صفات حمیدہ آراستہ ہو نہین ہے اگر میان دولت خان کو مجکو عنایت فرماؤ باعث اطمینان خاطر و رضامندی
انشانسے ہو گا نواب نے التماس کری کہ درمیان میرے اور دولت خان کے نسبت پدری و فرزندی کی ہے بد اختیار بدست میرے نہین

بدست اونکے ہے تم اوسکو رفیق کر لو شاہزادہ عالمیان نے اونکو طلب کیا اور ماجرای گذشتہ اور خواہش خاطر اپنی درمیان لائے
میان دولت خان نے بھی سخن نواب مہیا کر کے کہا کہ مجکو امیدوار کچہ اختیار نہین ہے غرض کہ شاہزادہ نے اسقدر اس باب مین مبالغہ کیا کہ
صبیہ نواب حرم محترم خود در ینباب ساعی کیا کہ خواہی نخواہی دولت خان کو نواب سے عرض کرنا چاہیے تا آنکہ نواب نے بجہت رضامندی
خاطر شاہزادہ رضا دی اور دست میان دولت خان کا پکڑ کر خدمت مین شاہزادہ کے لیگئے اور التماس کیا کہ میان میرے اور دولتخان
کے ہرگز یہ نسبت نتھی کہ مین اوسکو جدا کرون اور وہ مجھسے جدا ہو میان میرے اور دولت خان کے نسبت پدری و فرزندی تھی جو خواہش
شریف تمہاری درینباب زیادہ مشاہدہ کرے مین ناچار بے اختیار ہو کر اوسکو ساتھ تمہارے سونپتا ہون چنانچہ مین بندہ اور خانہ زاد
اس درگاہ کا ہون دولت خان بھی یہ ہی حکم رکھتا ہے شاہزادہ اس معاملہ سے نہایت مسرور و مبتہج ہوا اور دست اونکا اپنی طرف
کھینچا اور بغل مین لائے اور پیشانی اونکی پر بوسہ دیا اور خلعت خاص و کمر و خنجر و شمشیر مرصع و اسپ عراقی و منصب سہ ہزاری سرفراز
فرمایا اور شش پرگنہ جاگیر مین مقرر ہوا یہ واقعہ ۱۰۰۸ھ مین ماہ صفر مین بوقوع آیا اور زمام مہام حل و عقد سرکار اپنی کی بدست اقتدار
اونکے سپرد کری اور مایہ و کالت لائے اور بخطاب مسند عالی مخاطب کیا اور فرزندان اونکے بہ مجالست و صحبت خاص مختص
فرمائے اور بمناصب ارجمند و جاگیر خاطر پسند سرفراز کی اور جو بندگان حضرت عرش آشیانی برہان پور مین تشریف فرما ہوئے شاہزادہ
کامگار بموجب طلب اونکے احمد نگر مین سے برہان پور مین عزیمت فرمائی میان دولت خان واسطے سربراہی مہمات کے احمد نگر
مین چھوڑ گیا وہ بندوبست معاملات مالی اور ملکی مین اشتغال رکھنے تھے بعد ازان چند گاہ بھی احمد نگر مین باقتضای فلک کجرفتار کہ وہ شاہ و گدا
کا ازدہام سے بجنت خانہ رنج و غم کے پر ہے اور ہشتم ماہ شعبان المعظم ۱۰۰۹ھ مین دام گاہ مکر و غرور سے بزم گاہ دار السرور کے
توجہ فرمائی اور روح پر فتوح اونکی تنگنای جسم جسمانی سے باقتضای ریاض رضوانی و حدائق روحانی پرواز کرگئی اور مطمورہ
خاک سے بمعمورہ افلاک پہونچی مرزا ابدولد شریف خان تاریخ وفات اونکی سادات اسطور سے نقل کرتا ہے کہ ایک وقت بلا سبب
مین اونکے نیاز دیگرے تا اتمام بیٹھا رہا مین جو وقت شمار ہونچا تا شتخانہ میرے سے آواز سرود کی ظاہر ہوئی خانہ میرا اوس محل
مین واقع تھا میان دولت خان نے فرمایا کہ یہ خانہ کس کا ہے مین نے اشارت کری کہ کلبہ احقر نا مرادان کا ہے جو شام ہی سے
ہے اگر منزل فقرا کو بقدوم میمنت لزوم خود زینت بخشین باتفاق چند رکعت گذارین مناسب ہو گا مسند عالی نے فرمایا مجکو بعض
مہمات درپیش ہین تم جاؤ اور بکار عبادت مشغول ہو مین اونسے رخصت ہو کر بخانہ گیا جزوی شب گذری تھی کہ جلو دار مسند عالی کا
دوڑتا آیا کہ تمکو طلب کرتے ہین مین بے اختیار سوار ہو کر منزل اونکے گیا عجائب غلغلہ شور کا سنا جو بسر بالین اونکے پہونچا دیکھا کہ
مسند عالی سر تکیہ بستر پر رکھے ہوئے ہین اور عرق بسیار اونکے بدن پر بیٹھا اور وقت اونکا جانب قبلہ کے اور سمت
بجانب قطب کے تھا مین آگے گیا اور کہا کہ خان کیا حال ہوا زمان نے آنکھین اپنی کھولکر دست راست کو اوٹھایا اور
انگشت شہادت ایستادہ کر کے دیکھ رہے ہو زبان اونکی لکنت زبان مین تھی بہمہ حالت آواز برلا کر بجانب میرے متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مرزا مرزا لا الہ الا اللہ اور گشت محمد رسول اللہ مین فرو گئے اور روح سنے بدن سے اونکے پرواز کی
محبوب حقیقی و مبدع اصلی کے واصل ہوئے اور ہاتھ اونکا [illegible] اور انگشت شہادت
ایستادہ جو نیک ملاحظہ کیا مین متاثر ہوئے ایک جماعت [illegible] بہت [illegible]
سکتہ ہو گیا ہے مناسب وہ ہے کہ حکما کو طلب کر [illegible]
سات اونکے پیش آیا قبول نکیا الضرورت حکیم کو طلب کیا اور [illegible]

بعد از ان دو سہ ساعت درمیان گذرین قطرہ چند خون اوس جراحت سے ظاہر ہوئی کہ پھر روح نے اعادہ کیا مرحوم نے بات کہی تھی
ہاتھ اونکے سینہ پر رکھا جانا سننے کہ نکلنا خون کا نشان شہادت سے اونکے تھا وگرنہ مردہ سے نہین نکلتا ہے سا تحفہ متعلقان
اونکے سننے کہا کہ باستعمال کفن دفن انکے اشتغال کرو بعد از تجہیز و تکفین نعش اونکی برہان پور مین لاکر سپرد خاک کی اور بیرون تھی
بست و ہشتم ماہ شعبان سنہ حرمین ہوا نواب قبلہ گاہی گنبد عالی بنایا کمال دلکشا تہا مدت عمر شریف انکی پنجاہ و دو سال

دربیان اولاد مسند عالی دولت خان واحوال نواب مستطاب خانجہان

برضمیر منیر خردمندان صاحب دانش و ہوش واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے بکرم خاص خود میان دولت خان مسند عالی کو چند فرزند
کرامت فرمائی پنج فرزند نرینہ تھے و بزرگ ہمین عزیز خان و محمد خان و پیر خان اور دو نے طفولیت مین وفات پائی شیر خان اور دریا خان
اور ایک صبیہ صالحہ ساجدہ از انجملہ میان عزیز خان بہی سن نوجوانی دو سال مین وفات کر گیا بعد از وفات مسند عالی میان دولت خان دو فرزند
و یک صبیہ صاحب میراث رہی ایک میان محمد خان اور دوسرے پیر خان المشتہر میان بہ نواب خانجہان ابو المظفر قرۃ العیون لبتب
اخلاق صوری و معنوی و تحصیل علوم ظاہری و باطنی مین پیش دست اقران پر ہوئے اور شجاعت و سخاوت و شہامت
و اخلاق حسنہ و افعال مستحسنہ مین گوی سبقت جمیع دانشوران روزگار سے لیگئے اور نواب سپہ سالاری نے اپنی فرزندان سی تصور فرماکر پرورش اور استفادہ علوم
جمیلہ مین سعی تمام تبقدیم پہونچائی اور بسبب توجہ عالی اونکی کمراتب اعلی فائز ہوئے اور بجمیع صفات کہ لازمہ انسانی ہے متصف ہوئی اثار
بہت آثار رشد و آیات سعادت مندی اوان طفولیت مین اونسے بظہور پہونچے اور نشان دولتمندی ظاہر تہا چنانچہ نواب سپہ سالاری
نے بعضے آثار غریب ہر دو برادر کی طفولیت مین اونسے بظہور پہونچے بیاض مین بقلم خاص تسوید فرمایا ہی اور جبکہ وہ بامارت پہونچے ظاہر کرتی ہی
اور کارنامہ ہی کہ میان محمد خان سے بظہور پہونچے مقدور بشر نہین کہ بیان کرے اور جو شاہزادہ کامگار سلطان مرفہ بمصاحبت و منادمت
اختصاص بخشی اور بانواع عنایات ممتاز فرمائی اور جبکہ شاہزادہ بلند اقبال مع یار دکن مین تشریف لے گئے ہر دو برادر
بہم بزمی و ندیمی و صحبت مجالست و مناصب بلند و جاگیر خاطر پسند مسرور و مبتہج تھے اور ایک لحظہ بی صحبت اونکے نہین
رہتے تھے درین اثنا میان محمد خان نے خود کو بصفت طہارت ذات و نجابت صفات آراستہ کیا تہا اور خدا طلبی مین انکی
اونکے ہوئی اور اکثر اوقات فرخندہ صفات اونکے بشب بیداری و ملازمت درویشان معروف ہوتے تھے ایک شخص
شاہ عبد اللہ سرمست نام کہ برہان پور مین علم ارشاد و ہدایت بلند رکھتا تھا اور اہل اوس شہر کے گمان اوسکی ولایت کا تھا
تھی اور رجوع خلایق کا بیشتر تہا اونکو بدعوت اسمائے عظام جلالی امر فرمایا بعد از مداومت چند گاہ فی الجملہ جذبہ نے اوس دعوت
مین منہ دکھایا مگر از انجا کہ دعوت مین مرشد کامل شرط ہے تا احوال اوس طالب سے ظاہراً و باطناً خبردار رہے اور وہ استعداد
شاہ عبد اللہ مین مفقود تھی اور روز بروز اوس سودا نے متخیلہ خیال مین اونکے ترقی قبول کری و بیماری جسمی شایع ہوئی
اور اونہین ایام ضعف میان محمد خان کے شاہزادہ عالمیان نے میان عبد اللہ کو طلب کیا اور معتقد کیا اور امر فرمایا کہ تدارک
اس احوال کا چاہیے کرنا شیخ موصی الیہ نے درجواب معروض رکہا کہ کشتی اونکی دریا مین گئی یا بساحل پہونچی یا غرق ہوگئی
جو سودا ہوا اونکو ہوا دست معالجہ سے باز رکہا اور کام اسقدر پہونچا کہ نواب خود بدولت نے فرمایا کہ اگر روز غلبہ سوزش
مین اونکی ملازمت مین آیا احوال اونکا نہایت شورش تہا جنہ پوچھا کہ بہائی مجھے پہچان سکتے ہو مین کون ہون انہون
نے کہا کہ مین کون ہون کیا معنی رکھتے ہین اور تو کیا سبب ہین ہوں جبکہ یہہ سخن سننے سنا نا سننے کا احوال بدرجہ اعلی پہونچا

اگر مرشد کامل ہو گمان ہے کہ پہر آوے وگرنہ بہت مشکل ہے عاقبت مرشد کامل میسر نہوا اسرار اوسمین غرق ہوگئے اگرچہ نہ
برہان پور سے سوار ہوکر برسم معہود شکار مین متوجہ ہوئے اور کسیکو متعلقان سے خبر نتھی کہ کسطرف کو تشریف لیگئے
اور دو جانب مغرب وانہ برہانپور ہوکر اور جماعۃ کولی وبہیل ملاقی ہوئے اور استفسار راہ کیا اون بدبختون نے طمع لباس ملوکانہ اور اسپ ہتہیار
مین اونکے کیا بجنگ پیش آئے اور میان محمد خان با وجود تنہائی و گرسنگی تین روز کے ساتھ اوس جماعہ کافر کے روبرو ہوئی بار آدمی کو اونکے
سے بیشتر ہلاک کیا اور جو نہایت عجز ساتھ کفار کے عاید ہوا گہوڑے کے اونکے پاؤن کاٹے میان محمد خان پیادہ ہوئے اور چند زخم اونکے بدن پر
آئے اور باوجود اس حالت کے شمشیر علم کرکے حملہ اون نابکاران پر لیگئے اور چند کس گرائے ہر لحظہ احوال اوسکا متغیر ہوتا تہا اور بخود
باز آتا تہا اور بیکار بہ مشغول ہوتا تھا تا آنکہ از صبح تا شام با کفار بمقابلہ و مقاتلہ کیا اور بشہادت پہونچا بعد از یکسال از وفات میان دولت خان
اس واقعہ نے منہ دکہایا اور جماعۃ نے نعش اونکی ناپدید کری پس از سہ روز یہہ خبر شایع ہوئی اور سلطان شاہزادہ دانیال کو پہونچی نہایت
متالم ہوا اور متفکر ہوا اور تاسف بسیار کیا و چارہ بجز صبر و شکیبائی ندیکہا برضا الہی صبر کیا اور میان پیر خان شاہزادہ سے رخصت ہوکر
اوس محال مین کہ محمد خان بشہادت پہونچا تھا گیا ہر چند درباب پیدا ہونے نعش کے تردد و تجسس کی بجز چند موی سر چیزے دیگر ظاہر
نہوے اور اوس موضع مین کہ اوسکی نواحی مین یہہ گستاخی کری بعد دریافت کرنے نام کے کہ یہہ جنگ عظیم واقع ہوئی فلان آدمی تہا تا دم ہو
او مرحوم مغفوری میان محمد خان سے دو فرزند موجود آگے میان عمر خان و بہادر خان و ہر دو برخوردار خدمت مین عم بزرگوار کے اپنی
ملازمت مین مختار رہتے تھے بعد از واقعہ میان محمد خان شاہزادہ عالمیان نے پیر خان کو با قیمات مراحم بادشاہانہ ممتاز فرمایا اور تا زمان
حیات شاہزادہ کے مصاحب اور ہمراز و ہمدم و ہمزبان رہے اور بعد وفات شاہزادہ دانیال میان پیر خان در ملازمت نواب مستطاب سالاری
در ملک فرزندان کامگار اونکے داخل رہتے تھے اور جاگیر خاطر خواہ الکا دکن اوقات حمیدہ صفات اپنی جرگہ امرائے تعینہ دکن مین مصروف رکہتے
تھے اور جو ماہ جمادی الثانی مین چودھوین تاریخ سنہ مین حضرت عرش آشیانی کو واقعہ ناگزیر درپیش آیا اور مسافر عالم قدس ہوئے فقط

فصل ششم خاندان مغلیہ

بابر بادشاہ محمد ظہیر الدین بابر پوتا امیر تیمور کا ایک بڑا شجاع اور بہادر بادشاہ ملک ایشیا مین گذرا ہے یہہ بادشاہ سنہ ع مین پیدا ہوا اور اوسکا
سلسلہ ماں کیطرف سے چنگیز خان تک اور باپ کی طرف سے امیر تیمور تک پہونچتا ہی اسکا باپ فی جواندجان اور فرغانہ کا والی تہا اس لڑکے کو بہت پیار
دیکہہ کر بارہ برس کی عمر مین اندجان کا ناظم کیا اور جب اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت خلافت پر بیٹہا اس بادشاہ کی عجب سرگذشت ہی کبہی تو
وہ ایک شہنشاہ عالی ہوجاتا تہا اور کبہی سو آدمی بہی اوسکے ہمراہ نرہتے تھے ابہی تو وہ مالک ایک بڑے ملک کا تہا اور ایک دم مین ایک جہونپڑا بہی
پناہ لینے کو اوسکے پاس نرہتا تہا جبکہ وہ اپنے ملک موروثی سے نکالا گیا تو اوسنے صرف دو سو چالیس آدمی جمع کرکے سمرقند سے جہان پر
ایک بڑی فوج موجود تہی حملہ کیا اور یہہ تدبیر کی کہ قریب آدہی رات کے شہر کے نزدیک جاکر فصیل پر چڑہ کر شہر کے اندر داخل ہوگیا اور وہان کچہہ
اوسکے طرفدار بہی ساتھ ہوئے پہر ایک قلعہ بہی فتح کا غل مچادیا یہہ شور سنکر سمرقند کا بادشاہ اپنی دار الخلافت چہوڑکر بہاگ گیا بابر زور آور
بادشاہ بن گیا مغلوب ہونے کے بعد سمرقند مع اوسکے مضافات کے اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا اوسنے کابل پر حملہ کیا وہانکے باشندون نے بیے
انتظامی ملک کے باعث سے اوسکا آنا غنیمت جانا پہر سمرقند والون نے بہی اوسکو بلوایا وہان آکر اپنے مخالفون سے ایسا لڑا کہ چند امیر اپنے

ہاتھ سے اونکو قتل کیے اسلئے دشمن کی تمام فوج اوسکی شجاعت دیکھکر متحیر ہو گئی اور سب نے اوسکی اطاعت قبول کر لی۔ بعد ازان بابر نے اون اضلاع پر جو سندہ کے قریب جوار مین واقع ہے کئی چھین لین اور پھر ایک مدت کے بعد ہندوستان کا دعوی کیا چنانچہ تیرہ ہزار سوار لیکر دہلی کو آیا اور ابراہیم شاہ ایک لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر پانی پت پر آکر صف آرا ہوا ابراہیم کو فن جنگ آتا تھا تمام فوج ایک جگہ صف باندھکر کھڑی کر دی جسکو بابر کی فوج نے ایک حملہ مین پراگندہ کر دیا مگر ابراہیم نے اسپر بھی دشمن کی فوج کی قلب پر حملہ کیا وہان دونون شاہون مین لڑائی ہوئی ابراہیم مارا گیا اور اوسکی فوج بھاگ گئی اور بابر نے سنہ ۱۵۲۶ع مین دہلی کے تخت پر جلاس کیا بابر کے وقت مین پٹھانونکی سلطنت کو زوال آیا اول ہی اول بابر کی سلطنت کو استقلال نصیب ہوا کیونکہ پٹھانون کے سردار جو مختلف اضلاع مین حاکم تھے بابر کو غاصب سمجھتے تھے اور راجپوت لوگ جو قوم ہنود مین بڑے شجاع اور دلاور تھے افغانون کے طرفدار تھے الغرض ایک لاکھ آدمی لیکر رگی محمود جو شاہ متوفی کا بھائی تھا ہندوستان کے مغرب کی طرف جمع ہوئے اوس وقت مین بابر چارون سے دشمنون کے نرغہ مین آگیا مگر وہ ایسا شجاع تھا کہ اوسنے اس امر سے ذرا بھی خوف نکیا ہر چند اوسکے سردارون نے صلاح دی کہ آپ دریاے سندہ پر تشریف لے چلین پر اوس عالی ہمت بادشاہ نے اتنی بڑی سلطنت کا چھوڑ دینا مناسب سمجھا اور اونکو یہہ جواب دیا کہ مقتضای عزت کا یہہ نہین کہ لڑائی نکیجاوے دنیا مین ایکدفعہ مرنا ہے اسلئے یہہ بات سب سے بہتر ہے کہ لڑکر مرین اور کتاب شاہنامہ کی مضمون بہادرانہ کی اشعار پڑہ کر لوگون کو سنائے اور چونکہ اوسکی دشمنون مین اکثر ہندو لوگ تھے، اسنے اپنے فوج کے لوگون سے بیان کیا کہ یہہ لوگ کافر ہین انسے جہاد کرنا بھی ضرور ہے اوسکی فوج نے اس باعث سے کہ وہ شراب پیتا تھا اسکو امام بنانے سے انکار کیا اسلئے اوسنے جھٹ پٹ توبہ کر لی اور شراب پینے سے پرہیز کیا اور جسقدر سونے کی پیالیان شراب خوری کے واسطے بنی ہوئی تھین سبکو گلا کر فقرا اور مساکین کو بانٹ دیدین یہہ دیکھکر تمام فوج نے قرآن شریف اوٹھا لیا کہ ہم تیرے ساتھ خوب لڑینگے اور جان دینگے اس اقرار سے بابر کو حوصلہ ہوا اور بڑا بھروسا اوسکا بندوقچیون اور توپخانہ پر تھا کیونکہ بابر کے زمانہ سے پہلے توپخانہ اور فوج پیادہ کی ہندوستان مین کم لڑتی تھی چنانچہ بروقت مقابلہ کے توپین آگے لگائی گئین اور توپون کے پیچھے پیادہ تھے اور بائین طرف توپونکے سوار تھے علی الصباح فوج پٹھانون کی آگے بڑہی اور بعض دلیر آدمی بابر کے لشکر کو گھیر لیا لیکن بندوق و توپخانہ کے وہ اونکو ہٹاتا رہا جب بابر نے دیکھا کہ غنیم کی فوج دو چار حملہ کر کے اب تنگ آگئی اوسوقت دو دستہ فوج منتخب لیکر دشمن پر دھاوا کیا مخالف تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگا اور بہت سے ناموری سردار مارے گئے اگرچہ بابر کے مخالف جو بڑے قوی اور زور آور تھے تتر بتر ہو گئے مگر یہہ بھی اس سبب سے کہ ترکستان کابل اور ہندوستان اوسکے عیش کو منغص کرتے تھے دلجمعی سے اوسکو بادشاہت کرنی نصیب ہوئی آخر کو چار برس کی سلطنت کی بعد سنہ ۱۵۳۰ عیسوی مین وفات پائی۔ **تاریخ وفات بابر بادشاہ** بادشاہ دہر بابر باکمال عدل بود ٭ وقف احسان عالم مصدر لطف اله ٭ سال جان او گزیدن جان بفردوس بگو ٭ جای فردوس ابد گزید بابر بادشاہ ٭ اس تاریخین ہر مصرع سے سنہ ۹۳۷ ہجری نکلتے ہین گویا چار مادہ تاریخ کے یہہ ہوئے اور اگر ہر مصرع کے حروف منقوطہ دوسرے مصرعہ کے حروف معطلہ کے ساتھ شامل کرو تو چار مادہ علیحدہ نکلتے ہین بڑی صنعت کی یہہ تاریخ آٹھہ مادی اسمین ہین دوسری تاریخ **تاریخ وفات بابر بادشاہ سنہ ۹۳۷ ہجری** تاریخ وفات شاہ بابر ٭ سن نہصد و سی و ہفت بودہ ٭ بابر تمام بادشاہان ہند مین سے شجاعت اور چند کارنمایان مین نہایت بڑا بادشاہ ہوا جنکی سبب سے امیر تیمور سے بھی سبقت لے گیا جسقدر بیوقعہ فتحیاب ہوا اوسیقدر اوسنے شکست بھی کھائین اور جسقدر ملک اوسنے فتح کیے اوسیقدر ہاتھ سے کھوئے پر آخر عہد مین باستقلال سلطنت کی لڑائی مین بڑا کامل سپہ سالار تھا اوسکی طاقت جسمانی لڑائی اور شکار مین حد بشریت سے زیادہ تھی علم

موسیقی اور فن شاعری مین اوستاد کامل اور سخی اور صاف دل تھا کئی دفعہ اوسنے اپنے جانی دشمنون پر رحم کیا ہے

ہمایون بادشاہ

ظہیر الدین بابر بادشاہ نے وفات کی بعد سنہ ۱۵۳۰ عیسوی مین ہمایون ابن بابر جو کہ ہر دل عزیز اور عقلمند تھا تخت نشین ہوا اس بادشاہ کو علم نجوم کی سیکھنے کا بڑا شوق تہا اور خود بھی خوب ماہر تھا اوسنے سات دیوانخانہ سات ستارون کے نام پر بنائی تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کی سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے تے اور مفتی اور قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد اور شاعر اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوا کرتے تھے اور سازندہ اور راگ گانے والے خانہ زہرہ مین آیا کرتے تھے اور علی الصباح اوایل عمر مین وہ عیش و نشاط مین مصروف تھا کہ یکایک سلطنت کا بوجہ اوسکے سر پر آپڑا اور اوس امتحان مین وہ پورا نکلا چند روز کے بعد اوسکو اتفاق لڑائی کا بہادر شاہ حاکم گجرات سے ہوا ہمایون نے بلحاظ اتحاد مذہب کے سردار مذکور کو جبکہ وہ چتور کے راجہ سے لڑ رہا تھا کچھ ایذا نہ دی تھی مگر آپ ایک فوج جرار لیکر اوسپر چڑہائی کی اور اوسکو اسقدر تنگ کیا کہ وہ لاچار ہوکر گجرات کو بھاگا اور وہان جاکر شہر چپانی مین اپنا خزانہ رکھکر احمد آباد کو بھاگ گیا اور بادشاہ نے گجرات کو فتح کر لیا یہہ مہم کچھ اون مہمات سے کم نہ تھی جو تیمور یا بابر نے سر کی تھین بعد ازان ہمایون کو اوسکے بھائیون یعنی ہندال اور کامران نے جو بسبب عفو جرائم اور رحم دلی بادشاہ کی دلیر ہو گئی تھی تنگ کرنا شروع کیا چونکہ فوج شاہی ان بادشاہزادون کی پاس پہلے سے مفسد ہو کر یہہ حکم ہی تھی اسلئے انھون نے ایک دوسرے کے بعد سلطنت کا دعوے کیا شیر خان افغان حاکم بنگال نے جب دیکھا کہ بادشاہ کے گھر مین جھگڑا ہو رہا ہے دلیری کر کے فوج کثیر لیکر ہمایون پر چڑہائی کی چونکہ ہمایون ملک کی بے انتظامی کے باعث سے فوج کافی جمع نکر سکا اسواسطے شکست کھا کر پریشان حال آگرہ کی طرف بھاگ گیا جب ہمایون کے بھائیون نے دیکھا کہ آپس کی نفاق کے باعث ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا ہمایون کی مدد کو گئے مگر اپسمین کچھ دلی محبت نہ تھی ہمایون نے ایک اور فوج جمع کر کے شیر خان پر پھر چڑہائی کی مگر آخر کو شکست کھائی اور لاچار ہو کر دار الخلافت کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے حاکمون سے پناہ طلب ہوا مگر یہہ ایسا بدبخت بادشاہ تھا کہ کسی نے اوسکو پناہ ندی بڑی پریشانی اور خرابی کے بعد راجہ مالدیو راجہ اجمیر کے پاس پناہ لینے کو گیا اور اوس سے اعانت چاہی راجہ نے بظاہر اقبال کیا اور باطن مین چاہا کہ کسی حیلہ سے ہمایون کو قید کر کے دشمن کے حوالہ کر دون مگر ایک راجپوت نے جو ہمایون کا نمک خوار قدیم تھا اس بھید سے بادشاہ کو اطلاع دی ہمایون مع اپنے رفیقون کے آدہی رات کو وہان سے بھاگا اور سو کوس تک کہین دلجمعی سے دم نہ لیا اثنا راہ مین اوس تمام گروہ نے پانی کے نملنے کے باعث سے بہت تکلیفین اوٹھائین کیونکہ زمین ریگستانی تھی اور کوسون تک پانی نہ ملتا تھا سیکڑون آدمی اور جانور مارے پیاس کے مر گئے ہمایون کی سواری کا گھوڑا مر گیا ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری کا گھوڑا بادشاہ کو دیا جب لوگون نے اپنے پیچھے غبار اوٹھا ہوا دیکھا تو یقین جانا کہ دشمن تعاقب کیے ہوئے چلا آتا ہے اوسوقت سبکے ہوش زیادہ تر پریشان ہو گئے اور جہان تک بھاگا گیا بھاگے اتفاقا رات کی تاریکی مین ہمایون مع ملکہ اور بیس سوارون کے راہ بھولکر لشکر سے جدا ہو گئے اور جب صبح ہوئی تو دشمن کے ایک گروہ نے آگھیرا ہمایون نے کوئی صورت رہائی کی نہ دیکھکر شجاعت کو کام فرمایا اور اونہین چند آدمیون کو ہمراہ لیکر ایسا لڑا کہ دشمنون کے ہوش بھولا دیے اوس لڑائی مین ناگہانی ایک تیر مخالفین کے سردار کے ایسا لگا کہ اوسکا کام تمام ہوا اس سبب سے وہ لوگ تتر بتر ہو گئے ہمایون نے فتحیاب ہوکر وہان سے کوچ کیا لیکن تین رات اور دن راہ مین کہین پانی کی شکل ندیکھی آخر کو

جب چند آدمیون کے ساتھ امرکوٹ مین جو سندہ کے قریب واقع ہے پہونچا تو وہانکا راجہ نہایت تواضع سے پیش آیا اور جو مدارج مہمان نوازی کے ہین بجالایا اوسی جگہہ اکتوبر کی چودہوین تاریخ کو سنہ ۱۵۴۲ع مین اکبر متولد ہوا یہہ ہی اکبر ہے جو بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا لیکن بادشاہ کو لاچاری سے بہاگنا مقدم تہا یہہ طفل ایک سردار نمک حرام و بدذات کے ہاتہہ آگیا جسنے اوس لڑکے کو لیکر مرزا کامران یعنی بادشاہ کے بہائی کو جو کابل و قندہار کا بادشاہ اور ہمایون کا دشمن جانی تہا حوالہ کردیا سلطان طہماسپ شاہ فارس نے جب سنا کہ ہمایون نے سکنائے ہند سے بہت مصیبتین اوٹہائی ہین ایک نامہ بدین مضمون ہمایون کو لکہا کہ تم یہان چلے آؤ مین بہرحال تمہارا معین و مددگار ہون اور حسب مقدور مجہسے ہوسکیگا تمسے نیک سلوک کرونگا ہمایون تو جان سے تنگ تہا فوراً فارس کو روانہ ہوا اور ایک سال تک اصفہان مین بادشاہ ایران نے ہمایون سے کچہہ عہد و پیمان کئے اور اوسکو دس ہزار سوار دیکر کہا کہ تم اپنے ملک محروسی کو دوبارہ حاصل کرو ہمایون نے یہہ مدد نعمت غیر مترقبہ سمجہی اور پہلے اوسنے کابل پر جہان اوسکا بہائی کامران حکومت کرتا تہا اور جسکے پاس اوسکا بیٹا اکبر بہی تہا چڑہائی کی جنگ اوسنے شہر کا محاصرہ کیا کامران نے اوسکے بیٹے اکبر کو لکڑیون مین باندہ کر فصیل شہر سے لٹکا کر دکہلایا اوس سے اوسکا یہہ مطلب تہا کہ اگر تم حملہ کروگے تو مین اس تمہارے بیٹے کو لکڑیون مین جلادونگا باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال کے دیکہنے کے بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا مگر بہت دہمکیان اس امر فتح کے روکنے کے واسطے دیتا رہا کامران نے تو اکبر کو تو کچہہ نہ ستایا مگر اپنے ہمراہی لوگ کابل سے لیکر نکل گیا ہمایون نے شہر مین داخل ہوکر اپنے بیٹے کو چہاتی سے لگایا اور اپنے تئین ازسرنو بادشاہ بنایا نو برس تک ہمایون نے اس شہر مین سلطنت کی اگرچہ اوسکا بہائی اس عرصہ مین اوسکو متواتر ستاتا رہا لیکن انجام کار متواتر شکستون کے سبب سے مغلوب ہوا بعد ازان چہہ برس کے عرصہ مین اپنے تمام ملک موروثی کو فتح کرلیا اس ہنگامہ مین اوسکا ایک بہائی عذر معذرت کرکے اوس سے آملا اور ایسی ایسی شجاعت کے کام کئے کہ ہمایون کے خاطر سے اگلا غبار ملال کا رفع ہوگیا اور نہایت مخطوظ ہوکر اپنے بیٹے جلال الدین اکبر کو اوسکی بیٹی کے ساتہ منسوب کیا یہہ بہائی ہمایون کا کسی لڑائی مین مارا گیا اور دوسرے بہائی کامران کو جو نہایت مفسد و متمرد تہا اور اوسکے چشم پوشی کو خیال مین ملانا تہا لاچار ہوکر ہمایون نے قید کیا سب لوگون کو یقین تہا کہ ہمایون اوسکو زندہ نچہوڑے گا مگر اوسنے خدا کا خوف کرکے اوسکے خون سے اپنا ہاتہہ آلودہ نکیا صرف آنکہین اوسکی نکلوا ڈالین ایک مدت کے بعد کامران مرزا باجازت ہمایون بادشاہ مکہ کو چلا گیا اور وہان تین برس کے بعد اوسکا انتقال ہوا

خاندان سوری سنہ ۱۵۴۰ع سے سنہ ۱۵۵۶ع تک

جبتک کہ ہمایون ان حادثات مین مبتلا تہا شیرشاہ نے موقع پاکر تمام مملکت ہندوستان پر اپنی سلطنت بخوبی کرلی اور ایسا انتظام کیا کہ ہر ایک شخص اوس سے خوش ہوگیا چنانچہ اوسنے گنگا سے لیکر دریائے سندہ تک جو تین ہزار انگریزی میل کا فاصلہ ہے ایک سڑک بنوائی اور اوسکے دونو طرف میوہ دار درخت لگائے اور دو دو میل کے فاصلہ پر ایک ایک کنوان کہدایا اور ہر ایک منزل پر ایک سرای مسافرون کے اوترنے کو بنوائی جنمین ہر ایک مسافر کو بادشاہ کیطرف سے کہانا ملتا تہا انصاف رعایا بخوبی کرتا تہا کہ لوگ بڑے امن چین سے گذر کرتے تہے ـ پانچ برس شیرشاہ سلطنت کرکے بدبختی ملک سے فوت ہوا اور بعد اوسکے سلیم شاہ اوسکا بیٹا تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اوسنے نو برس سلطنت کی مگر یہہ اوسکا دانائی اور لیاقت مین اپنے باپ کے برابر نہ تہا اور چونکہ سلطنت کا وارث ایک لڑکا صغیر سن تہا اسلئے امیرون اور نوابون کے سبب بے انتظامی کے بڑا فساد برپا ہوا یہہ حال ہندوستان کا دیکہ کر ہمایون کے خیرخواہون نے اوسکے دل پر منقش کردیا کہ اگرچہ تہوڑی سی فوج ہی لیکر ہندوستان کا قصد کرو تو بیشبہ انتظام ملک جلد فتح ہوجائیگا ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنے ہی پنجابی لوگ نوکر رکہکر ہندوستان پر فوج کشی کی اور جسپر حملہ آور ہوا اپنی اطاعت مین لایا دریائے سندہ کے عبور کے بعد اول تاتارخان حاکم لاہور سے لڑائی ہوئی جسکو بہرام خان سپہ سالار ہمایون نے حالت غفلت مین حملہ کرکے شکست دی

پٹہانون نے یہہ حال دیکہکر ایک شخص مسمی سکندر کو جو شیرشاہ کا بہتیجا اور فن سپاہ گری مین بڑی دستگاہ رکہتا تہا تخت دہلی پر بیٹہادیا اوسنے اسی ہزار آدمی کی فوج جمع کرکے ہمایون کے مقابلہ پر کوچ کیا بڑی بہاری لڑائی جانبین کی گرمی سے ہوئی اکبر بن ہمایون نے جو اوسوقت صرف تیرہ برس کا تہا اس لڑائی مین بڑی داد مردانگی کی دی اور اوسکو دیکہکر سپاہ کو جانفشانی کا ایک عجب شوق ہوگیا چنانچہ ہمایون نے پٹہانون کو شکست دی اور اونکی فوج تتربتر ہوگئی اور سکندر شاہ ایسے زرخیز ملک کو دسر چہوڑکر کوہ شمال کیطرف بہاگ گیا ـ ہمایون نے تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا اور ایک برس بہی اوسکے جلوس کو گذرنے نپایا تہا کہ ایک روز کسی تقریب سے کتب خانہ کی چہت پر چڑہا اور وہان دیر تک تفریحاً ٹہلا کیا بعد ازان تہک کر ہوا کہانے کو بیٹہہ گیا اسمین اذان ہوئی چاہتا تہا کہ عصا ٹیک کر اوٹہے مگر چونکہ وہان سنگ مرمر کا فرش تہا اسواسطے لکڑی پہسل گئی اور وہ سنبہل نسکا اور چہت سے نیچے گر گیا چند روز بیمار رہکر سنہ ۱۵۵۶ عیسوی مین جان بحق تسلیم ہوا

تاریخ وفات ہمایون بادشاہ

زبام قصر خود افتاد ناگاہ ؛ وزان عمر عزیزش رفت برباد ؛ پی تاریخ او گاہی رقم زد ؛ ہمایون بادشاہ از بام افتاد ۔ یہہ بادشاہ بہت شجاع اور دل عزیز اور فاضل اور کم قسمت تہا جیسی مصیبتین اسپر گذری ہین کسی بادشاہ پر نہین گذرین اور اوسکی یہہ وجہہ ہے کہ وہ رحم دل بہت تہا چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ سنگدل ہوتا تو بہت بڑا بادشاہ اپنے وقت کا ہوتا اگر اس زمانہ مین یہہ قاعدہ قرار پاتا کہ سوای بڑے بیٹے کے اور کوئی بیٹا وارث سلطنت نہوسکتا تو کبہی ایسی قباحتین پیش نہ آتین جو اوس وقت ظہور مین آئین

ذکر جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ

سنہ ۱۵۵۶ عیسوی مین تیرہ برس کی عمر مین جلال الدین اکبر ہمایون کے مرنے کے بعد تخت سلطنت پر بیٹہا اور نوین نومبر سنہ ۱۶۲۴ع مین جلال الدین اکبر مرگیا باستہہ برس کی اوسکی عمر تہی اور مدت سلطنت جلال الدین اکبر کے اکاون برس مین بعد ہمایون کے فوت ہونے کی جب اکبر تخت سلطنت پر بیٹہا بہرام خان بالکل مالک سلطنت کا تہا اور اکبر برای نام بادشاہ بہرام خانکے خوف سے بہاگ کر آگرہ مین آیا اور سردار اطراف و جوانب کے اکبر کے رفیق ہوگئے جب سے سلطنت اکبر کی نمودار ہوئی گئی تاریخ کی کتابون سے جسقدر حال اکبر کا معلوم ہوا بسبیل اختصار کے لکہا جاتا ہے پانچوین تاریخ شہر رجب سنہ ۹۴۹ ہجری مین شب یکشنبہ کو بطن حمیدہ بانو بیگم سے پیدا ہوا جنکا لقب بعد مرنے کے مریم مکانی ہے اور دوسری تاریخ ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری مین سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت عمر اکبر کی تیرہ سال آٹہہ ماہ ستائیس ۲۷ دن کی تہی اور جلال الدین اکبر بیٹا نصیر الدین ہمایون کا اور ہمایون بیٹا ظہیر الدین بابر کا اور بابر بیٹا عمر شیخ میرزا کا اور وہ ابوسعید میرزا کا بیٹا تہا اور ابوسعید میران شاہ کا بیٹا تہا اور میران شاہ امیر تیمور کا بیٹا تہا امیر تیمور سے اکبر تک سات پشتین ہوئین اور جلال الدین اکبر کے تین بیٹے تہے ایک نور الدین جہانگیر عرف سلطان سلیم کہ بعد اکبر کے سریر آرای سلطنت ہوا تہا دوسرا بیٹا اکبر کا سلطان مراد کہ سنہ ۱۰۰۷ ہجری مین بسبب علت شراب کے ولایت دکن مین مرگیا تیسرا بیٹا اکبر کا سلطان دانیال وہ بہی بسبب کثرت شراب خواری کے سنہ ۱۰۱۳ ہجری مین دکن کیطرف فوت ہوا اور اکبر کی تین بیٹیان تہین ایک شہزادی خانم دوسری شکر النساء تیسری آرام بانو بیگم اور ابتدا مین جلال الدین اکبر کو فقرا اور صلحاء سے کمال ارادت تہی اور نہایت تعظیم و تکریم قدر و منزلت اونکی کرتا تہا اور ہفتہ مین ایک رات مقرر تہی اوسمین صرف مجمع علما کا ہوتا تہا اور اچہی اچہی باتین علم اور فضل تہذیب اخلاق کی سنا کرتا تہا بعد ازان جب جلال الدین اکبر نے بعضے راجاؤن کی بیٹیون سے شادی کی تو اوسکا حال بدل گیا اور اکثر ہندوؤن کی طریقے برتنے لگا جب ابوالفضل شرف اندوز ملازمت ہوا تو اکبر کا حال دگرگون ہوا یا بندگیکا رہا دین و دنیا کا کام صرف عقل پر کرنے لگا

مگر اہل علم اور ارباب کمال اوسکے عہد مین بہت فراہم ہوئے تھے اور خود اکبر ہندو تھا نہ مسلمان تھا آتش پرست تھا اسیطرح دیگر دستور اوسکے عمل مین تھے ملا عبدالقادر بدوانی نے جو ابتدا مین پیش نماز اکبر کے تھے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ واسطے تعلیم اور درس انجیل کے بجی پادریونکو بلوایا تھا اور اونکی بہت تعظیم و تکریم جسطرح ارباب کمال کی عزت کرنی چاہیئے وہ کرتا تھا اور پادریون کا مباحثہ بھی ہوا کرتا تھا باینہمہ اکبر پابند کسی ملت کا نہ تھا ابوالفضل اور فیضی کے فیضان صحبت سے ملحد ہوگیا تھا اور ان لوگون نے مرتبہ خوشامد کا اسقدر تک پہونچایا تھا کہ اکبر کو خدا بنا دیا تھا اسی سبب سے بعضے ارکان سلطنت اور اہل علم و ارباب کمال اکبر کی نظرون سے گر گئے تھے اور ابوالفضل سے زیادہ اور کوئی مقبول بارگاہ سلطانی نہ رہا تھا لیکن ابوالفضل کی لیاقت اور علم و فضل مین کچھ شبہ نہین اور اکبر ہندو و مسلمان سب سے برابر معاملہ رکھتا تھا اور یہی باتکو اپنے حسن انتظام کا باعث سمجھتا تھا اور اوسکے پاس اچھے اچھے لوگ تھے ابوالفضل علامہ عصر تھا اوسکا بھائی فیضی بڑا مقرب بارگاہ سلطانی سے تھا علم مین خوب دستگاہ رکھتا تھا اور شاعر بھی بہت اچھا تھا شاستر بھی اچھی جانتا تھا چنانچہ لیلاوتی و قصہ نلدمن اوسنے شاستر سے فارسی مین ترجمہ کیا ہے اور ایک تفسیر کلام اللہ کی اوسنے لکھی ہے کہ ساری تفسیر کے حروف بے نقطہ ہین کسی حروف پر نقطہ نہین اور کوئی مطلب بھی فوت نہین ہوا اور لاڈو بیگم فیضی کی بہن تھی زوجہ اسلام خان اور اکبر کی ارکان مین عبدالرحیم خان خانان کہ اوسنے گجرات اور بنگالہ کی لڑائیون مین اچھے اچھے کام کئے تھے اور راجہ ٹوڈرمل کہ ابتدا مین دیوان تھا بعد ازان وزیر بھی ہوگیا تھا اکثر لڑائیون مین اوسنے جانفشانی کی تھی اور راجہ بیربل اکبر کے عہد مین منصب ۲۰۰۰ ہزاری رکھتا تھا واسطے تادیب فغانون کے گیا تھا زین خان سے لڑا تھا وہان مارا گیا اور بیربل بہت لائق تھا و راجہ مان سنگہ مرد شجاع تھا اکثر لڑائیون مین اکبر کی طرف سے داد شجاعت کی دی تھی اور زور تحسین و آفرین کا ہوا تھا راجہ بہارامل جودھپوری کا اوسکی بیٹی شاہزادہ سلیم کو منسوب ہوئی تھی اور اکثر لوگ آزمودہ کار یگانہ آفاق اکبر کے عہد مین جمع ہوئے تھے اسی سبب سے اکبر کی سلطنت بہت اچھی تھی اور حال انتظام کا آئین اکبری مین درج ہے انمین سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی و ملا فیضی سنبہلی و قاضی نور اللہ شوستری کہ بحکم اکبر اگرہ مین آیا اور شیعونکا پیشوا اور امام وقت تھا اور میر فتح اللہ شیرازی کہ بڑے عالم زبردست تھے اور اکبر سے بڑی موافقت رکھتے تھے حکیم ابوالفتح گیلانی کہ اکبر کے مزاج مین اونکو بڑا دخل تھا اوس عہد مین اکثر لوگ اونسے حسد کرتے تھے غرض انکے سبب لوگ شریف اہل کمال جنکا ذکر کتب مین بخوبی مندرج ہے اور تصنیفات سے اونکی کتابین علوم اور فنون مین اب تک موجود ہین اکبر کے عہد مین موجود تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہ بڑے بزرگ اور اہل کمال سے تھے اونکی دعا کے سبب اکبر کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا چنانچہ اوسی اونکے گھر مین پرورش پائی تھی ہنروتاریخ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری مین روز چہارشنبہ کو اکبر مر گیا سکندرہ مین قریب اکبرآباد کے مدفون ہے بعد مرنے کے لقب اوسکا عرش آشیانی ہوا

روضۂ سکندرہ

محمد جلال الدین اکبر نے اپنی حیات مین یہہ روضہ بنوایا بہشت آباد اوسکا نام ہے اور جلال الدین اکبر اوسمین مدفون ہے دروازہ روضہ کا بہت بلند بنا ہوا ہے اور باغ بھی ہے نیچے کے درجے مین ایک تہ خانہ ہے وہان تاریکی رہتی ہے ایک تعویذ قبر کا تہ خانہ مین ہے اور اوپر کی درجہ ایک تعویذ قبر کا ہے سنگ مرمر کا دو نوبینام اوس تعویز پر کندہ ہین اور صحن کشادہ ہے گرد اگرد جالیان ہین دیوارون مین اور جالیونمین طرح طرح کے پھول کندہ ہین اور ان جالیونکو اوپر یہ شعر فیضی کے کندہ ہین اونمین سے تھوڑے شعر لکھے جاتے ہین **اشعار** بنام شہنشاہ ملک قدم ✤ کہ ذاتش برابر بود از عدم ✤ ہمہ بادشاہان روی زمین ✤
از و صاحب تاج و تخت و نگین ✤ بہ بخشید انکہ سرائی سہ پنج ✤ بشاہان با افسر و تاج و گنج ✤
گہ از عدل ایشان شود روزگار ✤ شگفتہ تر از باغ چون نوبہار ✤ رہ داوری راچو گیرند پیش ✤ شناسند ہنگام
بیچون خویش ✤ بہ نہصد فزون بود شصت و دو سال ✤ کہ شاہ اکبر آن سایۂ ذوالجلال ✤ ببالای زرینہ مسند نشست ✤ بر تخت و گشت
اطلاق است ✤ چو لطف خدا لطف او عام بود ✤ بہر کار آتش با نجام بود ✤ بگیتی دو افزون بہ پنجاہ سال ✤ چنین کرد شادی ز روی جلال ✤
اس تاریخ سے معلوم ہوا کہ ۹۶۳ ہجری مین جلال الدین اکبر تخت سلطنت پر بیٹھا اور ۱۰۱۴ ہجری مین فوت ہوا باون برس اوسنے سلطنت کری

ذکر اکبر بادشاہ - بیان اس حال کا کہ اکبر نے ہندوستانکے راجاؤنکی بیٹیان اپنے گھر مین لین

جبکہ اکبر کو تخت پر بیٹھے ہوئے کچھ مدت ہوئی اس عرصہ مین اوسنے دشمنون پر غالب آ اور چتور کا قلعہ رانا سے چھین کر اوسکو برباد کر دیا اور اپنا دبدبہ دکھانے کو چاہا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے راجاؤن کی بیٹیان اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے لین چنانچہ پہلے ہی حسن خان میواتی کے دارالملک کے سب میدان مین بڑا تھا اسکی بھتیجی مانگی وہ خود بھی مسلمان تھا اس لحاظ سے اوسنے لڑکی کو بادشاہ کے حرم سرا مین بھیجدیا اور راجہ بہارامل کچھواہہ کہ ہندؤنکے سب راجاؤن مین بڑا تھا اسکی نسبت بھی یہہ ہی حکم ہوا کہ اپنی بیٹی دو دین کی مخالفت سے ناچار آخر الامر لاچار ہوکر اپنی لڑکی اکبر کو بیاہ دی

بیان ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر اور اکبر کا اجمیر جانا

اکبر کو بیٹے کی چاہنا از بس تھی اسکے کوئی لڑکا نہوتا تھا اور جو عورتین حمل سے بھی ہوتی تھین تو پیٹ گرجاتا تھا اور جو کبھی لڑکے جنتی تو تھوڑے دنون سے زیادہ کوئی لڑکا نہ جیتا تھا آخر اپنے خیرخواہونکے کہنے سے شیخ سلیم کی خدمت مین گیا اور اوس زمانہ مین یہہ فقیر بہت کرامات اور مجیب الدعوات تھا اور جسوقت کہ بادشاہ اسکے پاس گیا قصبہ فتحپور سیکری مین رہتا تھا بادشاہ نے اس درویش کے حسب الارشاد قصبہ کے قریب بادشاہی عمارتین بنواکر فتحپور نام رکھا اور اپنا دارالسلطنت ٹھہرایا اس بزرگ کی دعا سے خدا کی عنایت مددگار ہوئی یعنی چودھوین سن جلوس مین ۹۷۷ ہجری مین راجا بہارامل کی لڑکی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس درویش کی مناسبت سے اس لڑکے کا نام سلطان سلیم رکھا اور اکبر کو خواجہ معین الدین چشتی کا بڑا اعتقاد تھا یہہ عہد کیا تھا کہ اگر خدا تعالی لڑکا مجھے نصیب کرے تو خواجہ کی زیارت پاپیادہ جاؤن جب شاہزادہ سلیم پیدا ہوا اکبر نے عہد پورا کرنے کو فتحپور سے اجمیر تک کہ سات منزل اور ہر منزل بارہ بارہ کوس کی ہے پیادہ پا جاکر زیارت کی رسمین بجا لایا جب شاہزادہ سلیم بالغ ہوا تب راجہ بھگونت سنگہ ولد بہارامل کچھواہہ کی بیٹی اسکے نکاح مین آئی تھی دوسری دفعہ متونہ راجہ ولد راجہ مالدیو کی بیٹی اسے بیاہی گئی یہہ راجا جودہپور میرٹہ کا حاکم تھا اور ملکونکی فراخی اور لشکر کی زیادتی مین سب سے بڑا راجا گنا جاتا تھا اس راجہ نے اپنی عزت او آبرو بڑھانے کو اس شادی مین بادشاہ کے تشریف لانے کی التماس کی اور ایک بہت خاص محل تیار کی اکبر اسکی عزت کا پاس کرکے اسکے گھر گیا اور راجا بھی نذر و نیاز کی رسمین بجا لایا اور لشکریون سے شاگرد پیشہ تک سبکو بھاری بھاری خلعت پہنائی اور بڑے بڑے سردارونکی ضیافت کی تحفہ دئے اور جہیز کے طور پر بہت قیمتی پارچہ اور جواہر اور برتن اور ہاتھی اور گھوڑے اور لونڈیان اور غلام دیکر بادشاہ کو دامادکو بیٹی سمیت رخصت کیا اس شادی سے پہلے راجہ بھگونت کی بیٹی سے شاہزادہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جسکا نام سلطان خسرو رکھا تھا پھر متونہ راجا کی بیٹی سے سنہ ۳۶ مین جلوس اکبر کے سلطان خرم جو شاہجہان کرکے مشہور ہے پیدا ہوا

بیان قلعہ اکبرآباد عرف آگرہ

سال جلوس مطابق ۹۷۲ سنہ ہجری مین اکبرآباد کے قلعہ کی بنیاد رکھی گئی ہر روز چار ہزار آدمی عمارت کے کام مین اوستاد سنگتراش اور معمار اور بیلدار لوہار کام کرتے تھے اس قلعہ کے پانی تک پہونچی ہے عرض مین تیس گز اور طول مین سات ہاتھ اور کنگورہ تک پتھر کا تراش کر بنایا ہے اور اسمین بڑی بڑی عمارتین اور محل بنائے ہین آٹھ برس کے عرصہ مین یہہ قلعہ اور شہر تعمیر ہو کر اسکا اکبرآباد نام رکھا گیا یہہ شہر ہند کے سب ملکون کے بیچا بیچ ہے اور اسکی آب و ہوا اور دریا کی سیر بہت خاصی ہے

بیان تعمیر قلعہ الہ آباد عرف پراگ

اکبر بادشاہ اطراف بنگالہ کے سرکشونکی استیصال کیواسطے پورب کے ملکون مین جاکر اسطرف شکار کرتا پھرتا تھا سیر کرتے کرتے ایک ایسے مکانمین جا پہونچا کہ جہان گنگا جمنا آپسمین ملی ہوئین اور ہندو کے عقیدہ موافق یہہ استہان تیرتھہ کا ہے اور بہت متبرک جگہہ ہے اکبر نے دونو دریا کے ملاو پر ایک بہت بڑا قلعہ بنا شہر بساکر اوسکا نام الہ آباد رکہا اور یہہ عمارت اٹھائیسوین سال جلوس اکبری مین مطابق سنہ ۹۹۰ ہجری مین تمام ہوئی اور بادشاہ یہین تھا کہ سُنا کہ سرکش بھاگ کر ملک بنگالہ سے نکل گئی بادشاہ نے اپنے بہائی محمد حکیم میرزا کے فتنہ و فساد دفع کرنے کے لئے پنجاب کی طرف کوچ کیا۔

بیان برخے حال شیخ ابو الفیض فیضی

جب اکبر بادشاہ نے شیخ مبارک اور اوسکی اولاد کی دانائی کا حال سُنا قدر دانی کی راہ سے انکے حاضر ہونیکا حکم دیا بارہوین سال جلوس مین شیخ ابو الفیض بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا یہہ شیخ مبارک کے بیٹونمین سب سے بڑا تھا اور شاعری مین اسکا تخلص تھا فیضی جب بادشاہ کی ملازمت کیوقت اسے پنجرہ نقرئی کے باہر کھڑا کیا اسنے یہہ قطعہ فارسی فی البدیہہ پڑہا **قطعہ** بادشاہا درون پنجرہ ام ✤ از سر لطف خود مرا جا دہ ✤ زانکہ من طوطی شکر خوارم ✤ جای طوطی درون پنجرہ بہ ✤ یہہ اشعار بادشاہ کے پسند آئی اوسی دن سے اسکو اپنے خاص نوکرون مین رکہا اور روز بروز اسکا مرتبہ بڑہنے لگا سوتی ہوتے تینتیسوین سال مین ملک الشعرا خطاب پایا اور انتالیسوین سال قرآن کی بے نقط تفسیر اور کتاب نلدمن اور مرکز دوار تصنیف کرکے بادشاہ کے نذر گذرانی بادشاہ نے بہت خوش ہوکر تحسین و آفرین کی اور چاہتا تھا کہ جیسے شیرین خسرو ہے اسکے مقابلہ مین سلیمان بلقیس اور ہفت پیکر کے مثل ہفت کشور اور سکندر نامہ کے برابر اکبر نامہ تصنیف کرے پر یہہ کتابین تمام کو نہ پہونچین کہ اسکی عمر تمامی پر آئی بادشاہ اسکی خدمت اور حقوق کے سبب سے بہت دوست رکہتا تھا اور شاہزادہ بھی اس سے فایدہ اوٹھاتے تھے اسلیئے شیخ کے ایام بیماری مین خود بادشاہ اور شاہزادہ اسکے عیادت کے واسطے گئے فیضی نے اوسوقت یہہ رباعی کہی **رباعی** دیدی کہ فلک بمن چہ نیرنگی کرد ✤ مرغ حرم از قفس شب آہنگی کرد ✤ آن سینہ کہ عالمی درو میگنجید ✤ تا نیم نفس بر آورم تنگی کرد ✤ چالیسوین سال جلوس اکبری مین دنیا سے رحلت کی۔

بیان احوال شیخ ابو الفضل علیہ الرحمۃ

اکبر بادشاہ نے انیسوین سال جلوس مین ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو جو فیضی سے چھوٹا تھا قدر دانی کی راہ سے اپنے پاس بلایا ابو الفضل نے آیۃ الکرسی کی تفسیر اکبر کے نام پر بنا کر ملازمت حاصل کی چنانچہ بادشاہ کے بہت پسند پڑی بادشاہ اسپر کمال مہربانی فرماتا تھا اور بڑہتے بڑہتے اسکا مرتبہ ایسا بڑہا کہ بڑے بڑے امیرون اور وزیرون سے بھی مرتبہ مین زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب و مصلاح کار ہوگیا اور دربار کے سب لوگ حسد کہانے لگے شاہزادون سے سردارون نے ملکر ارادہ کیا کہ اسے جڑ پیڑ سے اوڑا دیجیے آخر ایکدفعہ کی بات ہے کہ شیخ مبارک اسکے باپ نے جس حیات قرآن کی تفسیر تصنیف کی تھی پر اوسمین بادشاہ کا نام درج نہ تھا جب شیخ نے وفات پائی ابو الفضل نے جیسے زمانہ کا دستور اور رواج ہے کتاب کی شروع پر بادشاہ کا نام مندرج کیا اور اوسکی کئی نقلین کرکے اکثر ولایتون اور شہرون مین بہیجدین بادشاہ بہت خفا ہوا اور جہانگیر اور امیرون نے ایسے وقت کو غنیمت جانکر بادشاہ کو اور

بھی بھڑکایا یہان تک کہ بادشاہ کا حکم ہوا کہ ابو الفضل ہمارے سلام کو حاضر نہوا کرے لیکن شیخ جسوقت کہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہتا تھا اسنے بارہا عرض کیا تھا کہ مین حضور کے سوای اور کسیکو نہین جانتا ہون اور شاہزادونکی بھی التجا نہین اوٹھاتا اس سبب سے مجہسے سب لوگ آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا اور اسکی صحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا تھوڑے دنون بعد اسکی تقصیر معاف کرکے پھر مہربان ہوا اور اسنے سبب کبھی اوسکو اپنے پاس سے جدا نہین کرتا تھا ایکدفعہ ممالک دکن کے بعض ضروری کامونکو روانہ کیا اور اسنے وہان جاکر بڑی محنت اور مشقت سے وہانکا بندوبست اور تدبیرین قرار واقعی کین جسوقت بادشاہ کے حسب الطلب بعضے ملکی مصلحت کیواسطے تہوڑے فیقونکے ساتھہ اکبر آباد کو آتا تھا اوسوقت جہانگیر بادشاہ سے برگشتہ ہوکر الہ آباد مین مقیم تھا اور ابو الفضل سے بہت آزردہ رہتا تھا اوسکو اکیلا دکن سے آتا ہوا سنکر وقت پاکر راجہ نرسنگدیو کہ وہ بھی بادشاہ سے باغی ہو شاہزادہ کے ساتھہ تھا یہہ کہا کہ کہاکہ رستہ مین اسکا سر کاٹ ڈال اسنے اس بات کا ذمہ کر جلدی جلدی دکن کیطرف روانہ ہوا اجین مین جا پہونچا اور راجپوتونکی فوج لیکر گھاٹ کی جگہہ آ شیخ کے مارنے کا ارادہ کیا یہہ بھی بڑا جوانمرد تھا وہین ترک کرلینے تہوڑے سے ساتھیون سمیت اونپر حملہ کیا راجپوتونکی جماعت نے ہر طرف سے اوسے گھیر لیا آخر شیخ نیزہ کا زخم کہاکر زمین پر گرا بعد اوسکے ہمراہی بھی مرے یہہ واقعہ سینتالیسوین سنہ جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۱ ہجری مین ہوا راجہ نرسنگ نے شیخ کا سر کاٹ کر الہ آباد مین شاہزادہ کے پاس بہیجدیا اکبر یہہ حادثہ سنکر بیخود ہوگیا اور اوسنے کمال افسوس سے اپنا ہاتھہ سینہ اور منہ پر مارا اور رای رایان پتر داس اسطرف کے فوجدار کو جسکا منصب تین ہزاری تھا شیخ عبد الرحمن ابو الفضل کے بیٹے اور اور امیرونکے ساتھہ نرسنگدیو کے استیصال کے واسطے مقرر کرکر حکم دیا کہ جب تک اس ملعونکا سر کاٹ نہ لین ہرگز لڑائی سے باز رہین اور پھر بادشاہ نے یہہ بھی کہا کہ شیخ کے سر کے بدلے اس ہمزاد کا سر کیا حقیقت رکہتا ہے اسکی زن و بچہ کو سولی چڑہانا چاہیے۔

بیان حال میان تان سین کلانوت

سنہ ساتوین جلوس جس مین راجہ رام چند پانڈو کی حاکم نے تان سین کلانوت کو اکبر بادشاہ کے خدمتمین بہیجا یہہ شخص اپنے عہد مین راگ کے علم مین یکتا تھا اور کہتے ہین کہ ایسا کلانوت نہ تو کوئی اس سے پہلے ہوا اور نہ اب تک بلکہ اس فن کے گویے اپنے تئین اوسکا پیرو سمجہتے ہین اور اوسکا نام تعظیم سے لیتے ہین جو بادشاہ موسیقی کے فن مین اچھا جانتے تھے اور یہہ تو اسمین کامل ہی تھا اسلیئے اسکے ساتھہ صحبت رکہکر اکثر اس سے نکوشی اوٹھاتے تھے سنہ ۳۴ جلوس مین اسنے وفات پائی بادشاہ کو اسکو مرنے سے بہت رنج و الم ہوا اسکی قبر گوالیار مین موجود ہے

محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ۔

ہمایون بادشاہ کے وفات کے بعد ہندوستان کے تخت کے لئے ایسی شہنشاہ کے جلوس سے زینت پائی جسکا ثانی اہل ملک مین تو کیا کسی مملکت مین نہوا ہوگا یہہ بادشاہ جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون تھا جسکے نیر اقبال کے روبرو کسی بد اندیش اور مفسد کے چراغ نے فروغ نپایا اور باوجودیکہ اپنے باپکے وفات کے وقت تیرہ برس سے زیادہ عمر کا نہ تھا لیکن کیسا حوصلہ بہیڑا جو اوسکے تخت نشینی کا مانع ہوتا ہنگام طفولیت مین سپاہی جو تربیت استاد کی اوسنے بڑی بڑی آفتین ہیر فلک کے ہاتھہ سے کھینچی تھین اور بہت سی مصیبتین اپنے باپکے دشمنونکے ہاتھہ سے اوٹھائی تھین باوجود اسکے اپنے ذہن عالی مین صفائی اور عقل خداداد کی رسائی سے چندر وز مین معاملات سیاست اور ملکداری کے رمز کو خوب سمجھنے اور بہرام کے نیک و بد کو اچھی طرح پہونچنے لگا طالع کی خوبی سے بہرام جان اتالیق بھی اوسکو ایسا ملا جو سمجہتا کہ ہی خیر خواہی کا دم بھرتا تھا اور سوای ایک بات کے گستاخی اور بیباکی اوسکے مزاج مین تھی اور سبطرح سے اپنے مالک کی وفاداری و ترقی دولت مین ثابت قدم رہتا تھا اکبر بادشاہ کے جلوس کے

تھوڑے دنونکے بعد ہیمون بقال جو اصل کا رذیل مگر حوصلہ جلیل رکھتا تھا بسر بغاوت آیا اور فوج کثیر جمع کر کے مغلونسے دو لڑائیونمین فتحیاب ہوا نہانتک کہ اکبر کو ستلج پار تک ہٹا لیگیا جسطرح پر اوسنے ابتدا مین اپنی ترقی جاہ و حشمت کیواسطے سعی کی تھی اگر اوسیطرح اپنے ارادہ مین قائم رہتا تو شبہہ تھا کہ خاندان تیموریہ کا نام و نشان ہندوستان مین باقی نرہتا چونکہ تھوڑے پانی کا بلبلہ تھا اسلیئے جلد اوتر آیا اور دہلی مین قیام کر کے شان و شوکت کی نمود مین مصروف ہوا اس عرصہ مین مغلون نے لاہور مین جمعیت بہم پہونچا کر دہلی کا پھر قصد کیا اور پانی پت مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا ہیمون نامیمون کی فوج پر شکست پڑی اور خود وہ گرفتار ہو کر بادشاہ کے روبرو لایا گیا اوسوقت بہرام خان مشیر تدبیر سلطنت نے عرض کی کہ جہاں اس کافر کو اپنے ہاتھہ سے قتل کرین اگرچہ دل بادشاہ کا نہ چاہتا تھا کہ اوسکے خون سے اپنے ہاتھہ کو آلودہ کرے لیکن بہرام خانکی خاطر شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لیکر ہیمون کے سر سے چھلا دی تب بہرام خان نے اوسوقت ایک ایسا ہاتھہ مارا کہ ہیمون کا سر تن سے جدا ہوگیا اوسوقت تک تو بہرام خان بادشاہ کی خیرخواہی مین رہا لیکن آگے کو اپنی خدمت پر مغرور ہو کر منت او دجہان پر کہنے لگا اور نخوت کرنے لگا اکبر نے بھی اپنی قوت کو جانچ کر اوس سے ایسی بے اعتنائی کی کہ بہرام خان کھلے بندھون باغی ہوگیا مگر شکست کھا کر اس نوبت کو پہونچا کہ پیغام بھیجکر بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا اکبر کے دل پر تحمیل جیسا ہی تھا اوسکے قصورونکو معاف کیا بلکہ بادشاہی جلوس اوسکے لینے کیواسطے بھیجا بہرام خان آستانہ دولت پر قدم رکھتے ہی دستار گردن مین ڈالی اور پانون دوان بیچکے گریان اپنے تئین زیر پایہ سریر خلافت کے سرنگون کیا اکبر نے خیرخواہ قدیمی سمجھکر دونون ہاتھون سے اوسکے سر کو اوٹھایا اور اگلے مرتبہ پر سب امیرون سے اعلی بٹھلایا اور خلعت بیش بہا عنایت کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر بہرام خانکو کار سپہ گری خوش آوی تو حکومت کالپی اور چندیری کی اوسکے واسطے موجود ہے اور جو حضور مین رہنا پسند خاطر ہو تو بھی عاطفت اور مکرمت شاہنشاہی بدستور قدیم بلاتفریق اوس خیرخواہ دیرینہ کے نسبت جاری ہوگی اور اگر طبیعت اوسکی عبادت ور اپنے معبود کے بندگی کو چاہے تو مکہ کے حج کو روانہ ہو فوج اوسکے عزت اور منزلت کے موافق وہانتک پہونچانے کیواسطے ساتھہ کر دی جائیگی بہرام خان نے جواب دیا کہ جب ایک مرتبہ قصوروار ٹھہرا اب کس منہ سے تنہا حضور مین رہنے کی کرون حضور سے قصور اوسکے معاف ہوئے اسیکو دولت عقبی اور سعادت دارین سمجھتا ہون اور یہی بہترین انعام خدمات سابقہ کا ہے اور اوسکی تمنا دلی یہہ ہے کہ فکر عاقبت مین مصروف ہو اور حضرت سلطان سے اجازت حج کی ملی بادشاہ اس امر مین متعرض نہوا اور بہرام خان نے بہت بعجز سے اٹھا لیکر مکہ کا عزم کیا لیکن راہ مین کسی شخص کے ہاتھہ سے کہ اوسکے باپ کو اوسنے ایک لڑائی مین مارا تھا مقتول ہوا اکبر نے بڑی عدل و داد کے ساتھہ بادشاہت کی اور باوجود مہمون متواتر کے بہت سا وقت انتظام ملک اور بندوبست امورات مال مین صرف کیا سائر ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولونکے واسطے ضابطہ مقرر و معین فرمائی اوسنے اتنے آئین اور قانون جاری کئے کہ اونکا بیان اس مختصر مین گنجائش نہین رکھتا ابوالفضل کے اکبرنامہ کی چند سطرین کا مضمون جو یہان لکھا جاتا ہے اوسکے اوضاع اور اوصاف کی کیفیت مین کافی ہے ہمیشہ ہمت اس بادشاہ کی اسی پر مصروف رہی کہ سب آدمی کے دلون کو ہاتھہ مین لاوے اور باوجود بیشمار شغلون اور بیحساب فکرون کے جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز کو ضرور ہے اوسکے دل پر کبھی اضطراب ظاہر نہین ہوتا بلکہ جب دیکھو شاد نظر آتا ہے کبھی مرضی الہی سے قدم باہر نہین رکھتا از بسکہ تشنہ علم اور فضل کا ہے عالمون اور فاضلونکے صحبت سے استفادہ کرتا ہے اور اپنی فہم رسا اور انتظام شائستہ پر نازان نہین ہوتا ہر ایک بات پر کان دہرتا اس خیال سے کہ دیکھئے کسکے منہ سے کیا بات سنے مین آوے اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود اسقدر قدرت اور شوکت کے کبھی غصہ اوسکے دل پر نہین آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک اوسکی طبیعت کے گرد ہجوم رکھتے ہین ملت اور مذہب کی تحقیر و تضحیک کا کلمہ اوسکے منہ سے نہین نکلتا اور امورات واجب مین کبھی کاہلی اور تغافل اوسنے ظہور مین نہین آتا یہہ بادشاہ ہر بات پر سجدہ شکر کا درگاہ ایزدی مین بجالاتا ہے اور ہمیشہ نگران اپنے حال اور افعال رہتا ہے خصوص صبح و شام اور نصف روز اور نصف شب تمام امورات دنیوی سے کھینچکر طرف معبود کے رجوع کرتا ہے گنہگارون کی تقصیرین معاف کرتا ہے رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر رکھتا ہے خواہش نفسانی کا طالب نہین ہوتا اور شب و روز مین ایکمرتبہ تناول طعام فرماتا ہے اور خواب بہت کم کرتا ہے باقی تمام وقت امورات ضروری کے انصرام مین خرچ کرتا ہے شام کو تھوڑی دیر کی آرام کے بعد کام مین مصروف ہوتا ہے

بعد اوسکے خلوت مین مجلس حکما اور فضلا کی جمع کر کے دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہے علمونکے رموز اور دقیقونکی تحقیق ... کرتا ہے اور نئے آئین ایجاد فرماتا ہے اسلاف کی غلطیونکو اصلاح دیتا ہے اور جہلا کیواسطے ضوابط صحیح اور درست مقرر کیا ہے مجلس مین فاضل تاریخدان بھی حاضر رہتے ہین اور روایات پیشین کو بے کم و کاست بیان کرتے ہین بعد ازان بادشاہ کچھہ رات گئے تک عرضیان حکام اور عمال کی سنتا ہے اور ہر ایک پر حکم مناسب چڑھاتا ہے قبل طلوع آفتاب کے اہالی موالی جمع ہوتے ہین اور دن نکلتے ہی جلوہ شاہی سے بہرہ یاب ہو کر کورنش بجالاتے ہین بعد اوسکے بہت سے امورات متفرق انصرام پاتی ہین اس بادشاہ نے لڑائیان بہت کین کبھی کوئی صوبہ دار برسر مقابلہ آیا کبھی کسی ہندو راجہ سے جنگ ہوئی کبھی اون محمدی بادشاہونسے جنگ کی ملک کی حدین اوسکی سلطنت سے متصل تھین میدان پڑے مختصر یہہ ہے کہ مالوہ دو دفعہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا اور دونون مرتبہ مفتوح ہوا اسیطرح صوبہ گجرات بھی بڑی لڑائی سے ہاتھہ آیا کابل مین اوسکے بھائی نے سرکشی کی اور آخر مغلوب ہو کر عفو جرائم سے جانبر ہوا صوبہ بنگالہ مین کئی دفعہ سرکشی ہوئی اور خطہ بے نظیر کشمیر کہ اوسوقت تک کسی سے مفتوح نہوا تھا اس بادشاہ نے خود عزیمت کی اور دکن کی مہم پر اپنے بیٹے کو بھیجا القصہ جہان اوسکے لشکر کا نشان جاتا تھا فتح و نصرت پیشوا ہوتی تھی خاندیس بھی اوسنے فتح کیا برار کا صوبہ اسلحہ سے ہاتھہ آیا احمدآباد بھی بہت لڑکر مفتوح ہوا یہہ بادشاہ کی سب سے پچھلی مہم تھی جسوقت کہ وہان سے آگرہ کی طرف مراجعت کر کے آیا ایکاون سال کی سلطنت کے بعد ۱۰۱۴ھ مین درمیان اکبرآباد کے مسافر عالم باقی ہوا اوسی جگہہ اوسکی قبر درمیان سکندرہ کے بنے ہے اور تمام عمر صفات ذاتی اور حسن انتظام امورات ملکی اور مالی مین نیکنام رہا اوسکی تاریخ وفات کی یہہ

بیت فوت اکبر شد از قضائے الہ ۔ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ ۔ اس بادشاہ کے مذہب مین اختلاف ہے بعضے لکھتے ہین کہ یہہ بادشاہ شمس یعنی آفتاب پرست اور بعضے کہتے ہین کہ ہنود کے مذہب سے اوسکو بڑا اعتقاد تھا مگر اصل حال یہہ ہے کہ وہ کسی اور مذہب کا معتقد نہ تھا ہان اوسکو ہر ایک مذہب کی کتاب سننے اور اعتقادی باتین ہر ایک مذہب کی دریافت کرنیکا شوق بہت تھا چنانچہ اوسی واسطے پرتگیز کی بادشاہ کو نامہ لکھہ کر تین پادری لوگ تحقیق مذہب عیسوی کے لیے بلوائے اور انجیل سنی اور مباحثہ اور مسلمانونکے عالمون مین ہوا چونکہ اکبر کسی مذہب کا تعصب نرکھتا تھا اسیواسطے اوسکی سلطنت اتنے دنون تک قائم رہی اور سب لوگ ہندو و مسلمان و غیرہ اوسکی مداح ہین قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین آدمی ہر فن کے اچھے اچھے بہم آگئے تھے لہذا یہہ بادشاہ نامآور رہے

ذکر جہانگیر عرف سلطان سلیم

بندگان حضرت خدیو آفاق و زمان خلیفہ دوران جانشین مسند صاحب قرانی وارث افسر گورکانی خدیو جہانگیر کشورکشا ہی خسرو سکندر جمشید والی مسند نشین بارگاہ عظمت و اقبال صاحب سریر دولت و اجلال زیب افزای ریاض کامرانی چمن آرای جہانبانی زیب چہرہ دانش و بینش فہرست کتاب آفرینش البندی بخش ہمت بلند سعادت افزای طالع ارجمند فلک آفتاب اقتدار ظل عاطفت آفریدگار جم جاہ انجم سپاہ عرش بارگاہ صاحب قران خورشید کلاہ علی الرغم المعاند المعہدی ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی کی اوپر رای ارباب فصاحت و بلاغت کہ غواصان دریای سخن اور نادرہ کار اس فن کے ہین مخفی و مستور نرہے جسوقت مین کہ حضرت عرش آشیانی مرض طبعی اسہال بستر بیماری پر صاحب فراش تھے شاہزادہ جوان صاحب اقبال سلطان سلیم رسم معہود ہر روز بوقت نماز دیگر خدمت و ملازمت مین تشریف لیجاتا تھا بعد نماز شام تک حضور اشرف مین مشرف رہکر منزل شریف اپنی کہ حویلی معظم خان اشتہار کہ بکنارہ دریای جمن پر واقع ہے تشریف لیجاتا تھا جو بیماری بادشاہکے ساتھہ امتداد کے کھینچی اور حکما و اطبا کہ ہر ایک جالینوس اور افلاطون وقت اپنے تھے دست معالجہ سے باز رکھا سبب ویر سفر آخرت حضرت شاہنشاہی کے متفق ہوئی بعضے علمای ارکان سلطنت سخن خلافت و ولایت عہد کے درمیان لائے اور صمیم القلب سے باعث اور خواہان اسکی تھے کہ سلطان خسرو ولیعہد ہوئے اور خلاء و ملاء اور رمز و ایما مین بعرض حضرت عرش آشیانی پہونچاتے تھے کہ سلطان خسرو کو قایم مقام فرماوین ایک روز خان اعظم و سعید خان و راجہ مان سنگ

اور قلیچ خان و شیخ فرید بخاری کہ اعظم امرای اس دولت کے تھے خدمت مین حضرت عرش آشیانی کے حاضر تھے خان اعظم بنا بر نسبت دامادی کہ بہ بیبی کی حرم محترم سلطان خسرو کی تھی باتفاق راجہ مان سنگہ جانب سعید خان متوجہ ہوا اور مذکور کیا کہ در باب خلافت و ولایت یہ خاطر اشرف کیا گذرتا ہے اور گنگالیش کیا ہو سعید خان نے پہلے سے مبادرت کرکے کہا کہ کسی کو اسمین سخن کی جای نہین خلافت اور سلطنت بخلافت الصدق حضرت کے وارث اور قایم مقام اونکا ہی مبارک ہی کوئی دوسرا کہ لیاقت اس امر کی رکھتا ہووے وہ کون ہے اور کہان ہے حضرت عرش آشیانی نے اس معنی کو ساعت کرکے سکوت کیا اور نعم کے جواب کہا خان اعظم اور راجہ مان سنگہ کو یہہ بات موافق طبیعت کے نہ تھی پسند نہ آئی از روی تلون و غلظت کہا کہ ایک مدت سے کہ از روی کرم اور التفات کے سلطان خسرو کو قایم مقام کیا ہے خلافت اور ولیعہدی ساتھہ اونکے مرحمت فرمائی مناسب وہ ہی کہ بموجب امر اعلی عمل چاہیئے گرانا سعید خان اور قلیچ خان اس حرف سے آشفتہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حق تعالے نے کہ جو لباس سلطنت قامت زیبای سلطان سلیم پر کہ وارث سریر صاحب قرانی ہے مرتب کیا اسکو پایا اور قدرت اوسکی ہے کیا با وجود ایسے پدر صاحب استحقاق کے پسر کو سکتا ہے بادشاہی پر پہونچایا اس بات سے تفرقہ تمام اوس بزرگ و جمیع خیرخواہان کے کہ سلطان خسرو کے تھے پڑا اور جو جانا کہ تمام سخن کے کام پیش نہین جاتا ہے اون دو دمعہ تمام مخلصان سلطان خسرو نے مصلحت کرکے قرار اوس پر دیا کہ بر محل شاہزادہ سلطان سلیم بکورنش و عیادت آوے اوسکو گھیر کر مقید کیا چاہیئے اور سلطان خسرو کو یہ بادشاہی قبول کرنا چاہیے ہنوز گنگالیش نے اوسکے استحکام نپایا تھا کہ یہہ خبر عرش آشیانی پر پہونچی کہ اس جماعت فی اسطور کا خیال فاسد نجو راہ دیا ہے جو نماز دیگر اوسی روز شاہزادہ کامگار سلطان سلیم بعیادت حضرت تشریف لے گیا اور حق سبحانہ تعالے نے چاہا تھا کہ حق بمرکز قرار پذیر ہوئے اور تمام اعدای مخذول و مردود اور مغضوب ہووین بعد ازان کہ شاہزادہ بخدمت پدر پہونچا اور احوال ولی نعمت خود کا ملاحظہ کیا اشک حسرت چشمان سے اپنے جاری کیئے عرش آشیانی نے از روی التفات پدری اونکو پیشتر بلوا کر با وجودیکہ بکدر و رنجش خاطر فرساتے کہتے تھے فرمانے لگے کہ بابا سلطان سلیم مصلحت یہہ ہے کہ تا یہہ مہم سلطنت تیری پر قرار پاوی اور دوست اور دشمن جیتے ہین تیرے در آوین چند روز منزل مین اپنے توقف کر اور واسطے دیکھنے اور عیادت کو ہمارے نہ آ اور استعداد مین اپنے رہ تو اور مردم کو اپنا کر اور اوسی ساعت اونکو منزل اونکے رخصت کیا اور بنا بر رعایت خاطر سلطان خسرو کے کہ اوسکو بہت دوست رکھتے تھے خود کو بانجانب نہ لائے اور حق تعالے نے توفیق رفیق نکری کہ تا حضور خود فرزند رشید اکرم اپنے کو قایم مقام بنا وین اور تاج سلطنت فرق مبارک پر اونکے رکھین جب شاہزادہ بلند اقبال اس احوال اور غدر منافقان سے واقف ہوا بمنزل خود تشریف لائے اور حکم فرمایا کہ سپاہی خود آوے نوکر رکھو بموجب حکم نماز شام سے صبح تک جو کوئی کہ پہونچا سرکار مین نوکر رکھہ کر یکماہہ علی الحساب ساتھہ اوسکے دیا اور غلغلہ عظیم دار السلطنت آگرہ مین پڑا اور شاہزادہ سلطان خسرو نے فرمایا تا دروازہ ہای قلعہ آگرہ کے باندہی اور خان اعظم اور راجہ مان سنگہ اور جو جماعت کہ دولتخواہ سلطان خسرو کی تھی چاہا تھا کہ سلطان خسرو کو ولیعہد کرین تفرقہ تمام امرا مین پڑا سعید خان اور قلیچ خان وجمعی از امرا کہ دولتخواہ اس سلسلہ کے تھے بشرف ملازمت شاہزادہ صاحب اقبال سلطان سلیم کے آگرہ اور زمرہ و تنخواہان مین داخل ہوئے سلطان خسرو اندرون قلعہ کے جمعیت بہم پہونچاتا تھا اور مردم کی دلاسا کرتا تھا اور اپنا بنانا چاہتا تھا مگر خاطر اکثر اون لوگون کی بنا بر راستی اور درستی خواہ ملازمت وارث سریر مملکت کے تھے اور راجپوتیہ تمام و کمال جو بابی سلطان خسرو کے اور شیخ فرید بخاری کہ تمام مہام سپاہ کے ساتھہ اونکے تھی بیرون قلعہ بخدمت عرش آشیانی قیام رکھتے تھے خان اعظم و راجہ مان سنگہ بر محل مذکور کیا کرتے تھے اور بنا بر رعایت خاطر سلطان خسرو کے جواب شافی نہین دیتے تھے بر زبان اشارت کہتے تھے کہ صاحب استحقاق وارث سلطنت حاضر ہین نہین چاہتا ہون مین کہ مال اس مہم کا ساتھہ کسطور کے ہو اور باطن مین خواہان وارث سریر ہمایون کے تھے جو رجوع مردم جانب سلطان سلیم کے بیشتر تھی راجہ مان سنگہ و خان اعظم نے باہم اتفاق کیا اور مصلحت کری کہ اکثر مردم شاہزادہ کامگار سے رجوع لائے شیخ فرید تا حال نزد ہمارے تھی

اگر ارادہ جانیکا کرے تفرقہ تمام رونما ہوگا اور ایک کس ہمارا نہ رہے گا مصلحت اور بہبود اسمین نمایان ہوتی ہے کہ شیخ کو جا بہم پکڑنا اور گرفتار چاہیے کیا اور بجوہ متفق کرنا چاہیئے قصور مین اسکے ہوئی کہ شیخ کو گرفتار کرین شیخ فراست کامل و روش و سلوک سے اونکا احوال دریافت کرلیا اور اسباب بے فہم کرکے ساتھہ چستی و چالاکی با وہ دواز دہ کس خویشان و برادران اپنے سے کہ ہر ایک ستم زمانہ کے تھے پیش خانہ سے بر آمد ہو کر دروازہ قلعہ کے سے طرف دریای جمن کے ہے خود کو باہر ڈال کر کشتی مین پہونچا اور فرمایا تا کشتی کو روانہ کیا اور تہلکہ سے نجات پا کر متوجہ خدمت سلطان سلیم کا ہوا میان دو نماز کا تھا کہ بشرف ملازمت پہونچا اور بآستان بوسی مشرف ہوا اور بانواع عنایت خسروانہ اور مرحمت بادشاہانہ کے ممتاز و سرفراز کیا آنے سے شیخ فرید کے جمعیت خاطر تمام نے ہاتھہ دیا جمعیت اہل قلعہ مین تفرقہ بہت واقعہ ہوا اور بجز اطاعت و فرمانبرداری کے چارہ ندیکھا بوسائل رسل توسل شیخ فرید کا طلب کیا اور سخن صلح کے درمیان لائے اور التماس یہہ کہ امور کی کری اول آنکہ امر خلافت سلطنت شاہزادہ والا اقتدار کہ وارث و صاحب استحقاق اس امر عظیم الشان کا ہے مبارک ہے اور جو بندگان عرش آشیانی نے قبل ازین چند گاہ نگاہ کو در دولت سلطان خسرو کیا ہے اور مرحمت فرمایا ہے ملتمس یہہ ہے کہ حضرت بھی بقرار سابق اوس ولایت کو ساتھہ اونکے عنایت فرماوین دیگر یہہ کہ ملازمت اول مین اونکو اوس طرف رخصت فرماوین دیگر وہ کہ جو اکثر بندگان درگاہ سے در ایام سابق اور الحال تقصیرات کلی بوقوع آئی اور سبب وہ خائف اور متوہم ہین اور جان سے اپنے ہراسان ہین امیدوار ہی کہ ضمیر انور اقدس کہ غبار آلودہ ہوا بعیفو عفو و مرحمت معدوم و مجلے کرکے دست مبارک قران مجید پر رکھین تا خاطر بندگان جمع ہووی اور بملازمت اور خدمت حضور مین بے دغدغہ و دہر فہ کے باطمینان خاطر حاضر ہوتے رہین شیخ فرید بملازمت شاہزادہ آیا اور اس معنی کو عرض کیا اور بار دو اعانت ارکان دولت اس معنی کو بغیر قبول مقرون کیا شاہزادہ عالمیان نے دست مبارک قران شریف پر رکھا کہ بعد ساتھہ کوئی آدمی طلایعان و بندہای مہربان عرش آشیانی سے آزار نہ پہونچاوینگا شیخ فرید خاطر جمع کرکے اندرون قلعہ کے گیا و بعد از نماز دیگر خان اعظم و راجہ مان سنگہ و شیخ فرید سلطان خسرو کو ہمراہ لیکر بملازمت اشرف لائے اور بشرف ملاقات ولی نعمت اپنے کے کہ قبلہ صوری و معنوی ہے ممتاز ہوئے شاہزادہ بلند اقبال نے شفقت پدرانہ کو کار فرما کر سلطان کو بغل گیر کیا اور بوسہ پیشانی پر دیا اور اشک حسرت کے چشمان سے جاری ہوئے اور التفات پدرانہ و فرزندانہ درمیان لا کر بانواع مہربانی پیش آئے اور موافق خاطر کے اونکے دلداری کری اور امرای کہ ہمراہ سلطان کے آگئے تھے زیادہ حالت خود سے براحم خسروانہ ممتاز ہوئی اور راجہ مان سنگہ اور خان اعظم باضافہ مضاعفہ ہمہ ساتھہ التفات کے محظوظ ہوئی بعد از جمعیت خاطر التماس کری کہ سلطان خسرو کو رخصت بنگالہ کا حکم ہووے تا شاہزادہ عالم پناہ نے کہ پدر کلان اونکا حالت نزع مین ہے اور فرزندی کلان کیا اسطور چھوڑ جانا اور بمنزل آخرت کے اونکا نہ پہونچانا مروت اور مردمی سے بس دور ہے انشاء اللہ تعالے بعد از جلوس بر سریر فرمانروائی سلطان کو بوجہہ احسن رخصت کرونگا مین ساتھہ اسی عہد و پیمان کے قرار دیکر سلطان خسرو کو بھی خدمت مین جد بزرگوار کے بھیجا کہ ہنوز رمقی زندگانی سے اونمین باقی تھے بہ بیمار داری حاضر رہو اور شیخ فرید کو حکم ہوا کہ باہر قلعہ کے جاکر اور دروازہ ہاے قلعہ سکا اور خزانہای بادشاہی خزانہ سکا اور جمیع محالات بمردم احدی کہ معتمد علیہ ہین سپرد کرین شیخ نے بموجب حکم جاکر عمل کیا اور بند و بست تمام امور سرکار بادشاہی کا بتصرف مردم سلطانی در آیا اور بروز دیگری بعد از نماز پیشین شاہزادہ صاحب سریر سعادت پاے بر رکاب گذرانند حذلت کے رکھہ کر بدیدن حضرت ولی نعمت خود گیا اور بملازمت مشرف ہوا اور تغییر احوال و اوضاع سے اونکے کہ مشعر بنزوع تھا مشاہدہ فرما کر اشک حسرت چشمان مبارک سے اونکے جاری ہوئی درین اثنا عرش آشیانی نے بھی بحالت قاست آمد و رفت کری اور شمشیر خاصہ اپنی کہ فردوس مکانی سے پائی تھی یعنی محمد نام بادشاہ جنت آشیانی سے محمد ہمایون بادشاہ کو اور اونسے حضرت عرش آشیانی پہونچی تھی بالطریق میراث ہے اوسکو طلب کرکے تیمناً و تبرکاً در کمر شاہزادہ باندہی و تسبیح جواہر قیمتیہ بست و یک دانہ کہ قیمت اوسکی نو دو لکھہ روپیہ تھی

جواہر نفیس بہتر اوس سے نہین ہوتا ہے گلو سے اپنے نکالکر ساتھ اونکے مرحمت فرمائے اور دو تعویذ کہ ایک اولیاء اللہ سے اونکے پر گذرا تھا اور
ہمیشہ سر پر اپنے رکھتے تھے اوسکو بھی عنایت کیا اور بغل مبارک مین لیکر بوسہ او پر پیشانی اونکے کے دیا اور وداع آخرت کیا اور بمنزل رخصت کیا
جو نان کام سے باز ماندہ تھے کوئی حرف مذکور نہوا صاحبزادہ بلند اقبال بدولت خانہ خود تشریف لایا و بقضای سبحانی و ارادہ یزدانی
شب چہارشنبہ چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ عشر والف کہ ہزار و چہاردہ ہوئے بندگان عرش آشیانی اکبر بادشاہ ظلمت آباد دورہی سے
بہ بزم گاہ حضوری اور عرصہ حیات سے بمنصہ ممات خرامیدہ ہوئے بعد از تکفین و تجہیز نعش اقدس اونکی بروش بادشاہانہ مرتب کرکے
نکالی اور شاہزادہ جہانگیر دروازہ قلعہ تک بمتابعت جنازہ برآمد ہوا سلطان خسرو و خان اعظم و میر صدر جہان و تمام امراء کبار کو ہمراہ
جنازہ کے رخصت کیا اور موضع سکندرہ باغ مریم مکانی حمیدہ بانو بیگم والدہ کے اونکے مین لیجاکر مدفون کیا و بندگان ظل الٰہی نے عمارت
رفیعہ کہ چشم فلک نے نہ دیکھی اور گوش سموات نے ایسی عمارات عالی ربع مسکون پر نہ سنی بنا و تعمیر فرمائی اور تاریخ اس واقعہ ہایلہ جانگداز
عرش آشیانی کی ایک فاضل روزگار نے دل چغتائی سوختہ دریافت کری جو صورت کہ دل چغتائی سوختہ ہے سنہ مسطور برآمد ہوتے
ہین القصہ بعد ازان منجمان اختر شناس و برہمنان ساعت القیاس کو احکام ہوا کہ ساعت جلوس میمنت مانوس حضرت بادشاہ روشن ضمیر نور الدین محمد
جہانگیر بر تخت فرخندہ بخت گورگانی و سر پر صاحب قرانی انتخاب کرین وہ جماعہ بموجب امر عالی تجسس و تفحص ساعت مبارک مین سعی بلیغ کرکے
اور جو ساعت کہ بہتر اوس حال سے تھی کہ کیف ما اتفق اتفاق پڑی تھی مقرر کرکے بعرض پہونچایا کہ حکم ہوا منجمان و مہندسان صاحب ہنر
و مختر عان پاکیزہ سیر نے مجلس جلوس کو مہیا کیا ہے اور خواجہ دوست محمد با جمعی کارگذاران صاحب سلیقہ و پر حیثیت باہتمام اس
خدمت کے نامزد ہوا تا آنکہ بمدت ہفت شبانروز عام و خاص بادشاہی بیچ دار الخلافت اکبرہ مین مجلس جشن خسروانہ منعقد ہوئی کہ از زمانہ
جلوس مین کسی سلاطین ذی شان کے ایسی مجلس عالی و جشن متعالی صورت انعقاد نپائی تھی اور نادر زمانہ نے بزم نشاط کسی فرزند
کے ہنگامہ ساتھ اس لطافت و جشن ساتھ اس ظرافت کے بظہور نہ لائے زبان خامہ خوشخرام شکین ارقام بجہت کیفیت سے اوسکے
عاجز ہے از انجملہ یہ تخت مرصع بلعل و یاقوت آبدار و مکلل بدر و جواہر بے شمار بنام ہر یکے انا با و اجداد اوس بادشاہ کامگار کے ازتیمور
صاحب قران تا ایمقدار تا بندگان حضرت جہانگیر عالم مدار آراستہ ہوئے تھے اور بر سر تخت کے چتر جواہر سے برپا کیے کہ چشم خرد کی
دیکھنے سے تاب و آب اوسکی خیرہ اور عقل احاطہ تفکر دریافت سے اوسکے حیرہ تھی اور خرگاہ دو جانب سے بیان دو قبہ فلک کے کہ ایک پر
آفتاب اور دوسرے پر ماہتاب نے جلوہ کیا تھا برپا کیے اور سایبانہاے زر بفت و مخمل طلا باف مرصع و مکلل بجواہر نفیسہ ایسے بلند اور
افراشتہ ہوئے کہ تعداد اونکا حساب دان زمانہ سے محسوب نہوے اور دو بارگاہ فلک رفعت عرش وسعت مکلل و مرصع برپا ہوئین
کہ زبان تعریف سے اوسکے عاجز ہے اور غالیچہاے زردوزی اور دولیچہاے قصب باف فرنگی و گلیمہاے کوشکانی حالی صحن زمین پر
رنگ بساط فلک بوقلمون ہوا و ظروف و ادوات طلاء مرصع و آلات طلائی چندان کہ درکار تھے و جمیع طوائف صاحب عشرات
و نغماسب نواے زمان صاحب جشن گوئندہ و رقاص ہندی و ولایتی و کنچنی و ہرکنی و نٹہوہ و بر مکانی و مغنیان لحن خوش آواز
و حافظان نیک کردار و مطربان و کلاونتان و ارباب ساز چون قانون و چنگ و رباب شش تار و ارغنون و دائرہ جمع آئے کہ حاضر تھے
اور جمیع اہل موسیقی کہ ہر یک نادرہ زمان و عجوبہ دوران تھے اوس بزم بہشت آئین رشک ترتیب مین حاضر تھے ادراک دریافت سے اونکے قلم
تھا اور حقیقت اونکی بہ تحریر و تقریر نہین سماتی ہے فقط بساط جشن و عشرت چنان بود کہ رشک انگیز باغ بوستان تھا پریزاد پریوان
زہرہ سو جلوہ آمیز نسیم از ہر طرف بدعا لبریز جو مجلس ساتھ اوس عظمت و بزرگی کے کہ زبان مقال تحریر و تقریر
توصیف اوسکے سے کوتاہ ہے و خامہ و زبان تعریف سے اوس جشن کے عذر خواہ مرتب و مہیا ہوئی در ساعت سعید پہونچی

شاہزادہ عالیمقدار باصد عز و وقار و حشمت و اقتدار لباس بادشاہانہ و خلعت خسروانہ در بر و تاج مرصع بر سر روز پنجشنبہ بستم و دوم جمادی الثانی سنہ مسطور
بعد از دو ساعت روز برآمدہ بطالع مشتری سر پر گورگانی و افسر صاحب قرانی و تخت خسروانی پر جلوس فرما ہوئے آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
بملکوت السموات کے پہونچی و قاضی عبد الصمد میرزا نے باسم اشرف شریف اقدس اوس خدیو آفاق اور نام نامی آبا و اجداد شریف اونکا تھا
زینت دیگر خطبہ پڑھا بنام ہر ایک کے خسروان سے بخلعت بادشاہانہ ممتاز ہوتا رہا جو باسم اشرف شریف حضرت خلافت آرائی کے پہونچا
خلعت مکلل بجواہر نفیسہ ممتاز فرمایا ہوا اور سکہ زر و نقرہ کا باسم خلافت پناہ موزون و مزین تمام عیار ہوا اور نوید تہنیت و مبارکباد کی بحرخ اثیر پہونچی
اور ہر طرف سے خوانہاے بے پایاں از زر سرخ و سفید بے شمار بر مفرق مبارک بوجہ ایثار و نثار دامن اہل روزگار کے ہوئی اور مژدہ امن و امان
کا بشش جہات آفاق کے پہونچا اور تا ہفت روز مجلس نشاط و محفل انبساط بنوعی گرم رہی کہ زیادہ ویرا وسکے متصور ہے مقدسان صوامع ملکوت
نظارہ مین اوسکے شگفت و تعجب مین تھے جشن جلوس رشک پری خانہ چین تھا حضرت ظل الٰہی بخطاب نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی ہوافق
ساعت جلوس مخاطب ہوئے اور ہر روز تا ایک پہر رات اوپر تخت فیروز بخت کے مسرور و مبتہج رہکر بعیش و نشاط و عشرت تمام و تماشا
طوایف و زر بخشی و کام دہی و فرمانروائی مین اشتغال رکھتے تھے اور شاہزادہ ہای عالیمقدار سلطان خسرو و پرویز و سلطان خرم و امرای
کامگار و نوئینان اند و نان صاحب اقتدار و زرای کفایت شعار یمین اوس قطب فلک سعادت مانند بنات النعش سائر و دائر تھے
اور اکثر بخطابہاے عالی متفخر و ممتاز ہوئے چنانچہ شریف خان کہ مصاحب بزم خاص و ندیم با اختصاص تھا بخطاب امیر الامراے
اور شیخ فرید بمرتضی خانی و زمانہ بیگ بمہابت خانی اور خواجہ دوست محمد بخواجہ جہانی اور عنایت بیگ باعتماد الدولہ و شیخ بنو بمقرب خانی
اور عبد اللہ خان بہ فیروز جنگی و میرزا برخوردار بخان عالمی و شیخ خدیو بقطب الدین خانی و قطب خان ناغر بخطاب لوائی ممتاز فرمایا و شیخ
علاء الدین بہ اسلام خانی و شیخ کبیر بشجاعت خانی و شیخ رکن الدین بشیر خانی اور اسی طور امرا با القاب و خطابہاے عالی و مناصب ارجمند
و جاگیر خاطر پسند معزز و مکرم ہوئے و جمیع معاملات و کارخانجات بدستور قدیم خدمتگاران و متعلقان و تحویلداران و صاحب اہتمامان
سرکار عرش آشیانی پر مقرر ہوئے و منصب عظیم القدر وکالت برای صوابنمای امیر الامرا مفوض ہوا اور رشید ولیعہدی کو وزارت بکنف کافی
درایت اعتماد الدولہ کے مقرر پایا و انتظام سپاہ بوجہ سابق مرتضی خان پر و خواجہ جہان پر یارہ بیگی کے و اکثر خدمات بر و معتبر قرار یافت
ہوئین اور مہمات اور معاملات سلطنت مین کہ افسردہ ہوا انتظار رواج اور رونق تمام از سر نو پدید آگئے و عالم پیر جوان ہوا اور شریعت ہوئی اور
جو گل سرخ باد زمہریر سے پژمردہ ہو گئے تھے جلوس بادشاہ اسلام مین تازگی پذیر ہوئے اور مساجد اور خوانق اور مدارس کہ تیس سال سے مسکن
وحوش و طیور ہوئی تھے اور کسی جگہہ سے آواز بانگ نماز گوش مین کسی کے نہین پہونچتی تھی پاک و پاکیزہ ہوئین اور اذان ہوئی ہر جانب سے
باسمان پہونچتی تھی اور جمیع اوامر و نواہی و شرایع اسلام معمول خلایق کے ہوا اور دار العدالت اور قاضی اور مفتی تعین ہوئے کہ تا دو پاس روز
وہان رہکر مہمات خلایق فیصلہ کرین اور بندگان حضرت نے بکمال عدالت ذاتی سے امر فرمایا تا زنجیر عدل چہار صد و ہشتاد من طلائی و احمری مع
جلاجل و قسطاس بسیار کے کہ اوس پر تعبیہ کرین تھی بانواع زینت کے آراستہ او پر درگاہ جہانگیری کے آویختہ کرے تا جو کہ فریادرس و مظلوم ہو
اپنی داد کو پہونچی اور شیخ ابو الفضل باقی پٹنی کو کہ پہلے مفتی تھا میر عدل بنایا اور خلایق بہ نیت صادق اوس بادشاہ خیر اندیش سے بمقصد خود
قابض و فایز ہوئی اور کافہ انام عدالت خدیو ایام سے مسرور و مبتہج ہوئی جو خاطر انور اقدس اشرف حضرت ظل الٰہی کو جمعیت کلی ہاتھ آئی
اور جہانگیر نامہ مین بخط انور خود لکھا ہے کہ مین ہفت صد کس از مردم احدی بادشاہی کو بزور دانش و فکر کامل تصرف مین لایا اور یہ حق
کہ ایسا ہی تھا بس بعد استقرار خلافت اکثر امرای کو بجاگیر ہای اونکے رخصت فرمایا اور راجہ مان سنگہ کو جانب سے سلطان خسرو کے
بولایت بنگالہ رخصت ارزانی رکھی اور بجمعیت خاطر اشرف بکامرانی و عیش و نشاط و داد دہی دار السرور آگرہ مین ہوئے اول سوانح

کہ ابتدای خلافت وسلطنت آن حضرت مین رونما ہوا کشتہ شدن پسران مالکا راجپوت برادر زادہ ہای راجہ مان سنگہ کا تھا اور شرح اوسکی بوجہ اختصار برین نوع ہے کہ دو پسر مالکا مذکور کے ایک ابھراج اور دوسرا ابھہراج تھا بنا بر بعضے بے اعتدالیہا کہ غرور جوانی سے بفعل آئے تھے حکم معلے ہوا کہ ہردو برادر چندگاہ مقید ساختہ بند پذیر گردین باامیر الامرا کہ بپایہ وکالت تھا ہوا کہ اونکے حوالہ مین ہے امیر الامرا نے شیخ قطب نام وکیل کو اپنے نزدیک اونکے بھیجا اور از رہ نصیحت چاہا کہ انقیاد حکم کرین ان ہردو جوان گرفتہ نے سر اطاعت سے پھیر کر قبول حکم نکیا اور ہرچند مردم نے نصیحت کری پذیرا نہوئی اور فائدہ نکیا تا آنکہ شیخ قطب بدرستی پیش اور بہ تہدید وعید دلالت کی برادر کلان اونکا تاب سخن نہ لا کر جمدہر کو کمر سے اپنے نکالا اور سے شیخ قطب کے حوالہ کیا اور بیک زخم اوسکو جان سے مارا غوغای عظیم دربار خاص و عام بادشاہی مین پڑا اوسوقت مین جھروکہ سے برخاست ہوئی اور متوجہ حرم کے ہوئے جب کہ شورش وغوغا بسمع اشرف پہونچا خود بسعادت معاودت کرکے جھروکہ مین استادہ ہوئی اور حکم ہوا کہ ہردو برادر کو بقصاص پہونچاوین اور اونکو از روی جرات و مردانگی کے خیال مین اپنے رکتے تھے شمشیر ہای خود کو علم کرکے سراسیمہ و پریشان باد وسہ کس مردم سے لپٹے کہ سات سات کہتے تھے بزبان راجپوتی اونکو جیرہ کہتے ہین جسطرح کہ منہ لاتے تھے مثال باد تیز کے کہ ابر کو پراگندہ کرے خلایق کو بازون سے ڈالتے تھے اور عرصہ خاص و عام تیا ن میدان نبرد خون سے بوقلمون ہوا اور ین ہردم حضور اشرف کہ کہتر مین بسرخ تھے امر ہوا کہ جزای لایق کنار مین اونکے رکھین جلوصاف شجاعت آباب سعادت خدمتطلب ابراہیم خان کاکر کو حکم ہوا کہ ہردو برادر کو سزا پہونچاوی وہ شیر بیشہ ہمت ورده نہنگ بحر شجاعت نہنگ شیر زبان واژدہای دمان ورستم دستان وشام نریمان شمشیر علم کرکے حضور انور ظل الہی سے ساتھ اوس فرقہ باغیہ طاغیہ کے مقابل ہوا اور بعد از زد وبدل بہت کے ساتھ عون عنایت الہی و توجہ حضرت شاہنشاہی برادر کلان کو اوسکے معہ دو کس دیگر کے پای سے افگندہ کیا اور عین مقابلہ ومقاتلہ مین زخم شمشیر پیشانی اور رخسارہ پر اونکے پہونچا اور کارنامہ دلاوری کا بظہور آیا اور ہردو برادران حضور انور مین معہ ہمراہیان بیاسا پہونچے اور نیز کہتے ہین کہ حضرت ظل الہی نے ساتھ ابراہیم کاکر کے فرمایا کہ ای ابراہیم تیرے کو یہ زخم اون حرام نمکون نے پیشانی پر مارے تو نے کسواسطے اون مردگان پر زخم نہ ڈالا فی الفور جواب التماس کیا کہ حضرت حکم اقدس قتل پر اونکے نہ تھا بلکہ چنین حکم تھا کہ زندہ دستگیر چاہیے کیا بنا بر تبعیت حکم اشرف زخم نلگایا مین ہا تا دستگیر کرکے مقید کیا مین بندگان حضرت نے تردد وجان سپاری موصی الیہ کی بنظر اشرف ملاحظہ کیا اوس خدمت کو نہایت پسند کیا اور بخطاب دلاور خانی ومنصب سہ ہزاری وجاگیر سرکار جونپور وطوع وعلم سرفراز کیا اور اکثر اوقات بیان شجاعت اور ہمت اونکا بندگان حضرت زبان گوہر بار درشتار خود بدولت پر مجلس مین بیان فرماتے تھے اور یہ تمام اتفاقات ہمت اور شجاعت کے ساعدت طالع اونکے سے تھے کہ کیف اتفق یہ واقعہ بوقوع آیا —

سوانح دیگر

انکہ خان کلان پسر بزرگی محمد خان نواسہ منا خان ککر کا کہ آباے جد سلک امرایان بزرگ وعالیشان اس دودمان سعادت نشان کا تھا از غرور جوانی وبیخردی ومصاحبا اوباشن نواحی قصبہ بھرایچ مین کہ جاگیر رکھتا تھا علم مخالفت وبغی کا برافراشتہ کیا اور ایک جماعت واقعہ طلب سے ساتھ اوسکے گرد آئی اور نائرہ فساد کے ہوئے اور قصبہ اودہ کو مع بعضے پرگنات کے تاراج کیا اور قبضہ مین پر لائے بندگان حضرت جمیع امرا کبار پر کردگی مرزا

مرزا طاہر مومن وانسطے تنبیہ و تادیب اوسکے تعین فرمایا اول محاربہ مین غالب آئے اور شکست وپر غنیم کے پڑی اور اموال وشیایی اوسکے بدست خان کلان پڑے مرتبہ دوسم بموجب آعلے تمام جاگیرداران صوبہ جمع ہوکر برسر اوسکے گئے اور نواحی خیرآباد مین مقابلہ شدید درمیان اونکے واقع ہوا خان ہزیمت پاکر ساتھہ زمینداران گرد نواحی بھرایچ کے پناہ لایا اور اقبال روزافزون حضرت ظل الہی نے اس خود کام بے انجام کو بدست مرزا محمود نام ایک مرد کے کہ ملازم بابر تہی تھا گرفتار آیا اور بقصاص اوسکے کہ محمد قیا خان ککر کو جد خان کلان نے پدر محمود کو او علاقہ مین مارا تھا چاہتا تھا کہ انتقام اپنا برلاوے جو خان کلان وہان پہونچا مرزا محمود ملازمت مین دوڑا انواع خدمت بجا لایا خان کلان نے کہا کہ مرزا محمود مین تجھسے بالخطہ تمام رکھتا ہون مین وہ مردک مصحف حمائل رکھتا تھا اوٹھایا اور قسم کھائی جو خان کلان جمعیت خاطر خانہ مین اوسکے فرود آیا مہلت پاکر بروز جمعہ غرہ شوال عید فطر سنہ جلوس خان کلان کو بزخم جمدہر شہادت مین پہونچایا اور سر اوسکا تن سے جدا کرکے بامید نتیجہ نیک خدمتی اولیاء دولت کے سپرد کیا اونھون نے مصحوب حسین دلدار خان کے بدرگاہ ارسال کیا اور نعش خان کلان کی بھرایچ مین نزدیک مزار فایض الانوار سالار مسعود غازی کے مدفون کیا اور اوس فتنہ ذو برکت اقبال جہانگیری جلدی پایان پایا

سوانح دیگر

کہ رانا مقہور نے ابتدای جلوس مین پانون حد سے اپنے بیرون رکھکر بعضے پرگنات جیتور وتنبہو ر تاراخت کرہی تھی بندگان حضرت نے بجہت تادیب اور تنبیہ اوسکے شاہزادہ بلند اقبال سلطان پرویز کو باسپاہی آراستہ رخصت اون حدود کو فرمایا اونھون نے سزای لایق رانا کو دیکر چندگاہ بعیش ونشاط اودے پور مین کامران تھے اور بموجب حکم اعلی بعد از واقعہ سلطان خسرو دار السلطنت لاہور مین پہونچکر بملازمت اشرف اقدس مشرف ہوئی اور بخطاب ولی عہدی کے معزز ومکرم ہوے

سوانح دیگر

یہ کہ روز ملاقات سلطان خسرو جو قرار ہوا تھا کہ بعد از جلوس رخصت بنگالہ کا ہوگا اور یہ آرزو مین پڑے اور بجای اونکی راجہ مان سنگہ نامزد ہوا شاہزادہ عالمیان اس امر سے برہمی تمام رکھتے تھے اور ہرچند حضرت سلطانی التفات پدرانہ اضعاف مضاعف فرماتے تھے آزار طبیعت شاہزادہ کا تسکین نہین پاتا تھا اور آرزو وہ رکھتے تھے کہ کسی ملک مین اقطاع ہندوستان مین برسر خود مختار برداری اور چنانچہ پدر اونکے الہ آباد مین بعیش ونشاط کامران تھے اور خلایق اونکو بادشاہ کہتے تھے اور شاہزادہ عالمیان بھی ساتھ اوسی طرز کے کامروا تھے یہ بات ساتھ کوئی وجہ کے میسر اور حاصل نہ تھے اور باوجود اوسکے جوارکان دولت سلطانی ومقرب حضرت خاقانی شاہزادہ کو سوء المزاج دیکھتے تھے ہر لحظہ حضور ظل الہی مین ساتھ بند اور قید اور نظر سے ڈالنے کے اوسکو دلالت کرتے تھے اور بندگان حضرت از روی شفقت ومہربانی خود کو اوس طرف متوجہ نہین کرتے تھے اور شاہزادہ پر یہ خبرین پہونچتی تھی وا ہمہ بہت طبیعت پر اونکے غالب ہوا اور جو جماعہ کہ صغر سن سے تاحال خدمت مین تھے ہر ساعت خبرہای ناخوش کہ موجب نفرت خاطر خاطر شاہزادہ کے ہوئین پہونچاتے تھے اور ساتھ بے اعتدالی کے ترغیب و تحریض کرتے تھے تا آنکہ با خود مقرر کیا کہ خود کو اس گرداب سے خلاص چاہیے کیا بجانب لاہور وپنجاب چاہیے کیا اگر بندگان حضرت پنجاب مرحمت فرما دین

بسیار خوب وگرنہ کابل جانا ضرور ہے اور وہاں سے بہ پشتہ دیکھا جاوے کہ کیا معاملہ رونما ہوتے ہیں پس دیر اسی ہزیمت کے مقرر
ہوکر بتاریخ غرہ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۹ جلوس بعد از یک نیم پاس شب کہ وقت آسایش و راحت حضرت خاقانی کا تھا شاہزادہ سلطان خسرو
با جمعی از مردم مخصوص و یاران خود قریب دو لبست سوار قلعہ آگرہ سے برآمد ہوکر راہ لاہور کی درپیش لی اور چبوترہ کوتوالی ملک اعلی
کو جرات و دلاوری سے حکم بتاراج بازار فرمایا غلغلہ عظیم شہر میں پڑا اور بعد یک پاس کے برآمد ہونے سے سلطان خسرو کے
حضرت اعلی کو محل میں خبر پہونچی بخلوت خانہ خاص تشریف لیگئے اور بخصوصان درگاہ کنگایش درمیان لائے ایک جماعت کی رای
اوسپر ہوئی کہ کسی کو بندگان درگاہ سے رخصت چاہیے کرنا تعاقب سلطان جاوے امیر الامرا کہ مصاحب و وکیل درگاہ تھا عرض
پہونچایا کہ یہ ایسا فتنہ ہے کہ بے مقدم شریف حضرت کے تسکین اوسکی مشکل ہے پس اوسی ساعت مرتضی خان کو ساتھہ ایک
جماعہ کے بارہہ سے فرزندان و اسباط میر سید محمود کے کہ ہر ایک شجاعت و مردانگی میں رستم زمان اپنا تھا اور گوے سبقت جمیع مخادیم اہل
ہندسے لے گئے مع اکثر امرایان تعاقب سلطان خسرو رخصت فرمایا اور خود بھی بسعادت و اقبال روز دیگر متوجہ لاہور کے ہوئے
جو سلطان آگرہ سے برآمد ہوکر بسرعت تمام راہ جاتا تھا چنانچہ نہ پاس میں شب اور روز سے خود کو دہلی میں پہونچایا اور
ہر جگہہ سے اسپ و شتر جسکا کہ نظر آتا تھا بزور و غضب لیتے تھے اسپ بہت اس راہ میں سقط ہوئے اور ضرر بہت بخلق خدا
عاید ہوا اور راہ میں حسن بیگ شیخ عمری کہ جملہ امرای عرش آشیانی سے تھا اور کابل سے برای ملازمت بادشاہی آیا تھا سلطان
ملاقی ہوا اوسکو دلاسا کرکے بمنصب اتالیقی و خانخانی سرفراز کرکے ہمراہ لیا وہ ہرچند درین باب عذر لایا مخلصی نپایا بضرورت
رضا بقضا دیکر ملازمت شاہزادہ کی اختیار کری اور بسرعت تمام متوجہ لاہور کے ہوئے اور ارادہ وہ رکھتے تھے کہ خود کو لاہور
پہونچاویں اور قلعہ کو متصرف ہوویں اور سلطان کے متعاقب مرتضی خان چلا آتا تھا اور فاصلہ پست کروہی رہتا تھا اور
قبل اس سے حضرت خاقانی نواب شجاعت انتساب سعادت آیاب ابراہیم خان کا کہ المخاطب دلاور خان کو بفوجداری صوبہ
پنجاب و حکومت لاہور رخصت فرمایا وہ قصبہ پانی پت پہونچکر مقام رکھتے تھے کہ خبر آونے سلطان خسرو کی ساتھہ اونکے
پہونچی از روی ہوا خواہی حضرت باوجود آنکہ دو لبست سوار ہمراہ نہ تھے داعیہ حرب کا ساتھ سلطان کے مصمم کیا اور مردم
اپنے مستعد کرکے برسر راہ سلطان ایستادہ ہوا چو جماعتکہ مردم کار دیدہ اونکے ہمراہ تھی معروض رکھا کہ تمنے ارادہ حرب
کا کیا ہے اور درین باب درگاہ سے کوئی حکم بنام تمہارے نہ پہونچا معاملہ جنگ کا ہے اگر عیاذاً باللہ امرے دیگر بوقوع
آوے مبادا باعث پشیمانی اور بے حکمی کا ہووے بلکہ تمکو واسطہ حفاظت و حراست لاہور کے بھیجا ہے چاہیے کہ خود کو بسرعت
تمام لاہور میں پہونچاو اور تصرف سے سلطان کے نگاہ رکھو کوئی خدمت پسندیدہ تر اس سے نہوگی اگرچہ نواب
دلاور خان ساتھہ اسکے راضی نتھی جنگ پر باعث تھے بنابر صوابدید خیر اندیشان لبان بادصرصر متوجہ لاہور کے ہوئے اور
پانی پت سے چار دنمین خود کو بلاہور پہونچاکر در محافظت قلعہ متحصن ہوئے اور سامان قلعہ میں سعی جمیلہ بتقدیم لیگئے
اور گذرہای دریا میں جسطرف کہ پانی سے عبور کرتے تھے فرمایا کشتیکو غرق کیا باین سبب محنت تمام سلطان خسرو پہونچی اور بندگان حضرت نے
اس خدمت کو جمیع مردات اور کارنامہائی دلاوری سے اونکے کہ کشمیر و ولایت گجرات و بادکن میں بظہور پہونچی پسند کرکے بانواع التفات و مرحمت خسروانہ
معزز و مکرم کیا القصہ بعد از آمدن اونکے نواب دلاور خان نے دروازہ قلعہ کو کھینچے اور سامان قلعہ نشینی کا کیا ایک روز گذرا تھا کہ سلطان خسرو پہونچا اور
معاملہ قلعہ لاہور کا بطرز دیگر دیکھکر متاسف ہوا اور نسبت نواب دلاور خان نے انگشت حسرت بدندان حیرت کاٹی اور حکم فرمایا تا حسین بیگ بار بیاب دخل
دردن قلعہ کی مصالحہ کرتے ہر چند درین باب تاکید کری بجائی نہ پہونچی اور قلعہ کو سلطان نے یا چو کام صلاح سے درگذرا امر فرمایا تا اسباب قلعہ گیری مہر چل و ساباط

تیار کریں گماشتہ ہای سلطانی بموجب امر خدمت مرجوعہ میں اشتغال کرتی تھے و در تمام ان میں جمیع آلات سامان قلعہ گیری مہیا ہوا اور ہر دو طرفین سے جنگ
تفنگ اور تیر کی درمیان تھی اور کار اہل قلعہ بنہایت تنگ تھا اور تفرقہ تمام بمردم شہر عاید ہوا اگرچہ سلطان آزار خلق راضی نتھا مگر لشکر پراگندہ جمع آیا ہوا
واقعہ طلب و ضابطہ سیاست ندیدہ تعدی از ظلم سے باز نہیں آتے تھے مدت ہفت شبانہ روز کی میں دست ہزار سوار بملازمت سلطان جمع ہوئی اکثر بنجاعت
بلند و خطابہائی ارجمند معزز ہوئے جو حضرت بادشاہ کو نزول اجلال لاہور میں واقع ہوا شاہ جمال الدین حسین کو از روی مہربانی پاس سلطان خسرو کی بھیجا اور نصیحت نامہ پدرانہ
و مشفقانہ بدستخط خاصہ شریف بنام اونکے لکھا کہ افعال شنیعہ سے اپنی تئیں باز رکھو اور اطاعت فرمانبرداری کو سعادت اپنی جانو شاہ جمال الدین بایلغار تمام لاہور میں پہونچا اور
بعد مشرف ہونے ملازمت کی فرمان کو دیا سلطان نے بتعظیم و تکریم تمام چنانچہ حقیقت میں معمول ہے بجا لاکر فرمان کو لیا اور مستدعا بعد ملاحظہ کے آنکی کری کہ منے یہ گستاخی تمام
اوسکی کری ہی کہ مخلصی جان کی ہوئی از بسکہ ارکان دولت حضرت کی ہر لحظہ بہ بند و قید و میل کشیدن سرعت کرتے تھی ترس جان سے خود کو کنارہ کھینچا اور روز اول کہ بنگالہ
ساتھہ میری حرمت ہوا تھا در بنولا التماس وہ کہتا ہوں میں کہ عوض بنگالہ پنجاب عنایت ہووے شاہ جمال الدین ذرہ روی کارروائی کی یہ بات قبول کری اور متوجہ
درگاہ ہوا جو قضا چاہتی ہی کہ ہنگامہ یکمرتبہ حشی ہووے کیسکو باختیار خود کہا ہمدرین اثنا خبر پہونچی کہ مرتضی خان با سپاہ بسیار از طرف دریا کوہ و ندول سے گذر کر بدیہ
حرب متوجہ اس طرف کا ہی از انجا کہ سلاطین کو تاب اور برداشت نہیں ہوتی ہی سلطان اس سخن کو نہیں سکتا تھا غنیمت کیا ہزار سوار بمحاصرہ قلعہ چھوڑ کر باپنج ہزار
سوار متوجہ تادیب و تنبیہ مرتضی خان کا ہوا اور بقضائے الہی اوسی شب میں بنوعی باران رحمت برسا کہ عقل شمار اوسکے سے عاجز تھی ایسی شب تیرہ میں کہ سپاہ [illegible]
محصور سے نہی سلطان قطع راہ کرکے دو کوہی کوہ ندوال کی اوس شب کو بالفرام و انجام پہونچایا اور سپاہ سلطانی موضعات کنارہ دریا کی دس فرسخی بقصد محنت
تمکو سر فرازی چون شاہ ستارگان نے چہرہ نور روشن کیا اور جوان زرین چہرہ خورشید خلاف قیر گون آسمان سے برآیا اور دود دند و چرخ کی سیاہی ہوتہ شمار میں گداختہ ہوا
کوکبۂ شاہ روم نصیحت ہو گشت آشکارا [illegible] سلطان خسرو با سپاہ آراستہ
حشر ہوام متفرقہ سی وسپہ سالاری حسن بیگ خان کی بترتیب محاربہ مسارعت کیسی در بنولا قصبہ کوندوال طرفین نے صفوف جنگ آراستہ کری اور جرانغار اور برانغار
اور ہراول اور التمش و غول و جنداول ترتیب دیکر مقابلہ و لڑائی اور ہراول مرتضی خان کا جو نظر سلطان خسرو در آیا جراًت و ہمت طبعی سے کہ نہاد میں اوسکی مخمر تھی تاب لاکر
بلا توقف کارزار میں متوجہ ہوا اور جوانانہ اور مردانہ ہر طرف سے اسپ شجاعت و جلادت میدان کارزار میں دوڑاکر محاربہ کرنے لگے بازار جانفروشی و جانستانی کا
گرم تھا اور بانکہ بکار آزمودہ ہوئی بقوت بازوی دلیری و دلاوری در قتال و جدال کی بی خصوصا جماعۂ سادات صاحب سعادات چنانچہ میران سیف خان و سید خان
و سید کمال و خویشان و برادران و اقربای اونکی حتی الامکان سعی بلیغ کری اور شاہ جلال کہ بزرگ زادگان سادات سے تھا بعز شہادت فایز ہوا اور ہر ایک فی
اون میں سے دہ دہ زخم کہائی اور حسن بیگ خان ملازمت میں شاہزادہ کی ایستادہ ہوکر مردم کو تحریص و ترغیب جنگ کرتا تھا و دو سہ ساعت روز تک
ہنگامہ نبرد کا بہو عرگرم رہا کہ زیادہ اوس سے ممکن نہووی ز سم ستوران در آن پہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت ہشت پس در آن پہن دشت قتال نہادی بسر کہ
پاے نہاد مرتضی خان اقبال جہانگیری کا کاربند ہوکر علم ظفر اپنا کرکے او نہاد ثبات و استقرار استوار کرکے ہر ساعت مردم کو سخن جنگ راغب کرتا تھا اکثر منصب داران
بادشاہی جان بکف دست لیکر پروانہ وار خود کو شمع تیغ پر پہونچاتی تھے و کارنامہ جوانمردی و تیغ رانی مخالف افگنی بظہور پہونچاتی تھے طرفین سے لوگ جماعہ سر
حباب کی مانند بدریای آبدار تلوار کی فرو لیگئے ناگاہ بعنایت الہی و اقبال بادشاہی نسیم فتح و فیروزی پر چم رایات مرتضی خان پر وزیدہ ہوئی اور سپاہ سلطان
خسرو نے طریقہ ہزیمت و فرار کا پیش لیا شکست عظیم اونپر پڑی جو سلطان خسرو نے معاملہ کو بطرز دیگر دیکھا چاہا کہ با جماعہ مخصوصان و مقربان خود بنفس نفیس حملہ
مرتضی خان پر لیجاوے حسن بیگ خان جلدی سے باگ سلطان کا پکڑ کر معرکہ حرب سے باہر لایا اور کہا کہ وقت تقاضای ایستادگی کا نہیں کرتا ہو مردم معتبر سے کہ دراندازی ہمت مجاز
ہمراہ سلطان خسرو کی تھی منقول کہ محاصرہ لاہور میں خبر آئی کہ شیخ فرید بعزم محاربہ پہونچتا ہے سلطان نے ساتھہ مقربان خود درباب جنگ کنگایش کری
اکثر بنابر کم خردی و بیخردی عقل جنگ پر راضی تھے اور بعضے [illegible] حسن بیگ خان نے سلطان کو
اس امر سے مانع ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ تمکو معاملہ ساتھہ پدر بزرگوار ولی نعمت کی اپنے در پیش ہے [illegible] ہرگز کوئی

پسر بدیر برظفر نیاوے بہتر وہ ہے کہ خود کو اس ارادہ سے باز لاوے سلطان غرور جوانی اور شجاعت ذاتی سے یہ سخن دولت خواہان
عمل نکرکے باعداے مجازی صف آرائی کری لاجرم ندامت غرامت نے اختصاص پائی کسو اسطے کہ کہا ہے مصرعہ گر [illegible] بسر
نگون آئی ٭ بعد از ہزیمت حسن بیگ با دو تین کس دیگر سلطان کو لیکر جانب کابل متوجہ ہوا تا بمرزوم خود کہ نواحی پنجاب و بہت جاگیر رکھتے
تھے ملحق ہوئے مگر نہ سکتا تھا مہم پیش لیجاوے اب لاہور متوجہ و روانہ ہوا اور حضرت شاہنشاہی نے بسلطان پور تشریف ارزانی
رکھی بموجب التماس شاہ جمال الدین اس قصد مین تھے کہ فرمان مرحمت عنوان بدستخط خاصہ شریفہ از روی نصیحت بسلطان
لکھا کہ اگر ارادہ پنجاب کا ساتھ تمہارے رکھین تا یہہ فتنہ فرو بیٹھے اوسی وقت مین کہ قلم بانگشت مبارک لیے تھے مژدہ رسان سریع السیر
پہونچکر عرایض مرتضی خان مشتمل بر فتح بنظر اشرف گذرانی ظل الٰہی اس فتح سے کہ نوید دولت و اقبال کی تھی خوشوقت
و شاد کام ہوئے اور اوسی ساعت متوجہ لاہور ہوئے اور فرامین عالی شان مجدداً بجاگیرداران صوبہ پنجاب صادر کری
کہ جو کوئی جس جگہہ کہ سلطان خسرو کو پاوے گرفتہ کرکے مقید کرے اور حقیقت کو بعرض پہونچاوے جو سلطان خسرو و حسن بیگ
با دو کنارہ راوی برپایان تر لاہور کے پہونچی طلب کشتی کرکے ارادہ عبور کیا ملاح کشتی لائے اور اونہون نے بجہد تمام
خود کو کشتی مین ڈالا اور سرعت اور تعجیل وہ رکھتے تھے کہ خود کو زود تر دریا گذار اتے قضا سے آب اوس جگہہ کم تھا کشتی اٹک
جاتی تھی اور حسن بیگ نے آنے مین سعی کری ملاحان فراست سے دریافت کرگئے کہ سلطان ہے اگرچہ اوس وقت مین
اونکو کوئی سلطان نہین کہتا تھا جاگیرداران نے ساتھ گذربانان دریای پنجاب بہت سے تاکید اور قدغن بلیغ کری تھی اور
جو قضای الٰہی برخلاف مدعا اونکے تھی حسن بیگ متغیر ہوا اور دشنام چند ملاح کو دین اور شدت لب یاد سے کہ اجل دامنگیر اوسکے
ہوتی تھی شمشیر علم کرکے سر پر ایک کے اون دو ملاح سے ماری کہ سر اوسکا بشان گوے کے آب مین پڑا ملاح دوسرے نے
ترس جان سے خود کو دریا مین ڈالا اور فرار کیا اور باضطراب تمام خود پاس قاسم خان نمکی کہ اوس نواح مین جاگیر رکھتا تھا
پہونچایا اور کہا کہ پانچ سوار ساتھ اسی ہیئت اور حالت کے کشتی مین چھوڑ آیا ہون قیاس اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
سلطان ہوگا بعد از جانے ملاح کے وہ کشتی مین حیران اور مضطرب رہ گئے اور بعد محنت خود کو بکنار لائے اور زمان
بقید سلطان قتل اوسکے بچند ساعت کے قاسم خان نمکی کو پہونچا تھا اس مژدہ کو طالع ساعد کو اپنے جان کر مع
جمعیت بسیار ملازمت مین سلطان کے آیا اور اونکو شناخت کرکے پیش دوڑا اور آداب اور کورنش اور تسلیم بتقدیم
پہونچایا اور راہ چاپلوسی سے اور فریب سے عرض التماس کری کہ مین نیز غلام اس درگاہ کا اور بیجان و دل
ہوا خواہ اگر ساعتے چند بندہ خانہ کو بقدوم میمنت لزوم خود زینت بخشین اور کوفت راہ برطرف کرین بہتر ہے بعد ازان
با مردم بسیار بہر جانب کہ چاہین متوجہ ہوئین غلامی مین ہمراہ رہونگا مین حسن بیگ خان با وجود دانش و فراست ساتھ
سخن اوسکے فریفتہ ہوکر متوجہ منزل کا اوسکے ہوا جو قضا حسن بیگ کی پہونچی تھی اور یہہ سب محنت نصیبہ سلطان خسرو
کا تھا اور وہ تمام خلائق مقتول ہونے اور خانمان اکثر بندگان خدا کے خراب ہونے اور تفرقہ تمام حاصل ہونا ازل مین
مرقوم تھا اوس وقت مین سوای ملایمت مر دیگر پیش نہین جاتا تھا بالعبارت اونکی کار سے گئی بضرورت تن بقضا دعی دیا اور سلطان
کو منزل اوسکے لائے بمجرد آمدن سلطان مالکان باد رفتار صرصر کردار مع عرایض مشتمل بر قید سلطان خسرو و حسن بیگ
وغیرہ بدرگاہ خلایق پناہ ارسال رکھے اور خود خدمت مین اونکے آن کر جنس طعام و گلاب و پوشش جو کہ درکار تھی مہیا کی اور مردم بہت
جمع کرکے بظاہر کہتے تھے کہ واسطے ہمراہی اور خدمت سلطان کے ہین اور باطن مین واسطے محافظت قلعہ و نگاہداشت دروازہ ہا تعین کئی بعد از

ان باتون سے نہایت آشفتہ اور مضطرب ہوئے اور پریشانی تمام نے اون مین راہ پائی ہر چند راہ ملائمت اور خاطرجوئی سے در آئے فائدہ نکیا
اور جو سر رشتہ کار کا ہاتھ سے گیا تھا بدرستی مخلصی میسر نہتی بضرورت رضا بقضای یزدانی دیکر تن بصبر و شکیبائی رکھا اور بعد خون جگر شب کو بروز
اور روز کو بہ شب لاتے تھے اور جس وقت کہ عرضداشت قاسم خان کی بدرگاہ پہونچی حضرت ظل الٰہی بغایت خرم و خوشوقت ہوئے مہابت خان کو
واسطے لانے سلطان کے رخصت فرمایا اور حکم ہوا کہ حسن بیگ کو چرم خام مین گاو کے اور خواجہ عبد الرحیم کو بھی کہ وکیل اور دیوان سلطان کا تھا اسی
طور چرم خام مین پیچیدہ کرکے اور آب اور طعام اونسے باز رکھکر درگاہ مین لاوین مہابت خان ساتھ جلدی تمام کے وہان پہونچکر بموجب حکم اشرف
ہر ایک کے نسبت عمل کیا اور روانہ درگاہ کے کئے اور جو سلطان لاہور مین پہونچا اکثر مردم سلطان خسرو کہ باعث فتنہ اور فساد کی تھے اور بعلت ایکہ بجائے
دیگر نہین جا سکتے تھے سب لاہور مین در آئے ہر کسی نے ہر ایک جگہہ خود کو مخفی رکھا ایک جماعت مردم واقعہ طلب صاحب غرض نے بسمع اقدس
پہونچایا کہ مردم فتنہ انگیز سلطان لاہور مین آئے ہین بملک علی کوتوال میر عسس تھا حکم ہوا کہ مردم قدیم و جدید سلطان خسرو سے جو کہ بدست آوے مقید کرو
ملک علی بموجب حکم تفحص و تجسس بہت کرکے قریب پانصد کس کے ملازمان سلطان خسرو مردم قدیم و جدید سلطان سے بدست لایا اور اس سبب سے
تفرقہ تمام باحوال بعضے خلائق درپیش آیا اور خانمان اکثر مردم کا خراب ہوا پس حکم اشرف صادر ہوا پانصد چوب واسطے دار کشی اوس
جماعت کے نصب کرکے دروازہ ملتانی کہ واقع لاہور کے ہے تا باغ مرزا کامران کہ قریب یک و نیم کروہ کے ہی دو رویہ تیار کرو اور اون پانصد کس کو
بر سر دار کرو ملک علی و آقا نور خواہر زادہ اوسکے نے اون مردم کو زندان سے بلاکر بنا بر حکم بر سر دار کھینچا افغان خلائق سے بلکہ ملکوت آسمان سے بر آیا اوس روز
لاہور مین قیامت پیدا ہوئی تھی اور نعرہ واویلا مرد و زن کا بفلک پہونچا جو وہ مردم بنا بر سیاست و ہیبت بادشاہی بجزای اعمال خویش پہونچے ظل الٰہی
بسعادت و اقبال کشتی سوار بباغ مرزا کامران تشریف لیگئے اور حکم ہوا مہابت خان سلطان خسرو و حسن بیگ و خواجہ عبد الرحیم کو حضور اشرف مین
لاوے جو سلطان کے دست بابا ندھکر بنظر اشرف حاضر لائے اور بکورنش سرافراز کیا بندگان حضرت نے فرمایا کہ ای سیاہ رو کیا فعل قبیح تجھسے ہوا جو
آیا سلطان نے بخجالت و انفعال تمام سی عرض کیا کہ ارادہ الٰہی اسی پر تھا بعد اوسکے اون دو کس نے اوسی طور چرم خام مین لپیٹے ہوئے کورنش کی
اور جو حسن بیگ مرد جسیم و نیز مرطوب تھا اور چرم خام نے اوسکو اسطور شکنجہ تنگی مین کھینچا تھا کہ نہایت عاجز ہوا تھا اور تشنگی و تپش روز کی سے
جان اوسکی برلب آئی تھی التماس آب کی کی حضرت نے فرمایا کہ ندی آب کی روان پیش تیرے ہے اگر سکتا ہی تو پانی پی لے وہ افتان و خیزان لب آب پہونچا
اور دو سہ دم پانی پیا اور ایکبار بیہوش ہوگیا اور اوسی حال مین جان بحق تسلیم کی حکم ہوا کہ نعش اوسکی اور عبد الرحیم کو زندہ پاے فیل سے باندھکر تمام
شہر لاہور مین پھراوین اور نخاس کہنہ مین نعش حسن بیگ و خواجہ عبد الرحیم کی چہار پارہ کرکے دروازہ ہای شہر پر لگاوین ملک علی
نے بموجب حکم عمل کیا خواجہ عبد الرحیم جو زندہ تھا مہابت خان سے التجا لایا اور ایک عرضی اپنی کہ بہت جمیلہ اور عاجزانہ تھی گذرانی مہابت خان نے
اوسکی گناہ بخشی کے واسطے عرض کی حضرت ظل الٰہی نے اوسی بہمت تمام بخشا بعد ازان حضرت ظل الٰہی ساتھ اوسی راہ کے کہ مردم جہان سولی دیے گئے تھے فیل سوار عزیمت مستقر
سریر خلافت کی کی اور حکم ہوا کہ سلطان خسرو کو اوپر فیل مادہ بے پالان کے سوار کرکے آگے اون آدمیون کے جو کہ دار پر کھینچے گئے تھے گذرانے
اور پاس جس امرا کے کہ عبور واقع ہوئی کہتے ہین کہ یہہ فلان امر اظہار اسلام کرتا ہے سلطان سر در پیش ڈالکر کسی جانب توجہ نہین کرتا تھا تا آنکہ بادشاہ
ایسی جگہہ پہونچی کہ برادر خسرو مہابت خان دار پر کھینچا ہوا تھا اور ہنوز رمق زندگی رکھتا تھا فریاد و فغان کرنے لگا حضرت نے اوسکو دور سے
شناخت کر فرمایا کہ مہابت خان یہہ برادر تمہارا ہے اگر جانو کہ زندہ رہیگا دار سے فرود لاؤ مہابت خان نے سر بسجدہ پیش رکھکر پاس اوس
کے آیا اور شمشیر علم کرکے ایسی ضرب ماری کہ سر اوسکا گوی کے مانند زمین پر پڑا اور کہا کہ جزای نمک حرامی اور
سزای فعل کفران نعمت کی یہی ہے جو یہہ خبر بسمع مبارک حضرت کے پہونچی پوچھا کہ مہابت خان ساتھ
برادر اپنے کے کیا کیا تو نے التماس کری کہ اوسکو محنت سے خلاص کیا مینے پایۂ اعتبار و اعزاز و اکرام اوسکا فزودہ ہوا

اور بعد چند اعلیٰ پہونچا ظل الٰہی نے فرح گلشن بمنزل اشرف نزول فرمایا اور سلطان خسرو کو جولانہ پاے مین ڈال کر حوالہ دولت خان ناظر خرد کے کیا کہ بمحافظت نگاہ رکہے اور احوال سے اوس کے بواقعی خبردار رہے خاطر اشرف کہ آئینہ نماے جمیع تفرقات سے جمع ہوئی۔ اور چندگاہ بعیش و نشاط و کامرانی بلدہ فاخرہ معمورہ دار السلطنت لاہور مین مصروف و مشتغل رہے بعد ایامی معدودہ بسیر خیابان ارغوان تا کابل بہار صوب نہضت فرمایا سوانح دیگر وہ کہ درزمانے کہ بندگان حضرت بدار السرور کابل پہونچے خط جان کشاے و فرحت افزائی مین چندگاہ گذرانی و عزیمت معاودت فرمائی برادرزادہ آصف خان کہ بسلک امرائے کلان و بندگان خاص مین داخل تہا باجمعے از مردم بے عقل و کم حوصلے و دانش باتفاق پڑا کہ جس وقت مین حضرت شاہنشاہی بہ شکار تشریف لے گئے اکثر اوقات بادو سہ کس در پے صید متردد رہتے تہے درمیان جلال آباد و پشور بعقبہ [illegible] از روبذات شریف افراز پہونچاوین سواد ہونے ایسا ہی کیا اور سلطان کو قید سے برآورد کرکے بہ بادشاہی سلے گئے اور درین باب باجدا اتفاق مکاتبات نوشت کرکے کہ اخود متفق کر لیا اور ایک اوس جماعت منافقان سے بندوی نویسندہ تہا کہ فتنہ تمام عالم کا سر مین رکہتا تہا خود کو وکیل سلطان خسرو کا بنایا اور جانہ یگانہ ملکہ دکر کے اکثر خلائق کے تہہ اپنے متفق کیا تہا جو اقبال جہانگیری سے ذرا قرون تہا ایک نے اون مردم سے از روی ہواخواہی اس بات کو بخواجہ ویسی کہ وکیل سلطان خورم کا تہا ظاہر کیا اور خواجہ ویسی نے سلطان خورم کو معلوم کیا اونہوں نے اوسی ساعت جا کر حقیقت بعرض اشرف پہونچائی حکم ہوا کہ اون ہفت آدمی کو عمدہ اس فساد اور بایہ روئداد کے تہے مقید کرکے بحضور لاوین آقا نور نے بموجب حکم اعلیٰ اون مردم کو حاضر کیا جو تحقیق و تفتیش اون مردم کی درمیان آئی او پسر او برادرزادہ آصف خان او رو نویسندہ نے حقیقت کو اقرار اور درستی سے بیان کیا کہ بغیر شہ کس از امرا مہابت خان و نواب خان جہان و مقرب خان دیگر تمام سپاہ اور سردار اون کے متفق تہے جو انکار یا اقرار مبدل ہوا نواب خان جہان نے التماس کیا کہ حضرت سلامت یہ کافر بدبخت کہ بہت مردم کو خراب کیا بد موقع و درست حکم ہو کہ اوس کو بیاسا پہونچاوین بموجب التماس اوس کے امر ہوا کہ اون ساتہہ آدمی کو کہ باعث فتنہ اور فساد کے تہے بقتل لاوین آقا نور نے بموجب حکم اون بار فساد کو عاقبت تیغ انتقام کا کیا اور عالم کو خبث شرارت سے اون کے پاک کیا اور محافظت سلطان خسرو مین باہتمام تمام [illegible] ہوا اور بعد از گذشتن جلال آباد بندگان حضرت نے نواب مہابت خان کو بخطاب خان جہانی و لقب فرزندی و منصب پنجہزاری و علم و طوغ و نقارہ و نوبت سرفراز کیا اور بعد از قطع منازل بساعت مسعود در لاہور نزول اجلال واقع ہوا اور چندگاہ بعیش و نشاط گذر کر بصوبہ دار الخلافت آگرہ نہضت فرمائی جو منزل قصبہ لوندہ ال کہ سلطان خسرو نے اوس مکان مین محاربہ کیا تہا مخیم سرادقات اقبال ہوا حکم ہوا کہ سلطان خسرو کو میل کہینچکر ذوالعینین سے بجزاے اعمال خود پہونچا اور حضرت شکارکنان و صید افگنان و داد و دہان بعد از قطع منازل غرہ ماہ ذی الحجہ ۱۰۱۹ کہ ایک ہزار انیس ہے دار السرور آگرہ مین رونق افروز ہوئے اور فارغ البال بجمعیت خاطر و مرفہ الحال بکامرانی و کام بخش و عالم آراے سریر فرمان روائی پر جلوس فرمایا اور حکم ہوا موافق ہفتہ ایام و سیارہ سبعہ ہفت محل موافق رنگ ہر روز چنانچہ روز شنبہ بزحل منسوب ہے بنفشی و یکشنبہ آفتاب زرد و دوشنبہ قمر الوان سہ شنبہ مریخ سرخ و چہار شنبہ عطارد سبز و پنجشنبہ مشتری و جمعہ زہرہ سفید جہت جشن مجلس خاص مہیا اور موجود کرین معماران چابک دست و مہندسان صاحب فراست جادو کار و مصوران شیرین قلم مانی شعار بموجب حکم معدود مین ہفت محل بسان ہفت فلک بوقلمون مرتب کئے و سقف جدا جدا ہر یک صورت خانہ چین ہوا حضرت خاقانی ہر روز ایک محل مین اون مین سے مجلس خاص رکہتے تہے اور اسباب نشاط موافق رنگ ہر ایک کے مہیا رہتا تہا اور بعد چندگاہ مہابت خان کو واسطے تادیب و تنبیہ رانا مقہور رخصت فرمایا جو دست سے اوس کے کوئی کار بر نہ آیا اور مہم پیش رفت نہوئی اوس کو بحضور اشرف طلب کر سید عبد اللہ غازی کو بجاے اوس کے تعین کیا بعد از وصول اوس دیار تند دوات غزنید کامہا عجیب اوس کوہ مین بظہور لایا چنانچہ سطور انتظار انتقاب و مراحم بادشاہانہ ہوا سوانح دیگر وہ کہ دیار ترملن شورش آشیانہ

اشرف بتصرف اولیاے دولت در آئے تہے اور بعد وفات اون کے بنابر اختلاف بتقضا کہ تمام ز و اون حدود کے تہے پارہ ایک اوس دیار سے بتصرف دکنیان در آیا تہا اور عنبر حبشی جملہ غلامان چنگیز خان خراسانی کہ اکابر امرا نظام شاہ دکنی تہا والی احمد نگر کا تہا سپہر بغی و طغیان مو تہہ پر کہینچ کر ایک طفل سلسلہ نظام الملک سے بہم پہونچایا اور خطاب نظام الملکی اوس کے رکہہ کر فتنہ اور آشوب اوس دیار مین ڈالا اور نواب مستطاب سپہسالار خان خانان ابتدائے خروج مین اوس کے معاملہ سہل جانا بتادیب و تخریب اوس کے مقید نہوا تا وہ کہ رفتہ رفتہ تقویت پہونچائی اور جمعیت خوب پیدا کر لی اور پرگنات نواحی احمد نگر وغیرہ سے متصرف ہوا اور لوائے مخالفت کا برافراشتہ کیا بندگان حضرت نے شاہزادہ بلند اقبال سلطان پرویز کو بہ تسخیر دکن اور تنبیہ عنبر حبشی کے رخصت فرمایا بعد پہنچنے اون کے بہی مہمات خلل پذیر دکن نے صورت انتظام کی نہ پائی بنابرآن حضرت ظل الٰہی نے پہر بہ تجدید نواب مستطاب معلے القاب خان جہان لودی باتصرام و انجام مہمات دکن تعیین فرمایا اور ہمدرین ایام عبد اللہ خان کو بہ حکومت و ایالت گجرات و تنبیہ ولد مظفر نور رخصت کیا اور مرتضےٰ خان بدرگاہ طلب کیا گیا بعد از وصول نواب خان جہان بہ برہانپور معلوم ہوا کہ شاہزادہ قبل ازین بتادیب عنبر حبشی ملکاپور مین نزول رکہتے تہے نواب نے بجالی سرعت تمام خود ملازمت مین شاہزادہ کے پہنچایا سوانح دیگر یہہ کہ مرزا غازی ولد مرزا جانی ارغوان کہ ایالت قندہار کی رکہتا تہا سو اوس نے قندہار مین ودیعت حیات سپرد کی حضرت شاہنشاہی نے [illegible] اوس والی کو بمرزا رستم بیگ [illegible] رخصت وہان کا فرمایا اور مملکت پٹنہ کی کہ صاحب میراث رہ گئی تہی بمرزا عبد الرزاق معمور امر ہوا کہ جا کر بقبضہ تصرف اپنے در لاوے اور اوس دیار کو بہی داخل ممالک محروسہ کرے سوانح دیگر وہ کہ خواجہ عثمان لوحانی کہ بمارت [illegible] اقتضائے ممالک مشرق علم طغیان برافراشتہ رکہتا تہا اور کئی مرتبہ ساتہہ اولیاے دولت بادشاہی کے محاربہ کئے تہے او ان دنوں مین کہ بندگان حضرت جہانگیر شاہ نے اسلام خان المشتہر علاء الدین کو بایالت دیار بنگالہ تعیین فرمایا اور وہ اکثر اوس دیار کو بتصرف خود در لایا بعد از چندے جمعیت کرکے ولایت ڈہاکہ مین کہ جگہہ رہنے خواجہ عثمان کی تہی بہ سپاہ بسیار بعزم مقابلہ دوڑا ہمین اقبال بادشاہی خواجہ عثمان قتل ہوا اور برادر اوس کا خواجہ ولی نام بدرگاہ جہانگیری بشرف عتبہ بوسی مشرف ہوا او بخطاب [illegible] و منصب جہانگیر نوازش پائی اور تمام دیار بنگالہ کے بتصرف اولیائے اون حدود کے در آئے اور داخل ممالک محروسہ ہوئے سوانح دیگر وہ کہ نواب کامیاب خان جہان لودی و شاہزادہ عالمیان نے باستصواب ارکان دولت و نگاہداشت دیار برار رخصت فرمایا بعد از وصول اون کے ساتہہ ایلچپور کے کہ مستقر سریر حکام برار کے تہا اور اکثر وہ محال جاگیر مین اون کی قرار پائی بندگان حضرت خاقانی نے بالتفات بادشاہانہ کے یاد آوری فرمائی او نصیحت نامہ جہانگیری کہ عنوان اوس کا بدستخط خاص حاشیہ قرین و مرتب تہا ممتاز فرمایا اور بتاریخ چہارم ماہ و بیکہزار و بیست و یک ایک فرمان دیگر تمامی بدستخط اشرف تہا باسرو پا و جامہ و یک قبضہ شمشیر بانواع التفات و مرحمت خسروانہ نوازش فرمایا و بندگان حضرت خود بسعادت و اقبال مستقر سریر خلافت آگرہ مین بعیش و نشاط و کامروائی و انبساط داد دہی و انصاف [illegible] و تجسس ملک ستانی مین اشتغال رکہتے تہے اور نصیحت نامہ جہانگیری عنوان منشور عدالت و مفتاح ابواب اسلام و رواج شریعت نبی علیہ السلام والصلوٰۃ تیمناً و تبرکاً جہت کافہ انام کے تحریر اوس کی مین اقدام کیا تا فیض کامل نصیب اون کا ہو وہ نصیحت نامہ جہانگیری کہ فرزندان کامگار و مردمان اخلاص شعار اوسکو دستور العمل اپنا کریں سعادت جاوید جانیں اول وہ کہ بینی پایدار رہے ہر چند طلب مین اوس کے کمتر کوشش بہتر ہے و دنیا کو معاد مین [illegible] اوس سے کہ وہ تمہارے کو لہا وے اگر صد سال ہے چہ عاقبت مرگ ہے دنیا بودہ [illegible] آبادی نیکوکاری و بردباری اختیار کرین ساتہہ کمتر کہ اپنی وہ کام کرین کہ بہتر اپنے سے توقع رکہیں وہ ساتہہ تیرے دیوین کہ کیا ہو تو ذرا چو کہہ ہوئے تو در وکری [illegible] نظم اگر چار یار است خود کشتہ [illegible] ہست خود [illegible]

تو دے اور لکھا کہ جو درماندہ ہوئے تو باز رہیگا تو اور جو کہ تجھسے باز ماندہ رہیگا زیان کریگا اور پشیمانی فائدہ نکریگی صاحبان بلا اور محنت سے صحبت پذیر
ہو تم اور غم بیہودہ نکھاؤ تم اور اپنے کو خوش رکھو تم اور بدادۂ خدا خوش رہو تم اور شکر کرو تم اور ساتھ آدمیون کے نکوئی کرو تم اور بدخوئی کو
سرمایہ اپنا نکرو تم ساتھ بدی کے فخر نہ کرو تم نیکی فخر لاؤ تم اور خوی بد اپنے اوپر پسند کرو تم اور نہ دوسرے پر پسند کرو تم اور اپنے کو بخوبی
نیکنام کرو تم اور براستی معروف کرو تم تونگری چاہتے ہو خرسندی اور قناعت لو تم مصرعہ قناعت تونگر کند مرد را ٭ کامونکو وقت سے
تگزارو تم پس و پیش کا نگاہ رکھو تم جس کام مین کہ اندر آؤ تم راہ بیرون برآنے کی بھی اوسکی دیکھو تم بلا سے بھاگو تم اپنے کو بلا مین عرصہ
نکرو تم ساتھ بچکون اور نادانون کے تدبیر بد نہ کرو تم کسی آدمی کو مت آزار دو تم فخر بہ مردم آزاری نکرو تم خوشنودی دلون کی جویان
رہو تم کارہا مین مشورت ساتھ عاقلان کے کرو تم کام ساتھ دانایون کے فرماؤ تم آزمودہ کو نہ آزماؤ تم ساتھ ناآزمودہ کی پناہ نہ
ڈھونڈھو تم خواستہ یعنے مال کو فداے اپنے تن کے کرو تم تن کو اپنی فداے خواستہ کی قدر اپنی جانو اور شناخت خویش پیدا کرو تم ساتھ خداوند
نعمت کے کینہ مت قبول کرو تم سلطان سے پر حذر رہو تم سلطان اگر صغیر ہووے بزرگ جانو تم با پادشاہان اگرچہ نزدیک رہو تم دوری ڈھونڈھو
تم جو کہ بادشاہ نہین کامران نہین جسکے درم نہین کرم نہین جسکا دل خوش نہین فرزند نہین جسکو بہرہ نہین کچھ غم نہین نان اپنی کھاؤ تم
اور سخن اپنے کہو برشکستہ و ریختہ و دزدیدہ و سوختہ غم نہ کھاؤ تم اور گھر مین کسی کے بے اجازت نہ دراؤ تم ہمسایہ بد و مردم
سے گریخت کرو تم ساتھ بے ادبون کے معاشرت اور مجالست نہ کرو تم اور بے ادب کو قابل خدمت نجانو تم ساتھ
نامردون اور خسیسون کے رنج بیہودہ ضائع نکرو تم زمین دیگر کسان مین تخم کاشت نہ کرو تم اور درخت نہ بٹھلاؤ تم ساتھ بدکرداری کے
میان نہ باندھو تم علما کو خوار اور بیقدر نہ رکھو تم با مردم بے شرم اور بے قیمت نشست نہ کرو تم اور مردم غماز اور بے دیانت اور بیوفا
سے چشم توقع نہ رکھو تم اور معیوبین سے دوستی اور بداخلاق سے دختر نہ ڈھونڈھو تم اور مرگ دختران سے غم نہ کرو تم و بگفتہ زنان
کام نہ کرو تم مکر اور حیلہ سے اونکے غافل نہ رہو تم زن جوان کی خواستگاری کرو تم اور ہر کار مین پیرون کی حرمت رکھو تم کینہ سے
مردم کے اندیشہ کرو تم جو کہ سرزنش اور ملامت سے خلق کے نہ ڈرے اوس سے ڈرو تم نادیدہ و نہ نشستہ سے نشست
نہ کرو تم عیب جویان سے ترس کرو تم اور عیبان کے جویان نہ ہو تم دزدان سے عطا نہ قبول کرو تم لوگیے سے دام نہ لو تم بے وقت
جنگ جو نہ رہو تم ساتھ سب کے باآشتی رہو تم جنگ مین جای آشتی بھی رکھو تم بیدلان کو واسطے حرب کے پذیرا نکرو تم ہر بد اور خواستہ
سے چشم مردی نہ رکھو تم دشمن خرد کو بزرگ نہ شمار کرو تم مصرعہ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ٭ نیک خواہون کو اپنے ہمین
رکھو تم ناکردہ کا باکردہ حساب نہ کرو تم کار زمستان کو تابستان مین راست نہ کرو تم کام آج کا کل پر نہ ڈالو تم پس مردم بجز نکوئی نہ لکھو
تم چشم و زبان و آلہ شہوت کو نگاہ رکھو تم زمان بے ہنگام بہتر سودی ہنگام سے کارہا مین تعجیل نکرو جس جا کہ مدارات کرنا چاہیے
تندی نہ کرو تم پایہ بہتر دن کا نگاہ رکھو کہترون پر رحمت لاؤ تم اور خرچ بمقدار دخل درآمد کرو تم ناشمردہ بکار نلیجاؤ تم نہادہ نہ اوٹھاؤ تم کارہای
ناشایستہ سے دور رہو تم دل درخت نو نشانیدہ کرلو بعدہ درخت کہنہ برکندہ کرو تم پاے باندازۂ گلیم دراز کرو تم جاے بدبین نہ بیٹھو تم تا بدنام ہو تم
جو کہ مادر سے ابلہ زادہ ہو لنج اوسپر ضائع نکرو تم ابلہ اور دیوانہ اور مست کو پند نہ دو تم پند شنوندون کو پند دو تم حق مادر و پدر نگاہ رکھو
تم ساتھ نامردون اور سفلون کے دوستی نہ کرو تم طمع مال دیگر کسان سے اوٹھاؤ تم شراب اور طعام
تنہا نہ کھاؤ تم جوانی مین پیری سے ڈرو تم کار پیری مین جوانی کا راست نچاہیے سوگند راست و دروغ
نکھانی چاہیے اس جہان کو واسطے اوس جہان کے دو تم پیروی شریعت اسلام مین دریغ نہ کرو تم تا رستگار
رہو تم والسلام علی من اتبع الہدی انتہی حضرت ظل الہی تاریخ جہانگیر نامہ مین کہ بندگان شاہنشاہی نے بدستخط

خاص بطریق روزنامچہ مرقوم قلم مشکین رقم فرمایا ہے مذکور و مسطور ہے اور فضیلت شعار سلالۃ الابرار میان احمد خان
کنبوی دہلوی تاریخ موزون اخبار احمدی مین بیچ بیان احوال خیر مآل خلایق پناہی بہ تحریر و تسطیر در لایا اور
نیغ محمد خان روزگار نیز باسم سامی و نام نامی آن خدیو زمان چنانچہ ذات اون کی ہے تاریخ لکھی ہے خصوصاً
اور بندگان حضرت عالم پناہ ظل اللہ حارس سریر گورکانی وارث افسر صاحبقرانی بادشاہ جوان بخت کیوان وقار مدد یار
دل سکندر شعار ابوالمظفر جہانگیر بادشاہ روز پنجشنبہ بست و یکم ماہ جمادی الثانی سنہ مرقوم الصدر مین سریر ہندوستان پر
جلوس فرما ہوئے فرمان عالیشان بجمیع امراے ممالک درباب استمالت اون کے و کافہ انام کے شرف صدور پائی
خصوصاً بنواب سپہ سالاری کامگاری خان خانان و امراے تعیناتی دکن مع خلعت خاص نوازش فرمائی کرکے
یادآوری کری اور جو شجاعت و شہامت و حسن خلق و افعال حسنہ و کردار مستحسنہ بنام میان پیر خان و التفات شاہزادہ
سلطان دانیال نے درباب اون کے مرعی رکھی اور بہ منزلت قرب خاص کے مصاحبت بخشی تھی مکرر بسمع حضرت اعلی کے
پہونچی اور جس زمانہ مین کہ حضرت اعلی الہ آباد مین تشریف رکھتے تھے ہربار مردمان عالی شان بطلب میان پیر خان کے
بھیجے اون کو خدمت اور ملازمت شاہزادہ دانیال کی سے میسر نہوا کہ خود کو بتقبیل بساط بوسی معزز کرین اور ساتھ اس
دولت عظمی کے پہونچے و درینولا کہ امراے دکن کی تعیناتی بخلعت و اسپ مخصوص ہوئی بندگان حضرت
اعلی نے میان پیر خان کو بھی یاد کیا اور حکم ہوا کہ فرمان طلب اوس کے صادر ہوئے دربین اثنا امراء اعلی
اکبر شاہی کہ ایک امراے کبار سے اس سلسلہ علیا کا ہے بموجب امر شریف دکن سے جا کر شرف
عتبہ بوسی مشرف ہوا بندگان حضرت نے چگونگی جمیع امراے دکن کی اور مافی الضمیر اوس کا دریافت
فرمایا اور اوس نے فی حقیقت ہر ایک کی از روے قرار واقع بعرض پہونچائی اور عرض کری کہ بہ یمن توجہ و عاطفت
حضرت اکثر امراے تعین دکن شجاعت اور اخلاق حسنہ مین بے نظیر ہین اما پیر خان ولد دولت خان کا جوان ایک بکر
بجمیع صفات پسندیدہ اور آراستہ اور زبان بیان بعرض احوال گنگ ہے لیاقت وہ رکھتا ہے کہ در مسلک مقربان و
مخصوصان بزم خاص کے منخرط ہووے بندگان حضرت جو مدت سے خواہان اس معنی کے تھے مجدداً فرمان مرحمت
عنوان بدستخط خاص اشرف مصحوب مقرب خان بنام اون کے صادر ہوا کہ ایک ساعت مین متوجہ آستان بوسی کا
ہوئے جو منشور سعادت نشور برہانپور مین اون کے پاس پہونچا اس نوید سے نہایت مسرور اور مبتہج ہو کر احرام
حرم حرم عالی باندھ کر متوجہ لاہور کا ہوا اور جس زمانہ مین کہ بندگان حضرت فتح سلطان مشرف سے خاطر اشرف جمع
کرکے خوشوقت تھے اور حسن بیگ کو مع اکثر حرام خورون کے پابستہ پہونچایا کر دار السلطنت لاہور مین تشریف ارزانی رکھی اور تمام مہمات
وزارت و حل و عقد امور سلطنت کی براے رزین و فکر متین امیر الامراء کے ہوئی وہ لاہور مین پہونچے اور روز اول امیر الامراء سے ملاقات کری اور
بوسیلہ اون کے در ساعت سعید و وقت اسعد بشرف آستان بوسی حضرت خاقان مشرف ہوئے اور پیشانی اخلاص کی بسجدات شکر بنیاد
آستانہ دولت و اعتبار پر سودہ کری بندگان حضرت نے اون کو بانواع التفات خسروانہ مرحمت بادشاہانہ مکرمت فرما کر خلعت خاص
و کمر و خنجر مرصع و شمشیر اختصاص بخشی اور ہر روز آثار شفقت و مکرمت کے مترادف او متضاعف ہوتی تھی کہ تھوڑی مدت مین زمرہ بزم خاص مین
داخل ہو کر بمصاحبت و منادمت مخصوص ہوئی بخطاب صلابت خانی جو منصب دو ہزاری سے سرفراز ہوئی اور جو حضرت ظل الہی [illegible] عنوان زادہ و عقران کامل
بالصواب ہمت فرما ہوئی تو اب جلا مقربان و مخصوصان بزم خاص سے ہوئی اور حضرت ظل الہی سفر کابل سے دار السلطنت لاہور مراجعت فرما ہوئی نواب کو

بخطاب فرزندی والقاب والاے پنجہزاری ممتاز کیا اور سجع نگینہ اون کا حضرت خاقانی نے طبیعت موزون سے اپنی انشا فرمایا اور مولانا
احمد مہرکن کو درین باب بدیل زمانہ کا تھا امر فرمایا نگین انگشتری مین کندہ کرلایا اور وہ یہہ ہے ع فرزند خاص شاہ شد از عنایت
اللہ ❊ خان جہان مرید جہانگیر بادشاہ ❊ بندگان حضرت نے اوس نگین کو بعنایت تمام نواب کو عطا فرمایا اور اون نے ناصیۂ نیاز بزمین عجز و
انکسار رکھکر یوما فیوما مصدر نوازش بے پایان ہوتا رہا جو بخطاب فرزندی کہ مرتب اوس سے بزرگتر نہین ہوتا ہے
مخاطب ہوا جماعت ناتوان بنیان صاحب غرض الذین مرض فی قلوبہم رشک سے گئے اور ہر چند عرض معروض کیا کہ نوازش انحضرت
حکمت سے دور ہے جو اس کے دولت یاور اور بخت مساعد تھا بندگان حضرت برخلاف مدعا اس قوم کو بخلعت خاص و اسپ و تسبیح جواہر
و کمر و خنجر مرصع و شمشیر مکلل اوس کو مرحمت فرماتے رہے اور یہہ قرب اور منزلت کہ حق سبحانہ تعالی نے بنا بر نیک ذاتی و حسن خلق و خدا
ترسی کے تھا اون کے مرحمت فرمائے تھے اور زمانہ سلاطین مین قبل ازین کسی بادشاہ کو نسبت بامرا و ارکان ملک ساتھ کسی
افراد کے ایسا حسن سلوک واقع نہوا تھا اور کسی تواریخ مین بنظر نہ آیا اگرچہ ابو منصور جعفر سفاح عباسی نے کہ اوس سال مین بزرگتر
اور علوشان و عزت و حشمت و شوکت مین اوس سے نہ تھا اوایل خلافت عمار بن حمزہ کہ شرف نفس مین اکابر سے شرف امتیاز رکھتا
تربیت اور رعایت تمام کرتا تھا چنانچہ میان اوس کے اور آل برامکہ کے وزارت اوس سلسلہ مین نہال اقبال اوس کا
ازحد ارتفاع پر پہونچا تھا سر رفعت کا آسمان والامکان گذرا اتفاقات تھے اوس کے اعتماد رکھتے تھے اور ہر چند ڈال دین
اوس کے سعی کرتے تھے کسی جگہہ نہ پہونچی اور ہارون رشید و جنید و صل بن یحی ہر ایک کہ فضل و اخلاق کے اکثر بزرگان و افاضل
اوس سے اوسی زمانہ مین زیادہ رکھتا تھا زمان خلافت مین چند مخصوصان اور مقربان اپنے کو امتیاز بخش کر ندیم اور مصاحب اور
ہمراز اپنا کیا تھا اور ایک مجلس مین یکصد و ہشتاد ہزار دینار زر سرخ کہ چہار لک و چہل ہزار روپیہ کے ہوتے ہین تمام وجوہ
سے ساتھ اوس کے انعام ہوئین ہم چنین ہزار موتھر مین ایک فضلا سے یا امرا سے نزد سلاطین عز اختصاص پائی اور صاحب
تصنیف تاریخ ابراہیم شاہی لکھتا ہے کہ سلطان سکندر و سلطان ابراہیم عظمت و شوکت و امیت قطب خان لودی اور خانخانان
لودی اس مرتبہ پہونچے کہ زمانہ مین اگلی کسی امرا کو میسر نہوا تھا اور نہوگا اما اگر وہ لوگ اسی زمانہ مین ہوتے یہہ عنایت و مرحمت ❊
بندگان حضرت کا نسبت نواب نامداری خان جہان کے اور زیادہ حشمت و شوکت و اقبال کی حق تعالی نے روز بروز زیادہ کرتا تھا مشاہدہ
کرتے اور کفار سو اپنی پشیمان ہوتے جو ذات عالی صفات نواب کی بدرجہ اختصاص مخصوص ہوئی انواع حقوق و مراکان دولت کی ثابت
رکھین اول آنکہ جو شاہزادہ سلطان محمد خسرو سے وہ عمل قبیحہ بظہور پہونچا بندگان حضرت نے خان اعظم کو بواسطہ قریب نسبت سا تھا اوس کردار کے
متہم کیا کمال بی عنایتی و بے التفاتی در بارہ اون کے ظاہر کیا بر دمان گئے نزدیک تصور ہوا کہ عزت و حرمت ہفتاد سالہ نسیا منسیا محو ہوئی اور ان حال
بوضع تکلف مین آوے نواب خانجہان درمیان مین آیا اور حقیقت عز حرمت و خدمات شایستہ کہ والدہ اونکی وجی انکہ و پدر بزرگوار اونکی شمس الدین
سے کہ بخطاب آنکہ خانی معزز ہوئی تھی بندگان عرش آشیانی معروض کری تا آنکہ رفتہ رفتہ کام اس جگہہ پہونچا کہ ساتھ برکت توجہات نواب سے حضرت
اعلی جواز کر دلمین رکھتی تھی رفع کیا اور پھر سر التفات قدیم آنکو منصب ہفت ہزاری و جاگیر خوب مرحمت فرمائی اور ایک امیر الامرا کو بواسطہ بیماری حقوق قلبی
نسیان طبیعت پر غالب ہوئی اور جمیع ارکان دولت خلیفۃ الہی کو اوس پر لائی کہ منصب وسی لیکر فراتو صرف بوسیلہ اوس کی املاک جاہیے دی کہ درگوشہ
واندروا بیسی او نواب خانجہان نے برخلاف جمیع امرا کی معروض پہونچایا کہ امیر الامرا پروردہ اور نواختہ اس درگاہ کا ہی اور پرورش یافتہ نور کو باتون سے ڈالنا مناسب
اور شایان بادشاہان نہین ہوتا ہی اور یہہ بیت اوستاد کی مجلس اعلی مین مذکور کری بیت چو بہ آب قومی بر فروانی جیبیت شرم دارد فرو بردن
پروردہ خویش حضرت نے بموجب التماس ایشان منصب و جاگیر امیر الامرا کو بر قرار سابق مقرر رکھا چند از مرور ایام طبیعت امیر الامرا کی بحال خود آئی اور عنایت

بادشاہی ممتاز ہوا بخدمت دکن رخصت پائی اور ماہ شوال سنہ احد و عشرین و الف مین در برہان پور بہ بیماری طبیعت رخت حیات بعالم
بقا و خواب کھینچا اور زمانہ حیات تک مسعول و معمول احسان نواب کار باد یگروہ کہ جو راجہ مان سنگہ سے بواسطہ بعضے امور ضمیر انور اشرف ظل
الہی منحرف ہوا چاہا کہ جمیع فرقہ راجپوتانہ کو پاؤن درمیان اور بیخ سے اوکھاڑ دین کمال بے عنایتی ظاہر کری نواب نے بدہ قعات
حقیقت بندگی و اخلاص و تردوات اون کے بانواع وجوہ معروض کر کے خاطر اشرف ملتفت کیا اور
بجانب التفات لاسے تا آنکہ بجاگیر خوب و عنایات بادشاہانہ معزز و ممتاز کیا اور بخدمت صوبہ دکن کے نامزد
کیا اور وہ ملال طبیعت اشرف سے بالکل محو ہوا دیگر وہ کہ جو بسمع اشرف اقدس کے پہونچا کہ نواب
سپہ سالار نے بہ عنبر حبشی سازش کری اوس کو بر روے کار لائے اور اکثر پرگنات ساتھ اوس کے دیدی ہین
اور باتین کہ لایق اور شایان نواب کے نہ تھین متہم کیا تا آنکہ مزاج اشرف اقدس نواب سے بغایت منحرف
ہوا اور اون کو بدار السلطنت آگرہ طلب فرمایا جو نواب سپہ سالار بشرف عتبہ بوسی مشرف ہوا بموجب دس
اخبار کے کمال بے التفاتی ظاہر کری اور کام اس جگہہ پہونچا کہ ناموس نود سالہ اوکا زمان ملازمت میر علی بیگ بنگیر جد نواب کا
ضایع ہوا نواب خانجہان نے قدم درمیان رکھکر بانواع دلایل واضح خاطر اشرف کو کے صاف کیا اور زنگ کدورت کو آئینۂ قلب پر حضرت کے
بیٹھی تھی بصیقل راے صواب نمای کی دہوئی اور بکرر معروض پہونچایا کہ مثل خانجہان خانخانان کے بیج مسکون نہین حق سبحانہ تعالی نے کوئی مخلوق بجمیع صفات
حسنہ پیدا نکیا کوئی سلاطین زمانہ کا مثل خوندگار روم و بادشاہ عباس و بادشاہان ازبک و خوانین خطا و قرن باس
نہایت کا وزیر اور وزیر سپہ سالار با تدبیر نہین رکھتا ہے اور حضرت عرش آشیانی پر کما ہی صدق و اخلاص و
رسوخ مصادقت و اختصاص اون کے آباد عین جد ملاحظہ کر کے تمام امرا و پر ترجیح دیا تھا اور بمنصب جلیل القدر ❊
اتالیقی کے ظل الہی نے ممتاز کیا اور تسخیر دکن بھیجا تھا اور بہت بندگی و مریدی یکجہتی خانخانان کہ تھا اس دودمان عالیشان کے
رکھتا ہے معلوم نہین کہ کوئی اور مرید اور خانہ زاد رکھتا ہوگا اور جماعت عرض گویان نے استبانت کو عرض ❊
واسطے گرمی ہنگامہ اپنے بعرض اقدس پہونچایا بموجب سماعت ان باتون کے ضمیر انور کو صاف کیا نسبت نواب
سپہ سالاری اور نواب خان جہان ضامن جمیع معاملات اون کا ہوا پھر نواب سپہ سالار کو رخصت دکن فرمایا
اور یہہ نتیجہ خدمات میان دولت خان کا تھا کہ مدت چہل سال در ملازمت نواب کے گذرانی تھی اور تھون کے
درکت رشفقت سر فرزندان سے پرورش فرمائی در بیولا حقوق سے اوس کے بر آئی اور درین باب یہہ مضا
دیکھلایا وگرنہ مقدور کسی بشر کا نہ تھا کہ ضمیر انور صاف کرے نقل ہے کہ جس زمانہ مین کہ مقرب خان فرمان
مکرمت عنوان بہ طلب اون کے لایا عزیمت آستان بوسی با وجود مقرر کری تردد روانہ ہونے طرف لاہور کے
بہت متردد ہوئے کہ آیا بعد ملازمت کے کیا معاملہ رونما ہوئی اور منصوبہ ساتھ خانہ کے بیٹھے با وجود اینہمہ
با امرا و ارکان دولت صحبت بر آر ہی کیون کر ہوئی اسی تفکر اور اندیشہ مین سوتے مین خواب دیکھا کہ ایک منزل
ہے مروج اور دلکش سے اور روان آساسے وایوان سے رفیع و فرحت افزا ہے اور مین یعنی نواب اوس کے
اندر آیا ہون ناگاہ دو عورت کہ فی الجملہ ملاحت سے خالی نہین پیدا ہوئین اور ہر دو جانب میرے توجہ
کرکے پیش آئین اور ہاتھ دامن مین ڈال کر التجا کری کہ ہر دو کو قبول چاہیے کرین مین متعجب ہو کر دست
رد سینہ پر اون کے مارا اور چاہا کہ مین دامن اپنا ہاتھ سے اون کے خلاص کرون مین ہر دو وہ بزاری

دا تفرع درآمین کر خواہی نخواہی چاہیے ہمارے قبول کرنا جب کہ الحاح اون کی بہت مشاہدہ کری بیٹے کہا جب تک کہ تم نام اپنے نہین بتلاؤ گی ہو مقبولیت میرے تئین قبولیت نہین اور وہ اخفا کرتی ہین اسم اپنے کو کوشش کرتی نہین چاہتے ہنہین کہ نام اپنا ظاہر کرین مگر جب وہ دونون واقف ہوگئین کہ بلا اظہار نام اقبال ہمارا صورت پذیر نہین ہوتا ایک کہتی ہے کہ نام میرا دین اور دوسری نے کہا کہ نام میرا دنیا جو نام دونون کا میرے ضمیر مین متحقق ہوا اوسی ساعت گذرا تحام کر معاملہ دنیا کا سہل ہے چاہیے کہ دین کو قبول کرون مین دست اوس ضعیفہ کا کہ مسمے بدین تھی پکڑ کر روانہ ہوا مین تا وہ ضعیفہ دیگر دنیا نام اوسی جگہہ رہی دیکھا مین کہ رنگ اوس کا نہایت تزار ہوا اور ضعف تمام نے بحال اوس کے راہ پائی اور نا امیدی کمال ساتھہ اوس کے عاید حال ہوئی اسی اثنا مین بخاطر گذرا کہ یہہ بھی ضعیفہ ہے اور التجا ساتھہ میرے لائی ہے اوس کو تنہا چھوڑ دینا مروت بھی نہوئی پس اوس کو پکڑ کر جانب اپنے لایا مین اور ہر دو کو اپنا کر کے روانہ ہوا مین جو خاطر اون سے جمع ہوئی واقعہ خواب سے بیدار ہوا مین اور شکرانہ اس خواب کے نوید کا کہ باعث دولت بیداری کا تھا بجا لایا مین اور باخود مصمم کیا مین کہ انشاء اللہ تعالی بہ مرادات دارین فایز ہون گا مین پس بامید تمام روے ارادت بآستان قبلہ مقبلان بغیر اس خواب کے لایا مین چنانچہ الحمد للہ کہ بمقصد فایز ہوا اور جو بادشاہان ظل الہ کی ضمیر اور دل انکا آئینہ گیتی نما راستی و درستی و قابلیت و استعداد ذاتی و فطرت عالی اون کی دریافت کر بخطاب معلے فرزندی کے کہ کوئی مرتبہ زیادہ اوس سے نہین ہوتا ہے بمناصب ارجمند و علم و نقارہ و طوغ و نوبت کے معزز و مکرم اور الحق یہہ شعر اوستاد کا ہے کہ حق مین اون کے انسب ہے بیت تا قابل است آنکہ بدولت نمیرسد ٭ ورنہ زمانہ در طلب مرد عاقل است ٭ جو محفل بہشت آئین حضرت ظل الہی مین ہمیشہ نقلیات و واقعات سلف از کتب تواریخ و سیر و قصص مذکور ہوتے تھے اور ہر باب مین کہ سخن مذکور ہوتے تھے بندگان حضرت نواب سے بھی استفسار کرتے تھے اور وہ فراست کامل و حسن بلاغت سے بے تابی و بے تحاشی جواب مین اوس کے مبادرت کرتے تھے اور جمیع سخن دانان بیان زبان و کام ناکامی کلام سے باز رہتے تھے چنانچہ ایک روز مجلس فردوس منزلت مین بیچ سخن معراج آنحضرت کے مذکور ہوتی تھی اور نواب اعظم خان کہ مذہب علماء صوفیہ سنت و جماعت رکھا ہے کہتا تھا معراج آن سرور کی بجسم تھے اور حکیم کہتا تھا کہ حکما کہتے ہین کہ معراج بروح تھی نہ بجسم اور ہر کوئی اون مین سے در اثبات مدعا دلیل شرعی موافق مذہب اپنے نقل کرتے تھے سخن باطناب پہونچا بندگان حضرت نے جانب خانجہان ٭ ملتفت ہو کر فرمایا کہ تم بھی اگر سخن دلمین رکھتے ہو کہو اوس نے التماس کری کہ مین چندان علم احادیث سے واقف نہین ہون مین کہ جواب سکون مین کہا حضرت نے مبالغہ تمام کیا کہ بہر حال جو کہ سکو تم سخن کہو تم عرض کری کہ جماعت منکران معراج بجسم چاہیے پوچھا کہ وہ ساتھ آنے براق کے قایل ہین یا نہین اگر قایل ہین پس یقین ہے کہ معراج بجسم تھی نہ بروح و اگر با ملن براق قایل نہون سخن اون کے درست ہین حکیم نے کہا کہ حکما بنزول براق قایل ہین نواب نے کہا پس یہہ دلیل واضح ہی معراج جسمی پر سنتو ر اطراف او جواب سے او بھا اور سب نے آفرین کہی اور بندگان حضرت نہایت مسرور و مبتہج ہوئی اور اوسی زمانہ مین حکیم شیرازی رکھنا ملازمت مین حضرت اعلی کے تذکرہ کیا کہ حکماء متقدمین نے آسمان کو شیشہ کے مانند قرار دیا ہے اور بے شکست دار آنا اوس مین محال دیکھتا ہی نواب نے فرمایا کہ رفع کرنا اس شبہہ کا کمال آسان ہے اور اولیاء امت کی وہ حالت ہے کہ ہر خانہ مین سے پرواز کر کے عالم مین طیران کرتے ہین دیوار اور احاطہ ہرگز مانع اون کے نہین ہوتا ہے اور یہہ مرتبہ فرد ترین اولیائی

دولت کو باندک ریاضت و کشف حاصل ہوتا ہے اور آن سرور کاینات کہ مظہر تجلیات الٰہی و جود شریف اون کا عین نور نا متناہی تھا طرق اولے ہوا ور شیشہ کو و آہن زبانے قدرت معجزاسمہ و معجزات اون کے بس آسان ہین اور کتب سیر مملو ہین حضرت اعلی اعجاب خرم و مسرور ہوئے اور سب آدمیون نے فصاحت اور بلاغت پر نواب کے معترف ہو کر تحسین فراوان کری اور اکثر اوقات محفل حضرت مین ہمدم و رکن و ہمزبان و ندیم و مصاحب و معزز و مکرم تھے اور جو سنہ یکہزار و نوزدہ مین مہمات دکن خلل پذیر ہوئین اور عنبر حبشی نے لوائی مخالفت بلند کیا اور ایک طفل سلسلہ نظام الملک سے بہم پہونچا کر اسم سلطنت اوس پر اطلاق کیا بندگان حضرت نے شاہزادہ بلند اقبال سلطان ٭ پرویز کو بہ تسخیر ولایت دکن نامزد کیا نواب کامگار سپہ سالار بھی دفعہ دقائق حزم و احتیاط فرو گذاشت نکرتے تھے اور جو سر رشتہ تدبیر کا گذرنے مین چاہیے ہاتھ مین نہ رہا تھا بہ تسخیر اوس دیار کے بہت تعلق اور فکر رہتا تھا بعضے امراے دولت دو تنخواہ نے عرض پہونچایا کہ مہمات دکن خلل پذیر ہین نواب خانجہان معاملات اور روش اوس دیار سے وقوف تمام رکھتے ہین اور ساتھہ نواب سپہ سالاری کے اون کو نسبت قدیم درمیان ہے مناسب دولت وہ نمایان ہوتا ہے کہ لشکر کو اون کے ساتھہ اون حدود کو رخصت فرماؤ تا خاطر اشرف مہمات دکن سے جمع ہوئی اور ساتھہ برکت و اقبال جہانگیری اور مرد خانجہان دکن کے بوجہہ احسن تصرف مین اولیائے دولت کے در آوے بندگان حضرت مفارقت اونکی اگرچہ ہرگز روا نہین رکھتے تھے اور نہین چاہتے تھے کہ ایک لحظہ جدا ہوے اما جو خواہان تسخیر دکن تھے بنا بر ضرورت بتاریخ ہفتم ماہ ذی الحجہ سنہ ایکہزار و نوزدہ مین باکثر امرایان نامدار رخصت دکن فرمائی اونہون نے بھی سامان و سرانجام اپنا کر کے یا سپاہی آراستہ براہ تردد اور سرونج کے سے متوجہ دکن ہوئے بعد قطع مسافت بتاریخ ہفتم ماہ محرم محترم سنہ ایکہزار و نوزدہ برہانپور مین پہونچے اور شاہزادہ جوان بخت کامگار سلطان پرویز پیش از رسیدن خانجہان بصحبت تادیب و تدبیر عنبر جیبو نہضت فرما ہو کر ملکاپور تشریف ارزانی رکھتے تھے نواب کامگار ہشت روز برہانپور مین مقام کر کے دوما یا ساتھہ مردم سپاہ کے دیگر بست و چہارم ماہ و سنہ مذکور متوجہ ملازمت شاہزادہ سپہ سالار کے ہوئے اور در روز چہارم ماہ صفر ملکاپور مین پہونچنے کا ارادہ کیا جو صبح منزل سے کوچ ہوا سہ چہار گھڑی روز برآیا کہ اطراف و جوانب سی فوجہائی ترکی مثل موج ہائی دریا و ابر ہای سما پیدا ہوئین نواب اور تمام سپاہ کوہ صاحب لاستقرار بعد تمکین و وقار براہ راست متوجہ تھے کہ میان خضر خان کہ مدار المہام و وکیل و صاحب اختیار امر کار اون کا تھا امر فرمایا کہ مردم کو تاکید و اہتمام تمام زوال کر دو اور نہ چھوڑو کہ کوئی سپاہی سے بجلو کی کری اور نگاہ کو آہستہ آہستہ راہی کرین اور جرنغار و غول و چنڈاول کو با امیران بادشاہی تخشیش کرین اور قدم راہ مین رکھا تا ناگاہ بیک بار ترکیان بی جرگ نے بنیاد بان اندازی کی اور ہر جانب سے بادست بازی در آئے جو تمام طرف سی غلبہ اون کا اور جانب راست زیادہ تھا نواب کامگار نے بھی میان خضر خان کو امر فرمایا کہ تم خود بطرف دست راست متعین رہو اور مردم کو کہو کہ آہستہ آہستہ چلی چلو اندک راہ قطع ہوئی تھی کہ ترکیان نے جمعیت میان خضر خان کو کمتر و اندک بنظر تصور کر کے بیک مرتبہ قریب پنج ہزار آدمی نے گھوڑے دوڑائے اور میان خضر خان ٭ جگہ سے اپنی نہ ہلا اور پاؤن اپنا استوار بسنگ کوہ آئین در دامن روزگار کھینچا ایک جوان نے ترکیان سی پیش دستی کر کے خود کو ساتھہ عیسیٰ خان بن فتح کے کھینچا اور نیزہ حوالہ اوس کے کیا اوسی جوان دنادہی نے بند اوس کا بضرب شمشیر دیگر کے شمشیر اپنی اوس پر ڈالی جو گھوڑا اتر گی کا نہایت جلدی مین آیا تھا پیش آگیا عیسیٰ خان زاد ... ایک ضرب آگی ڈالا ٭ بیک کس دیگر مقابلہ ہوا اوس کو بھی زخمی کر کے پھر اتر کی [illegible]

نیزہ بدست لیکر فرار کر گیا دریں اثنا میان خضر خان نے حملہ کیا ترکیان رو بگریز لائے اور یہہ کارنامہ تہور و سرداری کا ظہور پہونچا
یعنے میان خضر خان کا بعد از زمانے ترکیان نے دیکھا کہ جانب دست راست فوج مرزا فتحپوری و بعضے مردم دیگر گیر ڑی مین گرفتار
بہت غافل اور پریشان ہین پیادہ بسیار درمیان اون کے ہین یک بار تیزہای خود کو جو بندہ کر کے جلوریز دوڑے مرزا فتحپوری نے
ثبات قدمی قبول کی زیر ایک درخت کے بحال خود ایستادہ رہا ترکیان بدبخت بمجرد رسیدن قریب سی کس پیادہ و دو سہ سوار
مردم متفرق سے بزخم نیزہ ہا پانو سے گرایا و چون میان خضر خان اس واقعہ سے خبردار ہوا ایلغک اوس جماعت کی خود پہونچا اور
جلوریز درمیان ترکیان کے در آیا پہونچا او نکا اور رو بفرار رکھا ترکیان کا دو سہ کس جوانان افغانان نامی اس طرف کو شتابان
پہونچایا اور ترکیان کو میان خضر خان دور تک آگے سے راہ کے ڈالا اور چند آدمیونکو اونمین سے بقتل لا کر شکست اوس جماعت
پر ڈالی در اثنای اس حال کے خبر بنواب سپہ سالار پہونچی وہ لیسان برق خاطف بسرعت تمام پہونچکر قبل آنے نواب کے ترکیان نے
ہزیمت پائی تھی جو لشکر بندگان شاہزادہ کامگار کا جس جگہ کہ جنگ واقع ہوئی دو سہ کروہ سے زیادہ نتھا مجرد پہونچنے
اس خبر کے نواب سپہ سالار نے پیشتر پہونچنے سے اپنے مرزا ایرج و مرزا داراب کو مع سپاہ بسرعت تمام
بھیجا اور خود بھی عقب سے اون کے پہونچے اور جمیع امراے نامدار بر آئے اور جس محال مین کہ جنگ
واقع ہوئی تا باغ انبہ کلان کا تھا اول مرزا ایرج و داراب نے پہونچکر ملاقات کی نواب سایہ مین درختان انبہ کے ورود آے اور
او ساتھ اون کی مجلس رکھی کہ نواب سپہ سالاری و آصف خان اور اکثر امرا کی پہونچے اور ملاقات کی اور باتفاق یکدیگر سوار ہوئے وقت ملازمت
شاہزادہ کامگار کی آئی اور ایک ساعت مین ساتھ اوسی کلان کے ملحق ہو کر شاہزادہ کامگار کی ملازمت کی روز دوسرے متوجہ تنبیہ
تنبیہ عنبر حبشی کی ہوئی جو ہوا غایت حرارت مین در آئی موسم برسات تھا پانی بہم نہین پہونچتا تھا اور سپاہ کمال عسرت مین جو نزدیک
قریہ دیو گام مین کہ بالای گھاٹ کی ہے نزول اجلال واقع ہوا بواسطہ کمی آب پہونچنے رسد کے عسرت تمام نے لشکر مین رو دیا اور گرانی
غلا کی اس مرتبہ پہونچی کہ ایک من جوار بہ بست و ہفت روپیہ اور ایک من آتا بچہل روپیہ اور ایک من روغن بہ ہشتاد روپیہ اور علی
ہذا القیاس باقی اشیا و پشتارہ کاہ بیک روپیہ اور جو موسم برسات کا تھا بیچ اس درمیان کے دو تین بار باران رحمت بارش ہوئی اور
عسرت غلہ کی اس مرتبہ پہونچی کہ زیادہ بران متصور نہوئی اور محنت تمام بمردم عائد ہوئی دریں اثنا عنبر حبشی نے التماس صلح کی کی ارکان
دولت بنا بر ملتمس عنبر حبشی صلح پر راضی ہوئی اور قرار پایا کہ جو کہ پرگنات بالا گھاٹ یعنی تا سرحد احمد نگر و جالنہ وغیرہ در زمان شاہزادہ دانیال
تصرف مین اولیاے دولت کے تھی اب بھی وہی حدود بحال رہینگے اس قرار داد پر صلح کیا شاہزادہ عالمیان نے طرف برہانپور کی معاودت
فرمائی اور مردم جاگیردار کو بھی پرگنات جاگیر مین غایات فرمائے بالاگھاٹ مین اور یہ جماعت تنگ برہانپور مین نزول اجلال واقع ہوا اور
بعد پہونچنے برہانپور کے نواب خانجہان بطلب سپہ سالار درگاہ سے تشریف لائی ہفتم ماہ رجب سنہ ایکہزار او بیس مین نواب
سپہ سالاری برفاقت خانجہان روانہ درگاہ ہوئے او ہفتم ماہ شعبان سنہ الیہ شرف آستان بوسی ظل الہی دار السلطنت آگرہ مین
مشرف ہوئے بعد از جانی نواب سپہ سالاری جمیع معاملات مالی و ملکی براے صواب دید نواب مستطاب قرار پائی اور مدت ایک سال رواج
کارخانہ سلطنت کی بید اختیار اون کی مفوض رہی دریں مدت مہمات خلائق ہو عی صورت پذیر ہوئیں کہ خرد و بزرگ نے دست طرف آسمان کے
اوٹھا کر بدعا گوئی نواب قیام فرا اقدام کیا اور جو شخص کہ اس مہات مین لیاقت تھا جاگیر پائی اور شرکار نے مساعدت کی اور رفاہیت تمام کا
خلائق مین پیدا آئی دریں اثنا حضرت اعلیٰ نے نواب اعظم کو بتسخیر ولایت دکن و دفع فتنہ عنبر حبشی کی نامزد فرمایا اور تفتیش تمام معاملات کی بیداوکن
تفویض پائی او بتاریخ دوم ربیع الاول سنہ ایکہزار او بیس مین برہانپور مین در آئی نواب صاحب مہمات کو ساتھ اون کی واگذاشت

کر کے خود بفراغ خاطر عیش و نشاط مین اشتغال کرنے رہے اور بلازمت شاہزادہ عالم و عالمیان کے آمد و رفت رکھتے تھے
اور خدمت مین اکثر اوقات بندگان حضرت اونکو بالتفات پادشاہانہ معزز و مکرم کر کے خلعت خاص و اسپ وغیرہ سے
یاد آوری فرماتے تھے بعد از برسات رائے صواب نماے ارکان دولت کی اوس وجہ پر قرار پائی کہ جانب گجرات سے
عبد اللہ کو بندگان حضرت عنبر حبشی پر نامزد کیا تھا وہ طرف غربی و شمالی سے در دولت آونے گا لائق آنکہ شاہزادہ بلند اقبال
ن تھا اس سپاہ آراستہ کے طرف شمال سے دولت آباد کے متوجہ ہوئین پس شاہزادہ عالمیان و نواب خان اعظم شب
پنجشنبہ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم سنہ الیہ برہانپور سے برآمد ہو کر بدفع عنبر حبشی متوجہ ہوئے اور موضع ملکاپور مین شاہزادہ
عالم و نواب خان اعظم نے چند گاہ قیام کیا نواب موصوف شاہزادہ سے رخصت لیکر بطرف روہنکھیڑہ متوجہ ہوئے اور قریب
بست روز کی متمردان کو پیش انداختہ سزاے لائق کنار مین اون کے رکھی اور معاودت کیا اور ملازمت مین شاہزادہ کی
فائز ہوئے دریں اثنا خبر پہونچی کہ یعقوب خان حبشی اور آدم خان اور جماعت سرداران ترکی کی قریب بیس ہزار سوار بالاے
گھاٹ سے فرود آ کر ارادہ تاخت خاندیس و برار کا رکھتے ہین نواب کامگار شاہزادہ سے رخصت لیکر باتفاق راجہ مان سنگھ و
اکثر امرایان بدفع فتنہ گروہ کے متوجہ ہوئے اور قصد وہ کیا کہ ایسے جانے مین بالاے گھاٹ سے برآ کر متوجہ دولت آباد کے
ہوئے جو نزدیک دبھاری کے پہونچے سماعت ہوا کہ ڈاکوون نے گذر ہاے گھاٹ کو پکڑا اور آتش بازی اوس مین تعبیہ کی خود
نواب کامیاب التجا بتائید ایزدی کر کے متوجہ ہوئے اور جب کہ مقام مرقوم الصدر مین فائز ہوئے دریں اثنا ایک نے ترمیدان
سمرقند سے پیش روی کی نواب کو براہ راست بالاے گھاٹ راہی کیا اوس روز نواب خود بہ سعادت ہراول ہوئے اور راجہ
مان سنگھ قول و اقوال مین قرار پایا و راجہ صورت سنگھ و امیر الامراے با جند دول بعنایت الہی بخاطر جمع دیے دغدغہ بالاے
گھاٹ پر برآئے اور اس واقعہ سے بہجت اور مسرت تمام بحصول ملی اور رقعہ دیگر با ستعداد تمام بدفع عنبر حبشی بطرف دولت آباد روانہ ہوئے
جو مقرر ایسا تھا کہ بمیعاد مقررہ عبد اللہ خان فدوی وہ اوسطرف اور نواب مستطاب اس طرف سے بر سر دولت آباد پہونچین دریں حسب طالع
دکنیان باران عظیم برسا اور بنابر ضرورت دو سہ روز مقام واقع ہوا بعد انصرام باران کوچ کیا تا آنکہ بمعتدہ کروہی دولت آباد مین پہونچے
دریں اثنا خبر پہونچی کہ عبد اللہ خان انتظار پہونچنے اس شاہ کا نہ دیکھکر ساتھ جیہ گروہ کے دولت آباد سے آیا اور بازگشت ہوا اعلیٰ مردان
بہادر یاد و پسر و برادر زادہ کے میدان مین رہا جو نصرت معلوم کی تفرقہ تمام جمیع امرایان مین پڑا جو قرار داد ایسا تھا کہ عبد اللہ خان جانب
غربی و شمالی پہونچے تا غنیم دو دل ہو کر کچھ کام نکر سکیگا اور جو عبد اللہ خان لشکر کو چاندور وانگی بیگی سے گذر کرتا ہے انتظار اس لشکر کی نہین
کھینچا ہے غرور خود بینی تمام سی متوجہ دولت آباد کا ہوتا ہے اور وہ سپاہ بواسطہ باران کی معطل ہو نہ سکتی تھی کہ خود کو بمیعاد پہونچاوین اور وہ خود بھی
منتظر رہ سکتا تھا ناگاہ ترکیان نے ہر چہار طرف سے احاطہ لشکر اوس کے کا کیا اور دو سہ رات اسقدر بان اندازی کی کہ تنگ سے زیادہ
تھی اور محنت بسیار سپاہ پر اوس کے پہونچ سکتا تھا کہ تاب لاوے برگشتہ ہوا جو یہہ خبر نواب پر پہونچی تمام امرا کی صلاح وہ دیکھی کہ سپاہ
غنیم کی حد کثرت سے زیادہ ہے اور عبد اللہ خان کہ ساتھ اوسی جمعیت اور استعداد کے گیا تھا بازگشت ہوا جانا ہمارا نامناسب ہے دریں مدت
ہر روز با ترکیان محاربات واقعہ ہوتی تھے نواب نے دریں باب تغافل بہت کر کے فرمایا کہ ہم بامداد عبد اللہ کے نہ آئی تھے ہم بلکہ وہ بامداد ہمار
آیا تھا ہمکو بتائید الہی و نصرت ایزدی و اقبال جہانگیری کافی ہے بعنایت خدا و باہتمام سپاہ ہمراہ ہماری تھی کہ عہدہ لشکر سی عنبر کے برآوینگے
ہم راجہ مان سنگھ و امیر الامرا و اکثر خوانین ساتھ اس امر کے راضی نہوے اور باعث اوس کے ہوئے کہ پھر جانا چاہیے راجہ مان سنگھ
نے جب دیکھا کہ نواب خان جہان ساتھ کوئی وجہ کے معاودت پر راضی نہین ہوتا ہے ساتھ اون کے کہا کر لشکر غنیم بہت ہے

اوس ساتھ ہمارے آذوقہ یعنے خورش نہین پہونچتا ہے پاس اون کے ہر طرف سے کمک آتی ہے ساتھ اس جانے کے ہمارے
مہمات دکن کی نہین ہوتی ہے بلکہ نعوذ باللہ اگر امرے دیگر بوقوع آوے باعث تفرقہ کا ہوگا نواب نے فرمایا کہ تم سب جاؤ مین
مع مردم کے اپنے ساتھ غنیم کے پہونچاؤنگا مین تا جو کہ ارادہ الہی ہوگا بظہور آوے گا درین اثنا خبر لائے کہ خواجہ ابوالحسن پانچ ہزار و
شش ہزار کس و اکثر امرا گرد تر تم پٹیالہ مین بیٹھا ہے اور ملاحظہ غنیم کے سبب سے نیارا ے برگشتن کا رکھے اور نہ طاقت ساتھ اوس +
سپاہ کے پہونچنے کی راجہ مان سنگہ نے لکھا کہ نواب سلامت اگر تم ساتھ جانے کے مقید ہو اس جگہہ سے بارہ کوس ساتھ ہزار سوار
ہمراہ خواجہ ابوالحسن کے ہین اوس جماعت کو ہمراہ لیکر باستعداد تمام متوجہ دولت آباد ہو تم درین اثنا مکاتبات خواجہ ابوالحسن کی پہونچے
کہ تم البتہ خود کو پاس ہمارے پہونچاؤ تا باتفاق جو امر کہ واقع ہو فیصل کیا جاوے نواب باوجود اوس کے معاودت پر راضی تھے راجہ مان سنگہ
و امیر الامرا منزل اون کے آئے اور ساتھ سو دلائل اور درخواست کے اونکو سوار کر کے بصوب تر تم پٹیالہ متوجہ ہوئے اور بعد سہ روز کے
اوس مکان مین مقام ہوا درین اثنا ترکیان شوخی بسیار کرکے ہزار ہا بان اوپر سپاہ ظفر آثار کے ڈال دیتے تھے اور نرسنگہ نو دیلہ کہ ہراول
لشکر نواب اور بہت شجاع اور مردانہ تھا اور درین اثنا مکرر اوس سے بتردد دایت بظہور آئے تھے اوس شب مین ساتھ بہت سے مردم +
اپنے کے اوپر سر غنیم کے بان ڈالتا ہوا تاخت کری اور چند کس اونمین سے بقتل پہونچایا ہے اور چند اونمین سے تا حالت تارہ باخ زندہ
بدست لائے فردا دوسرے جمیع امرا در ملازمت نواب جمع ہوئے اور قرار اوس پر دیا کہ جو معاملہ دکن کا اوپر نواب اعظم کے ہے
اور وہ خود ہمراہ شاہزادہ کامگار کے ملکاپور تشریف رکھے اور مکرر مکاتبات لکھے اور ہمارے کو جانے سے آگے کے منع کرتا ہے اسنا سبا
وہ ہے کہ ملازمت مین اونکی جاہیے جانا اور مہر دے کہ خاطر اون کی مصلحت دیوے عمل اوپر اوس کے جاہیے کرنا نواب خانجہان نے فرمایا
کہ مین یا تمنیا خود نہین جاتا ہون مین راجہ مان سنگہ اور خواجہ ابوالحسن نے لکھا ہے کہ نواب خانخانان ساتھ معاودت کی راضی نہین
ہوتا ہے جو دیکھا مین نے کہ مہمات بادشاہی اسلوب کی جمعیت سے صورت پذیر نہین ہوتا ہے بلکہ غنیم خیرہ اور جریرہ ہوتا ہے قبول کیا ہم اور
اگر بندگان حضرت بادشاہی اور شاہزادہ عالمیان درین باب اعتراض فرماوین ہم خود عہدہ نواب سے برآوین ہم پس رفتہ رفتہ
تمام امرا کوچ کر کے در تر تم پٹیالہ سے فرود آئے اور منزل بمنزل ملکاپور مین پہونچے اور بشرف ملازمت شاہزادہ عالمیان کے مشرف
ہوئے جو عنبر حبشی نے التماس صلح کی کی تھی عرض اوس کی بعز اجابت مقرون ہوئی اور شاہزادہ کامگار نے بسمت برہانپور معاودت کی
اور غرہ محرم الحرام ۱۰۲۱ برہانپور مین نزول اجلال واقع ہوا اور چونکہ برار کا خالی تھا اور ملاحظہ غنیم کا بھی درمیان رکھتے تھے شاہزادہ عالمیان
بصوابدید خان اعظم نواب خانجہان کو خلعت خاص و کمر و خنجر و شمشیر مرصع و اسپ عراقی مرحمت کر کے بحراست و محافظت صوبہ برار کے
رخصت فرمایا روز جمعہ تاریخ دوم ماہ ربیع الاول ۱۰۲۱ نواب جانب ایلچپور متوجہ ہوئے اور روز دوشنبہ تاریخ نوزدہم ماہ مذکور بسعادت
و عز و اقبال ایلچپور مین کہ مستقر سریر سلطنت تھا اور سلاطین برار کے تخت تشریف رکھتے تھے نزول اجلال کر کے بعیش و نشاط
و کامرانی و دعائے دولت جاودانی حضرت ظل الٰہی مشغول ہوئے جو بندگان حضرت پہونچنے سے اون کے ایلچپور مین +
واقف ہوئے فرمان مرحمت عنوان بالتفات تمام بدستخط خاص شریف خود با دلاسا بسیار قلمی فرمایا اور ایلچپور مع چند محال
دیگر وجہ جاگیر مین اون کی مرحمت فرمائی بعد از چند گاہ نصیحت نامہ جہانگیری کہ بعنوان اوس کا دستخط خاصہ
شریفہ تھا پہونچا اوس کو بسعادت تمام خود جانکر بعمل لائے اور درین مدت بندگان حضرت از روے مرحمت خسروانہ و
التفات بادشاہانہ بفرامین مرحمت عنوان و تحفۂ از جواہر نفیسہ و سروپا و خاصہ و اسپ یاد آوری فرماتے رہے
اور صحبت شریف مین اون کی اکثر اوقات ذکر مشائخ صوفیہ و اکابر علما و دینیہ کتاب تذکرۃ الاولیا و نفحات الانس و خلاصۃ المناقب

و تکملہ و رشحات و سیر العارفین و ملفوظات و مکتوبات مشائخ و بعضے کتب حقایق مثل نزہۃ الارواح و شرح گلشن راز
ملا محمود خبیرتی سے مذکور ہوتا رہتا تھا اور نواب خود بدولت نقلیات لطیف و حکایات شریف کتب سیر و تواریخ و مقامات و احوال
بزرگان سلف بعبارت لائقہ مذکور کرتے تھے اور حسن اعتقاد و اخلاص کہ سرور عالم علیہ السلام کا صمیم القلب سے رکھتے تھے سنہ ایک ہزار
اکیس مین ماہ شعبان المعظم شب جمعہ کو جمال جہان آرا اسطے آن سرور کا کہ جان ہاے عالمیان فدائے اوس نام
کے ہون واقعہ مین دیکھا اور اوس کو خود نے مقربان درگاہ ایسا نقل فرمایا کہ دیکھتا ہون مین ایک میدان ہے
کشادہ اور خلایق بہت اوس مجمع جمع ایک سے پوچھا مین نے کہ سبب اس جمعیت کا کیا ہے کہتا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام
تشریف رکھتے ہین مین بھی بملازمت متوجہ ہوا ہین اور بعد شرف ملازمت کے آن سرور علیہ السلام سے التماس کی مین نے
ایک شخص ان مردم سے کہ ایستادہ ہے کہتا ہے ان سوال سے کہ کرتا ہے تو کیا حاصل کریگا تو فاتحہ دعا واسطے اپنے
التماس کر موجب نصیحت اوس مرد کی التماس دعا اوس سے کی مین نے ہر دو دست مبارک خود کو بسوے آسمان اوٹھا
واسطے میرے دعا کرتے ہین اور جمیع خلق حاضر نے بھی بمتابعت حضرت ہاتھہ اوٹھائے اور دعا کرتے ہین ناگاہ واقعہ سے
اوٹھا مین اور علی الصباح بجہت اس بشارت عظمیٰ کے خیرات بہت نقد و جنس سے بفقرا دی مین نے اور یہہ روایت
آن سرور علیہ السلام حسن اخلاص سے اون کی ہے و گرنہ یہہ دولت ہر کسی کو میسر نہین

ذکر شاہ جہانگیر بادشاہ

جہانگیر ۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ ہجری مین صبیہ بہاری مل راجہ جودھپور کی بطن سے پیدا ہوا اور ۲۰ ربیع الثانی ۱۰۱۴ ہجری روز پنجشنبہ کو شہر
اکبر آباد مین سریر سلطنت پر بیٹھا اور ۲۷ صفر ۱۰۳۶ ہجری مین مر گیا لاہور مین مدفون ہے جنت مکان بعد مرنے کے اوسکا لقب ہوا +
جہانگیر نامہ اس بادشاہ کی تصنیف ہے اوس مین ہر سال کے حالات اپنی عہد سلطنت کے اور کچھہ حالات جلال الدین اکبر کی اوس نے
لکھے ہین جہانگیر نے بعد جلوس کے بارہ باتین اپنی سلطنت کی مین رایج کین اور خود جہانگیر نے اپنی شراب پینے کا حال لکھا ہے
ابتدا مین بہت پیتا تھا اخیر کو کم پینے لگا تھا اور روز پنجشنبہ کی تعظیم کرتا تھا اس لیے کہ جلال الدین اکبر کے تولد کا وہ
دن تھا اوسکو ہمایون مبارک جانتا تھا اور جہانگیر نے سال چہار دہم جلوس مین اکبر آباد سے لاہور تک ایک ایک کوس کی
مسافت پر مینار اور کوئی دو کوس پر بنوائی تھے اور جہانگیر ۲۷ صفر ۱۰۳۶ ہجری مین مر گیا لاہور مین نورجہان بیگم کی باغ مین دفن ہے

ذکر نورجہان بیگم زوجہ جہانگیر شاہ

نورجہان بیگم زوجہ شیر افگن خان کا حرم سرائی بادشاہی مین آیا نورجہان بیگم عنایت بیگ مخاطب باعتماد الدولہ کی بیٹی ہے اور یہہ خواجہ محمد شریف
طہرانی کا بیٹا تھا اور خواجہ ابتدا مین محمد خان تکلو ہرات کی حاکم کا دیوان تھا جب ہمایون شیر شاہ کی خوف سے عراق کو گیا تھا تب اس +
خواجہ نے شاہ طہماسپ کی حسب الحکم اس کی بہت مدد کی تھی اور شاہ طہماسپ کا فرمان ضیافت اور مہمانداری کی باب مین کہ جسکا
ذکر اکبر نامہ مین مندرج ہے اسی محمد خان کی نام صادر ہوا تھا جب خواجہ محمد شریف طہماسپ کی خدمت مین پہونچکر وزیر ہوکر مر گیا تب
اوس کی دو نو بیٹے عنایت بیگ اور طاہر بیگ ہندوستان مین آئی اور عنایت بیگ کی دو بیٹے اور ایک لڑکی تھی جب قندھار مین پہونچا ایک اور
لڑکی کہ نورجہان بیگم سے مراد ہے پیدا ہوئی وہان سے بھی روانہ ہوکر فتحپور سیکری مین اکبر بادشاہ کی پاس حاضر ہوا اور چونکہ +
تحریر اور خوشنویسی اور شاعری مین بہت استعداد رکھتا تھا تھوڑے دنونمین بیوتات کا دیوان ہوگیا اور ہر طرح کا علم اور فن کا
جامع جو تھا دن بدن مرتبہ مین بڑھتا رہا شیر افگن خان کا نام علی قلی تھا اور شاہ طہماسپ کے بیٹے اسمٰعیل مرزا کا

سفر ہی میں تھا جب اسمعیل مرزا مرگیا علی قلی قندہار کی راہ ہو کر اکبر بادشاہ کے عہد میں ہندوستان میں آیا اور ملتان پہونچکر پہلے ہی پہل خان خانان عبد الرحیم سے ملاقات کی جو اس وقت ٹھٹھہ کی مہم پر جاتا تھا خانخانان نے اس کا حقیقت حال لکھکر بادشاہ کو بھیجا اور غایبانہ بادشاہی بندونمین نوکر رکھوا کر اوسے اپنے ساتھ لیا اوس نے اس مہم میں بہت جان فشانی کی اور ٹھٹھہ کی فتح کے بعد بادشاہ کی حضور میں حاضر ہوا عبد الرحیم کے کہنے سے بادشاہ نے ایسا بڑا منصب عطا کرکے شیر افگن خان خطاب بخشا اور صوبہ بنگالہ میں جاگیر دی اور اونہیں دنون نور جہان بیگم شیر افگن خان کو بیاہی گئی تھی ایک دفعہ نور جہان بیگم اپنی مان کے ساتھ کسی تقریب سے اکبر کی محل سرائی میں گئی تھی جہانگیر جوانی کے عالم میں اسے دیکھکر عاشق ہو گیا جب خود تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب کامون کے بندوبست سے فراغت حاصل کی قطب الدین کوکلتاش خان کو بنگالہ کا صوبہ دار مقرر کرکے اس سے الگ کہا کہ نور جہان بیگم کو شیر افگن سے طلاق دلا دو اور جو وہ طلاق نددیوی تو جیسے بنے نور جہان کو ہمارے پاس بھیجدو قطب الدین بنگالہ میں پہونچکر تہوڑے دن وہیں رہا اور پھر بردوان کو روانہ ہوا شیر افگن خان اسجگہ کا جاگیردار تھا وہ اس کے استقبال کو آیا ملاقات کی بعد پہلے قطب الدین خان نے اس کی دلیری اور عزت کا خوف کرکے اشارہ میں ہی اپنا مطلب ظاہر کیا مگر شیر افگن خان اشارہ نکو نہ سمجھا آخر اس نے کھولکر کہدیا کہ تم اپنی بی بی بادشاہ کو دو شیر افگن خان سمجھا کہ اب میرا کچھہ بس نہ چل سکیگا بہت غیرت کھائی اور جوان مردی کے جوش میں آکر قطب الدین خان کی تو وہیں دو ٹکڑے اور اپنا اور اپنی بی بی کا یعنی نور جہان بیگم کا مار ڈالنا ٹھانا اس حال کے دیکھتے ہی قطب الدین خان کی نوکر چاکر ہر طرف سے گھر آئے یہہ بھی مردانہ تھا کئی ایک آدمیون کو زخمی اور مار کر او خود مجروح ہو کر نکلا اور گھر کی راہ لی کہ نور جہان کو جاکر قتل کرے نور جہان نے دانائی سے پہچان لیا جھٹ دروازہ بند کر دیا اتنے میں آدمی قطب الدین خان کے وہان آپہونچے اور اس کا کام تمام کیا اور عملہ بادشاہی جو بنگالہ میں متعین تھا اوس نے جہانگیر کی حسب الحکم نور جہان کو دار السلطنت کی طرف روانہ کیا جہانگیر اکثر شراب کے نشہ میں ڈوبا ہوا اور مدہوش رہتا تھا اور باوجود اس کے کہ اس پر عاشق تھا پر غفلت کے سبب اسے بھول گیا یہان تک کہ نور جہان کی ماں اوسے لیکر زوجہ اکبر کی خدمت میں جس نے جہانگیر کو پالا تھا آئی جہانگیر نے اپنی معشوقہ کو وہان دیکھکر پہچان لیا اور از سر نو عاشق ہوا چھٹے سال جلوس میں نور جہان جہانگیر کی محل میں داخل ہوئی پہلے نور محل پھر نور جہان بیگم خطاب ہوا ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے از خود رفتہ ہو کر ساری سلطنت کا کام اس کے اختیار میں سونپ دیا نور جہان عورتون میں ممتاز اور بہت سے صفتون میں بے نظیر تھی اور عقلمندی میں بہت سے مردون سے بہتر تھی اور طبیعت موزون اور بعضے اس کے اشعار زمانہ کے آدمی جانتے ہین آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ کا فقط نام ہی رہ گیا اور بادشاہ اکثر یہہ کہا کرتے تھے کہ خدا کرے یہہ سلطنت نور جہان ہی کو ہو مجھے تو شراب کی صراحی اور ایک نان چاہیے نور جہان جھروکے میں بیٹھتی تھی اور امیر اور وزیر حاضر ہو کر تسلیمات بجالاتے تھے اور بادشاہ کے فرمان سب ملکون کے امیرون کو بھیجے جاتے تھے اون پر یہہ لکھا جاتا تھا حکم علیہ عالیہ مہد علیا نور جہان بادشاہ اور اسکی مہر کا سجع یہہ تھا **شعر** نور جہان گشت بحکم اله * ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ اگرچہ بیگم کے نام کا خطبہ نہ تھا پر سکہ چلتا تھا سکہ کا نقش **شعر** بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور * بنام نور جہان بادشاہ بیگم زر * اس کا باپ اعتماد الدولہ کا خطاب اور وکالت کل کا منصب رکھتا تھا اور بیگم کے بڑے بھائی ابو الحسن کا خطاب اعتقاد خان تھا اور میر سامانی کی خدمت رکھتا تھا ایک مدت کے بعد آصف خان خطاب ہوا اور جتنے کہ بیگم کے خویش اور اقربا تھے بڑے بڑے منصبون اور مرتبون پر فایز ہوئے بلکہ غلام و خواجہ سرا خان اور ترخان کہلانے لگے شاہ زادہ شاہ جہان آصف خان

برادر نور جہان کی بیٹی سے بیاہ ہونا اور اولاد پیدا ہونا اور شاہزادہ شہریار کی شادی نور جہان کی دختر سے ہونی جو کہ شیر افگن خان کے نطفہ سے تھی آٹھوین سال کے جلوس جہانگیری مین مرزا ابو الحسن مخاطب بہ آصف خان + نور جہان بیگم کے بھائی کی بیٹی شاہ جہان کے نکاح میں آئی اور ممتاز محل خطاب ہوا اس سے اونیسوین مہینے صفر دسوین سال جلوس سلطان دار اشکوہ اور چودہوین جمادی الاول گیارہوین سال جلوس مین سلطان + شجاع اور گیارہوین ذیقعد تیرہوین سال سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۷ ہجری میں اورنگ زیب جس کی پیدا ہونی کی تاریخ آفتاب عالمتاب ہے پیدا ہونے کے پہلے نور جہان بیگم بپاس خاطر بادشاہ اور اپنی بھائی کی رضا جوئی کی واسطے جسکا کہ شاہ جہان داماد تھا شاہ جہان کے مرتبہ بڑہاتے لیکن جب اس کی لڑکی جو شیر افگن خان سے تھی سلطان شہریار جہانگیر بادشاہ کی بھتیجی اور دانیال کے بیٹی کو بیاہی گئی تب اس نے اپنے داماد کی طرفداری کرنی شروع کی اور اس خیال سے کہ آصف خان اپنے شاہ جہان کا طرفدار ہے بیگم اپنے بھائی آصف خان سے برگشتہ خاطر ہوئی ازین باعث بہت سی فساد برپا ہونے اور شاہ جہان شاہزادے کے ہئے برگشتہ ہو گیا اس احوال کی تفصیل اور تواریخون سے ظاہر ہے

ذکر شاہ جہان بادشاہ

شاہ جہان یکم ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں بطن جودہ بائی صبیہ راجہ بھگوان داس کے سے پیدا ہوا ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۷ ہجری مین ارکین سلطنت نے متفق ہو کر بلدہ لاہور میں سریر سلطنت پر بیٹھایا ۲۶ رجب سنہ ۱۰۷۶ ہجری میں شب دوشنبہ کو فوت ہوا تاج گنج میں متصل قبر ممتاز الزمان کے + واقع ہوا دار اکبر آباد میں مدفون ہے

ذکر تاج گنج

تاج گنج کا روضہ شاہ جہان نے بنوایا اور بانو بیگم عرف ممتاز محل اوس میں مدفون ہے اور تاج بی بی بھی اوسکا نام ہے اور سنہ ۱۰۴۲ ہجری مین بنا اور تاج بی بی کی عمر ۳۹ برس کی تھی اور مکرمت خان اور عبد الکریم کی اہتمام سے آٹھہ برس کے عرصہ مین یہہ روضہ بنکر تیار ہوا تھا تاج بی بی عرف ممتاز محل آصف خان کی بیٹی اعتماد الدولہ کی پوتی ۱۴ رجب سنہ ۱۰۰۱ ہجری میں پیدا ہوئی اور جب اوس کی عمر بیس برس کی ہوئی تو شاہ جہان سے اوس کی شادی ہوئی تاج بی بی کے چار بیٹے تھے بڑا دارا شکوہ شاہ شجاع اورنگ زیب مراد بخش اور تین بیٹیان تہین جہان آرا بیگم روشن آرا بیگم گوہر آرا بیگم تاج بی بی بعد تولد ہونے گوہر آرا بیگم کے فوت ہوئی تاریخ وفات بیگم صاحبہ مغفور **رباعی تاریخ** زین جہان رفت چو ممتاز محل * در جنت برخش خوش گشتاد + ہم تاریخ ملائک گفتند جاے ممتاز محل جنت باد ۱۰۴۰ تاریخ ا م م ت ا ز م ح ل ج ن ت ب ا د شاہ جہان سے مرتی دفعہ دو وصیت کری اول یہہ کہ اسقدر اولاد جو تھا نام کی لیے کافی ہے قناعت کرنا یعنی دوسری شادی نکرنا دوسرے یہہ کہ بعد وفات کی میری لیے ایک مقبرہ بہت اچھا نادر کمال تکلف کا تیار کروانا چنانچہ شاہ جہان نے دونو باتون پر عمل کیا اور بڑے بڑے دست کار ہر فن کا جمع کرکے روضہ تاج گنج بنوایا چنانچہ عیسی نقشہ نویس امانت خان شیرازی طغرا نویس محمد حنیف معمار محمد شریف و موہن لعل پچیکار اسمعیل خان ساکن روم گنبد ساز محمد خان خوشنویس ساکن بغداد منو لعل و منوہر سنگہ و کاظم خان کلس ساز ساکن لاہور یہہ لوگ جمع ہوئے تھے اور طرح طرح کا پتھر طلب کیا تھا چنانچہ سنگ عقیق و سنگ یمنی و فیروزہ و سنگ یشب کہ جس پر گوٹ ہوائی تھے اور صرف کو اوہ دن کی تیاری میں دس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور سنگ لسنیہ و تامڑہ و نخاو زہر و سنگ عجوبہ و سنگ ابری و سنگ موسے و سنگ کٹھو دو سنگ مرمر و سنگ طلائی و سنگ سیتہ و سنگ ستاق

وسنگ سنگ طلس وسنگ کرند اور پچاس لاکھہ تعمیر مین اوسکی صرف ہوا پتھر مفت مین آگیا تھا مزدوری مین اسقدر روپیہ صرف ہوا تھا در تاریخ رسالہ فریدی مصنف محمد قاسم علیخان باشندہ فرخ آباد نے در باب صرف اس مقبرہ کی یعنی خرچ طیاری مقبرہ نہ کروڑ ہفتدہ لکھہ روپیہ تحریر کرتی مین

ذکر سید جلال بخاری

اور تاج گنج کے اسطرف درگاہ سید جلال بخاری کی ہے یہہ بزرگ شاہ جہان کے بادشاہ کی عہد مین تھے کمالات ظاہری اور باطنی اور علم او فضل مین دستگاہ رکھتے تھے شاہ جہان اون کی بہت خاطر اور مراعات کرتا تھا سنہ [illegible] ہجری مین اونکو منصب شش ہزاری اور دو ہزار سوار دیا گیا اور یہہ بزرگ گیارہوین جمادی الثانی سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ [illegible] ہجری مین فوت ہوئے

شاہ جہان بادشاہ

جہانگیر ابن اکبر کے دو لڑکے یعنی شاہ جہان اور شہریار اوس کی وفات کے بعد باقی رہے اگرچہ بروقت مرنے کے جہانگیر نے یہہ وصیت کی تھی بسبب ورغلانی نورجہان بیگم کی لکھدیا تھا کہ شہریار جو نورجہان کی شکم سے ہے بعد اوس کے والی تخت کا ہو پر مہابت خان اور آصف خان وزیر اعظم نے اگرچہ وہ بھائی نورجہان بیگم کا تھا شہریار کا حق نہ جانکر تدبیر واسطے تخت نشینی شاہ جہان کی کی اور اوس کا بھائی شہریار قبل پہونچنے شاہ جہان کے کہ وہ اون ایام مین درمیان دکن کے تھا شکست کھا کر اسیر اور اندھا بھی ہو چکا تھا جب کہ شاہ جہان تخت سلطنت پر بیٹھا تو اوس سے نہایت خراب تدبیرین انتظام سلطنت کی لئے وقوع مین آئین وہ یہہ تھی کہ پہلے اپنے بھائی شہریار کو اور اوس کی اولاد کو قتل کیا اور تیمور کی اولاد مین جو مرد مذکر تھا اگرچہ بیکس کیون نہو زندہ نہ رکھا سب کو جنود القتل کیا باوجود اس اختیار کے رقیب سلطنت ایک اور شخص ظاہر ہوا یعنی ایک شخص مسمی لودی کہ جو اپنے تئین افغانی خاندان سے بتلاتا تھا جسوقت کہ شاہ دکن مین برسر فساد ہوا تھا اس امیر کو بادشاہ جہانگیر نے اسکی مقابلہ کے واسطے روانہ کیا وہ جہانگیر کی وفات کی خبر سنکر شاہ جہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہ جہان نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو متابعت کریگا تو تیری حق مین اچھا ہوگا وہ راضی ہوگیا اور اوسکو صوبہ مالوا عطا ہوا بعد ازان حسب الحکم شاہ جہان کی دار الخلافت مین آیا مگر دربار بادشاہی مین اوس نے اپنی توقیری سوچ کر خیال کیا کہ شاید میری گرفتاری کی تدبیر ہے یہہ دیکھکر اوس کی بیٹے عظمت نے دربار مین تلوار کھینچ لی اور لودی اپنی مکان کو جلد بھاگ آیا ایک سو آدمی اوس کی ہمراہ تھے سبب اوس مکان مین محصور ہوگئی مگر چونکہ دشمنون مین گھر گیا اور موت سامنی نظر آتی تھی اس لئے طرح طرح کی خدشہ اوس کی خیال مین گذرتے تھے اسی عرصہ مین زنانخانہ سے آواز رونے کی آئی لودی فوراً اندر گیا دیکھا تو تمام عورتین خون مین لوٹ رہین ہین معلوم ہوا کہ ان عورتون نے بپاس عفت و ناموس کے یہ خیال کر کہ مبادا دشمن کی ہاتھ سے اسیر اور قید ہو جاوین اپنی ہاتھ سے اپنی تئین شکم مین خنجر مار لئے تھے لودی یہہ حال دیکھکر قریب دیوانگی کے ہوگیا الغرض دو بیٹونکو ہمراہ لیکر گھوڑون پر سوار ہوا اور نقارہ بجاتا ہوا مکان سے نکلا اور پکار کر کہتا جاتا تھا کہ ظالم بادشاہ کو ان نقارون سے اطلاع دیتا ہون کہ مین جاتا ہون اور دوبارہ آنکر اوس کی جان پر مصیبت برپا کرونگا اگرچہ تعقب اوس کا فوراً کیا گیا پر وہ لشکر کو اپنے پاس نہ آنے دیتا تھا افسوس کہ دریائی چنبل موسم برسات کی باعث طغیانی پر تھا سد راہ ہوا مگر پھر بھی اوس نے بہادری کی کہ فوج کی قریب آتی ہی گھوڑے دریا مین ڈالدئے اور اگرچہ عظمت خان اوسکا پیارا بیٹا اور اوس کی ہمراہی مارے گئے مگر وہ پار ہوگیا اور دکن مین اوس نے جھنڈا سرکشی کا بلند کیا اور علاوہ جمع کرنے اپنی رفیقونکی گولکنڈہ اور بیجاپور کو بھی بادشاہ سے باغی کردیا کیونکہ یہہ لوگ شاہجہان سے آزردہ خاطر بہت تھے شاہجہان سے ایسا ڈر گیا کہ اوسکو بدون جنگ کرنی کے اور کچھہ چارہ نہ سوجھا اور چونکہ تمام فوج پر اوس کو بھروسا قوی نہ تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ فوج بسرگردگی ارادت خان اور اور سردارونکی مختلف مقامون پر واسطے تنبیہ اور فساد مفسدونکی روانہ کرین مگر یہہ فوج لودی پر ہرگز غالب نہوئی سب نے شکست پائی آخرکار شاہ جہان نے آصف خانکو تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا آصف خان کا نام سنتے ہی وحشت تتر بتر ہوگئی مگر لودی کی ارادے پر قسمت آزمائی

کے ارادہ پر اڑتا رہا آخر کو شکست کھائی اور گولکنڈہ کا بادشاہ مطیع ہوا اور چونکہ لودی کے پکڑوا دینے کی بھی شرط ہوگئی تھی اس لیے وہ اپنے ملک سے نکل گیا اگرچہ بادشاہ نے تمام راستے بند کردیے تھے مگر وہ شجاع مع اپنے تمام رفیقون کے مالوہ مین پونہچا شاہجہان نے فوراً عبد اللہ کو بیس ہزار سوار سے لودی کی تعاقب کے واسطے تعین کیا لودی اس باعث سے کہ اوسکو اتفاق حملہ ہا کا اثنائی راہ مین پڑا تھا بہت شکستہ حال ہو گیا مصاحب اوس نے دیکھا کہ فوج کثیر قریب آگئی اور اوسکا بڑا بیٹا بھی مارا گیا اور صرف تیس آدمی ساتھ رہ گئے ہین یہہ بھی گھر گئے تب دشمن پر حملہ کیا ناگہان ایک گولی اوسکی چھاتی مین ایسی لگی کہ وہ مارا گیا اور ہمراہی بھی اوسکے اوسی کھیت مین رہے مہابت خان سپہ سالار اور اعظم خان وزیر اعظم شاہجہان کے دربار مین رہے اور اوس نے اون دونو کے مشورت پر بعضے دفعہ ظلم اور ستم ہی سے نہین دست کشی کی بلکہ اور بہتیرے اچھے کام کیے چنانچہ راجہ بندیل کھنڈ کی جان بخشی کی اور پھر اوسکو اوسکی ملک پر بحال کر دیا اگرچہ یہہ بادشاہ مذہب اسلام مین متعصب نہ تھا مگر اول مین ہندوؤن کی بیہودہ باتین دیکھکر اون سے بہت برہم ہوا اور اونکو سخت ایذا دی اور جب دیکھا کہ ہندو لوگ اپنے بتون کی پرستش اور واہیات رسمیات سے باز نہین آتے لاچار ہوکر مسلمان اور ہندو دونو کو یکسان سمجھنے لگا اور پھر کسی کو ایذا نہ دی اسکی وقت مین ہند کی سلطنت بہت وسیع ہوگئی تھی قندھار اور بلخ پر بھی اوس نے چڑھائی کی تھی اگرچہ بسبب استحکام عباس شاہ کے کامیاب نہوسکا ملک دکن کے راجہ اور نواب بھی بہ نسبت سابق سلطنت کی اوسکے زیادہ مطیع تھے ہندوستان مین شاہجہان بلو نے بڑے بڑے رونق دار مکانات بنائے چنانچہ دہلی کو شاہجہان آباد خطاب دیکر اپنا مسکن اوسی جگہہ مقرر کیا اور قلعہ سنگ سرخ کا ایسا تحفہ بنوایا کہ مین نے اپنے زندگی مین ایسا قلعہ کہین نہین دیکھا جامع مسجد جو اس شہر مین بنوائی نہایت عالیشان ہے اوسکی برابر تمام ہندوستان مین کہین کوئی ایسی مسجد نہین ہے روضہ تاج محل جو آگرہ مین اس بادشاہ نے اپنی پیاری بیوی کے واسطے بنایا تھا تمام عمارتون سے عمدہ ہے یہہ روضہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور ایکسو نوے گز مربع مین بنا ہے بڑے قیمتی پتھر اوس مین لگے ہوئے ہین قطر گنبد کا ۷۰ گز ہے اور گرد اوسکے بڑا دلچسپ باغ بنا ہوا ہے اس روضہ کی تعمیر مین ۷۰ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا بیس برس تک شاہجہان کی سلطنت مین زیادہ امن سے رہے جب آصف خان اور مہابت خان جو رکن اعظم اوسکی سلطنت کے تھے مر گئے تو بادشاہ کو امورات سلطنت مین زیادہ مصروف ہونا پڑا اور اوس نے تمام کو اپنے راضی کیا اس بادشاہ کے چار بیٹے بڑے خوش نصیب اور قابل حکمرانی کے تھے ان لڑکون اور باپ مین بدرجہ کمال پیار تھا اونکو بڑے بڑے عہدون پر بادشاہ نے مقرر کر رکھا تھا مگر جبکہ جوان ہوئے تو اون مین بڑی دشمنی ظاہر ہوئی تھی کیونکہ اون مین سے ہر ایک دعوی تخت کا رکھتا تھا داراشکوہ بڑا بیٹا بادشاہ کا بہت عزیز تھا ہمیشہ بادشاہ کے ساتھ رہتا تھا اوسکی واسطے ولیعہدی کی تجویز تھی یہہ لڑکا اگرچہ نیک اور علم دوست اور عیش اور عشرت سے نفرت کرنے والا تھا پر عاقبت اندیش نہ تھا اور اوسکی مزاج مین جلدی بہت تھی دوسرا بیٹا شجاع عباس رحم دل دلاور تھا ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تھا تیسرا بیٹا مراد جلیل القدر اور دلیر جنگ جو تھا یہہ بادشاہ گجرات مین حکمرانی کرتا تھا پر چوتھا بیٹا ان سب بھائیون مین بلکہ باپ سے بھی الگ ایک خصلت رکھتا تھا اوس شاہزادہ کا نام اورنگ زیب تھا وہ مزاج دھیما مگر سرد مہر تھا بیدار مغزی اور احتیاط کے ساتھ پر فن تھا اور توڑ جوڑ مین لگا رہتا تھا اسبات مین اوستاد تھا کہ باطن کچھہ ہو مگر ظاہر مین جیسا چاہتا تھا بنا دکھاتا تھا اگرچہ تیز ہوش اور زیرک تھا خیالات اوسکی فراخ نتھے ہمیشہ اس تاڑ مین رہتا تھا کہ دشمن موافق ہوجاوین اور دوست پیدا ہوون مگر ان سب باتون کا مقابلہ مین شجاع تھا اور فن سپاہگری مین ہوشیار صورت مین وجیہ اور حضور رسونکے ساتھ الطاف اور

مہربانی سے پیش آتا تھا اوسکی تقریر دلاویز اور فصیح تھی مگر جملہ امور مین سلخنگی اوسکے مزاج مین اس درجہ تک تھی کہ اوس
مذہب کے معاملات مین ریا کا ظن کیا گیا ہے اگرچہ اوسنے مذہب کو اپنی تدبیر ملکی کا ایک آلہ بنایا ہوا تھا حقیقت مین
وہ اپنے مذہب مین صدق بلکہ تعصب رکھتا تھا حتی کہ ایک مرتبہ ترک دنیا کی نیت کا اظہار کیا اور اپنی تمام زندگی مین
اپنے مذہب پر ایسا قائم تھا کہ بعضے اوقات ایسے معاملات مین بھی کہ جو اوسکی غرض کے نہایت منافی تھے اپنے مذہب
کے عقائد کا گرویدہ رہا نماز اور مطالعہ قرآن شریف مین مصروف رہا کرتا تھا اور پرہیزگاری کا یہان تک دم بھرتا
تھا کہ یہہ بات دکھائی چاہتا تھا کہ محنت بازو سے اپنا ذاتی قوت حاصل کرتا تھا طبیعت مین اوسکی انکسار تھا
اور رنجش مین تحمل اور مصیبت مین تسلیم اوسکی خو تھی سب سے زیادہ علامت پاس مذہب کی یہہ تھی کہ بت پرستی
اور کفر کو دبانے اور اپنے مذہب کو فروغ دینے مین ہمیشہ دل سے ساعی رہتا تھا باوجود اوسکی بلند نظری اوسکی
مزاج پر ایسی جا دی تھی کہ مذہب یا اخلاق کو کسیکو اپنے مطلب کے استحصال کا سد راہ نہونے دیتا اور چونکہ اوسنے
مدت تک دکن کی فوج پر سپہ سالاری کی تو وہ بھی بہ نسبت اپنے بھائیون کے زیادہ تجربہ کار اور فن سپاہگری مین بڑا
قاعدہ دان ہوگیا تھا اس اثنا مین شاہجہان ایسا بیمار رہا کہ بے حس و حرکت کئی دن تک پڑا رہا داراشکوہ
بمجرد لاحق ہونے اس بیماری کے حسب الحکم اپنے باپ کے کار سلطنت کا بادشاہ بنکر کام انجام کرنے لگا اور بھائیون
سے ایسی طرح پیش آیا جس سے رشک اور خیال بدتری کا صاف پایا جاتا تھا کیونکہ اوسنے حکم قطعی دیدیا تھا
کہ کسی طرح کا خط یا اخبار اون کے پاس کوئی روانہ نکرے اور ادن تمام امراء کو جو اونکے خیرخواہ تھے جلاوطن
کر دیا ان حرکتون سے اوسکی بھائیون کے دلون مین جو پہلے ہی سے اوس سے رنجیدہ تھے کینہ کی آگ زیادہ بھڑک
گئی اور اب توقف کرنے کا کوئی عذر باقی نرہا باوجود ان تمام احتیاطون کے اونکو اپنے باپ کی بیماری کی خبر برابر
پہونچتی تھی بلکہ شک مرنے کا بھی پڑگیا تھا اونھون نے بھی ایسا طور اختیار کیا جس سے صرف یہہ ثابت ہوتا تھا
کہ اپنی جان کی حفاظت کر رہے ہین میرزا شجاع جو بنگالہ مین تھا اوس نے وہان سے حرکت کی اور دار الخلافت کو چلا
اوسکے تھوڑے دنونکے بعد میرزا مراد نے گجرات سے تمام حقیقت حال اورنگ زیب کو لکھا اور اوسکو لکھا کہ ہم تم
دونو مجتمع ہوکر داراشکوہ پر چڑھائی کرین اس رائی کو اورنگ زیب نے بھی پسند کیا اس عرصہ مین بادشاہ نے
صحت کلی پائی داراشکوہ نے نہایت فرمانبرداری سے امورات سلطنت سے دست بردار ہوکر پھر اختیار سلطنت
کا اپنے باپ کو دیا میرزا شجاع کو لکھا گیا کہ چونکہ تمنے فوج کشی بخیال مرنے شہنشاہ کے کی تھی اب لازم ہے کہ ایسی باتون سے
دست بردار ہو لیکن چونکہ وہ کھل کھیلا گیا تھا اور اوسکے دل مین بلند نظری سما گئی تھی اس خبر کو اوسنے نامعتبر خیال کیا بلکہ
شہنشاہ نے اپنے ہاتھ سے جو نامہ کہ لکھے تھے اونکو بھی اوسنے جعلی کیا اس لیے میرزا سلیمان بن داراشکوہ نے گنگا کے کنارہ پر اوسکو
جاکر شکست دی اور وہ بھاگ گیا مونگیر کے قلعہ مین متحصن ہوا سلیمان کی فوج نے اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا ایک اور مہم
جنوب کی طرف یہہ ہوئی کہ اورنگ زیب نے فوج جمع کرکے حسب الحکم میرزا مراد کے بہت جلد کوچ کیا پیشتر شاہزادہ مراد کو ایسے
کلمات لکھے کہ جس سے اوسکو یقین ہوا کہ اورنگ زیب میرا مطیع رہیگا چنانچہ اورنگ زیب نے یہہ لکھا کہ مین صرف تم ہی کو لائق تخت
ہندوستان کی جانتا ہون اور رعایا بھی تمکو بادشاہ بنانے پر خوش ہے اور مین تمہارا نوکر رہونگا اور میرے دل کی تو یہہ تمنا ہے کہ گوشہ
عبادت مین بیٹھ کر اپنی زندگی یاد الہی مین بسر کرون یہہ دیکھکر شاہزادہ مراد فریب مین آگیا دونون بادشاہزادون نے فوج لیکر

کوچ کیا تو نربدا ندی کے کنارہ پر بعد عبور دریا مذکور کے جسونت سنگہ راجپوت کو جو بادشاہ کی طرف سے فوج لیکر مع
سواران کشمیر مقابلہ کو گیا تھا شکست فاش دی شاہجہان یہہ واردات سنکر بہت حیران ہوا اور ہراسان
ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انجام کو اوس پر کچھ مصیبت پڑے گی یہہ سوچ کر شہنشاہ نے ارادہ کیا کہ داراشکوہ کیطرف
سے ہوکر مین میدان مین جاؤن پر داراشکوہ کی بدقسمتی کے سبب وہ باز رہا اور سلیمان بن دارا کو حکم ہوا کہ شجاع
سے صلح کرکے اس دشمن خوفناک پر چڑھائی کرے اور داراشکوہ کو حکم دیا کہ تاوقتیکہ سلیمان شکوہ نہ آجاوے دشمن
سے لڑائی کا ارادہ نکرنا داراشکوہ ایک لاکھ سوار لیکر دریای چنبل کے کنارہ پر جہان سے آگرہ کو آسانی مراجعت ہوسکتی تھی
مورچہ بندی کرکے پڑا رہا اورنگ زیب اور مراد جب قریب آئے تو فوج شاہی دیکھکر بڑے متعجب ہوئے میرزا مراد نے یہہ صلاح دی
کہ وہ چال توڑ دو اورنگ زیب نے عاقبت اندیشی اور ہوشیاری سے یہہ بات بعید جاننے کے اوس نے معلوم کیا کہ ایک راہ پہاڑون مین
سے سیدھی آگرہ کو جاتی ہے اس لیے اپنے لشکر کی وضع اوسی جگہ بھی رکھکر فوراً آگرہ کو روانہ ہوا میرزا شجاع کو اب بجز چھوڑ دینے جگہ
یا لڑنے کے چارہ نرہا پر اوسکی گرم مزاجی نے اوسکو آمادہ جنگ کا کیا غرضکہ لڑائی ہوئی اور دونو طرف کی فوج بھاگ جانے
کے بعد اورنگ زیب کے پاس ایک سو سوار رہگئے اور دارا کے پاس ایک ہزار اوس وقت اورنگ زیب مایوس ہوگیا تھا اتفاق
سے بسبب صلاح نمک حرام امیر کے داراشکوہ ہاتھی پر سے اوترکر گھوڑے پر سوار ہوگیا فوج مین تہلکہ قائم ہوگیا اس لیے ساری فوج تتر بتر
ہوگئی دارا کی سپاہ بھاگ گئی اور اوسکو شکست ہوگئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اون دونون شاہزادونکی فوج کے دو حصہ تھے ایک
حصہ پر میرزا مراد اور دوسرے پر اورنگ زیب سوار تھے جس بازو پر مراد سپہ سالار بنا ہوا تھا اوس پر دارا نے بڑی تیزی اور
زور سے حملہ کیا یہانتک کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور میرزا زخمی ہوا بلکہ اوسکی جان پر خطرہ تھا اورنگ زیب نے وہ چالاکی کی کہ اوسی
عرصہ مین بڑی سینہ زوری سے مقابلہ کرکے اوس فوج کو جو اوسکی مقابل تھی بھگا دیا اور اوسیوقت دوسرے بازو کی فوج
کی مدد کو گیا اور فتح پائی اب دونون شاہزادونکی فوج ملکے آگرہ مین آئی اور چونکہ مراد زخمی ہوگیا تھا اس لیے اورنگ زیب
کو خوش طالعی سے تمام فوج کا اختیار حاصل ہوگیا تھا پہلے اوسنے سلیمان شکوہ کے ایلچی بھیجکر اوسکو اپنے سے ملا یا
بعد ازان اپنے باپ شاہجہان کو قابو مین لانے کی فکر مین ہوا مگر یہہ امر اوسکو بہت نازک اور دشوار معلوم ہوتا تھا
کیونکہ قلعہ بہت مضبوط تھا پر اس خبر کے سننے سے کہ شہنشاہ کو اورنگ زیب نے قید کرلیا ہے لوگ بہت بھڑ جاتی اور فساد
قائم ہوجاتا اور شاہجہان ایسا بھی نتھا جو اوسکے فریب مین آجاوے غرضکہ فریب سے باپ کو قابو مین کرنیکی تجویز نتھا کہ ایک
ایلچی شاہجہان کی خدمت مین روانہ کیا اوسنے شاہ کی خاطر جمع کی اور طریقہ محبت اور سعادتمندی کا اظہار کیا شاہجہان
سمجھ گیا کہ یہہ سب اوس کا فریب ہے غرضکہ شہنشاہ نے فرمایا اگر اوسکے دل مین کچھ فریب نہین ہے اور سعادتمند لڑکا ہے تو کسواسطے
یہان آکر حاضر نہین ہوتا اورنگ زیب نے یہہ سنکر اپنے بیٹے محمد کو بھیجدیا اوس نے جا کر دیکھا کہ قلعہ مین سپاہی اور سوار کمینگاہ
مین اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے کھڑے تھے اسلیے محمد نے عرض کی کہ اس سپاہ کے یہان جمع ہونے سے شک پڑتا ہے
اگر سپاہ نہ ہے تو میرا والد حاضر ہو بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ چلی جاؤ پس اسطرح سے محمد میرزا نے قبضہ قلعہ آگرہ کا کرلیا
شاہجہان بہت بگڑ و انکار کرتا رہا کچھ نہوا اب صرف میرزا مراد سے اورنگ زیب کو فیصلہ کرنا باقی رہا سوا اسکی یہہ
صورت [illegible] اوسکو کہلا بھیجا کہ آجکی شب کو آپ کی ضیافت ہے میرزا مراد خوشی سے آیا اورنگ زیب نے خوب ناچ اور راگ
رنگ کرایا اور بڑی دھوم سے ضیافت کی تیاری کی میرزا مراد جب بدمست ہوگیا اور مارے مزے کی راتکو اوسی جگہ پڑ کر سو رہا

اوسوقت حسب الحکم اورنگ زیب کے اوسکو باندھلیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بھی قصور کرے تو فوراً مار ڈالو غرض کہ وہ بھی مقید ہوگیا اب کیا ہوسکتا ہی

ذکر عالمگیر بادشاہ

عالمگیر ۱۱ ذیقعد سنہ ۱۰۲۷ ہجری مین بطن ممتاز محل کے سے پیدا ہوا یکم ذیقعد سنہ ۱۰۶۸ ہجری مین تخت شاہی خلافت کا ہوا پچاس برس تک عالمگیر نے فرمان روائی کی تاریخ بست و ہشتم ذیقعد سنہ ۱۱۱۸ ہجری مین فوت ہوگیا چونکہ اورنگ زیب پہلے سے بڑا متقی اور عالم تھا اور دم زہد اور گوشہ نشینی کا بھرتا تھا اور نفرت دنیا سے رکھتا تھا اور ارادہ حج کا مشہور کر رکھا تھا اسواسطے اب یکایک دعویٰ شہنشاہی کا کرنا خلاف ان اوضاع کے پاکر اس امر کا طالب ہوا کہ لوگ اوسکو سمجھا دین کہ آپ خلق اللہ کے انصاف اور رعایا کے رحم کرنے کے لیے ارادہ حج کا دور کیجیے اور بادشاہت اختیار کیجیے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد تھوڑے اعراض و انکار کے بعد اپنے مطلب دلی کے اختیار کرنے کو مستعد ہوگیا اور تخت نشین ہوا اگرچہ اوسنے تمام عمر اپنے باپ کو قید مین رکھا پر ہمیشہ اوسکی عزت کرتا رہا

حال اورنگ زیب اور زوال مغلیہ کی سلطنت کا

سنہ ۱۶۵۸ عیسوی مین جسکا نام عالمگیر تھا تخت ہندوستان پر جلوس فرما ہوا اور یہہ خیال کیا کہ جبتک دارا شکوہ اور میرزا شجاع کا نام و نشان صفحہ ہستی سے نہ اوٹھے گا تب تک میری سلطنت مستقل نہوگی کیونکہ دارا شکوہ کو خود شاہجہان نے تخت پر بٹھا دیا تھا اور اوسکی اوصاف حمیدہ ایسی تھے کہ رعایا کی طبیعت اوسکی محبت پر منجذب تھی اسلیے اورنگ زیب نے اول اسی شاہزادہ کے استیصال کا فکر کیا دارا شکوہ لاہور کو مراجعت کر گیا اور وہان پہونچکر اوس نے دشمن کی جمعیت سے زیادہ فوج جمع کر کے بدین سبب کہ اوسکی فوج نئی تھی اور اورنگ زیب کی سپاہ آزمودہ کار تھی مقابلہ کرنا مناسب نجانکر دریای سندھ کے پار چلا گیا اور اوس سفر مین بہت تکلیف اوٹھائی اور اوسکی فوج کی آدمی رفتہ رفتہ کم ہوتے جاتے تھے یہان تک کہ بہت تھوڑے آدمی نمک حلال اوسکی ہمراہ رہگئے اسی اثنا مین اورنگ زیب کو خبر پہونچی کہ میرزا شجاع اوسکا دوسرا بھائی بنگالہ سے فوج لیکر اوسکی مقابلہ کو چلا ہے اسلیے دارا شکوہ کا تعاقب چھوڑ کر بنگالہ کی طرف چلا واسطے لڑنے کے الہ آباد پر اوسکو دیکھا کہ بڑی بھاری فوج لیکر پڑا ہے جسونت سنگہ راجپوت جو اورنگ زیب کی ہمراہ اثنای راہ مین ہولیا تھا اوس سے جدا ہو کر اوسکی عقب سے حملہ آور ہوا اب اورنگ زیب کو بڑی دقت واقع ہوئی کہ سامنے سے دشمن سے مقابلہ تھا اور عقب سے ایک اور دشمن ناگہانی پیدا ہوا اوسوقت بادشاہ کو حیرانی پیدا ہوئی پر بڑی دلاوری سے اپنے ہاتھی پر جما بیٹھا رہا اوسی کارزار مین اورنگ زیب کی ایک سردار نے جھک میرزا شجاع کے ہاتھی کو زخمی کیا اور جانب مخالف سے ایک امیر نے بڑھ اپنا ہاتھی بڑھا کر اورنگ زیب کی ہاتھی کے پاس آکر ایسی ٹکر لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتھی گھٹنون کے بل بیٹھ گیا بادشاہ جو اس باختہ ہو کر چاہتا تھا کہ ہاتھی سے اوترے اتنے مین ایک سردار مسمی میر جملہ نے جو وزارت پر معزز تھا پکار کر کہا کہ ہاتھی سے نہ اوترنا اسوقت آپ کا ہاتھی سے اوترنا گویا تخت سے اوترنا تھا یہہ سنکر اورنگ زیب کو ڈھارس ہوئی ہاتھی کی پیر مین زنجیر ڈلوا دین پر وہی غلطی جو دارا سے ہوئی تھی اورنگ زیب سے بھی ہوتی جسکو کرتے کرتے بچ گیا تھا میرزا شجاع سے وقوع مین آئی یعنی ہاتھی سے اوترکر گھوڑے پر سوار ہوا فوج نے وہ خالی پاکر ہمت ہار دی اور بھاگنا شروع کیا میدان اورنگ زیب کی ہاتھ آیا میرزا شجاع بنگالہ کو بھاگ گیا اور قلعہ منگیر مین متحصن ہوا اسی اثنا مین خبر آئی کہ دارا شکوہ نے دوبارہ دریای سندھ سے عبور کیا ہی اور بعد قطع کرنے ریگستان اور محنت کشی گرمی اور سفر صعب کے گجرات مین داخل ہوا اور صوبہ گجرات کو کہ جسکی بیٹی مراد سے منسوب تھی اپنا رفیق اور ہمدم بناکر فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا اور قریب اجمیر کے جو دار الخلافت اوسکا تھا ایک مقام مستحکم حاصل کیا اسلیے میرزا شجاع کا تعاقب چھوڑ کر بادشاہ وہان جلد پہونچا اور

اوسکا لشکر ایک بلند جگہ پر پڑا ہوا دیکھکر دلین ڈر گیا اور فوراً تیاری لڑائی کی کی دارا شکوہ کو سخت وحشت کہنا شروع کیا تاکہ میدان مین آکر لڑائی شروع کرے پر اوسنی کچھہ خیال نہ کیا تب ایک فریب اونکالا وہ یہہ تھا کہ دو سرداروں کیطرف سے اس مضمون کا خط لکھوایا کہ ہمسے قصور ہوا کہ جو آپ کی رفاقت سے جدا ہوے اگر دروازہ قلعہ کا فلان وقت پر آپ کھلا رکھین تو ہم مع اپنے رفیقون کے حضور مین حاضر ہو کر جو حکم ہو بجا لاوین ہرچند عقل مند لوگون نے صلاح دی کہ اسمین فریب پایا جاتا ہی مگر دارا شکوہ اپنی نادانی کے سبب بجای برخلاف اسکی اوسکو دماغ مین یہہ سمایا تھا کہ ان سردارونکی ملنے سے فوج کی کثرت ہوجاویگی چنانچہ اوسنی وقت معین پر دروازہ کھولدیا سردار نہ کورہ داخل قلعہ ہوئے اور اونکے پیچھے تمام فوج بادشاہی اندر گھس گئی اوس وقت اوسکو ظاہر ہوا کہ وہ فریب تھا مگر پھر بھی بہت شجاعت اور مردانگی سے لڑا آخر کار کامیاب نہوا اور تھوڑے آدمیون کی ہمراہ گجرات کیطرف بدین خیال کہ وہان پناہ لیگا بھاگا لیکن حاکم گجرات نے اوسکو پناہ ندی اور مرہٹون نے جو اوسکی باقی ماندہ سپاہ تھی اوسکا تمام اسباب لوٹ لیا اب دارا بے سر و سامان ریگستان کیطرف بھاگا اور جسقدر ہمایون بادشاہ کو تکلیفین گذری تھین اوس سے اوسکو برداشت پڑین غرض کہ چند ہمراہی لیکر ٹھٹھہ مین پہونچا اور یہان سے اگر چاہتا تو ایران کو جہان اوسکی بہت خاطرداری اور تواضع ہوتی چلا جاتا مگر اوسوقت بیاری بیوی نادرہ بانو کہ جان بلب ہو رہی تھی اوسنے اوسکی مفارقت حالت نزع بھی گوارا نکی قریب اس موضع کے سردار جیون خان کا مقام ریاست تھا اوسکے پاس چاہا تھا کہ وہ میرے ساتھہ مہمانداری کرنیکا طریق برتے یہہ سردار بڑا ظالم اور خونریز تھا اور اوسکی قتل کے لیے شاہجہان بادشاہ نے دو دفعہ حکم دیا تھا مگر اس دارا شکوہ کی شفاعت سے دونون دفعہ اوسکی خطا معاف ہوئی اور جان بچ گئی تھی اسی متوقع پر دارا شکوہ کو خیال تھا کہ وہ مجھسے کچھ حسن سلوک کرے گا مگر بجای اوسکی اوس محسن کش نے اسکا تعاقب کیا جبکہ دارا اپنے بیوی سے رخصت ہو کر چاہتا تھا کہ کسی طرف کو نکل جاوے سپاہیون نے اوسے آگھیرا اور پکڑ کر جیون خان کے حوالہ کردیا کہ وہ دارا شکوہ کو بحالت خواری و ذلت دہلی مین لایا اور عالمگیر کے سپرد کیا اور آپ لاہور کی طرف روانہ ہوا راہ مین خانجہان کو کسی نے قتل کر ڈالا اور بادشاہ نے چند قاتلون کو تجویز کر کے حکم دیا کہ رات کو دارا شکوہ کا سر کاٹ ڈالین چنانچہ ایسا ہی ہوا اب صرف ایک بھائی میرزا شجاع بادشاہ کی نظرون مین خار دکھلائی دیتا تھا اور صرف اوسکی جانب سے ایک خطرہ اوسکو تھا کیونکہ اوس نے فرصت پاکر بہت فوج جمع کرلی تھی اسواسطے بادشاہ نے اپنے بیٹے محمد سلطان کو ہمراہ میر جملہ اپنے وزیر کے میرزا شجاع کے مقابلہ پر روانہ کیا وہان عجیب ماجرا گزرا کہ میرزا محمد سلطان حالت صبا مین اپنے چچا میرزا محمد شجاع کی لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا اور اوس فساد کے سبب سے جو اوسکو باپ اور چچا مین تھا اگرچہ اوسکا عشق فرو ہوگیا تھا مگر ایک خط جب اوس لڑکی نے اپنے باپ کی سفارش مین میرزا محمد کو لکھا تو خط کے پڑھنے سے عشق کی آگ پھر بھڑک گئی اسلیے وہ فوراً اپنے چچا سے جا ملا میرزا شجاع نے اوسکی بڑی خاطرداری کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی شادی کردی اور بعد رسوم شادی اور خوشی کے لڑائی مین مصروف ہوئے چونکہ میرزا محمد سلطان کو یہہ گمان تھا کہ مجھکو دیکھکر تمام سپاہ اورنگ زیب کی میرے ہمراہ ہوجاویگی اسلیے وہ سب سے اول صف مین کھڑا ہوا اور جب اوسنے دیکھا کہ دشمن کے سوار اوسکی طرف بڑھے تو اوسنے نادانی سے یہہ خیال کیا کہ یہہ لوگ ہمسے شریک ہونے کو آتے ہین مگر جسوقت کہ اونہون نے سخت حملہ کیا اوسوقت اوسکی آنکھ کھلی اور چچا اور بھتیجے دونون خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج بزدل تھی اور میر جملہ کی فوج کار آزمودہ تھی میدان جنگ میر جملہ کے ہاتھ آیا اب اس شاہزادہ میرزا محمد کو بڑا خوف ہوا اور سمجھا کہ باپ کی غضب سے اب مین نہ بچ سکونگا اسی اثنا مین [illegible]

ایک خط میرزا محمد کے نام اسطرح لکھا کہ گویا اوس کا خط جواب دیتا ہے اور اوس مین یہہ مضمون تھا کہ تم اپنے سسرے کی رفاقت چھوڑ دو اور یہہ خط اسطرح پر روانہ کیا کہ شجاع کے ہاتھ آجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا شجاع نے جبکہ وہ خط پڑھا تو اوسکو شک پیدا ہوگیا کہ وہ اپنے باپ سے ملا ہوا ہے ہرچند اوس نے اظہار صداقت اور صفائی کا کیا پر اوسکو ایسا شک پیدا ہوا کہ پھر اوسکا رفع ہونا محال ہوگیا اورنگ زیب کا بھی اوس خط کے لکھنے سے یہی مطلب تھا سو وہ پورا ہوا چنانچہ میرزا شجاع نے حکم دیا کہ تم اپنی پھوپھی کو لیکر بنگالہ چلے جاؤ اب میرزا محمد کو کوئی جگہہ امن کی نظر نہ آئی کیونکہ تمام ہندوستان مین عملداری اوسکے باپ اورنگ زیب کی تھی لاچار اوسنے اپنے باپ کیطرف رجوع کی اور اوسنے فوراً گرفتار کرکے گوالیار کے قلعہ مین اوسکو قید کیا جہان سات برس کے بعد رنج و دکھہ سے فوت ہوا اور میرزا ارکان بھاگ گیا وہان کے راجہ نے اوسکو مع اوسکے عیال و اطفال وغیرہ سے پکڑکر مارڈالا شاہجہان زوال سلطنت کے بعد آٹھہ برس تک حالت قید مین رہا مگر عالمگیر نے اوسکی عزت اور توقیر قید مین بھی بہت کی اور اوسکی سخت اور سست باتون کی برداشت بہت کی جب اوسکو خبر ہوئی کہ میرے باپ شاہجہان کے مرنے کا وقت قریب ہے اوسکو اتنی جرات نہ ہوئی کہ وہ باپ کے سامنے جاوے اسلیے اپنے بیٹے شاہ عالم کو بھیجا مگر وہ اوسکے پہونچنے سے پہلے ہی مرچکا تھا شاہجہان کی وفات ۱۶۶۶ع مین ہوئی

تاریخ وفات شاہجہانکی

خرد تاریخ نقلش چون گہر سُفت ۔ بہ جال خلد باشاہجہان گفت ۔ سلیمان شکوہ جو داراشکوہ کا بیٹا اور اورنگ زیب کا بھتیجا تھا وہ اپنی جان بچاکر کوہ ہمالیہ مین پھرتا تھا اوسکو راجہ سری نگر نے حسب الحکم اورنگ زیب کی پکڑکر ۱۳ جنوری ۱۶۶۱ع کو مطابق گیارہوین جمادی الاول ۱۰۷۱ ہجری مین دہلی مین روانہ کردیا اوس وقت اوسکو ہاتھی پر سوار کرکے شہر مین تشہیر کیا بعدازان بادشاہ کے سامنے لاکے پاؤن کی بیڑیان دور کین مگر ہاتھون مین ہتکڑیان پڑی ہوئی تھین حضار دربار اوسکا یہہ حال دیکھکر رونے لگے اور اورنگ زیب نے بھی رنج کی شکل بنائی سلیمان شکوہ نے عرض کی کہ اس جگہہ اور عذاب سے کہ ہر روز مجھکو بیفایدہ دوا پلائی جاتی ہے یہی بہتر ہو کہ ایک دفعہ مجھکو قتل کردیا جاوے بادشاہ نے نرم آواز سے فرمایا کہ نہین ہمارے اچھا سلوک کیا جاویگا مگر یہہ عذر پورا نہونے پایا کہ سلیمان شکوہ اور اوسکا بھائی سپہر شکوہ اور میرزا مراد کا چھوٹا لڑکا یہہ سب گوالیار مین تھوڑے ہی عرصہ مین مرگئے اور بادشاہ کا بیٹا سلطان محمد جو کہ اوسی قیدخانہ مین محبوس تھا کئی برس تک زندہ رہا آخر کو اوس کو کچھہ حکم بھی آزادی کا ملگیا تھا۔

احوال میرزا مراد کا

میرزا مراد کا یہہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کی مقید ہونے کے چند مہینے کے بعد اس بادشاہزادے نے قلعہ کی شہرپناہ سے ایک رسی لٹکاکر بھاگ جانے کا ارادہ کیا تھا اور اوس دیوار کے نیچے ایک ہندو عورت رہتی تھی جسنے اوسکو اجازت بھی دیدی تھی نیچے اوترنے کی مگر جسوقت کہ وہ کمند پر سے کودا اور نیچے اوترا وہ عورت ایسی چلائی کہ نگہبانونکو خبر ہوگئی اور اونکو معلوم ہوگیا کہ وہ بھاگا جاتا ہے اورنگ زیب نے یہہ خبر پاکر دلمین خیال کیا کہ جبتک میرا بھائی مراد زندہ رہیگا تب تک مجھکو بے شک بڑا خطرہ دامنگیر ہے ازان باعث اوسکو پھر قید کیا اور ایک ایسا لڑکا تلاش کیا کہ میرزا مراد نے بحالت حکومت گجرات مین اوسکے باپ کو قتل کیا تھا اوسکو سمجھایا کہ تو میرزا مراد پر دعوی خون کا پیش کر چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اوسکے مقدمہ کی تحقیقات کے بعد بہ قصاص حکم ہوا اور میرزا مراد کو اوسکے روبرو طلب کرکے قتل کروا ڈالا اب اندیشہ اس بادشاہ کو کسی کا نہ سب بھائیون اور بھتیجون کو اپنے باپ شاہجہان کی طور پر قتل کرکے ہندوستان کا خود مختار بادشاہ ہوا اس بادشاہ کے عہد مین شاہ عباس بادشاہ کو ایران سے ایک مرتبہ بدمزگی پیدا ہوئی اوسکا باعث صرف میرزا [illegible] کا قصور تھا جسنے غلطی سے نامہ پر یہہ لکھا تھا کہ شہنشاہ جہان کیطرف سے یہہ نامہ

والی ایران کو پہونچے شاہ عباس یہہ دیکھتے ہی برہم ہوا اور فوراً آمادہ جنگ ہوگیا ہرچند اس امر سے اورنگ زیب کو بڑا تردد ہوا مگر بہت استقلال سے کام کیا اور اپنے امرا اور وزرا سے بہت احتیاط کی راہ کام لیا اور سب سے عہد اور اقرار کیے لیکن اسی اثنا مین شاہ عباس بقضاے الہی فوت ہوگیا اور اوسکی جگہہ صفی جو اوسکا پوتا تھا تخت نشین ہوا اوسنے اپنا ملک بے انتظام پایا اس لیے غیر ملک پر عزم نکیا پھر جانبین مین صلح ہوگئی اسی بادشاہ کے عہد مین ایک عورت مسماۃ بسنامیہ نے داد دہش اور جنس اپنا دکھلاکر میواڑ کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جنمین جتی اور فقیر اور جوگی اور وہ بنی شامل تھے جمع کرکے اس بادشاہ پر چڑھائی کی اور آگرہ تک فتح کرتی ہوئی چلی آئی اور یہہ مشہور ہوگیا کہ اس عورت نے ایسی قسم کا کھانا تیار کر رکھا ہے کہ جب اپنے لشکر کو کھلا دیتی ہے بروقت جنگ وہ دکھلائی نہین دیتے ہین اور ساحرہ ہے بدین سبب اورنگ زیب کی لشکر مین خوف ہوگیا ہرچند کہ اورنگ زیب اپنی سپاہ کو سمجھاتا تھا پر وہ اعتقاد باطل اونکے دل سے نہ جاتا تھا اسلیے اوسنے چند تعویز لکھکر اپنے جھنڈے و نیزوں پر لٹکا دیے اور سپاہ کو کہدیا کہ اب اوس عورت کا جادو تم پر اثر نکریگا اس سے خوف سپاہ دل سے دور ہوا اور دشمن پر اوسکی سپاہ غالب آئی اور سب کو تہ تیغ کیا اوسکے عہد مین ایک فساد کابل مین برپا ہوا مگر اوسنے اپنی حکمت سے جلد دفع کردیا اگرچہ اوس ملک کو اپنے ماتحت نرکھہ سکا اوسکو گولکنڈہ اور بیجاپور کی مسخر کرنے کا بڑا شوق تھا اگرچہ بادشاہان سابق نے اور اوسنے بھی کئی دفعہ ان شہرون کو فتح کیا تھا اور لشکر وہان کا تباہ کردیا تھا مگر پھر بھی اونکو بہت زور حاصل تھا مگر چند در چند فساد اور واقعات کی باعث سے یہہ امر ملتوی رہی پھر ۱۶۸۶ع مین یعنی اٹھائیسوین سال جلوس مین اورنگ زیب نے لشکر شاہی کے تین حصہ کرکے تسخیر دکن کو روانہ کیا اول شاہ عالم نے جو ولیعہد تھا گولکنڈہ کو جاکر محاصرہ کیا بعدازان بادشاہ نے خود مع تمام لشکر کے بیجاپور پر چڑھائی کی اخر کار قحط کے حادث ہونے کے باعث سے بہت سے شرائط اور اقرار کے بعد وہان کی رعایا نے اطاعت منظور کی سکندر علی شاہ جو وہان کے سلاطین مین پچھلا بادشاہ تھا مقید ہوا بعدازان گولکنڈہ پر چڑھائی کی اور سات مہینے کے محاصرہ کے بعد کئی لڑائیون مین فریب اور دغا سے اس شہر کو فتح کیا اور اس شہر کے حاکم ابوالحسن کو بہت ذلت اور رسوائی سے اوسکو قتل کیا جسکے بعد کوئی بڑا حاکم باقی نرہا اس اثنا مین ایک نئی قوم ہندوستان مین زور آور ہونے لگی یعنی مرہٹہ لوگ اسی بادشاہ کے عہد مین غالب ہوئی یہہ قوم گجرات سے کنارہ اٹک پہاڑی قطعات مین بستی تھی اونمین سے ایک شخص سیواجی بڑا صاحب حوصلہ پیدا ہوا مسلمانون سے بڑا عناد اور دشمنی رکھتا تھا اور اوسکی وجہ یہہ تھی کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوون کو بزور شمشیر مسلمان کرنا شروع کیا تھا اسلیے مرہٹہ اور بہت سی قومین اسکی دشمن جان ہوگئین بعضی اور یہی امر سلطنت مغلیہ کی ضعف کا باعث ہوا

ذکر مرہٹہ سیواجی

سیواجی کے ہمراہ پہاڑی قوم بہت تھی جو جنوبی کوہستان مین رہتی تھی یہہ لوگ شہرون کو لوٹتے تھے اور روپیہ جمع کرتے تھے کہ بیجاپور کے حاکم نے اونکے مطیع کرنے کیواسطے ایک لشکر جرار افضل خان کو دیکر سیواجی پر چڑھائی کرنے کو روانہ کیا سیواجی نے یہہ کہلا بھیجا کہ مجھے اطاعت منظور ہے لیکن ایک ملاقات آپ سے تنہا کرنی چاہتا ہون اوسنے منظور کیا سیواجی نے سپاہ گھاٹ مین چھپا دی اور یہہ کہدیا تھا کہ جسوقت بگل کی آواز سنو فوراً دشمن پر آپڑیو چنانچہ افضل خان پندرہ ہزار آدمیون کو اپنے ساتھہ لایا تھا الگ کرکے تنہا مقام متعین پر گیا سیواجی بھی دل مین ڈرتا ہوا چار طرف سے ہوشیار ہوکر ایک ایک قدم پر پھر پھر کر دیکھتا ہوا اوس مقام متعین پر پہونچا جاتے ہی بغلگیر ہوکر ملا اور وہین افضل خان کے پیٹ مین خنجر مارا افضل خان نے تلوار نکالی اور سیواجی کے سر پر ماری مگر چونکہ اوسکی پگڑی کے نیچے خود تھی اسواسطے وہ بچ گیا اور وار خالی گیا اوسنے دوسرا خنجر مارا خان مذکور کا کام تمام ہوا جب فوج کا سردار مارا گیا لشکر تتر بتر ہوگیا اس قسم کے

بہت سی لوٹ مرہٹون کے ہاتھہ آئی اور سیواجی کی بڑی شہرت ہوئی اور اوسنی ملک مین بہت سے دور تک لوٹ مار کی یہانتک کہ بیجاپور کے قریب تک اوسنی دھاڑا مارنا شروع کیا کئی دفعہ حاکم بیجاپور نے اس پر چڑھائی کی مگر وہ مغلوب نہوا آخرکار صوبہ بہار پر متصرف ہوگیا اور پچاس ہزار پیادہ اور سات ہزار سو سوار رکھنے کی طاقت اوسکو حاصل ہوگئی بعد ازان اورنگ زیب نے ایک فوج بسر کردگی شایستہ خان کے روانہ کی اوسنے کئی فتوح حاصل کی مگر ایک خاص موقع مین گھر جانے کے سبب سے شایستہ خان کا بیٹا مارا گیا اور ایک اونگلی اوسکی بھی کٹ گئی اور کھڑکی سے کودتے ہوئے زخمی ہوا بعد ازان اوسنے مراجعت کی درخواست کی اور چندروز مرہٹون سے لڑائی موقوف رہی

ذکر غارت گری سیواجی

سیواجی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور مرہٹون کا لشکر یکایک سورت مین جا گھسا اہل انگلنڈ اور ڈچ اپنی اپنی کوٹھون کے اندر رہے اور یہہ فوج مرہٹون کو تین دن تک لوٹتی پھری جواہرات قیمتی اور اجناس قیمتی ایک کرور روپیہ کی اونکے ہاتھہ آئی اورنگ زیب یہہ حال دیکھکر بہت افروختہ ہوا اور ایک بڑی فوج بسرداری راجہ مان سنگہ اوسکی تنبیہ کو روانہ کی وہ اوسکو دہلی مین پکڑ لایا اور یہہ شرط کی کہ تیری عزت بدستور رہیگی مگر یہان وہ مقید ہوگیا اور پھر ایک فریب کی چال چلا یعنی وہ اور اوسکا بیٹا دو ٹوکرون مین بیٹھہ گئے اور اوپر اونکے مٹھائی رکھکر حلوائی لوگ اونکو باہر لائے اسطور سے خلاصی پاکر متھرا پہونچا اور وہان سے جگناتھہ کو گیا اور حسب دستور سابق راہ قزاقی کی اختیار کی عالمگیر نے جو اوسکی گوشمالی مین دیر کی اوسکی دو وجہ ایک تو یہ کہ یہہ مفسد ایسا دغاباز اور فریبی تھا کہ عالمگیر کو اسکی فریبون سے نفرت ہوگئی تھی اور دوسری یہہ تھی کہ اوسوقت شاہ ایران کے مقابلہ کی تجویز ہورہی تھی اور علاوہ اوسکی ٹھٹھہ کے فساد دفع کرنے مین بھی بادشاہ مصروف تھا اس سبب سے سیواجی کو فرصت ملی تو اوسنے تمام اضلاع مغربی کو لوٹ کر تباہ کر دیا اور سورت کو پھر دوسری دفعہ غارت کیا اور اگرچہ تیسری دفعہ اوس شہر مین داخل نہوا مگر بہت سا روپیہ وصول کرکے لیگیا قلعہ سنگ جو پہاڑ مین واقع ہے اوسکو اپنے قبضہ مین کرکے اپنا لقب راجہ مقرر کیا اور سکہ بھی اپنے نام کا جاری کیا اپنی برابر سونا تول کر برہمنون کو دیا اور ہمیشہ دان اور پن کرنے لگا جس کی سبب اور بھی شہرت زیادہ ہوگئی

ذکر فتح کرنا قلعہ گولکنڈہ کا

گولکنڈہ مین جاکر بارہ ہزار سوارون کے ساتھہ حملہ کیا وہان کی رعایا نے بہت سا روپیہ دیکر شہر کو غارت سے بچایا اور سیواجی نے شہر مذکور مین شاہانہ دربار کیا اور گولکنڈہ کا راجہ مشہور ہوا اور مقام جنجی اور ویلور وغیرہ مین اپنی فوج متعین کی اور مدراس و رنگاپاٹم تک فتح کرکے پھر بمبئی پر حملہ کیا مگر غالب نہوا غرض کہ ترپن برس کا ہوکر پھیپھڑے کی سوزش مین مبتلا ہوکر بتاریخ پنجم اپریل ۱۶۸۰ع مین فوت ہوا اگرچہ اورنگ زیب اوسکی مرنے کی خبر سنکر خوش ہوا مگر بلحاظ شاہانہ مزاج کی دلاوری اور جرات سے اوسکی تعریف کی

ذکر مسند نشینی سنبھاجی پسر سیواجی

سیواجی کی موت کی بعد اوسکا بڑا بیٹا سنبھاجی گدی پر بیٹھا اور تھوڑی دنون تک مغلون سے مقابلہ کرتا رہا آخر کو پکڑا گیا اور مسلمان ہونے سے انکار کیا اسلیئے ۱۶۸۹ع مین قتل کیا گیا اور اورنگ زیب نے ارکان اور جانثار کو فتح کیا بعد ازان بیجاپور اور گولکنڈہ فتح کرکے پٹھانون کو بغاوت کا مزا چکھایا اونکو اور ستارا تک جو مرہٹون کی دار الحکومت تھی اپنی قبضہ مین لایا لیکن مرہٹے پھر بھی مرہٹے جاتی تھی اور ہر طرف تاخت کرتے پھرتے تھے اور اورنگ زیب اونکے ہاتھہ سے بہت تنگ تھا - سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب بہت بیمار ہوا اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو کام بخش جو اوسکا چھوٹا بیٹا تھا اور اوسکو بہت پیار کرتا تھا بروز دوشنبہ بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری مین صوبہ بیجاپور رخصت فرمایا اور کہا کہ بہت جلد بیجاپور مین جا پہونچے

کیونکہ اوسکو یہہ خیال تھا کہ مبادا اعظم شاہ کی ہاتھہ سے جو اوسکا دوسرا بیٹا تھا کچھہ آسیب اوسکو پونچے اور بروز جمعرات بیسوین ماہ مذکور کو اعظم شاہ نے منجھلے بیٹے کو حکم دیا کہ صوبہ مالوہ کو کوچ کردے مگر بہت دیر کرکے جاوے اور ہر روز پانچ کوس چلا کرے اور دو دو روز ہر منزل پر مقام کرتا جاوے الغرض اعظم شاہ تھوڑی دور گیا تھا کہ بروز جمعہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری مین عالمگیر نے رحلت کی یہہ خبر سنتے ہی فورا وہ معاودت کرکے لشکر شاہی مین آیا اور اورنگ زیب کا تابوت بنوا کر لیکے ہاد یکر چند قدم اوسکی ہمراہ ہوکر تابوت اونکا اورنگ آباد روانہ کیا اور صبح کو حکم دیا کہ نوبت شاہی بجائی جاوے اور دسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو کہ عزہ عید کا تھا تخت پر جلوس کیا اور رعیت اور لشکر کی استمالت اور دلجوئی اور خاطرداری کرنی شروع کی خزانہ جو لشکر کا تھا اوسپر قابض ہوا اور امرا کو حکم دیا کہ دربار عام مین آوین ہر ایک بموافق مرتبہ و رتبہ کے نوازش کی آصف الدولہ اسد خان بہادر بدستور عمدہ وزارت پر مامور ہوا اور اوسکا بیٹا ذوالفقار خان جیسا کہ سابق مین سپہ سالار تھا اوسی طرح برقرار رہا اور ہر قسم کا انتظام ہوگیا تھا اورنگ زیب بادشاہ کا بڑا بیٹا سلطان معظم جسکا لقب بہادر شاہ تھا مع اپنے دو چھوٹے بیٹے مسمی خجستہ اختر جہان شاہ اور رفیع القدر کہ اپنے والد کی حین حیات مین صوبہ کابل مین سرحد ایران پر مقیم تھا اور سلطان معظم شاہ کا بڑا بیٹا محمد معز الدین جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور اوسکا دوسرا بیٹا عظیم الشان جو اوسکی اولاد مین بڑا لایق اور منظور نظر اپنے دادا اورنگ زیب کا تھا بلکہ بنگالہ کی صوبہ داری پر مامور تھا اور محمد کام بخش حسب الامر اپنے والد عالمگیر بادشاہ کے بیجاپور کا حاکم تھا گویا اورنگ زیب کی خیال مین ہندوستان کا بادشاہ سلطان معظم شاہ اور ممالک دکن کا حاکم محمد اعظم شاہ اور سلطنت بیجاپور کا بادشاہ کام بخش مقرر ہوچکی تھی اور اوسکے دلمین بھی آرزو تھی کہ یہہ تینون اپنی اپنے ملکون مین ہمیشہ کامران اور حکم فرما رہین مگر ملک داری کی حرص اور سلطنت کی لالچ نے جیسا کہ اگلون کو چین سے نہین رہنے دیا اونکو آرام نکرنے دیا کام بخش نے جو اپنے والد عالمگیر بادشاہ کی رحلت کی خبر سنی تو اس سبب سے کہ اوسکی قبضہ مین بیجاپور ایک معقول سی جگہہ تھی اوسکو بجای خود ملک گیری کا فکر پیدا ہوا اگرچہ ظاہرا محمد اعظم شاہ نے کام بخش اور اوسکی والد کو یہہ کہکر خوش کرلیا تھا کہ سوای صوبہ بیجاپور کی مین اور بھی صوبہ اضافہ کردونگا اور کام بخش نے حدود بیجاپور مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا مگر اوسکو ہوس شاہنشاہی نے نہ چھوڑا

ذکر سلطان معظم شاہ

سلطان معظم شہر کابل سے اور اوسکا بڑا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے عالمگیر کے شدت بیماری کا حال سنکر اکبرآباد کیطرف چلے جب اثنای راہ مین سلطان معظم بہادر شاہ نے سنا کہ بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو اوسنے اول تاریخ ماہ محرم روز شنبہ ۱۱۱۹ ہجری کو تخت پر جلوس فرمایا اور محمد اعظم کو لکھا کہ چونکہ ملک دکن وسیع ہے تمکو مناسب ہے کہ بموجب مرضی والد اوسپر اکتفا کرو اور ملک ہند کی سلطنت میری سپرد کرو اور جنگ سے صلح بہتر ہوتی ہے اور اس ضمن مین فواید بیشمار ظاہر ہوتے ہین اعظم شاہ چونکہ اپنے بھائی کو کچھہ نسمجھتا تھا اوسنے صرف اسقدر جواب لکھا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند یہہ سنکر معظم شاہ اپنی بھائی پر چڑھائی کی محمد معز الدین حاکم ملتان بہت لشکر اور سامان فراوان لیکر لاہور پر اپنے والد کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہان سے اکٹھے دونو اکبرآباد کو گئے اور بنگالہ کیطرف سے عظیم الشان بھی جو فوج جرار اور بہت سا خزانہ اور لشکر اور سامان لیکر آیا تھا اور مختار خان صوبہ دار اکبرآباد کو جو شاہزادہ بیدار بخت کا خسر اور اعظم شاہ کا خیرخواہ تھا پکڑ کر قید کیا اور تمام خزانہ اور اسباب سلطنت پر جو اکبرآباد مین بافراط موجود تھا قابض ہوگیا مگر قلعہ اوسکی ہاتھہ اسواسطے نہ آیا تھا کہ قلعہ دار نے یہہ غدر کیا کہ شاہ عالمگیر کے تعین وصی سلطنت کی وراثت مین ابھی تک کوئی اونمین سے تخت پر نہین بیٹھا جبکہ ایک شخص انمین سے تخت نشین ہوجاویگا اوسوقت یہ قلعہ اوسکا ہوگا بالفعل مین قلعہ کسی کو سپرد نہین کرونگا مگر چونکہ عظیم الشان کو سوای قلعہ گیری کے اور امورات کا بھی انتظام ضرور تھا اسلیئے اس غدر شکنی کیطرف اوسنے کچھہ توجہ نکی یہانتک کہ اوسکا باپ معظم شاہ بہادر وہان پہونچ گیا اور اوسنے وہ خزانہ باپ کے نذر کیا معظم شاہ اوس خزانہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوا کیونکہ اوسکی سپاہ بسبب قلت روپیہ اور ضرورت خرچ کی بہت تنگ تھی اور اوسنے نہایت شکرگزاری خدا کی کی

جمعیت خاطر سے سپاہ کی ضرورت رفع ہوئی — جو بادشاہ گیتی پناہ عالمگیر کا مبیت عالمگیری کا اوسکا اکبر دین ...
سلطنت واجلال فی اوسکی بفلک کھینچا بعد پامالی جسونت راٹھور وکم کردگی شورش راجپوتان شقاوت نشان ... نصرت دفیر ...
بدار الخیر اجمیر مرتفع ہوئے اور یہاں وری اقبال عدو مال وسعی وجانبازی فدویان عقیدت خصال ماکن ومواطن اونکی بنصرت
اولیای دولت قاہرہ افواج نصرت امواج تسخیر ملک رانا اودیپور کہ بسبب معاونت ومعاضدت اوس گروہ باغیہ کی مستوجب نکال اور
استیصال کی ہوئی تھی تعین ہوئی بہ تردد بندہای جانفشان کے نزدیک تھا کہ ملک ومال اوس بد بال کا پایمال لکد کوب حوافر
خیول سپاہ کے ہو ہر اس فریق ضالہ نے رہائی وخلاصی اپنی عقاب سلطانی سے بدون مکر وتدویر متعذر جانکر بادشاہزادہ والا گہر محمد اکبر
کو کہ اونکے استیصال پر مامور تھے اسطرح تحریص وتحریک کیا کہ اب فرقہ راجپوتانہ زیادہ مور وملخ سے کمر بندگی خدمت مین آپکی بستہ رکھتے
ہین امروز افواج منصورہ بہ رکاب بادشاہزادہ محمد معظم شاہ بہادر کی دریای دشوار گزار مین آئی ہے جناب پادشاہ گیتی پناہ مین بدار الخیر اجمیر
زیادہ پانچ چھ ہزار سوار سے نہ ہونگی اگر اسوقت مین خروج کر کے تحصیل سلطنت ... آوی صورت مدعا بوجہ احسن جلوہ نما
ہو وے بسبب مستی بادہ ہوش ربای جوانی کے قدم ثبات شاہزادہ کا جادہ عقیدت سلطانی سے منحرف ہوا اور بندعہ وفریب اوس گروہ
کا اثر پذیر ہو لیکن بادشاہزادہ عالمگیر کے ہوا چنانچہ بقصد بغی با افواج کثیر راجپوتانہ وغیرہ کے بفاصلہ ۵ کروہ اجمیر سے کہ مقر قیام عساکر گیتی
پناہ تھا علم مخالفت انگیختہ کیا فرقہ راجپوتانہ عین وقت تردد مین نرد دغا کھیل کر فرار کر گئے جو حکمت خدای تعالی یہہ تھی کہ بوسیلہ
مخالفت شاہزادہ کے تخلل عظیم بنیان دنیاداران دکن سے کہ بڑے شاہزادہ بعد شکستگی بہت کی خلاصی اور سلامت اپنی ملک متعاقبے
مقہورہ مین جانکر وہان چلا گیا حضرت جہانبانی سے اطفاء اس نائرہ فتنہ کا بہ شعشعات سیوف آبدار خود بدولت منصور فرماکر توجہ
فرمای ملک دکن ہوئے اور بعد ازان کہ آتش قہر سلطانی سے خانمان سنبھا مقہور ہو چکا اکبر سیماب وار شعلہ غضب بادشاہی سے بیقرار ہو کر
بہزار محنت ودشوار گزار یہاں پناہ بشاہ ایران لیگیا اندک زمانہ مین قہر شاہنشاہی برج وبارہ جمعیت سنبھا مقہور کا پانوت سے درلایا
اور بخاک نیستی ہموار کیا ازانجا کہ والی بیجاپور وحیدرآباد سنبھا مقہور کو خار بند حراست ملک کی اپنی جانتے تھے بارقہ غضب بادشاہی
کہ خرمن سوز ہستی مخالفان ہے رعب اور ہراس بخاطر نہ لائے اور وقت فوج کشی بادشاہی بہ نسبت سنبھا مذکور طریق رفاقت ومددگاری
جاری رکھتے تھے بعد ازان کہ نامبردہ بہ مشیت ایزدی بخاک نیستی سر فرو برد اعساکر منصورہ سلطانی بہ تسخیر بیجاپور وحیدرآباد مامور ہوا
ایک مدت خود بدولت واقبال بہ انتزاع وافتتاح ہردو ملک متوجہ رہے بعد محاربات عظیمہ والی بیجاپور امان خواہ ہو کر داخل سلک
ملازمان سرکار ہوا اور ابو الحسن حیدرآبادی بسبب نکوحرامی مع ملازمان خود اسیر ودستگیر چنگل سطوت فرمان روای آفاق کیا گیا باقی ایام
حیات اوسکی اوسی ناکامی مین بسر ہو گئی چونکہ سکنای سرزمین دکن ہمیشہ سے بدقول وبیوفا ہین اور رہ رہ سر بہ مہم فتنہ وفساد کا
ما وا ایک جماعت وہان کی وجود عنایت مناسب کے جادہ بندگی شاہی سے منحرف ہو کر ساترانا ہو بر ادر سنبھا کی متفق ہوئی اور سر
بشورش اوٹھایا ناچار بضرورت بہ تجویز اندفاع اس فتنہ وانتزاع ملک اونکی چند سال وہی سرزمین مین گزر گئے اور مشل ملک بران نے
ملک دکن کو کورہ آتش ومردم ہند کو مانند خس وخاشاک کی قرار دیا ہے سعدی سے ہر دان راست درست کرسی نشین بر ابو العین ہوا چونکہ عمر
حضرت نود ونہ سال ۹۹ کی ہو گئی تھی بنا بر کہ سن واشتداد مرض در مند ضعف ونقاہت قوای جسمانی کی سیر مین راہ یاب ہو گیا تھا لہذا اسیر اطراف
سے عنان تاب ہو کر خلد آباد ... بمضرب خیام سعادت ... اختتام ہوا اور اس راہ سے کہ شاہزادہ با اقطاع دور دست کار پرداز اشتغال سلطنت تھے
بنابر کسی مشورت کے اوسکی تفصیل بہ جز عالم الغیب کسی کو آگاہی و اطلاع نہین بادشاہزادہ محمد اعظم شاہ کو بانواع عنایات طلب حضور کیا اور چاہا کہ خاطر
بادشاہزادہ محمد کام بخش کہ باعث کثرت تسلط ومواد دولت عالیجاہ ہمیشہ متوحش ومشوش رہتی تھی اسوقت مین کہ اکثر ضعف بذات مقدس حضرت سلطانی

طاری ہو گیا تھا بعضی نوشتہ کہ بعض بر مخالفت وتحاصمت بعد یکدیگر ... ہمین سے محسوس ومعلوم ہوتی تھی ... رفع فساد ... بہ تفویض خدمت
صوبہ داری حیدرآباد وبیجاپور بادشاہزادہ محمد کام بخش عطا فرمائی اور بندہ ہای بادشاہی کو بہ رکاب شاہزادہ مذکور مین تعین فرما کر رخصت کیا ... بادشاہزادہ
عالیجاہ کو بنابر اصغای خبر تواتر شورش وفساد دکنیان کی بطرف اوجین رخصت فرمایا ارباب خرد وفراست نیک جانتے ہین کہ انقلاب
خاتمہ دہر دوار کا ہے شرح اسکی یہہ ہے کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری مین دو روز باقی رہے تھے کہ وہ بادشاہ عالیجاہ داعی اجل کو لبیک کہ کر راہیِ
متوجہ گلگشت روضہ ہشت بہشت ہوا دولتخانہ سلطانی ماتمکدہ غم والم ہوا اردوی معلی مین قیامت بر پا ہوئی ... فتنہ وفساد ... مردم
نمودار وپدیدار ہو گیا پس اوسی کے خبر فرقہ غنیم مین پہونچی مردم اوباش لشکر نے دست بتاراج احمال واثقال ہمدیگر دراز کیا نواب
قدسی احتجاب زیب النسا بیگم نے ایک سریع السیر بخدمت بادشاہزادہ اعظم شاہ کے بھیجا اور آگاہی دی کہ اگر ہنگام حدوث علوم ... مین
خلل ... خود ... باشد ... وغیرت پر ڈالین تو بہتر ورنہ اور بصورت آگاہی واطلاع یابی غنیم حفظ ننگ وناموس سایر پردگیان ...
محال واشکال معلوم ہوتا ہے بادشاہزادہ عالیجاہ جو دریافت اس خبر کے شباشب طی مسافت کر کے پرتو انداز عاطفت بر مفارق سکنای احمدنگر
ہوئے اور چودہ یوم تک وہان مقام فرمایا اسباب نواخت نوبت وغیرہ اشتغال سلطنت متوجہ ہوئے پس از فراغ ماتم باتفاق امرا واعیان
دولت تخت سلطنت پر اجلاس فرما کر ہر ایک کو بانعام وخلعت وخطاب فراخور سربلند ومعزز کیا اور فرمان عالیشان بلقب غازی الدین خان
بہادر اجرا ہوا اوس عاقبت اندیش نے نظر بران کہ بدون مقابلہ باہمین پور خلافت یعنی محمد معظم شاہ کے استقرار وقیام سلطنت ممکن
پذیر نہین اور متابعت انکی بلا تشخیص وتنقیح معاملہ کے دور صلاح سمجھ کر چند روز تجاہل واغماض گزرانا کہ در جواب ارشاد آن
کری کہ ہم فدوی خاندان حضرت بادشاہ خلد مکان ہین برحفظ وحراست اس ملک کی کہ بتردد ومشقت تمام دستیاب ہوا ہے مستعجبے
یہان ہی رہنے دیجئے اور خود بدولت متوجہ اکبرآباد چاہیے ہوا عالیجاہ نے اگرچہ پیغام مخالفت انجام اوسکا سے مافی الضمیر اوسکا
دریافت کر لیا مگر بہ اقتضای مصلحت وقت صوبہ داری خجستہ بنیاد واورنگ آباد بنام اوسکے عطا فرمائی اور انتظام مہام برہانپور کے
حسن قلی خان مقرر ہوئے اور محمد امین خان کہ ملازم سرکار تھا اور حاضر رکاب رہتا تھا بعض ادا ہونا مناسب کہ اوسکی ظہور ... آکر
تھے الحال رکاب سے جدا ہو کر وہان علیحدہ قیام جا کیا عالیجاہ نے بعد رسیدن باربرداری کے روی توجہ بملک ہندوستان
کیا اور اسقدر حصار آہنی وروئین لشکر سے مرتب فرما کر متوجہ نہضت ہوئے کہ اوس طرف سے ... مرآفت مین
صغیر وکبیر مردم بہمہ احمال واثقال واطفال با جمعیت خاطر وفراغ بال عبور کر گئے خبر لائے کہ شاہزادہ محمد بیدار بخت
طرف گجرات کے حسب الامر بجلدی تمام نزدیک پہونچا نظر بہ قلت جمعیت اوسکی ذو الفقار خان ... وخانعالم
دکنی کو حکم ہوا کہ بجناب عالی جاہ کرتا ورود رایات عالیات بگوالیار متوقف رہین چنانچہ بادشاہزادہ وامرای نامدار
حسب الحکم والا کار بند ہو کر گوالیار مین قیام پذیر ہوئے الحال ... فیروزی سمات قدوم میمنت لزوم بادشاہزادہ
محمد عظیم کہ مقدمہ حصول فتح ونصرت وادلین شگوفہ بہار دولت وبہروز کا ہے زیب پذیر تحریر ہوتے ہین کہ جو بندگان حضرت
خلد مکان نے ہنگام حیات پیش از چند ماہ حکم مقدس بطلب بادشاہزادہ محمد عظیم صادر فرمایا تھا وہ عالیجاہ حسب الامر
بجناح استعجال متوجہ استیلام شرع علیہ ہوا اور بعد قطع منازل کی کوہ خبر انتقال حضرت شاہنشاہی ...
زمانیان ہوئی شاہزادہ عظیم الشان نے چند روز وہان قیام فرما کر ... برادر ...
سپاہ تاکید کی مردم اطراف وجوانب بامید بندگی رجوع لائے اور ... تنخواہ ...
اثناء مین شرف ملازمت حاصل کر کے عزا ... اور تو بخانہ نذر گزرانا اور محمد ... کو با جمعیت ...

گیا چونکہ سواد اکبرآباد دارالضرب مخیم اجلال ہوئی خبر لائی کہ مختار خان نسبت بندگی کی جناب عالیجاہ مین رکھتا ہے جادۂ عبودیت
سی منحرف ہو رہا ہے اور پل ہندی دریاے جمن کی صورت پذیر نہین لیکن دریاے مذکور اکثر جا پایاب ہو گیا تھا تمام لشکر وبہیر
بہ جمعیت خاطر پایاب عبور کر گئی اور مستقر الخلافت سموں گڈھ مین نزول اجلال فرمایا اور مختار خان اگرچہ چندروز دم مخالفت
کا مارتا رہا اور رجوع نہ لایا آخر کار تاب سطوت سلطانی نہ لاکر بوساطت بازخان استعفاے جرائم کرا کر دریافت ملازمت حضور
کری پیشگاہ عطوفت شاہی سے عفو جرائم اوسکا ہوکر واسطے عبرت دیگران کے اموال واثقال اوسکی ضبطی مین آئے
بعدہ حسب ارشاد سامی خان حارس قلعہ نے تفویض مکالید قلعہ مین بدون اجراے منشور والا مضایقہ کرکے تہیہ اسباب
حرب مین مشغول ہوا شاہ والا گہر نے سپاہ بمحاصرہ قلعہ تعین فرمائی درینصورت حارس قلعہ نے عاجز آکر مہلت بست روز کی در
خواست کری بارگاہ عالم پناہ سے التماس اوسکی بشرف اجابت مقرون ہوئی اور بعطاے خلعت خاصہ سرفراز فرمایا اور جمیع
بندہاے متعینہ مستقر الخلافت باضافہ وانعام نوازش ہوئے قریب چہل ہزار سوار نوکر نگاہداشت کرکے انتظار رسی قدوم
رایات عالیات بہادر شاہ کی درپیش رکھتے تھے اوائل ایام بہار مین کہ سلطان چار بالش اثام بتازگی تخت مربع حمل پر جلوہ
فرما ہوا تھا بہادر شاہ پر خبر پونہچی کہ شاہ خلد آرامگاہ توجہ فرماے ملک قدم ہوئے یہہ شاہ دل آگاہ اگرچہ بمقتضاے بشریت
سنوح ہمچو سانحہ ناگزیر سے مغموم ومتالم ہوا لیکن ہمت والانہمت انتظام امور سلطنت پر متعین فرمائی اور بعزم تسخیر ملک
ہندوستان وسیر سواد اس بوستان کے اعلام نصرت فرجام برافراشتہ کیے وزیر شیر عقیدت نشان منعم خان دیوان
سرکار والا کہ ناظم مہام لاہور تھا اس مقدمہ پر خبریاب ہوکر بہ تہیہ اسباب رکاب مشتغل ہوا اور اہتمام توپ دریکلہ
وبان وشترنال وگجنال وغیرہ مین کوئی دقیقہ نامرعی فروگذاشت نکیا اور قبل ورود رایات عالیات بہ اسلوبی تمام
اسباب وآلات کی کرکے قلعہ کو تصرف مین درلایا اور خزانہ عامرہ سے بہت کچھ سپاہ کو تنخواہ دی پس اثنا ان کے دار السلطنت
لاہور بلغر قدوم اقدس غیرت فردوس برین ہوئی مع تمام بندہ ہاے ملازمت اندوز خدمت ہوا بادشاہ نیہان سے
زیادہ دو تین روز سے وہان متوقف نہو کر بسمت مستقر الخلافت کی متوجہ ہوئے از انجا کہ منشی قضا وقدر نے منشور
نحوت و والا منشی بنام نامی اوس بادشاہ محسن الزمان کے تحریر کیا تھا نظر بر رفع فساد وقلع بنیان عناد محمد اعظم شاہ
پر پیغام بھیجا کہ اے نوگل حدیقہ سلطنت وجہانداری واے خجستہ گوہر بحر خلافت وشہریاری گوہر وجود ما وشما ایک بحر
سی سر بر لایا ہے وتازہ گل خلقت طرفین ایک شاخ سے نشو ونمایش رکھتا ہے اگرچہ برادر ہے تو لیکن بہتر فرزندون سے
تجھے شمار کرتا ہون مین اور ہرچند ہمسر ہی تو پر کالہ جگر کا جانتا ہون مین آئین خردمندی وہ ہی کہ بر قسمت پدر بزرگوار
راضی ہوکر انتظام مہام دکن مین کہ ملک وسیع ہی مشغول رہو اور وہان خلافت کیا کرو اور بتحریک ارباب غرض زیادہ
اس سے بہ تکدر سر چشمہ یگانگی مصروف نہوین اگر سواے ملک دکن دو سہ صوبہ مثل گجرات واجمیر مطلوب ہوے مضایقہ
نہین دیا لا در صورت کشاکش فایدہ مرتب نہوگا ترحم حال عالمیان پر چاہیے کیا جو مضمون اس پیغام کا بگوش عالیجاہ
پونہچا تاب حمیت سے چہرہ افروختہ ہوا اور موے اندام پر کھڑے ہوگئے ایک سرد نفس کہ اگر کرہ آتش پر پونہچتا سرد ہو جاتا
جگر سے کھینچا اور پیچ گزار رہا کہ اسے دانای پیوزر وکار کیا مصلحت بخاطر اشرف راہ یاب ہوئی اور یہہ
کیا قسمت ہی کہ بقلم انصاف گزارش فرمائی سلطنت پر تو ظلال افضال ربانی ہے وراثہ کے سات نسبت نہین رکھتا اور خلافت
کہ بنا مہر یہ راخت جناب احدیت ہی شدا کتدا ودیا ہمت سی کیا ملت یہہ نور فیض مطلق کا ہی سر پر جس کسی کے کہ شیت

اوسکی ہوتی ہے چمکتا ہے اگر تقدیر اس امر خطیر کو قسمت پر باز بست کرتی کوئی پسر بحضور پدر تخت نشین نہوتا کلید اس در دولت کی
بدست اوس شاہنشاہ کے ہی کہ گداے کوچہ گرد کو بادشاہ کر دیتا ہی چنانچہ حرص درویشان کو مذموم ہے قانع بادشاہ نیز مطعون
وملوم ہوتا ہی باوجود اسکی اگر طریق سویت بھی سلوک ہوتی مضایقہ نتھا جو دہ صوبہ خود لیتا اور صرف چار صوبہ دکن مجھکو
دیتا میزان انصاف مین ہموزن نہین ہوتا اور یہہ عقدہ مالاینحل بجز ناخن تاج جگر دوز نہین کھولتا فردا عروس
ملک کسی درکنار گیر وتنگ بہ کہ بوسہ برلب شمشیر آبدار زند چہ دیکھا چاہیے کہ بعد وقوع جنگ وجدل کسکی نصرت وفیروزی ہوے
بہادر شاہ پس از استماع پیغام مباینت القیام سے بخاطر مبارک لائے کہ قضاے آلہی کو درپردہ کچھ اور ہی کرنا منظور ہے بہت
سی خون عرصہ غبرا مین ریختہ اور بسیار رشتہ حیات ذیحیات گسیختہ ہونگے لاچار بترتیب اسباب وآلات حرب
وضرب ہمت عالی مصروف فرمائی وعازم ملک گیری ہوئے عرصہ قلیل مین دار الخلافہ محل نزول اجلال ومہبط
انوار افضال واقبال ہوا محمد یار خان حارس قلعہ نے کلید قلعہ نذر گزرانی اور بعد ورود الویۂ عالیہ کے مستقر الخلافہ
مین باقی خان نے نیز طریق اطاعت پیش لیکر کلید قلعہ بنظر اقدس درلایا اور کچھ خزانہ قلعہ سے لیکر بطلب سپاہ تنخواہ دیا
اور ہر ایک کو استمالت کیا چورامن جاٹ وگوپال سنگہ بہدوریہ ودیگر زمینداران اطراف نے بعضی بارادہ جانفشانی و
چندی باقتضاے غارتگری آکر احراز سعادت ملازمت کیا جب خبر آمد لشکر شاہزادہ بہادر شاہ کی گوالیار مین گوشزد
عالیجاہ کے ہوئی عنان یکران عزیمت گرم کرکے بعد تشریف آوری بگوالیار ودیدن شاہزادہ بیدار بخت کو داعیہ
یہہ کیا کہ بدستور حضرت خلد مکان سواد سموں گڈہ مین میدان محاربہ ومقابلہ مقرر ہوئے اس ارادہ پر اسد خان
کو مع تمام بہیر وبنگاہ وچند دیگر خواتین سے گوالیار مین قیام پذیر کیا اور توپ ہاے کلان بھی ہمراہ لیکر جریدہ
دریاے چنبل سی عبور کرکے مقام دہولپور مین نزول اجلال فرمایا بہادر شاہ نے بھی باستماع خبر آنی اسکی مستقر
الخلافت سی کوچ کرکے بغیر اس ترتیب کی کہ میدان مقابلہ کا دہولپور مین قایم کیا جاوی بتاریخ ہفتدہم شہر ربیع الاول سال
بفاصلہ چہار کروہ از موضع جاجئو خیام فیروزی فرجام برپا کیے وقت شب زبانی جواسیس کے عزیمت عالیجاہ کی
سموں گڈہ پر معلوم ہوئی حضرت بہادر شاہ نے بھی ارادہ دیگر طرف کی ملتوی کرکے دائرہ گاہ متصل جاجئو مقرر
فرمائی اور بسبب عدم تشخیص وضع محاربہ وتقرر ساعت مقابلہ بتاریخ ہشتم شہر مذکور بعزم شکار متوجہ ہوئے از انجا
کہ اقتضاے تقدیر بہادر شاہ کی خواہشمند اسباب کی تھی کہ پیش از ساعت مقررہ ناظورہ فتح وفیروزی منصۂ ظہور پر
جلوہ گر ہوئے ازین باعث اول ارباب مخالفت سرگرم عرصہ پرخاش ہوئے اور بغیر اسکہ بقانون بادشاہی
تسویہ صفوف طرفین سی بطور ریزک افواج وجبر نغار وبرنغار وقول والتمش ومیمنہ ومیسرہ ترتیب پاوی بادشاہزادہ
بیدار بخت مع امراے نامدار مثل ذو الفقار خان بہادر وتربیت خان بہادر ورا و دلپت کرد نعالم ومنور خان
بہیت بلا نزاہل دکن ناگہان دائرہ دولت بہادر شاہ پر کہ ہنوز متصل جاجئو کے ایستادہ بھی نہوئے تھے بسان
شعلہ جوالہ پہونچکر آتش خیام اقدس مین لگادی اور جز وسے جمعیت کہ ہمراہ دائرہ ہاتھی منتظر کثرت جماعت اعدا
کی سایہ حمایت شاہزادہ عظیم الشان مین مستظہر ہوئے اور حبالثان شقاوت نشان کہ ہمرکاب تھے مع دیگر مردم
سپاہ وسکے طرفین سے دست بتاراج امتعہ واموال دراز کرنے لگے بادشاہزادہ عظیم الشان سات ایسے قدر
فوج ظفر موج کے بتکیہ تایید ربانی پر کرکے آمادہ پیکار ہوا ط غیبی سی زد وخورد تمام بوقوع آئی نزدیک تھا کہ بازی

برہم ہو جاوے اور تند باد تسلط مخالفان سے پای سپاہ اسطرف کی متزلزل ہوئے مگر سردار بارز خان نے
مع برادران کے کارنامہ مردی و مردانگی ظاہر کرکے بازی از دست رفتہ کو پھر بجای خود لایا اور بہت سی فوج
اعدا سے بخاک ہلاک ڈالی جو پیمانہ عمر کا اوسکی لبریز ہوا تھا بعد تردد بسیار نقد جان خود نثار فرق قبلہ حقیقی کیا
اور بہت سی بہادران دیگر چہرہ حال اپنا بگلگار سعادت جراحت نگار پذیر کیا اور اکثرے شربت نوش سبیل شہادت
ہوئے بہادر شاہ باوجود بکار آمدگی مردان کار و مجروحی بہادران بسیار و بیدلی جمعے کہ اشتداد بارش تیر و بان و
ترکتاز دکنیان سے بیجان آتے تھے مانند قطب پای ثبات محکم کرکے ایک ناقہ سوار بہادر شاہ کی خدمت مین بھیجا
کہ فوج اعظم شاہ نے ہیچ بر بساط لائی اور بہت سی پیادہ و اسپ و فیل و سوار بکار آئے ہمزاران تردد تا حال بازی
قائم رکھی ہے منظور بہتر یہ ہے کہ جلد تشریف لاوین ورنہ شہمات ہو فوج عالیجاہ بسبب تجریق خیام و غلبۂ دلیران
خون آشام فتح اپنی ہونا مصمم کرکے کوس فیروزی نواخت کرتے تھے اور اس گمان پر کہ جب کہ اسقدر افواج کثیر
دستبرد نکرسکی اور کسی سے کیا ہوسکیگا زبان بہ تہنیت خود بارطب اللسان ہوتے تھے اور غافل اس سے کہ نیرنگ
تقدیر ہر لحظہ بازی تازہ بظہور لاتا ہے اور منشی قضا کا ہر نفس نقش دوسرا لکھتا ہے جو لوگ کہ اعجوبگی تقدیر سے آگاہی
رکھتے ہین بظہور سیرابی چمن آمال اپنے ہرگز خندان نہوین کہ یک سموم غیب افسردگی پذیر ہوتا ہے اور پژمردگی مزرع
تقدیر سے بھی مایوس نہین ہوتے ہین کس واسطے کہ ایک رشحات لطف آبپاش حقیقی سے طراوت پذیر ہو جاتا ہے شعلہ
مہر سے اوسکی شب تاریک مطلع نیر عالم افروز ہے اور گردباد قہر سے اوسکی روز روشن طرب ظلمت اندوز شب دیجور
ہو جاتا ہی بوالعجب نادانی کہ خود کو سارے اوسکی خورسند کرے اور طرفہ وہ بیگانہ خرد سے کہ بعیش اوسکی پرداختہ ہوئے
حرکت مذبوحی پیش زندہ دلان قابل اعتبار نہین اور نشاط باطن بلا معاینہ انتہا ناشناسا اتمام مشام بقا و ثبات
نہین رکھتی روشنی چراغ واپسین در نظر روشندلان لائق اعتبار نہین لیسا اوقات ساقی فلک دور اولین پیمانہ
طرب دیتا ہی اور انجام اوسکا درد ملال و خمار نکال مآل کار ہے بیت این بادہ کہ روزگار دارد ۔ یک مستی و صد
خمار دارد ۔ روایت ہی کہ جو ناقہ سوار گرم رفتار ہین شکار مین خبر اشتعال نائرۂ کارزار بخدمت بہادر شاہ بلکہ
شاہ شیر شکار رسید و نگار رسید و نگاری معسکر اقبال و پشت گرمی فتاح لایزال با جنود ملائک و قوی سرعت و استعجال متوجہ
عرصۂ رزمگاہ ہوا یکطرف سے منعم خان با فواج سنگین بخدمت مین بادشاہزادہ عظیم الشان بہادر کے اور آب ریز
نائرۂ فتنہ و فساد اور معز الدین بہادر مع افواج نصرت امتزاج دوسری جانب سے برق آسا پونہچا اور آتش زن
خرمن ہستی مخالفان ہوا عین تموزت مین ہوا بصورت برسات محسوس و معلوم ہوتی تھی بال کوہ تمثال چون ابر سر
بفلک کشیدہ تھے اور بلند نگ دلدوز بسان بارش باران باریدگی رکھتے تھے توپ و رہکلہ مانند رعد غریدہ ہوئے اور سنین
آبدار عوض برق درخشندہ کانہا بشکل قوس قزح دست اوان مین نمودار و سیل خون ہر طرف سے عرصۂ کارزار مین
پدیدار میدان رزم نظر نظارگیان مین خوشتر گلزار سے نمایان تھا و صحن حرب گاہ خون کشتگان سے کشت زار ارغوان
نیزہ ہا بدست جوانان چون سرو و شمشاد و ہزاران فوارہ خون اجسام مبارزان سے تپیدا دجا و شان بطور بلبلان
ہزار زبان در خروش اور جوہای خونین ہر سمت سے بصورت جویبار انہار در جوش مرغان خدنگ ہر سو سے عرصۂ
مین گلہسران اور برق بر روی اہل تردد شکل شبنم عارض گل نمایان صدا مرچہ تا چسا تی سنی لحن چکاوک برانگیختہ

کیا اور فوج راجپوتانہ مزعفر پوش چون قطعہ گل صد برگ بزیبائی ریختہ جوانان چہرہ سرخ بر سر مانند گل خورشید در
غایت زیبائی اور بیرق سفید سے عرصہ زمین رشک نسترن زار کثرت زیبائی سے ہوا تھا ایسے ہنگامہ جدال و قتال
مین بادشاہزادہ معز الدین حملہ ہای دلیرانہ کرتا تھا اور گاہی بیدار بخت بزور بازوے سخت معرکہ نبرد مین زنگ دلہا
زدودہ کرتا تھا از انجا کہ کوکب طالع بہادر شاہ بر اوج اعتلا و نیر طالع عالیجاہ حضیض نکبت مین مبتلا تھا یعنی ناگاہ
بدن مبارک کہ نزاکت سے تاب گل کی نرکھتا تھا ضرب سے گولہ کے زمین پر گرا اور بیقرار ن اسی حال کے شاہزادہ وہ
والا جاہ بھی سفر عالم جاودانی اختیار کیا نوائے واویلا شش جہت سے برخاست ہوئی اور نالہ واحسرتا قدسیان
فلک راست آیا جبکہ خبر شہادت ہر دو شاہزادہ کی محمد بیدار بخت کے گوش زد ہوئی عالیجاہ با دل صد چاک و
دیدۂ نمناک عرصہ نبردگاہ مین پونہچا اور روی مبارک طرف امیران عظام لا کر فرمایا کہ الحال میوۂ حیات کا سنزا
جاتا رہا اور بوی جمعیت گل دولت سے زائل ہوئی حلاوت زندگانی منغص ہو گئی اسقدر چمن آرائی تردد محض جہت اون
ہر دو جویبار زندگانی کے تھا اب روز روشن بچال اونکے میری آنکھون مین شب تار ہے اور گل سرخ در پیش نظر
نشتر خار عزم مصمم رکھتا ہون کہ خود کو میدان معرکہ مین ڈالون مین اور خون اپنا صحن معرکہ مین روان کرون امرای
نامدار مثل خانعالم عقیدت شعار و منور خان و تربیت خان و راو دلیپ و رام سنگہ و دیگر فدویان کہ بساط جانفشانی
پر مستعد و ثابت قدم تھے اور بعضی نمک حرامان منافق کہ فرزین کردار کجروی کرتے تھے بعرض رسان ہوئے کہ اے شمع جمع
خلافت اولا اس بزم رزم مین تماشای ہم مشے ضعیف لوگ کا کرنا چاہیے کہ کسطرح پروانہ کردار ہم آتش شوق بال افشان
جان نثاری ہوتے ہین بعد ازان جو کہ بخاطر مبارک خطور فرمائے اختیار باقی ہوگا یہ کہکر ہمزاران ہمت و ولاد کے
سرگرم نبرد ہوئے از انجا کہ خانعالم وغیرہ و کنیان شہامت نشان از ابتداے متوجہ ہونے عالیجاہ کی سے اوجین سے
چہرہ ہای سرخ و قبا ہای کمخاب اپنے تابینان کو دیگر خیل سپاہ مین بسرخروئی جانفشانی ممتاز تھے اور وہ فریق ہنگامۂ رزم
کو بہتر بزم سے جانکر ہمیشہ مترصدی اس روز سعادت اندوز کی رکھتے تھے بالجملہ تسلط و غلبہ سے انکی کام اس جگہہ تک پونہچا
کہ منور خان متصل فیل سواری عظیم الشان بہادر کے پونہچکر نیزہ کاری عالیہ پر مارا مگر بصیانت سپر حافظ حقیقی کے کارگر نہوا
بانگیر بصدمت سرچہ تمامتر زیادہ پہلے ترسے خود قریب شاہزادہ کے پہونچا یا شاہ تہمتن نے نیزہ ہاتھہ سے پکڑ کر بر جسم
مبارک اوسکو خاک ہلاک پر ڈالا جبکہ تسلط سپاہ حد سے زیادہ گزرا حسین علیخان و دیگر سادات بارہہ نے شاہزادہ چہرہ
دستی اعدا سے باہم کہنے لگے کہ ای مردان کار و دلیران کارزار فرقۂ رجال باوجود تسویۂ خلعت انسانی ہم مرد صرف
بوسیلہ شجاعت کی نسوان پر امتیاز یاب ہین اور سادات بارہہ بسبب اوسکی کہ بار ہا میدان تردد مین کار نمایان کرتے
رہے ہین تمام سپاہ ہند پر شرف اختصاص رکھتے ہین اور آجکی روز کام ساتھہ بہادران خون آشام کے پڑا ہے بطرز غنیم
دلان بخیال فاسد حیات چند روزہ میدان معرکہ سے پہلو تہی کرین ہم تو اعدا پشت پر تاخت کرکے دمار روزگار
سے ہمارے برلاوینگے درین صورت داغ خذلان بھی قیامت تک ناصیۂ حال پر ہمارے مثبت و مرقوم رہیگا اور حالت
گریز مین قضا خدا اجل بھی صفحۂ حیات پر ہمارے لکھی گی بہتر یہ ہے کہ خود کو اس دریای ہفت جوش مین ڈالیں ہم
اور جان کو راہ مردی مین کھلین ہم فردیا بامراد سر گردون نہیم یا پا یا مردوار در سر ہمت کنیم سر
اسباب پر سب نے متفق ہو کر دست بقائمہ خیر او ٹھایا اور گہوڑے میدان مین بڑھائے بعضی ہمت ور لوگ نے خود کو

پیادہ کیا آویزش ہو چپقلش سخت باہم رونما ہوئی اور عسر بر ضعیف درمیان آیا دلاوران طرفین زور آزمائی مین باہم
گوی سبقت لیجاتے تھے اور ہر دم لشکر ہر دو طرف سے کشاکش رستمانہ کرتے تھے با نہاے آتشین آہدان غیلان کوہ پیکر سے بسان
برق کے ابر سیاہ سے نکلے اور زہرہ جوانان کا تاب تلوار سے بسان یخ گداخت ہوا مبارزان زرہ پوش بحر خون مین مانند
نہنگ نمودار اور سپر بر دوش افتادگان معرکہ مانند پشت کشف پدید ہوئے تختہ جوشن آہنین بصفای شست تیر اندازان
مانند غربال ہمہ سوراخ و ناوک جگر دوز کو سپر کر گدن مین راہ مثل راخ عقاب تیر آشیانہ ترکش سے واسطے طعمہ گرد
گردنان کے پرواز اور اژدہای شمشیر غار نیام سے بقصد ہلاک و جانگزائی مخالفان دہن باز کاسہ سر دلیران بلکہ کوبہ سمند
مبارزان بسان گوی کہ میدان مین نجم چوگان آوے خاک و خون غلطان اور کشتگان معرکہ حرب مثل مرغ نیم بسمل
بر روی ریگ و خاک گرم طپان اوس بحر آتشین جوش مین کہ حکم کرہ نار کا رکھتا تھا مبارزان بہادر سمندرانہ سمند
ہمت تاخت کرتے تھے اور اوس دریای پر آشوب مین کہ موج خیز فتنہ و فساد کا تھا نہنگ آسا خود انداخت تھے
خزانہ بندوق یقین جانگزا مہیا اور آب شمشیر خرمن ہستی مین آتش زا سینہ گرم جوشان رزم کثرت بے آبی سے حرارت
مین بسان کانون پر التہاب اور جوش بے مہری مہر نصف النہار سے مانند ماہی برشتہ کے جگر کباب بس کہ سیہ ست
سپہر نے مینای بدن دلاوران کا سنگ جفا سے شکست کیا عرصہ زمین پر صہبای خون ارغوانی ہوا اور نوبت یہ کہ فلک
کور چشم نے عہد چشمان بخاک ہلاک ڈالے فضای غبار سے ہزاران چشم نرگس نگرانی لائے مردان دلاور نے میدان مصاف
مین داد مردی و مردانگی کی دی اور صدای زہ نے ہر گوشہ سے زبان تحسین کمانداران کھولی فدویان جانباز جان
بکف جہت نثار قبلہ مجازی اور زنبور ہائے وفاداری تر کتاز مسعد جانبازی وفا سرشتان منتظر صدا اسکے کہ اگر نقد جان
پاوین نثار راہ فدویت کرین اور جان بازان بصد جگر گرم اس امر پر کہ بپای سر طریق عقیدت طی ہوئے صدای کوس
بخلاء مغفر ساکنان ملا اعلی پر داخت کرتے تھے اور آواز کرنا آوازہ اشہمیت بگوش اطلاکیان انداخت کرتے تھے جو اوس
معرکہ زد و خورد مین حسن علیخان و حسین علیخان نے زخمہای کاری چہرہ عقیدت نگارین کیا اور سید نور الدین خان بعد
ترددات نمایان بدرجہ شہادت واصل ہوا عنایت خان پسر لطف اللہ خان کہ مع جوانان جرار سر گرم پیکار تھا
عرق حمیت اوسکی بجوش آئی با وجود غلبہ اعدا سر گرم اسپ تازی مشغول و مصروف کار زار ہوا مخالفان نے ہاتھ
سادات سے باز رکھکر اس پر حملہ آور ہوئے آخر کار بہ سم شیر مشہ جلادت بار فقای خود درجہ شہادت کو پہونچا اور افواج
عالیجاہ کی باوصف شہادت ہر دو شاہزادہ نزدیک تھا کہ فتح جنگ کر لیوے عین گرمی ہنگامہ نبرد مین ایک تند باد
جانب جنوب سے چلی کہ مقابل فوج عالیجاہ کے تھی غبار سیاہ نے عرصہ عالم اسطور احاطہ کیا کہ منصہ غبار چشم جہانبینان
مین خیرہ و تیرہ ہوا جو تیر کہ مردم سپاہ عالیجاہ سے طرف اعدا کے پرتاب ہوتا تھا واپس ہوا سے ہو کر باعث ہلاک
انکا ہی ہوتا سپاہ بہادر شاہ ظہور اس لطیفہ غیبی کو امداد سماوی تصور کر مخالفان کو بہ تیر و تفنگ تنگ کر ذاکہ راو دیپ و منوہر داس
و خانعالم و تربیت خان و مطلب خان و رام سنگہ ہاڑہ و دیگر بندہ ہای جانفشان بکار آئے اور رفقاے اونکے سرداران
اپنے کشتہ دیکھکر جنگ سے پہلو تہی کر گئے رکاب عالیجاہ مین سوائے بندہ ہاے خلوت خاص کے کوئی نرہا فوج بہادر شاہ
نے بانند دور دائرہ احاطہ و محاصرہ چہار طرف سے کر لیا اور تیر و ہان بسر کرتے تھے اگرچہ جسم مبارک شاہزادہ عالیجاہ
کا مجروح تھا تاہم غبار چہرہ مبارک کا رومال سے پاک کر کے تیر اندازی کرتا تھا لکھتے ہین کہ شاہزادہ سن دہ سالگی

جسوقت کہ تیر شاہزادہ کے بدن شریف پہ لگتا اوسکو اپنے ہاتہ سے باہمت تن سینہ نکالتا اور دوسری تیر کو بھی ایسا
ہی کرتا بندہ ہای جلو نے بسبب کثرت جراحت عرض کیا کہ بہودج فیل مین استراحت فرماوین اصلا قبول نفرمایا
اور اوسی طور بیٹھا ہوا تماشای نیرنگی تقدیر کرتا رہا نقل ہے کہ بباعث مجروحی تن شاہزادہ نے رغبت پانی کی فرمائی
فیلبان نے عرض کی کہ ابریق آب عماری خاص کی ہے زبان گوہر فشان پر لائے کہ اے نادان نہ ایسا وقت ہے
کہ منہ اپنا مقابل اعدا سے طرف دوسری پھیرو نہین اسی اثنا مین فیلبان زخمی ہو کر زمین پر گرا کہتے ہین کہ خود دولت
بانو عماری سے برآورد کر کے اشارہ سے ہاتھی کو آگے کو چلاتے تھے ناگاہ گولی بندوق پیشانی عالیجاہ پر پہونچی اوسکے
صدمہ سے توجہ فرمای ملک بقا ہوئے اور مع ہر دو شاہزادہ منزل گزینی آخرت کری بندہ ہای بادشاہی مثل جی سنگہ
کچھواہہ شاہد اس حال کے ہو دست کش محاربہ سے ہو کر بدرگاہ بہادر شاہ ناصیہ سای عبودیت ہوئے اور ذو الفقار خان
بسبب زخم کے پشت پر لگا تھا طرف گوالیار چلا گیا اور ملازمان شاہی باوجود شہادت عالیجاہ اوسی طور سر گرم جنگ
کے تھے بہادر شاہ فیل سوار تماشای شجاعت و دلیری ان لوگون کا کرتا تھا زبان تحسین و آفرین ہر ایک کی نسبت کھولی اور حکم
فرمایا کہ اب یہ لوگ بیباک ملازمان سرکار با دولت کے در آوین لیکن وہان پر کہ بات کسی کی کوئی نہین سنتا تھا سپاہ طرفین سے
دیر تک دست بتاراج امتعہ عالیجاہ و شاہزادہ ہا دراز کرتی رہی بعد اتمام جنگ جب کہ اجساد والانژادون کی بنظر قدسی
حضرت بہادر شاہ کی درآئی بمقتضای نسبت باطن بے اختیار اشک حسرت دامان ریز کر کے فرمایا کہ اس عزیز مصلحت نیندیش نے
خود کو اندر بلا اور ہمکو رنج و غم مین مبتلا کیا پس حکم فرمایا کہ اونکو تختہ تابوت مین جای گزین کرنا چاہیے اور پردگیان
سرادقات اجلال کو قریب دائرہ گاہ کے جا دیکر والا تبار و بیدار دل کو کہ فی الحقیقت در یتیم تھے کنار عاطفت مین لیکر با نواع
نوازش دلداری فرمائی اور بعد دو روز کے باغ بعد مین نزول اجلال فرما کر دیدہ سکنہ مستقر الخلافت کے با نوار دیدار
مہر آثار منور کیا اور حکم نافذ ہوا کہ سنگین گوالیار مین جا کر عمدۃ الملک اسد خان کو مع ہمیر و بنگاہ کے کہ وہان متوقف ہین
اکبر آباد مین لاوے چنانچہ حسب ارشاد تعمیل ہو کر وہ وزیر مع سائر اسباب کارخانجات مستقر الخلافت مین حاضر ہو کر
بشرف استیلام عتبہ علیہ فائز ہوا اور ذو الفقار خان نیز برفاقت پدر خود سعادت یاب آستان بوسی ہوا بندگان حضرت
نے بمقتضای کمال عنایت نواب اسد خان کو بخطاب آصف الدولہ اور بوکالت مطلق عز امتیاز بخشی اور منعم خان
کہ ابتدای متوجہ ہونے الویہ عالیہ سے طرف ہندوستان کے اب تک مورد ترددات نمایان کا ہوا تھا بخطاب خانخانان بہادر
ظفر جنگ اختصاص دیکر مسند آرای وزارت فرمایا اور ہر ایک بندہ ہای کو فراخور حالات و تباین درجات بانعامات و مراتبات

مناصب مناسب عزت و امتیاز ارزانی کری فقط واللہ اعلم بالصواب

یہانتک حال جنگ و جدال ہر دو شاہزادہ ہای تواریخ سے مستنبط ہو کر زیب تحریر کیا گیا اب راقم شنیدہ و نیز بچشم خود دیدہ
حوالہ قلم کرتا ہے کہ کنارہ شہر کرولی مسکن احقر پر شرقی رویہ متصل ندی دروازہ ایک باغ معروف بہ سکہ بلاس
ہے اوسکی ایک گوشہ فصیل نیچے ایک قبر سنگین مع تعویذ و چبوترہ کلان پختہ مربع واقع ہے فقیر نے بچشم خود مقبرہ
مذکور کی زیارت کی اور زبانی بعضی اشخاص ثقات معمر میر ثابت علی جی و میر مصاحب علی روسای شہر ہذا و نیز
چند صاحبان دیگر مثل میر خیرات علی مرحوم سکنہ کرولی سماعت کیا کہ وہ قبر شاہزادہ اعظم شاہ کی ہے کہ معرکہ واقعہ
جاجیو متعلقہ دہولپور سے مجروح یہان تشریف لائے تھے بعد چندے بہ شدت جراحت سے عازم ملک بقا ہو گئے اور

انتخاص موصوف الصدر بحوالہ زبانی بخشی میر فیض اللہ مرحوم کہ معمر او رسال رسیدہ تھے تخمیناً ایکسو پانچ کی عمر پاکر راہی سفر آخرت ہوئے اونکو بھی راقم نے برای العین دیکھا تھا تشریف لانا شاہزادہ اعظم شاہ کا بعد شکست بحالت مجروحی بیان کرتے تھے اور اوس قبر کے چبوترہ پر ایک درخت بڑ کا نشو و نما رکھتا ہے وہ درخت بھی اعظم تارہ کا بڑ مشہور و معروف ہے خاص چبوترہ کے وسط سے درمیان عمارت چبوترہ کے توڑ کر اوگا ہے اب وہ درخت کلان ہے مگر تعویذ قبر پامال عمارت چبوترہ پر کچھ بطریق تاریخ یا نام مدفون کندہ نہیں ہے کہ سند کامل ہوجاتی لیکن قیاساً نسبت قرب و اتم دھولپور معرکہ حربگاہ کے شہر کرولی سے ثابت ہوتا ہے کہ اغلب شاہزادہ بعد ہزیمت سپاہ مجروح ہوکر یہان تشریف لے آئی ہون اور اشتداد اوجاع جراحت ہائے کاری سے جانبر ہوگئے ہون کیواسطے کہ منشی نعمت خان عالی مصنف جنگنامہ شاہزادہ ہا فقط مشاہدہ مین آنا نعش اس شاہزادہ کا تحریر کرتا ہے حال دفن و مقام مدفن و ترکیب تجہیز وغیرہ کچھ درج جنگنامہ نہیں کری یہان پر یہہ بات بھی اکثر حسب بیان گئی مردم سالخوردہ و سکنا ہی شہر کی دریافت مین آیا کہ ہنگام تشریف آوری شاہزادہ موصوف راج سے مراتبات تواضع و تکریم شاہزادہ والاتبار کی چنانچہ باید ظہور مین آئی تھی اور کچھ اجناس مثل تلوار مصری و بعضی ہمچو اسباب قسم پارچہ وغیرہ کا طرف شاہزادہ کے سی سوغات راج مین آیا تھا اور اس شہر کرولی مین پورانے رہنے والے فارسی خوان اہل تواریخ تھے لوگ حضرت سادات مرقوم الصدر ہین اور بعضی بزرگان سلف اپنی قوم سے دریافت ہوا کہ قوم مانند مثل نواب باین خان پسر دیوان قطب خان مع اپنی جمعیت کی لڑائی مین ہمرکاب بہادر شاہ کے تھے اکثر ان سے کارنمایان ظہور ہوئے جس سمت کہ انکا مورچہ تھا عنایت الٰہی سے اول لڑائی اودھر سے فتح ہوئی حسن علیخان عبد اللہ خان سے انکا بڑا ربط ضبط موافقت و مرافقت کا تھا کئی اسناد مہری انکے نام جب اجداد پاس راقم کے موجود ہین ان تحریرات سے ہونا ملت و مرافقت جد بزرگوار راقم کا بنسبت حسن علیخان و عبد اللہ خان ثابت ہوتا ہے اور ہر وقت رہنا حضور بادشاہ یعنی خاص چوکی مین کتب مندرجہ سے بھی واضح ہے اور اسی وقت ایک کبت اسی لڑائی کا میراثی نے پڑہا وہ بجنسہ تحریر کیا گیا کبت اڑیا دو شاہ بہادر اعظم گہڑ تاکی گہڑ کیا گہمسان گہنان پٹہ چک ڈانتی خاص چوکی مین تین پگ مانڈا کبت تنان پٹہ ایراپت اوڑین اوجھلین نراس ہوس کانین انڑ بڑا کر بڑہ کبھی نابل براب من او بانفیل مانڈار پٹہ کو ل ارسال گرگونجین کلمان بہت جہرین پٹہ کیوان عبد اللہ تارا عالم لڑے مون کبرا دیو مہر تون جنگ جہدار دہولپور چڑبان لڑین کنا کان سوحس لیوپت کر یو دلی بادشاہان کہ کمہ کا عر لک حلال کیو چونکہ اورنگ زیب کو آخر ایام سلطنت مین بڑی بڑی مہمون سے کچھ یاس ہوگئی تھی اور اوسکی سلطنت کا زوال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا اسلیئی اوسکی زندگی بے لطف ہوگئی تھی اور اوسکو جزیہ مدینے نے ہندوں کی قتل کرنے پر انگیختہ کیا تھا چنانچہ متہرا اور بنارس کے مندر گرا کر خاک کے برابر کر دیئے اور بجائی اونکے مسجدین بنوائین اور احمد آباد کے مندرون مین گائے ذبح کرائین یہہ حال دیکھکر ہندو کچھ باغی ہوگئے تھے بلکہ اوسکی تمام قلمرو مین باشندگان ہندوستان کو اوس سے نفرت دلی پیدا ہوگئی تھی ایسے وقت مین مرہٹون نے بھی زور پکڑا اور چھوٹے چھوٹے راجپوت سردارون نے سر اوٹھایا علاوہ برین اورنگ زیب کی عمر اس باعث سے تلخکامی سے گذری کہ اوسکے بیٹون نے بھی اپنے باپ کے ڈھنگ پر چاہا تھا کہ خود بادشاہ بنکر اوسکو مثل شاہجہان کے قید کرلین چنانچہ بیٹا محمد اعظم بسبب بغاوت کے قید ہوا اور قید ہی مین مرگیا

ذکر شاہ عالم پسر دومی

چونکہ شاہ عالم پسر دومی نے بہت لوگون کو اپنے سے متفق کرکے ارادہ کیا تھا کہ باپ سے تخت چھین لے چنانچہ اوسیدن سے پھر عالمگیر نے اوسکا اعتبار نہ کیا تیسرا بیٹا اکبر کھلا کھلی باغی ہوگیا وہ مرہٹون اور جاٹون سے ملگیا تھا صرف دو بیٹے ایک اعظم شاہ اور دوسرا کام بخش اوسکی وفات کے وقت اوسکے پاس حاضر تھے اور اوسکو خوب یقین ہوگیا تھا کہ میرے وفات کے بعد اس تخت کی بابت ان لڑکون مین جنگ عظیم ہوگی اسی فکر مین اور غم مین ۹۰ برس کی عمر اور ۵۰ برس سلطنت کرکے ۲۱ فروری ۱۷۰۷ء مین راہی ملک بقا ہوا

ذکر اورنگ زیب

اورنگ زیب کی شجاعت اور دانائی اور لیاقت پر لحاظ کرنے سے حیرت ہوتی تھے کہ اوسکی سلطنت کا انتظام اچھا کیون نہین ہوا وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکا دل اچھا نہ تھا اور ملازم اوسکے اوسکی بدگمانی کی باعث شوق سے خدمت نکرتے تھے عہدہ داروں کی نسبت خفیہ تحقیقات رکھتے تھے ایک دوسرے پر نگران رہتا تھا تاہم کسی بادشاہ کے ساتھ کبھی اوسکے ملازمون نے اتنی دغا نکی نہ ایسی بری طرح سے خدمت کی اور مذہب کی معاملات مین تنگ نظر کے ہونے سے رعایا کا دل پھر گیا تھا یہ تو سچ ہے کہ ایک ہندو کو بھی اپنے مذہب کی پابندی کے سبب سے ضرر جان یا مال نہین پہونچا نہ کوئی اس سبب سے قید ہوا کسی پر اوسکے مذہب کی رسوم کے سبب سے اعتراض ہوتا تھا مگر ہندو کی نسبت اورنگ زیب کا یہہ قاعدہ رہا کہ اچھے عہدے اونکو نہ ملتے تھے اور اون پر جزیہ مقرر کیا تھا اونکے میلون اور تہوارون کے باب مین ممانعت تھی اور اگر دربار مین کوئی رسم اس قسم کی جاری ہوتی کہ ہندوونکے مذہب کی پابندی پائی جاتی تو موقوف کر دی جاتی تھی غرض کہ معاملات مذہب مین ضد اور منافقت باہم کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ نہایت سخت دعیون کے باعث ایسی نیت بادشاہ پیدا ہوتی ہے جیسی اس بادشاہ کی تعصب کی سبب پیدا ہوئی مگر باوجود تعصب کی مذہب کی باب مین وہم اس بادشاہ کی طبیعت مین تھا ہندوؤن سے تو اوسکو نفرت قلبی تھی مگر اوسنے مسجدون وغیرہ پر روپیہ بہت سا صرف نکیا دین کے خادمون کو بدل نہین چاہتا تھا ہندو اور درویشون کے ساتھ بزرگی سے نفرت کرتا تھا سنہ ء سے سنہ ء تک اورنگ زیب کی وفات کی بعد بادشاہزادون نے تخت پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی مگر شاہ عالم کے حامی بڑے طاقت ور امرای عظام تھے اسلیئی اوسنے تخت حاصل کیا یہہ بادشاہ اپنے بھائیون سے بہت مہربانی رکھتا تھا کہ وہ اوسکے مخالف نہوین اور تابعدار ہوکر رہین مگر ہر ایک کے دماغ بادشاہ ہونیکی ایسی ہوس ہوگئی تھی کہ بدون فساد اور لڑائی کے کسی کو چین نہوا اور ہر ایک نے یہی ارادہ کیا کہ تقدیر کی آزمایش کرنی چاہیے جسکو خدا تخت دلواوے وہی بادشاہ ہو آخر کار یہہ ہوا کہ لڑائیان ہوئین اور سب نے شکست پائی ایک تو لڑائی مین مارا گیا اور دوسرے نے اپنے تئین آپ قتل کر ڈالا شاہ عالم کا اصل مطلب یہ تھا کہ اوسکی قلمرو مین امن اور صلح رہے اور کوئی کسی پر ظلم نکرنے پاوے چنانچہ اسی لیئی بادشاہ نے راجپوتون سے بھی ایک اقرارنامہ لکھوا لیا تھا کہ وہ بادشاہ کے تابعدار رہین گے اور کچھ فساد اور لوٹ اوسکے ملک مین نکرین گے اگرچہ یہ اطاعت صرف براے نام تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنے ماتحت کے اچھے اچھے زرخیز صوبے مرہٹون کی لوٹ اور بربادی سے بچانے اور اونکو چوتھ لکھدی یعنی ملک کی خراج سے چوتھائی آمدنی اونکو دینی منظور کرلی تاکہ رعایا امن سے رہے اور مرہٹون کے ظلم اور لوٹ مار سے آرام پاوے اور چین حاصل کرے دوسرے موقع پر اس بادشاہ نے

یہ بھی دکھلا دیا کہ وہ فن جنگ مین بھی مہارت کامل رکھتا ہے اور جنگ کرنے سے بھی عار نہین ہے اور یہہ طاقت اس بادشاہ کی بمقابلہ
ایک دشمن کے لئے جو اوسکے ایام مین کھڑا ہوا تھا دکھلائی تھی چنانچہ اوسکا بیان آگے کیا جاویگا قوم سکھہ کا ظہور بابر شاہ کے
وقت مین ہوا تھا اوسوقت مین لوگ صرف ایک نیا فرقہ مذہبی مشہور ہوا تھا اس فرقہ کا بانی گرو نانک رحم دل اور عقیل
و نرم مزاج آدمی تھا اوسنے اپنے دل مین یہ منصوبہ باندھا کہ ہندوستان مین دو قوم کے آدمی بہت بستی ہین چنانچہ مسلمان
اور ہندو کوئی عبادت ایسی تجویز کرنی چاہیے جس مین یہ دونو قومین شامل ہو جاوین چنانچہ اوسنے دونو مذہبون کی کتابون سے
وہی مسائل و اعتقادات جو دونو کے نزدیک مسلم تھے سکھلائے اور وحدانیت اور جزا اور سزا کا پانا ثابت کیا مگر جو مسائل کہ دونو
فرقون کے معتقد علیہ تھے صرف وہ ہی اوسنے لئے تاکہ اوس سے کوئی انکار نکرے اسلئے بہت سے لوگ جانبین سے اوسکے مذہب کو ماننے
لگے مگر چونکہ اکبر بادشاہ کے وقت تک یہ لوگ کچھہ طاقت نرکھتے تھے اور مثل ہندو فقیرون کے تھے اور رعایا کے موافق رہتے تھے
اسواسطے ایام سلطنت اکبر شاہ مین کوئی اونکا معترض نہوا مگر جب اورنگ زیب نے جنگ مذہبی کے سبب ان لوگون کو تکلیف دی تو اوسوقت
سے یہ قوم خاندان مغلیہ کی سخت دشمن ہو گئی چنانچہ اورنگ زیب نے تیغ بہادر کو جو اوسکے زمانہ مین اوس قوم کا گرو تھا پکڑوا کر مروا ڈالا
گرو گوبند سنگہ نے جو گرو تیغ بہادر کا بیٹا تھا اپنی تمام عمر اس خون کا عوض لینے مین صرف کری اور اوسکی قوم کے لوگ فقیری کی
حالت چھوڑ کر مسلح اور گھوڑ چڑھے ہو کر بڑے دلیر اور سخت لوٹیرے ہو گئے مگر اورنگ زیب کی کار آزمودہ فوج کے سامنا انکی کیا حقیقت
تھی ایک ہی مقابلہ مین تتر بتر ہو گئے اور گرو گوبند سنگہ کے دو بیٹے پکڑے گئے اور قتل کیے گئے اور اوسکو جلا وطن کر دیا وہ اسی غم مین دیوانہ
ہو کر مر گیا پر اوسکے تابعین کے دل سے نفاق کا حوصلہ نگیا تھا اور مدت سے کوہ ہمالہ مین بیٹھے ہوئے انتظاری کر رہے تھے کہ اورنگ زیب
کے مرنیکی اونکو خبر پہونچی اور اس سبب سے اونکو صوبجات شمال کے قریب آنیکا قابو ملا اسوقت مین اونکا بندا نامی ایک سکھ
تھا جو گرو گوبند سنگہ کا چیلہ اور گدی نشین تھا اور جسنے آخر کو اپنا نام بھی گرو گوبند سنگہ رکھا تھا اوسنے سرہند پر قبضہ کیا
مگر جب اوسنے سنا کہ شاہ عالم اوسپر چڑھائی کر کے چلا ہے اوسیوقت دارہ کے قلعہ مین جو کہ کوہ ہمالہ مین واقع ہے بھاگ گیا شاہ عالم
نے وہ قلعہ بھی لے لیا پر بندا جان بچا کر پہاڑون کی راہ سے بھاگ گیا شاہ عالم بڑا رحیم دل و رلائق تمام بادشاہان سابق سے
گذرا ہے اوسکی فیاضی بہت بڑی تھی اور ہمیشہ عظیم مہمات پر وہ کوشش کرتا تھا اگرچہ یہ بادشاہ بڑا دیندار مسلمان تھا اور بہت خوب
اسلام کی حقیقت اوسکی روح اور خون مین پیوستہ تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنی ایام حکومت مین مثل ور بادشاہون کے کسی غیر
مذہبی کو بسبب تعصب کے نہین ستایا یہ بادشاہ شہر لاہور مین ۱۷۱۲ء مین فوت ہوا

ذکر معزالدین جہاندار شاہ

۱۷۱۲ء سے ۱۷۱۳ء تک شاہ عالم بادشاہ کی وفات کے بعد اوسکے چارون بیٹون مین تخت کیواسطے باہم لڑائی ہوئی مگر چونکہ بڑے بیٹے معزالدین کا طرفدار
نواب ذوالفقار خان تھا جو کہ اوسوقت مین ایک طاقت ور رئیس تھا تو اوس سبب سے معزالدین کی فتح ہوئی اور باقی تینون بیٹون کو شکست ہوئی
اور لڑائی مین مارے گئے معزالدین جب تخت پر بیٹھا تو اوسنے اپنا لقب جہاندار شاہ مقرر کیا مگر حکومت مین نالائق نکلا سید عبداللہ اور سید حسین نے جو کہ
قوم کے سید اور آپسمین بھائی تھے فرخ سیر کو جو شاہ عالم کا پوتا تھا بادشاہت کیواسطے برانگیختہ کیا فرخ سیر نے ملک بنگالہ مین علم بغاوت کا بلند کیا جہاندار
شاہ اور نواب ذوالفقار خانکو شکست دی اور وہ دونو مارے گئے اور فرخ سیر ہندوستانکا بادشاہ ہو گیا جہاندار شاہ نے صرف ایک سال بادشاہت کی

ذکر فرخ سیر

۱۷۱۳ء سے ۱۷۱۹ء تک اس بادشاہ کے وقت مین سیدونکا بڑا زور ہو گیا تھا چنانچہ فرخ سیر کو سید عبداللہ اور سید حسن حسین نے اوسکو تخت دلوایا تھا اپنا غلام تصور

کرتے تھے اور اپنی مرضی پر تمام قلمرو مین احکامات جاری کرتے تھے اور بڑے زور آور ہو گئے تھے اس بادشاہ کے وقت مین بندا نامی سکھہ
پھر پہاڑ سے نیچے اوترا اور بیاسے اٹک کے کنارے پر تاخت تاراج کرتا پھرتا تھا کہ فوج شاہی نے اوسکو شکست دی اور مار ڈالا

بیان شادی فرخ سیر

بارانی دختر اجیت سنگہ جب فرخ سیر کی شادی کا ہونا اجیت سنگہ کی لڑکی سے مقرر ہوا تو یہ ٹھہرا کہ امیرالامرا شادی ہونے کے بعد دکن
کو جاوین اسواسطے بادشاہ کے حکم سے جو کچھہ شادی کے لوازم چاہیے ہین تھوڑے ہی عرصہ مین سب موجود ہوے اور اسطرف سے امیرالامرا
نے لڑکی کے لوازم شادی ہندوستان کی رسم کے موافق مہیا کیے ۲۲ تاریخ ذی الحجہ ۱۱۲۷ ہجری کو بادشاہ کی شادی تمام
ہوئی اور بادشاہ امیرالامرا کے گھر آکر رانی کے نکاح کا صیغہ پڑھ دولہن کو گاجے اور باجے کے ساتھہ لاکر اپنے محل مین داخل ہوا

بیان کوچ کرنے امیرالامرا حسین علیخان بہادر کا دکن کو اور فتح پانا داؤد خان پر اور در پیش آنا حوادث اور آشوب کا

امیرالامرا حسین علیخان بہادر نے فرخ سیر کی شادی اور سب کامون سے فرصت پا کر دکن کا قصد کیا اور بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر
آپ اپنے قول و قرار سے پھر جاوینگے اور قطب الملک کی نسبت کچھہ اور ارادہ کرینگے تو مجھے بھی آپہونچا جانیئے جب امیرالامرا کوچ کر چکا بادشاہ
نے داؤد خان پنی کو جو احمد آباد کا صوبہ دار اور افغان صاحب الوثل و رشجاع تھا اور مشہور تھا اور مرہٹہ کے سردارون سے موافقت
بھی رکھتا تھا برہانپور کی صوبہ داری اسکے لئے مقرر کر کے مخفی حکم بھیجا کہ برہانپور مین اگر امیرالامرا کی اطاعت نکرے بلکہ اسکو دفع کرنے
کی سعی کرے کہ اسکے عوض مین دکن کا کل صوبہ دار تجھے کیا جائیگا اس بات کو سنکر داؤد خان پنی بڑے زور شور سے اور بکر و فر برہانپور
مین پہونچا اور باطمینان تمام بادشاہ کی وعدہ پر مطمئن ہو کر صوبہ داری مستقل کا دم مارنے لگا امیرالامرا کو اس سے اطلاع ہوئی اور داؤد خانکے
پاس پیغام بھیجا کہ دکن کے سب صوبونکو میرے متعلق جانکر میری فرمان برداری سے باہر نہو اور نہین تو اپنے تئین بادشاہ کے پاس
پہونچا وے اور یہان فساد نہ اوٹھاوے داؤد خان نے دونو باتون سے ایک بھی قبول نکری اور شہر برہانپور کے باہر خیمہ
کھڑا کر کے امیرالامرا کی اطاعت سے منحرف ہو کر مرہٹہ کے سردارون کو کہ ان مین سے ایک بہادر شاہ کے عہد مین کا نوکر سلطنت کا تھا اور جسکا
ہزاری اور نیباجی سنیدہ نام رکھا تھا اپنے مدد کے واسطے بلایا چنانچہ حاضر ہوئے اور برہانپور کے گرد اوترے آخر رمضان کے شروع
امیرالامرا نے وہان پہونچکر چوتھی سنہ جلوس مین ہرچند اوسکو نصیحت کی باتین کہلا بھیجین پر اسکے خیال مین کچھہ نہ آئی قصہ کوتاہ لڑائی کی ٹھہری
امیرالامرا نے بیس ہزار سوار سے زیادہ لیکر لڑائی کے میدان مین صف باندھی اور ادھر سے داؤد خان نے اپنے ساتھیون کے ساتھہ کہ ہر
ایک اپنے تئین رستم خیال کرتا تھا لڑائی کے ارادہ پر مارکوٹ ہونے لگی دونو طرف کے دلیرون نے اپنی اپنی دلیریان ظاہر کین توپون کی آواز سے زمین ہلنے لگی
داؤد خان نے امیرالامرا سے مقابلہ کرنے کو اپنے فیلبان کو تاکید بہت کی کہ میرے ہاتھی کو امیرالامرا کی سواری کے برابر پہونچا دے اور باوجود اسکے کہ ہراول داؤد خانکا
کا ہراول جو لڑائی کے شروع مین اپنے ہمراہیون سمیت امیرالامرا کے توپخانہ پر پہونچکر مارا گیا اور اکثر اسکے ساتھی زخمی بھی ہوئے پر داؤد خان چند فیل سوارون کو اپنے ساتھہ
لیکر امیرالامرا کو ڈھونڈتا پھرتا تھا اور کہین ایک جگہ ٹھہرتا نہ تھا اور یہ چاہتا تھا کہ جیسے ہم امیرالامرا کے پاس جا پہونچے اس سبب سے امیرالامرا کے لشکر مین
ایک اندھیر پڑ گیا رستم بیگ اور محمد یوسف توپخانہ کے داروغہ اور رسالت خان اور بہت سی جماعت نے بڑی جانفشانی کی خانزمانخان اور عالم علیخان زخمی ہوئے
اس لڑائی مین میر مشرف کہ بڑا سردار امیرالامرا کا قدیم رفیق تھا اوسدن گویا لوہے مین ڈوبا تھا داؤد خان کے مقابل ہوا داؤد خان نے کمان کے چلہ مین تیر کی بھال
رکھکر میر مشرف پر آواز ماری کہ کیون تو نے عورتون کیطرح اپنے منہ کو چھپایا ہے جو علم تو اوٹھا کہ مین تیرا منہ دیکھون یہ کہکر تیر شست سے چھوڑا اور یہہ بات اسنے اسواسطے
کہی کہ وہ خود لڑائیون مین زرہ اور بکتر نہین پہنتا تھا صرف سفید ہی کپڑے پہنے رہتا تھا غرض کہ وہ تیر مشرف کی گلے کی پاس ایسا لگا کہ بڑی مشکل سے نکلا اور
ہاتھی کے ہودے پر گر پڑا داؤد خان کے فیلبان نے دو تین آنکس امیر کی پیٹھہ پر ایسے مارے کہ بیچتے جی یاد سے نبھولا اور اکثر مجلسون مین اسکا ذکر کرتا رہا آسمین

میر سنگھ لمپان نے اپنی ہاتھی کو داؤدخان کی ہاتھی سے بھڑا لیا پھر جب داؤدخان امیر الامرا کی متصل اور سامنے پہونچا سارا امیر الامرا کا لشکر ڈر کے مارے کانپ گیا اتنے مین کہین سے بندوق کی ایک گولی آکر داؤدخان کے لگی لگتے ہی ڈھیر ہوا اور جو بچی اونھین خواہ مخواہ بھاگنا پڑا امیر الامرا نے خوشی کے شادیانے بجنے کا حکم دیا اور اسکے سواری کے ہاتھی کو بلاکر اسکی لاش ہاتھی کی دم سے بندھوا کر سارے شہر مین پھرایا اور بناجی سیندھیہ جو داؤدخان کی مدد کو آیا تھا جب لڑائی مین اسکا پاؤن نہ جم سکا اس بات کا منتظر رہا کہ دیکھو کسکی فتح ہوتی داؤدخان کے مرنے کی بعد امیر الامرا کے پاس جاکر مبارکبادی کی نذر گذرانی اور اسکے ساتھی داؤدخان کے مال اسباب لوٹنے پر پڑے داؤدخان کے گھوڑے اور ہاتھی امیر الامرا کی سرکار مین ضبط ہوگئے انمین سے کتنے ایک ہاتھی بادشاہ کے حضور مین بھیجے جب بادشاہ نے داؤدخان کے مرنے اور امیر الامرا کی فتح پانے کی خبر سنی چہرہ پر دلگیری کے نشان ہوگئے اور قطب الدین سے کہا کہ ایسے مردانہ اور نامی شخص کو ناحق مارا قطب الملک نے جواب دیا کہ یہ جو اگر میرا بھائی اسکے ہاتھ سے مارا جاتا تو آپ کی کلیجہ مین ٹھنڈک پڑتی

فرخ سیر کے قید ہونیکا بیان

ہرچند قطب الملک اور مہاراجہ اجیت سنگھ نے چاہا کہ فرخ سیر محل سے نکلے تا کہ اس سے سوال و جواب کریکے اور اسے اپنے قابو مین لاکر ان خرخشون کو رفع کرین پر کچھہ نہو سکا بلکہ اور بھی فساد پھیلا امیر الامرا نے قطب الملک سے کہلا بھیجا کہ بہت انبوہ ہوگیا ہے اسکا جلدی تدارک کرو نہین تو بڑا بلوا ہوگا اب ٹھہرنا نہین چاہئے آخر قطب الملک کی نوکر افغان اور حیلہ اوسکے بھائی نجم الدین علیخان کے کہنے سے زنانخانہ مین گھس آئے اور جو لونڈیان کہ دروازہ پر روکنے کیواسطے کھڑی تھین اونھین بہت سا دھمکا کر بڑی تلاش سے فرخ سیر کو کمال بدبختی کی ساتھہ باہر نکالا فرخ سیر کی ماں اور جورو اور بیٹی اور بیگمون نے اسے ہرطرف سے پکڑ لیا پر انھون نے ہرگز نہ چھوڑا اور عورتون کے انبوہ مین سے بڑی خواری سے گھسیٹے لائے اور تیرپولیہ کے اوپر قلعہ کے اندر جو بہت تنگ و تاریک جگہہ تھی وہان قید کیا اسکی سلطنت معزالدین کی سلطنت کی سوا چھہ برس اور کچھ کم بلکہ چار مہینے رہی کسی دانا نے اس حال کی تاریخ مین یہہ لکھا ہے تاریخ

فاعتبروا یا اولی الابصار

ذکر شمس الدین ابوالبرکات

رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کہ ان دونو نے کئی مہینے سلطنت کی تھی قطب الملک کو جب فرخ سیر کے معاملہ سے تسلی ہوئی اوسیوقت کہ سارے شہر مین فساد مچ رہا تھا بتاریخ ۹ ربیع الآخر بروز چہارشنبہ بعد دوپہر ۱۱۳۱ ہجری مین شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات یعنی رفیع القدر کے چھوٹے بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے کو جو بیس برس کا تھا قید سے نکال کر جھاڑے اور فساد رفع ہونے کیواسطے جو کپڑے کہ وہ پہنے ہوئے تھا وہ کپڑے پہنائے اور ایک موتیون کی مالا اوسکی گلے مین ڈالکر تخت پر بٹھلا دیا اور بادشاہی نقارے بجنے لگے سارا فساد جاتا رہا اور قطب الدین اور حسین علیخان دونون بھائی سلطنت کی بندوبست کے واسطے رہے جو رفیع الدرجات سل کی بیماری مین مبتلا تھا اونیسوین رجب بروز شنبہ کو مرگیا ان دونون بھائیون نے اسکے بھائی رفیع الدولہ کو جھٹ تخت پر بٹھادیا اور آپ اسطرح مختار رہے تھوڑے دنون بعد رفیع الدولہ کو جو پہلے سے بیماری دستونکی تھی زیادہ ہوئی ہرچند دوا درمان کی مگر کچھہ فائدہ نہوا اور آخر شوال و ذیقعدہ کی اول مین مرگیا اسکی نعش کو حضرت قطب الدین کی پاس اسکی بھائی کی برابر دفن کیا

ذکر محمد شاہ بادشاہ

۱۷۱۹ع سے ۱۷۴۸ع تک اس بادشاہزادہ نے پہلے تو بلا عذر سیدون کی خاطرداری کی اور عزت بدستور رکھی مگر آخر کو انکے قتل کے واسطے تجویز کی کہ اس عرصہ مین اول دونون بھائیون یعنی سید عبداللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ مین کچھہ نااتفاقی ہوگئی اور یہہ صلاح ٹھہری کہ بادشاہ مع سید حسین کے اوس سرکش حاکم مالوہ پر چڑھائی کرے چونکہ سید حسین کے مار ڈالنے کی سازش بھی ہوگئی تھی اسلئے اوسکو راہ مین جاکر مار ڈالا سید عبداللہ نے یہہ خبر پاکر ایک لشکر بنایا بادشاہ قائم کردیا اور اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کرلی مگر اوسوقت اوسکو شکست ہوئی اور قید کیا گیا محمد شاہ نے اتنی بہت دنون حکومت بھی کی تھی کہ اوسکی نالیاقتی ظاہر ہوگئی اور یہہ دریافت ہوا

کہ وہ بادشاہت کی لائق نہین ہے کیونکہ اوسکی چال چلن سے نمایان ہوا کہ اوسکو دو بڑے لائق وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا سعادت علیخان اوس سے منحرف ہوکر استقلال کا دم بھرنے لگے نظام الملک نے تو اپنی حکومت ملک دکن مین قائم کری اور سعادت علیخان نے ملک اودہ مین علاوہ برین اس نازک وقت مین مرہٹون نے بھی سر اوٹھایا اور ملک لوٹ لیا اور سلطنت لینے کیواسطے کئی لڑائیان لڑی چنانچہ صوبہ مالوہ اور گجرات کو لوٹ لیا اور آگرہ کے دروازہ تک جا پہونچا یہ حال دیکھکر سعادت علیخان نواب اودہ نے کوچ کیا اور اوسنے مرہٹون کو ایسا مغلوب کیا کہ اگر بادشاہ اوسکو نہ روک دیتا تو وہ مرہٹون کا زور بالکل توڑ دیتا مگر بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ آپ مرہٹون سے نلڑین کیونکہ بادشاہ اپنے وزیر خاص کو مع چند سردارون کے اونکے مقابلہ کے واسطے خود روانہ کریگا یہ حکم پاکر سعادت علیخان اپنے دلمین ذلیل ہوکر پھر گیا مرہٹون کو جو فرصت ملی اونھون نے دہلی پر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹ کر مالوہ کو چلے گئے اور سوا اسکے تمام قلمرو مین کئی جگہہ لوٹ مار کری اسکے علاوہ برین ایک اور بڑا حادثہ ہندوستان مین واقع ہوا جسکا حال بیان آیندہ سے ظاہر ہوگا ملک فارس مین جبکہ خاندان صفوی کو زوال ہوا تو وہان افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان کو جو کہ فارس کا دار السلطنت تھا چھین لیا اور شاہ حسین کو جو کہ اوس ملک کا بادشاہ تھا قتل کرڈالا اور اوسکی اولاد کو مار ڈالا اوسکی نسل مین سے ایک لڑکا مسمے طہماسپ باقی رہا تھا اس لڑکے نے گدڑیون کی قوم مین جاکر پناہ لی جنھون نے اوسکی حمایت گرمجوشی سے کی اون سردارون مین سے جو خودبخود حاکم ہوگئے تھے ایک سردار نادر نام تھا اوسنے اپنا لقب طہماسپ ٹھہرایا اور اپنی کوشش اور لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پھر اصفہان کو افغانون سے لے لیا اور اس ملک سے حملہ آورونکو نکال دیا اور سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ بن گیا اور نادر شاہ اپنا لقب مشہور کیا

ذکر نادرشاہ ایرانی

نادرشاہ کا کابل کی راہ سے ارکان سلطنت کی غفلت کے سبب شاہجہان آباد مین آنا ناصرخان شمال کا صوبہ دار نیکمرد اور اپنے کام مین عاقل تھا اکثر شکار مین رہتا اور جب شکار سے پھرتا تو عبادت اور قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول رہتا اور اسکو جو تنخواہ حضور سے ملتی تھی صمصام الدولہ نے اس روپیہ کا دینا ناحق جانکر موقوف کردیا اس سبب سے اسطرف کی راستی اور رورون کی خبرداری نہ تو صوبہ دار کرتا تھا اور نہ امیر الامرا کو وہان کی پرواہ تھی راستہ مین کوئی محافظ نرہا اور امور سلطنت مین سستی آجانے کی سبب نوکرون اور عملہ سرکار کے دل سے خوف اوٹھہ گیا کسی کو کسی سے کچھہ غرض نرہی تھی اس سبب سے جسکے جی مین جو آتا تھا کرتا تھا اور اوس راہ ہوکر جو چاہتا تھا سو آتا جاتا تھا کوئی روکنے والا نرہا نہ بادشاہ کو خبر پہونچتی تھی نہ امیرون کو اور نادر بات یہ ہے کہ اگرچہ صفوی سلاطین کو ہند کے بادشاہون سے کسیطرح کی غرض نہ تھی بلکہ سبکو معلوم ہے کہ جیسی جیسی بادشاہون اسمعیل بادشاہ طہماسپ کیطرف سے بابر اور ہمایون بادشاہونکی حق مین مددین ہوئین مگر پھر بھی سلاطین صفوی مروت کی راہ سے ہمیشہ شادی اور غمی مین اپنے ایلچی اور خط بھیجا کرتے تھے اور پرانی دوستی نباہے جاتے تھے محمد شاہ ایسا بے مروت اور نااہل تھا کہ کبھی خط نہ بھیجا نہ حال پوچھا باوجود اسکی کہ ایران مین بہت سی حادثہ اور فساد ہوگئے اور دوسرا شاہ طہماسپ مفسدونکو تنبیہ کرکے ایران مین جو اسکی سلطنت موروثی تھی تخت پر بیٹھا اور وہان حکومت ہوتی ہی جو افغان کہ ایران سے بھاگ کر ہندوستان مین آگئے تھے اونکو نکالنے کے لیے محمد شاہ کو کئی بار خط بھیجے لیکن اس طرف سے کچھہ جواب نگیا ان غفلتون سے آخر الگ ہوا کہ جب نادر شاہ ایران کی ملکون پر مسلط ہوا اوسنے اپنے معتبر قزلباش کو خط دیکر برہان الملک کی ذریعہ سے جو کہ ہند کے امیرون سے بڑا سردار تھا سب سے اوسکو محمد شاہ کے پاس بھیجا ایلچی نے خط پہونچا کر رخصت چاہی پر نہ اسے خط کا جواب ملا نہ رخصت مرحمت ہوئی آخر نادرشاہ نے قندہار مین آنکر قلعہ کو لے لیا اور پھر اسنے محمد خان ترکمان کو جو صفویہ کے امیرون مین سے تھا سفیر کرکے بھیجا اور سب پچھلی باتون کو دوہرایا پھر بھی کوئی پرسان حال نہوا نادرشاہ نے قوم افغان کو قتل و قید کرکے حسین افغان کے قلعہ کو جو بادشاہ بنکر قلعہ قندہار کو دابے بیٹھا تھا اور ملتان

اور اسکے حدود کو لوٹ لیا بہت سا فساد مچا رہا تھا قید کرکے مازندران مین بھیجدیا اوسیوقت مین افغان نادرشاہ کے خوف سے ہندوستان
بھاگ کر یہان کے سرکار مین نوکر ہوئے ازانجملہ علی محمدخان مشہور بہ روہیلہ جو ایک افغان کا منہ بولا بیٹا تھا اور ذات امیر کی اولاد مین تھا
اور عظیم اللہ خان نے سید سیف الدین علیخان کی بہت رفاقت کی تھی ازین باعث وزیر اعتماد الدولہ نے اس پر بڑی مہربانیان کین
اور آخر وہ ابھی سرکار کی توجہ سے بغرض جاگیر داران اوجنالصہ پر بطور ملکیت قابض ہوگیا اور یہہ جو صاحب شعور اور مرجاتہ تھا سب افغانان
اور قندھار کے روہیلون کو جو بھاگ کر آئے تھے جمع کرکے اور وہان کے اطراف وجوانب کی لوگون کو آپ سے ملاکر روہیلہ کے نام سے
مشہور ہوا اور اونکے اکٹھے ہونے سے اسے قوت بھی ہو گئی اور بہت ملک یعنی آنولہ وسنبل مراد آباد اور بریلی اور بداؤن وغیرہ کو اپنے قبضہ
مین کرلیا غرض کہ نادرشاہ نے قندھار کے قلعہ کے تباہ کرنے کا حکم دیکر وہان کے آدمیون اور رہنے والون کو نادرآباد مین جسکو اسنے انہین
دنون بسایا تھا رکھا اور کابل مین آکر وہان کے قلعہ دار کے پاس پیغام بھیجا کہ علی شاہ محمد کے ملک سے تو کچھ کام نہین پر یہہ حدین جو افغانون
کے کھان ہین اور کچھ آدمی بھاگ کر انمین مل گئے ہین ہماری غرض انکی تخریب سے ہے تم کچھ مت ڈرو ہماری مہمان داری کرو اور نادرشاہ
کا لشکر جہان افغانون کو پاتا قتل کرتا اور نادرشاہ اپنے اس ایلچی کے توقف سے بہت ولیکن آزردہ ہوا آخر بہت آدمیون سے زبانی کہکر شاہجہان آباد
کو روانہ کیا وہ شاہجہان آباد مین پہونچے بادشاہ اور وزیر اور امیر الامرا کے حضور مین گیا پر وہان انکی کون سنتا تھا بلکہ انکی باتون پر ہنستے تھے
جہان ایسے امیر اور ایسا بادشاہ وہان کی سلطنت کی انتظامون کو خیال کیا چاہیے کیسے ہونگے سات مہینے نادرشاہ کابل مین ٹھہرا جب سنا کہ جلال آباد
مین اپنی لشکر کے دس آدمی جنکو ایلچی کرکے شاہجہان آباد بھیجا تھا ماری گئی جلال آباد کو کوچ کرکے شہر قتل کیا اور لوٹا پھر وہان سے پیشاور مین آیا

ذکر ناصرخان ناصرخان کابل کے حاکم کا نادرشاہ سے لڑنا اور پھر زکریا خان حاکم لاہور کا نادرشاہ سے مقابلہ کرکے اسکی اطاعت کرنا اور محمدشاہ کا شاہجہان آباد سے کوچ کرکے کرنال تک جانا

ناصرخان صوبہ کابل کا حاکم جتنی فوج کہ اسکے پاس تھی اونھین لیکر راستہ پر پہونچکر اسطرف افغان کو جمع کرکے سخت
ٹیلون اور تنگ جگہہ مثل درہ خیبر وغیرہ کو اپنی دانست مین بہت استوار جانکر راستہ بند کرکے نادرشاہ کی لڑائی پر مستعد ہو بیٹھا
نادرشاہ نے اس سے کہلا بھیجا کہ فلانے دن مین وہان آونگا تمھارے حق مین بہتر یہی ہے کہ اوٹھہ جاو ناصرخان نے
کچھہ خیال نہ کیا نادرشاہ اپنے وعدہ پر آپہونچا مقابلہ کے وقت افغانون اور ناصرخان کی فوج سے بہت آدمی مارے گئے
اور ناصرخان جیتا ہوا زخمی پکڑکے نادرشاہ کے پاس بھیجا گیا تھوڑے دنون کے بعد اسکی قدر اور عزت ہوئی اور خلعت
عنایت ہوا نادرشاہ پیشاور مین آنکر دریاے اٹک سے کشتی پر سوار ہوکر اوترا اور لاہور کے کنارے ملک پنجاب مین پہونچا
زکریا خان حاکم لاہور نے دریاے راوی کے کنارے نادرشاہ سے لڑنے کے ارادہ پر فوج جمع کرکے مقیم ہوا کہ نادرشاہ
کی فوج راوے سے پیادہ پا اوترکے شہر کے متصل ٹھہری لاہور کے حاکم اکثر ساتھ سے بھاگ گئے اور وہ خود قلعہ نشین ہوا اور
معذرت نامہ نادرشاہ کے پاس بھیجکر امان چاہی اور نادرشاہ کے حضور مین آکر عزت اور حرمت پائی نادرشاہ
ایک جماعت کو لاہور کے قلعہ مین چھوڑکر آپ شاہجہان آباد کی طرف چلا اور محمدشاہ کو ایک مدت ہوگئی کہ امیرون اور
لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر شہر باہر آہستہ آہستہ آہستہ چلتا تھا کہ قریب دو مہینے کے شاہجہان آباد سے کرنال تک
جو چار منزل کی مسافت ہے پہونچکر نہر کے کنارہ پر اوترا اور توپخانہ کو لشکر کے گرد چنکر توپین باہم زنجیر بند کرکے
قلعہ مین رہا اور نادرشاہ نے دو تین مرتبہ لاہور سے ہندوستان کے پہونچنے تک محمدشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارا

ایلچی محمدشاہ کی طرف روانہ کیا پر محمدشاہ ایلچی کو اپنے پاس رکھکر رخصت نہین کرتا ہے اوسوقت نہین معلوم کہ ایلچی کے رکھنے
سے کیا غرض تھی اور صمصام الدولہ نے راجہ سوائی جی سنگہ اور راجپوتانہ کے راجون کو جنکی جوانمردی اور رفاقت
کا بڑا اعتماد رکھتا تھا اس لڑائی مین اپنی مدد کے لیئے ہرچند بلایا مگر کوئی نہ ملا آج کل آج کل کرتے رہے امرا کو برہان الملک
کے پہونچنے کا کمال خیال تھا اور نادرشاہ اپنی فوج سمیت کتنا ہی قریب آچکا تھا پر بادشاہ کے لشکر مین سے کسی کو خبر
نہی کہ نادرشاہ کی فوج کہان تک آپہونچی ہے اسوقت معلوم ہوا کہ محمدشاہ کی فوج کے کچھ گھسیارے وغیرہ گھاس لیئے آتے
تھے انمین سے کچھ زخمی ہوئے اور کچھ مارے گئے تب یکایک شور مچ گیا اور لشکر مین تہلکہ پڑگیا کہ نادرشاہ آیا نادرشاہ کا آنا

برہان الملک سعادت خان اور امیر الامرا خان دوران خان کا بادشاہ سے لڑنا اور امیر الامرا کا مارا جانا اور صلح مقرر ہونے کے بعد نادرشاہ اور محمدشاہ کی ملاقات ہونا اور نادرشاہ کا دہلی مین آنا اور پھر ولایت کو معاودت کرنا اور حالات جو اسکے ضمن مین واقع ہوئے

برہان الملک کا انتظام کرتے ہی کہ اسمین برہان الملک بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ڈیرہ خیمہ
کے پہونچنے کی انتظار مین تھا کہ اتنے مین خبر لگی کہ نادرشاہ کی بعضی فوج اسکی خیمہ پر وارد ہوکر آدمیون کو لوٹتی اور قتل کرتی ہے
برہان الملک یہہ خبر سنکر گھبرایا اور صمصام الدولہ سے کہہ بھیجا کہ مین اپنی فوج اور اسباب کو بچانے کی لیئے جاتا ہون آصف
جاہ نے بادشاہ سے عرض کری کہ اب تھوڑا سا دن رہگیا ہے برہان الملک کو منع کیا جاوے کہ آج نہ لڑے صمصام الدولہ نے
کہا کیا مضایقہ ہے جو برہان الملک انجا پر دشمن سے لڑے ایسے سپاہی آدمی کی مدد کرنا مروت سے بعید ہے اور اونکا دل جو چاہی
سو کرین مین تو برہان الملک کی مدد کو جاتا ہون یہہ کہکر ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے ساتھی اور تھوڑی سی فوج اور توپخانہ کہ اوس وقت
موجود تھا لیکر آگے کو روانہ ہوا پہر دن رہا تھا کہ برہان الملک کی پاس پہونچکر آدہ کوس کے فاصلہ سے دونو لڑنے کو
کھڑے ہوئے نادرشاہ نے اپنے لشکر کے دو حصہ کیئے تھوڑون کو تو اپنے ڈیرہ مین چھوڑا اور کچھ فوج لیکر لڑنے کو آیا اور اپنی فوج
کے آدمیون کے تین حصہ کرکے ایک کو اپنے ساتھ لیا اور دو حصہ ان دونون امیرون سے لڑنے کو مقرر کیئے نادرشاہ کیطرف
کے قزلباش صمصام الدولہ اور امیر الامرا پر دوڑکر لوٹ مار کرنے لگے پانچ گھڑی کے عرصہ مین امیر الامرا اور برہان الملک
کا سارا لشکر عاجز ہوگیا اور امیر الامرا کیطرف کے اکثر نامی آدمی یعنی مظفرخان اور صمصام الدولہ کا بھائی اور بڑا لڑکا
اور علی چاندخان اور یادگار خان اور میرزا عاقل بیگ مخمل پوش اور میر کلو میر شرف کا بیٹا اور رتن چند رائی
اور خوشحال چند پیشکار میر بخشی کا بیٹا اور انکے سوا اور بھی مارے گئے اور امیر الامرا زخمی ہوکر مجروح اور بیہوش تھوڑے
سے رفیقون کے ساتھ جو بچ رہے تھے میدان سے پھر کر سر شام اپنے لشکر مین پہونچا اور اسکی پہونچنے سے پہلے سپاہیون نے
اسکی خیمہ اور اسباب اور خزانہ کو لوٹ لیا لشکر کا وہان کچھ بھی نہ رہا جب وہان پہونچا تو اتنا سایہ بھی نہ تھا کہ جہان اسکی
نیم جان لاش کو اوتار کر رکھین آخر بڑی مشکل سے ایک جگہہ سے پنج چوبہ ملا اوسے کھڑا کرکے امیر الامرا کو اوسمین رکھا دوسرے
دن ۱۱۵۱ہجری مین ۱۹ ذیقعدہ کو امیر الامرا نے دنیا سے رحلت کی برہان الملک کہ اپنی ساتھیون سمیت حیران ہو رہا تھا اسمین لشکر
قزلباش نے اوسے چارون طرف سے آنکر گھیر لیا اور ایک شخص کہ عمر مین نوجوان اور نیشاپور کی ترکون مین سے برہان الملک کا ہموطن تھا دلیرانہ اور بیباکانہ
اسکے ہاتھی کے آگے آکھڑا ہوا برہان الملک تیر چلا رہا تھا کہ اس جوان نے بہت آرزو سے آواز دی کہ ارے محمد امین کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے
کس سے لڑتا ہے اور کس کی فوج کل تجھے اعتماد ہے یہہ کہکر زمین پر بھالا مارا اپنے گھوڑے کو بھالا سے روک زمین سے اوچک ہاتھی کے ہودے کی رسی تھام
جھٹ ہاتھی کی عماری پر چڑھ گیا جسپر برہان الملک بیٹھا ہوا تھا برہان الملک ایران کی ضابطہ سے واقف تھا وہان کی موافق اطاعت قبول کرکے

قزلباش کے لشکر کے ساتھ نادر شاہ کے حضور مین پہونچا نادر شاہ نے اسکے قصور معاف کرکے بہت سی مہربانیان کین اور اوسوقت شام ہوگئی تھی میدان سے پھر کر اپنے لشکر مین گیا برہان الملک نے جب امیر الامرا کی مرنے کی خبر سنی امیر الامرائی ملنے کی امید ہوئی اور اس عہدہ کی وہ ہمیشہ آرزو رکھتا تھا نادر شاہ صلح کرنے کی باتین کرنے لگا دو کرور روپیہ دینے پر راضی کیا کہ صلح کرکے پھر جاؤ اور اس خوشخبری کا رقعہ بھیجا بادشاہ اور آصف جاہ کہ نہایت گھبرا رہے تھے کمال خوش ہوئے اور آصف جاہ کو نادر شاہ کے پاس جانے کی رخصت اور برہان الملک کے ذریعہ سے نادر شاہ کی ملازمت مین پہونچا اور ان دو کرور روپیہ کے پہونچانیکا وعدہ کرکے محمد شاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ کے آگے اپنی کارگزاری اور سعی ظاہر کی اور حرص کے سبب منصب امیر الامرائی کا خواہان اور خلعت کا امیدوار ہوا بادشاہ نے ایسے وقت مین آصف جاہ کی رضاجوئی ضرور جانکر امیر الامرائی کا منصب عطا فرمایا اور محمد شاہ خود بھی نادر شاہ کے حسب الطلب آصف جاہ کی صلاح سے نادر شاہ کی لشکر مین ملاقات کے لیے گیا جب ایرانیون کے لشکر کے قریب پہونچا نادر شاہ نے اپنے بیٹے میرزا نصر اللہ کو استقبال کو بھیجا شاہزادہ جب نزدیک پہونچا محمد شاہ نے تخت رواں سے اوتر کے میرزا نصر اللہ سے ملاقات بزرگانہ کی اور شاہزادہ بھی فرزندانہ سلوک ہوکر اپنے ساتھ باپ تک لے گیا نادر شاہ نے لب فرش تک استقبال کرکے معانقہ کیا اور مسند پر اپنے پاس بٹھلایا اور شاہانہ سلوک کرکے بہت خوش ہوکر رخصت کیا برہان الملک نے جب یہہ سنا عرض کیا کہ آصف جاہ کے سوائے اور کسی سے کچھ نہو سکیگا اور دو کرور روپیہ کی کیا حقیقت ہے جو ہندوستان کی دولت سے آپ نے اتنی قناعت کیا دو کرور تو مین اکیلا دے سکتا ہون اور بادشاہ کے خزانہ اور امیرون اور مہاجنون اور سوداگرون کے گھرون کے روپیہ کا کیا حساب ہے مگر آپ شاہجہان آباد کو چلین تو بہت کچھ روپیہ مل سکتا ہے نادر شاہ نے یہہ بات سنکر آصف جاہ کو پھر بلایا اور اسکی نظر بند کرنے کا حکم دیا اور محمد شاہ کو دوسری مرتبہ پھر بلا کر کہا کہ تم اپنے سارے عملہ کو یہین بلا کر بخاطر جمع ہمارے لشکر مین رہو اور قمر الدین خان محمد شاہ کے وزیر کو بھی طلب کرکے اپنے لشکر مین ساتھ رکھا اور برہان الملک کو طہماسپ جلائر کے ساتھ شاہجہان آباد کو رخصت کیا اور طہماسپ خان جلائر کا ایک سردار تھا اور نادر شاہ کا بہت معتمد تھا اور محمد شاہ کا شقہ اور نادر شاہ کا فرمان لطف اللہ خان صادق کے نام جو شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے اور مین نیابت کے طور پر تھا اس مضمون سے بھیجا گیا کہ قلعہ کی سب سردار خزانون اور تمام کارخانون کی کنجیان برہان الملک کی اور طہماسپ کی حوالہ کرین اسکے پیچھے نادر شاہ محمد شاہ سمیت شاہجہان آباد کو روانہ ہوا اور ۱۱۵۱ سنہ ہجری مین آٹھوین ذی الحجہ کو دونون بادشاہ قلعہ مین داخل ہوئے دوسرے سنیچر کے دن کہ عید اضحی اور نوروز تھا نادر شاہ کے نام کا خطبہ جامع مسجد اور سب مسجدون مین پڑھا گیا ماہ مذکور کی گیارہوین تاریخ شام کے وقت ہندوؤن نے مشہور کیا کہ بادشاہ مرگیا یہہ خبر اوڑتے ہی لوگ ہر طرف سے جمع ہوکر قزلباش کی فوج کے لوٹنے اور قتل کرنے مین لگے کہ اسمین نادر شاہ کو خبر پہونچی نادر شاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ کوئی کچھ بولو نچالو ہندوستانی تمہارے پاس آوین تو اوسے ہٹا دو الغرض رات بھر مین سات سے آدمی کے قریب مارے گئے جب دن ہوا پھر وہی حال تھا بلکہ اور بتر تھا نادر شاہ نے قلعہ سے سوار ہوکر قتل عام کا حکم دیا دوپہر تک قزلباش کی فوج نے قتل عام کیا کہتے ہین کہ دوپہر کے بعد نظام الملک نادر شاہ کے پاس گیا اور امان کی استدعا کرکے قصور معاف کرنے کے بعد گستاخانہ نادر شاہ سے عرض کری کہ اگر تو بادشاہ ہے تو بخشش دے اور سوداگر ہے تو بیچ دے اور قصائی ہے تو ذبح کر ڈال نادر شاہ اپنی کی راہ سے فرمایا کہ جا تیری سفید داڑھی پر بخشا ابھی امان کا حکم نہین ہوا تھا کہ محمد شاہ نے خود آکر نادر شاہ سے کہا کہ اگر سلطنت چاہتا ہے تو ہمین مار ڈال خدا کے بندون کو کیون قتل

کرتا ہے بادشاہ نے ہنسکر اوسیوقت امان کا حکم دیا اور محمد شاہ سے کہا کہ اعلیٰ حضرت کچھ اپنے حسب حال فرمایئے محمد شاہ نے اوسیوقت یہہ بیت پڑھی بیت دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را ببین ٭ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت ٭ ہر گلی و کوچون مین مردون کی بو کے مارے سڑ رہا تھا آخر شہر کے کوتوال نے سبکو اکٹھا کرکے ایک ہی جگہ کیا ہندو اور کیا مسلمان سبکو جلا دیا اور برہان الملک تھوڑے دنون کے بعد مرض سرطان مین مرگیا اور شیر جنگ جو ہزارہ سوار سے دو کرور روپیہ لینے کو اودہ کے صوبہ دار صفدر جنگ کے پاس گیا تھا وہان سے روپیہ لایا بادشاہی خزانہ مین داخل ہوئے اور بادشاہ نے بادشاہی اجناس کو اپنے قبضہ مین لاکر شہر کے لوگون سے بہت سا روپیہ لیا اور اپنے چھوٹے بیٹے نصر اللہ کے ساتھ شاہجہان کی پوتیون مین ایک لڑکی کے ساتھ نکاح پڑھوا دیا اور کابل کے صوبہ کو پنجاب کی بعضے محالونکے ساتھ ملا کر ۱۱۵۲ سنہ ہجری مین صفر کی ساتوین تاریخ کو شاہجہان آباد سے کوچ کیا

سانحہ عظیم احمد شاہ ابدالی جو سنہ ۱۳ جلوس اور سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین واقع ہوا

اور ۱۱۶۱ سنہ ہجری مین واقعہ عظیم جو ہوا سو یہہ ہے کہ احمد شاہ ابدالی اصل اولوس افغان ابدالی کے رئیس زادگان مین سے ہے نادر شاہ کے قہر اور غلبہ سے افشار لوگ بادشاہ کے مقید ہوئے انمین یہہ بھی رہا اور پہر پیادون مین بھرتی ہوا اور بتدریج منگباشی کے درجہ تک پہونچا جو بادشاہ کو وہان کے ایرانیون اور ترکون کے فرقہ سے دلجمعی نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ میرے دشمن ہین اسلیئے اسنے افغانون کو توران کی فوج پر مغلوب کرنے کو اور بہت مہربانیان کین اور اپنے لشکر کا سردار کرکے انہین بڑے بڑے اختیار دیئے یہانتک کہ اسکے قتل ہونے کے بعد بعضے افغان سلطنت کا دم بھرتے تھے اور دعوی کرکے کچھ کچھ ایران کے ملک کو دابے بیٹھے انمین سے ایک آزاد خان تھا کہ سلطنت کا دم مارنے لگا تھا اور کریم خان زندی تلوار کے زور سے اسکو سر کرکے اپنا نوکر کیا اور انمین سے احمد ابدالی بھی ہے چند دنون مین کہ نادر شاہ مارا گیا محمد تقی خان اختر کہ جسے نادر شاہ عزیز رکھتا تھا اسکی مدد سے لشکر سے بھاگا اور اپنے فرقہ کے لوگ جمع کرکے بادشاہ بنگیا اور ہندوستان مین اسکے سات دفعہ آنیکا اتفاق ہوا پہلی مرتبہ بطور نوکرون کے نادر شاہ کے ساتھ ولایت کو پھر گیا اب اسکی بادشاہ ہونیکی سبب لکھے جاتے ہین

احوال احمد شاہ ابدالی کی بادشاہ ہونیکے اسباب اور ہندوستان مین آنیکا دوسری دفعہ سرہند تک آنا اور مغلوب ہوکر پھر جانا

احمد شاہ ابدالی ۱۱۶۰ سنہ ہجری مین نادر شاہ سے رخصت لیکر اپنے گھر کو آیا لوٹتے وقت حضرت امام ابو الحسن علی ابن حضرت امام موسیٰ کی زیارت کو آیا جب وہان سے چلا ایک فقیر جسکا نام صابر تھا دیکھا کہ ایک ننھا سا خیمہ لڑکون کیطرح حضرت کے مزار کے برابر کھڑا کیا ہے اسنے فقیر کے پاس جاکر پوچھا کہ حضرت یہہ کیا خیمہ اور لڑکون کیطرح کھیل ہے اسنے پوچھا کہ تو ہی احمد ابدالی ہے اسنے کہا ہان فقیر نے کہا یہہ وہ خیمہ ہے کہ جب نادر شاہ مریگا تب یہہ کرشمہ گر پڑیگا اور تو بادشاہ ہوگا احمد ابدالی نے ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے وہین چھوڑا اور کہا کہ درویش کی خدمت کیا کیجیو اور اس خیمہ کو دیکھتا رہیو اور جب یہہ خیمہ گرے اوسکے گرنے کی تاریخ یاد رکھیو اور آپ نادر شاہ کی خدمت مین روانہ ہوا جب نادر شاہ مارا گیا احمد ابدالی اپنی قوم سمیت لشکر سے بھاگ کر اس مزار پر آیا اور اس شخص ملازم سے اس خیمہ کا حال پوچھا اسنے وہی وقت اور وہی تاریخ بیان کی تب اسکو فقیر کی بات کا یقین ہوا اور اپنے بادشاہ ہونیکا امیدوار ہوا اور اپنی قوم کو اکٹھا کرکے محمد تقی خان اختر شیرازی کو اپنے ساتھ لیکر بادشاہ بن بیٹھا ناصر خان کابل کا صوبہ دار وہان کی تحصیل کا روپیہ اور میر محمد سعید بھی زکریا خان کا بھیجا ہوا نور محمد خان کے محالات کا روپیہ نادر شاہ کے پاس لیے جاتے تھے احمد ابدالی نے یہ زور انسے چھین لیا اور ان دونون کو مقید کیا ایک افغان جو نادر شاہ کیطرف سے قندھار کا حاکم تھا اوسے جا مارا اور قندھار کو لے لیا اور قندھار بادشاہ کو

جو اوسکا معتقد تھا اپنے ساتھ رکھا اور ناصر خان کو بدستور کابل کی صوبہ داری کا خلعت دیکر رخصت کیا اور یہہ شرط اس سے کر لی کہ وہان پہونچتے ہی پانچ لاکھ روپیہ بھیجدینا اور پانچ سوار درّانی اسکے ساتھ کر دیے ناصر خان نے کابل مین پہونچکر وہان کے افغانون سے کہا اونھون نے صاف جواب دیا کہ اسقدر روپیہ ہمارے پاس نہین ہمارے بساط سے باہر ہے ناصر خان نے کہا اگر یہہ روپیہ نہین دیتے ہو تو پھر اسکی کیا سبیل کرتے ہو اونھون نے کہا لڑینگے پھر کہا کہ مجھے بھروسا نہین پڑتا ہے اونھون سخت سخت قسمین کھائین تب ناصر خان نے ابدالی کے ان سوارونکو پھیر دیا احمد شاہ ابدالی یہہ خبر سنتے ہی اسکی طرف جھپٹا کابل کے افغان بدعہدی کر کے آپ آپ کو کنارہ کشی کر گئے ناصر خان لاچار ہو کر کابل سے پشاور مین آیا اور چند درون کو استوار کیا ان پٹھانون نے پشاور لینے کی اسے سجھائی چنانچہ احمد شاہ پشاور کو آیا ناصر خان کنبہ و قبیلہ کو لیکر قلعہ مین بیٹھا آخر اذوقہ کے نبڑنے اور فوج کے کم ہونے سے گھبرا کر بھاگنا ہی مناسب جانا ناصر خان کے بخشی نے عرض کی کہ ایک روز تک تو مین پایداری کر سکتا ہون تم آجکی رات نکل جاو ناصر خان کچھ آدمیون سے قلعہ سے نکل کر بھاگ گیا اور بخشی دو دن ایک رات لڑکر مارا گیا ناصر خان کی حرم ابدالی کے ہاتھ لگی ابدالی نے اس لحاظ سے کہ وہ عورت ہیو دختر زبردست خان ہلیمردان خان کی تھی اسے بڑی عزت سے رکھا قصہ کوتاہ ناصر خان لاہور مین پہونچا اور ایک مسجد مین اوترا شاہ نواز خان زکریا خان کا بیٹا جو اپنے بھائی یحیی خان کو نکال کر لاہور اور ملتان مین سردار بن بیٹھا تھا اسکی ملاقات کو آیا اور بہت بضد ہوا کہ تم یہین رہو ہم تم ملکر ابدالی سے لڑینگے ناصر خان نے قبول نہ کیا اور بادشاہ کے حضور مین جانے کو کہا شاہ نواز خان رخصت ہو کر اسکے خانہ سامان کو اپنے ساتھ لے گیا اور خیمہ ہاتھی گھوڑے اور لباس باورچیخانہ آبدارخانہ جو سرداری کے لوازم ہین سب سرانجام کر کے ناصر خان کے پاس بھیجا اور انکے سواے چار لاکھ روپیہ بھی اسکو نقد دیے احمد شاہ ابدالی پشاور سے کوچ کر کے لاہور کو چلا شاہ نواز خان وہان کے حاکم نے بات فوج اور بڑے سامان سے شہر کے باہر ڈیرہ کیا اور بڑی جوانمردی سے لڑنے کو تیار رہا ابدالی نے بھی قریب آکر لشکر مرتب کیا شاہ نواز خان نے ایک فقیر کلب علی کے کہنے سے جو علم جفر جانتا تھا دوسرے دن لڑائی کی ساعت مقرر کر کے اور لشکر کے سردارون کو منع کر دیا کہ آج لڑنیکو کوئی لشکر کے باہر نجاے اور اگر مخالف اندر آوین تو سنگر کے اندر سے اونہین ہٹا دین یہہ حکم کر کے آپ بخاطر جمع خیمہ کے اندر رہا کھانے کے وقت دسترخوان پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک ابدالی کی سوار دکھائی دیے اس طرف کے دو سو سوار قزلباش سنگر باہر نکلکر اون پر دوڑے وہ لوٹ گئے تھوڑی دیر کے بعد پہلے سے زیادہ دکھائی دیے اونھین بھی مار کے ہٹا دیا پھر تیسری دفعہ دو ہزار آئے پھر وہی دو سو سوار ان پر گرے مگر انکہ وہ دو ہزار تھے یہہ دو سو اونسے مقابلہ نکر سکے آخر بھاگے ابدالی کے سوار پیچھے پیچھے باگین ڈالے ہوئے سنگر کے اندر آپہونچے اور ایک قیامت مچا دی شاہ نواز خان بہت گھبرا گئے ہاتھی پر سوار ہو کر دمبدم آدمیون پر تاکید کرتا تھا اسمین شام ہو گئی سوار ابدالی کے پھیر کر اپنی جگہ چلے گئے بہتیرے بھاگ نکلے شاہ نواز خان نے اپنے خیمہ مین پہونچکر چاہا کہ ہاتھی سے اوترے اسکے پٹھان جو خواصی مین بیٹھا تھا اوسنے بہت مبالغہ کیا کہ قلعہ مین بیٹھکر لڑنا چاہیے شاہ نواز خان قبول نکرتا تھا مگر اس کمبخت نے نہ مانا اور خیمہ مین اوترنے ندیا جب ہی اسکی ہاتھی نے خیمہ سے قدم آگے دھرا لشکر کے لوگون نے یہہ جانا کہ وہ بھاگ گیا تورانیون نے لوٹنا شروع کیا یہانتک کہ اسکی ڈیرہ مین آنکر خاص اسباب کو لوٹ لیا شاہ نواز خان خدا کی قدرت دیکھ دیکھکر حیران تھا جب کچھ بس نچل سکا تب لاچار ہو کر بھاگا اور جو ابدالیون کی خوج کی فتح ہوئی دوسرے دن صبح کے وقت ابدالیون نے شہر مین آکر خوب سا شہر کو خراب کیا شاہ نواز خان رستہ مین وزیر کو ملا وزیر نے اسے شاہجہان آباد کو رخصت کیا احمد شاہ ابدالی کو جب یہہ فتح متواتر ہوئین اور اسنے نادر شاہ کے ساتھیون مین بادشاہ ہند کے سستی اور امیرون کا نفاق اور بیخبری اپنی آنکھون دیکھی تھی شاہجہان آباد کے لینے کا قصد کیا اور

سنہ ۱۱۶۱ ہجری شروع مین محمد تقی خان اختر سالار فوج کو اپنے ساتھ لے لاہور سے شاہجہان آباد کیطرف چلا محمد شاہ نے یہہ خبر سنکر اپنے بیٹے احمد شاہ کو مع فوج اور توپخانہ اسکے دفع کیواسطے مقرر کیا اور وزیر الملک قمر الدین خان اور ابو المنصور خان اور صفدر جنگ اور راجہ ایسری سنگہ راجہ سوائی جی سنگہ کے بیٹے اور راو بہجور اجمیر کے راجہ اسکے ساتھ کر دیے اور محرم کی اٹھارہوین تاریخ صفدر جنگ اور شیر جنگ معین الملک اور ذو الفقار جنگ سعادت خان اور امیرون کو فتح پیچ عنایت کیے اور قمر الدین خان وزیر کو بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے فتح پیچ سر پر باندھکر بادلہ کا طرہ اپنی پگڑی مین سے نکالکر اسکی پگڑی مین باندھا اور ذو الفقار جنگ کو بخشیگری روم کی عنایت کر کے شاہزادہ کی اتالیقی پر مقرر فرمایا غرض کہ ان سبکو شاہزادہ کے ہمراہ ابدالی سے لڑنیکو بھیجا شاہزادہ منزل بمنزل چلکر دریاے ستلج کے کنارہ ماچھی واڑہ کے گھاٹ پر پہونچا اور احمد ابدالی بھی اپنی فوج سے کچھ چھ سات ہزار سوار سے سوا نہ تھے لودھیانہ کے راستہ ہو کر اوپر ہی اوپر سرہند مین داخل ہو کر تیرھوین ربیع الاول کو اس شہر کو لوٹا شاہزادہ نے اسکی خبر شہر مین پہونچنے کی سنکر باگین پھیر دین اور ابدالی کے مقابل پہونچکر سنگر اور مورچے تیار کرا کر اپنے لشکر کو حلقہ مین رکھا پندرھوین ربیع الاول سے اٹھارہوین تک خوب سی توپون کی طرف سے مار کوٹ رہی وزیر اور شاہزادہ کے لشکر کی جو کچھ توپین اور رہکلے چھکڑے پیچھے رہ گئے تھے وہ ابدالی کے ہاتھ لگے اسی سبب سے لڑنیکا کچھ سرمایہ ہو گیا پانسوین کو وزیر ظہر ایک دن چڑھنے کا ارادہ کیا نماز پڑھکر بیٹھا تھا کہ ایک تیر لشکر ابدالی سے ایک گولہ وزیر کے آکر لگا اور لگتے ہی اسکا دم تمام ہوا بعد راجہ ایسری سنگہ اور راو اور راجہ کہ جنکے ساتھ وہان تیس بیس ہزار فوج تھی وزیر کے مرتے ہی انکی کمر ٹوٹ گئی اور ٹھہرنے کی ہمت نہ پڑی آخر بھاگ کر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے مگر صفدر جنگ اور معین الملک مرحوم وزیر کا بیٹا اور شاہزادہ پایداری اور مردانگی سے لڑتے رہے اٹھارہوین کو احمد ابدالی نے وزیر کے مورچون پر حملہ کیا معین الملک نے اسوقت ایسی مردانگی کی جیسا کہ حق ہوتا ہے اکثر تورانی سردار اور بہت سے وزیر کے سپاہی اس لڑائی مین کام آئے اور اس لڑائی کا صدمہ احمد شاہ کے ہمراہیون کو بھی پہونچا فوج ہند پر شکست ہونی کو تھی کہ صفدر جنگ نے یہہ حال دیکھکر شاہزادہ کی کمک کو فوج بھیجی اور ساری فوج مغلی کو پیادہ پا کر کے آپ ابدالی اور معین الملک کی فوج مین آکر آڑا ہی لڑائی ہوئی اسی عرصہ مین وہان کے چھکڑے جو ابدالی کو سرہند مین ہاتھ لگے تھے انمین آگ لگی ہزارون بان اسکی لشکر مین پھیل گئے گویا قیامت سی برپا ہو گئی فوج تتر بتر ہو گئی لشکر کی شکست ہوئی اور سپاہ لڑائی کے میدان سے پیٹھ دیکھی پر ابدالی اور محمد تقی خان اختر ویسے ہی ہندوستانی فوج کے مقابل شام تک لڑتے رہے رات کو اسنے صفدر جنگ کے پاس کچھ پیغام بھیجا کہ اسکا حال اچھی طرح نہ کھلا صبح ہی ہندسے کوچ کر کے کابل اور قندھار کی طرف اولٹ گیا

احمد شاہ ابدالی کا تیسری دفعہ لاہور تک آنا اور معین الملک پسر قمر الدین خان کا اسکے ساتھ لڑنا اور باہم مصالحہ ہو جانا اور پھر ابدالی کا کابل کیطرف لوٹ جانا

سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے تیسری دفعہ لاہور پر فوج کشی کی اور صلح ہو گئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ معین الملک پسر قمر الدین خان وزیر مرحوم محمد شاہ کے عہد سے لاہور اور ملتان کا صوبہ دار تھا اور رستم جنگ روشن الدولہ کے بیٹے کے اہتمام سے وہان کا بندوبست کرتا تھا پر ابھی لاہور مین لڑائی کا سامان جتنا کہ چاہیے اسکے پاس نہ تھا دشمن احمد ابدالی فوج لیکر لاہور مین آیا معین الملک نے اسکا مقابلہ کیا مگر معین الملک اور رستم جنگ کے پاس لڑائی کا سامان و اسباب بہت نہ تھا ناچار معین الملک نے اس سے صلح کا پیغام بھیجا اسنے غنیمت جانکر نادر شاہ کے دستور پر چار محال یعنی سیالکوٹ اور اورنگ آباد و گجرات پسرور کابل کی تنخواہ بطور نذرانہ معین الملک کی حوالگی

احمد شاہ ابدالی کا چوتھی دفعہ لاہور تک آنا اور وہین سے پھر جانا اور جاوید خان ناظر بادشاہی کا صفدر جنگ کے ایما سے مارا جانا

سنہ ۱۱۶۵ ہجری مین احمد شاہ ابدالی چوتھی دفعہ ہندوستان کا قصد کرکے لاہور مین آیا معین الملک لشکر لیکر لڑا کیا اور کئی دفعہ بڑی سخت لڑائیان کین ابدالی اوسپر غالب نہین ہوسکتا تھا آخر آدینہ بیگ خان اور راجہ کوڑا مل دیوان کہ یہی حقیقی دوست اور جانفشان تھا اتفاق پڑا اور راجہ نے میدان لڑائی مین اپنی جان دی تب معین الملک بناچاری مغلوب ہوگیا اور شہر کو پھر کر مفتی عبد اللہ کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیجا احمد ابدالی نے خانجہان کو استقبال کے لئے بھیجکر معین الملک کو بڑی عزت اور خاطر سے بولایا معین الملک ابدالی کے پاس گیا بادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیان فرماکر اور اپنی طرف سے لاہور کا نائب کرکے دار السلطنت کابل و قندھار کو کوچ کرگیا اور لاہور وملتان سلاطین بابریہ سے چنگیز ابدالی کے ملکون مین شامل ہوگئین چند دنون ابدالی لاہور مین لڑتا تھا ان دنون مین اوسنے قلندر خان کو اپنا معتبر کرکے احمد شاہ بادشاہ کے پاس شاہجہان آباد مین بھیجا احمد شاہ اور اوسکے امیرون نے بہت گھبراکر وزیر الممالک صفدر جنگ کو بڑی منت وسماجت سے پے درپے لکھا کہ ہولکر ملہار اور فوجون کو اپنے ساتھ لیکر بہت جلد حاضر ہوکر احمد شاہ کی مدافعت کرے صفدر جنگ نے ہولکر ملہار کو بہت سا زر دیکر اور وعدے دیکر اپنے ساتھ لے لیا اور اسی ساعت رجب کے مہینے مین شاہجہان آباد قریب پہونچا اور جاوید خان ناظر اور بیوقوف امیرون نے صفدر جنگ کے آنے سے پہلے شاہ ابدالی سے صلح کرلی تھی اور اسکی خاطر خواہ معاملہ کرکے قلندر خان ایلچی کو رخصت کردیا تھا صفدر جنگ اس بات سے بہت آزردہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مین ہولکر کو تمہارے کہنے سے بہت سا روپیہ دیکر اپنے ساتھ لایا ہون بہلا اب اسکے تقاضے کا کیا علاج کرون اور بکمال غصہ سے شہر مین نہ آیا بلکہ شہر سے باہر جمنا کے کنارہ ڈیرہ کیا اس عرصہ مین فیروز جنگ کے مارے جانے کے بعد ناصر جنگ اسکی بھائی نے پہلچری مین صوبہ داری دکن کی سند اور خلعت کی استدعا کی بادشاہی امرا دون نذرانہ کے راضی نہ ہوئے تھے اب اسنے وقت پاکر بادشاہ اور سرداروں سے عرض کی کہ اگر دکن کی صوبہ داری بدون نذرانہ کے مجھے عنایت ہو تو جیسے بنے ہولکر کو تقاضے سے باز رکھون گا بادشاہ اور امیر دل وجان سے راضی ہوئے اور دکن کی صوبہ داری خان فیروز جنگ کے سپرد کی اور وہ اپنے بیٹے کو امیر الامرائی کا نائب کر حضور مین چھوڑکر ہولکر کو اپنے ساتھ لے روانہ ہوا جب فیروز جنگ مع ہولکر دکن کو چلا گیا تب وزیر الممالک پہلی رمضان کو شاہجہان آباد مین داخل ہوا لیکن جاوید خان کی خود مختاری اور بادشاہ کی مان سے اسکی موافقت کے سبب اور بھی اس باعث سے کہ اونھون نے ابدالی سے صلح کرکے لاہور اور ملتان اوسے دیدیا تھا اور سلطنت کے کاروبار اور عظم شان مین اس جہت سے نہایت سستی آگئی تھی ان سببون سے وہ نہایت آزردہ خاطر رہتا تھا اور بادشاہ اپنی مان کے حکم اور جاوید خان کی ترغیب سے زمان خان نام اپنے خالو قوال کو ہفت ہزاری منصب دیکر معتقد الدولہ خطاب دیا اور سرداری کے سامان اور عمدۃ الملک متوفی کی حویلی اوسکو عنایت کی اور وہ امیرون مین داخل ہوکر بڑے بڑے سردارون کے برابر ہوگیا جو ایسے کامون سے بادشاہ کی فضیحت اور سب امیرون کی تھی صفدر جنگ ایسی باتون سے اور بھی دل تنگ ہوا اور جاوید خان کی تدبیر مین لگا اور شوال کے مہینے مین اسمی خواجہ سرا کو دعوت کے بہانہ سے بلاکر اور علی بیگ خان نستجی سے کہ جسکا خطاب شتاب جنگ تھا چھری کے زخم سے اوسے مار ڈالا اور اس بات سے بادشاہ کے دلمین ہول پڑا اور خفیہ انتظام الدولہ سے ملکر خفیہ وزیر الممالک کے بگاڑنے کی فکر مین پڑا

احمد شاہ ابدالی کا

پانچوین دفعہ شاہجہان آباد مین آنا اور دار الخلافت اور اکبر آباد کی فوج کو لوٹنا اور متھرا کو قتل کرنا اور اور حوادث جو عماد الملک کی شرارت سے واقع ہوئے

احمد شاہ ابدالی کو عماد الملک کا معین الملک کی عورت سے گستاخی کرنا بہت ناگوار ہوا اور یہ خبر سنتے ہی فوراً لاہور مین آپہونچا آدینہ بیگ خان کو مقابلہ کی تاب نہوئی ناچار بھاگا اور عماد الملک بھی جان کی خوف سے تھرا گیا اپنی عورت کو ساس کے پاس بھیجکر اپنی شفاعت کرائی اور بیگم کو آپ پر مہربان کیا ابدالی جلد جلد چلکر دہلی سے بیس کوس کی فاصلہ سے آنپہونچا عماد الملک کو اطاعت ہی کرتی بنی اور استقبال کو جاکر بادشاہ سے ملاقات کی انپر خفگی ہوئی اور پھر بیگم کی سفارش اور بادشاہ کے وزیر شاہ ولی خان کی سازش سے بچ گیا اور وزارت بھی قائم رہی سنہ ۱۱۷۰ ہجری مین ساتوین جمادی الاولی کو شاہ ابدالی شاہجہان آباد مین داخل ہوا اور عالمگیر ثانی سے ملاقات کرکے لوٹنے اور ستانے بگاڑنے لگا قریب ایک مہینے کے شہر مین رہکر اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شادی عالمگیر ثانی کی حقیقی بھتیجی سے کی اور پھر سورج مل جاٹ کی تنبیہ کیواسطے متوجہ ہوا اور خانجہان وغیرہ امیر لشکر کو ہزارون کو جاٹ کے قلعہ لینے پر مقرر کرکے پیچھے سے آپ بھی چلا یہ پانچوین بار ہے کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان مین آیا عماد الملک نے بادشاہ سے عرض کی کہ تیمور کے شاہزادون مین سے ایک شاہزادہ اور درانیون کی فوج میرے ساتھ ہو تو گنگا اور جمنا کے درمیان کے ملکون مین سے بہت سا روپیہ وصول کرکے سرکار مین داخل کرون بادشاہ نے دو شاہزادے اور درانیون کی فوج سے ایک ہدایت بخش عالمگیر ثانی کا بیٹا اور دوسرا میرزا بابر اسکی داماد کو دہلی سے بلاکر اسکی ساتھ کیا اور سردارون مصدر سے ایک شخص جان باز خان کو بھی عماد الملک کے ہمراہ کیا احمد شاہ ابدالی کی شادی محمد شاہ کی بیٹی سے ہونا اور صاحبہ محل بیگم اور محمد شاہ اور ملکہ زمانیہ کو اپنے ساتھ ولایت کو لیجانا جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ نے جشن کیا اور عالمگیر ثانی کو تخت پر بٹھایا اور عماد الملک کا اقتدار ہوا تب ملکہ زمانیہ فرخ سیر کی بیٹی اور محمد شاہ کی عورت اور صاحبہ محل اسکی دوسری عورت کہ ملکہ زمانیہ کی خالہ زاد تھی اور محمد شاہ کی اس بیگم سے ایک لڑکی ہوئی تھی یہ سب کے سب زمانہ کی گردش سے آزردہ رہتی تھین جب یہ عماد الملک کی نمک حرامی دیکھ دیکھکر اپنا رہنا ہندوستان مین نہین چاہتی تھین جب انھین شاہ ابدالی کا پھرنا بتحقیق معلوم ہوا تب اونھون نے محمد شاہ کی لڑکی کی شادی کی تدبیر کری اپنے ساتھ اور آپ نے اسکو ساتھ پیغام بھیجا شاہ ابدالی نے اس بات مین فخر اپنا جانکر اور بڑی بزرگی اپنی جانکر قبول کیا اور اس لڑکی سے اپنی ساتھ شادی کرلی اور ملکہ زمانی اور صاحبہ محل کی تیاری کرکے انھین اپنے ساتھ لاہور کو روانہ ہوا جب لاہور مین پہونچا اپنی بیٹی تیمور شاہ کو لاہور اور ملتان اور ٹھٹھہ کا حاکم کیا اور خانجہان کو اسکا سپہ سالار کیا

ذکر مرہٹہ کا تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی پر لاہور پر چڑھائی کرنا اور تیمور شاہ کا شاہجہان سمیت کابل کو بھاگ جانا اور مرہٹہ کا باغوائی عماد الملک لاہور وملتان مین تسلط ہونا اور پھر احمد شاہ ابدالی کا ہندوستان مین آنیکا اسباب وسامان مہیا ہونا

سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے احمد شاہ ابدالی دہلی کو لوٹ اور متھرا کو قتل کرا اپنے بیٹے کو خانجہان سمیت لاہور مین چھوڑ گیا تھا خانجہان نے دوآبہ کی حکومت پہلے آدینہ بیگ خان کو دی اور پھر کئی وجہون سے وہان کی حکومت پر مراد خان کو مقرر کیا آدینہ بیگ خان نے سکھون کو کہ جو معین الملک کے عہد سے بہت زیادہ ہوگئے تھے بہکا کر مراد خان پر بھیجا مراد خان تاب نلا سکا آخر خانجہان کی پاس گیا سکھ زور آبہ کے تمام پرگنون خاص کو اور جالندھر کو خوب سا لوٹا اس عرصہ مین رگناتہ راو و شمشیر بہادر بالاجی راو کی بھائی کو مع ہولکر وغیرہ مرہٹون کو جو شاہجہان آباد کی قریب و جوار مین وقت تاک رہے تھے آدینہ بیگ خان نے پیہم خط بھیجکر لاہور کیطرف اپنی مدد کیواسطے بلایا وہ تو راہ دیکھ ہی رہے تھے لاہور مین پہونچکر خانجہان کی فوج سے لڑنیکو تیار ہوئے خانجہان نے اپنی سپاہ مرہٹہ کی سپاہ سے کم دیکھکر لڑنا مناسب نہ جانا آخر سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین بہت

نعرہ اکر تیمور شاہ سمیت کابل کو چلا گیا اور اٹک دریاے پار ہوکر ایک جگہ پناہگیر ہوئے اور مرہٹون کے ہاتھ بہت سی لوٹ لگی اور انکا عمل ملتان اور غازی خان کے ڈیرہ تک ہوگیا جب برسات کا موسم آلگا مرہٹہ نے لاہور کو آدینہ بیگ خان کے حوالہ کیا اس قرار سے کہ پچھتر لاکھ سال بسال دیا کرے اور آپ شاہجہان آباد کو معاودت کری اور رگھناتھ اور شمشیر بہادر تو کئی دن رہکر دکن کو روانہ ہوئے اور جنکو اجمیر کے راجونکا ملک لینے کو دہلی مین رہا قضارا آدینہ بیگ خان مرگیا جنکو نے سرہند کی فوجداری تو صدیق بیگ خان کو اور دوآبہ کی ادینہ بیگ خان کی عورت کو دی اور سابا جی ایک مرہٹہ کو لاہور کا صوبہدار کرکے رخصت کیا اسنے لاہور مین آکر اٹک تک لے لیا نجیب الدولہ اور تمام افغانون اور ہندوستان کے راجپوتون نے مرہٹہ اور عماد الملک سے جان سے تنگ ہوکر احمد شاہ ابدالی کے حضور مین عرضیان بھیجین اور انکی ہندوستان مین آنیکی استدعا کی احمد شاہ نے تیمور شاہ کے ساتھ مرہٹہ کی گستاخی دیکھ اور عماد الملک کی عالمگیر ثانی اور انتظام الدولہ کے ساتھ نمک حرامی اور بدذاتی کا حال سن اور ہند کے رئیسون کی منت اور سماجت پر نظر کرکے مرہٹہ کی تنبیہ کیواسطے قندھار سے ہندوستان کا قصد کیا

احمد شاہ ابدالی کا چھٹے بار لاہور و شاہجہان آباد مین آنا اور مرہٹون سے لڑائیان ہونا

۱۱۷۳ شروع ہجری مین احمد شاہ ابدالی اٹک دریاے پار ہوکر آیا اور ابدالی کے قراولون اور سابا جی کی فوج سے خفیف سی لڑائی ہوئی مرہٹہ کی فوج کو لڑائی کی تاب نہ پڑی آخر لاہور کو بھاگ گئی اور سابا جی ابدالی کی فوج کو قریب آتے سن فوج سمیت دہلی کو چلا گیا احمد شاہ ابدالی جنون کے پہاڑون مین آیا وہان کے راجہ سے کچھ نذرانہ لے شاہجہان آباد کو متوجہ ہوا جب لاہور سے اسطرف چلا دیکھا کہ دتا مرہٹہ کی آمد و رفت کا سبب اس رستہ مین گھاس اور دانہ جانورون کے لیے کم ملتا ہے اسلیے جمنا سے اوترا انتربید مین آیا اور انتربید اوس ملک کو کہتے ہین کہ جو گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہے اور پہاڑون کے رستہ سے اوترا اورد تک ہی جہان گنگا اور جمنا ملتی ہین غرضکہ جب بادشاہ انتربید مین پہونچا سعد اللہ خان اور نجیب الدولہ اور احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندی خان اسکو ملے جنکا ملک انتربید کے شروع پر تھا بادشاہ کی ملاقات کو آئے بادشاہ انتربید سے آگے بڑھا اور قراولی فوج کو حکم دیا کہ تم اس معلوم رستہ ہوکر دتا کے مقابل چلو چنانچہ سرہند کے اطراف مین دتا مرہٹہ اور قراولی فوج مین مقابلہ ہوا اور انھون نے مار مار انہین پیچھے ہٹا دیا دتا لڑتا ہوا شاہجہان آباد کیطرف کو الٹا پھرا اور شاہجہان آباد کیطرف مین جو میدان بادلی ہے وہان آکر پہونچا احمد شاہ ابدالی بھی جمنا اوترکر اپنی فوج قراولی سے ملگیا اور وہان سے لڑنیکا حکم دیا ابدالی کی فوج نے اسے گھیر لیا بہت لڑائی ہوئی آخر دتا نے فتح پانے سے ناامید ہوکر اپنے بھتیجے کو تھوڑی سی فوج سے دکن کو بھیجا کہ وہان جاکر اپنی قوم کے سردارون سے یہہ ماجرا کہنا القصہ دتا اپنی سب فوج سے گھوڑون سے پیادہ ہوکر خوب ہی جم کر لڑا آخر وہ اور اوسکے سب ساتھی گھانس کیطرح کٹ گئے یہہ لڑائی ۱۱۷۳ ہجری مین جمادی الآخر کے مہینے مین ہوئی میر غلام علی بلگرامی آزاد تخلص نے یہہ تاریخ کہی ہے **قطعہ تاریخ** کرد سلطان عصر درانی * چو قتل دتا بہ تیغ دشمن کاہ * گفت تاریخ این ظفر آباد * نصرت بادشاہ عالیجاہ * احمد شاہ ابدالی دتا کے مارے جانے کے بعد جنکو کے پیچھے پڑا اور فتح ہوتے ہی اوس دن پیچھے پندرہ کوس چلکر اللہ وردی کی سرا کے متصل اوترا اور نارنول تک نہ روکا چلا ہی گیا اوسوقت افغان اپنے محالات سے ابدالی کے واسطے خزانہ اور رسد لیے جاتے تھے ہولکر ملہار راو کہ جنکیر کے قریب سکندرہ مین ٹھہرا تھا اسپر قافلہ دوڑا افغان یہ خبر پاکر حتی المقدور خزانہ اور غلہ گنگا کے اسی طرف لے گئے اور جو رہ گیا ہولکر نے لوٹ لیا شاہ ابدالی نے یہہ خبر سنکر شاہ پسند خان اور قلندر خان کو پندرہ ہزار سوار سے ہولکر کی تنبیہ کے واسطے مقرر کیا وہ ایک رات دن مین ستر کوس چلکر نارنول سے دہلی مین آئے اور دن چھپے ٹھیکر آدہی

رات مین جمنا پار ہوکر صبح سکندرہ مین پہونچ یکبیک ہولکر پر پڑے ہولکر گھبرا کر تین سو آدمیون سے بلا زین گھوڑون پر سوار ہوکر بھاگا باقی اسکی سردار اور سپاہ مقتول اور قید ہوئے اور انکا اسباب ابدالیون نے لوٹ لیا پیچھے سے ابدالی بھی نارنول سے شاہجہان آباد مین آیا جو موسم برسات سر پر آگیا تھا اور شاہجہان آباد کی طرفین لوٹ مار سے ویران ہو رہی تھی اسواسطے دہلی کے شرقی جانب بیس کوس پرے سکندرہ کے اطراف مین انتربید مین جہان پٹھانون نے اکثر شہری چھاونی مقرر کی ٹھہری اور نجیب الدولہ کو بھیجا کہ شجاع الدولہ کو اسکی رفاقت پر راضی کرکے اودہ سے اسکو حضور مین لاوے نجیب الدولہ اٹاوہ کے رستہ ہوکر قنوج مین آیا اور شجاع الدولہ نے مہدی پور کے رستہ پر پہونچکر قول و قرار کے استحکام کے بعد نجیب الدولہ سے ملاقات کی اور میرزا زمانی اپنے بیٹے کو صوبہ کا نایب اور راجہ بینی بہادر کو مالگذاری کے کامون کا مختار کرکے آپ دس ہزار سوار سے نجیب الدولہ کو ساتھ لے ۱۱۷۳ ہجری ذیقعدہ کے آخر مہینے مین روانہ ہوا اور اسی سال مین ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ شاہ ولی خان احمد ابدالی کا بڑا وزیر شجاع الدولہ کے استقبال کو آگے آیا اوسے بادشاہ کے حضور لے گیا شاہ ابدالی نے اسپر بہت مہربانیان کین اور اپنے لڑکے تیمور شاہ سے اسکا معانقہ کرایا شجاع الدولہ نے استدعا کی کہ بادشاہی لشکر مین میری بھی نوبت بجا کرے پہلے تو احمد شاہ نے کہا کہ نہین یہ خلاف ضابطہ ہے جب اسنے یہ جواب دیا کہ میری نوبت ہند کے بادشاہ کی بخشی ہوئی ہے کچھ آپ کی نہین اور نہ مین تمہارا نوکر ہون جب بادشاہ نے قبول کرکے اجازت دی چنانچہ نوبت بادشاہی کی بعد شجاع الدولہ کے نقارخانہ مین نوبت بجتی تھی جب دتا کے قتل اور اوسکی فوج اور ہولکر کی فوج کی مجبری کی خبر دکن مین پہونچی سداشیو راو عرف بھاو بالاجی راو کا چچازاد بھائی تھا نامی سردارون مین سے اور فوج جرار اور انگریزی توپخانہ سے ابراہیم خان گاردی اور ایک سردار بسواس راو بالاجی راو کے بیٹے کو فوج کا سردار کر اس ارادہ سے دکن سے ہندوستان کو چلا کہ ابدالی سے بدلا لیکر اور بابری خاندان کو تباہ کر بسواس راو کو تخت سلطنت پر بٹھاوے

ذکر سداشیو راو کا سداشیو راو عرف بھاو بارادہ سلطنت شاہجہان آباد مین آنا اور شاہ ابدالی سے دکن کی ساری فوج کا مغلوب ہونا

جب سداشیو راو عرف بھاو بڑی کر و فر سے اکبرآباد مین راجہ سورجمل جاٹ ہولکر ملہار کے ذریعہ سے بھاو کی ملاقات کو آیا اور بھاو خود بھی کوس بھر تک استقبال کو گیا اور عماد الملک بھی متھرا کے اطراف مین آکر بھاو سے ملا پہلے شاہجہان آباد کا لینا اپنے دل مین ٹھان آگے بڑھا اور ۱۱۷۴ مین منگل کے دن شاہجہان آباد مین داخل ہوا اور سعد اللہ خان کی حویلی کے متصل جا اترا ہوا یعقوب علیخان احمد شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولی خان کا بھائی تھا اور اس بادشاہ کیطرف سے شاہجہان آباد کا قلعہ دار تھا تھوڑی سی فوج سے اسکی مدافعت کو مستعد ہوا مرہٹہ کی فوج نے حملہ کیا اور اسد برج اور خضری دروازہ پر پہونچی اور ہجوم کیا اور دہلی دروازہ کیطرف فوج نے جدا سر اوٹھایا قلعہ سے چند نفر مغلیہ اور ابدالی برق اندازی کر رہے تھے جنکو کی فوج جھروکہ دیوان کے نیچے قلعہ کی فصیل کے متصل کھڑی ہوئی اور اسکے مقابل سے بندوقون کی آواز اور سلیم گڈہ سے جو توپ چلا رہے تھے اسکا گولہ آسمانی جاتا تھا اس عرصہ مین ہولکر اور جنکو نے خضری دروازہ کے توڑنے کی بہت سعی کی جو کہ دروازہ ہتل کے تختون اور آہنی کیلون اور سلاخون سے خوب جڑا ہوا تھا کچھ اوسکی پیش نگئی اسمین اٹھارہ پانسو آدمیون سے اور اونکے پیچھے ہولکر اور جنکو کو نوکر انشجر کیطرف سے قلعہ کی فصیل پر چڑھا اور بادشاہی محل تک نوکرا ہوا تو ہاتھ لگتا تھا قلعہ کے نیچے والتپر تھے اس لوٹ مین اپنے مشغول ہوا کہ انہین قلعہ کے

دروازے کھولنے کی فورا بھی نہ سوجھی اتفاقاً دس بیس مغل اور ابدالی نے سلیم گڈھ کیطرف آ بندوقین مار مار مرہٹون کے دس بارہ
آدمیون کو ہلاک کیا اور مرہٹہ مارے ڈر کے قلعہ کی فصیل سے زمین پر گر پڑے اور پیچھے ہوئے قلعہ کو ہاتھ سے کھو دیا مرہٹہ کے سردار سف
سعداللہ خان کی حویلی مین جمع ہو مورچہ لگا لیے اور سورجمل اور عماد الملک جو وقت دیکھکر بھاؤ کے رفیق ہوئے تھے فقط دور سے تماشا
ہی دیکھا کیے اور مرہٹہ نے قلعہ کے محاصرہ مین بہت سی سعی کی ابراہیم خان کاردی قلعہ کے نیچے ریت مین تین توپین لگا کر بنگلا
اسد برج اور ثمن برج پر اولون کیطرح گولہ برسا رہا تھا اگرچہ دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی عمارتین
تو بہت ٹوٹ پھوٹ گیئین پر قلعہ کو ہلوا بھی نہ لگی اور اسطرح معرکہ رزم روز گرم رہتا تھا اور بندوقون کی مار بدستور جاری تھی قصہ مختصر
یعقوب علیخان قلعہ دار نے ناچار صلح کری اور قلعہ دیدینے کا پیغام بھیجا مرہٹہ نے غنیمت جانکر قبول کیا یعقوب علیخان قلعہ سے نکلکر
علی مردان خان کی حویلی مین اوترا اور جمنا پار ہوکر احمد شاہ ابدالی سے جا ملا ۱۱۷۳ھ ہجری انیسوین ذی الحجہ کو بھاؤ کے ہاتھ قلعہ لگا
اور بادشاہی حرم سرا کے ساری کارخانہ مرہٹہ کے اختیار مین آئے بھاؤ نے شاہجہان آباد کے قلعہ داری مارو شنکر برہمن کو سپرد
کرکے اپنی طرف سے کچھ جماعت قلعہ کی حفاظت کیواسطے مقرر کی اس جماعت کا سورجمل جاٹ نے یہ طور دیکھکر اور اونکا انجام بد جانکر
مرہٹہ سے بدون کہے سنے شاہجہان آباد سے اوٹھکر بلم گڈھ کو چلا گیا بھاؤ نے پست ہمتی سے دیوان خاص بادشاہی کی چھت جو
مینا کاری کی چاندی لگی تھی اوسے اکھڑ چوا کر اور قدم شریف اور نظام الدین اولیا کے مقبرہ اور محمد شاہ کے مرقد کے جو سونے کے
کلس وغیرہ سامان تھے اونھین طلب کرکے صرف مین لائے آخر بھاؤ دانہ وگھانس سے تنگ ہوکر آخر شاہجہان آباد سے کوچ
کرنیکا ارادہ کرکے ۱۱۷۳ھ ہجری مین محی السنتہ کو سلطنت سے موقوف کر قید کرلیا اور میرزا جوان بخت کو کہ اسکا باپ بنگالہ اور عظیم آباد
مین لڑائی مین مصروف تھا شاہجہان آباد مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر مقرر کیا اس ارادہ پر کہ شجاع الدولہ سے
شاہ ابدالی بدگمان ہوگیا ہے اور اونکا جتھا بگڑ جائے اور مارو شنکر کو شاہجہان آباد مین قلعہ کے اندر چھوڑ کر اور آپ سب فوج کو
لیکر کنجپورہ کیطرف کوچ کیا کہ جہان عبدالصمد خان ابدالی اور قطب خان روہیلہ رہتے تھے اور رسد وغلہ جمنا پار سے پادشاہ کے لشکر مین
پہونچاتے تھے ساتوین ربیع الاول کو اسی سال مین بھاؤ نے کنجپورہ مین پہونچکر قلعہ کو محاصرہ کیا اور ابراہیم خان کاردی کی مدد سے
توپین لگا کر قلعہ لے لیا اور لڑائی مین عبدالصمد خان اور قطب خان مارے گئے احمد شاہ ابدالی یہ حال دیکھکر بہت غصہ ہوا اور باوجود
اسکی جمنا اوتری نہ تھی سوار ہو فوج سمیت اس مہینے کی اٹھارہوین کو شجاع الدولہ کے راہ بتانے سے باگپت کی گھاٹ سے گھوڑون کو
دریا مین ڈالدیا کوئی پیرکر اور کوئی پایاب پار اوتر گیا بھاؤ نے جب احمد شاہ کی یہ چالاکی اور جرات کی سنی چالیس ہزار سوار سے جو
اسکے ساتھ تھے کنجپورہ سے پانی پت کو چلدیا ہولکر ملہار اور شمشیر بہادر اور بسواس راو بالا راو کا بیٹا اپنی اپنی فوج سمیت اور ابراہیم خان
کاردی جسکے ساتھ دس ہزار بندوق چقماق اور توپخانہ تھا اور ان سردارونکا دماغ مارے غرور کے عرش پر چڑھ رہا تھا پھر بھی جو
اسقدر بھیڑ بھاڑ کے میدان مین ابدالی سے لڑنیکا ہیاو نہ پڑا پانی پت کے شمالی طرف مین توپخانہ ایک قلعہ بنایا جیسے آتشین دیوار
کہا چاہیے اور توپخانہ سے دور ایک خندق کھود کر مٹی کا دمدمہ تیار اور سنگر تیار کیا اکیسوین تاریخ کو ابدالی کی فوج مرہٹہ کے سنگر کے
مقابل آکر پڑی دونو طرف سے لڑائی ہونے لگی ابدالیون نے لشکر کو ہر طرف سے گھیر کر رسد بند کردی لاہور کیطرف سے جدھر لشکر
مرہٹہ کی پشت تھی غلہ پہونچتا تھا سوا اسپر ابدالی قابو پاکر جا گھیرتے تھے آخر شاہ ابدالی کے توپخانہ پر جلقہ مقرر کرکے سردار ہوا خانجہان
اور شاہ پسند خان اور نجیب الدولہ ہراول اور انکے پیچھے شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور حافظ احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندیخان
اور فیض اللہ خان اور علی محمد خان روہیلہ کا بیٹا اور انکی پشت پر شاہ ابدالی اور شاہ ولی خان وزیر مستعد جنگ ہوئے اور ادھر سے مرہٹہ تیار ہوئے

گھیرے پھرتے تھے لڑائی شروع ہو گئی جب کہ دو گھڑی دن باقی رہا روہیلہ نجیب الدولہ کے ہمراہی دس ہزار سوار کے قریب برقنداز
اور بان چلانے کے بعد سنگر مین آنگرد شمن سے چٹی بلونت راو بھاؤ کا سالا گولی کھا کر مارا گیا دریں اثنا خبر لگی کہ گوبند پنڈت
ضلع اٹاوہ سے دس ہزار سوار کے ساتھ جمنا کے پار شاہدرہ مین شاہجہان آباد کے سامنے آ پہونچا ہے اس ارادہ پر کہ مرہٹہ
وغیرہ نجیب الدولہ کے علاقہ کو لوٹ کر کنجپورہ گھاٹ سے پار ہو بھاؤ کے فوج مین جا ملے شاہ ابدالی نے عطاء اللہ خان کو پانچہزار
سوار سے اسکے مقابلہ کیواسطے بھیجا اسنے دوڑا دوڑ شاہدرہ مین پہونچکر مارو شنکر قلعہ دار کے نایب کو جو وہان تھا اور اوسکے
ہمراہیون کو قتل کر ڈالا اور اوسکی کھوج پر غازی الدین نگر مین جا کر جو مرہٹہ کہ وہان تھے اونھین بھی جان سے مارا

ذکر بھاؤ و مرہٹہ کا بھاؤ وغیرہ مرہٹہ کی شاہ ابدالی کے ساتھ آخری لڑائی اور مرہٹون کا ایسا نیست ونابود ہونا کہ مدت تک نشان بھی نہ ملا

جب محاصرہ کو ایک مدت گذری اور مرہٹہ کا سارا لشکر نجاست سے بھر کر بو مارنے لگا تب تو مجبور جان سے عاجز ہو گئے سبھون نے یہ
ملکر ٹھہرایا کہ آخر بھوک اور پیاس سے سپاہ اور جانور مرتے مین بہتر یہی ہے کہ سب ایک بار متفق ہوکر غنیم پر حملہ کرین آگے جو نصیبون
کا لکھا ہوگا وہ ہوگا چنانچہ ۱۱۷۴ھ ہجری مین جمادی الآخر کی چھٹی تاریخ چارشنبہ کے دن فوجین مرتب ہوکر اور ابراہیم خان کو مع توپخانہ
کے آگے رکھکر سنگر سے نکل کر ابدالی کے لشکر کیطرف آئے ہند کے سردارون اور ابدالی کے امیرون نے اسقدر انھین فرصت
دی کہ مرہٹہ کی فوج ہر ہر کہتی ہوئی میدان مین آئی جب تھوڑا سا فاصلہ رہا ابراہیم خان نے توپ چلانا شروع کیا اور مرہٹہ کی
سوار ابدالی کے لشکر کے مقابل آ پہونچے پھر شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ نے بہر وساختہ پر کرکے تلوارین ہاتھ مین لین اور دشمنون پر
حملہ کیا اور لشکر کے ہراولون نے پہلے مرہٹہ کے قراولون کو زیر شلک کیا جب انکا منہ پیچھے کو ہوا تب جلو ریز انکا تعاقب کیا اس حملہ
مین اکثر تو مارے پڑے اور جو بچی سو بھاگ کر بہیر کے لوگون مین جا ملے بہیر والے بھی اون زخمی بھاگے ہوون کی حالت تباہ دیکھکر بھاگے
اودھر بھاؤ اور بسواس راو نے جب فوج قراول کی شکست اور بہیر والونکا یہ گھبرانا دیکھا بیس تیس ہزار آدمیون سے شجاع الدولہ
اور نجیب الدولہ وغیرہ پر حملہ کیا اور تلوارین کھینچکر نیزہ گھوڑون کے کان پر لگا فوج ابدالی پر گر پڑے اور ہر ہر کا غل ڈال دیا اودھر
سے ساری فوج خصوصاً شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ اور شاہ ابدالی کے لشکر کی مردانگیان جتاتے تھے ایک گھنٹہ تک مقابلہ ہوتا رہا
اور سارا میدان غبار سے اٹ گیا مرہٹہ کے بہت سے آدمی مارے گئے اور سردارون مین سے پہلے بسواس راو بالاجی راو کا بیٹا
جو انکا شاہزادہ تھا عین جوانی کے عالم مین بندوق کی گولی سے مارا گیا اور بھاؤ اور بالاجی راو کے دو چچا زاد بھائیون نے بھی اسکا
ساتھ دیا اور سوا انکے اور بھی بہت سے سوار جنکو وغیرہ کے اس لڑائی مین کام آئے اور ابراہیم خان کاردی قید ہوا لوگون نے
تھوڑی ایک دیر تک اسکی ساتھ ہنسی کی آخر تلوار سے اسکا سر کاٹا غرضکہ اسقدر خونریزی ہوئی کہ جہانتک نظر پہونچتی تھی لاشون کے
انبار کے انبار دکھائی پڑتی تھی بائیس ہزار غلام اور لونڈیان دکھنے کہ اکثر چھوٹے موٹے برادرون کی اولاد مین سے تھے ابدالی کے
لشکر مین تقسیم ہوئین اور بہت سا جواہرات اور نقد اور جنس اور توپخانہ اور پچاس ہزار گھوڑے اور لاکھ گائی اور کئی ہزار شتر اور
پانچ سو فیل لوٹ مین آئے جو یہ فتح بعد قتل وتاراج کے شاہ ابدالی کو نصیب ہوئی تھی میر غلام علی بلگرامی آزاد تخلص نے یہ تاریخ کہی قطعہ
تاریخ شاہ بھاؤ راپس از دنیا بگشت ہ کرد در انجام دور آغاز فتح ہ صور ربانی چنانچہ تاریخش نواخت ہ شاہ درانی نمودہ باز فتح
شمشیر بہادر بالاجی راو کا بھائی جو کنجپورہ کے پیٹ سے تھا بھاگنے مین مقتول ہوکر رقص بسمل دکھایا الغرض کہ نامی سردارون مین سے
کوئی نہ بچا مگر دو تین آدمی یعنی ہولکر ملہار اور انبھل راو اور مہاجی سندیہ کہ ہزار مشکل مالوہ تک پہونچے اور یہان اس حرنہ کو گیا آخر شکست کے

پانچ مہینے تیرہ دن بعد سولھوین ذیقعدہ کو بالاجی بھی اپنے بیٹے اور بھائی سے جا ملا اسنے اپنے مرنے سے کئی مہینے پہلے مقدم
پٹواری اور بڑھئی اور دھوبی اور نائی اور اور حق دارون کے رسوم ضبط کرکے بہت سا روپیہ اپنے خزانہ مین جمع کیا
تھا لیکن اسکی بھلا نہین ابھی اسکی بدسلوکی سارے پرگنات مین پھیلنے نہین پائی تھی کہ خدای تعالی نے غریبون کے
حقوق سے اسکا ہاتھہ کوتاہ کیا شاہ ابدالی نے اس فتح کے بعد جو پانی پت کے میدان مین ہوئی تھی روانہ ہوکر دلی مین
قیام کیا چندروز ٹھہر کر ہند کی سلطنت شاہ عالم کے حوالہ اور وزارت شجاع الدولہ کے نام اور امیر الامرائی نجیب الدولہ
کے نام مقرر کی اور ایک سے دوسرے کی سفارش کرکے نجیب الدولہ کو شاہجہان آباد کا رہنا اور میرزا جوان بخت کو ایکا
سے بلاکر شاہ عالم کی نیابت مین رکھنے پر مامور کیا اور شجاع الدولہ سے بھی شاہ عالم کی سفارش کرکے اسکی مدد کرنے اور بلانے
کے باب مین کہا اور خلعت اور گھوڑا اور ہتیار خاص عنایت کرکے اسی صوبہ اودہ اور الہ آباد کو رخصت کیا اور خود شالا مار باغ
اسی سال مین شعبان کی ۱۷ تاریخ دہلی کے شالامار باغ سے قندھار کا قصد کیا اور لاہور مین پہونچا اور اپنی نواب کو وہان چھوڑکر آگے کو روانہ ہوا

احمد شاہ ابدالی کا ساتوین دفعہ ہندوستان مین آنا اور اکثر سکھون کو قتل کرنا اور سورجمل جاٹ کا قلعہ اکبرآباد کو لے لینا

احمد شاہ ابدالی کے قندھار مین لوٹ جانے کے بعد سورجمل جاٹ نے نجیب الدولہ کا کچھ خوف نکرکے شاہ عالم کی سلطنت کو کہ جو شاہ ابدالی
کی سفارش سے بادشاہ ہوکر عظیم آباد کے اطراف مین رہتا تھا سست سمجھا اور اسکے بیٹے میرزا جوان بخت کو بھی خفیف خیال کیا کہ جسکو
نجیب الدولہ ولی عہد کرکے شاہجہان آباد مین اپنے پاس رکھتا تھا اور باوجود اسکے کہ اسی سال مین بادشاہ ابدالی نے مرہٹہ کو ایک
بڑی شکست دیکر تباہ کردیا تھا قسپر بھی جلنے بوجھے بلا وسواس ۱۱۷۴ ہجری مین ذیقعدہ کے مہینے مین اکبر آباد کے قلعہ دار سے ملکر اور کچھ
زر کا لالچ دیکر قلعہ اوس سے لے لیا اور ساری سلطنت اور بادشاہی اسباب کو جو قلعہ مین تھا اپنے قبضہ مین کرلیا معین الملک
کے عہد سے اسکی غفلت اور اسکی عملہ کے ظلم کے باعث ساری لاہور کی رعیت نے خود سری اختیار کرلی تھی اور سکھون
کے فرقہ کی ایک بڑی جماعت جمع ہوگئی خصوصا سکھہ نے اوسوقت میدان خالی دیکھکر اور شاہ ابدالی کو دور گیا جانکر بلوا
عام کرکے شاہ ابدالی کے نایب کو کہ جو لاہور مین تھا مارڈالا اور اسی قوم مین سے ایک شخص جسا نام بادشاہ بنکر اسکی
نام کا سکہ چلایا اور لاہور کے اطراف کو لیکر سب خلق اللہ خصوصا مسلمانون کو بہت ہی ستایا احمد شاہ ابدالی نے یہ حال سنکر
پھر لاہور کا قصد کیا اور اس دفعہ ۱۱۷۵ ہجری مین اسکا ہندوستان کو آنا ساتوین بار ہے جب وہ لاہور مین داخل
ہوا سکھہ اسکی آنے کی خبر سنکر بھاگ کر ضلع دوہی مین آکر جمع ہوئے یہ محال سرہند کے اطراف مین ہے اور اسکا آس
بہت بڑا ہے اور وہان کا راو جاٹ ہی جب قریب دولاکھ سوار اور پیادہ سکے وہان جمع ہوئے احمد شاہ ابدالی
یہ خبر سنکر دھاوہ مارنور کوس دو دن مین چلکر گیارھوین رجب کو اسی سال مین پھر آن گرا اور بیس ہزار آدمی
قتل کیے اور خدا جانے کسقدر مال لوٹ مین اسکی ہاتھہ آیا بعد اسکی اطراف مین لوٹ مار شروع کی جب اسطرف سے
خاطر جمع ہوئی اسی سال کی ساتوین شعبان کو لاہور مین داخل ہوا اور وہان کے صناعون کا بندوبست کرکے انورالدین خان
ابدالی کو جو اسکا وزیر شاہ ولی خان کے چچازاد بھائیون مین تھا جیون سنگہ کشمیری کے صوبہ داری کی تادیب کیواسطی مقرر کیا

جیون سنگہ کشمیری کا حال اور شاہ ابدالی کے ساتھہ اسکا تمرد کرنا اور اس ہندو نیم مسلمان کا انورالدین خان سے مغلوب ہونا

جیون ذات کا کھتری اور کابل کا رہنے والا احمد شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولی خان کا کارندہ تھا ایک دفعہ اسی احمد شاہ نے
کابل کے محالات کے زر کی طلب کو ایلچی کرکے معین الملک کی پاس بھیجا اور دوسری بار ۱۱۶۶ ہجری مین جب کہ اسد اللہ خان
آغا خان کو کابل سے کشمیر کی فتح کو روانہ کیا تھا اس کو بھی ساتھہ کردیا تھا اس نے کشمیر کا حسن صوبہ دار کے ہاتھہ سے
چھین لیا جو کہ عالمگیر ثانی کیطرف سے مقرر تھا اور خواجہ کنجک فوج افغانون کا سردار تھا اور اپنا نایب بنایا اور سکھہ جیون کو
وہان دیوان مقرر کیا اور آپ پھر آیا ایک مدت بعد سکھہ جیون نے افغانون کے سردار کو مارڈالا اور خواجہ کنجک کو پہلے قید
کیا تھا اور پھر کشمیر سے نکال دیا اور عماد الملک سے وہان کی صوبہ داری کی سند بمہر عالمگیر ثانی اپنے نام منگوالی اور خطبہ اور سکہ
عالمگیر کے نام مقرر کیا اور ساری صوبہ کو مع خالصہ وجاگیر ضبط کرکے مالک ہوگیا طرحدار اور نیک خو تھا اور اوسکی عقیدی مسلمانون
لیے تھے کشمیر کے بزرگون کے مزار اور وہان کے باغون کو مرمت کروائی تھی اور ہر روز کچہری کے فراغت ہونے کے بعد دو سو
مسلمانون کو اپنی آنکھون کے سامنے طرح طرح کے کھانے کھلاتا اور ہر مہینے کی گیارہوین تاریخ بڑے بڑے شاعرون کی مددگاری
اس شخص موزون طبع رکھتے تھے اور اسی تاریخ مین پکا ہوا کھانا لوگون کو اور نابینا اور مسافرون پر بھی ہر ایک کے حال کی موافق
رعایت کرتا اور ہر ہفتہ مین مشاعرہ قرار دیا تھا شاعرون کی مددگاری کیواسطے اس شخص موزون طبع رکھتے تھے کہ کشمیر کی تواریخ
آبادی کی وقت سے اسکی عہد تک لکھین ان پانچون شاعرون مین سے ایک کا تخلص توفیق تھا اور اسکا نام کشمیری زبان مین
لاادہو ہے اسوقت مین اسکی برابر کشمیر بھر مین کوئی نہ تھا اور دوسرا احمد علیخان تخلص متین سے تذکرہ حیات الشعرا تالیف کیا
ہے یہ شخص حسام الدین خان کی بہائی کا چھوٹا بیٹا ہے جو کشمیر کا متوطن اور بادشاہی منصب دارون مین سے تھا تیسرا میرزا قلندر
متین کا چھوٹا بھائی اور کبھی اسکا تخلص قلندر تھا اور کبھی قلندر را اور کہتے ہین کہ اسنے لاکھہ بیتین بنائین چوتھا محمد علی اسکا
تخلص فتنہ اور ایک شخص کا نام یاد نہین غرضکہ شاہ ابدال انورالدین خان کو کشمیر کیواسطے مقرر کرکے راجہ جموکے وہانکی
ایک جماعت کو راہ بتانے اور مدد کرنے کے لیے بلایا ابدالیون اور قزلباش اور ایلات خراسان کی فوج اسکی ساتھہ کی
انورالدین خان راجہ جمو کے آدمیون کی دلالت سے جمنا پار ہوکر کشمیر کی حدون مین آیا سکہ جیون سنگہ نے سخت سخت تہون
کے ناکون پر اپنے لوگون کو روکنے کے واسطے بٹھا دیا دونون طرفون سے بہت لڑائی ہوئی آخر انورالدین خان اونپر غالب ہوا
اور انہین پہاڑون اور گھاٹون سے ہٹادیا اور بہت سے آدمیون کو مارڈالا بھاگے ہونکا پیچھا کیا جب کشمیر مین پہونچا
جیون سنگہ صفین باندھکر کھڑا اور اپنے مقدور بھر بہت سے ہاتھہ پانون پٹکے آخر مغلوب ہوا اور اسکی ہمراہی بھاگ گئے اور
خود وہ اپنے یعنی خواصون اور کنبہ اور قبیلے سمیت پکڑا گیا احمد شاہ ابدالی نے فتح کی خبر پاکر انورالدین خان کو کشمیر کا
نایب کیا ۱۱۷۶ ہجری مین احمد شاہ قندھار کا قصد کرکے لاہور سے کوچ کرکے کابل مین پہونچا یہ پچھلی بار ہے کہ احمد شاہ ابدالی
ہندوستان مین آیا مگر خراسان کا بندوبست جو اسکی خاطر خواہ نہونے پایا تھا اس سبب سے لاہور کا بندوبست اور سکھونکا
استیصال کرنیکی فرصت نہ ملی لاہور کا صوبہ اور ملتان اور ٹھٹھہ اسکی گماشتون کے ہاتھہ سے نکل گیا اسکی پہلے کی نسبت
ان ملکو نمین زیادہ غالب ہوگئے اگرچہ یہ کبھی کبھی وہ اور اوسکا بیٹا ملتان کیطرف فوج بھیجکر دوڑ کرتا تھا اور ملتان کے

صوبون مین جیسا کہ چاہئے ابدالی کا عمل دخل سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک نہوا اور سکھ نہایت قادر ہو گئے ایک ایک رئیس نے ہر ضلع کو اپنے قبضہ مین کرکے ملک اور رعیت کو آباد کیا اور اب کہ سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین نجف خان امیر الامرا کی فوج قریب لاہور کے پہونچی اور بہت سی لڑائیان ہوئین احمد شاہ بادشاہ سنہ ۱۷۴۸ء و سنہ ۱۷۵۴ء تک اس بادشاہ کے عہد مین دربار مین بڑا ہنگامہ اور فساد رہتا تھا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ اور اوسکے وزیر صفدر جنگ مین خانگی رنجش ہمیشہ چلی جاتی تھی چنانکہ صفدر جنگ وزیر نے خوجہ شاہی کو جسکو بادشاہ چاہتے تھے مار ڈالا تھا اس لئے بادشاہ اوس سے بہت ناراض تھا چنانچہ اوسنے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کے جو کہ نظام الملک کا پوتا تھا وزیر صفدر جنگ کو اپنے دربار سے نکلوا دیا تھا اور غازی الدین کو وزارت دی غازی الدین پہلے وزیر سے بدتر نکلا اس لئے بادشاہ نے اوسکے نکلوانے کی تجویز کی مگر غازی الدین نے بمدد ہولکر ملہار مرہٹہ کے احمد شاہ کو پکڑ کر قید کر دیا اور اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور جہاندار شاہ کے ایک بیٹے کو جسکا خطاب عالمگیر ثانی مشہور ہے تخت پر بٹھا دیا عالمگیر ثانی سنہ ۱۷۵۴ع سے لغایت سنہ ۱۷۵۹ع تک اس بادشاہ کے وقت مین تمام قلمرو مین تہلکہ برپا ہو گیا تھا افغانون نے پنجاب پر حملہ کرکے ملتان اور لاہور پر قبضہ کر لیا اور اوسی نواح مین سکھون کی بھی طاقت اور تعداد بڑھنی شروع ہو گئی اور جاٹون اور روہیلون نے جا بجا لوٹ مچا دی اور مرہٹے بھی دھار مار کرتے پھرتے تھے یہانتک روہیلکھنڈ کے شہر بھی اونھون نے لوٹ لئے ایسے وقت مین غازی الدین نے پھر پنجاب فتح کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک عورت کو جو قوم سے پٹھانی تھی اور جسکو احمد شاہ ابدالی لاہور کی حکومت سونپ گیا تھا غازی الدین خان نے گرفتار کر لیا یہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر تیسری دفعہ ہندوستان پر چڑھکر آیا اور بڑا لشکر لایا اور دہلی مین پہونچکر سنہ ۱۷۵۶ع مین اوس شہر کو غارت اور برباد کیا جیسا کہ نادر شاہ کے ہاتھ سے سنہ ۱۷۳۹ع مین ہوا تھا عالمگیر ثانی نے احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی کہ کوئی اپنا محافظ میرے اوپر چھوڑ دیا جاوے تا کہ غازی الدین خان جو میرے اوپر ہے آپ کے جانے کے بعد مجھسے بدسلوکی سے پیش نہ آوے چنانچہ اوسنے عالمگیر کی حفاظت کے واسطے قوم روہیلہ کا ایک سردار دہلی مین متعین کر دیا تا کہ غازی الدین خان کی قوت کو ترقی نہو سنے دیوے غازی الدین نے احمد شاہ ابدالی کے جانے کے بعد مرہٹون کی مدد سے فوراً بادشاہ کو پکڑ لیا اور دار السلطنت پر بھی اپنا قبضہ کر لیا اور بادشاہ کو مار کر جمنا مین اوسکی لاش پھینک دی مگر اوسوقت اوسکو اپنی جان بچانی دشمنون سے مشکل پڑی اور ہر ایک طرف کا فتنہ و فساد نہ بٹھا سکا اس لئے جاٹون مین جا کر اوس نے پناہ لی اب افغانون اور مرہٹون مین لڑائی قایم ہوئی مرہٹون نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے کوئی اونکا حریف نہین دکھائی دیتا تو اونھون نے ملک کا دعوی کیا اور چاہا کہ ہم ہندوستان کے مالک بنجا وین چنانچہ سکھون سے مدد لیکر دہلی اور آگرہ اور ملتان اور لاہور اونھون

نے فتح کر لی اور افغانون کو مار کر دریاے اٹک کے پار کر دیا یہ خبر سنتے ہی چوتھی دفعہ احمد شاہ ابدالی بڑا لشکر لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور پانی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ ابدالی اور مرہٹون سے ہوئی جسمین مرہٹون نے شکست پائی اسی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا اور دتا سیندیا اونکا سپہ سالار میدان مین کام آیا افغانون کے طرف شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان روہیلہ تھے اور دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہولکر سے ہوئی اوسنے ایسی تباہی اور مصیبت اوٹھائی کہ اوس میدان سے چند ہمراہیون کے ساتھہ وہ خود بھاگ گیا مگر فوج ساری میدان مین کام آئی ابھی حال پورا نہونے پایا تھا کہ مرہٹون نے ایک فوج لاکھہ سوا چالیس ہزار آدمی کی جمع کی اور اس فوج کا سردار شیو داؤ پیشوا اکابیٹا تھا اوس نے وزیر سے ملکر اور جاٹون کو ہمراہ لیکر دہلی کی طرف کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے پار ہو کر دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ اوسکی فوج دشمن کی فوج کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی تھی پر مرہٹون کا حوصلہ نہوا جو اوسکے سامنے آوین مگر پانی پت کے مورچون پر اپنے تیئین چھپایا احمد شاہ ابدالی نے اونکا تعاقب کیا پر کچھہ فایدہ نہوا پھر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹون کی فوج تیرہ تیرہ ہوئی اور بائیس ہزار قیدی اور پچاس ہزار گھوڑے اور بہت مال غنیم کا احمد شاہ ابدالی کے ہاتھہ آیا ۱۴ جنوری سنہ ۱۷۶۱ع کو احمد شاہ ابدالی نے دہلی کو چھوڑ کر ولایت کو کوچ کیا اور عالمگیر ثانی کے بڑے بیٹے جسکا نام علی گوہر تھا اور جسکو غازی الدین نے بروقت مار ڈالنے عالمگیر ثانی کے تخت پر بٹھایا تھا براے نام اوسکو بادشاہ بنا کر چھوڑ گیا شاہ عالمگیر ثانی سنہ ۱۷۵۹ عیسوی سے لغایت سنہ ۱۸۰۶ع تک
چو

نقل مخزن التواریخ

یہ باوشاہ احمد شاہ ابدالی نے سات مرتبہ ہند پر فتح حاصل کی ہر مرتبہ نقد و جنس بے شمار لیکر اور تاج بخشی کر کر واپس گیا آخر مین احمد شاہ ابدالی کی شادی محمد شاہ کی بیٹی سے ہونا اور صاحبہ محل بیگم محمد شاہ اور ملکہ زمانہ کو اپنے ساتھ ولایت لیجانا

جبکہ احمد شاہ بادشاہ نے جشن کیا اور عالمگیر ثانی تخت پر بیٹھا اور عماد الملک کا اقتدار رہا تب ملکہ زمانی فرخ سیر کی بیٹی اور محمد شاہ کی عورت صاحبہ محل اسکی دوسری عورت کہ ملکہ زمانی کی خانہ زاد بیٹی اور محمد شاہ کی اس بیگم سے ایک لڑکی ہوئی تھی وے سبکی سب زمانہ کی گردش سے آزردہ رہتین تھین اور عماد الملک کی نمک حرامی اور لوٹ دیکھہ دیکھہ اپنا رہنا ہندوستان مین نہین چاہتین تھین جب انھین شاہ ابدالی کا پھر نا تحقیق معلوم ہوا تب اونھون نے محمد شاہ کی لڑکی کی شادی کری اور آپ اسکی ساتھہ چلنی کا پیغام بھیجا شاہ ابدالی نے اسباب مین آنکر ہمراہ لیجانے مین اپنا فخر جانکر قبول کیا اس لڑکی کی اپنے ساتھہ شادی کر لی اور ملکہ زمانی اور صاحبہ محل کر کے طیاری کر کے انھین اپنے ساتھہ لے لاہور کو روانہ ہوا جب لاہور مین پہونچا اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور اور ملتان اور ٹھٹہ کا حاکم کیا اور خان جہانگیر کو اسکا سپہ سالار کیا اور شاہزادہ کو وہان ٹھہرا کر آپ کابل کے رستہ ہو کر قندھار کو چلا گیا

عماد الملک کا باتفاق رحمت خان بنگش اور مرہٹہ کی شاہجہان آباد کو محاصرہ کرنا اور نجیب الدولہ کا شاہجہان آباد سے نکلکر اپنے ملک کو جانا اور عماد الملک اور احمد خان بنگش کا امور سلطنت مین تسلط پانا

عماد الملک کہ فرخ آباد مین احمد شاہ ابدالی کی ولایت کو چلے جانیکی راہ دیکھتا تھا جب ابدالی کی قندھار کو روانہ ہونے اور نجیب الدولہ کی امرا کی رائے پانے کی خبر سنی نجیب الدولہ کے بجای احمد خان بنگش امیر الامرا کیا اور بادشاہ جہان آباد کو چلا گیا اور رگھنا تھہ راو بالاجی ہلکر ملہار کے بھائی کو بار ہا لکھکر بلایا اور باتفاق ان سبکی دہلی کا محاصرہ کیا عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ نے قلعہ نشین ہو کر پینتالیس ۴۵ دن تک توپ اور ہلہ اور بان سے لڑائی کی آخر صلح ہو گئی نجیب الدولہ بحرمت اور مال قلعہ سے نکلکر اپنے ملک کو چلا گیا جو دریا کے اس پار سہارنپور وغیرہ بالکل قبضہ کے اسکی متعلق تھے عماد الملک اور احمد خان بنگش سلطنت کا موں کی منتظم ہوئے

سورج مل جاٹ کا نجیب الدولہ کی لڑائی مین محمد خان بلوچ کے ہاتھہ سے شاہجہان آباد کی میدان مین مارا جانا

نجیب الدولہ منصب امیر الامرائی کے نام سے شاہجہان آباد مین تسلط ہو کر جوان بخت جہاندار شاہ شاہ عالم کے بڑے بیٹے کو کہ ولیعہد تھا اسکی باپ کی جگہہ شاہجہان آباد مین تخت پر بٹھا کر وہان کا بندوبست کیا کرتا تھا افغانون مین یہ شخص بہت باشعور تھا اور واقع مین سرداری کی لیاقت بھی رکھتا تھا اور اسنے اپنی جوانمردی مین بھی مشہور کر رکھا تھا سورج مل جاٹ کی برابر اسکی قوم کے راجاؤن مین ہوشیاری اور ملک گیری اور قوت مین کوئی نتھا اسنے چار قلعہ ایسی استوار پایدار بنایے تھے کہ ہند کے بڑے بڑے مقدور والون کو انکا لینا مشکل تھا اور بارہ ہزار گھوڑے خاص اسکی طویلہ مین تھے اور ان گھوڑون پر سوار ملازم تھے اور انکو گھوڑون کی ایسی برق اندازی اور سپہ گیری کے ہنر سکھایے تھے کہ ہندوستان بھر مین اس سے زیادہ نہین سوجتا تھا اور

انھین ایسا ڈھب ڈالا تھا کہ ہند کی فوج کو مقابلہ مین ہٹا دیا اور نہ ٹھہرتا تھا اور نہ کسی کو یہ خیال تھا کہ کوئی شخص اسکو لڑائی مین ہار سکیگا دو دفعہ تو مرہٹہ سے لڑا اور جب ابدالی کی فوج اسکی ملک مین آئی کر وہ بڑی پایداری سے قلعہ نشین ہو کر لڑا اور آخر بچا رہا اور افغانون کی لڑائی مین صفدر جنگ سی لڑکر اور بڑی دلیری اور جانفشانی سے غالب آیا اور صفدر جنگ وزیر سے مقدور والے نے اس سی مدد چاہی اور اسنی اوسکی اعانت کی جو اسکے ملک اور زمینداری شاہجہان آباد سے بہت لگی ہوئی تھی اور ہمیشہ اور ون کے ملک لینے مین لگا رہتا تھا اس سبب سی نجیب الدولہ کو اس سی دلی بغض تھا اور وہ بھی اسکی فکر مین لگا رہتا تھا دونون مین ہر یک ایذا دا لو تکتا تھا مگر نجیب الدولہ کو اس سی جی مین خوف و اندیشہ تھا جب اسکی عمر پوری ہولی ایک روز اسی لڑائی مین مارا گیا لڑائی بند ہو گئی جب یعقوب علی خان نے آکر اسکی ہاتھہ کے ناسور اور چھیٹ کی آستین سے پہچانا تب اسکا مرنا تحقیق ہوا اور نجیب الدولہ کی فتح ہوئی

جواہر مل سورج مل کا اپنے باپ کی جگہہ بیٹھنا اور بہت جلد مر جانا اور نجیب الدولہ کا وفات پانا اور اسکی بیٹے ضابطہ خان کا باپ کی جگہہ بیٹھنا یعنی قائم مقام ہونا

جواہر مل کہ سورج مل کے سب بیٹون مین بڑا تھا باپ کی جگہہ بیٹھکر مغرور ہو گیا اور مرہٹہ کو بلاکر اسکو ساتھہ لے شاہجہان آباد کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور نجیب الدولہ و جواہر مل مین میدان خضر آباد مین ملاقات ہوئی بعد اسکی جواہر مل نے غمرو فرنگی نمک بحرام کو اپنا رفیق کیا یہ وہ شخص ہے جسنے اپنے آقا عالیجاہ کو شجاع الدولہ سے ملکر اسکے سپرد کر دیا تھا اور اسکی گھر بار کو برباد کیا اور پھر شجاع الدولہ سے بدی کی اور عالیجاہ کی ہزارون چھماقدار بندوق اور توپ وغیرہ لیکر خود سر ہو گیا تھا غرض جاٹ نے آپکو صاحب فوج و مال سمجھکر راجہ جی سنگہ سوائی سے توپون سے لڑنیکا ارادہ کیا اور بہت سی فوج اکٹھی کر کے جی نگر پر چڑھ گیا مگر باوجود اسکہ توپخانہ فرنگی کا اور اسکی باپ کی فوج بہت آراستہ تھی راجپوتون سے شکست پاکر الٹ آیا اسنے اپنی تھوڑی سی زندگی مین باپ کے بہت سے رفیقون اور تابعدارون کو مار ڈالا اور چھیدا نام ایک چوبدار کو بہت سرداروں سے بڑا کر کے سبکو خود سے ناخوش رکھا تھا لوگون نے اسی سے تنگ ہو کر ایک شخص کو اسکی مارنے کے لیے مقرر کیا آخر سورج مل کے مرنے کے تھوڑے دنون کے بعد دغا سے مارا گیا اسکی بعد رتن سنگہ سورج مل کے بیٹون مین سے اسکی جگہہ بیٹھا جو نام تھا اسکو دوا کی بہت تلاش تھی ایک بیراگی دوا کے بہانہ سے اسکا بہت سا روپیہ کھا گیا جب اسکی قلعی کھل گئی تب اس اتیت نے راجہ کے مار ڈالنے مین اپنی جان بخشی دیکھی اس لیے دوا کے بہانہ سے اسکو الگ لیجا کر دغا سے مار ڈالا اور آپ بھی اپنے تیئن مار ا اسکی بعد اسکا بھائی نول سنگہ راج کی گدی پر بیٹھا رنجیت سنگہ اسکا چوتھا بھائی سورج مل کی بعضی عورتون کی مدد سے جسکے پاس بڑا روپیہ تھا اپنے بھائی سے پھر کر ایک قلعہ پر قابض ہو گیا راج کا بندوبست بگڑ گیا اور جو سورج مل کا قدر و مرتبہ تھا اوٹھہ گیا نجیب الدولہ اب بہت سا اقتدار پاکر چند روز شاہجہان آباد کا حاکم رہا اگرچہ روہیلہ تھا اور یہ ذات بہت خسیس ہوتی ہے پھر بھی وہ منصف اور خلائق کا خیر خواہ تھا پر اسکی ساتھی روہیلہ نے بدظنی سے شاہجہان کی رعیت اور امیرون اور اشرافون کو بہت ستایا اور خدا جانے

کیا کیا انپر ظلم کیا نجیب الدولہ سورجمل جاٹ کے مرنے کے تھوڑے دن کے بعد بیمار پڑا اور شاہجہان آباد کی آب ہوا ناموافق ہونے سے نجیب گڈھ مین جاکر ٹھہرا کوئی دنون تک بیمار رہا آخر اسی بیماری مین آخر ہوا اسکے مرنے کے بعد اسکا بڑا بیٹا ضابطہ خان باپ کی جگہہ بیٹھا

مرہٹون کا دکن کو لوٹ جانا اور نجف خان بہادر کا خدا کے حکم سے مروج ہونا

جب میرزا نجف خان مرہٹون کے ساتھہ بڑے کروفر سے شاہجہان آباد مین پہونچا مرہٹہ نے اسکو بادشاہ کے حوالہ کر اسکے حق مین بہت سی سفارش کی اور اپنی طرف سے بھی اس ہمت کے کامون پر مقرر کرکے دکن کو روانہ ہوئے نجف خان نے جب مرہٹہ کے سبب یہ قوت پائی اقتدار بڑھانیکا ارادہ کیا اور اپنے نزدیک یہ مناسب جانا کہ ایک بادشاہی ملک کوئی ایک ملک جسمین بادشاہ کا بہت دباؤ نہو اوسے تسخیر کرے چنانچہ دہلی اور آگرہ کے پاس کے اکثر جنگلون کی سندین جنمین بادشاہی عامل کے غلبہ جات کے سے مداخلت کرنیکی تاب نہ تھی بادشاہ سے حاصل کی اور مفلسون اور بیکارون کی ایک فوج روزینہ دینے پر بھرتی کرکے ان محالون کی جانیکا قصد کیا جب جاٹ کی حدون مین پہونچا سورجمل کے بیٹے نے ایک بڑی فوج معہ سمرو فرنگی کے کہ جسکی ساتھہ چھ ہزار تلنگہ پتھر کلا والے اور پندرہ سولہ توپین تھین نجف خان کی روکنے کیواسطے بھیجین کول اور جلیسر کی طرفون مین بادشاہی رستہ پر مقابلہ ہوا جو نجف خان کی فوج نئی اور اسکی ہمراہی ناآزمودہ کار تھی اکثر نے کوتاہی کی اور بعضے جرائتین کرکے زخمی ہوئے اور مارے گئے لیکن جاٹ کے سوارون کی بھی شکست ہوئی اور پیچھے ہٹنے پر سمرو توپون اور بندوقون کے مارے نجف خان کے ساتھیون کو جمع نہین ہونے دیتا تھا نجف خان بہادر کے بھی بائین ہاتھہ مین بازو پر گولی لگی خون جاری ہوا اسنے ایک پختہ کوئین کے اوٹ مین جاکر اپنے زخم کو باندھا اور تھوڑے سے سوارون اور فیل نشینون سے جو موجود تھے خدا کا نام لیکر گھوڑے کی باگ پھیر سمرو کی فوج پر حملہ کیا خدا کا کرنا سمرو بھاگ اوٹھا اور اسکی سپاہی بھی پریشان ہو بھاگ نکلے نجف خان کی فتح ہوئی میرزا نجف خان نے اس فتح کی بعد اکبر آباد کی صوبہ داری کی بادشاہ سے درخواست کی بادشاہ کو تو اکبر آباد سے کچھہ فائدہ نہ تھا اور وہان کا قلعہ بھی جاٹون کے پاس تھا بہکانے والے لوگون نے جیسے حسام الدین خان اور عبداللہ خان کہ نجف خان کا مالک ہونا چاہتے تھے بیعذر اور بلا تامل وہان کی سند لکھکر بھیجین جو نجف خان کی قسمت تو زور پر تھی وہان کا انتظام اس سے بن پڑا اور اکبر آباد کا بھی قلعہ اسنے لے لیا نجف خان نے کثرت اور سردارون کی جمع کرنے مین فائدہ دیکھہ مال اکٹھا کرنا ترک کر دیا جو ملتا تھا سب کا سب سپاہ مین خرچ کرتا تھا اور بقدر ضرورت آپ بھی لے لیتا اور اپنے رفیقون کو اپنے برابر رکھتا اسیطرح اچھے اچھے سردار اور بہت سی سپاہ جمع ہوئی اسکے بعد ڈیگ کے قلعہ پر چڑھائی کی یہ قلعجات کے مشہور قلعون مین سے تھا اور بہت ہی مضبوط دکھلاتا تھا غرضکہ چودہ مہینے مین بھی قلعہ فتح ہوا اور بہت سا اقتدار حاصل کیا اور بادشاہ کے حضور مین امیر الامرا نجیب الدولہ سے منتقل اور ضابطہ خان کو موقوف کروا آپ لیلیا اور ذوالفقار الدولہ امیر الامرا بہادر غالب جنگ خطاب پایا سورجمل کا بیٹا کہ اس قلعہ مین حاکم تھا اور قلعہ مین چلا گیا اور نجف خان صلح کرکے امان خواہان ہوا اسنے مناسب طور پر فیصلہ کرکے صلح کر لی

فصل دربیان عملداری سرکار انگریز یکا ہونا

کرنیل بہارس کی فوج کا مندراج کیطرف جانا ملتوی رہنا اور ٹمنگ کی برمولکا کچھہ احوال و انگریزی

جو گوہد کو گئی تھی انگریزی فوج جسکا سردار کپتان بالمر صاحب بہادر تھا اور رانا ہی گوہد کو گئی تھی چند روز وہین رہے کپتان نے اپنے آدمی تسلی کیواسطے انکے قلعہ مین بٹھا دیے اور بعضے قلعون کے لینے کی فکر مین پڑا جو حقیقت مین اسکے باپ دادونکی تھے اور اسنے ہر جگہہ اور ہر مکان کا احوال پوچھا رانا نے کہا کہ جتنے میرے باپ دادونکے قلعہ ہین انہین سے گوالیار کا بھی ایک قلعہ ہے کہ اس سے قبل سلاطین بابر کا سرنے اسے جبرًا اپنے قبضہ مین کرلیا تھا وہ جیسے دو بادشاہی قلعہ مشہور تھے جب سلطنت کمزور اور مرہٹے قوی ہو گیے قلعہ دارون نے بادشاہ کی غفلت سے بہت سا روپیہ مرہٹون سے لیکر اس قلعہ کو انھین دے دیا اس وقت سے ابتک مرہٹے کے پاس ہے اور یہ معاملہ محمد شاہ کے بیٹے احمد شاہ کے وقت مین ہوا تھا گوہد کا رانا اس سبب سے کہ گوالیار اور گوہد مین تیرہ کوس کا فاصلہ ہے وہان کے حال سے بالکل واقف تھا اور شاید اس قلعہ کا ایک مخفی رستہ ایک پہاڑ پر ہوکر تھا اور اور طرفون سے قلعہ کی اسطرف کی دیوار نیچی تھی یہ سب باتین اسنے انگریزی سردارون سے ظاہر کین اور جو آدمی کہ اس راہ سے واقف تھے انھین لاکر حاضر کیا انگریزی فوج کے سردار نے مناسب رستہ مخفی اس دیوار پر چڑھنے کو بنا کی اور یہ مشہور کیا کہ گوہد سے کسی اور طرف کو کوچ ہے جب اسکا لشکر قلعہ سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر رہا تب اسنے رات ہونے کے سبب لشکر کو وہین چھوڑ دیا اور فقط فوج کو ساتھہ لیکر سیڑھی جو پہلے سے تیار کر رکھی تھی انھین سے قلعہ کیطرف جلد اور بحفاظت چڑھی وہان پہنچکر قلعہ پر چڑھ گیا اور قلعہ کی محافظون کو توپین مارنا شروع کیا کہتے ہین کہ قلعہ دار مرہٹے نے غصہ سے یا ڈر کے مارے اپنے بڑے بڑے رفیقون کو مار ڈالا اور یون بھی سپاہی کہ بادشاہی وقت کا ایک قدیم نگہبان اس سبب سے کہ مرہٹون نے اس سے ایفاے وعدہ نکیا دلمین اسنے بغض رکھا تھا اور اوپری دلسے اس سے سازش رکھکر قلعہ کے اندر رہتا تھا یہ کام اسکی مدد سے ہوا غرض کہ قلعہ انگریزی کے تصرف مین آگیا اور ویسا ہی سنا گیا کہ مہاجی سندہیہ کہ مالوہ اور اوجین اور گوالیار کے قلعہ کا مالک تھا ۱۱۹۴ ہجری مین برسات کے موسم جب جرنیل گادر صاحب بندر سورت کو گیا تب اسنے وہان آکر برسات کاٹی اور برسات کے بعد کچھہ اچھی طرح معلوم نہین کہ جرنیل گادر صاحب کی مقابلہ کیا جو قلعہ تسی کو گھیرے تھا گوالیار کے تدارک پر اور الہ آباد اور کالپی کو گیا اور اٹاوہ کی طرف مین آنیکا ارادہ دلمین ٹھانکر روانہ ہوا ان طرفون مین انگریزی فوج جو گوہد پر متعین تھی اور کرنیل بہارز اوجین کی راہ ہوکر مالوہ اور اوجین کے ملک مین ایسی برسات مین آیا تھا قصد کرنے کو مشہور ہوا ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ انگریزی سردار خرچ کی زیادتی اور قحط کے باعث اور غلہ کی کمی سے تنگ ہو کر اور گوہد کے رانا سے بھی کچھہ نفاق سا معلوم ہوا ان وجہون سے اوسکی اعانت چھوڑکر گوہد اور گوالیار کے قلعہ کو اسیکی اختیار مین رہنے دیا اور آپ مرہٹے سے صلح کرنا بچارا مہاجی سندہیہ نے بھی غنیمت جانکر لڑائی موقوف کی انگریزی سردارون سے الف کانپور اور کوڑہ کی طرف آئے اور صلح کی اسپر عہد و پیمان دونون کو منظور تھے استوار ہونیکے لیے الہ آباد کی حدون مین ٹھہرے اور انفصال کی منظوری آئی سندہیہ نے گوہد کے رانا سے جتنے قلعہ گوالیار کو انگریزون کی مدد سے چھین لیا اور مرہٹون کے اکثر ملک لینے کی ارادہ کے سبب دل مین پیچ و تاب کھاتا تھا اسکے بعد بگاڑ دینے کی فکر مین لڑکے اسکی ملک کو لوٹنا شروع کیا اور رانا کا سارا ملک اور بڑے بڑے قلعہ مہاجی سندہیہ نے چھین لیے اور رانا کے پاس قلعہ گوہد اور گوالیار کا قلعہ رہگیا سو سندہیہ کی فوج نے ان دونو قلعون کی نواح کو گھیر لیا اور رانا کو نہایت تنگ کیا راناجیت سنگہ بنارس کا زمیندار بھی سندہیہ کی مدد اور حمایت مین تھا

اس راجہ نے انگریزون سے بہت سی مکر و فریب کیے تھے اور آخر انگریزون سے مغلوب ہو کر بھاگا تھا گورنر بہادر نے جرنیل کوپ کی چلتے وقت یہ اس سے قرار کیا تھا کہ فوج گنگ اور جگنا تھ اور کنہام اور سیکاکول کی طرف سے کرنیل بنارس صاحب کلکتہ کے قلعدار کے زیر حکم ہمارے دیا اور ہمراہی کے لیئے خشکی کی راہ ہو کر پیچھے جائینگے جب برسات گذر گئی گورنر بہادر نے فوج کے بھیجنے کا ارادہ کیا اور ایک انگریز کو تین لاکھ روپیہ کے نقد و جنس سے معہ وکیل جمناجی کے پاس جو رگھو جی کا پوتا اور سردار لشکر اور کٹک مین وارد تھا وثیقہ عہد کا مضمون لکھ کر دیکر آگے بھیجا تاکہ فوج کو اس طرف ہو کر جانے کی جمنا جی سے پروانگی لے اسنے بہت سی مدارات ظاہر کرکے وہ [illegible] عرضی نویس سے اور مطلب کی سوال و جواب کے انفصال کو اپنے باپ پر رکھا جو اپنے دار الملک پر ناگپور مین تھا آخر وکیل ناگ پور مین بھی بھیجا اور اس پاس عرضی کا یہ جواب دیا کہ انگریزون کا قول و قرار قابل اعتماد نہین اس واسطے کہ انھون نے بنگالہ کے حاکمون سے اور شجاع الدولہ کی اولاد سے جیسی جیسی بدسلوکی کی ہین سب پر ظاہر ہین علاوہ اسکی ہم وکیل کے عمدہ سردار انکی مرضی کے تابعدار ہین خاص صلح اور لڑائی مین اور راہ ہی حدون سے فوج کے رستہ دینے مین کچھ اختیار نہین اور دکن کے سردارون کا نہین انگریزونکے روکتے بلکہ انکے ہنگامہ اور عظیم آباد کی حدون ٹھہرنیکا حکم ہے مگر ہمنے پہلے عداوت کا بہانہ کرکے اس امر مین درنگ کر رکھی ہے ہم سے فقط اتنا ہے غنیمت جانو کہ تنازع باز رہے گورنر نے یہ بات سنکر پھر پیغام بھیجا کہ ہمارے اور تمھارے کو پہلے سے صلح ہے کیا ڈر ہوگا جو تم ہماری اب رفاقت کرو اور تین لاکھ روپیہ مدد خرچ کے طور ماہواری جو یہ مقرر کیے گیے سو ہمسے لیا کرو اور ہماری فوج جو دکن کو جاتی ہے اسکی رفاقت کرو جمناجی اور اوسکی باپ نے یہ بات قبول کی پر یہ کہلا بھیجا کہ خیر کچھ مضائقہ نہین ہم اس شرط سے تمھارے رفیق بنتے ہین کہ پہلے چوتھہ کی باقی جواب سات لاکھ روپیہ کی ہمین دینی ہے پہلے دیدو اور آئندہ کو ایک مہاجن ہمین بتا دو کہ جس سے مہینے کے مہینے تین لاکھ روپیہ لے لیا کرین گورنر بہادر نے ان باتون کو بہت گران جانا اور اونکے سے کچھ اسمین کی بو پائی اس لیئے قبول نکیا اور اسی سبب سے کرنیل بنارس صاحب کی روانگی مین توقف ہوا اور جسطرح کہ انگریزی فوج پہلے اپنی اپنی حدون مین اور مرہٹونکی فوج پر اسنے [illegible] بنگالہ اور عظیم آباد مین تھی ویسے ہی رہی اور جمناجی کی فوج کٹک مین اپنے حدون پر مقیم تھی اور ہر ایک دوسری کی گھات مین ہو کر وقت کو تکتا رہا آخر کار ناگپور کے مرہٹے نے ان گفتگوون کو اپنے حصول مقصد کا واسطہ سمجھا اور چوتھہ کا روپیہ تمام و کمال بھر لیا اور عرضی بھی لیکر انکی وکیلونکو اور جاگیر مین بعد اسکی اس سبب سے کہ انکو بذریعہ پونا اور ستارا وغیرہ کے سردارون سے پہلے عداوت تھی جمناجی اپنے باپ کی پاس چلا آیا اور کرنیل بنارس بہت سی فوج لیکر کنہام کے رستہ ہو مندراج کے قلعہ مین پہونچا اور جرنیل کوپ سے متفق ہو کر پھر چندر مانک سے لڑی اس مرہٹہ نے اسی کچھ سے نہ بری اور چندر مانک بڑی مضبوطی سے صوبہ ارکاٹ پر غالب ہو گیا لیکن مندراج کا قلعہ اسنے ہاتھ پھر لگا ایک دفعہ کرنیل بنارس جہاز قاصدی پر سوار ہو کر کلکتہ مین آیا اور گورنر نے بہت سا روپیہ اپنی قوم مین سے گسلو(?) ہر اد کھا رکھا تھا اوسے مندراج مین لیلیا اور مشہور رہے کہ مندراج مین گرانی غلہ اور سب چیز کی بہت ہی قلت تھی لیکن انگریزی مضبوطی اور گورنری رسد پیچھے سے دائمی تھے اور تین برس کے عرصہ تک مندراج کا قلعہ تو اپنی ہاتھ سے جا ہی لاتا فقط

انگریزونکا بادشاہ کو لینا اور نبی بہادر خان کا انگریزونکے پاس [illegible] گر پھر جانا اور وزیر کا دوسری دفعہ انگریزونسی لڑکر شکست کھانا اور مغلوب ہونا

جب نبی بہادر خان گنگا پار آپڑا بادشاہ نے معہ منیر الدولہ پیغام کرکے انگریزون کو بلوایا انگریز بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہو کر بادشاہ سمیت گنگا پار ہوے اور نبی بہادر خان کو بھی اپنے طرف بلایا اسنے آکر انگریزون سے ملاقات کی اور انگریزون نے اس سے وزیر کے ساتھ صلاح کرنیکا ارادہ ظاہر کیا اس شرط پر کہ عالیجاہ اور سمرو کو انکے حوالہ کردے نبی بہادر نے عرض کی کہ سمرو تو فوج والا ہے اور اس لڑائی مین وہ کچھ نہین بگڑا ہے اسکا پکڑنا تو بہت مشکل ہے و عالیجاہ کا پکڑ دینا سہل ہے اگر اسبات کو وزیر منظور کریگا تو کوتاہی نہوگی اور انگریزون کے پیغام لیکر اپنے لشکر مین گیا اور اپنے ہمرازون سے وہ احوال کہا علی ابراہیم خان نے اس کا ما فی الضمیر دریافت کرکے نمک حلالی سے عالیجاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جو چھ سات کوس نبی بہادر کے لشکر سے آگے پڑا تھا عالیجاہ یہ سنتے ہی وہانسے کافور ہو گیا اور الہ آباد مین پہونچکر اپنے ساتھ والون کو جو وزیر کی غارتگری سے خستہ حال ہو گئے تھے جیسے بن سکا ایسے وقت مین جمع کرکے آگے بڑھا افغانون اور روہیلون کی سرحد مین سے کسی آبادی مین پہونچکر ٹھہرا — شجاع الدولہ کو غرور کے مارے ایسا خیال بھی نہ تھا کہ وہ بھاگ جائیگا جب یہ سنا بیگانہ ملکون مین بھاگ جانیکی سوا اور کچھ علاج نہ دیکھا اور اپنے بعضے معتمدون کو فیض آباد اور لکھنؤ مین پہونچکر بہت تاکید کی کہ سب اسباب اور خزانہ حافظ رحمت خان کے ملک تک لیجاکر بریلی مین ٹھہروا اور آپ الہ آباد مین جاکر اپنے ماں اور عورت کو ساتھ لے لی بیگ خان کو الہ آباد کے قلعہ مین چھوڑکر اور بشیر حبشی کو چنارگڈھ کے قلعہ مین نگہبانی کیواسطے مقرر کرکے افغانون کے ملک مین گیا — نبی بہادر کے آنے کی بعد وزیر نے اوسکی مشورہ کو انگریزون سے صلح کرنیکی باب مین افغانون اور راو ملہار راو کی مدد کی بھروسے سے اور یہ سمجھا کہ میری قدر اور منزلت محفوظ رہے اور خاندان کا نام نشان نہ ڈوبے اسکی اطلاع کو پسند کیا اور اسے لکھنؤ کو رخصت کیا اور آپ ملک بنگش مین جاکر احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان اور اور افغان اور غازی الدین خان عماد الملک جو افغانا تھا وہان آیا ہوا تھا ان سب سے صلاح و مشورہ کرنے لگا سبھون نے اسے یہی صلاح دی کہ راو ملہار راو مرہٹہ سے مدد لو کہ دکن کا پرانا سردار سپہ سالار ہے اور ملہار راو کا حال یہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین جو مرہٹون نے بڑی شکست اوٹھائی تھی اور انکا سب مال اور اسباب لوٹ گیا تھا سو وہ گوالیار کی طرفون مین اوقات گذاری کرتا تھا اور اسکی پاس کچھ بھیر بھاڑ نہین تھی — شجاع الدولہ نے اپنے معتمدون کو ملہار راو کے پاس بھیجکر اپنی رفاقت کے لیے بلوایا اور انگریزون کی شرط فتح ہونے کے کچھ روپیہ دینیکا ارادہ کیا وہ قبول کرکے آیا اور شجاع الدولہ کے لشکر مین شامل ہوا اور راجہ بینی بہادر نے لکھنؤ مین جاکر راجہ شتاب راو کو لکھا کہ جو شرطین انگریزون کو منظور تہین اونپر شجاع الدولہ راضی نہین اور پھر لڑائیکی ارادہ پر ہین اور عالیجاہ اسکی ہاتھ سے ملا چاہتا ہون کہ شتاب رای تو انگریزون کا بہت معتمد علیہ تھا اور عالیجاہ کی انکا ہاتھ سے نکالدینے کے وقت جو بینی بہادر نے اس سے سلوک کیے تھے انکا بہت احسان مند تھا بینی بہادر کی اسبات کو جرنیل کرنگ سے کہا کہ جو پہلے لشکر کا سردار او راب میجر [illegible] صاحب کی جگہہ سب فوج کا سردار تھا جرنیل نے اسکی بلانیکے باب مین ایک خط بہت تعظیم اور بڑی تکریم کا لکھا اور اسے شتاب رای کی معرفت بلایا بینی بہادر نے آکر جرنیل سے

ملاقات کی اور معاملات مین اسے کچھ اختیار بھی حاصل ہوگیا اسنے اپنی دانائی سے چند روز دونون طرف خوش رکھا یہانتک کہ شجاع الدولہ مع مرہٹہ کوراکے طرفون مین آپہونچا بینی بہادر نے ایک فقیر کی زبان سے جسکا وہ بہت معتقد تھا یہ سنکر کہ شجاع الدولہ کی فتح ہوگی اسکے پاس جانیکا ارادہ کیا اور اس بھید کو شتاب رای سے چھپایا اور کوئی فرصت کا وقت تکتا تھا ایک وقت کسی محال کے بندوبست کرنیکے بہانہ سے انگریزی لشکر سے دور نکل گیا اور شجاع الدولہ کے لشکر کی جانب چلا گیا تلنگونکی کمپنی جو اسپر متعین تھین باوجود اسکے کہ وہ اسے منع کیا کین پر وہ اپنی فوج لے شجاع الدولہ کی فوج سے چپٹ جا ملا جرنیل کرنک صاحب بینی بہادر کے جانے سے بہت حیرت مین آیا اور شجاع الدولہ کے آنے کی خبر پاکر اپنی اس فوج کو بلایا جسنے قلعہ چنار کی تسخیر کو بھیجا اور وہ فوج شکست کھاکر وہان سے کچھ فاصلہ پر پڑی تھی اس عرصہ مین میرزا نجف خان بھی بوندیل کھنڈ سے آکر انگریزون کے ساتھ ہوا اور انگریزی سردار نے میجر اسٹرٹ صاحب کو بعضی فوج کا سردار کرکے لکھنؤ کو بھیجا تاکہ صوبہ اودہ اور وہان کی حدون سے خبردار رہے اور جرنیل کرنک سب فوج اور میرزا نجف خان اور شتاب رای کو اپنے ساتھ لے الہ آباد مین پہونچ وہان کے قلعہ کے لینے مین لگا اور میرزا نجف خان کے بتلانے سے بڑی بڑی توپین جو وزیر کے لشکر سے لوٹ مین اسکے ہاتھ لگین تھین قلعہ کے کسیطرف پتہ تھا لگا کر گولون کی مار سے وہانکی دیوار کو توڑ ڈالا وزیر کے قلعہ دار علی بیگ خان وغیرہ یہ وقت تنگ دیکھکر امان چاہنے لگے اور شتاب رای خاص انکے مال اور آبرو کا ضامن ہوا اور انھین قلعہ سے نکل جانے دیا اور قلعہ انگریزون کے ہاتھ لگا اور وے قلعہ دار وہانسے نکلکر اپنے آقا کے پاس گئے اور شتاب رای نے راجہ بلونت سنگہ اور نور الحسن خان کی مدد سے ان دونون صوبون کا حتی المقدور بخوبی بندوبست کیا اور عالیجاہ کی فوج مین سے روشن علیخان اور شیخ رجب علی اور شہسوار بیگ تورانی جسنے میٹ صاحب کو مارا تھا ان سب کو اکثر محالون پر مقرر کیا جب وزیر کے آنیکی خبر پہونچی تب جرنیل نے میرزا نجف خان اور شتاب رای کو اپنے ساتھ لے اور عاملونکو مع نئی فوج کے جابجا چھوڑ وزیر سے لڑنیکا قصد کیا اور وزیر بھی راو ملہار کو لیکر آگے بڑھا اور پٹھانونکی جماعت نے جو وزیر کے ساتھ آنے کا وعدہ کیا تھا اور ساری شہر مین خبر اوڑا رکھی تھی جب کام آپڑا تو ایک قدم بھی نہ اوٹھایا پر عماد الملک تو تھوڑے آدمیون سے آکر تماشا دیکھ رہا تھا نہ اسمین کچھ زور تھا اور نہ ہراس سے کچھ ہوسکتا تھا مرہٹے سے بھی انگریزی توپون کے صدمہ نہ اوٹھائے گیے ہاتھ پاون مار کر آخر وہ اپنے مقام گوالیار کو چلا گیا شجاع الدولہ بھی اپنے نوکرون کی نمک حرامی دیکھ لاچار ہوکر پھر گیا علی ابراہیم خان نے پہلے بینی بہادر کی اطلاع سے یہ چاہا کہ وزیر کے لشکر سے آملون شہر سے نکلکر کئی کوس چلتا تھا کہ اسمین وزیر کی دوسری دفعہ شکست کھانیکی خبر پائی لاچار ہوکر پھرا اور کئی دنون تک اس اطراف مین چھپا رہا جب وزیر اور انگریزون سے صلح ہوگئی اور جھگڑا فساد دب گیا تب وہانسے نکلکر مرشدآباد کو گیا مظفر جنگ جو مرشدآباد کا نائب ناظم تھا اسکی حکومت مین جا رہا تو اسکا بھی مذکور آویگا

شجاع الدولہ کا حافظ رحمت خان سے لڑنا اور روہیلون اور پٹھانونکا استیصال ہونا

شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے اخلاص اور عہد وپیمان تھا کہ جب کسی دشمن سے لڑنیکا اتفاق ہو تو ایک دوسرے کی مدد کرے جب اسنے میرزا نجف خان کی جانب خان اور جاٹ پر غلبہ کا حال دیکھا تو اس سبب سے کہ اسکو افغانون سے پرانا کینہ تھا ایک وقت سعد اللہ خان علی محمد خان کے بیٹے اور عنایت خان حافظ رحمت خان کے بیٹے

دوستی کے حق بھول گیا بلکہ ایسے افغانون کی تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور گورنر ہسٹنگ بہادر سے مشورہ کرا اور روپیہ کرنیکی عوض مین کمپنی کو بہت سا روپیہ دینا قبول کرکے افغانون سے لڑنیکا حکم لیا ہرچند گورنر بہادر کو کمپنی سے یہ حکم نہ تھا کہ انگریزی فوج اپنے ملکون کی حدود سے شجاع الدولہ کے ملک یعنی کرم ناس اور صوبہ اودہ اور الہ آباد کی حدوبین بے ضرورت کسی کا ملک چھین لینے یا لڑنے کو بھیجے فقط یہی حکم تھا کہ جب کوئی شجاع الدولہ کے ملک پر چڑھے تب اوسکی اعانت کرے اور انگریزون کے ملک یعنی بنگالہ اور عظیم آباد پر اس ارادہ پر آوے تو شجاع الدولہ انگریزونکی مدد کرے اور یہ اسواسطے مقرر ہوا تھا کہ انگریز چاہتے تھے کہ افغان اپنے سردارون کی روک اور اون ملکون پر جا بجا قربان ہین جو کوئی اسطرف کا قصد کرے پہلے انسے لڑے لیکن گورنر نے بعضی فائدون پر نظر کرکے شجاع الدولہ کو افغانون سے لڑنیکا حکم دیا اور انگریزی فوج کو اسکی مدد کی واسطے مقرر کیا شجاع الدولہ نے حافظ رحمت خان وغیرہ کو لڑائیکی خبر کرکے کوچ کیا یعنی اول یہ پیغام بھیجا کہ مین نے تم مین اور مرہٹہ مین صلح کروا کے اپنی طرف سے بہت سا روپیہ مرہٹہ کو بھرا ہے اور تمہین اسکی غلبہ سے بچایا اور اس روپیہ کے ادا کی مدت گذر گئی کہ ابتک نہین داخل ہوا اب تمہین لازم ہے کہ وہ روپیہ فوراً ادا کرو نہین تو لڑائی کو طیار ہو حافظ رحمت خان نے کہ بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا اللہ خان وغیرہ دوندے خان کی اولاد اور فیض اللہ خان علی محمد خان روہیلے کے بیٹے وغیرہ کو جمع کرکے کہا کہ شجاع الدولہ نے جو انگریزی طریق پر فوج آراستہ کی ہے اور انگریزون کی مدد کے بھروسے پر گئے اور ہمارے ملک کو چھین لینے کا ارادہ کیا ہے چونکہ اسکی توپون کے زور سے بچنا دشوار ہے بہتر یہ ہے کہ اس آفت کو اپنے سر سے ٹال دین اور یہ اسکا دعوی حق بجانب ہی شجاع الدولہ نے رحمت خان کو تو یہ پیغام بھیجا اور اور خفیہ دوندے خان کی اولاد کو یہ پیغام دیا کہ مجھے تمہارے ملک سے جو گنگا کے اسطرف ہی کچھ سروکار نہین بخاطر جمع رہو لیکن اگر حافظ رحمت خان ہی کی صلاح کرتے بہتر تھا اون بیوقوفون نے روپیہ دینیکی صلاح نہ دی اور اوسے لڑنے پر رہنمون ہوئے اور اورون نے بھی خود ہمراہی کے غرور سے بیہودگی کی صلاح کا عذر کرکے لڑنے کو بھڑکا دیا اور ساتھ دینے کا دم دیا حافظ رحمت خان نے ہرچند سمجھایا کہ دیکھو فرنگ کی لڑائی سے عہدہ برا نہوگے آبرو میدان مین برباد کرکے بھاگ جاؤگے اور فرنگیونکے گولون کے مارے دھوین اوڑ جاینگے لیکن ان سب کی عقلین ماری گئین کسینے اسکا کہنا نہ مانا اور مقابلہ کی نوبت پہونچی شجاع الدولہ بہت سی فوج لے اور جرنیل تیار کر مع توپون اور بہت سی اسباب کی انکے ملک مین جاکر لوٹنے لگے حافظ رحمت خان نے ہرچند دوندے خان کی اولاد اور سردارونکی طلب مین تاکیدین لکھین ہر دو وجہ وعدہ کرتے تھے لیکن کچھ تھوڑی فوج اور کہین کہین سے پہونچنے کا وعدہ لکھ آیا تھا یہانتک کہ شجاع الدولہ نہایت قریب آپہونچا تب حافظ رحمت خان نے لڑنے کے سوای اور کچھ علاج نہ دیکھا اور خاص اپنی فوج اور بعضی اپنی مددگارونسے کہ سب پچاس ساٹھ ہزار سے کم نہ تھی نکلکر ایک سوکھی کھائی جسمین موڑ توڑ بہت تھی اور بڑی گڑھی اور اوسکی کنارون پر بڑے پھیلے درخت تھے اسی اپنی پشت پر روک لیا اور اسکی پیچھے جو کچھ توپخانہ تھا بہت ترتیب سے چنکر لڑائی کا مستعد ہوا ایک طرف سی شجاع الدولہ کی پلٹن اور دوسری طرف سی انگریزی پلٹنون نے سوای روبرو کی راہ افغانونکی صفون کی سب طرف سے گھیر لین اور اوس راہ کھائی سے ہوکر شلک چلانا شروع کیا جو یہ قوم توپ چلانیکے حق مین تو ایسی چالاک ہوتی ہین کہ انسے خدا بچائے تو بچین افغان گھبرا گئے اور حافظ رحمت خان کے بہت ساتھی بھاگ گئے لیکن وہ اور اوسکی تھوڑے سے جگری رفیق میدان مین جمکر لڑتے رہے قضارا ایک گولہ حافظ رحمت خان کی سینہ مین لگا اگرچہ اسکی چھاتی سے پار نہ ہوا تھا مگر اسکے صدمہ سی اسکی جان ہوا ہوئی

اسکے مارے جاتے ہی باقی لوگ بھی بھاگ گئے حافظ رحمت خان صاحب کی فوت کی کسی شاعر نے یہ تاریخ کہی ہے شعر خدا کا گرا کہوں شکر
سے جسقدر کہ لاشاہ ہاتف ندی آواز کہ جا نادل را شاہ شجاع الدولہ فتح کی جسمیں شکر بانہی پڑے اوتر خدا کا شکر اوس
کرنے لگا کہ اسمین لوگ حافظ رحمت خان کا سر کاٹ کر لے آئے جنہوں نے اسی پہلے دیکھا تھا اوسنے پہچانا یا جب تحقیق ہوا دو بارہ
خدا کا شکر بجالایا اور جب سجدہ کرکے سر اوٹھایا پیشانی پر جو خاک لگی تھی اسکے پونچھنے کیواسطے اسکے ساتھی سالار جنگ نے چاہا کہ
رومال سے پوچھوں اسکو منع کیا کہ یہ خاک میری پیشانی کی رونق ہے اون لوگون نے جو میرے باپ سے اور مذہب اما میہ کے
ایماندارون اور مسافرون سے گستاخیان کی ہین تو خدا کا شکر ہے کہ آج اسکا بدلہ منہ مانگا ملا اسوقت ضابطہ خان تردو
وغیرہ سے اس میدان مین شجاع الدولہ کے ساتھ تھا حافظ رحمت خان جو ۱۱۸۸ھ ہجری مین مارا گیا ایک شاعر نے اسکی مارنجانی
کی یہ تاریخ دیگر کہی ہے تاریخ چو از لفظ ظفر تاریخ جستند پی باقی سر حافظ بریدند یعنی لفظ ظفر کے عدد لیکر اس حرف
ح کے عدد اور بڑھائے جاوین جو لفظ حافظ کے سر پر ہے فقط حافظ رحمت خان کے مرنے کے بعد
افغانون پر بہت ادبار آگیا اور بہر اسان ہوکر انکی جمعیت منتشر ہو گئی شجاع الدولہ نے اپنی فوج افغانون کے
اطراف اور اضلاع مین تعین کیا اور حکم دیا کہ جو سردار تابعداری قبول کرے اسے حاضر کرو اور جو سرکشی کرے اوسے قتل
کرو پہلے تو دوندے خان کے بیٹے فتح اللہ خان وغیرہ اور حافظ رحمت خان کی اولاد محبت خان وغیرہ اور علی محمد خان
روہیلے کے بیٹے فیض اللہ خان کماؤن کے پہاڑون مین رہے جب آب ہوا کی ناموافقت سے تنگ ہو گئے آخر
ناچار شجاع الدولہ کے حضور حاضر ہوئے اور فیض اللہ خان اس گھمنڈ مین کہ سردار زادہ اور علی محمد خان کا بیٹا ہے اور
اسکا باپ اپنے عہد مین حافظ رحمت خان اور دوندے خان وغیرہ کا آقا تھا پہلے تو ایک جماعت کے ساتھ متفق ہو کماؤن کے
پہاڑونسی نشیب مین جو زمین ہے اور اسکا حاصل قریب دس پندرہ لاکھ روپیہ کا تھا انگریزون کے وسیلہ سے شجاع الدولہ سے
لیکر افغانونکی ایک جماعت سی وہان بخاطر جمع رہنے لگا اور روپیونسے محتاج ہو گئے بلکہ روپیہ کی تباہی کی علت مین بہت دنون تک
گرفتار رہے اور نادر یہ کہ پہلے فیض اللہ خان کے پاس اپنی قوم کے وقت مین پانچ لاکھ روپیہ کے سوا اور کچھ ملک نہ تھا اب
ایسا ملک ملا کہ جسکا حاصل بیس لاکھ روپیہ سی کم نہو گا اس فتح کے بعد ولایت کی کونسل والون کی بہت دنون تک گورنر
ہیسٹنگ بہادر پر خفگی رہی کہ لڑائی مین شجاع الدولہ کا کیون شریک ہوا اور کس لیے انگریزی فوج اسکی مدد کو بھیجی گورنر نے
کچھ جواب معقول لکھکر بھجدیے کہ جس سی خفگی رفع ہو گرا ور بھی زیادہ منظور عنایت ہوا

پٹھانون سی فتح کیا ہوا ملک شجاع الدولہ نواب نجف خان مین تقسیم ہونا و نواب نجف خان بہادر

اسوقت مین اپنے مرتبہ سے گذر کر شجاع الدولہ کے برابر بیٹھا تھا اور شجاع الدولہ کو بضرورت پورانی دشمنی ترک کرکے
اس سے بہت اخلاص پیدا کیا بلکہ اپنے لڑکیون مین سے ایک اوسے دیکر نجف خان کا دل اپنی طرف متوجہ کرنیکو اسسے
بہت تاکید کر دی تھی نجف خان بظاہر اپنے تئین چھوٹا سمجھکر شجاع الدولہ کا ہمیشہ کیطرح ادب قاعدہ بجالاتا تھا اسوقت
کہ افغانون کے نصیب اوندھے ہو گیے اور انکی ریاست چھین گئی مرہٹہ کی مدد سے ضابطہ خان کے ملک مین سے تھوڑا سا نجف خان
کی تصرف مین آگیا بعض ان ملکونمین سے جیسے چاندپور نہٹور اور ٹیرگڈہ وغیرہ گنگا کے اس طرف علی محمد خان اور حافظ رحمت خان
وغیرہ کے ملک سے متصل گنگا کے شمالی طرف اور اکثر اسکا ملک بارہ اور سہارنپور وغیرہ گنگا کے دکن اور پچھم انکی جانب
او ر متبسنا حافظ رحمت خان اور علی محمد خان کی اولاد اور دوندے خان کے تصرف مین تھا اور اب شجاع الدولہ

کے قبضہ مین آیا وہ بھی اسطرح کہ گنگا کے شرقی اور شمالی اودہ کے متصل جیسے بریلی اور آنولا اور شاہجہان پور اور تلہر اور
بن گڈہ اور بداون وغیرہ ہے اور اونا گنگا اور جمنا کے درمیان مین جیسے سنبل اور مراد آباد اور امروہہ اور بعض مثل کاسگنج
اور دریا گنج کہ پہلے ملک بنگش مین سے تھا اور صفدر جنگ کے عہد مین احمد خان سے جنگ صفدر جنگ کی عنایت سی مرہٹہ کے قبضہ
مین ہوا اور مرہٹہ کے اور ملک مقبوضہ جو جماعت کے استحصال کے بعد احمد شاہ ابدالی کے ہاتھوں سے پانی پت کے نواح مین ابدالی
کے حسب الحکم حافظ رحمت خان اور احمد خان بنگش اور نجیب الدولہ اور دوندے خان کی اولاد نے آپسمین بانٹ کر اپنے
قبضہ مین کیے تھے امیر الامرا و ذو الفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر غالب جنگ اس ملک کی تقسیم کیواسطے شجاع الدولہ کی
خدمت مین آیا اور ان ملکون پر ملکون کی آمدنی سمجھکر ضابطہ خان کے سب ملک مین سے جو گنگا کے اسطرف جیسے چاندپور وغیرہ
تھا شجاع الدولہ کو دیکر باقی ملک بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان کا جو اکبر آباد اور شاہجہان آباد کی متصل
تھا آپ آیا ہر ایک کی حدین تحقیق اور خوب صاف ہو کر نجف خان نے ضابطہ خان کو شجاع الدولہ سے رخصت دلواکر
اپنی ہمراہی مین رکھا اور دونون طرف سی درستی کے قول قرار خوب استوار ہو گیے بعد اسکی نجف خان رخصت ہو کر اکبر آباد
سے اپنے شہر کی حدونمین آیا اور شجاع الدولہ ملک روہیلہ کی بندوبست مین مشغول ہوا

ذکر قبضہ شاہ عالم بر دہلی شاہ عالم مرہٹون کے مدد سی دہلی پر قابض ہوا لیکن تھوڑے روز بعد غلام قادر ایک روہیلہ نے
بادشاہ کی آنکھین نکلوا ڈالین اور جب سندھیہ مرہٹے کے سردار نے دہلی کو فتح کیا تو اوسنے شاہ عالم کو قید مین رکھا جب کہ ۱۲۱۸ء
مین انگریزونکی قبضہ مین دہلی آئی تو اونھون نے ایک لاکھ روپیہ ماہواری تنخواہ بادشاہ کی مقرر کر دی چنانچہ اوس تاریخ
سے اس خاندان مین بادشاہ کی جان بچی رعایا کو امن ملا ملک کی ترقی ہوئی آبادی بڑہ گئے علم ہندوستان مین پھیل
گیا سڑکین درست ہو گئین سرکار کمپنی بہادر کی عملداری ختم ہوئی جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت شروع ہوئی
تک یعنی ۱۸۵۸ء تک گدی نشینان مغلیہ کی ایک لاکھ روپیہ ماہواری بے خلش تنخواہ جاری رہی شاہ عالم کل ۴۸
برس تک تخت پر بطور یادگار شاہان سابق کے رہا **اکبر بادشاہ ثانی** ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء عیسوی تک اوسکا نام ابو النصر
معین الدین اکبر شاہ ہے یہ بیٹا شاہ عالم ثانی کا تھا ۱۸ تاریخ رمضان ۱۱۷۳ھ ہجری مطابق ۱۷۵۹ء کے شب چہار شنبہ کو
پیدا ہوا تو اپنے باپ شاہ عالم کی وفات کے بعد ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ ہجری مطابق ۱۸۰۶ء کے روز چہار شنبہ کو تخت
نشین ہوا اکتیس ۳۱ برس نو مہینے ایک روز اوسنے قلعہ کی حکومت کی بروز جمعہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری
مطابق ۱۸۳۷ء کو وفات پائی مدت عمر اس بادشاہ کی ۷۸ سال دس ماہ اکیس یوم ہے وفات کے بعد بستی قطب شاہ
واقع جنوب دہلی مین مدفون ہوا اگرچہ اس بادشاہ کے وقت مین کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدون تک
بخوبی ہو گئی تھے اور فوجداری اور دیوانی صاحبان انگریز بہادر کے سپرد تھی الا مقدمات باشندگان قلعہ کی
بادشاہ خود فیصلہ کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور جلوا اور چھترا اور تخت اور قلعہ بدستور سابق اوسکی قبضہ مین تھا

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک یہ آخر بادشاہ خاندان تیموری کا ہے جسپر اس خاندان کا نام بھی تمام ہو گیا اوسکی
تاریخ پیدائش لفظ ابو الظفر سے نکلتی ہے ۱۱۸۹ھ ہجری مین پیدا ہوا اوسکو شعر گوئی مین بہت دخل تھا چنانچہ
اوسکی اکثر شعر ہندوستان کے ہر ایک آدمی کی زبان پر جاری ہین محفل رقص اور سرود مین اوسکی غزلین اکثر

گائی جاتی ہین اور محفل وجد صوفیان مین اوسکی شعرون پر رقت آتی ہین اس بادشاہ کی تمام عمر کتب تصوف کے مطالعہ اور اشعار کے بنانے اور عیاشی مین صرف ہوئی بادشاہ علم موسیقی مین بھی مہارت کامل رکھتا تھا اور اپنے دو بزرگوارون کے مانند برائے نام بادشاہ تھا سرکار کمپنی نے اس خاندان کا نام رکھنے کی تجویزین بہت خوب مقرر کی تھین چنانچہ ایک یہ کہ اس خاندان مین بڑا بیٹا گدی نشین ہوتا رہے اور علاوہ آمدنی تیول شاہی کے ایک لاکھ روپیہ ماہواری بھی برابر جاری رکھی بلکہ تجویز تھی کہ چونکہ بادشاہ قرضدار ہی سوا لاکھ روپیہ اوسکو ماہواری دیکر قرض اسکا ادا کیا جاوے اور سرکار کا ارادہ تھا کہ بادشاہ زادونکو تعلیم علم کی کیجاوے چنانچہ ایک مدرسہ شاہی مقرر ہونیوالا تھا قسمت نے جو گردش کھائی تو فوج انگریزی بسبب تکرار کے جو اونکے افسرون سے کارتوس کاٹنے کی بابت واقع ہوئی اسکا حال مفصل خاتمہ حکومت کمپنی بہادر مین لکھونگا منحرف ہو کر اس بادشاہ کے پاس جا کر جمع ہوئی انگریزونے دہلی کا محاصرہ کر لیا کئی لڑائیان ہوئین انجام کار سپاہ مفسد کچھ ماری گئی کچھ بھاگ گئی اسی لیے اس بادشاہ کو انگریزون نے ملک برہما مین لیجا کر مقید رکھا اوسکی بی بی زینت محل اور میرزا جوان بخت اوسکا چھوٹا بیٹا بھی اوسکے ہمراہ تھا یہ بادشاہ ۱۲۷۹ ہجری مطابق اا تاریخ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء مین فالج کی بیماری سے فوت ہوا یہان یہ تاریخ کسی شاعر نے اس بادشاہ کی جلوس اور وفات کی کہی ہے

تاریخ جلوس و وفات سراج الدین ابوظفر

سراج الدین ابوظفر مسافر وہ سوی جنت ہوا روانہ		کہ جسکے باعث تھی خوشی سی چھلکتا تھا ایاغ دہلی	
چراغ دہلی جلوس کا سال ہی سو اب بھی مطابق اوسکے		سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہی چراغ دہلی	

ابتدای عملداری انگریزان در ہندستان

نقل از کتاب تواریخ ہند ترجمہ انگریزی اہل ہند اور اہل فرنگ قبل اسکے پرتگیس جانب شرق کمپ لگڈہوپ سے پہونچے آپسمین تجارت بحر قلزم اور بحر عمان سے کیا کرتے تھے یہ تجارت زمانہ سابق مین معرفت اہل مصر اور بعد چند روز کے بیچ معرفت یہودیون کے ہوا کرتی تھی محل تجارت اجناس شرقی کی کبھی معرفت اہل وینسا اور کبھی معرفت اہل جینوس مکے ہونے لگی سنہ ایکہزار چار سو ستانوین مین اسکو دی گاما مع ایک فوج بحری قوم پرتگیس کی کہلی کٹ مین جو ساحل ملابار پر ہی وارد ہوا اور ان ایام مین تجارت اس ملک مین اہل وسطاک کیا کرتے تھے ایام حکومت اس سردار مین عظیم الشان اور اوسکی جانشین البوکرک پر کچھ بہت زمانہ نگذرا تھا کہ قوم پرتگیس باوصف مقابلہ اپنے حریفون کے اہل وینسا اور راجاون ہند سے جو کبھی کبھی اس طور پیش آجاتے تھے نبانے کوٹھیون ساحل مغربی ہندوستان اور اسباب لینے تجارت کو جسکو دیار ہند مین اکثر مثل رانگا وسیسا ہر شے آیا کرتی تھی مصالحہ عطریات سنگ بیش قیمت موتی ابریشم پارچہ کرباس نیل لاکھ اس ولایت سے باہر جایا کرتے تھے باشندگان وینسیا بسبب اسکے کہ وہ ملک ایک مدت سی معرفت انکی ہوتی تھی اپنا حق سمجھے تھے کامیاب ہوے بڑے بڑے مقامات تجارت پرتگیس کے اور مربصرہ ڈاہو کیلیکٹ گوجرا اور بھی لامثلا مکا وغیرہ اور کچھہ مقام بنگالہ مین بھی دوسری قومون ولایت فرنگستان نے بھی قوم پرتگیس کے کامیاب ہونے سے انکا تتبع اختیار کیا اول اہل ڈچ اور چندروز بعد انگریزون نے کشور ہند مین تجارت شروع کری ایک ہزار چھ سو مین کچھ لوگون نے بیچ شہر لندن کے کوٹھی مہاجنی بنائی اور

لقب انکا صاحبان گورنر صاحبان کوٹھی مہاجنی لندن سوداگری ہندوستان شرقی مین ہوا کہ یہ مقرر ہوا ابتدای کمپنی حال اور سلطنت انگریزی کا یہ لوگ تھے اسکی پونجی سات لاکھ روپیہ کی آمدنی مین دو سو پندرہ آدمی کی شراکت تھی لندن انصرام کاروبار اس کوٹھی مہاجنی یعنی کمپنی کا چوبیس صاحبان انتخاب ہو کر کرتے تھے جمیع صاحبان مال بروقت ضرورت حال واسطے تجارت حال اپنے کاروبار کے جمع ہوا کرتے تھی آرزو کمپنی کی کچھ فتح نتھی بلکہ مقصد انکا تجارت تھا یہ لوگ سوداگر تھے اور اپنے گماشتون کو اطراف ہندوستان مین بھیجتے تھے اونھون نے بسبب ظلم زمیان اس بلاد اور بھی ان قومون کے جو دعوی شراکت کا رکھتی تھے حکام کی اجازت لیکر تہدریج قلعہ تعمیر کیے اور اپنی محافظت کے لیے فوج رکھی جہان جہان کہ انگریزون اور اہل ڈچ نے کوٹھیان بنانی شروع کین ہان قوم پرتگیس آئی اور اونسے مقابلہ کیا اول انگریزون نے اپنی کوٹھیان تجارت کی بیچ ہندوستان کے سورت احمد آباد اکبہیا مین مقرر کین ایک ہزار چھ سو چوبیس مین شاہجہان نے ایک فرمان انگریزون کو اس مضمون کا مرحمت کیا کہ آیندہ کو انگریز بنگالہ مین تجارت کیا کرین سعی لوٹن صاحب سے یہ بات انھین حاصل ہوتی تھی جب بادشاہ دکن مین خیمہ زن تھے کہ اسکی ایک بیٹی کے کپڑون مین آگ لگی اور وہ بہت جل گئی ایک فرمان شاہی بنام صاحبان کوٹھی سورت کے صادر ہوا کہ وہ کسی انگریز کو جو فن طبابت مین خوب ماہر ہو بھیجین لوٹن صاحب وہان سے روانہ ہوا معالجہ موافق پڑا اور وہ لڑکی اچھی ہو گئی بادشاہ نے ممنون ہو کر کہا کہ تم جس چیز کی مجھ سے درخواست کروگے مین اوسے عطا کرونگا لوٹن صاحب نے اپنے لیے کوئی چیز طلب نکی لیکن اسباب کی درخواست دی کہ صاحبان انگریز صوبہ بنگالہ مین تجارت کیا کرین شاہجہان نے فرمایا کہ بالاسور مین کوٹھی بنالین کاروبار کوٹھی بنگالہ چندروز تک کوٹھیون مدراس اور بمبئی سے بہت کم ہوا اور وہ نسبت اونکے بہت چھوٹی ہے ۱۶۹۸ء مین موضع چتنانٹی کو مدبورا اور کلکتہ شاہزادہ عظیم الشان انگریزون کو عطا کیا اگرچہ انگریزی کوٹھیان اس دیار مین روز بروز بڑھتی جاتی تھی لیکن چونکہ ایک کوٹھی مہاجنون کی مقابل پہلے کوٹھی کے کھڑی ہوئی تھی اسلیے کوٹھیون طرفین کو خوف بربادی کا تھا بعد مقابلہ اور جھگڑے کے حصہ دار دونون کوٹھیون کے ملگئے اور ۱۷۰۷ء مین کل کوٹھی ہو گئین اور یہ کوٹھی موسوم بہ کوٹھی سوداگران جو ولایت ہند سے تجارت کیا کرتے تھے ہوئی انکی کوٹھیان بیچ صوبہ بنگالہ کے موقع چتنانٹی مین مشہور ڈہاکہ کو قاسم بازار ہوگلی مالداروں محل اور پٹنہ مین تھین ۱۷۱۵ء تک سوداگران مذکورین کو کئی دفعہ سندین بمیعاد چند سال کے شاہ انگلستان نے مرحمت کین تھین لیکن اسی سال مین شاہ موصوف نے انکی تجارت موقوف کروادی اگرچہ وہ پھر بھی بیش برس کے لیے حاکم ہند مقرر ہوئے تھے شاہان ہند بعد اورنگ زیب کے کمزور ہونے لگے اسلیے مرہٹون نے غلبہ پایا اور شاہ ہند کی سلطنت پر متواتر حملہ کرنے لگے اور اہل فرنگ کو خواہش مقابلہ اور تسخیر تختگاہ دہلی کی ہوئی ۱۷۱۷ء مین عرضی کمپنی نے اس مضمون کی فرخ سیر کو لکھی کہ ہمارے اسباب کی تلاشی نہوا کرے اور جو محصول نواب ہمسے لیتا ہے معاف ہو جاوے ہملٹین صاحب لمی جو ایک سفیر ان کمپنی سے تھا بیماری بادشاہ کو جو شادی کی رات اسے لاحق ہوئی تھی اچھا کیا اور شاہنشاہ سے مضمون درخواست کمپنی کا مکرر عرض کیا اور شاہنشاہ نے اقرار کیا کہ جو بات تمھین مطلوب ہی وہ مجھے منظور ہے انگریزون نے اگرچہ کئی بار عرائض واسطے حصول فرمان کے کہ جسکا شاہنشاہ نے دینے کا اقرار کیا تھا بھیجین جواب اونکا دو برس تک نملا خبر روانگی گورنر صاحب سورت بمبئی کی جب اراکین سلطنت کو ہوئی وہ مخاطر کرنے پر

بلحاظ اسکے کہ مبادا جہاز انگریزی جہازون مغلیہ اور صاحبون کو سد راہ ہون راضی ہوئے مرہٹون نے ۱۷۴۲ء مین بنگالہ پر حملہ کیا اور چوتھ مانگی لیکن علی وردی خان نواب نے انھین ہٹا دیا کار کوٹھیون تجارت اہل فرنگ بیچ بنگالہ کہ جسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سے چلتا تھا ایک لڑائی فراسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی اور اس لڑائی مین بربادی ان انگریزون کی جو کنارہ کرومندل پر بستے تھے تتبع دوسری قومون اہل فرنگ کا کیا تھا اور اپنی کوٹھیان ہندوستان مین بنا لین تھین تاکہ وہ بھی فوائد تجارت ہندوستان سے حاصل کرین کوٹھیان ہندوستان مین فراسیسون کی پونڈچری اور چندرنگر مین تھین اب دبلکس صاحب جو بڑا ایک مرد ذی ہوش اور صاحب تدبیر تھا پونڈچری مین گورنر تھا ایک فوج بحری فراسیسون کی بسرداری لبی صاحب جو ایک مرد قابل اور شجاع تھا مقابل مدراس کے جسمین بڑی کوٹھی انگریزون کی تھی آئی اور اس شہر کو تسخیر کر کر فوٹ سنٹ دیوڈ پر حملہ کیا اگر فراسیس اسمین فتحیاب ہو جاتے تو ظاہر تھا کہ کوئی برابر انکے اسطرف نرہتا انگریزون نے نواب ارکٹ سے اعانت چاہی اسنے دس ایک فوج دس ہزار آدمیونکی بھیجی فراسیس انسے مقابلہ نکر سکے اور ہٹ گئے دو برس بعد کچھ فوج انگلستان سے انگریزون کے لیے آئی اور بوہ سنٹ دیوڈ سے آگے بڑھی اور پونڈچری کو محاصرہ کر لیا لیکن اوسپر فتحیاب نہوئے ۱۷۴۸ء مین انجام مین یہ خبر آئی کہ ولایت مین فراسیس اور انگریزون مین صلح ہو گئی ہے اس سبب سے فراسیسون نے مدراس کو چھوڑ دیا اور اس شہر مین انگریز ونکا پھر دخل ہو گیا یہ صلح تھوڑے دنون تک رہی تخت نشین ہونے سلطنت کارناٹک پر جھگڑا ہوا اور ایک دوسری لڑائی شروع ہوئی بعد مرگ نظام الملک کے چندا صاحب نے نوابی کارناٹک کا بحمایت مظفر جنگ کے دعوی کیا مظفر جنگ پوتے نظام مرحوم صوبہ دکن ناظر جنگ کی مخالفت مین جو بجاے باپ اپنے کے مسند نشین ہوا تھا مظفر جنگنے اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر جنگ کی قید مین پڑا چند روز بعد اسکی خلاف مین اسنے ہنگامہ برپا کیا اور ناظر جنگ اسمین مارا گیا اور چندا صاحب کہ فراسیس تھے مظفر جنگ صوبہ دار دکن کا ہوا اور چندا صاحب نواب راکٹ کا مظفر جنگ آخرکار مارا گیا اور انگریز محمد علی خان بیٹے اللہ وردی خان نواب سابق ارکٹ کے موید ہوئے بسی صاحب نے صلابت جنگ کو جنے اقرار کیا کہ مین قبضہ نوابون سابق کا جو انھین ڈیدیا تھا بدستور قدیم بحال رکھونگا مقرر کیا ۱۷۵۱ء مین محمد علی جو متوسلین انگریزون سے تھا بھاگ گیا اور کہا کہ مجھے کچھ دعوی نہین ہے لیکن وہ پھر ۱۷۵۱ء مین انگریزون کے ملک لیکر چندا صاحب اور فراسیسون سے مستعد ہوا اور چندا صاحب انجام کار ناچار ہو کر آپ اوس پاس آیا اور وہان مارا گیا ۱۷۵۴ء مین فراسیسون اور انگریزون کے صلح ہو گئی اور محمد علی مسند ریاست پر قائم رہا ۱۷۵۸ء مین ایک دوسری لڑائی فراسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی لیکن ۱۷۶۱ء مین انگریز فتحیاب ہوتے فراسیس اگرچہ اب بھی حکومت پونڈچری اور چندرنگر اور ایک یا دو اور موضع کی رکھتی ہین لیکن تب سے حکومت اونکی بیچ ہند کے کسی جا مستقل نتھی اب ہمین احوال تسخیر بنگالہ کا لکھنا ضرور ہے کیونکہ وہ اوسوقت مین واقع ہوئی تھی

ذکر سراج الدولہ

اسوقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تھا اللہ وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست مین شہرت رکھتا تھا دس سال تک مرہٹون سے لڑا اور صوبہ بنگالہ کو اونکے دست تصرف سے باز رکھا اگرچہ اس عرصہ مین خان مذکور نے

اونھین بارہا شکست دی انجام کار تنگ ہو کر شرائط جو مرہٹون نے پیش کئے تھے منظور کر لئے اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ خراج دینا اونھین مقرر کیا ایک برس قبل از وفات اپنی سے خان موصوف نے مجبور ہو کر صوبہ اوڈیسہ کو حوالہ مرہٹونکے کیا کہ ایک مرد جوان چوبیس برس کی عمر کا جو متکبر اور ظالم و نامرد و عیاش اور طریقے لہو و لعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجھتا تھا اوسکے قائم مقام ہوا اور ممکن تھا کہ صوبہ بنگال و بہار اوسکے قبضہ تصرف مین رہے بعد وفات خان مرحوم کے مرہٹے بار دیگر مستعد جنگ ہوئے اوسوقت بھی اوضاع و اطوار سے یہ بات صاف عیان تھی سو وہ لوگ اس ملک مین قابض ہو جاوین لیکن ارادہ الہی کچھ اور تھا سب بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تھا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین آوے معاذ اللہ وردی خان قوم انگلشیہ کے گمان و وہم مین بھی یہ بات نتھی کہ وہ کبھی حاکم ہندوستان ہوئے ہم لکھینگے تھوڑی سی واردات جنکی نسبت یہ لوگ فتحیاب ہوئے اوسپر نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل ۱۷۵۶ء کو مسند بنگال اور بہار پر جلوس کیا چونکہ شہنشاہ دہلی اوسوقت مین بے حقیقت محض تھا اسلیے نواب موصوف نے اس سے واسطے فرمان ریاست اپنی کے درخواست نکری اول کار اسکی ریاست کا یہ تھا کہ اسنے ایک لشکر واسطے لوٹنے خزانہ اپنی حملہ کیے جو دو جہ یونس محمد مرحوم کی تھی متعین کیا خاوند اس عورت کے نے جو حاکم ڈھاکہ کا تھا عرصہ سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی تھی اور بعد اسکی وفات کے بی بی وارث ہوئی لشکر جسکو اس نے واسطے حفاظت اپنے مال کے نوکر رکھا تھا اوسوقت مین کنارہ کر گیا اور تمامی خزانہ بے مشقت آمد لڑائی کے داخل محل سراج الدولہ ہوا بعد اوس عورت کو جس جگہہ سے نکالدیا راج بلت نایب یونس محمد حاکم ڈھاکہ نے سب مال غارتگری اضلاع سے جمع کیا اللہ وردی خان حاکم صوبہ بلٹہ جب کثرت پیری سے مسلوب الحواس ہو گیا اسکے پوتے نے راج بلب کو مرشدآباد مین گرفتار کر کے قید کیا اور کچھ آدمی فوراً ڈھاکہ کو واسطے ضبطی اموال اسکے روانہ کیے لیکن کشن داس بیٹے راج بلب نے کشتیان مال متاع خانگی کی بھری تھین اور تھانہ میرٹ کا کدکاسا کر یا جگناتھ کا کر کر روانہ کلکتہ کا ہوا ... راج کو مقام مذکور مین آپہونچا اور حقیقت رہنے کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈرنک صاحب سے حاصل کی اور قیام اپنا اس جگہہ مین تا خبر رہائی اپنے باپ کے اسنے تجویز کیا سراج الدولہ نے جب دیکھا کہ وہ دولت بیشمار قابو سے نکلگئی بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بھیجا یا گورنر صاحب سے کشن داس کو طلب کرے چونکہ یہ شخص کچھ اسناد نہین رکھتا تھا اسلیے گورنر صاحب نے اوسے باہر اپنے شہر سے کر دیا تھا چند روز بعد ایک خبر پورب سے سنی گیی کہ اغلب تھا کہ ایک جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند روز مین واقع ہو اوسوقت مین فراسیس بنگال کول کی زیادہ زور آور تھے اور فراسیس لشکر جو چاندنگر مین تھا دس گونہ زیادہ فوج انگریزی سے جو کلکتہ پر متعین تھی تھا اس لحاظ سے صاحبان انگریز نے تعمیر فصیل شروع کی اور یہ خبر جلد گوش زد سراج الدولہ کے ہوئی جو ہمیشہ سے قوم انگلشیہ سے باستکراہ تمام پیش آتا تھا اسنے ایک خط مرہٹہ بنام ڈریک صاحب کے جاری کیا جو مشتمل ممانعت فصایل جدیدہ اور انہدام فصایل قدیمہ اور بیعذر حوالہ کر دینے کشن داس پر تھا سید احمد چچا سراج الدولہ کا ایک یا دو مہینے قبل وفات اللہ وردی کے اس جہان سے رخصت ہوا اور تمام دولت اور لشکر اور ضلع پورنیہ بنام شوکت جنگ اپنے بیٹے کے ہبہ کر دیا یہ لڑکا چند روز بیشتر صوبہ داری سراج الدولہ کے جو اسکا چچیرا بھائی تھا مسند ریاست پر بیٹھا یہ دونون ناعاقبت اندیش جفاکار و احمق تھے اور یہ بات ممکن نہین کہ وہ آپسمین اخلاص سے رہین سراج الدولہ نے بعد مسند نشینی کے فوراً نوکران قدیمی مرہٹے وادا کو ایک قلم موقوف کر دیا او

ایک نیا گروہ اوباشونکا اپنی رفاقت مین رکھا وہ ہمیشہ ترغیب دیتے تھے اوسی پر کرنے بد کامون کے اور اصرار کرتے تھے اوپر کرنے ظلم و بے منصفی کے مال اور ناموس ہر متنفس اس بلاد کا ہاتھ ظلم اور تعدی اسکے سے محفوظ تھا رئیسان شہر اس ظلم سے نہایت بجان آئے اور خواہان تقرر صوبہ دار دوسرے کی ہوئی اونھون نے بامید بہتری اپنی کے شوکت جنگ کو واسطے اس عہدے کے تجویز کیا اگرچہ وہ بھی بد اطواری و ناہمواری مین کم سراج الدولہ سے نتھا یہ گروہ اعظم متفق ہوا اور ایک وکیل واسطے حصول فرمان ریاست بنگالہ وغیرہ کے بنام شوکت جنگ کے طرف شاہ دہلی کے روانہ کیا ایک عرضداشت مع اقرار پیشگی کرور روپیہ سالیانہ کے حضور مین ارسال کیا تامل سے ناظم اس ملک کا کردے سراج الدولہ ارادہ ان اشخاص سے واقف ہو کر جلد لشکر اپنے کو فراہم کیا اور بارادہ بربادی چچیرے بھائی اپنے کے راہی پورنیا ہوا یہ لشکر ہنوز راج محل تک نہ پھونچا تھا اور گنگا سے عبور کرنے کو تھا کہ جواب ڈرنک صاحب کا آ پھونچا جسمین یہ لکھا تھا کہ ہم بجا آوری احکام ناظم واجبات سے ہے نہین وہ مجبور ہستی اس جواب سے کے بہت غضبناک ہوا اور یہ بات زبان پر لایا انگریز سرکشان مفسدان ملک ہمارے کو اپنی حمایت مین رکھتے ہین اور فصیل بنا کر ہمارے ملک مین رہتے مین تشدد سے کہلا بھیجا کہ ہم تمہارا نشان اس قلمرو مین نرکھین گے یہان سے کمپو توڑ کر وہ فوج کس طرف کلکتہ کے ہوا اور کوٹھی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تھی تاراج کی اور ساکنین کوٹھی کو مقید کیا چونکہ صاحبان انگریز عرصہ ساٹھ برس سے بامن و امان کلکتہ مین رہتے تھے اور کسی نوع کا خوف اور اندیشہ نرکھتے تھے اسلیے مرمت فصیلون سے جو موجب حفاظت کا تھا تغافل ہوئی اور سبب اطمینان کی اونھون نے بفاصلہ چالیس گز کے فصیل سے گھر بنا کر لیے تھے قلعہ کلکتہ مین اوسوقت ایکسو ستر آدمی تھا انمین سے ساٹھہ انگریز اور باقی ہندوستانی تھے باروت بہت پرانی و ناقص ہو گئی تھی اور بندوقین زنگ آلود وہ سراج الدولہ ساتھ چالیس پچاس ہزار آدمیون کے اور توپخانہ معقول کو واسطے حصار شہر کے چلا انگریزون نے اپنے تئین قابل مقابلہ اسکے نپا کر ہر چند مکرر سکرر خطوط اسکے پاس بھیجے اور زر خطیر دینا ٹھہرایا لیکن اسنے کچھ جواب ندیا اور عزم بالجزم کر کر روانہ آگے کا ہوا مقدمۃ الجیش سراج الدولہ کا ۱۶ جون کو چیتپور مین پھونچا وہان مورچال انگریزون کا تھا انھون نے ایسی گولیان مارین کہ فوج عظیم تاب نہ لا سکی اور بہت کچھ کردم دم مین مقابلہ کیا ۱۷ تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نے محاصرہ شہر کا کیا اور دوسرے دن ہر طرف سے حملہ کیا مکانات متصل فصیل کو اپنے قبضہ مین لائے اور ایسی آتشباری کی کہ کوئی تاب لا سکا کہ فصیل پر ٹھہرے اور مقابلہ کرے اس دن بہت سے مارے گئے اور کتنے ہی زخمی ہوئے اور مورچال پر غنیم قابض ہو گئے اور تمام انگریز قلعہ مین بھاگ گئے وقت شب کی تھوڑی سی عمارت عالیہ مین جو گرد قلعہ کی تھی آگ لگ گئی ایک سو واسطے مشورہ لڑائی کے جمع ہوا افسران جنگی نے تامل و غور کی اپنے عہدون اور حقوق سے جو ان پر لازم تھی بولے کہ سوا ہی بھاگنے کے اور کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی ہندوستانی اس قلعہ مین اس کثرت سنتے تھے کہ غلہ جو اسمین تھا ایک ہفتہ بھر کو کافی نتھا اب یہ تجویز ٹھہری کہ دوسرے دن صبح اول عورتون بعد ازان مرد کشتیان پر سوار ہوین اور اس شہر کو چھوڑ دین لیکن یہ خبر ایسی تھی کہ کوئی اونمین عالی حوصلہ نتھا جو امور ضروریہ کو بجا لاوے بلکہ سب سفلہ مزاج اور جوانان حکومت تھی اور انقیاد اور فرمان بری روا نرکھتے تھی ہر گاہ عورتین کشتیون پر سوار ہوتین ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور ملاحون نے کشتیان کنارہ سے کھینچ لین اور ہر واحد نے حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجھی اور جو کشتی کہ انھین پہلے نظر آئی چڑھ گیا اول ڈرنک صاحب اور افسر فوج

بھاگے اور عرصہ چند لمحہ مین کچھ کشتیان جہازون سے مل گئین اور کچھ جوار کو گئین اور نصف سے زیادہ آدمی قلعہ مین بچے جب فرار گورنر ظاہر ہوا مردمان قلعہ نے جودل صاحب کو سردار کیا جہازون مردمان فراری نے بفاصلہ ایک کوس کی لنگر کیے ۱۹ جون کو دشمن نے بار دیگر حملہ کیا اور ناکام ہٹ گیا اور یہ بات کچھ مردمان جہاز کو مشکل نہ تھی دو دن تک مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز مین سے کوئی انکا معین نہوا مردمان اندرون قلعہ کو ابھی تک ایک توقع باقی تھی از اہل جارج نامے جہاز جو نیمیدہ مین لنگر کر رہا تھا جودل صاحب نے اسکو لانیکے واسطے دو آدمی روانہ کیے یہ جہاز آنے مین طرف قلعہ کی زمین مین بیٹھ گیا اور اوبھر نہ سکا اسی سے اب اہل قلعہ اور بھی مایوس ہو گئے ۱۹ شبکو دشمن نے عمارت باقیہ کو جو گرد قلعہ کی تھین آگ دیدی ۲۰ کو دشمن نے سخت حملہ کیا جودل صاحب نے مقابلہ مناسب نجانکر خط صلح بنام مانکچند نایب ناظم کے بھیجا چار گھنٹہ بعد دوپہر کے ایک شخص نے فوج دشمن مین سے واسطے سر کرنے قلعہ کے اشارہ کیا اور انگلش بتوقع جواب نایب کے سر کرنے قلعہ مین اتواب سے باز رہے بعد ایک ساعت کے دشمن متصل فصیل کے آگئے اور چڑھنے لگے عرصہ ایک گھنٹہ مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض ہو گئے اور تاراج مکانات شروع کیا قریب پانچ گھنٹہ کے نواب موصوف بسواری ڈولی آ پھونچا اور انگریز آگے اسکی لائے گئے جودل صاحب ہاتھ بندھے ہوئے حضور نواب مین آیا نواب نے ہاتھ اسکے کھلوا دیے اور بہت سی تشفی دیکر کہا کہ تمھارے ایک سر مو ایذا نہ پھونچے گی وہ اس گروہ قلیل انگریزون کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا اور دلمین کہا کہ کیونکر انتے لوگون نے اس مدت دراز تک اس لشکر سے جو شمار مین اونسے چار سو مرتبہ زیادہ تھا مقابلہ کیا اسنے میدان مین دربار کیا اور حکم واسطے احضار کشن داس کے دیا ایک سبب حملہ کرنے نواب کا انگریزون پر تھا کہ اونھون نے کشن داس کو اپنی حمایت مین بٹھایا تھا اور اسے مظنہ اسباب کا تھا کہ ہر گاہ وہ ہاتھ نواب مین پڑے عقوبت قید مین گرفتار ہوئی لیکن نواب نے اوسے ماخوذ نکیا خلعت سرفرازی کا دیا ایک قلعہ دار ہندوستانی چھوڑ خود بدولتخانہ مین چھ سات ساعت گھنٹہ کے مراجعت بطرف کمپو اپنے کے کی ایک سو چالیس انگریز مع ایک بی بی اور بارہ مجروح سردارون کے اسیر ہوئے قلعہ دار نے واسطے شب باشی ان لوگون کے جاے محفوظ تلاش کی اس قلعہ مین ایک مکان چھ گز کا لنبا کچھ کم یا پانچ گز کا چوڑا تھا اور ہوا کے لیے ایک کھڑکی اسکی ہر سری پر لگی تھی شریر سپاہی قید ہوا کرتے تھے اس مکان تنگ مین مسلمانون نے انگریزون کو اوس مہینے مین جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہے قید کیا تکلیف اوس شب کی بیانسی باہر ہے قیدی کمال تشنگی سے بجان آئے اور پانی جو چار دن تک اونھین دیا کچھ نافع نہوا بلکہ اور حق مین مضر ہوا ہر شخص بہت سعی کر کر کھڑکی تک جاتا تھا اور تفریح نفس حاصل کرتا تھا اس حالت اضطرار مین اونھون نے ساتھ بہت منت و سماجت کے محافظین مقام سے اپنی ہلاکت کی استدعا کی انجام کار ایک بعد دوسرے کی جان بحق تسلیم ہوا اور وہ جو زندہ رہ گئے جو دروازہ کھولا ایک سو چالیس آدمیون مین سے تیئیس ۲۳ زندہ رہے اور باقی مردہ پائے یہ قتل مشہور کمال ہوا یعنی سوراخ سیاہ تاریک کی ہوا اسکے سبب سے حصار کلکتہ مین خوف عظیم واقع ہوا ایک بڑی مصیبت تھی جسکی یادگاری آجتک ہر ایک مین ہے اور اوسیکی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم مشہور ہوا نواب دوسرے دن تک اس ماجرے سے بالکل آگاہ نتھا یہ قصور مانک چند کا جو واسطے ایک رات کی محافظ اس قلعہ کا مشہور مقرر ہوا تھا ۲۱ جون کو نواب اس واردات سے مطلع ہوا اور چندان اسپر بین پروا نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک سے جو زندہ بچے ایک جودل صاحب تھے اونھین بلا کر مقام خزانہ دریافت کیا جب اسنے پچاس ہزار

روپیہ خزانہ مین پایے نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نے تو مقام قرب جوار کلکتہ کے کیے اور نام اس شہر کا علی نگر رکھا بعد ازان
سمت مرشدآباد کے نہضت کی دوسری جولائی کو اوسنے ہوگلی سے عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج
طلب کیا اور یہ بھی تنبیہا کہلا بھیجا کہ اگر وہ ادائے زرباج مین کچھ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کے سمجھین اہل
ڈچ نے چہار لاکھ پچاس ہزار روپیہ اور اہل فرانس نے ساڑے تین لاکھ روپیہ دیکر ہاتھ اسکے سے نجات پائی
جس سال مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سے نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سے خارج کیے گئے اوس برس
یعنی سنہ تیرہ سو چھپن عیسوی مین ڈھر نے تھوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور شہر سیرام پور کے بنا رکھی سراج الدولہ حصول
اس فتح سے خرم وشادان مرشدآباد مین داخل ہوا اور بار دگر قصد تسخیر پورنیکا جو دارالحکومت شوکت جنگ کہ بنی عم
اوسکی ہے گیا اسنے واسطے قبضہ کرنے کے ایک اپنے ملازم کو فوجدار وس ضلع کا مقرر کیا اور اپنے چچیرے بھائی کو لکھ بھیجا
کہ وہ اب اس عہدہ کو سپرد کر دین اسبات سے وہ بہت آشفتہ ہوا اور در جواب لکھا کہ ہم صوبہ داران ضلع کے بموجب
قانون کے ہین اور مقرر کیے ہوے اس عہدہ پر شاہ دہلی کے اور علاوہ یہ لکھا کہ نواب مرشدآباد کو خالی کر دے اور جدھر
اسکی مزاج مین آوے چلا جاوے سراج الدولہ یہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور بجلدی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کیطرف
کوچ کیا شوکت جنگ مع فوج اپنی کے اسطرف سے نکلا لیکن وہ فن لڑائی سے بالکل ناواقف تھا اور نصیحت بھی کسی کی
نہین سنتا تھا اسکے سپہ سالار افواج ساتھ لیکر طرف ایک جاے محکم کے سامنے جسکی ایک جہل تھا اور اوسپر فرش سنگین
تھا ای اور اس مقام مین آکر خیمہ زن ہوے کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سے واقف تھا ہر ایک سردار نے
اپنے اپنے لشکر کو جس جا مناسب جانا مقام کرا دیا سپاہ سراج الدولہ آخر کو محاذی جہل آگئی اور دشمنون پر توپ سر کرنی لگی توپ کلان
سے فوج شوکت جنگ سراسیمہ ہوگئی بسبب جسکے اسنے ازراہ بیوقوفی سوارونکو حکم دیا تھا کہ وہ جہل سے بامراو ترین اور
حملہ کرین وہ بمشکل تمام اس دلدل سے گذرے اور اونھین سخت پہونچی دیر نہوئی تھی کہ فوج سراج الدولہ نے سخت حملہ کیا
ہنگامہ جدال گرم ہوا تھا شوکت جنگ میدان معرکہ سے خیمہ مین آگیا اور عورتون سے مشغول ہوا اس حالت حکا مست ہوا
کہ نشیدہ تھا ست بیٹھ سکا سرداران فوج اوس پاس آیے اور مصر ہوئے کہ وہ سر فوج پر چل کھڑا ہوے اونھون نے
ہاتھی پر اسے سوار کیا اور ایک آدمی پیچھے اسکے بٹھایا تا کہ وہ گر نپڑے اور سیدھا بیٹھا رہے اور کنارہ جہل پر لیگیے جونہین
کہ وہ وہان پہونچا ایک گولی فوج عدو سے اسکی پیشانی پر آکر لگی اور وہ ہودج مین وہین سرد ہوگیا لشکر
اسکی یہ حالت دیکھکر بھاگ نکلا بعد دو دن کے موہن لال جنرل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ جو قریب
نو و لاکھ روپیہ کے تھا مع حرم سراے شوکت جنگ کے مرشدآباد مین بھجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی مین
نگیا تھا اور سراج محل کے آگے نہ بڑھا تھا لیکن بسبب اس ظفر کے اپنا بڑا فخر کیا اور بڑے کر و فر سے مرشدآباد
کو مراجعت کی ہم ذکر کرین گے وہ امور کلیہ جو بسبب فتح کلکتہ کے بگڑ گئے تھے ڈریک صاحب نے بعد ایسی بجمعیتی کے یعنی مصیبت
مین چھوڑ کر جانے اپنے ہموطنون کی مدراس سے مدد مانگی اور آپ مع رفقا کے جہاز پر قریب دہانہ دریا کے ٹھہرا رہا اور وہان سے بہت بیمار ہو
مر گئے ہر گاہ اخبار مصائب جو کلکتہ مین واقع ہوے تھے مدراس مین پہونچے گورنر اور ارباب کونسل یہ احوال سنکر بہت خائف ہوے اونھون نے
ہر طرف سے اپنے تئین گھرا ہوا خوف سے جانا اسواسطے کہ لڑائی فرانسیسون سے بھی قریب تھی کہ ہو وے اگرچہ فوج فرانسیس جو پونڈچری مین تھی بہت
زور آور تھی اور فوج انگریزی بہت قلیل تس پر بھی اونھون نے معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا اونھون نے ایک فوج بحری بسرداری اڈمرل واٹسن

ویب سن کی تیاری کی اور تھوڑا سا لشکر بسرکردگی کرنیل کلاؤ صاحب کی جمع کیا تیرہ برس پیشتر سے کلاو صاحب اٹھارہ برس کی عمر مین
زمرہ اہل قلم مین داخل ہو کر وارد ہندوستان ہوا بعد ازان خواہش سپاہگری سے وہ فوج مین بھرتی ہوا اور وہان ایک
بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی اکتیس برس کی عمر مین وہ بنگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار بڑا تھا تیاری اسباب
حرب مین ایک زمانہ دراز مدراس مین صرف ہوا اور جہاز وہانسے ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو چھپن عیسوی کو روانہ ہوے شمال مائل بشرقی
چلنی شروع ہو گئی تھی اور کشتیان چھ ہفتہ مین کلکتہ مین پہونچی اور دو کشتیان بہت پیچھے آئین اور اس لشکر مین جو تسخیر کلکتہ کو گیا تھا
نسو انگریز اور پندرہ سو ہندوستانی سپاہی تھے بیسوین دسمبر کو وہ فلیا مین پہونچے اٹھائیسوین ماہ مذکور کو میابلور کیطرف جہان ایک
قلعہ مٹی کا بنا تھا کوچ کیا کرنیل کلاو صاحب نے رات کے وقت اپنی لشکر کو کشتیون سے زمین پر اوتارا لیکن رہبران ہندی انکو ادا
لے گئے تھے اور بعد طلوع آفتاب کے وہ قلعہ کے قریب پہونچے مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سے آ پہونچا اگر فوج اسکی واقف
ہوتی تو اوسیوقت یہ بات تھی کہ انگریز غالباً شکست پاتے لیکن کلاو صاحب نے جلد توپین مقابلہ حریف مین لگا دین ایک گولی ہودج مانکچند
لگی اور وہ مضطرب ہو کر کلکتہ کو بھاگ گئے خوف کے مارے وہ وہان بھی نہ ٹھہرا اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چھوڑ کر بشتابی پاس
اپنے آقا کے مرشدآباد کو چلا گیا کلاو صاحب راہ خشکی سے کلکتہ کو گئے اور جہاز پیشتر اوسکے وہان آ پہونچا اور دو گھنٹہ تک اسپر ایسی
توپین ماربن کہ آخر کار دوسری جنوری سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو وہ قبضہ اڈمرل مین آگیا اور ایسی سہل طرح کلکتہ
قبضہ انگریزون مین آیا کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوئے چونکہ کلاو صاحب کو یقین کلی تھا کہ نواب بیخوف دوڑ کے صلح نکریگا اس لیے
دو دن بعد پھر لینے کلکتہ کے اسنے جہاز و لشکر بطرف ہوگلی کے جو اوسوقت مین ایک بڑی جاے تجارت و دولت کی تھی بھیجا اور اسپر
متصرف ہو گئی فوراً بعد لینے کلکتہ کے اسنے سیٹھون پاس کئی آدمی مرشدآباد مین بھیجے تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزون
اور نواب کے کرا دین سراج الدولہ نے اول نصیحت انکی بخوشی تمام سنی لیکن اسنے یہ بات معلوم کی کہ کلاو صاحب نے
ہوگلی کو لے لیا اور اوسکی تجارتگاہ کو لوٹا تب وہ بہت غیظ مین آیا اور حکم دیا کہ فوراً لشکر کلکتہ کو روانہ ہوا اوسنے مع لشکر
کے نوین جنوری کو دریاے ہوگلی سے عبور کیا دوسری فروری کو پاو کوس کے فرق سے کمپو کلاو صاحب سے وہ گذرا اور عقب
شہر کے خیمہ نصب کیے فوج کلاو صاحب مین سات سو انگریز اور بارہ سو ہندوستانی تھے اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کے تھا سراج الدولہ
کے پہونچتے ہی کلاو صاحب نے پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اسبات پر راضی ہوا اور کئی ملاقاتین سفیران انگریز اور نواب کے ہوئین لیکن
اونھون نے اسی راستبازی نجانکر اوسکی اقوال آشتی پر اعتماد نکیا اوسکے آنے سے باشندگان اطراف کلکتہ کی بھاگ گئے اور غلہ انگریزون پر
کم ہونے لگا اس سبب سے کلاو صاحب نے ایکبارگی حملہ کرنا مناسب جانا رات کے وقت چوتھی فروری کو وہ جہاز اڈمرل کو گیا اور چھ سو
ملاح اسی لیے آدھی رات پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ وہ مع ہمراہیون اپنے کے زمین پر اوترا اور دو بجے تمام لشکر مسلح ہو گیا اور چار بجے پر
کوچ طرف کمپو نواب کے کیا کلاو صاحب کے لشکر مین تیرہ سو پچاس انگریز اور آٹھ سو ہندوستانی سپاہی تھے وہ اس جمعیت کو
ساتھ لیکر واسطے حملہ کرنیکے لشکر عدو پر جو بیس مرتبہ ان سے زیادہ تھا چلا صبح ہوتے ہی کہر اسی شدت سے گرا شروع ہوا کہ کوئی شخص
وسعت مین گز تک سامنے اپنے ندیکھ سکتا تھا اور یہ آخر موسم سردی مین پڑا کرتی ہے انگریز لڑتے ہوئے کمپو دشمن مین جا گھسے
دو سو بیس انمین سے مقتول اور مجروح ہوئے لیکن نواب کی آدمی بہت سے مارے گئے اس سخت حملہ دلی سے وہ ترسناک ہوا اوسنے دیکھا کہ کیسی ایک دشمن
لاور ہے اوس سے مقابلہ درپیش تھا اور فوراً کمپو اپنا چار کوس کے فاصلہ پر ہٹا دیا کلاو صاحب نے دوسری حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ
کرست عاری ہوا اور عہد و پیمان صلح کے مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ ان لوگون نے پھر حاصل کیا علاوہ نوابین انکی اسباب تجارت پر

محصول بالکل ترک ہوا اور حصار کلکتہ کا اور بنا ہونا ایک دار الضرب جدید کی اجازت چاہی نواب نے واپس کردی تمام اسباب کہ جو لڑائی مین غارت گیا تھا اور اوسکی قیمت کا ادا ہونا شہ سالیانہ کے جو ضائع ہوگئے نہین قرار کیا بلحاظ ظفر انگریزون نواب نے اون عہود کو اپنے حق مین بہت نامناسب جانا لیکن کلائو صاحب اس سے مطلع تھا کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسون اور انگریزون کے ہوگئی تھی اور لشکر فرانسیس چاندنگر مین برابر لشکر کلائو صاحب کے تھا اسلیے وہ اندیشناک ہوا اور نواب صلح کرکے حملہ کرنا فرانسیسون پر مناسب جانا جب خبر جنگ ان دونون قومون کی کلکتہ مین پہونچی کلائو صاحب نے فرانسیسون سے پیغام کیا کہ ملک ہندوستان مین بصلح رہین گے اور کبھی دوسرے پر حملہ نکرین گے گورنر چاندنگر نے جواب دیا کہ ہمین یہ بات منظور ہے لیکن اگر جنرل اعظم فرانسیسون کا آتا تو یقین ہوتا کہ وہ اس عہد و پیمان کو جائز رکھتا کلائو صاحب نے دیکھا کہ کوئی تدبیر ایسی نہ تھی جسپر اعتماد ہوا اور کلکتہ کو بھی محل خطر مین پایا اسواسطے کہ فوج فرانسیسی چاندنگر مین کثرت سے تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سراج الدولہ نے صلح بخوف کی تھی اور وقت قابو کے وہ پھر مستعد پیکار ہوویگا چونکہ نواب اور فرانسیسون مین ایک مدت سے موافقت تھی اسنے کچھ فوج اون سے واسطے انکے مدد کے بھیجی کلائو صاحب نے حملہ کرنا فرانسیسون کے بستیون پر بے استمزاج نواب کے مناسب نجانا اور چند درخواستین اسباب مین اوسکے پاس بھیجین لیکن اوسنے کچھ جواب باصواب نہ دیا اور لیت و لعل مین ٹال کر دیا ایڈمرل واٹسن نے ایک خط اوسکو اس مضمون کا لکھا کہ لشکر جتنا ہمین منظور تھا موجود ہے اور ہم آتش جنگ اسطرح شعلہ زن کرین گے کہ اطفا اوسکا ساتھ تمام پانی گنگا کے نہو سکیگا سراج الدولہ اس سے بہت خوف زدہ ہوا اور نہوین مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکھا جسکے انجام مین یہ الفاظ مرقوم تھے کہ جو تم بہتر سمجھو سو کرو کلائو صاحب نے اسی ایما سے اجازت حملہ کرنے کی فرانسیسون پر سمجھی علی الفور فوج اپنی خشکی کے راستے چاندنگر کو لے گیا ایڈمرل واٹسن تری کے راہ حملہ آور ہوگیا اور سامنے شہر کے لنگر کئے کلائو صاحب نے بہت مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن حقیقت مین اس جگہ کو فوج بحری نے مسخر کیا یہ ایک بڑا جھگڑا تھا جسمین اب تک انگریز ہندوستان مین پھنسے ہوے ہین یہ مقام اور محاصرہ لوگون کے تفرقہ مین آیا یہ بات اکثر معلوم ہوئی تھی کہ انگریزون نے بافسران فرانسیسی کو رشوت دی اور چاندنگر کو دغا سے لیا واردات جو آگے مذکور ہونگے موجب اس امر کا ہو یعنی قلعدار فرانسیس نے ایک بڑا انگڑا دریا کا کشتیان غرق کرکر بند کر دیا تا کہ انگریزی جہاز آگے نہ بڑہ سکین اور ایک چھوٹی سی نہر کھولی رکھتی جس سے چند آدمی واقف تھے لو نامی ایک شخص افسر فوج فرانسیسی گورنر سے ناراضی و ناخوش ہوکر کلائو صاحب سے جا ملا اور مقام نہر سے مطلع کیا اسنے چند روز کے بعد نوکری انگریزون سے کچھ روپیہ پیدا کیے اور فرانسیس مین اپنی باپ پاس بھیجا جسکو اسنے امانت سے نہ لیا اور کہلا بھیجا کہ یہ روپیہ دغابازی اور نمک حرامی کا ہے اس بات سے اوسے اور عبرت آئی کہ اسنے رومال کی پھانسی بنا کر دروازہ اپنے سے لٹک گیا اور جان بحق ہوا نسبت عہد و پیمان سراج الدولہ کے انگریز واسطے بناء دار الضرب اور قلعہ کے معزول ہوگئے وہ سات ٹھہ برس تک سعی لاحاصل واسطے حصول ان مطالب کی کرتے رہے کیونکہ قلعہ قدیم جسپر نواب بسہولیت متصرف ہوگیا خفیہ بنا گیا تھا کلائو صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم مین کہ جسپر کوئی ہندوستانی فوج غلبہ نکر سکے مصروف ہوا بنا قلعہ جدید کی سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین بڑے اوسنی اسکے تمام ہونے مین بہت سعی کے وقت بنا ڈالنے کی اسنے کچھ روپیہ تخمینہ نکیا کہ کتنا اسکے تعمیر مین صرف ہوگا اور جسطرح ایک دفعہ شروع کیا تھا پھر اسمین کچھ تصرف نکر سکتا تھا اگرچہ یہ بات بتدریج معلوم ہوگئی کہ اس عمارت مین دو کرور روپیہ خرچ ہوئے اور ایک دار الضرب اسی سال مین تیار ہوئی اور پہلی ضرب سکہ انگریزون کا نوین اگست سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو ہگلی مین پڑے کلائو صاحب نے جب کی تصرفات انگریزون کو بزور مقرر کرکے دیکھا کہ یہ بات پوری قائم رہیگی اوسنے شروع سے دیکھا کہ

وہ اسکا چارہ نہین سکتے بلکہ آگے جانا اونکو ضرور ہی تھا اس تدبیر مین تھا کہ فرانسیس پھر بنگالہ مین ایک جہاز پھر زمین کے مالک ہوین لسی نامی افسر فرانسیسی اضلاع دکھن مین بہت ظفریاب ہوا اور زور پکڑا سراج الدولہ باوجودیکہ انگریزون سے صلح و دوستی رکھتا تھا پھر بھی وہ لسی کو بلاتا تھا کہ وہ آنکر حملہ انگریزون پر کرے اور چند خط اسکے کلائو صاحب نے پکڑے اور برپا ہوئے جو سراج الدولہ نے یہ بات انگریزون سے سُنی تھی اسکے دلمین سے بھولی نہ تھی اور اکثر اس بات سے وہ غصہ مین آتا تھا ایک دن واٹس صاحب رزیڈنٹ سے خفا ہوکر وہ کہتا کہ ہم تمہین اپنی دربار سے نکال دینگے اور دوسرے دن اوسکو خلعت سرفرازی کا دیتا تھا ایکدن خط کلائو صاحب کا پھاڑ ڈالتا تھا اور دوسرے دن اسکے معذرت مین خط لکھتا تھا جب انگریزون نے دیکھا کہ جب تک یہ جوان پرغرور ریاست بنگالہ پر رہیگا امن ہمارا کسی نوع متصور نہو گا جب کہ وہ تدبیرین اپنے دلمین واسطے اپنی حفاظت کی کر رہے تھے کہ ایک نے مصاحبین نواب سے اوسکے پاس خط بھیجا اوسکی خودسری ظلم سے دل انکے ہٹ گئے تھے اور عزت اور مال اور جان انکی اس سے ہمیشہ خوف مین تھی سابق اس سے انہون نے اتفاق کرکر چاہا تھا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست پر بٹھاوین لیکن یہ تدبیر انکی کچھ سرسبز نہوئی بار ہا ارادہ انکا اسکے اوتار دینے مسند ریاست سے ہوا اور خفیہ انگریزون سے مدد طلب کی تھی اور ہندو لوگ یہ سمجھتے ہین کہ زمینداروں نے انگریزون کو بلایا تھا کہ وہ اس سے ملک لے لین گے اور ہاتھ سراج الدولہ سے اونہین ستمگاری کی اس سبب سے یہ بات ضرور ہے کہ ہم قول راست بیان کردین زمینداران پر دوان باندھیا یا راج شاہی یا کسی اور ضلع کے اس سرکشی مین شریک تھے کسطرح وہ ہو سکتے تھے یہ لوگ فقط محصل زر تھے سرغنہ اس سرکشی کے یہ لوگ تھے سیٹھ شمول مرافان بادشاہی میر جعفر بخشی و خزانچی فوج امی چند و خواجہ وزیر سربدہ تجاران و دولتمندان لوگون نے کلائو صاحب پاس درخواست اس مضمون کی بھیجی کہ وہ مع فوج انگریزی یہان آوے اور سراج الدولہ کو مسند ریاست سے اوتارے اور بجای اسکے میر جعفر کو بٹھاوے انگریزون نے دیکھا کہ بے شمول ہمارے بھی یہان ایک سرکشی اوٹھنے والی ہے اور انکی مدد کرنے مین ہمین منفعت کثیر ہوگی صاحبان کونسل چونکہ بے ہمت اور بودے شجاعت نرکھتے تھے اسلیے اس سازش مین شریک ہونے سے تامل کیا بلکہ ایڈمرل واٹسن صاحب نے اسکو ایک امر عظیم سمجھا اسواسطے وہ لوگ اہل غرض تجار تھے کیونکہ جرأت کرکر جاتے اور حاکم کو ملک سے نکال دیتے لیکن کلائو صاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تھا اور تمامی مشکلات اسکو موجب ازدیاد شوق کا ہوئین ماہ اپریل اور مئی مین نوشت خواند اس معاملہ کی کلائو صاحب اور افسران نواب مین بوسیلہ واٹس صاحب رزیڈنٹ مرشدآباد کے مخفی نواب سے جاری ہوئے اور وہ بالکل اس امر سے آگاہ نہوا بلکہ سوائے ایک مرتبہ کے اسکو کچھ شک بھی نہوا اسنے میر جعفر کو بلا کر قرآن شریف آگے دہرا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اس سے نمک حرامی اور بیوفائی نکرنا جب تمام اسباب حرب آمادہ ہوگیا یہ راز فریب تھا کہ زبانی امی چند کے ظاہر ہوجاوے وہ دولت بے شمار رکھتا تھا لیکن طامع بڑا تھا اس سے یہ اقرار ہوا تھا کہ جتنا روپیہ کہ نواب کا ہاتھ لگتا اوسمین سے بحساب پانچ روپیہ سیکڑا کے اسے دیتے لیکن وہ اس پر راضی نہوا ایک دن بوقت شام کے وہ واٹس صاحب پاس گیا اور یہ بات کہی کہ اگر تم تیتیس لاکھ روپیہ زیادہ کے نوشت نکروگے تو نواب کو تمہاری سازش سے مطلع کردونگا اور یہ بات ظاہر تھی اگر راز افشا ہوتا تو واٹس صاحب اور وہ لوگ مارے جاتے اسمین مگر واٹس صاحب نے اس مکار دغاباز کو دلاسا دے کر کچھ مہلت حاصل کری اور فوراً کلکتہ کو یہ ماجرا لکھا یہ خبر سنکر کلائو صاحب مضطرب ہوا اسنے امی چند کو دشمن خلق اللہ سمجھا جس نے یہ فریب واسطے زیادہ لینے روپیہ کے کیا تھا اسنے خیال کیا کہ جو مکر و حیلہ اسکے فریب کو شکست دے سکے مناسب تھا اوسنے واٹسن صاحب کو حکم بھیجا کہ تم بموجب کہنے اسکے کر دو گے

اقرار کرلو اوسنے دو کاغذ تیار کیے ایک مین اقرار تیئیس لاکھ روپیہ دینے کا امی چند کو درج کیا اور دوسری مین وہ رقم بالکل نہ لکھی کاغذ کہ جسمین اقرار تیئیس لاکھ روپیہ کا تھا اسنے دیکھا دیا جس سے اوسکی اطمینان ہوا اور میر جعفر سے یہ بات قرار پائی کہ وہ مع جمعیت اپنی کے ہنگام پہونچنے لشکر انگریزی کے لشکر آقا اپنی سے جدا ہوکر آملے جب یہ سب چیز مہیا ہوچکی کلاو صاحب نے ایک خط سراج الدولہ کو لکھا اور اوسمین تمام تکلیفین جو انگریزون نے اوسکے ہاتھ سے اوٹھائی مذکور نہین اور اوسپر نقض عہد کا الزام دیا اور یہ بھی لکھا کہ تمنے جو تلافی مین اونکے اقرار کیا تھا ادا نکیا اور فرانسیسون کے واسطے اخراج انگریز کی مدد کرتے ہو اور انجام خط مین یہ لکھا تھا کہ مین خود مرشد آباد کو آتا ہون تا امرای دربار تمہاری کے قضایا جو مابین ہماری اور تمہارے فیصلہ کردین ناظم بطرز خط اور بھی باستماع اس خبر کے کہ کلاو صاحب آتا ہے مضطر ہوا اور بمقام پلاسی کوچ کیا مع لشکر خود اور کلاو صاحب نے شروع ماہ جون سنہ سترہ سو ستاون کو لشکر اپنا روانہ کیا سترھوین جون کو وہ کٹوا مین پہونچے اور دوسرے دن اسکو محاصرہ کیا اور قابض ہوگئے اونیسوین تاریخ کو بارش بشدت سے ہوئی کلاو صاحب کو اسمین تردد تھا کہ آیا دریا سے گذر کر نواب سے مقابلہ کرتا ہے یا اولٹا ہٹ جاتا ہے اسواسطے کہ کچھ نشان میر جعفر کا یہان دیکھا اور نہ خط اسکا پایا اسنے ایک مشورہ در باب جنگ کے جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی راے کو مستحسن جانا لیکن بعد خوب خوض کرنے کے اس مقدمہ مین اسنے لڑنا مناسب جانا اسنے بغور دیکھا اگر بعد اپنے دور آنے کے وہ اولٹا پھر جاتا تو البتہ فوائد انگریزی کے بنگالہ مین سے جاتے رہتے بائیسوین ۲۲ کو لشکر قریب طلوع آفتاب کی دریا سے عبور کرنے لگا اور چار گھنٹہ بعد دوپہر کے تمام فوج دوسرے کنارہ پر اوتری اونہون نے یہان مقام نکیا اور آگے کو چلا تئیسوین کو دوپہر پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ بن پلاسی مین گذر کیا اور صبح ہوتے ہی لڑائی شروع ہوئی کلاو صاحب میر جعفر اور اوسکے لشکر کا منتظر تھا لیکن یہان کہین اوسکا کچھ اثر نہ پایا نواب کی فوج مین پندرہ ہزار سوار اور بتیس ۳۲ ہزار پیادہ تھے وہ عقب فوج کے خیمہ مین مع خوشامد گویان کے بیٹھا رہا اور میر مدن لڑنے گئے میر جعفر اگرچہ مع لشکر وہان موجود تھا لیکن اسنے کچھ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کے ایک گولہ میر مدن کے آکر لگا اور ٹانگ اسکی اوڑ گئی اسکو نواب کی خیمہ مین لیگئے اور اسنے حضور نواب مین جان بحق تسلیم کی نواب بہت سراسیمہ ہوا اور تمام نوکرون پر شک دغابازی کا کرنے لگا اوسنے میر جعفر کو بلایا اور اوسنے پگڑی اوتار اسکے قدمون پر دہری اور بہت تضرع والحاح سے کہا کہ وہ بواسطے روح اپنے نانا کے اوسکی تقصیر معاف کرنا اور اسوقت درماندگی کی اوسے پشت نہ دینا میر جعفر نے قرار کیا کہ مین تیرا خیر خواہ رہونگا اور تجھسے دغا نکرونگا اور واسطے اظہار دولتخواہی کے اسنے نواب سے نصیحتًا کہا کہ اب دن بہت آگیا ہے مناسب ہے کہ تم لشکر اپنے کو میدان کارزار سے بلوالو اور کل کے دن انشاء اللہ تعالے ہم دونون باہم ہوکر لشکر کشی کرینگے اور لڑینگے جب موہن لال سپہ سالار فوج نواب جنگ مین سرگرم تھا حکم واسطے اسکے مراجعت کی پہونچا اور وہ ناگاہ اسکو بجا لایا اسکے چلے جانے سے سپاہ بیدل ہوگئی اور ہر طرف بھاگ نکلی کلاو صاحب ساتھ اس آسانی کے مظفر و منصور ہوا اور سراج الدولہ سانڈنی پر سوار ہوا اور دو ہزار سوار ہمراہ لیکر تمام رات چلا اور صبح کے وقت قریب آٹھ بجے کے مرشد آباد مین داخل ہوا اسنے تمام اپنے افسر اور امیرون کو طلب کیا کہ اسکے پاس آکر حاضر ہون لیکن ہر ایک انمین سے اپنے اپنے گھر چلا گیا بلکہ خسر اسکا بھی اس سے کنارہ کر گیا ایک دن وہ تنہا قلعہ مین بیٹھا رہا اور تب اپنی جان بازی کا ارادہ کیا رات کے وقت اسنے اپنی زوجہ اور تھوڑی ایک رفیقون کو رتھون پر سوار کیا اور زر اور جواہر جتنا کہ اونپر آسکا بھر کر آدھی رات کو تین گھنٹہ گذرے کہ وہ بھگوان گولہ کو بھاگ گیا یہان اسنے بارادہ ملنے مسٹر صاحب فرانسیس کے کہ جسکو اسنے پٹنہ سے بلایا تھا کشتیون پر سوار ہوکر او دریا کی لی جنگ پلاسی سے حکومت انگریزون نے ہندوستان مین استقلال پایا انکی اس لڑائی مین بیس انگریز اور پچاس ہندوستانی

سپاہی مجروح و مقتول ہوئے بعد لڑائی کے میر جعفر نے کلاو صاحب سے ملاقات کی اور مبارکبادی اس فتح کی دی وہ تب مرشد آباد کو گئے میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے قبضہ مین لایا تمام رؤساے شہر اور امراے ملک وہان جمع ہوئے اور دربار ہوا کلاو صاحب اپنی جاسے اوٹھا اور ہاتھ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آداب نوابی بنگالہ اور بہار اور اڑیسہ کا بجا لایا وہ مع چند صاحبان دیگر اور رام چند دیوان اور کلاو صاحب اور نبوکشن انکے منشی خزانہ پر گئے اوسمین دو کروڑ روپیہ سے کچھ زیادہ کی اشرفی اور روپیہ پایا مورخ اوس زمانہ کا بیان کرتا ہے کہ یہ خزانہ فقط باہر کا تھا اور ایک خزانہ اور تھا جو زمین مین زنانہ مین تھا کہ اوس سے کلاو صاحب کو مطلع نکیا اس گنجینہ مین کہا گیا ہے کہ آٹھ کروڑ روپیہ سے زیادہ کا مال چاندی و سونے و جواہر کا تھا وہ کہتا ہے کہ میر جعفر اور امیر بیگ اور رام چند و نبوکشن نے یہ دولت لی اور یہ قول ہمین دروغ معلوم نہین ہوتا اسواسطے کہ رام چند کہ جسکا مشاہرہ ساٹھ روپیہ تھا دس برس بعد مر گیا سوا کروڑ روپیہ کا مال چھوڑا اور نبوکشن جو بعد ازان ملقب براجہ ہوا اسکی تنخواہ زیادہ ساٹھ روپیہ سے نتھی چندروز بعد اسنے اپنی مان کے سرادہ مین نو لاکھ روپیہ صرف کیا ایام مصائب انگریزون کے آب منقطع ہوئے ماہ جون سنہ سترہ سو چھپن عیسوی کو کوٹھی اور تمام اسباب تجارت انکا تاراج ہوا تھا جو سترہ سو ستاون کو وہ فقط اپنی کوٹھی پر متصرف نہوگئی بلکہ سراج الدولہ کو جو انکا دشمن تھا مغلوب اور ایک اپنی طرح کا نواب بنایا اور بنگالہ سے فرانسیسون کو جو انکی مخالف تھی نکال دیا اب فقط یہ بات رہی تھی کہ وہ نقصان اپنی کو خزانہ مرشد آباد سے وصول کرنے اس بات نے قرار پایا کہ ایک کروڑ روپیہ کمپنی واسطے نقصان سرکار کے اور پچاس لاکھ روپیہ صاحبان انگریز معوض اپنے اپنی اسباب الحیات جو کلکتہ کی شکست مین غارت گیا تھا اور بیس لاکھ روپیہ ہندوستانی اور سات لاکھ ارمنی لیئے علاوہ اسکے بہت روپیہ انعام مین فوج بحری اور بری کو عطا کیے بلکہ نوکران سرکاری بھی جو ساعی واسطے مسند نشینی میر جعفر کے ہوئے تھے محروم نرہے کلاو صاحب نے نو لاکھ روپیہ اور دوسرے صاحبان کونسل نے کم اس سے اس بات کا عہد و پیمان کیا کہ انگریز مع حقوق اپنون پر سابق کے قابض رہینگے اور زمین جو مابین خندق کے تھی اور چھ سو گز بڑی اس سے تھی تحت انگریزون کے رہنے اور اختیار زمینداری شہرون جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور فرانسیس اون اضلاع مین رہنے نپاوین سراج الدولہ بھگوان گولہ کو روانہ ہوکر راجمحل مین پہونچا اور کشتی سے اوترکر جھونپڑے ایک فقیر کے جسکو اسنے قبل ازین بہت اذیت دی تھی کچھ کھانا واسطے بی بی اور بیٹے اپنی کے پکانے لگا اور اس شخص نے سراج الدولہ کی اون لوگون کو جو اسکے متلاشی تھے آگاہ کیا اور اونہون نے آنکر اسے گرفتار کیا اسنے بہت منت اور سماجت کی اون لوگون کی جنسے ایک ہفتہ پیشتر وہ ہمکلام نہوتا تھا لیکن اونہون نے ایک بات اسکی نسنی اور تمام زر و جواہر اوسکا لوٹ لیا اور مرشد آباد کو اولٹا لے گئے جب کہ وہ شہر مین پہونچا میر جعفر نے بسبب علالت افیون پی لی تھی اور موافق عادت کے اسکے خمار مین پڑا ہوا تھا میرن بیٹے اسکے نے جو ایک بڑا فاسق و فجار تھا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہے حکم دیا کہ اسے متصل مکان ہماری کے قید کرین بعد ایک دو گھنٹہ کے اسنے اپنے رفیقون سے اسکے قتل کرنیکے لیے کہا لیکن اون سب نے انکار کیا مگر ایک شقی محمد بیگ نے کہ جسکو علی وردیخان نے پرورش کیا تھا اس امر شنیع پر مبادرت کی جو ہین کہ یہ شخص اس مکان مین داخل ہوا کہ نواب جب اوسکے ارادہ سے واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلی کے مارا جاتا ہون جون ہین کہ اسنے یہ الفاظ بولے تھے کہ قاتل نے شمشیر نکالی اور کئی ضربون مین کام اسکا تمام کیا وہ اسکے پانون مین گر پڑا اور دم واپسین اسنے یہ الفاظ بولے کہ اب حسین قلی خان کا انتقام ہوا بعد ازان اسکی لاش کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور ہاتھی کے رتھ مین ڈالدیا اور بطور تشہیر کے تمام شہر مین پھرا کر اوسکو مدفن کو لیگئے یہ بات مشہور ہے کہ جب میلیان نے حسین قلی خان کو

اٹھارہ مہینے بیشتر مارا تھا جب فیلبان نے واسطے کسی ضرورت کے ہاتھی کو ٹھہرانا چاہا ہاتھی اوسی مقام پر جا کھڑا ہوا جہان سراج الدولہ نے اٹھارہ مہینے پہلے اسکا خون کیا تھا اور چند قطرہ خون کے اسکی لاش مجروح سے اوس جا پر جہان کہ اوسنے اس بے گناہ کا خون بہایا تھا گرے وہ حسین قلیخان نائب صوبہ دار ڈہاکہ اور اوسکے عشائر کو بہت ناپسند کرتا تھا اور اونکی بربادی کے درپے تھا واسطے اس بات کی اوسنے ایک غلام اپنے کو اس شہر کو بھیجا جسنے اوسکی بھانجے کو دن کے وقت سامنے سب لوگون کے مار ڈالا بعد ازان اوسنے واسطے قتل حسین قلیخان کے اجازت پانا اپنی سے چاہی الہ وردیخان نے جواب دیا کہ یہ بات بے اجازت نوازش محمد اوسکے آقا کی ممکن نہین کہ وقوع مین آوے اوسنے اس کار بد سے زجر و توبیخ کی بلکہ شہر چھوڑکر واسطے شکار کے راج محل کو چلا گیا تا وہ مشاہدہ اوسکا نکرے اوسکی زوجہ نیز نانی سراج الدولہ خود نوازش محمد پاس گئی اور اجازت قتل اوس بے گناہ کے رفیق نوکر کی درخواست کی گھسیٹی بیگم زوجہ نوازش محمد نے اس مقدمہ مین بہت سعی کی اوسنے انکی منتون سے عاجز ہوکر اس بات کو منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کے اپنے دولتخانہ کو روانہ ہوا اور حسین قلیخان کے گھر کے پاس گذرا اور حکم دیا کہ اوسکو گھر سے نکال لاوین اور اپنے سامنے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کراوین اوسکے برادر نابینا کو بھی اوسی وقت ذبح کیا مورخ محمدی کہتا ہے کہ بسبب اوس قتل بیدریغ کی غضب الہی اور گناہ گار خاندان الہ وردیخان کے نازل ہوا چند روز گذرے تھے کہ نوازش محمد مر گیا اوسکا بھائی سید محمد صوبہ دار اوڑیسہ کے تھا بعد دو مہینے کے عالم بقا کو کوچ کیا الہ وردیخان بسبب بداطواری اپنے نواسے کے بہت آزردہ و شکستہ خاطر تھا اور مرتے انکے دونون بھون سے انکی کمر ٹوٹ گئی اور اسی غم مین نوین اپریل سنہ سترہ سو چھپن ۱۷۵۶ عیسوی کو اس دار فانی سے رحلت کی اقتدار میر جعفر کو اہل ہر سہ صوبہ متوقع ہوئے اور یہ بات جلد ظاہر ہوگئی کہ لائق امور سلطنت کے نہ تھا اور وہ نامرد بے رحم و طامع تھا اوسکا اول ارادہ بربادی سرداران ہنود کا جو زیر حکومت اوسکے تھے ایام ناظمین سابقین کے اونہون نے دولت بیشمار جمع کی تھی ہنوز وہ اول راجہ راے درلب منصرم اعظم پر جو علاوہ دولت بے قیاس کے ایک لشکر چھ ہزار آدمی کا رکھتا تھا اگر یہ مرد صاحب سلیقہ اون اشخاص مین سے جنہون نے کہ اوسی مسند پر بٹھایا تھا بہت چالاک اور ذی ہوش تھا جب مشورہ واسطے اوتارنے سراج الدولہ کے مسند ریاست سے ہوا راے دورسب نے اوسکے مخالفین کو صلاح دی کہ مسند نشینی بجای اوسکے میر جعفر کو سزاوار ہے جسکی عوض مین میر جعفر خواہان بربادی اسکی کا ہوا اور اوسی سے اوس سے ایسی نفرت ہوئی کہ بیگمان اسکے اسکی چھوٹے بھائی سراج الدولہ سے دیکھتا ہے اس معصوم کو مار ڈالا یعنی مروا ڈالا دورسب بسبب حمایت انگریزون کے اوسکے ہاتھ سے بچ رہا ناظم بعد ازان درپے بربادی رام نرائن کے جو ایک مدت سے نائب صوبہ دار بہار تھا ہوا اور صوبہ داری اوسنے قائم کی بنام بھائی اوسی کے جو موجب کلاو صاحب کی روایت کے میر جعفر سے زیادہ تجربہ و قوت تھا تجویز کی راجہ رام سنگھ حاکم مدناپور بسبب قید کرنے اسکے بھائی کے اس سے برگشتہ ہوگیا راجہ اول سنگھ نائب پورنیہ نے بسبب اغوائے کرنے اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹھنے میر جعفر کے مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینے مین سرکشیان اول اضلاع مین واقع ہوئین اسی رجوع طرف کلاو صاحب کی جو ہر ایک بنگالی اعتماد رکھتا تھا آکے یہ نکتہ کرنا اوسکا فائدہ ہوا اسواسطے کہ اسنے تین سرکشیان بغیر بہانے ایک قطرہ خون کے دبا دین بسبب کمال منت و عاجزی نواب کے وہ مع لشکر کے پٹنہ کو جاتے ہوئے مرشد آباد مین ہو آگیا وہ روپیہ جو نواب نے انگریزون کو دینا کیا تھا بہت سا ابتک ادا نہوا کلاو صاحب نے بعد پہونچنے کے دار الامارت مین کہا کہ کوئی سبب واسطے ادای زر موعودہ کے ضرور ہے نواب نے ایک ٹیکہ اوپر محصول بردوان دیدیا و ہوگلی کے لکھ واجب کہ یہ مقدمہ فیصلہ پاچکا ہندوستانی و انگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نرائن کلاو صاحب پاس آیا اور کہا کہ اگر انگریز اوسکے حامی ہوئے تو البتہ وہ اپنے آقا کا مطیع و منقاد رہیگا کلاو صاحب نے بہت سی تسلی و قال درباب

قبول کرنے اطاعت اوسکی نواب سے کی اور آخر کار اسنے منظور کیا رام نرائن فوراً کیمپ کو گیا اور اداب التسلیمات میر جعفر کو بجا لایا اور اپنی ریاست پر پھر مستقل ہوگیا نواب اور کلاو صاحب نے مع راے دورسب کے مرشد آباد کو مراجعت کی اس شخص کو اس بات کا ظن تھا کہ صرف منت تک کہ یہان انگریز ہین مین مامون رہونگا میرن اس معاملہ کے ہونے سے بہت خفا ہوا مطلب اوسکا اور اوسکے باپ کا بربادی اور کم کرنا طاقت ہنود کا تھا لیکن برخلاف اپنی خواہش کے اونہون نے اس سفر مین انکی طاقت کو مضبوط کیا وہ دونون کلاو صاحب سے بدظن ہوئے میر جعفر برائے نام صوبہ دار تینون ضلعون کا تھا لیکن حقیقت مین کلاو صاحب مالک تھے سردار جنکو انگریز دو برس پیشتر واسطے کہنے کلمۃ الخیر کے حضور نواب مین بہت سی منت و عاجزی کرتے تھے اور روپیہ دیتے تھے اب وہ اونکی چاپلوسی و خوشامد کرنے لگے مسلمانون نے دریافت کیا کہ ہندو جو صاحب شعور تھے اونہون نے چاپلوسی سے نواب کو چھوڑ دیا اور کلاو صاحب سے اپنے مطالب معروض کرنے لگے لیکن اسنے ایسا طریقہ دانائی و اعتدال کا اختیار کیا کہ جب تک وہ ان امور مین مداخلت رکھتا تھا کوئی خلل نہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ مین پیدا ہوا شاہ عالم پسر شاہ دہلی کا باپ اپنے سے مخالف ہوگیا اور صوبہ دار الہ آباد و اودہ سے بنارس کے اوپر ایک سپاہ عوام الناس کی تیار کر کر واسطے تسخیر بہار کے اور مقصد ان دونون صوبہ دارونکا مددگاری شاہزادہ کا نہ تھا بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انہین بھی کچھ اضلاع مابین مین داخلت ہوجائے شاہزادہ نے چند خطوط کلاو صاحب کو باین مضمون لکھے کہ اگر تم ہماری اعانت کروگے تو تمہین ہم اضلاع معدودہ عطا کرینگے لیکن اوسنے جواب دیا کہ مین عہد و پیمان میر جعفر سے کر چکا ہون اور یہ نہوگا کہ مین اس سے دغا کرون اس طرف شہنشاہ نے کلاو صاحب کو اس سرگشتہ کو جہان کہین پاو گرفتار کر کر ہمارے سپرد کرو لشکر میر جعفر بسبب چڑھنے تنخواہ کے اس سے مخالف تھا اور وہ بباعث بدانتظامی کے لڑنے پر قادر نتھا اسنے دوبارہ درخواست مدد کلاو صاحب سے کی جسنے بشتابی تمام سنہ سترہ سو اٹھاون مین پٹنہ کیطرف نہضت کی پیشتر اسکے پہنچے مقدمہ فیصلہ پاگیا شاہزادہ اور صوبہ دار الہ آباد نے نو دن تک پٹنہ کا محاصرہ کیا اور غالب تھا کہ وہ اوسپر قابض ہوجاوے جبکہ متصل پہونچنا انگریزون کا اور بھی دغا کرنا صوبہ دار اودہ کا کہ جو غایبانہ صوبہ دار الہ آباد کے اوسکے دار الحکومت پر متصرف ہوگیا تھا انہین معلوم ہوا تب اسنے شاہزادہ کو چھوڑا کہ وہ خود اپنی کام سے بندر ہتا اور اب جلد واسطے بچانے ملک اپنی کے روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی مین مارا گیا لشکر شاہزادہ فوراً بعد اس سے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اوسکے ساتھ رہ گئے اور وہ مفلس ایسا ہوگیا کہ اسنے کلاو صاحب سے کچھ روپیہ طلب کیا جسنے کہ از راہ فیاضی کے ایک ہزار اشرفی بھجوا دین جب میر جعفر کی اس خوف سے خاطر جمع ہوئی اسنے ممنون ہوکر کلاو صاحب کو ایک اپنا امیر بنایا اور بطور جاگیر کے زرآمدنی کو کہ جو کمپنی نے واسطے زمینداری کلکتہ کے دینا مقرر کیا تھا معاف کیا وہ قریب تین لاکھ روپیہ کے آمدنی سالیانہ کی تھی چند روز بعد اس معاملہ کی میر جعفر نے کلکتہ مین جاکر کلاو صاحب سے ملاقات کی اور وہ وہان کمال عزت سے استقبال کیا گیا جبکہ وہ یہان مقیم تھا کہ ایک اہل فوج کا بڑا لشکر بحری پندرہ ہزار آدمی کا سات جہازون مین آیا اور وہان دریا پر لنگر کئے اور یہ بات جلد معلوم ہوگئی کہ وہ بغرض تولیت یہان آیا ہے وہ چند مدت تک جرأتین بامید لانے فوج فرنگ کے جو مقابلہ انگریزون کا کرسکتی ہین سازش کرتا رہا یہ سازش بواسطے خواجہ وحید سوداگر کشمیری کے جسپر الہ وردیخان بہت مہربان تھا ہوئی اوسنے نمک کا ٹھیکہ لیا تھا بسبب اوسکے بڑا دولتمند ہوگیا یومیہ اخراجات اوسکے ہزار روپیہ کے تھے اور ایک مرتبہ اوسنے بطور نذر پندرہ لاکھ روپیہ نواب کو دیے اندرین وہ فرانسیسون کے طرف سے گماشتہ مرشد آباد مین تھا لیکن جب کہ انگے

دوست کو بسبب تسخیر چندرنگر کے زوال آیا وہ انگریزون پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ کو اسپر بہت اعتماد تھا لیکن یہ بھی اون لوگون مین سے تھا کہ جنھون نے انگریزون کو واسطے اوتارنے اسکے کے مسند ریاست سے بلایا تھا بعد سرکشی کے جب اسنے دیکھا کہ اوسکے مطالب خاطرخواہ پورے نہوئے اسلیئے اسنے فوج ڈچ سے لانیکا بنگالہ مین ارادہ کیا تاکہ وہ انگریزون سے مقابلہ کرین اوسوقت مین شوری جینرا کے دو گروہ تھے سردار ایک طائفہ کا شرم کو زبرد اوسنے کلاو صاحب سے کہا تھا اور وہ واسطے مداومت صلح کے متردد تھا اور دوسرے کارس دربیٹ صاحب اسکی یعین جنکا تسلط جینرا مین تھا بہت مفسد وشریر تھے انگریزون نے واسطے امن اپنی تمیرے اہل ڈچ کو اپنی قوم کے ناخداؤن کے رکھنے سے ممانعت کی اسواسطے انہون نے بٹھوہ کو لکھا اور ایک بڑا لشکر بامید اس بات کے کہ وہ فسادون اس ملک سے نفع اپنا حاصل کرین بلایا کلاو صاحب اس لشکر سے بہت متردد ہوا چونکہ انگریزون اور اہل ڈچ سے صلح تھی اسلیئے اوسکی فوج فرنگ زیادہ تیسرے حصہ اس فوج اہل ڈچ سے جواب ان پاس موجود تھا نہ تھی وہ بیباکی سے اپنے کام مین مصروف رہا اور اسوقت مین اوسنے کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ ہندوستان پیشتر معرض خطر مین ہین فائدہ فرانسیسون کا بنگالہ سے معدوم کر کر اوسنے بھی ارادہ کیا کہ اہل ڈچ بھی یہان زور نہ پکڑنے پائے اسنے میرجعفر سے التماس کی کہ وہ فی الحال یہان سے فوج ڈچ کو رخصت کرنا نواب میرجعفر نے کہا کہ مین خود ہوگلی کو جا کر تصفیہ اس امر کا کرتا ہون وہان جا کر اسنے کلاو صاحب کو ایک بھیجا جسمین یہ مرقوم تھا کہ مینے کچھ عہد وپیمان اہل ڈچ سے کر لیا تھا اور وہ کہ اپنے جہازکو بعد گذرنے موسم کے یہان سے لیجاوینگے کلاو صاحب بسہولیت اس فریب کو دریافت کر گیا اور یہ چاہا کہ کشتیان اہل ڈچ کی چڑہاؤ پر نہ آنے پائین اوسنے مورچال ہٹا کر جو زیر کلکتہ واقع ہے مستحکم کیا لیکن میری پہلے حملہ کا ارادہ نکیا کشتیان اہل ڈچ کی محاذی قلعہ کے آگئین اور فوراً حملہ کیا لیکن انہون نے ہزیمت پائی تب انہین سات سو اہل فرنگ اور آٹھ سو ملابارین پر اتری اور خشکی راہ ساحل مغربی دریاے جینرا کیطرف روانہ ہوئے کلاو صاحب نے کچھ فوج کرنیل فورڈ کی ہمراہی تا وہ پیشتر سے جا کر اوسجگہہ کو جو مابین مقام مذکور و چندرنگر کے واقع ہے قابض ہو جاوے فوج ڈچ کی آگے بڑہی اور بفاصلہ ایک کوس جنوب جینرا کے خیمہ زن ہوی چونکہ فورڈ صاحب جانتا تھا کہ ان دونون قومون مین صلح و اتفاق ہے اسلیئے اوسنے اجازت درباب کونسل کے حملہ کرنا مناسب نجانا اور اسباب مین انہین ایک خط لکھا اور انکا حکم قطعی چاہا کلاو صاحب گنجفہ بازی مین مشغول تھا کہ خط اسکا پہونچا اوسنے اوسی مقام سے جواب اوسکا بقلم پنسل لکھا عزیز من فورڈ تمہین لازم ہے کہ تم بے تامل جنگ کرو اور مہلت ایک لحظہ کی روا نہ رکھو اور کل مین تمہین حکم باجلاس کونسل کے بھیجونگا فورڈ صاحب بمجرد پہونچنے اس حکم کے فوج ڈچ سے لڑنے لگا اور عرصہ آدہ گھنٹہ مین اونہین شکست دی اوسی دن انگریزون نے جہازون کو جو دریا مین آئے تھے تسخیر کر لیا اور اس مہم سے انہین کچھ منفعت نہوئی بعد اختتام جنگ جینرا کے نواب میران ساتھ جمعیت چھ یا سات ہزار سوارون کے آپہونچا یہہ بات ظاہر تھی کہ وہ بے شبہ امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتے لیکن اب اسنے انگریزون سے شریک ہو کر انکا تعاقب کیا کرنیل فورڈ صاحب نے فوراً بعد ہزیمت دشمن کے جینرا کو محاصرہ کر لیا اور یہ مقام مدت تک لڑ سکتا تھا لیکن اہل ڈچ نے کلاو صاحب سے عذرخواہی کی اونہون نے ادا کرنا روپیہ کا جو اس لڑائی انگریزون کا صرف ہوا تھا اقرار کیا اور اوسنے اونکے جہازون کو چھوڑ دیا چند روز بعد الفراغ ہونے کے ان امور سے

وہ بڑی شان اور شوکت سے بارہ فروری سنہ سترہ سو ساٹھ ولایت انگلینڈ کو بسواری جہاز روانہ ہو گیا لیکن تین برس کی مشقت ورنج سے جو اسنے اوٹھائے تھے بہت ضعیف ولاغر ہو گیا تھا اوسنے عنان حکومت باوین سارٹ مین چھوڑی وہ ملک اب امن مین تھا نواب میرجعفر نے بسبب بہت سن ہو گیا تھا اختیار حکومت اپنے بیٹے میران کو دیا وہ نوکران سرکاری سے گستاخانہ پیش آیا اور انکی بہت سی تحقیر کی اور رعایا اسکی سفاکی بیرحمی سے ظلم وتعدی سراج الدولہ کو بھول گئی شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نے بسبب اس فساد عام کے سفر کی تیاری کی وہ بارہ جراب کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نے یہ کہا کہ وہ مع فوج اوسکے لشکر مین آئے ہوے ہین کہ شاہزادہ کرمناسہ سے جو سرحد بہار کی گذرا تھا اسے یہ خبر پہونچی کہ وزیر عماد الملک نے اسکے باپ کو مار ڈالا تھا اوس حادثہ کے وقوع ہونے سے وہ شہنشاہ ہندوستان ہو گیا اور صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہ شہنشاہ زور و رعایا نرکھتا تھا ملک اوسکے دارالخلافت پر بہ اوسکی اعدا مسلط تھے حال اسکا اور ایک فقیر کا اسنے اپنی قلمرو سے چندان فرق نرکھتا تھا اسنے پٹنہ کو نہضت کی رام نراین جو ایک مرد شجاع تھا اسنے اوسکی حفاظت مین بہت سعی کی اور مرشدآباد کو ساتھ بہت عجز وانکسار کے لکھا کہ ایک لشکر مدد کے لیئے بھیجا جاوے کرنیل کیلیڈ جو فی الحال حکومت فوج کی رکھتا تھا فوراً ساتھ فوج انگریزی کے برفاقت میران معہ فوج نواب کے روانہ ہو اس ملعون شقی نے چند روز نہوئے تھے کہ دو اپنے افسرون کو مروایا تھا اور سر دو عورتون کا اپنی حرم سراے سے ساتھ خنجر کے جدا کیا تھا گسیٹی بیگم اور امینہ بیگم جو صاحبزادیان الہ وردی خان اور بیبیان نوازش محمد اور سعید احمد مرحومین کی تہین چند روز سے پوشیدہ ڈھاکہ مین رہتی تہین وقت روانگی کے اس مہم پر اسنے احکام اسکے قتل کے بھیجے حاکم ڈہاکہ نے اونکی خونین ہاتھ آلودہ کرنے سے انکار کیا خیر میران نے ایک ملازمین کو بھیجا اور حکم دیا کہ انہین یہان سے لیجا کر مرشدآباد کی کشتی پر سوار کر کر معہ کشتی کے غرق کر دینا یہ احکام بے تفاوت عمل مین آئے قاتلین جب واسطے غرق کشتیوں کے دریا مین نکال رہے تھے چھوٹی بہن بولی کہ اے خدا ہم دونون عاصی گنہگار ہین لیکن ہمنے کچھ خطا میران کی نہین کی تھی بلکہ تمام حشمت وجاہ اوسکو ہمارے خاندان سے ہوئے میران نے وقت اپنے روانگی کے اسم تین سو آدمیون کا ایک فرد کا تذکرہ لکھا اور ارادہ کیا تھا کہ بعد معاودت اس سفر کے انہین قتل کرونگا لیکن پھر اوسے اوسکا پھر آنا نصیب نہوا کرنیل کلیڈ نے رام نراین کو لکھ بھیجا کہ وہ شہنشاہ سے اوسکے پہنچنے تک نہ لڑنا لیکن اوسنے اوس نصیحت سے غفلت کی اور دشمن سے لڑنے گیا اور شکست فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نرہا اور شہنشاہ ایک حملہ مین اوسپر قابض ہو جاتا لیکن وہ غارتگری ملک مین مصروف ہو گیا اسی اثنا مین کلیڈ صاحب آپہونچا اور التماس فوراً حملہ کرنے کی غنیم پر کی لیکن میران نے کہا کہ بائیسوین فروری تک ستارے نامسعود ہین ہشتوین کو شہنشاہ نے حملہ اوپر دونون لشکر متفق کے کیا میران کے پندرہ ہزار سوار ایک ہو کر بھاگ گئے لیکن کرنیل کلیڈ نے ساتھ استقلال و مردانگی کے حملہ اوپر رزمگاہ مین ایستادہ کیا اوسکی سپہ سالار فوج نے اسے صلاح دی کہ پہاڑون مین سے جانا اور مرشدآباد کو دفعتاً لینا اگرچہ سب شب تابی تمام کٹے لیکن میران نے فی الحال ایک کشتی پر روانہ کی اور اپنی انکو اس خبر سے مطلع کیا اور شہنشاہ عرصہ قریب مین پہاڑون سے جو پندرہ کوس ڈراستے سے تھا باہر آیا اور فوراً حملہ نکیا بلکہ اس مملکت مین دیر تک رہا کرنیل کلیڈ نے اوسکا تعاقب کیا دونون لشکر مقابلہ مین ایک دوسرے کے بڑہے اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سے لڑنا چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہو کر پٹنہ کو چلا گیا اور اوسے محاصرہ کیا خادم حسین خان حاکم پورنیہ نے فی الحال بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اعانت حضور کی کرنا چاہتا ہے اور اپنی لشکر کو روانہ کیا شہنشاہ نو دن تک پٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ اس شہر پر مسلط ہوجاتا لیکن اس اثنا مین کپتان نوکس ساتھ جمعیت قلیل پٹنہ مین آگیا اور کرنیل کلیڈ پہچانتا تھا اور تیرہ دن مین ۵ بردوان مین پہونچا وقت

شب کو اوسنے مقام دشمن کو بغور دیکھا اور دوسرے دن اوسنے جب وہ قیلولے مین تھے اونپر یورش کیا لشکر شاہزادے نے شکست
پائی اور آپنے خیمہ کو آگ دیکر بھاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کے معہ لشکر کے جسمین دہ ہزار آدمی تھے خواجہ پور مین آیا
اور آمادہ یورش کرنے پٹنہ کا ہوا کپتان نوکس نے ایک چھوٹے لشکر انگریزون اور ہندوستانیون کا جو ہزار آدمی سے زیادہ نتھے
دریا سے عبور کیا اور اسکو ہزیمت دی یہ ایک بڑا کار جرات اور دلاوری کا تھا یہ اوس لڑائی مین واقع ہوا اور اسی سبب سے
ہندوستانیون کو انگریزون کا کمال اعتقاد ہوا راجہ ستاب رائے اس لڑائی مین ایسی شجاعت کی اور مردانگی ظاہر کی کہ انگریز اوسکے
مداح ہوئے بعد ہزیمت کھانے کی حاکم پورنیہ واسطے رفاقت شہنشاہ کے روانہ ہوا اب کرنیل کلنڈ و میرن نے اسطرف سے آکے ہوئے
اوسکا تعاقب کیا موسم برسات شروع ہو گیا تھا لیکن افسر اوسکے تعاقب سے باز نہ آئے دوسری جولائی سنہ سترہ سو ساٹھ کو بوقت
شب طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جب کہ اپنے خیمہ مین قصہ سن رہا تھا کہ ایک بجلی گری اور یہ وہ اور دو نوکر اوسکے مر گئے کرنیل
کلنڈ نے اس واقع سے مجبور ہو کر تعاقب چھوڑ دیا اور پٹنہ کو پھر آیا اور برسات بھر وہان رہا میرن اگرچہ عیاش تھا لیکن اپنے باپ کی
سلطنت کا ایک برا رکن تھا مورخ محمدی حال اوس زمانہ کا یون لکھتا ہے کہ جو وہان کی امرا کی حکومت و شوکت
جاتی رہی اور نظم و نسق ملک مین خلل کلی واقع ہوا لشکر نے قلعہ کو گھیر لیا اور واسطے باقیات تنخواہ اپنی کے شور و غل کرنے لگے میر قاسم داماد
نواب اون پاس نرہا اور اقرار کیا کہ مین تنخواہ تمہاری اپنے پاس سے دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ در پیش ہے کہ
جسمین روپیہ بہت مطلوب ہے لیکن اون پاس اتنا روپیہ نہ تھا کہ جو لڑ سکین وہ دولت بے قیاس ہوا نیان بغیر ترتیب ہاتھ
لگی تھی بے تامل اوٹھا ڈالی انہون نے نواب سے روپیہ درخواست کیا لیکن اوسکی خزانہ مین بھی کچھ نہ تھا اس سبب سے
انہین اب بجز لینے قرض کے اور کچھ چارہ نہ ہوا یہ بات ظاہر ہوئی کہ حال اسطور ہمیشہ نرہیگا نواب میر قاسم کو سفر کر کر کلکتہ کو بھیجا
وہان اسکا شعور اور لیاقت وین سٹارٹ صاحب و ہنسٹر صاحب جو بالفعل مدار المہام امور کمپنی کے تھے ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر
واسطے ایک دوسرے معاملہ کے بھیجا گیا اور گورنر صاحب کے نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سے نظم و نسق بنگالہ کا دوبارہ
ہو سکیگا اسنے اوس سے کہا کہ وہ نائب ناظم اس اضلاع کا ہو تا جسکو اسنے بے تامل منظور کر لیا وین سٹارٹ و ہنسٹر صاحب
مع کچھ لشکر کے مرشد آباد کو روانہ ہوئے اور یہ مقدمہ میر جعفر سے عرض کیا لیکن اوسکے اقبال کرنے سے بہت ناراض تھا اسنے
سمجھا جس صورت مین کہ تمام طاقت اوسکی داماد کے ہاتھ مین چلی گئی تو وہ محض نام ہو گا اور مجھسے کوئی رجوع نکریگا وین سٹارٹ صاحب
نے نواب کی مرضی نہ دیکھی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نے ڈرایا کہ مین شہنشاہ سے جا ملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بعد اس
قیل و قال کے رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف سے نہ تھا وین سٹارٹ صاحب نے اس لحاظ سے سختی کرنا مناسب جانا اوسنے
حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ مین نرہنا اور میر جعفر نے یہ حالت دیکھ کر قبول کر لیا اور اس سے التماس کی کہ ہمین مرشد آباد یا کلکتہ مین
سکونت کرنیکا اختیار رہے اسنے غور کی کہ بمقتضائے عزت نہ تھا کہ مین مرشد آباد مین بے حکم اختیار رخان ایک مدت سے حاکم بنا رہون
اور سرزنش اپنے داماد کی اوٹھاؤن اس سبب سے اسنے کلکتہ کا جانا اختیار کیا اسنے اپنی حرم سرای مین ایک کنچنی پال لی تھی
اور اوسنے ایسا فریفتہ کر لیا تھا کہ جو وہ کہے تھا سو کرتا تھا اور بعد ازان دولہن بیگم کر کے مشہور ٹھہری مورخ محمدی بیان کرتا ہے کہ قبل
روانہ ہونے کے وہ عورت اور میر جعفر سوبات مین جو اندر محل کے ہر گئے اور جواہرات نایاب جو حکام سلف نے مرشد آباد مین جمع
کئے تھے لیے اور ساتھ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے میر قاسم باستعانت انگریزون کے چوتھی تاریخ سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی
کو صوبہ دار بنگال و بہار کا ہو گیا اور اس خدمت کے شکریہ مین اسی کمپنی کو ضلع بردوان پیش کش کیا صاحبان کونسل کو بیس لاکھ

روپیہ دیے جسکو اونہون نے آپسمین تقسیم کر لیا یہ آدمی مدقق اور مستقل مزاج تھا بعد مسند نشینی کے اسنے پہلے ایک صحیح کاغذ
حساب اس روپیہ کا جسکو اسنے انگریزون اور فوج میر جعفر اور اوسکی نوکرون اپنے خادمین کو دینا کر لیا تھا تیار کیا اور بعد اوسکے
اسنے تجویز اوسکے ادا کرنے کی نکالی اسنے خرچ اپنے دربار کا کم کیا اور بہت ہوشیاری سے کو اغذ حساب دیکھے اور اوسنے روپیہ جو
سردارون سے ایام بیخبری حکومت میر جعفر مین لے لیا تھا واپس کر دیا اسنے زمیندارون سے فقط زر باقیات بھی طلب نہین کیا اوسنے
از سر نو محالات کی ایک نئی تشخیص کی تحصیل سالیانہ دونون صوبون مین پیشتر اوسکے زمانہ سے ایک کروڑ بیالیس لاکھ پینتالیس ہزار
روپیہ کی تھی اب اوسنے دو کروڑ چھپن لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کی تحصیل مقرر کی فی الحقیقت یہ جمعبندی جو اسنے مقرر کی ادا کرنا اوسکا
وہان کے باشندگان کو دشوار تھا اسطورسے خزانہ اسکا جلد بھر گیا اور قابل ادائے زر باقیات ہوا چونکہ وہ تنخواہ فوج اپنی کو
ماہ بماہ دیتا تھا اسلیے وہ اسکے مطیع تھے اگرچہ اوسنے ریاست بمدد انگریزون کے حاصل کی تھی لیکن اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ وہ انکے
متعلقین سے رہتا اوسنے خیال کیا کہ اگرچہ وہ نواب بنا یا گیا تھا لیکن حقیقت مین طاقت ان لوگون کے ہاتھ تھی جو اسے مسند ریاست
پر لائے تھے اسنے دیکھا کہ بجز لڑائی کے کوئی صورت رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کے ہاتھ سے نتھی اور اسی سبب سے وہ انتظام فوج مین
مشغول ہوا اوسنے سپاہیون کو جو نوکری کے قابل نتھے خارج کیا اسنے فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکھلائی اسنے ایک شخص ارمنی
گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان تھا جو ایران مین واقع ہے سردار فوج اپنی کا مقرر کیا وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تھا ابتدا مین
وہ ایک براز تھا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ گری سے بہت ماہر تھا اسلیے میر قاسم نے اوسے اپنا نوکر کر لیا اور اوسنے بھی واسطے آزادی
خداوند نعمت اپنی کے ہاتھ انگریزون سے بہت سی سعی کی اوسنے بندوقین تیار کروائین اور توپین ڈھلوائین اور گولہ اندازون کو
تعلیم کی اور فوج جسپر کہ وہ حاکم تھا بہترین تمام فوج ہندوستانی امیرون بنگال کی تھی واسطہ اخفاے پختگی اس راز کی انگریزون سے
میر قاسم نے مرشد آباد چھوڑ کر مونگیر کو دار السلطنت اپنا مقرر کیا اوسکی ارمنی سپہ سالار نے یہان کارخانہ بندوقون کا کھڑا کیا یہ شہر
واسطے بندوقون کے بسبب گرگین خان کے جسکی عمر بیس برس سے کچھ زیادہ تھی اب تک مشہور ہے بعد گذرنے برسات سنہ سترہ سو
ساٹھ کے میجر کارنک صاحب واسطے مقابلہ شاہ عالم کے جو ابھی تک اطراف بہار مین تھا گیا اور شکست فاش دی بعد لڑائی کے کارنک صاحب
نے راجہ شتاب رای کو ساتھ پیغام صلح کے انہین پاس بھیجا جسکو اسنے بے عذر قبول کر لیا اور انگریزی سپہ سالار اسکے لشکر مین آداب
اوسکو بجا لایا میر قاسم باستماع معاملہ انگریزون اور بادشاہ کے مضطرب ہوا اور جلد پٹنہ کو گیا تا کہ کوئی حادثہ اوسپر واقع نہو کارنک صاحب
نے اس سے عرض کیا کہ وہ تابعداری شاہ عالم کی کرے لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کے یہ امر ناگوار تھا انجام کار یہ بات
قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزون مین آکر ملاقات کرین گے سیان رکھا گیا اور بادشاہ ہند نسل تیموریہ جو اپنی قلمرو مین
بھاگا پھرتا تھا اسے تخت پر بٹھایا میر قاسم رسومات مقررہ بجا لایا اور شہنشاہ نے اسی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ
عطا کی اور اس نے قرار کیا کہ چوبیس لاکھ روپیہ سالیانہ خزانہ مین دیا کرون گا بعد ازان بادشاہ نے دہلی کو مراجعت کی اور
کارنک صاحب ہمراہ رکاب اسکے کنارہ کرم ناسہ تک گیا بادشاہ نے وقت رخصت کے اقرار کیا کہ ہم بر وقت درخواست انگریزون کے
دیوانی تینون اضلاع کی انہین عطا کرینگے یہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہے کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین دو بڑے
ضلعون سے جدا کر کر مرہٹون دیا گیا تھا لیکن پرگنات شمالی دریای سوبرن ریکھہ کے اسمین سے نہین رہی ہے اور انکا نام
اوڑیسہ رکھا تھا قاسم علی نے تمام زمیندارون کو سوائے رام نراین حاکم پٹنہ کے اپنا مطیع کیا وہ بہت صاحب دولت مشہور تھا
لیکن حمایت انگریزون کی رکھتا تھا اسنے تین برس تک اخراج کا حساب نکیا لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہی کہ بہار مین

اسوقت فوج عظیم سے بہت سی سختیان پیش آئی تھین نواب نے کہلا بھیجا کہ مین زر باقیات انگریزون کو جبتک رام نراین زر باقی انگریز کا
ادا نکرے گا نہ دونگا اوس زمانہ مین دو گروہ کونسل کلکتہ کے تھے ایک اونمین کا مخالف میر قاسم کے اور دوسرا جس گروہ کا
سرگروہ دین سٹارٹ صاحب موافق اور گروہ کے راے دین سٹارٹ صاحب کی اخر کار غالب آئی لشکر انگریزی پٹنہ سے بلایا
گیا اور رام نراین تنہا نواب کے اختیار پر چھوڑا گیا اوسنے فی الفور اسے گرفتار کر کر قید کیا اور سکے نوکرون پر بہت تشدد کیا
تا وہ خزانہ کی اطلاع دیوین کہ کس مقام مین پوشیدہ ہے لیکن روپیہ جو وہان سے ہاتھ لگے زیادہ خرچ روزمرہ ریاست سے
نہ تھا - ایک بڑی غلطی ایام حکومت دین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی اسواسطے کہ اب ہندوستانیون کو حمایت انگریزون
پر اعتماد نرہا اب تک نواب اپنی حکومت پر بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کمپنی سے برباد ہوا
ضرور ہے بہت سے روپیہ ہندوستان مین محصول اشیاے تجارت سے جو ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقل ہونے مین
حاصل ہوا تھا یہ طور تحصیل زر کا معقول نہ تھا کیونکہ اسکے سبب سے تجارت مین قصور ہوتا تھا لیکن اوسنے ایسا رواج پایا تھا
کہ ہی انگریزون نے پیشتر سنہ اٹھارہ سو تیس عیسوی مین موقوف نہین کیا جبکہ کمپنی نے باقرار ٹیکس تین ہزار روپیہ سالیانہ
کی اجازت تجارت کی حاصل کی انکے مال پر محصول نرہا پریسیڈنٹ کلکتہ نے ایک دستک اپنی دستخطی تیار کی اور بسبب اسکے کوئی
مال کمپنی کا مزاحم واسطے محصول کے نہوتا تھا اور یہ اجازت فقط واسطے مال سرکار کے نہ تھی ہر گاہ انگریزون نے اپنی طرف سے
ایک نواب مقرر کیا اور اوس ملک مین زور آور ہو گئے اپنے ہر ایک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنی مال
کی کرنے لگے جبتک کلاو صاحب اس ملک مین رہے وہ محصول بموجب سوداگران ہندوستانی کی ادا کرتے رہے لیکن جبکہ
وہ ولایت کو گئے اور اصحاب کونسل نے دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا ثابت ہو گیا اور ارادہ کیا تجارت کرنے اور
محصول کے ندینے کا وہ بنگالہ مین بہت ایسی زور آور تھے کہ نوکران سرکار و نواب جرات اونکے مقابلہ کی نرکھتے تھے وہ دن
بدن خرابیان زیادہ کرتے تھے انکے گماشتے جہان انکی مرضی مین آتا نشان انگریزی نصب کر دیتے تھے اور نوکران سرکار اور
تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتے تھے جو شخص کہ ایک دستک بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکھتا تھا وہ اپنے تئین بمنزلہ
کمپنی کے سمجھتا تھا ہر گاہ کوئی جھگڑا واقع ہوتا انگریز سپاہی بھیجکر افسران نواب کو بلا کر قید کر دیتے جبکہ کوئی کشتی انکی محصول وصول
تجارت جاتی کہ بے اداے محصول گذر جاے تب ملاح نشان کمپنی کھڑا کر دیتے تھے نواب کا حکم کچھ نرہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ
ہو گئے اور انگریزون نے بہت سا روپیہ پیدا کیا آمدنی نواب کی کم ہو گئی اسواسطے کہ فقط انگریز ہی محصول سے چھوٹے نہین تھے
بلکہ ہر ایک شخص اپنے تئین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بے محصول نکال لے جاتا تھا میر قاسم نے بہت سی نالشین ان تکالیف کی
ارباب کونسل سے کین اور آخر کار تہدیداً کہلا بھیجا کہ اگر وہ ان باتون سے ممانعت نکرینگے تو مین اپنی حکومت سے دستبردار ہونگا
دین سٹارٹ صاحب اور ہسٹنگز صاحب واسطے رفع ان برائیون کے بہت سی کوشش کی چونکہ دوسرے اصحاب کونسل کو
انکی سبب سے منفعت کثیر تھی اسلئے کہ ان دونون کو مفید نہوئے انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون کے گماشتون نے ہندوستانیونکو
مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر قاسم نے اب انگریزون کو اپنا دشمن سمجھا اور آثار جنگ کے دونون
گروہ مین ظاہر ہوئے واسطے رفع کرنے اس بات کے دین سٹارٹ صاحب خود بیچ مونگیر کے اسکے پاس گئے اور ملاقات کی
اور وہ مخاصمانہ پیش آیا جبکہ مقابلہ اس معاملہ کا ہونے لگا نواب نے بہت سی شکایتین زیادتی نوکران سرکار کمپنی کے
اور نقصان جو بسبب موقوف ہونے محصول کے اس ملک مین واقع ہوئے تھے آگے ظاہر کیے دین سٹارٹ صاحب نے

اوسکو بہت سی تشفی دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رکھو کہ دونون ہندوستانی اور انگریز محصول مقرری یعنے نو روپیہ سیکڑا تمام اسباب
پر جو تمہارے ملک مین سے گذرے گا ادا کرینگے اوسنے نواب سے کہا کہ مین خود اس بندوبست کو بشراکت صاحبان کونسل
کلکتہ کے جاری نہین کر سکتا ہون لیکن واسطے اسکے کہ مین انہین بہت سمجھاونگا اوسنے دلگیر ہو کر یہ بات قبول کی اور کہا
کہ اگر یہی یہ خرابیان رفع نہونگی تو مین بالکل محصول موقوف کر دونگا اور ہندوستانیون اور انگریزون مین بلحاظ تجارت
کے کچھ فرق نرکھونگا دین سٹارٹ صاحب بہ تعجیل تمام کلکتہ کو گئے اور یہ تدبیر کونسل مین پیش کی میر قاسم نے منظوری کونسل
کا انتظار نکیا اور فوراً اپنے عاملون باجگیرون کو لکھ بھیجا کہ وہ انگریزون سے اونکی مال تجارت پر بحساب نو روپیہ سیکڑہ کا محصول
لیوین انگریزون نے اوسکے دینے سے انکار کیا اور افسران ہندوستانیون کو گرفتار کیا سرداران مختلف کوٹھیون کے تمام اپنے
اپنے مقام چھوڑ کر کلکتہ مین بہ جلدی تمام چلے آئے دین سٹارٹ صاحب نے جو محصول نو روپیہ سیکڑہ کا تجویز کیا سب نے سواے
ہسٹنگز صاحب کے نامنظور کیا اونہون نے بالاتفاق ہو کر کہا کہ ہم ڈھائی روپیہ سیکڑہ کا محصول صرف نمک پر دینگے میر قاسم اوسوقت مین
جنگ نیپال پر گیا ہوا تھا اور وہان مظفر ہوا جبکہ اوسنے وہان سے مراجعت کی اوسنے سنا کہ انگریزون کو محصول کے دینے مین انکار ہے
اور اوسکے افسرون کو قید کر لیا تھا اسنے فوراً بموجب اپنی کہنی کے اضلاع بنگال و بہار سے بالکل محصول موقوف کر دیا صاحبان
کونسل اس بات سے نہایت برہم ہوئے اور مصر ہوئے کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سے لیوے اور انگریزون نے محصول
تجارت کیا کرینگے اس مقدمہ نے طول کھینچا ہسٹنگز صاحب نے کہا کہ اوسکا کچھ سبب معلوم نہین ہوتا کہ کیون حاکم قدیمان مثل
میر قاسم کو بہبودی رعایا اپنی کی مطلوب نہین تین صاحب نے اوسنے بولہ وہان تھا کہا کہ اسطرح کا کلام مناسب حال نائب
نواب کی نہ تھا کہ صاحب کونسل ہی کہا ہسٹنگز صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سواے دغابازی کے ایسی بات کہنے سے باز نرہیگا آخر کو
یہ ٹھہرا کہ امیہٹ صاحب اور ہی صاحب میر قاسم علی صاحب پاس جاوین اور تکرار کرین کہ وہ محصول قدیمی اوپر اشیاء ہند کے مقرر کرین بعد
پہونچنے کی اونہون نے ملاقاتین کین اور اول یہ بات ظاہر تھی کہ مقدمہ فیصل ہو جاے لیکن بسبب زشتی کرداری الیس صاحب کے
جو رئیس پٹنہ اور جمیع نوکران کمپنی سے تند مزاج تھا صلح کی امید نواب نے امیہٹ صاحب کو رخصت کیا اور ہی صاحب کو
یرغمال مین اپنے افسرون کو جو قید تھے رکھ لیا ہر گاہ الیس صاحب نے دیکھا کہ امیہٹ صاحب دایرہ حکومت نواب سے نکل
گیا تھا اسنے پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہو گیا لیکن لشکر اسکا جب پراگندہ ہوا اور بڑی جمعیت فوج میر قاسم کی آئی اور شہر کو چھین لیا
الیس صاحب اور دوسرے فرنگیون کو قید کر دیا قاسم علی پٹنہ مین اس ماجرے سے مطلع ہوا اور دیکھا کہ اب جنگ ناگزیر ہی اوسنے
حکم دیا کہ تمام فرنگیون کو کوٹھیون مین گرفتار کر لین اور امیہٹ صاحب کو رستے مین روک رکھین اور کلکتہ کو جانے ندین جب کہ صاحب
موصوف جوار مرشد آباد مین تھا کہ یہ فرمان حکم اسکے شہر مین پہنچا جس نے کہ اوسے بلایا اور اوسنے انکار کیا جس پر ایک ہنگامہ برپا ہوا اور
امیہٹ صاحب مارے گئے مرافقان آسودہ حال ہو گئے جگت سیٹھ کو جو واقع مرشد آباد مین ہے میر قاسم نے گمان کر کر کہ وہ سواے
انگریزون سے رکھے ہے حکم دیا کہ وہ مونگیر مین لاوے اور وہان انہین قید کیا جبکہ خبر موت امیہٹ صاحب اور مقید ہونے الیس صاحب
کے مع رفیقان کے کلکتہ مین پہونچی صاحبان کونسل نے فوراً پیکار کا ارادہ کیا دین سٹارٹ صاحب اور ہسٹنگز صاحب نے ہر چند
انہین سمجھایا کہ وہ اسباب کو جبتک کہ صاحب جو پٹنہ مین ہے ہاتھ میر قاسم سے نکل آوے موقوف رکھین فوج انگریزی باتفاق
گروہ اعظم صاحبان کونسل کے مامور بجنگ ہوئے اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانی
سے محصول لینا اور انگریزی اپنے اسباب خانگی تجارت پر محصول ندینے تجویز کیا یہ مرد پیر ستر برس کی عمر کا ہو گا جو بسبب

بیمار رہا جزام کے مشکل حرکت کر سکتا تھا کلکتہ سے مرشد آباد کو مع فوج انگریزی روانہ ہوا میر قاسم نے واسطے ترتیب نظم فوج اپنی کے بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہ فوج ایسی تھی کہ کبھی کسی حاکم بنگالہ کو نصیب ہوئی تھی گرگین خان اوسکا آدمی سپہ سالار اگرچہ فن سپاہ گری سے بہت واقف تھا لیکن پھر بھی جنگ نے بطور اہتمام پایا بسبب مخالفت افسران نواب کی اوسکے لشکر نے ۱۹۔ جولائی ۱۷۶۳ء عیسوی کو کٹور مین ترتیب پائی ۲۴۔ کو لشکر انگریزی نے موتی جھیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر متصرف ہوا دوسری اگست کو جہیڑا پر جو متصل موتی جھیل کے ہے دوسری لڑائی واقع ہوئی اور فوج میر قاسم نے شکست پائی اوس نے خندق مستحکم رودا انالا مین قریب راج محل کے کہدوائی تھی چنانچہ اوسکا لشکر آپ چلا گیا اثنائک وہ مونگیر مین تھا اور لڑائیان جو اس عرصہ مین واقع ہوئین اونمین وہ شریک نہ تھا اوسنے اب چاہا لشکر سے اور وہ تھا شامل ہو لیکن اوسنے قبل اپنے روانگی تمام اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہ منقول ہے کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین حاکم پٹنہ تھا ساتھ ایک پہلی ریگ کے دریا مین غرق کر دیا اونہین ایام مین راجہ راج بلبھ جو سابق مین نائب حاکم ڈھاکہ تھا مع تمام فرزندان اوسکی اور ہم گمان کرتے ہین کہ کشن داس جسکا ابھی مذکور ہوا اور رلے رایان راجہ انند سنگہ برادر راجہ بہساد سنگہ اور راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مروا ڈالا اور دوسری اقوام دولتمند اور سیٹھون کو باہر لائے اور برج قلعہ مونگیر سے انہین دریا مین گروادیا ایک زمانہ دراز تک ملاح اوس مقام کا جہان کہ اونہین ڈلوایا تھا نشان دیتے تھے بعد فراغ ان خونریزی قاسم علی اودر مین اپنے لشکر سے شریک ہوا شروع ماہ اکتوبر مین انگریزون نے اسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست کے وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنے تاب مقابلہ فوج انگریزی کی جو اوسکے درپے تھی اپنی مین نہ پاکر پٹنہ کو مع فوج بھاگ گیا انگریز جو اوسکے اسیر تھے اونہین ہمراہ اپنے لے گیا دوسرے دن بعد روانگی کے اوسکا لشکر کنارہ رودہ پر پہنچا دفعتاً ایک شور عظیم اوسکے لشکر مین ہوا ہر ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تھا اور دیکھا کہ کچھ آدمی ایک نعش مردہ کو دفن کے لیے میدان مین لئے جاتے ہین جب اوسنے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ نعش گرگین خان سپہ سالار کی ہے سو اس سے نواب کو خوشی کمال حاصل ہوئی یہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہے کہ عنقریب غروب ہونے آفتاب کے تین چار مغل اوسکے خیمہ مین گھسے اور کام اوسکا تمام کیا یہ بات افواہاً مشہور ہوئی کہ وہ واسطے مانگنے تنخواہ کے گئے تھے اور جب کہ سپہ سالار انہین نکالنے لگا اونہین نے تلوارین اپنی کھینچ اسپر گر پڑے لیکن اونکی تنخواہ کچھ چڑہی ہوئی نہ تھی کیونکہ نو دن پیشتر اوس واقعہ سے تنخواہ تقسیم کر چکا یہ بات بہت قریب الیقین ہے کہ اونہین قاسم علی نے واسطے قتل گرگین خان کے بھیجا تھا اوسکا بھائی خواجہ پدرس ایک مرد مشہور کلکتہ مین تھا اور وہی اسٹارٹ صاحب اور ہیسٹنگز صاحب سے کمال دوستی اور محبت دلی رکھتا تھا پدرس نے خفیہ گرگین خان کو لکھا کہ تم نوکری نواب کی چھوڑ دو اور اگر گرفتاری اوسکی کسی نوع ممکن ہو دریغ نکرنا اس نے مخبرون کو جو کہ نواب کی خدمت مین تھے اس معاملہ سے آگاہ ہوئی دوپہر پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ اس نے اپنے آقا کو بیدار کیا اور دغا بازی سپہ سالار سے اطلاع دی چوبیس گھنٹہ بعد اوسکی خبر گی ارمیٹی جنرل جو اوس زمانہ مین بہت شہرت رکھتا تھا مارا گیا میر قاسم بہ جلدی تمام پٹنہ کو بھاگ گیا مونگیر تصرف انگریزون مین آگئی اوسنے دیکھا کہ اسے لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بھی چھوڑ دیتا اور اس ملک سے نکل جاتا وہ اب انگریزون پر نہایت خفا ہوا بیشتر چھوڑنے پٹنہ کے اسنے ارادہ کیا کہ وہ اپنے قیدیون کو مار ڈالتا اوسنے اپنے امیرون کو حکم دیا کہ وہ قیدخانہ مین جاکر اسیرون کو قتل کرین اونہون نے جواب دیا کہ انہین مسلح کر کے ہمارے مقابلہ مین بھیجو تاکہ ہم اونسے لڑین اور ہم جلاد نہین ہین کہ انہین بیکس کر کے مارین تب نواب نے اپنے افسران جیسی کو حکم دیا کہ وہ اس امر کو بجا لاوے یہ شقی اولاً فوج فرانسیس مین سارجنٹ تھا

اور بعد ازان مرا مین میر قاسم مین داخل ہوا اسنے اس بات کو قبول کیا وہ ساتھ اپنے تھوڑی سپاہی لاکر گیا جنہون نے اول اون بیکسون پر بندوقین سرکین اور سوائے ڈاکٹر فارس صاحب کی کام اون بیچارون کا تمام کیا اڑتالیس انگریز ممتاز اور ڈیڑھ سو سپاہی مارکر ضمرو بعد ازان بہت سے حاکمون کی نوکری مین رہا اور انجام کار سرہونہ کا حاکم ہو گیا اوس صاحب اور رجے صاحب اور ہیکاٹن صاحب جو ارباب کونسل تھے اس واردات مین مارے گئے ۶۔ نومبر ۱۷۶۳ء عیسوی کو پٹنہ دست تصرف انگریزون مین آیا اور میر قاسم بھاگ کر صوبہ دار اودہ کی حمایت مین گیا اور اس سبب سے چار مہینے مین لڑائی ختم ہوئی دوسرے برس ۲۲۔ اکتوبر کو بکسر مین جنرل انگریزی اور لشکر صوبہ دار اودہ کا مقابل ہوا اور انگریزون کو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات جو انگریزون اور وزیرون مین ہوئے اونکا تعلق کچھ تاریخ بنگالہ سے نہین ہے یہ اتنا ذکر کفایت کرتا ہے کہ اوسنے اولا میر قاسم کو اپنی حمایت مین رکھا اور بعد ازان اوسکا خزانہ لوٹ کر اوسے بھگا دیا لیکن نواب نے پھر بنگالہ کیطرف رخ نکیا میر جعفر نے جبکہ مسند بنگالہ پر قدم رکھا اوسنے دکھیار روپیہ کا جو انگریزون کو دینا اقرار کیا تھا سرانجام اوسکا ممکن نہ تھا اب وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا اوسکی بیماری نے غلبہ کیا اور چوہتر برس کی عمر مین ماہ جنوری ۱۷۶۵ء عیسوی مین بیچ مرشد آباد کے طائر روح اوسکی نے پنجرہ قالب سے پرواز کیا اوسکا خلیفہ مقرر کرنا اختیار مین بادشاہ کے تھا لیکن اوسکا کچھ حکم تھا ایسا مفلس ہو گیا تھا کہ تخت گاہ تک پہونچنا دشوار تھا اس سبب سے انگریزون نے جو چاہا سو کیا اب کونسل نے بہت سا روپیہ نجم الدولہ پسر میر جعفر جو بطن منی بیگم سے تھا لیا اور اوسے نواب کیا اوس سے انہین نے نیا عہد و پیمان کیا اونہون نے حفاظت ملک اپنے اختیار مین رکھی اور اسے تنگ کیا کہ وہ ایک نائب اپنا واسطے سرانجام امور دیوانی اور فوجداری اس ملک کی مقرر کرے اوسنے درخواست کی کہ نندکمار جو بہت بداطوار تھا اوس عہدہ پر تقرر کیا جسکو ارباب کونسل نے بالکل انکار کیا دی سنارٹ صاحب اسکے جمیع خطایا اور شرارت مین ایک بڑی بیاض واسطے ملاحظہ گورنرون کے جو بعد اوسکے آئے چھوڑ گیا محمد رضا خان جو الدوردی خان کے اقربا مین سے تھا اس عہدہ پر منصوب ہوا لارڈ کلائو اور صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹر نے اخبار بے انتظامی جو بسبب بدچلنی اونکے نوکران کے ہندوستان مین واقع ہوئی تھی اور جنگ ساتھ میر قاسم اور وزیر اور قتل پٹنہ کی سنکر بہت پریشان ہوئے انہون نے خوف کھایا کہ ملک جسکو انہون نے آپ ہی لیا تھا شاید اونکے ہاتھ سے جاتا رہے اور دیکھا کہ کوئی شخص سوائے اوسکے جسنے کہ یہ فتوحات حاصل کی تھین اس ملک کو بچا نہین سکتا تھا اس لحاظ اونہون نے کہ کلائو صاحب کی طرف جسکو شاہ انگلنڈ نے عہدہ امیری پر مختار کیا تھا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان کو جاوے اور مقدمات اونکے درست کرے اگرچہ صاحبان ڈائرکٹر نے جب وہ انگلنڈ مین پہونچے اسکی توقیر اور عزت جیسا کہ چاہیے نہ کی تھی بلکہ جاگیر اسکی قرق کر لی تھی پھر بھی اسنے قصد ہندوستان کا کیا وہ کمنڈر انچیف یعنی مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ اختیار کل رکھتا تھا صاحبان ڈائرکٹر نے اس سے کہا کہ وہ تجارت نوکرون ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا ہوئے تھے موقوف کر دیا تھا اور نوکرون ہمارے نے اس آٹھ برس کے عرصہ مین جسمین کہ ایک نواب بعد دوسرے کی مسند نشین ہوا دو کروڑ سے زیادہ روپیہ بطور پیشکش کے ہندوستانیون سے لیے اور ہم چاہتے ہین کہ آئندہ کو یہ رسم جاری نرہے انہون نے حکم دیا کہ جمیع نوکران ہمارے کیا اہل قلم کیا اہل سیف عہد پیمان کرلین کہ سوائے چار ہزار روپیہ کے جو کچھ کہ اور بطور تحفہ کے لیوین وہ داخل خزانہ عامرہ کرین اور آئندہ کو پیشکش زیادہ ہزار روپیہ سے بے اجازت نہ لیوین ساتھ ان نصایح کے لارڈ کلائو صاحب ہندوستان کو رخصت ہوا ۳۔ مئی ۱۷۶۵ء سترہ سو پینسٹھ عیسوی کو جہاز سے اترا اور کلکتہ کو داخل ہوا اسنے دیکھا کہ تمام خوف جنکے سبب سے صاحبان ڈائرکٹر کی خاطر پریشان

ہوتے تھے جاری رہے لیکن بے بندوبستی نظم ونسق مین بہت تھی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بھی خیرخواہی سرکار کمپنی کی
منظور نہ تھی بلکہ غرض اونکی نوکری سے کار مین یہ تھی کہ روپیہ جسطور بنے جمع کرکے جلد ولایت انگلنڈ کو چلے جاوین ہر طرح مین
بے منصفی پھیل گئی تھی ہندوستانی انگریزونکے ہاتھ سے ایسے تنگ ہوئے تھے کہ وہ اونکے ہاتھ سے بیزار تھے بوے امارت و
عزت کسی مین نہ تھی صاحبان ڈائرکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت کی حکم سخت واسطے اپنے نوکرون کے بھیج چکے تھے
میر جعفر قریب الموت تھا جب کہ حکام صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل مین درج نکیا بلکہ بعد اوسکے مرگئے
پر اونھون نے یہان تک نواب ایک مقرر کیا اور اس سے بہت سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈائرکٹرونے لکھا کہ
انگی نوکر اپنے مال کی تجارت نکرین برخلاف ان احکام کے صاحبان کونسل نے ایک عہدنامہ نواب حال سے لیا جسمین یہ
لکھا تھا کہ انگریز بطور سابق کے بے محصول تجارت کرین کلاو صاحب نے بعد پہونچنے کے تعمیل حکم ڈائرکٹر کا ارادہ کیا ہرچند
صاحبان کونسل نے اسلیئے بہت دھمکایا تاکہ وہ انکے قابو مین آجاوے لیکن چونکہ سرشت اس شخص اور دین اسٹارٹ صاحب
کی مین بہت فرق تھا اسلیئے تدبیرین اونکے مقید ہونے مین اسنے اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرارنامہ اپنی مہر و دستی لکھدین کہ ہم
آئندہ کو پیشکش نہ لینگے جسنے کہ اوسکا انکار کیا اوسے اوسنے بے تامل موقوف کردیا بعضے اوسکا کہنا بجا لائے اور وہ جنھون نے
کہ خاطر خواہ روپیہ جمع کرلیا تھا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اسکے دشمن ہوگئے چو میسوین جون کو کلاو صاحب بارادہ صلح کے
طرف اضلاع غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی مین روپیہ تحصیل کا ضایع ہوا تھا نجم الدولہ نے ایک شقہ لکھا جس سے
کہ انگریز نظم ونسق مین بالکل مختار ہوگئے اونھون نے واسطے جمع خرچ او سکے دربار کے پچاس لاکھ روپیہ سالیانہ مقرر کردیا
مصارف اس روپیہ کا مشورہ محمد رضا خان و راجہ دولت رام اور جگت سیٹھ کے مقرر ہوا چند روز بعد نواب اودہ سے
صلح ہوگئی بڑا مطلب اس سفر سے یہ تھا کہ شہنشاہ بنام صاحبان کمپنی دیوانی صوبہ ثلاثہ کے مقرر کردین احکام پیشتر ذکر
کرچکے ہین کہ اوسکی اجازت تھی کہ جب اونکی خوشی ہووے وہ اسے لے لین کلایو صاحب نے اسکی ملازمت الہ آباد مین حاصل
کی اور ایفاے وعدہ چاہا جسکو اوسنے بے عذر قبول کیا بارہوین اگست کو شہنشاہ نے کلایو صاحب کو دیوانی بنگالہ بہار
اور اوڑیسہ بنام کمپنی کے مرحمت ہوئی اسنے آمدنی کلی بادشاہ کو دو لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا یہ بات بھی قابل لکھنے کے ہے کہ جس وقت
سلطان دہلی کو اپنے ممالک محروسہ مین قرار نتھا اسلیئے ہمراہ اوسکے کچھ تجمل نتھا بجاے تخت کے دو میز بچھے جنپر کہ صاحبان انگریز کھانا
کھاتے ہین برابر بچھا کر پارچہ زردوزی سے پوشش کردی اوسپر شہنشاہ نے جلوس کیا اور تین کروڑ رعایا مع تین کروڑ
روپیہ کی آمدنی کے انگریزون کو عطا کیے مورخ محمدی اس مقدمہ مین یون لکھتا ہے کہ فیصلہ ایسے بڑے کام کا جو اور زمانہ مین
بغیر وزیرون ذی شعور اور وکلاء ذی شعور بہت گفتگو کی نہوسکا کم اس عرصہ قلیل مین یہی جو ترنج کہ بالوسی مین صاف ہوتا گیا
بعد جنگ پلاسی کے اب یہ ایک بڑی عمدہ انگریزون کے ہاتھ لگی فی الحقیقت اس لڑائی مین وہ مالک اس ریاست ملک کے
ہوگئے لیکن پھر بھی اہل علاقہ انہین عاصی وجیاد جانتے تھے اب اس عطائے شاہی سے ملکیت اور حقیت بڑھی ساتوین ستمبر کو
کلایو صاحب نے کلکتہ سے مراجعت کی مال نوکران کمپنی سے مہاجنین بہت سی پیدا ہوئے صاحب ڈائرکٹرونے بارہا اسکی ممانعت
لکھ بھیجی لیکن ملازمین انکے ان احکام کو خیال مبہم و مشکوک تھی اور کلایو صاحب نے دیکھکر کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت کم تھا اور جس کی
کہ وہ بڑے طور سے پورا کرتے تھے چاہا کہ ہمیشہ تجارت اونپر فایدہ اچھے کی جاری رہی اوسنے ایک طائفہ تجاران کا تجویز کیا اور واسطے
سوداگری کے نمک اور چھالیا اور تماکو کی انہین رخصت دی پینتیس روپیہ فیصدی کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کے مقرر کیا اور اوسکے

منافع کو ملازمین اہل قلم اور اہل سیف آپسمین تقسیم کرلین ارباب کونسل کا بڑا حصہ تھا اور خوشی تھی کم مین تھے چھوٹا اسنے صاحبان ڈائرکٹر
کو اس اپنی تجویز سے آگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کی بہت سعی لکھ بھیجی تاکہ وہ کچھ غرض تجارت سے نرکھتا لیکن یہ رایہ
صائب اسکی بعد بندرہ برس کے منظور ہوئی جبکہ صاحبان ڈائرکٹر حال اس طائفہ سے واقف ہوئے اونھون نے اوسکی برد
نرکھنے مین حکم غضبناک لکھ بھیجا اور کلایو صاحب کو اوسکی تقرر مین کیا وہ حکم دیا کہ وہ ملا موصوف کیا جاوے اور کوئی نوکر سرکاری
تجارت اس حکم مین نکرے اب تک اخراجات گورنمنٹ ہندوستان کا بہت کم تھا اور تمام آمدنی بھی صرف ہوتی تھی اگرچہ ظاہر
مین آمدنی صاحبان کمپنی کی بہت ہے لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے تھے کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی جتنے اونکے نوکر تھے سب ذاونہین
بہ برک تو لارڈ کلایو صاحب سے انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کے ہمیشہ مفلس رہتی ہے اوس نے جواب دیا
کہ جو شخص کمپنی کا محاسب ہوا اوس نے اپنے لیے بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج مین بہت روپیہ صرف ہوتا تھا جبکہ فوج انگریزی نواب
کی طرف سے لڑائی ہوئی اس نے واسطے اونکے ایک انعام مقرر کیا جو موسوم بھتہ مضاعف کر ہوا یہ اونھین بہت مدت تک ملا گیا
جسکو کہ وہ آخر کو اپنا حق سمجھنے لگے کلایو صاحب نے دیکھا کہ افزائش محصول نے کمی خرچ فوج کی متصور نہین وہ یہ جانتا تھا کہ کوئی شخص
کسی طرح تجویز کے گوارا نکرتا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت مین استقلال تھا اسلیئے اوسنے بھتہ مضاعف کو یک قلم موقوف کردیا افسران
فوج اس بات سے بہت ناراض ہوئے اونھون نے کہا کہ ہمنے اس ملک کو فتح کیا ہے اور لازم ہے کہ ہم بھی اسکا فایدہ اوٹھاوین لیکن
کلایو صاحب اپنی بات سے نہ ہٹا اوس نے کچھ وجہ بطور انعام کے دینا پڑا لیکن پھر بھی اوسکا ارادہ کمی خرچ فوج کے تھا افسران
نے آپسمین اتفاق کیا تاکہ وہ تنگ ہوکر موافق اونکے خواہشون کے کرتا اونھون نے حصہ ایک دوسرے کو خط بھیجا اور اسی دن
استعفا دینے پر مستعد ہوئے جبکہ افسران اول نرکنڈ طور پر مستعفی ہوئے اور خبر کلایو صاحب کو پہونچی وہ بہت مضطرب ہوا اسی پر شک
ہوا کہ اتفاق و سازش تمام فوج مین ہوگئی ہے اگرچہ اوسنے بہت سی سختیان دیکھی تھین لیکن یہ مصیبت سب سے اشد تھی برسر
سامان جنگ اس ملک پر کر رہے تھے اور فوج انگریزی مین افسران یہ تھی کلایو صاحب اپنی شجاعت ذاتی عمل مین لائے
اسنے افسر مندراس سے طلب کیے بعضے افسران علاقہ بنگالہ کے تھے جو بہت سرکش ہوئے تھے رجوع ہوگیا مفسدین گرفتار ہوگئے اور
اور اونکے عہدون سے اونہین معزول کرکے ولایت کو بھجوا دیا اس تشدد سے اونہین پھر لشکر کو مطیع کیا اور ریاست کو جو خطرے
خطر مین تھی اس طور سے نجات دی لارڈ کلایو صاحب بیس مہینے ہندوستان مین رہا اوسنے امور کمپنی کا دوبارہ انتظام دیا اس نے خرچ
کم کیا تھا اور بسبب حصول دیوانی کے آمدنی قریب دو کروڑ کی بڑھ گئی اوسنے ایک بڑی سرکشی لشکر کے دبائی اور اوسکا بندوبست
بخوبی کیا اور اوس انواع انواع کی مشقتون سے اوسکی صحت و تندرستی مین فرق آیا اور لاچار ہوکر ولایت کو چلا گیا وہ فروری
سنہ سترہ سو سٹسٹھ کو جہاز پر سوار ہوا یعنی جبکہ وہ اول دفعہ بنگالہ مین داخل ہوا اس پر قریب دس برس کے منقضی ہوئے تھے
اس عرصہ دس برس مین یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اسنے بنیاد سلطنت انگریزی ہندوستان مین ڈالی اسکے بندوبست سے
اسکے بہت دشمن ہوگئے اونمین سے تھوڑے ایک ساتھ بڑی ثروت کی ولایت کو گئے تھے اور وہان جاکر اونھون نے اختیار
انڈیا ہاوس مین اختیار حاصل کیا جبتک کلایو صاحب انگلنڈ مین پہونچے وہ اپنی وار اوسپر بار بہت اور کورٹ روفت دری
رکھ رہے کہ بنا لگی سننے اوس سے بہت بدسلوکی کی جسنے محض اس سلطنت کی بنا رکھی اوسکے دشمنون نے اوسی دم وسین تک
پہوڑا وہ بہت برسی حال سے ۲۲ نومبر ۱۷۷۴ع کو موا و برلیسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب دیوانی یعنی تحصیل بنگال بہار
واوڑیسہ جو انگریزون کو مرحمت ہوئی تھی وہ اوسکی بندوبست سے واقف نہ تھے نوکران کمپنی اب تک لڑائی یا تجارت مال سرکار

یا اپنے مین مصروف تھی لیکن اب تحصیل مین بالکل ورک نرکھتی تھے صوبہ داران سابق کے یہ امور سپرد ہونے جو بہت محنت کش
اور حساب دان تھے کرتے تھے اگرچہ انگریز حال اس ملک سے واقف نہ تھے لیکن ہندوستانی بھی جانتے تھے کہ کوئی بات اسجگہ
کی اونپر ظاہر نہ ہوئی اور آئین کسی نوع کا اسمین علم ہوتا ہے اونہون نے لاچار ہوکر ہر ایک چیز کو بدستور قدیم پر اگرچہ شتاب رای
دیوان بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا کرتا تھا محمد رضا خان دیوان بنگال کا اور مقام اوسکا مرشدآباد ہوا یہ طور حکومت کا تا برابر
یعنی ۱۷۷۲ء تک رہا بعد ازان انگریز خود کاروبار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ مین حکومت کسی کی معلوم نہ ہوئی زمیندار اور رعایا
رعایا جانتی نہ تھی کہ ہمین کسکی اطاعت کرنی چاہیے ایک طرف بندوبست بورڈ اور اہلکارون کا برائے نام تھا لیکن انگریز اہل
ملک مین ایسے زورآور ہوگئے تھے کہ افسران ہندی اپنے تئین حکومت نرکھتے تھے کہ دوسری طرف کو زیر کلکتہ یا مین پارلیمنٹ اختیار
کسی جرم کا اسطرف خندق مرتبہ سے پھر گیا تھا بعد حقوق دیوانی بنام انگریزون کے ساٹھ برس تک بہت پریشانی اور حیرانی تمام
ملک مین رہی بے انتظامی سلطنت سے سارقین بہت ہوگئی ہر ضلع مین گروہ کے گروہ ڈاکہ والون کے پھرتے تھے اور نوبت
جو اسقدر ہو گئی تھی جب کمپنی نے عنان سررشتہ حکومت کی اپنے ہاتھ مین لی وہ سب واسطے جاری کرنے آئین شدید بہ فرمودے
اونہون نے حکم دیا کہ ڈاکہ والون کو اونکی اپنی گانون مین لیجا کے پھانسی دین اور اونکا اہل و عیال ملازم سرکار سے ہون اور باشندگان
اوس گانون کے موافق قدر اونکی کے جرمانہ دین ایام اس بے انتظامی مین اراضی بے محصول ہوگئی اگرچہ آمدنی بنگال حضور
سے انگریزون کو مرحمت ہوئی تھی لیکن تحصیل اسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تھی ملک مرشدآباد مین ہوا کرتی تھی کلکتہ صرف تحصیل خالصہ
تھی بنگالہ اختیار مین محمد رضا خان و راجہ دولت رام و راجہ گنیب سنگھ بھائی گنگا گوبند سنگھ جو اب تک ہر راہ پر مامور تھا یہی وہ اپنے
طور پر بندوبست کرتے تھے اور روپیہ تحصیلتے تھے محصول معاف کر دیتے تھے انکی اغماض سے برہمنون نے تخمیناً چالیس لاکھ تک
اراضی برہمنون کو دیدی اسیطور محصول سرکاری مین تیس اور چالیس لاکھ روپیہ سالانہ کی جیسے کہ وہ اب تک زکوۃ نہ تھی کم
ہوگیا بسبب جانب زمینداران اور عاملون خالصہ مرشدآباد کے سرکار کمپنی باوجود آمدنی دو کرور روپیہ کے ہمیشہ مقروض اور
مرہون رہتی تھی وریلسٹ صاحب بجائے لارڈ کلائیو ہوگئے ۱۷۶۷ء مین گورنر بنگال مقرر ہوئے بعد ایک سال کے
حکم اخیر صاحبان ڈائرکٹر کا در باب موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اپنے کے صادر ہوا اونہون نے لکھا
تجارت اس ملک کی ہندوستانی کرتے اور انگریز اسمین دخل نہ دیتے کیونکہ تنخواہ افسران انگریزی کی بہت قلیل تھی اسلیے
صاحبان ڈائرکٹر نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ محصول زمین پر اور زیادہ کر دیا اور اس روپیہ کو اونہون نے حکم دیا کہ انکے
نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف موافق قدر اپنی کے تقسیم کر لین لیکن بعد روانگی لارڈ کلائیو صاحب کے کاروبار کمپنی مین بھی
خلل آنے لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت ہو لیکن فراغ اس سے تھا ہر روز خزانہ مین کمی ہونے لگی جو موجب بڑے
تشویش کا ہوا جبکہ اکتوبر ۱۷۶۹ء کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نے دیکھا کہ بہت روپیہ قرض ہوگیا تھا اور یہ روپیہ درکار
تھا ہم تجویز زر قسط قرض لینے کے ہوئے کہ گورنر نے خزانہ کلکتہ میں روپیہ نوکران کمپنی کا جو اونہون نے کمایا تھا داخل کر لیا
اور ہنڈی مین ہنڈویان صاحبان ڈائرکٹر پر کردی صاحبان ڈائرکٹر نے سوائے فروخت اسباب کے جو ہندوستان سے
بھیجا گیا تھا کوئی دوسرا طور ادا کرنے زر ہنڈویون کا نہ پایا چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل کلکتہ نے دو طور سے روپیہ
بہم پہونچایا ایک تو قرض لینا اور دوسرے اسباب ولایت کو بھیجا تھا اسلیے صاحبان ڈائرکٹر کو ادائے زر مشکل
دشوار ہوا اونہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا کہ وہ آیندہ کو ہنڈویان نکرنا اور کلکتہ مین واسطے ایک سال کے روپیہ قرض لینا

مال جبتک یہ ہوں کہ اونکی نوکرون نے اپنی دولت بواسطے اہل فرانس اور ڈچ اور ڈنمارک کی فرنگستان روانہ کیے
یعنی اونہون نے اپنا روپیہ خزانہ حیدر نگر و چنچرا و سیرام پور مین داخل کیا اور ہنڈویان اونکی مختلف کمپنیون کی
فرنگستان مین کر ڈالین اس روپیہ کا اسباب خرید ہوکر اکثر فرنگستان کو گیا اور قبل منقضی ہونے میعاد ہنڈویون کی
وہ ایک ہوگیا اس سبب سے غیر قومون کو احتیاج روپیہ کی واسطے تجارت کے نرہی اور کمپنی انگریزی پر بہت افلاس ظاہر
ہوا باوجود ممانعت ماجات وای رکٹر کے حاکمین کلکتہ نے راہ قرض لینے کی ۱۷۶۹ء مین کھولی اور انگلنڈ پر ہنڈیان
کرنے لگے انگلنڈ مین کاروبار کمپنی کی کساد بازاری ہوگئی نجم الدولہ جو بجاے جعفر خان کے ۱۷۶۵ء مین ناظم مقرر
ہوا تھا بعد ایک برس کے مرگیا سیف الدولہ اوسکے قائم مقام ہوا اور ۱۷۷۰ء مین بیماری چیچک مین مرا مبارک الدولہ
بھائی اسکا مسند ریاست پر آیا صاحبان کونسل نے تنخواہ قدیم اسپر جاری رکھی لیکن صاحبان ڈائرکٹر نے اوسکی
تنخواہ کم کرکر سولہ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا پانچ سال ۱۷۷۰ء مین بنگال بسبب قحط سالی کے
ویران اور عجب ابتر ہوگیا مصیبت غیر بار پر واقعہ ہوئی انکا بیان قلم مین نہین آسکتا لیکن طالب اختیار خود کرنے کا
جب وہ پڑھیگا کہ حصہ سوئم باشندگان اس ملک کا اس خشک سالی مین تباہ ہوگیا تھا کسی سال مین صاحبان
ڈائرکٹر نے اہل قلم سے دو کونسلین واسطے تحصیل کے مرشدآباد اور پٹنہ مین مقرر کین انکا یہ کام نہ تھا کہ وقائع
جمع کرتے تھے اور افساط آمدنی کو نظر مین رکھتے تھے لیکن بندوبست تحصیل اب بھی مرشدآباد مین محمد رضا خان کرتا تھا
اور یہ بھی راجہ شتاب رای اور کوئی کاغذ بیت القضا مین بے انکی مہر کے نہ ہوتا تھا اور ورلسٹ صاحب انکی جاپر
منصوب ہوئے اور کار بار ۱۷۶۹ء مین عہدہ گورنری سے استعفا داخل کیا اور کارٹیر صاحب انکی جاپر منصوب ہوئے
اور کاروبار کمپنی آپ بسبب کمزوری حکومت کلکتہ کے قریب بربادی کے ہوگیا اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ
کے ڈی سپارنٹ صاحب گورنر صاحب کلکتہ اور سکرافٹن صاحب اور کرنیل جولر کو ولایت سے روانہ کیا لیکن وہ
ہندوستان مین نہ پہونچے اور جہاز جسپر وہ سوار ہوئے تھے بعد پہونچنے اسطرف کھیل کدبوپ کے جنہیں
اسکے کچھ نشان لوگ یہ مضمون کرتے ہین کہ وہ مع راکبین کے سمندر مین غرق ہوگیا بعد ازان لارڈ ولیم ہسٹنگ
گورنر ہوئے اونہون نے ایک رسم یعنی ستی ہونا ہندوستان سے یک قلم موقوف کردیا صرف راجہ گورکہ
سے کشتی کی تھی اوسنے شکست پائی اور قید ہوا اور ملک اوسکا سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ آیا یہ صاحب استعفا
دیکر چلے گئے اور تا تجویز ثانی اونکے قائم مقام سر چارلس مٹکاف صاحب عہدہ گورنری ہندوستان پر مامور ہوئے
اونہون نے ہندوستان کے اخبار نویسون کو اجازت دی کہ جو بات واقع مین ظلم یا نے مظلومی کی کسی حاکم یا وجوہ
گورنمنٹ سے صادر ہوا کرے بشرطیکہ صحیح ہو درج اخبار کردیا کرین اوس دن سے آئندہ مطابع ہند آزاد ہین جبکہ
انگریز اہل برما سے لڑ رہے تھے ایک فساد ورجن سال سردار بھرت پور اور مادھو سنگھ اوسکے بھائی جو چچا تھے
کا اسی پہونچے بلونت سنگھ خرد سال تھا مسند ریاست سے اتار دین اور آپ حاکم ہو جاوین رسا ماچار سکول جب
نے درجن سال کو بہل جیسے فہمائش کی لیکن اوسے کچھ مفید نہوا اور یہ بات معلوم ہوئی کہ اب حرکت کرنی ضرور ہے
تنجر اس مقام سے بہت دشوار ہے ۱۸۲۶ء لارڈ کمبرمیر نے اوسکو محاصرہ کیا اور انگریزون کے سردار اور سپاہی
کسی جنگ ہندوستان مین اپنے نہین مارے گئے تھے جیسے اس محاصرہ مین ہلاک ہوئے اگرچہ راجہ نے بسبب

محاصرہ اوٹھا ڈالنے کے بہت لاکھ روپیہ انگریزون کو دیے تھے لیکن پھر بھی قلعہ انکے قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین یہی ایک قلعہ ایسا تھا کہ انگریز باوجود محاصرہ کے اوسکو نہ لے سکے اور تمام ہندوستان مین یہ مشہور ہوگیا کہ وہ اوسکو تسخیر نکر سکے گرد اوسکے ایک پختہ بڑی آثار کی فصیل تھی اور تلے اوسکی ایک چوڑی خندق کی اگرچہ ابتک بڑی فوج برپا لڑائی تھی تیسری بار بھی ایک لشکر تیس ہزار آدمی کا اور سو ضرب توپ قلعہ پر گئی اور تمام ہندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور مین آوے بیسوین ستمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہ جنوری ۱۸۲۶ع مین لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف اس جگہ پر قابض ہوگئے ڈیڑھ سال کو انگریزون نے پکڑکر قلعہ الہ آباد کو روانہ کیا جھنگ برپا اور بھرت پور مین سے کار مینزان کرور روپیہ سے زیادہ کے قرضدار رہ گئی ۱۸۲۷ع مین لارڈ [illegible] فہرست سفر بیہ کا دورہ کیا اور دہلی مین آئے گفتگو اوضاع و اطوار حکومت انگریزی کی شاہ دہلی سے ہوئی گورنر جنرل نے صاف کہدیا کہ اب کسی نوع سے مانع واز خاندان تیموریہ کی نہین ہین اور کہ تم تابعدار ہندوستان سے ہین ساٹھ برس قید جنگ بلاسے کی اسطرح کا کلام انگریزون نے کیا خاندان شاہی یہ بات سنکر بنہایت غمگین ہوا اونہون نے خیال کیا کہ مرہٹے اگرچہ ہمسے کمال شناخت ہو لیکن اونہون نے بھی بادشاہ ہندوستان کا دعوی نکیا تھا اور ہمین بلقب شاہ ہند کہتے تھے اور اب خاندان ہمارے سے سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دیار کو اس بات سے کچھ رنج ہوا پر کامیاب نہوئے تو لاچار ہوکر خاندان سندھیہ سے ایک لڑکا گود لیا تھا اور جب وہ بالغ ہوا تو کاروبار سلطنت کو خود انجام دینے لگا کچھ تنازع اور فساد کے بعد اوس لڑکے نے جب اختیار کل حاصل کر لیا تو مہارانی صاحبہ آگرہ کو چلی گئین مدت تک اس بات کا جھگڑا رہا کہ مہارانی صاحبہ کے خرچ کے واسطے کسی قدر روپیہ ماہواری مقرر ہونا چاہیے اور کون سا مکان اونکے رہنے کو تجویز کرنا چاہیے یہ سب باتین ابھی تک فیصل نہونے پائین تھین کہ مہاراجہ صاحب گوالیار ۱۸۴۳ع مین راہی ملک بقا ہوئے مہاراجہ متوفی کی بیوہ نے جسکی عمر تیرہ برس بصلاح ارکان سلطنت کو جو کہ قریب رشتہ دار مہاراجہ کا تھا گود لیکر گدی پر بٹھایا کرنیل اسپیر صاحب نے یہ چاہا کہ ماما صاحب کو جو کہ ماموں راجہ متوفی کے تھا عہدہ وزارت کا عنایت ہو چنانچہ بروز جلوس مہاراجہ صاحب کے خلعت وزارت ماما صاحب کو عنایت ہوا پھر ۲۱ مئی ۱۸۴۳ع کو رانی صاحبہ نے وزیر موصوف کی شکایت رزیڈنٹ صاحب بہادر کو لکھی اور چند روز کے بعد عہدہ وزارت سے معزول کردیا اور اوسکی جگہ دادا خاصگی والہ کو وزیر اعظم مقرر کیا وہ مہارانی صاحبہ کو ہر ایک وضع کی خراب صلاحین دینے لگا اوسوقت حقیقت مین بالکل اختیار فوج کے ہاتھ مین تھا فوج جو چاہتی تھی سو کرتی تھی یہ فوج دار السلطنت مین دولت راؤ کے عہد سے رہا کرتی تھی اور وہ تعداد مین چودہ ہزار آدمی تھے جب اس امر کی خبر گورنر جنرل کو پہونچی کہ دربار گوالیار نے ماما صاحب کو نکال دیا اور اون شخصون کو جو سلطنت انگریزی کے برخلاف عمل کرتے تھے اختیار حکومت کا دیا ہے تو اونہون نے حکم دیا کہ قریب دریاے چنبل کے فوج جمع کی جاوے اس عرصہ مین کہ فوج وہان جمع کی جاتی تھی گوالیار مین تنازع اور فساد برپا کیا مہارانی نے جو رزیڈنٹ صاحب کو بمقام دہولپور خفا ہوکر چلے گئے تار لکھا کہ تم یہان آؤ اونہون صرف یہ جواب دیا کہ جب تک دادا خاصگی دالہ انگریزون کے سپرد نکیا جاویگا یا [illegible] دیگر شہر سے بدر نہوگا مین ہرگز قدم شہر مین نہ رکھونگا اسی اثنا مین گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ گوالیار کی طرف کوچ کیجیے اور وہ فساد جو مدت سے درمیان سلطنت انگریزی و مہارانی صاحبہ کے رہتا ہے رفع کیجیے سندھیہ کی

فوج نے دادا خاصگی والے کو قید کرکے انگریزون کے سپرد کردیا اور ماہ دسمبر کو گورنر جنرل بہادر بھی [illegible] سندھیہ مین جا پہونچے [illegible] لڑائی مقام مہاراج پور مین درمیان انگریزون اور مرہٹون کے واقع ہوئی اگرچہ اس لڑائی مین مرہٹے بہت بہادری اور دلاوری سے جھنگڑ لڑے اور انگریزون کے آدمی بہت ضائع بھی ہوئے پر آخر کو شکست کھائی فوج اوسکی سے دو لڑائیان ایک مقام چاندا پرا اور دوسری موضع بمیسر پر ہوئی اور اون مین سے مرہٹون نے شکست کھائی ان سب لڑائیون کے بعد مہارانی صاحبہ نے صلح کی درخواست کی اور حسب مرضی انگریزون کے شرائط عہدنامہ کے مقرر ہوئے اسوقت سے خاندان سندھیا سے لین اور اونہی کے نام سے بالکل کاروبار سلطنت کا فیصلہ پاتے تھے لیکن حقیقت مین ان مہاراج کو کچھ اختیار نہین اور نہ کسی ایسے شخص کو جو برخلاف انگریزون کے ہو رکھ سکتے نہین غرضکہ اب سلطنت گوالیار کی برائے نام ہے چونکہ کورٹ آف ڈائرکٹرز اس انتظام مین لارڈ ایلنبرا صاحب سے ناراض ہوئے اور اونہون ان لڑائیون کو جو اوس گورنر نے امراو سندھیہ اور مہاراجہ گوالیار سے کی تھین بہت نامناسب جانا اس لیے اونکو ملزم ٹھہراکر ولایت کو طلب کیا اور اونکی جگہ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کیا

شمول راج ناگپور بہ سلطنت انگریزی

اسی گورنر جنرل صاحب کیوقت مین راج ناگپور کا ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر سے ملحق کیا گیا اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ۱۱ - دسمبر ۱۸۵۳ع کو رگھوجی بھوسلا راجہ ناگپور نے وفات پائی یہ شخص اس ملک کی سلطنت حاصل کرنے مین سرکار انگریزی کا بڑا ممنون احسان تھا کیونکہ جب وہ آپا صاحب رشتہ سے شکست کھاکر بھاگا تھا تو اسوقت وہ نابالغ بچہ تھا اور انگریزون کی مدد سے ۱۸۱۸ع مین پھر کر اوسکو گدی ملک برار کی نصیب ہوئی تھی اور جبتک وہ نابالغ رہا یعنی آٹھ برس کے عرصہ تک انگریزون نے اوسکی ملک کا انتظام ایسا کیا کہ وہ ملک زرخیز ہوگیا پھر ۱۸۲۶ع مین اوس ملک کی حکومت اوسکی سپرد کی گئی ۲۷ - برس تک اوس راجہ نے بڑی شکر گذاری سے عملداری کی اور جب وہ مرگیا تو کوئی لڑکا وارث نہ تھا چونکہ بھوسلا کے خاندان مین یہ دستور تھا کہ سولے وارث مرد کے کوئی عورت گدی نشین نہین ہوسکتی ہے تو جب کوئی ایسا مدعی وراثت کا نپایا تو بیشک اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی اگرچہ اوسکی بیوہ رانی نے ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر چاہا کہ بجاے اپنے خاوند متوفی کے گدی نشین کرے پر لارڈ ڈلہوزی صاحب نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کرکے اور یہ جانا کہ یہ درخواست قابل پذیرائی کے نہین ہے انکار کیا اور حکومت ناگپور داخل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کے کردی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنے مقدمہ کی پیروی انگلستان مین کی اور وکیل بھیجے چونکہ گورنر صاحب نے اپنی راے کو بوجوہات کے لکھا تھا اونکا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اسی اصل پر اور حکومت بھی جنکا کوئی وارث حقیقی خاندانی نہ پایا گیا ممالک سرکار کمپنی بہادر کے شامل کردی گئی - ان ایام ناگپور دار الحکومت میانہ ہند کا شمار کیا جاتا ہے اور وہان ایک کمشنر حاکم اعلی ہے اور سررشتہ تعلیم سے بھی جاری ہوگیا ہے اور روز بروز اوس ملک مین ترقی ہوتی جاتی ہے + + +

سعادت علی خان کے عہد او باسی محمد شاہ مین صوبہ دار اودہ مقرر ہوا [illegible] اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ ہوا کہ وہ بھی ۱۷۵۴ع مین مرگیا اور شجاع الدولہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اور اوسکو شاہ عالم نے وزیر مقرر کیا ۱۷۶۴ع مین بمقام بکسر شکست کھاکر وزیر اپنے ملک کو مفرور ہوا اور مرہٹون کی ایک [illegible] امداد حاصل کی مگر بہ ضعیف فوج

مقام لوڑہ ایک حملہ مین منتشر ہوگئی اور وزیر نے مبتلاے مصیبت ہوکر سرکار انگریزی سے التجا عفو کی کرے قرارداد شاہنشاہ
دہلی کہ ۱۷۶۵ء مین ہوا تھا اور اوسکے بموجب غازی پور و بنارس سرکار کمپنی کو مفوض ہوکر باقی ممالک وزیر شاہنشاہ کے قبضہ مین
آئی تھے پیشگاہ کورٹ آف ڈائرکٹرس سے نامنظور رہا اور ممالک وزیر کو مرہٹون کے مقابلہ مین بطور حد حفاظت قائم رکھنا
ضرور متصور ہوا اسواسطے بموجب عہدنامہ ۱۷۶۵ء نمبری ۳۰ کی وزیر کل ملک بجز الہ آباد کوڑا کہ واسطے کارروائی اور اخراجات اور
حفظ مراتب کے شاہنشاہ کو دی گئی تھی وزیر کو واپس ہوئی تاہم وزیر کے ارادون سے بدگمانی پیدا ہوئی کہ شاہنشاہ بالکل
اوسکے قبضہ اختیار مین تھا اور اوسکا ارادہ کوڑہ والہ آباد از سر نو لینے کا تھا اسواسطے اوس سے عہدنامہ ۱۷۶۸ء نمبری ۳۱
بدین شرط کہ اوسکی کل فوج ۳۵ ہزار مفصلہ ذیل سے سواران پیادگان نجیبان گولہ انداز اور اوسمین سے کسی پاس
انگریزی فوج کی سی وردی نہو اور نہ ویسی قواعد سکھائی جاوے مقرر کرنا ضرور متصور ہوا اسیوقت مین مرہٹے بہت پایمال
ہوگئے تھے شاہنشاہ خود اونکے اختیار مین آکر تخت دہلی پر بٹھایا گیا تھا مگر اوسکو کچھ اقتدار حاصل نہ تھا مرہٹون نے اپنی
ظلم و تعدی کے واسطے اوسکا نام بطور ٹھپے مستعمل کر رکھا تھا ۱۷۷۱ء مین جب شاہنشاہ الہ آباد سے جانے لگا قلعہ پر وزیر کو
قابض کر گیا مگر جب مرہٹون نے کوڑا والہ آباد اوس سے بزبردستی حاصل کیئے تب اونکے مقابلہ مین قلعجات چنار و الہ آباد
مین فوج انگریزی مقیم رکھنا ضرور متصور ہوا اور اوسی مراد سے اقرارنامجات نمبری ۴۴ و ۴۳ و ۴۰ و ۲۰ ۔ ۲ ۔ مارچ ۱۷۷۲ء کو مرتب ہوئے
چونکہ اضلاع الہ آباد بموجب عہدنامہ ۱۷۶۵ء شاہنشاہ کو واسطے معاش کے دیے گئے تھے اسواسطے اضلاع مذکورہ کا مرہٹون
کو دے دینا خلاف منشاے عہدنامہ مذکور متصور ہوا اور بادشاہ نے اپنا قبضہ برخاست کر دیا تب بموجب سند نمبر ۲۴
بقیمت پچاس لاکھ روپیہ وزیر کو فروخت کیے گئے اوسوقت مین وزیر نے اقرار کیا کہ فوج انگریزی جو میری امداد کے واسطے
عیوض مین فی کمپو دو لاکھ و تین ہزار روپیہ ماہوار ادا کرونگا ۱۷۷۵ء مین نواب شجاع الدولہ وزیر کا انتقال ہوا اور
بیٹا آصف الدولہ خان ہوا اوسکی سند نشینی پر عہدنامہ نمبر ۴۵ مقرر ہوا اس سے اضلاع کوڑا والہ آباد اوسکے قبضہ مین بحال
رہے خرچہ فوج انگریزی فی کمپو بتعداد دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری مقرر ہوا اور بنارس و جونپور و غازی پور و ممالک
مقبوضہ راجہ چیت سنگہ سرکار انگریزی کو مفوض ہوئی عرصہ قلیل مین زر کثیر واجب الطلب سرکار انگریزی نواب کے ذمہ باقی رہا
کشمکش مصارف سے تنگ ہوکر اوسنے والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کو اونکی جایداد قریب قبل کرنا چاہا ۱۷۷۸ء مین بہو بیگم
نے چھتیس ۳۶ لاکھ روپیہ چھین لینے کی نالش کی بعدہ مابین ماں بیٹون کے اقرارنامہ نمبر ۴۶ باقرار متصرف رہنے اوسکی کل جایداد و
جاگیر بر کفالت سرکار انگریزی مرتب ہوا ۱۷۸۱ء مین جب وارن ہیسٹنگس صاحب سے بمقام چنار ملاقات ہوئی تب بمراد اوسکے تخفیف
نواب بذریعہ برخاستگی کل افواج انگریزی بجز ایک کمپو اور ایک پلٹن اور عطاے اختیار ضبطی جاگیرات بشرط تقرری پنشن
اون جاگیردارون کی جنکی جایداد کی سرکار انگریزی کفیل ہے عہدنامہ نمبر ۴۷ مقرر ہوا نواب کی بیگمات کی جاگیر ضبط
کرنے مین اور بہ بہانہ شراکت مفسدہ چیت سنگہ اونکا خزانہ لوٹنے مین اس موقعہ کو غنیمت سمجھا وارن ہیسٹنگس صاحب کا
ان معاملات مین شریک ہونا منجملہ اون علتون کے تھا کہ اونکی ماخوذگی پر اونکی سبب عاید ہوئین افواج انگریزی کا برقرار
کر لینا کہ عہدنامہ ۱۷۸۱ء سے قرار پایا تھا باعث ضعف حکومت نواب کی موقوف رہا جب ۱۷۸۶ء مین لارڈ کورنوالس صاحب
نے حکمرانی شروع کی نواب نے گرانباریون سے سبکدوش ہونیکی درخواست کی فوج انگریزی کے کمی سے تو صریح ظلم
نیت نظر آتا تھا مگر بموجب معاہدہ نمبری ۴۸ ۔ ۔ ۔ کی نواب بجاے کل مطالبون کے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوا

اور بقایاے واجب الطلب سرکار انگریزی کا بڑا حصہ معاف ہوا سال آئندہ مین وزیر سے عہدنامجات تجارت نمبری ۴۹
اس شرط سے قرار پایا کہ مال تجارت پر بمقامات معینہ محصول باندازہ قیمت مال لگایا جاوے اور زمیندار وغیرہ محصول
راہداری نلیا کرین تکلیفات جنمین نواب وزیر مبتلا تھا بیشتر اوسکے ناقابلیت و بدانتظامی کی باعث سے تھیں ۱۷۹۷ء مین
سر جان شور صاحب لکھنؤ مین تشریف لائے اور نواب وزیر کو واسطے ترمیم انتظام ملک اور اداے حصہ افزونی
خرچہ عملہ کی جسکا رکھنا بضرورت لازم آیا تھا ترغیب دی اور اقرارنامہ نمبری ۵۰ مرتب ہوا بموجب اوسکے وزیر نے
علاوہ زر مقررہ ایک رجمنٹ گورہ اور ایک رجمنٹ سواران ہندوستانی کا خرچ بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے
تجاوز نکرے ادا کرنا قبول کیا ۱۷۹۷ء مین آصف الدولہ مر گیا اور بجاے اوسکے اوسکا بیٹا مرزا علی سند نشین ہوا مگر
بعدہ اوسکی اصلیت مین فرق ثابت ہونے پر وہ بید خل کیا گیا اور بجاے اوسکے سعادت علی خان شجاع الدولہ
کا اول خلف اور آصف الدولہ کا بھائی سند نشین ہوا جو در سال یک ہزار و دو صد و شانزدہ یعنی ۱۲۱۶ ہجری مین
نواب آصف الدولہ بہادر نے بیماری استسقا بدار البقا رحلت فرمائی بوراثت نواب ممدوح و مغفور بر مسند وزارت
موروث نواب وزیر علی خان بہادر کہ امرد بود بصلاح مصاحبان و مقربان نواب مذکور بلکہ بموجب نوشتجات و اقرار
سابق اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر بہ نشست اگرچہ امرد بود بلکہ بسواے حوصلہ عالی اندوزان دل و دماغ بلکہ علاوہ ارادہ
عزم از وراثت وزارت قدیمہ مے داشت چون برحالات ارادہ شان مشیران و کارپردازان نواب مغفور لغفور بودند
دانستند کہ نواب وزیر علی خان بہادر باوصف در عمر طفولیت ارادہ عزم ممالک غیر دخلی سواے ملک متعلقہ خدا
و ہمت عالی بیدار دل اندیشہ ما مشیران مجبول کیش و آرام طلب را بطور بایستی آرام کلی نخواہد داد خیال ہاے خام
از کم جراتے بہ تفہیم خود ہا بخاطر آورد ہریک نمک حرام جہت مقید و معزول نمودن از عہدہ وزارت و نشانیدن نواب سعادت علیخان
را بالاتفاق یکدیگر سواے مشاورت خان عالیشان عبدالرحمن خان بہادر قندہاری از صاحبان انگریز بہادر مصلحت شنافتند
منجملہ مشیران و مصالحان مذکوران سرغناے مردان سمے الماس خواجہ سرا و شرف علی خان بود چونکہ
صاحبان انگریز بہادر ارادہ مضمر مین نمودن ملک ہفت اقلیم بلکہ زیادہ ازان اگر نزد یابند بہم رسد عازم عالم بالا
بخاطر خود ہا داشتہ و مے دارند و مشاورت مشیران مرقومان کم فہمان را از دانائے خود قبول فرمودہ بلحاظ
مد نظر منافع سرکار کمپنی و بادشاہ انگلستان لنڈن انگریز نیز بموجب قول و قرار سابقانہ
نواب مغفور گذشتہ و نیز ارتفاع و اندفاع اشرار آئندہ بصوابدید تنصیف ملک از جمع تحصیل صوبجات متعلقہ وزارت مذکور با
عہد و پیمان حال و نوشتجات مستحکم برضامندی بدستخط و مواہیرات نواب سعادت علیخان برادر نواب مغفور کہ از مدت
در شہر بنارس سکونت داشت معہ چہار لکھ و پنجاہ ہزار روپیہ از جمع تحصیل ملک متعلقہ فرخ آباد آنکہ ماسبق در سرکار
نواب وزیر مغفور بموجب وصول سال بسال مے شد باقرار تفویض تا انقضاے ابد الاباد بمحضر مہری و دستخطی مشیران
مجبول مرقوم بابت ناراضی شدن خود ہا از وزارت نواب وزیر علیخان بہادر بتحریر بگواہی گواہان معتبر و بمہر قاضی کنانیدہ
و اقرارنامہ کہ مابین نواب سعادت علیخان بہادر و اہالی سرکار کمپنی انگریز بعمل آمدہ نقل عہدنامہ مسطور مطابق
اصل مندرج مے گردد و عہدنامہ بابت تقسیم ملک جمع یک کرور سی پنج لکھ روپیہ سکہ لکھنؤ کہ فیمابین سرکار کمپنی جناب عالی
متعالی سعادت علیخان بہادر بعمل آمدہ نقل دفعہ اول بدست نہ آمدہ دفعہ دویم انچہ اقساط قدیم بموجب دفعہ عہدنامہ ۱۷۹۸ء

یک هزار و هفت صد و هشت سال عیسوی بر ذمه نواب وزیر الممالک بهادر مقید و مشروط حفاظت ملکها وغیره خواه ملک مقبوضه
سرکار کمپنی خواه بقیه ملک مقبوضه جناب العالی متعالی اگر فوج زاید ضرور افتد اخراجات آن ذمه نواب صاحب ممدوح تعلق
نخواهد داشت دفعه سیوم حفاظت بقیه ملک سرکار از جمیع معاندان بیرونی و اندرونی اهالی سرکار کمپنی انگریز بهادر
بذمه خود میگیرند مشروط بتعین افواج کمپنی در بقیه ملک سرکار بهر جا که اهالی سرکار کمپنی مناسب دانند باختیار اهالی کمپنی
موصوف خواهد ماند دیگر آنکه نواب وزیر الممالک چهار پلٹن تلنگه و یک پلٹن نجیب و پیاده هاے میواتی و دو هزار سوار
و سه صد نفر گوله انداز ان نگاه داشته بقیه فوج برطرف خواهد نمود دیگر پیاده هاے سه بندی بجهت تحصیل و قدری سواران
و نجیب بجهت همراهی عامل ضرور خواهد بود نگاه داشته خواهد شد دفعه چهارم فوج انگریزی بقدر ضرورت مع
لوازمه توپ خانه بخدمت جناب العالی متعالی خواهد ماند دفعه پنجم باینکه مقصد اصلی و مطالب واقعی دفعه اول و دوم
و سیوم و چهارم عهد نامه هذا الوجه احسن منکشف داده دقیقه از دقائق قایق مهمل پیش نمانده نه باشد کرده میشود چون
این تفویض ملک عوض بالکل اقساط قدیم و جدید بابت اخراجات و حفاظت ملک سرکار جناب عالی ست من بعد کمپنی
انگریز بهادر خواه در وجه اجتماع افواج برائے مقابله و مدافعه دشمنان بیرونی خواه چه بابت رسانیدن فوج بر وقت بجهت
تدارک هنگامه پردازان ملک نواب صاحب موصوف یا در وجه اقامت فوج انگریزی به تعناتی حضور خواه سه بهی چهاونی
افواج انگریزی خواه بابت کمی تحصیل محالات مفوضه بوقوع آفات سماوی و ارضی یا بسبب روئداد جنگ وغیره در ان ملک محالات
دعوی مطالبه بسرکار نواب وزیر الملک بهادر نخواهد ماند دفعه ششم محالاتیکه برطبق مضمون عهد نامه هذا مفوض بکمپنی انگریز بهادر میشود
بالکل اقتدار و اختیار سرکار کمپنی و اهتمام اهالی سرکار موصوف خواهد ماند و بعد تفویض ملک و رجایداد کمپنی انگریز بهادر هر قدر
ملک که در سرکار باقی ماند لهذا بقاے آن هر سال دوام داشته ملال سرکار نواب وزیر الملک بهادر فقط بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً
مقبوضه سرکار دولت مدار کمپنی انگریز بهادر و اختیار جناب العالی متعالی در ان بقیه ملک خواهد ماند جناب العالی متعالی اقرار
می نمایند که در بقیه ملک سرکار خیال سر رشته بندوبست که موجب رفاه خلایق و حفاظت جان و مال سکنا و رعایا از ان بخوبی رو دهد
تمام عمله و فعله خود آن قرار داد خواهد نمود و نیز جناب العالی متعالی در ان وجه ملک سرکار موافق صلاح و مشوره دهی اهالی سرکار کمپنی
انگریز بهادر همیشه بعمل خواهد ماند محصول یک کروڑ و سی و پنج لکه بست و سه هزار و چهار صد و هفتاد و سه روپیه هشت آنه
کروڑ و سه لکه ... امانیه ... ر چکله کوڑا و کڑا و اٹاوه پنجاه و پنج لکه چهل و هشت هزار و یک صد و هفتاد و چهار روپیه
دوازده آنه پاو بالا ... لکه ... صالحیه ... ر رہتہ وغیره پنج لکه و سی و سه هزار و سه صد و هفتاد و چهار روپیه نیم آنه لکه
... سالانه فرخ آباد وغیره چهار لکه و پنجاه هزار کهیرا گڈه وغیره دو لکه و ده هزار اعظم گڈه وغیره شش لکه نود
و پنج هزار و شش صد و بست و چهار روپیه هفت نیم آنه ... لکه ... سالانه ... رصوبه اله آباد و هفت لکه سی و چهار
هزار و سه صد و شصت سه روپیه ... لکه ... بنارس گورکهپور وغیره بٹول پنج لکه چهل و نه هزار و هشت صد و پنجاه و چهار روپیه
هفت نیم آنه سه لکه ... سالانه ... ر چکله بریلی و آصف آباد کابیوری چهل و سه لکه و سیزده هزار و چهار صد و پنجاه و هفت روپیه
یازده آنه پاو بالا ... لکه ... امانیه ... لارناندر ... وغیره یک لکه و نوزده هزار و دو صد روپیه ... ساله ... نالده وغیره
یک لکه و شصت و هشت هزار و سه صد و هفتاد و هشت روپیه لکه ... سالانه ... دفعه هشتم مکانات
محالات سند رجه ... دفعه اول عهد نامه هذا از ابتداے ... فصلی سپرد اهالی سرکار کمپنی انگریز بهادر

خواهد گشت و مادامت اهالی سرکار کمپنی محالات مقبوضه جناب العالی متعالی موافق معلوم از اقساط و اخراجات فوج
جدید از سرکار خود خاطر رسانید و اهالی سرکار موصوف بعد مدافعت دعوے از اقساط اخراجات فوج جدید از جناب العالی
نخواهد کرد دفعه هشتم دستور العمل براے امور تجارت باصلاح همدیگر که موجب مفید ممالک هر دو سرکار و رفاه مردم
تاجران براه دریاے گنگ وغیره که فیما بین سرحد ممالک هر دو سرکار است بلا تعرض جاری خواهد ماند یعنی بکشتی ها آمد
و رفتنی دریاے گنگ و دیگر دریا هاے فیما بین سرحد هر دو سرکار مراحمت بعلت محصول نشود و اخذه محصول کشتی
هاے مرقومه بوجه لنگران بے آنکه مال را باراده فروخت بکسی جا فرود نیارند از طرفین بعمل نخواهد آمد اما تقرر محصول
بر اجناس رفتنی از ملک خود با و آمدنی از ملک دیگران انقدر که زیاده از محصول فروخت مال نباشد باختیار و اختیار
هر دو سرکار خواهد بود و نیز چنین قرار یافت که در خواست معافی محصول اجناس بابت مصارف افواج کمپنی انگریز بهادر
مع ملک مقبوضه او جه مقبولات بعد سپرد ملک بعمل نخواهد آمد دفعه نهم دفعه عهد نامه هاے سابق نظر بتوسیق و استحکام
مبانی محبت و اتحاد فیما بین هر دو سرکار بحال و برقرار خواهد ماند دهم دفعات عهد نامه مورخه ۱۷۹۸ع که عهد نامه هذا
متعلق آن نیست بحال و برقرار خواهد ماند و مرسوم و منضبط هر دو سرکار خواهد بود دفعه دهم نقل آن هویدا اگرچه مرتب
نشد لیکن مضمون این بود که عهد نامه هذا مشتمل ده دفعه هست یک قطعه از ان بخط انگریزی و فارسی و مهر و دستخط خود جناب العالی
متعالی بذات خود داده از ان خود حواله منربل منهری و تهر لیصاحب بهادر و لفٹنٹ کرنیل ولیم اسکاٹ بهادر نمودند یک قطعه
بخط انگریزی و فارسی منربل و لزلیصاحب بهادر لفٹنٹ کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بهادر بحسب اختیار داده گورنر جنرل
اشرف الاشراف مارکویس ولزلیصاحب بهادر مهر و دستخط خود با حواله جناب عالی متعالی ساختند و نیز صاحبان موصوفین اقرار
مے نمایند که در عرصه سی روز عهد نامه هذا بمهر و دستخط گورنر جنرل بهادر طلبیده حواله جناب العالی متعالی خواهند نمود و عهد نامه مهری
و دستخطی خود واپس خواهند گرفت فقط لهذا صاحبان فرنگ بطمع ملک و زر ضبطی نواب وزیر علی خان بهادر را بفریب و زور
مقید نموده معزول از عهده وزارت مذکور ساخته در میان ڈاک به بنارس رسانیده نواب سعادت علی خان را بجاے
شان به مسند مذکور نشانیدند جمیع ملازمان آنکه مقدمان بودند نمک حرام گشتند مگر درین مقدمات خان والاشان
عبد الرحمن خان بهادر رفقا هاے مشاورت نه نموده و نه اطلاع و نه مدد و کار داشت بعد ازین واقعات البته روزگار
دران سرکار کرده لیکن حرام شده و چند ده مردی انتخاب زمانه بود مرحبا صد مرحبا بیت نام و نشان آصف الدوله
ازین جهان ✤ رفت آنچنان نبود که نام و نشان ازان ✤ فقط ذکر نواب وزیر علیخان صاحب بهادر مظلوم
برتبه دوم در شهر جے پور رسیدن از انجا محبوس گردیده به کلکته بسبب هلاک کردن مسمی چیری صاحب انگریز
چون نواب وزیر علی خان صاحب بهادر را از شهر لکهنؤ معزول و مقید شده در شهر بنارس رسید بعد از چندی وقت
فرصت یافته بدعوے وزارت بمردانگی تمام کوته اندیش گردیده مسمی چیری صاحب انگریز مع چند صاحبان دیگر را از زخم
شمشیر بجان هلاک ساخته خود بدولت و لاور دل جریده شده متعلقان خود را معه اناست الهیت همگی در شهر مذکور گذاشته
بخاطره افواج فرنگ متعینه قلعه چنار گڈه تابوے مقابله ندیده رو باطراف جهان شمال کرده روانه از انجا شده مع
ده پانزده سواران همراهی خود بکدام عنوان و حیله عبور دریاے گهاگره نموده در هاسون و دامان جبال مذکور بضلع
گورکهپور رسیده قلم نگاه داشت سپاه جاری ساخته مگر فرصت اندک نیافته لیکن قریب یک هزار کسان نفری یادگان

آنجوار بموجب افواه و غلغله از ساکنان دامان کوهی انوکر داشته میگویند درین ضمن افواج فرنگ مع همراهیان سواران
رساله خان صاحب عالی شان عبدالرحمن خان بهادر قندهاری بحسب حکم نواب سعادت علیخان و کمپنی انگریز بهادر برائے
گرفتاری ساختن عقب شان پیاپی رسیدند بلکه دو سه دو رها سوان مذکور بمقابله جنگ ساحرته هائے تیر و تفنگ و شمشیر وغیره
از طرفین بمیان واقع درآمد لیکن سواران رساله خان معزالیه بلحاظ نمک خواری قدیمه در گرفتاری شان بمکان خیمه نگاه
کردند والا نه بلا اشتباه انجا گرفتار مے شد مگر خوب کردند که ملازم نگشتند بلکه نواب وزیر علیخان را نبض کلی بود که کدام کس
از جمهور راجگان کوهستان شراکت من خواهد کرد لیکن هیچکس ندیده افواج قاهره فرنگ انجمله راجگان محال مرقوم
شراکت شان قبول نساخته ازین جهت نواب وزیر علی خان مظلوم با جماعه ضعیف تاب مقابله جماعت افواج قاهره
کثیر مذکور نیاورده رو بفرار نهاده هر چند افواج فرنگ تعاقب متلاشی جهت گرفتاری شان مے بودند لیکن هیچ
نوع در هاسوان مذکور بکدام کس دستیاب نگردید در صورتیکه و اثنائی صاحبان انگریز اظهر من الشمس از قدیم الایام
مشتهر است برائے پیش بندی اشتهارنامجات بهر یک اطراف چه در ملک مقبوضه و مفتوحه و چه در ملک غیر و عملی همین مضمون
ترسیل داشتند که هر کسیکه چه اعلی و چه ادنا وزیر علی خان مفرور را گرفتار کرده خواهد آورد مبلغ پنجاه هزار روپیه زر نقد و مبلغ
پنجاه هزار روپیه سالانه جاگیر باقرار نسلاً و بعد نسلاً و بطناً و بعد بطناً گیرنده مذکور را از سرکار کمپنی انگریز بهادر خواهد یافت
سوائے ازین انعام معقول از حضور نواب سعادت علی خان بانعه سرفراز خلعت و غیره خواهد بود از استماع اشتهارنامجات
متضمن مرقومة الصدر اکثر مردمان ازین ملک و ملک دیگر بطمع زر و جاگیر تلاش تا مقدور مے کردند مگر دستیاب نشده بعد از
چند مدت نواب مظلوم مرقوم محنت و رنج اشعارهائے کشیده قطع منازل نموده بخرابی تمام با معدودے چند سواران
همراهی باقی مانده رفقاء قدیم زیر دامان کوهستان شده و شده بشهر جے پور با امید حفاظت و متوقع اعانت بخدمت پرتاب سنگه
که راجه جے پور در آن زمان بود ملاقات حاصل فرموده میداشت که انجا حافظ حقیقی بحفظ خود نگاه داشته باشد یقین است
که الحال راجه مذکور بلحاظ خاندان خود ممد و معاون شده شراکت من خواهد کرد بسبب شراکت راجه مرقوم بلوائے عام پیدا
شده بمقابله جنگ از صاحبان موصوف خواهد شد و یا مصالحت و موافقت بکدام وجه فیما بین قرار از طرفین ظهور خواهد یافت
همیدانست که پرتاب سنگه راجه جے پور همچو دیگر راجگان را خواهش تا مردول دگم جرأت و توابع از خود صاحبان انگریز بلا مباشرت
جنگ هست دستگیر کرده حواله خواهد کرد و هرگز اشتباه و توهم انیمعنی بخاطر خود نمیداشت والا نه از انجا فرار گردیده بجائے دیگر
لجائے سید بد و ننهاهے می آورد **بیت** نوشته ازل برنگود و زکس + همین است قاسم علی فهم و بس + درین ضمن
بحضور صاحبان موصوف و مخبران اخبار نویس ملک جے پور بذریعه اخبار گذرانیده که نواب وزیر علی خان مظلوم مفرور
در شهر جے پور رسیده و از راجه آنجا ملاقات فرموده هستند غالب شراکت میدارد با استماع اخبار انیمعنی صاحبان موصوف
فی الفور در اجلاس کونسل نوشتجات بتقید تمام براجه جے پور و نیز از طرف نواب سعادت علیخان بهادر بدین مضمون ارسیل
ڈاک رسیدند اگر وزیر علی خان از شهر شما بکدام جا فرار شده خواهد رفت جواب دهی آن بذمه شما بحضور صاحبان افواج کمپنی
لازم و واجب خواهد شد بوقت رسیدن نامجات مذکور هول و هراس راجه صاحب جے پور در مجالس او راه یافته فی الفور
بهکی دور باشان ملازمان سرکار خود نموده بفریب نواب مظلوم را مقید ساخته ظاهر آگفته داد که صرف برائے خود جهت
حفاظت متعین نموده شد و از انجا کرنیل کالنصاحب وکیل کمپنی بموجب احکام نواب گورنر جنرل بهادر ناظم دار الحکومت

صدر کلکته بطرف جے پور با جمعیت نصف پٹالن و چهار عدد ضرب توپ کوچهائے متواتر کرده رفت بعد از عرصه قریب یکسال
مرقوم قطع منازل نموده بمقام شهر جے پور رسید از مسمی پرتاب سنگه راجه جے پور ملاقات کرده و از دیده احکام اعلی سرکار
کمپنی انگریز بهادر برسانید بعنوانیکه شد از راجه مذکور نواب وزیر علی خان مظلوم مقیمیت زده را بلا مبالغه جنگ فریب داده
گرفته گرفتار کرده در پالکی انگریز محبوس قفل زنجیر ساخته قطع منازلهائے متعینه نموده در کمپ فتح گڑه متعلقه فرخ آباد آمد
و از انجا باحتیاط تمام بر کشتی سوار کرده براه دریائے گنگ کلکته رسانید چنانچه نواب مذکور مظلوم در شهر کلکته قلعه در حویلی
که نام آن سخره خوانند مقید شد **فرد** نیست ممکن از زمانه واژگون + آنکه از قید فرنگ آید برون + و بر کسیکه
اشتباه کم و بیش شراکت نواب مظلوم بوقت قتل ساختن مسمی چیرے صاحب انگریز و با ماسبق مشتمل شدن در مشاورت
حرکات مهلکات مرقومة الصدر در شهر بنارس از ساکنان شهر مذکور مے شده بود همگی را گرفتار ساخته بتجویز عدالت
لباقی برکشیده بجان هلاک نموده بعض را دایم الحبس گردیده بعبور دریائے شور روانه شده رفتند یکے از رفقائے
نواب وزیر علی بهادر باسم عزت علی در زمان آن فرار شده در راج کرولی آمده نوکر شد بعد چند روز فوت گشت
قبر عزت علی مذکور در گورغریبان قوم افغان تا غر موجود است بعد چندے از لکھنؤ اقربا آن سید مذکور آمده قبر
مذکور را پخته طیار کنانیده رفت شنیدم که این سید مذکور از علم بانک و لکڑی یکتا زمانه بود و متعلقان نواب مظلوم
محبوس شده از شهر بنارس در لکھنؤ آمدند و اثاث البیت کارخانجات سرکار نواب مظلوم در سرکار نواب سعادت علی خان وزیر
انضباطی در آمده **بیت** یکی بمال دگر میکند طمع ناحق + گذاشتن بود او را جهت دگر آخر + لیکن مخفی نماند انچه مسمی
پرتاب سنگه راجه جے پور نامردی و کم همتی کرده نواب مظلوم را گرفتار کنانیده همچنین حرکات در تمام عالم هیچکس چه اعلے
و چه ادنا بعمل آورده و نخواهد آورد هرگز این بیحیائی نامردانه و حیائے و بغیرتی نه آمده بلا مبالغه جنگ با وسعت فوج و خزانه
و ملک کار بجا نموده مگر پوشیده نماند ازین وبال راجه مرقوم در عرصه قریب به بیماری جذام گرفتار شده و لا دوا
گردیده که تمام جسمش پاره پاره بسبب بیماری گردیده بخرابی تمام فی النار و السقر راسهنه شده دوزخ جای یافت
مصرع لعنت آنزا چنین راجه + فقط زوجه راجه پرتاب سنگه مذکور دختر مهاراج مانک پال جی رئیس کرولی بود
تحقیق شنیده مے شود که نواب وزیر علی خان صاحب مسطور در ضمانت رانی صاحبه مذکور در جے پور آمده بود
چونکه راجه مسطور این حرکت ناشایسته نمود لهذا زوجه این راجه بے حیا دختر رئیس کرولی از باعث این حرکت تا ملازم
روئے شوهر خود را بعد این حرکت هرگز ندید و بسیار لعنت کرده دروازه ڈیوڑهی خود تیغه نموده گوشه نشین
گشت مرحبا برحمت و شرم این رانی +

قصه نواب وزیر علی خان صاحب

لکھوں پہلے خدا کی صفت و ثنا | جسنے کون و مکان کیا پیدا
آدمی اور پری و جن و ملک | طایر و وحشی و زمین و فلک
کسی کو شہ کیا کسیکو فقیر | کسیکو تخت ہے کسیکو حقیر
ایک کا ایک ہوں بیاہ کیا | ایک کو ان ایک سے تباہ کیا
کام مردی کا سبھی کرتے ہین | نام اپنے کو سبھی مرتے ہین
اس لیے سوت تو مقدر ہے | ترہے مال و ملک و لشکر ہے
سنو جے پور کی راجہ کا یہ حال | کہ وہ ہے بیحیا ہیچ کمال
ایک شیر و نما وزیر علے | خادم انبیا وزیر علے
شان شوکت نبرد آمادہ | جنگی و شیر سے زیادہ
حاکم وقت رستم غازی | جسنے ہاری فرنگ کی بازی

سماتک کر سبب پہاڑ مین آیا	راجہ نیپال والے نے جانا	دو پکڑ کر اوسکو ... مین جا بولا	یہ تماشا دیکہ کر ... کا خون
شورش رانی نے چھپایا اوسے	نہ دشمنون کے سے بچایا اوسے	... کر ... نگر آیا	... راجہ نے اوسکو بلوایا
ایسا کیا نصیب اپنا لے آیا	... کے تعظیم اوسکو ...	... آپ کا گہر ...	مال اور ملک سب جو لشکر ہے
شورش ... سبھی درمیان ...	... ہے پور مین اوسکو ...	بیٹیا ... کو ... پالا	باتون باتون مین جو دیا مالا
جب فرنگی وہ نگر آیا	دو کے پیغام اوسکو سمجہایا	ہم سبھی آ ... آزادہ کو	تم پکڑ دو وزیر زادہ کو
راگ اور رنگ مین کیا ...	اوسکے دل سے بھلا یہ دشمن ...	اوسکو دو چار دن کا کرکے قرار	لایا امید گدھے اوسکو اوتار
ایک دن فتنہ خوب پایا	تاج کے حیلہ اوسکو بلوایا	اور ... ہمراہ	جیسے تارون کے بیچ ہی چاند
ڈیوڑی کے فتنہ مین ...	سبکی ڈیوڑھی سے کھینچ گئی تلوار	شہر ... شیر جسکی کوان	سامنے کر دیا فرنگی کو ...
جب فرنگی ...	سب زمین آسمان تھرایا	... سب کا نیا	... ہے پور مین ہو گیا سناٹا
ہائے جیپور کا آج نام گیا	ایسے راجہ سے ایسا کام ہوا	ہائے ایسا بھی کیا کیا اندھیر	کیون پکڑوا دیا ایسا غازی شیر
جسکے مارنے فرنگی ڈرتے تھے	سوتے مین چونک چونک پڑتے تھے	ایسی ... ہو گئی کھوٹی	گئی سب راجپوت کی روٹی
اب یہ جیپور رہے نہ یہ راجا	یہان طنبور فرنگی کا باجا	کیون ... جاوے ...	ہے جسکی ناک اور وزیری
گرچہ گہر مین رہے ہے ...	رہے کہ نہین اپنی ...	تجہے ... کیا یہ مین آئی	باپ دادا کی ناک کٹوائی
مان راجہ نے جاو لایت مین	باقی رکھی نہ کچھ شجاعت مین	باپ دادا کی تو نے سب کھوئی	پھٹکار دی ... شرم کی لوئی
ٹھٹنی ہین جہان مین خرد و کلان	خورد او طفل مرد پیر و جوان	نام تیرے یہ ...	تو ... تیری ہوتی
ہائے کیا کام بد کیا تو نے	کیا بہلا ... لیا تو نے	ان تو ... قصائی ہے	گوک راجا کی ... پائی ہے
جلد تجھکو خدا تباہ کرے	دو نو عالم مین روسیاہ کرے	اب یہ قصہ تمام کر موزون	تیری آنکھون سے برسے گا خون

سعادت علی خان کی سند نشینی پر بقدر عہد نامہ نمبری ۳۲ مطالبہ سرکار انگریزی بذمہ وزیر چہتر لاکھ روپیہ مقرر ہوا اور اوسکے ملک مین کم سے کم دس ہزار آدمیون کی فوج کا رہنا ٹھہرا اوسیوقت مین وزیر نے بہو بیگم سے قول نامہ عطائی جاگیرات واقع گونڈہ و فیض آباد بہ کفالت سرکار انگریزی کیا وزیر کی فوج صرف ایک انبوہ منتشر اور بے قواعد تھی اور اگر زمان شاہ جسکا ہندوستان کی طرف ... فوت کرتے تھے ملہ آور ہوتا تو بجائے امداد سد جیب خطر ہوتی اسواسطے ۱۷۹۹ء مین مارکوئیس ولسلی صاحب نے بمراد ... کہ اوسکی فوج کے اور بجائے اوسکی فوج تائیدی انگریزی مقرر کی جاوے کے وزیر کو تحریر کی اور میجر سکوٹ صاحب کو ... دیکر بھیجا کہ وزیر سے اس امر کی بخت ... مصارف فوج تائیدی ادا کرنے کیواسطے ملک تنکاہ الین اس درخواست کی منظوری مین وزیر نے بہت ناراضگی ظاہر کی اور اپنے بیٹے کے حق مین ملک چھوڑ کر تارک دنیا ہوجانے کی دہمکی دی مگر آخر کار بعد پیغام متواتر اور تصنیفات اونرایبل ہنتری ولسلی صاحب برادر گورنر جنرل کے لکھنؤ مین ۱۰ - نومبر ۱۸۰۱ء کو عہد نامہ نمبر ۳۳ پر دستخط کرائی گئی بموجب اسکے وزیر نے بعوض مطالبہ تائیدی اور کل مصارف آئندہ محافظت ملک کی اراضی دو آبہ بھی ایک کروڑ تیس لاکھ تینتیس ہزار چار سو چہتر روپیہ سرکار انگریزی کو مفوض کیا اور اپنی افواج بہ تعداد چار پلٹن پیادہ اور ایک کمپنی اور دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز ... رکھے ... ممالک باقی ماندہ مین سرشتہ نیک انتظام ...

فرمان گورنر جنرل کے ... جاری کرنا منظور کیا اس عہد نامہ سے گنگا و دیگر دریاون مین جہان دریاے مذکور ممالک انگریزی و اودہ و مشترک ہین آمد و رفت کشتیون کا بلا مزاحمت جاری رہنا ٹھہرا ایک دفعہ نواب وزیر سے بمقام لکھنؤ ملاقات جسمانی ہوئی بہر گورنر جنرل نے چند مراتب عہد نامہ ۱۰ - نومبر کو جنکا فیصلہ باقی رہا تھا بالمشافہ طے کیا اور قواعد گرفتگی بموجب تعلقات و دار و مدار باہمی ہر دو سرکار متعلق اس عہد نامہ کا انصرام واجب تھا بتلائی اور اس ملاقات کا حصول بشکل یادداشت نمبری ۳۴ ثبت ہوکر ایک نقل بمہر و دستخط نواب گورنر جنرل وزیر کو دی گئی ۱۸۱۲ء مین واسطے رفع تنازعات اراضی دریا برآمد اون ندیون کے جو ممالک انگریزی اور اودہ کی حد مشترک ہین نواب سعادت علی خان سے عہد نامہ نمبر ۳۵ مقرر ہوا اس عہد نامہ سے صرف نزاع باہمی ہر دو سرکارون کا انسداد ہوا مگر مقدمات بندیاران کا کچھ تصفیہ ہوا ۱۱ - جولائی ۱۸۱۴ء کو سعادت علی خان مرگیا اور بجائے اوسکے اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین حیدر مسند نشین ہوا اوسکی مسند نشینی پر عہد نامہ نمبری ۳۶ مین قرار پایا کہ کل صلح نامجات و عہد نامجات جو نواب مرحوم سے ہوئے ہین کل مطالب و مقاصد مین بدستور حسب العمل رہین گے جس زمانہ مین سعادت علی خان سے تفویضگی روہیل کھنڈ کا پیغام تھا بہو بیگم نے درخواست کی کہ اگر اوسکو اوسکے پوتے کی تخت سے علیحدہ کیا جاوے اور اوسکی رشتہ دار اور توابعین کو اونکی جایداد دیکر بلا مزاحمت محفوظ رکھا جاوے تو وہ سرکار انگریزی کو اپنا وارث مقرر کرے یقین ہے کہ عہد نامہ تفویضگی روہیلکھنڈ کی منظوری مین نواب صرف اس سبب سے عذر کرتا تھا کہ اوسکو بیگم کی وفات پر بڑی دولت حاصل کرنے کی امید تھی اسواسطے گورنر جنرل نے بیگم کی درخواست منظور کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر کبھی اس تدبیر کی تکمیل نہوئی اور آخر کار بباعث تبدیل تعلقات باہمی وزیر اور بیگم کی بعد تقرر عہد نامہ ۱۸۰۱ء سرکار نے درخواست نامنظور کی ۱۸۱۳ء مین بیگم نے بعد منسلک جاگیر و پنشن اور کچھ روپیہ واسطے تعمیر مقبرہ وغیرہ کے بہ تحریر وصیت نامہ سرکار انگریزی کو جایداد ماتقاکا وارث کیا مگر سرکار نے بہمہ وزیر کو کر جایداد ماتقاکو اوسکو دی مگر بعدہ یہ وصیت نامہ منسوخ ہوا اور امانت نامہ نمبری ۳۷ مرتب ہوکر سرکار انگریزی نے جہانتک اوس پر منحصر تھا اوسکی کفالت دی منظوری بیگم بند و بست مجوزہ سے وزیر کو آگاہ کیا گیا اور اوسکی اطمینان کی گئی کہ بشرط منظور کرنے کل مطالب وصیت نامہ کے اوسکو سرکار انگریزی بیگم کا وارث منظور کرے گی غازی الدین حیدر نے اس بند و بست کو بذریعہ چٹھی موسومہ صاحب رزیڈنٹ مورخہ ۲۴ - اگست ۱۸۱۴ء منظور کیا ۱۵ - دسمبر ۱۸۱۵ء کو جایداد قیمتی اونتیس لاکھ اٹھائیس ہزار نو سو سولہ روپیہ چھوڑ کر بیگم نے وفات پائی اوسکی وفات کے بعد یہ تجویز ہوئی کہ در باب اوسکی جایداد کے جو فرائض بذمہ سرکار انگریزی اور وزیر پر تھے بشکل عہد نامہ مرتب کیے جاوین مگر چونکہ نواب نے ایسی دستاویز کی تجویز مین جو موجودگی عہد نامہ ۱۸۱۴ء بلا ضروری ہونے اپنی ناراضگی ظاہر کی اسواسطے اس عہد نامہ کا تقاضا نہوا کل جایداد منقولہ بیگم اخذ مبالغ چھپن لاکھ چوراسی ہزار بیاسی روپیہ خزانہ سرکار انگریزی مین وزیر کو دیے گئے اور اس روپیہ کے سود مین سے وظیفون کا روپیہ جسکا بذریعہ امانت نامہ ترکہ بیگم سے دینا تھا ادا ہوتا قرار پایا ہے وظیفہ اب بنام وظیفہ امانت مشہور ہین مگر علاوہ اسکے اکثر جاگیر اور وظیفے واجب الادا خزانہ اودہ ایسے تھے اگر اونمین کمی و یا ضبطی کرے تو سرکار انگریزی کو بیگم کی جایداد ماتقا سے اوسی قدر روپیہ بابند دلانا لازم آتے مرزا علی و سالار جنگ اور اوسکی تین بہنون اور چند سرکار خاص محل کی وظیفے اس قسم مین داخل تھے بعدہ وزیر نے ادائے اول قرضہ اودہ کی تجویز کرے اوسکی شامل مرزا علی و سالار جنگ اور اوسکے تینون بہنون کے

وظیفے بھی آگئے اور خاص محل کے وظیفون مین سے تین نبی لطف النساء و مرزا محمد تقی خان و مرزا نصیر اور اوسکے بچون کے
جملہ چھ ہزار روپیہ ماہوار بہ کفالت سرکار انگریزی محفوظ ہوئین اب بنام وظیفہ ضمانت مشہور ہین ۱۸۱۴ء مین جب لارڈ
ہوا بر اصاحب موقع کارزار جنگ نیپال سے قریب رہنے کیواسطے ممالک برترین آکے نواب نے مقام کانپور ملاقات کی
بطور عطیہ خوشنودی ایک کرور روپیہ دینا چاہا عطیہ تو نامنظور ہوا مگر قرضہ بہ تعداد ایک کرور آٹھ لاکھ پچاس ہزار
روپیہ بتقرر سود فی صدی چھ روپیہ سالانہ قبول کیا اور اوسکا سود کہ چھ لاکھ اکیاون روپیہ ہوا بوجہ ادائے
بعض مواجب مندرجہ سند نمبر ۲۸ - تکفولہ سرکار انگریزی ۱۴- نومبر ۱۸۱۴ء سے دینا ٹھہرا اور مواجب منتقطی البیان
کا اصل سرکار اودہ کو واجب الطلب ٹھہرا اسطرح ۱۸۵۵ء تک بہتر لاکھ بیالیس ہزار سات سو پینتیس روپیہ
ادا کیا گیا اور بقایائے واجب سودی فیصدی چھ روپیہ سال چھتیس لاکھ سات ہزار دو سو پینتیس روپیہ رہا
مارچ ۱۸۱۵ء مین بباعث مصارف کثیر جنگ نیپال قرضہ ثانی سودی فیصدی چھ روپیہ سال کی نواب سے
درخواست کی اختتام لڑائی پر عہدنامہ نمبری ۳۹ سے ضلع خیری گڈہ و اراضی ترائی کہ گورکھون سے فتح ہوا
مابین دریائے گھاگھرا بجانب مغرب اور ضلع گورکھپور کے نواب کو مفوض ہوکر قرضہ ثانی معدوم یعنی ادا کیا گیا
اور بموجب اسی عہدنامہ کے ضلع گورکھپور کا حصہ بعوض اوس خطہ سرزمین کے کہ درمیان اضلاع انگریزی
جونپور و مرزاپور و الہ آباد کے واقع ہے سرکار نے نواب کو دیا ۱۸۲۵ء مین وزیر نے کہ جسکو ۱۸۱۹ء مین سرکار
انگریزی نے درجہ بادشاہت پر ممتاز کیا تھا سرکار انگریزی سے درخواست کی کہ کسیقدر روپیہ لے کر اپنے ملک مین
ایک حصہ اوسکو دیوین مگر حصہ ممالک انگریزی کے انتقال کرنے مین اعتراض ناقابل تردید تھی مگر چونکہ بباعث
خصومت وہ برما کی سرکار کو مشکلات آمدنی درپیش ہین اور بادشاہ کا خزانہ مالامال تھا اسواسطے بادشاہ سے مبلغ ایک کرور
روپیہ بطور قرض سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ لینے کی درخواست کی بموجب عہدنامہ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷- اگست ۱۸۲۵ء
کی چند مواجب کاتن اس قرضہ کے سود پر برائے دوام لگایا اور سرکار انگریزی نے بامیدگان مواجب کی عزت
اور ہمیشگی کا محافظ ہونا منظور کیا سال آئندہ مین جو تھا قرض بتعدادی پچاس لاکھ روپیہ کا دو برس بعد ادا کرنے کے
اقرار سے بہ تقرر سود فیصدی پانچ روپیہ لیا گیا انکے مرنے سے پیشتر بادشاہ غازی الدین حیدر نے ۱۸۲۶ء مین درخواست
کی کہ یہ قرضہ دائمی کردیا جاوے اور سود مین سے وظیفے معینہ ملتے رہین اور پابندگان وظیفہ کو حفاظت سرکار انگریزی
سے مکفول ہوجاوین مگر سرکار کی پہلی کفالتون سے ایسی دقت پیدا گئی ہے کہ بادشاہ کی درخواست نامنظور ہوئی
غازی الدین حیدر کے بعد نصیر الدین حیدر ہوا اسنے اپنے خاندان کی چند بیگمات کی واسطے معاش مستقل مقرر کرنیکی
مراد سے اور قرضہ جسمین پچاس لاکھ سال گذشتہ کا دیا ہوا شامل ہوا اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ دیگر دیے
جاوین بہ تقرر سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ دینے کے واسطے درخواست کی سند نمبر ۴۱ سے قرضہ تو منظور ہوا مگر
بعد وفات اصل پابندگان کسی وقت قابل ادائے ٹھہرا اور پابندگان کو حفاظت کی کوئی کفالت نہ دی گئی مگر صرف
اقرار کیا گیا کہ وے ہمیشہ مورد عنایات و شفقت خاص ہین گے ۱۸۳۳ء مین اڑتیس لاکھ چالیس ہزار روپیہ منجملہ
اس قرضہ کے بدین تفصیل کہ چند اصل موہوب الیہم کے وارثان کو دو لاکھ چالیس ہزار نقد ملکر جمع چھتیس لاکھ
روپیہ چار آنہ فیصدی پر سرکار کو منتقل ہوئے ۱۸۳۳ء مین حسب درخواست بادشاہ کو سرکار تین لاکھ روپیہ کا

ایک اور قرضہ ہووے فیصدی چار روپیہ منظور کیا اور بموجب اقرارنامہ نمبری ۴۲ - محتاجگان لکھنؤ کو اوسکا سود بطور
خیرات ماہواری دینا منظور کیا ۱۸۲۷ء مین نصیر الدین حیدر مرے اور اونکے چچا محمد علی شاہ مسندنشین ہوئے اوسکی
مسندنشینی ہر امین اوسکے اور نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل کے عہد نمبری ۴۳ - ہوا اس عہدنامہ کو
بادشاہ نے بہت ناراضگی سے منظور کیا اسلیے حکام خانگی نے نامنظور کیا اور متعلقات ریاست اودہ کو اونہین تا عدن
برخند پیشتر سے بدستور قائم رکھنی کی ہدایت کی اسیر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ سرکار کا ایسا ارادہ ہے کہ شرایط متعلق
فوج تائیدی مین جو امر بباعث تکلیف ہے اوس سے تمکو سبکدوشی کیا جاوے اور جو حصہ فوج حال مین بھرتی ہوا ہے
اوسکا خرچہ انگریزی سے دیا مگر عہدنامہ کو حسب سررشتہ منسوخ نکیا محمد علی شاہ نے اپنی قبیلہ کے چند اشخاص کی واسطے
وظیفہ دوامی مقرر کرنے کی مراد سے ۱۸۳۸ء مین سترہ لاکھ کا قرضہ سوائے فیصدی چار روپیہ اور پیش کیا اور درخواست
کی کہ جن لوگون کے وظیفہ ہین یہ سود ادا کیا جاوے اونکو حکام آئندہ اودہ کے ظلم سے محفوظ رکھنے کی کفالت دیجاوے
سند نمبری ۴۴ - سے قرضہ منظور ہوا مگر چونکہ اقرارنامہ نصیر الدین حیدر ۱۸۲۹ء مین کفالت نہ دی گئی تھی وظیفہ داران
سے صرف عنایات خاص و مہربانی سرکار انگریزی کا اقرار ہوا ۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ قرضہ
چار روپیہ فی صدی مین اور شامل کرکر اوسکا سود بذریعہ امانت نامہ نمبری ۴۵ کے امام بارہ حسین آباد کی مصارف
کی واسطے مقرر کردیا اسمین بادشاہ نے اور روپیہ شامل کیا کہ مجملہ چوبیس لاکھ سترہ ہزار پانسو ہوگیا اور اوسکی
وفات کی بعد امانت نامہ درون نے دو لاکھ تیس ہزار روپیہ بقایائے سود کہ خرچ مین نہین آیا تھا اور شامل کیا
۱۸۴۲ء مین بادشاہ نے بموجب امانت نامہ نمبری ۴۶ کی اور روپیہ بہ تعداد تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو
جسمین سے دو لاکھ ستاسی ہزار سودی فیصدی چار روپیہ تھی مصارف شفاخانہ لکھنؤ کے واسطے اور دیا
علاوہ انکے اکثر دیگر قرضی اوقات مختلفہ پر بادشاہان اودہ نے خزانہ سرکار مین دیے ہین مگر چونکہ قرضون
کے واسطے عہدنامجات خاص کے کفالت نہین دی گئی ہے انہین اور دیگر قرضہ ہائے دیسی گی سرکار مین
کچھ فرق نہین ہے مگر بعض صورتون مین صرف اسی قدر کہ ہنڈویان خزانہ سرکاری واقع لکھنؤ مین گھی گئین
ہین اور سوائے سہ ماہی کے ماہوارہ پایا جاتا تھا اسطرح ۱۸۴۲ء مین چودہ لاکھ روپیہ دیا گیا کہ تھا اوسمین سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہوار ٹھہرا اور ستمبر ۱۸۴۲ء عیسوی مین بارہ لاکھ اور بھی اوسمین ۱۸۴۳ء ایلابر شامل ہوا
مئی ۱۸۴۲ء عیسوی مین محمد علی شاہ مرگئے اور اونکے بیٹے امجد علی شاہ مسندنشین ہوئے اسکے بعد ۱۳ فروری
۱۸۴۷ء کو واجد علی شاہ مسندنشین ہوئے

شمول ملک اودہ سلطنت انگریزی

ملک اودہ جسمین ۲۵ ہزار میل مربع زمین اور ۵۰ لاکھ آدمی کی بستی ہے وہان کی رعایا ۵۰ برس سے
بڑی بڑی ظلم اور بے انتظامیان وہان کے حکام سے برداشت کرتی تھی اور گورنمنٹ انگریزی سے
ان حکام کو ہمیشہ تاکیدین ہوتی رہتی تھین کہ تم اپنے ملک کا انتظام قرار واقعی کرو اور رعایا سے
جہان تک ہوسکے انصاف اور سلوک سے پیش آؤ پھر باوجود اسقدر تاکیدات کی اور اونکے اقرارات

کہ کبھی وہان کے حکام نے انصاف پر ذرا بھی توجہ نکی ظلم زیادہ ہوتا گیا اور عیاشی اور زناکاری یعنے حرامکاری کی ملک پر زیادہ چھا گئی نواب ملک اودہ جو مطلق العنان و خودسر حاکم تھا شب و روز عیاشی و حرامکاری اور لذائذ حیوانی مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک کی خوشامدیون اور حرامکاران اور مردم ڈہاڑیون کی صحبت مین برباد کرتا تھا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی تھی ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتھ جا پڑا عملہ نے ایسی لوٹ مچا رکھی تھی کہ جو جسکے ہاتھ پڑا صاف الگ کیا رعایا کو ہمیشہ جان کا خطرہ اور مال کے بچانے کی فکر رہتی تھی زمیندارون سے محصول زمین کا لینا بڑی جوانمردی کا کام تھا چنانچہ یہ بھی بہادری شمار کی جاتی تھی ہر ایک زمیندار کے گھر پر پیادہ نوکر رہتے تھے زمیندار لوگ گڈہی مین متحصن ہوکر نامزہ رہتے تھے بدون فوج کشی ایک پیسا بادشاہ کو نہ ملتا تھا اور زمیندارون کے نوکرون کا یہ پیشہ تھا کہ جب اونکی تنخواہ بہت چڑھ جاتی تھی اونکو حکم ہوجاتا کہ کمزور رعایا کو لوٹ کر اپنی تنخواہ وصول کرلو دربار شاہی مین تمام جہان کے واہیات کی سامان مہیا اور عیاشی کے اسباب طیار ہوتے تھے پچاس برس تک یہ حال گورنمنٹ انگریزی نے دیکھا ہر گورنمنٹ کو یہ انتظار رہا کہ شاید کبھی تو کوئی جانشین اچھا نکلے جو اس ملک کی خرابیون کو اصلاح دے مگر جو نواب ایک دوسرے کے بعد تخت نشین ہوا وہ اول سے بدتر نکلا اسلیے گورنمنٹ انگریز کو سوا اسکے کہ یہ ملک بھی شامل ممالک مقبوضہ کمپنی بہادر کر لیا جاوے اور کوئی تدبیر نہ سوجھی کیسلیے کرنیل سلیمن صاحب بہادر جو کہ لکھنؤ کے رزیڈنٹ اور نواب کی عملداری کے طرفدار تھے اونہون نے بھی یہ خرابیان دیکھکر رپوٹ اپنی مین درج یہ رائے کی ہے کہ تاوقتیکہ یہ ملک سرکار کے قبضہ اقتدار مین نہ اوے گا کسی صورت سے یہان کی بد انتظامی رو باصلاح نہ لاوے گی جبکہ یہ صاحب رخصت لیکر ۱۸۵۶ء مین ولایت کو تشریف لیگئے تو اثنائے راہ مین سفر کرنے کے وقت اونہون نے انتقال کیا اور اونکے بجای جیمس اوٹرم صاحب رزیڈنٹ ہوے اونہون نے تمام علاقہ اودہ مین خود گشت کرکے نبابت رعایا اور ظلم اور حکام کے اور کچہری والے لکھنؤ کی رپوٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کو کی اور اونہون نے بھی یہی راے دی کہ تاوقتیکہ یہ ملک سرکار دولتمدار کے قبضہ مین نہ اوے گا اسکی خرابیان ہرگز دفع نہون گی انکے رپوٹ بھی مثل رپورٹ کرنیل سلیمن صاحب کی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تھے یہ سب حال دیکھکر گورنر جنرل صاحب نے بطور خود بھی خوب تحقیقات کرکے اون رپوٹون کی صداقت کی اور اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اب اغماض کرنا اور یہ ملک ظالمونکی قبضہ مین رکھنا ایک طرح کی گناہ گاری کا باعث ہے کیونکہ گورنمنٹ نے جبکہ خوب طرح پر ظلم اور طریق ظلم جان لیا اور طور اوسکی دفعہ کا پہچان لیا تو تسامح کرنے مین بیشک گناہگار ہونے کا اندیشہ تھا اسلیے اونہون نے ولایت کو رپوٹ کی اور وہان سے حکم آنے کے بعد اوٹرم صاحب نے وزیر اعظم ملک لکھنؤ سے گفتگو جاری کی بعد ازان بادشاہ نے کو تین دن کے بعد وزیر نے خبر دی اسلیے سرکار نے تین دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ مین اگر لکھنؤ کی سلطنت سے دست بردار ہوکر قبضہ سرکار مین لایا جاوے تو بہتر ہے ورنہ تیسرے دن اشتہار دیا جاوے گا کہ اب سے تعلقہ [illegible] سرکار کمپنی بہادر کے ہوگئی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ

سے ملاقات کی وقت رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حضور اس اقرارنامہ پر جو درباب تبدیلی حکومت کی لکھا گیا ہے کہ اب سرکار کمپنی نے بسبب اسکے کہ انتظام اس ملک کا بہت خراب تھا برداشت نکرکے یہ خیال کیا کہ اب زیادہ دنون تک اس ملک کو نواب کی عملداری مین چھوڑنا گویا خدا کے نزدیک گنہگار ہونا اور ظلم کا بڑہانا ہے اپنے قبضہ مین کر لیا ہے اور بادشاہ کی تنخواہ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور تین لاکھ روپیہ واسطے حفاظت مال اور تنخواہ نوکرون کے مقرر کردیا ہے دستخط کردین بادشاہ یہ سنکر باوجودیکہ حلیم اور شمیم اور معمر آدمی تھا بچون کیطرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ جو مرضی سرکار کی ہو کرو پر مین دستخط اس کاغذ پر نکرونگا اگر میرا انصاف یہان نہوگا مین ولایت کو جاؤنگا ملکہ معظمہ کو نمین و کوچو کی قدمون مین جاکر گرونگا نواب نے عرض کیا کہ حسب الحکم ملکہ معظمہ کے یہ تجویز ظہور مین آئی ہے اب اسمین کچہ نہوگا غرض کہ بادشاہ نے نمانا اور ذیل اقرارنامہ پر اپنے دستخط نکیے لیکن کسیطرحکا فساد بھی نکیا جب میعاد مہلت گذر گئی انگریزون نے منادی کرادی کہ اب سرکار کمپنی انگریز بہادر کی عملداری لکھنؤ مین ہوگئی ہے سب رعایا کو اسبات کی اطلاع دی بادشاہ نے کلکتہ کو کوچ کیا اور وہان جاکر دریاے ہوگلی کے قریب کلکتہ کے ایک مکان وسیع پسند کرکے رہنا اختیار کیا اور اپنی والدہ اور بیٹے اور بھائیون کو بخدمت ملکہ انگلستان کو روانہ کیا وہان جاکر نواب کی والدہ فوت ہوگئین اور سب لوگ جو ساتھ گئے تھے بے نیل مرام واپس آئے ۹ تاریخ فروری ۱۸۵۶ء کو لارڈ ڈلہوسی صاحب نے بسبب اسکے کہ وہ بیمار ہوگئے تھے اپنے کام سے استعفا دیا اور اونکی جگہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوکر کلکتہ مین آئے انکے وقت مین ایک بڑا بھاری انقلاب ہندوستان مین ہوا یہ تھا کہ سپاہ ہندوستانی سرکار کی منحرف ہوکر باغی ہوگئی اور سرکار کمپنی بہادر کی عملداری جاتی رہی اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت ہندوستان مین ہوگئی چونکہ یہ امر ایک بڑا حادثہ اور انقلاب عظیم تھا ؛

ختم ہونا حکومت کمپنی انگریز بہادر کا اور شروع ہوجانا سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا فرمانروای انگلنڈ کا

ارل کیننگ صاحب گورنر جنرل ہند ۱۸۵۶ء سے ۱۸۵۸ء تک کمپنی بہادر حسب عادت قدیم شاہ لنڈن سے ہندوستان کی حکومت کا ٹھیکہ ایک میعاد معین کے واسطے لیا کرتے تھے چنانچہ ابکی دفعہ ٹھیکہ کی میعاد قریب الاختتام تھی اور کمپنی بہادر کا ارادہ تھا کہ اس میعاد کے پورا ہونے کے بعد حسب عادت مستمرہ پھر ٹھیکہ لیا جاوے گا اور کاروبار حکومت کمپنی کے بیدخل و غش جاری تھے اور ہندوستان کی رعایا عین آرام اور راحت مین بستی تھی حکام مالی انتظام آمدنی مین سرگرم تھے حکام ملکی تدابیر افزونی پیداوار انتظام ملک مین مشغول اور حکام جنگی انتظام کارزار مین مصروف انگریزون نے اسوقت ملک ایران پر چڑہائی کی تھی اور چند پلٹنین فارس کی لڑائی پر گئین ہوئی تھین مگر وسط ہند مین اور ہی طرح کی کھچڑی پک رہی تھی خدا کو منظور تھا کہ انتظام ہند کی باگ کمپنی کے ہاتھ مین رہی بلکہ جسطرح ہمیشہ سے یہ ملک تابع بادشاہان سابق کے چلا آتا ہے اوسی طرح اب پھر وہ وقت آگیا تھا کہ شاہ لنڈن کے زیر فرمان ہوا اور بلا وساطت کمپنی بہادر کے شاہ لنڈن شہنشاہ ہند ہوکر حکمرانی کرے اور وسیلہ اس امر کا ظہور کا سپاہ پوربیہ کی بغاوت تھی کہ یکایک سپاہ انگریزی باشندہ لکھنؤ وغیرہ کے مفسد ہوگئے ۱۸۵۷ء مین پورب کی فوج نے سرکار کمپنی بہادر سے باغی ہوکر اپنے افسران اور انگریزون کو مارا اور دہلی مین جاکر جمع ہوئے اور ارادہ کیا کہ ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو تخت ہندوستان پر بٹھلا کر انگریزون سے اس ملک کی حکومت لے لین اور پھر بادشاہت چمکا دین جسوقت

پیدا ہوگیا تو کل ہندوستانی فوج تینون احاطون کی ملاکر تین لاکھہ آدمی کے قریب تھی اور گورے کی فوج
مین پینتالیس ہزار پانچ سو آدمی تھے جسمین سے پانچ ہزار دو سو گورے ملک ایران مین لڑائی پر گئے ہوئے
تھے اور باقی ۴۰۳۲۰ گورے ہندوستان مین موجود تھے اب یہ سوال کرنا پورب کی فوج کسواسطے منحرف
ہوگئی اور کیون کمپنی سے ناراض ہوئے اس موقع پر نامناسب ہے اور اسکا صحیح جواب بھی دقت طلب ہے مگر جو
عام سبب برزبان زد ہر خاص و عام ہے سوا اسکے نہین کہ کارتوس جو سرکاری کمپنی نے ولایت سے منگا کر انکو
تقسیم کیے تھے اونکی نسبت ہند مین یہ شک ہوگیا تھا کہ سور اور گاے کی چربی کا نام سنکر متنفر ہوئے اور اونہون نے آپس مین
باہم اتفاق کیا اور بعد مشورہ عام کے کہ جو خفیہ بذریعہ خطوط اور خاص خاص قاصدون کے اونمین ہوا تھا سبکا یہی ارادہ
ہوگیا کہ ہر ایک انگریز کو جہان پاؤ قتل کر ڈالو اور سب طرح سے پھر اپنی قدیم بادشاہت کو قائم کرو اور بعضے عقلمند
اسپر اعتراض کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ کارتوس کا ایک بہانہ ان لوگون کے ہاتھ لگا تھا پھر اصل مین اسکا کچھہ
اور ہی باعث ہوگا چنانچہ اس راز کی افشا اور اظہار کے لیے بہت لوگون نے کوشش کی اور بڑی تحقیقات
بھی ہوئی اور شبہات بھی کئی طرحکے واقع ہوئے مگر راقم کو ابتک اسکا اصل سبب سوا امر مذہبی کے اور کچھہ
پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا الغرض اس امر کا کچھہ ہی سبب ہو پر ابتدا اس بغاوت کی شہر میرٹھہ سے ہوئی جو دہلی
سے اٹھائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ کو ایک ہزار سات سو گورہ اور دو ہزار
سات سو ہندوستانی سپاہی وہان موجود تھے جسوقت گورے لوگ انگریز گرجا گھر مین گئے اور اپنی عبادت مین
مشغول ہوئے پوربیون نے فرصت کا موقع پاکر ایک دفعہ ہی چھاونی کو آگ لگادی اور کئی گورون کے
افسرون کو گولیون سے مار ڈالا اور انگریزون کے مرد اور عورت اور بچہ نہایت بیرحمی سے قتل کیے گیارہوین
تاریخ یہ باغی فوج دہلی مین پہونچی اور زیر جھروکہ سایہ قلعہ کے روبرو اونہون نے بادشاہ کی سلامی اوتاری اون پوربیہ
سپاہیون نے جو قلعہ کے اندر تھے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے سازش اونکی ہوگئی ہوگی بعد
ازان اون انگریزون کو قتل کرنا شروع کیا جو قلعہ کے اندر تھے پھر میگزین پر حملہ آور ہوئے لفٹنٹ ولوبی صاحب
اون لوگون سے بڑی دیر تک لڑتا رہا اور گولئین مارتا رہا پر جب اونسنے دیکھا کہ اب کسی صورت سے میگزین نہین
بچ سکتا اسوقت اونسنے خود آگ لگادی جسکے صدمہ سے ایک سو سپاہی مارے گئے اور آپ بھی ہلاک ہوگیا اسوقت
دہلی مین ۵۴ انگریز افسر موجود تھے جو وہان سے اطراف و جوانب کو بھاگ گیا وہ بچ گیا باقی سب مارے گئے اس
حادثہ کے بعد تاربرقی نے یہ خبر جابجا ہر ایک شہر و چھاونی مین پہونچادی اور صاحبان اضلاع اس فساد سے مطلع
ہوکر اپنے ذات اور خزانہ کی حفاظت مین اور دفع فساد کی طیاری مین مصروف ہوئے چنانچہ جہان پوربیہ سپاہ تھی
فوراً اوسکو گھیر کر خواہ توپین لگاکر خواہ دھمکا کر سبکے ہتھیار لیلیے مقابلہ میان میر پر چار ہزار سپاہیون کی ہتیار جو پہلے
ایک ہزار تین سو گورون کے رکھوالیے گئے اور اونکو فیروزپور اور سیالکوٹ اور جہلم پر بھی اسی طرحکا فساد برپا ہوا
مگر بہت جلد دفع ہوگیا اور بہت سے مفسد سپاہی جلد تر مارے گئے مگر تھوڑے آدمی پہاڑون کی طرف
اور بعضے براہ گنگ ہیا بھاگ کر دہلی کے مجمع باغیان مین جا شریک ہوئے سواے اضلاع مذکورہ بالا کے
تمام پنجاب مین خدا تعالے کا بڑا فضل رہا اور فوج یہان بگڑی فوراً اوسکے ہتیار لیلیے گئے اور مفسد قتل کردیے گئے

اور علاوہ ازین بہت سے باشندہ پنجاب کے نئے بھرتی کیے گئے اور نئی فوج تیار کرکے دہلی پر چڑھائی کی
گئی اور وہ فوج ایران پر تھی وہان سے گورے کی سپاہ جلد تر بلوائی گئی اور ہر ایک ضلع سے جسقدر فوج کو
لڑائی کا سامان بہم ہوسکتا حکام نے خرید کر جمع کرلیا اور اوس فوج کو جو لڑائی کے واسطے دہلی کی طرف
گئی تھی متواتر مدد پہونچتی رہی صرف تین ہزار گورہ سپاہی دہلی پر گئے تھے اونہون نے جاکر پہاڑی
پر بیرون شہر اپنی چھاونی ڈالی جانبین سے گولہ اور توپ کی لڑائی تھی اور کبھی کبھی پوربیہ فوج کے
لوگ باہر شہر کے بھی بلہ کرتے تھے ۳۰ تاریخ مئی ۱۸۵۷ عیسوی کو یہی مفسدہ لکھنؤ مین برپا ہوا سپاہ
نے چند افسران کو قتل کرکے اونکے بنگلہ جلا دیے اور سر ہنری لارنس صاحب بھی اسی مقدمہ
مین اوسی جگہ مارے گئے ۱۴ تاریخ ماہ ستمبر سنہ مذکور انگریزون نے شہر دہلی پر حملہ کیا اور شہر
مین داخل ہوکر بہادر شاہ بادشاہ کی اولاد کو جو اس نئی فوج کے افسر تھے گولیون سے مار ڈالا اور
اونکی لاشین کو تختہ پر کھنچواکر لوگون کو دکھلائین کہ جنہون نے باغیون کے ہمراہ ہوکر
مفسدہ برپا کیا تھا اب وہ اس پاداش کو پہونچے اور بہادر شاہ کو بھی جو کہ اولاد تیمور سے
اخیر بادشاہ تھا اور براے نام واسطے حفاظت نسل تیموری کے تخت شاہی پر بطور شاہ متمکن تھا
اور بے نمک و غش سرکار کمپنی اوسکو سوا لاکھہ روپیہ ماہوار دیتی تھی اور کسی طرح کی تکلیف اوسکو
نہ تھی پکڑ لیا اور جو فوج جمع ہوئی تھی تتر بتر ہوگئی اور بادشاہ قلعہ مین قید ہوگیا اور سپاہ ہندی
نمک خوار قدیمی سرکار دولت مدار انگریزون کو روگردان اپنے خداوندان نعمت سے کیا اور اونسے
علم بغاوت اوٹھوایا اور سب کے دلون کو راغب قیام پذیری دارالخلافت واسطے بربادی سکناے
دہلی کے کیا اور جب لشکر ظفر پیکر واسطے سرکوبی اون مفسدون کے نواح شہر مین آیا برملا اونسے
مقابلہ خداوندان نعمت کا کروایا اور روسیاہ اندھیر مچایا آخر کار بسبب شومی نیت و بی مت
نمک حرامی سے سبکو بھگوایا اور متفرق اطراف جہان مین سرگردان پھرایا اور ہزارون کو
[illegible] سے آئے تھے بے گور و کفن راہی ملک عدم کیا **بیت** مردہ ہم حسرت کفن دارد
خانہ آرزو خراب شود ✤ اور اس ضمن مین نام و نشان خاندان بالفعل سالہ تیموریہ کا بالکل مٹایا
الحاصل فتنہ قیامت کہ دیکھنا اوسکا موعود بعد موت تھا وہ عالم حیات مین دیکھا چنانچہ جو کچھہ
نیرنگی اس فلک کجرفتار کی شان مین افضل الشعرا میرزا رفیع السودا نے لکھا ہے صادق آتا
ہے ننگ کو اپنے لیے کرتا ہے بانی آسمان ✤ سینہ پلاوے آرسی تا عیب روئے مردمان ✤ کام عالم کا ان
ہوے نقصور اوسکی ہاتھہ ✤ بند رہتا ہے ہوئی گو بصورت ہروان ✤ دیکھہ تک احوال عنقا کا کہ اس ظالم کے ہاتھہ
نام رکھیدا کرے کوئی نشان دے ہر نشان ✤ منس کو موتی چکاتا ہے سدان یہ بے تمیز ✤ پوست کھنچے ہما کا
دیکہ مشت استخوان ✤ پابرہنہ اہل ثروت کو پھراوے دھوپ مین ✤ خار کو سر پر کرے داماں گل
کا سایبان ✤ میل کھنچے دیدۂ بینا مین یہ تاریک عقل ✤ پر کرے کحل الجواہر لیکے چشم سرمہ دان
الک لعبہاتان کرلیے حیران ہوئے شہر شہر ✤ مثل ماہ نو پری پھرتے ہین عالی ہمتان ✤ کیا کرون اسکی کیفیت

کی تلوّن کی مین نقل + کیا کرون نیرنگی گردش کا اسکی مین بیان + آن مین اوج حسب کو بھیجو مجہول النسب
خاک ذلت پر گری پل مین فلان ابن فلان + چڑہتا کا نسہ فقر اکثر آتا ہی نظر + بارہا ہنتہی دیکھا صاحب تخت رواں
تا گدا کیسی غرض اس شعلہ دون کا مزاج + ایک طرح پر نہین گاہی خنین گاہی خنان + پس جو ایسا ہو تو ایدل اب تک کچھ اسکا گر
آشنا کر مدعا سے اپنے خامہ کی زبان + بہرحال وہ کارنامہ جو امیر تیمور صاحب قران اعظم کے عہد ملک
باعث اعلام کے زمانہ سے چلا آتا تھا اوسی نے یہان انجام پایا آری **بیت** ماہ نو بر ہمہ روشن کند این مضمون را
کہ زوال است زپے دولت روز افزون را + الحق ثبات و قرار علی الدوام ذات تقدس آیات حضرت خالق
کائنات کو سزاوار ہے اور سب امور دنیا کے ناپایدار اور انجام کو سب اہل دنیا زانکار فاعتبروا یا اولی الابصار است
دنیا ہیچ است وکار دنیا ہمہ ہیچ + اے ہیچ زبہر ہیچ بر ہیچ مپیچ + اس دہلی کی بگڑنے کی خبر چوطرف
مین شہرت پاگئی تھی اسواسطے اکثر چند ریاستین بھی منحرف ہوگئی تھے چنانچہ وہ بھی پھر فتح ہوئین اور جو جو نواب اور
راجہ قرب وجوار کی باغی ہوگئی تھے اونکو سرکار نے جھانسی دی شہر گوالیار ۱۹ - تاریخ ماہ جون کو سیور صاحب
نے فتح کیا اور ۲۳ تاریخ کو شہر کالپی اور اوسکا قلعہ مفتوح ہوا اسی طرح اور ممالک برگشتہ بھی پھر کر مطیع کیے گئے
۲ - ماہ اگست ۱۸۵۸ عیسوی کو ایک فرمان شاہی کے جاری ہوتے ہی حکومت ہندوستان کی کمپنی بہادر کے
ہاتھ سے جاتی رہی بلکہ لنڈن جو حقیقت مین ہند کی فرمان بردار ہین بذات خود حاکم اور فرمان بردار ہندوستان
کی ہوگئے اور اونہون نے ایک حکم اسطرح کا جاری فرمایا کہ سب باغی خواہ سپاہ ہون خواہ رعایا فلان میعاد تک
اپنے اپنے گھرون مین آجاوین اونکا قصور بلحاظ اولوالعزمی شاہانہ معاف کیا جاوے گا اسی طرح وہ لوگ جو
جنگلون اور پہاڑون اور صحراؤن مین جان بچاتے پھرتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چلے آئے اور کتنے زمینداری
مین مشغول ہوگئے اب رعایا اس ملک کی بہت آباد اور نہایت خوش وخورم ہے روز بروز آبادی زیادہ ہوتی
جاتی ہے ہر ایک پیشہ دار اپنے پیشہ مین ترقی کرنے لگا فساد بالکل جاتا رہا اور سب لوگ ملکہ معظمہ دام حشمتہا کے
حق مین دعا کرتے اور چین سے رہتے ہین فقط لیکن شرفا لوگ پیشہ سپاہ گری کے نان نفقہ کو محتاج ہین قدر
اس پیشہ کے شہر مین اب تر ہے اکثر لوگ دغا باز جعلساز دروغ گو خوش ہین ہان مگر رجواڑون مین تو
کچھ قدر پیشہ سپاہ گری کی ہے اللہ تعالے ان ریاستون کو آباد رکھے - ہندوستان کی آمدنی بانیر
بحوالہ گزٹ آف انڈیا نقل ہے کہ ماہ جنوری ۱۸۸۲ عیسوی مین آمدنی مال کی تعداد دو کروڑ نو لاکھ چوراسی
ہزار ایک سو نو روپیہ کی تھی اور آمدنی بابت دس ماہ کے اخیر جنوری تک ۲۶ چھبیس کروڑ چودہ لاکھ اٹھائیس ہزار
سات سو چھپن روپیہ کی تھے اور روانگی مال بابت ماہ جنوری ساٹھہ کروڑ اٹھائیس لاکھ
اونسٹھہ ہزار دو سو بیاسی روپیہ کی اور بابت دس مہینے کے پچاس کروڑ بیس لاکھ تین ہزار
آٹھ سو بیالس روپیہ ہوئے

ہندوستان مین ہندو مسلمان اور عیسائیونکا شمار

ہندو ایک ارب ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ دو ہزار تین سو ۱۱ — مسلمان ۴ کروڑ ۸ لاکھ ۶۶ ہزار ۳ سو ۴۳ —
یوروپین ایک لاکھ ۴۴ ہزار ۴ سو ۴۹ — ہندو عیسائی دو لاکھ ۲۴ ہزار ۱۶۱ —

فہرست ریاستہای ہندوستانی مع تعداد توپ وپیادہ وسوار

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	تعداد سوار
اضلاع وسط ہند	۰	۲۱۱۵	۱۴۰
پنجاب	۴۰۰	۲۵۹۰۰	۵۹۲۵
راجپوتانہ	۲۰۰۳	۶۹۰۲۳	۲۴۲۸۷
وسط ہند	۸۹۲	۳۸۴۰۱	۱۵۳۲۱
مدراس	۷۳۴	۳۹۴۰۱	۸۲۶۲
بمبئی	۱۰۸۳	۳۲۷۷۰	۹۳۳۱
ریاست وار تفصیل			
مینی پور	۸	۴۴۶۲	۴۰۰
رام پور	۲۳	۱۸۹۹	۵۰۴
پٹیالہ	۱۰۹	۴۴۰۱	۲۴۴۳
جیند	۱۰	۱۴۴۹	۲۰۲
نابھہ	۲۲	۱۱۴۴	۵۴۸
پہاڑی ریاستین	۳۳	۳۲۱۰	۴۸۹
کپورتھلہ	۱۸	۱۵۰۰	۳۰۰
منڈی	۹	۱۷۷۵	+
بہاولپور	۸۰	۲۴۸۴	۳۶۰
کشمیر وجموں	۹۶	۱۸۴۳۶	۱۲۹۳
اودے پور	۵۳۸	۱۵۰۰۰	۶۲۴۰
جے پور	۱۲۱۲	۱۵۰۰	۳۵۰۰
جودھ پور	۲۲۰	۴۰۰۰	۳۵۰۰
جیسلمیر	۱۳	۴۰۰	۵۰۰
بوندی	۲۸	۲۰۰۰	۲۰۰
کوٹہ	۱۱۹	۴۶۰۰	۷۰۰
ٹونک	۵۳	۲۲۲۹	۴۳۹
جھالاوار	۹۰	۳۵۰۰	۴۰۰

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیادہ	تعداد سوار
الور	۳۵۱	۵۶۳۳	۲۲۸۰
بھرتپور	۲۸	۸۵۰۰	۱۴۶۰
دھولپور			
کرولی	۴۰	۳۲۰۰	۴۰۰
سروہی	+	۳۵۰	۳۷۵
بیکانیر	۵۳	۹۴۰	۶۷۰
کشن گڈھ	۳۵	۲۰۰۰	۱۵۰
شاہ پورہ	۲۳	۲۸۰	۳۵۰
بانسواڑہ	۳	۵۰۰	۶۰
پرتاب گڈھ	۱۲	۹۵۰	۲۷۵
ڈونگر پور	۴	۶۳۲	۵۶
گوالیار	۲۱۰	۱۶۰۵۰	۶۰۶۸
اندور	۱۰۲	۵۵۰۰	۳۰۰۰
بھوپال	۳۹	۴۷۷۶	۱۹۴
بھوپال ایجنسی	۴۲	۱۸۵۲	۶۳۱
مالوہ	۲۹۰	۱۷۳۰	۳۰۰
بندیل کھنڈ	۴۲۱	۲۲۱۶۳	۲۶۷۷
دہار	۴	۷۹۰	۳۷۰
بوپاور ایجنسی	۴	۷۸۱	۹۱
ریواہ	۳۵	۲۰۰۰	۹۰۵
بگھیل کھنڈ	۷	۲۸۰	۱۳۵
تراونکور	۶	۱۲۱۱	۶۰
کوچین	۳	۳۰۰	+
حیدرآباد دکن	۷۲۵	۳۶۸۹۰	۸۲۰۲
بڑودہ	۳۰	۱۱۰۰۰	۳۰۹۸
کچھ	۳۳	۶۰۰	۲۰۰

نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیاده	تعداد سوار		نام ریاست	تعداد توپ	تعداد پیاده	تعداد سوار
کاٹھیاوار	۵۰۱	۱۵۳۰۶	۴۰۳۳		پالم پور	۹۱	۱۱۱۰	۶۲۲
گولاپور	۲۵۸	۱۵۰۲	۱۵۴		مہتی کانٹا	۲	۴۰۶	۲۱۶
سورت ایجنسی	۱۸	+	۱۶۰		ریواه کانٹا	۱۲	۱۵۹۰	۳۱۶

تمام ہندوستان مین ریاستون کے قبضہ مین ۵۲۵۲ توپ ۹۳۹۰ توپچی ۶۴۱۷۲ سوار ۲۴۱۰۶۴ پیادے ہین آحاطہ وار اسکی تفصیل بشرح بالا ہے + اضلاع مغربی وشمالی ۲۸ توپ ۱۸۹۹ پیادے اور ۵۰۴ سوار غرضکہ علاوہ تیار ہوسکنے کے بالفعل ہندوستانی ریاستون مین ۳۱۵۰۰۰ فوج جرار اور ۵۲ ہزار توپ موجود ہے انگریزی علاقہ ۹۶۳۱۹۶۲ مربع میل ہے جسمین ۱۸۴۰۰۰۰۰۰ آدمی رہتا ہے - اور ریاستون کا علاقہ ۵۵۶۱۰۶ مربع میل ہے جسمین ۴۸۰۰۰۰۰۰ آدمی رہتے ہین - علاوہ برار و میسور کی سرکار انگریزی کو پچاس کرور روپیہ اور ریاستون کو پندرہ کرور کی آمد ہے + سرکار انگریزی ملک ہندوستان مین آٹھ لاکھ اکیس ہزار نوسو تریسٹھ مربع میل مین کو اٹھارہ کرور - لاکھ آدمیون پر حکومت کرتی ہے - اور والیان ماتحت کی عملداری ۵ لاکھ ۵۶ ہزار ایک سو چھ مربع میل مین کو چار کرور اسی لاکھ آدمیون پر ہے اسمین ملک برار و میسور شامل نہین ہے - اپنے علاقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو پچاس کرور روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور رؤسائے ہندوستانی کو ۱۵ کرور روپیہ کی - فوج کی کیفیت یہ ہے کہ رؤسائے ہندوستانی کی عملداری مین پانچ ہزار دوسو باون توپ اور نو ہزار تین سو نوے سپاہی توپخانہ اور چونسٹھ ہزار ایکسو بہتر سوار اور دو لاکھ اکتالیس ہزار چونسٹھ پیادے کل تین لاکھ پندرہ ہزار آدمیونکی فوج ہے لیکن گورنمنٹ انگریزی کی فوج سے بہ ہندوستانی دو لاکھ اٹھاسی ہزار ہے

فہرست سالہائے ہجری بابت وفات بادشاہان ہند

نام بادشاہان ہند	تاریخ ماه و سال	تاریخ شاعر
سلطان محمود غزنوی	۴۲۰ھ ہجری لا اعلم	شاہباز جہان -
معز الدین محمد شام مشہور	سویم ماه شعبان ۶۰۲ھ ہجری	صاحب السریر -
شہاب الدین محمد غوری		
قطب الدین ایبک	۶۰۷ھ ہجری	سلطنت پناه
شمس الدین التمش	بیستم شعبان ۶۳۳ھ ہجری سوامت	چون طشت در بام شمس افتاد سمر تبہ بار ایکباد
رکن الدین فیروز	۶۳۴ھ ہجری	ازروے ستم گذشت رکن فیروز
سلطان رضیہ بیگم	۶۳۷ھ ہجری	سرجان خلد یافت ار روحش
معز الدین بہرام	سیزدہم ذیقعد ۶۳۹ھ ہجری	واے بہرام شاه جان داده
علاء الدین مسعود ۶۴۴ھ	۶۴۴ھ ہجری	شاه دہلی بے سر آرام شده حاکم مقتول ابن الشمس

نام بادشاہان ہند	تاریخ ماه و سال
ناصر الدین محمود	۶۶۴ھ ہجری
غیاث الدین بلبن	۶۸۶ھ ہجری
معز الدین کیقباد	۶۸۷ھ ہجری
جلال الدین فیروز خلجی	ہفدہم رمضان ۶۹۵ھ ہجری
علاء الدین خلجی سکندر ثانی	ششم شوال ۷۱۶ھ ہجری
قطب الدین مبارک خلجی	پنجم ربیع الاول ۷۲۱ھ ہجری
ناصر الدین خسرو شاه	سوم ماه رجب ۷۲۱ھ ہجری
غیاث الدین تغلق شاه	ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری
الغ خان محمد تغلق	۲۱ محرم ۷۵۲ھ ہجری مؤلف
فیروز شاه	ہجدہم رمضان ۷۹۰ھ ہجری لا اعلم
غیاث الدین ثانی	ماه صفر ۷۹۱ھ ہجری مؤلف
ناصر الدین محمد	۱۷ ربیع الثانی ۷۹۶ھ ہجری
ہمایون سکندر	اول جمادی الثانی ۷۹۶ھ ہجری
ناصر الدین محمود تغلق	۲۹ ذیقعد ۸۱۵ھ ہجری لا اعلم
دولت خان لودی	جمادی الاول ۸۱۷ھ ہجری
خضر خان سید	۱۷ ماه جمادی الاول ۸۲۴ھ ہجری
معز الدین مبارک شاه	پنجم رمضان ۸۳۷ھ ہجری
سید محمد شاه	۲۲ - شوال ۸۴۵ھ مؤلف
سید علاء الدین	سال عزل ۸۵۵ھ ہجری
بہلول لودی	دویم شعبان ۸۹۴ھ ہجری
سکندر لودی	ہفتم ماه ذیقعد ۹۱۵ھ مؤلف لا اعلم
ابراہیم حسین لودی	ہشتم رجب ۹۳۲ھ لا اعلم
ظہیر الدین محمد بابر	ششم جمادی الاول ۹۳۷ھ ہجری
نصیر الدین محمد ہمایون	۱۱ ربیع الاول ۹۶۲ھ ہجری
شیر شاه	۱۲ - ربیع الاول ۹۵۲ھ ہجری
سلیم شاه	۲۵ - جمادی الاول ۹۶۱ھ ہجری
محمد شاه عدلی	۹۶۳ھ مؤلف
محمد اکبر بادشاه	۱۳ - جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ ہجری لا اعلم

تاریخ شاعر

شاه شاہان بگو تو از دل صاف
مہ مشرق
دل گفت کہ بادشاه شاہان بوده
عمدة السلاطین بگو بے روے آن
شہریار
شاہنشاه جہان
ہفت پیکر بقا رمز گش یافت
خلیفہ
دور عادل سر از زمین اسے ولے
وفات فیروز -
سرجان از وفات شاه بشکست
از سر دل بگو کہ قوت شاه
از سر جان بگو وفات شاه
ساز و الم و درد ہمین روز افزون
یک صاحب دولت بمرد
بدر خوبی
سعی سفر روح مجسم ز سر وش
رونق حشم خدا گفتا
بود آن شاه بال اختیار
گفتہ ام نور خلد از سر آم
تازی شد
لقد شد بابر شد
ابراہیم لودی شہید شد
بہشت روزے باد
ہمایون بادشاه از بام افتاد
سراقس مرد موافق گرم گستر بود
بجنات جاے یافت
از غلم سر زور جدا شد امروز
فوت اکبر شد - بادشاه عالم خاوند اکبر بادشاه

نام بادشاہان ہند	تاریخ ماہ و سال	تاریخ شاعر
جہانگیر بادشاہ	۸ ماہ صفر سنہ ۱۰۳۷ ہجری سمت ۱۶۸۴ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۶۲۷	جہانگیر از جہان عازم شد / رضی اللہ شاہ جہان گیر وفات / آفتاب عالمتاب من – دخل الجنت
شاہ جہان	۲۶ رجب سنہ ۱۰۷۶ لا اعلم	
اورنگ زیب عالمگیر	غرہ رمضان سنہ ۱۱۱۸ ایضاً	دار و فاتش بنے سروبے باشند
معظم شاہ	بکم محرم ایضاً	تبتش وفضل وتمشت دغل وکرم ۲۵۵
جہاندار شاہ	۲۲ ذالحجہ مؤلف	جملہ رابے یاد سر مرگش نمود / بذال ودخم وکشتہ دغل خبر وجود
معین الدین فرخ شیر	۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۳۱ لا اعلم	جہا رفت از اسم فرخ شیر / گفتا خلد برین مقام دما وا / فغان
شمس الدین رفیع الدرجات	۱۹ رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری ″	
رفیع الدولہ شاہ جہان	۸ ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۳۱ ہجری ″	
ثانی ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ	غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری ″	سال وفات سال ... رفت از جہان محمد شاہ / سال گور شد ان سنہ ۱۱۶۵ ہجری
مجاہد دین احمد شاہ	۲ شعبان سنہ ۱۱۸۷ ہجری ″	
عز الدین عالمگیر ثانی	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری ″	داد عرش سمک مرا دانے ولے
جلال الدین شاہ عالم عالی گہر	۱۹ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری ″	آہ دریغا – جاے او خلد برین
معین الدین محمد اکبر بادشاہ	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری ″	غم اکبر – بتخرجہ ۱۰ عدد

تاریخ وفات بہادر شاہ بادشاہ

شاہ دہلی کان بہادر شاہ بود	جای نشین حضرت تیمور لنگ	از قضا ایش جان بحق تسلیم کرد	بسکہ بود از زندگی خویش تنگ
چون شنیدم خواستم از ہاتف	سال تاریخ وفاتش بیدرنگ	گفت ہاتف از سر باغ جنان	مرد شاہ ہند در قید فرنگ

ٹیپو سلطان	سنہ ۱۲۱۴ ہجری ″	شمشیر گم شد
ناصر جنگ شہر	سنہ ۱۱۶۴ ہجری ″	آفتاب رفت

جدول بادشاہان ہندوستان ومعاصران از شہنشاہان انگلستان

سنہ ۶۳۶ء میں جنتوپ کا راجہ دہانی ترارو تھا اول حملہ مسلمانون کا اوسکے وقت میں ہوا تھا اول فوج ہندوستان میں جنتور پر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی بعد فتح ایران کے آئی لیکن آخری کی لڑائی میں افسر شہید ہوا پھر خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے اوسکو فتح کیا لیکن بعد کو خود ہی چھوڑ دیا سنہ ۷۱۱ء عیسوی میں خلیفہ ولید کی فوج نے تنشد ذکر کے تمام سند پر قبضہ کرلیا اور تیسرے سال محمد بن قاسم نے راجہ مذکور سے شکست کھائی راجہ نے سلیم حاکم کھمبایت کی بیٹی سے شادی کی آخر ترک مذہب کرکے راہی خراسان ہوا کھمان بابا کی پوتی کا بیٹا اسنے مامون رشید بن ہارون رشید حاکم خراسان سے جو ۲۴ بیس لڑائیاں فتح کین اور مامون آخر کو خراسان واپس گیا

نمبر	نام بادشاہان ہندوستان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جاے دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
۱	ناصر الدین سبکتگین در دہلی		سنہ ۹۷۷ء آمد ہندوستان		بست سال ۲۰			راجہ جے پال امیر ناصر الدین سبکتگین سے سنہ ۹۷۷ء کی بعد دو لڑائیاں ہارا یہہ راجہ آخر کو جلکر مرگیا اسلئے کہ وہ محمود غزنوی کے قید میں رہا تھا آنند پال پسر جے پال نے سنہ ۱۰۰۸ء میں محمود ابن سبکتگین سے بڑی شکست کھائی
۲	سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین		سنہ ۹۹۷ء آمد ہند		سی و پنج سال ۳۵			کنور راے یہہ راجہ سنہ ۱۰۱۸ء میں محمود کا مطیع ہوا اس بادشاہ نے ۱۳ حملے کئے یہہ نون حملہ تھا او ۹۹۷ سے ۱۰۳۰ تک اوسکی مدت سلطنت ہے اور اوسکے خاندان میں سنہ ۱۱۸۶ء گیارہ چھیاسی کو بادشاہت ختم ہوئی
۳	سلطان شہاب الدین غوری عرف معز الدین شام		سنہ ۱۱۹۳ عیسوی		پانزدہ سال و دو ماہ ۱۵ برس دو مہینے	سنہ ۱۲۰۶ء میں بد معاش کی ہاتھ سی مارا گیا		جی چند راٹھور اس راجہ کو شہاب الدین محمد غوری نے سنہ ۱۱۹۴ء میں شکست دی او قطب الدین ایبک کی تیر سے مارا گیا یہہ بادشاہ محمود سے حوصلہ میں کم نہ تھا غزنی زبان انکی او سنے تخریب کی جسکے آخری بادشاہ خسرو ملک کو قید کرلیا اور آپ سنہ ۱۲۰۶ء میں بدمعاشونکے ہاتھ سے مارا گیا ایبک ترکی زبان میں اوسے کہتے ہیں جسکے ہاتھ کی چھوٹی انگلی ٹوٹی ہو انگ پال اسکے خاندان میں بکرم کے وقت سے ۵۰ برس بعد راج آبا بائیسوان

نمبر شمار	نام بادشاہان ہند	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہای ہندوستان
								راجا تھا یہہ آخری راجہ پرتھی راج یہہ آخری راجپوت ہوا اننگ پال کا نواسہ اجمیر کا رہنے والا تھا شہاب الدین سے ۱۱۹۳ع مین شکست کھائی اور گلے پر چھرا پھیرا گیا اوس سے اور جے چند سے قطعی عداوت تھی
۴	قطب الدین ایبک غلام زر خرید سلطان معز الدین بود		سنہ ۱۲۰۶ع		چار سال سنہ			خاندان غلامان غوری سے صاحب قطب الدین ایبک محمد غوری کا غلام تھا پہلا بادشاہ دہلی کا ہوا چوگان کھیلنے مین گھوڑے سے گرکر مر گیا
۵	آرام شاہ پسر خواندہ قطب الدین		سنہ ۱۲۱۰ع		قریب یکسال یک			آرام شاہ قطب الدین ایبک کا بیٹا تھا چند ماہ مین تخت سے اوتارا گیا
۶	سلطان شمس الدین عرف ملک التمش این نیز غلام سلطان قطب الدین بود		سنہ ۱۲۱۰ع		اٹھائیس سال ایکماہ سنہ ب یک م		مدفن در دہلی است	شمس الدین التمش قطب الدین ایبک کا غلام اور داماد تھا اوسکا اور چنگیز خان کا ایک عہد تھا بنگالہ رنتھنبور مانڈو مہاکال کا مندر گوالیار اوسکے قبضہ مین تھا قطب مینار بہت اونچا بنایا یہہ مینار مسجد کا ہے
۷	رکن الدین فیروز		سنہ ۱۲۳۶ع		۷ ماہ			رکن الدین فیروز شمس الدین التمش کا بیٹا تھا بدچلن عیاش اور شرابی ہوا
۸	بی بی رضیہ بیگم بعد پدر		سنہ ۱۲۳۶ع		تین سال و دو ماہ سے سہ دو م		دہلی	رضیہ بیگم شمس الدین التمش کی بیٹی تھی انصاف مین مشہور ایک حبشی کی ممتاز کرنے سے مقتول ہوئی
۹	معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین		سنہ ۱۲۳۹ع		دو سال و یک نیم ماہ و دو ب ۱۰ م			معز الدین بہرام شمس الدین التمش کا بیٹا تھا بلوائیون نے قتل کیا

نمبر شمار	نام بادشاہان ہند	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہای ہندوستان
۹	علاؤ الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ		سنہ ۱۲۴۱ع		چار سال ایک ماہ سنہ ب یک م		دہلی	اسنے مغلونکو جنھون نے براہ تبت بنگالہ پر چڑہائی کی تھی شکست دی باہمی تکرار مین مارا گیا
۱۰	سلطان ناصر الدین ولد شمس الدین		سنہ ۱۲۴۶ع		نوزدہ سال و سہ ماہ نوزدہ ب سہ م			نیک اور فقیر مزاج ہوا ہے غزنی کالنجر بزہ چندیری بوسیلہ وزیر کے فتح ہوئی
۱۱	سلطان غیاث الدین بلبن بن شمس الدین التمش		سنہ ۱۲۶۶ع		بیس سال و تین ماہ بیس ب سہ م		دہلی	غیاث الدین بن شمس الدین التمش کا غلام اور داماد تھا دہلی کو رونق دی بڑی شان والا نرم مزاج و نرم دل نمازی اور علم دوست تھا سنہ ۱۲۶۶ع مین میواتیون نے سرکشی کی سزا پائی سنہ ۱۲۷۹ع مین طغرل خان باغی مارا گیا
۱۲	سلطان معز الدین کیقباد بن ناصر الدین نصرتخان بن سلطان غیاث الدین		سنہ ۱۲۸۷ع		سہ سال و سہ ماہ سے ب سے م			بڑا عیاش و بے ادب تھا کیخسرو اور اکثر امیرونکو قتل کیا آخر کو لوگون نے مار کر دریا مین پھینک دیا قراخان کی اولاد سے بادشاہ ہوا تھا
۱۳	سلطان جلال الدین فیروز خلجی		سنہ ۱۲۸۸ع		ہفت سال و دو ماہ ہفت ب دو م			یہہ شخص پہلے شاہی کا نائب ناظم تھا بعمر ستر سال تخت نشین ہوا بڑا حلیم رحیم تھا اوسکے بھتیجے نے از راہ طمع سلطنت مار ڈالا
۱۴	سلطان علاؤ الدین خلجی سکندر ثانی		سنہ ۱۲۹۵ع		بست سال سہ ماہ بست ب سہ م			اکثر راجاؤن اور مغلون کو شکست دی تند مزاج و نامور ہوا فوج کی تنخواہ گھٹا دی جنس سستی کردی انتقال سے الہی مر گیا

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
۱۵	سلطان غیاث الدین		سنہ ۱۳۱۷ع		سہ ماہ			۳ مہینے بادشاہ رہا
۱۶	قطب الدین مبارک شاہ برادر حقیقی سلطان علاؤالدین خلجی بود		سنہ ۱۳۱۷ع		چہاردہ سال و چہار ماہ ۱۴ ب ۴ م		دہلی	نہایت بیوقوف و بدچلن تھا خسرو خان نے اوسکو مارکر ۶ مہینے بادشاہت کی
۱۷	سلطان ناصرالدین عرف خسرو خان مشہور		سنہ ۱۳۲۱ع		شش ماہ			چھہ مہینے بادشاہ رہا
۱۸	غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی ملک		سنہ ۱۳۲۱ع		چہار سال و دو ماہ ۴ ب ۲ م			اسکا نام غازی خان پنجاب کا صوبہ دار تھا آخرکار بادشاہ ہوا قلعہ تغلق آباد بنوایا منتظم بادشاہ تھا ایک مکان کی چھت کے تلے دبکر مرگیا
۱۹	الغ خان سلطان محمد شاہ عرف فخرالدین جونا پسر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ		سنہ ۱۳۲۵ع		بست و شش سال ۲۶ ب		دہلی	اول سخی و عالم و متقی و منتظم رہا پھر سودائی و خبطی ہو گیا تھا دکن منجرہ کو زیر کیا او رچین پر بھی چڑہائی کی کہ سب فوج کام آئی دہلی کی ویرانی اور دولت آباد کی آبادی کا حکم دیا تھا آخر کو سنہ ۱۳۵۱ع مین راہی عدم ہوا
۲۰	سلطان فیروز شاہ عرف ملک فیروز شاہ باربک شاہ		سنہ ۱۳۵۱ع		سی و شش سال و ہفت ماہ ۳۶ ب ۷ م		دہلی	یہہ بادشاہ بہت نیکنام رہا چنانچہ ایک نہر اور طرح طرح کے مکانات بنوائے نوے سال کی عمر مین رہگراے عالم بقا ہوا اسکے بعد غیاث الدین ثانی مسند نشین ہوا جسکو لوگون نے

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت مع معاصران راجہ ہاے ہندوستان
	عم سلطان محمد بن فیروز شاہ							تخت پر بٹھایا اونہون نے ہی بسبب تکرار مار ڈالا صرف ۵ ماہ سنہ ۱۳۸۸ع مین تخت نشین رہا
۲۱	ابوبکر شاہ بن ظفر خان شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز		سنہ ۱۳۸۹ع		یک سال و شش ماہ ۱ ب ۶ م			ناصرالدین نے سرمور کے پہاڑون سے آکر قید کیا
۲۲	سلطان محمد تغلق شاہ		سنہ ۱۳۹۰ع		شش سال و ہفت ماہ ۶ ب ۷ م			اچھا بندوبست نکر سکا بقضاے الہی جان بحق تسلیم کی
۲۳	سلطان علاؤالدین سکندر عرف ہمایون شاہ بن محمد شاہ		سنہ ۱۳۹۴ع		یک ماہ و شانزدہ روز			اپنی موت سے مرگیا اسکے وقت کی اور کوئی بات مشہور نہین
۲۴	سلطان محمود		سنہ ۱۳۹۴ع		بست سال و دو ماہ ۲۰ ب ۲ م			کم سنی مین بادشاہ ہوا
۲۵	خضر خان بن ملک سلیمان		سنہ ۱۴۱۴ع		ہفت سال و سہ ماہ ۷ ب ۳ م			خضر خان نام تھا دولت خان لودہی کو تخت سے اوتار کر بادشاہ ہوا اور اپنی موت سے مرگیا
۲۶	سلطان مبارک شاہ		سنہ ۱۴۲۱ع		سیزدہ سال و یک ماہ ۱۳ ب یک م			مارا گیا اسکے بعد محمد شاہ سید سنہ ۱۴۳۴ع مین تخت نشین ہوا مبارک شاہ کا پوتا یہہ بارہ برس بادشاہ رہا آخرکار بقضاے الہی فوت ہوا

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر وغیرہ
۲۷	سلطان علاؤالدین بن سلطان محمد شاہ		سنہ ۱۴۴۶ء		سی و ہفت سال و ہفت ماہ و شانزدہ روز ۳۷ ب ۷ م ۱۶ یوم			بہلول خان لودی کو سلطنت دیکر بداؤن کو چلا گیا جب دہلی چھ کوس کے دور میں رہ گئی تھی
۲۸	سلطان بہلول لودی		سنہ ۱۴۵۰ء		سی و ہشت سال و ہشت ماہ ۳۸ ب ۸ م		دہلی	۲۶ برس میں جونپور فتح کیا اور پنجاب شامل دہلی ہوا جمنا پار کا سارا ملک تابع تھا
۲۹	سلطان ابراہیم سکندر بن سلطان بہلول لودی		سنہ ۱۴۸۸ء				پانی پت	از ابتدای سلطان بہلول الی غایت سلطان ابراہیم سنہ ... سلطنت ہفتاد و یکسال و پنجاہ کا فرد العصر بعد ازاں سلطنت در قبضہ چغتائیان آمد سنہ ۱۵۲۶ء میں بابر بادشاہ آگرہ تخت نشین ہوا ۵ برس تک بعد اوسکے سنہ ۱۵۳۰ء میں ہمایون تخت نشین ہوا اول ۱۰ برس بعد بابر و ... ماہ
۳۰	شیر شاہ سور		سنہ ۱۵۴۰ء		پنج سال ۵ ب			پانزدہ سال در بنگالہ و پنج سال و چند ماہ در دہلی مسند نشین ہوا
۳۱	سلیم شاہ سور		سنہ ۱۵۴۶ء		ہشت سال و دو ماہ ۸ ب ۲ م			ایڈورڈ دوم پسر ایڈورڈ اول ہمعصر اسکا انگلستان میں تھا
۳۲	فیروز شاہ سور بن سلیم شاہ سور		سنہ ۱۵۶۰ء		یک سال یک ب			ایڈورڈ دوم پسر ایڈورڈ اول
۳۳	سلطان محمد عادل شاہ کہ بعدل مشہور بود برادرزادہ شیر شاہ سور		سنہ ۱۵۷۹ء		قریب دو سال دو ب			ایڈورڈ دوم پسر ایڈورڈ اول ہمعصر اسکا انگلستان میں تھا

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر وغیرہ
۳۴	قطب السلاطین امیر تیمور صاحبقران بن امیر طراغای	سنہ ۷۳۶ ہجری شہر سبز	۱۲ رمضان سنہ ۷۷۱ ہجری بلخ	مدت ۷۱ سال ۱۱ شہر ۱ یوم	مدت ۳۶ سال ۱۱ شہر ۵ یوم	۱۷ شعبان سنہ ۸۰۷ ہجری	سمرقند	پہلے ایڈورڈ سوم پسر ایڈورڈ دوم ۵۰ سال ۵ ماہ ... دوسرے رچارڈ دوم ۲۲ سال ۱۰ شہر ۲۸ یوم تیسرے ہنری چہارم ۷ سال ۶ شہر ۱۳ یوم معاصر انکے انگلستان میں بادشاہ ہوئے
۳۵	جلال الدین میرانشاہ بن امیر تیمور صاحبقران	سنہ ۷۶۹ ہجری بروز پنجشنبہ سمرقند	۱۷ شعبان سنہ ۸۰۷ ہجری آذربایجان	۶۰ سال ۷ شہر ۱ یوم	۳۷ سال ۷ شہر ۶ یوم	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۸۵۰ ہجری	تبریز	انکے معاصر ہنری چہارم شہنشاہ انگلستان ۷ برس ۷ شہر ۶ یوم
۳۶	سلطان محمد میرزا بن جلال الدین میرانشاہ		۲۴ ذیقعدہ سنہ ۸۵۰ ہجری		مدت ۴۴ سال ۸ شہر	۲۱ رجب سنہ ۸۵۵ ہجری	بلخ و بقولی خطہ کش	پہلے ہنری چہارم ۷ سال یک شہر دوسرے ہنری پنجم نو برس ۸ شہر اٹھ شہر ۷ یوم تیسرے ہنری ششم ۳۸ سال ۱۰ شہر ۲ یوم
۳۷	سلطان ابوسعید میرزا بن سلطان محمد میرزا	۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳۱ ہجری سمرقند و بقولی حجاز	۲۲ رجب سنہ ۸۵۵ ہجری غزنین	مدت ۴۰ سال	مدت ۱۸ سال	۲۲ رجب سنہ ۸۷۳ ہجری	سمرقند	ہنری ششم بعد ۱۸ سال ... ہے
۳۸	سلطان عمر شیخ میرزا بن ابوسعید میرزا	سنہ ۸۶۰ ہجری سمرقند	۲۳ رجب سنہ ۸۷۳ ہجری توابع سمرقند	۳۹ سال	۲۶ سال یک شہر ۱۱ یوم	۴ رمضان سنہ ۸۹۷ ہجری	سمرقند	ہنری ششم ۷ سال ۷ شہر ۵ یوم دوسرے ایڈورڈ چہارم ۲۲ سال ایک شہر تیسرے ایڈورڈ پنجم دو شہر ۸ یوم چوتھے رچارڈ سوم دو سال و شہر ۵ یوم پانچوین ہنری ہفتم ۸ سال ۱۰ یوم
۳۹	فردوس مکانی محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ بن ابوسعید میرزا	۶ محرم سنہ ۸۸۸ ہجری	۵ رمضان سنہ ۸۹۹ ہجری اندجان	۴۸ سال ۹ شہر	۳۸ سال ۸ شہر	۶ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ ہجری	اول نعش را در باغ نور افشان اکبرآباد سپردند بعد چندی انتقال کرده در کابل دفن نمودند	پہلے ہنری ہفتم ۲۳ سال ۸ شہر ۱۹ یوم دوسرے ہنری ہشتم ۲۱ سال ... شہر ۲۰ یوم

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختص وغیرہ
۴۰	جنت آشیانی محمد نصیر الدین ہمایون بادشاہ بن محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ	۴ ذیقعدہ ۹۱۳ ہجری ارک کابل	۱۰ جمادی الاول ۹۳۷ ہجری اکبرآباد	۴۹ سال ۴ شہر ۴ یوم	۲۵ سال ۷ شہر ۵ یوم	۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ ہجری	سواد دہلی	پہلے ہنری ہشتم ۱۶ سال ۶ شہر ایک یوم دوسرے ایڈورڈ ششم ۶ سال ۵ شہر ۹ یوم تیسرے شاہزادی میری
۴۱	عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن محمد نصیر الدین ہمایون بادشاہ	۵ رجب ۹۴۹ ہجری امرکوٹ	۲ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری لاہور کلانور	۶۳ سال ایک شہر ۶ یوم	۵۱ سال ۲ شہر ۱۱ یوم	۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری	سکندرہ اکبرآباد	پہلے شاہزادی میری ۵ سال ۱ شہر ۲ یوم دوسری شاہزادی الزبتھ ۴۴ سال ۴ یوم تیسری جمس اول ایک سال ۷ شہر
۴۲	جنت مکانی نور الدین جہانگیر بادشاہ بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ ہجری قصبہ فتح پور سیکری	۲۰ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری اکبرآباد	۵۹ سال ۱۱ شہر ۲ یوم	۲۲ سال ۱۱ شہر ۲۳ یوم معہ ایام مابین	۲۷ صفر ۱۰۳۷ ہجری	شاہدرہ لاہور	پہلے جمس اول ۲۱ سال ۲ شہر ۲۴ یوم دوسرے چارلس اول ایک سال ۹ شہر ۹ یوم
۴۳	فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ بن نور الدین جہانگیر بادشاہ	غرہ ربیع الاول ۱۰۰۰ ہجری سمرقند	۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ ہجری اکبرآباد	۷۶ سال ۴ شہر ۲ یوم	۳۱ سال ۴ شہر ۲۲ یوم	۲۶ رجب ۱۰۷۶ ہجری مستقر الخلافت اکبرآباد میں مرے	مستقر الخلافت اکبرآباد	پہلے چارلس اول ۲۲ سال ۱ شہر ۱ یوم دوسرے پرٹکٹر ۱۱ سال ۴ شہر ۲۲ یوم
۴۴	خلد مکانی ابو المظفر	۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۸ ہجری	غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ ہجری	۹۰ سال ۷ یوم	۵۰ سال ۲۷ یوم	۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری	اورنگ آباد	پہلے پرٹکٹر ۱۸ سال ۲ یوم دوسرے چارلس دوم معہ ۲۷ سال ۹ شہر تیسرے جمس دوم ۴ سال

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختص وغیرہ
	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بن شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ	ملک مالوہ	باغ اعزآباد					۹ شہر ۲۹ یوم چوتھے ولیم سوم و مریم ۱۳ سال ۴ شہر ۵ یوم پانچویں شاہزادی این ۵ سال
۴۵	محمد اعظم شاہ بن اورنگزیب عالمگیر	۱۰۶۳ ہجری دکن	۲۹ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری احمدنگر	۵۵ سال ۴ شہر ۱۵ یوم	ایک سال ۲۰ یوم	۱۱۱۹ ہجری	قریب دولت آباد دکن کے متصل ندی بہادر شاہ بادشاہ سے لڑائی جاجمو میں زخمی ہو کر یہاں آکر مرے	اول شاہزادی این ایک سال ۲ یوم ہوئے کہ سلطنت بہادر شاہ میں محسوب ہوئے
۴۶	خلد منزل محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ بن اورنگزیب عالمگیر	سلخ رجب ۱۰۵۳ ہجری بمقام دکن	غرہ ذی الحجہ ۱۱۱۸ ہجری لاہور	۷۰ سال ۶ شہر	۵ سال ایک شہر	۲۰ محرم ۱۱۲۴ ہجری	درگاہ قطب صاحب	شاہزادی این ۵ سال ایک شہر ۲ یوم
۴۷	معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ	۱۰ رمضان ۱۰۷۲ ہجری دکن	۷ محرم ۱۱۲۴ ہجری دہلی	۵۲ سال ۳ شہر	۱۰ شہر ۸ یوم	۲۲ ذیقعدہ ۱۱۲۴ ہجری وبقولی ۸ محرم ۱۱۲۵ ہجری	مقبرہ ہمایون	شاہزادی این ۱۰ شہر ۸ یوم
۴۸	جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ بن عظیم الشان بن بہادر شاہ	۱۷ رجب ۱۰۹۵ ہجری دکن	۲۳ ذیقعدہ ۱۱۲۴ ہجری پٹنہ	۳۶ سال ۸ شہر ۲۰ یوم	۶ سال ۴ شہر ۱۱ یوم	۹ ربیع الاول ۱۱۳۱ ہجری	مقبرہ ہمایون	پہلی شاہزادی این ایک سال ۹ شہر ۱۲ یوم دوسرے جارج اول ۴ سال ۵ شہر ۲ یوم

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جای دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر وغیرہ
۴۹	رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بادشاہ بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ	۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ ہجری دہلی	۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ ہجری قلعہ دہلی	۲۰ سال ایک شہر ۱۳ یوم	۳ شہر ۱۱ یوم	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج اول ۳ شہر ۱۱ یوم
۵۰	شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ	۵ صفر سنہ ۱۱۱۸ ہجری دہلی	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری قلعہ دہلی	۱۳ سال ۹ شہر ۱۲ یوم	۳ شہر ۲۸ یوم	۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج اول ۳ شہر ۲ یوم
۵۱	فردوس آرامگاہ ابو الفتح روشن اختر محمد شاہ بادشاہ بن شاہزادہ خجستہ اختر بن محمد معظم شاہ بادشاہ	۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۴ ہجری وبقولی ۲۴ صفر شیرگڈھ	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری دہلی	۴۷ سال ایک شہر ۱ یوم	۲۹ سال ۵ شہر ۸ یوم	۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری	درگاہ نظام الدین	پہلے جارج اول ۷ سال ۸ یوم دوسرے جارج دوم ۲۱ سال ۵ شہر ۸ یوم
۵۲	خلد آرامگاہ مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ	۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۸ ہجری دہلی	۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری قصبہ پانی پت	۲۸ سال ۳ شہر ۳ یوم	۶ سال ۳ شہر ۱۲ یوم	۹ شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری	دہلی	جارج دوم ہمعصر اون کے ۶ سال ۳ شہر ۱۲ یوم
۵۳	عرش منزل عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ	سنہ ۱۰۹۹ ہجری صوبہ ملتان	۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری دہلی	مدت ۷۴ سال چند شہر	۵ سال ۷ شہر ۲۸ یوم	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری	مقبرہ ہمایون	جارج دوم ۵ سال ۷ شہر ۲۸ یوم
۵۴	محی السنہ شاہ جہان ثانی بادشاہ بن محی السنہ بن [illegible] بن کام بخش	دہلی	سنہ ۱۱۷۳ ہجری		۱۱ شہر [illegible] یوم	سال وفات معلوم نہین لیکن خلع خلافت سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین ہوے		جارج دوم ۲۵ یوم باقی ایام سلطنت شاہ عالم بادشاہ مین محسوب ہوئے فقط
۵۵	فردوس منزل عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ بن عزیز الدین عالمگیر ثانی	۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۰ ہجری	۶ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ ہجری الہ آباد	۸۰ سال ۹ شہر ۲۰ یوم	۴۶ سال ۴ شہر ۳ یوم	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری	درگاہ قطب صاحب	اول جارج دوم ۱ شہر ۶ یوم دوسرے جارج سوم پسر جارج دوم ۴۶ سال ۴ شہر ۷ یوم
۵۶	بیدار شاہ ابن احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۰ ہجری دہلی	سنہ ۱۲۰۳ ہجری دہلی	۴۳ سال	دو شہر ۵ یوم	سنہ ۱۲۰۳ ہجری	ڈیوڑھی محلہ	معاصر انکے وہی تھے جو شاہ عالم کے تھے یہہ وہی شاہزادہ ہے کہ جسکو غلام قادر نے بعد اندھا کرنے شاہ عالم کے تخت پر بٹھایا تھا اور جب شاہ عالم اعانت مرہٹہ سے سریر آرا ہوئے اوسکو ہلاک کیا
۵۷	عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ بن شاہ عالم بادشاہ	۴ شعبان سنہ ۱۱۷۳ ہجری ریوان مکند پور	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری دہلی	۸۰ سال ۲ شہر ۲۱ یوم	۳۲ سال ۹ شہر ۲۱ یوم	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری	درگاہ قطب صاحب	پہلے جارج سوم ۱۴ سال ۸ شہر ۱ یوم دوسرے جارج چہارم پسر اونکا ۱۰ سال ۴ شہر ۲۶ یوم تیسرے ولیم چہارم برادر جارج چہارم ۷ سال ۱۱ شہر ۲۵ یوم چوتھی ملکہ ملکی صفات وکٹوریا دام سلطنتہا ۴ شہر ۸ یوم
۵۸	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ بن اکبر شاہ بادشاہ	۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ ہجری دہلی	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری قلعہ دہلی	۹۰ سال تا سال خلع خلافت ۸۴ سال	۲۰ سال ۷ شہر	سال خروج سنہ ۱۲۷۳ ہجری سنہ ۱۲۷۹ ہجری سال وفات	رنگون	معاصر انکی ملکہ ملکی صفات وکٹوریا دام سلطنتہا واقبالہا ۲۰ سال ۷ شہر تا تاریخ سانحہ خلع خلافت سنہ ۱۲۷۳ ہجریہ فقط تاریخ وفات کسی شاعر نے بعد وفات در رنگون اس مصرعہ مین نکالی ہے گفت ہاتف از سر رنج و جنان مرد شاہ ہند قید فرنگ ۱۲۷۹ احتیاطاً کل اشعار تاریخ وفات شاہ دہلی مکرر تحریر کیے گئے شاہ دہلی بود بہادر شاہ بود جانشین حضرت تیمور لنگ

نمبر شمار	نام بادشاہان	سال ولادت	سال جلوس	مدت عمر	مدت سلطنت	سال وفات	جائے دفن	کیفیت معاصران شاہان انگلستان و دیگر حالات مختصر
								از قضایش جان بحق تسلیم گردید بسکہ بود از زندگی خویش تنگ چون شنیدم خواستم از بہر وی سال تاریخ وفاتش بیدرنگ گفت ہاتف از سر باغ جہان ؛ مرد شاہ ہند در قید فرنگ ۱۲۷۷ ۱۲۷۹ھ

بیچ احوال سلطنت انگلستان بر سبیل اجمال کے واضح ہو کہ مورخان زمان باستانی اور مترجمان تاریخ انگلستان نے ایسا لکھا ہے کہ یہہ مملکت بھی پرانی ہے ابتدا مین بطور اقالیم دیگر کے غذا یہانکے باشندونکی حیوانات صحرائی کا دودھ اور گوشت اور لباس اونھین جانورون کا پوست تھا اسیواسطے مویشی بہت پالتی اور واسطے بچاؤ گزند سردی و گرمی کے پھوس کی جھونپڑی ڈالتے مگر زمین وہانکی بہت قابل خیز اور زر ریز تھی تا وقت تسلط قیصر روم کوئی بادشاہان جہان ستان سے نجانتا تھا کہ یہہ کشور اسقدر وسیع اور آباد ان اور اوسکا حاصل اتنا وافر اور فراوان ہے اسواسطے باشندے وہانکے بطور خود محفوظ اور وہ ملک صدمۂ تسخیر سلاطین جبار سے محفوظ رہا رسم و رواج وہانکی رہنے والون کا یہہ تھا کہ ہر فرقہ مین ایک شخص دانشور کو ہمقوم مین سے انتخاب کر کر سردار اپنا بنالیتے تھے کہ فصل مقدمات اور انفصال خصومات اونکی رائے زرین پر منحصر رکھتے اور سب انتظام مہام ملکی اور امور جنگی مین تابع رائے صواب نمائے اوسکی ہوتے آلات حرب و پیکار انکی تلوار اور نیزہ اور برچھی اور سواری رتھ کہ اونکی دونون دہریون مین تلوارین اور نیزہ خوش جو ہر بمثال مضبوط باندہ دیتے اور وہانکے والے اونکے نیزہ بازی مین کمال رکھتے تھے چھپن برس پہلے بعثت اور ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے شہنشاہ قیصر روم کہ ساری روی زمین اپنی تحت حکومت مین لایا مع افواج جرار اپنی زمین مملکت مین بھی آیا یہہ سب دبدبہ شوکت شاہ اور عدت و کثرت سپاہ قیصری دیکھکر بااطاعت و فرمان برداری مسئول ہوئے اور دینے باج و خراج مین مقبول بعد چندے مراجعت شاہ سے طرف تختگاہ کے رعایا یہانکی رعیت گری سے پھر گئی کہ دوبارہ شہنشاہ نے آکر تہدید کری اور ایک سردار باوقار مع لشکر مختصر تعین کیا کہ وہ زر نعلبندی تحصیل کر کے حضور قیصر مین ترسیل کرتا رہتا تھا یہہ طریقہ چار سو برس تک جاری و ساری رہا زمان خلافت شاہ ولسن قیصر روم کے کہ ضعف سلطنت قیاصرہ کا ہوا اور افواج شاہی یہان نرہی انہون نے بالکلیہ بیخوف ہو کر بھیجنا زر نعلبندی کا موقوف کیا جب یہہ خبر گوش زد پکٹ واسکاٹ ہوئی اشطالیہ کے باشندون نے کہ جانب شمال انگلستان کے واقع ہے کمر اوپر تاخت و تاراج اس ملک کے چست باندھی اور نہایت اوپر غارتگری اور مردم آزاری کے درست کی انہون نے بخجلانہ اور عاجزانہ جاکر بارگاہ قیصری مین استغاثہ کیا کہ اگر بھاگتے ہین تو دریائے شور مین ڈوبتے ہین و اگر رہتے ہین تو طعمۂ تیغ بیدریغ ہوتے ہین نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن آپ دستگیری کیجیے اور معاونت فرمائیے لیکن قیصر سے بباعث بے انتظامی اپنے ملک کی اور ضعف سلطنت کے کچھ استعانت اونکی ہو سکی ناچار انہون نے قوم سکسنے سے رجوع کی اونہون نے اگرچہ فی الفور کمک کری اور غارتگرون کو سزائے واقعی دی مگر ملک زرخیز دیکھکر موافق اس مقولہ کے روستائی کو حمام خوش آیا جو رنگ توطن اور تسلط کا ڈالا چنانچہ بکرٹ نام ایک دلاور اور دانشور قوم سکسنی سے کل صوبہ جات پر قابض اور متصرف ہو گیا جب کامل خردان اس ولایت نے مشورہ کر کے ۲۷ سنہ مسیحی مین کہ چند سال پہلے اس سے دین عیسوی وہان رواج پا گیا تھا ایکرٹ کو اسی قوم سے یاد کیا اسکے بعد تا زمان سلطنت ہرلڈ دوم بیس سریر آرا غیر مستقل ہوئے کہ بسبب نا اتفاقی سرداران و بے انتظامی کے کوئی مالک کل ممالک نہو سکا اونکے نام نامی بہ ترتیب یہہ ہین
۱ اول شاہ ایکرٹ ۲ دوم شاہ اتہل ولف ۳ سوم شاہ اتہل بلد ۴ چہارم شاہ اتہل برٹ ۵ پنجم شاہ الفرڈ ۶ ششم شاہ ایڈورڈ ۷ ہفتم شاہ اتہل گسٹن ۸ ہشتم شاہ ایڈمنڈ اول
۹ نہم شاہ ایڈرڈ ۱۰ دہم شاہ ایڈوی ۱۱ یازدہم شاہ ایڈگر کا ۱۲ دوازدہم شاہ ایڈورڈ ۱۳ سیزدہم شاہ اتہل رڈ ۱۴ چہاردہم شاہ سوئن ۱۵ پانزدہم شاہ ایڈمنڈ ایرن سبد
۱۶ شانزدہم شاہ دل ہارڈ ۱۷ ہفدہم شاہ فالوٹ ۱۸ ہیجدہم شاہ ہرلڈ پہلا ۱۹ نوزدہم شاہ ایڈورڈ ۲۰ بستم شاہ ہرلڈ دوسرا لیکن ۱۰۳۵ سنہ عیسوی سے

شہنشاہ خورشید کلاہ فلک بارگاہ ولیم ڈوک نارمن پسر وزیر نور مندی اورنگ آرائے سلطنت ہوئے جبسے ابتک متصل و مسلسل نسب بہ نسب اس دودمان عالیشان سے بادشاہان بلند مکان ہوتے چلے آتے ہین اگرچہ سلاطین بانکین او راقلیمون مین مثل قیاصرہ روم اور فغفوران چین ملک داری اور شہریاری کرتے رہے ہین لیکن تاجداران انگلستان کی برابر رعایا پروری اور عدالت گستری اور کشورگیری اور باج ستانی او تاج بخشی او رتخت نشانی مین کوئی نہین ہوا اب ستائیس برس سے شہنشاہ عالیجاہ فلک رتبت انجم سپاہ خورشید نظیر گردون سریر ملکہ آفاق جناب ملکہ وکٹوریہ دام اللہ سلطنتہا جلوہ فرما جلوس ابد مانوس اورنگ شہی اور شہریاری کی ہین چنانچہ کیفیت مکان و زمان ولادت و جلوس و امتداد سلطنت و عمر ہر شہریار و الاتبار کی انہین سے بمعاصرت فرمانروایان ترک کے سباق و سیاق نقشہ سے کہ لکھا جاتا ہے مفصل دریافت ہوتا ہے



باب چہارم دربیان تعداد سلسلہ افغانیہ

ذکر افغانان

تاریخ گزیدہ و مصنف مجمع الانساب ایراد کرتا ہے کہ جو انوار طلعت آفتاب جہانتاب جمال محمدی صلی اللہ علیہ و سلم نے عالم تاریک کو
روشن کیا اور خالد بشرف اسلام مشرف ہوا وہ گروہ اعراب و اصناف خلایق کی مدینہ مین لائے خالد نے ایک مکتوب بجانب بنی
افغان و بنی اعمام خود کہ کوہستان نواحی غور مین مسکن رکھتے تھے اور زمان اخراج بخت نصر بنی اسرائیل سے اوس جگہ متوطن
تھے لکھا اور اونکا بعثت پیغمبر آخر الزمان اور حقیقت اسلام اور ایمان سے اعلام کیا جو مراسلہ خالد کا اس قوم کے پاس پہونچا چند کس
رؤسا اور بزرگان اوس گروہ سے متوجہ مدینہ کے ہوئے اور بزرگ ترین اس جماعت کا قیس بنی افغان تھا سلسلہ نسب اسکا
سی و ہفت واسطہ بملک طالوت و چہل و دو واسطہ بہ مہتر یعقوب اسرائیل اللہ و چہل و پنج واسطہ بہ مہتر ابراہیم خلیل اللہ پہنچا ہی
و شصت و سہ پشت بہ مہتر آدم علیہ السلام پہونچتا ہی اور صاحب مجمع الانساب نے نام اجداد قیس کی یون لکھے ہین کہ قیس بن عیص بن سہلول
بن عیلہ بن مرہ بن جلندر بن اسکندر بن زیان بن عنین بن مہلول بن شلم بن صلاح بن قارود بن عثم بن فنلول بن کرم بن عمال
بن حدیقہ بن نہال بن قس بن علیم بن اشمویل بن ہارون بن فرود بن ابی بن صہیب بن طلل بن لوہی بن عامیل بن ناریج
بن ارزند بن مندول بن سلم بن افغنہ بن ارسا بن ساروال الملقب بملک طالوت بن قیس بن عتبہ بن عیص بن روئیل بن یہود
ابن مہتر یعقوب اسرائیل اللہ بن مہتر اسحاق بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ کہ جسے آذر بھی کہتے ہین بن ناخور بن ارغون
علیہ السلام بن قانع علیہ السلام بن اخبنج بن بردہ بن بارود بن بہابیل بن قیہان بن انوس بن سروغ بن
ساروغ بن مہتر ہود علیہ السلام بن عابر بن سالح بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لمک بن متوشلخ بن مہتر
ادریس علیہ السلام بن مہلائیل بن انوش بن مہتر شیث علیہ السلام بن مہتر آدم صلواۃ اللہ علیہم اجمعین پس وہ جماعت بعد
وصول مدینہ مین بدلالت خالد بملازمت آنسرور مشرف ہوئے اور ساتھہ دولت اسلام کے ممتاز ہوئے اور اوس حضرت نے
اونکو بانواع رافت اور مہربانی کے اسم ہریک کا پوچھنے لگے پس فرمایا کہ قیس ایک اسم ہے عبرانی اور ہم اہل عرب ہین
ازروے کرم قیس کا عبدالرشید نام رکھا اور فرمایا کہ جو تم اولاد سے ملک طالوت کے ہو اور اوسکو خدا تعالے نے
قرآن مجید مین بخطاب ملکی مقرر کیا اور بے اور انسب وہ ہے کہ تمکو بھی ملک کہین اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ سے مکہ معظمہ مین تشریف لائے خالد و عبدالرشید خدمت مین ہمراہ تھے اور روز فتح مکہ کی ایک جماعت بنی
اسرائیل و عبدالرشید کو ہمراہ خالد کے تعین فرمایا اون دنون اوس سے کام شایستہ ظہور مین آئے اور جانسپاری مین
تقصیر نکی اور ستر آدمی قریش کے ہاتھہ خالد سے اس جماعت کے قتل ہوئے جو خالد بملازمت آنسرور آیا حقیقت تردد
اور مردانگی عبدالرشید کی عرض کی زبان گہربار درنثار اوس خلاصۂ آفرینش کے جاری ہوا کہ حق سبحانہ تعالے نسل
اس مرد سے سلسلہ عظیم پیدا کرے گا کہ بیچ جمعیت اور استحکام دین و زیادتی قبایل بر جمیع طبقات آنام رایج ہونگے کیونکہ
جبرئیل نے مجھکو خبردار کیا بآن چوب کہ کشتی بہ بنیاد جہاز اور آثار جہاز کا اوس پر ہوتا ہے اور دریا کے آدمی اوس
چوب کو پتہان کہتے ہین مشابہت کرکے عبدالرشید کو بخطاب پتہان مخاطب کیا اور حق تعالے سے درخواست کی کہ
نسل اس مرد سے طایفۂ عظیم ظہور لاوے کہ تا قیامت اوپر شریعت اسلام کے ثابت قدم اور راسخ دم رہے اور اولیا
کبار اور درویشان نامدار اور اہل وجد و حال اس گروہ سے پیدا ہووین کہ ستون خانہ اسلام کے ہوویں پس دست مبارک اوٹھا

اور دربارِ عبدالرشید کے کہ بخطاب پٹھان ممتاز ہوا تھا دعا کرکے اصحاب خود کو فرمایا کہ ابن کمین جو دعا سے فارغ ہوئے انار وحی بشرہ مبارک
پر ظاہر ہوئے اور اوپر زانوے امیر المومنین علی کے تکیہ کیا بعد ساعتے کہ وحی منجلی ہوئی اوٹھے اور روے مبارک شادی سے
چمکتا تھا اور فرح ناک اور شادمان تھی فرمایا متر جبرئیل پاس میرے وحی لایا کہ حق تعالی بعد از تحفۂ درود و سلام فرماتا ہے
کہ دعا میری جو حق عبدالرشید مین کی تھی قبول فرمائی اور اوسکو بزرگ سب قبایل مین کیا ہمنے پھر عبدالرشید کو طلب کیا
مکرر دعاے خیر و فاتحہ در حق اوسکے کی اور ایک اصحاب اپنے گروہ انصار سے ساتھ عبدالرشید پٹھان کے کیا کہ در دیار غور و کوہستان
آنحدود کہ مسکن بنی اسرائیل و قبیلہ بنی افغان و گروہ عبدالرشید کے تھے احکام اسلام تلقین اوس جماعت کو کرے
اور اونکو رخصت کیا پس قیس کہ باسم عبدالرشید و خطاب پٹھان معزز ہوا خوشحال بدیار خود گیا اور حقیقت اولاد کی اوسکی
آیندہ مرقوم ہوگی اور قیس در ایام ایالت معاویہ بن ابوسفیان در سنہ اربعین کہ چہل ہجرت سے ہوی وفات پائی
مدت عمر اوسکی ہشتاد و ہفت سال اگرچہ یہہ اخبار احادیث و روایات سے ثابت نہین ہے مگر در بعضے کتب تواریخ مثل
مخزن افغانی و گزیدہ و مجمع الانساب و بعضے سیر مرقوم ہے کہ در سال نہم غزوہ تبوک کہ وفود اعراب بملازمت آن سرور آئے
قیس بھی بدلالت خالد بخدمت پیغمبر پہونچا چنانچہ مسطور ہوا و اکثر روایات چنانچہ سیر ابن ہشام
بحضرت ویس قرن اور ساتھ لیجانا حضرت کا ساتھ ابوبکر ما بن تبیع علی لالاغزنوی سے پہونچا دی کتابون مین مذکور ہی
یہہ احوال بھی اوسی قسم سے ہے واللہ عالم بحقیقتہ و لفظ پٹھان بتاے فوقانی کثرت استعمال سے پٹھان شہرت پائی
وگرنہ در اصل پتان ہے اور تقریب آنے اس طایفہ کی بکوہستان روہ و کوہ سلیمان کی وہ ہے کہ مصنف تاریخ
گزیدہ و صاحب جہان کشاے ایراد کرتا ہے کہ جماعت بنی افغان از زمان اخراج کرنے بخت نصر کے اونکو زمین
شام اور کوہستان غور اور اوس نواحی سے کہ متوطن ہو سنہ نہم مین بدلالت خالد بشرف اسلام مشرف ہوئے
اور آنحضرت نے دربارۂ اس گروہ کے دعا فرمائی حق تعالے نے دعا حبیب اپنے کی کہ درباب اونکے کی تھی مستجاب
کی اور جمعیت نے اس طایفہ کی روبزیادتی رکھا اور اس کثرت کو پہونچا کہ مافوق اوسکے متصور نہوے اور
عبدالرشید کے سہ فرزند رشید صاحب تمیز پیدا ہوئے ایک کا سربنی اور دوسرے کا بتنی اور تیسرے کو
غرغشتی نام رکھا اور ہر ایک کی اولاد اور احفاد اور اسباط بہت بوجود آئے عنقریب بوضوح ملے گا جو سریر
خلافت نے بوجود عبدالملک بن مروان کے زینت پائی اور حجاج بن یوسف ثقفی سپہ سالار و مدار المہام
تھا عماد الدین محمد قاسم کو کہ خواہر زادہ اوس کا تھا در سنہ ہشتاد و شش ہجری بتسخیر ولایت سیوستان
اور اون نواح حجاج نے تعین کیا بعد قطع مسافت سے جو عماد الدین محمد قاسم نواحی غور پہونچا ایک جماعت
اس طایفہ سے اپنے ہمراہ رکھتا اور اونپر بانواع نوازش کی اور مدت ہشت سال تک اوس ولایت
مین اقامت کی رکھی اور سیوستان کو مسخر کیا اور راجہ کو وہان کے بقتل پہونچایا اور غنایم بسیار اوان
بدست اہل اسلام کے آیا جو سنہ نود و چہار عماد الدین محمد قاسم موجب امر حجاج بن یوسف متوجہ
دار الخلافت کا ہوا جماعت بنی افغان کو بمنزل اپنے رخصت کیا اور بخلعتہاے فاخرہ و کمر و خنجر و شمشیر
مرجع نوازش فرمایا جو سنہ اربعمائۃ کہ چار سو ہجرت سے ہوتے ہین حق تعالے نے سلطان محمود غازی
بن سبکتگین بن الپتگین کو کہ مولازادۂ نوح بن منصور بن سامانی کا تھا سلطنت پر معزز کیا اور دیار عراق

و عجم و خراسان و ماوراء النہر تا حدود کابل و دریاے سند اوسکے تصرف مین آئے اونہہ کس روساے افغانان
کہ اسامی اونکے کتب تواریخ مین اسی وجہہ مسطور ہین کہ اول ملک خانوی و دیگر ملک عاموں و ملک داؤد
و ملک یحیی و ملک احمد و ملک محمود و ملک محمد و ملک عارف و ملک غازی بملازمت سلطان محمود در آئے اور
بشرف ملازمت مشرف ہوئے اور جو آثار بزرگی اور رفتہ و رشد کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے سلطان نے اونکو
بانواع نوازش تربیت کیا اور بلباسہاے فاخرہ بزرگانہ ملبوس کیا اور ہر جنس و نقد سے بدامن اونکے ڈالا اور
ہر ایک کو کمر و خنجر مرصع و شمشیر و اسپ و خلعت خاصہ مرحمت کیا اور ہمراہ اپنے لیکر جانب سفر سومنات
ہندوستان کی عزیمت کی جو بدیار راے دابشلیم کہ راجہ بزرگ اوس ولایت کا تھا پہونچا راجہ کو وہان سے نکال دیا
اور بتخانہ ہاے اوس مملکت کے خراب کیے اور کفرستان وہان کا پایمال کیا اور جس جگہہ کہ کوئی کام اور مہم
کہ سلطان کے پیش آئے اس سپاہ کو ملکانکی باسپاہ اور جمعیت اونکی تعین کرتا تھا حق تعالے اوس
مہم کو باحسن وجہہ صورت انتام دیتا تھا سلطان محمود مدت سہ سال تک سومنات مین رہا جو خدمات
پسندیدہ اونکی مشاہدہ کین ہر ایک کو فراخور حالت نوازش کی اور قرب منزلت بدرجۂ اعلی پہونچایا اندک
مدت مین کام یہان تک پہونچا کہ ایک رکن ارکان دولت کے ہوئے اور اکثر مہمات بصوابدید اونکے صورت
پاتی تھی اور کار زمانہ سلطنت مین صاحب دخل اور معتمد علیہ ہوے اور تا زمان حیات سلطان محمود سی و نہہ
سال دولت مآب و صاحب شوکت ہوئے جو سلطان محمود روز پنجشنبہ ہفتم ربیع الآخر سنہ چہار صد و بست و یک
انتقال کر گیا سلطان محمد و سلطان مسعود ابناے سلطان محمود غازی جب کہ چراغ سلطنت اوس سبکتگین
کا بعد ایک سو شصت و نہہ کے باد فنا منطفی ہوا اور سریر امارت نے بوجود سلاطین غور زیب و زینت پائی
اور سلطان شہاب الدین غوری نے اوپر تخت غزنی کے اجلاس کیا چاہا کہ ہندوستان کو مسخر کرے اور چند
مرتبہ غزنی سے ہندوستان مین آیا اول حد لاہور سے معاودت کی اور مرتبہ دوم ولایت مہروالہ سے بے مراد
بازگشت ہوا مرتبہ سوم دوازدہ ہزار سوار خنجر گذار جوانان چابک سوار و مردمان کارگذار قبایل افغان سے
اپنے ہمراہ لایا حق تعالے نے فتح اور فیروزی نصیب اوسکے کی اور راجہ پتھورا کہ سر آمد راجہ ہندوستان کا
تھا بقتل پہونچایا اور اموال بسیار اور اسپان تازی و ہندی و فیلان کوہ پیکر و غلامان لالہ عذار و کنیزان
پری رخسار و نقد و جنس بے شمار بدست اہل اسلام کے آئی اور وقت مراجعت خود سلطان شہاب الدین نے اس
جماعت کو کوہستان روہ و کوہ سلیمان اشتغر و سواد بجور حدود کابل سے تا دریاے نیلاب آباد کیا نواحی
قندہار سے سرحد ملتان تک اور ملک معزالدین غوری کو با ہشت ہزار کس تعین فرمایا تا اس جماعت کو خانہ کوچ
کوہستان غور سے نقل کرکے ان کوہستان مین آباد کیا اور روہ عبارت ہی کوہ سے مخصوص کہ ابتدای طول کا
سواد باجور سے تا قصبہ سیوی نواح بھکر کا اور باعتبار عرض حسن ابدال سے کابل اور قندہار تک در حدود
اس کوہ کے واقع ہے اور کوہ سلیمان اور کوہ اشتغر بابین اس کوہ کے ہے اور اول جو شہر کہ کوہستان مین علاقہ
اونکے آباد ہوا وہ اشتغر تھا جو ملک معزالدین نے اونکو آباد کرکر بملازمت سلطان کیا سلطان بغایت
مسرور و مبتہج ہوا اور آباد ہونا اس طائفہ کا موجب فتح ہندوستان کا تصور کیا اور فی الواقع ایسا ہی تھا

پس سلطان نے اونکو بھی بانواع نوازش تربیت سرفرمایا اور ہر ایک فرقہ کو دریائے سندھ ونواحی نیلاب جاگیر کری
جو اوس طائفہ نے اندر اوس سرزمین کے قرار لیا اور بزور استیلا تمام پایا اور انہون نے ہر سال
باکفار کتھور وکفار ہندوستان جنگ کی اور اوس کوہستان کو غبار کفر سے پاک صاف کیا جو مرتبہ سوم
سلطان شہاب الدین نے بطرف دہلی لشکر کھینچا ملک محمود لودی کو کہ جمعیت اوسکی سب گروہ سے زیادہ تھی
سپہ سالار اپنے کا کیا بانواع تربیت نوازش کیا اور دو منزل پیشتر خود سے روانہ کیا معہ دوازدہ ہزار
سوار مقدمہ لشکر اپنا کیا اور اوپر تمام سپاہ افغنہ کے اوسکو لاہور میں پہونچایا خسرو ملک کہ آخرین سلاطین غزنوی
تھا قلعہ لاہور میں محاصرہ کیا اور بعد از عہد وقول خسرو ملک کی آنکر ملازمت کری سلطان نے اوسکو مقید
کرکے ولایت میں اپنے برادر کے پاس بھیجا اور اکثر نواحی لاہور کو مسخر کیا کافرون سے جنگ بہت ہوئی حق تعالیٰ
نے بفضل وکرم خود لشکر اسلام کو کفار پر ظفر دی اور وقت مراجعت کے دیار ہند سے قلعہ سیالکوٹ کی
بنا رکھی اور علی کرناخ کو لاہور سے طلب کر حکومت سیالکوٹ کی اوسکو عطا کری اور ایک برادران ملک محمود
سے کہ اوسکو ملک شاہو کہتے تھے بجہت تعمیر وآبادانی شہر خود چھوڑ کر غزنی میں کیا اور ملک محمود کو بانواع نوازش
سرفراز کیا وحل وعقد وقبض وبسط سرکار بہ اختیار اوسکے سپرد کری اوس روز سے بزرگی سلسلہ لودیہ میں
ہے جو سلطان شہاب الدین نے ودیعت حیات سونپی سلطان قطب الدین ایبک کہ جملہ جہانگانی بندہ بارے سے
تھا اوسنے سریر سلطنت پر جلوس کیا ان سلوک ومہربانی ونوازش کہ سلطان شہاب الدین سے بوقوع آئی اور سلطان قطب الدین
ایک سی نسبت باحال اس گروہ کی اضعاف مضاعف واقع ہوئے اور چند کس اونسے برتبہ امارت پہونچے از ان باز کہ قریب نہ صد سال
میں ابواب آمدورفت اس طبقہ اکرام کی ہندوستان میں ہوئی اور پیش سلاطین دہلی معزز ومکرم رہتے تھے جو سلطان فیروز شاہ بادشاہ ہوا تو
اونکو نوازکر بمرتبہ امیر الامرا پہونچایا دو بست نودہ و پنج سال اسیطرح حال تھے اور جو درسنہ ہشت صدو یک
امیر تیمور صاحب قران نے تسخیر ہندوستان کی رائے عالم آرا سے اپنی مصمم کیا اوسطرف نہضت فرمایا
ملک خضر لودہی وملک بہاؤ الدین جلوانی وملک یوسف سروانی وملک حبیب نیازی کو باد وازدہ ہزار کس کے کوہ
سلیمان اور اوسکے پاس طلب کرکر نوازش فرمائی اور ہر ایک کو خلعت خاص واسپ وکمر وخنجر وشمشیر مرصع عنایت کرکے
ہمراہ لے آیا اور راہ کول جلالی سے متوجہ دہلی کا ہوا جو بملتان پہونچا مرزا پیر محمد فرزندان اونکے سے تھا کہ ملتان
میں بملاحظہ زمینداران لیسی مخصوص ہوا تھا اور ان محلے نے ولایت کا رکھتا تھا تشریف آوری صاحب قران سے مخلصی پا کر ملازمت
میں دوڑا اور بغایت عنایت سے ملزم ہوا اور جو اسپان شاہزادہ کے برسات سے ہندوستان میں تلف ہو گئے تھے اکثر پیادہ
فرقہ کا سوار تھی چنانچہ صاحبقران اعظم دریادل نے تیس ہزار اسپ یکروز میں اور یک مجلس کے بمرزائے کامگار جوان بخت وسپاہ اوسکو
مرحمت فرمائی اور دیالپور سے لاہور کو آیا اور خطبہ اور سکہ بنام خود کیا اور طرف دہلی کے روانہ ہوا ملوخان کہ حاکم دہلی تھا فرار ہوا اور
دہلی تصرف دولتیائے دولت کے آئی اور روز جمعہ تاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور بنام نامی آن بادشاہ صاحب اقتدار کا خطبہ وسکہ مکرد
ہوا اور ہفت روز کنار حوض خاص پر منزل رہی جبکہ خاطر اشرف دہلی سے جمع ہوئی بجہت غزای کفار جانب کوہ سوالک کی عزیمت کی خاص نیت ثواب
جہاد ورواج دین اسلام قلعہ میرٹھہ روز اول فتح کیا اور کفار بسیار قتل ہوئے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور ملک خضر اور
ملک بہاؤ الدین آن حروب سوالک کے بشہادت پہونچے صاحب قران نے فرزندان واقربا اونکے طلب کرکر خلعتہائے خاص

مرحمت کی اور مہربانی کی اور پرگنہ خضر آباد وساہورہ کو میان دوآب اور پرگنہ سیال کوٹ کا با چند محال دیگر مرحمت
فرمائے اور سید خضر خان کہ اولیائے کبار سلطان فیروز شاہ کا تھا بحکومت دہلی مشرف تفویض ہوا اور خود بجانب
سمرقند کہ مستقر سریر سلطنت کا تھا از راہ کابل بطریق یلغار متوجہ ہوا اور ملک حبیب اور ملک یوسف اور
دیگر سرداران افغنہ کو کابل سے رخصت کیا اور در زمان حکومت رایات عالی خضر خان کے اکثر وہ لوگ
برتبہ امارت پہونچے اور آمد ورفت اس گروہ کی روہ سے ہندوستان میں بیشتر ہوئی اور سلطان شاہ لودی
ایک امرائے کبار سید خضر خان اور سلطان مبارک شاہ کا ہوا سرہند جاگیر میں پایا اور بعد از ان مہمات اونکی
روز بروز ترقی پر ہوتے رہے افغان کی اولاد میں جیسے وتا ایندم با وشاہت وسرداری پیشہ سپاہ گری عنایت
الٰہی سے چلا آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ دعائے رسول مقبول کی سے قیامت تک رہیگا بباعث دعا رسول مقبول کے
امید قوی ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ
علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات میں کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت
سے اور بنائیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تا کہ آپسمیں پہچان ہو کہ بزرگ ہے اللہ کی ہان اوسی کی بڑائی ہے جو بڑا پرہیزگار
ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار اور شریعت میں غیر کفو سے نکاح منع ہے اور حکم ہے کہ اگر کسی اور رشتہ دار
وارثے دیا غیر شخص نے کسیکی نابالغ لڑکی کا نکاح اوسکے باپ وغیرہ قریب کی غیبت میں کسی فاسق بدکار یا خوار
محتاج یا ذلیل پیشہ والیکی یعنی کم ذات والے کی ساتھ کردیا پھر اوسکے باپ یا قریب کو خبر ہو تو اوسکو اختیار ہے
کہ اوس عورت کا نکاح فسخ کردے اور کفو میں جیسا کہ لحاظ ذات کا ہے ویساہی لحاظ دینداری کا بھی ہے قال
اللہ تعالیٰ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ مومنون میں کہ پھر
جب پھونکا جائیگا صور نہ ذاتیں رہینگی اوس دن اور نہ آپس میں پوچھنا فقط اخرج مسلم عن ابی ہریرہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ترجمہ مشکوات کی کتاب العلم میں لکھا ہے کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا عمل دیر کرے گا اوسکا نسب جلدی نہ
کرے گا یعنی دنیا وآخرت میں آدمی کا عمل کام آتا ہے ذات پات کام نہیں آتی ہر کیسے ہی ذات پات کا بڑا ہو خالی
خاندان اور کام برے کیئے کوڑی کی کام کا نہیں اور کیساہی کم ذات ہو مگر دونون ہر بالی کارگذار ہو سکو عزیز حضرت
بلال باوجودیکہ غلام تھے مگر کام کے سبب اللہ کی ہان مقبول ٹھہرے اور ابو جہل باوجودیکہ قوم میں نجیب اور شریف تھا مگر
ناکارہ کی سبب مرا ٹھہرا بلال رض کی کم ذاتی نے اثر نکیا اور ابوجہل کی نجابت اور شرافت پیش نگئی ابوجہل نے
نیک کام میں دیر کی سو اوسکے نسب نے اوسکی نجات کیواسطے جلدی نکی تو معلوم ہوا کہ ذات پات محض زائد چیز
بیکار کر دنیا میں اوس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت میں پھر اسپر فخر کرنا محض نادانی ہے بلکہ بڑی کی ذات پات
کو موجب غرور وتکبر کا سمجھکر کبھی اسکا خیال بھی نکیا جائے مسلمانون کو مسلمان ہونا کیا تھوڑا فخر ہے جو اور فخر چاہیے قطعہ سبب میں کبر
سکائے باخدا اپنے شرح اسکی گوش دل سے سن ذرا نام علم وزہد تقوی ونسب وحسن وقوت کبر ہیں یہ سبب
یہہ تو سب کل ایک اسمین کبر خارہ خار کو کر ور دل سے دور ستارہ چہارم تعداد شمار سلسلہ افغانیہ میں جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ
تعالیٰ نے ذات ختم نبیین سے قیس عبد الرشید کو بخطاب پٹھان مشرف کیا اور شعب قبائل کثیر ظاہر کیے اور اس قدر برکت اولی

ذریت اور اولاد مین دی کہ اوس سے آبادی تمام جہان مین ہوگئی اور مشرق و غرب و جنوب شمال مین اونکو بعزت و جاہ تمام آباد و مشہور
کیا و شجرہ نسب اونکا چونتیس ۳۴ واسطہ سے افغنہ بن ارمیا کو پہونچتا ہے اور سینتیس ۳۷ واسطہ سے ملک طالوت کو اور بیالیس ۴۲
واسطے سے مہتر یعقوب اسرائیل اللہ علیہ السلام کو اور پینتالیس ۴۵ واسطہ سے حضرت مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو
اور تریسٹھ ۶۳ واسطہ سے مہتر آدم علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے اور اونکو خدا تعالے نے تین فرزند ارجمند سعادت مند کرامت
فرمائے تھے ایک سربن دویم بیٹن سومی غرغشت اور ان تینون مین ہر ایک سے اولاد و احفاد و اسباط بہت ظاہر ہوے
چنانچہ بقول بعضے مورخون کے مجموع تین سو بچانوے ۳۹۵ گروہ ہین منجملہ اونکے سربنی ایکسو پانچ خیل اور بیٹنی ایک سو آٹھ خیل اور غرغشت ایک
سو تہتر خیل یہہ سب نسل پٹھان سے ہین اور باسم پٹھان مشہور ہین بحسب عدد فرزندان اس باب مین پانچ فصلین لکھی
جاتی ہین **فصل اول** اولاد سربنی کے بیان مین **فصل دوسری** اولاد بیٹنی کے بیان مین **فصل تیسری** اولاد غرغشتی کے بیان مین
فصل چوتھی مین شجرہ نسب مع احوال **فصل پانچوین** بیان اون عہدنامونکا جو سرکار انگریزی اور رئیسان افاغنہ مین
منعقد ہوے ہین اور بعضے سوانح جو وقوع مین آئے وہ بھی اسمین مذکور ہین **فصل اول** بیان اولاد سربنی مین
جاننا چاہیے کہ حق جل و علی نے اپنے فضل سے سربنی ولد پٹھان کو دو پسر کرامت فرمائے اور اونسے بدیدار فرزندان
مسرور ہوکر ایک کا شرجون اور دوسرے کا خرشبون نام رکھا اور ذکر اولاد شرجون کا شرجون سے پانچ فرزند وجود مین آئے
شیرانی و ترین و میانہ و بریچ و اورمر و اورمر پسر پنجم شرجون کا ہے اسطرح کہ شرجون دختر اپن گر پر عاشق ہوگیا تھا
اوسکو اپنے نکاح مین لایا اوس عورت سے جو فرزند پیدا ہوا اوسکا نام اورمر رکھا گیا اور یہہ اورمر صاحب دولت و حشمت
و ناموری ہوا اور اپنے باپ سے زیادہ مشہور رہا اب ان پانچون کی اولاد مین سے بیان اولاد شیرانی یہہ ہے کہ شیرانی
دخترزادہ کاکڑ تھا جب سن رشد و تمیز پہونچا اوسکی مادر یعنے دختر کاکڑ رہگرا ے عالم بقا ہوئی اور اوسکے باپ شرخبون نے
اور ایک عورت سے نکاح کرلیا اور اوس سے بھی فرزند پیدا ہوئے شرخبون نے چاہا کہ اسم ملکی کا اس عورت ثانیہ کے
فرزند کلان کے نام مقرر کرے شیرانی نے کہا کہ مین فرزند کلان ہون خطاب ملکی میرے لائق ہے اس بات مین بہت گفتگو
واقع ہوئی شیرانی نہایت رنجیدہ خاطر ہوا اور باپ بھائی اوسکے بھی باہم گرآزردہ ہوئے اور یہہ مادر شیرانی بھی ادکھہ تھی
اور بھائیو نسے بباعث اسم ملکی کے عناد پیدا ہوا شیرانی نے وہان رہنا مناسب نہ سمجھا اپنے نانا کاکڑ کو اس پریشانی احوال اپنے سے
بذریعہ تحریر اطلاع دی اور چاہا کہ وہ آن کر اپنے ہمراہ اسکو لیجاوے کہ اس رنج سے خلاصی ہو جب وہ خط کاکڑ کو پہونچا تو وہ اپنے فرزندان
و بیگانگان کی ایک جماعت ساتھ لیکر آیا اور شرخبون کے ہان ٹھہرا اور سبب آنیکا ظاہر کیا باپ اور اقربائے شیرانی اوسکے لیجانے پر
راضی نہوتے تھے اور کاکڑ کی برادری کے لوگ اصرار لیجانے پر کرتے تھے جب باپ اور بھائی شیرانی نے اصرار شیرانی کے نانا اور
طفائیان کا از حد زیادہ دیکھا اور جانا کہ یہ شیرانی کو ضرور لیجاوینگے تب غصہ ہوکر کہا کہ چھوڑ دو شیرانی کو اور لیجانے دو اگر ایک شیرانی نہوگا
تو کیا ہوگا اگر وہ ہمسے بیزار ہوا ہے تو ہم بھی اوس سے بیزار ہوگئے پس کاکڑ و غیرہ شیرانی کو لیکر اپنے وطن مین آئے اور کاکڑ
اوسکی پرورش مین سعی بکمال پہونچاتا تھا اور کوشش بہت کرتا تھا خویشان و اقربا کاکڑ نے کہا یہہ رنج و مشقت حق پرورش شیرانی
مین جو تم کرتے ہو سب ناحق اور ضایع ہے اسواسطے کہ جب یہہ جوان ہوجاے گا اپنے باپ کے قبیلہ مین جاے گا اور سربنی
کہلائے گا کیا تمکو ضرور ہے کہ بیگانہ کو اسطرح تربیت کرو یہہ سنکر شیرانی نے کہا کہ مین نے اپنے خدا سے عہد کرلیا ہے کہ جبتک زندہ رہونگا
اپنے کو غرغشتی کہلاونگا اور میرے فرزندونمین سے جو سربنی اپنے کو کہلائیگا مین اوس سے بیزار ہونگا اور خدا و رسول اوس سے بیزار ہون بس

اس مقدمہ مین عہد و پیمان باہمدگر موکد و موثق ہوگئے اور شیرانی نے آپ کو داخل غرغشت کر کر اوس قوم کی تسلی کی جب اون لوگون کی خاطر جمع
شیرانی کیطرف سے ہوگئی کاکڑ نے اپنی ایک پوتی یعنی ایک بیٹے کی صبیہ سے نکاح شیرانی کا کردیا اول نبیرہ تھا اب اوسکے بیٹے کا داماد ہوا
دوآتشہ ہوگیا جب کاکڑ نے سب مال و متاع و اپنا سب فرزندون پر برابر تقسیم کردیا اور شیرانی کو بھی ویسے ہی سب کے برابر حصہ دیا عنایت الہی سے
شیرانی کے تھوڑی ہی مدت مین اولاد و اسباط بہت ہوئی و کثرت و جمعیت اونکی اس مرتبہ کو پہونچی کہ مقام کاکڑ مین اونکی گنجایش نرہی شیرانی نے ایکدن
جد فاسد اپنے سے کہا کہ مین بھی تمہاری توجہ سے صاحب جمعیت ہوگیا ہون اور یہان جگہ تنگی کرتی ہے اگر میرے توطن کیواسطے کوئی جگہ عنایت ہو
تو عین بندہ نوازی ہے اتفاقا ان روزونمین کوہ کشنغر کاکڑ کے قبضہ مین تھا اور برادر کاکڑ پنی نام اوس پہاڑ پر رہتا تھا کاکڑ نے بپاس خاطر شیرانی
اپنے بھائی پنی سے ایک طرف اوس پہاڑ کے لیکر شیرانی کو رہنے کو دے کہ اپنا وطن کرے شیرانی نے وہان رہنا اختیار کیا اور نسل اوسکی
وہان ترقی پر تھی اور فرزند بہت ہوے اون فرزندون مین سے مسمی میانی فرزند کو کہ سب مین چھوٹا تھا اوس پہاڑ پر کہ تخت سلیمان
اوسکا نام ہے رہنے کو جگہہ دی اب تک اولاد میانی وہان رہتی ہین القصہ جب سے پیچھے شیرانی نے اپنی تئین غرغشت کہلایا ایک روز
مجلس سلطان بہلول مین یہہ مذکور ہوا تھا جب شیرشاہ سلطنت پر قائم ہوا اوحسین جلوانی سے اس حقیقت کو پوچھا کہ تم کس قوم مین سے ہو
اوحسین نے عرض کیا کہ ہم قوم غرغشتی سے ہین اگرچہ اول سربنی تھے لیکن اب داخل غرغشت ہوگئے ہین اور سربنی سے نکل گئے
پس جب سے شیرانی داخل غرغشت ہوئے اور حق سبحانہ تعالے نے شیرانی کو ایک فرزند رشید کرامت کیا کہ اوسکا نام چہار
رکھا اوس چہار سے تین فرزند وجود مین آئے اول وَدَم دوم جلوانی سوم ہربپال ودم کے چار فرزند ہوے عمر سیدانی
بابر میانی جلوانی کے سات فرزند ہوئے چھہ اصلی اور ایک وصلی کہ اوسکو بکنی خیل کہتے ہین سالار خیل مروت خیل
اسپند زئی مہیار کونکری نسری بکنی خیل کہ پسر وصلی اوسکا تھا عمر کے سات پسر ہوئے انکو شیرانی کہتے ہین سالار خیل مروت خیل کپیپ خیل
یعقوب جبین متحر ابوالفرد حمیم اسپند زئی مہیار کپیپ چیا یعقوب جبین متحر کونکری نسری بکنی خیل پسرخواندہ تھا یعنے
متبنے تھا ابوالفرد مابین حمیم و رحیمین پانچ پشتہ ہوئے ہین حسن خیل لوباخیل لندعمر موسی خیل بہتار دان بابر ولد دوم کے دو فرزند
ہوے انجر و سنجر سنجر ولد بابر کے پانچ فرزند ہوئے مسعود خیل غوربا خیل ابراہیم خیل اسمعیل خیل یعقوب خیل غوزربا
انجر و ولد بابر مبانی دوسرا بیٹا ہربپال ولد چہار ابراہیم کا ایک بیٹا تھا اسمعیل منو یعقوب ذکر اولاد ترین ولد شرخبون ترین کے
تین بیٹے ہوئے ایک کا رنگ سیاہ فام تھا اوسکا توری نام رکھا دوسرے کا رنگ سفید تھا اوسکا اسپین نام رکھا اور تیسرے
بیٹے کا نام اودل رکھا توری کے چار بیٹے ہوئے طموفی کندرتی سنگی نانو طموفی کے دو فرزند ہوئے ہارون محل کندری
کے پانچ فرزند ہوئے اور ہارون کے نو فرزند ہوے سات اصلی اور دو وصلی مندوزئی منگل زئی نور زئی مالک یار اسمعیل زئی بادو زئی
حیدرزئی بنک نحنافی منازئی یعقوب زئی ابابکر کربلا وصلی سیدزئی برک زئی نقل ہے کہ ہارون ولد طموفی مرد مفلس اور
پریشان حال تھا ایک لڑکی اور ایک گھوڑا اور ایک بکری رکھتا تھا اور آپ ہمیشہ شکار کو جاتا تھا اور اوس شکار سے اوقات بسر کرتا تھا ایکدن
اپنی عادت کے موافق جو شکار کو گیا چار شخص اولیاء اللہ ہارون کے گھر مین آئے ایک لڑکا بھی اونکے ہمراہ تھا نام اوسکا سید تھا
اور صورت و جمال اوسکے سے آثار بزرگی کے اوسکی پیشانی پر ظاہر تھے عورت ہارون کی نہایت عاقلہ اور دانا تھی اونکے چہرہ سے آثار ولایت
سمجھ کر اونکی احترام اور تعظیم بجا لائی اور وہ بکری جو گھر مین رکھتی تھی اونکے نذر کی اور اپنے افلاس اور بیمقدوری کا حال بیان کیا اور کہا کہ
ہماری اسباط مین یہی بکری ہے اسکو قبول کیجئے وہ فقیر بزرگ اوسکے سلوک سے نہایت راضی ہوئے اور اوس بکری کے لینے مین عذر کرنے لگے
اوس عورت نے کہا کہ جب اون بزرگون نے جانا کہ یہہ دل سے نذر کرتی ہے اور نہ لینے سے ناراض ہوتی تو اونھون نے قبول کیا اور اوسکو ذبح

کرکر گوشت اوسکا کھایا جب ہارون شکار سے پھر کر گھر آیا اسنے بھی شرط خدمت کی ادا کی صبح کو جب وہ اولیا اللہ سفر کرنے کو طیار ہوئے ہارون
اپنی دختر اور گھوڑے کو اونکے روبرو لایا اور کہا کہ میری بساط مین یہی دو چیزین ہین ان کو قبول فرماوین وہ اسکے حسن خلق و مروت
سے نہایت خوش ہوئے اور دعائے خیر ہارون کے حق مین کی اور کہا کہ ہمنے تمہارے واسطے خدا تعالی سے دعا مانگی ہے کہ سات فرزند اس عورت
صالحہ سے تمکو عنایت کرے اور یہہ لڑکا کہ ہمارے ساتھ ہے سید زادہ ہے تمکو بخشا ہمنے اور ایک اور لڑکا فلان جا پڑا ہے اوسکو بھی لے آؤ اور ان
دونونکو اپنی فرزندی مین پرورش کر کر بڑا کرو اس لڑکی کا نام کبلا اور اوس لڑکے کا نام سید زئی رکھو انشاء اللہ تعالی ان دونو کے قدم
کی برکت سے دولت تیری مددگار ہوگی اور گردہ نور برین فرزند تیرے تھوڑے عرصہ مین رئیس اور صاحب قبیلہ ہونگے پس بعد اس دعا کے
فقیر تو چلے گئے اور ہارون اوس لڑکے کو لے آیا و کربلا نام رکھا اور انکی دعا کی برکت سے سات لڑکے اور ہارون کے اوسی زوجہ سے پیدا ہوئے
اور دولت دنیوی بھی مددگار ہوئی جب سید زئی بڑا ہوا ہارون نے اپنی دختر سے اوسکا نکاح کر دیا اتنک سرداری اوس قوم کی ہارون کے فرزندونکے
متعلق ہے ذکر ہارون کی اولاد کی نہ ۹ فرزندون کا نور زئی ملک یار اسمعیل زئی حیدر زئی یعقوب زئی بادوزئی ابابکر کربلا و صلی سید
زئی ابابکر چار فرزند رکھتا تھا اتمانخیل خان ہدیا اولاد چند پسر کندری مندوزئی منگل زئی نیک تخانی منازئی منتزل زئی علی ولد ملوی
سنگے ولد لودی لڑکے رکھتا بانو والد نور کوک ہادی ولد ترین کی کہ اولاد اسپین مین سے ہے چار بیٹے تھے ودیر سلیمان نغ جام ادیجو اولاد مین
او دل ولد ترین کے تین فرزند تھے بارک یوتل علی ذکر اولاد میانہ ولد شرخبون کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے میانہ کو تیرہ فرزند عطا کیے
بارہ اصلی اور ایک وصلی ایک سید زادہ کو فرزندی مین لے لیا تھا غوری لورنی بکھی لت سلاج جوت اشکون لوانی رہوانی توخ
جعفر سوبت خور حسین سید زادہ غوری لورانی بکھی لت سلاج جوت اشکون کے دو فرزند تھے رہری کترانی توخ کے چھہ فرزند تھے سور
شرکبکی مرغی زو براہیس **ذکر اولاد** برنج ولد شرخبون کا یہہ ہے کہ اوسکے دو فرزند ہوئے وادیاع حسین اولاد و نغ ولد برنج کے
چھہ فرزند ہوئے شیخ تات بلمی زئی برل زئی خوبان زئی سکزئی سوکی زئی حسین ولد تریخ پانچ لڑکے رکھتا تھا بارک زئی ابساری زکوزئی مندوزئی دادزئی ذکر اولاد ورج
ولد شرخبون کا اوسکو فرسیون بھی کہتے تھے ابن سربنی کا اللہ تعالی نے اوسکو تین بیٹے دیئے کند جمند کانسی کند ولد فرسیون کے دو بیٹے ہوئے غور اشنحا غوریا
ولد کند کے پانچ فرزند ہوئے دولت یار خلیل منوزئی زیرانہ جوکنہ دولت یار ولد غوریا کے دو فرزند مہمند داوزئی مہمند ولد دولت یار کے
گیارہ بیٹے ہوئے ساک زئی باروزئی ترائی متی زئی نور وزئی افوزئی الکازئی سلار زئی یہہ آٹھون بیٹے بی بی ودیرہ شیخ ملی
قتال کی بہن سے پیدا ہوئے ان آٹھون مین سے دو تو لاولد گئے اور باقیونکے اولاد ہوئی اور تین فرزند ایک عورت خاتون نام کے
پیدا ہوئی دمیار کی موسی یعقوب کالا حسن مندو ملی عمر میار کے چار فرزند ہوئے الیسوزئی زیرک دولتہ یوسف دادزئی ولد دولت یار کے
چار بیٹے ہوئے اسنذزئی ماموزئی یوسف مند کے سید اتام رکھنے کی وجہہ یہہ کہتے ہین کہ یہہ چارون بھائی ایک گانون مین رہتے تھے ماموکے
آٹھہ فرزند ہوئے علی زئی بتی زئی باکل زئی سیدی خیل بایزید خیل یونس خیل محمد خیل تاجو خیل یوسف ولد داد زئی کے دو بیٹے
ہوئے دفار اعصت ارا اور مند کے ولد داد زئی کا ایک بیٹا ہوا شیخا زنی نقل ہے کہ دو زوجہ رکھتا تھا حسین نزدیک [illegible] تھا
اور نیکو [illegible] مادر سے تھے جب باونکا فوت ہوا اور جو کہ میراث حسین کو پہونچی اس سبب سے نیکو بانو نے حسین سے
عداوت پیدا کی اور چاہا کہ حسین کو قتل پہونچاوے تو اس واقعہ سے خبردار ہو کر خوابگاہ سے علیحدہ ہوا اور بجائے خفتن
بستر اپنا [illegible] معلوم ہوا کہ خواب مین ہے [illegible] تلوار اپنی خوابگاہ پر حسین کے ڈالی وہ موجود نہ تھا کہ مارا جاوے
علی الصباح حسین کو زندہ دیکھا نیکو بجانب ہندوستان کے نکل گیا اور بانو طرف روہ کے گیا اور حسین وطن مین رہا واللہ
اعلم او [illegible] شیخا ولد کند کے [illegible] پسر تھے ترکلانی اکیانی عمر یوسف زئی ترکونی [illegible] دو پسر رکھتا تھا ہوتک سید احمد ولد شیخا کو ایک پسر تھا

اوسکا صفدر نام رکھا اور دختر اپنے عم یوسف کی خواستگاری کری اوس سبب سے اونکو یوسف زئی کہتے ہین اور یوسف زئی کے
دو پسر ہوئے ایک کو خود یوسف زئی کہتے ہین اور دوسرے کو مندڑ اور مندڑ کا بیٹا عمر تھا برادر زادہ یوسف کا دختر عم اپنی یوسف کی
خواستگاری کری اور یوسف سے چار پسر ہوئے الیاس اکو ملی عیسی الیاس مندو کے بھی چار پسر ہوئے منوزئی خدرہ جبر ماموان چار پسر
خدر بمرتبہ ولایت کے پہونچا اور اوسکو داخل چار قطب کے جانتے ہین خدر ولد منوز منو ولد مندڑ کے سہ پسر ہوئے کمال ابا انمان کمال ابا
انمان کے بھی چار پسر تھے سدو اکا منا علی سدو کے چھہ پسر تھے بہزاد خضر عمر میر احمد ابا محمد اجر ولد منہ را ورامو ولد مندرا در بہزاد کے
دو پسر ہوئے علی فرا علی فرا کے ایک پسر ہوا خان کجو کہتے ہین اور اندر نام یوسف زئی کے کرنہ لک نبیرو کہتے ہین تحت حکم مین اونکے تھے
نقل ہے کہ خواجہ خضر ساتھہ اوسکے ملاقی ہوئے تھے اور ساتھہ شیر شاہ سور کے دم مخالفت کا مارا تھا خضر ولد سدا اور عمر ولد سدو اور میر احمد ولد اسد
اور ابا ولد شدا اور محمد ولد سدو چند ولد خرشبون کے پانچ پسر تھے خوشکی نکتی زئی کتانی نوحی محمد زئی خوشکی ولد جمند کے شش پسر
ہوئے سوربانی سل محک کرلانی زرزئی سنگ زئی عمر زئی سوربانی کے چھہ پسر ہوئے دلوزئی حسین اجو ایرب بہدتن ابراہیم
دلو ایک پسر تھا اوسکو جبون زئی کہتے تھے بمرتبہ ولایت پہونچا اور مسند خلافت و ہدایت پر مسلم رہا حسین ولد سوربانی اجو ایرب
بہدتن ولد ایضاً کرلانی ولد خوشکی وزیری ولد خوشکی سنگ زئی ولد خوشکی عمر زئی ولد خوشکی بکی زئی ولد جند تخانی ولد جند کے
دو پسر ہوئے عیسی و عمر عیسی ولد کنانی دو پسر رکھتا تھا موسے زئی حیدر سنہل عمر ولد تخانی دو پسر رکھتا تھا ملا زئی مولان زئی نوفی
ولد جند پنج پسر رکھتا تھا بنی زئی ارکی زئی منصور زئی جمیل زئی ماجوزئی محمد زئی ولد جند کانسی ولد خرشبون ابن سرٹبنی کے دوازدہ پسر ہوئے
محمد زئی انوری ستورانی کمتر قطالیا کوبار بام زئی موسیلع سلمت جر پسر خواندہ سروان محمد زئی ولد کانسی کے انوزئی ولد کانسی زمرانی
ولد کانسی شنوازئی ولد کانسی کمتر ولد کانسی سالیا ولد کانسی کوبار ولد الہیار ساحر زئی ولد کانسی موسیلع ولد کانسی سلمت ولد کانسی
ہمدار خواندہ کانسی سروان ولد کانسی **فصل دوم در تعداد تبنی ولد پٹھان** کے بسیاری عادت اور طاعت سے اوسکو شیخ بیت
کہتے تھے حق تعالی نے تبنی کو سہ پسر اور ایک دختر مرحمت فرمائی پسر کلان کا اسمعیل و میانہ شیبون و خورد کا کچین نام رکھا اور عاجزہ کا منو
موسوم کیا نقل ہے کہ سربنی برادر کلان تبنی کا مفلس تھا اور مجھہ جیسز کی دست قدرت نہ رکھتا تھا باوجود اوسکے سعادت فرزندی سے محروم تھا
اور ہمیشہ ان دو آرزو مین کہ مدار قوام عالم کا ساتھہ ان دو امر کے وابستہ ہے رہتا تھا اور طلب مین اسکے سعی بہت کرتا تھا ایکروز بجانب برادر
اپنے شیخ تبنی کے آیا تھا بعد از لوازم اخوت و مہربانی حقیقت احوال کی اپنے برادر پر ظاہر کری کہ در طلب فرزند و فراخی معاش کوشش بہت
رکھتا ہون مین میسر نہین ہوتا ہے شیخ تبنی نے کہا کہ جب تک ایک کو فرزند و نسبے بخانہ اپنے لیجا کر بفرزندی پرورش نہین کرتا ہے تو نہ دیگا اینن
تیری گرمی آتش کی ہوگی اور نہ فرزند تولد ہوگا سربنی نے کہا مین آرزو خدا سے چاہتا ہون مین کونسی سعادت بہتر اس سے ہوگی کہ فرزند
تمہارے اور برادر زادہ اپنے کو بفرزندی قبول کرون مین التفات کر کے ایک فرزندان سے اپنے میرے کو مرحمت فرماؤ تم شیخ تبت نے
کچین کا کہ پسر خورد تھا پکڑ کر سربنی کے حوالہ کیا کہ لیجاؤ اور حق مین اوسکے فاتحہ پڑھا اور دعا کری سربنی مبتہج و مسرور ہاتھہ کچین کا پکڑ کر لیکے وطن کا
راہی ہوا جو کچین خورد سال تھا مفارقت پدر و مادر سے دلگیر ہوا اور راہ مین گریہ کرتا جاتا تھا سربنی ہر چند اوسکو دلاسا کرتا تھا فائدہ نہ تھا جبکہ من شیخ برائی سربنی پیش رو
ہوا اور کچین عقب سے اوسکے جاتا تھا سربنی کو غافل دیکھہ کر دونکھا اور پیچھے سے اوسکے بھاگا اور خود کو بقصد اضطراب پاس والدہ اپنی کے پہونچایا دست بدامن
اوسکے مارا اور فریاد و فغان برلایا سربنی عقب سے اوسکے پھر کے بملازمت شیخ تبت کے آیا اور حقیقت حال بیان کری اور سنے چاہا کہ خواہی نخواہی
کچین کو ساتھہ اوسکے سپرد کرے ہر چند در بناب سعی بیشتر کری سود اندک بھی مرتب نہوا اور وہ بغل مین مادر کے در آکر نہین چاہتا تھا کہ جدا ہوے
دریں اثنا اسمعیل پسر کلان شیخ تبت نے کہا کہ وہ خورد سال ہے ہلاک ہوگا اگر تم برادر خورد اپنے مرحمت فرماتے ہو ایک ہم دو لوگس سے

کہ کلان اور عاقل ہیں ساتھ اونکے دونا خدمت میں بکار آوین ہم شیخ بیت نے کہا کہ کیا خوب ہوئے بیٹے جانب اپنی سے کہ فرزند رشید ہے تو برادر کو اپنے میں اوٹھ ہمراہ برادر کے میرے جاؤ کہ میں اور مادر تیرے حق سے اپنے باز آئے ہم خود کو سربنی موسوم کرسکا تو اسمعیل نے سخن پدر بگوش قبول اصغا کرکے ہمراہ سربنی کی روان ہوا اور بمنزل عم آیا سربنی نے اسمعیل کو بفرزندی کلان کر کی پرورش کرتا رہا حق تعالی نے ساتھ برکت مقدم اوسکے سربنی کو دو فرزند اور مرحمت فرمائے اور دولت دنیوی نے چندان منہ دکھلایا کہ تشریح راست نہ آوے جو اسمعیل سن رشد اور تمیز کے پہونچا اوسکے دل میں خدا طلبی کا شوق دامنگیر ہوا اور ریاضت سخت اور بہت سی مرتبہ ولایت پہونچا اور براین شیخ اسمعیل سربنی مقبرہ اور گنبد اونکا اوپر کوہ سلیمان مقام خواجہ خضر کی واقع ہے وہی اسمعیل ہے اور جو اسمعیل اوس جگہہ گیا اوس سے بارہ پسر اور دو دختر موجود آئے اور شیخ تبنی سے اولاد اور احفاد بہت بوجود آئی نسل دوکو تبنی کہتے ہین اور اولاد دختر کو اوسکے تبنی کہتے ہین اولاد دختر اوسکی تبنی شہرت پائی اور اوسکو منی کہتے ہین اب بذکر پسران اوسکے شروع کرتا ہے اشیلن لکھیں اشیلون کو حق تعالی نے شش پسر روزی کیے ابراہیم مرنانی درغازی عرون شنجی کرلوتی ابراہیم کے دو پسر ہوئے ایک کہ صلبی تھا اوسکا دوتانی نام کیا اور دوسرے پسر سید زادہ کو کہ بفرزندی کلان کیا تھا اوسکا کود کی نام رکھا مرنانی ولد اشیلون کے دو پسر ہوئے جاکی و بہرو دنانی ولد ابراہیم کے دو پسر ہوئے اور کری بہمن عل جاکی ولد میربانی نہ پسر رکھتا تھا نیازی سرین جاکی نشور میورانی ہمدانی کہتے ہین کہ پسر خواندہ تھا اور کری ولد میربانی کی تین پسر ہوئے بلمیر شبیر قتبد بہمن ولد درنانی پانچ پسر رکھتا تھا یوسف سنکلانی انشکی ابوالفرح ہائی دمر ولد مربانی کے سات بیٹے ہوئے شاہ مالک تاجو حعنی ملاخیل سیکری روم دلوہانی خیل عزون ولد اسیوان شش پسر رکھتا تھا سپنی درکی زرکی تابت خیل عوزکی اورک زئی ورغازی ولد شیبون شیخ عبداللہ شیبون کرلولی ولد اشیبون ذکر در بیان اولاد چین ولد شیخ بیت بچین سے سہ فرزند صلبی بوجود آئے اور سہ خانہ زاد اپنے کہ بفرزندی کلان کیے تھے ہر سہ داخل اولاد اوسکی ہوئے فرزند صلبی سہ کس کسو لسک کہنی و دوزئی خانہ زاد سہ کس نتاید کتا از انجملہ کہنو و دوذری نے اتفاق کرکے نتاوید اکو جانب اپنے لیا اور کتان کو برادر دوسرے نے اپنگکی کو بطرف خود کرلیا اولاً نتاوید اوکتا ذکر در بیان اولاد و اسباط و احفاد تبنی شیخ تبنی کی مخفی نرہے کہ در باب سلسلہ تبنی کے اختلاف بسیار واقع ہو کمترین محرر اس تاریخ کا در بیاب جد وجہد تمام وسعی مالا کلام بجا لایا اور کتب ہائے معتبرہ اس فن سے تحقیق اور تفتیش کمال کیا سلسلہ انساب متی کا اسوجہ پر منتج ہوا مصنف کتاب مجمع الانساب کا لاتا ہے کہ زمانہ خلافت ولید بن عبدالملک بن مروان حجاج بن یوسف نے بعضے کہ سپہ سالار اوسکے تھے لشکر بتسخیر خراسان و غورستان کی تعین کیا جو سپاہ حجاج کی بدیار غور پہونچی فی الجملہ تفرقہ اوس ملک میں واقع ہوا ایک جوان بزرگ زادگان اور اشراف اوس دیار سے شاہ حسین نام بنابر حوادث زمانہ و رنجش خاطر وطن مالوف سے کربت غربت و محنت سفر اختیار کری اور قبیلہ شیخ بیت میں کہ اوس قریب تھا پہونچا اور نسب اوسکا اس وجہ پر لکھتا ہے کہ شاہ حسین ولد ابن شاہ معزالدین محمود ابن جمال الدین حسن ابن سلطان بہرام کہ حاکم دیار غورستان کا تھا اور وہ در زمان خلافت حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ملازمت میں بکوفہ گیا اور بخدمت شریف مشرف ہوا منشور اوس دیار کا بخط خاصہ حضرت امیر بنام خود لایا تھا سلطان بہرام پسر رکھتا تھا کلان اوسکے پسر کا جلال الدین نام تھا بسلسلہ نسب محمد غوری کہ جد سوم سلطان معزالدین محمد بن سام غوری کہ سلطان شہاب الدین اشتہار رکھے اور ہندوستان میں اسلام اوس سے شایع ہوا اور قلعہ سیالکوٹ کا بنا کردہ اوسکا ہے اور راجہ پتھورا محاربہ میں اوسکے کشتہ ہوا و پسر سلطان بہرام کا جمال الدین حسین نام تھا کہ جد شاہ حسین کا ہے اور امور سلطنت خاندان پسر بزرگ میں تھے کہ اوسپر نسبت سلاطین غور کہ بضحاک تازی برادر زادہ علم بن سام بن نوح علیہ السلام کی منتہی ہوتا ہے کہ بعد از جمشید اوپر سریر سلطنت فارس کے متمکن ہوا لائے ہین کہ جبکہ فریدون نے ضحاک پر

ظفر پائی اور اوسکو کوہ دماوند میں سرنگون چاہ میں آویختہ کیا اور حکم بقتل اولاد ضحاک کی کیا اولاد و اسباط ضحاک نے ساتھ کوئی وجہ کے خلاصی اپنی دست فریدون سے ممکن نہ دیکھی ناچار اصطخر فارس سے کہ مستقر سلاطین عجم تھی فرار کرکے پناہ بہ کوہستان غور کہ محکم ترین جبال تھا جا کر رہے اور متوطن ہوئے آگے اوس سے دیار غور میں آبادی تھی نواحی میں اوسکے قبائل متفرقہ بنی اسرائیل و افغانان وغیرہ کی آبادی تھی فریدون سلم اور تور کہ فرزند اوسکے تھے بالشکر بسیار برسر اونکے پہونچا تھا مگر کچھ نکر سکے ناامید ہوکر بازگشت ہوئی اور اولاد ضحاک بخاطر جمع وہان اقامت پذیر رہی درین زمان اسلام شاہ حجاج نے دیار غور کا محاصرہ کیا اور بعد از محاربات شدید صلح پر قرار پایا کمال الدین محمود پسر جلال الدین حسن کو بدار السلطنت ولید بھیجا شاہ معزالدین پدر شاہ حسین بنابر تفرقہ خاطر محضہ بیت الحرام کا ہوا شاہ حسین نے مرافقت و موافقت پدر ہاتھ سے نہ دیکر بقبیلہ شیخ تبنی در آیا اور محلہ شیخ میں کہ سردار اوس قبیلہ کا تھا اور بریاضت و مجاہدات و طاعت حق و صیام روز قیام رکھتا تھا اور قائم اللیل رہتا تھا نزول کیا اور بملازمت شیخ مشرف ہوا جو آثار بزرگ زادگی و صلاح پیشانی شاہ حسین سے ہویدا تھی شیخ بیت نے اوسکو خانہ اپنے میں جگہہ دی و محرم کیا اور پرورش پدرانہ کرتا تھا اکثر اوقات میں درباب مہمات دنیاوی حسین نے اوسکو واقف کیا تا آنکہ تمام کاروبار بصلاح و صوابدید اوسکے قرار پائے اور جو در مردم کوہستان ستری و پردہ و مانع کی روش نہیں شیخ بیت نے شاہ حسین کی داخل فرزندان کیا اور الشیبون کچین پسر شیخ تبنی کی اوسکو مثل فرزندان کی تصور کرتے تھے اور بتاکید کہ طریقہ اخلاص و یکجہتی درمیان رکھتے تھے درون خانہ آمد و رفت رکھتا تھا جو کوئی کام پس پردہ تقدیر سے بیرون شدنی تھا بنابران بارادہ لم یزلی شاہ حسین کو بسبب تقاضای خوردسالی و جوانی باحبیبہ شیخ تبنی کہ متو نام رکھتی تھی الفت تمام حاصل ہوئی اور رفتہ رفتہ کام اسجگہہ پہونچا کہ بلا رضاے مادر و پدر بمیان یکدگر رضامندی حاصل کرکے سلسلہ مواصلت کا درست کیا یعنی نکاح پوشیدہ کرلیا تھا اور بعد چندگاہ کے آثار حمل نمود آئے اور کام اخفا سے درگذرا یعنی راز ظاہر ہو گیا جو والدہ متو کی اس امر سے واقف ہوئی بان ملامت و سرزنش عاجزہ پر اپنے کھولی مگر سررشتہ کام کا ہاتھ سے نکل گیا تھا بجز از فکر تر چارہ اصلی نہ دیکھا لاچار اس امر کو ساتھ پدر اوسکے یعنی بن شیخ بیت کے معلوم کیا اور کہا آگے اوس سے کہ یہہ راز آشکار ہوئے اور پردہ روے کار سو گرے اور خویش و اقربا ظاہر ہوئی لہذا مناسب وہ ہے کہ اس دختر کو بعقد اس جوان کے درلاوین ہم شیخ نے کہا کہ یہہ کف سے ہمارے نہیں اور حقیقت اصل اور نسل سے اوسکے واقف نہیں ہون کیونکر ساتھ اس امر کے راضی ہوا والدہ متو کی نے شاہ حسین سے احوال حسب اور نسب اوسکا دریافت کیا شاہ حسین نے کہا آبا و اجداد میرے ولایت غور میں اشراف زادہ اور حکام اوس دیار کے ہین اگر تم سخن میرا باور نہیں رکھتی ہو ایک کس کہ اعتباری تمہارا ہووے بھیجو تم کہ وہانسے تحقیق کرکے کچھ خبر واسطے تمہارے لاوے اونہون نے اس بات کو پسند کرکے کانغ دوڑ کو کہ میراثی اور محرم اونکا تھا اوسکو ولایت غور میں بھیجا شاہ حسین نے بھی ایک مکتوب مخفی بنام بعض احباب کے اپنے لکھا اور کانغ مذکور کو دیا اور وہ متوجہ غور کو کردیا بعد پہونچنے کے لکماہی حالات حسب و نسب شاہ حسین کے معلوم کری اور خاطر جمع کرکے معاودت کری شاہ حسین مترصد و منتظر اوسکا تھا ہر روز بسیر و شکار برآمد ہوکر سر راہ پر اوسکے ایستادہ رہتا تھا ناگاہ ایکروز کانغ پہونچا اور ملاقی ہوا شاہ حسین نے پوچھا کیا خبر لایا ہے تو کانغ نے کہا کہ حقیقت اصالت و بزرگی تمہاری تحقیق کری ہی مگر اس شرط سے ظاہر کرونگا مین کہ حاجت میری بھی بغیر اجابت مقرون کرے تو شاہ حسین نے بعہد و پیمان درست موکد کیا کہ جو حاجت کہ رکھے تو جاری کرینگے اوسکے تقصیر نکرونگا مین کانغ نے کہا کہ صبیہ ہی نام ہے قبول فرماوے تو در حبالہ عقد میں درلاوے تو شاہ حسین نوید ہذا سے نہایت مسرور ہوا اور کہا کون مانع ہے یازدہ بہتر کہ نہ ہ ۹ از دوست یک اشارت و زما بسر دویدن پس کانغ نے خاطر مراد سے اپنی جمع کرکے بقبیلہ در آیا اور پیش والدہ متو کے آیا اور ضمیر اونکا کہ فی الجملہ غبار آلودہ تھا بصیقل اصالت و بزرگی شاہ حسین کی مجلا اور مصفے کیا اور اوس ضعیفہ صالحہ نے حقیقت شیخ بیت کی ظاہر کری وہ بھی اس خبر سے خوش دل ہوا بعد ازان بساعت سعد بی بی متو کو بہ شاہ حسین سے عقد باندھا

اور پس ایام معدودہ کے فرزند موجود آیا جو یہہ خبر ساتھہ شیخ بیت سے کے پہونچی کہا کہ یہہ فرزند بے رضای مادر و پدر بد زدی حاصل ہوا مناسب ہوی
کہ نام اسکا غل زدی چاہیے رکھنا اور بزبان افغانان یعنی پشتو مین غل چوری اور زوی پسر کو کہتے ہین یعنی فرزند دزدی پس ساتھہ اسی نام کے اشتہار پایا و بعد از
چند گاہ شاہ حسین بنا بر قول و قرار کے دختر کا نام مہی تام کو برضاے شیخ بیت حبالہ نکاح مین اپنے لایا اور اوس سی ایک فرزند پیدا ہوا طفولیت مین
ودیعت حیات سپرد کی اور بعضے اسپر ہین کہ شیخ بیت نے پسر مہی کا سروانی نام رکھا اور ایک فرقہ کہتے ہین کہ سروانی تیز پسر متولد نہوا تھا او قول
اصح اقوال کا ہی اور بعد مرور ایام کے حق تعالی نے بی بی متو کو فرزند دیگر کرامت فرمایا شیخ بیت نے اوس نواسہ اپنے کا نام ابراہیم رکھا اور جو صغر سن
اوس طفل سے آثار رشد اور تمیز کے مشاہدہ کیے اور انوار بزرگی و فراست جبین سے اوسکے تفرس اور محسوس ہوئی اوسکو لودی لقب کیا وجہ تسمیہ لودی
کی وہ ہی کہ قبیلہ مین اوسکے ایک سال ایسا واقع ہوا کہ برف بسیار برسی بواسطہ زیادتی سرما کی کوہ سے کہ متوطن تھی بجاے دیگر کہ برف کم تھی منزل کری
جو موسم زمستان کا بانجام پہونچا اور بہار در آئی اور نوروز ہو گیا پھر کے متوجہ وطن مالوفہ کی ہوے جس روز کہ منزل قدیم مین پہونچے شیخ تمنی ذ ساتھہ
والدہ فرزندان نسبتی کہا کہ طفلان راہ سے پہونچے ہین اوٹھہ اور واسطے اونکے چند نان پکا تا کھاوین کوفت راہ برطرف ہووے اور آسودہ ہووین اوس
ضعیفہ صالحہ نے کہا کہ اس گھڑی راہ سے آتے ہین کسی خانہ مین آتش نہوی بعد از ساعتی کہ آتش میسر ہو گی روٹی پکاونگی مین شیخ نے کہا اوٹھہ بسم اللہ کہہ کر ادہی
دیگدان قدیم مین کہ نان پخت کرتی تھی ہاتھہ ڈال اور آگ نکال اوس ضعیفہ نے کہا کہ تمسخر و استہزا کرتا ہی تو شش ماہ ہین کہ یہان سے گئی ہین ہم اور اتنا مدت
او رباران برسا کہ بشرح راست نہ آوی آگ ابتک رہنا کیا معنی رکھی شیخ نے کہا کہ تجھی استفسار و اظہار اس بات کی کیا کام ہی اوٹھہ! اور جو کہتا ہون کر اگر آگ
ہووی بسیار خوب وگرنہ تجھہ نقصان ساتھہ تیری عائد نہو گا وہ عصمت مآب اوٹھی اور بسم اللہ کہہ کر دست تنور مین کیا اور تھوڑی سی راکھہ اوٹھائی دیکھا کہ اخگر باو سیری
روشن اور تابندہ ہین کہ گویا اسی ساعت آگ افروختہ کری ہی تعجب کیا اور کچھہ آرد آب پاشی نکال کر خمیر کیا اور روٹی پکانی مین مشغول ہوئی شیخ نے کہا کہ ہر نان کہ پخت ہووی
اول آگے میرے لاوے کی تو جو وہ عصمت مآب روٹی پکانے مین مصروف ہوئی ہر سے بیٹے اوسکے جیسے کہ روش اطفال کی ہے گرد و پیش تنور کے جمع ہوی اور منتظر
تھے کہ جو نان پخت ہو جاوے پاس پدر کلان کے اپنے لیجاوین درین اثنا جو نان کہ اول پخت ہوئی تھی جدہ اونکی نے تنور سے نکال کر پیش
اپنے رکھی ابراہیم پسر خورد بی بی متو کا از روی جلدی و تیز دستی کے اوس روٹی کو آگے سے والدہ کے اوٹھا کر پیش جد کے لیگیا اور بتعظیم
تمام آگے اونکے ایستادہ ہوا شیخ بیت نے جو وہ جلادت اور دلیری اور تہور اوسکے برادران دیگر سی زیادہ دیکھی بسے خورم و شادمان ہوا اور
از روے ابتہاج و مسرت اوپر زبان اوس ولی خدا کے گذرا کہ ابراہیم لودی اور زبان پشتو مین لودی کلان کو کہتے ہین و دی ست یعنے
خوب کلان ہے پس اوسکو بغل مین لیا سر اور چشم اوسکی چومی اور اوس نان کو لقمہ کر کے اول دہان مین اوسکے رکھا اور حق مین لودی کے
دعاے خیر تقدیم پہونچائی اوس دن سے باسم لودی اشتہار پایا اور جو کہ نعمت اور بزرگی پہونچی اوس لقمہ سے پہونچی کہ حضرت شیخ بیت نے مرحمت
فرمایا تھا اور بمرور زمانہ ایام کے نام اوسکا زبان مردم سی محو ہوا اور ساتھہ اسی لقب کے شہرت پکڑی اور بدعاے جد بزرگوار حق تعالی نے
اوسکو اولاد و احفاد بہت کرامت فرمائی اکثر قبائل مین فخر اور بزرگی اوسکی سلسلہ مین تھی اور زمرۂ سلاطین سلف مکرم و معزز رہے اور ثمرات
علیا بہرہ مند ہوے اور حق تعالی نے اس سلسلہ مین سلطنت عالم کرامت فرمائی فرمانرواے مکرم کیا اور جو شاہ حسین جملہ اس گروہ سے متہا
بنا بران اسم نسب اوسکا اس قبائل مین مذکور نہوا اولاد نے اوسکی باسم والدہ خود شہرت پائی اور اونکو متی کہتے ہین اور بقول بعضے مجموعہ پنجاہ و
او خیل ہین اصل سے ساتھہ متی کی اشتہار رکھتے ہین بعد ازین بیٹے ہاے دیگران خیول سے منشعب ہوے ہین اب تعداد فرزندان
و انساب متی سے شروع کیا جاتا ہے جو فرزند رشید بی بی متو کا علزئی تھا بنا بران اول ذکر علزئی کا تحریر مین لاتا ہے تا رعایت بزرگی و خردی
واضح ہو جاوے حق تعالی نے علزئی کو سہ فرزند دیے ابراہیم تولر پولر ابراہیم ولد علزئی کے تین فرزند پیدا ہوئے چخب بہاگ تولر ولد علزئی کے
سہ فرزند ہوے ترنی و نخو اندر ولد چخب ولد ابراہیم کے سیزدہ پسر موجود آے سلیمان خیل علی خیل عمر خیل حمیر خیل کاری خیل مردکی

واکی چنی دنیار خیل مالو خیل نیازی خیل سلیمان خیل ولد چخب وہ دیگر فرزندون کو سہاگ ولد ابراہیم بن علزئی کو دو پسر ہوی نوحی خیل
اسمعیل خیل پولر ولد علزئی کا ذکر در بیان احوال لودی بن متی سے کے حق تعالی نے لودی کو سہ فرزند کرامت فرمائے نیازی سیانی دونانی
کہتے ہین کہ دونانی دو فرزند خواندہ رکھتا تھا اور نیازی سی سہ پسر موجود آے بای جام جاکو آنجملہ اولاد بای بحال خود رہی اونکا باہی کہتے ہین
اور بیٹے دیگر اونسے جدا نہوا جام ولد نیازی کو ہشت پسر ہوئے بند ار سنبل خان خیل دولت خیل عیسی خیل علی خیل مرہل خیل چکی اور یہہ
وہ بھی ابنازی نیازی ہین ہین ہمیم حبلی جاکو ولد نیازی کو پنج پسر موجود آئی للا کندی اور اولاد دو پسر موجود ای سود شہتک اور سودی دو پسر بظہور آئی جام سوری
اور جام دو پسر پیدا آئی نیکو مخن آمعیل برنگی اسمعیل ولد سیانی تین پسر رکھتا تھا سور زجانی یونس سورولد اسمعیل کی چار بیٹے مہپال ہیکی ساہو للا یونس ولد سور کے
دو پسر اور ایک دختر محمود زئی لیسین نام دختر ترکی تھا محمود بن یونس ولد سو چہار پسر رکھتا تھا داود خیل دولت خیل شادی خیل بیرا خیل داود ولد محمود چار پسر رکھتا تھا
کوبی برام مولی نورا خیل شیرا ولد محمود کے ایک بیٹا ہوا اتمان نام رکھتا تھا اتمان دو زن رکھتا تھا زن کلان سے ایک پسر ہوا اوسکا محمد نام
رکھا محمد ابن اتمان سے پسر ہوے بہاء الدین صدر الدین رکن الدین بہاء الدین کے ایک پسر ہوا ابراہیم نام رکھا اور ابراہیم سی ایک پسر ہوا
حسن نام کیا اور حسن بن ابراہیم ہشت پسر رکھتا تھا زن افغانی سے دو پسر ہوئے فرید نظام اور خدمتگار سے شش پسر ہوے سلیمان
احمد سدا شادی خان یوسف علی فرید حسن بسلطنت پہونچا اور مخاطب بشیر شاہ ہوا وہ دو پسر رکھتا تھا سلیم خان رکن خان رشید خان اسلام
عادل خان قطب خان نصرت خان کمال خان نور خان قائم خان نظام ابن حسن ایک پسر رکھتا تھا مبارز خان نام و خواہر اوسکی عقد مین سلیم شاہ
کے تھی بعد از فوت اسلام شاہ خواہرزادہ خود کو مار کر بادشاہ ہوا اور مخاطب ساتھہ محمد شاہ عادل کے ہوا مردم عادلی کہتے تھے لبنی ولد یونس
ابن سور نرکی تہمت لیسین اولاد کو اوسکی نرکی کہتے ہین بجلی ولد سور ابن اسمعیل للا ولد سور بن اسمعیل ساد و ولد سور بن اسمعیل لوحانی
ولد سور کا در اصل لوح نام تھا دو زن رکھتا تھا ایک کا نوری نام اور دوسری کا سری نوری کے پانچ پسر ہوئے محا میا تنور پنج خیل خود محا بن
نوری کی سہ پسر ہوئے لیسین خیل خدر خیل یعقوب خیل میا بن نوری کو میا خیل کہتے ہین اوسکے دو پسر تھے اموت خیل موسی خیل کہ دریا بہار
و مراے سکندر تمنی اوس خیل سے تھی لبنی کے دو پسر ہوئے دولت خیل حسن خیل خدر خیل کے چار ہوے زکو خیل بورا خیل ابراہیم خیل لودی
وی سری کہ عورت دومی لوحانی تھی اوس سے ایک پسر ہوا اوسکو امروت نام رکھا اولاد کو اوسکے امروت کہتے ہین ذکر در بیان مہپال
ولد اسمعیل ابن سیانی کہتے ہین کہ مہپال بنی نام رکھتا تھا اولاد نے بھی اوسکے بنام مادر اپنے شہرت پائی اور اونکو بنی کہتے ہین ذکر در بیان
اولاد برنگی ولد سیانی اسکو ہفت تن امروندی اندر رندراندی زنبون تیر غندی عمر ولد برنگی کو دو پسر نصیب ہوئے اسحاق سرک اسحاق
ولد عمر کو دو پسر ہوئی ایک ملک شاہو دوسرا ملک یوسف ملک شاہو کی دو پسر ہوئے شیبین احمد ملک یوسف دو زن رکھتا تھا ایک کا نسا خام اور ایک دختر کاکڑ لیسین
ولد ملک شاہو کو لیسین خیل کہتی ہین وہ دختر خام سو دختر خام نیازی سی سہ پسر پیدا ہوئے راجی خیل ناحی خیل نسو سو کہ کاکڑنی کی تھی سہ پسر ہوئی جیر و اشنا مانا
بای سے تین پسر ہوئے نہد بن سمو علاء الدین اولاد مانا پنج ہین کہ نحو رامین متوطن ہین اولاد اشنا سے کے شیخ محمد و عالم خان روہ مین متوطن
ہین اولاد جیرو کم ہے ملک بہرام کو دو پسر ہوئے الا کالا اولاد ملک محمود قصبہ نبوت مین ساکن ہے اونکو محمود خیل کہتے ہین محمد بہلول
سلطنت کو پہونچا اور بادشاہ ہند کا ہوا انسو اولاد ملک یوسف کو لودیخان نیازی ایسا نقل کرتا ہے کہ ملک یوسف دو زن رکھتا تھا
ایک دختر کے انسو نام اور دوسری دختر خام نیازی کی اوسکو نسو کہتے ہین سہ قسم ہو ہین شد جیر و انجی مالی اولاد انجی کہ روہ مین ہتی ہین
نسل مالی سے چندکس ہندستان مین متفرق ہین اور دختر خام کیسے بھی سہ پسر ہوئے ایک نسو دوسرا تاج الدین سوم ملک چیوا و ملک چیوا
سے بھی چار پسر ہوئے علاء الدین سمو وازیک مادر سعد پسر و از مغلانی میر علی از میر علی بکر دو بن فیروز شاہ رستم نادر سی علیحدہ دختر گیتہ دولت خیل
نوحانی اولاد خواجہ خضر وغیرہ کو نسو خیل کہتی ہین اور اولاد تاج الدین کو تاج خیل کہتے ہین اور سمو کی اولاد کو سمو خیل کہتی ہین اور میر علی کو میر علی خیل

کہتے ہین اور شاہ رستم کو رستم خیل کہتے ہین اور نکرو من کو نکرو خیل کہتے ہین اور اولاد فیروز شاہ سے دو پسر ہوئی محمود خان و نیاز خان محمد خان کو محمد خانی کہتے ہین
اور اولاد نیاز خان کو نیاز خانی کہتے ہین برگ ولد عمر ابن برنگی کے دو پسر ہوئے ایک نور دوسرا سور تو ولد برگ کی دو پسر ہوئی نوحی محمود زئی نوحی ولد نورک
سہ پسر ہوئے احمد خیل مهندی خیل گدائی خیل سور ولد برگ کے چار پسر ہوئے حسن زئی اسحاق زئی سجاد زئی کو قند خیل سید زئی حسن کی تین پسر ہوئے سیف
خیل سبا خیل عمر زئی محمود زئی کے دو پسر ہوئے زکریا خیل الیف خیل اسحاق کی ایک پسر ہوا شیخ ابو مند کے دو پسر ہوئی وادی خیل جنجک زئی سید زئی
کے ایک پسر ہوا اوسکو موسی زئی کہتے ہین موسی ولد سید و ذکر دربیان اولاد دونانی کہ پسر سوم لودی کا ہے حق تعالی نے دونانی کو پسر کرامت فرمایا ذکر
دربیان اولاد سروانی بن مهی حق تعالی نے سروانی کو سہ پسر کرامت فرمائے سونی سرمال بلی سونی و بلی ایک مادر سے تھے سونی سے پنج پسر ہوئے سہ پسر
اصلی و دو پسر وصلی کہ بفرزندی کلان کئے تھے فرزندان اصلی سے سہ پسر ہوئے ابو الفتح ایک بوبک فرزندان وصلی دو پسر ہوئی حسن ہدیا انجملہ
ایک وبوبک کی اولاد کا حال معلوم نہین خال خال ہے اور فرزندان حسن کو حسن خیل اور اولاد ہدیا کو ہدیا خیل کہتے ہین اور ابو الفتح سے پسر
باقی رہے یونس شہباز سرمیر یونس کو دو پسر ہوئے یوسف منا یوسف کی دو پسر ہوئے اسمعیل احمد اسمعیل دو زن رکھتا تھا نام ایکی بی بی زینی اور نام
دوسری بیکا یا نو تھا بانو سے دو پسر ہوئے نوری مجاری تنی سے اور تنی سے سہ پسر ہوئے ما مہ بدن ہونی کو چار ہوئے الیک احمد ک الک گدا منا
ولد یونس اور شہباز والد ابو الفرح کے ایک پسر ہوا اوسکا خضر نام رکھا اور خضر سے شش پسر ہوئے چار اصلی دو وصلی چار اصلی اسوت
سنجر خیاتزی زکو زئی وصلی رستم تامرزئی ذکر دربیان اولاد سرمیرن ابو الفرح ذکر دربیان اولاد سرمال ولد سروانی اوسکی سہ پسر تھے حندی
احمد سوری سوری ولد سرپال کے سہ پسر ہوئے ابراہیم گلگنتور شہباز گلگنتور کے شش پسر ہوئے ابراہیم سید لولی الوت منکت مولانا
ابراہیم کے سہ پسر ہوئے محمود ہارون گزدی محمود کا ایک پسر ہوا موسے نام رکھا اور موسے کو تین پسر ہوئی اجہ ابو احمد شیخ احمد المشتہر گکیو سر کے
سہ پسر ہوئے مدو سمو سلیمان دانا شیخ سلیمان دانا کے دو پسر ہوئے اور ایک دختر شیخ محمود حاجی شیخ طلسی قتال کے دو پسر ہوئے
شیخ علی شہباز شیخ بابر ندریا شیخ شہباز سے ایک پسر ہوا اوسکو احمد جوانمرد کہتے ہین اور شیخ احمد جوانمرد سے چار پسر ہوئی صدر جہان شاہ سکند
شیخ خواجہ بالبری ہارون ولد ابراہیم کی کردہی ولد ابراہیم کے شہباز ولد سوری ہے سب ولد سوری او تھوڑا سا احوال مشائخ طائفہ مذکور
خاتمہ اس تاریخ مین مسطور ہوا ہی حق تعالی نے توفیق معرفت احوال کا اگمان دیا دل کو کبھو بندہ [illegible]
بدن کاکر ناغر داوی تمی اولاد کاکر کاکر سے بست و چہار فرزند بوجود آئے

فصل دربیان اولاد و احفاد غرغشتی

قال اللہ تبارک و تعالی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ان اللہ علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ حجرات مین کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تا کہ آپسمین پہچان ہو مقرر
بزرگی اللہ تعالی کی ہان اوسکی بڑی ہی جو بہت پرہیزگار بڑا ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار ولد قیس عبد الرشید پٹھان لاے ہین کہ حق تعالی جل جلالہ
نے غرغشتی کو بلطف شاملہ اپنے فرزند مرحمت کیے تھے دانی نانی مندو ذکر دربیان اولاد دانی کہ دانی سے چار فرزند بوجود آئے بدین تفصیل
ناغر کاکر داوی تمی ذکر اولاد کاکر کاکر کو بست و چہار فرزند پیدا ہوئے ازانجملہ ہژدہ پسر اصلی تھے و شش پسر دیگر کو مردم افغانان سی بفرزندی
کلان کیے تھے قسمت میراث و املاک مین سبکو علی السویہ جانا کچھ فرق روا نرکھا فرزندان صلبی ہژدہ یعنے سولہ تعرق جدرام سترا و تغوئی
حسنی و مرسنین سرکری غشتی ترغری موسی زئی بابلی فرزند وصلی شش جرمی بیدار کرانو فربلی کنیہ تارن کہتے ہین سیدزادہ تھا
یونس خیل سام خیل ارنی خیل جلال خیل نکرانی ربح تعرق ولد کاکر چار پسر رکھتا تھا سنجر الملقب یونس خیل سالار خیل سومندن
جدرام ولد کاکر دو پسر رکھتا تھا ابابکر حسنی ابابکر ولد جدرام الیاس سنبہ سنبہ کو سردار اونکا کہتے رہے دوازدہ پسر ہوئے علی خیل
سرا کے خیل زنکھوی برم زئی ایمان خیل اودل سنبہ ولد ابابکر سہ پسر رکھتا تھا یوسف پتی عیسی الیاس ولد ابابکر چار پسر رکھتا تھا

اہم سنام عمر حسنی علی ولد میران چار پسر رکھتا تھا سادو زئی میرزئی غوزی زئی حدر زئی بی خیل ولد میران چار پسر رکھتا تھا حسن یاسین
شمس الدین سمعون لاولد گیا سبزو ولد کاکر چار پسر رکھتا تھا شادی زئی انگوزئی فاطمہ زئی آتوزئی زلفوزئی ولد کاکر بی ہشت پسر رکھتا تھا
شادی خیل باجو خیل ایوب خیل باجوزئی سدوزئی مماخیل ممی زئی سنک حسنی ولد کاکر در مرو ولد کاکر سرکری ولد کاکر غشتی ولد کاکر ترغوی ولد کاکر
موسی زئی ولد کاکر جلال خیل ولد کاکر نکرانا ولد کاکر ذکر دربیان اولاد فرزندان وصلی کاکر شش پسر بدین تفصیل جرمی فرزند وصلی
کاکر بیدار پسر وصلی کاکر کرانو پسر وصلی کاکر تارن پسر وصلی کاکر کہ سیدزادہ تھا ایک پسر رکھتا تھا انجرا نام اوسکا ایک بیٹا ہوا خواجہ کری
نام کیا وہ پنج پسر رکھتا تھا ازان جملہ چار پسر اصلی و ایک وصلی تھا چار پسر اصلی بدین تفصیل مکانون اذین اسمعیل نور ابراہیم
ذکر کرسی سید طاہر الملقب تارن کہ کاکر نے بفرزندی کلان کیا تھا ایسا روایت ہے کہ تارن بن سید ناصر سید علاؤ الدین بن
سید قطب الدین بن سید داود بن سلطان کبیر بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید علی رفاعی بن سید حسن بن سید محمد
بن سید جواد بن سید علی رضائی بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین
بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ فربلی پسر خوانده کاکر است ذکر دربیان اولاد ناغر ولد دانی ابن غرغشتی ناغر سے دو پسر
ہوئے یونس وہس یونس ولد ناغر ولد دانی ابن غرغشتی کے شش پسر ہوئے بکفت خاختو ممتہ وچیندر اور یونس سلمی
اندک وہس ولد ناغر کے بھی شش پسر ہوئے بیرند ترک سلاج عبد الرحمان بریند ولد وہس ترک ولد وہس ذکر دربیان اولاد
داوی ولد دانی داوی کے تین پسر بوجود آئے دمر اصلی ہمیر خواندی وصلی سیدزادہ تھا اولاد دمر ولد داوی اولاد ہمیر ولد داوی اولاد
خواندی ولد داوی سیدزادہ تھا الملقب خجندی چار پسر رکھتا موسی علی سکندر رلیل وجہ تسمیہ خوندی نقل ہے کہ جبات دانی ولد دانی
داوی ہین کہ پسر اوسکے خوردترین ہمیر کا تھا بجہت خرید اسپان قندہار مین گیا تھا اور چند روز اوس مکان مین رخت اقامت ڈالا ایک زن
باکمال عظمت با پسر سید حسین نام ولایت خجند سے پہونچی داوی نے اونسی اوسکی استفسار کیا کہ کہان سے آئی تو اور کہان جاویگی زن نی کہا
کہ خجند سی آئی ہون اور یہہ پسر سیدزادہ ہے اوس ولایت مین قحط سالی واقع ہوئی ہی چاہتی ہونمین کہ خود کو پیش خواہر کلان اپنے کے
کہ ملتان مین ہے پہونچاؤن ہین مگر بلاحظہ راہ دور دراز سے نہین جا سکتی ہون داوی نے کہا کہ اے عورت خاطر جمع رکھہ کہ انشاء اللہ
تعالی تمکو پاس خواہر کے تیرے پہونچا دونگا بین بعد خرید اسپان داوی اوس عورت صالحہ کو پیش خواہر کے اوسکے ملتان مین لیگیا
خواہر کلان اوسکی نے اپنی اس خواہر سے کہا تو جوان ہی تو بہتر یہہ ہے کہ کدخدا ہووے تو اور عقد نکاح کسی جوان کے در آوے تو
تا محنت اور مشقت سے خلاص ہووے تو کہا کہ اگر رضاے تیری ایسی ہی قبول رکھتی ہون مین کہا اے خواہر یہہ مرد جوان کہ تیریکو
اسقدر راہ دور دراز سے لایا بہتر ہے کہ عقد نکاح اسکی مین در آوے تو اوسنے برضاء خواہر اپنے قبول کیا اور عقد نکاح داوی مین آئی
داوی سے نے بوطن خود معاودت کی اور یہہ پسر حسن نام کہ ہمراہ رکھتی تھی خیلے شباخ تھا دزدی در پیش لی رفتہ رفتہ مردم قوم غرغشتیان حسن کو
بجو کہتے تھے بزبان افغانان بجو دزد کو کہتے ہین بعد از مدت مدید توبہ نصوحا دامنگیر حسن کی ہوئی والدہ خود سی رخصت حاصل کر کے
بہ پیش حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ العزیز کے گیا اور حلقہ بندگی اوسکا گوش ارادت مین کرکے مرید ہوا مدتی
خدمت مین گذرانی اور ایک شخص خواجہ حسن نام بصرہ سے تھا مدت طویل سے خدمت مین قیام رکھتا تھا ایک روز خواجہ حسن نام بصری
نے عرض کری کہ یا حضرت پیر دستگیر ایک مدت ہے کہ امیدوار ہون مین در وقت حضوری حق کی اس خاکسار کو نعمت حق سے
بہرہ ور کرے تو وہ عرض کر نیکے یہہ حسن افغان بھی حاضر تھا حضرت غوث العالم نے فرمایا کہ وقت آخر شب کے حاضر ہوئے
تو حسن افغان نے اوسیوقت سے دروازہ حجرہ کا پکڑا اور آپ وضو تازہ رکھتا تھا جو وقت آخر شب کا پہونچا حسن بصری اوس امر

غافل تھا خواب غفلت مین گیا حسن افغان حاضر تھا انتظاری اوسوقت کی کھینچتا تھا حضرت شیخ نے آب وضو طلب کیا حسن افغان آب وضو تیار رکھتا تھا لیگیا اور وضو کرایا اور خود جس جگہہ کہ حاضر تھا قرار لیا حضرت غوث العالم نے جسوقت کہ حضوری حق تعالی کی رکھتے تھے فرمایا کہ اے حسن کہا بلی پیر دستگیر نے فرمایا کون حسن عرض کری کہ حسن افغان خاموش ہو رہی پھر فرمایا اتنی پیر دستگیر نے فرمایا کہ ام حسن کہا حسن افغان عرض تین مرتبہ اسیطور فرمایا اور حسن افغان نے جواب دیا چہارم مرتبہ فرمایا آو جسکو خدا دیوے آوے اندرون حجرہ کے طلب کیا جو کچھ خدا سے چاہتا تھا مقصود اوسکا حاصل ہوا تمام عالم حسن افغان پر کشف اور متجلی ہوا اور فرمایا کہ پیش فلان سفید بافی جاؤ وہ فرما دے اوسکو عمل مین لاؤ حسن افغان پیش سفید بافی گیا اور سرگذشت اپنی بیان کرکے کہا اے برادر مین کچھ نہین جانتا ہون مگر اسقدر واقف ہون کہ جو محتاج کہ صاحب بناتا ہے ریسمان خوب برائی ہے اس اشارت سے معلوم ہوا کہ امر ریاضت شاقہ فرماتے ہین حسن نے ایک مدت ریاضت کھینچی اور ایک مدت خدمت مین پیر کے اپنے گذرانی تا آنکہ بمرتبہ ولایت پہونچا شیخ غوث العالم حضرت بہاء الدین ذکریا نے فرمایا کہ اے حسن جا اور قوم افغان بین ہدایت کر حسن حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سے رخصت ہوکر قوم غرغشتی بین آیا اور خلق کو ہدایت بحق کرتا تھا اور اصل حسن خجند سے تھا عالم مین شہرت بجوندی پائی ذکر دربیان اولاد مینی ولد دانی خضجانی نے بکرم خود مینی کو مشولہ پسر عنایت کیے مستکا اسوت مرغزالی مندوخیل مرغنین وہ مال یوسے امرزئی زودون سالی شون علی خیل قاسم کرک تون خنابق رضی موسی ولد مینی مستکا ولد مینی اسوت ولد مینی مرغزالی ولد مینی امرزئی زودن ولد مینی سالی ولد مینی شون ولد مینی علی خیل ولد مینی رضی ولد مینی مندو خیل ولد مینی مرغنین ولد مینی ابابکرزئی ولد مینی یوسے ولد مینی قاسم ولد مینی کرک ولد مینی تون ولد مینی خنابق ولد مینی ذکر دربیان اولاد بانی ولد غرغشتی چہار پسر رکھتا تھا جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل ذکر دربیان اولاد مند و ولد غرغشتی بن پٹھان

فصل چہارم دربیان نسب گرامی بعضے طوائف متفرق کہ داخل اس سلسلہ کے ہین

نقل ہی کہ دو کس قبیلہ اور رمہ سی درای تھے ایسی جگہہ پہونچے کہ لشکر وہان فرود آیا تھا ایک ذاون دو کس نے ایک سطل آہنی پڑی ہوئی پائی اوس وقت اوسی شب پسر تولد ہوا تھا اور اتفاقات حسنہ سے وہ کہ سطل پائی تھی فرزند نرکھتی تھی اور جسنے کہ فرزند پایا تھا اولاد بہت رکھتا تھا مگر بقوت حی الذی لایموت عاجز تھا جو ہر دو ایک قبیلہ سے اور خویش اقربا تھے وہ مرد کہ صاحب سطل آہنی تھا ساتھہ اوسکے کہا کہ اے برادر تو جانتا ہے کہ میرے فرزند نہین ہے اور اس دولت سے بے نصیب ہون اگر اس پسر کو میرے ساتھہ ارزانی کرے تو مین اوسکو بفرزندی تمام پرورش کرون مین اور نام میرا اس پسر سے عالم مین باقی رہے عنایت اور کرم تیرا ہوگا اور موجب ممنونیت اور احسان تیرا ہوگا جبتک زندہ ہون مین مرہون احسان اور اخلاص کا تیرے رہونگا تو اس سطل آہنی کو مجھسے لے تا چند روز وجہ کفاف تیرا ہووے اور پسر کو ساتھہ میرے دے اوس مرد نے واسطے خاطر اوسکے ویسا ہی کیا پسر کو ساتھہ اوسکے دیا اور سطل کو بمعاوضہ لیا اور بزبان پشتو سطل کو کرزی کہتے ہین اوس مرد نے ساتھہ مناسبت کی اوس پسر کا کرزانی نام رکھا اور بفرزندی کلان کیا جب سن رشد وتمیز کو پہونچا بصبیہ خود حبالہ نکاح مین اوسکے درلایا اور اوس سے اولاد بہت ہوئی چنانچہ ہر قوم ہوتی ہے بنا تھہ اس تفصیل کہ حق تعالے نے کرزانی کو دو پسر دیئے کودی ککی کودی سے شش بوجود آئے موسی زئی ہوتی منگلی ولد زاق وتوزئی دروک اگرچہ ہوتی ودروک داخل فرزندان کودی کی ہوئی ہین مگر راویان اس فن کے فرزندان سید محمد گیسودراز سے کہتے ہین واللہ اعلم بحقیقتہ ککی سے پانچ پسر پیدا ہوئے دورخیل جیلم سوزانی کیسوی امرخیل دورخیل ولد ککی سوزانی ولد ککی کیسو ولد ککی امبر ولد ککی ولد زاق ولد کودی

ابن کرزانی کے دو پسر ہوئے توزئی یعقوب توزئی سے چار پسر اسید خیل بنجی زئی دنگ زئی عمرخیل اسید خیل ولد توزئی ابن ولد زاق بنجی زئی ولد توزئی ابن ولد زاق دنگ زئی ولد توزئی عمرخیل ولد توزئی ابن ولد زاق یعقوب ولد کرزانی ہفت پسر ہوئے مندرئی امی زئی ملکی زئی متی زئی خذر زئی لیبین زئی مانی زئی مندرئی ولد یعقوب امی زئی ولد یعقوب مانی زئی ولد یعقوب متی زئی ولد یعقوب خذر زئی ولد یعقوب لیبین زئی ولد یعقوب جاننا کہ بعضے طوائف دیگر کہ خود کو پٹھان کہلاتے ہین وہ اس فرقہ سے نہین ہین چنانچہ قزلی وخطائی مگر قزلی مردم ساکنان موضع قزل کے کہ جملہ توابع کابل وغزنین سے ہے وجہ تسمیہ قزل کی اونکی معلوم ہے کہ نام نسب انکا ہے جو کس بران سکونت رکھتا ہے اوسکو قزلی کہتے ہین ابا اور اجداد اس قوم افغانیہ کے بدست ایک کی مشائخ صوفیہ سے کہ اولیا اللہ تھا اور اسم مبارک اوسکا شیخ محمد سلیمان تھا بشرف اسلام وبیعت مشرف ہوئے ہین اور شیخ سلسلہ افغانیہ مین بہت بزرگ اور صاحب کرامات گذرا چنانچہ ذکر اون کا خاتمہ مین مذکور ہوگا بنابران کہتے ہین کہ قزلیان نسل پٹھان سے ہین یہہ سخن غیر واقع ہے بنام اوس موضع کے شہرت پائی ہے لیکن خطائی ایک جماعت ہین کہ ولایت خطا وختن سے آیا اور اجداد اونکے آئے مردم دیگر نسل پٹھان ہی جانتے ہین یہہ غیر واقع ہے اور اولاد خطائی بتاء منقوط اولاد فرزندان بیتے کی ہین یہہ قوم پٹھان ہین اور خود کو غرغشتی جانتے ہین صحیح ہے سواے اونکے جو کوئی خود کو پٹھان کہتا ہے مسموع نہین فصل دربیان نسل بختیار اشیرانی مینی ودروک وغیرہ سے منتسب ہوئے ہین نقل ہے ایک جوان سید زادہ اسحاق نام قصبہ اولیس توابع بغداد سے بنابر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کی اور دبکوہ کشفر کہ وطن شیرانی کا تھا پہونچا اور ایک مدت دراز اوس چمن مین گذران کری جو آثار صلاح کی ناصیہ اوسکے سے ہویدا تھے ایک نے مردم شیرانی سے دختر اپنی اوسکے ساتھہ نسبت کری نام اوسکا دختر بیبی تھا اوس سے ایک فرزند بوجود آیا اوسکا ابی سعید نام رکھا وبقولی ابی سعید اور کرسی سید اسحاق کی اسطور ایزاد کرتا ہے سید اسحاق ابن جعفر ابن نظام ابن عیسے بن محی الدین بن محمد بن حافظ ابن نور ابن جمال ابن ابو علی ابن یادگار علی ابن نشان علی ابن زین العابدین ابن امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ ابن فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ولیس از چند گاہ سید اسحاق کو ارادہ وطن کا ہوا جو راہ مین کہ وطن طائفہ مسوانی کا پہونچے بیمار ہوکر رخصت ہوکر بعالم بقا لیگیا مادر سید ابی سعید نے پسر کو پھیر بہ چمن شیرانی لائی اور چو ابی سعد طفل تھا پرورش اوسکی مشکل اور مادر اوسکی بے بضاعت اوقات بمحنت تمام گذارتی تھی بنابر ضرورت ایک مرد طائفہ شیرانی سے کہ مانی کہتے ہین اسباط شیرانی سے ہے چاہا اما مفلس تھا حق تعالے نے بہ برکت مقدم مادر شیرانی کے بخت اوس کا مساعد کیا اور اندک مدت مین دولت بہت ہوئی پس اوس مرد نے ازروے مہربانی کے سعد ابی سعید کو بخت آور کہا تھا اور عقیدہ مظاہر کیا کہ دولت میرے یمن مقدم اس فرزند سے ہے روشن دل خلائق بھی سید ابی سعید کو بخنا ور کہتے تھے رفتہ رفتہ بخت یار شہرت پائی اور مدت کی خداے تعالے نے فرزند دیگر ساتھہ اونکے ارزانی رکھا جو ہر دو بحد بلاغت پہونچے اوس مرد شیرانی نے چاہا کہ فرزند جبلی اپنے کو کدخدا کرے ساتھہ زن کے اپنے مصلحت کری عورت نے کہا کونسے پسر کا کارخیر کرتا ہے تو کہا کہ اول خورد کا بعد ازان پسر تیرے کا زن نے کہا مناسب وہ ہے کہ اول سید ابو سعید بختیار کا

کہ دولت تیری بقدوم او سکے ہے کارخیر کر بعد از ان پسر خورد کا تا مردم منظر حقارات اوسکو نہ دیکھیں اور عزت بختیار کی بڑہاوین اور ہر دم بین نشو و نما پاوے اوس مرد نے قبول نکیا مادر بختیار معترض ہوکر بملازمت جمیم شیرانی بین کہ رئیس اوس قوم کا تھا گئی اور احوال عرض کیا جمیم نے اوس کو طلب کر شرف او ر بزرگی و حرمت سادات خاطر نشان کری اور جمیع اموال نقد و جنس اونکا بالمناصفہ تقسیم کر دیا اور اول کار خیر بختیار کا کیا بختیار سے پانچ پسر بوجود آئے اتو اکو کوزی سپیری توری اگو اتو ولد بختیار گوزی ولد بختیار سپیری ولد بختیار توری ولد بختیار اگو ولد بختیار نام اتو عطاء اللہ تھا قبیلہ شیرانی بین بااتو شہرت پائی اتو سے سید محمد بوجود آیا اور سید محمد سے خواجہ الیاس اور خواجہ الیاس سے حضرت خواجہ یحیی کبیر بوجود آئے اولاد شیخ خواجہ کبیر کو شیخ زئی کہتے ہین وے اصل سیادات سے ہین نسب افغان سے اونکو افغان کہتے ہین جو حقیقت بختیار کی ظاہر ہوئی احوال اوس چار فرقہ دیگر کا مرقوم کرتا ہے نقل ہے کہ زمانہ حیات شیرانی بین ایک مرد صالح بیدار مغز متشرع پرہیزگار صاحب تمیز و حالت کرامت سید محمد نام کہ سلسلہ نسب شریف اوسکا اس وجہہ ہے کہ سید محمد بن سید عور بن سید عمر بن سید قا بن سید تابن بن عبد الرحال بن سید اسمعیل بن امام باقر بن امام محمد جعفر صادق بن امام زین العابدین بن امام حضرت حسین بن امام المتقین یعوث المسلمین اسد اللہ الغالب اظہار المشارق و المغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بوطن افغان آیا اور درمیان سہ تمن کے قرارگاہ اپنا کیا بکطرف اوسکے زمین کاکری اور جانب دوسرے تمن کرزانی کی اور طرف سوم تمن شیرانی تھا مدت دراز اوس مکان بین اقامت کری خلائق ہر سہ تمن کو ذات عالی صفات سے اوسکے فائدہ تھا اتفاقا کوئی خوف او رہراس ہر سہ تمن پر رونما ہوا اور نزدیک ساتھ اوسکے پہونچا کہ پایمال حوادث کے ہووے رؤسائے کلان ہر سہ تمن کے ملازمت مین میر سید محمد کے آئے اور استمداد ہمت اس مادہ بلیہ او نسی دفع ہوجاوے نذر اور فتوح اونسے بہت قبول کیے حضرت میر نے درحق اونکے فاتحہ پڑھکر توجہ کر و بحرمت دعا اوس ولی اللہ کی جو بلائین کہ رولائی تہین دفع ہوئین اور اوس تہلکہ سے نجات پائی اعتقاد ہر سہ تمن بہ میر سید محمد زیادہ ہوا اور نذر اور فتوح اقبال کری ہوئی جمع کرکے بملازمت سید لائی حضرت امیر نے ساتھ کوئی چیز کے نظر نکری اور ملتفت نہوے وہ جماعت ناامید ہوکر پھرین اور آپسمین مصلحت کری کہ اس مرد نے نقد اور جنس سے کچھہ قبول نکیا بہتر وہ ہے کہ خدمت شایستہ کیجاوے کہ منظور نظر شریف اوس بزرگوار کے ہووے پس رئیس ہر سہ تمن نے دختران خود کو نذر بین لائے سید محمد نے ہر سہ قبول کرین و بعقد صحیح و شرعی درلایا بعد از مدتی ہر سہ عورت سے چہار فرزند تولد ہوئے سید محمد نے دختر زادکاکر کا موالی و نبیرہ شیرانی کا اوشترانی نام رکھا اور عاجزہ کرزانی کو دو پسر توام بوجود آئے سید محمد نے ایک کا دروک اور دوسرا کا متی نام کیا یہہ چہار طائفہ قوم و قبائل افغانان سے سیدزادہ ہین اما بواسطہ نسبت مادری ساتھہ افغانان کے شہرت رکھتے ہین

فصل دربیان اولاد شیرانی ولد سید محمد گیسو دراز

اولاد شیرانی ولد سید محمد گیسو دراز پنج پسر رکھتا تھا شیخی تری مریری امراخیل ہمر شیخی ولد اشترانی مریری ولد اشترانی ہمر ولد اشترانی امراخیل ولد اشترانی تری ولد اشترانی

ذکر دربیان اولاد مسوانی ولد سید محمد گیسو دراز

اولاد مسوانی ولد سید محمد گیسو دراز نہہ پسر رکھتا تھا تغفن لودین نکانی سبہانی روحانی کرلونی غریب ہربادی دیاض تغفن چہار پسر رکھتا تھا کیور ولد تغفن فہمند ولد تغفن مدور ولد تغفن ترک ولد تغفن اور مدور ولد تغفن

چار پسر رکھتا تھا موسے ولد مدور ابن تغفن سنجر ولد مدور ابن تغفن یوسف ولد مدور ابن تغفن آدم ولد مدور ابن تغفن لودین ابن مسوانی نکانی ابن مسوانی

ذکر دربیان دروک

دروک سے چہار پسر ہوئے نور دانی تیہ کدا نور ولد دروک دانی ولد دروک تیہ ولد دروک کدا ولد دروک

ذکر دربیان اولاد بنی

حق تعالی نے بنی کو پانچ پسر دئے دولت بوغری زدون مچگی دومست دولت ولد بنی بوغری ولد بنی زدون ولد بنی مچگی ولد بنی دومست ولد بنی

ذکر دربیان اوسکے

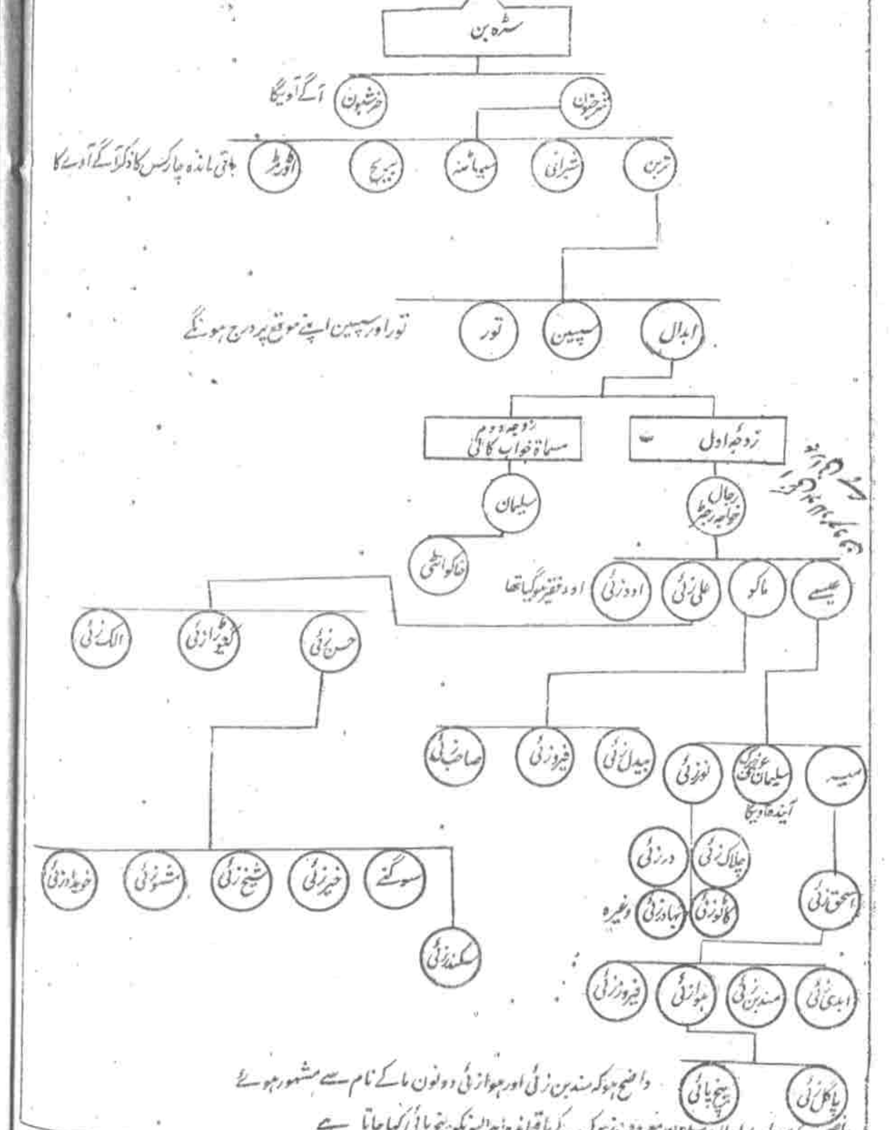
کہ یہہ چند قوم افغانیہ جو کو سید کہتے ہین کہ ہم نسل سید سے ہین ؎ سال آون شیخ بودم سال دیگر خان شدم سعر غلہ گر ارزاں شود امسال سید میشوم لعنت اللہ علے داخل النسب از حدیث لعنت اللہ علے خارج النسب ۔ چنانچہ بختیاری و اشترانی قوم شیرانی بین یاران اور مسوانی قوم کاکرزئی بین اور دروک قوم کاکردانی خوندن بین اور قوم مرادی بین سیدی اور قوم جرستین قوم میانہ بین چنانچہ در نسبت سیادات کے عقب مذکور ہونگے مگر بزرگین اونکی جس زمانہ سے کہ داخل قوم پٹھان کی ہوئی کبھی اپنے کو سید نکہا کہتے ہین کہ اگرچہ نسل ہماری در اصل سیادات سے تھی مگر اوس فرقہ سے برامد ہوگئے ہین ہم اور داخل قوم پٹھان کے ہوئے ہین ہم اور نسبت فرزندی اور دختری ساتھہ افغانیہ کے رکھتے ہین جس وقت کہ ہم قوم سید سے نکلے پھر خود کو سید کہین یہہ بات مروت سے دور ہے کہ نشست برخاست افغانان کرتے ہین ہم نسبت خویشی ساتھہ سید نرکھین ہم اور بزرگ کلان ہمارے نے اسی قوم کو منظور کیا اور بزرگان ہمارے نے کہا ہے جو نسل سے ہمارے قوم پٹھان سے نکل کر خود کو سید کہلاوے وہ ہمارا نہیں چنانچہ در سلطنت سلطان بہلول لودی اور سلطان شیر شاہ سور مین سادات گے و شجاعت و افغانگی کا مذکور ہوا تھا بزرگان نے اونکے قرار بانکا مبتدل کیا اور کہا کہ افغان ہین ہم سادات سے نکل گئے ہم واللہ اعلم نقل از کتاب مخزن افغانی کردہ شد

فصل چہارم دربیان شجرہ ہاے

یادداشت جہت تمیز شجرہ شناسی

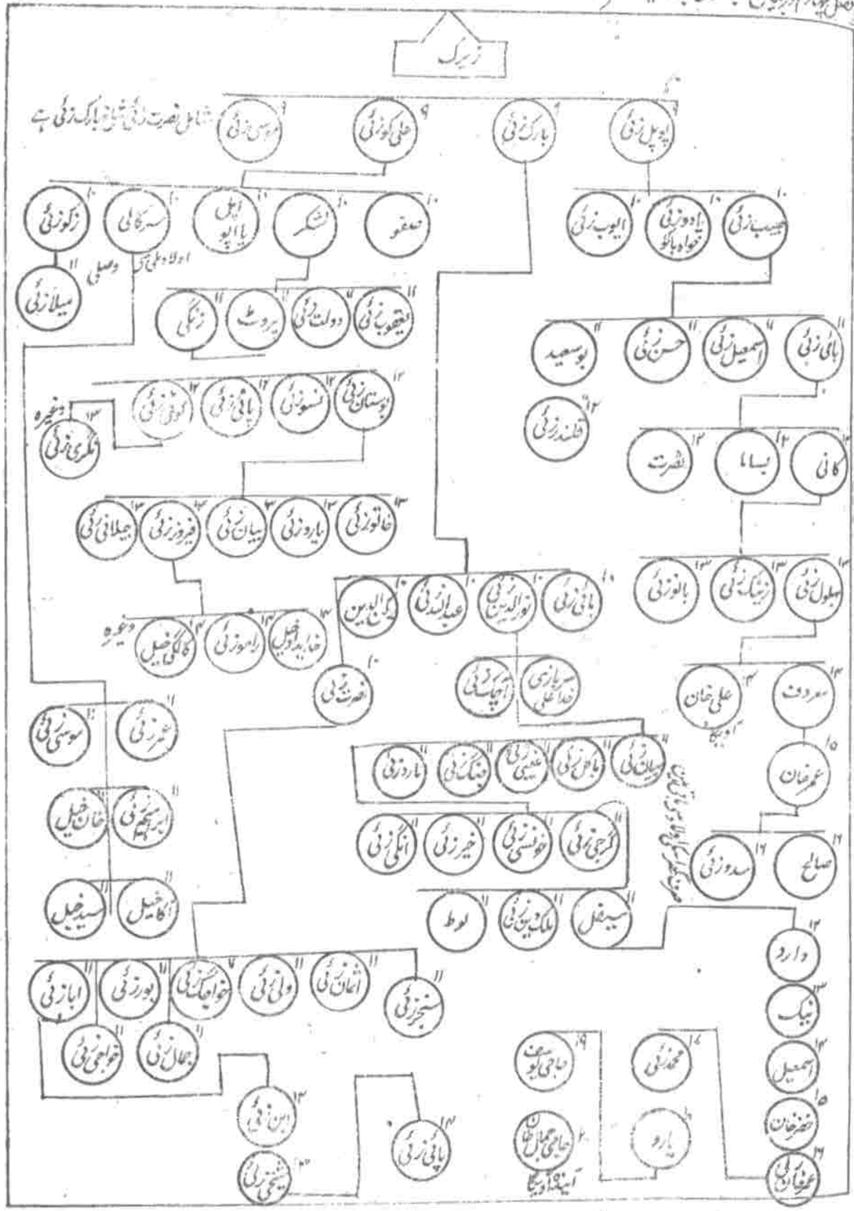
ناظرین کو اس کتاب سے شجرہ خوانی کے وقت یاد رہے کہ افغانون بین لفظ زائی سے مراد ایک گروہ قوم یا شاخ سے ہے در اصل بزبان پشتو لفظ زائی سے معنی بیٹا یا اولاد نکلتا ہے پس خیل یا زائی کی لفظ کے پیچھے ایک نام شامل کرنے سے یہہ مقصود ہوتا ہے کہ یہہ قوم اوس نام والے کے اولاد یعنے خیل یا زائی مثلاً بارک نام ہے اور جب اوس نام کے شامل کرکے لفظ زائی لکھا گیا تو بارک زائی سے مراد سب قوم جو اولاد بارک زائی سے ہے لی جاوے گی علے ہذا القیاس یعقوب بھی ایک نام ہے اور جب اوس نام کے ساتھہ لفظ خیل کا جوڑا جاوے گا تو یعقوب خیل سے مراد جملہ قوم اولاد یعقوب سے ہوگی اور لفظ خانی کو بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے جیسے کہ فرید خان ایک نام ہے اور جب اوس نام کے ساتھہ لفظ خانی کا جوڑا جاوے گا تو اوسکی اولاد فرید خانی کہلاوینگے

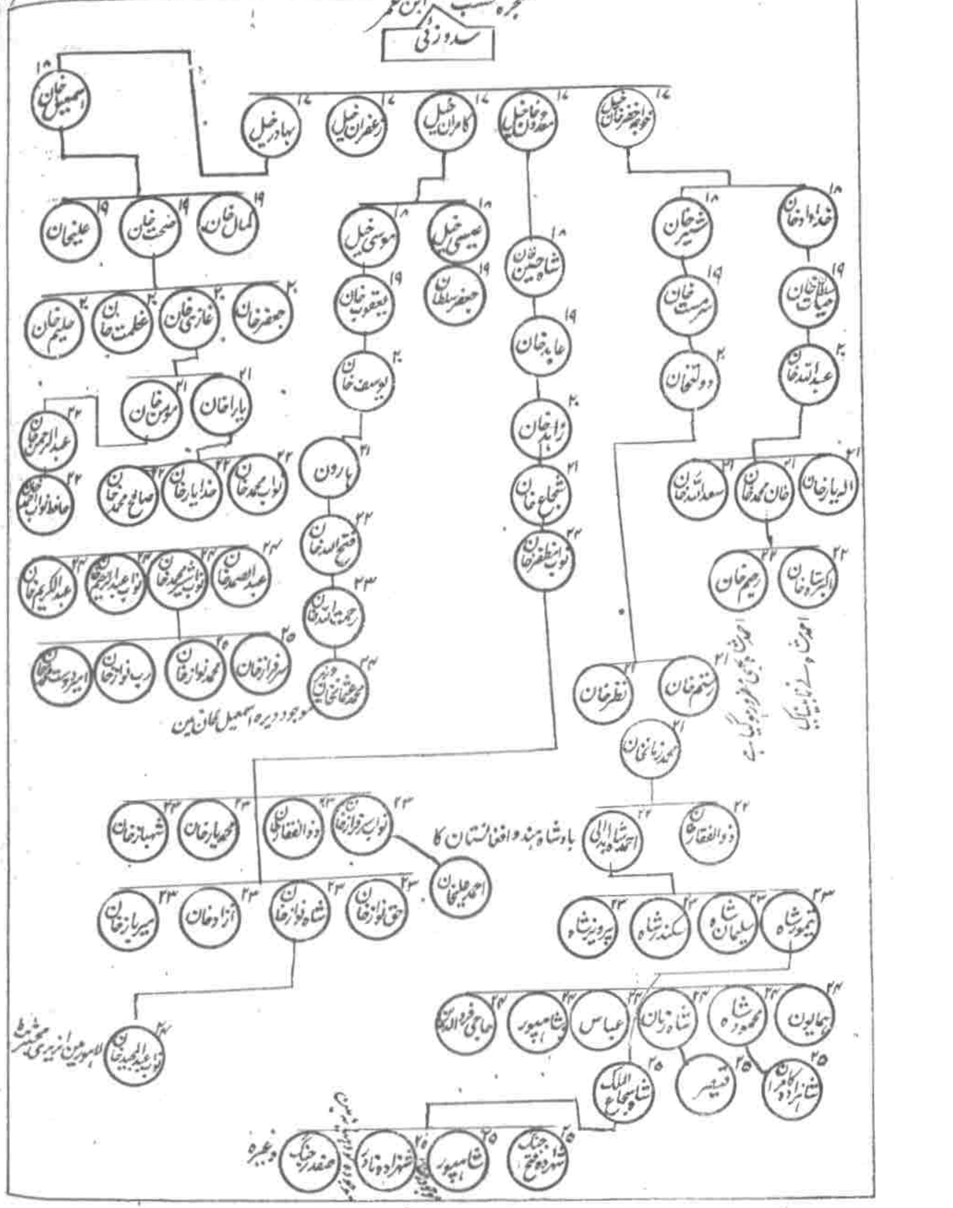
شجرہ نسب سڑہ بن ابن قیس عبدالرشید

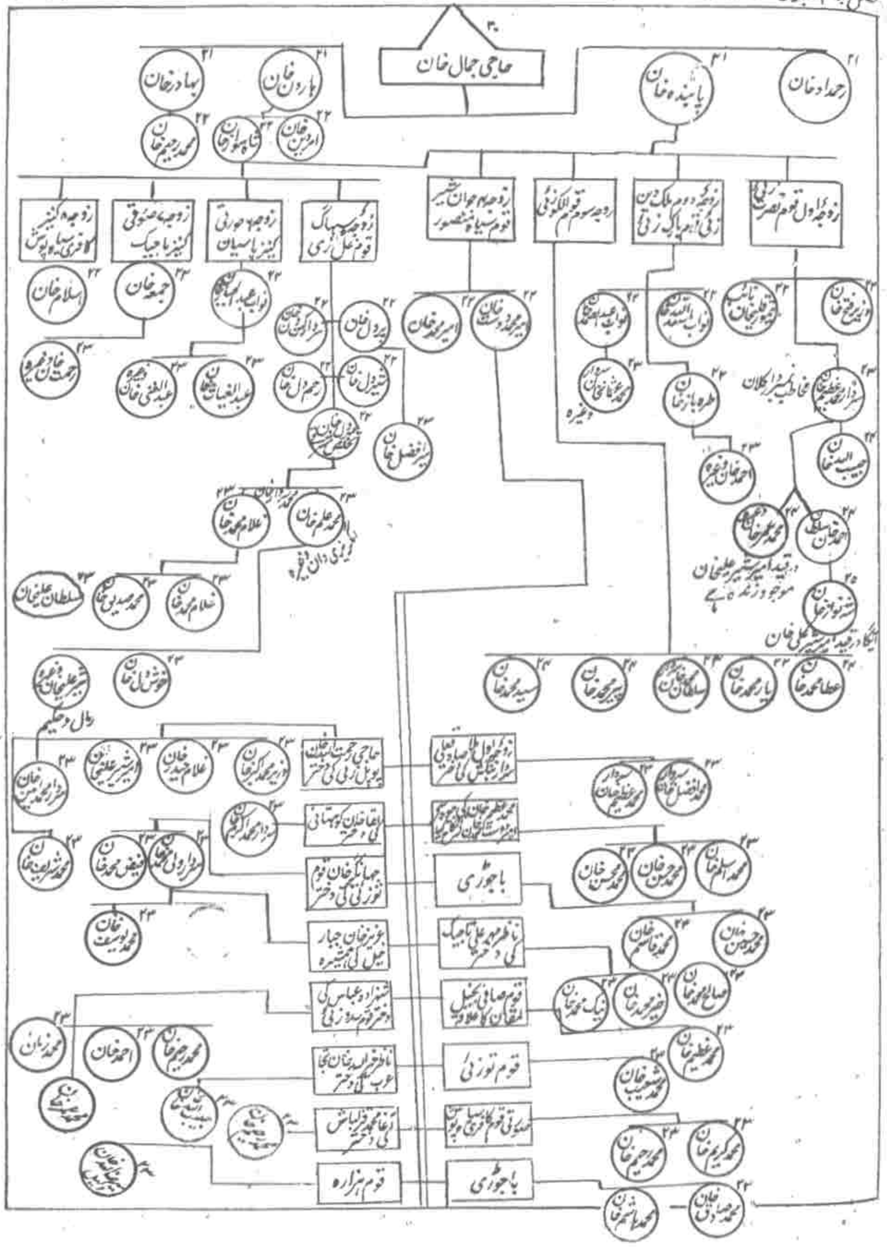


واضح ہو کہ مندن زئی اور ہوازئی دونوں ماں کے نام سے مشہور ہوئے

واضح ہو کہ سوائے اولاد سلیمان معروف زیرک کے باقیماندہ ابدالیوں کو پنج پائی کہا جاتا ہے




شجرہ نسب ابن عمر
سدوزئی
خواجہ خضر خان خیل
معدود خان خیل
کامران خیل
زعفران خیل
بہادر خیل
اسمٰعیل خان


حاجی جمال خان
حمداد خان
پایندہ خان
یارون خان
بہادر خان

ذکر قوم ابدالی یا درانی

شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ترین کے پسر سربن کا بیٹا ابدال تھا جسکی نسل سے یہہ قوم ہے کہتے ہین کہ ابتدا مین ابدال کچھ اور نام رکھتا تھا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین مشغول ہوا تو اونہون نے براہ مہربانی اوسکو بخطاب ابدالی مخاطب فرمایا اوس دن سے وہ باسم ابدال مشہور ہوا اور اوسکی اولاد مشہور بہ ابدالی ہوتی ہے اور افغان اپنے روزمرہ مین ابدال کو اودل کہتے ہین حال ریاست اس خاندان کا ابتدا مین اس قوم کی مورث صرف اپنے گھر کی دستار مختار تھی جیسا کہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین ترقی ہوتی گئی ویسا ہی سرداران قوم کا اختیار بھی بڑھتا گیا روایت ہے کہ جب ترین باپ ابدال کا عمر طبعی کے قریب پہونچا تو اوس نے اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سے مقرر کرنا چاہا باوجود ناراضگی تور اور سپین کی ابدال دستار مختار ہوا اور ایک سید نے جو اونکا پیر تھا اوسیکو مستحق اس رتبہ کے ظاہر کیا ایک پانچ برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اوسکا بڑا بیٹا (زحمر) اپنے خاندان کا سرگروہ ہوا اوسکے بیٹون مین مسمی عیسے پسر کلان کو باپ نے اپنا جانشین مقرر کیا اور اوسکا چھوٹا فرزند اپنے پیر کی فہمائش سے فقیر ہوگیا عیسے کے فرزندون مین سے مسمی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تھا اس سبب سے زیرک مشہور ہوا کیونکہ بھی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتے ہین عیسے نے بباعث لیاقت باوجود موجود ہونے بڑے پسر میرک کے زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کے چہار پسران ہین سب سے بڑا بارک تھا اوسی کے واسطے باپ نے دستار مختاری تجویز کی تھی الا بباعث ناراضگی زیرک یہہ ارادہ پورا نہوسکا اور بسبب ناراضگی جیسا کہ میجر لیچ صاحب اپنے تحریر حال ابدالی مین لکھتے ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ بموجب دستور خود جاے سکونت کی تبدیل کرنا چاہتے تھے اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹھا کر لیجاتے تھے زیرک جسکی عمر ایک سو برس سے زیادہ ہوگئی تھی بسبب ضعف بدنی چل نہین سکتا تھا جب بارک آیا تو اوس نے باپ کو دیکھکر غصہ سے کہا کہ تم اب بھی نہین مرتے کہ ہمسے جان چھوٹے اور اسکا کچھ فکر نکرکے چلا گیا اوسکے بعد آلکو آیا اور وہ بھی مہری سے پیش آکر چلا گیا اور جب موسے تیسرا بیٹا پہونچا تو اوسنے باپ کو کہا کہ گھوڑے پر چڑھ بیٹھو زیرک نے جواب دیا کہ میری اعضا مین قوت گھوڑے پر بیٹھنے کی نہین ہے تب اوس نے بھی چین بہ جبین ہوکر باپ کو لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑے رہو تا کہ کوئی درندہ جانور کھا جاے اور ہمارا پیچھا چھوٹے سب سے پیچھے پوپل وہان پہونچا اور اوس نے ادب اور تعظیم سے باپ کو اپنی پشت پر اوٹھا کر منزل گاہ تک لے گیا اور وہان پہونچکر زیرک نے سب برادری کو جمع کیا اور اونسے یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سے سخت ناراضگی ظاہر کری اور پوپل کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور پوپل اپنے باپ کی طرح قوم کا مختار رہا جب پوپل بھی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کے مسمے حبیب بڑا بیٹا پوپل کا دستار مختار بنا ایوب اوسکا بھائی اوسکے شامل رہتا تھا بعد وفات حبیب کے اوسکے چار پسران سے مسمی بامی جو اوسوقت پندرہ برس کی عمر کا تھا جانشین اپنے باپ کا ہوا اور ہبا کو بابادو جو بامی کا چچا تھا اوسکی دختر سے بامی نے شادی کری اور خسر اوسکا بطور سربراہ کار کام کرتا تھا بامی کے تین پسر تھے اوسنے بیان کیا کہ میرے پسران سے کوئی لائق دستار مختاری کے نہین ہے مگر کانی کا بیٹا جو میرا نبیرہ ہے وہ اپنی قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی اور کانی کے بہلول بڑا بیٹا کانی کا سرگروہ ہوا جسکے دو پسر تھے معروف اور علیخان اپنے باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا مگر بڑا سخت مزاج تھا

دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جائداد بھائی وغیرہ نے لیلی پیچھے مرنے معروف کے اوسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نے عمر رکھا بباعث نہونے جائداد کے مان بیٹا بڑے افلاس کی حالت مین گذارہ کرتی تھی جب عمر چودہ برس کا تھا تو ابدالیونکے باہم بتکرار تقسیم زمینیات وغیرہ متنازعہ بی اتفاقی ہوئی آخر کار اونہون نے عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنے تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینیات تقسیم کردی کہ ابتک موٹی حصہ قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کیوقت بارک زیون نے بلوہ کیا اور عمر کی سرداری سی انکار کرکے اوسکے چند ملازمونکو قتل کردیا اور باقی ماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ دستار ہماری تھی پوپل نے جبراً لے لی یہہ خبر سنکر عمر نی بارکزیون پر لشکرکشی کری اور خفیف سے لڑائی کی بعد فتح حاصل کرکے بارک زئی اور نور زئی قوم سے جو دونون شامل تھے یرغمال لئی تا کہ آیندہ سرکشی نکرین عمر کے دو پسر تھے بڑے کا نام ملک صالح اور چھوٹے کا نام بموجب فرمانے شیخ اکوزآمد کے اسعد اللہ رکھا مگر عوام مین سدو کے نام سے مشہور ہوا ایک روایت ہے کہ سدو ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۶۵ ہجری مین بعہد سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ فرمان روا تھا الغرض اٹھانوے ۹۸ برس تک عمر زندہ رہا جب نوّے ۹۰ برس کا تھا اور صالح اوسکا بڑا بیٹا شصت برس کا اور سدو پچیس کا تب اوس نے سب قوم کو جمع کرکے سدو کو مختار بنایا اور اس تجویز کو ملک صالح اور جملہ قوم نے منظور اور پسند کیا عمر اور صالح نے اپنے ہاتھ سے سدو کو کمربند ہوائی چنانچہ یہہ سنت ابتک درانیون مین مروج ہے کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کرے اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتھ سی بندہواتا ہے الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نے جو نہایت سعادتمند تھا اپنے چھوٹے بھائی سدو کو کہا کہ میرے پانچ پسر ہین ورخان و ابراہیم خان مازیدخان ماماں الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی رکھیے اور ہر طرح کی تکالیف اور خدمات سی معاف رکھین سدو نے یہہ بات بخوشی قبول کی اور ملک صالح اپنے پیر سید کی فہمایش سی تارک دنیا ہوگیا تھا بعد وفات اپنے باپ کی سدو قوم ابدالی کا سردار ہوا اور اوسکے عہد مین بارک زیون نے پھر فساد کیا مگر فوج کشی کی ذریعہ سے اونکو دبایا گیا اور عبرت ہوئی سدو بہت منصف اور دلاور آدمی تھا جب ابدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنے قوم غلزائی اور قوم ترارہ پر بھی کچھ فتوحات حاصل کرین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے کہ سدو کے پنج بیٹے تھے جب وہ ضعیف العمر ہوا اوسنے لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضرخان اور معدود کے منجملہ ایک کسیکو ریاست کیواسطے پسند کرلو چونکہ بڑا معدود خان تھا اسواسطے لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدو کو یہہ بات ناپسند تھی اوسنے کہا کہ خواجہ خضر لائق ہے اور مینے خواب مین دیکھا ہے کہ آدھی رات کو ایک سفید ریش سبز پوش نورانی چہرہ میرے گھر آیا اور اوسنے کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر رکھو اور خیر انجام اور نیکنام ہوگا اس سبب سے مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے اس قصہ پر کچھ لحاظ نکرکے معدود کو اپنا سرگروہ بنایا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب اختیار خواجہ خضر کے ہاتھ مین تھا جب سدو مرگیا تو سب قوم نے نیک شگون سمجھکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا اور معدود مایوس ہو بعد وفات خواجہ خضرخان اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان رئیس ہوا اصلی نام خداداد تھا اور شائد سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نے عطا کیا اور افغان اوسکو سلطان خدائی کہتے تھے اوسنے قوم ابدالی و غلزائی کا بنہ یعنی سرحد بت سنگی مقرر کیا اوس وقت قوم غلزائی کا سردار مسمے ملکئی تھا اصل تنازعہ ان ہر دو قوم مین بابت زمین موسوم گو ہرائی اور آموکائی کے تھا ہر دو فریق نے موقع پر جاکر ایک آجرگی یعنی شبانکو منصف مقرر کیا اوس آجرگی نے

اپنے دل مین یہہ بات سوچی کہ سلطان خداکئی اور گوہرائی مونکو نام ملتے ہین اور ملکائی سے امو کائی کانام مطابق ہے
اِس عجیب لحاظ سے اوسنے ہر دو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور دونون قومون نے منظور کیا اس سے چند عرصہ بعد
سلطان خدائی نے اپنی قوم لیکر علاقہ ژوب پر فوج کشی کی اور اوس ملک کے سکناے کو لوٹ اور مار سے تباہ
کردیا جب واپس آتا تھا تو اوسکے خیمہ گاہ کے پاس کہنڈ یعنے مغاک مین تین طفل خوردسال اور ایک مرد لشکر کے خوف سے
پوشیدہ بیٹھے تھے جب وہ ہر چہار بیکس پکڑے گئے تو اوسنے اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہے
کہ وہ چارون مقتول اسکے مارنے کے ارادہ پر چلے آتے ہین یہہ بہت ڈرا اتنے مین وہ ہی سبزپوش بزرگ صورت خواب مین
اسکو کہتا ہے کہ تمنے بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چھوڑکر شیرخان اپنے بھائی کو دیدو تو بچ رہوگے
ورنہ نہین بعد بیداری اوسنے اسیطرح عمل کیا اور خود اپنے بھائی شیرخان کا نائب ہوا جب شیرخان نے عنان اختیار اپنے ہاتھ مین
لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین حاکم قندہار سے جو بادشاہ ایران کی طرف سے مقرر تھا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی
مین بمقام شہر صفا شیرخان نے فتح حاصل کی پھر آمد و رفت نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کے حکم سے حاکم قندہار نے
بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معدو برادر شیرخان کو میرزا کا خطاب عطاء کرکے دوسرا شریک شیرخانکا مقرر کیا میرزا
شاہ حسین دیہہ شنج مین اور شیرخان شہر صفا مین جو قندہار سے نو فرسنگ تھا رہنے لگے اور اب ابدالیون دو گندی ہی
جنبہ داری ہوگئی شیرخان کہتا تھا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچھ تعلق نہین ہے اور میرزا شاہ حسین شاہ ایران کا ہوا خواہ تھا
مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کے پاس آیا جایا کرتا تھا کئی برس اسطرح گذر گئے ایکدفعہ خلیل کی معرفت صوبہ
قندہار نے شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بھیجا کہ بادشاہ نے آپکو میرزا کا خطاب عطاء کرکے مثل فرزندان مخاطب کیا چالیس ہزار قوم
لوگ تمہارے تابع ہین اور اسیقدر ہماری فوج موجود ہے بادشاہ کا حکم ہے کہ شیرخان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوے
تو بادشاہ کی جانب سے ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا یہہ خبر مشرق افغانستان کے صوبہ نے سنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور
شاہ ہند نے شیرخان کی طرفداری ضرور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتے ہی شاہ حسین کا اختیار کم ہوگیا
کسواسطے کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سے راضی اور خوش تھے بہ نسبت بادشاہ ایران جو شیعہ مذہب تھا اوسی عرصہ مین میرزا شاہ حسین
واسطے ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کے پاس گیا اور خلیل علیزئی اوسکا معتمد ملازم بھی ہمراہ تھا جب دربار مین حاکم قندہار
سے گفتگو شروع ہوئی تو شاہ حسین کی تقریر مین خلیل اوسکا مختار دخل دیتا تھا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تھا شاہ حسین نے
غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سے کہا کہ تم ہمارے غلام ہوکر جاری تقریر مین کیون دخل دیتے ہو اور چونکہ خلیل ایک شکیل اور قدآور جوان تھا اور
شاہ حسین برعکس اوسکے اس وجہہ سے خلیل نے گستاخی کرکے یہہ جواب دیا کہ غلام اور اصل کی شناخت صورت سے ہوتی ہے
شاہ حسین کو دربار مین یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اور اوسنے پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نے اس واردات
شدیدہ سے جو دربار مین ہوئی تھی ناراض ہوکر شاہ حسین کو قید کردیا اور واسطے صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دارالسلطنت
ایران مین بھیجی وہان سے حکم آیا کہ شاہ حسین کو رہا کردو کہ اوسنے اپنے گستاخ ملازم کو واجب سزا دی ہے اگرچہ شاہ حسین
راضی ہوا مگر اوسکے سبب گوندی یعنی جنبہ مین ٹوٹ گیا تھا بعد رہائی وہ شیرخان سے ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی
چوتھی پشت مین نواب مظفرخان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تھا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نے خراب کیا القصہ
بعد چلے جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیرخان کو دلاسا اور نوازش دیگر قوم ابدالیون کا

کل اختیار اوسکو عطا کیا پینسٹھ ۶۵ برس کی عمر مین شیرخان ایک روز شکار مین گھوڑے پر سے گر پڑا اور بباعث
سخت ضرب لگنے کے بیہوش ہوگیا اور گھر مین اوٹھا لانے کے بعد جب ہوش آیا تو اوسنے بختیار خان اولاد صالح خان
کو بولا کر کہا کہ اب مجھے زندگی کی امید نہین ہے سرمست کی خبرگیری رکھنا اور اوسی صدمہ سے مرگیا سرمست خان بیٹا
اوسکا پچاس ۵۰ برس کی عمر تک زندہ رہا جب وہ بھی فوت ہوا تو اوسکا بیٹا دولت خان خوردسال بسرپرستی حیات سلطان
اپنے جدی چچا کے قائم مقام اپنے باپ کا ہوا روایت ہے کہ ایک دفعہ حاکم قندہار نے سب کتخدایان اور سرخیلون کی
دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ اسیر تھے ایک ایرانی سردار اور دوسرے قوم ابدالی کی افغان و خان اس دعوت مین
مے بھی پلائی گئی اور چونکہ حیات سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکے صوفی تھے اسواسطے آتشین زیادہ سرشار ہوئے اور
اوس مستی کے حالت مین ہر ایک فرقہ اپنی اپنی مومنیات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنے لگے یعنے ایرانی اپنی
قوم کی اور افغان اپنی قوم کی اوس گرمجوشی مین ہفت ہفت دختران ناکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنے کا
اقرار ہوگیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اوس حرکت سے پشیمان ہوکر افسوس کیا اور عہد شکنی کے واسطے
کچھ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سے ایک مبارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سے کہدو کہ ہماری رسم ہے کہ
داماد کو ہمراہ لیجاتے ہین جب یہہ بات کہی گئی تو ستائیس داماد ایرانی سردار افغانون کی ہمراہ شہر صفا مین گئے جملہ ابدالی
قوم کی ملک بطور جرگہ واسطے مشورہ اس معاملہ کے جمع ہوئے اوس جرگہ تجویز سے ایرانیونکو یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت
دختر ہمکو بیاہ دو بعد ازان ہم دینگے ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گھر دور ہے پہلے ہم کسطرح سے دیسکتے ہین افغانون نے اونکا
فریب سمجھکر حیات سلطان سے کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھ بندوبست کرو مگر اوس سے کچھ نہو سکا اور جرگہ سے اوٹھکر
گھر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح دی کہ ان ہفت دامادونسے چارکس شیعہ کو چاریار کیا یہہ حمد کرکر
ذبح کردو اور تین کو چھوڑدو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حاکم قندہار نے یہہ ناخوش خبر سنی تو اوسنے حیات سلطان سے کیفیت
طلب کری اوسنے جواب لکھا کہ یہہ کام دولت خان نے کیا ہے اور جب دولت خان کو اوسنے قندہار مین طلب کیا تو انکار
صاف پایا فوج ایرانی نے حملہ کیا پہلی لڑائی مین ابدالیون پر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سے شکست فاحشہ کھائی
حیات سلطان ہندوستان کی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرار گزین ہوا ادہر اوسکے ابدالیون مین خانگی بھی اتفاقی زیادہ
ہونے لگی نوبت یہانتک پہونچی کہ مسمات عزت اور عطل ملکان نے سرکشی کرکے دولتخان کو مع نظرخان فرزند اوسکی قتل کردیا
اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیون سے ملگیا اور جب بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا
اور بلوچون سے شکست کھاکر واپس آیا تب میرویس ہوتک غلیزائی عزت و عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سے
رستم خان پر ناحق الزام فریب اور عہد آشکست کھانے کا دیکر قید کرادیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتھ مارا گیا
جب میرویس ہوتک غلیزائی نے ایران اور عرب سے واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نوازخان حاکم قندہار
کو قتل کردیا تو اوس بلوہ کے وقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سے اپنے شامل رکھا کہ لوٹ وغیرہ سے
جو جائداد حاصل ہوگی اس مین سے ابدالیون کو بھی حصہ دیا جاےگا مگر بعد کامیابی اس عہد کی ایفاء نکری اور
زمینیات وغیرہ جایداد غصب کردہ سے کچھ حصہ ابدالیون کو ندیا اس سبب سے افسوس ابدالی قوم غلیزائی کے ساتھ
لڑنے کے واسطے جمع ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدان مین ان دونون قوم کے باہم واقع ہوئی

حسین علی جیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کھائی اور ہرات کے پہاڑون مین جا آباد ہوئے سنہ ایک ہزار انتیس ہجری مین عبداللہ خان ولد حیات خان سلطان ملتان سے آکر اس قوم کا سردار رہا اور ارادہ خروج اور فتح ہرات جو اوس وقت شاہ ایران کی سلطنت مین تھے مصمم کیا اس راز سے عباس قلی خان شاہ ملوک جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب سے ہرات کا حاکم تھا مطلع ہوکر عبداللہ خان کو مع اوسکے بیٹے کے قید کرلیا ہر گاہ قزلباش یہ ہرات نے بغاوت کرکے عباس قلی خان مذکور کو بید خل کردیا عبداللہ خان فرصت پاکر محبس خانہ سے بھاگ گیا اور کوہ دوشاخ مین بہو نچکر اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ آور ہوا جعفر خان حاکم جدید ہرات مین داخل ہوا اندر شہر کے بھی سخت لڑائی ہوئی فریقین کے بہت آدمی مارے گئے اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح ہرات قلعہ فراہی جو محمود ابن میر ویس ہوتک غلزائی کی ریاست کے شامل تھا ابدالیون نے لے لیا اس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نے اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون بھی فتوحات حاصل کرین مگر چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدیدہ کے نظم ونسق مین مصروف ہوا اس باعث کچھ زیادہ تعرض ابدالیون نرکھا چند مدت بعد اوسکے عبداللہ خان سدوزئی مسند سے اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان ولد دولتخان نے جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تھا ہلاک کردیا اور خود زمانخان رئیس قوم ابدالی کا ہوا اور اوسنے ایران کی فوج پر جو اپنی جمعیت کی نسبت دو چند زیادہ تھی فتح حاصل کری اور جتنے حملے فوج ایران نے ہرات پر کئے اوسنے اون سبکو روکا اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیون کا اختیار اور قوت زیادہ ہوگئی کہ ۱۷۲۲ء مین مشہد کے لینے کا ارادہ کیا مگر افسوس کہ ایسے اوج کے وقت مین باہم ہی نا اتفاقی ہوکر فساد ہوگیا الہ یار اور سعد اللہ خان پسران عبداللہ خان نے محمد زمان خان کو قتل کردیا اور خود قوم کے مختار ہوئے زمانخان کا خورد سال بیٹا احمد خان جو پیچھے سے احمد شاہ ابدالی کا دشمن کے ہاتھ سے بچ رہا اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سے تھی اپنے نور چشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان علیزئی حاکم ہرات کے پاس لیگئی اور اوسکو اپنی دختر دینی کری اسوجہ سے حاجی اسمعیل خان نے اوسکو پناہ دی اور بخوف الہ یار خان مذکور احمد خان کو سبزوار اور فرہ کی طرف بھیجدیا اور پوشیدہ رکھا اسی عرصہ مین اخیر ۱۷۲۸ء کو نادر شاہ ایرانی نے ابدالیون پر یورش کی اور بعد چند خفیف لڑائیوں کے نادر شاہ کے تابع ہوگئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ذوالفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرداری مین ابدالیون نے بغاوت کرکے مشہد کی ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کے بھائی کی فوج پر فتح حاصل کرکے مشہد شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ نادر شاہ خود اونکے لشکر پر حملہ آور ہوا اور اونکو اپنے ملک کی طرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لے چکے تھے کہ نادر شاہ نے ہرات پر لشکر کشی کری اور بعد سخت مقابلہ کے دس ماہ کے عرصہ مین ہرات کو فتح کرکے قوم ابدالی سے چھ ہزار گھر کو حکم دیا کہ بہمراہی غنی خان الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کے ملک مین متفرق جاکر آباد ہون اور بعضونکو ملتان جلاوطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کے لوگ جبراً اپنی فوج مین بھرتی کئے بعد اوسکے ہرات کی طرف کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی اور ایماق ملک میں شروفساد کرتے رہے جنوب داغستان کے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکھا ایک دن شہر محصور سے گولہ توپ سراپردہ نادری کے بیچ آن پڑا اوس وقت نادر شاہ کھانا کھا رہا تھا جس مین گولہ کے صدمہ سے مٹی پڑی تب نادر شاہ جسکا مزاج نادری ابتک ضرب المثل ہے بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بلاکر حکم دیا کہ اگر چوبیس گھنٹہ تک یہہ شہر فتح نہوگا تو تم سب قتل کئے جاوگے یہہ حکم پاکر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمالخان محمد زئی بارک زئی خانو اور مانو خان نورزئی نے بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم کی جمعیت سے دلاورانہ حملہ

اوس شہر پر کیا بہت سخت محاربہ کے بعد ابدالی کامیاب ہوئے اور میعاد کے اندر شہر کو فتح کرکر بادشاہ کے حضور حاضر آئے نادر شاہ نے اس مردانہ خدمتگذاری سے بہت خوش ہوکر فرمایا کہ جو عرض کروگے منظور کی جاویگی الہ یار خان سدوزئی وغیرہ سرداران ابدالی نے عرض کی کہ ہمکو اپنی قدیمی زمینات عطا ہون اور جو افغان ایران کو بھیجے گئے وہ بھی واپس ہوکر اپنی قوم کے شامل کئے جاوین اور قوم غلزئی سے ہمکو ملک دلایا جاوے نادر نے یہہ درخواست منظور کرکے حکم کیا کہ جملہ زن ومرد افغان جو ایران کو گئے تھے واپس چلے آوین چنانچہ سب جمع ہوئے مگر ایک عورت قوم علیزئی جو نادر شاہ کے فرزند کے پاس تھی وہ نہ آئی جب بادشاہ کو ملکان ابدالی نے اس حال سے اطلاع دی تو اوسنے حکم دیا کہ اگر وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ جانے کو راضی ہے تو مختار ہے کہ شاہزادہ کے گھر سے چلی جاوے چنانچہ وہ وفادار عورت سب جاہ وحشم چھوڑکر اپنے گلیم پوش شوہر کے ساتھ چلی گئی بعد اوسکے الہ یار خان بمقام سبزوار مارا گیا اور نادر شاہ نے جس سال مین جب قندہار کو فتح کیا تو ذوالفقار خان اور احمد خان دونون بھائی نے شاہ حسین غلزائی کی قید سے رہائی پائی اور حاجی اسمعیل خان کی معرفت نادر شاہ نے احمد خان اور اوسکے بھائی کو طلب کرکے بہت نوازش فرمائی اور فوج متعینہ مازندران کی افسر بناکر بھیجا اور اوس قوم کی حسن خدمت کی سبب سے انکو ہرات کی مغربی طرف سے لیکر اوس زمین پر آباد کیا جہان اب یہہ قوم درانی آباد ہے اور قوم غلزائی کی زمین اوسنے ابدالیون کو تقسیم کرکے علاقہ ارغنداب غنی خان الکوزئی کی قوم کو اور زمین داور نور محمد خان علیزئی کو عطا ہوئی بارک زئی کے حصہ مین ناقص زمین آئی نادر شاہ نے نواحات قندہار کو تین سو قلبہ پر تقسیم کیا ایک قلبہ سو طناب زمین کا تھا اور ایک طناب شصت گز چورس یعنی برابر طول عرض والی زمین سے مراد ہے ہر ایک قلبہ کے پیچے چار خروار یا چالیس من تخم ریزی کی زمین ہے اور فی قلبہ دو سوار واسطے نوکری شاہی مقرر کیے اور جو زمین قریب شہر کے تھی اوس سے دسوان حصہ پیداوار مالگذاری سرکار مقرر فرمائی جو پہلے سال کی تعداد تشخیص کے موجب ہمیشہ وصول ہوئی تھی جب نادر شاہ ہند کو دہلی کی طرف گیا تو احمد خان اوسکے لشکر مین اپنی فوج کا افسر تھا اور جب ہند سے واپس آیا تو اوسنے افغانون پر اسقدر اعتبار اور نوازش کی فارسی لوگون کو علاوہ دیگر امورات وجہ ناراضگی کی اس امر کا بھی نہایت رشک آیا اور ماہ جون ۱۷۴۷ء مین نادر شاہ مارا گیا اوسکے دوسرے روز لڑائی ہوئی افغان اور ازبک ایک طرف اور قزلباش وغیرہ ایرانی دوسری طرف مگر اس لڑائی سے کچھ فائدہ نہوا احمد خان بہمراہی تین ہزار سواران ابدالی قندہار کو چلا آیا وہان اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل اور پشاور اور محمد تقی خان آختہ بیگی جو سرداران نادری سے تھا خزانہ لیکر نادر شاہ کے پیچھے جاتے ہین وہ خزانہ احمد خان کے ہاتھ آیا اور چند سرکش ملکان ابدالی کو قتل کردیا اوسکے بعد اپنی قوم سے کوئی مخالف نہوا الغرض قندہار مین احمد خان ولد زمان خان سدوزئی ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت نشین ہوکر احمد شاہ در دوران سے مخاطب ہوا کہتے ہین کہ احمد شاہ کی تخت نشینی کے وقت ابدالی اور قزلباش اور ہزارہ اور بلوچ بھی حاضر تھے وقت تخت نشینی کے عمر اوسکی تیئس برس کی تھی اوسنے اپنی قوم کا نام ابدالی سے بدل کر درانی رکھا اور تب سے وجہ تسمیہ درانی باہم درانی مشہور ہوئے وجہ تسمیہ درانی یہہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا تو صابر شاہ ایک مجذوب فقیر نے جسکا وہ بہت معتقد تھا اوسنے احمد شاہ کو کہا کہ تم اپنا القاب در دوران اختیار کرو یعنے گوہر دریا موتی زمانہ کا

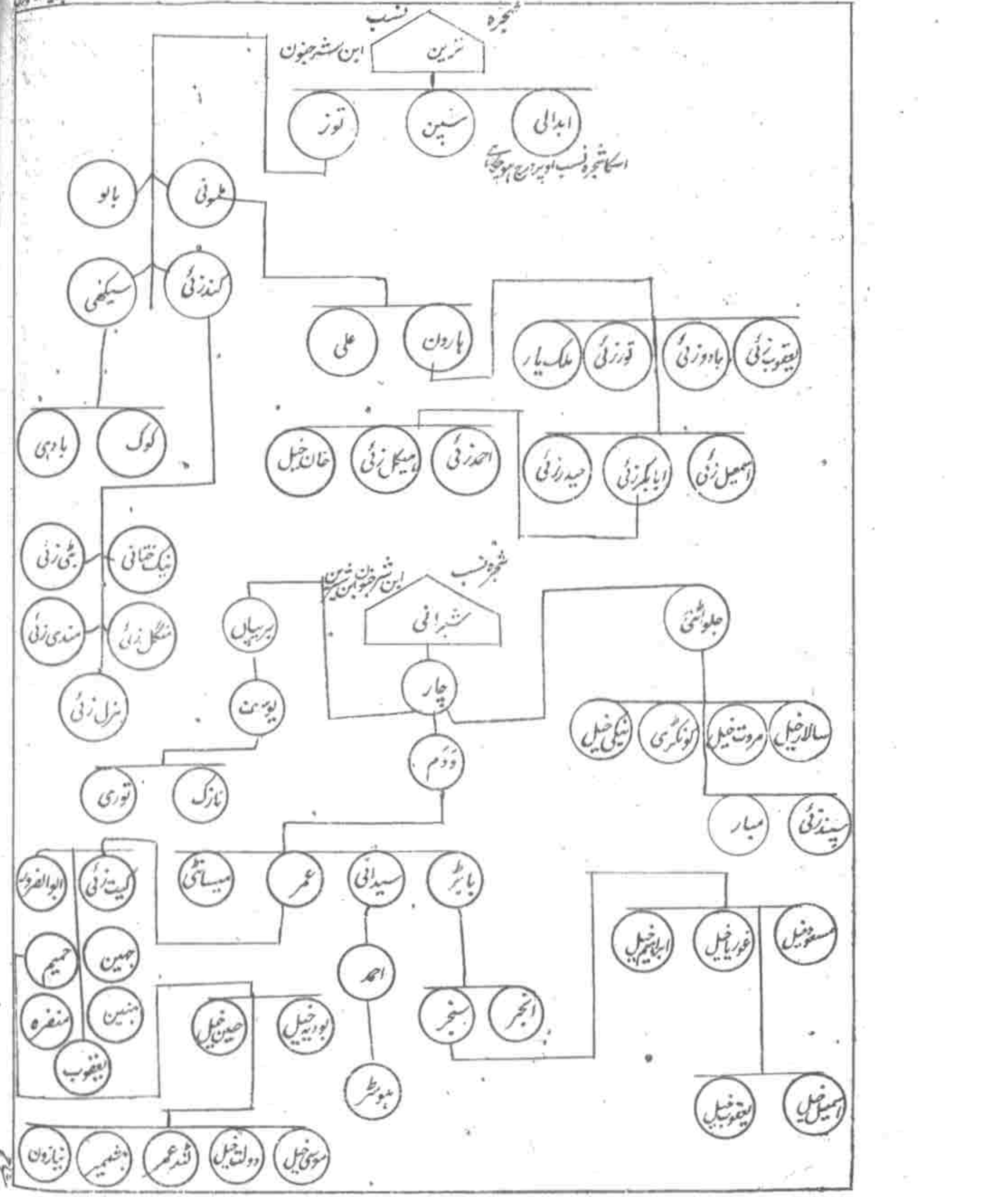
مگر اوسنے اپنی قوم کی لحاظ سے دُرِّدوران اپنا لقب کیا یعنے موتی موتیون کا دُرّ دُرّان یعنے جمع موتیون سے مراد کل قوم دُرّانی یعنے ابدالی سے سے احمد شاہ سے شاہ شجاع الملک اور انکے نبیرہ تک خاندان سدوزئی کی سلطنت کا حال اس کتاب باب دوم مشمول حال بادشاہان افغانستان مین درج ہوچکا ہے اور جسطرح سے کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سے منتقل ہوکر بارک زئی کے خاندان مین آئی پایندہ خان باپ امیر دوست محمد خان کے وقت سے امیر شیر علیخان والی کابل کا ذکر بھی باب دوم مین لکھا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوس کا فضول ہے تقسیم و شمار قوم دُرّانی واضح ہو کہ ابتدا مین یہہ قوم دو بڑے حصّون مین تقسیم ہوگئی تھی ایک زیرک دوسرا پنج پائی مگر اب وہ تقسیم کچھہ مفید نہین ہے بجز اسکے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی قومین کسکی شاخین ہین اس موٹی تقسیم کی دونون حصون مین زیرک کا بڑا معزز خاندان ہے اور ان ہردو حصہ مین نو شاخ نکلتی ہین زیرک سے چہار یعنے زیرک کی تفصیل اور پنج پائی سے پانچ زیرک کی تفصیل یہہ ہے پوپل زئی ۔ الکوزئی ۔ بارک زئی ۔ موسی زئی پنج پائی اور نورزئی ۔ علی زئی ۔ مع اَدُوزئی ۔ اسحاق زئی ۔ خگوانی ماکو کو کہتے ہین اور ادوزئی شامل علی زئی سمجھے جاتے ہین پوپل زئی کی قوم زیادہ مشہور ہے اور افغانون کے پادشاہ اسی قوم سے تھے یعنے احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد اسی قوم مین سے شاخ سدوزئی کہ ایک خاندان سے تھا اور سدوزئی بہت مدت سے نہ ایک پوپل زئی بلکہ کل قوم دُرّانی کی خان خیل چلی آتی تھی یقین ہے کہ سدوزئی دُرّانی قوم مین سب سے معزز خاندان مین تھا اس یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکے پاس ایک رقم یعنے سند بطور فرمان پہلے صفوی بادشاہ ایران کی ہے جس مین سدوزئی کے خاندان کو تمام قوم ابدالی یعنے دُرّانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تھی اور سدوزئیونکو سوائے اپنی قوم کے اور کو سزا نہین دے سکتا تھا اور نیز بادشاہ اوس خاندان مین ہونے کے سبب ہی سدوزئی لوگ ایک علیحدہ قوم سمجھی گئی ہے مگر اصل مین پوپل زئی کی ایک شاخ ہے جیسے سدوزئی کے بادشاہون کا خاندان تباہ ہوکر بارک زئی کی قوم سے امیر دوست محمد خان مالک افغانستان مغربی کا ہوا تب سے اس معزز شاخ کی قدر کم ہوگئی ہے اکثر آبادی ان لوگون کی شہر صفا کے متصل ہے جو وادی ترنک کی بیچ واقع ہے اور بعضے قندہار مین رہتے ہین اور خاندان شاہی مین سے اولاد شاہ شجاع کی بمقام لودہیانہ دریاے ستلج کے مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندان کو بادشاہ خیل بھی کہتے ہین اور چند گھر سدوزئی پشاور اور لاہور مین بھی رہتے ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتان مین آنکر آباد ہوئے تھے اور وہان سے دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئے انکا ذکر اخیر مین مختصر کیا جاوے گا باقی پوپل زئی اکثر قندہار سے شمال کی طرف کچھہ علاقہ حاکریز برادر پہاڑی ملک مین اور کچھہ مشرق چند مواضع اور کچھہ جنوب جیسے دیہہ ذاکر و بالاقشلاق اور ستور اندام وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زارست مضافات پرگنہ کرشک کنارہ غربی دریاے ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین ۳ موضع مغرب پایان علاقہ ارغنداب مین رہتے ہین بڑی جبّار قوم ہے اور لوگ کہتے ہین کہ اسکے قریب تیرہ ہزار گھر ہونگے بعض رمہ داری کا پیشہ رکھتے ہین مگر اکثر کاشت کاری سے معاش حاصل کرتے ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان

قومون سے صاحب ادب نجیب اور معزز ہے اور اسی مین سے احمد شاہ اور تیمور شاہ کے وقت اکثر بڑے عہدہ دار شاہی مقرر ہوتے تھے اور بامی زئی کی شاخ سے احمد شاہ کا وزیر شاہ ولی خان اور اوس کا خاندان مشہور تھا اور شاخ ایوب زئی سے سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تھا ۔ قوم بارک زئی تعداد مین پوپل زئی سے بہت زیادہ ہے یہہ بڑی قوم قندہار سے جنوب کے علاقہ ارغستان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ اور خشک میدان مین آباد ہے بارک زئی مین سے وہ لوگ جو قندہار سے قریب اور ارغستان اور دریاے ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونے کے قریب کل پیشہ کاشتکاری رکھتے ہین اور بعض نہل بیابان کے بیچ بھی محنت سے کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کے گلہ بانی اور رمہ چرائی کا پیشہ رکھتے ہین یہہ قوم بڑی دلاور اور جنگ جو تھی وزیر فتح خان بارک زئی کے وقت سے زیادہ مشہور ہوگئی تھی اور بعدش امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اوسکے سبب سے اسکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہوگئی ہے فی زماننا افغانستان مین قوم بارک زئی کا رسوخ اپنے ہمقوم امیر ہونے کی سبب سے جملہ اقوام سے زیادہ ہے اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب اونکی دلاوری ہے اور اس دلاوری سے امیر دوست محمد خان مرحوم کی ہوشیاری اور چالاکی بھی کچھہ کم نتھی بارک زئیون کے قریب پینتیس ۳۵ ہزار گھر ہونگے ۔ اچک زئی بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نے انکو علیحدہ کردیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی شامل رہین گے تو قوی اور زور آور ہوجاوین گے اب علیحدہ خان کے ماتحت ہین اور جدی قوم سمجھی جاتی ہی بارک زئی سے بالکل علیحدہ ہوگئی تھی جملہ قوم درانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رمہ چرائی اور لوٹ کھسوٹ پر ہوتا ہے ۔ قوم علی کوزئی کی ہر جگہہ تخمیناً پندرہ ہزار گھر ہونگے اونکا ملک سب اقوام دُرّانی سے اچھا اور سبز اور زرخیز اور پہلا نمبر ہے قندہار سے مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ ارغنداب وہوائی جہان کے انار لطافت سے مشہور ہین وغیرہ مواضعات غربی اور شمالی علاقہ خاکریز و دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ میمند جہان خواجہ حسن میمندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زاد و بوم و علاقہ چکہہ وساروان قلعہ کنارہ شرقی دریاے ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہای قندہار اور نیز علاقہ کوئی موسومہ یعنے باغران ملک زمین داور یعنی شمال غربی علاقہ نوزاد و کنجاک زمین داور سے مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین بھی متفرق رہتے ہین اس قوم مین بھی اکثر زراعت کاری اور قلیل المویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے اس قوم مین شاخ نسوزئی اور سرکانی علاقہ جہجہہ ضلع راولپنڈی مین آباد ہے چنانچہ ایک پٹہ باسم سُرکانی نامزد ہے جس مین اٹھارہ موضع واقع ہین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام پر درہ کوئٹہ مین واقع ہے اور کئی گھر قوم علیکوزئی کے علاقہ دوآبہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گھر بلوچستان اور ملک دکھن مین آباد ہین مسمی عبد الغنی خان شاخ زیرا زئی مخاطب میر افغان اس قوم مین بڑا مدبر اور مشہور تھا اور وزیر یار محمد خان ظہیر الدولہ والی ہرات شاخ نسوزئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اس قوم مین گذرا ہے اور مسماۃ زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اس قوم سے تھی قوم موسی زئی کے صرف چند گھر ہین اور نصرت زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتی ہے اقوام پنج پائی

قوم نورزائی بارکزئی سے تعداد مین برابر ہے مسکن اس قوم کا اکثر ملک گرمسیر اور علاقہ دیہہ راوت قندہار سے
کوہستان شمال ملحق ہزارجات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہے اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرات تک اور
باقی ریگ مین قندہار سے جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سبیروان یا سفید روان بارسفر زمین قندہار سے
مغرب سے کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری پیشہ اس قوم کا اکثر رمہ داری ہے موسم
سرما مین اپنے ملک یا اوس موقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور گھاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دو خانگی
ہوکر ایک گھر اپنے مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ بند کو جاتا ہے دوسرا گھر زمینداری پر ملک مین رہتا ہے
یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی بدمغ اور متعصب ہے خودنمائی و خودآرائی کو بہت پسند کرتے ہین قوم علیزئی زمین اور
متعلق صوبہ قندہار مین آباد ہے انکا دستور موافق علیکوزئی کے ہے اور علیکوزئی کی بیچ حد فاصل صرف دریائے ہیرمند ہی اور علیزئی کا
ملک بھی کچھہ مطابق ملک علیکوزئی کے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر زور باری اور انکا ملک کاریزی ہے کل
تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گھر کے ہے اس قوم کے چند قبیلے پنجاب مین بھی اکثر آباد ہوے انمین ملتانی الیون کا ذکر
آخر مین دیکھو گے اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس برہان ضلع راولپنڈی والے کا بموضع [illegible]
حسن ابدالی سے تین میل مغرب آباد ہے چند دیہات انکے اپنی ملکیت کے اوس علاقہ مین ہین اور کچھہ پنشن بھی
سرکار سے ملتی ہے محمد شریف خان کی اولاد مین سے شیر دل خان اور پیر دل خان لائق آدمی ہین اور تیسرا بھائی انکا سرور خان
اور سب سے چھوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سے معتبر خاندانونکو نظر التفات کی امید ہے یہہ اوس محمد شریف خان
کی اولاد ہے کہ جسکا نام سکھون کی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کے سبب سے مشہور تھا علاوہ اونکے قوم علیزئی کے
اونیس گھر موضع علاقہ چھچھہ ضلع راولپنڈی مین بھی آباد ہین اور علاقہ چھچھہ پارتیون مین سے ایک پتہ خلیزئی ہے قوم آدوزئی
واضح ہو کہ آدو اور علی ہم بھائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچ ہزار گھر ہونگے چند موضع انکے علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ
دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرمسیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور پیشہ مطابق اقوام مسلونہ کے ہین قوم اسحاق زئی
قندہار سے مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع پایان علاقہ دیکہ کنارہ شرقی
دریائے ہیرمند اور کچھہ زمیندار زمین اکثر علاقہ گرمسیر اور فرہ اور سبزوار اور علاقہ لاش وجوین ہرات سے جنوب شرقی
اور سیستان سے شمال مین اور کچھہ ہرات مین رہتے ہین اس قوم مین سے دو بڑے بڑے خاندان ایک خاندان سردار
صالح خان رئیس معزز و با اقتدار علاقہ لاش وجوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر یاغی نہین دوسرا خاندان
سردار مدد خان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ گرمسیر کا اس خاندان مین مولسی دودنگی مشہور شخص گذرا ہے مگر اب یہہ خاندان
بارکزیو کے صدمہ ریاست سے تنزل مین ہے پیشتر اس قوم کا اکثر رمہ داری اور گلہ بانی اور کچھہ زمینداری ہے
کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گھر مشہور ہین اور بلخ مین بھی ایک ہزار گھر سے زیادہ اس قوم کا سنا جاتا ہے
قوم ماکو اور خاگانی خواہ خاگوانی اس قوم کے آدمی بہت قلیل ہین اور انکی کوئی اور علیحدہ زمین بھی نہین ہے
بعض قندہار مین رہتے ہین اور کچھہ قوم نورزئی کے شامل ہو گئی یہہ شاخ قریب نابودی کے ہے اور انکا خود مختار
سردار یا خان کوئی نہین ہے خاگوگانی دو جگہہ ہین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاگوگانی
نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند دیہات خاگوانی کے اور کئی قریہ تاکو کے متصل بہ دیگر بنام خاگوانی
ماکوان

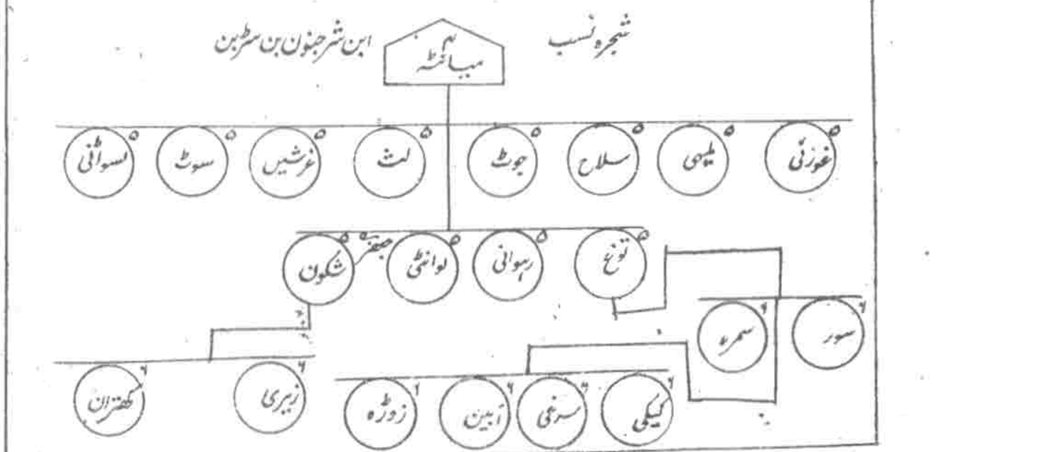
ماکوان آباد ہین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی برابر نہین سمجھتے اور کہتے ہین کہ ماکو پسر متبنیٰ تھا مجملاً حال کل
قوم درانی کا یہہ بیان نسب سے قابل اعتبار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم آزاد
اور الگ رہی اور تا سنہ [illegible] عیسوی تک اوسوقت اوزبک نوکران پر سختی کرنے لگے بدین باعث
درانیون نے شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سے قبول کیا کہ قوم اوزبک بچانے کے واسطے
مدد عطا ہو اور اسی طرح باجگذار سنہ [illegible] عیسوی تک رہے اسوقت قوم غلزائی نے بغاوت کرکے
حکومت قندہار سے سرکشی کرے اور ابدالیون کے ساتھ بھی لڑائی ہوئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے
یہہ قوم نواح ہرات کے پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کے نام سے مشہور تھے اور اوسوقت و نیز پہلے
اس سے بھی قوم غلزائی کے ساتھ انکی اشد دشمنی تھی جب نادر شاہ نے پھر نواح قندہار مین اس قوم کو
آباد کیا تو تب سے اگرچہ ہر ایک فرقہ قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہو گئی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے
مگر حقیقت مین یہہ قوم آپس مین پیوستہ اور ملی ہوئی ہے ایک قوم کے آدمی دوسری قوم کی زمین سے خرید لیتے ہین
یا انکو بخشی جاتی ہے اور بعضے علاقہ مین جیسا کہ گرمسیر اور ملک جو قندہار کے قریب مین ہے جملہ اقوام درانی سے
برابر حصہ پر آباد ہے شمار قوم کل تعداد درانی کی رہنے والون کے آٹھہ لاکھہ مشہور ہے مگر شاید
دس لاکھہ تک ہوگی اون مین سے درانی خاص ذی روح چار لاکھہ سے زیادہ ہونگے کہتے ہین کہ نادر شاہ ایرانی نے
اس تمام قوم کا شمار کیا تھا جبکہ اون مین زمینات کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تھا اور اوسوقت ساٹھہ ہزار گھر
شمار مین آئے تھے اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا تو بہت کم معلوم ہوتا ہے غالباً کہ اکثر لوگ خصوصاً رمہ چرائی والے
چھوڑ دئے گئے ہونگے کیونکہ اوسکو زمینداروں کی تعداد مطلوب ہوگی جن مین زمینیات کا تقسیم کرنا مقصود تھا
ذکر تورترین مع بودوباش ملک پشین مین رہتے ہین یہہ علاقہ درانی کے ملک سے جنوب کی جانب بفاصلہ
کوہ واقع ہے اسکو مغرب علاقہ شوراوک ناشورا ایک ملک قوم ترین اور جنوب کی طرف ملک شال اور اوسمین
کوہ کھوجہ حد فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسی میل کے ہے شمال مائل مشرق جنوب مائل
مشرق تک اور سب سے چوڑی جگہہ چالیس میل ہوگی پشین ملک شورابک علاقہ قوم ترین سے
اونچا ہے اور سطح اسکی شورابک سے زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سے زیادہ ہے قلبہ رانی کے واسطے نر گاو زیادہ
کام آتے ہین بہ نسبت شترون کے اگرچہ شتر بھی قلبہ مین جوتے جاتے ہین اور شترون کی گلے بھی بہت ہین
اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری سے معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہے جو قندہار اور
ملک سندہ کے مابین سوداگری کا کام کرتے ہین قوم تورترین کا دستور ہے کچھہ درانیو نسے ملتا ہے اور اونکے
خان درانی سردارون سے مطابقت رکھتے ہین والی کابل اور حاکم قندہار پہلے اوس سے کچھہ غرض نہین رکھتا تھا
بجز لینے سواران مقررہ واسطے بجا آوری خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئے جاتے ہین کبھی کبھی اونکے خان
دربار مین بھی طلب کئے جاتے تھے کل تعداد سکنائے ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گھر ہونگے بہت سید
اس علاقہ مین رہتے ہین اور سیدان پشین کا تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوائے قوم
تورترین اور سید کا کڑ ہمسایہ اور کوئی قوم آباد نہین ہے اون مین سے تورترین کی تعداد چھہ ہزار گھر تخمیناً مشہور ہے

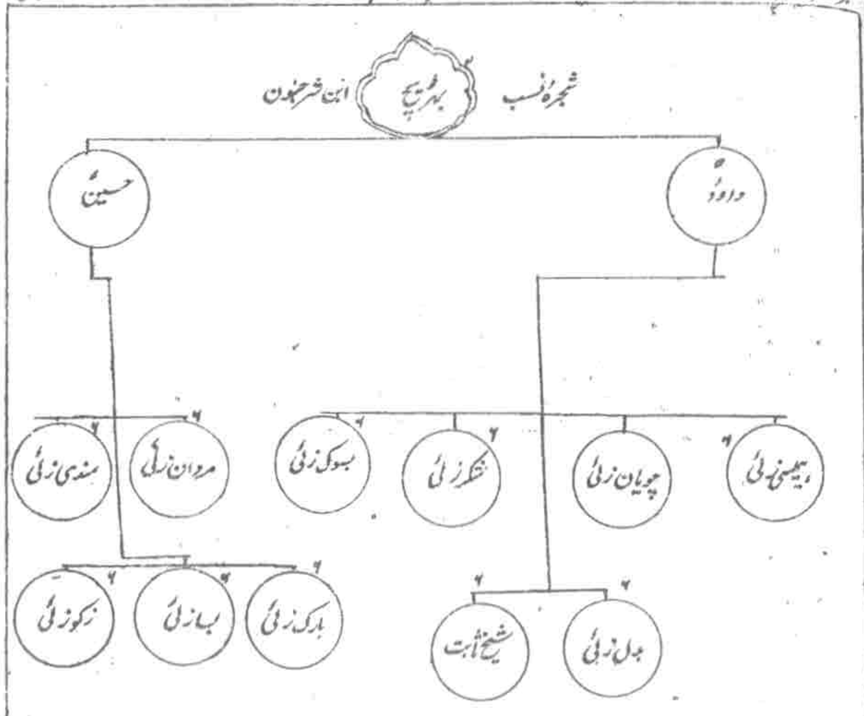
شاخ ہری پال ہری پال شیرانی کا نبیرہ تھا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو دوم کی نسل سے ہے وہ بھی ہری پال کے شمال اور
ملحق پہاڑی ملک میں درہ کومل سے جنوب علاقہ دانہ کی مجاورت میں آباد ہیں اور دستور رواج میں شیرانیوں سے
مطابق ہیں ہری پال کم آواز مخلوق ہے شاخ جلوانی یہہ شاخ بھی شیرانی کے نسل سے ہے اور شیرانی کے
ملحق پہاڑوں میں آباد ہے مگر انکا مفصل حال نہیں ملسکا سنا گیا کہ ہندوستان میں بھی جلوانی قوم کے لوگ چند جگہ ہیں مگر بباعث
قلت تعداد افغانستان کی مضبوط قوموں میں شمار نہیں ہوتی حال قوم میانہ اس قوم کی شاخوں کا جسقدر
شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہ سکونت نہیں رکھتی بلکہ متفرق اور قلیل ہونے کے
سبب سے اسکا نام افغانستان میں کم مشہور ہے شاخ نوع نواح تبکتش میں اور باقی شاخوں میں سے کچھ قندہار
کی نواح میں رہتے ہیں شکوں کی اولاد سے کہتران کی شاخ علاقہ گرانگ میں کچھ آباد ہے ایک واقف کار شخص کا
بیان ہے کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں واقع ہے اس قوم کی بھی غرشین
کی نسبت یہہ روایت ہے کہ وہ پسر صلبی میانہ کا نہیں تھا کسی نجیب خاندان سید سے پسر خوردسال کو میانہ پرورش کیا
اوسکی نسل سے غرشین لوگ ہیں غرشین کا حال وجہ تسمیہ غرشین یہہ بیان کرتے ہیں کہ انکے مورث نے جو
خداپرست آدمی تھا اپنی دعا سے ایک خشک پہاڑ کو سبز کیا تھا اور چونکہ پشتو زبان میں پہاڑ کو غر اور سبز کو شین
کہتے ہیں لہذا اس کرامت سے اوسنے غرشین سے تسمیہ پایا غرشین لوگ اکثر مغربی افغانستان متعلق قندہار کے
پہاڑی علاقہ میں رہتے ہیں اور غرشین کا خاندان آستانہ ہے اس قوم کے چند گھر بموضع غرشین علاقہ برہان
ضلع راولپنڈی میں رہتے ہیں جن میں سے محل شاہ متوفی ایک معزز اور نیکبخت آدمی تھا فقط حال قوم ترین
قوم ترین اکثر ملک شورابک یا شوراوک میں رہتے ہیں اس علاقہ کے حدود اربعہ اسطرح پر ہیں شمال ملک ڈزانی
جنوب پہاڑ مقبوضہ قوم براہو بلوچ مشرق کوہ خواجہ عمران مغرب صحرا یعنی بیابان ریگ ان حدود کے بیچ ملک شورابک
قریب ساٹھہ میل چورس ہر طرف سے واقع ہے تعداد سکنائے شورابک کے قریب تین ہزار گھر ہونگے ترین کی
قوم گرچہ اوپر سے دو شاخ ہیں اور پھر ان دو شاخوں میں سے جیسا کہ شجرہ نسب میں درج ہی چند فرع نکلتے ہیں مگر کل چار بیٹے
ترین کی مشہور ہیں اور ہر ایک بیٹہ کا علیحدہ خاندان ہے اور ان کو اپنی قوم پر بہت اختیار اگرچہ بعاینہ قوم ملک سوراتا شوراوک
میں رہتے ہیں اور چند گھر ہندوستان میں سے جاتے ہیں چنانچہ ہندوستان میں ریاست جھجھر کے پاس ترین نکلی تھی ۱۸۵۷ء میں
رئیس جھجھر کو بباعث بغاوت پھانسی ملی اور حال اسکا مفصل واضح ہوگا اور بعضے ترین دریای ہیلمند کے کنارے جوٹی پلانگ رودبار کی علاقہ
متصل حدود سیستان میں اور چند گھر ترینوں کی قلعہ بست میں رہتے ہیں یہہ بست دریاے ہیلمند کے مشرقی کنارہ پر واقع ہی ذکر سپین
ترین کی چار شاخیں ہیں اور تور ترین سے تعداد میں کم ہیں پھر لوگ وادی موسوم ژوره تل چیتالی کی میدانیں آباد ہیں
اس ملک اور تور ترین کے ملک کی تا ہیں کچھ کاکڑ کا ملک واقع ہے انکا دستور تور ترین کی موافق ہے مگر کچھ کاکڑ کی
قوم سے بھی ملتا ہی یہہ شاخ کار زراعت اور قلبہ رانی ہی بخبہ مساوی منقسم ہے یہہ آدمی تنومند اور مضبوط ہوتی ہیں ریاست
ہردو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود ایک ہی خان سے متعلق ہی لیست ہائی خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ بھی زئی میں
چلا آتا ہے فقط ذکر قوم شیرانی کا یہہ قوم زمرے لوک کی شمال کی طرف پہاڑ میں رہتی ہی اور قوم وزیری انکے شمال میں و کیل
سے شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ ژوب وغیرہ ملک کاکڑ و مندوخیل کا ہے اونکے ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کے



او نچے پہاڑ مین واقع ہے انکا پہاڑ بہت سخت ہے یہہ قوم چھوٹے چھوٹے دیہات مین بیس چالیس گھر والے مین وادی اور پہاڑ کی نشیب مین پھیلی ہوئی ہے اور اکثر اپنے گھر پہاڑ مین کھود کر بناتے ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کرکے سقف ڈالتے ہین

شاخ بابڑ شجرہ نسب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بابڑ بھی اصل مین شیرانی کی نسل سی تھا مگر اوسکی اولاد نے علیحدہ نام پاکر اب مطلق رسم بابڑ سے مشہور ہی بابڑ لوگ میانخیل سے جنوب کی طرف رہتے ہین انکا مغربی حصہ سخت پہاڑی ملک ہے ایک وادی کوہی کا دہان اونکے ملک مین پہونچا ہے اور اوس سے ایک بھاری نالہ نکلتا ہے جس سی سیرابی زمینات کی ہوتی ہے ایک راستہ اس وادی سے مغربی افغانستان جاتا ہے مگر ایسا علم نہین جیسا کہ عوابلزئی یعنی گومل کا راستہ ہے کہتے ہین کہ قوم بابڑ سوائے قوم شیرانی کے باقی سب دامان کی افغانی اقوام سے پیچھے کوہ شیرانی کو نکلکر علاقہ چودہوان مین آباد ہوے بابڑ کی قوم سوداگری بہت کرتی ہین اور دامان کی قوم کی قومون مین سے دولتمند اور آسودہ ہے بعضے ان مین سے تین و چار لاکھ تک روپیہ جمع رکھتے ہین جو اس ملک کے لوگون مین اسقدر جمع والا آدمی بڑا دولتمند سمجھا جاتا ہے اس قوم کے خان زیادہ اختیار رکھتے ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون مین سے دولتمند اور نیک چلن شمار ہوے ہین تیمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے وقت تک قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تھا بابڑ میدان گرمنے والے تخمینا قریب چار ہزار گھر کے ہونگے بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلی طرف آباد ہے جنکی حد شیرانی کے ملک سے ملتی ہے بابڑ کا دستور شیرانیون سے موافق ہے سوائے اونکے جو شرقی حصہ مین رہتے ہین مغربی افغانستان مین بعضی جگہہ بابڑ لوگ آباد ہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چند گھر اور یہہ یسوزئی نواح قندہار متعلق ارغنداب مین چند دیہہ بابڑ کے آباد ہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ کوہر مین بھی کچھہ بابڑ آباد ہین مختلف روایات سے جو حاصل ہوے ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ مغربی حصہ افغانستان مین متفرق جگہہ ہی واقع بابڑونکی تعداد پانچ سو گھر سے زیادہ ہین مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سے بجز مفقومی اور کچھہ نہین

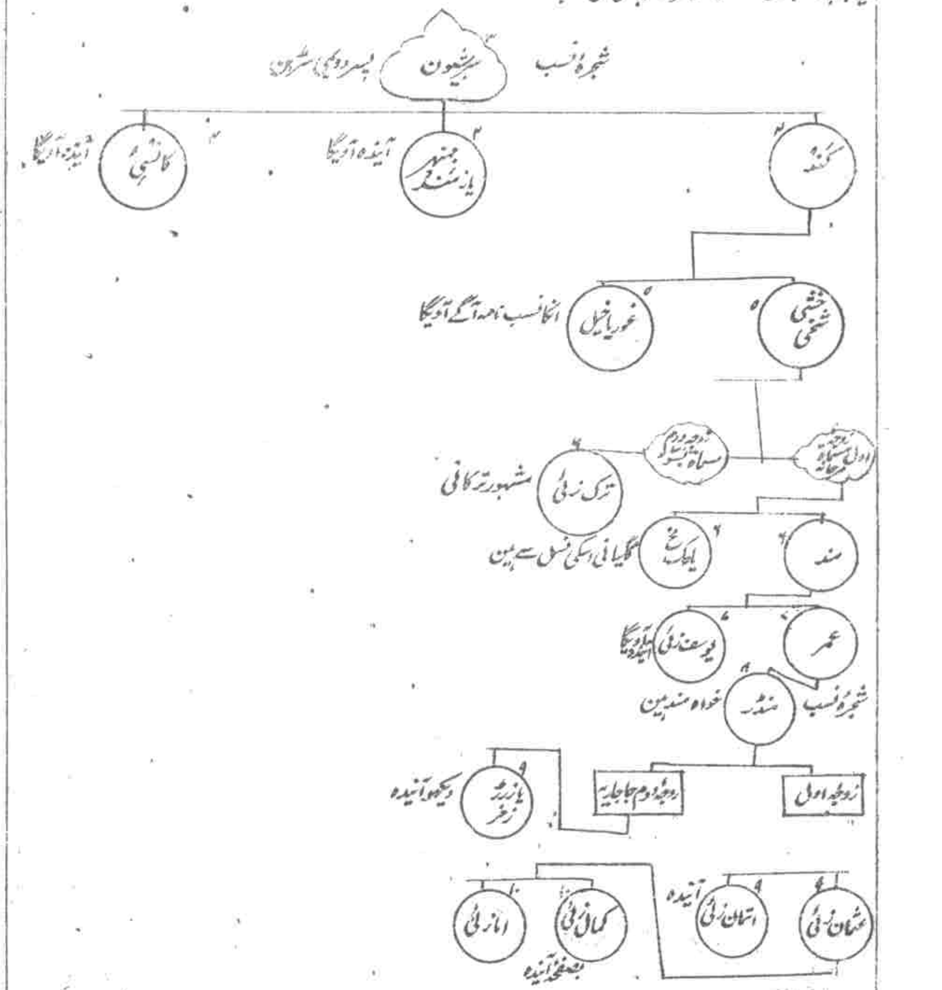


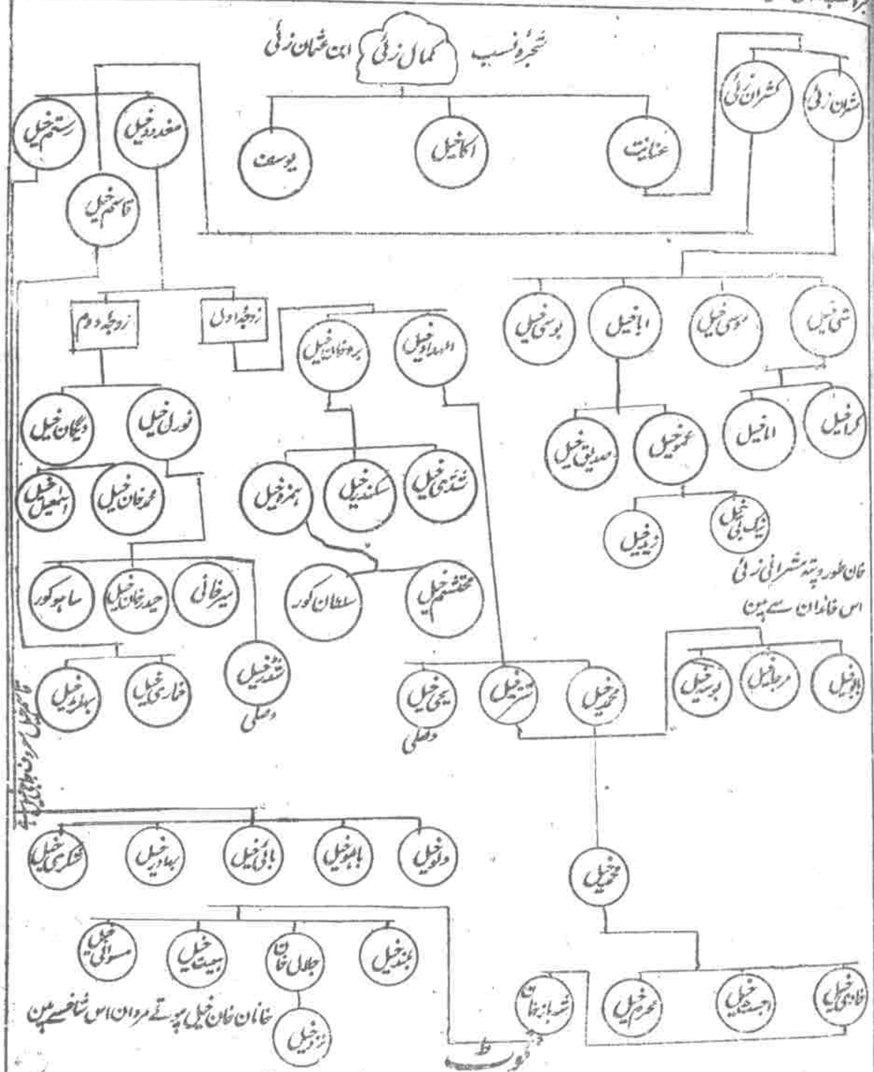


حال قوم اورمر

واضح ہو کہ اورمر کا باپ امر لوبن نام شرخبون کے پانچ پسرون مین سے چھوٹا پسر تھا اوسکا ایک ہی بیٹا اورمر تھا جسکے نام سے قوم نے تسمیہ پایا اور ہنوز اوسکی اولاد مجہول رہا اور اورمر قوم سے مشہور ہے سبب اسکا یہہ بتلاتے ہین کہ اورکا ہوا جس جگہہ پیدا ہوا اوسی جگہہ کے نام سے اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ اورمڑ سے جو میان عمر صاحب چکنی نے بنایا ہے نام مس کس پسران اورمر اس تفصیل سے معلوم ہوے ستگکولی منوہی مسکور سکوی ریٹی نشوی جلوان وبڑی کالی گورم حران کوچ منزاہق رنگ والی لاڈی سید راہی خان ووڈ لوٹی شتین خلیل لوچ مولا اس ایک قوم کاکو ہ سلمان کے پہاڑ سے وہ علاقہ ہے کہ جسپر فی الحال قوم مسعود وزیری آباد ہے شہر کانی گورم جو مسعود وزیری کے علاقہ بدر مین واقع ہے وہ اورمڑون کا آباد کردہ ہے فی الحال یہی قوم اورمر پانچ شاخین حسب ذیل کانی گورم مین آباد مین جنکی ساٹھہ گھر خرم حالی ہاشمی گھر لاڈی ساٹھہ گھر پنکی دو سو گھر جوانی [illegible] گھر کل تین سو اسی یا چار سو گھر اپنے اپنے قدیمی وطن مین اور مرون کے ہوگیا باقی ماندہ لوگ قریب پانچ برس کا عرصہ گذرا کہ باعث قحط اور بیچینی سے بسبب قوم وزیری اس ملک سے غیر آباد ہو کر علاقہ لوگر کابل سے جنوب جا آباد ہوے کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ لوگر اکثر اورمر بستے ہین اور پشاور کے

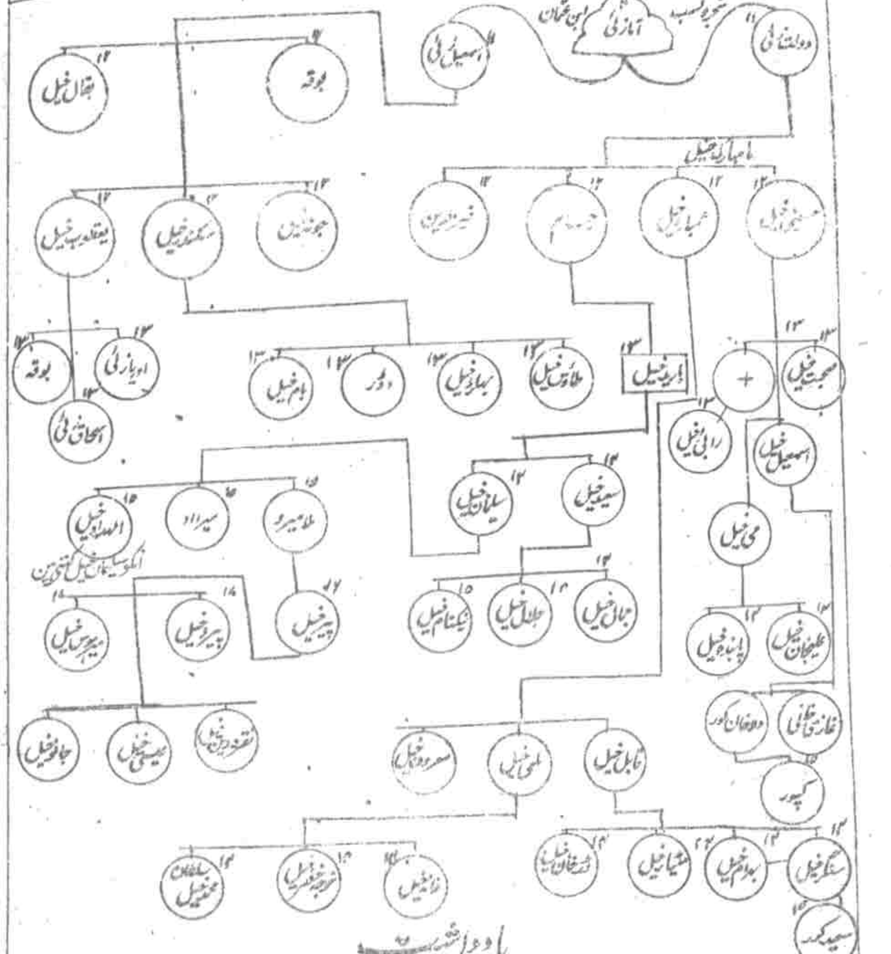
علاقہ مین بھی اوزمرون کا گانون آباد ہے اور کچھ ہندوستان مین بھی متفرق بستے ہین افغانستان مین یہ قوم بباعث قلت اور تفرق کم قوت ہے مگر سب افغانی قومون سے نیک چلن اور غریب مشہور ہے راہزنی او چوری کی عادت انہین بالکل پائی نہین جاتی تونگر اورمر اکثر زمیداری کا پیشہ رکھتے ہین اور پشاور والے زمیداری اور تجارت کرتے ہین کانی گرم کی اورمر زمیداری اور پلہ فروشی وغیرہ سے اپنا گذر کرتے ہین مگر مفلس اور تنگ گذران او رمسعود وزیرونکی علاقہ مین لوگر او رکانی گرم کے اورمر ایک او راورمری بان عجیب طرح کی آپس مین بولتے ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی وغیرہ ملاکر بنائی گئی ہے۔





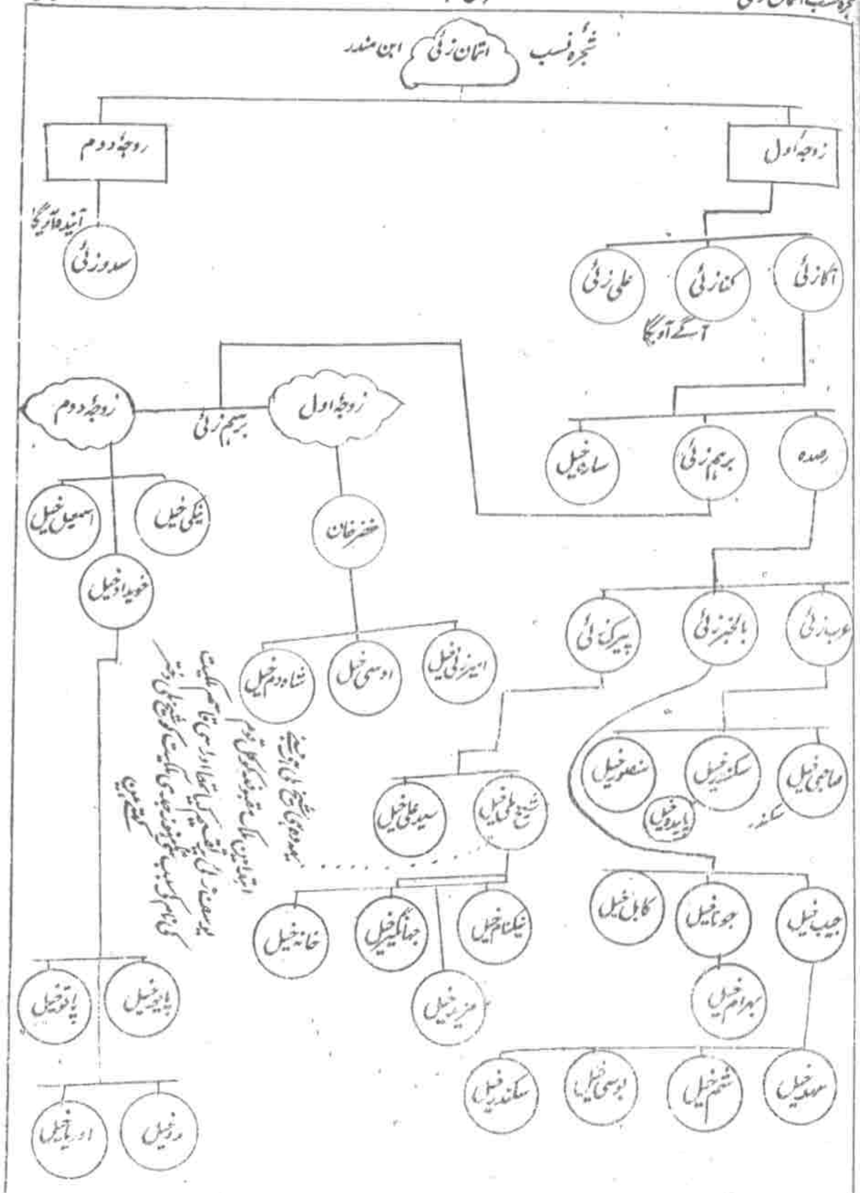
نوٹ

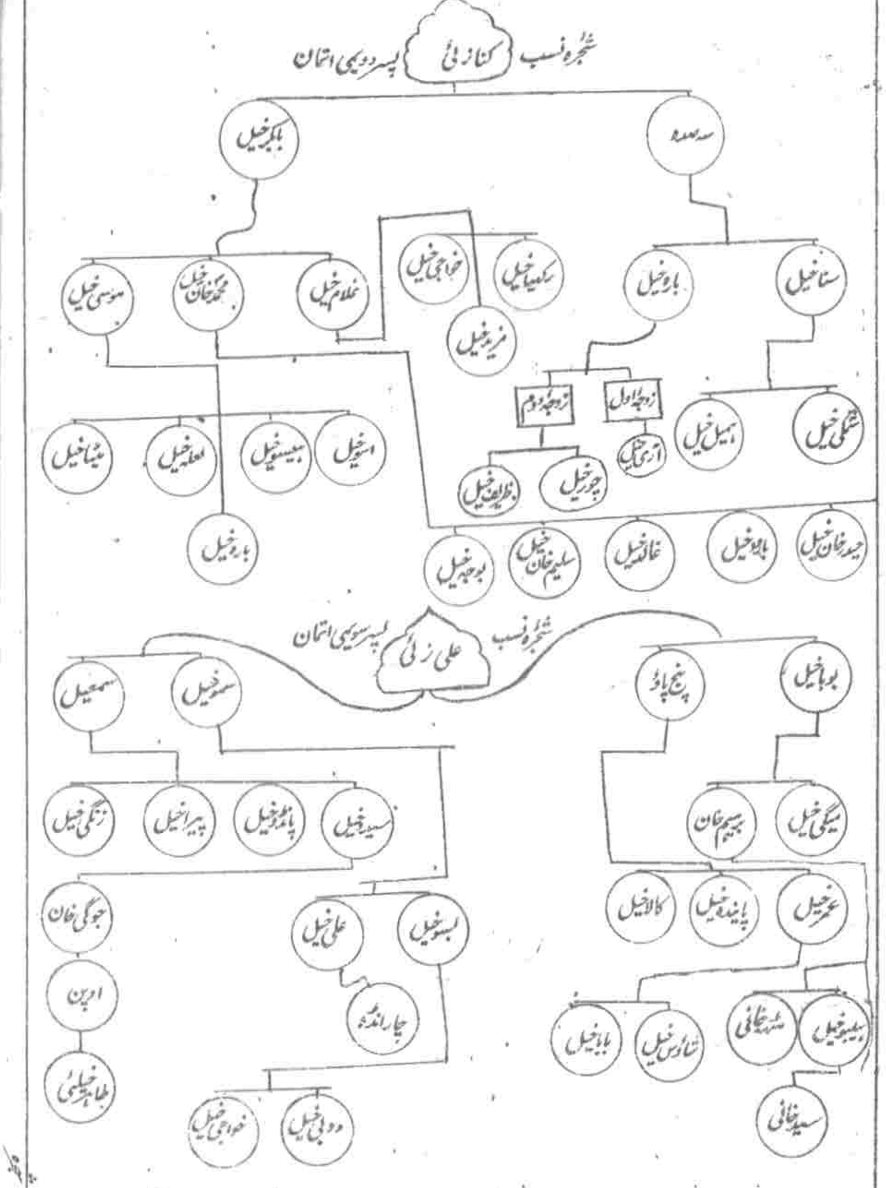
قوم کمال زئی سے مشران زئی طورو مین اور کشران زئی ہوتے مردان مین آباد ہے اگرچہ جدی پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی بحصہ مساوی ہے مگر فی الحال قبضہ کشران زئی کا نصف یا نصف سے زیادہ ملک پر ہے اور تعداد مین بھی زیادہ ہے مشران زئی کہن مین مجبت خان خاص تا زخان طورو ان اور کشران زئی مین سر بلند خان ہوتی والا اور شاد محمد خان مردان والا خان ہین۔

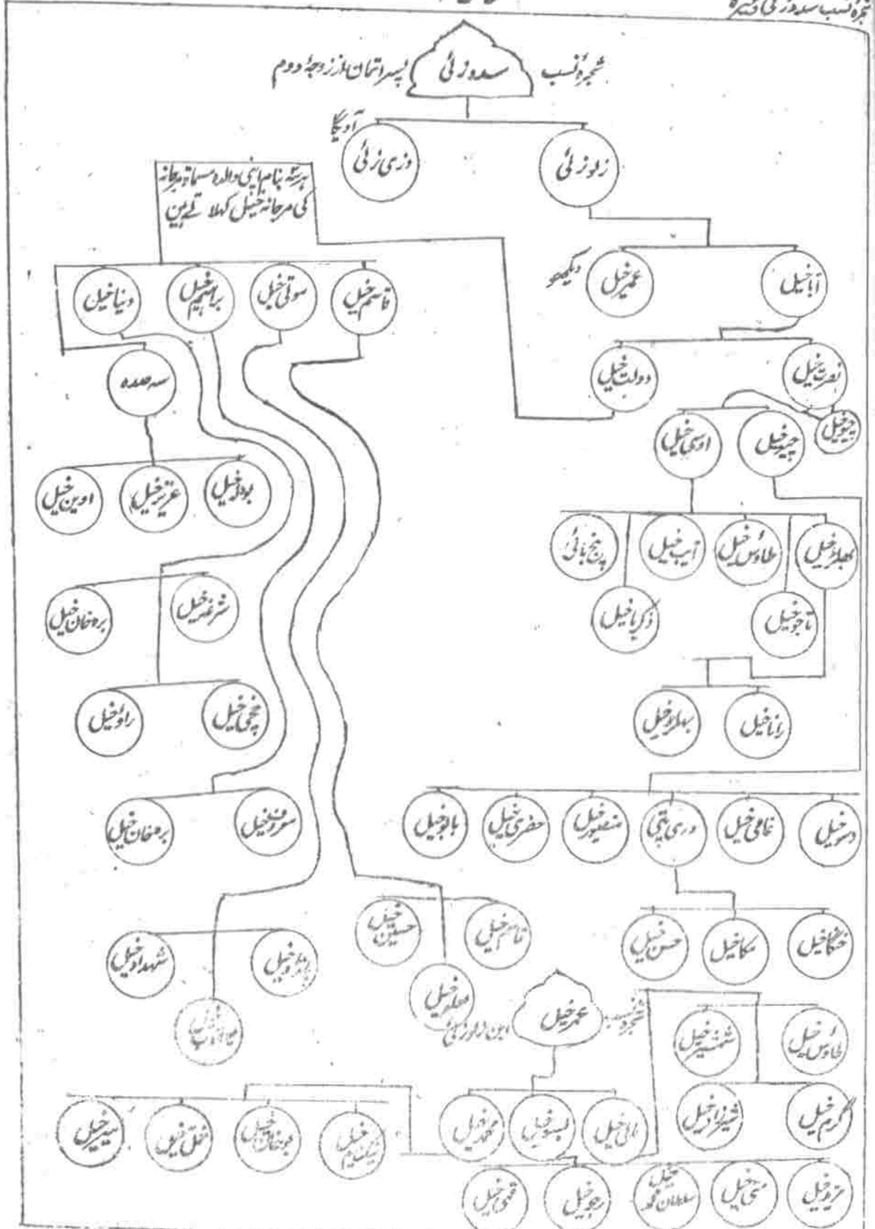


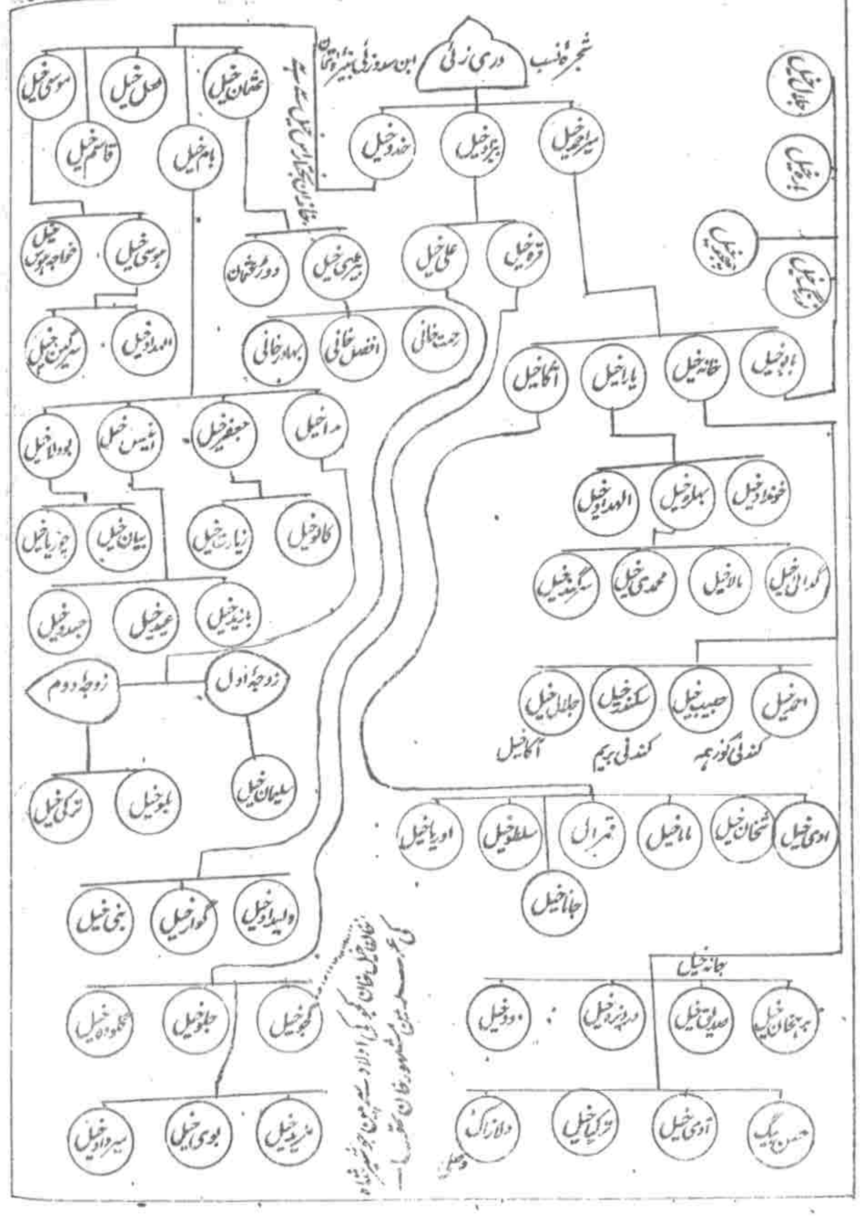
یادداشت

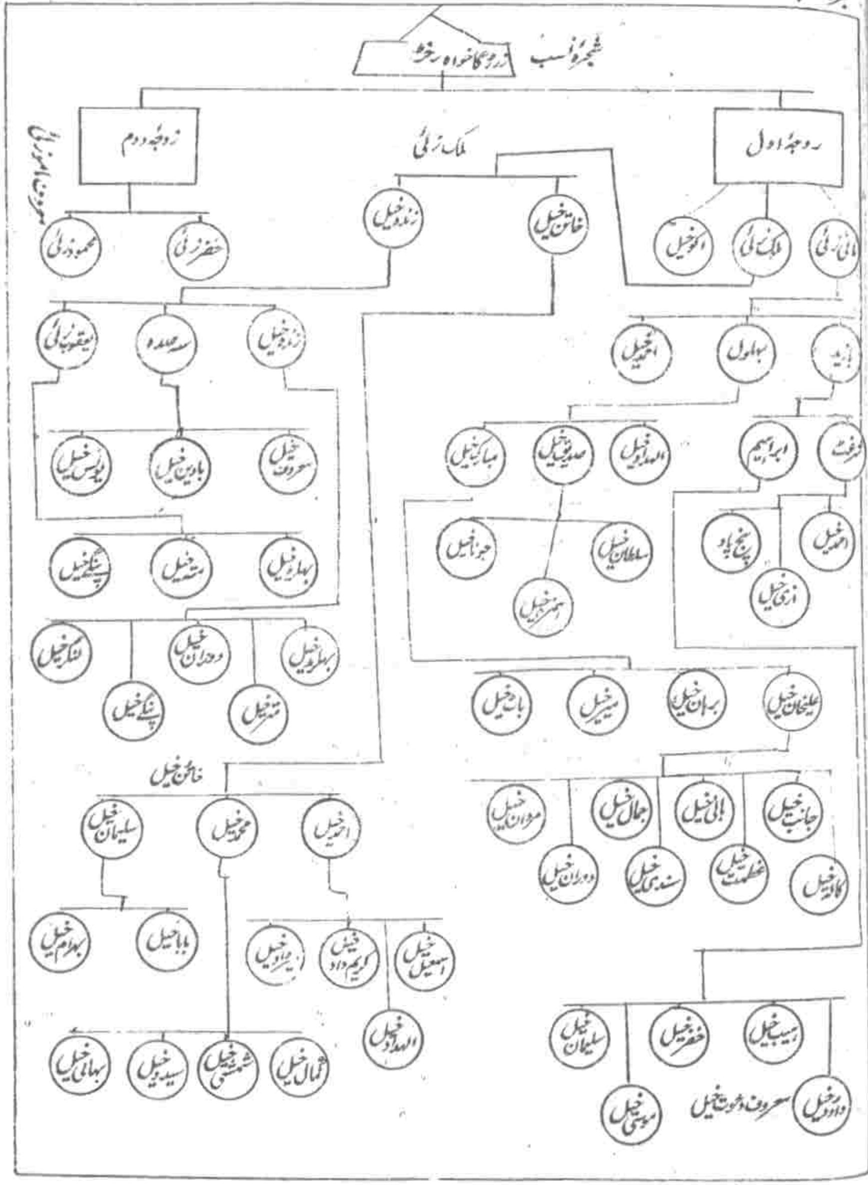
قوم آمازئی زیادہ تر سرکار انگریزی کے علاقہ یوسفزئی مین بکنار دریا مقام وسدہوم آبادہی سدہوم مین عجیب خان وعزیز خان پسران میر باجو خان اور جاگیردار ہین اور گمٹری کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سے کپور خیل دولت زئی خان ہے اور گروہی اسمٰعیل زئی مین نصر اللہ خان طاؤس خیل عجیب خان ساکن سدہوم والیہ شکاری اور خیر خواہ سرکار انگریزی ایک اچھا آدمی ہے اسی قوم مین سے زیادہ تعداد خیل خواد ومبارک خیل اور پیر خیل وبام خیل وغیرہ بمقام چیرڑی وگرہی علاقہ مہابن مین بیرون از حدود سلطنت انگریزی آباد ہین جنکے اسلحہ بند مردان کی تعداد قریب آٹھ ہزار بیان کرتے ہین اون مین سوزہ خان اسنگر خیل شاخ سعید کمر اعدجبار معتبر اور سرگروہ ہین —




شجرۂ نسب کنازئی پسر دومی اتمان
سدھدہ
بابکرخیل
ستاخیل
باروخیل
سکندرخیل
خواجی خیل
مزیدخیل
غلام خیل
محمد خان خیل
موسی خیل
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
آدم خیل
چورخیل
نظام خیل
شمکی خیل
ہمیل خیل
اسوخیل
بیبسوخیل
لعلہ خیل
عیناخیل
باروخیل
حیدرخان خیل
بابوخیل
غالب خیل
سلیم خان خیل
بوجہ خیل
شجرۂ نسب علی زئی پسر سومی اتمان
بوباخیل
پنج پاؤ
سموخیل
سمعیل
بیگی خیل
ہیبم خان
سیدخیل
پائندہ خیل
پیراخیل
زنگی خیل
عمرخیل
کالاخیل
جوگی خان
اورین
طاہرخیلی
لبسوخیل
علی خیل
چارانده
دوبی خیل
خواجی خیل
بیبوخیل
شہدکانی
تاؤس خیل
بابا خیل
سیدخانی


شجرۂ نسب سدوزئی پسر اتمان از زوجۂ دوم
آونیگا
زبوزئی
وزی زئی
ہرسہ بنام اپنی والدہ مسماۃ مرجانہ کی مرجانہ خیل کہلاتے ہیں
آباخیل
عمرخیل دیکھو
نصرت خیل
دولت خیل
قاسم خیل
سوتی خیل
براہیم خیل
دنیاخیل
سدھدہ
بوداخیل
عزیزخیل
اورین خیل
چیچی خیل
اودی خیل
طاؤس خیل
آیب خیل
پنج پائی
ذکریاخیل
تاجوخیل
راناخیل
بہادرخیل
شرغی خیل
برہ خان خیل
راموخیل
دستوخیل
نظام خیل
منصورخیل
حضری خیل
باجوخیل
سعید خیل
برہ خان خیل
خٹک خیل
مکاخیل
حسن خیل
تام خیل
حسین خیل
شہداو خیل
شجرۂ نسب عمرخیل
طاؤس خیل
شمشیرخیل
گرم خیل
شیرزاد خیل
محمود خیل
سیدخیل
فضل خیل
عبدالخان خیل
تمیم خیل
رجوخیل
متی خیل
سلطان محمد خیل
حمزخیل


شجرۂ نسب
وری زئی
خدو خیل
عثمان خیل
قاسم خیل
بام خیل
موسیٰ خیل
علی خیل
قرہ خیل
رحمت خانی
افضل خانی
بہادر خانی
الہداد خیل
جعفر خیل
انیس خیل
کالو خیل
زیارت خیل
بیان خیل
عید خیل
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
سلیمان خیل
ترکی خیل
گوار خیل
بنی خیل
آکا خیل
یارا خیل
خانہ خیل
بابو خیل
خونداد خیل
محمدی خیل
احمد خیل
حبیب خیل
سکندر خیل
جلال خیل
آکا خیل
سلطو خیل
جانا خیل
جانہ خیل
صدیق خیل
آدمی خیل
ترکیا خیل
حسن بیگ


شجرۂ نسب
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
ملک زئی
زندو خیل
خاتون خیل
اکو خیل
ملک زئی
خضر زئی
محمود زئی
یعقوب زئی
زندو خیل
بہادر خیل
ابراہیم
احمد خیل
مبارک خیل
صدیق خیل
الہداد خیل
سلطان خیل
پنج پاو
بادین خیل
یونس خیل
لنگر خیل
پنگے خیل
علیخان خیل
بہان خیل
میر خیل
جانب خیل
ابی خیل
جمال خیل
عظمت خیل
مروان خیل
خاتون خیل
احمد خیل
محمد خیل
سلیمان خیل
بابا خیل
بہرام خیل
اسمٰعیل خیل
الہداد خیل
سید خیل
بہائی خیل
خضر خیل
سلیمان خیل
موسیٰ خیل
معروف و شوت خیل

یادداشت نسب قوم اتمان زئی

اگرچہ اتمان دو زوجہ سے چار پسر تھے جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے مگر فی الحال صرف تین پسر کے اولاد یعنی اکازئی کنازئی علی زئی باسم شیخ سورت کے اتمان زئی کہلاتے ہین سدوزئی کے گرچہ اتمان نامہ مین داخل ہے مگر اوس سے علاحدہ نام حاصل کیا — اتمان زئی ملک یعنی کی شرقی حصہ مین بکنارہ دریاے اباسین اور دامن خوبی کو دمہابن مین آباد مین کل ہر ۳ قوم اتمان زئی کی بموجب تقسیم شیخ ملی الطیب پر چھ دفتر مساوی مجھے جو بحصہ مساوی ہون تو مین جدی ملک کو کھاتے ہین بقیہ اتمان زئی نامہ مین لہٰ سوضع مین تھین سے ہے، موضع اتمان زئی کے ہین سب مشہور اور بڑی گانو اسکی گرہاری علاقہ مین موضع توپی منی کو تھمہ گرہاری علاقہ سے باہر موضع کمل دریاے اباسین کے غربی کنارہ پر سامنے نور بیلہ کے عمدہ ہوادار گانو ہے کچھ چھوٹے چھوٹے بانندہ مہابن مین بھی ہین علی زئی کی قوم سے شاخ طاہر خیلی علاقہ گندگھر اور کھری اور بردمین متفرق رہتے ہین اور ضلع ہزارہ مین بموقع کھلابٹ سید خانی آباد ہین اور باقی علی زئی دغیرہ نے بھی نور بیلہ وغیرہ دیہات مقبوضہ میں کچھ ملکیت حاصل کی ہے فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلی اور میر زمان خان سید خانی اور فضل خان رکھا خیل کنازئی معزز اور معتبر آدمی ہین مگر سوائے فضل خان کے باقی دو کس کا اپنے اصلی ملک مین کچھ اختیار نہین ہے فقط

یادداشت نسب اولاد سدوزئی اتمان

اوپر درج ہوچکا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سدوزئی اتمان کا بیٹا تھا بلحاظ چند اولاد نصف سدوخانی اور دوسرا نصف مین دیگر پسران اتمان جو ایک والدہ سے تھے پایا — اتمان زئی سے سدو کی اولاد مغربی جانب آباد ہے — شاخ زنوزئی سے شعبہ ابا خیل مین — ابا خیل کا خاندان زیدہ اور ہند خان خیل مین — سالسہ خان زیدہ والہ سکھون کیوقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست باختیار خان تھا جسکا نبیرہ ابراہیم خان فی الحال زیدہ کا خان ہے اور ہند مین شہداد خان اوسکا مخالف جان ہے باہم خاندان ہند اور زیدہ بہت سخت دشمن ہے اور سوائے اسکے ہر ایک خاندان کے بیچ آپس مین خانگی عداوت سے بے نہایت درجہ تک ہے عمر خیل بنوالی ماہیری مین رہتے ہین شاخ وزیری زئی سے میر احمد خیل دو مرغز اور ہند کوئی سلیم خان اور گار منارہ مین رہتے ہین اور نبیرا خیل کھلابٹ مین خدو خیل زیادہ تر سرکاری علاقہ سے باہر درہ پنجبار اور بسہ ٹنگی مین آباد مین اور سرکاری علاقہ مین یا چہ نام خیل بھی اونکی ملکیت ہے خدو خیلان سکھاے دوتابی کا زیادہ مزروعہ قبیداں ملحق علاقہ سرکار انگریزی کی واقع تھی انشرط فساد امنکے جبر سرکار انگریزی کی مزاحمت مفید انتظام ہوسکتی ہے —

خدو خیل مین پنجبار کا بہت پورانہ خاندان شاخ عثمان خیل نیبری خیل سے ہے فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان پنجباری والہ مشہور صاحب اختیار خان تھے مگر مقرب خان کی بموجب ظلم سنگین سے قوم اور رعایا نے اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر پنجبار سے خارج کیا اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے باعزت سادہ لوح اور کہنہ پور رسیدہ آدمی ہے —

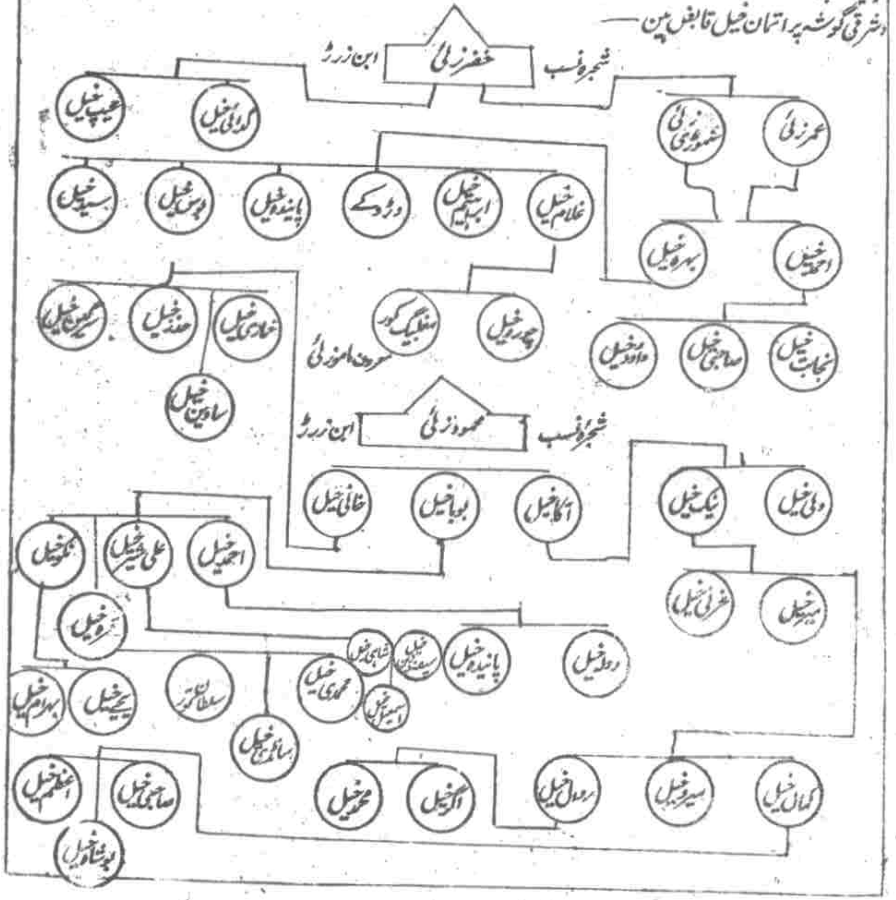
یادداشت نسب قوم زرڑ

یہ قوم بھی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہے اکوخیل اسماعیل مین جنکا سرگروہ یاد خان ہے مگر اوسکے خاندان سے بہت آدمی اوس سے دشمنی رکھتے ہین خصوص میر افضل خان دہوبیان اوسکا سخت رقیب ہے خضر زئی شیوہ مین رہتے ہین جنکا خان اسیر خان چورخیل سے مانی زئی دیہہ والی ترلاندی اور یوسف خان اونکی نہین معتبر آدمی مین ملک ئی کا بڑا موضع یار حسین ملک سہباچا آدمی محمود زئی انتو شیخ جانہ دیہہ مین رہتے مین

یادداشت کل قوم منڈر

واضح ہو کہ جو منڈر خواہ مندہن کل چار بیٹے مشہور ہین پتہ اتمان نامہ جسمین اولاد عثمان کی اتمان زئی و سدوزئی رہتے مین دس پتہ مین

چار علاقہ مین اتمان نامہ سے مغرب دوسرا پتہ زرڑ واقع ہے جسمین پانچ شاخین پسران زرڑ کی نام پانچ تعلقہ مشہور مین پتہ زرڑ سے مغرب شمال بکنارہ دو مقام و سدہوم پتہ آمازئی ہے جسمین تین تعلقہ مین آمازئی سے مغرب علاقہ کمال زئی ہین جسمین مشران زئی و کسران زئی دو تعلقہ مین یہ چار پتہ سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین واقع ہے جسکو ملک سمہ یعنی میدان کا ملک مندر بھی کہتے مین سوائے اسکے علاقہ جملہ جو پتہ زرڑ و سدہوم مشرق بہار مین واقع ہے اور مہابن کی شمالی خبرو مین بھی مندہن کی اولاد رہتی ہے اور حدو خیل اور پنجبار اور جنگلی کی نواح تک قابض مین ہرگز یوسف زئی مین سوائے ملک مقبوضہ اولاد مندر کی پانچوان پتہ مائی زئی بھی جو اصل مین ملکیت قوم مالمی زئی شاخ یوسف زئی کا تھا مگر اخیر عہد اور شروع سلطنت شاہ جہان مین قوم خٹک نے اوس پتہ کی زیادہ حصہ پر قبضہ کر لیا مگر بابوزئی آزی خیل شاخہاے بامی زئی یوسف زئی کے تا ہنوز شرقی حصہ پر کچھ قبضہ رکھتے مین اور پتہ بامی زئی کے شمالی و شرقی گوشہ پر اتمان خیل قابض مین —



کیفیت ابتدائے عروج نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر دلاور جنگ و ارتقائے اوز حضیض فلاکت باوج ایالت و امارت اقتباس از رسالہ آفریدی مولفہ محمد قاسم علی خان آفریدی قادری

امیر خان ابن حیات خان قوم افغان ترین شہر سنبھل متصل مراد آباد محلہ ترین سرا کا باشندہ تھا۔ ابتدا ایسے حال مین وہ تھے خان لال شہر کے پاس پیادون مین بدرماہہ اڑھائی روپیہ نوکر تھا اور حالت عسرت و افلاس مین بسر کرتا تھا۔ آخر تنگ دستی سے تنگ ہوکر باحال خراب بے سروسامان گھر سے نکلا کہ دیس چوری پردیس بھیک مثل مشہور ہے۔ نہ بدن پر ثابت کپڑے تھے نہ پانون مین جوتی تھی زاد راہ کے نام چند خرمہرہ جیبون مین پڑی تھین اس حال پریشان سے عزم ملک دکن کیا۔ رستہ مین ایک درویش سے دوچار ہوا اوسنے سوال کیا خان موصوف نے وہ خرمہرہ جو پاس تھے سب درویش کو دیکر عذر کیا کہ میرے پاس اور کچھ نہین ہے ورنہ آپکی تواضع کرتا ارادہ سفر دور دراز کا ہے اور تہی دست ہون اسلیئے حیرانی و پریشانی ہے درویش خدا رسیدہ نے از راہ ترحم اسکے حق مین دعا کی اوسیکا اثر تھا کہ چند روز مین جاہ و حشمت حاصل ہوا اور مرتبہ نوابی پر پہونچا القصہ امیر خان درویش سے رخصت ہوکر بہزار مصیبت و دشواری ملک مالوہ علاقہ پرگنہ صوبہ اوجین مین آیا اور چند راجگان خورد گراسیہ کہ وہان کوہستان مین تھے اور لوٹ مار قزاقی اونکا پیشہ تھا اونکی نوکری اختیار کی اور کمال دلیری اور مردانگی کی سبب تھوڑے عرصہ مین پالکی نشین اور دو تین گھوڑون کا مالک ہوگیا اون دونون مین بالاراو مرہٹہ چھوٹا بھائی ابا جی حاکم قلعہ نرور گوالیار کا بارادہ ملک گیری و تحصیل زر خراج و سرکوبی امراے اوس نواح کے فوج عظیم ہمراہ لیکر ملک مالوہ مین آیا تھا اور صوبہ اجمیر تک اوسی کا تصرف تھا۔ امیر خان یہہ حال دیکھکر با جماعت یک صد نفر پیادہ و پچیس سوار معہ عبد الغفار خان و فقیر محمد خان طوخہ متوطن رام پور گراسیون کا روزگار چھوڑ کر سرکار بالاراو مرہٹہ مین نوکر ہوا اور بموجب حکم بالاراو چند زمیندار ان متمرد کو مقتول و اسیر و مطیع کیا اس کارنمایان سے بالاراو خوش ہوا اور امیر خان کی بہادری اور نمک حلالی اسکے دل پر منقوش ہوگئی از راہ قدردانی و حسن سلوک و مہربانی قلعہ و شہر بھوپال مع ملک متعلقہ کہ جو نیا قبضہ مین آیا تھا امیر خان کے حوالہ کیا اسی عرصہ مین جسونت راو ہلکر جو مجبس ناگ پور مین قید تھا کسی طور سے فرار ہوکر نکلا اور کوہستان مالوہ مین آکر ایک ہزار سوار پیادہ فراہم کئے اور خط مہری مع بارہ ہزار روپیہ نقد اور اقرار نامہ اس بات کا کہ جسقدر ملک قبضہ مین آوے اوسکا تیسرا حصہ بخوشی دیا جاویگا پاس امیر خان کے بھیجکر اوسکو طلب کیا جب خط اور روپیہ اور اقرار نامہ بجلت تمام امیر خان کے پاس آیا تو اوسنے اوسکے پاس جانے کا قصد کیا اور قلعہ اور شہر بھوپال وزیر محمد خان افغان کے سپرد کردیا اور قوم افاغنہ کی حفظ عزت و آبرو کی اوسکو تاکید کی اور رعایاے ہنود سے جسقدر زر نقد اور اسباب ہاتھ آیا لیکر چار ہزار سوار پیادہ نوکر رکھے اور لشکر ہلکر مین ملحق ہوا جسونت راو ہلکر سے ملاقات ہوئی اور درباب ملک گیری اور اوسکی تقسیم کی بعنوان ماسبق قرار داد ٹھہرے اور بابت مناقشہ سابقہ کے کہ متعلقہ دولت راو سندھیہ مین تاخت کرنا اور لوٹنا مارنا شروع کیا اس سبب سے ملک دکن مین قحط و گرانی پیدا ہوئی غلہ کہ سابق ایک پیسہ کا چار سیر بکتا تھا اب ایک روپیہ کو بھی چار سیر ہاتھ آنا دشوار ہوگیا اس عرصہ مین چند بار افواج سندھیہ سے لڑائی ہوئی کبھی امیر خان نے شکست پائی اور کبھی فتح حاصل کی اور اس عرصہ مین خزانہ خطیر اور فوج کثیر امیر خان کے پاس جمع ہوگئی ١٢١٢ سنہ ہجری مین یہہ صلاح و مشورہ ہوا کہ امیر خان ایک جانب اور ہلکر دوسری طرف روانہ ہوکر مصروف حرب و قتل ہون تاکہ دشمن پر تشویش و پریشانی ہو اور دو طرف سے زور پڑے چنانچہ امیر خان مع اپنے لشکر کے ہلکر سے الگ ہوکر ملک ساگر کو برباد کرتا ہوا قلعہ ساگر پر آیا اور محاصرہ

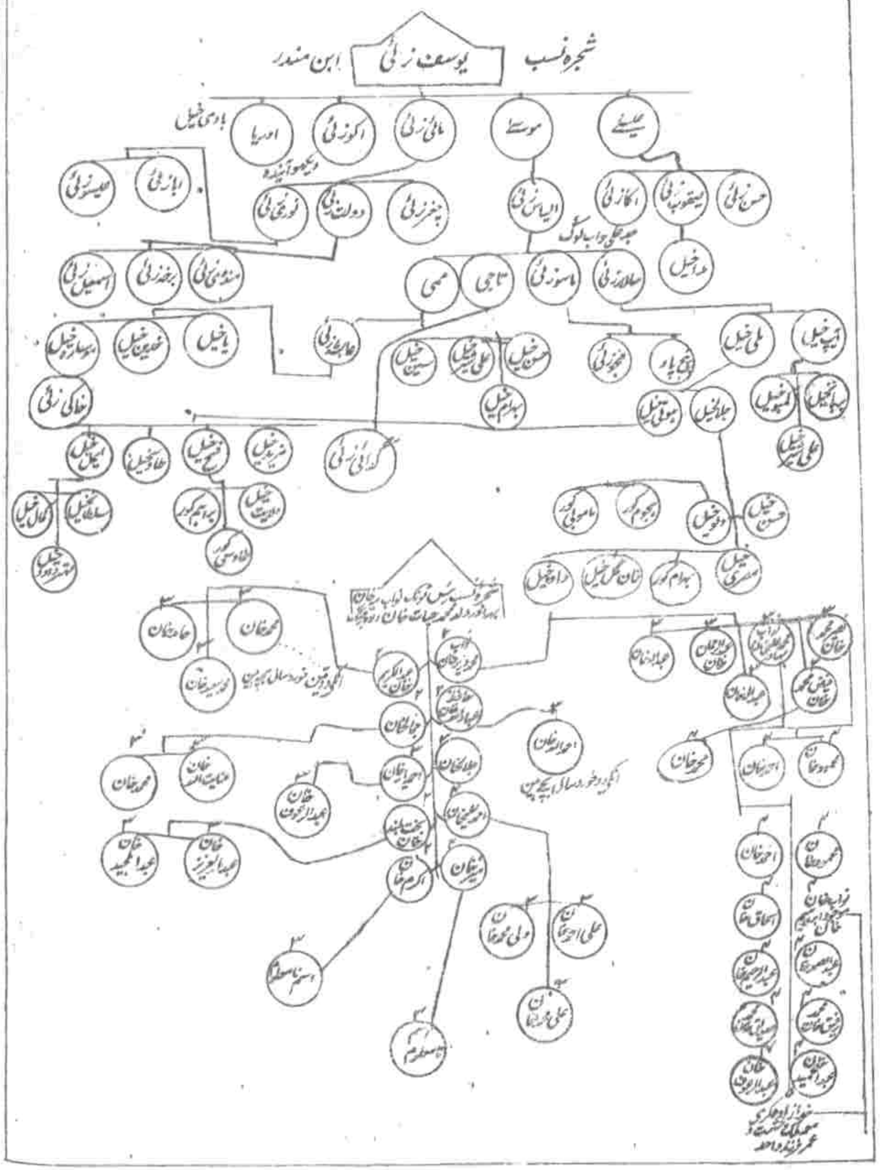
کیا اور گولہ زنی اور توپ اندازی سے محصورین کا ناک مین دم کردیا مالک ملک ساگر نے فوج ملکی اور توپ خانہ سرکار بھوجی بھوسلہ ناگپور سے طلب کرکر ساگر سے بفاصلہ چار کوس صفوف آرائے کی اور جنگ عظیم واقع ہوئی بعد محاربہ و مقاتلہ فوج امیر خان نے شکست پائی بہت آدمی کشتہ ہوئے اور بہت زخمی و خراب ہوکر بحال تباہ بے سروسامان و ہراسان و افتان و خیزان براہ قلعہ رات گڈھ کے مقام سرونج مین بہزار دقت و خرابی پہونچے امیر خان نے وہان آکر بسبب خجالت ہزیمت کور ترک لباس کیا اور درویشانہ چلہ شاہ مردان مین کہ بمقام سرونج ایک ٹیکرے پر ہی بود و باش اختیار کی جب یہہ خبر جسونت راو ہلکر کو پہونچی تو وہ بمقام راج گڈھ پاٹن سرونج سے تیس کوس کے فاصلہ پر تھا بفور استماع اس خبر کے سرونج کو آیا امیر خان کو فہمایش کرکر عزم ترک دنیا اور اختیار درویشی سے باز رکھا اور ایک لاکھ روپیہ نقد واسطے درستی سامان اور تقسیم جیبہ سپاہ کے مرحمت کیا اور باوجود اس ہزیمت اور مغلوبی کے جو ساگر پر ہوئی تھی امیر خان کو بخطاب نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر دلاور جنگ سرفراز کیا اور پھر امیر خان اور ہلکر نے بالاتفاق ملک مالوہ سے تا گجرات و خاندیس و پونا بلکہ بعض پرگنات متعلقہ حیدرآباد و خوب لوٹ مار کی اور باجی راو پیشوا اور سندھیہ کو مغلوب کرکر اوسکا خزانہ و توپخانہ چھین لیا اور علاوہ اوسکے و تاخت و تاراج اور لفائس مہاجنان شہر کا لوٹا اور غنائم بے انتہا اور اشیاے بیش و بہا سے مالا مال ہوکر غلبہ اور دبدبہ عظیم حاصل کیا بعد اسکے فوج انگریزی حسب درخواست پیشوا اوسکے معاونت کے لئے ملک مالوہ مین آئے اور دولت راو سندھیہ و رگھوجی بھوسلہ نے بمقابلہ انگریز بھی ہزیمت اوٹھائی یہی بہانہ باعث ترقی ہلکر اور امیر خان ہوا ہے فقط آج ایک پرچہ مہری نواب امیر خان صاحب کا میرے کاغذات مین سے نکلا جسکی نقل ذیل مین مرقوم ہے مہر کی عبارت سے بے اختیار مجھکو ہنسی آتی ہے سجع مہر مین یہہ ہے کہ خدا خود میر خان سامان است اسباب توکل را سے ملاحظہ ہو کہ خان کیا موزون ہے اگر خان بضرورت وزن شعر محذوف ہوتا تو کیا شخصیت بگڑتی تھی مگر اسمین اونکا قصور نہین اونکی افغانیت کا قصور ہے اس قوم بزرگوار سے اکثر ایسے حرکات ظہور مین آتے ہین کہ موجب خندہ کی ہوتے ہین جیساکہ کسی شاعر سے لال خان افغان نے سجع مہر کی فرمایش کی کہ جسمین اسپ شرغہ کا نام بھی آجاوے جو خان صاحب کو بہت پسند تھا اور اوسکی رفتار اور سوار کا نام بھی ہو شاعر نے یہہ سجع کہا شعر زاسپ سمند شرغہ نمایر غہ میرود ✽ بر قاش زین سوار لال خان مرغہ میرود ✽ یہہ غہ کا قافیہ مرغہ کیا خوب لطف دیتا ہے

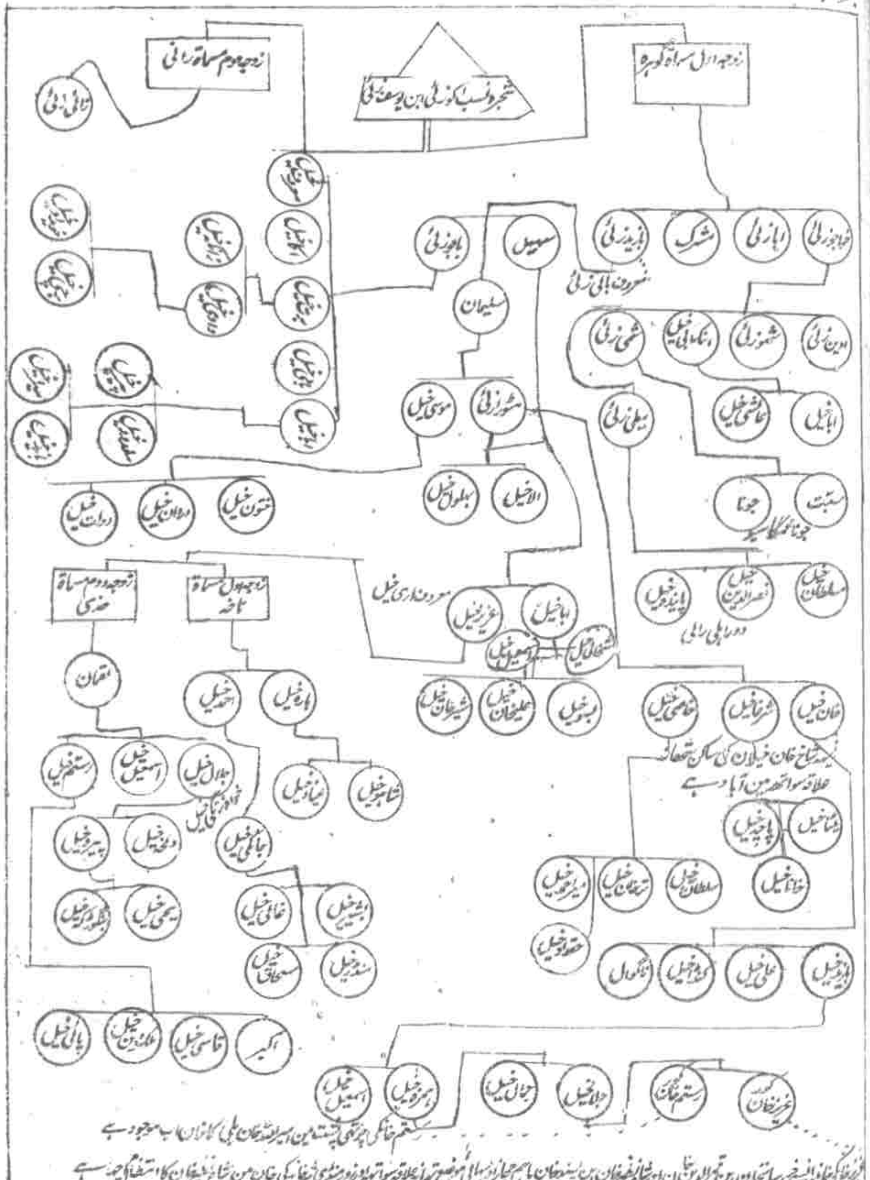
١٢٢٥
خدا خود میر خان
سامان است اسباب
توکل را

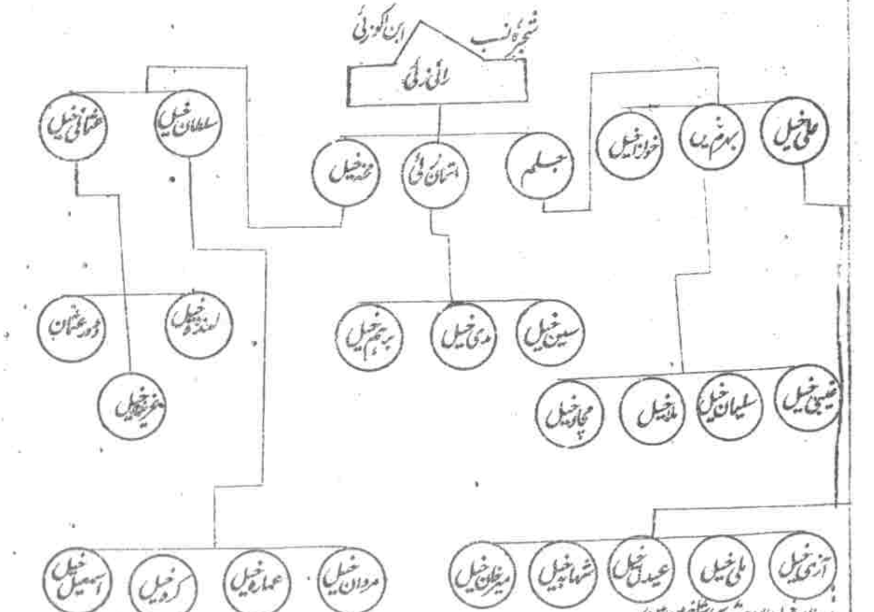
آنکہ
مبلغ دو ہزار ہفت صد روپیہ سکہ سوائی بابت فوج خرچ قلعہ سیوارہ معرفت خانصاحب مہربان حسین خان جیو عمدہ سرکار فیض آثار نواب مختار الدولہ بہادر داخل گردیدہ بنابران این چند کلمہ بطریق رسید نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد ـ

…
اصل　　خرچ
…

تحریر بست و ہشتم شہر محرم الحرام … سنہ ہجری فقط


شجرہ نسب
یوسف زئی
ابن مندر


شجرہ نسب اکوزئی ابن یوسفزئی



: خان خیل الاوجہہ اسی شاخ میں ہیں

یادداشت

واضح ہو کہ اولاد یوسف زئی بہت دور دراز ہمارے ملک پر پہیلے ہوئے قابض ہیں شہر سے مشرق کوہستان ہیں کوہ شنول حد کر ورتنگ بکنارہ دریا سے اباسین زیادہ ترغیبی کی اولاد حسن زئی مداخیل اکاری آباد ہیں نیز اور ملک ملحقہ اوسکے ہیں موسی اور بائی کی اولاد یعنے الیاس زئی دولت زئی نورسی زئی چقرزری رہتے ہیں ملک سواط اور اوسکے نواحین اکبر زئی ابن یوسف زئی کی نسل رہتی ہی حسن میں خواجوزی بائی زئی رانی زئی مشہور شاخین ہیں جا جوزی کی شاخ ہیں سے ملی زئی علاقہ وزیر پنجکورہ میں رہتے ہیں ملک ویر کا عرن خان ڈیرہ الامشہور آدمی ہے مگر اسکے فرزند اون سے بانکے ہم تخت کوئی نہیں سنا جاتا یوسف زئی کی قوم میں قدیمی معزز خاندان صاحب اختیار تین مشہور تہے اول خاندان ملی زئی ویر دوئم خاندان اخیل بائی زئی جو تہایہہ علاقہ سواط میں رہتے ہیں اور بائی زئی قوم کی با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہیں ایسے خاندان میں سے فی الحال شاہ نزر خان تہانہ والا امیر اللہ خان پہلی والا اور خراسان خان شیر جانبہ والا مشہور آدمی ہے نواب کا اجتناب سب لی تناقی جان کے پہلی طرح نہیں ہاگر پہر بہی آتے آتے علاقہ میں بہت اختیار رکہتے تہے کوہ مہرکی کو جیرون سے بابت چرائی مویشی ایک محصول کی آمدنی انکو بہی جسمین کبہی کبہی زیادہ ظلم بہی کیا جاتا تیسرا خاندان اودہند قوم رانی زئی میں جسکے خاندانکو کاجو کور کہتے ہیں ایسے خاندانکے خانونکا اختیار پہلے سب تہا اب اونپر کے علاقہ رانی زئی چہہ ہزار اپنے قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان الاہند والا باوجود نو عمری ایک مدبر اور ہوشیار خان ہر سوا انکے ہیمرین ہیں زید اللہ خان احمد خان عاصم خان وغیرہ اپنی اپنی قوم

میں سرگروہ میں مگر زیادہ اختیار الاکو لی نہیں فقط

حال قوم یوسف زئی و قوم مندر

جیسا کہ شجرۂ نسب میں درج ہے شرجنون ولد شیر بن نہیرہ قیس عبد الرشید کے تین پسر سے گند اورجند یار تہند اور کاسی گند کے دو بیٹے تہے ایک موسوم عنبری جسکی اولاد غوریاخیل دوسرا خشی یاشخی جسکو یوسف زئی پشتون میں جوجی سے کہتے ہیں اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تہا واضح ہوتا ہو کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرخانہ تہی جسسے مند اور ترک اوسکے شکم سے مسماۃ مرخانہ کی ایک خواہر تہی بسو نام مدیاسی نو اپنی خشی پر عاشق ہو کر اوسکے گہر میں داخل ہوائی جسکے شکم خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکانی کہتے ہیں اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب میں لکہا ہے کہ اتبک ترکانی قوم میں ورنلایندگی عورات بہت ہوتی ہے شاید عدی اثر چلا آتا ہے مسمی مند کی دو پسر ون سے مسمی عمر نیک بخت اور بادیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کیطرف آیا اور اپنے وطن سے باہر اوسنے کسی قریش کے خاندان میں شادی کری اوس بی بی کے شکم سے مندر پیدا ہوا کہتے ہیں کہ عمر اوسی ملک میں فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بہائی نے وہان پہونچکر اپنے بہائی بیوہ اور فرزند کو اپنے وطن میں ہمراہ لے جانا چاہا اگر اوس وقاد ار بیٹے نے یوسف کے ہمراہ جانے اس تقریر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم بہائی کا مال اور زوجہ اوس حاوی نو اور سکے ساتہ عقد کرلی ہو اور مری خوشی یہ تہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح مری پر بروز قیامت ثابت ہو آخر یوسف اوسکی بہت عہد و سوگند سے ہمراہ لے آیا اور جب برادر زادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نے اپنی دختر سے اور شادی کردی عثمان او راتمان دونون اوسکے شکم سے ہیں اور تیسرا زرپاخر باندیکے شکم سے تہا اور یوسف کے پانچ پسرون میں سے ایک کا نام اوزبان ازبس کہ منکر او رمغرور تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتے تہے اور اوسکی نسل کو بادخیل نقل ہے کہ اوسوقت افغانون میں یہہ رسم تہی کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچتے ہے جا یداد والدین کی باہم تقسیم کرلیتے تہی اور ماں باپ کو بہی حصہ برابر ملتا تہا اس رسم بموجب جبکہ پسران یوسف نے جایداد باہم تقسیم کرنی چاہی تو اونکے والدنے کہا کہ میرا حصہ مجہے علیحدہ کردو ابہی اور بہائی چپ تہے مگر اوس بادی کمبخت اندام نہانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم یہہ لیو اوسکی حقدار والدہ ہے تو اوسکو بددعا دی کہ تمہاری اولاد تیرہ کس سے زیادہ نہو اخوند درویزہ اپنی عمر کا حال لکہتا ہے کہ اتبک تیرہ سے زیادہ اوسکے اولاد نہیں ہے چند کس جبرزئی شاخ کی شامل رہتے ہیں مگر حال کی تحقیقات سے اوسکی اولاد سے ایک کس کا بہی پتہ نہیں لگتا غالباً نابود ہو گئے ہیں روایت ہے کہ یعنی ابن یوسف کے گیارہ پسر تہے ایک روز کلہ اسپان از ان مندر مغل لوگ تاراج کرکے پہیر یعنی مع نو پسر خود تیا قب کی طور غارت گر ان کے پیچہے سوار ہو گیا اور سب لوگون سے پہلے پہونچا اور اوس مقابلہ میں بموجب قول اخوند درویزہ کی سب شہید ہو گئے دو پسر اوسکے باقی رہے تہے ایک مسمی حسن کی نسل کو حسن زئی کہتے ہیں دوسرا یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زئی ہے جب یعنی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رہگئی تہی اوس سے فرزند پیدا ہوا اوسکا نام اکار کہا جسکی قوم کارکازی ہے باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرۂ نسب سے معلوم ہوگا۔

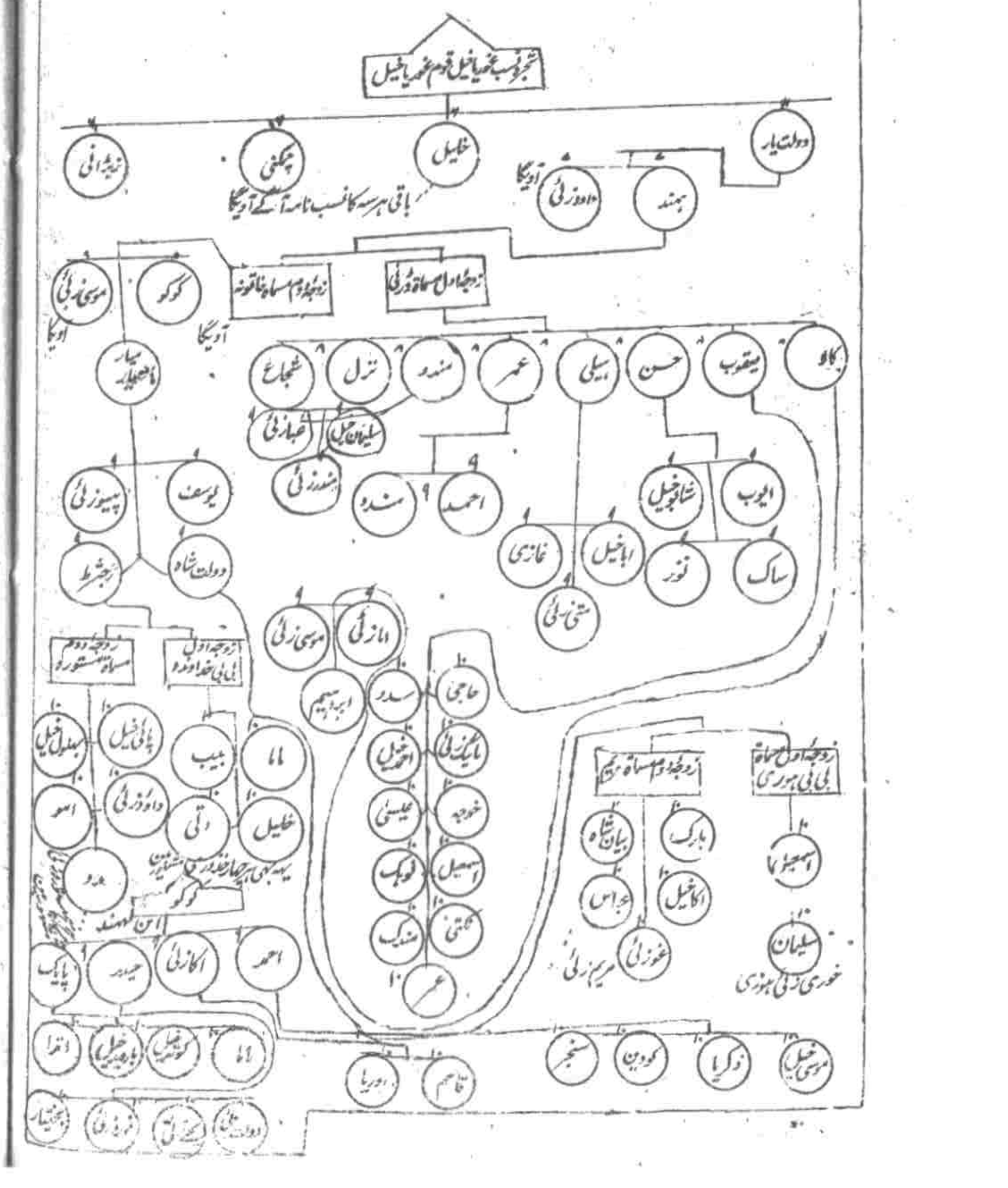
تفریق اور شمار قوم یوسف زئی و جائی سکونت شاخ ورز

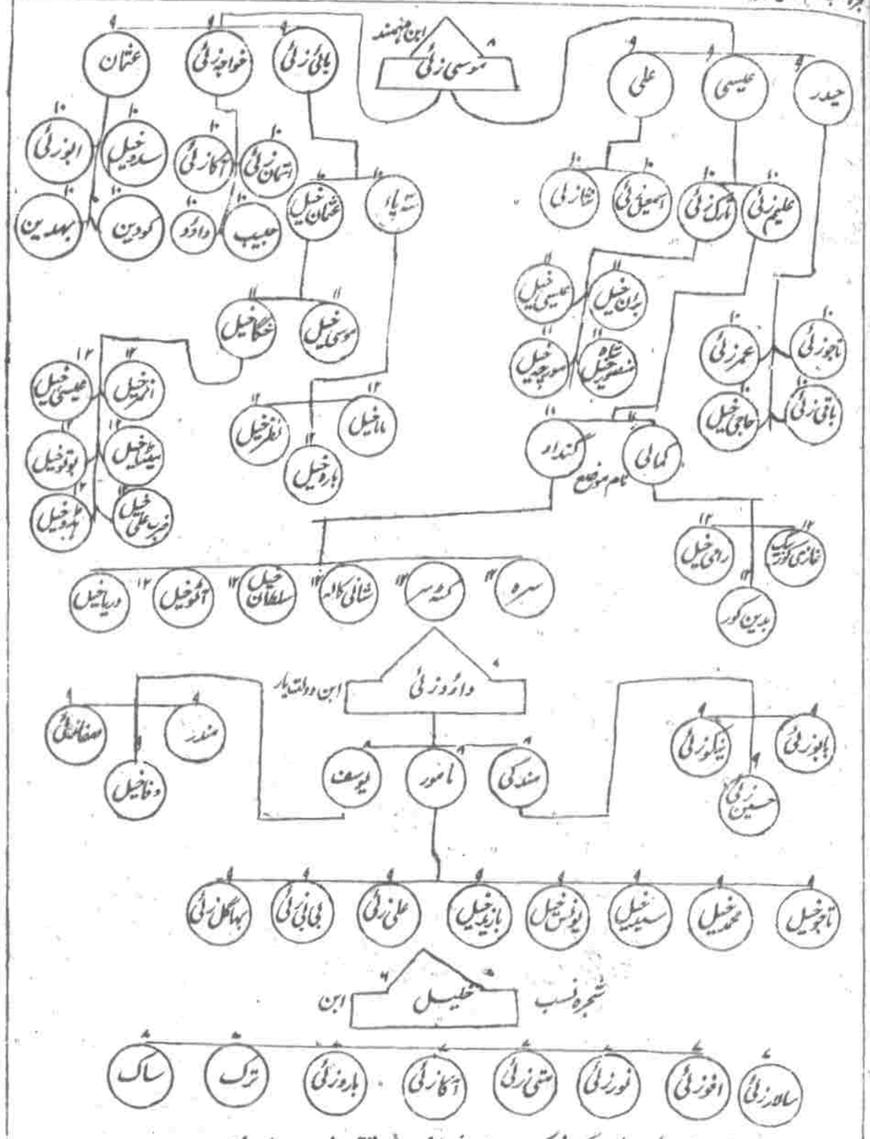
واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اپہر دو بڑے حصہ میں منقسم ہوئی ہے ایک مندر دوسرا یوسف زئی اگرچہ مندر کا باپ عمر اور یوسف دونون بہائی تہی مگر مندر کی اصل بہی مجہول یوسف کہلاتی ہے گو حقیقت میں وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی قوم کا اصلی مسکن سوات بنیر پنجکورہ جسمیں ہجی ہی سکونت پذیر ہیں اور مندر کا ملک دریای کابل اور دریای سندہ کی

نسال میدان جسکو سمہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے ہین اور وادی جملہ ہے کل تعداد یوسف زئی قوم جو افغان ہین نو لاکھ تیرہ مشہور ہے وہ زیادہ ہوتی ہے اور اوس نو لاکھ مین شاید کل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سے جو بہت احتیاط کی ہوئی اس قوم کی دو لاکھ چالیس ہزار آدمی خاص اپنے اصلی وطن کے ساکن شمار مین آئے ازان جملہ مندر ایک لاکھ چالیس ہزار اور یوسف زئی تیتالیس ہزار دو سو مندر کی ہفت بیٹے ہین اول سب مین سے عثمان زئی اور اتمان زئی ہیرے بیٹے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال زئی جسکے دو شعبے ہین مشران زئی اور اوسکو ملوہ والے اور کشران زئی ہوتی والہ سرکاری علاقہ یوسف مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ آمازی کی ہے جسکی دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس آمازی کی ایک شاخ مہابن پہاڑ وادی جملہ کی شرق اور اسکے نواح مین رہتے ہین اونمین دو ہزار بندوق ہے چار عوی یا چار گلائی آمازیوں کا بڑا گانون ہے دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین آباد ہے کپور کے گھری اونکا بڑا گانو ہے پتہ اتمان زئی چار شاخین ہین علی زئی جنکی نسل سے شعبہ طاہر خیلی علاقہ کنڈ گھر مین بھی آباد ہے کنازی رکاری ہر سہ اتمان زئی کہلاتے ہین اور انمین بارہ سو بندوق ہے چوتھی شاخ سدازئی ہین جسکے حسب مندرجہ شجرہ پانچ شگوفہ نکلے ہین جنمین سے ابا خیل محمد خیل میر احمد خیل بہزاد خیل یہ چار تو مین سرکاری علاقہ مین آباد ہین ہند جوالی مرغوز گھلاب اونکے بڑے گانو ہین پانچوین حد خیل اکثر سرکاری علاقہ کے مہابن سے جنوب اور اوسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچھ سرکاری علاقہ مین بموضع باجہ دبام خیل آباد ہین اٹھارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور گانو انکا موضع جنگلی یحیی یا ہے خان مشہور سردار اس قوم کا جو شیر شاہ کے وقت مین تھا وہ بہزاد خیل سدازئی شاخ مین تھا باقی پانچ بیٹے [illegible] کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین اونکے بڑے گانو یہ ہین سہیلا یا سمیلا یار حسین تشو نگی روپنہ واکی ترلانڈی اور علاقہ جملہ مین کوگا رنبلہ تعلو یوسف زئی کے پانچ ابتدائے شاخون مین اور باقی نسل بادی خیل بالو دو ہوگی ہے باقیماندہ چار مین سے عیسی زئی جسکے تین شعبے حسن زئی مدا خیل اکازی مشہور ہین یہ جملہ کوہ مہابن سے شمال و گوشہ مشرق اور اگرو ضلع ہزارہ دونو کنارہ دریائے سندھ اور تر کے کوہستان مین آباد ہین دریائے سندھ سے مغرب ہزار بارہ سو بندوق ہوگی موسی کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی اور دو ہزار بندوق ہوگی پانچ شاخون سے سدازئی گدازئی گی بیج یا بای عائشہ زئی کل چار شاخین علاقہ بنیر مین سکونت پذیر ہین اونکے دیہات مین ہو موضع پارشار جینو تور دسک باگھرہ مشہور ہین عائشہ زئی اصل مین مسمی ہبی کی نسل مین ہبی کی زوجہ کا نام عائشہ تھا لہذا بباعث ہیبت والدہ کے موسوم بہ عائشہ زئی ہوئے پانچوین شاخ محوزی کوہ دوسرے پر رہتے ہین جسکا بڑا گانو سکولی ہے ملی زئی کی چار کلان شاخین جنمین سے دولت زئی جعفر زئی مسماۃ دبی کی اولاد ہی اور آبازی اور ہنسوزئی مسماۃ نوری کم شکم سے نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سو یہ ہزار آدمی چار ہزار بندوق مگر علاقہ ویر سکے تھے تھے جو اکوزی خواجوزی کی شاخین وہ ایسی علیحدہ ہین اکوزی کی قوم باقی جملہ شاخہا یوسف زئی سے زیادہ ہے کل اکوزی چھیانوے ہزار آدمی بتلایا جاتا ہے یہ قوم دو والدہ کے شکم سے ہے ایک مسماۃ گوہرہ جسکے چار بیٹے بازید زئی خواجوزی ایازی شرک چار شاخین مورث ہوئی دوسری مسماۃ رانی جسکی نسل سے رانی زئی ہین الا بباعث قلت باقی تین شاخون کی اب یہ قوم اکوزی دو بڑے حصہ مین شمار ہوکر دو نام سے مشہور ہے ایک خواجوزی دوسرا بازیدزی جسکو افغان اپنے روزمرہ مین بائی زئی کہتے ہین اور باقی شاخین بھی انہین دو کی متعلق سمجھی جاتی ہین خواجوزی کی پانچ شاخین ہین اونمین سے چار شاخین ملک سوات مین دریائے سوات کی شمالی کنارہ اور دورہاہ شمالی [illegible] سوات مین آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانو اس تفصیل سے ہین اونمین زئی پندرہ گانو شامون زئی چھہ گانو نیک پی خیل اٹھ گانو عائشی خیل اور مسمی زئی علیحدہ گیارہ گانو سنجو جونا

ستہ گانو علاوہ انکی دو ہو کر اور پاندسی بہت ہین اور پانچوین شاخ خلی زئی سے فروغ نکلتے ہین سلطان خیل تین ہزار بندوق اور پاندہ خیل تین ہزار بندوق نصرالدین خیل دو ہزار بندوق سہ شاخ ملی زئی علاقہ پر چکوڑہ مین رہتی ہے اور فی الحال غزن خان ولد پردالہ کی حکومت مانتی ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے کل خواجوزی پینتالیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار بندوق ہے دوسرا بازیدزی خواہ بائی زئی کا قوم تیس ہزار آدمی اور چھہ ہزار بندوق بیان کرتے ہین اس قوم مین ہفت شاخ ہین جسکی تفصیل شجرہ مین درج ہے اونمین سے بایوزئی کوہ دامن تیہ بائی زئی مین رہتے ہین جو میدان یوسف زئی سے شمال کو واقع مگر علاوہ اسکے اٹھارہ گانونکے سوات مین رہتے ہین جو میدان یوسف زئی سی کوہ واقع ہے مگر علاوہ اسکے اٹھارہ گانون کے سوات مین بھی دریائے سی چھوٹی طرف ہی ہین متور زئی کی چار سو گانون سوات مین ہین ابا خیل کے چھہ گانون عزیز خیل جسکو روزمرہ مین رزی خیل بولتے ہین چھہ گانون سوات مین ڈھوک اور پاندہ اس سے علاوہ ہونگی زنگی خیل بولتے ہین انکا کوئی گانون سوات مین نہین ہے وہ سب کوہ ایلم کے جنوب کی طرف رہتے ہین رانی زئی اکثر علاقہ میدان یوسف زئی محروسہ گورمنٹ انگریزی کے باہر شمالی پہاڑ مین رہتے ہین اور ملاکنڈ کے پہاڑ وان مین بھی لیکن انکے پندرہ گانون سوات مین بھی ہین الاوند اسی قوم مین جگہ مشہور ہو جہان کل قوم رانی زئی کا خان رہتا ہے فی الحال صحبت خان بڑا مدبر آدمی الادیہ مین سوات کے رانی زئی کا خان ہے جسکا بہت اختیار اپنے علاقہ پر ہے الا شیر دل خان اوسکا چچا دل سے مخالف ہے جسکا نتیجہ انجام کو بہتر نہین معلوم ہوتا ہے تعداد اونکی تیرہ ہزار آدمی ہین ہزار بندوق کہین واضح ہو کہ اس قوم یوسف زئی کی اصلی وطن یہہ ہے مین جنکی تفصیل لکھی ہے مگر بعضے لوگ اس قوم کے ہندوستان مین یہان سے جا کر بارہ سی مین وغیرہ مین آباد ہوئے ہین خصوص شاخ مندر کے لوگ روہیلکھنڈ ٹانک آباد ہین ہندوستان مین اونکو ہیلہ کہتے ہین آخون جو دیگر قومون کے ملک یوسف زئی مین رہتے ہین جنگ محمد زئی اتمان زئی خیل اور تالاش کے علاقہ مین متفرق لوگ رہتے ہین جنگ بولاق کچھ گوشہ کندی مین اور سندھ کے کنارہ شمار نہی میدان پر اور کچھ لوندخور مین کل جنگ جو اس قوم یوسف زئی کے علاقہ مین رہتے ہین اونکی تعداد ڈاکٹر بیلیو صاحب چودہ ہزار بندوق لکھتا ہے لوندخور جسکو انکا مشہور گانون ابطور قبضہ کے پتہ بائی زئی مین ایک پتہ کی جگہ ہے جہان سوات کے بیوپاری اکثر آمد و رفت رکھتے ہین اور اسمین زیادہ جنگ نسل بولاق شاہ مروزئی سے ہین جنمین سے شاہبر خیل کا خاندان معتبر ہے ملک صدر خان ملک غلام معتبر سفید ریش ہین نسل ترہی مین سے مکوری اور لیپنی رہتے ہین سوائی لوندزئی جور کے موضع کا لنگ والو قاسمی مین بھی جنگ ہین ملکہ قریب کل کی پتہ بائی زئی مین جنکو نکا غلبہ ہے محمد زئی خواہ ممن زئی قوم جو یوسف زئی کی شاخ کے شامل ہی پچیس ہزار آدمی پانچ ہزار بندوق علاقہ ہشت نگر مین آباد مین اتمان خیل قوم کرزئی کی شاخ جسکا ذکر اس حصہ کے چوتھے باب مین ہے یوسف زیونکی ہر حادثہ مین شریک رہے بعد فتح کے یوسف زیون نے اتمان خیل کو وہ علاقہ بجاری دیا جسپر وہ اب دریائے سوات کے کنارہ باجوڑ سی جنوب مشرق مین آباد ہین کل بیس ہزار آدمی پانچ ہزار بندوق ہے علاوہ اونکی پتہ بائی زئی کی مشرقی بابل شمالی گوشہ بھی اسمعیل خیل دعوت خیل کے صدمین بڑی شاخین ذیل مین آباد ہین شاخ اسمعیل خیل موضع کوہی نوہر مول اور دعوت خیل موضع سکالو و میان خان اور پیپل مین آباد ہے موضع خسرو کی مین زیادہ آئندہ آویگا فقط و ادنا الاس جسکو بعد فتح سوات کی یوسف زیون نے مفتوح کیا تھا اب استالاش کے علاقہ مین متفرق قومین آباد ہین جنکی تعداد چھہ ہزار آدمی دو ہزار بندوق بتلائی جاتی ہین اور اس علاقہ مین دو خان ہین جو غزن خان ویر والیکی حکومت مانتے ہین متفرق لوگ سوائی افغانونکی یوسف زئی اور مندن کی ملک مین متفرق قومین حسب ذیل آباد ہین تقیر سید گوجر اور آل ہند کی قریش غلام ہندوان جملہ قومونکی تعداد بطور سرسری درج کیا جاتا ہی فرقہ فقیران جو مشہور ہین دہ تین لاکھ زیادہ مین گوجر اول مین چھہ ہزار راجپوت اس ملک مین اونکی بھی خیل ہین کل گو ہو بچیس ہزار مردم ہو گا روان تین ہزار کشمیری چھہ ہزار ہندکی دس ہزار اور یہہ سب محنتی لوگ ہین

سید اور ملاں کل چوبیس ہزار آدمی ہون گے ہندو بائیس ہزار آدمی ہوگا





قوم داؤد زئی اور خلیل کے نیچے کی شاخوں کا شجرہ نسب مستقل نہیں مل سکا فقط

ذکر قوم گلیانی کا

جیساکہ اوپر ذکر ہوا قوم گلیانی بھی خوخی کے متعلق ہے مگر اس شاخ کی اصلیت کا حال اخوند درویزہ اپنی کتاب میں اسطرح لکھتاہے کہ مسمی بک اپنی خوشی کی اولاد نرینہ تھی صرف ایک دختر تھی مسماۃ گانی باپ نے اوسکا نکاح اپنے سبان موسوم بزرگ کیساتھ کردیا اون سے گلیانی پیدا ہوا اور اوس مادری فرزند مسمانک کی اولاد شمار ہوا گلیانی لوگ کابل تک دیگر قوم خوخی کی ساتھہ رہے جب مرزا الغ بیگ کی وقت یہ قوم نواح کابل میں قرار گزین ہوئی یوسف زائی کی ساتھہ گلیانی کی عداوت شروع ہوئی بنیاد عداوت یہ اسی او تھی کہ ایک عورت جس کا نا تھی خان قوم گلیانی سے کے ساتھہ ہوا تھا اوس کو یوسف زائی قوم کا ایک آدمی ورغلان کر لیگیا گلیانی لوگ اس سبب سے بہت ہوکر غصہ ہوکر شدید دشمن یوسف زائی ہوے مسمی حیکا قوم گلیانی کی ترغیب سے یوسف زیئو کی معتبر ملک حاکم کابل کے حکم اور حضور میں مارے گئے کابل سے بعد گلیانی لوگ ملک نعمان کی علاقہ ماسول میں چلے آئے اور پھر بابر بادشاہ کے حکم سے خارج ہوکر تھگر ہار کی طرف آئے اور پھر ملک احمد نے روی آوری کی طور پر جاکر بوعدہ دینے ملک دو آبہ جبت مقابلہ قوم دلازاک اپنی شامل کئے اور فتح بعد گلیانی کو علاقہ دو آبہ جو درمیان دریائے کابل اور سوات کے ہے ملا اور نیز کچھ حصہ باجوڑ کا بھی اونکی قبضہ میں آیا تھا مگر اوس ترکلانی قوم نے بیدخل کردی اب یہ قوم اکثر دو آبہ میں آباد ہے اور تعداد اوس کی تخمینا پانچہزار گھر بیان کرتے ہیں ان کا دستور کچھہ یوسف زائی اور بعضے باجوڑ کے لوگون سے ملتاہے اکثر پیشہ زراعت کاری رکھتے ہیں

ذکر قوم ترکلانی کا

اس قوم کو افغان اپنے روزمرہ میں ترکانی بھی کہتے ہین مسمی ترک اس قوم کا بانی و مورث اعلی مسمی جسی باخوخی کا بیٹا و مسمات بشو کی شکم سے تھا جسکا حال کچھہ پہلے لکھا گیا ہے ترکلانی سے نیچے باوجود تلاش بہت کے صحیح شجرہ قابل اطمینان نہین ملسکا اور چونکہ اوس قوم کی لوگ یہان نہین آئے اسواسطے کامل حال ملنا دشوار ہوا مگر اس قوم کی دو ہوشیار آدمیون سے جنمین سے ایک باجوڑ کا ہی رہنے والا تھا میری ملاقات ہوئی اونکی متفق ہی واضح ہوتاہے کہ ترکلانی قوم اوپر سے چار شاخین منقسم ہی صفدر زئی جو عمر خان چار منک دیر اول مین بھی رہتی ہین اس شاخ کی آدمیونکی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین دوم ممونڈ جس کی دو قرعہ ہین لکانڑی اور دور ممونڈ اونکو بھی بارہ ہزار شمار کرتی ہین سیوم لوسوائی جسکی تعداد اسلحہ بندان چھہ ہزار مشہور ہی چہارم اسمعیل زئی وہ بھی چھہ ہزار ہونگے علاوہ انکے براولی دو ہزار ابتلائی

ملک باجوڑ

جسمین یہ قوم رہتی ہی ایک بھاری علاقہ سرسبز خوش ہوا ہی باجوڑ کے مغرب کی طرف ہندوکش کا پہاڑ اور مشرق کوہ منصوصند اتمان خیل اور شمال بھی کوہ ہندوکش ہی جسمین کافر سیاہ پوش رہتی ہین اور جنوب کوہ مہمندان ہی وادی باجوڑ میدان ہی قریب پچیس میل طول مشرق مائل شمال سے غرب مائل جنوب تک اور بارہ میل شمال سی جنوب کو عرض ہی اوس مین گندم کی پیداوار زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اور غلونکی دو بڑی قصبی ہین ایک حاصل باجوڑ جسکو شہر کہتی ہین دوسرا ناوگی ان دونو مین قریب ایک ایک ہزار گھر کی آباد ہونگی اور قصبہ جندول اور میاکلی بھی باجوڑ مین مشہور ہین سیلانمین پچکوڑہ کی ساتھہ ایکدرہ ملتاہی بطور وادی کی جسکا نام براول ہی کاریک حصہ اچھا آباد اور باقیماندہ جنگل سی لیا ہوا ہی اوس جنگل مین بہت قسم کے جانور ہوتی ہین بعضی جگہہ ایسی ہی کہ وہان کثرت جنگل سی دہوپ بھی نہین لگتی دراصل براول بھی متعلق باجوڑ کی ایک علاقہ ہے اوس کے سکنائی کو براولی کہتے ہین صرف فرق اتنا ہی کہ براول کا خان علیحدہ ہوتاہی جو دسوین صدی عیسوی کی بیچ قوم ترکلانی کی جو خو کی شاخ ہی اس ملک کو فتح کیا غالبا قوم ونگان سی یہ ملک ترکلیانیون نے لیا ہی اب باجوڑ کے قابض ترکلانی افغان ہین مگر دیگر قومونکی باشندی بھی اس تفصیل سے زیادہ ہین شمال کی اونچے پہاڑ پر کافر مسلمان ہوگئی تھی رہتی ہین اونسی شمال کافر سیاہ پوش کا علاقہ ہی قوم صیافی چار ہزار قوم ونگان تیس ہزار بہر دو کنارہ

دریائی باجوڑ قوم شنبواری کی لوگ چار ہزار آدمی اور کچھہ ہند کی بھی میدان باجوڑ کے مین خلط ملط ہوگئی ہین میدان کی رہنی والونکو دہاری کہتی ہین الفنسٹن صاحب اپنی کتاب مین تعداد قوم ترکلانی بہ شمار آدمیونکی نہین لکھی مگر دس بارہ ہزار گھر تخمینا بتلاتی ہین اس اندازہ سے غالبا تعداد ذی روح اس قوم کی اوپر لکھی گئی ہی قریب صحت کی ہوگی ترکلانی قوم کی خان اپنی ملک مین بہت اختیار رکھتی ہین اور با اصطلاح زبان خود خانکو بادشاہ روزبار کہتی ہین ـ الحال غلام حیدر خان ناوگی مین اور فیض طلب خان جندول مین نامی اور مشہور رئیس ہے اور علاقہ براول مین فیروز خان اور قوم اسمعیل زئی کا ملک گل محمد خان اور حیدر خان سکنہ ناوگی بڑا خان ہے و میر آمان خان سکنہ باجوڑ بھی مشہور اور صاحب اختیار خان ہین یہ خان لوگ اپنی رعایا بجز از قوم افغان سی بابت زمینات بازائی پنجم حصہ پیداوار سی اور نصف حصہ بڑی زمین سی محصول لیتی ہین اور دوکان اپنی سی بھی چہارم لیا کرتے ہین اس آمدنی کی تعداد تخمینا ایک لاکھہ سی کم نہین ہی اور جو افغان اپنی ممنوعہ ملکیات رکھتی ہین وہ لوگ اگرچہ پیداوار سی حصہ معین نہین دیتی مگر بیگار اور لشکر کشی کی وقت خان کا لشکر ہوتی ہین اور خان کو اختیار ہی کہ جرایم کی پاداش مین حسب مرضی خود سزا دیوی جلا وطنی اور قید اور مارنی اور جرمانہ تاراج کا اختیار خان کو ہے مگر اکثر جرمانہ کیا جاتاہے اور عدالت کی کام مین بدون اندیشہ لڑائی خان کم دخل دیتا ہی ملکان اور سفید ریشان دیہ فیصلہ کردیتی ہین اکثر باجوڑ لوگ غارت اور غلام پکڑ لانیکی واسطے کافرون کی ملک پر حملہ کرتی ہین اور اون سے لڑتی ہین پیشہ قوم کا زیادہ تر کاشتکاری ہی مگر براولی لوگ آہن بناکر فروخت کیواسطے باہر لاتی ہین اور باہر سے کپڑا اور قند وغیرہ یہان جاتاہی طریق لوہا بنانیکا یہ ہی کہ عورت ریگ سیاہ کو محنت سی جمع کرتی ہین ہرروز ایک عورت قریب چھہ سیر ریگ جمع کرتی دوکان آہنگر انہین اوس ریگ کو ڈالکر آگ زور دیتی ہین ہر روز وہ ریگ گل کر نیچے بہتی ہے اور بطور چلی کے اول لوہا خام بنتاہی اور پھر اوسکا تاوہ دیگر کشتی بناتی ہین لوہا باجوڑ کا گرچہ میلا مگر بعد صفا کرنے کے اچھا ہوتاہی پشاور اور علاقہ یوسف زئی اور حضرو بیک فروخت کیواسطے لاتی ہین قوم صافی معروف صابی اس قوم کی چھہ شاخین ہین اس تفصیل سے قندہاری مسعود گربز دوسرکانی زئی خادی خیل یہ قوم اپنے آپ کو سربنی افغان سمجھتی ہین اور کبھی اپنے مورث اعلی کو صافی قوم علی زئی کا بھائی یا بیٹا بیان کرتی ہین مگر شرین اور غلزئی کی ساتھہ انکا نام کی شمولیت کسی جگہہ تحقیقات سی نہ مل سکی الا اس مین شک نہین کہ قوم شمی خواہ خوخی لنسل شرین شامل قوم صافی بطور وصلی چلی آئی ہین باعث اسکا ذکر ذیل اقوام خوخی کہا گیا اب ہماری عصر مین اس قوم کا زیادہ گروہ بمقام سوڑ نگر نواح باجوڑ مین یا مین ملک ترکلانی اور مہمند اور اتمان خیل کی آباد ہین اور کچھہ لگاؤ مین بھی کابل سی شمال تک رہتی ہین اور کونڑ مین بھی ہین سوات مین بھی اکثر دیہات انکی ایک دو گھر سی ہونگی اخوند صاحب علیہ الرحمۃ سوات والہ بھی اسی قوم مین سی شاخ قندہاری سے ہے صافی لوگ اکثر زمینداری پیشہ اور کم آزار ہین کل افغانستان مین اس قوم کا تخمینا بارہ ہزار گھر ہوگا مگر متفرق اور کم مشہور ہے

مجملاً قوم غوریا خیل

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہو چکاہی جس سی معلوم ہوگا کہ یہ قوم بھی دختر شرین کی نسل سی ہے اونکا مورث اعلی موسوم غرنی یا جوڑ مار تھا جس سبب مجملا اوسکی نسل کو غوریا خیل کہتی ہین غوریا کی چہار پسر ہیں جلبی سی ایک دولت یار جس کی فرزند وسی مہمند و داؤد زئی دو قوم ہیں دوسرا بیٹا انکی جو تھا زیران مین بھائیونکی اولاد مدت تک ایک جگہہ آباد رہی مگر جوتھا بھائی جنکی اپنی زندگی مین علیحدہ ہوگیا سبب علیحدگی اوس کا ایک مصرع زبان پشتو مین یہ لکھا کہ ایک روز ہر چہار برادران نے گوسفند حلال کیا تھا اوسکو باہم تقسیم کیا مگر تقسیم کی وقت چکنی بھولا دیا او اوسکو حصہ شوربا سی نہ دیا اسی بات پر جمکنی آزردہ ہوکر باقی تین بھائیونسی علیحدہ ہوگیا اور ابتک وسکی اولاد علیحدہ رہی ہی ابتدای مین قوم غوریا خیل نواح قندہار کی آباد تھی جیساکہ قوم یوسف زئی وغیرہ خوخی کی حال مین کچھہ ذکر انکا بھی آگیا ہی وہان سی نہین معلوم کیونکر اوٹھکر غزنین مین سی مغرب رود ترنک کنارہ پر آباد ہوئی قریب سنہ چودہ سو اور پندرہ سو عیسوی کی بیچ یہ لوگ نواح غزنین سی آباد تھی بابر بادشاہ کی ابتدائی آمد مین قریب نو سو دس ہجری مین یہ لوگ غزنین سی جنوب و مغرب رہتی تھی اور اوسوقت قریب کل کی یہ لوگ پیشہ دار مویشی اور مال چراتی تھی غزنین سی جلا وطن ہونیکی غالب دو سبب معلوم

ہوتے ہیں ایک قوم ہزارہ کی موبچہ اور بدی سے عہدہ برا نہو سکی دو تیم مغل کے تسلط سے تنگ ہو کر پتہ پتہ متفرق اوس ملک سے روانہ ہو کر نواح کابل اور ننگرہار میں چندے عرصہ قیام کیا اور جمعیت حاصل کر کر خانہ کچھ پشاور کیطرف روانہ ہوئی قوم دلازاک جو پہلے سے پشاور پر قابض تھی اون اس قوم کی بمقام موضع سلطان پوری جنکو لوگ جنگ پوری کہتے ہیں سخت لڑائی ہوئی لکھتے ہیں کہ شاہزادہ کامران ابن بابر شاہ کی بھی کچھ اعانت اس قوم کو تھی دلازاکون کو اوس خونخوار لڑائی میں شکست خونی ہوئی بعض تلوار سے مارے گئے اور بہت لوگ ہزار خانی کے نالہ میں غرق ہوئے وہ نالا اپنی معمولی قوت اسقدر نہیں رکھتا تھا کہ مگر خداوند کریم کی قدرت سے اوس روز اوس نالہ کی سر پر اسقدر کثرت سے بارش ہوئی کہ دلازاکو کی غرقابی کیواسطے وہ سیلاب ایک چھوٹا طوفان بنگیا اور اوس فتح کے بعد ملک مقبوضہ خال مہمند و داؤدزئی خیل کے قبضہ میں آگیا اور وسیع میدان پشاور کا اونہوں نے لیلیا دلازاک دریا لنڈہ سے عبور کر کے میرہ لنگر کوٹ وغیرہ میں جا آباد ہوئے بعد اوس کے جب قوم یوسفزئی خان کا سردار خان کچو تھا تو باہم اس قوم اور یوسفزئیوں کے بمقام شیخ بیٹو بڑی سخت لڑائی ہوئی غوریا خیل کو بہت نقصان پہونچا شاہ خلیل کے لوگ جو بہت لڑنے والے تھے زیادہ مارے گئے الا باوجود ہزیمت کی یوسفزئیوں نے اپنی جرات نہ کی کرا جہ ان کے مقبوضہ ملک پر قابض ہو سکے قوم کے بڑی ملک یا خان کو پشاور کے غوریا خیل ارباب کہتے ہیں مہمند جو میدان پشاور علاقہ سرکار میں رہتی ہیں قریب بارہ ہزار گھر ہونگے اونکا راہ و رسم اور تعلق برمہمند کی ساتھ کچھ نہیں ملتا بدون اس کے کہ ہم قوم ہیں برمہمند کا حال زیادہ لکھنے کے لائق ہے انکو وغیرہ مہمند بھی کہتے ہیں یعنی مہمند پہاڑ کے رہنے والے انکی پہاڑی علاقہ کا بیان اسطرح ہو سکتا ہے کہ قوم اتمان خیل سے مغربی پہاڑ دریائی کابل تک اور اوسطرف دریائی کاشقار یعنے رود کونڑ کی شرقی کوہ کی قریب تک یہ سب پہاڑ برمہمند کی قبضہ میں ہیں بجز اون پہاڑونکی وہ میدان جو اون کے پہاڑ اور دریائی کابل کی پاس واقع ہے اور نیز بعضے پہاڑ جو دریائی کابل کی ملحق ہیں کنارہ جنوبی پر بھی اونکی ہی قبضہ میں ہیں جنوبی حصہ برمہمند کی ملک کا خیبر کے ساتھ شامل ہے اور اسی سبب سے یہ لوگ بعض وقت خیبریوں میں بھی شمار کیے جاتی ہیں انکی پہاڑ اکثر چھوٹی مگر پتھر دار اور بڑی سخت ہیں سوائی کوہ کابل کی مقر کہ جو دریائی کابل کے شمالی کنارہ پر واقع ہے درخت بہت تھوڑی ہیں اور برف صرف چند روز کیواسطے پڑتی ہے پہاڑ میں اکثر جگہ غیر آباد اور ویرانہ ہے جس میں مزری کا درخت خود رو پیدا ہوتا ہے موسم چار ماہ کیواسطے سرد ہے مگر گرما میں گرمی نہایت سخت ہوتی ہے اوس موسم کی باد سموم سے کبھی کبھی آدمی مرجاتی ہیں اور مسافرونکو اوس ہوا سے خوف ہوتا ہے کہتے ہیں کہ یہہ ہوا کوہ بارس سے نکلتی ہے جو دریائی کابل سے جنوب کیطرف ہے تعداد برمہمند کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہیں اور ایک مہمند ولف سے تیس ہزار آدمی کہتا تھا مگر اس ہر دو تعداد پر اعتبار کم ہے بعضی ہمسایہ یعنی غیر قوم کے لوگ اور ہندو کی بھی اس میں شامل ہونگی پہاڑ میں زیادہ شاخ موسیٰ زئی مہمند رہتی ہیں اونمیں شعبہ مبارک زئی قریہ مرجا خیل سے سخاوت خان مغل پورہ والا مشہور ہیں اور صاحب اقتدار اپنی قوم کا خان ہے ملک بڑی دو شاخیں بران خیل و عیسی خیل بیتہ میں ہی ہیں عثمان خیل بن سید امیر و تاج محمد ملک ہیں حکومت عجب طرح کی ہے خان اختیار بہت تھوڑا بجز لڑائی کیوقت کی مگر اوس کا اثر ملکان کی اوپر زیادہ ہے اور ملکان کا اختیار اپنی اپنی شاخ پر زیادہ ہے خان عداوت کرنے سے کچھ غرض نہیں رکھتا ملک لوگ بذریعہ جرگہ کے سب تنازعات فیصلہ کرتے ہیں خان مغل پورہ والا کو امیر کابل سے کچھ انعام ملتا ہے واسطے حفاظت راستہ کے اور نیز وہ محصول لیتا ہے کاروان اور مسافرون جو پشاور سے براستہ گنبد و تاترہ انجانہ کابل وغیرہ کو جاتی ہیں ان لوگون کی خوراک اور پوشاک باجوڑ کے لوگون سے موافق ہے مگر اونکی گھر اکثر چھپر اور جھونگی ہوتی ہیں جس میں صرف تابستان میں رہتے ہیں انگریزی گاؤ مغل پورہ اور کاہر اور گوشتہ ہے یہہ بڑی قصبہ میں انمیں کوئی واسطے سکونت کے کچھ نہیں یہہ پہاڑی مہمند اکثر کاشتکار میں مشغول ہیں اور بعض مویشی چرائی کیواسطے پہاڑون پر رہتے ہیں اور بعض چوری اور رہزنی کا پیشہ رکھتی ہیں موسم زمستان میں دیگر کامونکو معطل کر کے بوریا بادگش خیلی وغیرہ ازی سے بنا کر پشاور میں اکثر فروخت کیواسطے لاتے ہیں اور غلا بھی ملک کی پیدا وار برمہمند نمک لا کر فروخت کر کر اوس کی عوض میں

کپڑہ سفید اور موٹی ریشم کی پارچات اور لوگون کی دیگر ضرورت خرید کر کے اپنی وطن کو پہنچاتی ہیں برمہمند سے دو خیل سیاہ خیمہ یعنی کیژدی میں کوچی ہیں اور شہر رکھتے ہیں جو پہاڑ کے موسم میں اپنی مویشی کے گلہ لیکر دریائی نیلاب کے سر کی طرف ہزارستان کی نواح میں جاتی ہیں صرف یہہ دو خیل ہزور بانمیں سے کوچی ہیں فقط

قوم داؤدزئی

خلیل پشاور کے میدان میں دریائی کابل سے جنوب آباد ہے تخمیناً دس ہزار گھر اس قوم کی ہونگے جیسا کہ شجرہ نسب میں درج ہے اس قوم کے اوپر سے بھی تین شاخیں مگر اوس سے نیچے بہت فرع اون شاخون سے نکلتی ہیں روایت ہے کہ منڈ کے پہلا بیٹا داؤدزئی کا دو زوجہ رکھتا تھا زوجہ اول سے ممی دوسری زوجہ دو قوم یعنی سمیان منکو و بابو فرزند تھے جب منڈ کی مرگیا تو اوس کی میراث حسین کی ہاتھ آئی اس سبب سے منکو اور بابو نے ارادہ قتل اپنی بھائی حسین کا کر کے رات کو اوس کی خوابگاہ میں آئے اور چند شمشیر اوپر بستر حسین کی ماریں مگر چونکہ حسین اون کے غدر سے آگاہ ہوگیا تھا اور دوسری جگہ اوس رات کو سویا تھا اس وجہ سے محفوظ رہا نیچ جب ان ہر دو بھائی شقاوت شعار نے حسین کو زندہ پایا تو خوف اور شرمندگی سے وطن چھوڑ کے آخر انکی اولاد ہندوستان میں جا بسی اور بابو کی تیراہ کی نواح میں چند گھر متفرق رہتے ہیں اور حسین اپنی وطن میں مستقل ہوا

قوم خلیل زئی

چھ ہزار گھر او تخمیناً بارہ ہزار اسم جنگی ادمیون کی تعداد بیان کرتے ہیں یہہ بھی پشاور کے میدان میں رہتی ہیں انکا شجرہ نسب اگرچہ اوپر درج کیا گیا ہے مگر حال کی شاخون تک اطمینان قابل کرسی نامہ حاصل نہ ہو سکا اس قوم کی چند گھر شہر قندہار میں مع چند خانجات مہمند وغیرہ برادرانی رہتے ہیں اور وہاں اونکو صرف برادرانی لکھتے ہیں غالباً احمد شاہ ابدالی کی وقت سے وہاں جا کر آباد ہوئے ہیں شہر قندہار میں ایک محلہ برادرانی کا ہے اونمیں سے سرگروہ شہ وازی قوم کے گھر ہیں فقط

قوم چمکنی

شروع حال قوم غوریا خیل میں جس کی شاخ چمکنی ہے سب علیحدہ کی اس قوم کا باقی عنوان غوریا خیلون سے لکھا گیا ہے یہہ قوم متفرق جگہ پر رہتی ہے فی الحال انکا ایک گاؤں علاقہ پشاور میں ہے تمام سے آباد ہے اور باقی کل قوم چمکنی کوہ سفید میں علاقہ کرم سے آباد ہے اگرچہ کوہ سفید کے چمکنی بہت کم آتی ہیں مگر ایک ہوشیار شخص اس قوم کا کوہ سفید سے میری پاس آیا اوس کی زبانی شجرہ نسب قوم چمکنی کا اوپر درج ہو چکا ہے اوس کا بیان ہے کہ احمد شاہ ابدالی کی شمار کی وقت اس قوم کی بعوض ادمیونکی تعداد نو ہزار شمار میں آئی تھی اور فی زمانہ چھ ہزار اسلحہ بند آدمیونکی تعداد ہے مگر مولف کی نزدیک اس سے کچھ کم ہونگی اونکی علاقہ میں اکثر بارانی زمینات ہیں الا باعث سردی موسم اونمیں زراعت گندم اور جو و مکئی عمدہ قسم کی پیدا ہوتی ہے کپاس اور چاول نہیں ہوتی چاول علاقہ کرم سے اور کپڑہ کپاس کا تیراہ اور بنگش سے اور پشاور کیطرف سے آتا ہے عموماً ان کی پوشاک اپنے وطن میں اون سفید کی ہی ہے قوم آفریدی ان سے گوسفند خرید کر لیجاتی ہیں اور شہد اور روغن زرد بھی فروخت کے واسطے بنگش اور کرم کو لاتی ہیں اونکی بدلے میں نمک اور پارچہ اور کبھی غلہ خرید لیجاتی ہیں ملکان کا اختیار قوم پر بہت ہے فی الحال شاخ ارہ خیل میں سمیان آدین اور اکبر ملک ہیں اور شاخ خانی خیل میں عمر خان اور مست خان مبارک خیل اور فتح خان بلا جور اور شاخ خوجہ خیل میں محمد تورین اور میر ماش وزیر خیل اللہ خان میرزا خیل ملک اور صاحب اختیار اپنی اپنی قوم کے ہیں گرچہ ملکان کیواسطے کچھ حاصل آمدنی یا محصول مقرر نہیں تنازعات باہمی قوم اکثر معرفت سفید ریشان و یہہ بطور جرگہ اور ملک کے فیصلہ ہوتی ہیں یہہ لوگ آپس میں فساد کم رکھتے ہیں اور باہر کی پرخاش بھی منظور نہیں ہے مگر قوم منگل سے کچھ عداوت ہوتی جاتی ہے یہ قوم زمیندار ہے مگر چونکہ زمینات بیگ اور قابل گذارہ سب کی نہیں ہیں اس واسطے خوشی داری خصوص رمہ گوسفندان و بکری زیادہ رکھتے ہیں اگرچہ عقیدہ مذہبی اونکا بطریق اہل سنت جماعت ہی الا مذہب کی اصول سے کم واقف اور اکثر ذی علم جاہل ہیں نقد ناکہ دختران باخذ ارتقدم دیتے ہیں تعداد اس زر معاوضہ کی عموماً اللہ لیکر سے سو روپیہ تک ہوتی ہے فقط ذکر

ذکر قوم زیرانی کا

غوریا کے چوتھے پسر کا نام زیران تھا اوسکی نسل کو زیرانی کہتے ہین افسوس کہ باوجود کوشش قوم زیرانی کی شاخ کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تھوڑے اور متفرق اور زنگہ ہار وغیرہ مین شامل تاجیک رہتے ہین اور اکثر لوگ جنکو خبر نہین اونکو تاجیک کہتے ہین جیساکہ اخوند درویزہ بابا بھی اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ زیرانی اپنے دیگر بھائی غوریا خیلون سے علحدہ ہوکر مسلک ننگرہار تاجیک مین رہتے ہین

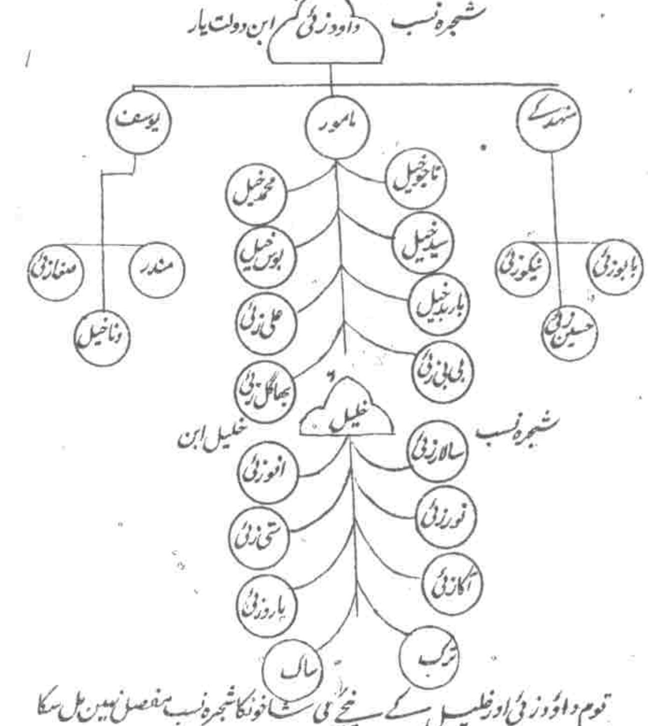
ذکر ملاگوری قوم کا

اس قوم کی چار شاخین ہین ایک پہلا خیل دوسرے تاج خیل تیسرے احمد خیل چوتھے دولت خیل انکی قومیت کے نسب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ مورث اعلی انکا بطور وصلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا اور دوسری روایت ہے کہ اصل مین اس قوم کا مورث اعلی بھی مہمند کی قوم سے تھا ایک روز چند کس مہمند کی راہزنی کیواسطے گئے اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنے اخوند جو اونکے ہمراہ تھا وہ الگ کھڑا ہوکر دیکھنے لگا تو ساتون مین سے ایک شخص نے بزبان پشتو کہا کہ ملا گوری یعنے اخوند دیکتا ہے اوس روز سے اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا اگرچہ اس روایت کی صحت مین شک ہوتا ہم فی الحال یہ لوگ بہ سبب ہمسایگی مہمندون کے خانہ مخلوط اور ہم عمر یہ قوم اکثر درہ تاتیرہ مین رہتے ہین اور رہزنی اور زمینداری کا پیشہ رکھتے ہین کل تعداد اون کی پانسو آدمی بتلاتے ہین + +

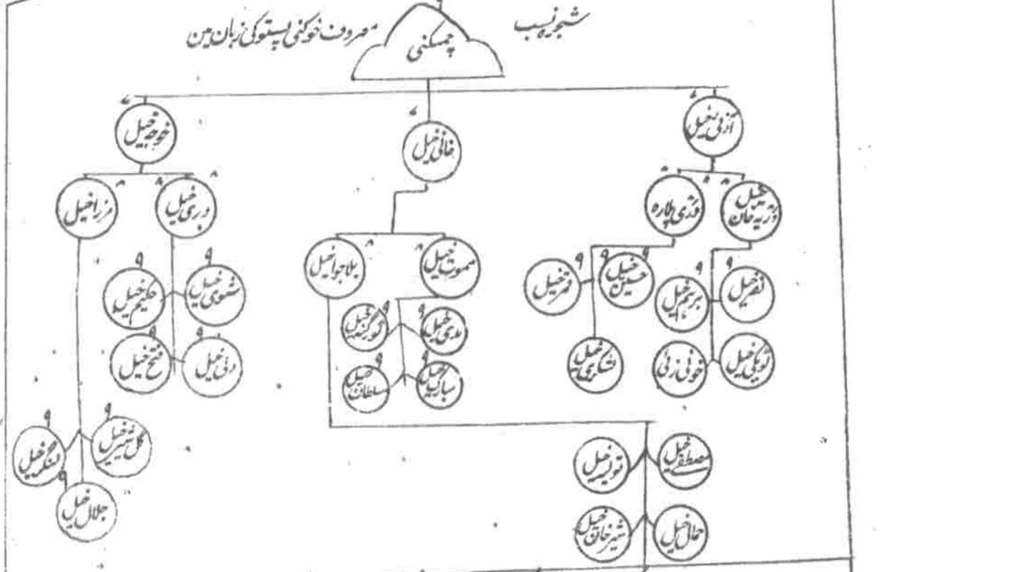
ذکر اولاد زمند پسر دویم خرشبون ابن سربن

واضح ہو کہ قوم خمند ابتدا مین نواح قندہار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تھے آٹھوین اور نوین صدی ہجری کے بیچ علاقہ پشین جسکو شنگ بھی کہتے ہین اس قوم کے قبضہ مین تھا قوم ترین نے اور کاکر علاقہ پشین ان سے لیلیا ور زمند جسکے بڑی شاخ خویشگی تھی اکثر پشین کی رہی سہی تنگ آکر مجبور اوس ملک کو چھوڑکر زمند ملتان مین جا آباد ہوے اور شاخ خویشکی غزنین ہوکر کابل کے راستہ درہ غوربند مین آباد ہوے جہان فی الحال بھی کچھ زمند اور خویشگی اور بعضے تیاہ مین غوربند کی علاقہ مین باد ام پیدا ہوتے ہین اور خوب سرسبز ملک ہے اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نے ملک کابل پر قبضہ کیا چند عرصہ کے بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خویشکی اور بعض دیگر زمند جنہون نے اپنا گذارہ غوربند وغیرہ مین تنگ دیکھا اپنے پیر کے اشارہ سے ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہے کہ اوس پیر نے اس قوم کو ایک سمار یعنے میخ آہنی دی اور کہا کہ جس جگہہ یہ سمار مین گاڑو وہی تمہارا وطن ہوگا اکثر خویشگی اور بار دیگر زمند خانہ کوچ کابل سے پشاور کے راستہ ہندوستان کو روانہ ہوے مسمی سلیم خان خمند اوسوقت اس قوم کا سردار تھا جس جگہہ اب شہر قصور ہے لاہور سے شرق پہونچکر وہان استقامت کرکے اس قوم کے مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان خمند بابر بادشاہ اور سلطان ابراہیم کے باہم بمقام پانی پت واقع ہوی ــ روایت ہے کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر بادشاہ کیطرف سے مارے گئے اس وجہ سے بابر بادشاہ اور ہمایون اوسپر بہت مہربانی کرتا تھا اور جب خویشگی اور زمند قصور مین قرار گزین ہوئے تو مسمی سیرہ نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خشکی طرف سے اکر غارت اور تاراج کرلیجاتا تھا اس دست برد کی انسداد کیواسطے بیک زئی اور حسین زئی اور عارف زئی شاہن زئی اور گرلانی اور سلیمان خیل لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو بہرکلی کہتے اور بڑا پنڈ گانو کہتے ہین آباد ہوے اسی راستہ سیرہ حملہ کیا کرتا تھا ایکی سد راہ اور مقابلہ سے محفوظ ہوی اور غزہر زئی اور جنبوزئی اور ابراہیم زئی کیطرف مشرق جسکو لرکلی کہتی ہین اقامت پذیر ہوئے اور باقی زمند جسکو مطلق خمند کہتی ہین طرف شمال آباد ہوی بعد اوسکے ابراہیم زئی کیباعث دشمنی قوم جنبوزئی

یہان سے اوٹھکر قصبہ خورجا مین چلے گئے اور اسیطرح اکثر سلیمان خیل بھی زیجوزئی اور حسین زئی کو مقابلہ سے عاجز آکر قصبہ ٹانڈہ مین جا رہے اور کچھ قصور مین باقی ہین اور بیک زئی کچھہ سرور اور مین خانگی خصومت کی سبب جاکر آباد ہوئی فی زمانہ اس قوم کی زیادہ تعداد افغانستان مین نہین رہی اور اسی سبب سے افغانستان مین اس قوم کی زیادہ بود و باش نہین اور اکثر لوگ اس قوم کا نام بھی نہین جانتے ہین زمند یا جمند کی چند گھر علاقہ پشین مین اور قندہار وغیرہ نواح مین علو بانہ باقی ہین اور شاخ خویشگی کا ایک گروہ درہ غوربند مین رہتا ہے اور ایک گانو علاقہ ہشتنگر مین ضلع پشاور موسومہ خویشگی آباد ہے جسکو شجاعت خان مسمی نے آباد کیا تھا اور چند گھر دربار کابل کی شمال متصل علاقہ کوہی مہمند اور درہ خیبر کے بیچ خویشگی ہین اور قصور ضلع لاہور مین خویشگی افغان آباد مین جنکو وہانکے لوگ صرف قصوری پٹھان کہتے ہین فقط شاخ محمد زئی یا ہمن زئی قوم زمند یا جمند ساکنان افغانستان مین سے شاخ محمد زئی زیادہ آبادی مین ہین یہ قوم شاخ باقی نسل جمند کی اخراج سے پہلے قوم یوسف زئی کے شامل نواح ارغسان سے نکل ہوئے اور بچوجہ یوسف زئی کے ہمراہ جیساکہ یوسف زئی کے حال مین لکھا گیا حادثات کابل وغیرہ مین متفق رہے جب یوسف زیون کے ساتھ ننگرہار مین پہونچے تو وہان ایک حقیقت تنازعہ یوسف زئی اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوی جسمین یوسف زئی کامیاب تو ہوی مگر وہان رہ نہ سکی اور محمد زئی لوگ چند عرصہ ننگرہار مین رہے جب ملک احمد نے واسطے طلب کیا اور محمد زئی اس وعدہ پر شامل ہوئے کہ علاقہ ہشتنگر ہم دینگے چنانچہ بعد فتح کے ملک ہشتنگر مین کا محمد زیونکو ملا اور ابتک اونکی قبضہ مین ہے اور اونکی چوبیس گانو ہشتنگر مین چارسدہ تنگی تو شیر ہر ایک وغیرہ مین دستور اور رواج اور خوراک اور پوشاک انکی اکثر مطابق یوسف زئی لوگونکی ہے کل تعداد اونکی آٹھہ ہزار گو بتلاتی ہین لیکن اب کہ انمین کچھ قوم گو بھی شامل ہون گے



قوم داؤد زئی اور خلیل کے نیچے کی شاخونکا شجرہ نسب مفصل نہین مل سکا



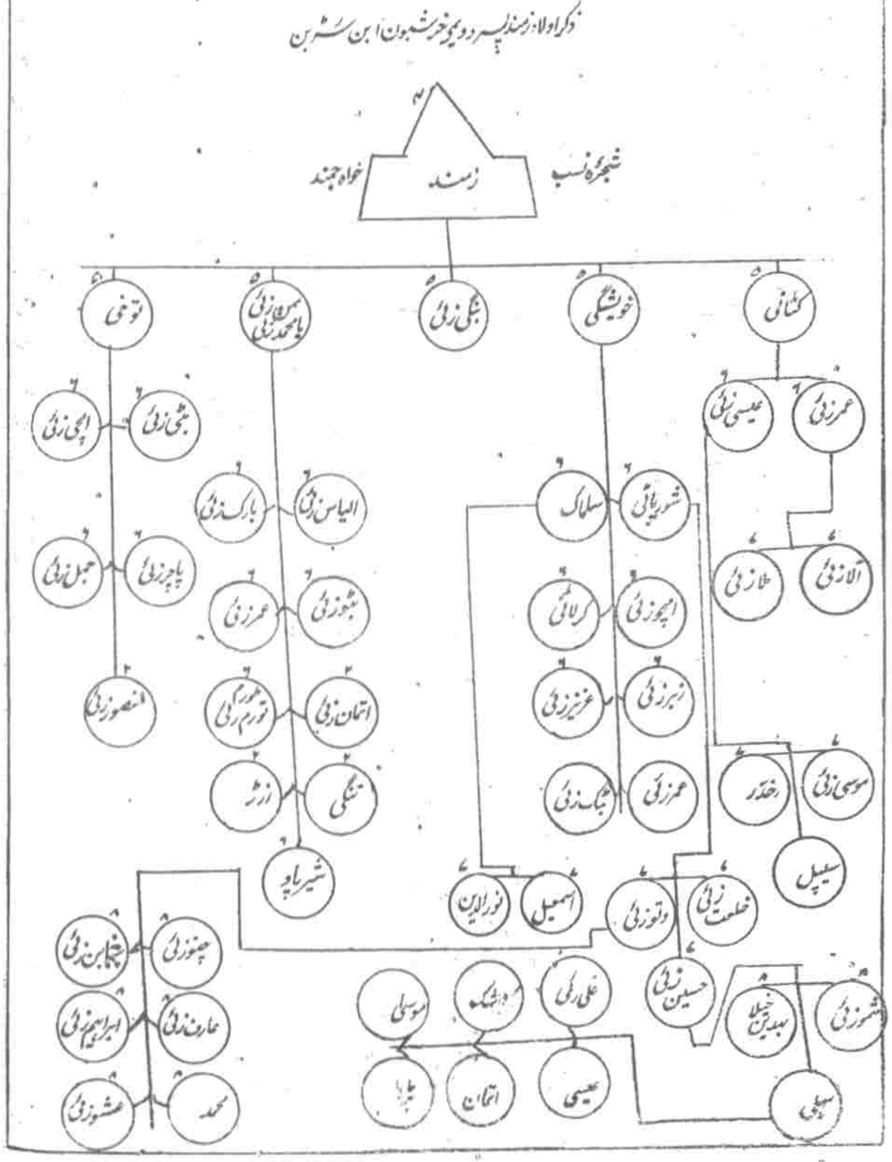
ذکر حال قوم کانسی پسر سوم خرشبون ابن سربن کا

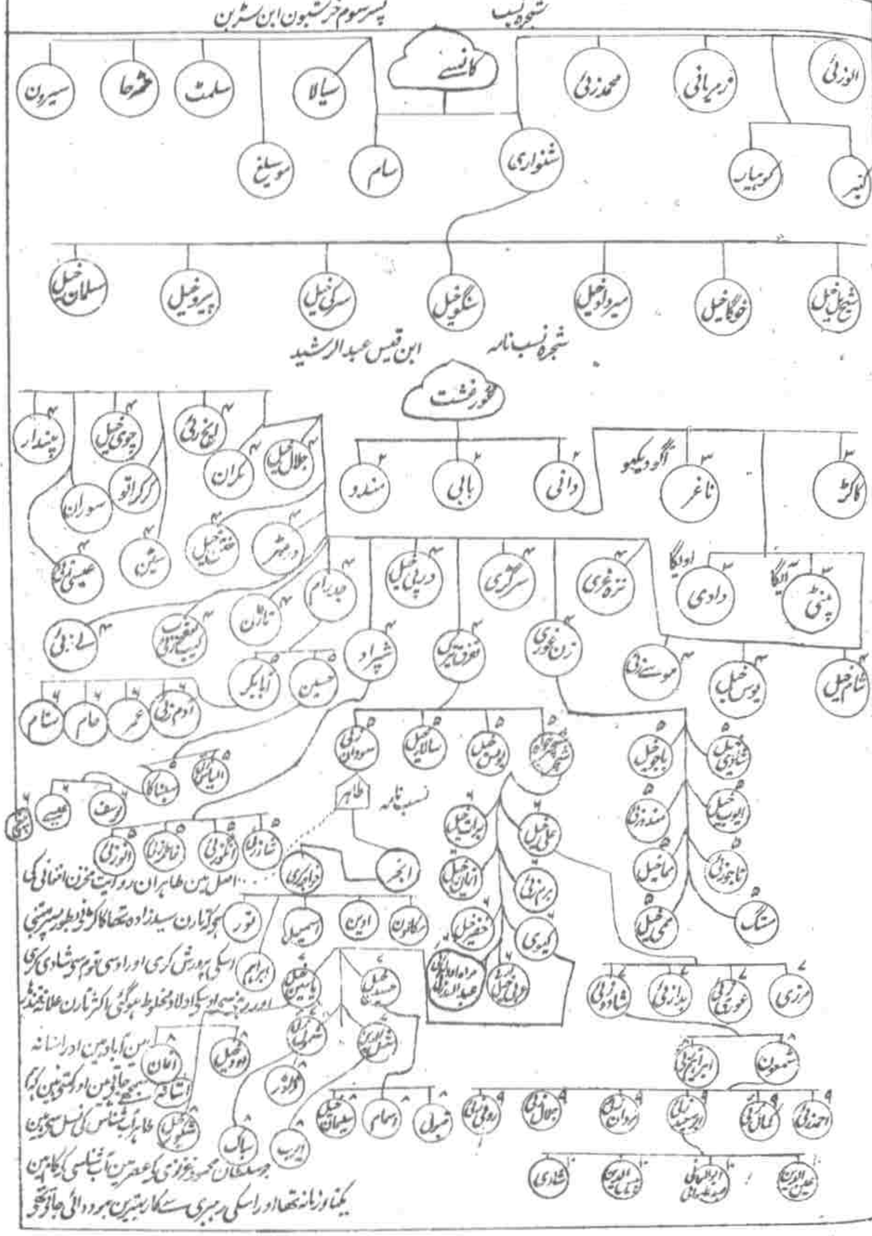
کانسی کی قوم سی سولے شاخ شنواری جو نواح ننگرہار مین رہتے ہین باقی شاخون کا کچھ صحیح حال نہین ملتا اور شنواریون کا بھی بہت تھوڑا حال مل سکا اس قوم کا آدمی سے باوجود تلاش مولف کی ملاقات نہین ہو سکی مگر دیگر نقشہ اشخاص سکناے افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کانسی کا کسی خاص مقام پر نہین ہے متفرق جگہہ کوئی کوئی گھر اس قوم کا آبادی اور ہندوستان مین اور علاقہ دکھن مین سنا جاتا ہے کہ اس قوم کے لوگ کچھہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سواے شاخ شنواری کی باقی قوم کانسی قریب بالوپ ہوے کے ہے شنواری بباعث آبادی نواح درہ خیبر کے خیبری بھی کہلاتے ہین خیبری سواے ہر مہمند کی افریدی اور کرمی شنواری تین قوم ہین ہین ان تینون مین شنواری زیادہ نیک چلن مشہور ہین مگر تاہم لوٹ اور حرام خوری سے کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہین مگر شنواریان باجوڑ اور درہ بیگل علاقہ کونر وغیرہ بھی اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کو لوگ وادی اور نشیب مین واسطہ سکونت کو بھی مشقت کرتے ہین گرمی کی برداشت بہت کم کر سکتے میوہ جات و دیگر ہین پیشہ قوم کا زمینداری اکثر اور نواح ننگرہار مین شنواری انار و بادام وغیرہ میوہ جات و دیگر اشیا کا بیوپار بھی کرتے ہین فی الحال قوم شنواری کی کل شاخون کی نام سے شنواری سانہ پیتو مشہور ہین جنمین شیخ مل خیل ہین ملک اکرام اور آدم خان سرگروہ ہین قریب کل ہر مرد کے پاس تلوار اور ہین ثلث کے پاس بندوق ہین بندوق کا نشانہ اچھا مارتے ہین مگر سواے تیار سیدانی کسی کام کے نہین شنواری ملک سے ہزار نا مشہور ہین شنواری کی قوم سی شاخ سنگو خیل تعداد تخمینا تین ہزار مردمان اسلحہ بند بیان کرتے ہین مشہور راہزن اور سارق ہین سنگو خیل قوم جو کیانی سے ملحق الحدود کوہ سفید متفرق حصص مین آباد ہے جنگجوئی اور دلاوری انکی ضرب المثل ہے بیستعد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ آتشبار اور تلوار کے سواے تیر مارتے ہین وہ لوگ مشہور عام ہین کسی ہین کراون کے ہاتھہ سے تیر لگا ہوا کچھہ باقی نہین چھوڑتا ہے

ذکر شاخ کاکہ کادانی ابن غرغشت کے

چار بیٹون سے کاکڑ بڑا بیٹا تھا جس کی بیشمار اولاد ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہے کاکڑ شمالی وہ حد ہی جو ملک غلزئی کی جنوبی حد ہے اور شمال مائل غرب علاقہ ارغسان ہے اور نیز وہ حصہ ژوبر کا جو قوم اچکزئی درانی کے قبضے مین ہے مغرب اور جنوب کیطرف بلوچستان کی حد اور کچھہ شین ترین کا علاقہ بھی اور کوہ سلیمان کی شاخ بھی تمام کاکڑ ملک قریب ایک صد میل ہر طرف سے چورس ہوگا تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑون سے بھرا کٹھرا ہوا ہے جس مین سے ایک اونچا پہاڑ شمال جنوب کو لانبا چلا گیا ہے اس پہاڑ کے مغربی طرف اگر آدمی شمال سے آوے تو پہلے جگہہ جہان پہونچتا ہے شیوبا واغ ہے جو ایک اونچا سر دغیر آباد میدان خالی چرائی مویشی کے لائق ہے مگر اب کچھہ آباد ہے آبادی ہوتی جاتی ہے اور جب کاکڑ کے علاقہ توبہ کیطرف اور جنوب کو آدمی آوے تو وہ اونچا میدان ختم ہو جاتا ہے مگر اوس کے مغرب رو بہت وادی پہاڑ کے بیچ نشیب مین ہین جنمین سے تورہ مرغہ برشور ترین تو گی بہ زیادہ تر مشہور ہین ان جملہ وادیون کے وہان مغرب کی طرف ہین تو وادی پرشور زیادہ خوبی کے لائق ہے اس کے شروع چشمہ لوہرہ کے پاس سے ہے اوسی نالہ کے کنارون تک یہ وادی علاقہ پشین تک جاتی ہے اس کے شروع شمال حد توبہ کا علاقہ ہے اور جنوب کیطرف ایک سخت پہاڑی اس وادی کا اوپر والا حصہ تنگ اور جنگل سے بھی بھرا ہوا ہے مگر نیچے والا حصہ آباد ہے اور زرخیز ہے جو کچھہ پیداوار نباتات خراسان مین ہوتی ہے وہ اس علاقہ مین بھی پیدا ہوتی ہے اگر اس کے بیچ دوسری قوم آباد ہوتی تو یہ وادی بھی ملک پشین کا ایک حصہ تصور کیا جاتا کیونکہ بیچ مین کوئی حد فاصل نہین ہے اس علاقہ مین قوم ترین غرغزی اور سید نسل کاکڑ کی شاخین زیادہ تر آباد ہین او قلیل ناغر ونکی بھی آباد ہین بہتہ کی وادی کا وہان علاقہ شال مین پہونچتا ہے اور اوسکا سر کویل جس کے متصل سے شروع ہوتا ہے اس جگہہ سے ایک بڑی سخت چڑھائی چڑھکر ایک راستہ وادی ژرولہ کو جاتا ہے شال کی علاقہ مین بھی قوم کاکڑ کی ایک شاخ آباد ہے احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نے نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمت گذاری کے دیا تھا فی الحال اگرچہ براے نام بلوچستان کے تعلق ہے مگر بباعث ضعف ریاست کے بلوچستان کے لوگ خود سر سمجھے جاتے علاقہ وہ انکی چھوٹی چھوٹی علاقہ جات مغربی حصہ ملک کاکڑ کے بیچ بہت ہین گولہ صحرا کوتہ تودہ وغیرہ کنچوغی ایک تنگ وادی ہے کند کے پہاڑ کے مغرب کیطرف اور اوسکی زمین عمدہ اور اکثر جگہہ خوب آباد ہے بہار کے موسم مین تمام وادی اور پہاڑ ملحقہ سرسبز اور پھولون سے گلزار معلوم ہوتا ہے وادی کنچوغی بھی اوپر سے تنگ ہے مگر تدریجا فراخ ہوتی جاتی ہے اور تخمینا تیس میل تک طویل ہوگا جنوب مائل غرب کو اس وادی کا وہ حصہ جو چوڑا ہے کنچوغی کہلاتا ہے اوس کے بیچ چند دیہات بھی ہین جنمین چالیس پچاس گھر کی آبادی ہوتی ہے اونکی نواح مین آبادی اچھی ہے مگر اکثر جگہہ گلہ بان اپنی بھیڑ بکری کی رمہ چراتی ہوئی دیکھائی دیتے ہین تمام سکناے اس علاقہ کے ایک شاخ قوم سنیہ نسل کاکڑ سے ہین اس علاقہ کا خان اور بستی ہین رہتا ہے علاقہ بوری ایک وسیع اور طویل میدان آباد ہے اور زرخیزی بوری کو بعضے لوگ میدان کے برابر آبادی اور وسعت مین بیان کرتے ہین معلوم کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہین مگر یہ سچ ہے کہ یہ علاقہ آباد ہے اور سرسبز ہے اور یہان کی لوگ سب کاشتکاری کا پیشہ رکھتے ہین ایک اچھی ندی بوری کے بیچ جاری ہے طرف جنوب مائل بمغرب کو اور سواے اوسکی چھوٹی پہاڑی نالی بھی بہتی ہین زمینات سیراب ہوتی ہین اور چند کاریزون سے بھی آب پاشی کرتے ہین پیداوار بہت عمدہ ہوتی ہین یورپ کے بعضی میوہ بھی اسمین ملتے ہین مگر شفتالو نہین ہوتا اور لوگ گاؤن مین کوٹھونکی اندر رہتے ہین ملک بوری مین بارہ علیحدہ شاخ آباد ہین اور یہ تمام شاخین قوم سنجرہ خواہ سواران ابن تفرن سنیرہ کاکڑ کی نسل سے ایک حصہ مین خصوصا زیادہ تر قوم غرفی خیل یہان رہتے ہین ان ہر ایک شاخ کی چند گاؤن اپنے آباد ہین جو نہر علیحدہ علیحدہ سروبہ کی ہین اگرچہ کاکڑ کی پہاڑی ملک مین اور بھی علاقہ جات تو اس قوم سے ملو ہین مگر بخوف طوالت اونکا ذکر کیا گیا فقط شجرہ نسب

ذکر اولاد زمند پسر دویم خرشبون ابن سڑبن





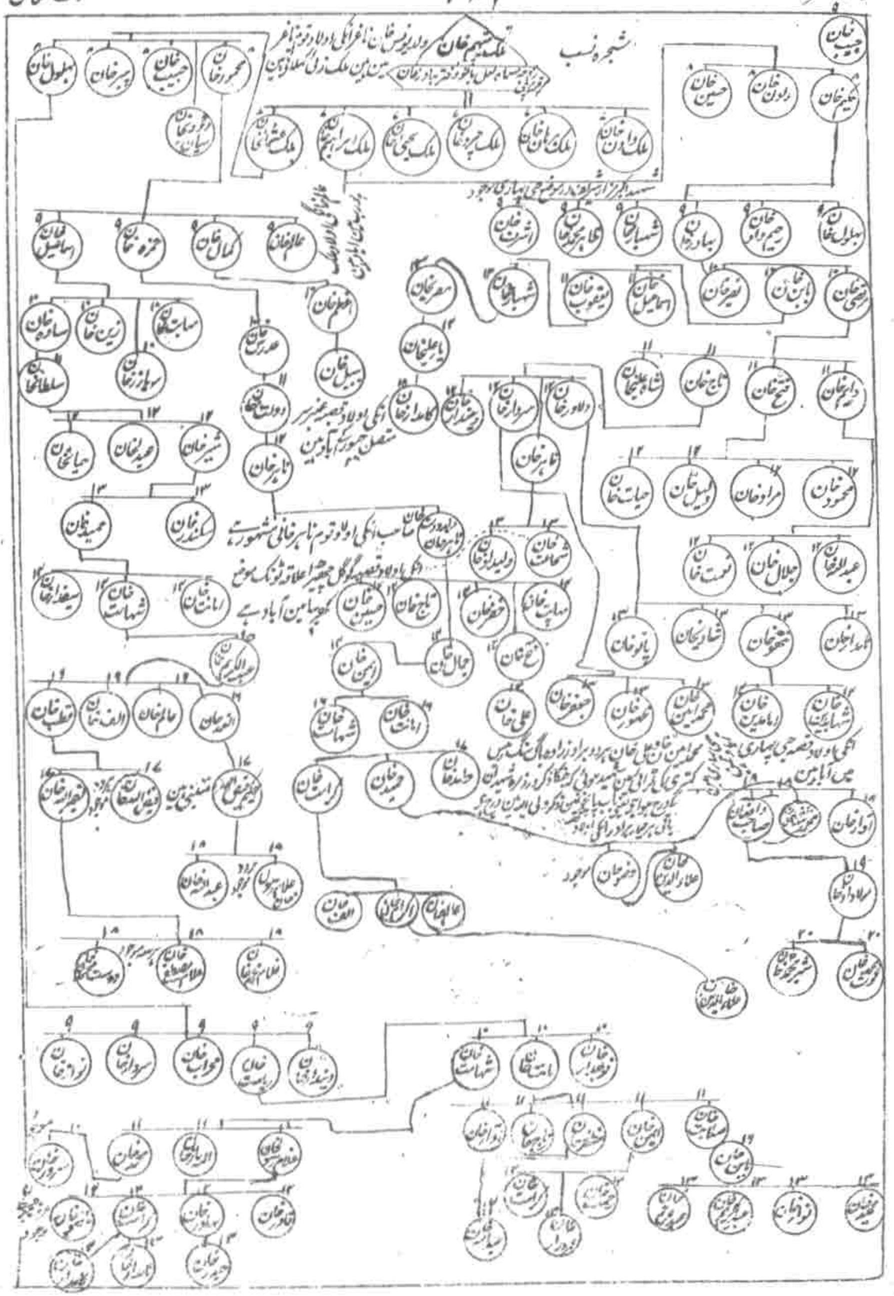
دستور اور رواج

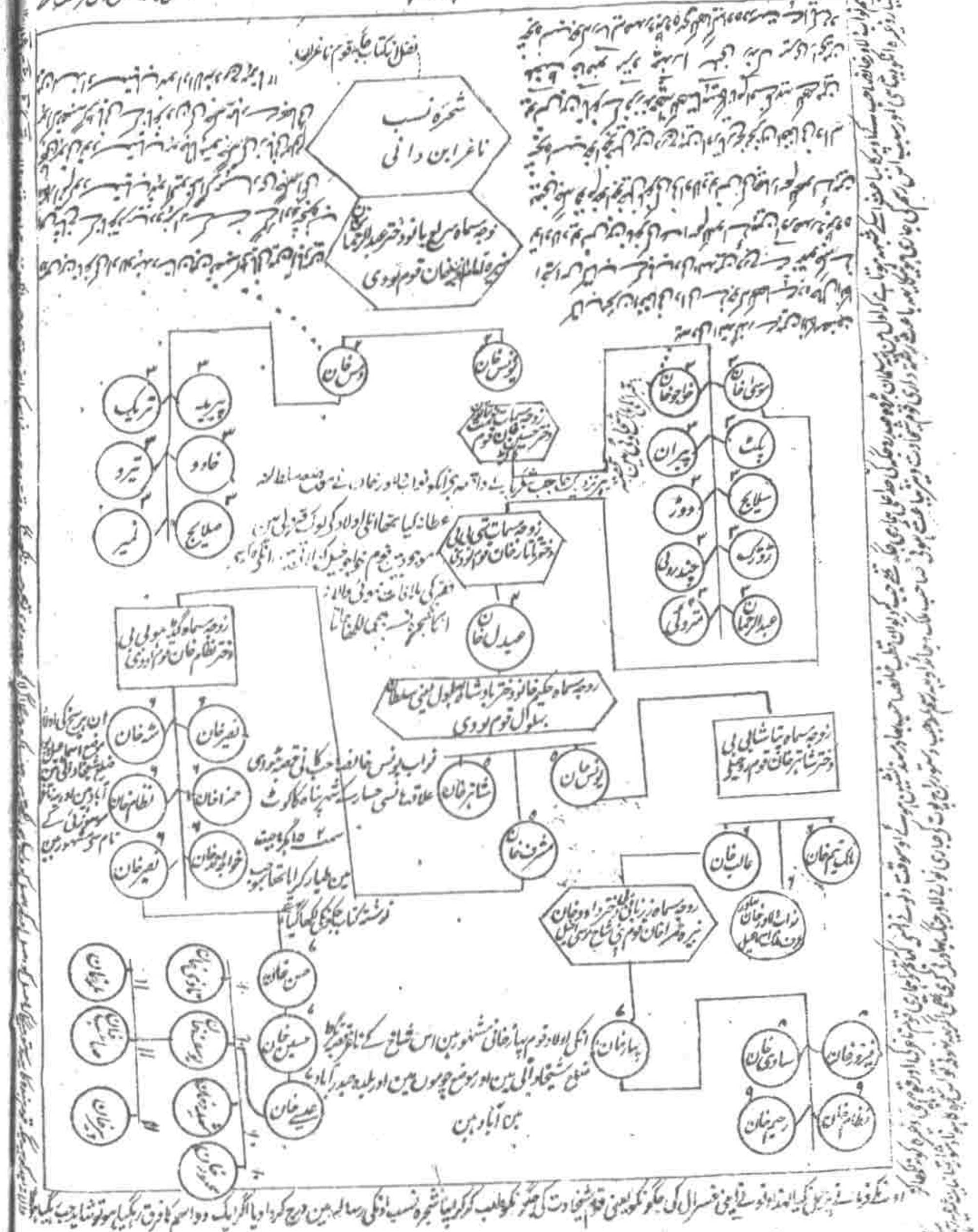
قسمی بڑی قوم ہین جیسے کہ کاکڑ ہے ایک سے دستور اور رواج نہین ہوتا خصوصاً کاکڑ کی قوم اوپر سے جیساکہ شجرۂ نسب مین دیکھو گے جبکہ شاخون سے کم مین تقسیم نہین ہے اور پھر ان شاخون سے کئی چھوٹی شاخین نہین تقسیم ہوکر دور دراز ملک مین پھیل گئی ہین اسی سبب سے اونکی راہ ورسم اور پیشہ کچھ مختلف ہوگئی ہین اور اس قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہین ہے جو کاکڑ کی شاخ علاقہ ژوب مین رہتی ہے اونکا رواج اور دستور اپنے ہمسایہ قوم ترین سے ملتا ہے اور ربانی جو مغربی کاکڑ ہین اونکی پوشاک اور دستور جک زائی اور آقی سے کچھ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہون وہ گاؤن کا ملک باتفاق سفید ریشان ویا اکثر صلح یا تجویز سے فیصلہ ہوتا ہے مگر مشرقی کاکڑون مین قدرہ زیادہ بے انتظامی ہے بوری کے رہنے والی عربی خیل اکثر آپس مین لڑتے ہین اگرچہ بعضے اوقات منصف اور سفید ریش رفع تنازعہ مین کوشش کرتے ہین مگر عموماً تلوار سے فیصلہ ہوتا ہے اور اتمان خیل اور دمڑ کی باہم بھی اکثر دشمنی رہتی ہے

پیشہ

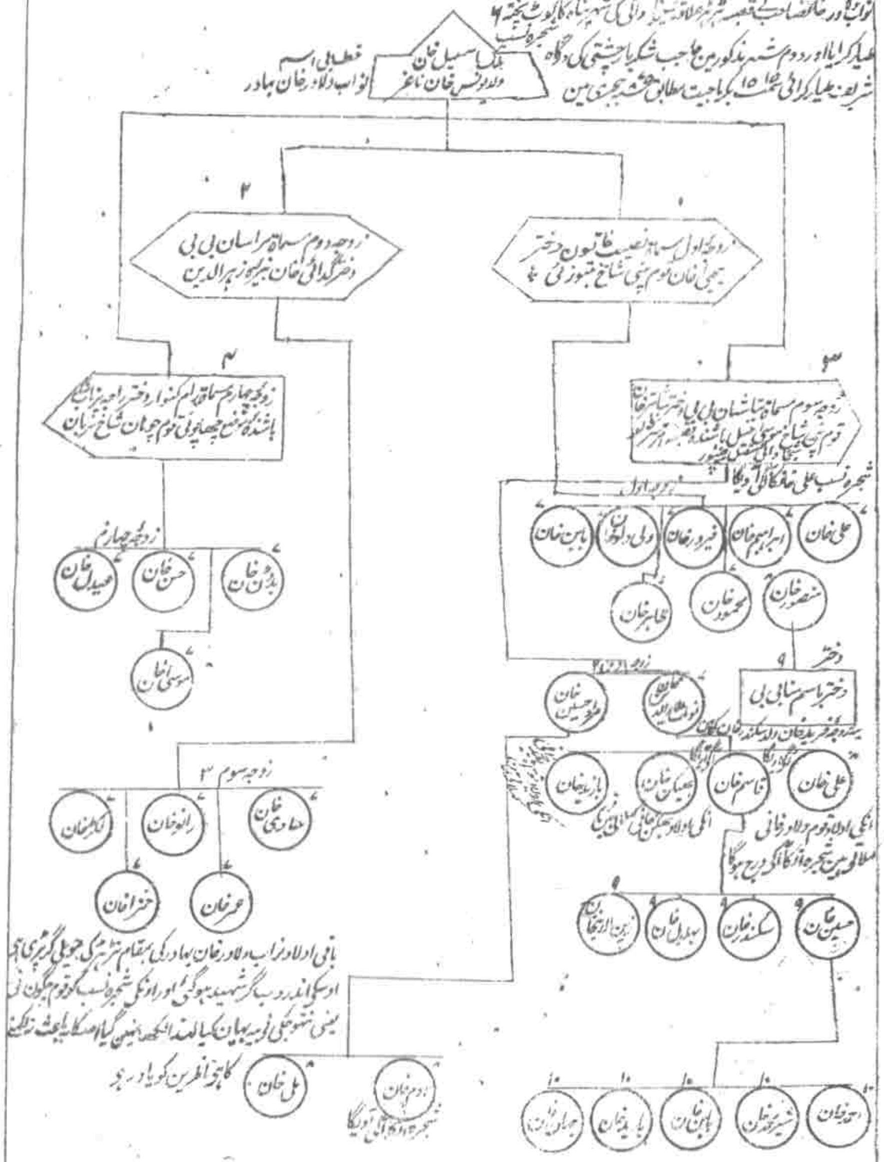
کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام مین مشغول ہے زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس متنازع قوم کی گذارہ کیواسطے کافی نہین ہے اسواسطے گلہ بانی کی تعداد بھی قریب نصف کے ہوگی اپنی پیشہ مین محنتی اور جورکش ہین پہاڑون مین سیاہ خیمہ یعنی کیشدی چرواہون کی اور رہ بیچاریون کی بہت نظر آتی ہین اکثر اپنی قوم کی بمضبوط پہاڑون مین چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہ شامل ہوکر چرائی کا گذارہ کرتے ہین بعضے اوقات بباعث کمی گھاس علاقہ خود یہ لوگ ایک بڑا کمپو جمع ہوکر جسمین چالیس سے سو تک کیشدی ہوتے ہین واسطے چرائی مویشی دوسرے قوم کے ملک مین جاتے ہین شرق والے کاکڑ زیادہ تر بھیڑ بکری اور بیل بھی مگر مغرب والون مین شتر بھی رکھنے کا دستور ہے دستکاری کا کام کاکڑ بہت تھوڑا کرتے ہین مگر تجارت سے عار نہین کرتے الا اپنے ملک سے باہر کم نکلتے ہین بھیڑی رونگی زیادہ قندہار کی طرف انکے ملک سے جاتی ہے اور کچھ شرق کے جانب بھی آتی ہے کوسی اور عدبار جات کے واسطے یہ لوگ خود اون سے بناتے ہین اور بعض کاکڑ خصوص کوئٹہ اور جنوبی طرف رہنے والے غارت گری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بھی کیا کرتے ہین اس قوم کے لوگ بھنگ واسطے تجارت کے ہرات کے پہاڑون سے بہت لاتے ہین۔ یہ قوم سادہ لوح علم کا شوق مطلق نہیں مگر قران شریف بعضے لوگ پڑھتے ہین ملا کتابعد ارنگر اونکو گھر سے خیرات وغیرہ کم دیتے ہین مکار اور تعویز نویس اخوند اور پیرون کے معتقد ہوتے ہین گرچہ اونکی تربیت مین علم نہین ہے مگر تاہم دروغ گوئی کم ہے مغربی کاکڑ صلح پسند اور آشتی خواہ ہین اونمین سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ مال جبر کم ہی مشرقی اور جنوبی اس معاملہ مین اونسے کچھ مخالف عادت رکھتی ہین تاہم نظر کل حالات اس قوم کی یہ بات لکھی جاسکتی ہے کہ عام چلن اس قوم کا کچھ زیادہ خراب نہین ہے عورات مشہور نہین ہوتی ہین اور قریب شام خصوص چاندنی کی راتون مین بعد فراغت طعام شبینہ مرد عورات علیحدہ گھرون مین بیٹھ کر اپنی وطن کے طرز پر گاتی بجاتی ہین اور خوش طبع مخلوق مذہب کاکڑونکا جملے سے مسلمان ہین مگر اپنے فرائض سے کم واقف اور سوائے عمر رسیدہ آدمیون کی نماز پڑھتے ہین خیال نہین مگر اتنی ہائے تعصب فضول نہین رکھتی خانگی فساد کاکڑونکی بیچ بہت کم ہے گو عربی خیل کے بعضی شاخین آپسمین کچھ فساد رکھتی ہین اور اتمان خیل اور دمڑ بھی بکربار جودے کبھا فساد گو ندی اور خبث سے خالی نہین ہین دشمن بیرونی کاکڑونکی قوم کا موروثی دشمن بلوچ ہین ہمیشہ اونکے آپسمین تاخت اور کشت خون رہتی ہین اور ایک دوسرے کے نام کے بھی دشمن ہین اگرچہ بہت عرصہ ہوا لشکر کشی ایکدوسرے کی ملک پر نہین کرتے مگر ہر ایک فریق غنیم کے نقصان رسانی کیواسطے گھات مین رہتا ہے زیادہ مشہور لڑائی ہوا باہم سنیہ کاکڑ اور بلوچون کو طاؤس خان کاکڑ کے وقت مین ہوئی قریب سو برس کا عرصہ ہوا ہوگا اور حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہے کہ کاکڑونکی تاخت سے بلوچون نے غصہ کیا چھ ہزار بلوچون کا لشکر زیر حکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال مین واسطے یورش کی جمع ہوا کاکڑ اونکی سامان خوف کھا کر مقام دوزخ یا دوزنگ جاکر پناہ گزین ہوئی یہ جگہ ایک پتھر دار میدان ہے اور پہاڑونکی جو وادی ژوب کی غربی طرف ہین اس موقع کی چیزیاں بہت دشوار گذار ہے اور اکثر افرا

کٹری پہاڑ ہین جو گذرگاہ نہین رکھتے بلوچون ذیشان کیطرف سے اس موقع پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجھکر وادی پہنہ کی جانب سے جاکر بعد عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کے اوپر چڑھی جہانسے آسان راستہ دوزخ خواہ دورک قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تھا طاؤس خان جو اون کاکڑون کا سرگروہ تھا اوسنے غنیم کو آنے دیا جب تک سب سے آخری سخت چیزیاں تک پہونچی یہان بلوچون پر کاکڑون نے زیر حکم طاؤس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی نسبت بلوچ ہمراہ فاضل خان اون کے افسر کے مارے گئے تب سے کوئی نمایان حملہ بلوچون نے کاکڑون کے ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سے بھی کاکڑون کی کچھ دشمنی تھی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کیوقت شاخ سنیہ کاکڑ کی بے اتفاقی کے سبب سے ترینون نے اپنے حملون سے پوغانی کاکڑون کو مجبور اور تنگ کر دیا تھا تب رئیس کس کا جو اپنی قوم کے بے اتفاقی سے لاچار تھا احمد شاہ ابدالی کے پاس دادخواہ گیا جب بادشاہ توبہ مین شکار کرتا تھا اور اس رئیس نے بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکھکر فریاد کری اور بادشاہ نے اونکی عرض سنکر اسطرح دادرسائی کری کہ ایک دستہ اپنی فوج کا واسطے دبانے ترینون کے ملک مین بھیجدیا اور قوم سنیہ کاکڑ کے نام ایک رقعہ یعنی فرمان جاری کیا کہ ایک اپنی خانگی اطاعت اور تعمیل احکام کرو جب یہ سب قوم سنیہ کا باہم متفق ہوگئے جس سبب سے ترین جرات نہ کر سکے فی الحال کچھ زیادہ پرخاش ترینون سے نہین معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسایہ سے بھی کچھ سخت بدی نہین ہے مگر قوم وزیری اور کاکڑ کے باہم کبھی کبھی تاخت اور لڑائی ہوتی ہے وزیری غارتگری کیواسطے تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیساکہ عرصہ ۲۰ سال کا ہوا تین سو سوار اور پیدل وزیرون نے ژوب کے مشرقی اور جنوبی پہاڑون مین کاکڑون کے رمی بوٹے لینے کیواسطے حملہ کیا اٹھارہ وزیری مارے گئے اور پچاس کام آئے وزیرون کے مرد بھی وہان چھوٹ گئے شمار قوم کاکڑونکا تعداد مین مختلف روایات ہین بعضے بارہ لاکھ اور بعضے اٹھارہ لاکھ کوئی نو لاکھ بیان کرتا ہے ایسے اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کے ساتھ تعداد لگنے دشوار ہے تاہم غالباً کاکڑ کی تعداد مین ذی روح پانچ لاکھ سے کم نہین ہونگے اس قوم کے مرد گرچہ سادہ لوحی کے سبب فن سپاہ گری نہین جانتے مگر سیدھا لڑتے ہین اچھے سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین تھی دار بنے نوکری دار کے لائق ابھی چلے اور دور تک ہوتے اور اکثر دو پایہ رکھتی ہین اور بعضے آدمی اچھے ثابت ہوئے ہین بسبب تعداد آشنی جس قابل اسلحہ ہندی بندوق تین ربع کی ہے یعنی ایک ربع بندوق والے ہونگے قریب کل کے یعنی مرد کے پاس ہوتی ہے مگر اکثر ملک کے بیچ سے اسلحہ پر رہتے ہین سوار کاکڑون مین بہت نہین ہین گھوڑے سب ٹکنے کا کم و بیش رہے علاوہ افغانستان کے ہندوستان مین بھی بسبب ہین رام پور وغیرہ مین اور روہ کھ اس شاخ کے غلام محمد خان زمانہ کم خان راج کر ... مین موجود ہین اور کثرت تعداد قوم کی سبب افغانون مین ایک منقولہ مشہور رہا ہے کہ کاکڑ و خمیا ذرملہ گرہ روپے بہ خیر جیندلہ کہ ہندوا لنو غلہ خوڑلہ سیر د روپے نشوہ سوندلہ جسکے معنی یہ ہین کہ اگر کاکڑ گیر اسوقت بیستے تو روپیہ کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غلہ کھاتے تو ایک سیر بھی ہاتھ نہ آتا کیونکہ بہ نسبت اوسکے کہ قیمتی ہندو ترکاری خور ہین افغان اوس سے ہندوون کو زیادہ سبزی خور سمجھتے ہین یہ بات صحیح ہی کہ ہندو سبزی خور ہے ایک نقل افغانون کے محکوا در یاد آگئے وہ یہ ہے کہ غندرا باغند سے مخورند گو ہندو دال روٹی کون را تازہ ہو سے کفند د گوہب۔ وہ ہوئی تنگوٹی نقل دیگر تواضع ہندوستان بکو نخود تنگ ویا بہ کانسہ بہنگ

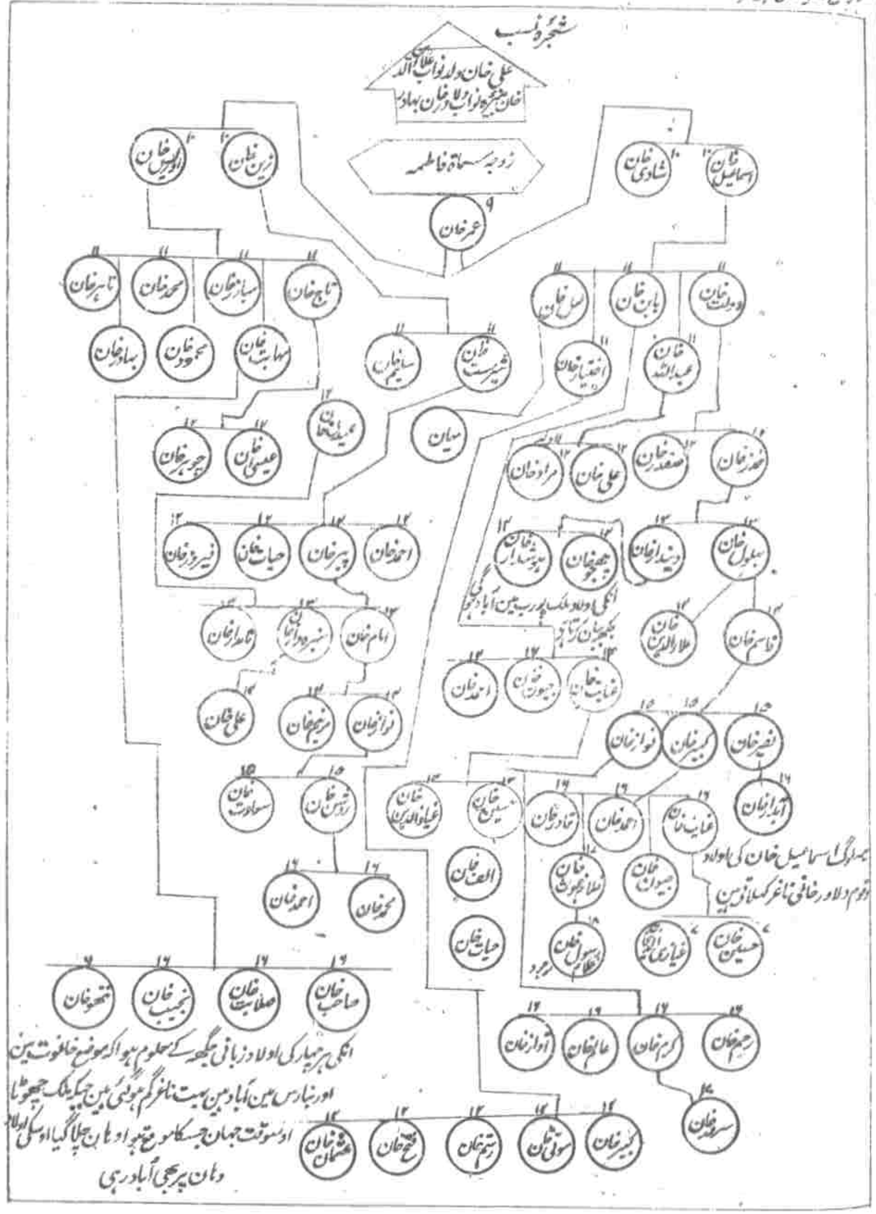

شجرہ نسب


شجرہ نسب
ناغر ابن دانی

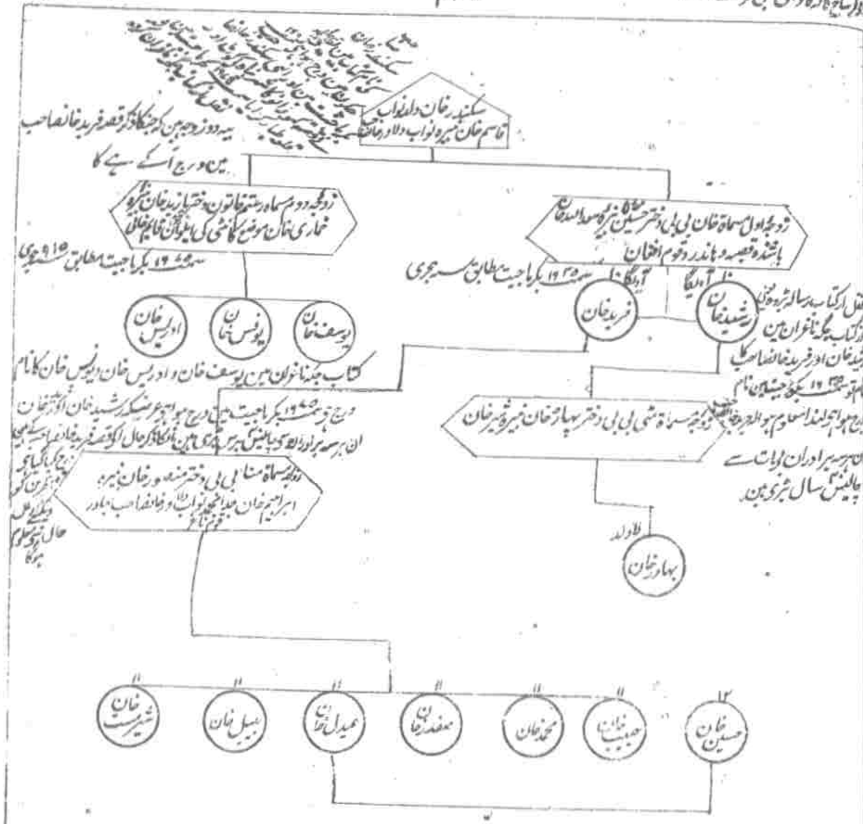
نواب دلاور خان صاحب نے قصبہ شہر ... وائی کی شہر پناہ کا پوشتہ پختہ
طیار کرایا اور دوم شہر مذکور میں ... حاجی ... چشتی کی درگاہ
شریف طیار کرائی ۱۵ ... مطابق ... ہجری میں



باقی اولاد نواب دلاور خان بہادر کی بمقام ... کی حویلی گر پڑی تھی
اوسکے اندر دب کر شہید ہوگئی اور اونکی شجرۂ نسب کو قوم چگون نے
یعنی ... بیان کیا لہذا ... نہیں گیا ... کا باعث ...
کا ... کو یاد ...



انکی ... کی اولاد ... کے معلوم ہوا کہ موضع ... میں
اور بنارس میں آباد میں بہت ناغر گم ہوگئی ہیں ... ملک چھوٹا
اوسوقت جہان جسکا موقع ہوا وہان چلا گیا اوسکی اولاد
وہان پر بھی آباد رہی

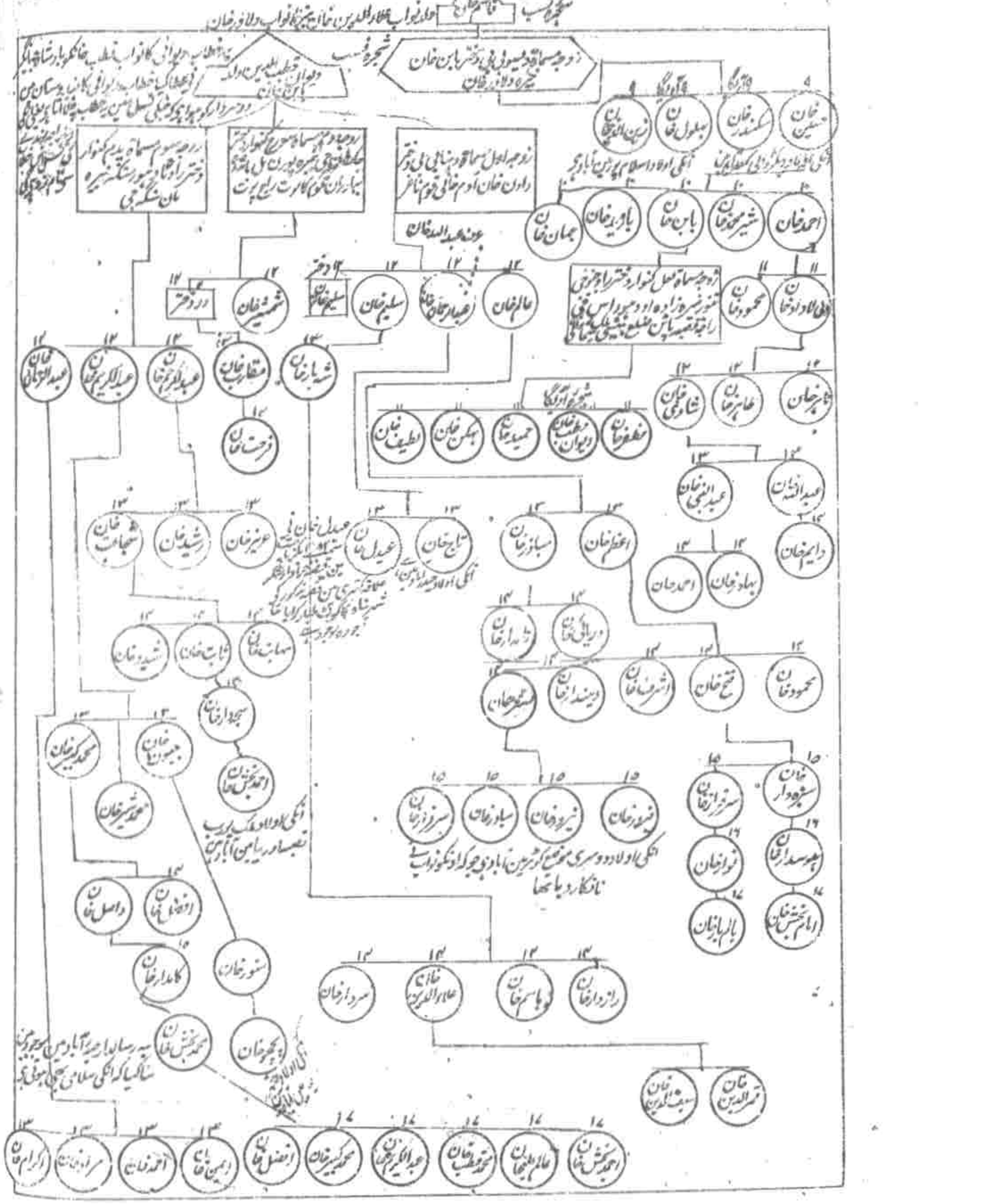


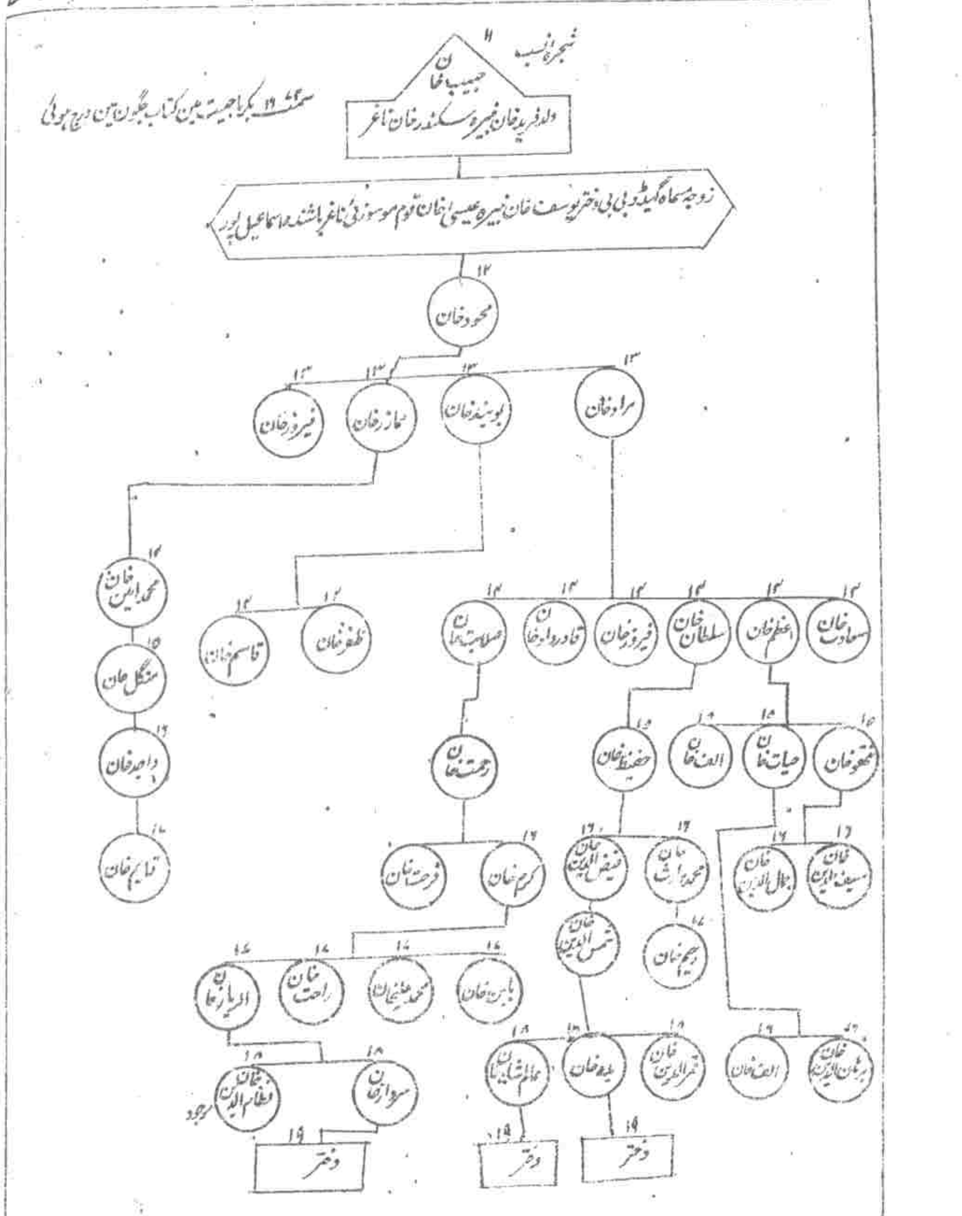
کبت فرید خان ناغر کا

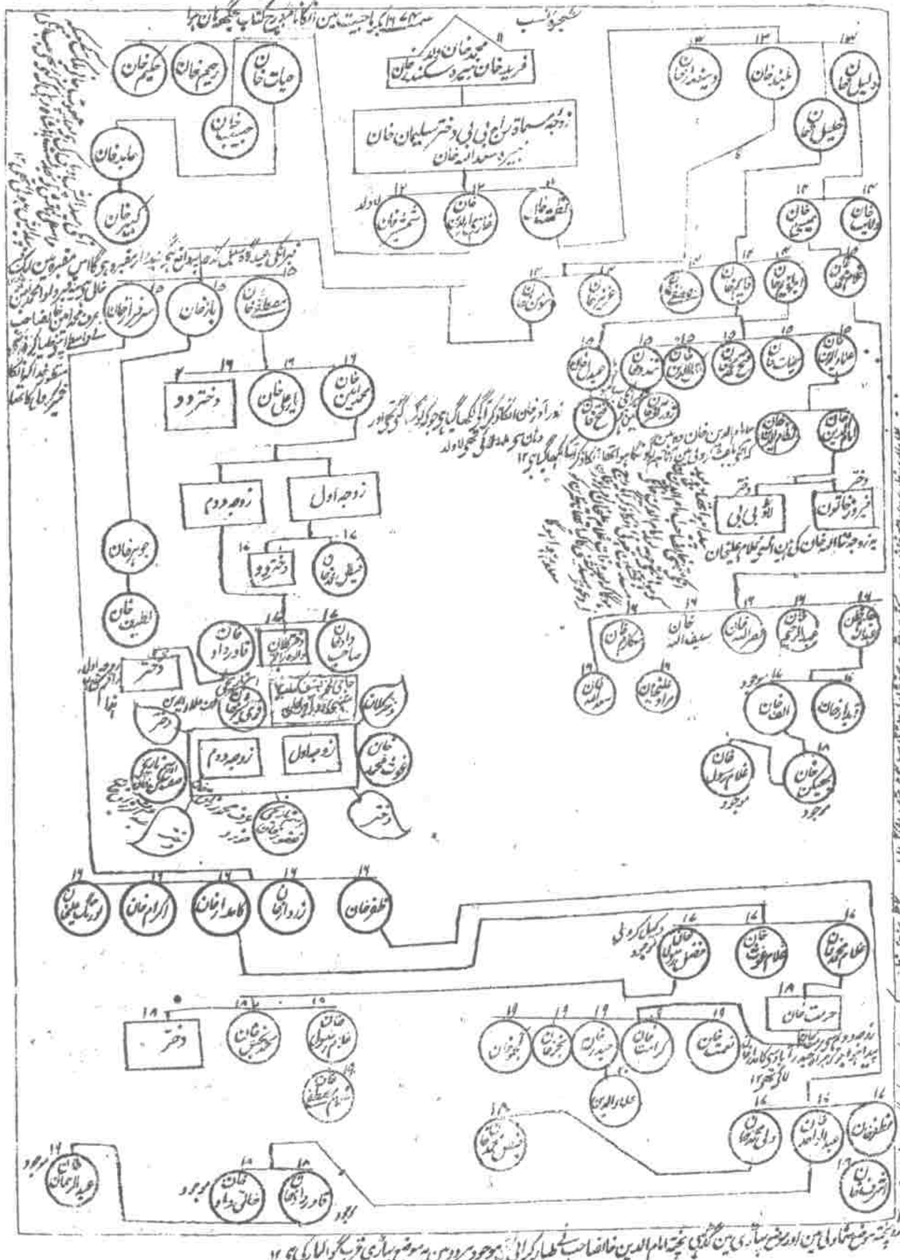
بانکی بانکی بانی باندھی شاہ نے فرید خانجی کی
تمنو رکو تاب ار مار یار کمو +
کہی کب معل تو تو دان مین تو رنگ ہوتیا
پانچ ہیم ایسے جھون پوتے ولاور کے
صفدر خان ایسی ہوتی ہین پاترکو تیر ستا ہن آتا تور

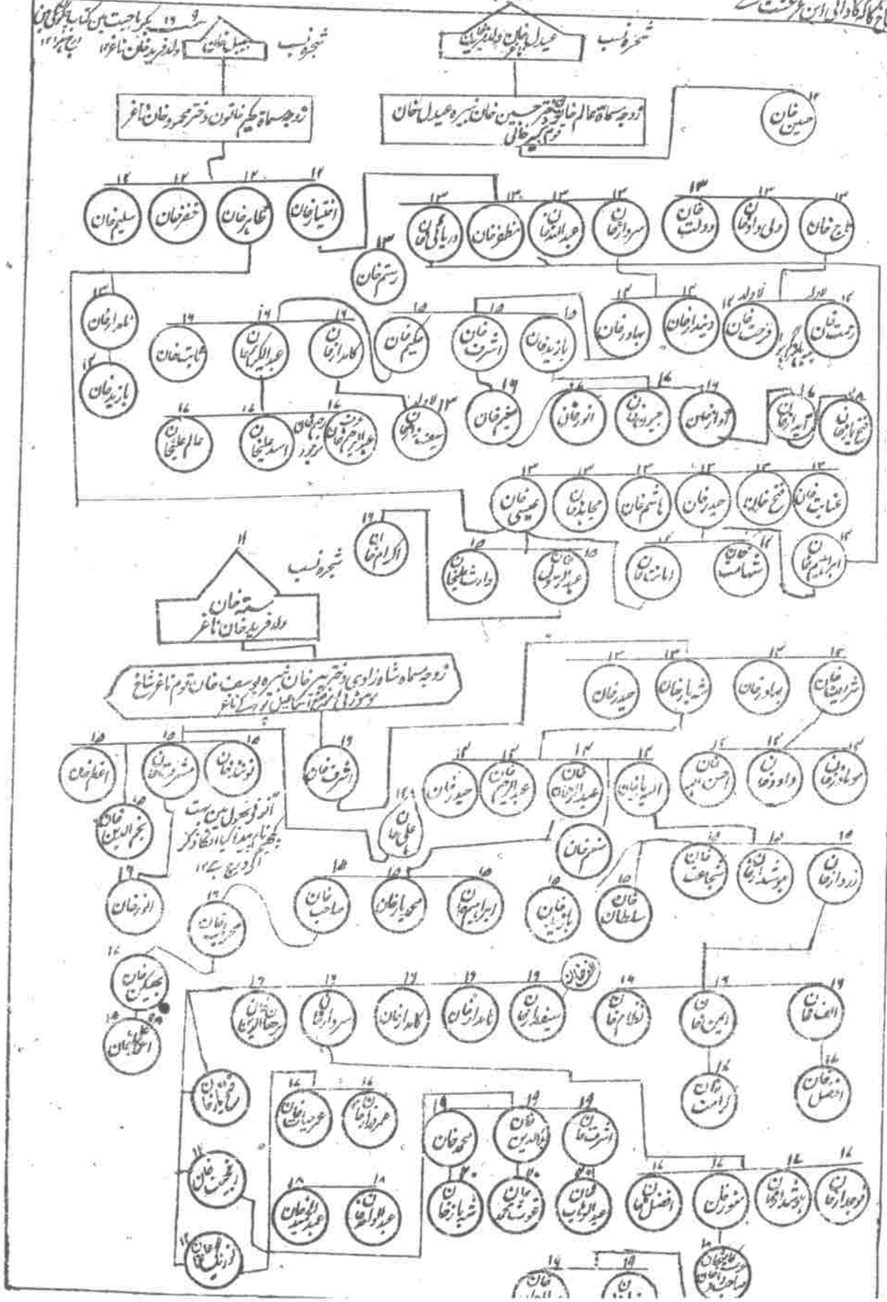
کبت دیگر

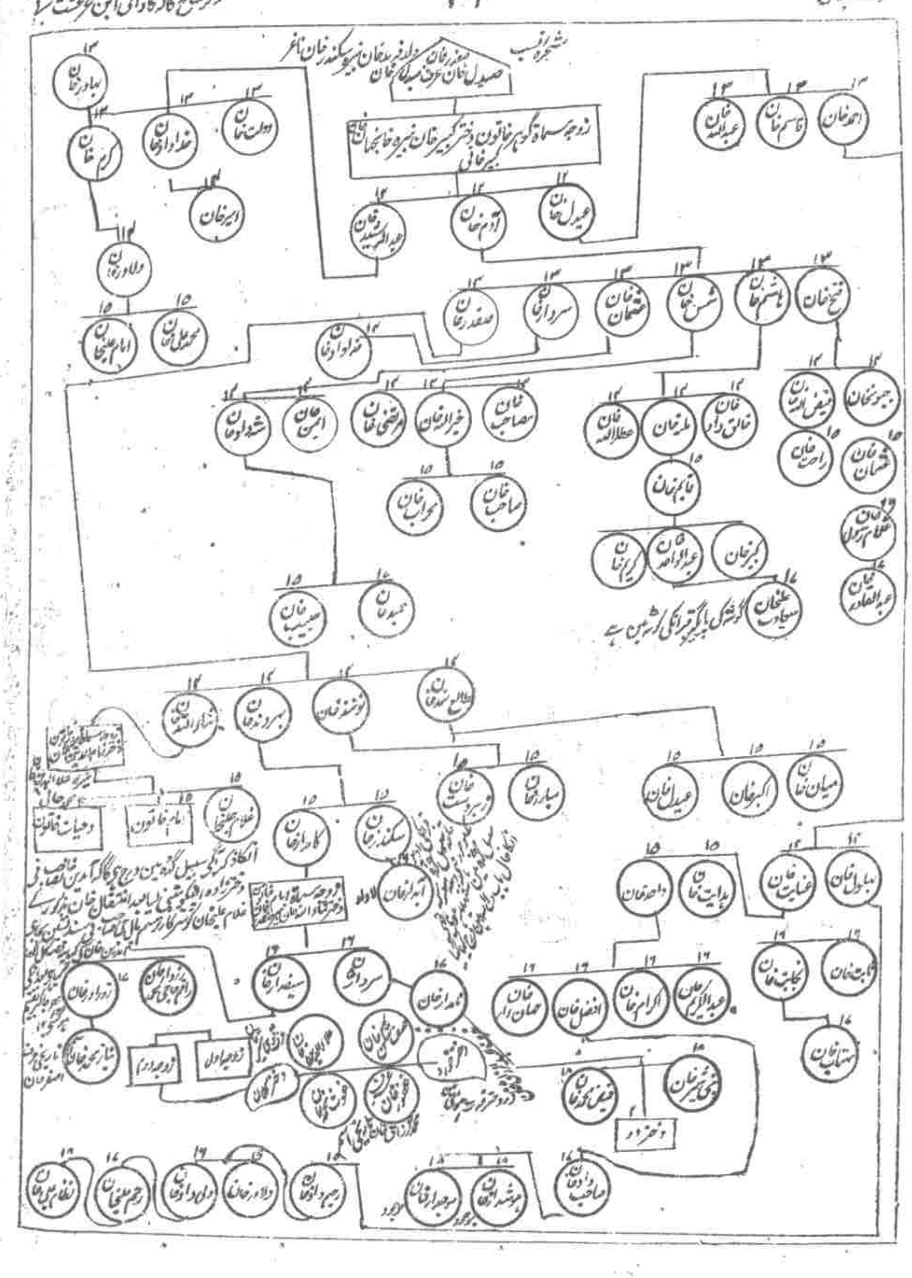
اور بانکی بانکی تیکن و ہسون بانکی ہی نوابی ہین
چونسٹ جگنی مل منگل ہی گا لی ہین
ٹدی تدی بہوب بار جھول ہین ملائی ہین
خوب گواہ تم ہزار ایدل جیخ محمد خان ہو تیا بل
آل مین نول تر تا تو فرید خان جوگی پانچ ہیم ایسی جھون کی تی اور

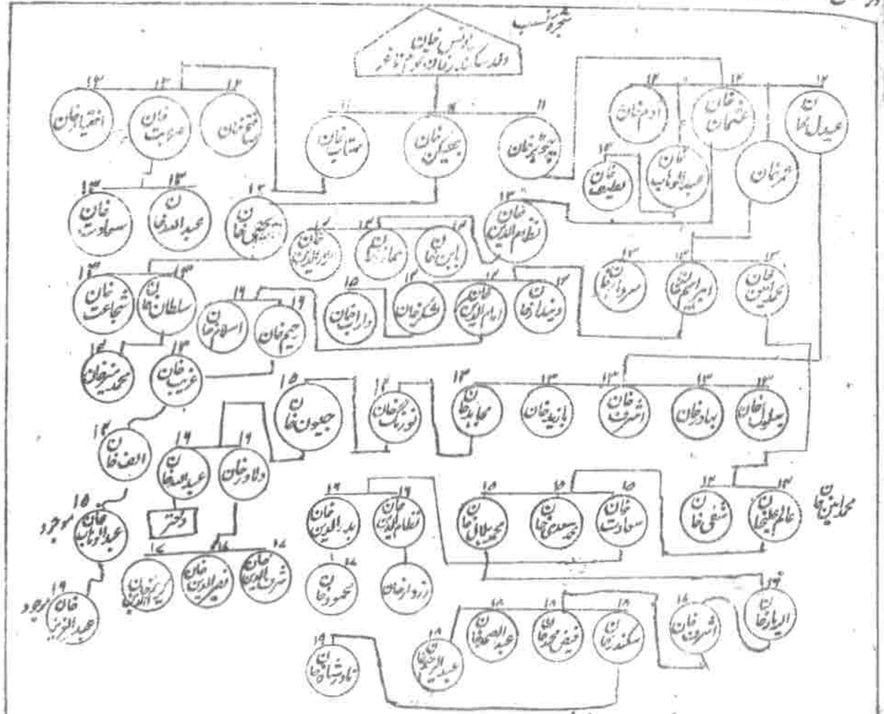


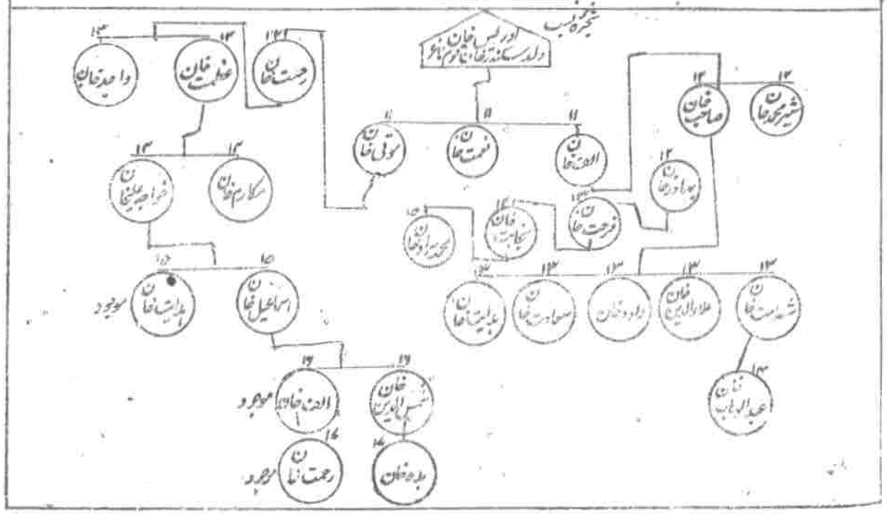

شجرۂ نسب
حبیب خان
محمود خان
مراد خان
فیروز خان
سعادت خان
اعظم خان
سلطان خان
صلابت خان
ظفر خان
قاسم خان
منگل خان
واجد خان
رحمت خان
حفیظ خان
الف خان
حیات خان
کرم خان
فرحت خان
دختر

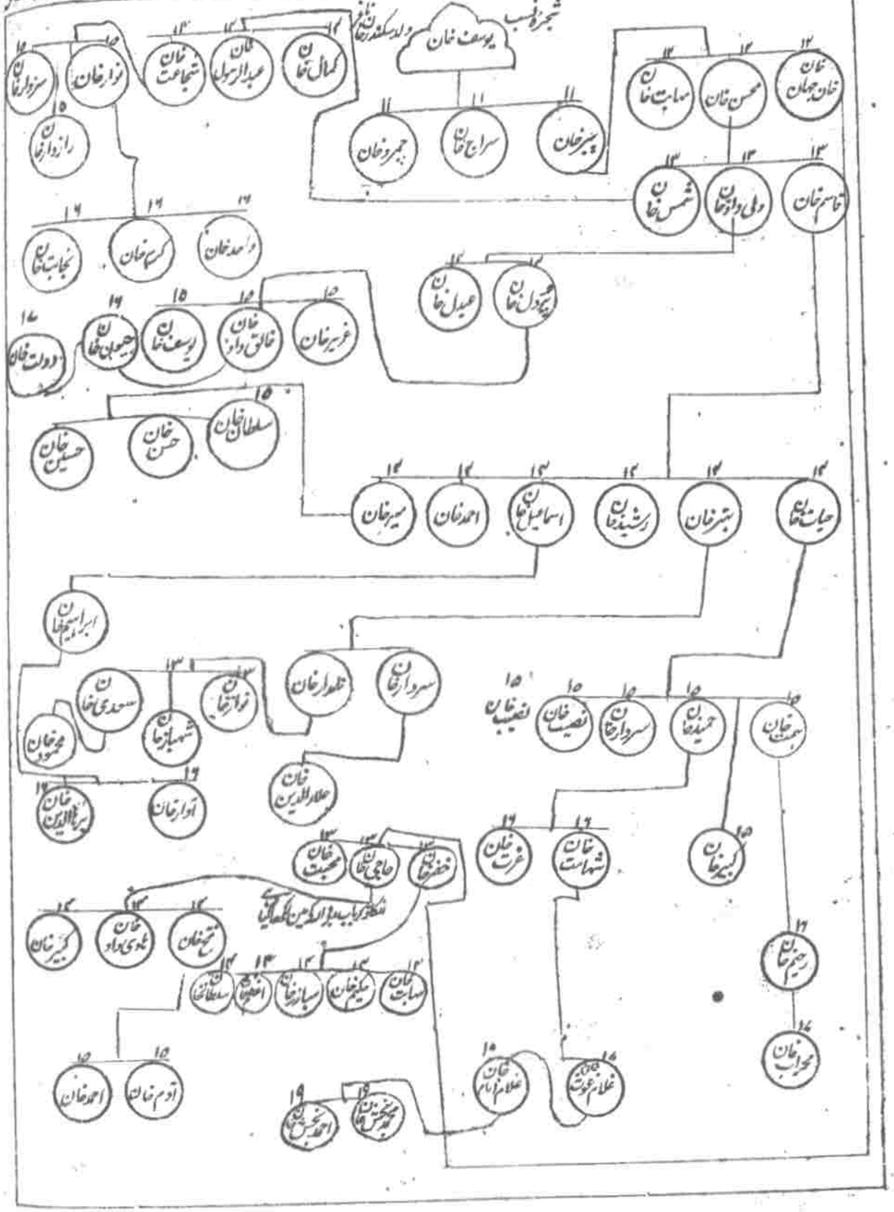

شجرۂ نسب
حیات خان
رحیم خان
حکیم خان
حبیب خان
عابد خان
محمد امین خان
دختر دو
زوجہ اول
زوجہ دوم
دختر
ظفر خان
اکرام خان

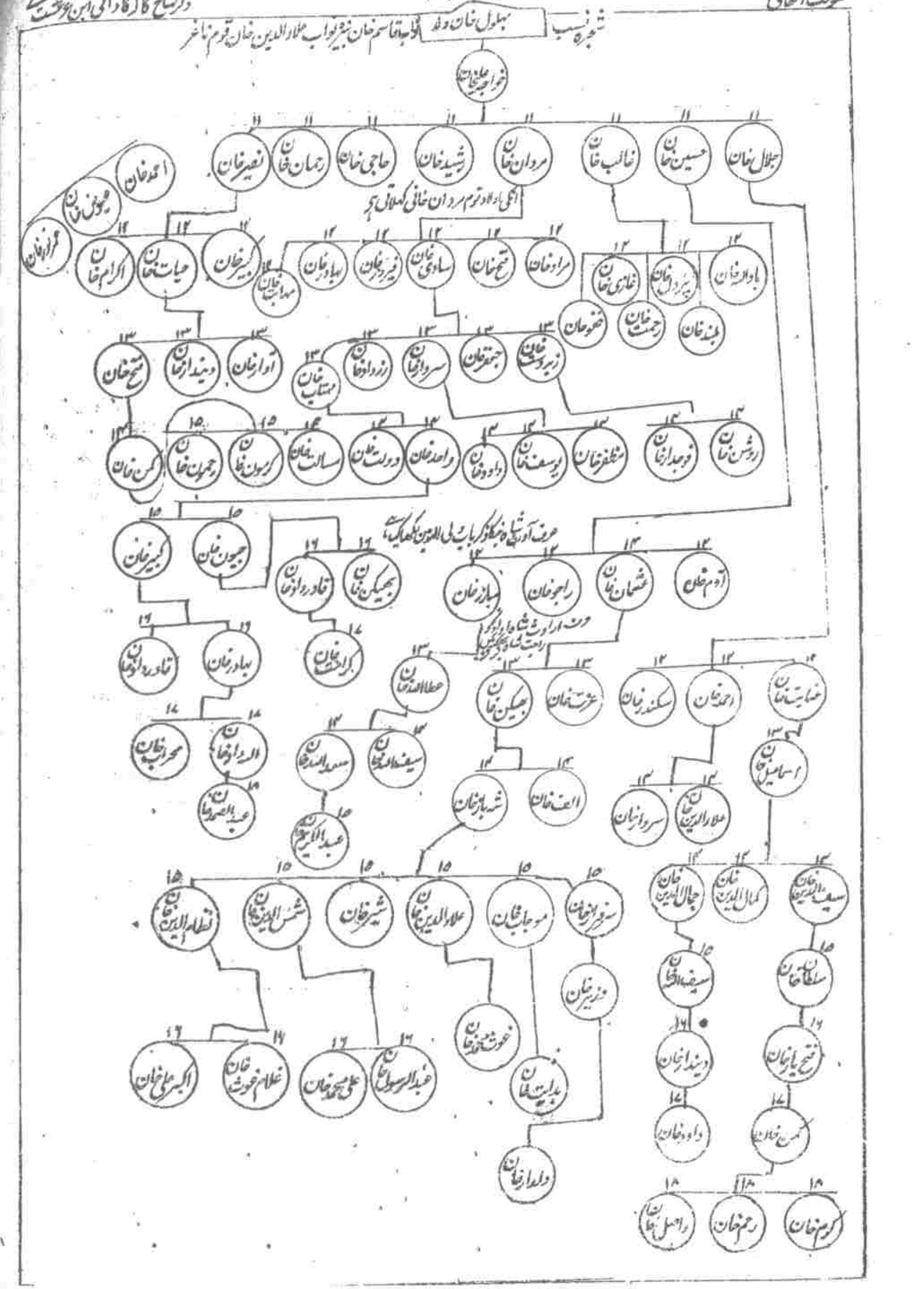

شجرہ نسب
حسین خان
انتظار خان
سلیم خان
رستم خان
بہادر خان
حیدر خان
مظفر خان

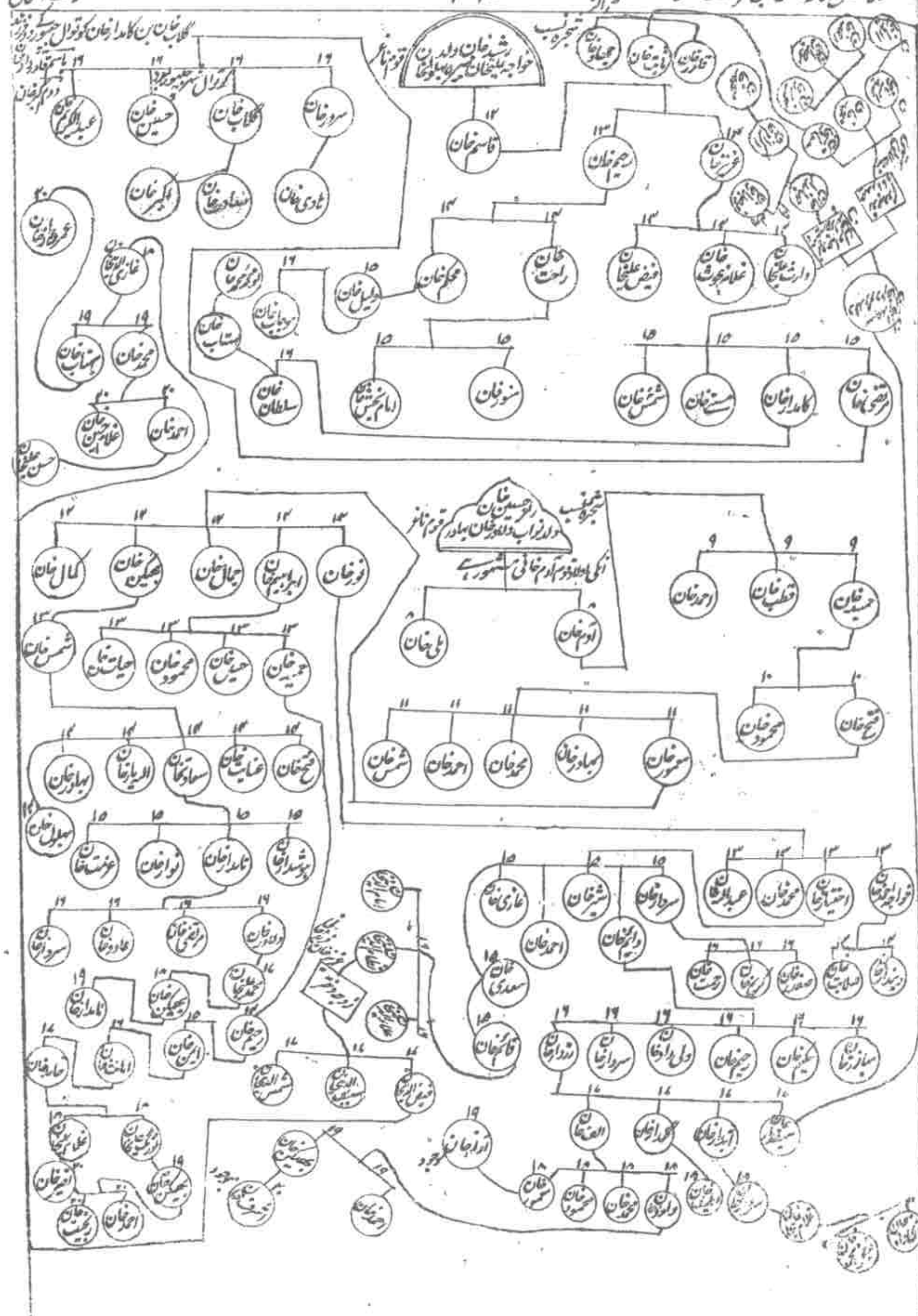

شجرہ نسب
احمد خان
قاسم خان
عبداللہ خان
آدم خان
فتح خان
ہاشم خان
شمس خان
عثمان خان
سرور خان
بہادر خان
کرم خان
دولت خان
امیر خان


شجرہ نسب
یونس خان
عدیل خان
عثمان خان
آدم خان
عبدالوہاب خان
لطیف خان
سعادت خان
عبداللہ خان
نظام الدین خان
شجاعت خان
سلطان خان
رحیم خان
اسلام خان
غریب خان
الف خان
دلاور خان
عبداللہ خان
عبدالوہاب خان موجود
حبیب خان
بہادر خان
اشرف خان
سکندر خان

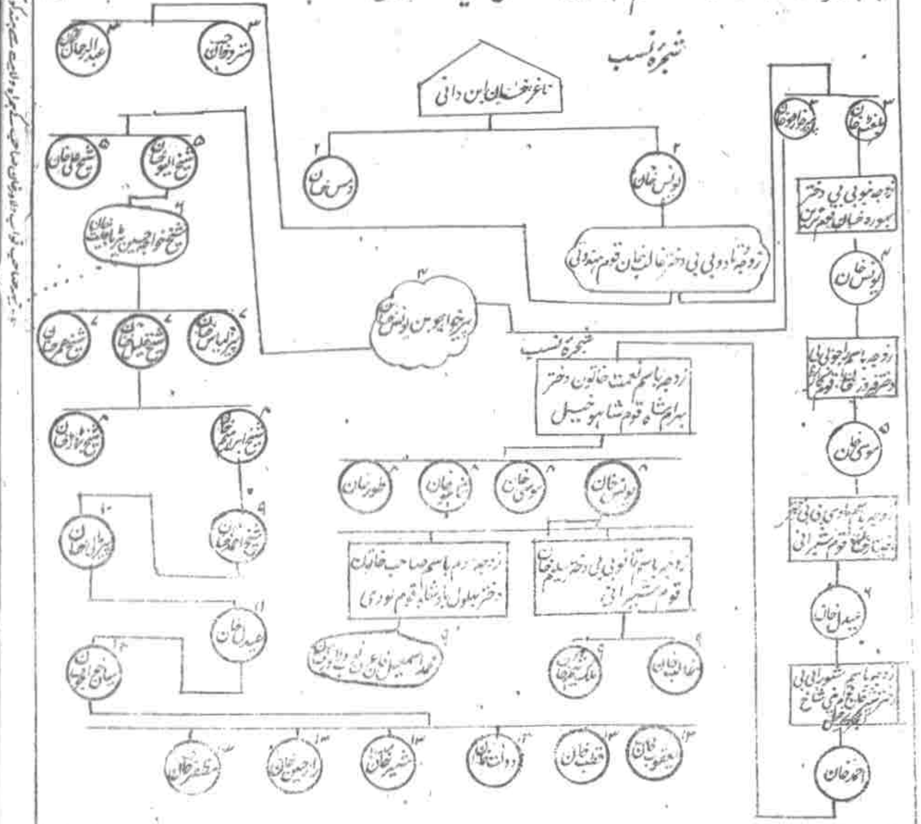

شجرہ نسب
ادریس خان
صاحب خان
شیر محمد خان
عظمت خان
واحد خان
سلام خان
اسماعیل خان
موجود
رحمت خان موجود

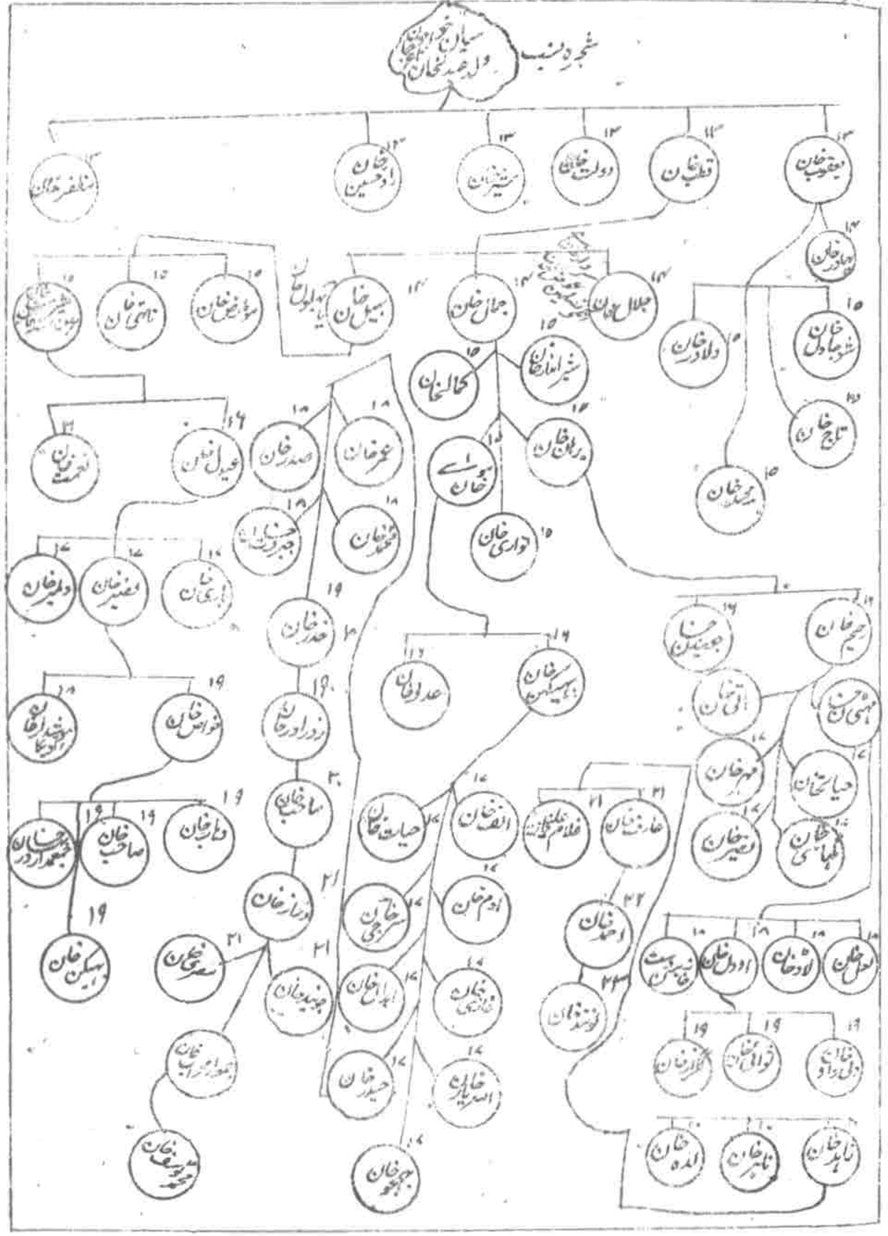

شجرہ نسب
یوسف خان
پیر خان
سراج خان
کمال خان
عبدالرسول خان
شجاعت خان
نوار خان
خان جہان خان
محسن خان
مہابت خان
قاسم خان
ولی داد خان
شمس خان
واحد خان
نجابت خان
شیر دل خان
عدیل خان
غریب خان
خالق داد خان
دولت خان
سلطان خان
حسن خان
حسین خان
حیات خان
بہتر خان
رشید خان
اسماعیل خان
احمد خان
میر خان
ابراہیم خان
سرور خان
محمود خان
علاء الدین خان
شہامت خان
محبت خان
غلام عزت خان
آدم خان
احمد خان
محراب خان

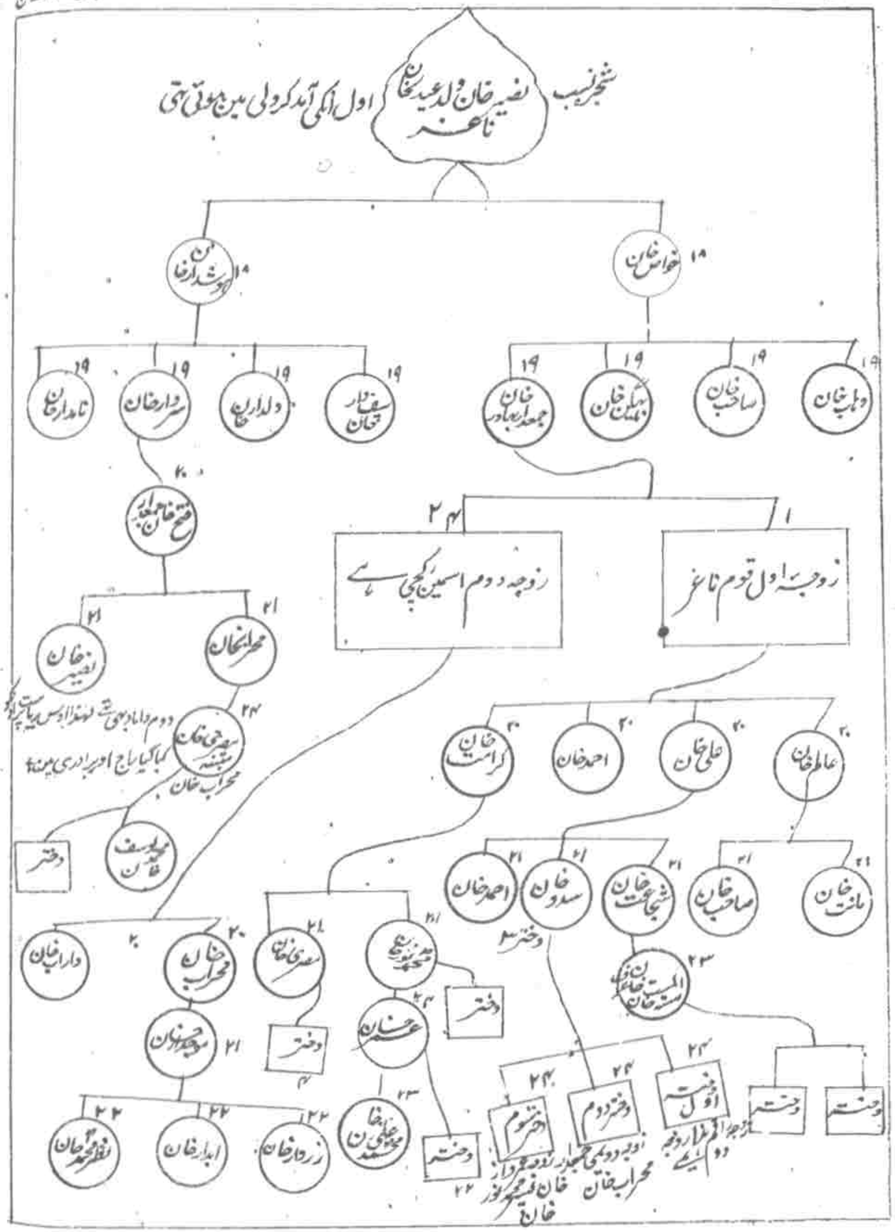




نقل این شجرۂ نسب خواجو خیل ناغز بن یونس ناغز از رسالہ قوم بارہ ہزاری کہ جنکو افغان لوگ بڑو دیو لیتے ہین اور راج پوت
جگی کہتے ہین باشندہ نگر یا صدر بڑوہ باسم یعنے صدر بڑوہ جگہ ا ور یہہ جگہ یونس خان صاحب کی دو قبیلہ لکھوا تا ہیگا
اول قبیلہ سے ملک غالب خان و ملک نعیم خان پیدا ہوئی اور دوسرے قبیلہ سے ملک اسمعیل خان صاحب دختر
سلطان بہلول لودی سے پیدا ہوئے اور تہو جگہہ داماد سلطان بہلول مذکور کا عیدل خانصاحب کو لکھوایا ہیگا اسکی
موجب قیاس چاہتا ہے کہ یہہ ملک عیدل خانصاحب کو ویا یونس خانصاحب کو عنایت ہوتا اگر یونس خان کو عنایت
ہوتا تو حق غالب خان اور ملک نعیم خان صاحب کا تھا کیونکہ یہہ کلان فرزند ہین ے اور ملک اسمعیل خان صاحب خورد
ہینگے بھلا خورد کو میراث کب پہونچتی ہیگی لہذا ملک اسمعیل خان صاحب تک یہہ ہی شجرہ نسب درست معلوم ہوتا ہیگا اور
دوم قیاس بھی چاہتا ہیگا کہ بباعث نواسے ہونے کے یہہ ملک شیخاواٹی ملک اسمعیل خانصاحب کو از جانب سلطان مذکور
یہہ جاگیر عنایت ہوئی تھی واللہ اعلم کہ ہر دو مین سے کسکی تحریر راست ہیگی فقط







اپنی تحقیقات کا نتیجہ لکھنے سے پہلے مناسب نظر آیا کہ کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات انتخاب حسب سے ہم لوگوں کا نسب نامہ بنی اسرائیل سے جا ملتا ہے واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی وغیرہ نسب نامہ افغانان اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندوں میں سے یہودا پسر کلان سے افغانوں کی نسل چلتی ہے اور یہود آ کی پانچوین پشت مین ساول ملقب بہ طالوت بادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار چھانوے برس پہلے زمانہ حال سے دو ہزار نو سو چھپاسٹھ برس پیشتر حضرت اشموئیل نبی کے فرمانے سے بادشاہ بنی اسرائیل ہوا تھا اسکو ہم لوگ اپنا مورث اعلیٰ سمجھتے ہین اسکے آگے خلاصہ تحریر مخزن افغانی اسطرح پر ہے کہ جب ساول طالوت نے اپنے گناہوں سے استغفار کرکے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کری اور ارادہ شہادت جنگ کفار کا کیا تب حضرت داؤد کو وصیت کی کہ میری دو زوجہ حرم مین حاملہ ہین اون سے دو فرزند نرینہ پیدا ہونگے جنکی نتائج اور اولاد کی شجاعت تا یوم قیامت صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد مین اونکی ذریات سب طوائف سے زائد ہوگی اور جب طالوت مع دو فرزندان کفار کے ہاتھ سے شہید ہوگیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین لی تب حسب وصیت ساول طالوت کی اون دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبرگیری کما ینبغی کی تا کہ بعد انقضائے ایام حمل ایکروز مین وہ دونون سے فرزند نرینہ پیدا ہوئے چنانچہ حضرت داؤد نے ایک کا نام ارخیا اور دوسرے کا نام ارمیا رکھا اور جب وہ دونون ایام بلوغت کو پہونچے تو پہلوانی اور شجاعت مین گوئے سبقت مردان مبارزت سے لیگئے مہتر داؤد نے ارخیا کو وزیر الممالک بنایا اور ارمیا کو اپنی کل فوج کی سپہ سالاری پر ممتاز کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سے تمامی ممالک و رعایا اور سپاہ رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی المضاعف ہوگئی ان دونون بھائیون کے بھی دو فرزند اولی العزم پیدا ہوئے ارخیا نے اپنے فرزند کا نام آصف رکھا اور ارمیا نے اپنے پسر کو افغنہ سے نامزد کیا یہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچے ارخیا اور ارمیا دونون مر گئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن ارخیا کو اور سپہ سالاری افغنہ ابن ارمیا کو عطا فرمائی بعد وفات حضرت داؤد کے حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوئے اور اسنے بدستور آصف اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قائم رکھا تھوڑی مدت مین ضوابط آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوئے اور دبدبۂ افغان بحر جن و انس و دہر مین پہونچا اور سوائے مصلحت افغان کے کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس یا اور شلیم کی افغان کے سپرد ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار ہا ابواب اور حجاب اور دبدبہ افغان کے سپرد کیے جسنے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغانون کو دیو لوگون نے سکھلائی اور بعد وفات حضرت سلیمان کی باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس افغان نے دیوؤن سے پورا کرایا اور افغان کے چالیس پسر پیدا ہوئے اور اولاد افغان کی کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور آصف اور افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم و شام مین صاحب اقتدار و اختیار اور سلطنت کے تھے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضۂ اقتدار ان ہر دو برادران مین تھا جب دونون بھائی مر گئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد رہی مدت کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش کرکے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو جلاوطن کر دیا تب قبائل اولاد آصف اور افغان کوہ غور اور کوہ فیروزہ مین اور جبال خراسان مین جا کر آباد ہوئے اور بعضے عرب مین آباد ہوئے تھے اونکی تعداد مین

بہت ترقی سے ہمراہ کفار اوس ملک و نواح مین متواتر جنگ کرکے غالب آئے ملک غور وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کرلیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جاکر آباد ہوئی اوسمین سے خالد بن ولید مشہور ہوا کہ جو بڑا اولاد اور اصحاب رسول اللہ صلعم سے تھا اوسکی روبرو آنحضرت اور خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے مین بہت سے ملک مفتوح کئے لہذا اسکو سیف اللہ لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمالی تب خالد بن ولید کی تحریر سے جو قوم افغان کوہ غور مین آباد ان تھی اوسکے رئیس سات سے چند کس متوجہ مدینہ منورہ کے ہوئے اور بزرگترین اوس جماعت افغنہ کا قیس ابن عیص تھا جسکا سلسلہ نسب مخزن مین یون لکھا ہے شجرہ نسب عبدالرشید چھتیس و چہار واسطہ افغان بن ارمیا سے جاملتا ہے تاریخ افغانی مین وینز کتاب موسوم گلشن رحمت تصنیف محمد سعادت یارخان بن محمد یارخان بن نواب حافظ رحمت خان بہادر وینز کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار تصنیفات عالم باعمل یعنی آخوند درویزہ ننگرہاری اپنی کتاب مین قوم افغانان کو اولاد ساول ملقب طالوت بادشاہ قوم بنی اسرائیل سے مع دیگر حالات اس قوم کے تحریر کرتے ہین اور بعینہ یون لکھا ہے او مخزن تاریخ افغانی مین ہشتین مذکور کا کرسی نامہ سے ونیز پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور پنجم پشت حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ترتیب نسب وسلسلہ حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ جابجا ثابت اور شمار اسطرح لکھا ہے

قیس بن عیص بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن جلند بن سکندر بن ریان بن عین بن بہلول بن سلم بن حلدج بن فارود بن عثم بن بہلول بن کرم بن عمال بن حدیقہ بن دہال بن قیص بن علیم بن اسمویل بن ہارون بن قمرود بن ابی بن حلب بن طلال بن لہوی بن عاقل بن تارخ بن ارزند بن مندول بن سلم بن افغان بن ارمیا بن ساول الملقب بہ طالوت بن قیص بن عتبہ بن روئیل بن یہودا ابن یعقوب بن اسحق بن پیغمبر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو

آخر د جماعت بعد وصول مدینہ شریف حضرت پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لائی اور مشرف بہ اسلام ہوئی آنحضرت نے فرمایا کہ قیس نام عبرانی ہے اور مین عرب ہون از روے کرم قیس کا نام عبدالرشید رکھا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سے ہو کہ جسکو حق سبحانہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین بخطاب ملکی یاد فرمایا ہے اسواسطے آئندہ بہتر ہے کہ تمکو بھی ملک کہا جاوے چنانچہ آجتک اس قوم افغان مین خطاب اور لقب ملکی مروج ہے اور اونہین دنون مین حضرت صلعم ختم المرسلین نے واسطے فتح مکہ معظمہ کے عزیمت فرمائی اور قیس عبدالرشید باجمیع از بنی افغان ہمراہی خالد اور مقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح مکہ شریف کی لڑائی مین افغانون سے کارہاے نمایان و تردداتِ شایان ظہور مین آئے اور ہفتاد کس از قریش بغاوت شعار خاص عبدالرشید کے ہاتھ سے قتل ہوئے تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سے سلسلہ عظیم پیدا ہوگا کہ تا قیامت استحکام دین اسلام کا کرینگے اور استحکام اس قوم کا مثل اوس لکڑی کے ہے کہ جسپر بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو پتان کہتے ہین اسی سبب سے قیس عبدالرشید پتان کے القاب سے مشہور ہوا اور غلط العام پٹھان ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹھان کہلاتی ہے اور قیس کی روایت دیگر یہ ہے کہ آنحضرت نے عبدالرشید کو نام پتھان کا خطاب دیا چنانچہ عبدالرشید نے قیس کو کوہ غور وغیرہ کے نواح مین دین اسلام تعین کیا اور سب پٹھان لوگ صحیح النسب اوسکی اولاد سے ہین قیس عبدالرشید کی ایک بی بی سے تین پسر تھے سڑبن کہ جسکی اولاد کو مجمعت سڑبنی کہتے ہین اور غور غشت

جسکی اولاد کی مشہور غور غشتی ہین کہ جسکی نسل بتنی کہلاتی ہے تین بھائیون مین سے سڑبن بڑا تھا کہ جسکی نسل سے قوم ابن سے روایت ہو کہ سڑابن بڑا بیٹا عبدالرشید کا مفلس اور بے اولاد تھا اسلیے اپنے چھوٹے بھائی شیخ بیٹن کا بیٹا مسمی اسمعیل بطور متبنی لیا اور بیٹن سے جو زاہد اور خدا پرست آدمی تھا دعا خیر کی امداد بے اوسکی بعد خدا کریم نے دو فرزند نرینہ سڑبن کو عطا کئے ایک شرف الدین کہ جو مشہور بہ خیبون تھا دوسرا اخیر الدین معروف نسب نامہ کغور غشت ابن قیس عبدالرشید غور غشت کے تین پسر دانی ـ بابی ـ مندو دانی کے چار فرزند کا کڑ ناغر ـ پنی ـ داوی چونکہ راقم کتاب ہذا قوم ناغر سے ہے لہذا اپنا حال لکھا جاتا ہے خلاصہ ناغر ابن دانی کے دو بیٹے یونس ـ دمیش ـ یونس کے کوس ہمزہ رسالہ النسب اولاد نواب دلاور جنگ بہادر یعنی دلاور صاحب مین تو دمش لکھی ہین اور دیگر شب بارہ ہزار قوم خاجو خیل ناغر ونی مین چہار فرزند یونس ابن ناغر کے لکھے ہین بامین موجب بلغث خان بیر اخواجو خان شیر خان اور رحمان خان عرف عبدالرحمان خان اور تاریخ مخزن افغانی مین یونس بن ناغر کی اولاد کے چھ اسم لکھے ہین اس موجب بلغث خان موسیٰ جنید راسکی زندگی ـ موسی ـ پالاٹ ـ خواجو ـ پیران ـ سلایچ ـ روڑک ـ جنید ونی عبدالرحمن ـ دور ـ مترودی اور دمش کے سات بیٹے پرید ـ ترپک ـ خادو ـ صلایچ ـ تیرو ـ عبدالرحمن ـ لمبر ـ باقی حال شجرہ نسب کہ صدر مین مرقوم ہوچکا ہے اوس سے از قوم ناغر تا راقم نسخہ ہذا سارا حال مفصل قوم ناغر پٹھان کا واضح ہوجاویگا یہ کل حال کتاب مخزن سے لکھا گیا ہے اس سے کچھ کا حال کتاب جگون کی ہے

حال آمد از ولایت ملتان جد اعلیٰ کا کہ وہ چند روز بطور صوبہ ملتان مین رہے تھے بعدہ ملک اودھ مین صوبہ رہے اور جاگیر مین رہنا صدہا سال تک ملک سیتاپور و ادنی کا اور قرابت قریبہ ہونا قوم سیتاپور و راجہ کتھری وسمیکہ راجہ جیلہ بائن قوم ہنود سے وینز حال رشتہ داری اور مین یوزی وسیتاپور اور قوم جوبان سے چنانچہ یہ حال شرح شجرہ نسب سے معلوم ہوگا گو کہ قرابت قریبہ اقوام مذکور سے بہت کچھ ہوئی ہے مگر راقم صحیفہ ہذا نے اندر کے اخیر سیار و راج کیا ہے اور حال جاگیر مین کوٹھا نواب دلاور خان کا راجہ جیلہ بائن کو مواضع داخل و کیروا و جہا یولی وقبضہ ماتوڑی ضلع سیتاپور متصل کوٹ پولی اور لڑائی ہونا قوم بیساوت و سیتاپور سے ولنسب نامہ فی زمانہ ناغر لکھا ہوا ہے اور نواب دلاور خان قوم ناغر نائب افغانستان سے بباعث فساد خانگی کے ملک ہندوستان مین آئے

واضح ہو کہ جو کچھ حال زبانی ثقات و مردم عمر رسیدہ سے پایہ اثبات کو پہونچا وینز کتب معتبرہ سے استنباط کیا گیا وہ بلا افراط و تفریط لکھا جاتا ہے کہ سلطان بہلول لودھی و ہمارے درویش سے بادشاہ ہند کا ہوا اور جب ہند کو آیا اور سلطنت مین داخل ہوا تو بموجب تحریر سلطان کی ولایت سے ہمراہی بارہ ہزار سوار جرار کے جد اسمعیل خان عرف نواب دلاور جنگ بہادر آئے تھے اور بباعث دیگر افغانستان سے آنیکا یہ ہوا کہ درمیان پٹھان خیل شاخ کاکڑ اور ناغر کے فساد سلف سے چلا آتا ہے اور اسکا ابتک بھی جو ہی رفع فساد نہین ہوا ابھی تک جو تھا چنانچہ بعد فتح اس لڑائی کے سلطان مذکور نے بنا بر ہلکے کی جد نواب مذکور کو طلب کیا تھا ان کے ولایت سے قوم ناغر کا ملک ہندوستان مین آنیکا یہ سبب ہوا ہے اور ولایت سے افغانستان مین اونکی یعنی اولاد ناغر کی بود و باش شاخ و حبر نسل کاکڑ کے شامل حال ناغر رہتے ہین اور جبکہ محمد اسمعیل خان ناغر یوسف خان ولد احمد خان دیا عبدالخلیل نے ہند مین آکر نواب سے قسمت خطاب نواب دلاور جنگ بہادر لکھا گیا بعد کو نواب دلاور خان صاحب عرف محمد اسمعیل صاحب کو منصب پنج ہزاری قوم ہو دیہ سے عنایت

چون کہ نواب مذکور سلطان بہلول لودہی کے دختر زادہ ہین نسب نامہ سے کل حال ناظرین
کو واضح ہوگا اونکے زمانے مین نواب دلاور خان ملتان کے صوبہ دار رہے اور سلطان
سکندر شاہ ولد سلطان بہلول کے زمانے مین ملک بہار کے مالک رہے اور شہر جونپور
مین بڑے بڑے معرکے ہوئے اور محاربات عظیم ظہور مین آئے چنانچہ حال اوسکا ایک ذرا قصہ ہو
اس محل پر بباعث خوف طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے کہ کتب قدیمہ مین مشرح ومفصل درج
ہی زان بعد نواب مذکور کو ملک شیخاوائی محاصل چھ لاکھ روپیہ سرکار بادشاہی سے مرحمت
ہوا پرگنہ نارنول دباگر کہ جسکو بالفعل بگر بولتے ہین اور پرگنہ اجمیر شریف وعلاقہ میرات اور علاقہ بہی
اسملاک کی جاگیر مین شامل تھا چنانچہ مفصل حال کل جاگیر کا کتاب آئین اکبری مین سنا گیا کہ لکھا ہوا ہے
غرض کہ اسملاک کو سلطان ابراہیم شاہ لودہی نے بعد اپنے والد سکندر شاہ کے بھی بحال وقایم رکھا اسکے بعد
سے اس ملک پر دست اندازی نکی جبکہ نواب دلاور خان کی آل واولاد زیادہ ہوئی تو اس ملک مین سے اولاد
کبیرہ وغیرہ کو تقسیم ہوتا رہا اور دادا نواجہ خان کو کہ نواب مذکور کے چچا تھے موضع سلطانا عطا کیا اور سکندر خان کو موضع
کہوڈانہ و نرہر عطا کیا انکی اسنادات شاہی موضع کہوڈانہ و نرہر کے بنام جد اعلیٰ کے پاس راقم کی موجود ہے اونکی نقل
درج ہین یہ اونکی اولاد مین ہین اور آدم خان کو مواضعات تارہی - باڑی - بہاری تقسیم ہوا ان آدم خان کی اولاد آدم خانی کہلاتی
ہی یہ بھی نواب کی اولاد مین سے ہے چنانچہ حال انکا شجرہ نسب سے کہ جو صدر مین مندرج ہوچکا ہے واضح ہوا ہے
ناظرین کتاب ہذا ہوگا اور ملک تیم خان کو موضع بڈانا وکالی پہاڑی چنی پہاڑی کوٹ دہ وکولی عطا ہوا اونکی اولاد مین
ملکزئی ہین لیکن یہ اولاد نواب کی نہین برادر کلان کی ہین حال انکا مفصلاً شجرہ نسب سے معلوم ہوگا غرضکہ ملک
شیخاوائی مین قوم ناغر کی سرداری تابزمانہ نواب مذکور رہے یا انکی نشین تہی یہ بات اوس ملک مین مشہور و معروف
اظہر من الشمس ہیگی برائے یادگار لکھا گیا نسب نامہ سکندر خان انکی پانچ بیٹے چنانچہ حال پانچون بیٹون
کا شجرہ نسب سے واضح ہوجاویگا فرید خان و رشید خان بہبر دو بہائی ایک والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے
اور یونس خان اور یاسین خان یوسف خان دوسرے قبیلہ سے پیدا ہوئے تاریخ ولادت انکی اوپر شجرہ
نسب مین درج ہوچکی ہے جسقدر جگہہ لوگون نے انکی عمر کا فاصلہ لکھا ہے فرید خان کے شش پسر
پیدا ہوئے حبیب خان - محمد خان - مقدر خان - نبیل خان - بہشتی خان - عبدل خان سے تیسری پشت
مین یہ نام گم ہوگیا ناظرین کو شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا باقیماندہ ہیچ کی اولاد عنایت الٰہی سے تاحال موجود ہے

قصہ فرید خان ابن سکندر خان

جبکہ فرید خان سن تمیز کو پہونچے اوس زمانہ مین نواب بگر نے جو کہ برادری مین جاگیر وغیرہ بخشش جد اعلیٰ کی تھی
اوسپر کھنڈی یعنی مالگذاری مقرر کردی چنانچہ شجرہ نسب اولاد فرید خان اوپر لکھدیا گیا ہے تو ساری کوٹہری
والون نے قبول کرلی لیکن فرید خان نے اس امر کو قبول نکیا اور کہا کہ ہم دعوی مسند نشینی کا رکھتے ہین کہ
بہ نسبت دیگر مردمان برادری کے ہم بہت قریب ہین اس امر کو ہم کیونکر قبول کرلین غیرت تقاضا
نہین کرتی اس خبر کو سنکر نواب بگر نے فواج واسطے لڑائی کے قصبہ کہوڈانہ کوردانہ کی فرید خان نے اوس

فوج کو شکست دی اسحال کے دریافت ہونے سے نواب کو ایک بڑی غیرت ہوئی لہذا اپنی ذات سے نواب نے
معہ فوج کے یورش کیا چنانچہ اسمرتبہ کی لڑائی مین فرید خان کو شکست فاش حاصل ہوئی نواب کی گرفتاری مین باپ
سکندر خان آگئے اسوقت نواب نے سکندر خان سے غدر کیا کہ اس معاملہ مین میرا کچھہ قصور نہین ہے فرید خان
میرے بیٹے کا قصور ہے مین نے اوسکو بہت کچھہ فہمایش کی لیکن اوس نے نمانا وہ نالایق تھا اور میری ایام
ضعیفی وپیری کے ہین لہذا اوسپر میرا کچھہ قابو نچلا اب آپ کو اختیار ہے جا ہو جو کرو لیکن منصفی بہتر جانے ہے یہہ
غدر سکندر خان کا نواب کو نہایت پسند خاطر آیا چونکہ قابل سماعت تہا خان مذکور کی نواب نے بہت کچھہ دلجمعی کی
اور کہا کہ تم اوس سے یعنی فرید خان سے کچھہ شر وکارزشت رکہو ہم تمہاری شادی کرینگے جو اوس قبیلہ سے
اولاد ہوگی اوسکو ہم مسند نشین کرین گے یہ فرمودہ نواب کا سکندر خان کو سوا اسے قبول کرنی کے اور کچھہ بنا
ناچار اس امر کو قبول کیا اور منظور کیا چونکہ نواب بابن خان ولد حسین خان نبیرہ قاسم خان سکندر خان صاحب کے حقیقی برادر
زادہ تہے اور چچا بجائے باپ کے ہوتا ہے لہذا نواب بابن خان مذکور نے کچھہ حصہ فرید خان صاحب بیادتا راچونکہ
سکندر خان صاحب نے بموجب فرمانے برادر زادہ یعنی نواب بابن خان صاحب کے درباب فرید خان صاحب کی
قبول کرلئے یا چونکہ سکندر خان صاحب ولی اللہ درویش صفت بہولی بہالی تہے اونکی نزدیک جیسے کہ فرید خان
تہا ویسے ہی نواب بابن خان کیونکہ یہ فرزند اور وہ برادر زادہ دستور ہے کہ برادر زادہ اور فرزند ہیچ نظر بزرگانہ مین
یکسان یعنی برابر ہوتا ہے دوم امر شدنی یون ہی ہونے والا تہا لہذا قبول ومنظور کیا نواب مذکور سکندر خان کو
ہمراہ قصبہ بگر کی لے آئے اور وہان اگر قایم خانی سے شادی کرادی عنایت الٰہی سے سکندر خان کی اس بی بی
سے تین فرزند پیدا ہوئے کہ ذکر اونکا سابق مین تحریر ہوچکا ہے نسب نامہ کی ملاحظہ سے سارا حال معلوم ہوجاویگا
حالانکہ وہ سن تمیز کو نہ پہونچے تہے کہ نواب مذکور نے وفات پائی خدای تعالے کو یہہ ہی منظور تہا کہ عنایت الٰہی
سے اقبال فرید خان نے یاوری کی اور درمیان مین غدر ہوتا رہا یعنی فرید خان صاحب ملک مین لوٹ مار کرتے رہے
کہ اس عرصہ مین سکندر خان بہی مرگئے اور بجائے اونکی فرید خان مسند نشین قصبہ کہوڈانہ کے ہوئے لیکن
یہہ ہر سہ فرزند خورد سکندر خان متوفی کے قصبہ کہوڈانہ مین نہ آسکی بود وباش اونکی قصبہ بگر مین رہی لیکن ان
ہر سہ فرزندان کی دشمنی فرید خان سے کمی نہتی آئی بلکہ انکی آل واولاد سے بھی یہی شیوہ اختیار کیا قرابت اور
رشتہ داری تو ایکطرف بلکہ جان کے خواہان رہے چونکہ اللہ تعالی نے فرید خان کو سردار کیا تہا اسنے اونکی
بغض وعداوت وآزردگی کچھہ خیال نکیا اپنا برادر حقیقی جزو تصور کرتے رہے بلکہ اونکی آل واولاد فرید خانی نے
بہی ایسا ہی سمجھا بموجب وصیت والد بزرگوار اپنے کے آج تک محبت برادرانہ کرتے ہین اور بعد چہوٹ
جانے ملک شیخاوائی کے جہان جانیکا اتفاق ہوا وہانپر ہمراہ اپنے بہ محبت ایک جدی ہونی کی رکھا گئے
کہ یعنی قصبہ جہسل گڑھ مین خان صاحب امیر خان نے دس گہوڑی کی نوکری اپنی گرہ سے دیتے رہے جبکہ انہون نے
قضا کری اونکی جاپر مسند نشین دختر زادہ اونکی محمد غلام علی خانصاحب ہوئے جب تک بہی دس ۱۰ گہوڑے کی نوکری اونکی
قایم رہی جب کہ غلام علی خانصاحب نے بہی قضا کری اور اس جاگیر کے پنج حصہ تقسیم ہوگئی زمانہ مہاراجہ ہنگلاپیل
جی صاحب کے مین اوسوقت اونکی ہی نوکری یعنی بلال خانصاحب یونس خانی کے آج تک سے دس ۱۰ گہوڑی کی ہوگئی تہی

یعنی جب سے راج مین یہہ نوکری ہوتی اس امر کو پہلو نے خوب دفتر راج سے تلاش کیا ہنگا در باب نوکری
بلال خانصاحب دفتر زنانہ مہاراج مانگ پال کے مین نوکر ہونا انکا تحریر ہے گا اور اسکے کہ یوگا بعد چھوٹ جانی ملک گڈہ نے محمد
بلال خانصاحب کوٹہ چلے گئے وہان انہون نے نقشا کری بعد قضا تک کے اور ایک فرزند باسم اللہ یار خانصاحب
کو محمد امین صاحب و یار علیخانصاحب نے دہلو رحویلی آم سے کہکی مع قبا ریونکی کردنگے مین طلب کیا تہا کوٹہ
مین برریہ بابن خان قائم خانی کی نوکری آئی فقط ذات سے ہوگئی تہی زیادہ کچہہ وہان فراغ حاصل ہوا تھا
بعد آنے کوٹہ کے عنایت الٰہی سے زمانہ حال تک نوکری قائم و برقرار ہی گی اللہ تعالے زیادہ کرے
لیکن اولاد و احفاد انکی اتبک اوس بغض و کینہ ناحق سے باز نہین آتے ہین اسکا کیا علاج یہہ مرض لادوا
ہی اللہ جلشانہ ہر شخص کو اس مرض سے محفوظ رکہے بموجب آیہ کریمہ ومن شر حاسد اذا حسد جای
غور ہی کہ اس نسل مین حسد و بغض کوٹ کوٹ کر بہرا ہنوز ادنی و اعلی مین ہی مگر ہان عبد الوہاب خان صاحب
مین کہ جو اس قوم مین سے بہت کم پایا گیا بلکہ مطلقا نہین پایا جاتا عوض کیونکہ یہہ آدمی درویش صفت الذین پیدا کیا ہو
جای غور ہی کہ اشرف خانصاحب مین ازحد حسد ہیگا کہ ایک کتاب حالات نواب دلاورخان صاحب آمد از ولایت
تامینہ مع کل حالات اونکی مجلد کتاب ہے فارسی مین اور اوسکا نام منبادری ہے جبکہ یار علیخانصاحب کا انتقال
ہوا اسوقت اونکی کتب خانہ کی کتاب جسکے ہاتھ لگی وہ لیگیا تھا اس کتاب کو اللہ یار خان ولد اشرف خان
لی آئے تھے اسوقت مین ہمکو اوس کتاب مذکور کی نہایت ضرورت تھی لہذا ہمنے اونسی طلب کری اور بنت
عبدالوہاب خانصاحب و محمد خان ناہر خانی سے کہا گیا کہ ہم دعوی سی طلب کرتا ہیگا ہمکو دو بعد جاوگی خاطر جمع رکہو
لیکن باعث حسد اور بغض کے کتاب مذکور رکھ دینا چاہی غور ہے کہ نواب کی حالات مین تو وہ بہی شریک تہی
لیکن حسد اور عادت یہہ فرمایا کہ مجھسے گم گئی لاچار احوال ملا اور سب ہونکو طلب کرکے لکھا گیا باعث طلب کے
مبلغ ذیرہ صد روپیہ اونکو دئی گئے کیونکہ وہ مسافت طی کر کرا اپنے وطن سے آئے تھی اگر یہہ کتاب موجود ہوتی
تو شرح حال دلاورخانصاحب کا لکھا جاتا معہ کل لڑائیونکی وہ حالات موہو آمد ولایت و شیخاوانی و سبل گڑہ
و کروی سو ہوا و ہمین لکھا ہوگا چونکہ ہمکو پاس اسنادات و کاغذات لکل آئنے کاغذات کی روسے بھی حال
لکھا گیا ہوگا غرض کہ ملک شیخاوانی مین عمارات قدیم اقوام ناغر پٹہان سے کے اتبک موجود ہین اور آبادی بہی
ناغرونکی ہی ہے چنانچہ اس ملک مین مواضعات آباد ان کے ہوئے ناغرونکی اتبک آباد ان ہین اسلام پور
محمد اسلام خان ناغر کا آباد کیا ہوا ہے اور اسملک مین سے جو مواضعات و زمین عطیہ نواب بگڑ رہے وہ
اتبک جاری ہی ہے مثلا موضع جار نواس دلاورخان نے قوم جارنان کو بخشا ہے اب تک یہہ موضع اونکی اولاد
کے قبض و تصرف مین ہے ضلع بگڑ مین اور کچہہ زمین اجمیر شریف مین ہو درگاہ شریف کو نذر کیا ہے
وہ بہی اتبک قبول درگاہ شریف ہی اور حضرت صاحب شکر بار یعنی صاحب شکر بار چشتیہ کو نذر ہین جو
زمین اور موضع نذر درگاہ شریف ہی نواب بگڑ نے کیا ہے وہ ابتک قبول درگاہ شریف سے
غرض کہ سکندر شاہ لودھی سے لیکر محمد شاہ بادشاہ تک یہ ملک قوم ناغرونکی قبضہ مین رہا جو کہ دختر
راجگان سیکر و کہتری وغیرہ ناغرونکی یہان شادی ہوئی تہی چنانچہ اس رشتہ داری کا مفصل حال

شجرہ نسب سی معلوم ہوگا وغیرہ سے چار پانچ کا اسم شجرہ نسب مین درج کیا گیا اگر کل اولاد نواب دلاور
خانصاحب کا شجرہ نسب لکھا جاتا تو قریب تیس یا چالیس اسم دختر راجپوتانہ کی درج ہوتے او جبکہ ناغرونکی یہان
شادی ہوتی ہے شجرہ نسب مختصر لکھا گیا ہے والا نہ فقط ناغرونکی شجرہ ہاے کی ایک دوسری کتاب ہوجاتی درمیان
مین بعد چھوٹ جانی ملک کے عمارات چاہ وغیرہ مین ہیچک اونکے نام کا تہا اوس نشان کو شیخاوتون نے
جابجا سے تلاش کرا کر مٹا دیا ہے لیکن دختر راجپوت سیکر و کہتری و دختر راجہ جیلو بابن و دراو مین پوری
وغیرہ و رغرض کہ ان ہر چہار دختران کے نام سے بگڑ مین محلات موجود ہین اور وہ عمارت علیحدہ علیحدہ ان راجونکی
ہونکی نام سے معروف ہین کبت نواب دلاورخان جی اول نام خدا کا دوجے نبی رسول + جس
لکہے کلمہ کب دو درج کیا مین ہول + اسحٰق پیغمبر یعقوب کے پوت قریشی ہوا + حضرت آپ نواز کے نام رکھوتہان پایا
سول پہلو بٹہیان بت اشتان بسنت آباد ان + نوکا گڑ کا توہ داوی نبی بادن خیل ناغر کی + بادن خیل ناغر کی بولس
دس + باجین ڈھول سوای کابل سے آئے بزرگ مکرا دہلراد کہندیلی کے مال نوا سے + خان دلاور
نہر لائی + جگ چار دن سرتہیلی کا نمی دے پہاڑ بچاتی + بڑی رنگرون دی جرچلا دی + جب گیان ل پوتن
کری سگائی + دانت سوای پوندی چلی + راہر روندی فوج بہگائی + سکا اور پید اجل مار ابکا توڑ + مار اسکا توڑ
انگریت ب پابگڑ + کبت دیوان قطب خان ناغر رئیس قصبہ بگڑ واقع شیخاوٹی اسکو نشانی ہو لیتے ہین ابکر
گا ہو مغل چار + دوبی سب جیت قطب دیوان کے + جیت ہی جیت بہی خاب تاری اے بگڑ نوائی + جتی تخت
کہندیلی پاہن تستی بہت منگائی + دلی لاہور آگرہ جیسا جیسی بگڑ بنالی + جبلہری راول بگڑ اجاگ بہری دوہائی
دہن ماتا نوار دیہرائی پاجن کوگ اوپائی + نیدڑا جاتے پانچون بیٹی بابن خان جی کے جاہی مظفر خان حمید ہمگن خان
لطف گنائی + بہکی خان دیوان قطب خان باج پاجگونی حسن گاہی + کبت بزبان ڈنگل پورب کردیس
ازاتین سنگہہ تار بجایا + بگڑ کہوداہ اور اسلام پور سرا مورا اتپ پایا + ناغران نام کہو تو کہندا ان دوبہہ دلاور خانے
فلندر خان جہید تو تیغ بہادر لیکر فوج املی + بانکا مورت کرن داود خان خواج علیحان + ممہر خان سو ہن ملک کا مالم
اسلام پور جوری دلی عظمت خان لڑا نوازی + بہادین اوپر اسلے محکم خان + محکم خان مندامن نکہہ رن مین تیغ بجائے
نہاست خان سہو ز سرنا نوبت بجائے + سویان بیٹان سرالو ولسا سکر نام + دلاور دوجا نمین توری دلسنام
سرنام + غلام احمد خان سرگہنٹ گڈہ کوتان + پہ دل خان جی کا ہنک اوڈا ران + بہادر خان بری بہید ماتیسرے + دہائی
دیا انہون نے ون جاران + کامدار خان جسکا کام سنوار اسیو + بہرنی ساری تیر اپہر کی جس نہار اسر افتح
تہیاری کہ اگلی ناغرونکی بخشش و بہادری کی کبتہا ہی تصنیفات نزد چارنان وغیرہ اور اونکی کبتیشروان یعنی
بہاٹ بزبان پختو اونکو بہیٹ بولتے ہین یہ قوم انکی ولایت سے ہمراہ آئی ہے اس قوم یعنی بہیٹ کا مورث اے علیحدہ
ولایت مین باسم کا خ ہوڈ و رگذرا ہے اوس نسل سے یہہ لوگ ہین اونکے پاس موجود ہین پیشہ انکا سوعونکی گانی
بجانے کا ہے اور تعریفات بیان کرنا جو اونکے پاس کتاب بابے مذکور موجود ہین اونمین سے دو چار کتب
معتبر درج کیجاتی ہین واسطی یادگاری کے حال زبانی تنتہو قوم جگہہ فغانی غریبہ شخص باعث ملک چھوٹنے کا یوں بیان کہ
اور اوسنے اپنے باپ سے سنا کہ جو معرکہ مین موجود تہا کہ ٹھاکر جی جیو جار سنگہ کا لوچہ رام سنگہ او در

جگرام سنگہ کا ساد ول سنگہ اودیپور کا ٹہاکر قوم شیخاوت اوس زمانہ مین قصبہ اودیپور موضع ... نکلتی ہے
اور یہ دوسرے قبیلہ جگرام کی سے تہا سنا گیا کہ اسکی ٹہاکر مذکور کو اسکی والدہ سے محبت نتہی لہذا اسکو زمین موضع
ٹونک ضلع اودے پور ملک شیخاواتی مین چہہ ہزار بیگہ دی اسکا قصہ اسطرح پر ہے کہ ٹہاکر جگرام سنگہ کے دو قبیلے تہے
اول قبیلہ اسکا ہمشیرہ گوبند داس جے تنور باشندہ موضع ماہوندہ ضلع نیبی تہے چنانچہ اس قبیلے سے دو بیٹے ہوئے
بڑا تو ساد ول سنگہ دوسرا اسلیدی سنگہ اور دوسرا قبیلہ جگرام سنگہ کا قوم بیدا وت راٹہور علاقہ بیکانیر کی تہی
اس زوجہ دوم سے تین پسر پیدا ہوئے سوہن سنگہ گوپال سنگہ مکند سنگہ ٹہاکر مذکور کو اس دوسرے قبیلے سے محبت زیادہ
تہی لہذا بباعث زوجہ دوم کے اپنے ایام زندگی مین مکند سنگہ کو اودے پور کا مسند نشین کیا غرض کہ ٹہاکر جگرام سنگہ
نے جو زوجہ اول سے مسمی ساد ول سنگہ تہا اوسکو زمین مذکور دیکر اودے پور سے نکالا یہہ شخص مع زوجہ جو قوم دان
اپنی کے واسطے حفاظت زمین مسطور کی موضع ٹونک کو چلا گیا اسکی زوجہ ناہناسر کی قوم بیکی یعنی راٹہور تہی اور اس
زوجہ مسمے ساد ول سنگہ کی پہوپہی یعنی اس عورت مذکور کی والد کی ہمشیرہ زوجہ نواب شمس خان بہادر رئیس
جہونجہنون کی تہی اور غرض کہ موضع ناہناسر کی یہ ہردو پہوپہی بہتیجی کے ان ہردو شخص کے ہمراہ شادی ہوئی تہی جبکہ
کہ یہ شخص باسم ساد ہول سنگہ چند مدت موضع ٹونک مین رہے اور اونکی اوقات بسر نہو سکی اوسی الثنا مین اونکی
زوجہ نے کہا کہ مناسب وقت یہہ ہے ہم تم نزد پہوپہی صاحبہ کے بمقام جہونجہنون چلین یقین ہے کہ میری پہوپہی نواب
صاحب سے کہکر تمکو نوکر رکھہ لینگے بموجب کہنے زوجہ کے ساد ہول سنگہ بمقام جہونجہنو گیا قصہ کوتاہ اونکی
زوجہ کی سعی سے نواب کی زوجہ نے نواب سے کہی کہ میری بہتیج جنوائی کو کیا تمہاری یہان روٹیان تنگین ہین کہ مدت مدید
منقضی ہوئی کہ اب تک اوسکی کوئی صورت نہوئی وہ بسبب میری یہان پہر آیا ہے اور تمہارے گہر مین
ہزار ہا آدمیونکی روٹی ہے کیا اسکی نہین چنانچہ نواب نے بموجب گذارش بیگم صاحبہ کی ٹہاکر ساد ہو سنگہ کو نوکر
رکھہ لیا یہ ٹہاکر مدت سولہ سال تک نوکر رہا۔ راوی یہہ بیان کرتا ہے کہ ایک روز دربار نواب شمس خان کے
مین مان اللہ خان موجود تہا اوس روز دربار مین ساد ہو سنگہ حقہ نواب کا مع نے کے بیٹہ گیا یہ امر مان اللہ خان کو
ناگوار خاطر معلوم ہوا اوسنے کہا کہ آپ کے حقہ کو مع نے کی پینا مناسب نہین اسمین بے ادبی جناب موصوف
کی ہوتی ہے غرض کہ ان دونو سخت کلامی ہوئی اسوقت ساد ہو سنگہ نے کہا کہ مین قصبہ پرواسن مین اگر
دیکہونگا اور سمجہونگا ایکو کہا کہ مولہ قصبہ پرواس کا علاقہ مان اللہ خان کی جاگیر مین تہا اس بات سے یہہ
اشارہ تہا کہ تمہارے گہر چلا لڑونگا اسوقت مان اللہ خان نے کہا کہ یہہ گفتگو آج تیری نہین ہے بلکہ یہہ گفتگو بھائی صاحب یعنی نواب شمس خان
کی اشارہ سے ہے چنانچہ بعد ہونے اس گفتگو کے مان اللہ خان دربار سے اوٹہ کر اپنے مکان پر آکر اپنی طیاری کارزار
کی کرکے موضع پرواسن کو روانہ ہو نکلے اور راستہ مین ایک غلہ خزانہ سرکاری کا ملگیا آدمیونکو اپنے
ہمراہ لیگئے جبوقت کہ اسکی اطلاع نواب کو ہوئی کہ خزانہ سرکاری کو مان اللہ خان باغی ہوکر پکڑ کر لیگیا
لہذا نواب صاحب نے بہی اپنی فوج کو موضع پرواسن کے واسطے لڑائی و گرفتاری مان اللہ خان کے روانہ کی
اوس فوج کا سپہ سالار ساد ہو سنگہ کو کیا قصہ کوتاہ بروقت لڑائی کے نواب کی فوج کو شکست ہوئی لیکن ساد ہو سنگہ اور
اوسکا فرزند کلان یعنی زوراور سنگہ میدان کارزار مین کہڑے رہے اوسوقت مان اللہ خان بولا کہ اے پسر ساد ہو سنگہ کو ماردون اوسوقت

ارادہ اونکا دیکہا ساد ہو سنگہ نے کہا کہ برادرزادہ کا مارنا آپکو مناسب نہین یہہ مان اللہ خان مذکور بجانب ساد ہو سنگہ
متوجہ ہوا اور ایکضرب تلوار کی ٹہاکر مذکور کو ماری چلتہ کے باعث کم کارگر ہوئی عقب سے زوراور سنگہ
پسر ساد ہو سنگہ نے مان اللہ خان کو بضرب شمشیر حالت غفلت و بیہوشی مین مارا اور دار الفنا سے
دار البقا کو پہونچایا جب کہ خبر ماری جانی مان اللہ خان مذکور کی نواب کے گوش زد ہوئی اوسوقت کا بیان راوی معتبر
اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ تین شبانہ روز نواب شمس خان نے کہانا پانی ناول نفرمایا اور اہل برادری کے
لوگون نے کہا کہ یہان سے ساد ہو سنگہ کو نکالدو ورنہ ہم لوگ تمہاری اطاعت مین نرہینگے اور یہہ واقعہ جانکاہ بعہد
سمت ... مطابق سنہ ۱۱۴۹ ہجری مین ہوا اور زوجہ نواب نے نواب صاحب سے کہا کہ میرا بہتیج جنوائی بموجب ارشاد
آپکے لڑنے کو گیا تہا اور لڑائی مین مرنا مارنا دونون بات ہوتے ہین اسکا کیا قصور ہے اگرچہ اسکو نکالدینگے تو نہایت
آپکی اسکو بار ڈالینگی حاصل کلام ساد ہو سنگہ کو نواب نے نہ نکالا اسپر کل لوگ برادری کے برداشتہ خاطر ہوکر نکلگئے جبکہ
نواب کا انتقال ہوا تو یہہ ملک اور ریاست پر قابض و متصرف ہو گیا اس سے توقع محال جاکر راجہ جی سنگہ کی فوج کمک کی
اور برادری کے لوگ اور قوم تنور کے مردمان اور فوج جودہپور کی اور بیکانیر کی آگئی اوس زمانہ مین پادشاہت کم
ہوتی جاتی تہی ان لوگونکا موقع لگ گیا یعنی ملک شیخاواتی تا غونکی قبضہ اختیار سے جاتا رہا جو ملک جسکے ہاتہ آیا اوسنے
داب لیا ہر ایک کی دلمین مذہبی عناد پیدا ہو گیا بلکہ اس سمت مین کل قوم پٹہان پر ہندوستان مین زوال آگیا تہا حافظ
رحمت اللہ خان نواب الہہنو کی لڑائی مین شہید ہوئے گویا کل قوم پٹہان پر ہندوستان مین وبال آگیا جو کہ ہندوستان
مین قبضہ افغانان مین جو ملک تہا وہ ہر ایک کے قبضہ اختیار سے چہوٹنے لگا کتب تاریخ معتبر کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے
روایت معتبرہ ایک راوی بہت معتبر بیان کرتا ہے کہ امان اللہ خان کا ایک شخص میراثی تہا اوسنے بعد چند
مدت کے ارادہ کیا کہ عوض اپنے آقا کا لون چنانچہ اوسنے موضع پرواسن سے نکلکر اپنا بہیس یعنی تبدیل لباس درویشانہ کرکر
ساد ہول سنگہ کے مارنیکو گیا اوسکو ساد ہول سنگہ مذکور سارد ہنہ جوہڑ پر غسل کر رہا تہا اس میراثی مذکور نے چاہا کہ بخنجر قبض
ماردون بلکہ مارنیکو متوجہ ہوا اسوقت مسمی بہیم سنگہ باشندہ موضع دہمورہ قوم کارنوت کہ آیہ نے اس شخص درویشی لباس
والہ کو پکڑ لیا گرفتار کرتے ہی اس نے بہیم سنگہ مسطور کو واصل جہنم کیا لیکن پہر وہ میراثی ہی مارا گیا نقل کرتے ہین کہ اس
فقیر میراثی کی قبر بڑی طیاری کیسے موضع ٹونک قریب اودے پور کے یعنی بفاصلہ تین کوس کے ہے
اور یہ اودے پور شیخاواتی مین متصل ہند ہو گئی ہے اور بہیم سنگہ مقتول مذکور کی چہتری بہی بڑی طیاری سے اوسی
جگہ ہے **حال ساد ہول سنگہ** انکی پانچ بیٹے تہے پسر کلان زوراور سنگہ نول سنگہ وکشن سنگہ کیسری سنگہ اکہی سنگہ
زوراور سنگہ کی اولاد موضع جوکرتی اور موضع سلطانہ یہ وہ سلطانہ ہے جوکہ نواب دلاور خان نے اپنی حجا صاحب
داد اخواجو خان صاحب کو عنایت کیا تہا اونکی اولاد خواجو خیل کہلاتی ہے گرددی مین آباد ہین موضع بلیر موضع ...
مین آباد ہین اور نول سنگہ پسر دومی کی اولاد موضع نوال گڈہ مین آباد ہے اور کشن سنگہ کی اولاد قبضہ
کہیتڑی مین آباد ہے اور کیسری سنگہ کی اولاد موضع ... موضع بسے ناہو و سورج گڈہ مین آباد
ہے چنانچہ اس جگہ راجہ کہیتڑی کا نسب نامہ بہت تصحیح کے ساتہ نسبت نامہ واقفیت حال ناظرین کتاب ہذا کی لکہا جاتا ہے

نسب نامہ راجہ کہہری قوم سنجاوت

اول

کشن سنگہ — بہوپال سنگہ — باگر سنگہ — نرہی سنگہ — بختاور سنگہ — خیو سنگہ — فتح سنگہ — اجیت سنگہ حال

کیری سنگہ — سوجمل — سیام سنگہ — چین سنگہ — گوبند سنگہ — خیدر سنگہ موجود

نسب نامہ کیسری سنگہ ہرسہ دو سال الغرض

کہیر سنگہ پسر پنجمین لاولد گذر الیکن اسکا تیار کرایا ہوا ایک قلعہ توہے واقع جہونجہنون مین کہ اوس قلعہ کو کہیر گدہ کہتے ہین اور دوسری روایت یہ ہے کہ سب ملک سنجاوتی جہونجہنو کا یہ حال ہوا کہ نواب قطب خان کی کہرمین حرم کلان ہمیشرہ ٹہاکر جہوجہار سنگہ وسکہدی سنگہ قوم کہوا یہ دختر راو بھوج راج باشندہ اودی پور مالک سنجاوتی پرگنہ جہونجہنو کی تہی اور یہ ٹہاکران مذکور کارکن نواب مذکور کے روبرو تہا ملکی کل کام کرتا تہا چنانچہ محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین علی قلی خان نے سمٹٹ مین ملک نواب قایم خان کا بزور شمشیر چہین لیا نواب موصوف اوس ملک مین دخیل ہوا تو دیوان قطب خان ناغر نواب سے کہا کہ تمہارے ملک کیواسطے نواب علی قلی خان نے پادشاہ سے اجازت لی ہے لہذا نواب کچہ عذر معذرت کرکے دہلی بخدمت پادشاہ کے تشریف لیگئے حالانکہ نواب دار الخلافہ دہلی تک نہ پہونچے تہے کہ راستہ مین بمقام سکہانہ انتقال ہوگیا چنانچہ سالا نواب کا یعنی جہوجہار سنگہ کہ روبرو نواب کے کارکن تہا بعد وفات کی وہی قابض ملک اوسیاہ پر ہوگیا اپنی ہمشیرہ مین ملکر اور اپس مین یہ لوگ ناغر لڑنے لگے بباعث مسند نشینی کے کیونکہ نواب کی اولاد نتہی اور اس عرصہ مین کل سنجاوت نواب علی قلی خان مین ملکر اور اپنا سرغنہ ٹہاکر جہوجہار سنگہ کو بناکر شبخون کیا غنیم غالب آیا شکست فاش ہوی اوسوقت نواب علی قلی خان کی تقسیم مین ملک نارنول آیا اور باقیماندہ انکی ہی رہا کہ آجتک انکی اولاد کے قبضہ مین ہے اور ملک حسب تفصیل ذیل اسطرح ہی پرگنہ نرہڑ پرگنہ سنگہانا پرگنہ جہونجہنون سوج گدہ ومنڈاور نول گدہ کہہری غرض کہ بموجب تفصیل مرقومہ بالا کی قصبہ سنجاون کی ہین اور باقیماندہ سرکاری خالصہ مین ہین عقل مین بہی یہ روایت آتی ہو شاید اوسوقت مین نواب صاحب ہی تشریف فرما ہوئے ہون یہی راوی اسکی روایت کا بیان کرتا ہے کہ رمیس جے پور کی راجہ جیسنگہ ثانی کے بباعث رشتہ بادشاہ کی راجہ مذکور نے بادشاہ اجازت لیلی تہی نواب صاحب شریک لڑائی ہوئے تہے اور پہر بعد ہونے شکست کے تین فرقہ ہوگئی ایک گروہ تو ملک حیدرآباد کو چلاگیا دوسرا گروہ سردار خان نام عرب انکے ہمیت کے راجہ بنارس کے پاس گیا اور امام الدین خان واسطے نالش کے دہلی بخدمت محمد شاہ بادشاہ کے گئے اور چند سردار برادری قوم ناغرون سے جو کہ ٹہاکر مذکور تین ملکی تہو وہ وہان رہے لیکن زمین اونکی ہی دستیاب نہوئی یہ امر منظور خداوند تعالی ہے یہ بادشاہ ملک ومال سے غافل تہا لہذا لقب اسکا محمد شاہ بادشاہ رنگیلہ مشہور ہے اسکی زمانہ مین فساد ہر سمت برپا تہا چنانچہ بعد عرصہ کی بادشاہ نے امام الدین خان کو جاگیر گوالیار کی علاقہ مین عنایت کی یعنی اعلی پور وموضع بہارنی وسہاولی قریب دو لاکہ روپیہ کے جاگیر حضور بادشاہ عطا کی اور خان موصوف کو تعینات صوبہ گوالیار کیا ان مواضعات مین گدہی بحفاظت طیار کرائی ہے امام الدین خانصاحب کی موجود ہین اور باعث قرولی آنیکا یہ ہوا کہ خان والا شان کی ملاقات نول سنگہ کہانڈ یہی اوسے تہی اور یہ شخص اہلکار راج قرولی و نزدیک تہا اسکی قبائل بمقام ندو رہے قرولی کو آلیے تہے اس خبر کو

سنکر دتیا والہ راجہ نے فوج واسطے گرفتاری قبائل کے روانہ کی روانگی فوج راجہ دتیا کی سنکر خانصاحب موصوف معہ اپنی سپاہ کے بمقابلہ غنیم کے آئے اور اوسکو شکست دی اور قبائل نول سنگہ کو پنجۂ دشمن سے بچاکر ہمراہ لے آئے یہ بات مہاراجہ گوپال سنگہ رئیس قرولی نے سنی تو نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس پٹہان کے آنے سے یقین ہے کہ ملک سکرواری آباد ہو غرض کہ نول سنگہ کہانڈے راو سے مشورہ کرکر طلب کرنا امام الدین خانصاحب کا مقرر کیا اور پیام وسلام مہاراج کا نول سنگہ نے درمیان مین ڈالا اوس زمانہ مین مہاراج گوپال سنگہ خورد سال تہے ملک مین غدر ہورہا تہا علاقہ بہائی بٹہون قوم بہادر کی نے داب لیا تہا لہذا مہاراج گوپال سنگہ واسطے لینے مدد جیپور تشریف لیگئے اور مہاراج والی جیپور کو اپنا والد کہا چونکہ وہ بزرگ تہا اور یہ طفل تہا اور اپنی نشست فرزندانہ پر دربار مین نشست کری اور یہ نشست جیپور مین روبرو مسند کے ہوئی تہی جبکہ جیپور سے مدد لیکے مہاراج گوپال سنگہ آئے اوس فوج نے موضع گبر پٹیدہ اور موضع سور کی کا قتل کیا ان ہردو مواضعات مین جل گدہ یعنی جل خرکا پہیر اگیا اور قوم گوہنچہ کو خفہ پانی سے دور کیا اور جیسے قرولی کی نشست سامنے کی جیپور مین ہونا وہ لوگ بیان کرتے ہین اور قرولی مین مہاراج پرتاب سنگہ رئیس جی پور واسطے شادی کے تشریف لائے تہے تو ماتہ مہاراج مانک پال جنگی نشست ہردو راجہ جی کی ایک مسند پر ہوئی تہی ہمیشہ کا یہی دستور چلا آتا ہے اور مہاراج گوپال سنگہ برادران قوم بہادر کی سے از حد ناراض تہے اور اونہون نے ملک سبلگدہ کی داب لیے تہے مع قلعہ کے اور مہاراج گوپال سنگہ کی فوج نے کئی مرتبہ شکست پائی چنانچہ بمرتبہ اول مہاراج جیپور مدد موضع گبر پٹیدہ وسور کی کو دے چکے تہے اس باعث بار دیگر اونسے مدد لینا مناسب وقت نسمجہا جب کہ خانصاحب سے نوشتخواند بابت جاگیر ولڑائی قلعہ کی ہوچکی مضبوط ہوگئی اوسوقت مہاراج قرولی تشریف فرما جانب سبلگدہ ہوئے مع افواج کی قلعہ منڈرایل مین سرکار قیام پذیر ہوئی اور امام الدین خان نے موضع الہ پور سہاولی سے مع اپنی فوج کے کوچ کرکے موضع دیولپور پر فوج غنیم کا قتل کیا پہر بعد فتحیابی کے خان موصوف نے اوس مقام پر مورچہ لگایا اگرچہ اس لڑائی مین افغان بہت مارے گئے لیکن فتح عظیم پائی چنانچہ قبرستان اون لوگون کے اب تک وہان موجود ہین حال اس لڑائی کا سنکر مہاراج والی قرولی بہی بمقام منڈرایل سے شریک لڑائی کے ہوئے اور موضع دیولپورہ موقع واردات کا سبلگدہ سے فاصلہ نیم کروہ کا ہے بسمت گوالیار کے غرض کہ ہردو فوج یعنے مہاراج قرولی اور خانصاحب موصوف کی نے قلعہ گہیر لیا اور رسد وغیرہ غنیم کو نہ آنے دی اور لڑائی ہونا شروع ہوا اوقت کارزار کے مورچہ خانصاحب کا بمقام مذکور رہا اور مورچہ سرکار بمقام موضع مانگرول رہا بعد یکماہ کی بہت کشت وخون ہوکر قلعہ پر فتح پائی بعد ظفریابی کے سرکار نے خانصاحب کو حسب قرار جاگیر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی یعنی موضع بچپورہ سبل گسان بدین تفصیل مرحمت ہوئی

موضع بہانگہان	ڈونگر پور	کنیرون	چوک پورہ	ہتاڈ پورہ	راج پورہ	کلیان پورہ	موزون لوٹہ من ریمن دیگر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
علاپور	وہم کن	جہانگیر پور	دبیرا	چرابتی	موضع بدہن	موضع ٹونڈلا	تعلقہ سہاولی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہاولی خاص	کہتوت	موضع ایلیا کالون	راج پور	موضع بانسی	ہنڈوار	مورپور	بروتا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
موضع آبار	نوراولی	رتن پور	گہڑولی	کانگرا	موضع مدرانی	جوگی پورہ	جہنڈو پورہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوراولی بدسنگہ والی موضع گورچہ اوجی والہ موضع کہیڑنی ہرسہ موضع کی جمع مواضعات پہاڑی وغیرہ موضع کملار وغیرہ مواضعات دیدی کہ اوس جاگیر کی پٹہ اب تک موجود ہین نزد راقم کے اور بعد مرحمت کرنے جاگیر کے خانصاحب کو واسطے نشست کی قلعہ سبلگدہ عطا کیا کہ دفتر سرکاری مہاراج گوپال سنگہ مین درج ہے اور نصیر خان قوم خواجہ خیل ناغر کو جنکا ذکر آگے ہوچکا ہے یہ اولاد داد اخواجو خان کی تہے قرولی مین آئی مہاراجہ گوپال سنگہ جی نے اونکو یہان پر رکہا اور جاگیر دینا اونکی موضع سلیم پور مین مقرر کیا

پرنا ... بعد مہاراج نرسنگ پال جی کا چھوٹا ہے اس سال کے بعد مسٹر مسن صاحب بہادر رونق افروز قرولی سے گئے ہوئے اور بعد تشریف آوری صاحب موصوف کے بعد دو سال کے مہاراجہ مدن پال کے مسند نشین ریاست قرولی ہوئے لہذا تاغر قوم خواجو خیل قرولی والے کہلاتے ہین اور باعث رہنے سیل گڈہ کے یہ لوگ گڈہ والے کہلاتے ہین حاصل کلام یہ ہے کہ خانصاحب مسطور نے قوم سکروار کو ایسا زیر کیا تا گویا یہ حکایت اظہر من الشمس ہے

ذکر محاربہ موضع نیری

کہ موضع نیری پر کل قوم ٹھاکر یعنی سکروار جمع ہو کر باغی ہوگئے اس خبر کو سنکر مہاراج نرسم پال جی بیکنٹھ باشی واسطے زیر کرنے باغیون کے مقام قرولی سے موقعہ واردات پر تشریف فرما ہوئے یہ حکایت مشہور و معروف ہے کہ مہاراجہ صاحب نے چاہا تہا کہ بموجب گزارش قوم سکروار کے کہ یہ ہو جائے لیکن اسوقت خانصاحب امام الدین خان نے کہا کہ راجہ مین آپ کو روٹی بہت ہے اور مین مصیبت زدہ ہون کیونکہ اس فلک کج رفتار کی کج ادائی سے ملک آباء اجداد سے دست بردار ہو کر یہان آیا ہون ہزار شکر خدا تعالی کا کہ اوس نے اب روٹیون سے لگایا ہے اب بجز مرنے کے اور کچھ نہین بنتا آپ قرولی کو تشریف فرما ہون اور مین لڑونگا اور انشاء اللہ تعالے باقبال سرکار دولتمدار کے دشمنونپہ فتحیاب ہوتا ہون اور بندہ کو سوائے لڑنے کے اور کچھ ٹہکانا نہین ہے سنا جاتا ہے کہ اوسوقت کوئی شخص ایسا بولا کہ آپ تو لوہے مین جکڑے ہوئے ہین اور سر ڈہانپے ہین آپکو دشمن کی تلوار کا کیا ڈر ہے یہ خبر سنکر اس بات کی خانصاحب نے تن سے زرہ اوتار ڈالی اور جامہ پہن لیا مشہور ہے کہ اوس روز ایسا کشت و خون ہوا کہ کشتونکے پشتے لگ گئے اس موضع کے نیچے باسم کواری ایک ندی ہے وہ خون سے آلودہ ہو گئی یہان تک کہ پانی اوس ندی کا سرخ ہو گیا تہا باعث آب سرخ کے لوگ مشہور کرتے ہین کہ اوس لڑائی مین گھٹنی گھٹنے خون بہا اصل اوسکی یہ ہے کہ باعث آب کے سرخ خون ہو گیا تہا اوسوقت مین آب ندی مین گھٹنی گھٹنی تہا اس کثرت سے قوم سکروار ماری گئی تھی اور ہیبت سے گرفتار ہین القصہ غرضکہ اس لڑائی مین خانصاحب کے بضرب تلوار گیارہ زخم آئے مگر زندہ رہے اور سرکاری فوج سے قوم ہمراہ اس اور باد وان وغیرہ مارے گئے اور یہ بھی مشہور ہے کہ بعد اس لڑائی کے بار دیگر موضع کناری گڈہی ضلع پہارگڈہ پر لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین انکے برادر حقیقی باسم نظام الدین خانصاحب مارے گئے

نقل معتبر

اوس لڑائی کی یون ہے کہ اول ڈنکر نظام الدین خان گئے تہے اونکے بہائی امام الدین خانصاحب کے دل نے تقاضا کیا عقب سے وہ بہی گئے اور دیکھتے کیا ہین کہ نظام الدینخان موصوف اوس لڑائی مین زخمی ہو کر زمین افتادہ ہین اور ہاتہ مین تلوار ہے اور ہاتہ تلوار کے زمین پر مارتے ہین امام الدین خان نے غور کیا کہ اگر مین نزدیک جاتا ہون تو شاید کہ یہ میری ضرب تلوار ماریگے کیونکہ خون کی جوش سے ... مین لہذا اول اونکا نام لیکر پکارا اور کہا کہ تو مین پر ہاتہ مارتا ہے اوسکا سبب کیا ہے تاکہ مین نزدیک آجاؤن اور برادر کلان نے اون سے پکارکر یہ کہا کہ ای نامرد مین تو یہ جانتا تہا کہ مین تیری لاش کو بہنگی پر زمین سے اوٹہاونگا لیکن تو تو ایکہی آواز کا ہوا اسپر بہائی نے کہا کہ جناب من تلوار میرے کاری لگی ہے یہ کہکر اور زخم پر کمر سے کہولکر ... مضبوط باندہا اور گہوڑے پر سوار کیا چونکہ خدا کو بہی منظور تہا کہ بار دیگر لڑائی مین ایسا نہ ہوا کہ لاش نظام الدینخان صاحب کو برادر کلان نے ایک بہنگی زمین سے عضو کو متفرق

پایا کہ سر کہین ملا تہا اور دست و پا کہین ملے تہے اس واقعہ کے ہونے کے بعد امام الدین خانصاحب نے فوج غنیم پر حملہ کیا اور عنایت الہی سے غنیم پر غالب آئے اور گڈہی مذکور فتح ہوئی غرض اس لڑائی مین امام الدین خان کے تعدادی بائیس زخم آئے تہے از فضل الہی شامل حال رہا کوئی نقصان نہ ہوا اور فتح کرکے اس گڈہی مذکورہ سے نظام الدین خان کی لاش کو اپنے ہمراہ لاکر مقام سیلگڈہ باغ اپنے مین دفن کیا جبکہ سرکار دولتمدار مہاراجہ نرسم پال جی جنت مکانی قرولی مین سنا تو باستماع اس سانحہ ہوشربا کے سرکار کو بہت رنج ہوا اور ماتم پرسی کو سیلگڈہ تشریف لے گئے اور بروقت ملاقات کے سرکار نے خانصاحب سے یہ فرمایا کہ مجہکو نظام الدین خان کا بڑا رنج ہوا اگر آپ اونکو لڑائی دیگر سے موقوف رکھتے تو یقین تہا کہ وہ شہید نہ ہوتے اور یہ بہی کہا کہ کوئی بہی ایسا کرتا ہے جیسا کہ تم نے کیا اور بہائی زخمی کو بار دیگر لڑایا سنا جاتا ہے کہ اوسوقت خانصاحب کو زخمی شدہ مین طیش آگیا اور بروقت طاری ہونے طیش کے زخمہ بدن پہٹ گئے اور زخم سے خون جاری ہو گیا اوسوقت سرکار سے امام الدین خان نے گذارش کیا کہ خدایتعالی نظام الدینخان کو اقبال نہ تہا پٹہان تہا جو اوسکا کام تہا وہ اوسنے کیا مگر ہان یہ برا ہوا کہ مین زندہ رہا یہ امر مسطور خدا کی

نقل نظام الدین خان

آپ کا مشہور ہے سیلگڈہ کا ذکر ہے کہ ایک پہلوان قوم گوجر ایک روز آیا غرض کہ اوس سے طاقت سر کی آزمائی سنا جاتا ہے کہ اول اوس نے آپ کے سر پر زور کیا اوسوقت چشم خون آلودہ ہو گئے اوسحال پر نظام الدین خان نے بار دیگر زور کیا تو اوسکا مغز پہٹ گیا بلکہ وہ گوجر اوسیوقت فوت ہی ہو گیا بعدہ نظام الدین خان ... بخوف برادر کلان کی ایک بخاری مین گہس گئے کیونکہ اوس بخاری کا منہ تنگ تہا جسوقت غصہ فرو ہوا اور کہانیکا وقت آیا برادر کلان کو اضطرابی ہوئی کہ نظام الدین خان کو لاؤ جب والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اگر تو اوس کا قصور معاف کرے تو مین بتلا دون آپ نے کہا کہ مین نے اوسکا قصور معاف کیا آپ بلالو جون کہ والدہ صاحبہ نظام الدین خان کو بخاری مین جا کر دیکھا تہا اسو اسطے برادر کلان سے اقرار لیکر اطلاع کی تہی سنا جاتا ہے کہ آپ اوس تنگ دہن بخاری سے نکل نہ سکے لاچار کاریگر کو بلا کر منہ اوسکا کشادہ کرایا جبکہ باہر آئے اوس زمانہ مین برادر کلان کا اسقدر خوف تہا جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اب فی زمانہ والد کا بہی اتنا خوف نہین ہوتا ہے قصہ کوتاہ خانصاحب نے اوس پہلوان فوت شدہ کے گہر گئے لوگون کو طلب کرکے کچھ زمین بطور ننانکار کے بخشدی تہی کہ وہ زمین حال تک جاری ہے اور سرکار ... نے بہی بحال رکہی ہے

کبت امام الدینخان فریدخانی کا + تم جب کری تیغ گوالیار جہلکی
دوجہہ جب کری سسر ساوالی کی ہو گئی + پنج جب کری دل دلکو بلو ڈالو + جو نہی جب کری دل دکہن کی ڈہلکی + پانچین جب
بہت بڑی کی خان بلی + ماری ہن غنیم لوتہ ... سے جہہ گئی + تیری جب ایسی کب راج ... سبہی جای + تیری جب
اسکے جیب سکروار جہہ گئی + **کبت دیگر** راجہ نرسم پال + مہاراج جیدہی ہن کو بپ + جہلکی جہان
لکر توپ آئی سون آئی مل پر دل کہائی ہین + بہت کر دان بان گولی سب تال ہین + جو لگی برت بہرت مل
مار دیجائے ہین + سیکہہ ملابت لیہو رام قبیلہ سنگ روپ + نول کے بہائی بہی سونیس کہا ڈٹی + رلو جو کی ...
بڑا تی ہین + مدار لعل پانگ امراو راول جو سکے + درجن دل ماری رنگ ... سون جہڈاتی ہین + بیر انولی امام
الدین خان پٹہان جسکی صفت کری جگ جہان + ہو جا تو آبانت خان ... سواتی ہین + سبہی امراو مل
نیری کا کہیت جیتا + ماری سکروار سیس گنبد سے دہولائی ہین **کبت سیوم** اصل کہا تہا

دیا رسول کسی بہلت خدا کی بہاہی تیرا اب دل بہکاہی پٹہان بدہیکا تو ہند جید ہیکا حسن مدین پد ہیگا جنگ کہاندی سر جگائی ۔ الحمد اللہ
پہر کیا جلال الدین خان ست محمد مبارک سب یا نتنے گائی ۔ اوگا خان جانا سا امام الدین خان بل وانا بہپ من ماتا یا نار کو یو تو
کاسے ۔ کبیت چہارم منگس بدار دولیس ۹۱ نے سر ابو جب جات کبیت مار و امام الدینخان پٹہان سنے ۔ جہان چڑہ دہا یو
جہان ہاتہی کو جہلا یو ۔ اور بڈ وجس پا یو سبہی کہیت کامان نی ۔ آتو سوار وجب وکہتی راکہو جب ۔ جہوج کی جہوری سنے
اب مانت نتی آن سنے ۔ کہیت ہین بانیت رای کوہاندائی کرون ۔ البس بے سو نواب خان خان سنے ۔ غرض کہ سرکار کو
الیسا زیر کیا کہ پھر اونہون نے سر نہ اوٹہایا ملک مین امن ہوگیا جبکہ امام الدینخان نے قضا کی اور اونکی چہوٹے بہائی نظام الدینخان کا انتقال
ہو چکا تہا اور یہ لاولد تہے لیکن امام الدین خان کے ایک دختر تہی اور اوسکی شادی ایک حقیقی برادران مین ہوئی تہی چنانچہ غلام علیخان و صفدر خان
دختر زادہ خانصاحب مرحوم کو مہاراجہ نرسنگہ پال جی نے اس ریاست پر بجای اونکے مسند نشین کیا اور یہہ مین مکم تو سنا جاتا ہے کہ بعد مسند نشینی
کے انکو فیل کی عماری پر سوار کرکر شہر کی سیر قلعہ کے نکالا تو اوسی روز بیمار ہو گئے شہر آپ سواری نکلی ایک وماہ مبتلا سے بیماری رہکر اس جہان فانی سے عالم
جاودانی رحلت کی لوگ ایسا مشہور کرتے ہین کہ باعث سحر و افسون کے قضا کی بعد انتقال فرمانے کے مہاراجہ قرولی نے مقام سیلگڑہ ضبط
ہوکر اس جاگیر کے کئی حصہ کئی بباعث فساد خانگی چنانچہ جاگیر مین سو سوار کی خانصاحب مستجاب خانکو عطا کی اور دو صد سوار کی جاگیر بنام وزیر
خان اور ایک صد سوار کی جاگیر بنام منگل خان کے اور ایکصد سوار کی جاگیر بنام دلاور خان و غدر خان کے لیکن اس جاگیر کو زور آور خان نے قبول
نکیا چونکہ حقیقی بعد غلام علیخان کے زور آور خان کا تہا اور مستجاب خان وغیرہ محمد خانی کار کردہ تہی اسباب سی مہاراجہ نے انکو جاگیر عطا کی یہ امر
اونکو ناگوار معلوم ہوا آخر الامر زور آور خان نے رہبر وسرکار کے سخت کلامی کرکی واسطے مدد لینے کے رانای گوہد کے پاس گئے رانای گوہد نے
بہت دلجمعی کی اور فرمایا فی الحال مجہکو یہ لڑائی درپیش ہے یعنی گوہد پر مرہٹہ آئی ہوئی ہے بعد فتح اس لڑائی کے انشاء اللہ تعالی مین تمکو مدد دونگا
اونہون نے گذارش کیا کہ لڑائی میرے ذمہ ہے آپ کچہ خیال نکرین آخر الامر وہ لڑائی مرہٹہ کی درپیش آئی اور عنایت الہی سے جناب رانا
صاحب والی گوہد ظفریاب ہوئے غرضکہ اس لڑائی مین زور آور خان کے بہت آدمی مارے گئے چند نامی گرامی پٹہان قوم کہونگر سر یک اوسکا
قبور ہین یعنی گوہد مین اور بعد فتح ہونے اس لڑائی کے رانا صاحب نے واسطے مدد کو فوج اپنی ہمراہ زور آور خان کے کردی بموجب قرار کے سنا جاتا ہے
کہ اول لڑائی مین زور آور خان نے اسپ اپنا موجہ پر خیر کیا شدنی امر کہ ایک بندوق پیشانی پر لگی چونکہ لڑائی برابر اتہی لہذا اونہون نی
جانکا کچہ خیال نکیا ارمان دلکا دل مین رہگیا مصرع ع ہوتا ہے وہی یار جو کچہ کہ خدا چاہی ہی غرضکہ اونکی لاش کو سیلگڑہ مین امام الدینخان کے
باغ مین دفن کیا فوج رانای گوہد کی واپس چلی گئی چنانچہ اونکا رنج وملال مہاراجہ صاحب نے بہت کیا اول مرتبہ فوج مرہٹہ کی آئی اون سے
معاملہ مبلغ ایک لاکہ روپیہ پر ٹہرا چنانچہ اس روپیہ کی جسکو بزبان ہندی اول کہنی کہتے مین خانصاحب مستجاب خان جی گئے اور اپنی گرہ
سے یہ روپیہ مرہٹون کو دیکر کئی ماہ کی بعد والیس سیلگڑہ کو آگئی اوس روپیہ کے کواغذ سند وغیرہ موجود ہین راقم کی پاس اور ان کل کاغذ کے
پتہ کو نقل دفتر راج مین موجود ہین گئی لاکہ روپیہ کی جاگیر کی دفتر مہاراجہ نرسنگہ پال جی صاحب کا ہین ۔ سنت ۱۸۳۲ بکرم مین راو راجہ اونیارہ قرولی آئی کو
قرولی سی سیلگڑہ کو ہمراہ مہاراجہ مانک پال جی کے تشریف لیگئے چنانچہ گڈہ سی یہ لوگ واسطے پیشوائی کے آئے مستجاب خان و منگل خان
گیسو خان ۔ دلاور خان ۔ بلال خان و غیرہ پٹہان نامور انکو دیکہکر معہ فوج آراستہ کی راو راجہ اونیارہ خوش ہوئے اسوقت راو موصوف نے مہاراجہ
صاحب سی گذارش کیا کہ یہ کون ہین سرکار نے فرمایا کہ یہ نوکر ہین لیکن آبروئین بہائی بیٹون سے بہتر اور زیادہ ہین اوسوقت راو صاحب نے فرمایا کہ
یہ کبہی نوکر میری دانست مین تو ان سے ملک کا آباد شوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ انکی سپاہ جنگی اور گہوڑے متیار ایسی ہین اسواسطے الملک للہ اسلام کا نشان
معلوم ہوتا ہے سرکار نے فرمایا کہ انسی نمکحرامی ہرگز نہوگی کیونکہ یہ لوگ امیر بادشاہی ہین اتفاق زمانہ سی یہ لوگ گہٹ گئی ہین اور تین پشت سی ہمارے یہان مین

آجتک کوئی حرکت نمکحرامی کی سرزد نہین ہوتی غرضکہ ہر دو طرف سے بہت کچہ قیل وقال درمیان نہین آئی اور اسباب پر قرار پایا
کہ انکی جاگیر پادشاہی ہے اوسپر خالصہ کرتا ہون اگر اسپر کچہ ان لوگون نے تکرار کیا تو راو صاحب یہ آپکا قول راست ہے اور اگر کچہ
تکرار و حجت نکی تو میرا قول راست و درست ہے القصہ دوسرے روز ایسا ہی ہوا کہ انکی جاگیر عطیہ پادشاہی پر خالصہ کیا گیا
اور کنجی قلعہ کی اونہون سے طلب کی بمجرد رسیدن حکم خانصاحب مصطفی خان جد بزرگوار راقم کتاب ہذا نے کلید قلعہ کی سپرد
کردی اور مواضعات جاگیر پادشاہی سے سپاہ اپنی طلب کرلی اس عرصہ مین یہ خبر رانای گوہد کو معلوم ہوئی کہ یہ مواضعات
مہاراج قرولی نے خالصہ کرلئی ہین چونکہ یہ مواضعات ضلع گوالیار کے تعلق ہین اور اب قلعہ گوالیار زیر حکومت ہمارے ہے
لہذا رانای مذکور نے واقع سنت ۱۸۳۳ مین اپنا قابو مواضعات مذکور پر کیا لیکن خانصاحب نے مقابلہ رانای گوہد کا نکیا اصل اسکی
یہہ ہے کہ بروقت خالصہ ہونے کے خانصاحب مستجاب خانصاحب نے سرکار سے یہہ بہی گذارش کردیا تہا کہ اگر تعلیم اوس
ولیگا تو دوسرے نذر ہینگے کیونکہ یہ ضلع نماولی کا ہمکو جاگیر بباعث نوکری قلعہ گوالیار سے ۳ صد سوار کی ملی تہی جو کہ
گوالیار کا مالک ہوگیا وہ اسکو ضرور لیگا اور چند خط راقم کے پاس کاغذات مین سے نکل آئی مین اوسکی مضمون سی
یہ ثابت ہوتا ہے کہ مستجاب خانصاحب نے اشتارہ رانای گوہد کو کیا تہا چونکہ یہ ضلع گوالیار سے تعلق رکہتا ہے فی الحال گوالیار
تمہارے قبضہ مین ہے اور یہ مہاراجہ مانک پال جی رعایا سے بیخبر تہے عیش وعشرت مین شب وروز گرفتار رہتے تہے لہذا
بباعث دیگر سیلگڑہ انکی عہد مین یعنے سنت ۱۸۴۲ مین مہاراجہ کے قبضہ سے چہوٹ گیا ذکر انبا کہنڈ و مرہٹہ جبکہ فوج انبا کہنڈ و مرہٹہ
کی قرولی آئی اون سی معاملہ مہاراجہ مانک پال جی نے کیا اور یہ روپیہ بہائی بیٹون پر ادتار انتہا بموجب حکم مہاراج کے اور کوٹہرون
نے تو قبول کیا لیکن موضع امرگڈہ کی تہا کر بہیرون چند وسوائی چند نے ادا نکیا اور مرہٹون سے یہ کہا کہ مین تمکو
اسکا بیبہ کے دو چند روپیہ پٹہانون سے دلوا دونگا غرضکہ مرہٹہ کی فوج کو ہمراہ لیکر سیلگڑہ کو لگیا تہا اصل اس لڑائی کی یہی
ہی چنانچہ کنور اسواک پال پسر مہاراجہ مانک پال جی نے بعد چہوٹ جانے سیلگڑہ کے عیوض اس حرکت کا امرگڈہ والون سی
لیا یعنی امرگڈہ فتح کیا اور یہ دونون برادر یعنی سوائی چند وبہیرون چند گرفتار ہوکر آئی اور ہر دو برادران مذکور سے کنور صاحب
نے بازار شہر قرولی مین پا بجولان کرکر بہیک منگوائی اور کنور موصوف نے بباعث اس حرکت ناشایستہ کے امرگڈہ
والون کے جو کہ انکی شریک تہی اور برادر ان سے بہی قلعہ اونگر ونارولی فتح کیا اب تک یہ ہر دو قلعہ خالصہ مین ہین لیکن بعد
وفات کنور مذکور کے مہاراجہ مانک پال جی نے بعد چند سال کے امرگڈہ ہر دو برادران کو عنایت کیا اور اس بخشش کا باعث یہہ
کہ درمیان کنور صاحب اور مہاراجہ صاحب مانک پال جی کے نا اتفاقی از حد تہی یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاراجہ مانک پال جی کنور
مذکور سے شکست کہاکر مقام جیپور نزدیک مہاراجہ پرتاب سنگہ جی کے پہونچتے چنانچہ والی جیپور راو راجہ صاحب موصوف کا
تہا اور ہمراہ اونکی یہ ہر دو برادران بہی موجود تہی اور محمد امین خان معروف امن خان پسر مصطفی خان جد بزرگوار راقم بہی
موجود تہی والی جیپور نہایت خوشی سے اونکی ساتہ پیش آیا اور ان ہر سہ برادران مذکور سے بتعظیم ملاقات ہوئی اس
ملاقات کا حال دفتر راج جیپور مین موجود ہے وقتہ کوتاہ مہاراجہ مذکور بباعث وہانکے مدد کے قرولی تشریف لاتے بعد چند
مدت کے کنور صاحب قلعہ اونگر مین بیکٹہہ ماشن ہوئی اس خبر کو سنکر مہاراجہ صاحب نی نہبت رنج والم کیا کہ
بیان اوسکا احاطہ تحریر وتقریر سے مبرا ہے بلکہ اسی رنج مین بعد تیرہ روز کے مہاراجہ صاحب نے بہی وفات
پائی جبکہ مرہٹہ کی فوج نے آکر قلعہ سیلگڈہ پر حملہ کیا تہا اوسوقت اونہون نے معاملہ چاہا تہا لیکن مہاراجہ نے یہ فرمایا

کہ معاملہ پٹھان لوگ کرین سے گے چنانچہ اوسوقت محمد امین خان و یار علیخان پسر مصطفی خان یعنی جد بزرگوار راقم صحیفہ ہذا اسکے
بہ گذارش کیا کہ ملک آپ کا ہے ہمکو کیا علاقہ جو ہم معاملہ کرین اور کہا اول مرتبہ والد بزرگوار نے اپنے پاس سے روپیہ
معاملہ کا دیا تہا اوہ روپیہ بھی آجتک راج سے وصول نہوا اور ہمارا معاملہ تو یہ ہے کہ ایک مشت باروت موجود ہے ہم معاملہ
نہ دینے سے آخر کار مرہٹہ چہ ماہ تک قلعہ سبلگڈہ سے لڑائی رہی اس لڑائی مین راجپوت اور پٹھان بہت مارے گئے ہین اور یہ حال تہا
فصیل قلعہ مذکور کی گر جاتی تہی اور انکو معہ زن و بچہ کے افغان فوراً تیار کر لیتے تہے محاصرہ غنیم نے قلعہ کا مضبوط
کیا رسد وغیرہ کو نہ آنے دیا یہان تک نوبت پہونچی کہ گھوڑے ذبح کر کر بعض وقت کہاتے اور کچھ رسد وغیرہ نہ آسکی
اور کچھ لوگ برادری راج کے بھی طرفداری مین ملگئے تہے کہ جنکا ذکر اول آگیا ہے اوسوقت انہون سے معاملہ کر دیا تہا
جا ناحق نکسہ ادا ہوگیا تہا غرضکہ اونہنے اس امر کو ناچار جانکر اونسی بار برداری لیکر معہ زن و بچہ کے کرولی آئے اور یہ بھی
مشہور و معروف ہے کہ مرہٹہ نے بروقت معاملہ کے کہا تہا کہ اب تم ہماری طرف سے سبلگڈہ مین رہو جاگیر تمہاری
بموجب دستور قدیم کے جاری رہیگی چنانچہ اس معاملہ کے خطوط مرہٹہ کیطرف سے جو کہ آئے تہے وہ راقم کتاب ہذا کے
پاس بجنسہ موجود ہین خطوطات مسطورہ کے مضامین سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرہٹہ ہماری جاگیر کو قائم رکہتا تہا لیکن
یار علیخان و محمد امین خان ہر دو برادران نے قبول نکیا بباعث اسکی کہ کل رجواڑہ مین یہ جانین گے کہ اونہون نے
نمکحرامی اپنے منافع کیواسطے کیا لہذا وہان کا رہنا مناسب نجانا اور یہ بھی خیال تہا کہ فوج مرہٹہ کو قیام تو ہے نہین چند روز
یہ مصیبت ہے جبکہ قرولی مین راجپوت و پٹھان وغیرہ آئے تو اوسوقت مہاراج نے بہت خاطرداری کی اور فرمایا کہ فی الحال
واسطے نشست قبائل اپنے قلعہ بہادر پورا در نانکار بالعوض جاگیر تمہاری سوا منعات ضلع قصبہ بہادر پور کے تعدادی
بارہ ہزار روپیہ کے جاگیر لو اور جسوقت موقع ہوگا اور جب زمین ہاتہ آویگی اوسوقت بموجب دستور قدیم کے اپنی جاگیر
لینا لیکن خانمذکور نے اس امر کو قبول نکیا باعث اوسکا یہ تہا کہ ایک تو سبلگڈہ ہاتہ سے جاتا رہیگا کیونکہ مرہٹہ چند روزہ ہے
دویم آل و اولاد دہقان ہو جاویگی سب روش روپیہ مین بقول شخصے فرق آجاویگا فرد ده مرد ده مرد را احمق کند
عقل را بے نور بے رونق کند سیوم متعلق بہ مقسوم ہے اگر وہ لوگ قصبہ سبلگڈہ قبول کر لیتے تو ہم لوگ بجاداری انگریزی مین
بخوبی گذران کرتے اب بھی شکر ہے کہ اللہ تعالے اس راج قرولی کو ہمیشہ قائم سلامت رکہے مصرع ع زہے ملک و دولت
کہ پاینده باد کہ روٹیان یعنی نان و نفقہ کپوت و سپوت کو بہت ہے اور فرجاد یعنی عزت آبرو وہی ہم لوگونکی بموجب دستور
بہائی بیٹون کے اس راج سے بندہی ہوئی ہے اور انصاف برادری کا بہی ہملوگ آپس مین کرتے ہین اور جو کہ رعایا کے
ہم لوگونکی ہے اوس کا فیصلہ بہی ہم کرتے ہین غرضکہ کچہ بہی قصور سرکاری ہم لوگون سے سرزد ہو تو سرکار فیصلہ ارعایت
فرماتی ہے درمیان مین بعہد مہاراجہ نرسنگہ پال جی کے جناب میجر مسن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ راج قرولی نے
بموجب دستور قدیم کے ہماری معاودر کہی کسی نوع کا رنج و ملال اون سے نہ پہونچا بلکہ صاحب بہادر موصوف نے بارہا
فرمایا اگرچہ یہ امر از روے قانون کے بعید ہے لیکن بموجب دستور راج کے تم لوگون سے ہم پیش آتے ہین
غرضکہ مہاراجہ قرولی پٹہانونکا یہانتک بہروسا کرتے ہین کہ بالا قلعہ کو کسی بہائی بیٹی کے سپرد نہین کرتے ہین سوائے
پٹہان کے اور زنانہ کو بہی ہم ہی لوگون کے سپرد کرتے ہین اور تحریر بہی یعنے خط بندی بموجب ٹہاکر امر گڈہ و
نارڈتی و نیز متہرادلا کے بموجب برادری کی طور لکہتے ہین اور جو دستور شادی و غمی کا ہے وہ بموجب برادری کے

قدیم سے برتتے ہین یعنی آمدرفت خلعت و اسپ وغیرہ سے اور جاگیر ہم لوگونکی بعہد مہاراج ہر بخش پال جی و پرتاب پال جی
قریب ستر اسی ہزار روپیہ کے رہی ہے اور بعہد مہاراج نرسنگ پال جی تک باقیمانده دو نقارہ و نشان رہے اور نشان
ہم لوگونکی سفید ہوتے ہین بموجب دستور قدیم کے اور اس راج کے نشان زرد ہوتے ہین پہلے سے یہ رسم
راجان نے قائم رکہی بموجب دستور جاری ہے اور جو قلعہ سبلگڈہ مین عمارت ہم لوگون کی موجود ہے وہ ابتک اوسی قبضہ
ہی اور باغ وغیرہ مکانات امام الدین خانصاحب کے ہین وہ قبضہ راقم و اخوی نامدار خان کے ابتک ہین چنانچہ
کہ یہ مکانات و حاصل باغ کا آتا ہے اور اسی باغمین قبر امام الدین خان کی اور نظام الدینخان و زورآور خان وغیرہ
پٹہانان فریدخانی کی ہین محلہ پٹہانان و قلعہ یہ ویران کچہ ہی لیکن اوس پر بہی راقم ہذا قابض و متصرف ہے محلہ کی ویرانی کا باعث
یہ ہوا کہ مولوی صاحب صوبہ سبلگڈہ طرف گوالیار سے تہے اونکے زمانہ مین ایک عمارت گر پڑی تہی سنا جاتا ہے
کہ اوسکی فصیل مین اشرفی و روپیہ بہت کچہ نکلے لہذا عمارات اکثر توڑی گئی غرضکہ جب اور عمارت مین کچہ نہ نکلا تب اوسوقت
توڑنا عمارات دیگر کا موقوف رکہا اور جو عمارت کہ توڑنے سے باقی رہی اور نیز مہنوز راقم کتاب متصرف و قابض ہے اور
عیدگاہ پر قبر دادا صاحب مصطفی خان جی کی ہے اور یہ مسجد انکی ہاتہ کی بنائی ہوئی ہے اس مسجد کو بہی دوسرا قلعہ تصور
کرنا چاہیے جبکہ یہ مکان غنیم کے ہاتہ آگیا تہا تب قلعہ فوراً خالی ہوگیا ورنہ قلعہ مذکور ہرگز خالی نہوتا قلعہ کے چہوٹنے کے چار
سبب ہوتے اول تو مدد قرولی سے نہ آئی - دویم سرنگ کا لگنا کیونکہ پہاڑ قلعہ پر مٹی نرم نکل آئی سرنگ لگسکتی - سیوم
عیدگاہ کا غنیم کے ہاتہ آجانا - چہارم عرومان برادری راج کا طرفداری مین ملجانا جبکہ قلعہ سبلگڈہ چہوٹا اوسوقت مین جد
بزرگوار راقم ہذا یعنی محمد امین خان و یار علیخان ہر دو برادران قرولی کو آئے کہ ذکر اونکا پہلے لکہا گیا ہے اور بلال
خان یونس خان مقام کوٹہ چلے گئے بعد چند عرصہ کو ہانپر اونکا انتقال ہوگیا اونکے فرزند باسم اللہ یار خان خورد
سال تہے اونکی وفات کا حال جب کہ یار علیخان و محمد امین خانصاحب نے سنا نہایت افسوس کیا باعث خورد
سالی اللہ یار خان کے اونہونے یہان پر سرکار سے اور وہانپر خوبی رام صاحب ہی للکہ کوٹہ سے اللہ یار خانصاحب کو طلب
کر کے بار دیگر اس راج مین نوکر کرا دیا اور ہابن خان قائم خانی ہلی کوٹہ کو گئے اوس راج مین اونکی بڑی عزت آبرو
ہوئی چنانچہ ایک موضع نانکار باسم ہاوگڈہ بعوض اس نوکری کے خون بہا مین اوس راج سے عنایت ہوا
کہ ہابن خان قائم خانی موضع ناریلی کے گڈہی پر مارے گئے بڑی شیر دلی سے انکی بیٹی اسد علیخان بڑا بہادر
سپاہی کہ جنہون نے راجگوٹہ مین بڑی بڑی دلاوری و بہادری کے کام کئے اور بڑی نیکنامی پیدا کی
گہوڑی کی سواری مین بے نظیر لاجواب تہے اکثر مکانات کی دیوارون پر تصویر منقش کوٹہ مین ہوئی ہین فی الحال احمد علیخان
پسر اسد علیخان اوس راج مین موجود ہین اخوندخان حسنی خانی شاخ فریدخانی مقام بہوپال کو گئے اوس
راج مین انہون نے بڑے بڑے کام کئے ملک گیری کی اور قریب چار ہزار کے ہمراہ انکی سپاہ تہی اور امام علیخان
و محمد علیخان پسر دلاور خان لنا مذکور شاخ فریدخانی حیدرآباد گئے اونکے بہی قریب پانصد سوار کی اوس ملک
مین نوکری ہوئی اور فتح یار خان فریدخانی حیدرآباد مین جمعدار ہوتے فتح یار خانصاحب کی ہمشیرہ کے
امام علیخانصاحب کی ساتہہ شادی ہوئی تہی جب کہ امام علیخان کو نجابت خان نے بضرب کٹار سے مار گرایا
اسکا ایک قصہ ہے بباعث طول کے نہین لکہا گیا یہ قاتل بہی رشتہ مین قریب تہا اوسوقت محمد علیخان

محمد

برادر خورد یعنی حسن کر رہے تھے اس حادثہ جانکاہ کی خبر سنکر صدمہ ایسا ہوا کہ یکبیک نابینا ہو گئے بعد نابینا ہونے
انکے ایک مدت تک تو فتح یار خانصاحب نے انکا کام کیا اول یہہ تا زندگی امام جان خانصاحب کے یہی فتحیار خانصاحب
کام کارخانہ کل کا کرتے تھے کیونکہ علاوہ رشتہ کے یہ شخص ہوشیار بھی تھے رفتہ رفتہ اونہین سے قریب تین سو
اسپ کے فتح یار خانصاحب نے دیوان چندو لعل سے رسائی کر کر اپنے نام کر لیا علاوہ اسکے رشتہ کی
ایک جدی بھی تھے لہذا انکے نام دیوان چندو لعل صاحب نے تیس گھوڑے کی نوکری انکی نام کردی اونہین سے
لیکن فتح یار خان صاحب نے بباعث تلافی اس احسان کے افضل خان وغیرہ کے ساتھ بہت کچھ سلوک
کیا کرتے تھے چنانچہ فتح یار خان فریدخانی کی جاگیر مین دیوان چندو لعل صاحب نایب مختار ریاست کل نے قصبہ گرنگل
کہ قریب ایک لاکھ روپیہ کے تہا وہ دیا اس موضع کو یون ہی کہا یہ مشہور کرتے ہین کہ گرنگل درمیان
جنگل اس شخص نے موضع لاچوری کو بجمعیت مردان علی خان و بہاؤالدین خان یعنی سو سوار ہر دو صاحب
کی ہمراہ لئے اور باقی اپنی سپاہ ہمراہ تھی اور دو توپ ہمراہ تہی ہمراہی اس قلیل فوج کے خانذکور نے تیز دلی
سے موضع لاچور فتح کیا اور دوسری لڑائی کہید ریل کی فتح کی اور بارہا انکا ہتھیار ہوتا رہا اور ہر لڑائی بعنایت
الٰہی سے فتحیاب ہوتے رہے لہذا دیوان چندو لعل انکو بہت چاہتا تھا اور بڑی خاطرداری سے پیش آتا تھا
اور زمیندار گرنگل انکے ہاتھ سے مارا گیا باسم سنگان رڈی وہاں پیر زمیندار ... بھی کہتے ہین اور راجہ بھی کہتے مین
جبکہ یہہ مر چکا اس کے برادر کی زوجہ باسم جیا کی مشہور بعرف دلیس لکھی تھا سنا گیا کہ اوسنے خانذکور کی آشنائی
تھی لہذا اوس زوجہ کی برادر دشمنی دلین رکھتی تھی بباعث اسکے میر حسین علی سید نے جمعدار موصوف کو مارا
اور یہہ بھی سنا گیا کہ یہہ عورت دلیس لکھی کا دیور بدست خانصاحب فتح یار خانصاحب کے مر چکا تہا لہذا اوس نے اپنے
نوکر سید حسین علی کے معرفت خان مسطور کو ہلاک کرا دیا اوسکا قصہ یون ہیگا ایک روز بہہ ہنگام سہ پہر
دن کے جمعدار واسطے ہواخوری کے گئے ہمرکاب سواران و پیادگان اردلی ہونے لگی آپ نے سبکو منع کیا
اوس روز فقط تن تنہا سوار ہو کر جہت ہواخوری کے نکلے شدنی امر کہ غنیم موقع دیکھ رہا تھا درمیان جنگل کے
آموجود ہوا اول تلوار کو اونہون نے خالی دیا بعدہ اونکے وار ونکو بھی اوسنے اوکا دیا دوسری دفعہ جو تلوار کا
انکی ہاتھ پر لگا کہ اسپ سے جدا ہو گئے اور اوسوقت اونکے ہمراہ سائیس تہا سو وہ بھی فرار ہو گیا اسعرصے
مین کرم خان ولد غلام غوث خان ناظر گولی وال مکان پر آتے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ جمعدار ایک لے
ہواخوری کو گئے اور کسیکو ہمراہ اپنے نہ لیگئے بہت اون سے واسطے ہمراہ چلنے کے کہا تہا لیکن نہ مانا کرم خان
مذکور نے کہا کہ تمنے برا کیا کہ اونکے ساتھ نگئے خدا خیر کرے جلد وہ اسپ پر سوار ہو کر اوجس طرف جمعدار
گئے تھے جنگل مین کیا دیکھتے ہین کہ جمعدار جنگل مین زخمی پڑے ہین اوسوقت جمعدار نے کرم خان
سے یہہ کہا کہ دیکھنا سید حسین علی نجانے پاوے غرض کہ کرم خان نے گھوڑے کو تیز کر کر سید مذکور
کو جا لیا اور حسین علی کو انہون نے مار لیا اور یہہ بھی زخمی ہوے اس عرصے مین اور لوگ بھی وہان پر پہونچ
گئے اور اونکو پالکی مین ڈالکر مکان پر لے آنے کے بعد آتے مکان کے انکا انتقال دوسری تاریخ ماہ محرم
سنہ ۱۲۴۵ ہجری مین ہوا اور انکو قصبہ گرنگل مین دفن کیا اور بعد چہلم کے قبایل انکی بشہر حیدرآباد مین

چندو لعل دیوان نے اسکے انتقال ہونیکا بہت رنج کیا انکی جاے پر خواص و ال انکا لڑکا باسم علاؤالدین خان کو
مقرر کیا لیکن وہ کپوت ناخلف نکلا اپنی ریاست کو برباد کر دیا اور جو کہ نقدی و زیور تہا وہ بہائی کے پاس رہا بہائی
سے انکی تین دختر تہین اور ان ہر سہ دختران کے نسبت جمعدار صاحب نے قرولی مین کر دی تہی اپنی زندگی مین
دختر کلان کی نسبت جمعدار غلام غوث خان کو دوم سکین خان سیوم صاحبداد خان کو چنانچہ بعد یکسال کے جمعدار
غلام غوث خان حیدرآباد کو گئی جہت شادی کرنے کے بعد شادی کے اپنی زوجہ کو مع جمعدارنی یعنی خوشدامن
انکی سہ دختران ہر سہ کے مع کل سامان کے کرولی لے آئے کہ حال تک قرولی مین موجود ہین یہہ حال خود اونہین کے زبانی لکھا

ذکر نونند خان ناظر فریدخانی کا

زمانے مہاراجہ مانک پال جی رئیس قرولی کے بعد چہوٹ جانے قصبہ سبلگڈہ کے یہہ صاحب قرولی کو آئے ایک روز دربار مہاراجہ صاحب
موصوف کا بمقام سترہ دواری برپا ہو رہا تہا اوسوقت دربار مین رقص لولیان کا ہو رہا تہا سرکار نے ازراہ تمسخر کے نونند خان سے
یہہ فرمایا کہ جمعدار صاحب یہہ رنڈی آپکی ہم مذہب ہے خانذکور نے عرض کیا کہ بجاہے اس ستر دواری کے نیچے رسوئی کا پتا ہے
اگر پایل وغیرہ خاکروب کو وہان پر بلا کرتے ہو لہذا وہ خاکروب اوسوقت اوسجا پر موجود تہا خان مذکور نے
سرکار سے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ سرکار نیچے غور فرماوین جب کہ سرکار نے نیچے نگاہ کی اوسوقت نونند خان
نے گزارش کی کہ یہہ خاکروب سرکار کے ہم مذہب ہے سنا گیا کہ اوسوقت سرکار ناراض ہوئے لیکن
زبان سے کچھہ نکہا بعد ایکدو مہینے کے خانصاحب نے سرکار سے رخصت چاہی تو سرکار نے اونکو دکانو گذارش
کیا کہ مجہکو نماز عصر پڑہنی ہے یہہ کہکر اوٹھے تو سرکار بہی واسطے تعظیم کے اوٹھی دوسرے روز شہر سے باہر
مقام لوٹن پر بوقت صبح کے خیمہ افگن ہوئے جس جگہہ کہ اب راقم نے مسجد عیدگاہ و باغ تیار
کرایا ہے سنہ ۱۲۳۰ ہجری عنایت الٰہی سے اس کفرستان مین عیدین کو سلامی توپ یعنی ضرب توپ بعد نماز عیدین
کی سلخ نہ ہوتے ہی مہاراجہ مدن پال جی صاحب نے جاری کری اور اسی ہی سال مین اپنے مذہب
کی بہی ایجاد کری یعنی بروز جنم کنہیا جی کے سلخ نہ ہونی جاری کری فرمایا کہ دونون مذہب کی پابندی ضرور
چاہئے ہے اور عیدین کے چاند کے بہی سلخ نہ ہونے کا حکم دیا جو یہہ حال اتک عنایت الٰہی سے جاری ہین
انکا جاری ہونا دفتر راج مین لکھوا یا گیا ہیگا فارسے اور ہندی مین اس خبر کو مہاراجہ صاحب
نے سنا اور اپنا دیوان اونکے پاس بہیجا اور یہہ فرمان بہیجا کہ شاید تم اوسبات سے ناراض ہوتے
ہو سو وہ تو مینے ہنسی سے کہدیا تہا در جواب اوسکی کہتے ہی ہمنے ہنسی کہدیا پھر ناراض ہونا کب مناسب
ہے کہ جبیہ انہون نے گزارش کرائی کہ جب مالک سے کوئی صورت ناراضگی کی ہوجاتی تو پھر
نوکر کو اوسجگہہ رہنا نچاہئے اب مجہکو رخصت ہو انشاء اللہ تعالے بعد چند سال کے حاضر ہونگا سرکار والا
نے جبکہ یہہ حال دیکھا کہ اب میرے جانے سے بھی یہہ نرہیگا تب یہہ فرمایا کہ ہمکو بہی دیکہنا ہے کہ تم ڈہال کہڑی
کرکے یعنی پاوٹا جو کہ بازار فوج مین ہوتا ہے وہ لیکر آوگے انہون نے بہی گذارش کیا کہ انشاء اللہ
تعالے اگر خدا ایسہ سامان کریگا اوسیوقت بندہ قرولی کو آویگا بدون اس سامان کے ہرگز نہ آویگا خداوند
تعالے کی شان ہے کہ یہہ صاحب اول منڈل قصبہ خوشحال گڈہ متعلقہ راج جےپور مین ہو گئی

وہاں پر گیا دیکھا کہ اوس جگہہ چار سوار اقوام نیار و غارتگر موجود ہین آپ نے اون کے سردار ونکو طلب کر کے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب واسطے نوکری کے جاتے ہین آپ نے کہا کہ ہم تمکو تنخواہ ایک ماہ پیشگی
دیتے ہین غرض کہ اونکو تنخواہ دیکر آپ جے پور کو روانہ ہوئے راجہ جی تیاری جودہپور کی کر رہا تہا قلم جاری رہتے آپ نے
بہی وہان جا کر نام لکہا لیا سنا گیا کہ راجہ جے پور ہمراہ اپنے بہت فوج لیکر جودہپور سے لڑنے گیا تہا جبکہ راجہ
صاحب جے پور کو شکست ہوئی تو یہہ معہ اپنی سپاہ کے بہوپال کو گئے وہان پر اونہون نے بڑا نام پیدا کیا اور
وہان سے عرضداشت بخدمت مہاراجہ ملک پال جی صاحب والی قرولی کے بہیجی کہ آپ دریافت فرمالین کہ
اب عنایت الٰہی سے دو ڈہال میری فوج مین موجود ہین زبانی بہیکن خان آدم خانی کے سنا گیا کہ اونہون نے
بچشم خود دیکہا ہے کہ یہہ بیان کرتے ہین کہ پیشتر بہوپال کے بازو پر ایک موضع باسم ناغر پورہ آباد ہے وہ موضع
نوسند خان کا آباد کیا ہوا ہے واللہ عالم بالصواب یہہ بات صحیح ہے یا غلط ہے کیونکہ ہر آدمی گپ باز ہے مجہکو یقین کم
ہوتا ہے اونکی بات کا خدا کو علم ہے کہ ہر بات راست ہے یا دروغ ہیگی اور فضیل رخان و ستی خان بہی حیدر آباد کو گئے
انکی نوکری دیوان چندو لعل نے قریب ۵۰ سوار کے کر دی تہی ذکر اونکا اوپر درج ہیگا اور کامدار خان محمد خانی حیدر آباد کو
گئے اور گئی جا نوکری کی اور پونا ستارہ ملک مین غدر کرتے رہے اور شہر اوجین کو دہ مرتبہ لوٹا اور
علاوہ ازین اور ملکو مین غدر کرتے رہے مع فوج کے واضح ہو کہ یہہ قوم ناغڑ انکی ولایت مین بہی کم ہین
اور جو کہ ولایت مین ہین وہ ناغڑ قوم کاکڑون مین شامل رہتے ہین اور اوسی ملک مین آباد ہین کتاب
حیات افغانی سے معلوم ہوا اور ہندوستان مین سے فی الحال ان جابجا قوم ناغڑ ونکی آباد ہین وہ لکہی جاتی ہین
بلدہ حیدر آباد - اور ملک شیخاواٹی کی بارہ بستی ہین قوم ناغڑ اس تفصیل سے آباد ہین بگڑ - اسلام پور -
کہوڑا نو - جبی پہاڑی - چوسون - شیخاواٹی - شہر قرولی - گڑیانی ضلع جہجر - سہاگ پور - سوا اسکے
اور جگہہ آباد نہین ہین ہان مگر سنا جاتا ہے کہ جب ملک چہوٹا تہا اوس زمانے مین ہمراہ سردار خان ناغڑ کے
پورب کو گئے تہے وہ لوگ قلیل موضع کنی مین آباد ہین یعنے بنارس اودہ کاشیگنج اور سنا جاتا ہے
کہ مالیر کوٹلہ مین بہی ناغڑ آباد ہین اور یہہ بہی سنا گیا کہ قصبہ پاٹم علاقہ مین پوربی زبانی لوٹ خیر خان ناغڑ کے سنا گیا
یہہ صاحب وہان کے باشندہ ہین اور فی الحال نوکر دہولپور مین ہینگے ناغڑ آباد ہین بلکہ انکی جائداد بہی موجود
ہی اور زبانی ارجن خان کے سنا گیا کہ ناغڑ لوگ قصبہ منڈاور اور نجیب آباد - نیر گنہ - رمپوری - کرت پور -
بستی مین ان قصبون مین قریب سو گہر کے آباد ہونگے واضح ہو کہ بلدہ حیدر آباد مین رسالہ قوم ناغڑ ونکا قدیم
سے تہا بروقت غدر ۱۸۵۷ع کے اس رسالے نے ہند مین اکثر کام نمایان سرکار کا کیا تہا لہذا اسرکار انگریزی نے
درمیان غدر کے ایک رسالہ قوم ناغڑ ونکا بہرتی کیا تہا جس کا بیان ہوتا ہے اور اس رسالہ حیدر آباد
یہہ صاحب افسر کلان ہین کہ بموجب نوشتہ کے کہ افسر کلان عارصاحب بہادر دوسم صاحب بہادر [illegible]
رسالدار علاء الدین خان بہادر قوم ناغڑ سے غرض کہ اس رسالہ کو دیکھکر سرکار انگریز بہادر نے رسالہ ناغڑ ونکا
ہندوستان مین بہرتی کیا بمقام گونا و اگر مین اس رسالے مین بجز قوم ناغڑ و قائم خانی کے دوسری قوم
بہرتی نہین کی بمقام قرولی و شیخاواٹی و گوزیانی و حیدر آباد مین یہہ واسطے اشتہارات طبع کر کر ناغڑ ونکو طلب کیا اور اس رسالہ

مین بہرتی ہوئے چنانچہ اس رسالے کے افسر کلان یہہ صاحب تہے بہرتی کرنیوالے کرنیل مین صاحب بہادر لیمان
پر اسفورڈ صاحب بہادر روجی بابر صاحب متوفی افضاحب کا انتقال کرولی مین ہوا ہیگا قبر اونکی شکار محل باغ
مین تعیہ ہیگی غرض کہ رسالہ ناغڑ ونکا اب تک سرکار انگریزی مین موجود ہے اس حکایت کے لکہنے سے راقم کتاب ہذا
کا یہہ مطلب ہے کہ سلف سے آج تک کسی حاکم کے ساتہہ اس قوم نے نمکحرامی نہین کی لہذا ملک حیدر آباد مین
اس قوم کی زیادہ قدر و منزلت ہے زمانہ سابق مین قوم ناغڑ دینی کا زیادہ زور تہا جب سے کہ جنجل گدہ چہوٹا
اوسوقت سے زور ناغڑ دینی کا کم ہے لیکن ان ہر دو قوم کے سردار صاحب ملک و جائداد بہت ہین اللہ تعالے
ریاست کو سرسبز و قائم رکہے ان لوگو نکی قدر و منزلت بہت کچہہ کرتے ہین یعنی ناغڑ دینی کی **ذکر زاہد خان**
ناغڑ خواجو خیل ولد ولی داد خان ولی داد خان کے تین فرزند اور دو دختر پیدا ہوئے فرزند کلان اللہ داد خان
دوم - قائم خان عرف نادر خان - سوم زاہد خان دختر کلان احسن خاتون - دوم انی بی بی - انکی اولاد مین نوشیر خان
و حکیم فضل رسول خان ہین **حال لڈی خان** انکا حال مختصر طور پر لکہا جاتا ہے کہ زمانہ مہاراج نرسن پال کے
مین اندر قلعہ قرولی روبرو سرکار کے فیل کے سر پر ہاتہہ رکہکر بطاقت و زور سے فیل مذکور کو اوس جا سے
ہٹا دیا یہہ نقل اونکی مشہور و معروف قرولی مین ہے اور اونکی والدہ صاحبہ کی یہہ طاقت مشہور رہے کہ ایکروز
کوٹہی معہ غلہ کے اوٹہا کر دوسری جگہہ رکہدی یعنی اوس کوٹہی کے دیکہنے سے قیاس چاہتا ہے کہ قریب دس من
پختہ کی تو وہ تہی ہونگی یا شاید زیادہ ہون اور قرولی کے تول پختہ سے اوسمین غلہ بارہ من تہا اور اب بہی
اوسمین غلہ بارہ من رکہا جاتا ہے **نقل دیگر** ایک روز چور انکی گہر مین آیا سبب یہہ باہر نوہرہ کے رہتی تہے
یہہ نوہرہ دروازہ کے باہر ہے حقیقت وہان کی رہنے کی یہہ ہے کہ جب سیلگڑہ چہوٹا اوسوقت یہہ مکان بہم
پہونچا ایسی جگہہ گذران کی کیونکہ سرکار سے پانچ حویلی عنایت ہوئین تہین واسطے عورات کل کے یعنی امین خان و
بار علیخان صاحب کو تو حویلی تار نگ جہدرہ والی جو کہ قریب حویلی جدید راقم کے ہیگی اور جمعدار منگل خان صاحب کو حویلی
چودہری پاڑہ مین مہاراجہ مدن پال جی صاحب نے انکی عورات کو عوض اس حویلی کے محلہ افغان مین اور مکان عنایت
کر کے یہہ حویلی چودہری مدن خزانچی کے عنایت کی اور ان حویلی مین مردمان کثیر کا رہنا دشوار تہا لہذا اجبان
مسکونہ میسر آئی وہ وہان قیام پذیر ہوا بعد قیام کے مکانات اپنے موقع سے خریدی و تیار کرائی جب گہر
مذکور اندر گہر کے داخل ہو گیا موسم گرمی کا تہا یہہ اندر صحن کے بیدار تہی اوسی کوٹہی کو مع غلہ کے اوٹہا کر دروازہ
پر لگا دیا اور پہر کہنے لگی کہ اگر میرے فرزند بیدار ہوکر آجاوینگے تو تجہکو مار ڈالینگے خیر اب تجہکو رہا کرتی ہون
باردیگر چوری نہ آیا یہہ کہکر کوٹہی مذکور کو دروازہ سے اوٹہا لیا جبکہ چور باہر آیا اوسوقت اوسکا ہاتہہ پکڑ کر دبایا گویا
اوسپر قہر الٰہی نازل ہوا وہ شور و غل کرنے لگا باعث تکلیف شدیدہ کے چنانچہ اوس غل کے سننے
سے لوگ ہمسایہ و گہر کے آدمی بیدار ہو گئے لیکن ان سبکو لقسم منع کر دیا کہ اس سے کوئی مزاحمت نکرے اور پردہ
سے بکر رہا کر دیا ۔ **نقل سومی بی بی مذکورہ** یہہ حال زبانی بیٹی بی بی کے لکہا جاتا ہے کہ وہ بیان کرتی ہین کہ
یہہ بی بی مذکورہ اونکی نانی مین قریب چہیاسٹہ سالہ کے عمر مین بہی یہہ طاقت تہی کہ اونکے قد و قامت
کا کیا بیان کیا جاوے بہائی پر تمہ اون کے قد و قامت کا بیان صحیح کیا جاتا ہے یہہ [illegible]

کہ بچشم خود دیکھا ہے اور والدہ سے سنا کہ بروقت بچھوڑنے غلہ کے وہ اپنی پستان کو اوپر پشت کی ڈال لیتی تھین باعث اوسکا یہہ تھا کہ پشت کیطرف فرزند اونکا دودہ پی لیا کرتا تھا اور یہہ بھی بیان کرتی تھین کہ بروقت بچہ تولد ہونے کے قریب پانچ سیر بچتہ کے حلوا نوش کرتی تھین علاوہ اور خوراک کے **حال ولیداد خان عرف عودلخان** یہہ صاحب خداپرست درویش صفت آدمی تھے چنانچہ انکا بھی قد و قامت و خوراک ایسی ہے کچہ تھی کہ جو اوپر بیان ہوچکا ہے جاے غور ہے کہ جس شخص کے کہ ایسے والدین ہیں پھر اونکی اولاد کا کیا حال ہو شہ زور ہیں انکی اولاد کے حال بھی ایسی کچہ مشہور و معروف ہین یہانپر ایک شمہ لکھا جاتا ہے کہ اگر کل لکھے جاوین تو ایک کتاب اور دوسری تیار ہو **نقل معتبر زاہد خان خواجوخیل** نقل معتبرہ ہے کہ ایکبار یہہ صاحب ہمراہ مہاراجہ نانک پال بہادر کے مقام قرولی سے سلگدہ کو جاتے تھے موضع نندر کی گھاٹی پر سوار ہوکر اسپ پر گئے اور بروقت واپسی کے اوس اسپ کو پشت پر رکھ کر اوپر اوس گھاٹی کے سلے آئے لوگون نے منع کیا تو یہہ کہا کہ مجکو شرم آتی ہے کیونکہ خدا نے مجھکو ایسی ہی طاقت عطا فرمائی ہے باوجودیکہ ایسی طاقت کے ناحق تکلیف دون یہہ کیا بات ہے لہذا اتلافی اوسکی کرنا مناسب ہے اس گھاٹی کی بلندی قریب نیم میل کی ہوگی **نقل زاہد خان موصوف** کہ مہاراجہ صاحب بہادر رئیس مذکور قرولی جے پور تشریف لیگئے تھے بروقت سواری کہ جس فیل پر مہاراجہ صاحب موصوف سوار تھے اوس فیل کے ہودج کا رسہ ٹوٹ گیا اوسوقت زاہد خانصاحب زیر فیل کے ہمرکاب تھے سو بجرد اس حال کے رسی ٹوٹی ہوتی کو پکڑ کر گرہ دیدی جاے غور ہے کہ اس حرکت کو عنایت طاقت سمجھنا چاہئے یہہ نقل ہردو شہر مین معروف و مشہور رہی بروقت اس حرکت کے مہاراج والی جے پور کے مہاراج نانک پال جی والی قرولی سے ایسا فرمایا کہ تم انکو مجھکو دیدو مین انکو بہت خوش رکھونگا اور یہہ بھی فرمایا کہ تم اونکو کیا دیتے ہو سرکار موصوف نے فرمایا کہ ساتھ موضع تو انکی نانکار مین اور علاوہ اس کے ہاتھ خرچ بھی دیتا ہون بطور نقدی کے بقدر حاجت ضرورت کے اور جو کچھ کہ یہاں جان و مال موجود ہے لیکن اسکے امر مین معاف فرماوین در اصل انکی تعدادی ساٹھہ موضع تھی یعنی بینلا — پرم کا — رمیل پور — گواڑی — وغیرہ ممنلع قلع اونکے دانگ مین موجود تھی یہہ موضع مذکور فقیر کے زمانہ مین ابھی نزد عارف خان — و غلام علیخان ولد زاہد خان صاحب موجود تھے یعنی بحال تھے بعد مہاراجہ صاحب بہادر پرتاب پال جی کے مہاراجہ مدن پال بیکنٹھ باشی کے زمانے مین خالصہ ہوتی بالعوض ان کے نقدی مقرر کردی چنانچہ احمد خان پسر عارف خان مذکور کو اور اب نوبند خان پسر احمد خان مرحوم کی بیوہ ولڑکا وہی نقدی مقررہ پاتا ہے **ذکر طاقت خداداد اور زاہد خان جی ممدوح** ایکروز زاہد خان مذکور بوقت شب توپ کو اوٹھا کر اپنے گھر پر لے آتے صبح کو جو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ توپ برج پر نہین ہے لوگون نے بیان کیا کہ یہہ طاقت تو زاہد خان اور لدی خان کی سی نے کہ شاید یقین ہے کہ بدون اونکے کون بشر ایسا کہ جس سے ایسی حرکت ہو جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زاہد خان صاحب کے گھر پر موجود ہے خانذکور سے باعث لے آنے توپ کا دریافت تو بیان کیا کیا تو اندنو مین ذمہ میرے قرض

ہے ایکبار سرکار سے عرض کی تھی سرکار نے اقرار و انکار کچھہ نفرمایا الہذا خیال مین آیا کہ تو اسکو گھر لیچل تا کہ قرض ادا ہو جاے اب کیا کیا جاے کہ اوسکو کوئی بوجہ رشوت نہین لیتا ہے یہہ سنکر سرکار نے فرمایا کہ تم جس جگہ سے توپ اوٹھا لیگئے ہو اوسی جگہہ رکھہ آؤ تو ہم بموجب کہنے تمہارے کے روپیہ دیدینگے خاطر جمعی رکھو دونون نے ویسا ہی کیا کہ اوپر قلع کے برج پر توپ لیجاکر رکھہ آئے چنانچہ حال تک وہ توپ برج پر موجود ہے قرولی مین اور اس حرکت کے دیکھنے والے بھی دو ایک صاحب ثقہ و معتبر موجود ہین **نقل قوت خانموصوف** انکی یہہ نقل طاقت خداداد کی کہ جو اسنے مقام بہاڑگدہ مین ہوئی مشہور و معروف ہے کہ چوب گران کو ہاتھی نے پکڑ اٹھا اور دوسری جانب سے خان مذکور نے پکڑا القصہ کوتاہ کہ چوب مذکور درمیان سے ٹوٹ گئی اور اکثر ہمراہ سرکار والا کے شکار مین ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک سانبر کو کباب کر کے کھا گئے ہین روزمرہ کی خوراک دس بارہ سیر کی تھی نقل ہے جسوقت کہ یہہ بیمار ہوتے اور طاقت جسمیہ زائل ہوگئی اوسوقت مزاج پرسی کو مہاراجہ ہر بخش پال جی صاحب بیکنٹھ باشی تشریف لاتے بروقت گفتگو کے یہہ ذکر درمیان آیا کہ آپ نے کچہ کھانا بھی کھایا یا نہین کہا یا تھے کہ بسبب ضعف و نقاہت و کثرت بیماری کے کھانا پینا موقوف ہے لیکن گھر والون کے کہنے سے قلیل کھچڑی کھائی ہے دریافت کیا کہ وہ کسقدر وزن مین تھی گھر والون نے بیان کیا کہ ایک سیر پختہ تھی چنانچہ بندہ راقم کتاب اوس زمانے مین طفل صغیر سن تہا کچہ اونکا قد و قامت یاد ہے کہ قریب ڈیڑہ بالشت کے چمڑہ یعنی پوست بدن کا لٹک رہا تہا اور آپ نابینا ہوگئے تھے اکثر طفلان برادری کے ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر غور کرتے اور دریافت کرتے کہ یہہ کسکا لڑکا ہے اگر ہڈی جسم کی موٹی مضبوط پاتے تو نہایت خوش ہوتے اور کہتے کہ خدا اسکو زندہ رکھو اچھا جوان ہوگا اور اوس لڑکے کو فرماتے کہ تو ڈنڈہ ورزش کیا کر اور اگر ہڈی اوسکی پتلی اور کمزور پاتے تو فرماتے کہ یہہ لڑکا نام ناعرتھان کو شرما دیگا اور اوسکے والد سے اوس لڑکے کی شکایت کرتے اور کہتے کہ تم خبر گیری خوراک کی اسکے ضرور رکھا کرو تا کہ لڑکا تمہارا کچہ سمہل جاوے آپکی عادات درویشانہ تہی نمازی پرہیزگار تقویٰ طہارت سب تہا باوجود ایسی طاقت و شمشیر زنی کے تکبر و غرور ذرا بھی نتہا ہر برادران مین سے فقط آپ کے یعنی زاہد خانصاحب کے اولاد ہوئی پسر کلان **عارف خان** پسر دوم **غلام علیخان** واضح ہو کہ عارف خان مرحوم درویش صفت سادہ مرد تہی آپکی ایک نقل یادگار ہے **نقل** جبکہ انکا انتقال ہوا تو بروقت غسل کے اوستاد حامد خان چابک سوار کا ہاتھ اونکی ستر پر گیا اوسوقت چشم وا ہوگئین لیکن پھر نہ بند ہوسکین اور اونکی پسر احمد خان دیوانہ وار رہتے تھے اکثر اون سے بھی کرامات ظہور مین آتے یہہ کرامات تو راقم ہذا نے دیکھی کہ جس روز بروقت شب کے انور خانصاحب کا انتقال ہوا یہہ بھی درویش صفت بزرگوار تھے بعد انتقال انور خان کی بندہ راقم صحیفہ ہذا اپنی حویلی کو آتا تھا مکان کے دروازے پر احمد خانصاحب مجھکو ملے بندہ نے دریافت کیا کہ بروقت نیم شبی کے کہان جاتے ہو اتنا بیان کیا کہ فی الحال مجھکو ایک جانور نے خبر دی ہے کہ انور خان کا انتقال ہوگیا اور تو نہین گیا لہذا اب مین وہان جاتا ہون

ذکر خیر غلام علیخان فرزند دوم زاہد خانصاحب خواجوخیل

یہہ صاحب قد و قامت مین اچھے تھے مگر درویشی مین کچھہ دخل نتھا یا عیاش آدمی تھے اور یہہ غریب لیکن شاعر حاضر جواب

فن شاعری مین خوب سمجھتے تھے عروض وقافیہ سے واقف و ماہر تھے اونسے اکثر مدح و ذم خوب ہوتی تھی اول تو بتکلف تھے واقعی ہمپایہ رفیع الدین سودا کے ہوتے ہین ارشد تلامذہ سعادتیار خان رنگین دہلوی سے تلمذ تھا متخلص بہ فرحت واقعہ ۱۸۵۵ء بہرت پور کی شاعرہ مین کہجہان اکثر شعرا نامدار حاضر تھے وہان کے ملک الشعرا مستر ایلیس صاحب فطرت و گستین صاحب مفتون وغیرہ ہم سے روبرو اپنی طبع زاد فی البدیہ غزلین پر مضامین برمحل موزون و داد آفرین شاعرانہ کے ہوئے اور پھر بہرت پور سے آکر قرولی مین اپنے مکان پر مشاعرہ مقرر کیا اور زمین شعر کو آسمان پر چڑہایا مگر چونکہ یہان بعض صاحب اس فن عجیب سے مذاق آشنا نتھے یہہ شغل چند روز رہکر موقوف ہوگیا اونکو اکثر خفقان رہا کرتا تھا اکبار یہان سے کسی سبب سے جی پور چلے گئے اور پلٹن بخشیان مین بعہدہ کمیدانی مامور ہوئے بخشی محمد فیض علیخان صاحب نے اونکے ذمہ ناحق اتہام بغاوت ایام غدر ۱۸۵۷ء کا لگا کر اونکو قید کیا اوسی جا یقین انتقال کر گئے خداوند کریم کو یہی منظور تھا کہ اس خاندان کو ایسا داغ لگے یعنی یہ صاحب بیجرم بیگناہ مارے گئے

ذکر نوشیر خان ہمشیرہ زادہ زاہد خان

انکے خاندان مین فقط نصر اللہ خان معروف نوشیر خان طاقت کو مشہور پیدا ہوا مگر بہ نسبت زاہد خان صاحب کے کم تھا نوشیر خان کی عادت تھی کہ ہر ایک طاقتور کے روبرو انگشت شہادت کھڑی کر دیتا تھا اور وہ آدمی بڑے طاقتور اوس اونگلی پر طاقت کرتے تھے لیکن اوسمین ذرا بھی خم نہین آتا تھا بارہا راقم ہذا نے بھی طاقت کی مگر انگشت شہادت خم نہو سکی **نقل نوشیر خان مذکور** یہہ شخص گنے یعنی پونڈے کے پورے کو اوکھاڑ ڈالتا تھا جتنے پورے گنے مین ہوں سبکو اوکھاڑ ڈالتا تھا فقیر نے اکثر روز گنے کو شب باش رکھہ کر تاکہ پورے گنے کے نہ اوکھڑ سکین خان مذکور کے روبرو گنے کو رکھکر کہا کہ خانصاحب ہم جب جانین آپکی طاقت تب اس گنے کے پوروں کو اوکھاڑ ڈالو بخدا انہوں نے ویسی ہی پورے کو اوکھاڑ ڈالا ہان مگر اتنا تو ہوا کہ سرخ چہرہ ہوگیا اور ہر وقت طاقت کرنیکے خانمذکور کلدار روپیہ کو توڑ ڈالتے تھے **ذکر طاقت نوشیر خانمذکور** اونہوں نے نوشہی کی چرس کو روبرو راقم ہذا کے چاہ سے کہیچا اور یہہ بھی طاقت روبرو راقم کے ہوئی تھی کہ جسوقت فوج کو تنخواہ کرولی سے برخاست ہوئی اونہوں نے ایک ہاتہہ سے توپ کو پکڑا اور دوسرے ہاتہہ سے پہیئے کو پکڑ اہر دو کو جہکر کندہ مین لگا دیا میری دانست مین ان کل طاقتون سے گنے کی طاقت بڑہکر ہے کیونکہ ہر وقت اوکھاڑنے کے ایک انگشت گنہ اندر سے اپنی پور سے سبب نکل آتا تھا یہہ نہایت طاقت ہے گنے کا اوکھاڑنا کام رکہتا ہے اور یہہ بھی اکثر دیکھا گیا کہ نال اسپ کو کنی پیچ دیدیتے تھے اور درخت پر بھی انکی طاقت دیکھی گئی اکثر شاخ کو توڑ ڈالتے تھے یہہ طاقت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور یہہ شخص بہادر بھی تھا مقام کوٹہ جبکہ فوج قرولی کی گئی تھی اوسوقت اونکے بھی ہمراہ ذیل تھی لہذا سرکار فیضدار مہاراجہ مدن پال جی دیو بہادر نے اونکو بھی روانہ کیا تھا سنا جاتا ہے کہ ان سے بڑے بڑے کارنمایان دلاوری کے ہوئے اول حملے مین توپ کو غنیم سے لے لیا لیکن انکی قرضے وفا نکی بعد فوت ہو جانے مہاراجہ مدن پال جنکی یہہ بھی اوسی غم و الم مین فوت ہو گئے درمیان چار پانچ سنہ سرکار مرحوم انکی بہت کچھ خاطرداری کرتے تھے بلکہ درمیان اور دوستونکے اون سے زیادہ محبت کرتے تھے اور سچ تو یہہ ہے کہ جس کا آقا قدردان مرجاتا ہے پھر اوسکو اپنی زندگی دشوار معلوم

ہوتی ہے یقین تو یہہ ہے کہ زندہ رہنا دشوار ہے اور جو زندہ رہا تو تمام عمر گریہ وزاری مین گذرتی ہے یہہ رنج خدا تعالی دشمن کو بھی نہ دے

ذکر قوت زاہد خانصاحب

یہ حال زبانی موحد ارخان پسر محراب خان ناغر قوم خواجو خیل کے معلوم ہوا وہ یہ بیان کرتے ہین کہ مجھسے زاہد خانجی نے فرمایا تھا کہ مین حیدرآباد جاتا تھا اثناء راہ مین کسی مقام پر جاتا تھا کہ اوسکا نام معلوم نہین اور نام مقام کا زاہد خانجی سے سنا تھا لیکن یاد نہین رہا اوس مقام پر ایک پہلوان بڑا زبردست مجھسے قد و قامت مین بڑہا اوسکے پیر مین ایک زنجیر آہنی قریب بیس سیر پختہ کے ہوگی اوسنے سبب کچھہ مجھسے واسطے کشتی کے کہا مین نے اوس سے کہا کہ مین پہلوان نہین ہون جو کشتی لڑون لاچار اسبات پر میری طرف سے قرار پایا کہ تو میرے سر پر طاقت کر اور مین تیرے سر پر طاقت کرون مین نے کہا کہ اول تو طاقت کر اوس نے ناچار مین نے اوسکے سر پر طاقت کری دونون ہاتہون سے ہر وقت زور کے اوسکی ناک سے خون جاری ہوگیا اور وہ واویلا کرنے لگا اوسوقت مین نے چھوڑ دیا دوسرے روز سر اوکا چہ ہوگیا یقین تو یہہ ہے کہ وہ زندہ نرہا ہوگا ✦

ذکر طاقت زاہد خانجی ناغر

کہ موضع ڈاڈ ہجورہ مین اونہون نے تہیا ہین کہ جسکو چوپال کہتے ہین کہ جسپر زبید اسان مرزا خان دبیہ اکثر بیٹھا کرتے ہین اوس مقام پر پتہر لاکر بعض سنگ بچھائی کہ اوسکو پاٹ بولتے ہین کہ اوس پتہر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام انسان کا نہین بلکہ دیو نے بھی دشوار معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی سنگ موضع ہتھرہ مین انہائی پر رکہا ہے وہ موجود ہے ہر سہ موضع مین وہ ہر دو موضع پرگنہ بالسپور سے متعلق ہین جہانکے برگ تنبول مشہور و معروف مین دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ تک جاتے ہین اور سیوم موضع مذکور ضلع اوگر مین ہے ✦

ذکر چہر ناہر خان برادر کلان زاہد خانجی

یہہ صاحب دیوانہ تھے ایک روز شبکو قضاے حاجت کو شہر کے باہر جانے لگے کہر دروازہ والی دربانو نے کہا کہ تم دروازہ کہولدو مین پاخانہ جاتا ہون انہون نے کہا کہ خانصاحب کنجی سرکار مین ہے آپ خانصاحب دربانون سے یہ سنکر کنڈی توڑکر باہر چلے گئے دوسرے روز سرکار نے اور زیادہ شہر پناہ کی دروازے کی کنڈی مضبوط بنوائی ناظرین کتاب ہذا شہرپناہ کی دروازے کی کنڈی پر غور فرمانا چاہیئے کہ وہ وزن مین کسقدر گران ہوگی ✦ کیست اوس لڑائی کا جو کہ درمیان نواب دلاور خانصاحب و راجہ گیرت سنگہ راجہ نوہارو بمقام نوہارو کے ہوئی تھی اور نواب مذکور نے عنایت الہی سے فتح حاصل کری تھی کہ اوسے لوگ گاتے ہین گے ✦ اور لڑائی نواب دلاور خانصاحب کے راجہ بوندی باسم راجہ نول سنگہ ولد ساد ہو سنگہ سے ہوئی تھی اس لڑائیکا ایک کبت اسوقت میرا سی بیان کرتا ہے ہیگا لیکن بباعث غیر زبان کے نہین لکھا گیا ہیگا ✦ اور دیگر کبت بھی بلحاظ غیر زبان کے نہین لکھا گیا دیگر لڑائی کا جو کہ درمیان نواب مذکور اور راجہ سوجان سنگہ ولد درجن سال کے بمقام ساکو کے واقع ہوئی ہے ✦ چہار بار دیگر لڑائی درمیان نواب مذکور اور راجہ گیرت سنگہ ولد بھوپال سنگہ بمقام نوہارو واقع ہوئی تھی اسکا بھی کبت بلحاظ غیر زبان کے نہین لکہا گیا

پنجم لڑائی نواب مذکور بمقام سبلگڈہ سے راجہ رائے سبل سنگھ جاوت و ششم لڑائی نواب مذکور سے بری سال ولد جتر سال باشندہ سبلگڈہ سے واقع ہوئی تھی اسکا کبت بھی باعث خلیر زبانی کے نہین لکھا گیا ۔

دیگر دوہرہ درباب گرفتن جلیسل میری اول نواب قطب خان ناغر بہیر دلاور خان

راول نہ جیو لواس مین [illegible] انی کہہ بچو قطب کے اٹھ دوہرہ بکلاکر یہ بان ناغر سون تم جلیبہ وڈرری دی پٹھان انکس آبوسین

دیگر دوہرہ برای نواب دلاور خان درزبان آمد ملک شیخاواٹی

جیب لاہور آگرہ جیسے بگر بسا سے ۔ جیسی ہیر سے راول پکڑ اجگ مین بڑی دہائی

کبت نواب دلاور خان عرف نواب اسمعیل خان ناغر اس کبت کو نشانی بولتے ہین ۔

سمرون بی صاحب سینس نام ایک نام جیو کرتا دا
دلڑی سیواسی دلاور خان ہین صوبہ بارہ ہزار دا
جنگ جوری رحمان خان کرحل لال جس لال
رنگین گھوڑ اکھانیان آر کہائی اوچل نا
امر ہین ستسار ہین جاگ اوپر گل لا ان دیگر
اوپر خانہ سے کاڈیا حسین نشتر بیرست ہے
اپسلا جاٹو چلا سن کے گاڑا ہو بجا بیر ہوب گرار ۱۲ دیگر
بجلی کڑک کے دیرہ ڈہی کیا سو تا
پانچ جان سب تان وس سنے دہر چلگی دکھہ

لکھ چوبنداسی جبا جون جن پایا نہ پار آپار دا
اپنی نے دیا بیت کہیت کو ٹھیا ولاہو بانی ملک پنجار دا
مریز خان عبدالکریم دا ہین دیگر
جنگلی کھیا کہیت دہر جنگ اکہیارہ بل لال ان
یاد گردن اوستاد نے ماسو رستی یا نہ کہ دلشان کرنا
لگی تیر دے کہون نشانی جتی بادیسی کے چوٹ سون چین
بابا جید زبیان کے کھاند ادو ناز الیک چمک کی گیا
بادو کر دون اوستاد نے [illegible] نا پایا نکہہ
ناغر کا جیا یا ہوا ہند و ... بابن ۔

دیگر کبت بزبان ڈنگل درشان نواب دلاور جنگ بہادر عرف محمد اسمعیل خان صاحب

سیدان فوجان سبھیان برگ فرک نشان
سبجی دلاور خان نگار الجبا بکتہر پاکر توپ بہر سپیاہ
بوندے کوٹا آپ ران ویرا ویر
بدہ سنگ اور بیم راج کٹے بڑ کہنا ظالم سنگھ جودار گی
کہیت بوہاری کو سوان روپ دی نکر ان کہسم
بدان ہری ناچ گئی اوسان سو ن
ہود الوست ہووان ملان تھے جان بہار
بخشی جہوڑ آیا نون حلاحل با ان

کوہڑہ ہندی کوٹک برسبجی دلاور خان
ہندوانی کرحل سبل فوجان بنی ناغر گئے ہر دل
جالی فوجان مارنے جا کا سید بہادین سنگ سید بہادین سنگ کو فوجان
سیان خان مجہیر ربگ ... محمد اسمعیل
سانونت کرین خوشحالیان اج منڈی آرم اج منڈی پارم بیان جاکر
بگڑ دلاور خان کہ لیے کمان سون دہوم آران دہر فان گولان منڈی
ہیتی جان بہاڑ کہ سنگ آڈنہران جہو بین رنگ لا توپ دہوجین دہر ان
اج منڈی زن جلد روہیلان ناغوان سند منڈی نوتکر کہ پہاٹان لاکھان

نعمت خان مانجی سے کہے کبت نہ ہوون آج کہیت جوبن آج
آج پر کھو بات کہ نار بہادرے گڑ گڑ تو بن سیس کر لپسا نہار
نیلی کے اسوار کو بیتی جو وی باگ حسین عنایت خان کہ جان جیو
داد سے عمر خان جو ن جید گو دے بدای وسین یار لاہو بونگ
لڑ ن دو بان تلنبہ ولد ...
پکارے بہالیان آج پر کھو بات کہ لو لڑایا سن
دہر جہکر نہ کات او تنگین ایریان ہنو نت جیسو بانک لکای بیر بان
جان بر جیجہ باگ پکارے تا بیان ... اٹک باک سوائی کری نتہ بیان
جنگ کے تا دنت کرین بیر اونتا دنت کرین ... ہزار کر ہوجان
گونی غالب جیتی سو جس سہا پانکو ... بخشو دن حسین عنایت خان کو

کبت دیگر بزبان ڈنگل

آریا دشاہ بہادر اعظم کہرتا کے گہرا گہنسان چاک واتی خاص چوکی بین تان ماندم اکتب تنان ابرایت اوڑین او چلین نیر اس بھسو ناہین کہر کا پینین انڈ ہبتہ اکبر دیرہ گئی پابن ہر اب من او بانا ندار گولان نال گولان پل اربان کو بخشن کلیان سیس جہرین کیوان عبد الصمد تار اعظم کی ہو ان ہکر اگھر او بو نہر ان جنگ جد وار دہولپور جرتان نکو سر تین کہا گان سو جس لیو بیت کر کیو دلی بادشاہان اگہ ناغر نمک حلال کیئو

سنا جاتا ہے کہ ناغر اس لڑائی مین بھی موجود تھے جو کہ درمیان بہادر شاہ و اعظم ہر دو پسران شاہ عالمگیر مین بمقام جاجو واقع ہوئی اوس لڑائی کا یہ کبت ہے کہ اوپر لکھا گیا اس کبت سے لڑائی مین شامل ہونا ناغر کا بدل وجان پایا جاتا ہے اور قرب حضور بادشاہ مین رہنا نواب بابن خان ناغر کا کبت مشتبہ ہذا سے پایا جاتا ہے یعنی مصنف کتب خاص چوکے مین رہنا نواب صاحب کا بیان کرتا ہے خاص چوکی یعنے مصاحبت و مجالست کے ہوتے ہین اور کبت نواب دلاور خان کا نمبر اول کبت نواب بابن خان سے صفحہ صدر پر اسوقت کی لڑائی کا لکھا گیا کہ جبکہ اول ہی نواب اس ملک شیخاواٹی مین تشریف لائے ہین بموجب فرمانے سلطان بہلول لودہی کی ونیز اولاد سنا جاتا ہے کہ اوس زمانے مین یہ ملک شیخاواٹی باغی و سرکش ہو رہا تھا لہذا شاہ دہلی نے نواب دلاور خان کو واسطے زیر کرنے ملک مذکور کے روانہ کیا آدمی بیان کرتا ہے کہ اول لڑائی قصبہ نہو پر ہوئی تھی اوس لڑائی کا یہی کبت ہے جو کہ اوپر لکھا گیا اس لڑائی کا قصہ اس طور ہے کہ جب کہ نواب صاحب موصوف نے قصبہ نہر پر عزیمت فرمائی تو موضع ڈہٹر ورہ پر دایرہ دولت نصب کئے اور لقب ... ایسے مقام لڑائی مسندرجہ ہوئی الکا موضع مذکور کی پہاڑی پر لگایا گیا تھا سماعت مین آیا کہ تین لڑائی ہوتی آنواب صاحب ہار رہے دوسری جانب سے راجپوت لوگ فتحیاب ہوتے ان لڑائیون مین افغانون بہت شہید ہوتے یہ بات بھی مشہور و معروف ہے جب کہ نواب صاحب بسبب تین شکست کے طبیعت برداشتہ ہو گئی مرکوز تھا کہ واپس چلے جاوین اسی فکر مین وہ شب سو گئے جین خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص بزرگ نورانی صورت خضر سیرت بالین پر آکر فرماتے ہین کہ اسقدر پر اگر تو ہزار بار جنگ و جدل کریگا تب بھی فتحیاب ہوگا کیونکہ میرا مزار درمیان میدان جنگ واقع ہے اور اوسکی یہ شناخت ہے کہ فلان تودہ ریگ کا ہے اوسپر میری قبر ہے بالین قبر پر میرے درخت کریل لگا ہے اور طرف پایتین قبر درخت پیلو کا ہے ان ہر دو درخت کے درمیان میری قبر ہے جا کے غور ہے کہ ہر دو درخت زمانہ حال تک وہان موجود ہین اور یہ بھی فرمایا کہ مین شہید ہون زمانہ خواجہ صاحب

معین الدین چشتی ہین مین نے یہان شہادت پائی ہے جب تک اوس قبر کو میری پشت پیچہ بند لیگا ظفر یاب نہو گا کیونکہ
بالفعل سامنے پر یرے قبر میری ہے درینصورت گویا تو مجہہ سے جنگ کرتا ہے اب مناسب ہے کہ تو قبر کو میرے
اپنی پشت پیچہ لیکر حرب وضرب شروع کر انشاء اللہ تعالے اول مرتبہ ہی فتح ہو گی جب کہ نواب صاحب بیدار ہوئے
رفیقون سے اس خواب کو بیان کیا لوگون نے جواب دیا کہ حضرت بموجب فرمودہ اوس بزرگوار کے کار بند
ہونا چاہیئے صبح کو نواب صاحب نے ویساہی کیا کہ بزرگوار ممدوح نے ارشاد کیا تہا عنایت الٰہی سے وہ لڑائی
سر ہوئی نواب صاحب کی فتح ہوئی پہر روز بروز اوس ملک پر قابض ومتصرف ہوتے رہے بعد نواب صاحب
فدوی بتہ ونشان پر قبر بزرگوار پختہ تعمیر کرائی سمت ۱۵۰۱ ہندی مین یہ تاریخ سمت ہندی کتاب جگون سے لکہی گئی ہے
اوس زمانہ سے زمانہ حال تک قوم ناغر یعنی اولاد نواب صاحب مقدم الوصف مین بہت کچہ اعتقاد بزرگوار موصوف کا چلا آتا ہے
اور یہہ بہی مشہور ومعروف ہے اور بندہ نے چند اشخاص ثقہ عمر رسیدہ سے سنا ہے کہ جب ناغر ونکی زمانہ
اول مین جہانپر لڑائی ہوئی تہی تو غنیم کو ہزارہا فوج نظر آتی تہی ان بزرگوار کی سواری مدد پر ناغرون کی لڑائی مین
آیا کرتی تہی بارہا اوس زمانہ مین تجربہ اسکا ہو گیا ہے یہان تک قوم ناغر مین انکی منت ہے کہ نواب صاحب
کی اولاد فیل پر سواری نہین کرتی بلکہ راقم بہی آج تک کبہی ہاتہی پر سوار نہین ہوا ہے سوای ایک روز کے
سو وہ حسب الامر لاچاری واقع ہوا تہا وہ یہ ہے کہ جب کہ سمت ۱۲ ہجری مین سری مہاراجہ جذکل خیدر یہان
مہاراجہ بجے سنگہ پال جی راجہ کرولی بہرت پور تشریف لیگئے واسطے ملاقات پالٹ صاحب بہادر اجنٹ راجستان
غرض کے اوسوقت ہر دو مہاراجہ صاحب کے باہم ملاقات ہوئی اس ملاقات بہی تحریر کرنا ضرور ہوا
لہذا لکہا جاتا ہے کہ اول واقع سرحد بہرت پور پر تعدادی پچاس سوار مع ایک سردار وہان کے آنے ہر منزل پر
ایک سردار مع سوار پیادہ دہا کے اتارہا اور راجہ بہرت پور مع سواری جلوس کے استقبال کو چہاونی تک قریب
جیلخانہ کے آئے یہان سے سرکار رئیس کرولی جریح تشریف لیگئے تہے جلوس وتزک کا سامان چندان ساتہ
نہ تہا لہذا مہاراجہ صاحب بہرت پور نے دش فیل مع ہودج نقرئی وزرین واسطے سواری انکے بہیجے تہی تاکہ
سردار لوگ ہمراہی مہاراجہ صاحب کرولی فیل سوار اپنے رئیس کے ہمرکاب رہین اوس روز سامان
جلوس واحتشام بہرت پور دیکہا گیا اوس رئیس کی اوس سواری مع ماہی مراتب کے ہوئی تہی رئیس بہرت پور
دایرہ گاہ تک مہاراجہ صاحب والی کرولی پہونچا کر واپس تشریف فرما ہوتے دوسرے روز مہاراجہ کرولی محلسرای
مہاراجہ صاحب بہرت پور پر تشریف فرما ہوئے یہان سے حسب ہدایت بموجب حکم آقاء نامدار خود ہر ایک سردار
ہمراہی مہاراجہ صاحب کرولی نے نذر راجہ صاحب بہرت پور کے گذرانی لیکن ٹہاکر صاحب تلوکسہ پال جی افسر
فوج کرولی اور راقم نے بہی دیگر ملاقات مین بکنور اونکار پال وٹہاکر دریاو سنگہ صاحب غرضکہ بموجب
دستور قدیم کے نذر راجہ بہرت پور کے نگذری اس امر پر اقدام نکیا بلکہ اوس دربار مین گئے بہی نہین
بہ اصرار واعتراض ٹہاکر صاحب سے بموجب دستور قدیم ظہور مین آیا اصلی انکار اونکا وبجا تصور ہوا
رئیس صاحب بہرت پور نے لوازم مہمانداری مہاراجہ صاحب والی کرولی کے اچہے طور سر انجام دیتے روز
رخصت طرفین سے اسپ وفیل وخلعتہا باہم دیئے گئے بالفعل بندہ کا اتفاق سواری فیل کا ہوا تہا کیونکہ

یہان

یہان سے سرکار اونکی ملاقات کو تشریف فرما ہوئے اوسوقت وہان سے سردار اونکی فیل کے ہودج پر سوار
ہو کر واسطے پیشوائی کے ڈیرہ پر آئے تہی لہذا یہان سے بہی ایساہی ہونا چاہیئے تہا سو اونکے آنے کے
وقت ہماری سرکار نے مجہکو اور ٹہاکر صاحب برادر اندر پال جی باشندہ موضع گڑہی جدا گانہ ہر دو فیل کے ہودج پر
سوار کرا کے واسطے پیشوائی اونکے روانہ کیا سو صرف اوسوقت اتفاق سواری فیل کا بحکم لاچاری ہوا تہا
تاہم مین دل مین بکمال نادم وپشیمان ہوا مگر وہ موقع ایساہی تہا کہ انکار حکم حاکم سے نہین کیا جاتا تہا تو ما بعد
کی اولاد قوم ناغر ونکا دستور یہ چلا آتا ہے کہ اگر باپ ایک فیل حضرت کے مزار مبارک پر پیشکش نذر کرے
تو وہ خود بہی سواری فیل پر کریگا اور بیٹا نذر فیل لیجاویگا تب بیٹا سواری ہاتہی کی اختیار کریگا غرض کہ ہر
شخص ایک فیل اول جناب حاجب شکربار چشتی کی نذر بگذرانیگا جب فیل پر سواری کریگا جو آج تک یہ رسم
اس قوم مین چلی آتی ہے اور عنایت الٰہی سے چوتہی پانچوین سال مین حیدر آباد سے فیل وغیرہ آتا ہی
جب کہ اس قابل ہم لوگ تہی تو قبضہ سبلگدہ سے فیل وغیرہ نذر جایا کرتے تہے اب قابل رفیل کے رہی نہین
لیکن رسم کے پابند ہین کہ فیل پر سوار بدون نذر کئے نہین ہوتے بقول آنکہ عصمت بی بی از بیچادری یہ رسم سواری فیل کی
اوسوقت پر منحصر ہے کہ فیل بذات خود خرید کیا جاوے واسطے سواری کے اوسوقت مین نذر کیا جاتا ہی
بعد دریافت کے معلوم ہوا اور عاریتاً سواری کا کچہ مذائقہ نہین اول عاریتاً سواری فیلکو بہی قوم ناغر انکار کرتے
تہے اب شکر باریون مشہور ہین کہ ان کے گہر کے اندر بازو کواڑ کے مین ایک طاق
واقع ہے اوسمین ایک سوراخ ہے اوس زمانہ مین شکر اوس سوراخ سے اوترتی تہی سنا گیا
کہ اوس شکر کو مجاورون نے فروخت کرنا شروع کیا جب سے شکر تو موقوف ہو گئی بالعوض شکر کے اب بہورا خ
سی بالوریت اوترتی ہے اسقدر شب وروز مین تخمیناً بوزن چہار پنج فلوس کے سوراخ مذکور سے ریگ
نکل پڑتی ہے نکلتی ہوئی ہمین آتی ہے مثل رفی برف کے برستی ہے دیر تک ہاتہ اوس سوراخ کے نیچے کہی
رہو تو کچہہ کسیقدر ہات مین آجاوے اوس بالو ریتے کو مجاور لوگ تبرک زایرونکو دیتے ہین آپکی بہت کرامتین
مشہور وزبان زد عوام ہین اور فیض روحانی جاری ہے قوم ناغرون کو آپ سے بہت کچہ اعتقاد ہے مذکور داتات
کو بلکہ قسم آپکی معرکہ جہلکہ مین کہاتے ہین اور قوم شیخاوائی کے ہندو ومسلمان کمال اعتقاد وعقیدت
حضرت مسلوق الذکر کی طرف رکہتے ہین اگر ہمگی حالات خوارق وعادات آپکے زیب تحریر کئے جاوین تو
دفترہا ہو جاوین لہذا اسیقدر پر مختصر کیا گیا اور ہر وقت معرکہ جنگ وجدال کے روبرو ناغرونکی
قوم بارہ ہزاری وقوم بیٹ یعنی بہاٹ وغیرہ انکی جو کہ ہین اوسوقت پر کرتے یعنی رجز حضرت حاجب
شکر بار کی پڑہتے ہین اور ناغر گل جانتے ہین کہ عنایت الٰہی سے ہر وقت حاجت موقع کار زار پر ضرور
مدت بزرگوار مذکور کی ہوئی تہی کہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ بزرگوار عنایت الٰہی سے ہر وقت
مشکل کی حاجت روا اللہ تعالے سے کراتے ہین اسمین شک نہین ہے کہ طرف اللہ کے سے اس قوم
کی دین اور دنیا مین مددگار ہین جو صدمات بسبب محاربات سنوا تو ہم لوگو نپر کچہہ واقع ہوئے ناظرین کتب تواریخ
کو واضح ہوئے ہونگے کہ ملک شیخاواٹی مین شبخون ٹہاکر جہجار سنگہ سی کتنا بڑا صدمہ پہونچا اور کیا محاربہ عظیم ہوا

اور پہر بمقام سبلگڈہ گیا گیا تہ د ذات مردانہ و دلیرانہ ہونے ہین جنکے پڑہنے سے اب دل تہرا تا ہے
اون صدمات کے سبب مال و اسباب لکہو کہا روپیہ کا ضائع ہو گیا گو اغذات اسناد شاہی بابت عطای
جاگیرات اسمی دادا نواب دلاور خان بہادر جسمین عطاے جاگیر و منصب لکہو کہار وپیہ درج تہا سب اوسی
معرکہ مین نعارت گی اب ہر چند تلاش کی گئی اونکی نقل تک کسی جگہ بہم نہ پہونچی ہنایت تجسس و تلاش
سے چند اسناد جو بنام اولاد خورد یعنی اولاد سبدل خان فرزند سوم فرید خان کے ہین ایکجگہ ا دستیاب ہوئے ملگئی ہین کہ اونکو غنیمت
جانکر بطور یادگار نقل اونکی ذیل مین درج کیجاتی ہے واضح ہو کہ چہوٹی اولاد یعنی فرزند سوم فرید خان کے نام یہ حصہ مقرر کیا گیا
تہا اب یہان سے ہی قیاس منصب جاگیر کا کرلینا چاہیے

سند شاہی بنام سبدل خان ولد فرید خان ناغر

چودہریان و قانون گویان و متصدیان و رعایا و مزارعان پرگنہ نرہڑ من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبہ دار
الخلافت شاہجہان آباد بدانند۔ کہ سابقاً سبدلخان ولد فرید خان ناغر پرگنہ مذکور بلاقید محال جاگیر تنخواہ
داشت در ینولا مبلغ شصت ہزار از موضع کہودت وغیرہ از توابع پرگنہ مزبور من ابتداء خریف تنخاقوئیل
مطابق ضمن بعہدہ و اہتمام مومی الیہ مقرر گشتہ باید کہ مال واجب حقوق دیوانی را از قرار واقعہ و راستی
موافق ضابطہ و معمول بمشار الیہ جواب سگفتہ باشد و از سخن حسابے و صلاح صوابدید مومی الیہ بیرون نرفتہ
بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۲۲ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت

بر پیشانی مہر اسد خان مرید عالمگیر شاہ

مقررہ ضمن باسم سبدل خان ناغر از موضع کہودت وغیرہ جملہ پرگنہ نرہڑ سرکار نارنول مضاف صوبہ شاہجہان آباد
من ابتداء خریف تنخاقوئیل بموجب افرادی کہ بدستخط رسیدہ مواضع در نسبت مقررشد

موضع
مقررہ واقع

ابـ روزانہ

و کہودت در نسبت

ادلا نوود وغیرہ عوض مشارکت در نسبت

دہند ہوا میبا

لا دنود

سند دیگر بنام صبدلخان

جمیع مالوجہات و بادحیات کل صوبات، مواضع پرگنہ نرہڑ سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد جاگیر رفعت اقبال پناہ
سبدلخان۔ بابت فصل خریف ییل و ربیع تنخاقوئیل شش نہ فصلی

موضع اصلی

از و نسبت موضع مقررہ بشراکت سواغنان
تنخواہ دری

المقررہ جمیع سالتمام

خریف ربیع

کہودت در نسبت
مارو سے زر خریف

لا دنود

خریف ربیع

بر پیشانی مهر قاضی شاکر ابن قایم محمد قریشی

بنام سبدل خان ناغر

محال سبدل خان جاگیردار مواضع پرگنهٔ سرکار نارنول

بمیاد مبلغ سیصد و پنجاه و هفت روپیه سکه مبارک زر بالوجهات و ساکهیات بجهة جهت سوای فرد فوطه‌خانه بابت فصل خریف قوی ئیل و ربیع یحی ئیل ۹۹ سنه فصلی تقبولیت آدم خان ولد سبدل خان مشخص نموده شد میباید که مبلغ مذکور را تحویل فوطه‌دار زواید باقی چکله سیوات داخل سازد و رعایا را بحسن سلوک راضی و شاکر دارد

مبلغ سیصد و پنجاه و هفت روپیه سکه مبارک

نصف

[illegible]

مهر امرای شاهی بر پیشانی

تحریر تاریخ دوازدهم شهر محرم الحرام سنه ۳۵ جلوس والا

قبض الوصول بنام سبدلخان ناغر

در وجه تحویل فوطه‌دار زواید پایباقی چکله میوات

مشارکت سبدلخان ناغر

جاگیردار مواضع پرگنه نرهر سرکار نارنول محصول فصل ربیع و خریف ئیل ۹۹ سنه فصلی معرفت کلن جاگیردار پرگنه مذکور بوصول

مبلغ ۱۰۰۰ دام سکه مبارک

نصف

تحریر تاریخ ۱۲ شهر رمضان المبارک سنه ۳۶ جلوس والا

مهر مقرره: قطب الملک [illegible] سپه‌سالار وفادار عبد الصمد خان بهادر ظفر جنگ [illegible]

چودهریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنه نرهر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد بدانند که چون مبلغ بست و شش هزار و صد و پنجاه روپیه از پرگنه مذکور از تغیر بهیکن خان ولد یونس خان ناغر من ابتدای نصف ربیع ئیلان مطابق ضمن بجاگیر عبد الرشید خان ولد سبدل خان ناغر مقرر گشته باید که مال واجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعی موافق ضابطه و معمول بمشار الیه جواب سیگفه باشند و از سخن حسابی و صلاح صوابدید موما الیه بیرون نروند بتاریخ ۱۴ ذیقعده سنه ۲ جلوس قلمی گشت مقرره ضمن باسم عبد الرشید خان ولد سبدل خان ناغر از پرگنه نرهر سرکار نارنول صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد از تغیر بهیکن خان ولد یونس خان ناغر که از خود گذاشته از ابتدای نصف ربیع ئیلان شان مرحمت شد

تباریخ ۱۴ ذیقعده سنه ۲ [illegible]

مهر: محمد عالم [illegible] قاسم خانه‌زاد بادشاه [illegible]

چودهریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنه نرهر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد بدانند که بموجب پروانه بمهر عمدة الملک مدار المهام مبلغ شصت هزار روپیه پرگنه مذکوره از بابت محال عبد الرشید خان و سبدلخان من ابتدای سنه ربیع یحی ئیل مطابق ضمن بجاگیر موما الیه مقرر گشته باید که مال واجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعی و را [illegible] موافق ضابطه و معمول بمشار الیه جواب سیگفه باشند و از سخن حسابی و صلاح و صوابدید موما الیه بیرون نروند فقط بتاریخ ۱۶ شعبان سنه ۴۸ مقرره ضمن باسم عبد الرشید خان و سبدلخان از وضع کهودت وغیره محله پرگنه نرهر سرکار نارنول مضاف دار الخلافه شاهجهان آباد بابت محال مشار الیه ابتدای سنه ربیع یحی ئیل بموجب پروانه بمهر عمدة الملک مدار المهام سطور ۲۳ ربیع الآخر سنه ۴۸

کهودت [illegible] دام

۱۶ شعبان جلوس والا [illegible]

جمیع مالوجهات یاد حیات و کل صوبجات مواضع پرگنه نرهر سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد محال جاگیر بندگان رفعت پناه صاحب عبد الرشید خان [illegible] فصل [illegible] ئیل سنه ۱۱ فصلی

[illegible]

مواضعات مقرره سالتمام

ادنود در لست   کھوذوت در لست

بالله   باله

دنہد ہوا اپنا حصہ

تحریر بتاریخ سنہ

(نام در فہرست) (عالمگیر بادشاہ)

داغنامہ

داغ نامہ اسپان ارایت حصہ ذات عبد الرشید خان ولد صبدل خان کہ منصب دو یکصد بیستی ذات جاگیر سرفرازی داده بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سنہ داغ شد تاریخ شہر رمضان سنہ ۳۸ بنظر عمدۃ الملک عادل خان

گذشت یکصد دو بیستی ذات جاگیر

[illegible]

بنام عبد الرشید خان

تصحیح نامہ اسپان بابت حصہ ذات عبد الرشید خان ولد صبدل خان کہ بہ منصب یکصد دو بیستی ذات سرفرازی دارد و تعینات بیراتھہ و سنگماتہ است از انجا بتاریخ نہم ۹ شہر ذی حجہ سنہ ۴۳ بتصحیح رسد

دو یکصد بیستی ذات

مقرره موافق ضابطہ

بموجب تفصیل

راس

راس برطرف

راسان مقرره

راسان

تصحیح رسید

طرف در پیشانی اندک سفید

راس ترکی تصحیح رسید برطرف

راس ترکی تصحیح رسید

داغ اسپ ابلق طرف پیشانی راست داغ

راس ترکی عوض اسپ طرف برطرف روبرو

بداغ رسید

تحریر بتاریخ صدر سنہ

سیادت و معالی پناه وزارت و کفایت دستگاه موسوی خان در حفظ باشند

۱۰ چون مبلغ شصت ہزار روپیہ از پرگنہ نہر من اعمال سرکار نارنول مضاف صوبہ دار الخلافہ شاه جہان آباد بجاگیر عبد الرشید خان ناغر سرفراز است لہذا نوشتہ میشود کہ دام مذکور را حسب الضمن بجاگیر مشار الیہ بحال اعیان نموده زمینداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را انجا شتہ موی الیہ جواب سیگفتہ باشند

شہر ربیع الاول سنہ جلوس

بصد الضمن باسم عبد الرشید خان ولد صبدل خان قلعدار سکہانہ پرگنہ نہر سرکار نارنول صوبہ دار الخلافہ

بادشاه عالم

۱۱ چودہریان و رعایا و مزارعان پرگنہ نہر سرکار نارنول مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند

چون مبلغ شصت ہزار روپیہ از پرگنہ مذکور از تغیر عبد الله من ابتدای نصف خریف ایت ئیل سابق ضمن عبد الرشید خان ولد صبدل خان ناغر مقرر گشتہ باید کہ مالواجب و حقوق دیوانی را از قرار واقعہ و رسم موافق ضابطہ و معمول مشار الیہ جواب سیگفتہ باشند و از سخن حساب و صلاح معوابدید موی الیہ بیرون نروند تاریخ دہم جمادی الاولی سنہ ۳۸ جلوس والا قلمی گشت

ضمن باسم عبد الرشید خان

[illegible]

۱۲

مال

تصحیح نامه عبدالرشید خان ولد صمدل خان ناغر متعینه بیرانهه و سنگهنانه

که بمنصب یکصد و بیستی ذات سرفرازی دارد از انجه که بتاریخ بیست و هفتم شهر شوال سنه ۴۹ تصحیح رسید

یکصد و بیستی ذات

مقرره موافق ضابطه

راسان ترکی

المضاعف

للورراس

نیله او التهاچهر برپشته چپ داغ

راس ترکی

طرق ابلق برپشته راست

داغ راس ترکی

تحریر بتاریخ شهر صفر سنه ...

محمد ظاهر ... خانه زاد بادشاه عالمگیر

۱۳

تصحیح نامه بابت اسپان حصه ذات عبدالرشید خان ولد صمدل خان که بمنصب دو یکصد و بیستی ذات سرفرازی دارد و تعینات بیرانهه و سنگهانه است از انجه که واقع بتاریخ بیست و دوم شهر جمادی الاول سنه ۴۵ بتصحیح رسید —

دو یکصد و بیستی ذات

مقرره موافق ضابطه

نیله لور برلبهاچهر

ترکی

طرق ابلق برپشته راست داغ

ترکی

تحریر بتاریخ شهر صفر سنه ... جلوس والا

تاریخ ۱۲ سنه جلوس ۵ رجادی اول

بادشاه عالمگیر ... محب خانه زاد

بالف

تصحیح نامه اسپان از بابت سواری عبدالرشید خان ولد صمدل خان منصبدار که بمنصب یکصد و بیستی ذات سرفرازی دارد و تعینات برگنه سنگهانه است از انجه که واقع تاریخ پنجم جمادی الاول سنه ۴۲ جلوس والا بتصحیح رسید

یکصد و بیستی ذات

مقرره موافق ضابطه

راسان

راسان ترکی بتصحیح رسید

نیله لور برلبهاچهر برپشته چپ داغ

طرق ابلق برپشته راست داغ

اسپ نیله لور لب بالا پاچهر برپشته چپ داغ از اسپ سواری عبدالرشید خان منصبدار سرکار و الاستعینه پرگنه بیرانهه سنگهانه از انجه بقضا الهی بتاریخ بیست و پنجم شهر صفر المظفر سنه ۴۱ سقط شد

راس ترکی

تحریر فی التاریخ صدر صفر المظفر سنه ۴۱ جلوس والا

۱۶

بالف

تصحیح نامه اسپان و اسلحه حصه ذات و تابینان عبدالرشید خان ولد صمدل خان ناغر که بمنصب یکصد و سی بیستی ذات و ۱۰۰ سوار جاگیر و سرفرازی دارد و بخدمت قلعداری پرگنه سنگهانه سفر رست از انجه که بتاریخ پانزدهم شهر جمادی الاخر سنه ۳ بتصحیح رسید

یکصد و سی بیستی ذات

سوار

اصل — اضافه

دو بیستی — یکصد بیستی

مقرره موافق ضابطه

راسان

سه نهان

للورراس

المضاعف

حصه ذات

راسان اسپان و اسلحه بتصحیح رسید

اسپان

راسان ترکی

طرق برپشته

ابلق برپشته راست داغ — وجه سفید پای سواری جا محمد سعید ران سواری داغ

سلاح

سه نهان

تا سال ...

لاهه آدم ... سال ...

حامد ... شاه رحمت ... سرا ... ولد لطیف ... ولد حامد شاه اسپ ... ابلق ... ولد ... اسپ

اسپ سرنگ ... برشته ... نیله ... چهره ... کلان ... بی داغ بی نشان ... سفید ... کلان بچه ... زاده

چپ داغ ... داغ بی نشان

راری کلان سواله

تحریر ... تاریخ ... شهر ... سنه ...

تصحیح اسپان حصه ذات عبد الرشید خان ولد صبدل خان متعینه سدی قاسم فوجدار ... و سکهان ... از انجمله بتاریخ هفتم شهر ذیقعده سنه ... داغ ...

تصحیح رسید ... عالمگیر شاه ... پیشانی ... فدوی ... شمس الدین

نیله ... چهره ... چپ داغ ... ابلق ... راست داغ ... ترکی

تحریر فی التاریخ ... شهر ... سنه ...

عالمگیر بادشاه

عنایت الله خان

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبدل خان تا عزل از تعینات پرگنه ... سکنا ...

سن ابتدای غره شهر رمضان المبارک سنه ۲۳ لغایت بست و دوم شهر جمادی الثانی سنه ۴۳ همراه بنده خلائق پناه حاضر است

یکیفه یکصد و بیستی ذات

تحریر فی التاریخ صدر شهر جمادی الثانی سنه جلوس میمنت مانوس

جهاندار شاه

فدوی بادشاه

خواجه عبد الرحیم

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبدل خان منصبدار ملازم سرکار والا قلعه دار ... از انجمله که سن ابتدای

شانزدهم رجب سنه احد لغایة تاریخ ۱۲ شهر ذیقعده سنه الیه بکار ... خود حاضر است

تحریر بتاریخ ۱۲ شهر ذیقعده سنه احد ... جلوس ...

حاضری باسم عبد الرشید خان ولد صبدل خان منصبدار

سن ابتدای غره رجب المرجب سنه الیه لغایة ۱۵ صفر ...

همراه ... بارگاه خلائق پناه در سرانجام کار سرکار والا اضافه ...

فدوی عبد الرزاق خان ... شاه

تحریر تاریخ ۱۶ جمادی ... سنه ۲ جلوس والا

تصحیح نامه اسپان ... سلاح بابت حصه ذات ... آدم خان ولد صبدل خان منصبدار ... که بمنصب دو صد ذات سرفرازی دارد ... بتاریخ ... شهر ...

شد بتصحیح رسید

موازنه سه راس ... نجبان

سه راس

المضاعف ... نشان

سه راس

... نشان

اسپ ... دان

سواری عیار ... سه راس

سرنگ ... کلیان ... نیله ... نیله ...

راس ... راس ترکی ... راس ترکی ... سلاح

زره آهنی ... مبارک کننده بنام ... الیه در گریبان ... بنام ... ابره ... بجلد ... اسپ ... سر ...

نشان ... نشان ... نشان ... نشان

ابره ... سر ... نشان

تحریر بتاریخ صدر شهر مذکور سنه الیه جلوس مبارک

شاه عالم بادشاه غازی

قاسم خان فدوی

چودهریان و قانونگویان پرگنه ... سرکار نارنول مضاف صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد بدانند که پروانه درگاهی مرقوم بست و هشتم

جمادی الاول سنه احد ورود یافت که مبلغ شصت هزار روپیه از پرگنه مذکور بجاگیر عبد الرشید خان ولد صبدل خان تا عزل بحال

و برقرار است خیرخواه خلق الله دام ... مذکوره را از پرگنه مسطور مطابق ضمن بجاگیر ... الیه بحال و اعتبار نموده ...

... سازند که مال واجب ... سومی الیه جواب ... باشند بتاریخ ۲۹ جمادی الثانی سنه احد ...

ضمن نوشته شد

ضمن باسم عبد الرشید خان ولد صبدل خان پرگنه ... سرکار نارنول صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد

بموجب پروانه ... نظام الملک آصف الدوله جمدة الملک مدار المهام مرقوم بست و هشتم جمادی الاول ...

بدستور سابق بحال

... ناره

تاریخ ۲۹ جمادی الثانی ... سنه ...

... ۲ ...

واضح ہو کہ بعد زمانہ شاہی جبکہ اتفاق توسط ریاست کرولی سے ہوا تو جو کچھ قدر و منزلت رئیسان و مہاراجگان عظام کرولی نے فرمائی اظہر من الشمس ہے خدا اس ریاست کو ہمیشہ سرسبز اور آباد رکھے ہر رئیس بعد رئیس اوسیطرح مہربانی فرماتے رہے اب بھی رئیس مسند نشین حال وہی قدر اور منزلت ملحوظ فرماتے ہیں لہذا اب جو کچھ اسناد ریاست کرولی بصدقہ مہر مہاراجگان مسند نشین اسوقت بہم پہونچ سکیں جہت ملاحظہ ناظرین ذیل میں درج کیجاتے ہیں اونکے دیکھنے سے حال تحریرات ریاست جو بطور سر اورانہ بنام بزرگان ہمارے و نیز ہمارے جاری ہے ناظرین کو ظاہر ہوگا اگرچہ اسناد اور خطوط ریاست اور بھی موجود ہیں لیکن وہ اور معاملہ کے ہیں اسوجہ سے بخوف طوالت یہی ایک خط پر اکتفا کیا گیا

نقل سند معافی ذیل پور سرکار کرولی بنام مستجاب خان جماعہ دار جد اعلیٰ راقم

نقل بخط ہندی

صحیح

سری مدنموہن جی جیت
مہاراجہ دھراج مہاراج سری مانک پال
جی دیو بہادر جدکل چند بھال

سری جی کی سرکار سے جماعہ دار مستجاب خان جی کو معافی کی سند کر دینی بابت موضع ذلیل پور کے کھنڈی رکانہ وغیرہ ابواب ہمیشہ معاف کھیل کسی بات کی نہیں ہوگی سال در سال معاف پروانگی دیوان کھیم رام متی اسوج بدی دسمین ۱۸۳۳

داخل دفتر معافی سند

مہر

سری مدنموہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج
سری مانک پال جی بہادر
دیو جدکل چند بھال

صحیح

سدہ سری مہاراجہ دھراج مہاراج سری مانک پال جی دیو بہادر یدکل چند بھال کی سرکار سے پٹہ کر دینا جماعت دار دلاور خان ذیل ایک نقارہ نشان سوار سو ۱۰۰ چاکر انکی حق سالتمام ماہ ۱۲ کی روپیہ دس ہزار اجاڑی بہتر ۱۰۰۰۰ پاوین چاکری حکم موافق دیس پردیس سواساسن کرین کھانا دانہ کا کھائین حکم حضور پروانگی پر اشر دیوان کھیم رام

جماعہ داری	گھوڑا نقارہ	گھوڑا نشان	جہانگیری
۱	۱	۱	۱

سوار سو
اسامی

تی اساڑھ بدی یکم سنہ ۱۸۳۳
داخل دفتر نقل پٹہ

ایضاً دفتر ثانی

سری مدنموہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج
سری مانک پال جی بہادر
دیو جدکل چند بھال

صحیح

سری جی کی سرکار سے جماعت دار دلاور خان کو چاکری کا پٹہ روپیہ ۱۰۰ کر بدہ پٹہ روپیہ ۱۰۰ کے لگا دینے سو لکھو موافق پاوین پروانگی دیوان کھمانند

موضع اناری الدہی نوبچی انامی ایکسو سے سادہ لین — نور آولی بدن سنگھہ کا گرجہ راو جیکی پٹہ سدہ کھرلی سپاہ سو کولالی

اس موافق پاوین ذکات انعامی نہال سنگھی سوامی اساڑھ بدی یکم سنہ ۱۸۳۳

خط بہ تحریر ہندی

نقل کاغذ مہر بر لفافہ

صحیح

سری مہاراجہ دھراج مہاراجہ مانک پال جی دیو بہادر جدکل چند بھال

سدہ سری جماعہ دار جی سری مستجاب خان جی جوگ لکھائی اتنگ سری مہاراجہ دھراج مہاراجہ سری مانک پال جی بہادر دیو جدکل چند بھال کی چوبار جھین بھائی جاجا ہیر بھیکی کرپا سوں بھلا ہیں تمہاری سماچار بھلا چاہئیں — اپرنچ ہیر پور کے تار کوئی کو حال سال تک کی کھنڈی بدہ روپیہ ۱۰۰ باقی ہیں سو جماعت دار جی کھیسی خان کو حق کرشیر مین لگائی ہیں سو کاغذ بانچتی انکو سپرد کیجیو پروانگی دیوان کھمانند خط دیگر بنام والد راقم ہذا — نقل خط ہندی — سدہ سری جمعدار سری صاحب خان جی جوگ لکھائی تنگ سری مہاراج دھراج مہاراج سری پرتاپ پال جی بہادر دیو جدکل چند بھال کو مہرا انجین یہاں کے سماچار سری جی کی کرپا سوں بھلا ہیں تمہاری سماچار بھلا چاہیں اپرنچ تم ہمارے پاس پانچ مین آئی کبھی تھی جو تم ابتک نہیں آئے سو پانچت کاغذ کو چلے آوگے اگر جو تم ہم سے عرض کرو سیام دھرمین کی جا سے ہم باہر نہین ہونگے یہی ہمارو دھرم ہے — خط دیگر بنام والد صاحب راقم ہذا — خاص دستخطی بقلم خود مہاراجہ پرتاپ پال جی صاحب — سری مہاراج دھراج سری پرتاپ پال جی نے جمعدار صاحب خان جی کو خاص دستخط لکھدینو آگے جو تم ہم سے عرض کرو سیام دھرمین کی جا سے ہم باہر نہیں اور جو ہم سے کہین جابات پر قایم رہین یہی ہمارو دھرم ہے —

پیر پور کی بدہ ۱۰۰ موضع تار کوئی کی — نی اساڑھ سدی پونو سنہ ۱۸۳۳

تار کوئی ۱۰۰ — ۱۰۰

سری مدنموہن جی
جیت مہاراجہ دھراج مہاراج سری
مانک پال جی دیو بہادر جدکل چند بھال

سدہ سری مہاراجہ دھراج مہاراج سری مانک پال جی دیو بہادر یدکل چند بھال کی سرکار سے پٹہ کر دینا جماعہ دار احسن خان جی ذیل ایک پالکی ایک ہاتھی ایک نشان کا گھوڑا ایک نقارہ کا گھوڑا ایک شتر فی اونٹ سیدہان ایک بانن کی تیجو جہانگیری ایک سو سوار ۱۰۰ چاکر رکھو حق سالتمام ماہ بارہ ۱۲ کی روپیہ ۱۰۰ پاوین کھانا دانا کا

کو کھائین جاگری کنوم انکی ایسی ہے ... سواسا سن کرکین ... دیوان لکھا ... ند

فیل	پالکی	ہاتھی	گھوڑہ نشان	سوار	[illegible]
گھوڑہ نقارہ	شتری	تپچی ...	جھالر کو	سوار ...	[illegible]

یا موافق پادین تا ہی لگائی دینے کا بیورہ

موضع ...	موضع ...	موضع ...	[illegible]	[illegible]

ذکات افواہی ... سوا ... اسا ... دہی ... ایکم سمت ... واقع اقتر

نقل پٹہ

مہر مہاراج تر سم پال جی دیو بہادر

سدہ سری مہاراج دھراج سری تر سم پال جی دیو بہادر رجدکل چند رچال کی سرکار سون ... سری ... جمعدار زور آور خان جی ... جاگیر الکو جانب ... سوار ... اوکپیہ پچاس ہاتھی ایک پالکی ایک ... کی حق ... انعام ... اتیس ہزار نو سو تین ... دیئے موافق تفصیل پادین جاگری موافق حکم ... کی کرین گا ... جمع تقرر روپیہ اتیس ہزار نو سو تین مدامی ... سوار ... پالکی نقارہ وغیرہ ... ہزار ... سوار ... ماسی ... گیارہ کی اسوار ایک کی ... گیارہ ... تیرہ ہزار ... موافق پادین ... گھوڑا ... سرکار ... حکم حضور ... بدی ایکم سمت ۱۸۲۲ ... جمعدار زور آور خان جی کو ... جاگری کو ... قدیمی اسوار ... کی جاگیر روپیہ ... سواے ... رام جی ... کاغذ ... نکلی ... الکا پٹہ موجب ... بدی ایکم سمت ۱۸۲۲ پٹہ ... معرفت ... موجود ... بارہ ہزار ... سینتالیس اور موضع ... ایک ہزار دو سو ... چار ہزار ... کربارہ سو ... دو ہزار چار سو ... ایک روپیہ تعلقہ ... ہزار ... آرجون ... پچیس ہزار ... المیاکی گانوں تین ہزار پانچ سو ایک روپیہ ... دو ہزار پانچ ... ایک ہزار پانچ سو ... اسی ... تین ہزار آٹھ سو ایک روپیہ ... پانسو پچاس ... پانسو ایک نقدی پادین چار ہزار دو سو چار ... اتیس ہزار نو سو تین یا موافق ... سمت ... سدی ... شمت ۱۸۲۲ نقل دفتر راج ... ہو کہ زمانہ مہاراجہ گوپال سنگھ مین امام الدین خان صاحب کرولی مین آئی کا اتفاق ہوا جب ساڈھی پانسو سوار کی نوکری کا پٹہ تو مہاراج گوپال سنگھ جی نی کر دیا اور ساڑھے تین سو سوار کی جاگیر از طرف شاہ دہلی باقی رہی تھی بعد ... جاگیر ملک ... تنخواہ انکی کو اور خان مذکور ... صوبہ گوالیار ... ہوگئی تھی ناظرین کو کل حال معلوم ہوا ہوگا کل حال ہو ہوا ... درج ہو چکا ہے بعد انتقال خان صاحب امام الدین خان کو یہ کل نو سو گھوڑہ بنام غلام علیخان کو رہے کیونکہ وہ خان صاحب امام الدین خان کو دختر زادہ تھا اور انکی سوای دختر زادہ ... اولاد نہ تھی لہذا بعد انکی مسند نشینی انکا نام ہوگیا اور ... سال راجسی نام غلام علی خان کو ہوگیا وہ پٹہ میرے پاس موجود تھا گم ... کہ وہ پٹہ میرے پاس سے گم ہوگیا ایک تو یہ اور دوم جد امجد راقم محمد ... خان عرف بھیا مصطفیٰ خان ... کی جاگیر کا ... الحاق جو ... شاہی اور ... کرولی کو میرے پاس موجود ہی اوسکی نقل مطابق اصل اوپر درج ہوئی ہے

اوس سے سب حال واضح ہوا ہوگا بعد غلام علی خان کے مہاراجہ تر سم پال جی نے ... جاگیر کو ... بموجب ذیل

بنام ...	بنام سدھ گل خان	بنام محمد زور آور خان	...

... پانسو سوار ... مہاراج ملک پال جی ... نقارہ ... موجود ... ہزار گھوڑون کا اوسکے نقل اور ... جنگ ...

حرف الف

فرد اسماء رؤسا چندر بنسی یعنے سلسلہ نسب فرمان روایان کرولی از سری کرشن جی تا مہاراجہ جیسنگھ پال جی دیو بہادر رئیس حال مرقومہ ... شہر ذیقعدہ

سنہ ۱۳۱۶ہجری مطابق سمت ۱۹۲۹

تاریخ ۱۲۲ تن

سری کرشن پردمن انرد بجرناتھ پرتبارو پ سین ست سین مہاباواب سین بسال سین سمت سین امر سین سو سین سورمامی نسو جامی بھیم دھرم اوجاگ رامی سوبرت رامی سر بھوال سنت ورشین سبل سین شب جیت ابن جیت ابجیت ہی راجہ دھرم جیت کمال جیت سبل رامی بھورسی سردا لوک جیت کمنسی بھوج سابن جیت بھدر سین وبن سنا جہ دہشن بھیم دھرم چتر دھرم نند ترم ... سامت جی بیج جی چند ر سین کمس سین بیر تھای انک تھای جھیم سین اوگر سین دھرم ... دیو بک ... ہیس سوان بیرتھای بجی تھای شتباد ارمرد ارکال سوکیش کش بند سنس بند ... جی ... بیم گد انات نند ... ستر تقی سنری رنگ ... اپتج بجد سین سندرائی بیر سین سنگ پال جگت پال نرپال ... کیت پال بھیم پال ... اچھی پال ... پال جی اند پال ... بانی بیانہ تون پال دھرم پال کنور پال اجی پال ... پال ... نانک ارجن ... پال ... دیو ... دیو ارجن دیو ... جیت ... چند ... تر ... چند ... بھارتی چند گوپال داس دوار کا داس راجہ ... جگن ... چترمن ... دھرم پال ... کنور پال گوپال سنگھ جی ... پال مانک پال ہر بخش پال ... پال نرسنگھ پال مدن پال جی سنگھ پال مہاراجہ

مختصر تاریخی حالات بجی پال سے جیسنگھ پال جی تک انکی مسند آرائی کی تاریخ معلوم نہیں یہ راجہ متھرا سے بیانہ مین آکر رہے قلعہ اور شہر بیانہ سمت ... مطابق ... ہجری مین انہون نے بنایا اوسوقت مین قلعہ بیانہ کا نام بجی مندر گڈہ تھا مورخان ریاست کی زعم کے موافق اس رئیس نے دور دور ملکون پر حکمرانی کی اور اکثر راجگان عظیم الشان اسکے زیر حکم ... ہے اور اکثر رئیسون پر انہون نے ... لگائین جنکی تفصیل لاحاصل اور موجب طوالت ہے

تفصیل ازواج واولاد کی

ازواج	قوم	اولاد	
برگوجر جی	گہلوت جی سنگر جی چوہان جی راٹھور جی	مہاراجہ تون پال جی بانی ...	کنور گج پال بانی گج گڈہ صورت ...
چوہان جی	... جی بھاٹی جی ...	قلعہ تون گڈہ	جادون ...
برگوجر جی	... جی گہلوت جی ... جی	... پال جی ...	اودی پال جی بانی ...
... جی چوہان جی	... جی ... جی ... جی	مسند ...	
چھاؤنی جی چوہان جی	پنوار جی ... جی کچھواہی جی	... جی ...	بالک پال ... بانی ... علاقہ ...
	سنگر جی سولنکی جی	... جادون کا ...	چھتاپال ...
	چوہان جی ... جی	رسد پال	... جادون ...

در انگولڈہ بجز بُک گڈہ آباد ہین

نس پال موتی پال پران پال دیو پال روپ پال سنت پال
رام پال گونگ پال سورج پال

دوہرہ تاریخی

۱۱۰۲
گیارہ سو تھوڑا پھاگ تیج رب وار
بجی مندر توڑیا ابوبکر شاہ قندہار

سمت ۱۱۰۲ مین یہ راجہ ابوبکر شاہ قندہار سے بمقام بیانہ مغلوب ہوئے اور سپاہ اپنے تئین خود ہلاک کیا بعد جنگ اور جدال اور ریخت خون بسیار عمل دخل قلعہ بیانہ پر شاہ قندہاری رہا یہ واقع جانگاہ متی پھاگن بدی تیج آیوم یکشنبہ یعنے اتوار کو قلعہ تحت حکومت راج سے خالی ہوا چنانچہ بموجب حساب کے اکاون سال راج دہام رہا — کج پال فرزند انکا بسبب غلبہ عدو کے بیانہ سے چلا گیا قلعہ جیتور گڈہ اور گنج گدہ اونے آباد کیا یہ کسی کتاب تواریخ سے ثابت نہین ہوا کہ ابوبکر قندہاری خود بادشاہ تھا یا کسی بادشاہ کا سردار تھا کیونکہ قبر اسکی بیانہ مین موجود ہے اس قبر کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سردار تھا کسلئے کہ قبر اسکی خام ہے اور یہ کرامت اسکی ظاہر ہے کہ اسکی قبر پر ایک درخت نیم کا ہے اس درخت کی جو شاخ قبر پر ہین وہ تلخ نہین ہین اور باقی کل درخت تلخ ہے فقیر نے بچشم خود دیکھا اور از مایا بیانہ مین سرای کے سامنے جنگل مین متصل کربلا کے یہ قبر واقعہ ہے

نون پال ابن بجی پال

بعد غلبہ شاہ قندہار اور وفات پدر سے بارہ ۱۲ برس تک یہ روپوش رہے بعد انقضا عرصہ کے جب یہ علاقہ بیانہ کیطرف آئی تو اپنی دایہ کے مکان پر چند روز رہی اور وہ قوم سے مینی تھی اوسکی گھر رہتے اور اکثر سیر اور شکار کیا کرتے اثنا شکار مین ایک بیراگی خدا رسیدہ سے ملاقات ہوئی اونہون نے انکے حق مین دعای خیر کی اور اوسکی ہدایت موافق قلعہ تہن گڈہ انہون نے تعمیر اور آباد کیا اور ایک پتھر پارس اوس فقیر با توقیر نے انکو دیا تھا کہ جس سے لوہا سونا ہوجاتا تھا سمت ۱۱۰۵ مطابق ۵۰۰ہجری مین یہ حکومت آراہوئے اور فقیر کی دعا کی برکت سے فوج اور سپاہ اور حشم اور خدم سب سامان مہیا ہوا اور سنگ پارس کے ذریعہ سے تنخواہ سپاہ اور مصارف تعمیر وغیرہ کا سرانجام ہوا — ملک و انکا مین چنبل سے دھول پور تک انکی حکومت تھی — تعداد ازواج وحرم

تعداد ازواج وحرم منیس تھی				تعداد اولاد دس	
رانی	۱۵	خواص	دو	۱ اول دہرم پال	۲ راوا اودی پال جی
راٹھور کنیتلی والی یک		قوم گوجر یک		۳ تند پال جی	۴ پرتھی پال
رانی قوم راٹھور رئیس جونا گدہ		اس خواص کی اولاد جو کہ		۵ اودے پال	۶ باگ راج
لیکن اس رانی سے شادی		ہوئی باسم ہرپال اسکی		۷ سوا پال	۸ توڑہل
ہوئی بباعث ذیوا ہتنی کی اس سے اس سے سب ہین		اولاد کھاری گوجر ٹوڈوال مشہور ہوئی بلکہ			

الابتلا

دہرم پال — اودے پال جی کی اولاد قوم چھونکر جادون ہین —
باگ راج نے موضع باگھیرا آباد کیا انکی اولاد قوم باگھیر یا بینا مشہور ہوئے فی الحال اس قوم کی آبادی موضع بہادر پور مین موجود ہے — تند پال جی موضع تند کانون برسانہ مین آباد ہوئی انکی اولاد قوم برجباشی جادون ہین —
ہرپال ہرپال کی اولاد مین قوم کھاری گوجر و ٹوڈوال اور ایک قوم کا نام معلوم نہین غرض کہ چار قوم کھاری گوجر مین مشہور وہ اونکی اولاد مین کھیر دار ہے — برم پال جی کی اولاد برواپاجات مشہور ہوئی انہون نے اول تو موضع گوڈیرہ اور موضع بھوسینڈہ آباد کیا یعنے ان مین فروکش ہوئی یہان سے بیٹھ کر غارتگری کرتی رہی تلوار کے زور سے کچھ ملک قبضہ مین کرلیا اکبر بادشاہ کے وقت مین انکو خطاب رانائی کا ملا باعث ذلیل کرنے اودے پور کے کہ ہم اونکو کسی زیادہ آبرو دے سکتے ہین لہذا ایسا خطاب دیا کہ اجتک کسی رئیس کو نہ ملا ہے وہ یہ ہے مہاراج دہراج سری سوائی رئیس الدولہ سپہدار الملک سرآمد راجہای ہند سری مہارانا فلان لوکمک اندر بہادر دلیر جنگ — اگر کوئی صاحب یہ خیال کرے کہ یہ راجپوت ہین اور یہ ہردو رئیس قوم جاٹ سے ہین اوسکا یہ جواب ہے کہ یہ بات بخداوند ابھی غلط نہ جانو باعث اسکا یہ ہے کہ جس وقت کہ مسلمانون کے ہندوستان مین سلطنت ہوئی بعد معرکہ بیانہ کے انکو ایسا ذلیل کیا جہان برجی پال کی اولاد سنتے قتل کرتے لہذا جو کہ لوگ اس ضلع مین آباد رہے ہے اونہون نے جس قوم کی صحبت پائی وہ اوسی قوم کے سات شامل ہوگی اور اپنے کو وہی قوم والا مشہور کیا اور اوسے ہی رشتہ کریا — باگ راج کی اولاد مین بھاگیر یا بینا مشہور ہین موضع بہادر پور مین آباد ہین —
اور دوسری روایت یہ ہے یعنے ایسا بھی راقم کو مصالحہ ملا ہے وہ درج کیا جاتا ہے کچھ ایسا فرق نہین ایک دو اسم کا فرق ہے لیکن اوپر کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے

تعداد ازواج مہاراج بجی پال جی سوہ حرم کہ منیس تھی				اور تعداد اولاد سات	
رانی	۱۵	خواص	دو	اصلی	خواص سی
		راٹھور کنیتلی یک	گوجری یک	سے	سے
اصلی سی				خواص سی	
اول دہرم پال	دوم اآلاجی	سوم میلاجی	اول دیو پال	دوم بھون پال	یہ دونون خواص راٹھور کنیتلی
چہارم سوم دیوجی	سوای دہرم پال کے ہرسہ لاولد			والی سے ہین	

سوم ہرپال خواص قوم گوجر سے اور بھون پال کی سوا پال بانی موضع بینسی رہے دیو پال کی اولاد قوم میواتی ہین کہ مسلمان ہوگئے
انکی اولاد جاٹ ہین والیان بھرت پور سنتے جاتے ہین کہ اونکا کرسی نامہ جو کہ سرکار انگریزی مین معرفت پالٹ صاحب بہادر اجنٹ کی داخل ہوا ہے سری کرشن جی سے جا ملا ہے اور جو کہ قوم جاٹ ہین اونکا مہادیو جی سے ملتا ہے یعنے مہادیو جی کی جٹا سے انکی بنیاد ہے ایسا کہتے ہین واللہ اعلم — فرزند سوم خواص والا مسمی ہرپال بڑا اولو العزم اور شجاع ہوا ایک کارنمایان اس سے یہ ظہور مین

آیا کر ایک گھوڑی سواری مہاراجہ بجی پال کی جو بوقت فتح قلعہ بیانہ کے شمول غنایم شاہ قندھار سے آگیا تھا حسب الایمای راجہ تون پال اوسکے باپ کی یہ بحکمت عملی اور شجاعت نظری کے افغانستان سے لایا اسی سبب سے تون پال نے خوش ہوکر سمت ۱۱۰۴ مین اسکو مختار ریاست کیا —

مہاراجہ تون پال جی نے سمت ۱۱۴۲ مین وفات پائی — دھرم پال ابن تون پال بعد وفات تون پال کے سمت ۱۱۴۲ مطابق ۴۸۰ھ ہجری مین یہ مسند آرا ہوا لیکن ہر پال خواص وال نے اسکی حکومت کو تسلیم نکیا اور قلعہ تون گڈہ پر ہر پال قابض اور حکمران رہا اسواسطے یہ راجہ چنبل کے کنارہ پر شہر قلعہ دھولپور آباد کرکے وہان رہے جب اسکا نام دھولی ڈیرہ مشہور تھا اور ہر پال حاکم تون گڈہ کچھ روپیہ واسطے خرچ سپاہ وغیرہ دھرم پال جی کے پاس بھیجا کرتا تھا — کنور پال ابن دھرم پال جوان باحوصلہ تھا انسنے سمت ۱۱۵۰ مین ایک قلعہ متصل موضع کولاری تعلقہ جہری کے بناکر اوس مین سکونت اختیار کی اور کنور گڈہ اوسکا نام رکھا اور ہر پال قابض قلعہ تون گڈہ نظاہر میل ملاپ اور امداد کی رسم پیدا کرکے قابو پایا اور ہر پال کو قتل کرکے تون گڈہ پر تسلط کرلیا اور اپنی باپ دھرم پال کو خبر کی کہ وہ بھی تون گڈہ آئے اور بخرشہ ہر پال کو مطمئن ہوکر حکمران بالاستقلال ہوئے — لیکن چونکہ ہر پال سپاہ اور سردار بادشاہی موجودہ قلعہ بیانہ سے موافقت رکھتا تھا اسلئے جبکہ خبر قتل ہر پال کی مشتہر ہوئی تو حاکم بیانہ نے تون گڈہ پر فوج کشی کی اور مہاراجہ دھرم پال جی معہ فرزند ارجمند کے تون گڈہ کو چھوڑ کر قلعہ جدید مسموم کنور گڈہ مین آگئے فوج شاہی یہان بھی آئی اور معرکہ جدال او قتال کا برپا ہوا عین جنگ اور جدل مین مہاراجہ دھرم پال جی نے زخم تیر راہی ملک بقا ہوئی یہ واقعہ سمت ۱۱۵۵ مین ہوا اور اس رئیس نے سات شادیان کی تہین اور دو فرزند چھوڑ کر ایک کنور پال دوم بُدن پال جسکی نسل کو نجی جادون مشہور ہین — کنور پال ابن دھرم پال سمت ۱۱۵۵ مطابق ۴۹۳ھ ہجری مین بمقام قلعہ کنور گڈہ بعد مقتول ہونے دھرم پال جی کے یہ گدی نشین ہوکر بادشاہی فوج سے لڑے اور مغلوب ہوئے — تون گڈہ اور کنور گڈہ سب سرداران بادشاہی کے قبضہ مین آیا — کنور پال جی معہ عساکر کے بمقام اندھیری کھٹولہ ملک پورب کہ جواب ریمان مشہور ہے چلے گئے کہ رئیس ریمان انکا ماما تھا قیام وہان کے آٹھ شادیان کین اور چار فرزند پیدا ہوئے (۱) اجی پال (۲) قایم پال (۳) انند پال (۴) منوہر پال اس راجہ نے سمت ۱۱۹۶ مین بمقام ریمان رحلت کی اور فرزند اکبر اجی پال راجہ ہوئی جنکا ذکر آئندہ مرقوم ہوگا اور راو قایم پال جی نے اپنی تیغ ڈنڈوریا جادون مشہور کیا اور خفیہ طور پر موضع لچی مین آکر رہا یہ موضع لچی علاقہ راج ہذا مین ہے انکی اولاد اب گوپال پور کنور پور وغیرہ مین بپیشہ زراعت کا کرتے ہین انند پال نے متصل متھرا کے موضع سمری مین سکونت اختیار کی — ابھی والی راجہ اونکی نسل مین ہین یہ آباواب عملداری انگریزی متصل آگرہ کے ہے — اور منوہر پال کی اولاد ضلع بلند شہر اور سرسوتی مکنوا مین آباد مین زمینداری کرتے ہین — اجی پال ابن کنور پال سمت ۱۱۹۶ مطابق ۵۳۵ھ ہجری مین بعد وفات پدر بمقام ریوان بلقب راجگی کا نسی متعلق ہوا اور انہوں نے اپنے باپ کی ننہیال مین ایام گذاری کری اور وہین انہوں نے چار شادیان کین اور دو فرزند پیدا ہوئے سین پال و سعد ساگر پال لاولد سمت ۱۲۰۰ مین ساتھ حیات انکا باد ممات سو لبرنہ ہوا اگرچہ بموجب فرد کرسی نامہ کے بعد اجی پال کے ہر پال کا نام ہونا چاہی لیکن کتاب جگون مین سین پال لکھا ہے ہر پال کا کچھ پتہ نہین لگتا — سین پال ابن اجی پال سمت ۱۲۰۳ مطابق ۵۴۵ھ ہجری مین جانشین ہوئی انہوں نے سات بیاہ کئی اور چار فرزند پیدا ہوئی (۱) نانگا ارجن و لسیمدر (۲) باک راج لاولد گئی اور دو کا نام درج نہین ہے نانگا ارجن ابن اجی پال سمت ۱۲۰۰ مطابق ۵۸۰ھ ہجری مین بعد فوت پدر جانشین ہوئی پانچ شادیان کین اور ایک فرزند ہوا جسکا نام پرتھی پال تھا پرتھی پال ابن نانگا ارجن سمت ۱۲۲۳ مطابق ۵۹۰ھ ہجری مین بعد وفات پدر جانشین ہوئی پانچ بیاہ کئی اور دو فرزند ہوئے ایک تلوک پال جانشین ہوئے دوم بھارتی پال جو لاولد گئے — تلوک پال ابن پرتھی پال سمت ۱۲۴۲ مطابق ۶۱۰ھ ہجری مین بعد انتقال پدر جانشین ہوئے دو بیاہ کئی دو فرزند ہوئی ایک پاپل دیو جو جانشین ہوئی دوم دہارک دیو لاولد گئی — پاپل دیو ابن تلوک پال سمت ۱۲۶۳ مطابق

۶۲۲ھ ہجری مین بعد رحلت پدر جانشین ہوئے چار شادیان کین ایک فرزند ہوا جسکا نام ساسل دیو رکھا — ساسل دیو ابن پاپل دیو سمت ۱۲۸۳ مطابق ۶۹۳ھ ہجری مین بعد انتقال پدر جانشین ہوا چار بیاہ کئے تین فرزند پیدا ہوئے ایک آسل دیو دوم مانک چند جسکی نسل لا بناوت جادون کہلاتے ہین سوم سیلک چند جو لاولد مرا — آسل دیو ابن ساسل دیو سمت ۱۳۱۱ مطابق ۶۵۰ھ ہجری مین بعد مرگ پدر جانشین ہوا تین بیاہ کئے دو فرزند ہوئے ایک گھوگل دیو جانشین دوم جہل دیو لاولد — یہ نام شکوک لکھا ہے — گھوگل دیو ابن آسل دیو سمت ۱۳۲۳ مطابق ۶۶۰ھ ہجری مین بعد فوت پدر جانشین ہوئے سات بیاہ کئے چھ فرزند ہوئے (۱) ارجن دیو (۲) سورجن دیو (۳) اکھی راج (۴) رام سنگھ یہ چارون اصلی ستھے (۵) بھولن دیو (۶) مہا سنگھ یہ دونون خواص وال تھے — سورجن دیو کی نسل مین ہروا سیہ جادون ہین — اکھی راج لاولد گیا — رام سنگھ کی اولاد کالا جادون کہلاتے ہین — بھولن دیو خواص والی اکولیا جادون ہین — مہا سنگھ خواص والی کی بھگول جادون کہلاتے ہین — ارجن دیو ابن گھوگل دیو سمت ۱۳۲۳ مطابق ۶۷۵ھ ہجری مین بعد وفات پدر جانشین ہوکر از راہ تہور اور شجاعت ریوان سے عزم وطن اصلی کا کیا اور ایک رانی اور چار بھائیون کو ساتھ لیکر روانہ ہوا جب موضع مانگرول علاقہ سبلگڈہ مین پہنچا تو وہان سے ایک گھوڑی ہاتھ لگی جسکو مالک نے نجس جانکر چھوڑ دیا تھا پھر وہان سے موضع نیدر آیا گھوڑی مذکورہ نے بباعث بھوک پیاس کے زمین کو کھودنا شروع کیا کرمی خدا سے اوس غار مین ایک دفینہ نکل آیا جو کہ گھوڑی نے کھود کر کیا تھا اور وہان پر ایک باوڑی بنائی اور وہان سکونت پذیر ہوکر تدبیر تسخیر قلعہ کی کی قلعہ منڈرایل پر ایک شخص بادشاہ کیطرف سے قلعہ دار تھا جسکا نام مکن تھا ایک بار قلعہ دار شکار کرتا تھا اوسکو اثنای شکار مین ارجن دیو نے قتل کیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا اور مبلغ خطیر صرف کرکے بہت کوشش اور تدبیر سے حضور بادشاہ دہلی سے ایالت قلعہ اور علاقہ منڈرایل کی حاصل کی اور قرب جوار اقطاع مثل اونگر و تون گڈہ وغیرہ کو دبایا — اور جو بنّس موضع کہ جواب علاقہ سرمتھرا لنا حرّ مین آباد کی سمت ۱۳۴۵ مین شہر کرولی کی بنیاد ڈالی اور اوس کلیان راسی کا مسند رہنا یا جو کہ حال مین روبرو قلعہ کے کرولی مین موجود ہے یہ حال کتاب جگون سے نقل کیا گیا لیکن اور کتاب تواریخ پورانی سے یہ پایا جاتا ہے کہ میان سجن بزرگ زادہ کو از طرف سلطان سکندر نوم لودی نے قلعہ منڈرایل مین بعد فتح قلعہ مذکور کے متقرر اور آباد کیا اور وہان پر بت خانہ توڑ کر مسجد بنا کری تھی جو اوس مسجد کا کچھ نشان پایا جاتا ہی قلعہ مذکور مین بموجب نقل کتاب جگو نکی — انہوں نے چار بیاہ کئے اور دو فرزند ہوئے ایک بکرماجیت دوم تھوڑدمل کہ لاولد مری — بکرماجیت ابن ارجن دیو سمت ۱۳۸۱ مطابق ۷۲۰ھ ہجری مین بعد رحلت پدر مسند آرا ہوا اور تہنگڈہ دار الحکومت قرار دیا اگرچہ انہوں نے ملک گیری نہین کی مگر ملک وارث ہے جو ملک کہ باپ کے وقت مین زیر حکومت آیا تھا اوسپر قابض رہے — شہر کرولی کی بنیاد جو انکی باپ نے ڈالی تھی بسبب مزاحمت قوم مچامینہ کی اوسکو پورا نکر سکے — انہوں نے دو شادیان کی اور پانچ فرزند ہوئے (۱) ابھی چند (۲) اجی چند (۳) مدن چند (۴) لہور چند (۵) کریال جی (۶) سوائی ابھی چند کے چارون لاولد فوت ہوئے — ابھی چند ابن بکرماجیت سمت ۱۳۹۹ مطابق ۷۴۴ھ ہجری مین بعد رحلت پدر مسند آرای ریاست ہوئے دو شادیان کین پانچ فرزند پیدا ہوئے (۱) پرتھی راج (۲) ادجوجی (۳) سوجوجی (۴) رای ماس جی (۵) بھاو سنگھ جی — ازانجملہ پرتھی راج راجہ ہوئے جنکا ذکر آئندہ مرقوم ہوگا — اور ادجوجی کہ موضع سرتھو اعنایت ہوا اونکی اولاد سر ہرپا جادون مشہور ہین — سوجوجی کو موضع [illegible] اونکی اولاد دادوکی جادون کہلاتی ہین اور تکب لوسی علاقہ مین آباد ہین — رای ماس لاولد گیا — بھاو سنگھ [illegible] اونکی وچونڈ راجادون کہلاتی ہین — ان راجہ کی وقت مین کوئی قابل یادگار نہوا سمت ۱۴۰۴ مین انہوں نے رحلت کی — پرتھی راج ابن ابھی چند سمت ۱۴۰۴ مطابق ۷۴۸ھ ہجری

ہین: اجہ ہوئے یہ راجہ اولوالعزم اور بااقبال تھا راج گوالیار پر فوج کشی کی وہ قوم سے راجپوت تونور تھا بعد معرکہ آرائی کے فتح اور نصرت پائی اور راجہ مان والی گوالیار اسیر ہوا بعد فتح کے پھر اوسکو تاج بخشی کی اسی عرصہ مین قوم پٹھان قوم سور والی حاکم بیانہ نے ارادہ تسخیر قلعہ تمون گڈہ کا کر کے بافوج کثیر قلعہ پر محاصرہ کیا مہاراجہ صاحب نے مع سپاہ تیار ہو کر جنگ عظیم کی بعد اونکا قلع اور قمع کیا۔ اس راجہ نے بیس برس تسلط اور اقبال راج کیا [illegible] مین وفات پائی انہون نے چھہ شادیان کین تھین تیرہ فرزند ہوئے اول اودیا چند راولکھمی سین جنکی اولاد کھیچرہ جادون مشہور ہین — بہیم سین موریا جادون انکی نسل مین ہین — دیپار کرن دیو کھیریا جادون اسکی اولاد مین ہین اجیراس لونیا جادون انکی اولاد مین ہین — بھکم دیو جیولیا جادون انکی نسل مین ہین — مانکچند مندرکے جادون کے مورث — کوم کرن انکی نسل مین ماباوت جادون ہین — روہیجی لاولد — سکند رجی لاولد — جامی بہان جی — کھوک سین جی — مسافچند جی یہ سب لاولد گئے — اودیاچند ابن پرتھی راج [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین سندنشین ہوئی تین شلو یان کین — اولاد تفصیل ذیل ہوئی — اول پرتاپ رود — سارپا جنکی اولاد کھیریا جادون ضلع آگرہ مین ہین — دیو سین جنکی اولاد رام جادون ہین — سہ جان جی یہ لاولد گیا — پرتاپ رود ابن اودیاچند [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین سندنشین ہوئی تین شادیان کین تین فرزند ہوئی — ایک چندرسین — راو سندر سہای انکی اولاد سہای کی جادون مشہور ہین — اتھنجی پال جی انکی اولاد گھس جادون کہلاتے ہین — چندرسین ابن پرتاپ رود [illegible] مطابق [illegible] ہجری مین سندنشین ہوئے — بھارتی چند ابن چندرسین —

فرد یادداشت سند نشینی مہاراجگان کرولی من ابتدای مہاراجہ گوپال داس جی لغایۃ مہاراجہ جیسنگھہ پال جی دیو بہادر

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت سندنشینی	تعداد ایام جلوس	کیفیت
۱	مہاراجہ گوپال داس جی	سمت ۱۵۹۰	[illegible] سال	
۲	مہاراجہ دوارکاداس جی	سمت ۱۶۲۶	[illegible] سال	
۳	مہاراجہ مکند جی	سمت ۱۶۴۱	[illegible] سال	
۴	مہاراجہ جگمن جی	سمت ۱۶۶۲	[illegible] سال	
۵	مہاراجہ چھترمن جی	سمت ۱۶۹۸	[illegible] سال	
۶	مہاراجہ دھرم پال جی	سمت ۱۷۰۱	[illegible] سال	

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت مسندنشینی	تعداد ایام جلوس	کیفیت
۷	مہاراجہ رتن پال جی	سمت ۱۷۲۲	[illegible] سال	
۸	مہاراجہ کنور پال جی	سمت ۱۷۴۲	[illegible] سال	
۹	مہاراجہ گوپال سنگھہ جی	سمت ۱۷۸۱	[illegible] سال	کوٹ یعنی شہر پناہ کرولی کا طیار کرایا اور سبلگڈہ کے تلہٹی کا بھی شہر پناہ اور کرولی کے محل اور عام خاص باسم گوپال سندر طیار کرایا غرضیکہ یہ راجہ نامی گرامی ہوا ہے بہت کچھہ انکے نام آوری کری ہین اگر اس کا لکھا جاوے تو ایک جلد دوسری طیار ہو جاوے لہذا اسکو موقوف رکھا گیا
۱۰	مہاراجہ تریم پال جی	سمت ۱۸۱۳	[illegible] سال	یہ راجہ ملک گیر نہین ہوئی ملک دار رہے
۱۱	مہاراجہ مانک پال جی	سمت ۱۸۴۲	[illegible] سال	انکے وقت مین سبلگڈہ جاتا رہا یہ شخص عیاش گذرا ہے
۱۲	مہاراجہ ہرنخش پال جی	سمت ۱۸۶۱	[illegible] سال	انکے وقت مین دھاور خوبی رام منتظم تھا ملک کو آباد کیا
۱۳	مہاراجہ پرتاپ پال جی	سمت ۱۸۹۵	[illegible] سال	تمام عمر عیش اور عشرت مین گذاری عقل بھی کم تھی لیکن حیا بہت
۱۴	مہاراجہ نرسنگھہ پال جی	سمت ۱۹۰۱	[illegible] سال	انکے وقت مین مسجد شہید ہوئی لیکن انکا کچھہ قصور نہین بلوہ تھا اور انکے وقت مین بباعث اس حرکت کے اجنٹی ہوگئی ڈپٹی سیف اللہ خان باشندہ نجیب آباد نے اچھا انتظام کیا
۱۵	مہاراجہ مدن پال جی	سمت ۱۹۱۰	[illegible] سال [illegible] ماہ	یہ شخص بیدار مغز اور قدرشناس مردم تھا اور رحم دل بھی تھا قحط سالی مین غربا کو قریب لاکھون آدمیون کے پرورش کیا
۱۶	مہاراجہ جیسنگھہ پال دیو بہادر	سمت ۱۹۲۶ ستی ساون سدی پونون مسندنشین ہوئے		

فہرست مسند نشینی مہاراجگان کرولی من ابتدای مہاراجہ بجی پال جی تا نہایت مہاراج دہراج جادو کل چندر بہال مہاراج جی سنگہ پال جی دیو بہادر

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت [illegible] سنہ ہجری مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۱	مہاراجہ بجی پال	سمت ۱۰۵۰ [illegible] ہجری	[illegible] سال	[illegible]	اس راجہ نے قلعہ بیانہ اور شہر کی بناڈالی اور آباد کیا اور بکر قند ہاری سے لڑکر مغلوب ہوا
۲	تون پال ابن بجی پال	[illegible] ہجری	۳۲ سال	[illegible]	اسکو ایک بیراگی خدارسیدہ نے تیہر پارس کا دیا اوس کے زور سے قلعہ تون گڈہ آباد اور تعمیر کرایا حال مین ویران ہے
۳	دہرم پال ابن تون پال جی	سمت [illegible] ہجری	[illegible] سال		یہ پال کنور خواص وال سے اسکی حکومت کو تسلیم نکیا اور قلعہ تون گڈہ پر قابض رہا اسواسطے اسنے چنبل کے کنارے پر شہر اور قلعہ دہولپور آباد کرکے وہان رہا جب اسکا نام دہوتشہ شہور تھا
۴	کنور پال ابن دہرم پال جی	[illegible] ہجری	دو سال	[illegible]	اسنے سمت [illegible] مین ایک قلعہ موسومہ کنور گڈہ طیار کرایا اور اوس مین سکونت اختیار کی اب اوس مین قبضہ دہولپور کا ہے بعد گدی نشینی کی بادشاہی فوج سے لڑے اور مغلوب ہوکر محاصرہ کرکے بمقام ریوان چلے گئے کنور رئیس ریوان انکا رشتہ مین ماموں تھا
۵	اجی پال ابن کنور پال	سمت [illegible] ہجری	۲۳ سال	دو	بمقام ریوان اپنے باپ کی تہال مین پرورش پائی لقب راجگری بار دیگر وفتو متعلق ہوا
۶	سین پال ابن اجی پال	سمت ۱۱۰۳ [illegible] ہجری	۲۰ سال	[illegible]	

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمت و سنہ ہجری مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۷	ناگا ارجن ابن سین پال	سمت ۱۲۰ [illegible] ہجری	[illegible] سال	ایک	
۸	پرتھی پال ابن ناگا ارجن	سمت [illegible] ہجری	۲۲ سال	دو	
۹	تلوک پال ابن پرتھی پال	سمت [illegible] ہجری	۱۸ سال	دو	
۱۰	پاپل دیو ابن تلوک پال	سمت [illegible] ہجری	۲۰ سال	ایک	
۱۱	ساسل دیو ابن پاپل دیو	سمت [illegible] ہجری	۲۵ سال	تین	
۱۲	آسل دیو ابن ساسل دیو	سمت [illegible] ہجری	۲۹ سال	دو	
۱۳	گہوگل دیو ابن آسل دیو	سمت [illegible] ہجری	۴۴ سال	تین	
۱۴	ارجن دیو ابن گہوگل دیو	سمت [illegible] ہجری	۳۴ سال	دو	اس شخص نے ریوان سے عزم وطن اصلی کا کیا اول موضع انگرول علاقہ سیلگڈہ مین آیا یہان ایک سپ مادہ ہاتھ لگی اسکے ذریعہ سے خزانہ ہاتھ آیا موضع سیدرین شدہ شدہ قلعہ مندرایل ہاتھ آگیا راجہ مشہور ہوگیا اور سمت [illegible] مین شہر کرولی کی بناڈالی اور کلیان رای کا مندر بنایا جو کہ روبرو قلعہ کرولی کے واقعہ ہے
۱۵	بکرماجیت ابن ارجن دیو	سمت [illegible] ہجری	۲۱ سال	پانچ	انہون نے قلعہ تون گڈہ دار الحکومت قرار دیا اگرچہ قبضہ فرنگ گیری نہین کی مگر گدی دار رہے ملک آبا و اجداد پر قابض رہے
۱۶	ابہی چند ابن بکرماجیت	[illegible] ہجری	[illegible] سال	پانچ	اس راجہ کے وقت مین کوئی انقلاب یادگار نہوا سمت [illegible] مین انہون نے رحلت کی

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمبت و سنہ مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۱۷	پرتھی راج ابن ...	سمبت ۱۰۹۶ سنہ ... ہجری	۳۴ سال	۱۳	یہ راجہ اولوالعزم تھا راجہ گوالیار پر فوج کشی کی وہ قوم سے تنور تھا راجہ مان والی گوالیار کو بعد فتح کے تاج بخشی کی اور حاکم بیانہ قوم سروانی افغان سے بھی لڑائی کی تھی بعد چند معرکہ کے سمبت ۱۱۳۱ میں وفات پائی
۱۸	اودیاچند ابن پرتھی راج	سمبت ۱۱۳۱ سنہ ... ہجری	۱۰ سال	۵	انکے وقت میں کوئی واقعہ قابل یادگار کے نہ ہوا
۱۹	پرتاپ رودر ابن اودیاچند	سمبت ۱۱۴۱ سنہ ... ہجری	۷ سال	۳	اسکے زمانہ میں بھی کوئی کام قابل تحریر نہ ہوا یہ راجہ ملک دار رہے
۲۰	چندر سین ابن پرتاپ رودر	سمبت ۱۱۵۰ سنہ ... ہجری	۵ سال		یہ راجہ بھی ملک گیر نہ ہوا ملک دار رہا قلعہ اونگر میں راج کیا سنا جاتا ہے عمر انکی زیادہ ہے یہ راجہ کراماتی مشہور ہے انکھون کی پلک رخسارون پر گرتی تھی
۲۱	بھارتی چند ابن چندر سین	سمبت ۱۲۲۶	۲ سال		ملک دار رہے قلعہ اونگر میں
۲۲	گوپال داس راجہ جی	سمبت ۱۵۰۹	... سال		یہ بھی ملک گیر نہوئے
۲۳	مہاراجہ دوارکاداس جی	سمبت ۱۶۲۶	... سال		
۲۴	مہاراجہ مکند جی	سمبت ۱۶۳۱	۲۱ سال		
۲۵	مہاراجہ جگمن	سمبت ۱۶۶۳	... سال		
۲۶	مہاراجہ چھترمن جی	سمبت ۱۶۸۰	۱۳ سال		

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمبت و سنہ مسند نشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۲۷	مہاراجہ دھرم پال جی	سمبت ۱۷۱۱	۲۱ سال		
۲۸	مہاراجہ رتن پال جی	سمبت ۱۷۲۲	۲ سال		
۲۹	مہاراجہ کنور پال جی	سمبت ۱۷۲۴	۳ سال		
۳۰	مہاراجہ گوپال سنگھ جی	سمبت ۱۷...	۳۲ سال	یک	شہر کرولی کا انہوں نے پختہ شہر پناہ طیار اور سبلگڈہ کا بھی شہر پناہ طیار کرایا اور ایک فرزند خواص والا باسم زور آور سنگھ تھا اور انکی ہی زمانہ میں جد اعلی راقم باسم امام الدین خان صاحب ... بعد ملک چھوٹنے بباعث راجہ جی پور کے لائے تھے
۳۱	مہاراجہ ترسم پال جی	سمبت ۱۸۱۳	... سال		انکے زمانہ میں لڑائی سکرواروں سے بمقام ندی نیر کے ہوئی یہ لڑائی مشہور معروف ہے اس میں افغان ناغوبت سے شہید ہوئے اسکا حال راقم نے شامل حال انکے حال سبلگڈہ میں درج کیا ہے
۳۲	مہاراجہ مانک پال جی	سمبت ۱۸۳۲	۱۹ سال	دو ...	انہوں نے ایک عمارت اندر محل کے اکھاڑہ میں طیار کرائی اسکا نام مانک محل ہے یہ راجہ ازحد عیاش تھا اسکی وقت میں ملک سبلگڈہ کا گیا لیکن اپنے ہر دو دختر کی شادی نہایت اچھی کری ہر دو دختر راجہ بوندی و جی پور کو دی ایک کام انسے بہت بڑا ہوا یعنی رانا گوہد کو گرفتار کرا دیا جنہوں نے کہ وہ پناہ لیکر کرولی آیا تھا
۳۳	مہاراجہ ہربخش پال جی	سمبت ۱۸۶۱	۳۲ سال		انہوں نے دھول کوٹ یعنی شہر پناہ دیگر شہر کرولی کا طیار کرایا اور محل میں عمارت باز و دروازہ نقارخانہ کے طیار کرائی ہر بھون اوس کا نام رکھا اور ایک باغ بھی طیار کرایا سو سور شکار محل ہے

نمبر شمار	نام مہاراجگان	سمبت و سنہ ہجری سندنشینی	تعداد ایام جلوس	تعداد اولاد	کیفیت
۳۴	مہاراجہ ہرپال جی	سمبت ۱۸۹۵	۱۰ سال		یہ راجہ عقل کم رکھتا تھا اسکے وقت مین ملک مین خونریزی اور غدر بہت کچھ رہا اور انہون نے عمارت باغ شکار گنج موسوم تیار کرائی اور مدت زندگی عیش اور عشرت مین بسر کی بلکہ اخلاقی بھی تھا
۳۵	مہاراجہ نرسنگھ پال جی	سمبت ۱۹۰	۳ سال		انہے چھوٹی عمر مین قضا کی اسکو مذہب کا خیال بہت تھا اسکے وقت مین مسجد مین شہید ہوئین ہر دو جانب سے بہت آدمیونکی خونریزی ہوئی اس امر مین اسکا کچھ قصور نہ تھا غدر ہو گیا تھا بباعث اس حرکت بے اعتنی ہوگئے تو ڈپٹی سیف اللہ خان نے کام بخوبی سے انجام دیا
۳۶	مہاراجہ مدن پال جی	سمبت ۱۹۱	۴۱ سال ۵ ماہ		تتی پھاگن سدی پونون مین مسندنشین ہوئے اور تتی ساونون سدی دسمین سمبت ۱۹۲ مین انتقال کیا یہ سید ارخوبتہ تھا اس سے بہت کچھ کام نیکنامی کے ظہور مین آئے
۳۷	مہاراجہ جے سنگھ پال جی بہادر زیب دہ فرمائندی	سمبت ۱۹۲۶			تتی ساونون سدی پونون کو مسندنشین ہوئے اللہ خوش رکھے

مہاراجہ گوپال سنگھ سمبت ۱۸ مین مسندنشین ہوئے بھائی بیٹیون سے ملک بزور شمشیر لیکر ریاست کا ڈھنگ ڈالا یہ راجہ نامآور اور شجاع گذرا ہے اس مدت سلطنت مین انسے کام اچھے نام آوری کے ہوئے یعنے شہر کروسے کا پختہ کوٹ طیار کرایا اور عمارات اندر قلعہ کرولی طیار کرائی قابل دید مین ایک مکان واسطے دربار عام کے طیار کرایا اوسکا نام گوپال مندر ہے یہ مکان نقل دربار عام دہلی کا طیار ہوا ہے اوس زمانہ مین سلطنت مغلیا کو ضعف ہوگیا تھا سنا جاتا ہے کہ تسپر بھی دہلی سے ممانعت ہوئی بلکہ دہوپس سوار دنگی آئی یہان سے گذارش کیا گیا کہ یہ مکان واسطے دربار کے نہین بنا ہے اسمین ٹھاکر جی پدھر گئے یہ مندر ہے لہذا اوسکا نام گوپال مندر رکھا گیا انھین کیوقت مین داد اامام الدین خانصاحب کا آنا کرولی مین ہوا ہم لوگون کی آمد انکی وقت مین ہوئی اسکا حال او پر درج ہو گیا ہے شامل انکے حال کے اگر انکا حال لکھا جائے تو ایک دفتر چاہئے انسے بڑے بڑے کام شجاعت کے ہوئے ہین یہ راجہ منتظم اور بالک گیر اور نامآور گذرا ہے اسکو شکار کا بڑا شوق تھا مطلب جھاڑی مین انکو شکار کے جابجا مالی بنے ہوئے ہین انکی اولاد نہ تھی ایک خواص کے لڑکا پیدا ہوا تھا

تھا باسم نہرراو ر سنگھ قلعہ دیو گڑھ جاگیر لاکھ روپیہ کے رحمت جاگیر یار یعنے علاقہ سپیگدہ کے تھی اب انکی اولاد مین سے کوئی نرینہ باقی نہ رہا چہلکہ تھا کراوس نے زمانہ حال مین قضا کری

تاریخ وفات مہاراجہ مدن پال صاحب بہادر بیکنتھ باشی رئیس کرولی از تصنیف سکھ لال تخلص آہ باشندہ رام پور

بسکہ ہین اہل جہان رنج والم سے مضطر + دیکھتے ہین سوی افلاک یہ سب رو رو کر + یہ مدن پال مہاراجہ کہ جہانکو تھا فیض + آج بس خاک مین ملکر کے ہوا زیر ہوئے
کیسی تاریکی یہ پھیلی ہے خدایا حافظ + چھا گیا بسکہ جہان درد والم سے یکسر + دور ہوتی نہیں تاریکی ظلمات الم + کیسی یہ شب ہے الہی کہ نہین جسکی سحر
کہا ہاتف نے بصد رنج و تاسف با آہ + عشرت و عیش و مسرت ہوئی تینو بسر
۱۸۷۰ء

فہرست شعراے کہ مہاراج بجی پال جی کی نسل سے کئے شاخین نکلتی ہین جو وہ قوم کی یاد داشت لکھی جاتی ہے

۱	اودی پال جی کی نسل سے قوم جوگل جادون ہین یہ قوم علاقہ کوشہ بوندی رانگھوگڈہ بجرنگ گدہ مین آباد ہین	۷	سورج دیو کی نسل سے قوم سبرواسیہ جادون ہین
۲	کنور گج پال جی کی اولاد مین قوم بھاٹی جادون جیسلمیر والہ راجہ مین بباعث موضع بہٹ نیر کے دہنے سے بھاٹی جادون مشہور ہوئے	۸	رام سنگھ کی اولاد مین کالا جادون ہین
۳	مہاراجہ سوا پال نبیرہ بجی پال جی نے موضع سنسنی آباد کیا اونکی اولاد مین قوم سنسنوار جاٹ ہین والیان بھرت پور	۹	مہاراجہ بدن پال جی کی اولاد مین قوم کھیریا جادون ہین
۴	ہرم پال ولد تون پال جی کی نسل سے قوم ہمروا ایا جات ہین والیان دھولپور ان ہردو ریاست بھرت پور اور دھولپور کا ذکر اوپر درج ہو چکا ہے	۱۰	بھول دیو خواص وال کی نسل کولیا جادون کہلاتی ہے
۵	قایم پال جی کی نسل ہین ونڈھیریا جادون ہین یہ قوم موضع گوپال پور اور کنور پور مین آباد ہین پیشہ زراعت کا کرتے ہین	۱۱	مہاراجہ آنند پال جی نے متصل تھر اکے موضع سمری مین سکونت اختیار کی قصبہ آہی والی راجہ اونکی نسل مین ہین یہ آبا اب علاقہ اری سرکار انگریزی مین متصل آگرہ کے ہے
۶	مہاراج مانک چند کی نسل سے قوم لاشاوت جادون ہین	۱۲	مہا سنگھ خواص وال کی سکوال جادون کہلاتے ہین

فہرست مشمر اسکے کہ مہاراج بجی پال جی کی نسل سے سے کے شاخین نکلتی ہین جو وہ قوم کی یادداشت کے لئے لکھی جاتی ہے

نمبر	کیفیت	نمبر	کیفیت
۱۳	مہاراجہ ابھی چند جی کے فرزند منجملہ پانچ مین سے باسم اوجی کو موضع سرتھرا عنایت ہوا اونکی اولاد مہر بریا جادون مشہور ہوئی	۲۴	مہاراجہ اودیا چند جی کے چار فرزند ہوئے فرزند دوم باسم ہاریا جنکی اولاد مین قوم کھیریا جادون ضلع آگرہ مین آباد ہین
۱۴	سوجوجی ولد ابھی چند کو موضع بجی پور پرگنہ سبلگڈہ عنایت ہوا اونکی اولاد مین قوم داووگے جادون ہین اور اب تک اوسی نواح مین آباد ہین	۲۵	دلوسین ولد مہاراجہ اودیا چند کی نسل سے قوم رام پوریہ جادون ہین
۱۵	بھاؤ سنگھ ولد ابھی چند مہاراج کو موضع بھاولی عنایت ہوا اونکی اولاد مین چونڈا جادون ہین	۲۶	مہاراجہ اودیا چند کے تین فرزند پیدا ہوئے فرزند دوم راؤ سندہ سہای انکی اولاد مین سہائی کے جادون کہلاتے ہین
۱۶	مہاراج پرتھی راج جی کی تیرہ ۱۳ فرزند پیدا ہوئے فرزند دوم باسم راؤ لکھمی سین جی کی اولاد مین قوم کھیجڑہ جادون مشہور ہین	۲۷	اودے بھان جی ولد اودیا چند کی نسل سے قوم گھیس جادون ہین سے گے
۱۷	بھیم سین ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم وریا جادون ہین سے گے	۲۸	مہاراجہ چند رسین کی اولاد مین قوم
۱۸	دھارک دیو ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم کھیریا جادون ہین گے	۲۹	باگ راج ولد مہاراج تون پال جی کی نسل سے قوم بھاگھیریا بینا ہین موضع سہار ریوڑ مین آباد ہین
۱۹	مہاراجہ دیو پال جی کی اولاد مین قوم میوانی ہین مسلمان ہوگئے		
۲۰	اچرواس ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم لوما جادون ہین	۳۰	نند پال ولد مہاراجہ تون پال جی کی نسل سے قوم برجباشی جادون ہین
۲۱	بھیسلم دیو ولد مہاراج پرتھی راج کی نسل سے قوم چونبار جادون ہین		
۲۲	بانکچند ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم سنڈر نسکے جادون ہین	۳۱	ہرپال خواص وال ولد تون پال جی کی نسل سے قوم کھاری گوجر مع بیرچہار قوم کے ہین
۲۳	کوم کرن ولد پرتھی راج کی نسل سے قوم بیاوت جادون کہلاگی باقیماندہ منجملہ تیرہ مین سے پانچ لاولد گئے	۳۲	اودی پال ولد تون پال جی کی نسل سے قوم ہیر گھیر جادون ہین
		۳۳	مہاراجہ بجی پال جی کی نسل سے تخمیناً ۳۳ قوم شمار مین آگئین

فہرست کوٹھریہای متعلقہ راج کرولی کے

نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات متعلقہ	جمع	زرکھنڈی	کیفیت نام بانی
۱	گریری	ارجن پال جی	گریری ۱ مانگرول ۲ گوپالپور ۳ ایکٹ ۴ ماڑوتی ۵ کیرت پور ۶ سورت پورہ ۷ بلواپورہ ۸ کچھوپورہ ۹	[illegible]	[illegible]	راو کیرت پال
۲	پردم پورہ	پدم پال دو حصہ خاص گوبند پال اور ننگل پال کا		[illegible]	[illegible]	چین پال ابن خوب پال ابن راؤ بجی پال
۳	روپ پورہ	ملوک پال وغیرہ		[illegible]	[illegible]	روپ پال پسر چہارم خوب پال
۴	خوب پورہ	سمال پال		[illegible]	[illegible]	سیا پال پسر سوم خوب پال
۵	نیٹرہ	کشور پال		[illegible]	[illegible]	دیا پال پسر دوم خوب پال
۶	رانو تھرہ	ہزا تھہ پال	رانو تھرہ ۱ اوریچ ۲ رانیہ ۳ خاندر ۴ درکی ۵ رانی پورہ ۶ بروده ۷ گورون پورہ ۸	[illegible]	[illegible]	انند پال پسر کلان بھوج پال
۷	سنیسوارہ عرف چوڑا کاوان	ہردیو پال		[illegible]	[illegible]	ناتھو پال پسر ہفتم بھوج پال
۸	کھاودہ	نادان پال	کھاودہ امید پورہ	[illegible]	[illegible]	سکھ پال پسر سوم بھوج پال
۹	عناتی	رائے بہاری پال	عناتی کلاب پورہ	[illegible]	[illegible]	راؤ بھوپ پال پسر ششم مہاراجہ قربن جی
۱۰	امرگڈہ	اودے بھان چند جی	امرگڈہ جورلی نشانہ کار اکڈہ اروڈہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	امرسن پسر ششم جگمن

فہرست کوٹھری ہای متعلقہ راج کرولی کے

نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات متعلقہ	جمع	زرگھنڈی	کیفیت نام بانی
۱۱	بھورہ	ٹھاکر بلجیت سنگھ		[illegible]	[illegible]	انوپ سن پسر دوازدہم جگمن
۱۲	بھرتون	الیسری سنگھ	بھرتون ہری سنگھ پورہ	[illegible]	[illegible]	مدن سن پسر چہارم مہاراجہ بکند جی
۱۳	نرولی	منگل سنگھ	ترولی، جیرکی، بارتجی پورہ، بانڈی پورہ، ایدل پورہ	[illegible]	[illegible]	مہاسن پسر پنجم مہاراجہ بکند جی
۱۴	لولری	گوبند سنگھ		[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۵	سہبر ۲	پہپ سنگھ		[illegible]	[illegible]	دلومن پسر سوم مہاراجہ بکند جی
۱۶	کھوڑکا سی	رام سنگھ			[illegible]	
۱۷	سیمردہ ۳	پسر برجن سنگھ			[illegible]	
۱۸	فتح پور ۴	سن بھاون سنگھ			[illegible]	
۱۹	خدرپور	پسر گج سنگھ		[illegible]	[illegible]	مادن سن پسر چہارم مہاراجہ بکند جی
۲۰	کیلا	پسر زورآور سنگھ		[illegible]	[illegible]	گیاداس پسر یازدہم خواص وال مہاراجہ تن پال جی
۲۱	باجنہ	امراؤ سنگھ		[illegible]	[illegible]	سلیدی پسر ہفتم مہاراجہ دوارکاداس

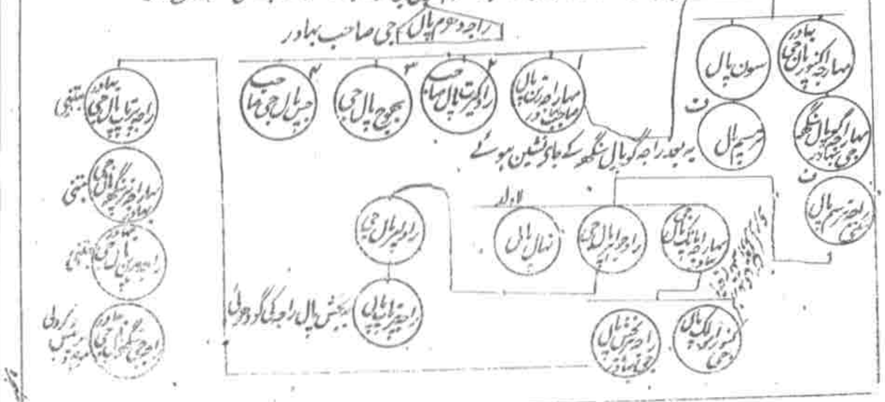
فہرست کوٹھری ہاے متعلقہ راج کرولی کی

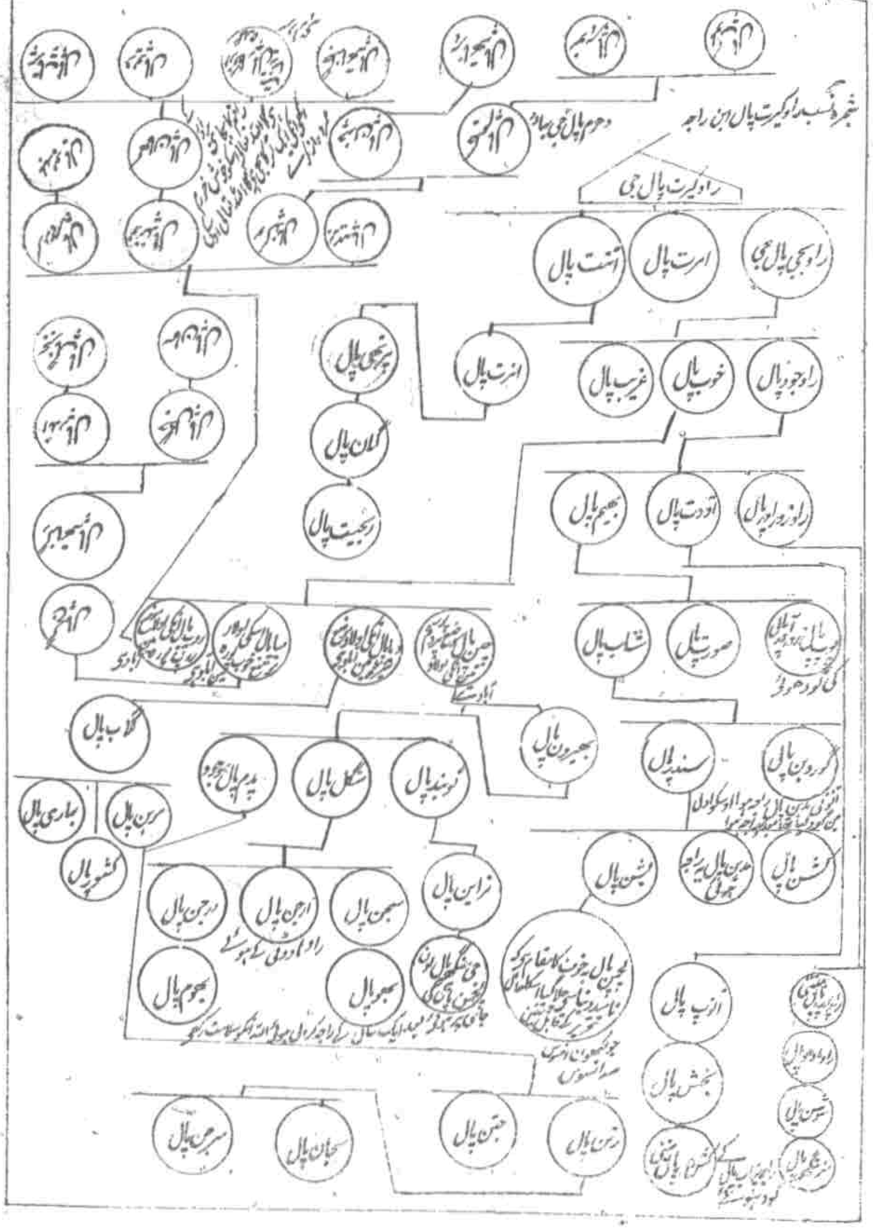
نمبر	نام کوٹھری	نام قابض حال	تعداد مواضعات	جمع	زرگھنڈی	کیفیت نام بانی
۲۲	مہولی	راؤ گوزردہن سنگھ		[illegible]	[illegible]	لکھمی سین پسر دوم مہاراجہ پرتھی راج
	میزان کوٹھری ہای بکھوانت					
۱	فتح پور			[illegible]	[illegible]	مہا سنگھ پسر سوم ہرداس ابن دوارکاداس جی [illegible]
۲	رام پورہ			[illegible]	[illegible]	
۳	مینگری				[illegible]	
۴	بخت پورہ				[illegible]	
۵	چین پور			[illegible]	[illegible]	جادون سنگھ پسر اول ہرداس
۶	مانچی	بیجے سنگھ		[illegible]	[illegible]	ایضاً
۷	سنگر عرف مدی کا گاؤن			[illegible]	[illegible]	مان سنگھ پسر ششم ہرداس یہ کوٹھری بڑی ہے اس میں سے کوٹھری ہرداس کی نکلی ہین
۸	شوڈاہی			[illegible]	[illegible]	چین پور ہی میں سے نکلی ہین
۹	بینکا			[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۰	کوشہ			[illegible]	[illegible]	جادون سنگھ

نمبر	تالکوٹری	نام قابض حال	مواضعات متعلقہ	جمع	زر کفنہ شی	کیفیت نام بانی
۱۱	میجانی			[illegible]	[illegible]	ہمت سنگھ پسر چہارم ہریداس
۱۲	کیش پورہ			[illegible]	[illegible]	جلد پور میں سے نکلا ہے
۱۳	لکھن پورہ	بلونت سنگھ		[illegible]	[illegible]	عنایت سنگھ پسر نہم جادون سنگھ
۱۴	بھنساوٹ			[illegible]	[illegible]	دولت سنگھ پسر ہشتم جادون سنگھ
میزان کوٹھری ہای ہری داس کے				[illegible]	[illegible]	
	سیرواس			[illegible]	[illegible]	سرجن دیو خلف دوم مہاراجہ گوکل دیو جی
میزان				[illegible]	[illegible]	

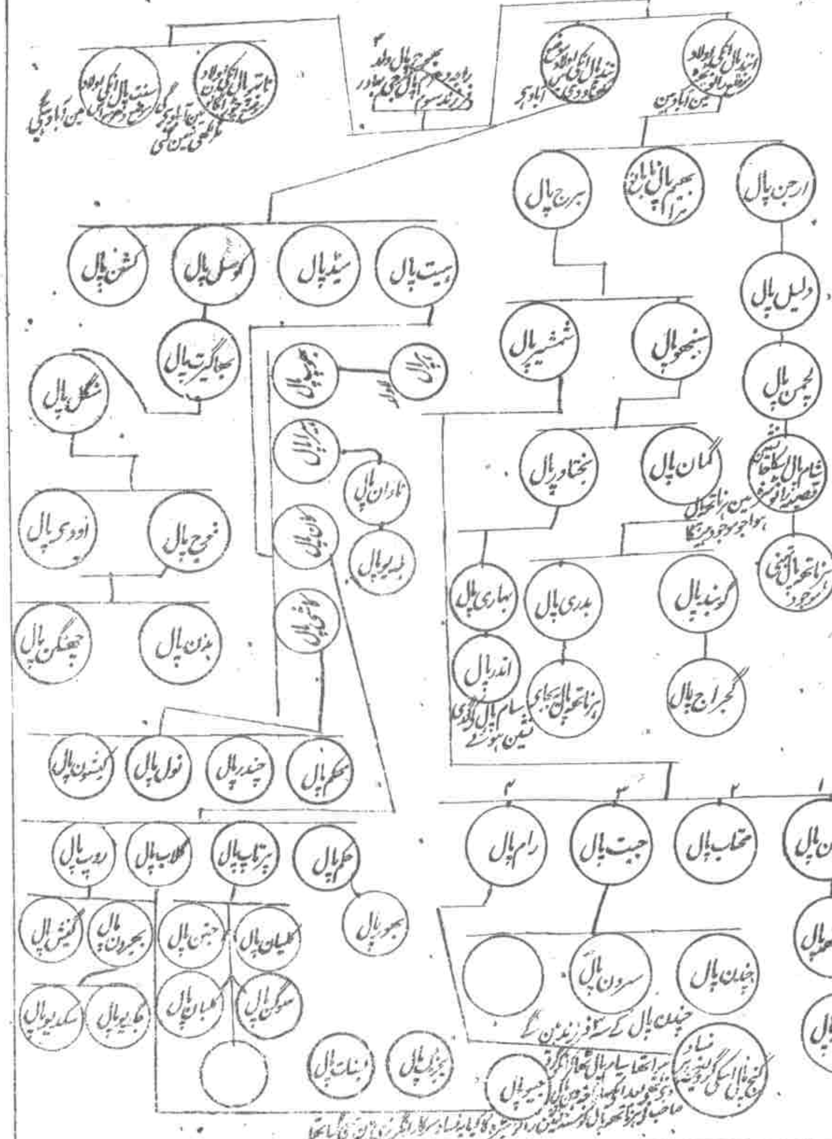
علاوہ برادری کے اور لوگوں کو بھی بایوتی کی مواضع اور زمین ہوگی راجپوت افغان وغیرہ کو اور ہنود سمدھی کو بھی بہت کچھ موضع بایوتی کی اور زمین ہوگی یہ فہرست نقط اولاد راجہ ہای کرولی کی لکھی گئی ہے تو قریب چالیس پچاس ہزار کی اور بایوتی ہوگی قریب ایک لاکھ روپیہ کی زمین اور موضع فقط مہاراجہ مدن پال جی بکھنڈ باشی نے لوگون کو عنایت کری تھی کہ وہ کل زمین اور موضع جاری ہین راجیسی مہاراجہ جیسنگھ پال جی بہادر نے اوس میں کچھ مزاحمت نہیں کری

شجرہ نسب رئیس کرولی از راجہ دھرم پال جی تا جی سنگھ پال صاحب بہادر موجود حال مسند نشین راج کرولی

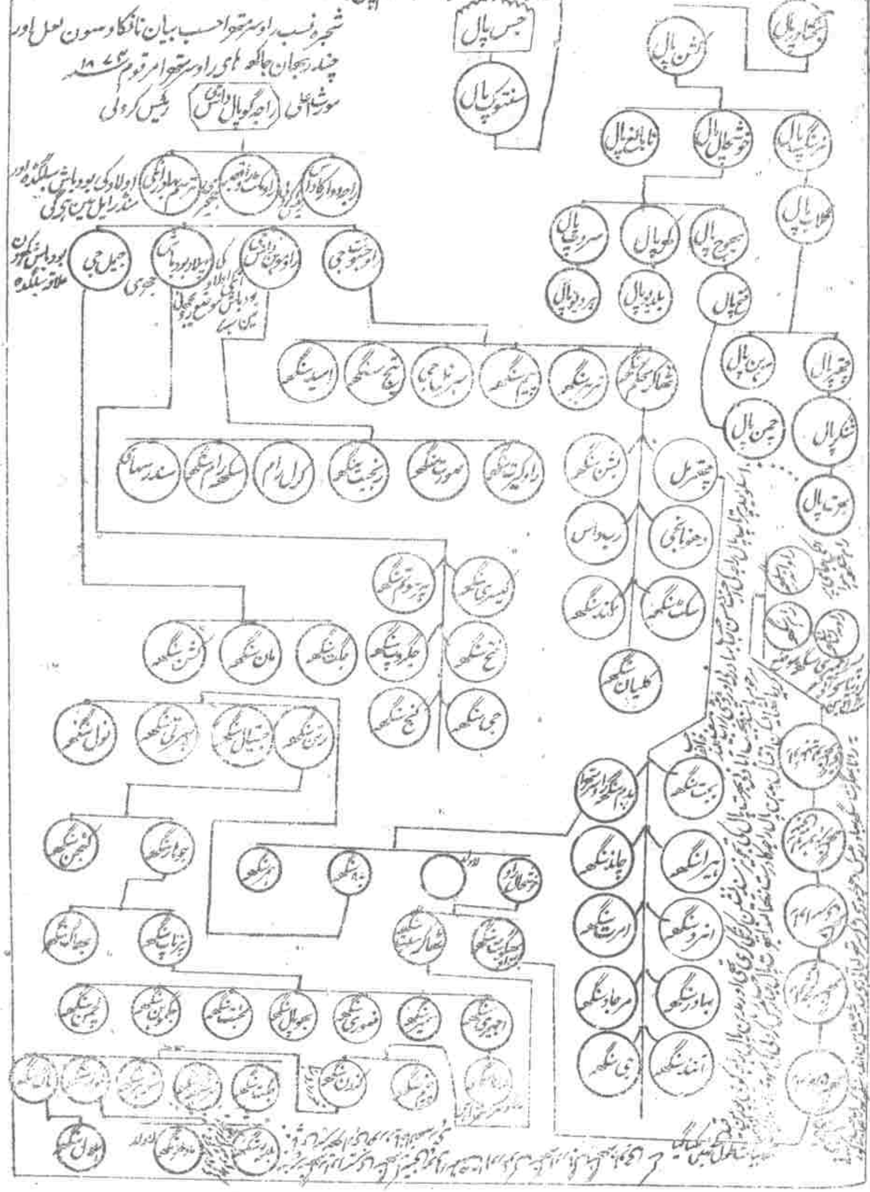




شجرہ نسب بھوج پال ولد راجہ دھوم پال جی بہادر کے فرزند سوم کا



شجرہ نسب جس پال ابن راجہ دھوم پال بہادر



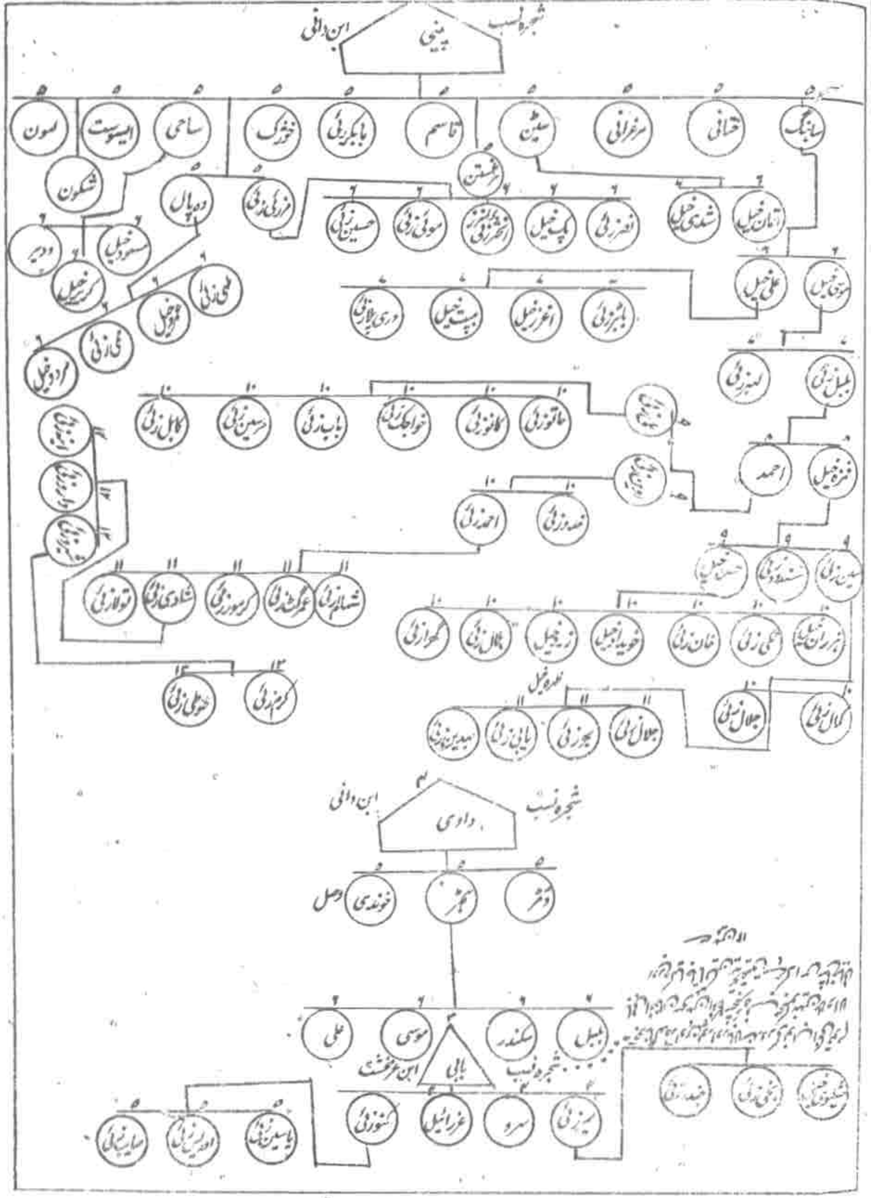
ذکر حال قوم منی ابن ودانی کا

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہو چکا ہے بذریعہ اوسکے تفصیل اور تقسیم شاخوں کا معلوم ہوگی اس قوم کی بھی ولایت مین شاخین قوم کاکڑ کی شامل رہتی ہین اور کاکڑوں کا ملک شامل ہی کا علاقہ داڑ رسی پہلی ترل شمال کی طرف جاتا ہے تو سیوی مین پہونچتا ہے یہ علاقہ سیوی ایک سخت مٹی کا میدان ہے اور بعضی جگہہ پہاڑی نالی نکلتی ہین جس کا پانی فائدہ ہوتا ہے سیوی کے انگور بہت عمدہ مشہور ہے جو قندہار اور ایران مین ملتان تک تیل ہو زیادہ پسند کیا جاتا ہے اور خربوزہ برابر اچھے ہین اور سپین خیل کاکڑون کا علاقہ ہو شرقی [illegible]

اور صحرا مین بستی ہین اور موسی خیل کی بڑی شاخ مین بلبل کی نسل زیادہ ہے ہو اکثر زراعت کاری کا پیشہ رکھتے ہین اس قوم کے دو گھر راجستان کروہی مین ہین اور لمرزئی دوسری شاخ بہ نسبت بلبل کے کم ہے اور اس شاخ کے لوگ زیادہ تر گلہ بانی اور مالداری کا کام کرتے ہین شاخ لہون علاقہ سخن اور کندر مین رہتے ہین جو ملک کاکڑ کی غربی حصہ مین ہے انکی مسکونہ علاقہ سے نمک شورہ زمینات سے نکلتا ہے اور اس کام کو لوگ اوس نمک کو جمع کرکے بذریعہ بار برداری شتران اور خرگاوان قندہار اور کاکڑ سپین خیل کے ملک مین اور دیگر علاقہ جات ملحقہ مین فروخت کے واسطے لیجاتے ہین اور عموماً غلہ کے مبادلہ مین اوسکو فروخت کرتے ہین بعض اوقات جب غلہ گران ہو تو ہم وزن غلہ کے وہ شور نمک دیتے ہین اور دو چند غلہ جو وغیرہ کو لیتے ہین یہ لوگ دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کے ہین الا شاخ لمرزئی جو اوستریانی کے ملک سے متصل آباد ہے اوسکا دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کے ہین اور قوم شیرانی سے ملتا ہے مگر شیرانی لوگ سے نیک چلن اور کم آزار ہین کل تعداد قوم منی کی جو انکی قدیم علاقہ مین آبادی تقریب اسّی ہزار آدمی کے بتلاتے ہین اس قوم کی اون شاخون کا ذکر جو اور ملکون مین چلے گئے اس فصل کے اخیر مین ہوگا ناظرین کو افغانستان کی حال کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ کاکڑ ناغر منی یہ سب قوم ایک ملک مین آباد ہین اور رشتہ داری بھی ان مین ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے اور ولایت مین گو بہ نسبت کاکڑ کے ناغر اور منی کم معلوم ہوتے ہین در باب کی ناغرون کے مصنف حیات افغانی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے اب جو کہ ان قومون مین سے ہندوستان مین ہین وہ عنایت الہی سے جب سے کہ افغانستان مین ایک ہی سرزمین مین آباد ہین ثبوت ہوتی ہے اوسی طرح ملک شیخاوالی اور بلدہ حیدرآباد مین باہم رہتے ہین گو کہ رشتہ قوم کاکڑ سے کم پایا جاتا ہے لیکن ان ہر دو قوم منی ناغر وتنی مین چلا آتا ہے یہ دونون قوم ہر وقت ملاقات برادرانہ یا نشیب اور فراز دنیوی مین بطور یک جدی کے مشترک آئی ہین ملک شیخاوالی مین قوم منی کا در باب ملک گیری زیادہ کچھ ثابت نہین ہوا ہان مگر بہادر خان منی شاخ موسیٰ خیل کا حال مصنف مخزن افغانی نے لکھا وہ حال باب سوم مین درج کیا گیا فصل مین اور بہادر خان نے ابتدای زمانہ انگریزی مین سردار نامدار اور نیک نام رہا ہی اوسکا حال بھی درج کیا گیا ہے شامل حال [illegible] سے کہ اب وہ قوم ہندوستان مین جہان آباد ہے اوسکی تفصیل لکھی جاتی ہے سب سے پہلے بلدہ حیدرآباد مین آباد ہین اور چنچل گدہ متصل شہر کے ان لوگون نے آباد کیا اور کچھ شہر مذکور مین آباد ہین اور ملک شیخاوالی ان موضعون مین آباد ہین شاخ بلبل زئی کی دو گھر ساج کرولی مین آباد ہین اور چار گھر بلبل زئی کی موضع دہ گال ملک شیخاوالی ضلع سیکر مین آباد ہین اور موضع مذکور مین کاکڑ کے گھر تخمیناً [illegible] ہو اور موضع ستیرہ مین قوم غرازی آباد ہین تقریب پچیس گھر کے اور موضع دایرہ مین شاخ سلیمان زئی آباد ہین تقریب چالیس گھر کے اور موضع نگر مین شاخ محمد زئی خنکی آباد ہو تقریب بیس گھر کے اور موضع نوانہ مین حسین زئی آباد ہین گھر تیس موضع دونگری مین شاخ منی کے تری زئی کے گھر چار آباد ہین اور ناغر خواجہ خیل کے گھر پانچ آباد ہین اور [illegible] زئی قوم منی کے دو گھر آباد ہین موضع جنبر مین منڈہ [illegible] تقریب تیس ۳۲ گھر کے آباد ہین اور موسیٰ خیل کے بیس گھر اور اتمان زئی کے گھر چار اور سلیمان زئی کے گھر دو اور ناغر کے گھر چار اور موضع گلوانہ علاقہ اجمیر مین موسیٰ خیل کے گھر تقریب ساٹھ کے ہونگے اور موضع [illegible] مین شاخ لوزی شاخ منی کے گھر تقریب پانچ کے ہونگے اور موضع چھپانڑی علاقہ اجمیر مین لوزی کے گھر چار ہونگے اور موضع سوال پور علاقہ [illegible] مین قوم منی شاخ ولوزی کے گھر تیس [illegible] ہین اور موضع [illegible] پور علاقہ سیکر مین [illegible] زئی کے گھر تقریب بیس کے ہونگے اور موضع [illegible] مین [illegible] آباد ہین اور موضع [illegible] علاقہ جھنجھنو مین [illegible] زئی کے چار [illegible] اور موضع چومون مین محمد زئی کا گھر ایک سنا گیا اور ناغرون کے گھر بھی اس موضع مین آباد ہونگے لیکن یہ نہین معلوم کہ کس شاخ کے ناغر ہین اور دو گھر کاکڑ کے بھی ہین اور حیدرآباد کا حال یہ ہے کہ اس شہر مین کس شاخ قوم منی کے آباد ہین ہان مگر یہ خوب معلوم ہے کہ اس شہر مین منی بہت ہین اور وہان پر انکی تیزی تعداد اور آبرو ہے اور جاگیر بھی انکی [illegible]

پچیس لاکھہ روپیہ کے ہونگی ان لوگون نے اور ملک حیدرآباد مین پیدا کری سلیمان زئی کی نوابی ایلچپور ہے جو وہ عرصہ چالیس برس سے انگریزون نے لی اسکا ایک قصہ ہے باعث طول ہونے کتاب کے نہین لکھا گیا اور کاکڑون کو بھی نوابی انگریزون نے لی سر دو نواب کی اولاد کو کچھہ تنخواہ مقرر کر دی ہے وہ بحال ہے اور سنا گیا کہ چنچل گودہ مین قریب دو ہزار کے قریب منی ہونگے اور حسین آگر مین بھی قریب دو ہزار کے ہونگی اور زنست پورہ مین قریب ایک ہزار کے سنا گیا اور بیسیت پورہ اور شمس آباد مین بھی سنی جاتی ہین یہ موضع قریب شہر کے ہے قصبہ چنچل گودہ کی مسجد مین مولوی صاحب کے مذہبی تکرار یاسین خان ولد دلدار خان نوی زئی سے ہوا تھا اور یہ شخص کنجی باسم پیران کنو سے پیدا ہوا تھا ایسی اولاد کو راجستان مین خواص وال کہتے مین غرض کہ اوسوقت تیار پر نوبت آئی یاسین خان کی ہاتھہ سے جناب مولوی صاحب شہید ہوئے اور یہ شخص زخمی ہوکر چنچل گودہ کو آگیا اور داتم خان اور حسن خان سند زئی ہر دو برادر بہ ہمراہی جناب مولوی صاحب زخمی ہوئی سنا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو بہت کچھہ قریب جناب نواب صاحب سے تھا لہذا دیوان چندولعل نے اوسوقت فتحیار خان ناغر کو بلا کر کہا کہ تم جاکر اون لوگون کو فہمایش کرو کہ وہ یاسین خان کو حوالہ کر دین تاکہ یہ فتنہ فرو ہو فتحیار خان نے جو کہ سردار اوسوقت مین بھی یعنی سردار خان غرزی زئی اور ہمت خان علی زئی اور نوائی خان محمد زئی اور حمو خان علی زئی غرض کل لوگ جمع کر کر حکم دیوان چندولعل صاحب کا بیان کیا جسپر قوم برادری نے یہ جواب دیا کہ یاسین خان ہماری پیٹ مین ہے اور بہت کچھہ سخت کلامی سے پیش آئے فتحیار خان نے واپس جاکر دیوان چندولعل صاحب سے ان لوگون کا کہنا گذارش کیا پھر دیگر فتحیار خان ناغر کو دیوان مذکور نے واسطے فہمایش اون لوگون کی روانہ کیا اس قرار پر کہ تم لوگ یاسین خان کو اپنی ہاتھہ سے مار دو یا ہم اپنا جراح کو بھیجین تاکہ وہ زخم پر زہر آلودہ پٹی رکھدیوی اوسکو مرنے سے یہ کل فساد جاتا ہے ہم ہر نوع جناب نواب صاحب کو فہمایش کر لین گے یہ حکم لیکر خان مذکور آئی لیکن یہ لوگ کب مانتے تھے فتحیار خان ناغر فرزند خانی سے برہم ہوئے اور یہ کہا کہ اول آپ ہی سمجھہ لو نواب کی فوج خدا لیجاوے کب آوے گی جب کہ شہنی ہو والی ہوتی ہے جب کچھہ سپاہی ہوا کرتا ہے جو کلام دوستانہ کہتا ہے وہ دشمن معلوم ہوتا ہے لاچار ہوکر فتحیار خان واپس دیوان چندولعل کے پاس گیا اور کہا کہ میرا انکہنا نرم اور سخی ہیچ ہوتا تھا وہ کہا گیا لیکن اونھون کی سمجھہ مین نہین آیا اب کیا کیا جاوے لاچار ہوکر دیوان نے فتحیار خان سے کہا کہ تم اپنے قبائل [illegible] اور وہ سے [illegible] اور اپنا چوبدار انکو ہمراہ کیا تاکہ کوئی راستہ مین ہو ذوالانام اور فراہم نہو خانصاحب مذکور نے بموجب حکم دیوان صاحب کو ویسا ہی کیا۔ نواب صاحب نے فوج نیاز بہادر کی ہمراہ کرکے واسطے لڑنے کے چنچل گودہ کو روانہ کری اور کئی توپ بھی بھیجین اوسوقت یہ منیون نے ایک گروہ کرکے ہر چار راستہ کو باندھ دیا جب یہ طرف کہ نیاز بہادر صاحب تشریف لائے وہان پر جو کہ لوگ مقرر قوم منی سے تھی اونسے مقابلہ ہوا نیاز بہادر فیل پر اور تر کر اسپ پر سوار ہوئی اوسوقت یہ لوگ شمشیر سے پیش آئے اور کام بہادری کا ظہور مین آیا اکثرون کی رشتے لگ گئے اوسوقت جناب نیاز بہادر صاحب بدست شمشیر خان اور شمشیر زادہ سالم خان شہید ہوئے انکے شہید ہونے سے فوج نے شکست کھائی قوم منی کی فتح ہوئی توپ وغیرہ سرکاری بھی انھون کی ہاتھہ لگین یہ فساد تاریخ ۳ محرم الحرام سے شروع ہوا یعنی شہید ہونا مولوی صاحب کا اور تاریخ ۵ کو نیاز بہادر شہید ہوئی ۱۲۳۱ھ ہجری تھی جبکہ یہ خبر وحشت اثر جناب نواب صاحب اور دیوان چندولعل صاحب نے سنی اور جانا کہ ان لوگون سے مضطرب ہونا مشکل ہے لہذا صاحب انگریز کہ افسر کلان ملازم نواب صاحب کا تھا اوسکو بلایا اور حکم دیا کہ ان لوگون کو تم جاکر قتل عام کرو وہ بعد عرض معروض اپنی کی چنچل گودہ کو آیا اور اون لوگون کو حکم سرکاری سے ظاہر کیا جسکا انگریز آیا اوس سے معاملہ چاہا اور تین روز کی مہلت دی کہ اس عرصہ مین تم چلی جاو اور سرکار مین جاکر عرض کری کہ یہ لوگ نذرانہ دینے کو سامنے مرنے والی ہین حضور کے کام آوینگے اور شری بہادر مین انکا قتل کرنا واجب نہین اور قتل انکی مین سرکار کا نقصان ہے بندہ اونکو مہلت تین روز کی دی آیا ہے اس عرصہ مین وہ لوگ آپکی عملداری سے چلی جاوین گے خیر بموجب حکم کے اونھون نے ویسا ہی کیا کہ درمیان تین روز کے چنچل گودہ کو خالی کر دیا جہان جسکا سینگ سمایا وہان کو چلا گیا لیکن یاسین خان بانی فساد کو حوالہ نہین کیا ہمراہ لی گئی اس گروہ مین سالم خان لوزی [illegible] سردار اور مشہور شخص تھا اسکی مکان پر نوبت اور گھڑی بجتی تھی اور روپیہ مین کروڑ پتی مشہور تھا یہ شخص نواب کرنول پر گیا سنا گیا کہ بعد نواب دلدار خان کے نواب [illegible] خان کو ہوئی سنا جاتا ہے کہ وہ بھی بعض زبردست خان اصل پٹھانی سے نہ تھا خواص سے تھا وہان سے لوگ خراب ہوکر اور ملک مین ہی ہے اور بعض لوگ ملک شیخاوالی کو چلی آئے جہان جسکا قرب تھا وہان چلا گیا اختیار خان کرولی کو آیا جب سے زور ان لوگون کا حیدرآباد مین کم ہوگیا بعد انکی زور عربون کا ہوگیا جو حال تک موجود ہے

حال این قابل ذکر خاندان حسین خان سند وزنی کا سے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ برادر ہمراہ ہوالوالفضل
سے کے زخمی ہوئے اس خاندان کا عجیب حال سنا جاتا ہے اللہ تعالے انہون کی ریاست کو سرسبز رکھے
یہ لوگ ناغر اور پنی ستے بڑے سلوک ہوتے ہین اور یہ بھی انکا قاعدہ ہے کہ عیال اور اہلخانہ حیدرآباد مین
نہین رکھتے یعنے مرد حیدرآباد مین اور عورت گھر پر رہتی ہین اور وطن خاص قصبہ اجر سر ضلع شیخا و انسکے
قریب ماجی پور کے ہے وہ انکا خاص وطن ہے حال مین جمعدار علی محمد خانصاحب پسر خورد حسن خان مرحوم مکان پر ہین
وہ حیدرآباد کو نہین جاتے اون کی پنشن پانچ سو روپیہ ماہواری کی سرکار سے انکے گھر کو آتی ہے اور ان کے بیٹے کا قاعدہ
یہان کا جناب حسن خانصاحب سے سنا گیا اندا تھا جب سے کہ جناب جمعدار غلام رسول خانصاحب
کے ایک کنیز حیدرآباد مین نوکر تھی اور اوس سے ایک دختر پیدا ہوئی تھی جب کہ انکا انتقال ہوا اوس وقت
حسن خانصاحب نے اندر جا کر کنیز سے کہا کہ تو اب چلی جا لیکن اوس نے نہین مانا اور رجو کہ قاعدہ ہوتا ہے وہ رسوم کی غلام رسول خان حسن خان کے برادر زادہ اور داماد بھی تھے بعد فہمائش خوب کے
اوس نے نہ مانا تو پھر انہون نے اوس سے یہ کہا کہ اب دیکھنا ہماری شرم تیرے ہاتھ ہے
قصہ مختصر بعد چند سال کے وہ کسی بہانہ سے بخدمت نواب صاحب بہادر والی حیدرآباد کے پہونچ گئی نواب صاحب نے حکم انکے نام جاری کیا کہ تم اوس دختر کو حوالہ کر دو ہم اوس کی شادی کر دینگے اسپر انہون نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ ہے کہ ہماری ہم قوم سے پیوند ملتا ہے
غیر قوم سے شادی نہین ہوتی ناغر اور پنی مین ہمیشہ سے رشتہ ہوتا آیا ہے سوا ان قومون کے دوسری جگہہ
رشتہ نہین ہوتا جو اس کا بھی ایسے ہی موقع کے آدمی کے ساتھ قوم مین ہو جاوے گا لیکن انکی عرض پر نواب صاحب
نے کچھ خیال نہین کیا اور فوج اور توپ وغیرہ واسطے لڑائی کے انہو نکی مکان پر روانہ کی سنا گیا کہ جب فوج
سرکاری نے ان کے مکان پر مورچہ لگایا اس خبر کو سنکر قوم ناغر اور پنی ان کے مکان پر جمع ہو گئے سنا گیا
کہ اوس وقت اتنے آدمی دونو قوم کے جمع تھے کہ کئی سو تک جانول پختہ ہوتے تھے ہر دو طرف سے
جبکہ توپ وغیرہ اور سپاہ کا مقابلہ ہوا اوس وقت حسن خانصاحب نے سرکار مین یہ گذارش
کی کہ اب ہم سے نمک حرامی ہوگی کیونکہ یہ معاملہ شرم کا ہے بدون مرنے کے نہین بنتی لاچار ایسا کرین گو
سرکار یہ خیال نفرماوین کہ جیسے چنچل گو وہ پر ہوا ویسا ہو گا قصبہ شہر سے باہر تھا اور یہ معاملہ اندر شہر
کے ہے شہر درہم اور برہم ہو جاوے گا ایک تو نواب صاحب نے یہ نقصان خیال فرمایا دوسرے
حسین خان کے لوگ ساعی ہوئے تیسرے اندر محل کے اصیل وغیرہ نے سفارش کری بعد
اوس کے نواب صاحب نے حسن خان کو دربار مین طلب کر کر آفرین کری اور فرمایا کہ تمکو ہم خطاب
عنایت کرتے ہین جیسا کہ محمد خان قایم جنگ کو عنایت ہوا ہے حسن خان مذکور نے گذارش کری کہ ہمنے
ستر سال خدمت بجا لائی اور خطاب کو ایسا لکہا ہے جو کہ حاجی علی عبد الرشید کو پٹھان کا
[illegible] اور بیان وغیرہ دیکر رخصت کیا اور یہ قصہ بباعث طول کے
مختصر لکھا گیا



واضح ہو کہ بابی ابن غرغشت نے اپنے ہر چہار پسران کے نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل رکھا تھا مگر باقی افغانان نے اوسکو ملامت اور سرزنش کی تب اوسنے نام فرزندان خود بدل کر کچھ چھپایا کہ اوپر درج ہو مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہیں دیکھا گیا

ذکر قوم وادی

اس قوم کے لوگ بھی تھوڑے ہزار آدمی ہیں اور قوم کاکڑ سے شامل اور متعلق سمجھے جاتے ہیں شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ وادی کی ... شاخ باسم خوندی مشہور ہو چونکہ حسن خوندی تھا یہ تغیر لہجہ پشتو اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اوپر ... خوندی کہتے ہیں

قوم بابی

غرغشت کی نسل سے ہے جہان تک کہ شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بھی بہت تھوڑا ملا ہے اگرچہ اسکی تعداد دس ہزار آدمی سے زیادہ نہیں تبلاتی مگر افغانان میں سے بابی لوگ قندہار اور قلات نصیر کی طرف بڑے صاحب بہت سوداگر ہیں اور نیک معاشی اور اپنی محنت کی سبب آسودہ حال اور اکثر غنی ہیں اس شاخ کے آدمی نیک چلن اور بامروت مشہور ہیں اور اگر افغان بھی بیچارے ہیں اور ... اونکی طرح حلال مال کی کوشش کریں تو آسودگی اور نیکنامی دنیا کی سوائے عذاب عقبی کے بھی نجات پاوین ... اکثر امیر درانی ... قوم بابی اور ابدالی ... دشمنی تھی ... قوم ابدالی کا قوم بابی کا ... دشمنی ... قوم ابدالی میں تھی ... ابدالیون کی شکست ہوتی اور ... چنانچہ یہ واردات بزبان پشتو منظوم ہے لیکن فی الحال قوم بابی اور درانی میں کچھ دشمنی نہیں ؛

ذکر قوم مندوخیل

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ مندو جسکے نسب سے یہ قوم ہے غرغشت کا تیسرا بیٹا تھا نام ... زیادہ تر یہ قوم مندوخیل کی اسم سے مشہور ہے اسکے چھوٹی شاخون کا شجرہ نسب نہیں مل سکا مندوخیل وادی زیوب کے دونون کنارون پر رہتے ہیں اس زیوب کا سرچشمہ کی پہاڑ سے شروع ہو کر مشرق مائل شمال کو بہتی آتا ہے جب تک نہر کا غذاک متصل گومل سے ہو کر زیوب کو رخ پھیرتا ہے اور نالہ گومل مشرق کو آملتا ہے زیوب ایک چھوٹی سی ندی تنگ وادی میں جاری ہے اکثر پانی اوسکا میلا اور مفید زراعت کے ہوتا ہے جب یہ نالہ زیوب سے تھوڑا فاصلہ پہنچ جاتا ہے تو ایک اچھی میدان پونہچتا ہے جسمین گندم جو مکئی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہے اس نالہ کی دونون کنارون پر مندوخیل کے دیہات ہوتے چلے گئے ہیں مگر اوپر زیوب کا میدان چرائی کے بھی کام آتا ہے اوسکی اوپر بہت کثرت سے مالدار نظر آتے ہیں وادی زیوب ... یقین ہو کہ شمالی طرف وہ ہوگی جو ابونا داغ کی جنوبی حد کی پہاڑ ہیں اور وہ گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہ جو درمیان زیوب اور بوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہے زمین بڑی پال اور ... باہر کی ہے اور گوشہ مشرق جنوبی میں وہ ... کہ جہان موسی خیل اور السیوط ... چراتے ہیں سید باشرق کو حسن خیل اور آبا خیل ... وادی زیوب کی بہن زرخیز اور اکثر نہری ... مندوخیلو ... درمیان ... کاکڑون کی ہے اوسیطرح سادہ لوح اور ... مخلوق ... رہے ...

ذکر ان شاخون کا جو قوم کاکڑ وغیرہ غرغشتی سے دوسرے ملک چلی گئی ہین

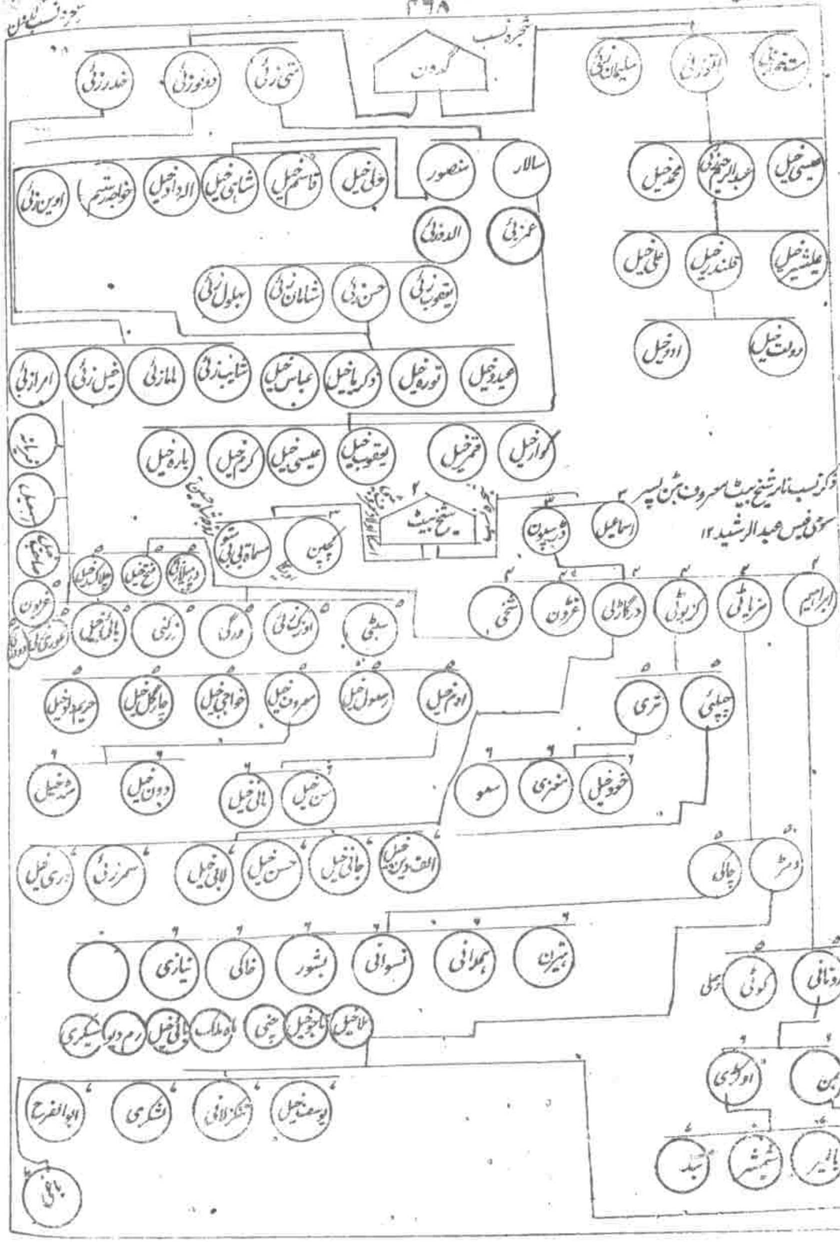
شاخ تیمنی تعجب کی بات ہے کہ یہ تیمنی چار ایماق کی جو ایک شاخ مشہور ہے ... کاکڑ کا بیٹا تھا اوسکی نسل ... نہین کرتا کہ کب اور کیونکر یہ لوگ اوس ملک میں جا کر آباد ہوئے ... باقی ایماق کے ساتھ آباد ہیں اور تیمنی کی دو شاخ ہیں ... قپچاق ... اگر قوم تیمنی ... کسی آدمی ... نہین ہوئی ... کاکڑ کی نسل ... قوم ... کی ایک شاخ ... غور ... تیمنی کی دو شاخون سے قپچاق اصل ایماق ... افغان ...

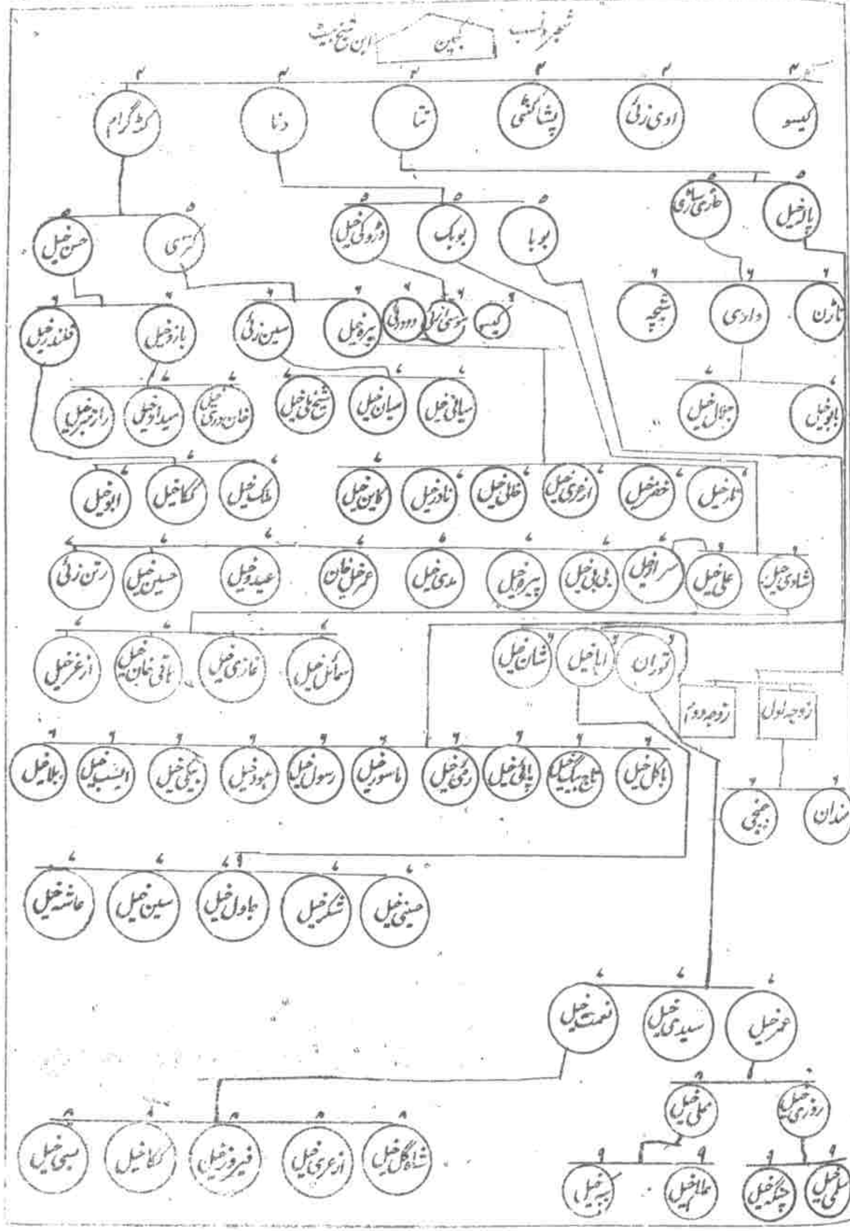
ذکر قوم گدون کا

واضح ہو کہ یہ لوگ ... قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتے ہیں شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ اولاد غرغشت کا اوپر درج ہوگا باوجود بہت کوشش کے تحقیق ... نہ ہو سکا کہ یہ قوم کب سے اور کیونکر اس ملک مغربیہ حال پر آباد ہوئی اس قوم کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ ... وہان سے اوٹھ کر ... چچھ کے نواح کی پہاڑون میں اونکی اولاد اور ... سالار اور منصور ... پہاڑون میں نالہ ... کے دونون کنارون پر ... آباد ہیں ... گدون کی ... بہت عمدہ سرسبز اور زرخیز ملک ہے یہ ملک قوم ... اور ... زیادہ تر ذکر کے لائق وہ گدون ہیں جو دریا ... جنوبی حصہ میں آباد ہیں قوم گدون کی ہر دو شاخ یعنی سالار اور منصور اس پہاڑ کی چوٹی ... جنوبی حصہ پر قابض ہیں اگرچہ انکی چھوٹی چھوٹی موضع ... کی ... گندپ جسمین تخمیناً ... قوم سالار کا ... مشہور ... اتوزئی کی شاخین آباد ہیں اس شاخ کے قبضہ میں دو گاؤن گندپ اور ... اور اسمین فی الحال ... خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب ... خیل ... علی خیل ... آباد ہیں ... ہزارہ میں آباد ہیں ... علاقہ چچھ میں ایک ... باسم ... غرغشتی ... ہیں ... غرغشت کی نسل سے ... شاخ کاکڑ ... ایک موضع ... ضلع ہزارہ میں بھی ... قوم منصور کا اثر ... قریب تین سو گھر ... شاخ ... سالار موضع ... واقع علاقہ سرکار انگریزی میں آباد ہے ... خان زندہ ... مشہور ... سلیمان زئی کی شاخ سالار کے قبضہ میں ... قوم منصور کا اثر ... قریب تین سو گھر ... قوم منصور میں ... شاخ الا زئی اور ... زئی ... لوگ ... میں آباد ہیں عیسی خان سفید ریش ولی خان ... کا مشہور ملک ہے ... لوگ ... ہاشم علی قاسم خیل ... خان شاہی خیل شیر خان ... غلام شاہ ... اور فتح خان ... ملک ہیں ... اس شاخ کے ملک میں گندپ اور ... میدان ... علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے شامل واقع ہے ... گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ ... گندپ ... میدان ... واقع ... اکثر بارانی اور ... جات ... سبز ... زمین ہے گندم مکئی اور چاول ... زیادہ ... قوم ... مشہور اور عمدہ ہوتے ہیں ... علاقہ سرکار ... گندپ ... ضلع راولپنڈی ... اکثر ... لوگ بھی ... ارتکاب سرقہ وغیرہ ... ملک میں ... اگرچہ ... گدون اپنی قوم کے اسلحہ بند مرد ... قوم کو ... اسلحہ بندوق ... قریب نصف کے ... ہر ایک مرد کے پاس ... قوم جنگجو ...

ہندوستانی کاکڑ

واضح ہو کہ افغانون میں ایسی کوئی بڑی قوم نہیں ہوگی کہ جسکی نسل کے آدمی ہندوستان میں نہ ملیں گے اونمیں سے اکثر ایسے ہیں جو پچھلی قوم کی جائے سکونت سے بھی واقف نہیں اور تعلق ہر ادرانہ ... نہیں ہے اسیطرح قوم کاکڑ کا بھی گروہ ہندوستان میں بعض اضلاع میں آباد اور صاحب املاک ہیں جیسا کہ ... ضلع ... میں ... کاکڑ کی اولاد ... شاخ ... خیل کا ... ابو سعید زئی وغیرہ کاکڑ آباد ہیں قریب تین ہزار ... تعداد ہوگی روایت ہے کہ سلطان ابراہیم لودھی کے عہد سلطنت میں ملک ... ابو سعید زئی کاکڑ ... اپنے وطن ... آباد ہوا ... سلطان ابراہیم ... اپنی اصلی وطن یعنی ... کو واپس آیا مگر اوسکی بھائی ... کاکڑون کے ... رہ گئی ... ضلع بلند شہر میں ... موضع افغان ... اور بارہ بستی ... مشہور ... کاکڑ افغان ہیں خصوصا قصبہ ... غالب ہے کہ بلند شہر میں اس قوم کے لوگ چار ہزار ... کم نہیں اور سوا ... افغان بھی ... بہت ہیں بنگال اور دکن میں بھی کاکڑ کی چند ... اور دیگر اضلاع میں بھی ... ہندوستانی کاکڑ ... اسطرح افغانستان کے کاکڑون ... نہیں جانتے ... ہندوستانی ... نہیں جانتے ہیں مگر جس قوم کاکڑ ... اوس قوم کی نسل میں ...


شجرۂ نسب
گردون
ذکر نسب نامہ شیخ بیٹ معروف بٹن پسر
سوم قیس عبد الرشید ۱۲
شیخ بیٹ
کچھن
اسماعیل
ابراہیم
سالار
منصور
علی خیل
قاسم خیل
شاہی خیل
الداد خیل
محمد خیل
عیسیٰ خیل
علی خیل
قلندر خیل
دولت خیل
اود خیل
حمید خیل
نور خیل
عباس خیل
زکریا خیل
شاہ بیز زئی
لمازئی
غرغشت
غزنی
دگاڈی
ترئی
چالی
بہمن
اودکلی
سنبل
بانی


شجرۂ نسب
کیمپن ابن شیخ بیٹ
کیسو
اوی زئی
پشا گشی
تتا
دنا
کڈگرام
پائن خیل
بوبا
بوبک
حسن خیل
بازخیل
سین زئی
قلندر خیل
ابوخیل
علی خیل
رتن زئی
حسین خیل
عید خیل
سمائل خیل
ازغر خیل
توران
زوجہ اول
زوجہ دوم
سندان
جبجی
ہاکل خیل
رسول خیل
ماسو خیل
بلال خیل
عاشہ خیل
سین خیل
شکر خیل
حسینی خیل
محمد خیل
سید محمد خیل
نعمت خیل
روزی خیل
ملکی خیل
شاہ گل خیل
فیروز خیل
کاکا خیل
سبحی خیل

حال قوم خلجی

زمانہ ماتقدمین یہ قوم کوہ سلیمان کی مغربی جانب آباد تھی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی مین بسبب ... یہ قوم خلجی اپنی قرارگاہ قدیم چھوڑکر جانب جنوب کوہ سلیمان کی مشرقی حصہ مین بیدرہ موسوم گومل آکر قرار گزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کی بطور سوداگری اور امیدواری ملازمی ہندوستان کیطرف گئی اور چونکہ اوسوقت ہندوستان مین افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب سے بڑی قدر تھی قوم خلجی مین سے بعضی آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیساکہ بعد ازان فتح خان خلجی مالک کدر نواح بنگالہ کا خودمختار صوبہ یعنی گورنر مشہور تھا جسکو تاج اور عماد قوم کرانی نے دغا سے مار دیا اور اسیطرح اور بھی چند ادمی اس قوم کی بادشاہ افغنہ کے سامنے عہدہ امارت رکھتے تھے جو گروہ انکا درہ گومل مین آباد تھا اوسنے اپنی تعداد کی ترقی ہونے پر اپنا قبضہ کو بڑھانا شروع کیا تا حدیکہ مقام دو توی تک جو گانی کورم کے نزدیک ہے جا پہونچا مسعود وزیرون سے اوس مقام پر مقابلہ ہوا جسمین شکست کھاکر پیچھے کو ہٹے اور مقام قلعہ کرنگی تک ... چلے آئے فی الحال قلعہ کرنگی تصرف مین فرقہ شنگی شاخ بہلول زئی مسعود کی ہے جب مسعود وزیرون نے انکی مقبوضہ ملک کی کمی تھی علاوہ چھیڑ چھاڑ شروع کری تب قوم مغلوب شدہ خانہ بدوش ہوکر اپنی معزز خویشون کی امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جسکو سینگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ ذریت بکھین کا اونکی کم دسیون کا نواح شرقی کوہ سلیمان مین آباد ہوئی کہتی ہین کہ اوسوقت کوہ گبر جو بنیون سے جانب جنوب اور تاک سے بطرف شمال واقع ہے بقبضہ فرقہ درگار شاخ ... بنیون کے تھا اس فرقہ پر قوم گبر نے یورش کرکے بیشمار درگار کو قتل کیا اور انکا ملک لیلیا ایسی روایت ہے کہ اوس مظلوم فرقہ کے ایک عورت حاملہ زندہ بچکر مقام لکی چلی گئی بعد انقضای ایام حمل اوس مظلومہ کی شکم سے دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئی ایک کا نام آدم اور دوسرے کا معروف رکھا جب وہ یتیم سن تمیز کو پہونچے تو اپنی والدہ سے باقی قوم خلجی کا حال دریافت کرکے درہ گومل مین اولاد بکھین اور دو سیون کے پاس مدد خواہ گئی اور اپنی مظلومی سے آگاہ کرکے التجا کی کہ اگر ملک قدیمہ ہمارا قوم گبر سے واپس فتح کرو تو دو حصہ تمہاری اور تیسرا حصہ ہمارا ہمکو دینا نسل بکھین نے یہ شرط قبول کرکے لشکر کشی کی مقابلہ سے غالب آئی اور گبر بھاگ کر مغربی وطن مقبوضہ حال کو چلی گئی فتح کی بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ خود ... لیا اور تیسرا حصہ اصلی مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اوس علاقہ کا عملدرآمد تا الافی الحال اکثر ... اور ... حصہ بکھین کی اولاد سے شاخ ... بند ... اور رہن اپنے حصہ مین کرلی ہین شمار قوم ... تعداد نسل خلجی مین نسبت اولاد دیگر اور بھائیون کی بہت کم ہوئی ہی ... تعداد نفری قابل اسلحہ بندی کے قوم کی تین ہزار سے زیادہ نہوگی اور یہ بھی متفرق تاک کی درہ سے لیکر کوہ گبر کی ... تک پھیلی ہوئی ہین مقابلہ حاکمان وقت سے یہ قوم اپنی قلت اور خرابی کی لحاظ پر پرہیز اور خوف رکھتی ہین منور انکا چلن بہ نسبت سلطنت انگریزی کی کچھ عام خراب نہیں ہے اگرچہ ... نیک بھی نہیں ہے

حال قوم غلزئی

ندی کابل کی وادی جہانتک علاقہ ... ہے تو قوم غلزئی کی قبضہ مین ہے بنظر طوالت ضرورت نہین ہے کہ جو خورد وادی کوہ ہندوکش کی دہانہ سے جنوبا اور کوہ سفید کی سلسلہ سے شمالا وادی کلان دریای کابل مین اکر شامل ہوتی ہین اونکا ذکر اس موقع پر کیا جاوی غلزئی کے ملک مین گرمی اور سردی کا بہت فرق ہے اور انکی ... مین غلزئی کا ملک شمال سے جنوب درہ قابل غرب تک تخمینا ایک سو اسی میل طول اور غرب سے شرق تک پچاسی میل عرض ہوگا اگرچہ انکا ملک مستطیل شکل کی طرح ہے مگر بسبب ... گرد ہونے منحنی خط کی طرح کو شمالی شرق کی طرف جھکا ہوا ہے اور گوشہ جنوبی غرب کیطرف مائل ہے موسم سب جگہ یکسان ہے مگر سب سے کم سردی اور وادی ترنگ کی نیچے کیطرف ہے اور علاقہ نعمان بھی ذرہ گرم ہے پہاڑی مین سب جگہ بہت سردی پڑتی ہے اور گرمی مین بھی بہ نسبت شرقی افغانستان اور ... کو بہت سردی ہے زمانہ ماضیہ مین غلزئی کا نام افغانان مین سب سے بڑا تھا اٹھارھوین صدی عیسوی مین اس قوم نے تمام اصفہان کو فتح کیا اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد مین سب سے زیادہ اور شہرت نام مین درانی کے بعد افغانستان مین غلزئی کی قوم ہے مولد اس قوم کا کوہ قیس تھا کہتے ہین کہ سلطان محمود غزنوی نے اونکو اس پہاڑ سے لیجاکر مغربی افغانستان کے میدان مین آباد کیا اور کاریگری کا کام اونکے سپرد کیا مگر آخری عہد مین سلطان محمود غزنوی نے اونکی بغاوت ... بار بار کی ... غلزئیون کو قتل کرادیا اور چونکہ اوسوقت یہ لوگ تھوڑے سے تھے کمزور اور غیر مشہور رہے تا وقتیکہ بعد عملداری تیمور کے ...

کثرت تعداد اور جنگجوئی کے ذریعہ سے زور آور ہوگئی اس قوم کی ریاست کا حال سلطان ملخی توخی سے پہلے کا خود بھی غلزئی لوگون کو معلوم نہیں ہے تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرویس کی نشو و نما سے پہلے محمد زئی شاخ توخی کی خاندان مین اور ... ہوتک کی شاخ مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور سرداری اپنی اپنی قوم کی چلی آئی تھی بعض فرمان اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ... جمادی الاول ... ہجری مین بنام ملک توخی لکھا ہے کہ راستہ کلات اور قرہ باغ کا ... قوم ہزارہ وغیرہ دزدان سے محفوظ رکھو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملخی اوسوقت زورآور اور معتبر سردار تھا اور اوسکو سلطان کا خطاب عالیہ اورنگزیب نے عطا کیا کہتے ہین کہ ہزارہ کی لوگ ملخی کی چار زوجہ مین سے ... بے نکالا اور اوسی لڑائی مین مسمی ملک ... قوم خان خیل نے بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جسوقت سلطان ملخای کل تو اون مین توخی اور ہوتک کا سردار تھا اوسوقت مسمی جبار جو مورث جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہے کل ابراہیم غلزئی کا ملک تھا جبار مذکور بمقام پاپاس شاہ صفوی کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل اور جلال آباد کی بیچ مین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہے وہان بہت سردی ہے اور برف پڑتی ہے ... وہان بہت گرگ اور چور رہتے ہین اوس جگہ کو لوگ بہت منحوس اور مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت ... اور ... قبر ... کرتے ہین ... شخص تھا اکثر ... غلزئی اوسکی اجداد کی ہوئی ہین بعد سلطان ملخای کے حاجی میر خان معروف بہ میرویس ہوتک مشہور ہوا یہ میرویس سلطان ملخای توخی کا دختر زادہ یعنی نواسہ تھا غلزئی لوگ اسطرح قصہ کرتے ہین کہ سلطان ملخای کی ایک دختر مسمی نازو تھی ایک روز وہ لڑکی اپنی ہم سنون دختران کی ساتھ ندی ترنگ کی کنارہ پر کھیلتی تھی اتفاقا ایک تارک الدنیا فقیر ہندوستان کی طرف سے وہان پہونچا اور اوسنے اون دختران سے کہا کہ کون سی لڑکی مجھکو بوسہ لینے دیگی سب لڑکیان اوسکو اجنبی صورت اور نا ملائم سوال سے ڈر کر بھاگ گئین مگر ایک مسماۃ نازو نے بباعث پیدا ہونی اعتقاد کے ارادہ بوسہ دینے کا کیا تب اوس فقیر نے بوسہ لینی سے انکار کرکے کہا کہ تو میری دختر ہے مین تمہاری آزمائش کی واسطے یہ سوال کیا تھا جاؤ تمہاری شکم مین سے چار فرزند نرینہ پیدا ہونگی جنمین سے ایک بادشاہ ہوگا کہتے ہین کہ شہو لم باپ میرویس کا ملخای کے پاس نوکر تھا مسمی نازو دختر ملخای اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ دونو بھاگ کر آتا غر پہاڑ کو چلی گئی لیکن باشندگان اوس پہاڑ نے اونکو پناہ نہ دی اور وہ متفرق جگہہ پھرتے رہے آخر ننہ وانی کیطور پر سلطان ملخای کے گھر واپس گئی اور اوسنے عفو کرکی اپنی دختر کو کچھہ زمین ملحق سر پہاڑی کی نیچے کلات غلزئی کی ساتھ دیدی اور نہر ... سے اوسکی سیرابی کے واسطے پانی مقرر ہوا اور جو آدمی مسماۃ نازو کو گھوڑی کی باگ ننہ والی آئی کے وقت پکڑ لایا تھا اوسکو وہ زمین ملی جو کوہ خنجران کی چشمہ سے سیراب ہوتی ہے جلودار شاخ کشانی قوم توخی سے تھا لوگ کہتے ہین کہ نازو کو دس دن اور رات کا پانی اوس نہر سے ملتا تھا اور جلودار کو دو دن کا ملک ملخای ... کی لڑائی مین ... کی ہاتھ مین مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سے شہو عالم ہوتک کی چار پسر ہوئی جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہے اون مین سے حاجی میر خان معروف بہ میرویس افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ جب میرویس ایران سے مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنے بعد ادای حج خدا پاک سے دعا مانگی کہ ہمارا الملک یعنی مغربی افغانستان ایران کی حکومت سے علحدہ ہوکر آزاد ہوجاوی یہ دعا مانگ کر سو گیا جب بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار میان سے نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہے اوسکو فال ملک گیری سمجھ کر واپس روانہ ہوا اور جب قندھار مین پہونچا تو اوس طریق سے جو اول درج ہو چکا ہے شاہنواز خان گرجی کو شاہ ایران کیطرف سے لشکر بیگی قندھار تھا قتل کراکر خود مالک بن بیٹھا جب حاجی میرویس قندھار پر قابض ہوچکا تو قوم توخی سے بھی مالگذاری وصول کرنی کا حکم دیا توخی نے ادای معاملہ سے انکار کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد ... برادرزادہ سلطان ملخای کا سردار الملک تھا اور خوشحال خان اوسکا بیٹا ... جوان تھا اس تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہوگئی تب توخی کی ملک ترنگ سے ارغنداب کو چلی گئی اور باقی قوم توخی دو حصہ ہوکر دو حصہ مین منقسم ہوگئی شاہ حسن خیل اور دیگر قوم جو اب استادہ خواہ آب تازہ کی گرد بستے ہین ایک اونمین ضلع ... مین اور پیرک خیل اور دیگر اقوام جو اونکی گرد رہتی ہین وہ اسوقت ... مین اکٹھی ہوئین خاص کلات پر حاجی عادل ولد سلطان ملخای قابض اور اوسکا بیٹا بائی بڑا دلاور اور جنگجو جوان تھا اوس نی ایک چھوٹا قلعہ ترنگ کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہے جسکو انکا قلعہ دوسرے کنارہ پر بمقام خنجران تھا اوسنے قوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون نے کمین لگاکر اوسکو قتل کیا اور وہ قلعہ توخی سے لے لیا اور محمد خان معروف حاجی انکو ... برادرزادہ میرویس کا قلعہ دار مقرر ہوکر اب اسوقت ... کناد شاہ ایرانی قندھار کی طرف فتح کی عنان اوٹھائی ہوئی چلا آتا تھا شاہ حسین ہوتک نے سمجھا کہ ہمارے سامنی ایک قومی دشمن نادر جیسا جلد آتا ہے اور پیچھے دوسرا خار بغل توخی ہے مناسب کہ پہلی ایک کو دور کیا جاوی اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندھار وغیرہ سے آکر بمقام پل سنگی جمع ہوئی اور پیرک تخیل اور ... سکنا ...

دہوکا دیکر حملہ کیا کیونکہ وہ اوسوقت کہ رہزنی تہا اور پہرہ ملک توخی کے سلیمان اشرف خان اور الہ یار خان پسران خوشحال خان از غزنی بطرف [illegible]
تہی سب ترک مار کر گہوسے زن اور بچہ کہ جب یہ خبر غم افزا اشرف خان اور الہ یار خان نے سنی تو اونہوں نے زن طلاق کی قسم کہائی کہ جب تک انکا بدلہ نہ لین
تو ہم ایک رات بہی گہر نہ رہینگے وہ ہر دو بہائی ہیرات اور ترین ہوکر چناران کے مقام پر جو ہیرات سے مغرب ہے نادرشاہ کے شامل ہوگئے نادرشاہ نے الہ یار خان کو اصفہان
مقرر کیا اور اشرف خان نے اوسی راستے قندہار کا دیکہایا ہرات چودہ ماہ کے محاصرہ کے بعد لی گیا اور اوسطرح پر کہ جیسا ذکر ہو چکا ہے قندہار بہی فتح ہوا تو ایک برج شہر
کہنہ مین ملا علی غلزئی چند روز تک دلاوری سے لڑتا رہا مگر آخر مغلوب ہوا جب قندہار پر یورش ہوری تہی تو اوسوقت عبد الغفور خان ولد حاجی [illegible]
کا حکم تہا اور راوسکا دوسرا بہائی عبد الرسول سر روضہ ملک خروٹی مین واسطے جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ نادرشاہ کی گیا تہا نادرشاہ نے یہ خبر پاکر مقام
شیبار اون پر چہاپا کی اور بہت مخالف قتل کرا کے موسے خان پدر عدو خان اسحاق زئی درانی معروف موسی ڈونگی شیبار کی یورش کے وقت نادرشاہ کا رہبر
تہا اس نے یورش مین مسمی جان قوم ترکی غلزئی بہی نادرشاہ کے شامل تہا جب نادرشاہ قندہار کو واپس گیا تو جان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطے
لینے قلات کے مقرر کیا اور بعد فتح کے جان ترکی وہان کا قلعہ دار مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تہا بعد صاف کرنے قلات اور قندہار کے
نادرشاہ نے اشرف خان توخی کو عوض خدمتوں کا بگلربیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سے اسطرح لیا کہ بندوبست ہوتک کا ایران اور ترکستان اور
بعضے ہندوستان کو بہیجدیے بعد نادرشاہ کے جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف خان قلات اور غزنی کا حاکم تہا اور پہلی حملہ
ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتہہ گیا جب وہان سے واپس آیا تو درانی سرداروں نے احمد شاہ کو اغوا کر کے اشرف خان سے بدظن کر دیا
کہ یہ شخص بہت زور آور ہوتا جاتا ہے احمد شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند رحیم خان کے قندہار مین طلب کر کے قید کر دی اور اونکی مہر جعلی خط پر لگا کر الہ یار خان کو
اصفہان سے بلوایا اور جب الہ یار خان پہنچا تو وہ بہی قید کیا گیا کسی کو خبر نہیں کہ اونکا انجام کیا ہوا توخی کہتے ہین کہ زندان کی دیوار اونپر گر پڑی تہی اور
اوسی جگہہ وہ دفن ہوگئے اسطرف تو یہ حال ہوا تہا اور ابراہیم غلزئی بعد زوال سلطنت غلزئی کے آزاد خان سلیمان خیل سب سے نامدار اور صاحب
عزم آدمی تہا جس نے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور مشہور ہے کہ آزاد خان سب سے قوی دشمن تہا کریم خان کا مخالفون مین سے ایرانی اور افغان دونو
کہتے ہین کہ بعد ہزیمت درانی [illegible] باہم دوستی ہوگئی تہی اور جسوقت کریم خان نے فارس کی بادشاہت لی تہی تو آزاد خان بہت برس تک اوسکے
پاس عزت اور سلامتی سے رہا آزاد خان کا بیٹا نعمان مین چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بہی وہان ہے الغرض احمد خان ابدالی نے بعد تمام کرنے کام
اشرف خان اور الہ یار خان توخی کے حکومت کلات غلزئی کی سور خان بانکر زئی کو عطا کری مگر اوسکو چند روز کے بعد محمد زئی توخیون نے مار دیا سور خان کے
دو بیٹے تہے رحمت خان اور لشکری خان [illegible] احمد شاہ کے ہمرکاب رہتا تہا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ سدوزئی کے محمد امیر خان معروف
امو خان ولد اشرف خان سلیمان خیل سے طلب ہوکر قلات اور توخی اور ہزارہ ملحقہ کا حاکم بنایا گیا اور نور اللہ ولد حاجی انکو سردار ہوتک کا مقرر کرکے
تیمور نے اسکو خطاب اخلاص [illegible] خان اور آمدنی دیرہ اسمعیل خان اور روامان اور ربنون اور ورگون عطا کرکے صاحب اعتبار بنایا امو خان کشمیر کی
لڑائی مین آزاد خان کے فساد کے وقت مارا گیا اوسکے تین پسر باقی رہے ولی نعمت خان فتح خان میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین افغانستان کا
ہوا تو ولی نعمت خان اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا مگر [illegible] داد خان موسی خیل اوسکا سر راہ مقرر ہوا جب شہاب الدین خان ولد رحمت اللہ خان
نبیرہ الہ یار خان مشہور ہوئے [illegible] لڑائی پیدا ہوگئی شہاب الدین کے عروج کا قصہ اسطرح پر ہے کہ امین الملک شاہی قوم بابر سے تہا اور
ولی نعمت خان کو دربار مین کچہہ سخت الفاظ کہے ولی نعمت خان نے جواب مین امین الملک کے ہجو کے طور پر ایک پشتو کی مثل بیان کری اوس سے امین الملک سخت
ناراض ہوا شہاب الدین نے نعمت خان کی [illegible] پرورش [illegible] بچہ کی پال سے بہی اوسکو مدد دیتا تہا اس پر خاش سے قوم دو گروہ ہوگئی نصف ولی نعمت خان
کی طرف اور نصف شہاب الدین کی [illegible] قلات [illegible] ایک قابض ہوجاتا تہا اور کبہی دوسرا [illegible] داد خان نائب ولی نعمت خان کا مارا گیا ایک دفعہ گہوڑے
شاہ زمان کے جو کابل سے آتی تہی راستے [illegible] توخی [illegible] خبر سنکر ولی نعمت خان نے کچہہ فوج بہیجی اونکے پیچہے روانہ کی سارق پہاڑ پر چڑہ گئے تہے ولی نعمت خان خود

بہی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا بعد منعم خان اوسکا بہائی دستار غنا شہاب الدین اور فتح خان کی باہم لڑائی ہوئی رہی تاوقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم
لڑائی شروع ہوئی اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح پر ہوئی کہ جب شاہ زمان اور شاہ محمود سدوزئی بہائیون کے بیچ فساد مچا اور احمد خان نورزئی ہراول
شاہ زمان کو اوسکی دغا اور بیوفائی کے سبب سے شکست ہوئی تو بسبب بادشاہ گردی دیکہکر غلزئیون نے یہ ارادہ کیا کہ ہم علیحدہ خود سر ہو جاوین اس منشا پر
عبد الرحیم خان ہوتک [illegible] اسد خان نبیرہ حاجی خان کو ان لوگون نے بادشاہ مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا شہاب الدین خان التفات
اور اعانت عبد الرحیم خان نے اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسماۃ صاحب جان جسپر شہاب الدین عاشق تہا اور جو زوجہ شاہ زمان اور مادر شاہزادہ قیصر
اور قیصر کی تہی معہ اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سب سامان شہاب الدین کو دیدی یہ قلبی مراد شہاب الدین حاصل کرکے واسطے بند کرنے راستہ
کے بنظر انسداد غنیم تعین ہوا اور عبد الرحیم خان بذات خود کابل کی طرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزئیون کے گیا اور توران اور ابراہیم دونو غلزئی مستعد
پیکار ہوئے کابل سے ایک درانی کی فوج بہیجی گئی اور اوس سے لشکر غلزئی نے شکست کہائی ابراہیم غلزئی کے پانچ چہہ ہزار آدمی مارے گئے اور عبد الرحیم خان
قلات غلزئی کو واپس آیا دوسری دفعہ درانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بہی اپنا مورچہ مضبوط جگہہ پہاڑ پر قائم کرکے جدید فوج زور آزمائی کے واسطے
میدان کی طرف بڑہے فتح خان توخی اس سے پہلے درانی کے شامل ہوگیا تہا یہ خونخوار لڑائی جلدک اور اموکاہی کے درمیان ایک پہاڑ پر کہ جسکا نام فارسی مین
کوہ سرخ اور پشتو مین سور غر ہے واقعہ ہوئی غلزئیون نے شکست کہائی قوم توخی سے تخمینا آٹہہ سو آدمی مارے گئے ہونگے اکثر سوار بچکر نکل گئے اوسوقت
بسبب آجانی موسم جاڑے کے لڑائی ملتوی ہوئی موسم بہار [illegible] ۱۸۰۱ عیسوی غلزئیون مین سال قتل غلزئی کا مشہور ہے اس لڑائی مین غلزئیون کی سردار عبد الرحیم خان
ہوتک اور شہاب الدین خان توخی تہے اور درانی کی لشکر مین عبد المجید خان بارکزئی اور سید ال خان الکوزئی اور اعظم خان پوپلزئی اور شادی خان
اچکزئی عرض بیگی اور سمندر خان بامیزئی افسر تہے بہت غلزئی مارے گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسرے سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل کو
جاتا تہا وہ مقام بلدن رباط پہنچا شاخ جلال زئی توخی نے زیر حکم ملا زعفران نبیرہ زادہ ملخانی اوسپر حملہ کیا مگر خود شکست کہائی اور چہہ سو آدمی مارے گئے احمد خان
نورزئی نے واپس قندہار مین آکر ایک بہاری فوج درانی کی معہ توپ اور شاہین [illegible] ہمراہ [illegible] قوم توخی [illegible] واسطے روانہ ہوا مگر کچہہ فایدہ حاصل نکرسکا
کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدین خان اور فتح خان قلات کے پہاڑ پر چڑہ گئے درانیون نے چند حملے اونپر کیے مگر جسمین خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا آخر انجام اب
مین غلزئیون کے بال بچون پر حملہ کیا اور بہت سے بیگناہ آدمی قتل کر دیے یہی آخری لڑائی تہی درمیان توخی ہوتک اور درانی کے بعد اسکے عبد الرحیم خان اور شہاب الدین خان
کوہستانی کیطرف بہاگ گئے اوس سے تہوڑے عرصہ کے بعد شجاع الملک نے کافر کے ملک مین پناہ لی تہی اوسکے ساتہہ شہاب الدین خان اور فتح خان توخی اور لشکر اللہ خان
ولد عبد الرحیم خان ہوتک مل گئے جب شجاع الملک چند روز کے واسطے شاہ ہوگیا اور فتح خان اور لشکر اللہ خان نے اوسکو سلام کیا لیکن شہاب الدین خان نے اپنی
زندگی مین سلام نکیا اس بات سے شاہ شجاع خفا ہوا اور جب اوسنے یہ سنا کہ شہاب الدین نے ایک قلعہ بمقام ناوک بنایا ہے تو زیادہ ناراض ہوکر گلستان خان اچکزئی
کو واسطے مسمار [illegible] اوس قلعہ کے حکم دیا اور فتح خان بامکزئی کو بہی اوسکے ساتہہ بہیجا جب وہان پہنچکر محاصرہ کیا تو ایک روز وہ غافل پاکر شہاب الدین نے درانی کی فوج
پر حملہ کیا سوارون کو بہگا دیا اور گولہ اندازان توپ خانہ کو قتل کر دیا توپ خانہ کی ٹہٹی جلادی اور توپون مین میخ مار دی سارے رستان مین وہان خالی توپین پڑی
رہین [illegible] صحبت خان پوپلزئی کابل سے تازہ فوج لیکر آیا اور توپون کو پہر درست کرتا چند روز قلعہ پر فیر کرتا رہا مگر کچہہ فائدہ حاصل نہ کر کے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ
[illegible] تک [illegible] رہا جب بوقت [illegible] کابل [illegible] بالقصہ بعد واپسی صحبت خان پوپلزئی کے شہاب الدین خان اور
فتح خان بہت مدت تک آپس مین لڑتے رہے اور عداوت اس بات سے زیادہ ہوئی کہ فتح خان نے شہاب الدین خان کے بہائی میر محمد کو جسکی دلاوری کی تعریف
سب لوگ کرتے ہین علاقہ خاکرین مار دیا تہا یہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دو تین لڑائیاں آپس مین ہوتی تہین جب فتح خان مرگیا تو شہاب الدین
واسطے [illegible] سمندر خان ابن فتح خان کے پاس گیا سمندر خان کے وقت یہی عداوت دوستی سے بدل ہوگئی سمندر خان نے شہاب الدین خان کی دختر سے
شادی کری اور اپنی دختر شہاب الدین خان کے نبیرہ منصور خان کو دی اور تب سے خانگی فساد [illegible] امیر دوست محمد خان والی کابل نے اپنی حکومت قائم

سے چند دفع کی یورش مین توخی کو ایسا پامال اور کم زور کیا کہ لایق سرکشی کے نہ رہے اور شہاب الدین کے خاندان کی حیثیت بھی بہت کم ہو گئی ہے سلیمان خیل غلزئیون پر زور محمد اکبر خان اور جو امیر دوست محمد خان نے فوج بھیجکر بہت سے فتوحات حاصل کرین اور ایسی کو شمالی دبی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرہ ارادہ بغاوت نہین کر سکتے اور نہ مثل سابق کل قوم غلزئی نے ایک کوئی رئیس کل ہی ہر شاخ مین معتبر اور بیلک مثل رعیت کے ہین اور زر مالگذاری سب سے وصول کیجاتی ہین

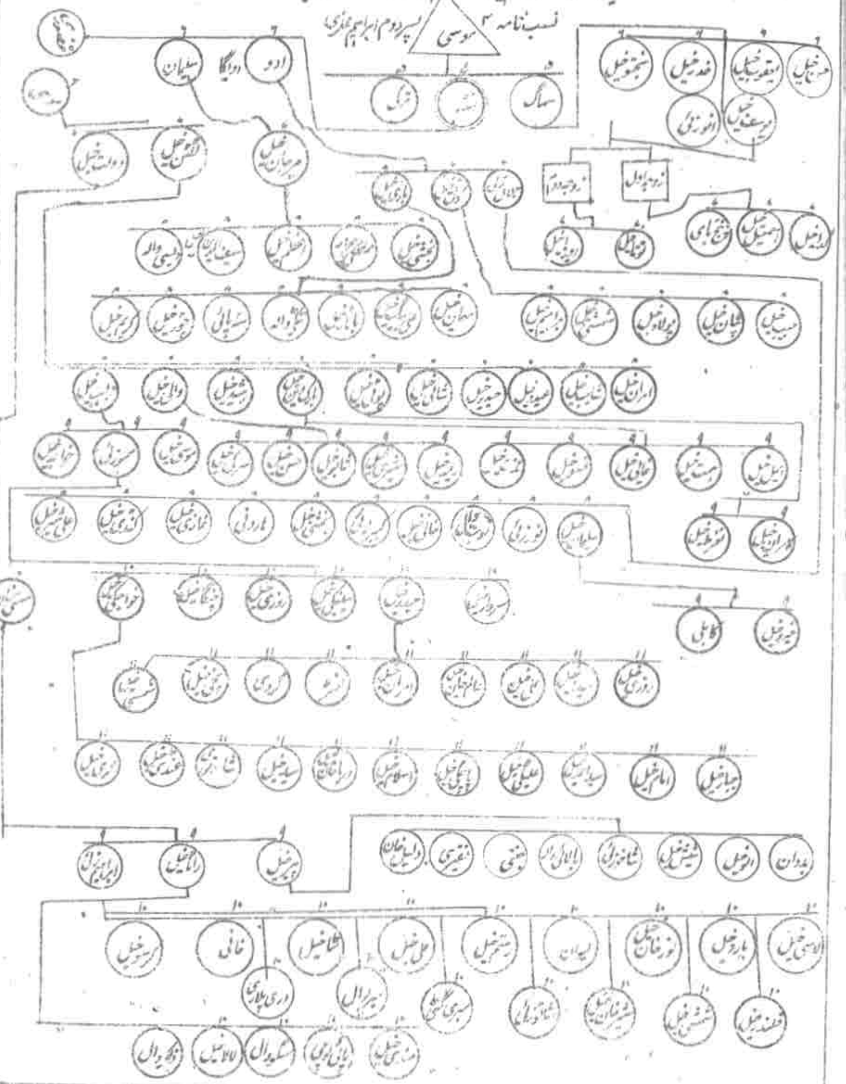
تقسیم تعداد قوم غلزئی اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجی بھی لکھتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے اور یہ قوم غلزئی دو حصہ مین منقسم ہین ایک توران دوسرا براہیم اور یہ ہر دو نام غلزئی کے دونون پسرون کے اسم مین تھی اونکی اولاد کو پہنچی مین توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد پہلا درجہ قوم سمجھی جاتی ہے توران کی قوم دو شاخ مین تقسیم ہوئی ہے ایک ہوتکی دوسری توخی ان دو شاخون سے شعبے اور شگوفے بہت نکلتی ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سے مل گئی ابراہیم کو دو بیٹے تھے مگر اوسکی چھ بیرون کے نام جو جو بڑی شاخین ابراہیم غلزئی کی مشہور ہین اس تفصیل سے سلیمان خیل — علی خیل — اکا خیل یہ ہر سہ شاخ مجمع اپنے مورث کے نام سے اب کہلاتی ہین جو تھی سہاک پانچون اندڑ چھٹی ترکی ان مین سے بھی آگے بہت شاخین نکلتی ہین انکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے ذیل مین درج کی گئی مگر اونکے سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہین ہے الا غالب کہ قریب صحت کے ہوگا حصول شجرہ نسب قوم غلزئی مین بہت کوشش کی گئی اب ہر ایک بڑی شاخ سے مندرجہ بالا کا حال معہ تعداد اور جائے سکونت تفصیل وار درج کیا جاویگا

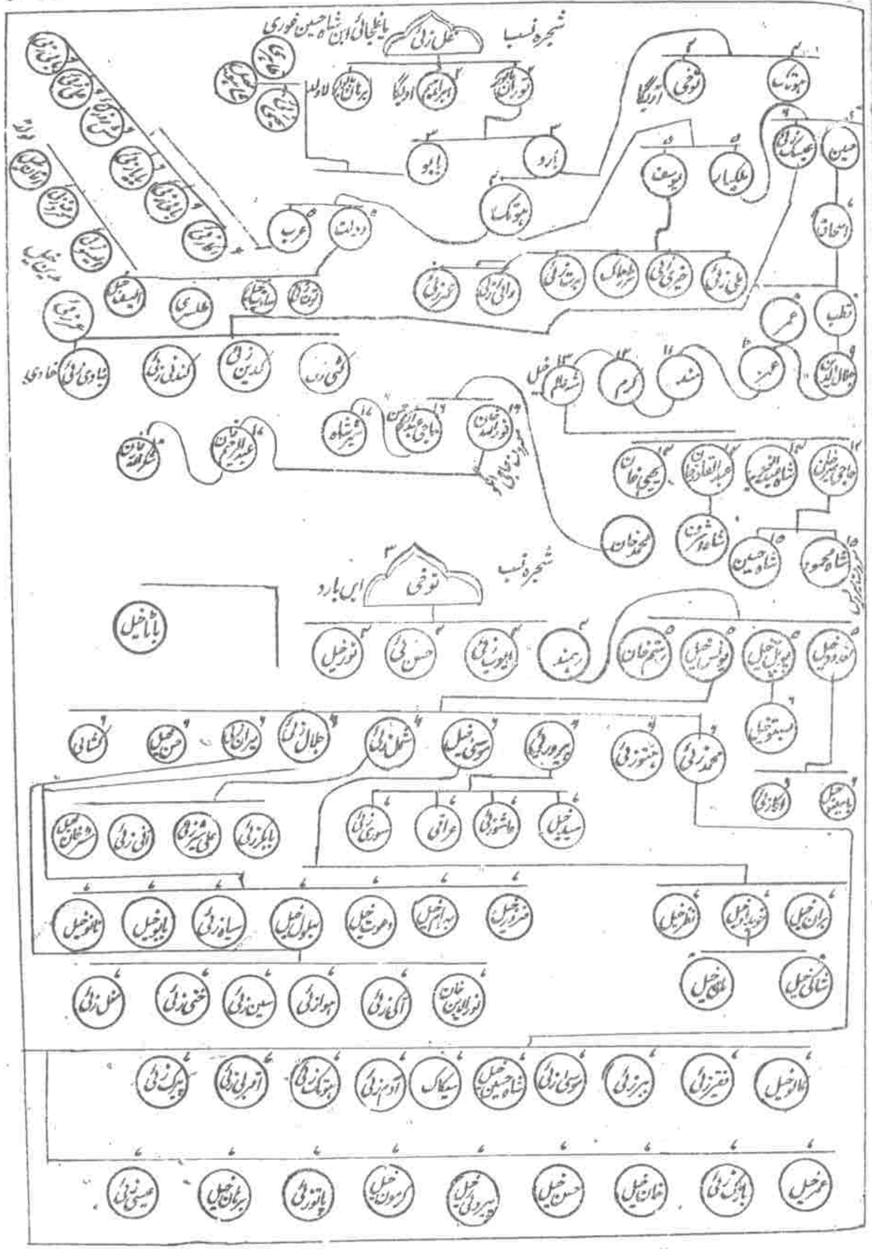
ہوتک غلزئی کی قوم ہوتک کی شاخ اس سبب سے پہلا درجہ سمجھی جاتی ہین کہ بادشاہ غلزئیون کے اسی شاخ سے تھے اونکی بین پہلا بہت لوگ تھے مگر دولت زوال اور انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت کم ہوگئی نادرشاہ ایرانی نے بعد فتح قندہار چند ہزار گھر اس قوم کا ترکستان اور ایران اور ہندوستان کی طرف متفرق کردیا کہ اون مین سے بخارا اور بلخ و مازندران اور آذربیل صوبہ ایران مین آباد ہین فی الحال افغانستان مین تخمیناً آٹھ نو ہزار گھر ہوتک قوم کے ہونگے اور یہ قوم اکثر زرعہ اور دونون طرف بازی غرا اور شور غر یعنی کوہ سرخ مین بستی ہین عیسک زئی نرعہ اور اناغر مین ہین اور بلی زئی کی شاخ گردی غار اور خابولان مین شعیب زئی اور غناہی مین اور اکازئی خرناہی اور مندیا مین اور نون زئی بمقام سوری اور عمر زئی مندار مین رامی زئی اناغر مین بستی ہین اور یہ ملک ہوتک کا قندہار سے چار منزل شرق شمالی اور قلات غل زئی سے ایک منزل طرف شرق جنوبی سے شروع ہوتا ہے فی الحال اس قوم مین میر عالم خان نبیرہ زادہ عبد الرحیم خان ہوتک اور حمد خان تری خان ہین اور اونکے ماتحت ہر شاخ مین چھوٹی ملک ہین

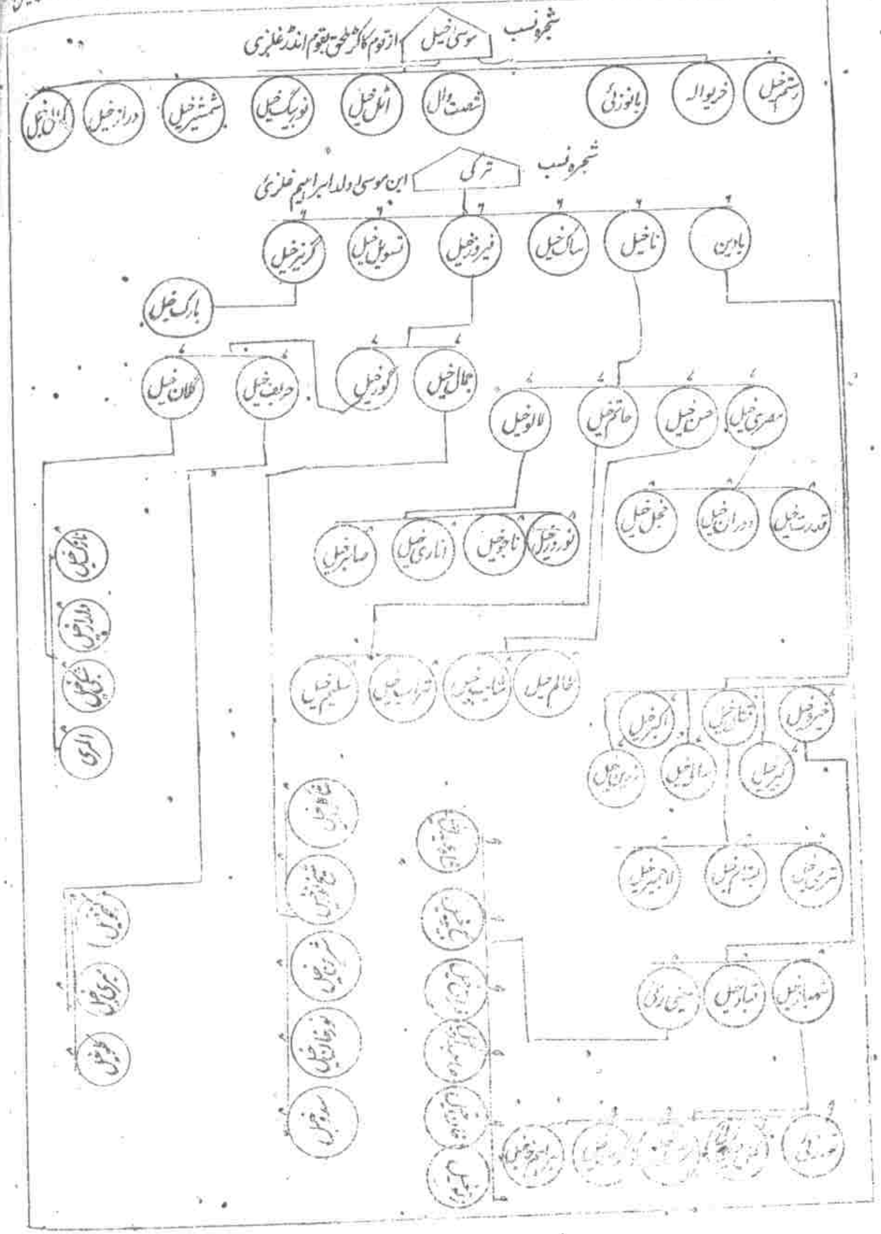
ذکر قوم توخی قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی مین پہلا درجہ رکھتے تھے اور سلطان ملخاہی جو توخی کی شاخ سے تھا کل توران قوم کا سردار ہو گذرا ہے مگر بہ سبب ترقی پا جانے خاندان ہوتک کے یہ قوم دوسرے درجہ پر سمجھی گئی قوم توخی کی تعداد دانش انفس صاحب بارہ ہزار گھر لکھتے ہین مگر موبٹ کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال افغانستان مین پندرہ ہزار گھر سے کم اس قوم کی تعداد نہین ہوگی توخی کے ملک مین مشہور جگہہ قلات غلزئی ہے توخی لوگ وادی ترنگ مین پل سنگی سے لیکر علاوہ شیبک اور اوسکے نواحات مین آباد ہین اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ ملحق ملک ہزارہ ہے اور سیرانہ توخی کے قبضہ مین ہے اور وادی ناوہ کے جنوبی اور پایانہ حصہ مین اور خاکا مین بھی کچھہ توخی آباد ہین بابکر زئی خبگیر اور سر آسپ اور شاہ مردان اور ناوہ مین رہتے ہین اور باقی شمل زئی اور شیبار اور ریتاغ اور شندان وغیرہ مین آباد ہین اور توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل وہ افغان مین ہے منصور خان فی الحال توخی کا معتبر خان ہے

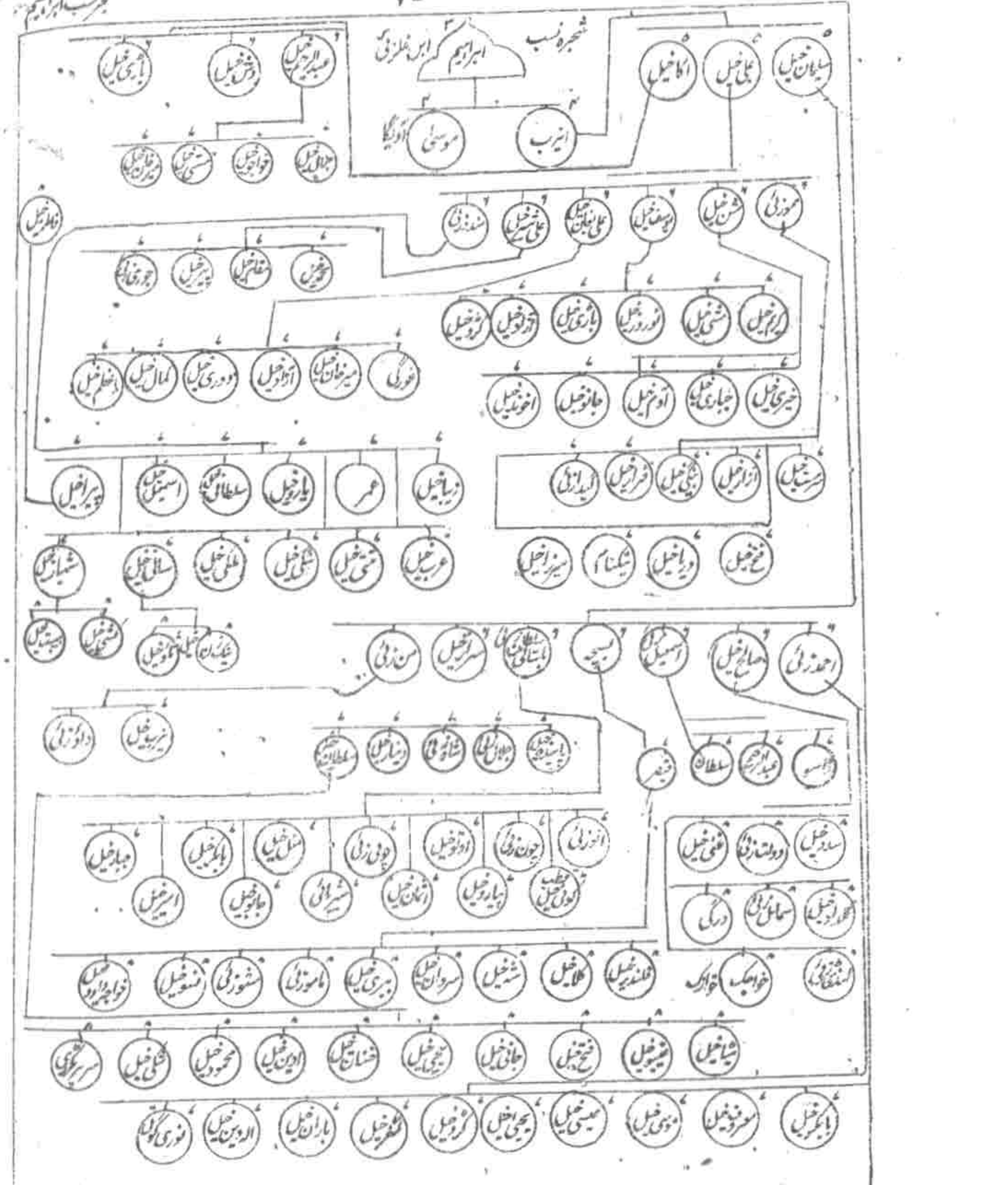
ذکر سلیمان خیل کل قوم غلزئی مین دو شاخ سلیمان خیل تعداد مین زیادہ ہے اکثر روایات سے سلیمان خیل کی تعداد درمیان چالیس اور پچاس ہزار گھر کی پائی جاتی ہین بعضے اور اتفاق اونکے وسیع ملک پر پھیلے ہوئے دیکھکر قریباً ایک لاکھہ خانہ سلیمان خیل کا بیان کرتے ہین مگر یہ غلط ہے اور سر ایلفنسٹن صاحب انکی تعداد تیس ہزار گھر درمیان لکھتے ہین یہ قوم غلزئیون مین ایک جرار اور جنگ جو فرقہ ہے اور ایک وسیع ملک پر قابض ہے اونکی شاخون کی تفصیل شجرہ نسب سے معلوم ہوگی انکے چار السوس مشہور ہین مگر بلحاظ ملک سکونت وہ دو حصہ مین تقسیم ہو سکتی یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ مین سے جنوبی طرف قیصر خیل اور اسمعیل زئی خواہ اسمعیل زئی پہلا درجہ رکھتے ہین یہ لوگ سمد گہر شاخ سے ملحقہ کے جنوبی حصہ مین اس تفصیل سے رہتے ہین علاقہ کمشر و ازمین آدین خیل شنکی خیل شاہ نور رہ جمال زئی کلا خیل محمود خیل مشن خیل وغیرہ رہتے ہین اور نصف زرمت حصہ جس جنوبی حصہ زمین کا سلیمان خیل کے قبضہ مین ہے تعداد علی خیل کی آٹھہ ہزار گھر شمار کرتے ہین یا اور زرمت نصف علی خیل کا ہے باقی علاقہ مقر وغیرہ مین رہتے ہین اور اسمعیل زئی علاقہ خوست مین انکی تخمیناً چار سو گھر ہین اکا خیل ایک ہزار گھر سے کچھہ کم ہونگی قوم اندڑ نواحات جنوبی غزنی مین آباد ہین اور ایک گاؤن دہ کا شیبار ملک توخی مین ہے کل تعداد اس قوم کی اٹھارہ ہزار گھر شمار مین ہے قوم ترکی بھی پندرہ ہزار گھر افغانستان مین انکا اصلی ملک علاقہ نفرادر

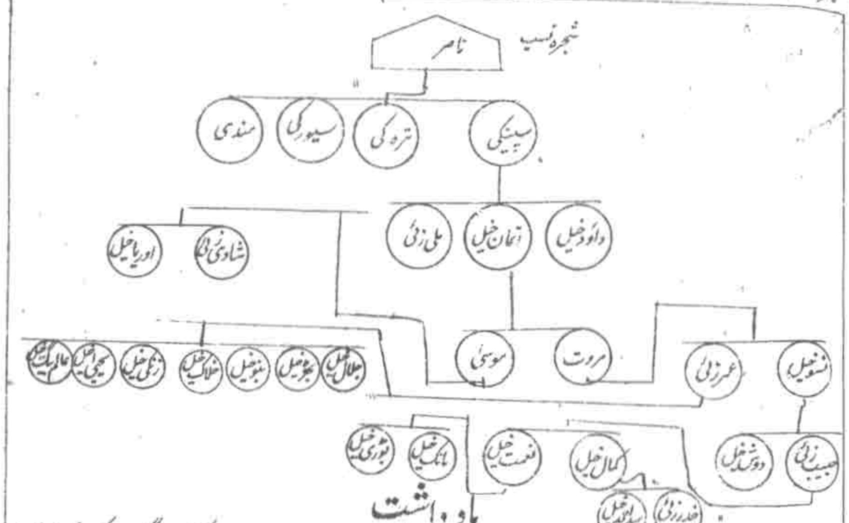
اور یہ نسبت تعداد قوم کے ملک مقبوضہ انکا تھوڑا ہے کیونکہ علاقہ مقر علی خیل اور خدو زئی کے قبضہ مین ہے اور اسحاق معروف سہاک کل تعداد اسکی تخمیناً ہفت ہزار گھر کی ہونگی اور غلزئی علاقہ نربان شیر ملک کرمان اور حبش اور اصفہان مین بھی چند سو گھر غلزئیونکے سنے جاتے ہین اور کچھہ ہندوستان مین بھی ہین اور روم کی دار السلطنت مین بھی آباد ہین الغرض افغانی قوم مین اس قوم کے آدمی دور دور نظر آتے ہین




شجرۂ نسبا نمل زئی کہ باغلجائی ابن شاہ حسین غوری
لاولد
نوخی
ہوتک
ابو
ارو
بوسف
حسین
اسحاق
عرب
دولت
شجرۂ نسب نوخی ابن بارو
نورخیل
حسن زئی
رستم خان
باباخیل
طلال زئی
موسیٰ خیل
پیرو زئی
عمر خیل
حسن خیل
خان خیل


شجرۂ نسب موسیٰ خیل از قوم کاکڑ متعلق قوم اندڑ غلزئی
رستم خیل
خریوال
بابوزئی
اٹل خیل
نوبیگ خیل
شمشیر خیل
دراز خیل
شجرۂ نسب ترکی ابن موسیٰ ولد ابراہیم غلزئی
بادین
ناخیل
ساک خیل
فیروز خیل
تسوبل خیل
گزیز خیل
بارک خیل
جمال خیل
گور خیل
حبیب خیل
کلان خیل
مصری خیل
حسن خیل
حاتم خیل
لالو خیل



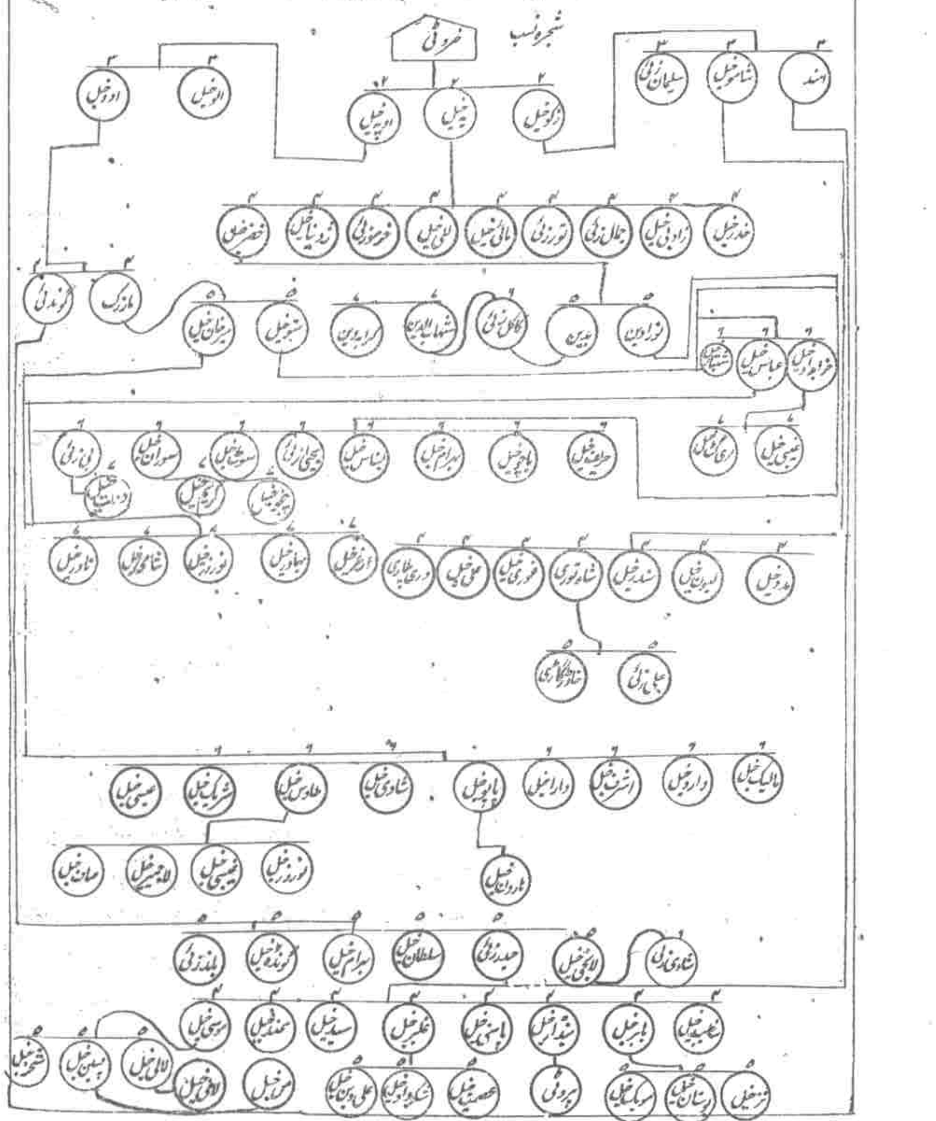


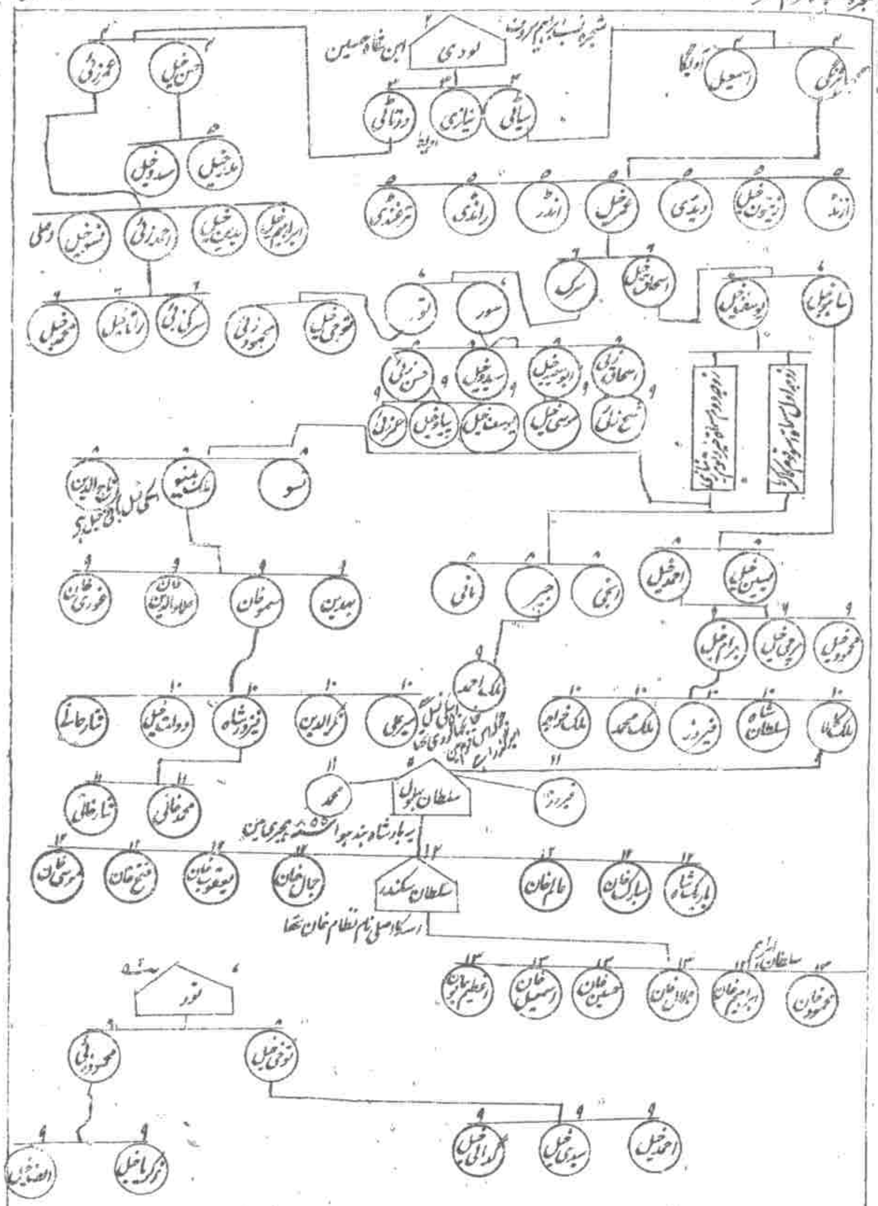
یاد داشت

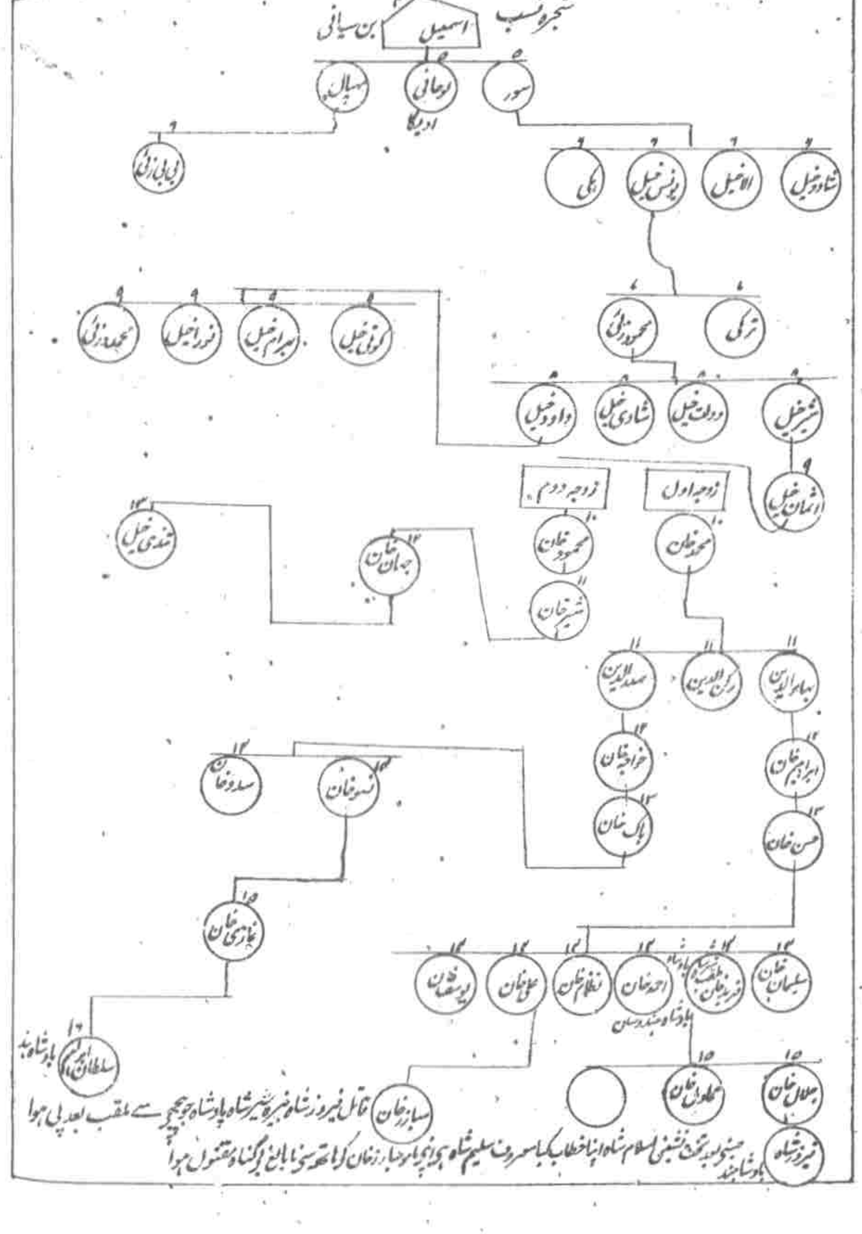
ایک معتبر شخص قوم ناصر نے بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے تور ناصر عمر زئی کو کہتے ہیں اور سپین یعنی سفید ناصر علی زئی کی نسل ہے مگر راوی کہتا ہے کہ یہ غلط مشہور ہے سپین اور تور اور سور وہ سمجھا ہے کہ شجروں میں لکھ گئی الاعوام اس معاملہ میں کچھ زیادہ اطمینان کے ساتھ نہیں لکھ سکتا البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سرہ یعنی سرخ کل تعداد قوم ناصر دو ہزار گھر شمار ہوتے ہیں جس میں سے قلیل لوگ علاقہ کوہ دامن نواح کابل میں مقام کاہ درہ اور شکر درہ اور رجاجی لگ وغیرہ میں آباد ہیں اور مستقل سکونت رکھتے ہیں اون میں سے خواجہ میر خان شیر آغا خان ہے اور قلندر بادشاہ ایک عاطل فقیر مشہور ہے باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کے زمین نہیں رکھتے اور ہمیشہ پوندہ اور کوچی رہتے ہیں اور پوندہ ناصر کا گذارا تجارت اور اپنے مویشی سے ہوتا ہے اپنی بھیڑی کی اون سے کشیر دی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتے ہیں اور بھیڑی کے چمڑے کی پوستین بھی بنائی جاتی ہیں مالدار ہیں شتران اور گاوان خصوص رمہای بھیڑی انکی بہت ہیں اور ہمیشہ اس خواہش اور تلاش میں رہتے ہیں کہ اپنے مویشی کی خوراک بہم پہنچتی رہے ناصر کی کشیر دین چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں عموماً اونکی گھر کی جائداد بوقت کوچ سوائے مویشی کے یہ ہے کہ ایک دو جوڑہ پوشاک کا اور آرد کی گونی اور ایک دو سیخ اور مٹی کے برتن انکے اس قوم کے لوگ اکثر مسلمان مگر کون بدنفس ہوتے ہیں مگر بعض برعکس اوسکے آزار اور راست باز مخلوق ہیں خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہی ناصر کے لوگ ہونے کے وقت سے کچھ محصول ہونے کے خان کو دیتے ہیں فی الحال پوندہ ناصروں کا ملک اللہ داد خان اور میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ ملک ہیں **ذکر قوم خروٹی** کہتے ہیں کہ اس قوم کی تعداد تخمیناً چھ ہزار گھر بیان کرتے ہیں خروٹی لوگ اون پہاڑوں میں رہتے ہیں جو کتھاواز کے مشرق کی طرف کوہ سلیمان کے متعلق کوہ بربل تک ہیں خروٹی کے ملک کا ایک حصہ علاقہ درگون ہے جس میں پیر موسیٰ خواہ سریل قوم ناجک کی ایک شاخ رہتی ہے خروٹی قوم کے قبضہ میں بعضی تنگ میدان ہیں جس کے بیچ اونچی اور سخت پہاڑ ہیں اونکی چار بڑی گانو ہیں جس میں سے سرار ضر سب سے بڑی ہیں پانسو گھر ہیں سوائے پوندہ خروٹی کے باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہیں اونکا زرعی وغیرہ ملک اگرچہ کچھ واز سے اچھا ہے مگر سال میں صرف ایک فصل ہوتا ہے اور برف کے نیچے تین ماہ زمستان میں رہتا ہے اور بسبب پہاڑی ملک ہونے کے بھیڑی سے بکری کی رمہ زیادہ رکھتے ہیں اور اونکے پاس شتر بھی بہت ہیں جو میدان میں چرتے ہیں اور زبان میں بھی فرق ہے قوم وزیری اور جدران اور سریل کے ساتھ انکی سخت دشمنی ہے **ذکر قوم خدوزئی** ۔ یہ قوم اکثر علاقہ تمرو میں شامل علی خیل غلزئی آباد ہیں تمرو میں اپنے حصہ کا مالک رکھتے ہیں اور متصل شہر قندہار دہ خوجی میں تخمیناً دو سو گھر اس قوم کا ہے یہ لوگ اپنے تئیں کبھی سید کہتے ہیں اور کبھی پوپل زئی درانی کبھی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتے ہیں مگر سلسلہ نسب اس کا اوپر تک نہیں ملتا کل

افغانستان میں قریب دو ہزار گھر اس قوم کے ہونگے اور پیشہ زمینداری رکھتے ہیں

ذکر قوم زمرٹی — یہ قوم استانہ قوم توخی کا ہے اور اپنے تئیں سید سمجھتے ہیں اکثر یہ لوگ توخی کے ملک میں رہتے ہیں مگر کابل سے قندھار تک متفرق ایک دو گھر اکثر جگہ رہتے ہیں پیشہ زمینداری اور بعضے تجارت اور نوکری بھی کرتے ہیں کل افغانستان میں قریبا ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور نیک چلن قوم ہے ملازمی اور تجارت بھی کرتے ہیں ہر دو پیشہ میں ترقی اور دولتمندی پاتی ہیں

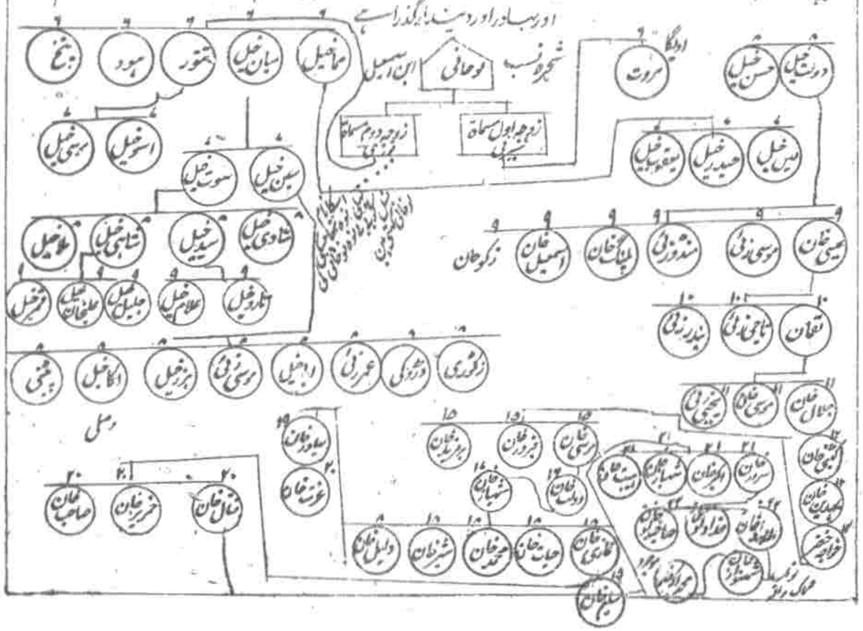


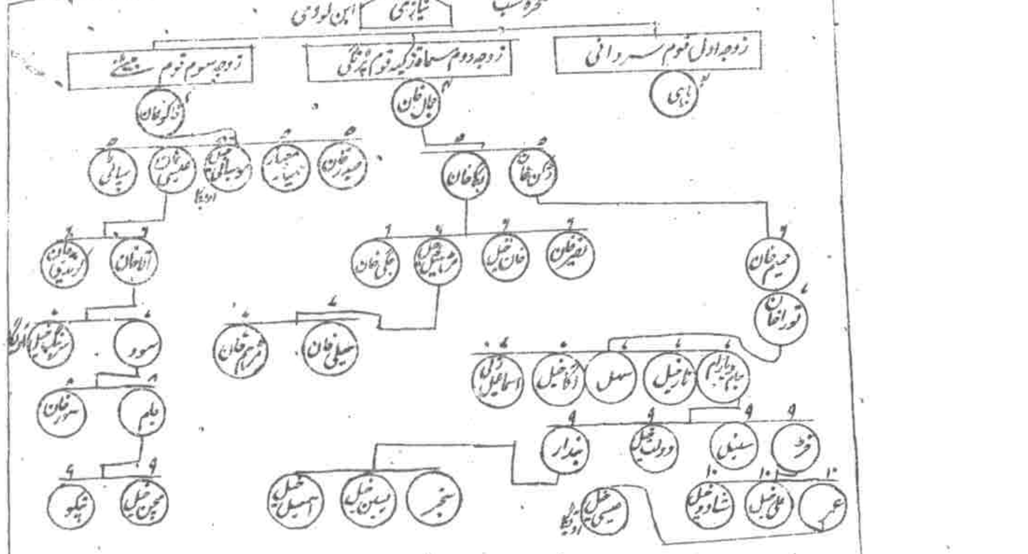




ذکر حال قوم لودی

نسل شاخ ہرنگی کی سیانی ابن لودی کی دو بیٹوں سے ہرنگی بڑا بیٹا تھا جس سے یہ شاخ چلا ابتدا میں اس شاخ کے لوگ مغربی افغانستان میں آباد تھے وہاں اوٹھکر کوہ سلیمان کی مشرق
علاقہ داماں میں بمقام ٹانک اور ٹروڑی میں آباد ہوئے بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہے تاوقتیکہ بعہد بابر شاہ کی قوم دولت خیل اور سیان خیل اور مروت وغیرہ شاخہای
لودہانی نے جبراً اور غصباً یہ علاقہ اون سے لے لیا اکثر ہرنگی مارے گئے اور باقی باندہ متفرق ہوکر اپنی ہم قوم ہرنگی کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع میں جاکر آباد ہوئے
فی الحال افغانستان میں ہرنگی قوم کا نام بھی کوئی شخص شاذ و نادر جانتا ہے مگر ہندوستان میں متفرق جگہ بنام لودی افغان اس قوم کے لوگ آباد ہیں رہتر اور لودہیانہ
اس قوم کا آباد کردہ ہے دکھن میں بھی اور چار وائی ہیں چند گہر اس شاخ کے سنے جاتے ہیں اور ایک گہر کرولی میں بھی آباد ہے باسم احمد خان وہ شخص جس کے سبب سے کل قوم لودی نے
شہرت اور نام پایا اس شاخ ہرنگی میں سے سلطان بہلول لودی بادشاہ ہند کا تھا اب ہمارے عصر میں یہ قوم افغانستان کے زبردست قوموں میں شمار نہیں
ہوتی خدا پاک کی شان ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ اس قوم میں سے چند بادشاہ تمام ہندوستان کے مالک ہو گذرے ہیں اور اب یہ لوگ مغلوب سمجھے جاتے ہیں ان
اقوام افاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سے کہ جو زمانہ گذشتہ میں اکثر ہندوستان کی طرف چلے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ایسی قوموں کا زور افغانستان میں نہیں رہا
جنکی تدبیر اس قوم کی شاخوں سے حاصل ہے فی الحال افغانستان میں سیانی ابن لودی کی اولاد سے شاخ اونکی بہ نسبت دیگر شاخہای لودی کے تعداد اور استعداد
میں فوقیت رکھتی ہیں اوس کی دوسرے درجہ پر قوم نیازی ہے مگر اس قوم کے لوگ سوائے عیسیٰ خیل اور سرنگ کی باقی اکثر متفرق اور مغلوبانہ گذران رکھتی ہیں
دوتانی بہت تھوڑی ہیں **حال قوم سوری ولد اسمٰعیل** — شجرہ کو دیکھو کہ جس سے معلوم ہوگا کہ ہرنگی ابن سیانی کے دوسرا بھائی اسمٰعیل کا تھا اسمٰعیل
کے تین پسروں میں سے سور پہلا بیٹا تھا جسکی نسل سور خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سور کا معنی پشتو کی زبان سے سرخ نکلتا ہے الغرض سور کا خاندان قوم ہرنگی کے
ساتھ داماں پر آباد تھا اور یہاں سے متفرق ہوکر ہندوستان اور افغانستان میں آباد ہوئے اگرچہ ہنوز چند گہر ہرنگی اور سوری خاندان کے دلمانی کے علاقہ میں رہتے ہیں اور
علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی میں بھی قریب تیس گہر انکے آباد ہیں مگر افغانستان میں یہ خاندان قریب نابود کے ہے شیر شاہ سلیم اس قوم کے ہندوستان میں بادشاہ منتظم اور عادل
اور بہادر اور رحمدل گذرا ہے





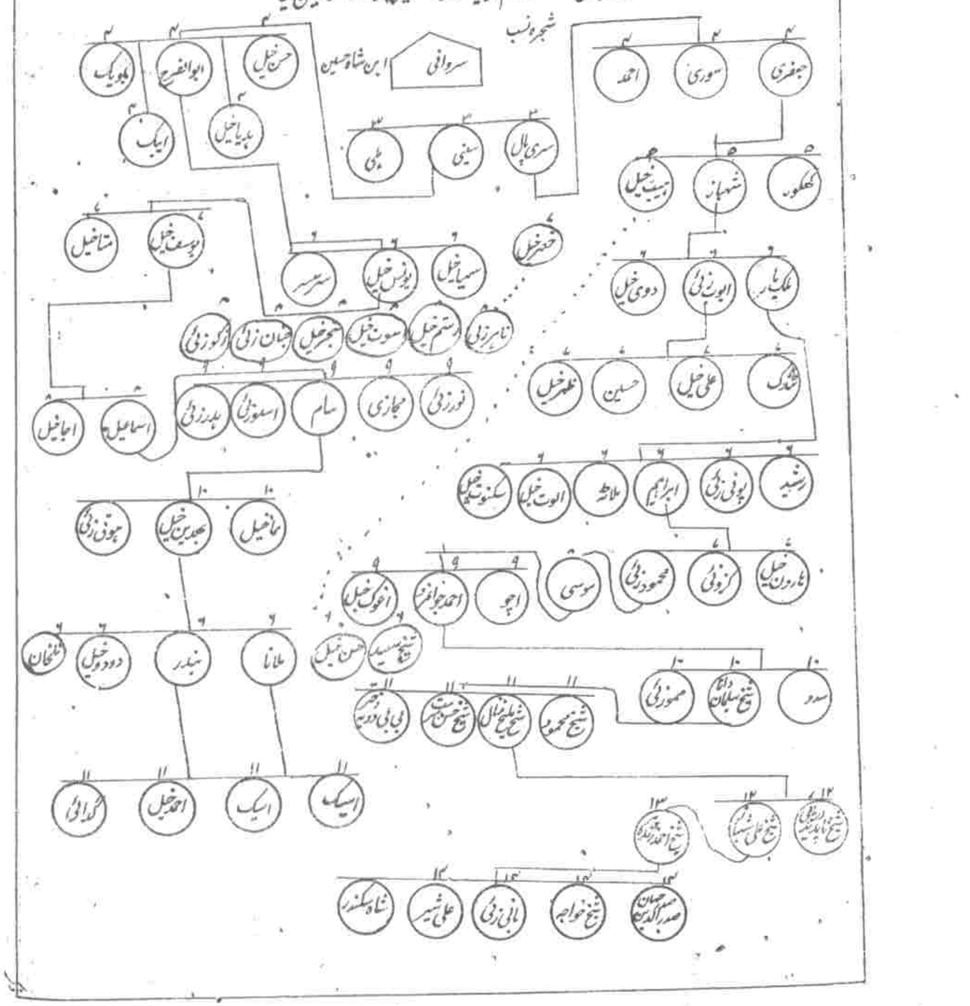
شجرہ نسب دیکھنے سے واضح ہوگا کہ لوحان ابن اسمعیل کے دو زوجہ سے چھ بیٹے تھے کہتے ہین اسکا اصل نام نوح تھا لوحان سے معروف ہوکر اوسکی نسل لوحانی کہلاتی ہے افغان اپنے روزمرہ مین لوحانی یا لوہانی یا لوانی کہتے ہین قوم لوحانی کی شاخین جیسا کہ کٹی خیل وغیرہ اور دوست خیل اور میان خیل مروت تتور وغیرہ قبل از سکونت ٹانک سب بطور پوندگان مالدار تھے اور کچھ تجارت کا پیشہ بھی رکھتے تھے اگرچہ اکثر قیام اونکا علاقہ کتواڑ مین تھا جسکی جنوبی حصہ مین کچھ زمینات زرعی بھی انکی موجود تھی مگر کوہ واٹ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچھی چراگاہ ملتی تھی وہان لوحانی کی مالدارون کی کشتوی نالگتے تھے اور کبھی کبھی دامان علاقہ ڈاک کیطرف بھی زمستان جا گذارتے ہین جب خاندان بڑنگی وغیرہ مغضوب محمد بابر بادشاہ ہوئی اوس وقت خاندان کٹی خیل شہباز خان نے جو محافظت سنجان زمان تھا کل شاخہای لوحانی یعنی دولت خیل تتور میان خیل مروت وغیرہ کو اپنے ساتھ ہم صلاح اور متفق کرکے ذریعہ عضیدین ملک ٹانک پر بڑنگیون سے مصمم کرکے تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر ہمسایہ قومون سے بھی جو بڑنگیان سے ٹانک سے تنگ تھی مدد لیکر قوم بڑنگی سکنہ ٹانک اور زڑوڑی پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد لوحانی زیر سرداری شہباز خان خانزمان خان کی بڑنگیون پر غالب آئی اور اونکو مقتول اور مجروح کرکے باقی ماندہ کو دربدر کردیا اور ٹانک پر شہباز خان نے قبضہ کرکے بمعیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹانک مین سکونت پذیر ہوئی اور زمینداری کل علاقہ ٹانک معہ آب سیاہ ٹانک اوپر چار حصہ کے منقسم کری دولت خیل ایک حصہ تتور ایک حصہ مروت ایک حصہ میان خیل ایک حصہ جب سال اختتام کو پہنچتا تھا تو خانان مروت اور میان خیل خان زمان رئیس کٹی خیل دولت خیل کی خدمت مین جاتی تھے اور وہ بقدر مناسب بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کراتا تھا مگر تتوری اوس علاقہ مین سکونت اختیار کرکے اپنے حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کرکے نفع اوٹھاتے تھے مروت لوگون نے اوپر تقسیم اور حساب چہارم حصہ اپنی کے خانزمان کٹی خیل سے نزاع پیدا کرکے بذریعہ قبضہ حصہ خود ٹانک پر حملہ کیا اور دولت خیلوان پر غالب آکر انکو معہ رئیس خارج کیا اور خود قابض ہوگئی رئیس کٹی خیل نے جلیل خان سردار قوم گنڈہ پور سے جو اوس وقت بطور پوندہ دامان پر آتی جاتی تھی مدد لیکر مروتون سے مقابلہ کیا اور مروت تاب مقابلہ نہ لاکر ٹانک کو چھوڑ کر آئی او خانزمان نے حصہ چہارم مروت کا بھی ضبط کرلیا مگر

ہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تھا تو اوسکو خالی واپس نہین کرتا تھا اوس لڑائی سے تھوڑی عرصہ کے بعد میان خیل کا چہارم بھی ضبط کرلیا گیا اور کل علاقہ کا کی مالک سوای زمینات مقبوضہ تتوران دولت خیل ہوئی جو ابتک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کرسکتی اسواسطے انکی سایہ ہمسایہ بعض رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل کے لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹھ ہزار گھر ہونگی انکی چند گھر بمقام کارندہ اور موضع اتمہ اور کافرتیلی نواح کابل مین بھی رہتی ہین اور کم حیثیت ہین

ذکر حال قوم نیازی

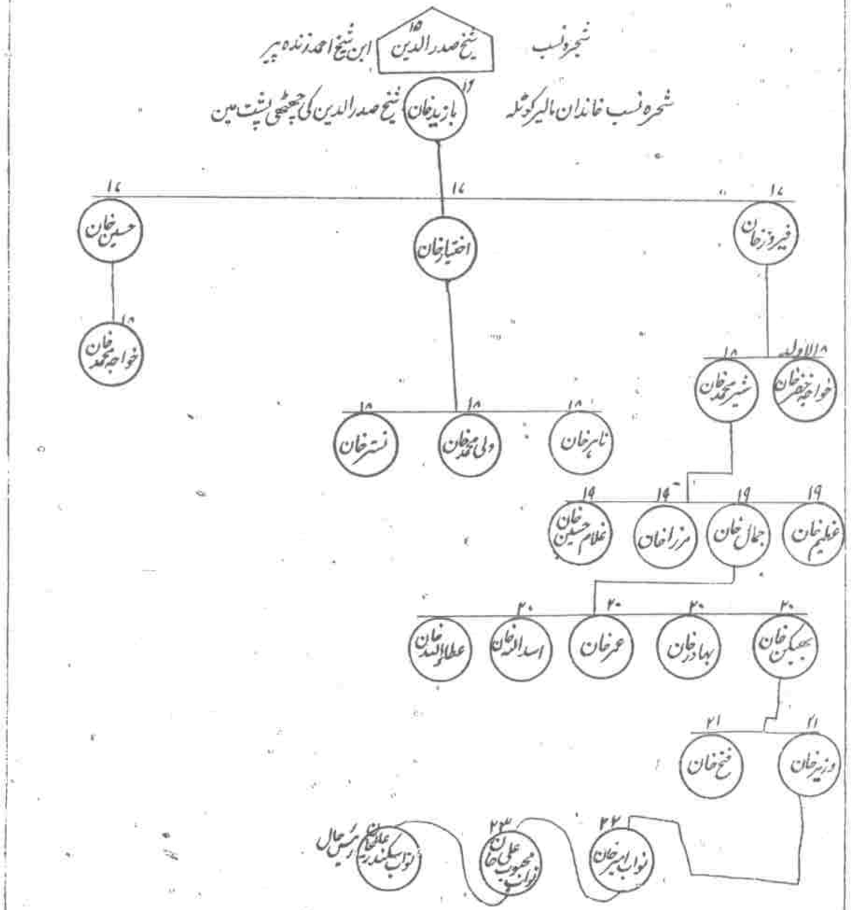
نیازیون کی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین تھی جہان اب بھی چند گھر اس قوم کی موجود ہین سلطان بہلول لودی کے وقت سے ہندوستان کی طرف یہ لوگ آنے شروع سوریکی سرکار مین بڑے عہدون پر نیازی سردار مختار تھے ہیبت خان نیازی جسکا خطاب عاظم ہمایون تھا لاہور کا صوبہ دار ہوگذرا ہے نیازیون کی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد بڑھی کہ سلیم شاہ سور سے اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے تباہی ڈالی فی الحال افغانستان مین سوای عیسی خیل اور موشانی اور سرنگ کے جنکا کسی نامہ ورج کیا گیا اور کوئی شاخ نیازیون کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر حصہ متفرق چند چند گھر اس قوم کے رہتے سنے جاتی ہین علاقہ بنگش مین نوع اور دیگر مقامون مین نیازی رہتے ہین اور چند خانہ قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گراو ر کابل کے علاقہ جات مین بھی آباد ہین اور ہندوستان مین بھی پہنچ کر رہائی مین قلت تعداد اور کمی استعداد اوسطور بانگذران رکھتے ہین جسقدر اس قوم نے نام ہندوستان مین پیدا کیا تھا اوسی قدر اب افغانستان مین کم زور اور کم تعداد ہین کل نیازی اور گنڈی اور بٹی پوندگری اور سوداگری کا پیشہ کرتے ہین اور تجار آسودہ حال ہین **حال قوم تتور** ــ یہ قوم تعداد مین بہت تھوڑی ہین تخمیناً تین سو گھر سے ہرگز زیادہ نہ ہونگی ٹانک سے غربی طرف آباد ہین **شاخ ہود اور بخران** شاخو لکا یہ سوای نام جو جگر سے نامر سے ملا ہے اور کچھ نہین علاوہ ازین انکا نام مشہور ہے اگر کوئی اس شاخ مین ہون گی تو وہ باقی لوحانیون مین اون سے مخلوط ہونگی کہ امتیاز حاصل نہین ہوسکتا راوی بیان کرتا ہے کہ افغانستان مین شاذ و نادر اغلب ہی ہونگا **ذکر شاخ میاخیل** یہی میاخیل کا شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے میاخیل کو میان خیل بھی کہتے ہین مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھ فرق ہوگیا ہے کہ زمانہ قدیم مین میان خیل کے لوگ جملہ پوندہ تھے تجارت اور مالداری کا پیشہ رکھتے تھے اور علاقہ دامان پر آیا جایا کرتے تھے اور میان خیل مستقبل سے پہلے خاص درابن خا اور علاقہ درابن جو ہوا ان مین قوم سروانی علاقہ پذیر تھی جنکی خان زمان رئیس کٹی خیل نے بڑنگی قوم کو ٹانک اور ہوری اور روڑی سے بیدخل کیا اور ٹانک پر دولت خیل قابض ہوکر اور روڑی ویرانی رہی تو اوس سے چند برس کے بعد فیما بین قوم بختیار جسکا حال آگے آویگا اور قوم سروانی قابضان سابق درابن وغیرہ بہ تکرار ملکی زراعت جنگ واقع ہو رہا کار قوم بختیار نے جو شرم شریک میان خیلون کی تھی سروانیونکو شکست دی اور جو قتل سے بچی اونکو خارج کیا اور بہ میاخیلون کی صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ درابن وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کرکے اراضیات بارانی کو اوپر چار حصہ کی تقسیم کیا تین حصہ میان خیلون نے لئی اور چوتھا حصہ بختیارون نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب ہین تقسیم کرلیا اور ہر دو قبیلہ قوم سے بعض لوگ مستقل سکونت کو پسند کرکے زمینداری مین مصروف ہوئی اور بعض بدستور حسب تجویز قوم پوندہ رہی چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قوم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین بعض زمیندار اور بعض پوندہ تجار کوئی شاخ میاخیل کی ایسی نہین ہوگی جسکے لوگ تھوڑے بہت ان دو کامون مین منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری رکھتے ہین میاخیل پوندون مین سے بعض سوداگر بڑی دولتمند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت کا دور دراز ملکون مین پوندون مین سے میاخیلون نے شروع کیا جسکا نام اسلام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میاخیلون کا خان تھوڑا اختیار رکھتا ہے اور نصف میاخیل پوندہ ہین اونکی شامل بھی ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور چلو بنتی لوگ کوچ کے وقت انتظام رکھتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کے اونکا کچھ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پوندہ بموسم زمستان دامان کو آتی ہین تو اونکی قافلہ شتر نکوات کی میدان مین چرائی کے واسطے جاتی ہین یہ قوم بڑا زر اور نیک چلن ہے مدت سے خان اس قوم کی شاخ سید خیل کی خاندان خدوخیل سے چلی آتی ہے چنانچہ اب بھی غلام خان خدو خیل معتبر خان درابن کا ایک ہزار پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین میر عالم خان بڑا ملک ہے کل تعداد قوم میاخیل کی تخمیناً تین ہزار گھر ہین جن سے چہارم حصہ قوم بختیار ہوگا

گو دوتانی اور شیخی بھی اونکی شامل ہوتی ہین **ذکر قوم بختیارا**۔ یہ لوگ ملک ایران مین اصفہان کی جنوب مائل بمغرب کو اور کچھ بخارا مین بھی ہین از انجملہ معبود را مین ہین۔ اس قوم کی تخمیناً اٹھہ یا سات سو گھر ہین اور تخمیناً اٹھہ یا سات سو گھر فرغنہ مین رہتی ہین جو بخارا مین رہتی ہین وہ بالکل ہیاخیل کی سلسلہ نفع نقصان او زخرگہ مین شامل ہین اور جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہی چہار حصہ انکو بعد فتح اس ملک کی ملا تھا جس پر تا حال قابض ہین مزعہ کر رہنے والے بختیار انکی ساتھ نہین رہتے مگر دراصل ایک ہی ہین اور نازک وقت مدد دینے کی واسطے طیار ہین بختیاران مین بھی بعضی پیوندہ سوداگر ہین صاحب عزم تجار ہین یاخیل یا کسی اور افغانی قوم سے الیکا کرسی نامہ نہین ملا لہذا لکھا نہین گیا



ذکر قوم مشانی

یہ قوم بھی نسل نیازی سے ہی انکا مورث اعلیٰ مسمی موسیٰ بن خالو بن نیازی کا تھا موسیٰ کی اولاد بباعث آمیت اپنے مورث کی موشیانی سے شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجای موسیانی کے مشانی تمام مشہور ہے یہ قوم سرہنگو کی ساتھ اول مشرقی کنارہ دریای سندہ کو جا آباد ہوئی تھی چنانچہ اب بھی شاخ دلو خیل مشانی بموضع داو خیل اور شاخ مونڈی خیل بموضع مٹھی علاقہ میانوالی مین آباد ہین اور باقی مشانی پھر واپس مغربی کنارہ دریای سندہ پر آن آباد ہوئی انکا بڑا موضع کمر مشانی دریا کی پورا انکی کنارہ پر موجود ہی اور وقت بڑی قوم مروت عیسیٰ خیلون کے ساون ہوتی ہین



حال قوم سروانی

کہتے ہین کہ بعد سلطنت شہاب الدین غوری یا اوس سے کچھ بعد اوس سروانی نے اوس شہر درابھی معروف اور جو دہوان علاقہ جات متصل تصرف کرکے زر پیدا اور مالک بھی ہوئی اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان سری پال خصوصاً باسلاف شیخ ملیح قتال کی چلی آئی درابھی قدیم مدت سے خراب اور ویران پڑی ہے اور یہ درابھی جو حال مین آباد ہے آباد کی ہوئی شیخ ملیح قتال سروانی کی ہے فی الحال افغانستان کی تو اس قوم کا نابود سمجھنا چاہیے علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی مین چند گھر سنے جاتے ہین اب مولف کے زمانہ مین اس قوم مین سے ذکر کے لائق خاندان مالیر کوٹلا کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

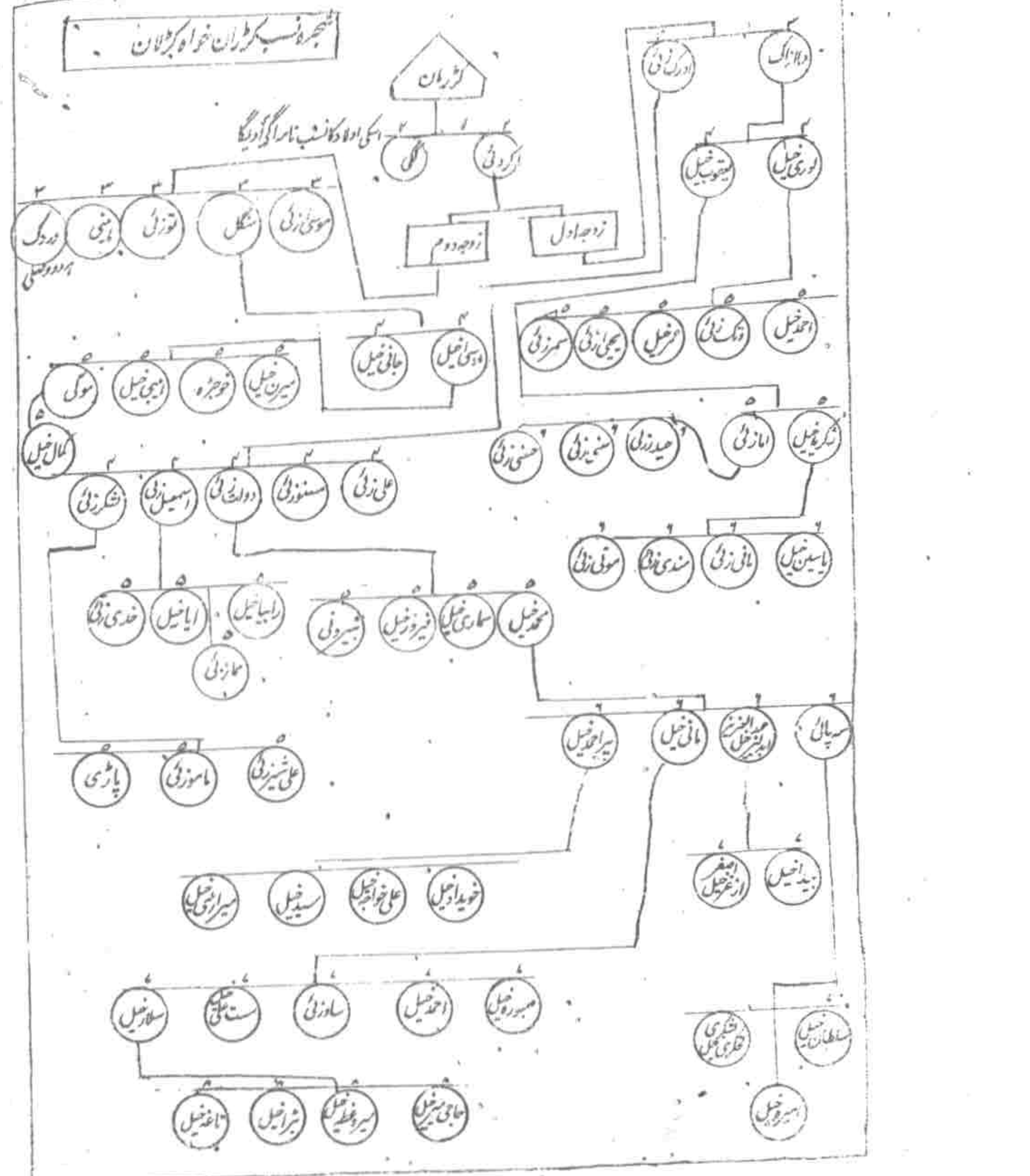
شجرۂ نسب ان خاندان کا تا رئیس موجودہ حال درج ہو چکا ہے اوس سے معلوم ہو گا کہ شیخ احمد زندہ پیر جو سروانی مورث اعلی یا نیوسے سری پال کی شاخ مین تیرھوین پشت تھا اوسکی پانچ بیٹون مین سے بڑا بیٹا شیخ صدرالدین معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خداپرست آدمی تھا اپنی اصل وطن درابھی سے بتقریب سیر ہندوستان کی طرف گیا اور مقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کے کنارہ پر جس کے نشان اب بھی معلوم ہوتے ہین شیخ صدر جہان نے چھپر بطور تکیہ بنا کر عبادت الہی مین مشغول ہوئی اور اوس زمانہ مین آبادی مالیر کا نام اور نشان بھی نہین تھا وہان ایک موضع چھوٹا سا معروف جھون سے تھا شیخ صدر جہان کی عبادت خانہ کی قریب عورت نصیبت قوم مالی سلمان پیشہ تھی چنانچہ اول مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نے سلطان بہلول لودی کی دختر سے نکاح کرکے ارادہ آبادی دیہ کا کیا تو لفظ مالی نیک مرت رجوع شروع اسم اول نام رب یعنی خداوند تعالی کا ہے ایجاد کرکے نام اوس آبادی کا مالیر رکھا اور سلطان بہلول کی دختر سے اس شیخ صدر جہان کو اس طرح شادی حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تھا تو اوسکا قیام ایک روز تکیہ شیخ صدر جہان کو قریب واقع ہوا اور اون سے ملاقات حاصل کرکے بدریافت کرامات اونکی اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی پہونچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خداپرست سے کرونگا چنانچہ جو آتش ایزدی سے وہ مراد بہلول کی بر آئی اس سبب سے اوس نے بنظر ایفای عہد اپنے دختر کی شادی شیخ صاحب کے ساتھ کردی اور بارہ گانون اور چھپن موضع خورد مع دیگر لوازمات شادی مین اونکو دیے بعد اوسکے صدر جہان نے دوسری شادی بخاندان راجپوتان کری آخر [illegible] عیسوی مین رحلت فرمای عالم بقا ہوا اور وسط صحن درگاہ مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو ایک زیارت گاہ خاص اور عام ہے حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی اپنی شکم شاہزادی سے ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخ صاحب کے ہوئی کہ اب تک اونکی اولاد سے مجاور ہین اور روپیہ وغیرہ چڑھاوہ اونکو ملتا ہے اون مین کچھ لوگ خلیفہ اور کچھ مجاور کہلاتے ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر اور رئیس ہوئی صدر جہان اور بازید خان کو یا مین پانچ یا چھ پشت کا کرسی نامہ مستند دار مین ملیگا مگر بازید خان سے جو رئیس حال ہے نوشت اور تھا شجرۂ نسب اس خاندان کا لکھا گیا ہے اوسی بازید خان نے متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ مع شہر پناہ پختہ اور خندق آباد کیا اور بہت سے دیہات جاگیر موروثی پر دخل اپنا کرلیا اور بود و باش مالیر چھوڑ کر کوٹلہ پر سکونت اختیار کری اور کوٹلہ خاص مین مکان ریاست گاہ بنایا دیگر بھائی کو دیدی اوسکو بدستور مالیر مین رہی بعد وفات بازید خان اوسکے پسرون مین سے فیروز خان رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال اور صاحب حکومت تھا اوسکے بعد شیر محمد خان فرزند اوسکا جانشین ہوا جو [illegible] عیسوی مین ہمراہ فوج ناظم سرہند ہوکر گورو گوبند سنگھ پیشوای سکھان سے لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی مع فوج واسطے گرفتاری ایک سردار روہیلہ رئیس بداون کے گیا اور اوسکو گرفتار کرکے حاضر کردیا عالمگیر اورنگ زیب کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوس نے اپنے عہد ایالت مین ایک موضع بنام شیرپور آباد کیا تھا کہ اب وہ موضع بقبضہ والی پٹیالہ کے ہے اوس کے بعد غلام حسین خان کی ریاست کے وقت [illegible] عیسوی مین عثمان یار خان روہیلہ جسکی باپ کو شیر محمد خان گرفتار کرلایا جمعیت کثیر واسطے تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ کو آیا اور غلام حسین خان کی بنظر مصلحت وقت جنگ سے صلح بہتر سمجھکر شادی مسماۃ بلاقن کی ہمراہ عثمان یار خان کے کردی چنانچہ وہ ڈولہ وغیرہ لیکر اپنے ملک کو چلا گیا بعد انتقال غلام حسین کے گرچہ اولاد اوس کی موجود تھی مگر جمال خان بیٹا شیر محمد خان کا رئیس مالیر کوٹلہ ہوا [illegible] عیسوی مین

جمال خان

جمال خان بلڑائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا بھیکن خان رئیس ہوا اوس کے عہد مین احمد شاہ ابدالی دہلی کو آیا اور اوس نے اس خاندان پر بہت نوازش فرما کر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور سکہ ضرب جاری ہوا [illegible] عیسوی مین مابین الاسنگھ مورث مہاراجہ پٹیالہ اور بھیکن خان کے لڑائی ہوئی جس مین بھیکن خان مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جس مین نیاز خان از جانب بادشاہ دہلی حاکم تھا سکھون نے کر تھوڑا ایسا غارت اور تباہ ہوا کہ اب تک ویران پڑا ہے بھیکن خان کے بعد بہادر خان اوسکا چھوٹا بھائی مسند نشین ریاست ہوا [illegible] عیسوی مین وہ بھی سکھون سے لڑکر عالم آخرت کو سدھارا اور بہت سا علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ کا بقبضہ والی پٹیالہ کے آگیا بعد مارے جانے بہادر خان کے عمر خان اسد اللہ خان اور عطاء اللہ خان اسکے چھوٹے بھائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئی [illegible] عیسوی سے پھر ریاست خاندان بھیکن خان اولاد اکبر مین آئی مگر اس سے دو برس پیشتر اخیر [illegible] عیسوی رنجیت سنگھ والی لاہور نے اپنی فوج لیکر ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور عطاء اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر سے قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ نذرانہ لینا قرار پایا عطاء اللہ خان نے کچھ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ اور جیند و نابھہ وغیرہ کی ضمانت کرادی اور رضامند ہوئے تھا تحسینات اپنے بعوض ضمانت علاقہ مالیر کوٹلہ مین سے تھا اوپی خوش نصیبی روسای ممالک محروسہ خصوصاً خاندان مالیر کوٹلہ سے اوسی سال یعنی شروع [illegible] عیسوی مین حسب استدعای روسا جرنیل اکٹرلونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطے حفاظت اور انتظام ملک کے علاقہ انبالہ اور لودیانہ وغیرہ تشریف لائے اور بنظر ملک داری بذات خود جرنیل صاحب نے کوٹلہ مین جاکر بعد دریافت حال تحسینات والی پٹیالہ او نابہ وغیرہ ضمانت داران سے تجسس کر اوٹھوا دیئے اور قبضہ مالیر کوٹلہ والون کا بدستور کرا دیا اور رنجیت سنگھ سے کسی قسم کی دریای ستلج کی حد مقرر ہو کر گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ ہوگیا اور تب روسای نواح پنجاب نے تہہ دل سے اس لیے اگرچہ اوس وقت عطاء اللہ خان رئیس بقید حیات تھے مگر وزیر خان فرزند کلان بھیکن خان نے واسطے حصول ریاست پدری اپنے کے حضور جرنیل صاحب دعوی کیا ابھی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر ابر حق عطاء اللہ خان رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی [illegible] عیسوی مین بنام وزیر خان نسلاً بعد نسل مقرر ہوئی اور عطاء اللہ خان کی اولاد اپنے خاص علاقہ جاگیر پر قابض رہے وزیر خان رئیس [illegible] عیسوی مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا امیر خان تھا جو اپنے باپ کی جگہ مسند نشین ہوا امیر خان سے پہلے رئیس مالیر کوٹلہ ملقب بخانصاحب تھے گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے از عہد ریاست امیر خان مخاطب بنواب صاحب بہادر ہوگئے نواب امیر خان [illegible] عیسوی مین فوت ہوئے بجائے اون کے نواب محبوب علی خان فرزند اونکا مسند آرا ہوا آخر

[illegible] عیسوی مین اونہون نے بھی اس دار ناپایدار کو چھوڑا تب

نواب سکندر علیخان صاحب خلف الصدق اونکے مالک ریاست ہوئے
جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈھائی لاکھ
روپیہ سالانہ کا علاقہ ہے جس مین سے ایک لاکھ خاص ذات
نواب صاحب کے واسطے اور باقی سب برادران اور حقداران
مین تقسیم ہوتا ہے



حال اولاد کرلان

واضح ہو کہ کرلان کی آبا و اجداد کے حالات مین بہت مختلف روایات ہین اور چونکہ وہ روایات اوس کی اولاد کے فرقہ ہای کلان کی زبانی مشہور ہین اسواسطے احتمال خود شناسائی کا بھی ہے قوم دلازاک جو کہ ان کی نسل سے ایک بھاری گروہ تھا وہ کہتے ہین کہ کرلان کا باپ سید تھا اور اوس کا دادا میر آٹھوین کرسی پشت مین حضرت امام حسین سے جا ملتا ہے اور قوم خٹک کرلان کا باپ مسمی ہوند بتلا کر دعوی افغانون سے اپنا نسب ملاتے ہین اور قوم شیتک کو بعض کہتے ہین کہ کرلان کی شہر روہ کا بیٹا تھا اور فرقہ خوگیانی کہتے ہین کہ وہ مسمی [illegible] کا فرزند تھا اگرچہ [illegible] اختلاف ہے الا اس امر مین بعض قومین اوسکی اولاد [illegible] مین کہ کرلان ایک طفل نوزایدہ شیرخوار اوس جگہ سے پایا تھا کہ جہان لشکر کسی کا رات قیام کر کے صبح کو کوچ کر گیا تھا اور چونکہ یہ معصوم ایک کڑاہی آہنی کے نیچے سے پایا [illegible] توم اوڑ [illegible] پایا زبان پشتو کڑاہی کو کڑری کہتے ہین اسواسطے موسوم بہ کرلان ہوا [illegible] امر کا واقعہ ہونا بعید از امکان اور قیاس کے نہین ہے ایک پشتو کی پورانی کتاب مین یہ بات لکھی ہے کہ [illegible] مغربی افغانستان مین [illegible] روایت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ کرلان نسل عبدالرشید کی اولاد سے نہین تھا الغرض خداوند کریم نے اوسکی اولاد کو اسقدر زیادہ کیا کہ اب کسی دوسری قوم افغان سے [illegible] کم نہین ہین الغرض عبداللہ [illegible] اولاد [illegible] بطور [illegible] کرلان کی پرورش کری اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچا اپنی دختر سے اوسکی شادی کردی جس سے دو فرزند پیدا ہوئی ایک مسمی کودی دوسرا ککی ان دو کی اولاد کا شاخ وار شجرہ نسب لکھا گیا ہے کرلان کی نسل کی جملہ اقوام کو مجمعاً کرلانی یا کرلانی کہتے ہین قوم دلازاک اورکزئی بنگش خوگیانی آفریدی خٹک وزیری شیتک یا [illegible] بنوچی اور [illegible] یہ سب فرقہ ہای کلان نسل کرلان سے ہین ان سے [illegible] شاخ وار کرسی نامہ شجرہ نسب مین دیکھو گے

ذکر حال قوم دلازاک

کودی ابن کرلان کا پہلا بیٹا دلازاک جس کی اولاد نے بہت ترقی پائی اور یہ قوم بڑی جرار تھی سب افغانون سے پہلے نکل کر خیبر کے راستہ سے بسبب [illegible] راجہ لاہور جیسا کہ اونمین ذکر ہوا پشاور پر چڑھ آ سوقت مشہور شہر بگرام تھا یورش کری اور بزور شمشیر قابض ہو کر اپنے قبضہ کو برقرار رکھا تا وقتیکہ دریای سندہ سے شرق بھی دور تک انکا قبضہ ہوگیا عہد سلطان محمود غزنوی مین انکا گروہ کثیر بسرداری ملک [illegible] یورش سومنات شامل لشکر محمود تھا بعضے کہتے ہین کہ اس سال اس قوم کی اپنی بزرگون سے سنا خبر بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین جب قوم دلازاک حصہ شرقی افغانستان مین داخل ہوئی تو اوسسے پہلے [illegible] کافر ضلع پشاور اور کنارہ غربی اور شرقی دریای سندہ پر آباد تھے قیاس کہتا ہے کہ وہ لوگ جنکو یہ لوگ [illegible] کافر کہتے ہین قوم گوجر اور دیگر [illegible] کی نسل سے ہونگے اور ابتدا مین [illegible] اور [illegible] سواتیون کی [illegible] اسی ملک حدود ضلع پشاور اور راولپنڈی مین جلال آباد تک آباد تھے جنکو دلازاکون نے بیجا دامن کوہ ہای سوات اور [illegible] کی طرف اوٹھایا اور اپنے قبضہ کو پھیلایا الغرض اس قوم کے عہد حکومت مرزا الغ بیگ تک بڑی مشہور رہی مین الا جبکہ اپنی جمعیت کو زبازور پر بیخوفی راہ سے نازان ہونے لگے تب گردش زمانہ نے اونکو غرور کو اسطرح کمزور کیا کہ اول قوم خلیل اور مہمند سے جو کابل کیطرف سے پشاور کو آئی تھی ہزیمت کھا کر پشاور چھوڑنا پڑا اور ثانیاً اوس فراغت سے جیسا کہ یوسفزئی وغیرہ اقوام شمالہ سے شکست فاحش کھا کر علاقہ چھچھ اور ضلع ہزارہ مین دریای سندہ سے عبور کر کے داخل ہوئے وہان اپنے پہلے عادات لوٹ مار کو شروع کرین اس فتنہ اندازی کے سبب سے جہانگیر بادشاہ نے جسکو عہد سلطنت مین یہ فساد انگیز تھے وہ تباہی اون پر ڈالی کہ جو گذشتہ حوادثات سے بھی بدتر تھی جو بچ رہے اونمین سے اکثر اونکو مع عیال و اطفال ملک دکن مین بھیجکر متفرق کیا جہان اب ہندوستان مین دلازاک ہین قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قصبہ باڑی علاقہ دھولپور مین اس قوم کی آبادی شاید جسے قیاس چلتا ہے لیکن کسی کتاب سے ثابت نہین ہوا ہے سردار احمد خان حاجی اس قوم کا ہے اور اسکی جاگیر بادشاہی سے باقی ماندہ قریب تین ہزار روپیہ کی رہ گئی ہے علاوہ اس قوم کے لوگ قریب یکصد مردم کے ہونگے اس قوم کے دو گروہ مشہور ہین ایک گروہ والی دوسرا گوشت و لا کہا جاتا ہے گروہ گوشت والون مین دربارہ حسب نسب کچھ فرق نہین آیا رشتہ داری بھی مین ہوتی ہے اور گروہ دوسرے کی رشتہ دوسری قومون مین گئی ہے واللہ اعلم بوقت میرانی یہ لوگ کچھ ضلع ہزارہ مین [illegible]

پیدا کیا اتنی کثیر قوم سے زمانہ حال میں چند متعدد گھر ضلع ہزارہ میں اور کوئی کوئی خال خال گھر علاقہ چھچھ میں اور کچھ ضلع پشاور میں باقی ہیں گویا افغانستان میں
اس قوم کا نابود سمجھنا چاہیے

ذکر قوم اورکزئی

اس قوم کی بڑی شاخیں پانچ ہیں جیسا کہ شجرہ نسب میں تفصیل ہوا ہے اون میں سے چند شعبے نکلتے ہیں اکثر آبادی اس قوم کی پہاڑی ملک ہیں کچھ شمال ضلع کوہاٹ اور اکثر [illegible] ضلع کی حدود سے باہر کوہ سفید کے شرقی اور تیراہ کی جنوب کی وادیوں میں ہے موسم گرما خطرناک اوقات میں تیراہ کا پہاڑ اونکی جائے ہے قوم بنگش سے پہلے کوہاٹ بھی اورکزئی قابض تھی تخمینا چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشوں نے بعد سخت لڑائیوں کے کوہاٹ لے لیا مگر بعض بعض تکرار ملک گیری ان ہر دو اقوام میں بہت سا خون ہوئی ہیں ایسا مشہور ہے کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قوموں کے مکان متصل واسطے تجویز فیصلے کے بطور جرگہ بیٹھے اور جمع ہوئے ہر ایک قوم جاری تھی کہ اس فیصلے میں میدان علاقہ جو زرخیز تھا ہمکو ملے اس سبب سے اتفاق صلح نہیں ہو سکتا تھا اور قریب تھا کہ پھر لڑائی ہو اتنے میں ایک سوار دور سے آتا ہوا اوس جرگہ والوں کو نظر آیا چونکہ ہر دو قومیں لڑائی سے تنگ تھیں اس سبب سے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سے جب تک پہونچے تقسیم کا باب باہم قوم بنگش و اورکزئی کا سوال کریں جو اوسنے کہدیا ہر دو فریقین کو منظور ہے اس قول پر اتفاق کر کے دعا خیر اور قسم سے مستحکم کیا اتنے میں وہ سوار کہ جسکا نام دوائی اور قوم کا مطرب تھا [illegible] پہونچا تب ہر دو جانب داران نے اوس سے اس معاملہ میں استفسار کیا اوسنے گھوڑے پر سے بزبان پشتو قافیہ ملا کر یہ جواب دیا دوائی خود سی دوائی جو سمہ بنگش غرو اورکزئی جسکے معنی یہہ ہیں کہ دوائی تو اسطرح کہتا ہے کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورکزئی کا اتنا کہکر اور گھوڑا دوڑا کر بھاگ گیا اورکزئی اوسکے مارنے کیواسطے دوڑے مگر بنگشوں کی اعانت سے بچکر نکل گیا کہتے ہیں کہ اوس روز سے اوس عجیب تقسیم کی بموجب عملدرآمد ہے گو ابھی پورا عناد نہیں گیا قوم اورکزئی کی [illegible] آدمیوں کی تعداد [illegible] ہزار بیان کیجاتی ہے سب شاخوں سے دولت زئی اور مسوزئی کی تعداد زیادہ ہے دولت زئی میں سے محمد خیل کی نسل بڑھ گئی ہے محمد خیل اہل شیعہ اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان ہیں سید محمود [illegible] لوگ بہت مانتے ہیں آپس میں قوم کا دلخواہ اتفاق نہیں ہے اور دو گوند ہیں کل قوم منقسم ہے ایک گوندی شمال اور دوسری گوندی گار ہے شجرہ نسب میں ہر ایک شاخ کے نام پر حرف سین سے مراد گوندی شمال اور حرف گاف سے مراد گوندی گار کی لینی چاہیے اس قوم کی نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومیں اور بھی ہیں جو اصل اورکزئی نہیں ہیں مگر اونکی ملحق گنی جاتی ہیں جبکہ قوم علی خیل کی پانچ شاخیں حسب ذیل ہیں [illegible] خیل سو کرہی افغان مشہور [illegible] اور قوم مشتی جسمیں [illegible] علی شیرزئی حیدر خیل وادی خیل ہیں [illegible] جسکی دو شاخ ہیں [illegible] خیل غزر خیل [illegible] خیل ملا خیل ہیں اور ایک شاخ کلاخیل [illegible] حال میں سید محمود [illegible] اکثر آدمی اس قوم خصوص شاخ محمد خیل بہت معتقد ہیں اس سبب سے شیعہ مذہب پھیلتی جاتی ہے اس قوم کے چاروں طرف مخالف قومیں آباد ہیں [illegible] بندوق قریب کل کے ہر آدمی کے پاس ہوتی ہے اور تلوار اور چھوٹا کلان ساخت تیراہی کوئی بالغ مرد خالی نہیں ہوگا اور اکثر تفنگچہ اور بعض [illegible] بھی رکھتے ہیں اورکزئی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکی اسی بندوقونکی زد [illegible] نہیں ہے مگر یہ لوگ نشانہ باز اچھے ہیں [illegible] زیادہ تر پیشہ زراعت کاری اور قلیل گلہ بانی کا سمجھتے ہیں اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہے مگر [illegible] گندم و جو غلہ [illegible] زیادہ پیدا ہوتا [illegible] کثرت سے ہوتی ہیں [illegible] دوسری فصل تک [illegible] پیداوار خوراک کے واسطے سالانہ کفتی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطے خرید کر اس کی ضرورت ہوتی ہے کوہاٹ اور پشاور [illegible] سفید [illegible] خرید آتا ہے [illegible] پیداوار غلہ [illegible] علاقہ بنگش [illegible] غلہ خرید کر لیتے ہیں علماء لوگ کا اختیار بہت ہے [illegible] قوم ضعیف ہوں وہ عالم [illegible] فیصلہ کرتا ہے خانگی دشمنی [illegible] اور اکثر دو گوندیوں کے باہم کشت و خون رہتی ہے [illegible] مہمان کی ضیافت [illegible] آتش پر کباب [illegible]

عہ

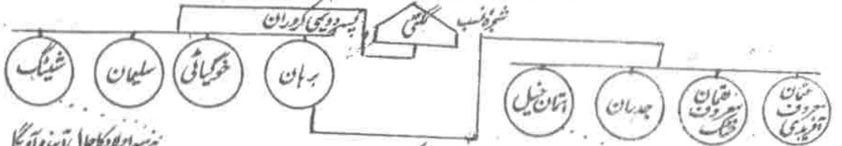
حال قوم منگل

یہہ قوم تخمینا چھ سو برس کا عرصہ ہوا کہ شمولیت قوم میں علاقہ بنو میں آباد تھی [illegible] جیسا کہ قوم شیتک [illegible] کے حالات میں ذکر ہوا ہے جبکہ انکو شیتکوں کا

علاقہ چھچھ [illegible] لوگ [illegible] خوست اور کرم [illegible] مغرب کی پہاڑوں میں جا کر آباد ہوئی اور اب تک وہاں آباد ہیں قوم جدران جو اونکی پہاڑوں میں جا کر آباد ہوئی اور اب تک وہاں آباد ہیں تعداد کل ذی روح بارہ ہزار مشہور ہے

ذکر قوم مغلی

قوم جنگل سے شمال اور قوم حاجی سے غرب دشوار پہاڑ میں ایک چھوٹی قوم رہتی ہے مگر اوسکا حال زیادہ نہیں ملا سکا اور علاقہ خوست میں بھی بمقام لکن بطور ہمسایہ چند گھر آباد ہیں سادہ لوح اور کم آزار سنے جاتے ہیں

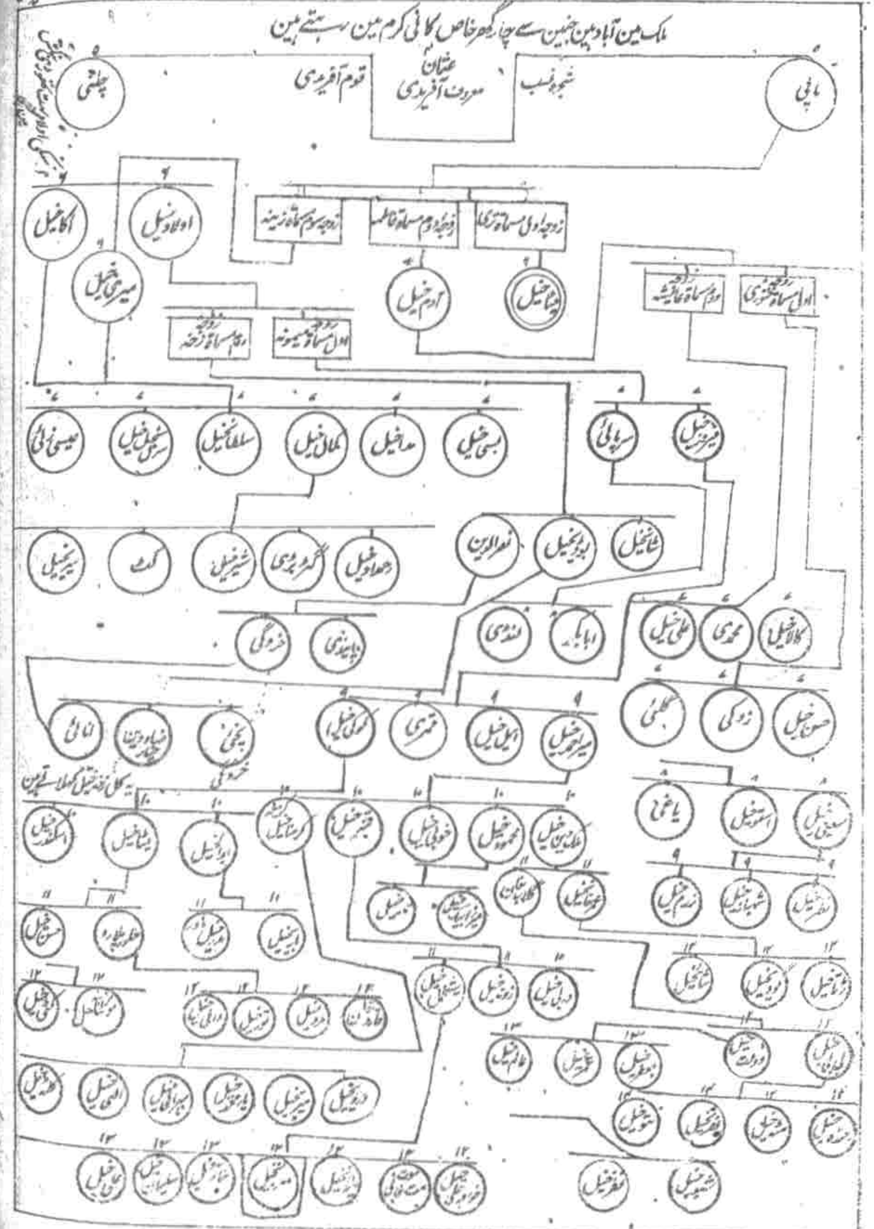


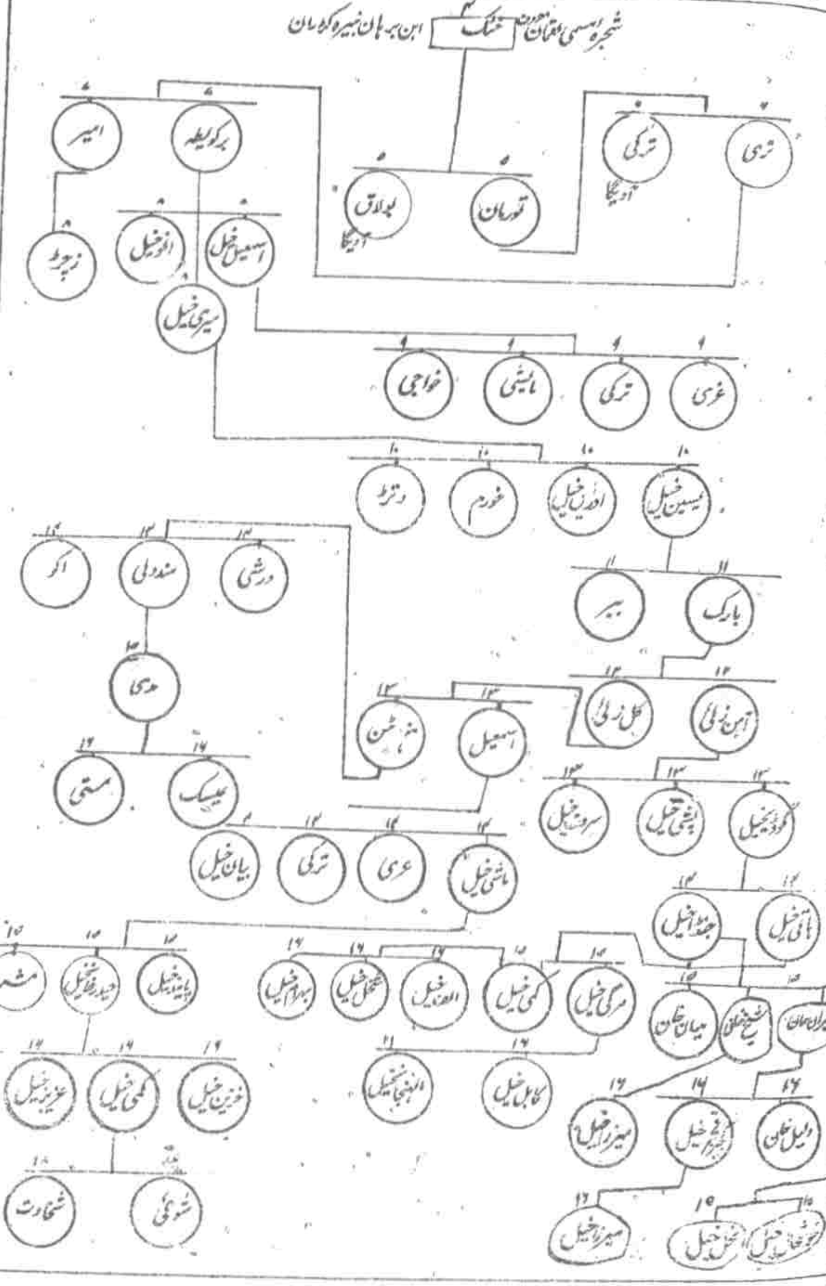
ہر سہ اولاد کا حال آیندہ آویگا

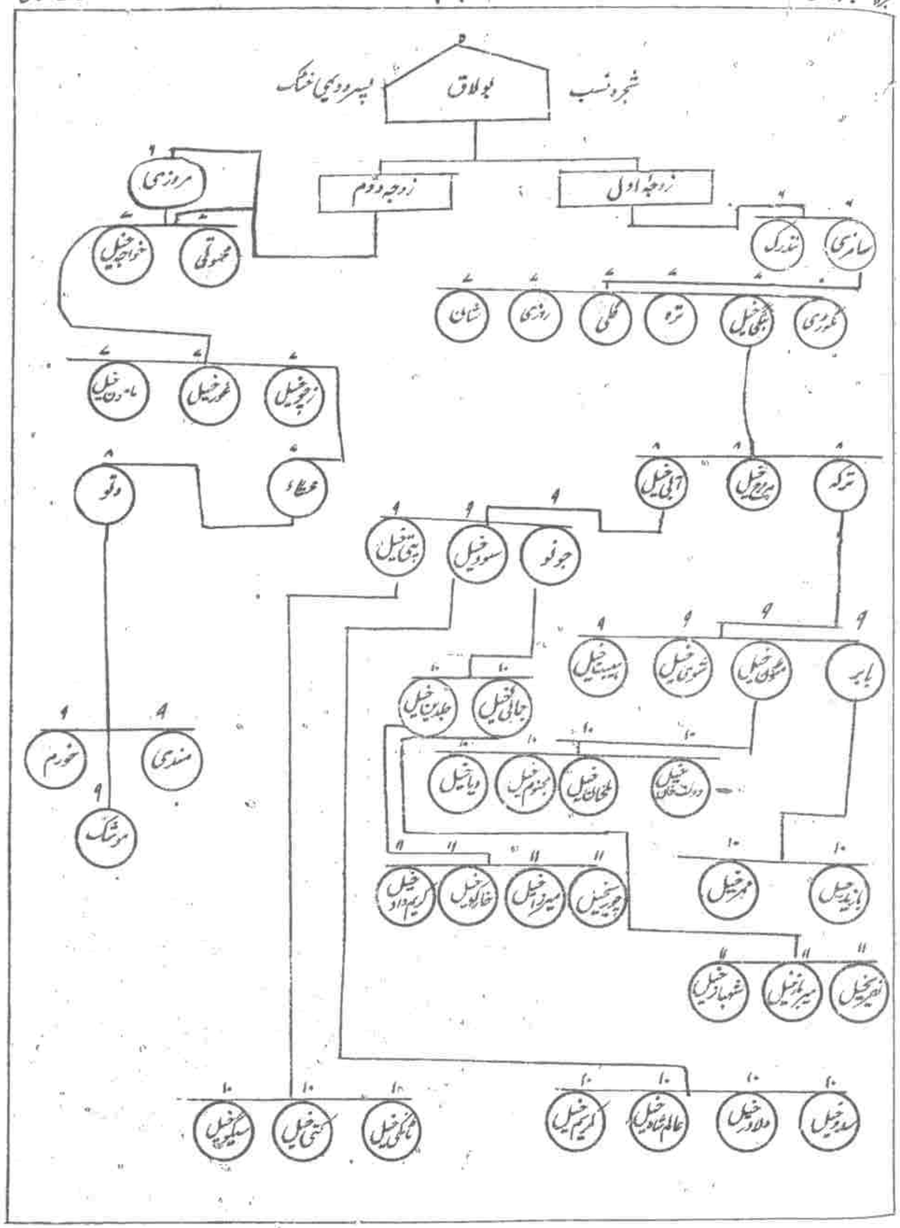
باقیماندہ ہر سہ کا حال آویگا

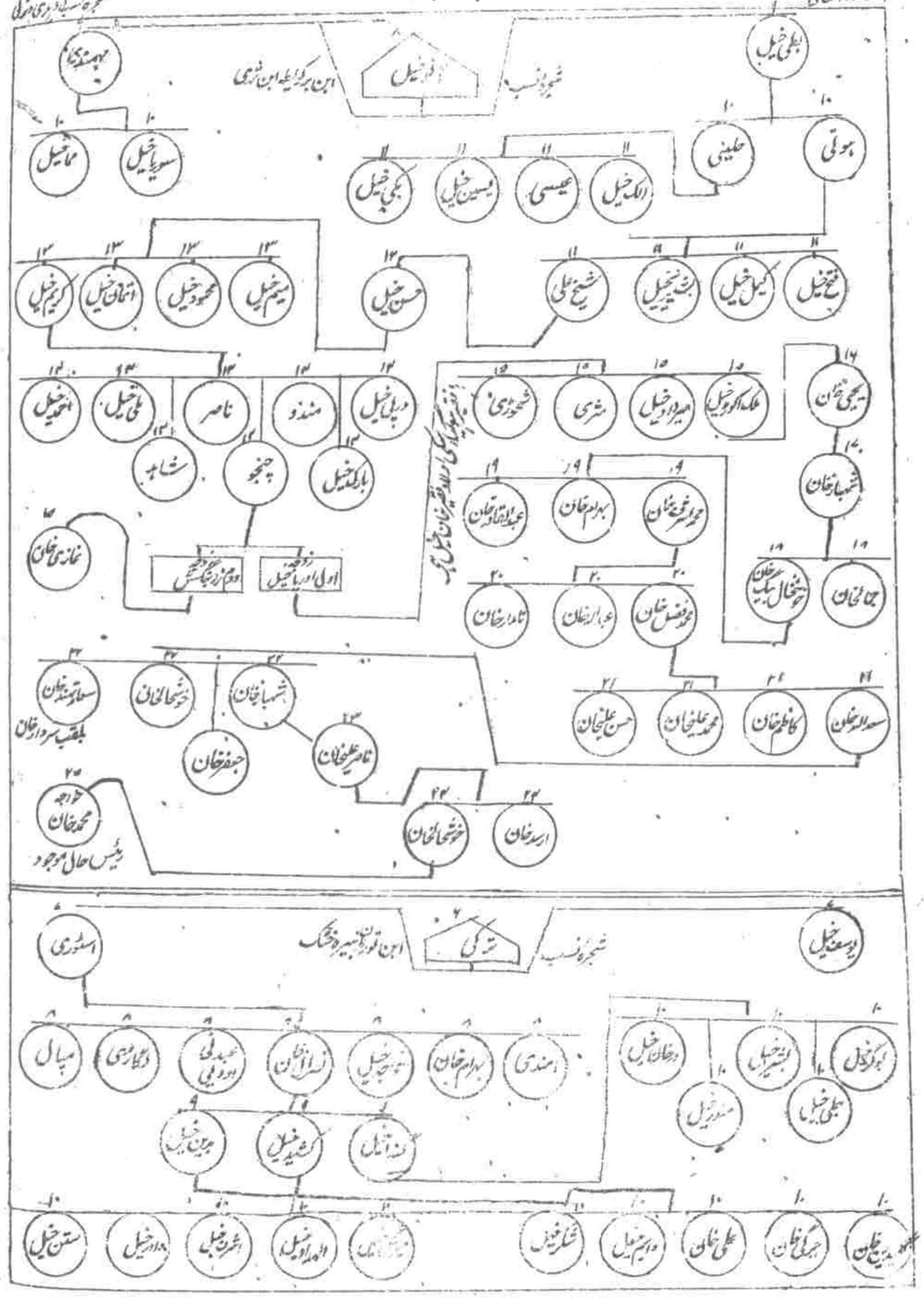
حال قوم افریدی ولد گگھی

اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تھا وجہ تسمیہ افریدی کی یہہ ہے کہ ایک روز چند مہمان مفلس اور درماندہ اوسکے گھر آئے موسم سرما تھا سردی کی سبب سے آگ کے پاس متصل ہو بیٹھے جب عثمان اوپر سے آیا تو انھوں نے پوچھا یہہ کون ہے تب اوسنے بزبان پشتو یہہ جواب دیا کہ وا ہم آفریدہ د خدای دی یعنی یہہ بھی آفریدہ یعنی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے اوس روز سے یہ نام آفریدہ نامزد ہوا کثرت استعمال سے آفریدی مشہور ہوا اوسکی اولاد کو مجموعا آفریدی کہتے ہیں جسقدر مشہور شاخیں اس قوم کی ہیں اونکی نام شجرہ نسب سے ملینگے سب سے زیادہ تعداد میں مسمی [illegible] کی اولاد [illegible] خیل [illegible] اور [illegible] احمد خیل زیادہ ہیں یہہ قوم بڑی جنگجو اور راہزن ہے اور پہاڑ دشوار گذار کی سکونت کی سبب سے اونکی اپنی آزادگی پر غروری ہے اس قوم کی بڑی ملجا علاقہ تیراہ ہے اگرچہ تیراہ کا تعلق بہت سا ملک کوہی ہے مگر اچھا موقع پہاڑ کے اور ایک [illegible] میدان کا خوش [illegible] جگہ ہے [illegible] دیگر قومیں قابض تھیں آفریدی نے بزور شمشیر [illegible] اصلی تیراہ کی جو کچھ باقی رہی تھی وہ تیراہ سے مغرب [illegible] کیطرف چلی گئی اور جہانگیر کے دور سلطنت میں مسمی احداد [illegible] پیر روشن معروف پیر تاریک [illegible] آفریدیوں کا پیر ہوا اوسکی چالاکی اور اعانت سے آفریدیوں نے تیراہ سے [illegible] خیلوں کو بیدخل کر کے اور کزئی سے بھی لڑائی کر کے شمالی حصہ تیراہ پر اپنا قبضہ کو پھیلایا یہہ [illegible] قوم شرقا [illegible] متصل زیارت کاکا صاحب [illegible] کوہ [illegible] علاقہ خیبر میں حدود [illegible] تک پہاڑی ملک کی اوس حصہ پر جو ضلع پشاور کی حدود سے جانب جنوب و غرب [illegible] قابض ہیں اور ان سے جنوب قوم اورکزئی اور بنگش اور کوہ میدان میں [illegible] خیل شینواری اور شمال کیطرف مہمند [illegible] ہمسایہ ہیں اور کل تعداد قوم کی [illegible] بموجب شمار احمد شاہ ابدالی [illegible] ہزار حسب تفصیل ذیل تھی ملک دین خیل [illegible] تین ہزار جو علاقہ میدان تیراہ میں آباد ہیں قمبر خیل [illegible] تین ہزار [illegible] کوکی خیل [illegible] تین ہزار جو جنگل اور نواح خیبر میں آباد ہیں [illegible] تین ہزار [illegible] میدان تیراہ میں سکونت پذیر ہیں اکاخیل [illegible] اور سپاہی [illegible] متفرق پہاڑ میں [illegible] آدم خیل [illegible] کوہاٹ سے شمال درہ میں [illegible] پہاڑ جو شرق کو [illegible] کی حد [illegible] جاتا ہے اوسکی جنوب اور شمال [illegible] آباد ہیں فی الحال یہہ شمار درست [illegible] مگر شاخوں کی تعداد کی زیادتی کی ساتھ ایسا پایا جاتا ہے کہ علی العموم بنسبت اوس شمار کی تعداد ترقی ہوئی ہے اگرچہ پیشہ اصلی اس قوم کا زمینداری ہے مگر شغل زراعت کاری اس سبب سے کم ہے [illegible] پہاڑ میں بوجہ کثیر گروہ آباد ہیں [illegible] سوائے علاقہ میدان تیراہ کے [illegible] زمین ناہموار پہاڑوں کے کم [illegible] کا گذارہ سوائے لوٹ کھسوٹ راہزنی اور سرقہ [illegible] محنتی [illegible] اور کاہ فروشی [illegible] پہاڑوں [illegible] خشک لکڑی اور گھاس بیلوں اور گدھوں پر لاد کر اکثر پشاور کی بازار میں جا فروخت کرتے ہیں پشاور میں انکو منڈی کے اندر [illegible] دیکھو آفریدی کے بیل اور [illegible] نظر آوینگے اور افغانستان کی ملک دکھن ہندوستان میں آباد ہیں اور کچھ پانی پت میں بھی سنے جاتے ہیں اور [illegible] ضلع میں بھی کچھ گھر ہیں ہندوستان میں انکو جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی اور شمولیت اولاد پیر تاریک لیگیا تھا اور دکھن اور پانی پت میں متفرق آباد کئے اوس وقت رستم خان آفریدی مشہور تھا جسکا خاندان پانی پت بھیجا گیا چند گھر کشمیر میں بھی ہیں اور [illegible] میں ابھی کچھ [illegible] گھر آفریدیوں کی مسعود وزیری کی


ماک میں آباد میں جنہیں سے چار گھر خاص کا ئی کرم میں رہتے ہیں
شجرۂ نسب عثمان معروف آفریدی
قوم آفریدی
چلشی
ماپی
اکاخیل
اولاد خیل
میری خیل
آدم خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
میر خیل
سرپائی
بسی خیل
مدا خیل
کمال خیل
سلطان خیل
عیسیٰ نرائی
کوٹ
کالا خیل
محمدی
علی خیل
حسن خیل
زور کی
یاغو


شجرہ بسمی لقمان معروف خٹک ۳ ابن برہان نبیرہ کرمان
برکو لیطہ
امیر
ترکی
تری
تورمان
بولاق
زیرچوٹ
اکوخیل
اسمعیل خیل
سیری خیل
غزی
ترکی
ہاشی
خواجی
یسین خیل
الدین خیل
خورم
ورترط
اکر
مندولی
ورشی
بارک
ببر
مدی
ہنوش
اسمعیل
کل زئی
آدم زئی
مستی
عیسک
ہاشی خیل
غزی
ترکی
بیان خیل
مشہ
میری خیل
کمی خیل
کابل خیل
عزیز خیل
شجاوت
شیخ غلی
میان خان
میر ادخان
میرزا خیل


شجرہ نسب
بولاق
پسر ودیمی خٹک
زوجۂ اول
زوجۂ دوم
مروزی
سانزی
تندرک
خواجہ خیل
محمود تی
تنگی خیل
ترہ
کلکی
شامان
محمود خیل
عطاء
وتو
ترکہ
آبی خیل
جونو
سوڑ خیل
بابر
خورم
مندی
مرشک
مہر خیل
بایزید خیل
کریم خیل


شجرۂ نسب
ابن برگرانیہ ابن شیری
بطی خیل
علیمی
ہوتی
عیسی
یسین خیل
حسن خیل
کریم خیل
محمود خیل
شیخ علی
بشیر خیل
یحیی خان
ناصر
مندو
چنجو
شاہو
اول زوجہ
دوم زوجہ
شہباز خان
بہرام خان
خوشحال خان
خوشحال بیگ خان
افضل خان
جعفر خان
اسد خان
خواجہ محمد خان
رئیس حال موجود
شجرۂ نسب
تری
ابن تو ابن شیرہ خٹک
یوسف خیل
اسلوری
مندی
بہرام خان
مپال

تخمیناً شمار قوم خٹک

شہرۂ عام یہہ ہے کہ خٹک شصت ہزار ہین الامولف کو یہہ تعداد شمار مین کچہہ زیادہ معلوم ہوتی ہے غالباً کل قوم خٹک تخمیناً پچاس ہزار مرد ہوگا اگرچہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہے مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے لکھی ہے اسواسطے فی الحال اوس سے مطابقت نہین ہوسکتی

یادداشت متعلق شجرۂ خٹک

واضح رہے کہ مغلکی وسینی اور اوریاخیل وبابوزئی اصل مین خٹک نہین ہین بہت عرصہ ہوا کہ اونکے مورث قوم خٹک مین آکر آباد ہوئے اور خٹکون سے شادی کری رفتہ رفتہ ایسے مخلوط ہوگئے کہ اب انکو بھی خٹک کہتے ہین فرقۂ مغلکی کسی مغلکی نسل سے ہے جسنے خٹکون سے شادی کری تھی اوسکی اولاد موسوم بہ مغلکی ہوئی اور قوم سینی بھی خٹک نہین ہے سینی نام ایک شخص جو قوم دلازاک سے تھا کسی خٹک کے گھر سے شادی کرکے سسرال مین رہا اوسکی اولاد مشہور بہ سینی ہے اور یہہ دو قومین بطور وصلی قوم بولاک خٹک کے اوس مین شامل ہین قوم اوریاخیل کا یہہ حال ہے کہ ایک بیوہ عورت جسکی مسمی مہندی نے نکاح کیا اپنے پچھلے شوہر کا پسر جسکی مسمی اوریا ہمراہ لائی مہندی نے بلحاظ اس عورت کے اوریا کو بھی حصہ مین شامل کیا اور اوسنے کسی خٹک کی دختر سے شادی کرلی جسکی نسل کو اوریاخیل کہتے ہین اور قوم مغلوزئی مسمی رشید پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سے ہے رشید مذکور نے زمانہ ماضیہ مین مسمی جلیخان خٹک کی دختر سے شادی کرکے خٹکونکے ملک مین سکونت اختیار کری اوسکی نسل بنام زوجہ اوسکے خلوزئی مشہور ہوئی اور دنگرزئی بھی وصلی ہے یہہ ہر سہ وصلی قومین داخل اوس ترین مین برابر حصہ پاتے ہین اور خٹک کہلاتے ہین + +

حال قوم خٹک کا

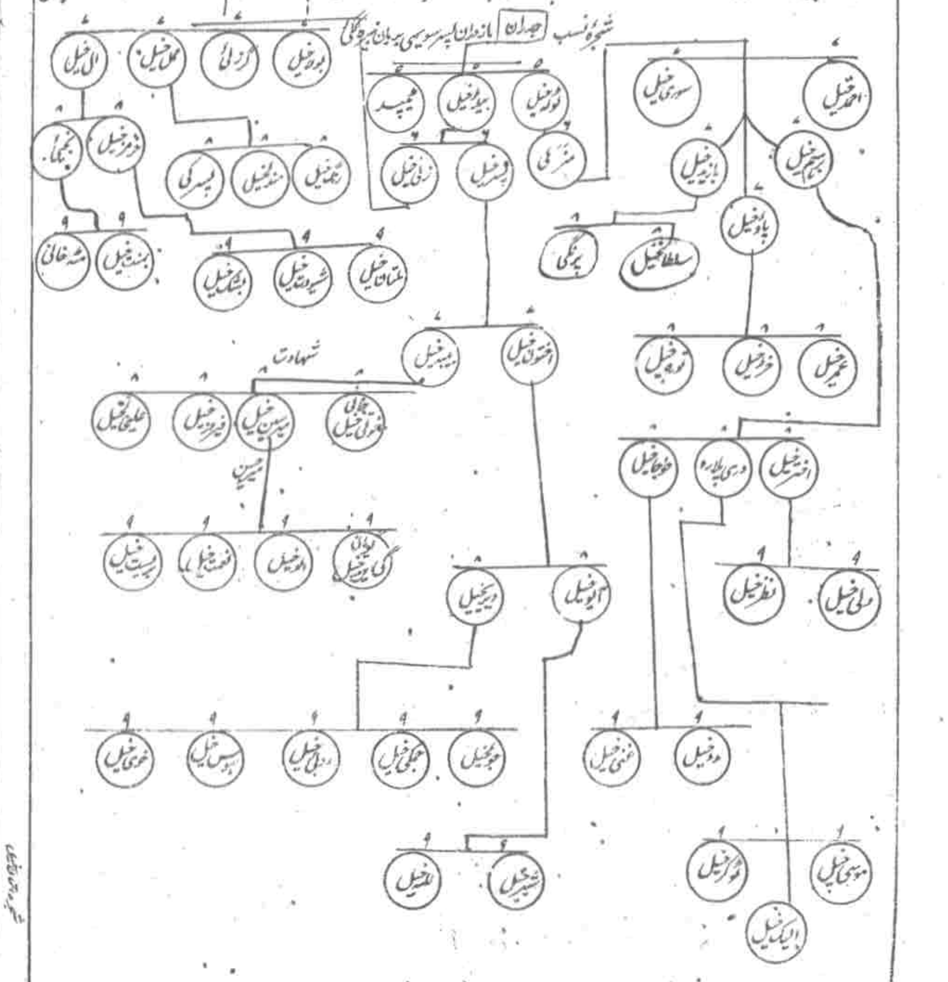
مورث اعلی اس قوم کا مسمی لقمان پوتا کرلانکا ہے باعث تبدیل اسم لقمان بھی خٹک کے نام پر یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان مذکور ایک دن مع اپنے برادران مسمیان عثمان وشمان وخدران صحرا مین شکار یا اور کسی کام کیواسطے جاتے تھے اتفاقاً چار جوان عورتین جنگلی پوشاک سے اونکی ناکتخدائی کی علامت ظاہر تھی دوسری طرف آتی ہوئے دیکھین تب انہون نے آپس مین صلاح کری کہ یہہ بڑا شکار ہے قرعہ اندازی کی رو سے ایک ایک عورت انمین سے ہر ایک لیلیوین لقمان سب مین بڑا تھا اوسنے کہا کہ پہلے انمین سے ایک لیاون باقی ماندہ تین پر تم قرعہ اندازی کرلینا اسی خیال پر لقمان نے ان چار عورات سے ایک عورت بدون دیکھے چہرہ اوسکی صرف آرایش پوشاک دیکھکر اپنے نام پر کرلی اور باقیماندون نے قرعہ اندازی کی رو سے ایک ایک عورت لیلی جب انکو دیکھا تو لقمان بیچارہ کے حصہ مین ایک سیاہ فام آفت ناگہانی آگئی تھی مگر ننگ کی مارے بدین سبب کہ اوسپر اوسکا نام لگ گیا تھا لاچار قبول کرنی پڑی جب باقی بھائیون کو لقمان کا یہہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ لقمان پخٹ لاڑ یعنی لقمان مٹی مین دھس گیا پشتون مین یہہ مثل مشہور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام سے درماندہ ہوجاے تو اوسکو پشتو مین کہتے ہین کہ پخٹ لاڑ اسی عجیب سبب سے لقمان نے خٹک کے نام پر ایسی شہرت پائی کہ سب اوسکی نسل اوسی نام سے مشہور ہے خٹک کو اسی عورت سے جسکا نام سپاکہ تھا دو فرزند نرینہ پیدا ہوئے ایک توربان دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بھائیون کی اولاد ہے کہ ہر ایک کا شاخوار شجرہ سے حال معلوم ہوگا توربان کی اولاد بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہے توربان کے دو پسرون سے جیسا کہ کسی نامہ مین لکھا ہے بڑی بہت لایق تھا جسنے جملہ اولاد توربان کی ترین کے نام پر مشہور ہے لفظ ذکر وقعات ماضیہ جنکا صرف یہ ہے کہ ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئے ہین واضح رہے کہ ابتدا مین قوم خٹک کوہ شوال مین آباد تھی یہہ پہاڑ کوہ سلیمان کی ایک دھار مغربی جانب ہے اور فی الحال اسپر قوم وزیر قابض ہین اسی عرصہ تخمیناً چھہ سو برس کا ہوا کہ مرزا قوم منگل وہنی وبنون کے علاقہ مین داخل ہوئی زمین وبیال موسوم سد اوجن جسپر فی الحال قوم بیزن خیل وسپیر کی وزیران احمد زئی رہتے ہین اس وقت اس موقع پر خٹک آباد ہوئی چونکہ قوم منی منگل کو فرقۂ شیتگون نے بنونکے علاقہ سے بیدخل کردیا تب خٹکونسے بلوجہ انکی عداوت شروع ہوئی

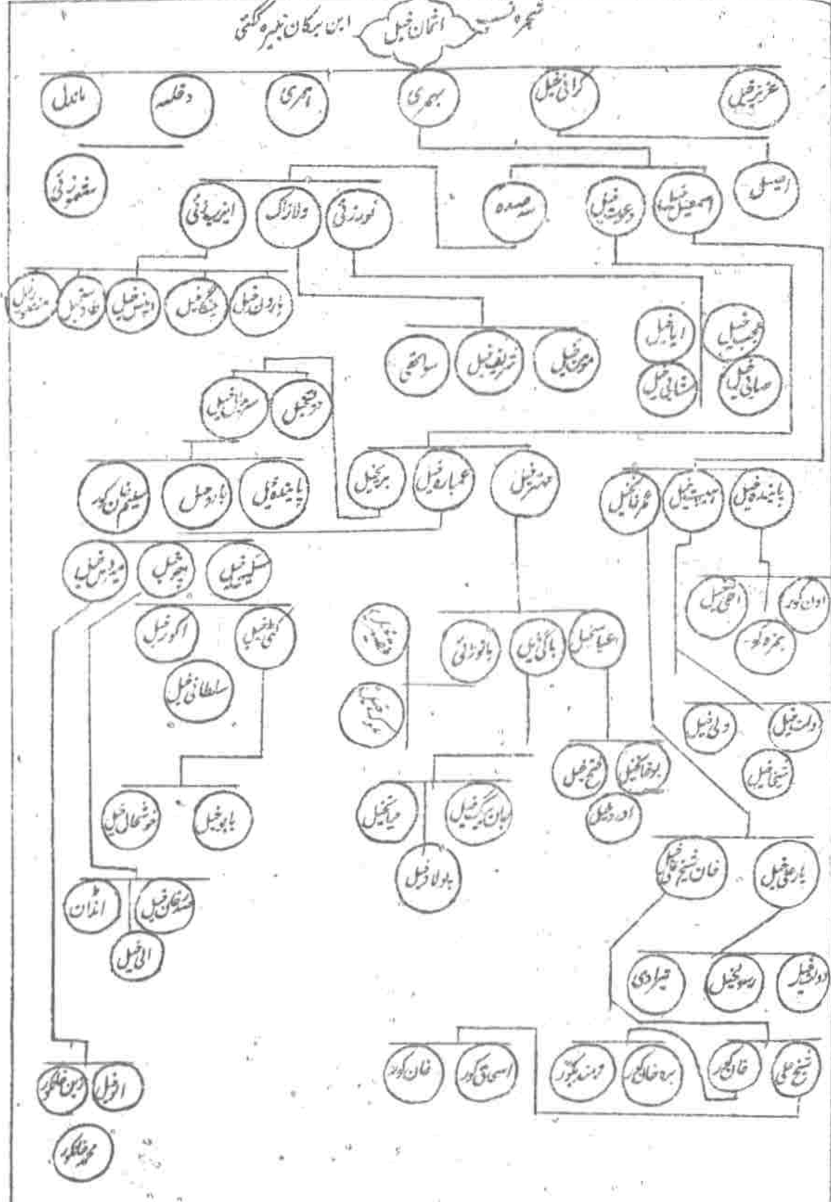
ہوا اسواسطے زمین سدوران کو چھوڑ کر جانب کوہ شمالی وشرقی جو حال مین معروف کوہ خنگان ہے چلے گئے گو کہ بوند وتیری وچوترہ ولاچی ودشتی رود برکہ وباب نیلاب یعنی سند قابض ہوگئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوسوقت اکثر غیرآباد تھا بدون مقابلہ اونکے ہاتھہ آیا اوس عہد مین زیبی نسبی انکا کوہاٹ تک قوم اورکزئی آباد تھی مغربی جانب سے براستہ کرم قوم بنگش خانہ کوچ آتی تھی اونسے اور کزئیون کے لڑائی ہوتی خٹکون نے جنکے پہلے سے اورکزئیون کے ساتھہ کچھہ پرخاش تھی موقع پاکر اونسے بنگش کی اعانت کری اور کزئیون سے کوہاٹ بنگش نے لیلیا اور زیبی وپٹیالہ وزیرہ وتوڑہ وچیرہ وگ ہنگون کے قبضہ مین آگئے بنگش اور خٹک کے باہم ایک پہاڑ درمیان گدا خیل ولاچی سرحد مقرر ہوئی کہ ابتک وہ ہی حد ہے بعد اوسکے جیسا کہ خٹک کی قوم مین ایزاد ہے ہوتی گئی ویسا ہی اپنا قبضہ تدریجاً بڑہاتی گئی اور اوس سارے وسیع ملک پر قابض ہوئے جو فی الحال اونکے تصرف مین علاقہ یوسفزئی واقع پشاور دریاے کابل معروف گنڈیکے شمالی کنارہ سے لیکر کالاباغ وعیسی خیل ومروت اور وزیری ضلع بنون کی حد تک دریاے سندھ کے مغربی کنارہ پر جو خٹک کا ملک ہے گردی کے ساتھہ شمالاً وجنوباً طویل ہے کابل کے دریاے تک کہ پہاڑ کی جنوب تک قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسط عرض غرباً وشرقاً تخمیناً چالیس میل ہوگا انکی حد اکثر مشرق کیطرف دریاے سندھ ہے مگر انکی ایک شاخ شاغری شہر کیپلہ واقع ضلع راولپنڈی اور اوس جنوب ماڑی تک بکنارہ شرقی دریاے سندھ بھی قابض ہوگئے ہین مگر سوا شہر کھیشمہ نواح اوسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک سفاوب مین ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سے ملتی ہے اور جنوب نسبت بنون کی جنوبی حصہ ملک خٹک … مین سخت پہاڑ ہین سب ملک خٹک کا سرکار انگریزی کا رعیت ہے علاقہ خٹک جسکا اوپر بیان ہوا اور جو دریاے کابل ولنڈہ سے جنوب کو پڑا ہے سواے علاقہ یوسفزئی مین تخمیناً چودہ ہزار زوج قوم خٹک کا متفرق آباد ہے فی الحال ان لوگون کی سرکار انگریزی آبرو بہت کچھہ کرتی ہے

ذکر قوم جدران خواہ زدران

یہہ فرقہ پہاڑی قومون مین سے ایک بڑی جنگی مخلوق مشہور ہے سکونت اسکی ملک خوست مین مغرب اور علاقۂ زرمت سے مشرق کی پہاڑون مین ایسا مشہور ہے کہ بوقت ضرورت اس قوم کی پندرہ ہزار سے زیادہ آدمی اسلحہ بند موجود ہوسکتے ہین خصوص انمین شاخ اختون خیل کثرت تعداد مین زیادہ ہے یہہ شاخ علاقہ شل مین جو ملک خوست مغربی حدود سے ملا ہوا زیادہ رہتی ہین انکے پہاڑی ملک مین آبروان اور سبزہ صحرائی اور درخت چیل وغیرہ کی طولانی ہوا کی … انسان کو فرحت بخشتی ہے باوجود ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہے یہانتک تنگی ہے کہ پتھر جوڑکر اور اوسپر مٹی ڈالکر کھیتی کرتے ہین اس سبب سے اس قوم کا قوت اونکے ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکھا جاتا ہے کہ وہ مزدوری کیواسطے مزدوری کرتے پھرتے ہین خصوص چاہ کنی اور … کا کام مثل دیوار پختہ وغیرہ بہت اچھا کرجانتے ہین خوراک مین مکی وجو وگندم وچانول وغیرہ کھایا جاتا ہے خوست کی علاقہ سے غلہ گندم ومکی خرید کرلیجاتے ہین اور اسی احتیاج کی سبب سے باوجودیکہ یہہ قوم حقیقتاً رعیت حاکم کابل نہین ہے مگر بوقت فوج کشی کسی جانب کے حاکم مذکور کو بطور رشتہ ہی اپنی قوم سے مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سیب انار بادام اکثر پیدا ہوتے ہین مگر بذات خود اسقوم کو شوق سوداگری نہین ہے باہر کے بیوپاری خرید کرلیجاتے ہین اکثر آدمی مفلس اور تہیدست ہوتے ہین مگر حرام خوری وچوری انمین کم ہے انکی چار طرف اس تفصیل سے غیر قومین آباد ہین مشرق خوست والی مغرب بہ ملک گبر وبیرو جنوب غلجی وشمال مائل بہ مشرق منگل اور کچھہ توری ان قومون مین سے قوم غلجی اور منگل کی ساتھہ انکی عداوت ہے مگر حال مین کوئی لڑائی جھگڑا نہین آپس مین ٹوڑہ خیل اور بیدی خیل کی دشمنی ہے سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمیناً ستائیس برس ہوئے کہ میان جمیر گرسوری خیل اور تین کس دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سے رنجیدہ ہوکر فرقہ سفر خیل مین جا ہمسایہ ہوئے اور اپنی قوم سوری خیل کا اجر بار کرکے غارتگری کی چھیپے قوم مزائی نے تعاقب کیا اس تعاقب مین لڑائی ہوکر مسمی ادو دکی لالہ خیل ومت جی سفر خیلونکے طرفسے مارے گئے اور مسمی آدم مزائی دوسری طرف سے مارا گیا اور ابتک بدستور عداوت چلی ہوئی ہے ہر ایک شاخ مین ایک ایک کلان ملک ہے جسکے اختیار مین اوس شاخ کی عنان ہے فی الحال مسمی بیدک …

دوزت و نقصر و چپک ملکان قوم اختون خیل و سنمیان خرم علی شیر قوم بیبا خیل اور شہمند ملک قوم زلی خیل سمیان پیر دلار بستان و نیاز خان ولد مستا خان ملکان مزائی مین اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اونکا قمیص اور موٹا پایچہ کا فراخ پاجامہ مستعمل ہے پانون مین گھاس کی چپلی ہر ایک کی ہوتی ہے باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگ جوئی نہین ہے تاہم مخالف قومین ہم سوانہ کی خطر سے انکی آئین تھی کہ جو بالغ جوان اپنے گھر مین اسلحہ نہ رکھے او سپر ایک بیل جرمانہ یعنی تاغہ کرکے اہل مجلس کھا جاتے ہین اس لحاظ سے اسلحہ انکے پاس پورا ہے مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے ہین





حال قوم اتمان خیل

شجرۂ نسب اس قوم کی نہیں ملا لیکن اوپر والی شاخونکا بدون اولاد ہمری بہت تھوڑا ملا ہو گرسی نامہ سے معلوم ہوگا کہ اتمان خیل بھی کرلانی کی نسل سے ہیں یہ قوم عہد نوین صدی عیسوی کے شروع میں تاک اور گومل کی پہاڑونسے اوٹھکر بشمولیت قوم یوسف زئی کابل اور ننگرہار کی راستہ پشاور کو آئی اور وہانسے دوآبہ اور ہشتنگر میں یوسف زئی کی شریک رہی جب دلازاکون کو یوسف زئی وغیرہ اقوام مشتملہ سے بمقام مینہ شاہ نکر کوٹ یا گھری کپورہ لڑائی ہوئی تب اس قوم نے باوجودیکہ دلازاک انکی ہمقوم کرلانی تھی یوسف زیئونکی طرف ہوکر لڑا اسمین بہت کوشش کری کہتے ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون نے واسطے پناہ زد تیرونکے چرم خام وخشک گاومیش و گاو کی آگے رکھکر اوسکی سہارے سے جوانان تیرانداز غنیم پر حملہ کرتے تھے واسطے بہت آگے بڑھتی گئے اور ایسی نمایان کوشش سے اقوام متفقہ نے دلازاکو نپر فتح حاصل کی گر یوسف زیئون نے اتمان خیل کی ساتھہ کچھہ نیکوی نکری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب یہانسے بے پایہ ہوئی تو علاقہ ازباک برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا پہاڑ سوات اور باجوڑ سے جنوبی حصہ کوہ مین واقع ہے اونکے پہاڑ کا مغربی سر باجوڑ کی جنوب تک اور شرقی ملک سوات کی جنوب تک پہونچتا ہے اور کئی بڑی دیہات انکے علاقہ سمہ یوسف زئی مین آباد ہین انکے پہاڑ کا شمالی حصہ کچھہ آباد ہے اور پہاڑ کی سلامی ڈہال پر تھورے نکلے ہین سے لیکر دس فٹ تک بنا کر اور مٹی ڈالنی سے ہموار کر کے قابل زراعت کی زمین بناتے ہین اوسکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہے سوا ان پہاڑونکے اتمان خیل کی قبضہ مین ایک میدان ہے باجوڑ کی کنارہ پر او روہی آدمی رہتے ہین جو سوات کیطرف جاتے ہین اور تہانہ بائی زئی علاقہ میدان یوسف زئی کے گوشہ شمال شرقی مین شاخ ہمرتکی نسل اسمعیل خیل و موسی خیل سے صدہ آباد ہے اونکے دیہات کی تفصیل ملک یوسف زئی کے بیان مین درج ہو چکی ہے تعداد اولاد ہمری کی اسلحہ بند مردان کو دو ہزار تک ہے مشہور ہو چکی ہے اور کچھہ مین الاخبوری سنہ ۱۸۵۲ع کی فوج کشی سرکار انگریزی نے اور کرنیل جان نکلسن صاحب کمشنر پشاور کی تدابیر نے اوسکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کیطرح گذارہ کرتے ہین زیادہ پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمینداری ہے پہلے سرقہ بالجبر اور لوٹ کھسوٹ پر زیادہ دل لگاتی تھی اور ہندو پکڑ لیجاتی تھی اور اونسی روپیہ بطور چنی لیکر چھوڑ دیتی تھے آزاد ملک ساکن میاخان سپر تختہ اس گروہ غارتگران کا گویا کی فرس سے غارت ہو گیا ہے محمد علی ملک کوئی کا ایک معتبر آدمی ہے باقی اتمان خیل اپنی ملک سے باہر کم نکلتے ہین اور پہاڑونمین سکونت اونکی مثل قوم آفریدی کے متفرق ہے اکثر جگہہ ایک یا دو دو گھر رہتے ہین اور نکے بڑے گاؤن دس سے لیکر سولہ گھر تک ہوتے ہین اور انہی شاخون ملک ہوتا ہے ملکان اور خانکا اختیار بہت نہین ہے گر پسمین خانگی فساد اور لڑائی بہت کمتے ہین اکثر جاہل اور بد علم مخلوق ہیں پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور دزدی رکھتے ہین بعض باجوڑ کی امن کا میوہ کی بھی کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کیطرح ہے کل اتمان خیل تخمیناً دس ہزار گھر ہوگا اتنے مین سے کچھہ کم علاقہ کوہ دامن کابل سے شمال رہتے ہین اور کوہ دامن والے اتمان خیل میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ اونکا کوچی ہے جو گرما مین ننگرہار اور سرما مین کابل کو جاتے مین

حال قوم خوگیانی

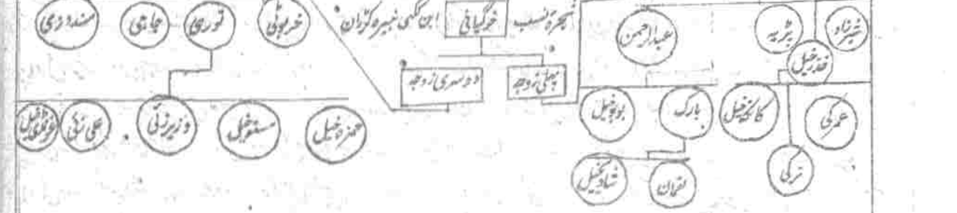
اسقوم سے فرقہ شیر زاد وخضر خیل و بارک و لوحہ علاقہ ننگرہار سے مغربی کوہ سفید کی شمالی حصہ مین آباد ہین انمین سے شیرزاد کی نسل بہت ہے شاہجہان بادشاہ کی اول سلطنت مین باہم فرقہ شادی خیل ولقمان اولاد بارک کی تھوڑی تکرار پر سخت تکرار ہوئی اور عداوت پیدا ہوئی شاخ لقمان نے احمد خیلونکی مدد سے شادی خیلونکو مغلوب کر لیا تب شادی خیلون نے قوم علیجاہی کو پاس بجائے پناہ لی غلیجون نے انکی اعانت پر حمیت باندھکر ہمراہی سعید خان صوبہ کابل اونکے مخالفونسے سخت لڑائیان کرین کہتے ہین کہ اون فسادونمین ایک ہزار سے زیادہ آدمی اولاد بارک مین مارا گیا آخر کو شیرزاد و خضر خیل اطاعت سلطانی مین آگئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم ہے اونکا پہاڑ سخت ہے انگور اور توت اور انار اور انجیر کا میوہ اونکے ملک مین پیدا ہوتا ہے تین ماہ برف بھی پڑتی ہے اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بھی کرتے ہین مگر اپنی ملک سے باہر کم نکلتے ہین جنگجو قوم ہے کل تعداد انکی سوائی توری وجاجی کی پانچہزار گھر بتلاتے ہین اسقوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین اونکا حال آگے آئیگا شاخ توری ملک خوست سے شمال کوہ سفید سے جنوب اور دریائے کرم کی ہر دو کنارہ پر بعلاقہ موسوم کرم آباد ہے یہہ علاقہ پہلی قوم بنگش کی قبضہ مین تھا بنگشون سے انہون نے غلبہ کر کے لیا مگر بنگش ہنوز کرم مین مغلوب قوم توری کی بہت پائین ہو گئے ہین چوپایان کورم مین رہتے ہین وہ بھی بنگش کی نسل سے مشہور ہین شاخ توری مین پانچ شاخین ہین جنکی تحریر بلا قید تعداد مردم اسلحہ بند و نام ملکان اس تفصیل سے کیجاتی ہے حمزہ خیل تین ہزار آدمی اونکا ملک کلان ہے مستو خیل دو ہزار

نقیر علی وشیر علی ملک ہے دو بر زئی تین ہزار آدمی غلام ہر او رمند علی خان متوفی اونکا ملک ہے علی زئی دو ہزار دوست محمد و زیر علی ملک ہین خویدی خیل دو ہزار آدمی سمیان نور علی و اکہ نور اونکے ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتے ہین عموماً سب قوم پیشہ زراعت کاری رکھتی ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بھی کرتے ہین اونکے ملک مین چانول اور مکی اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بھی بہت ہوتے ہین اور ماش بھی بکثرت پیدا ہوتی ہے اونکے ملک کی پیدا اور اپنی ضروریات سے بڑھکر علاقہ جات متصلہ مین جاتے ہین سکتاے علاقہ کرم کی خوراک زیادہ تر چاول مگر عمدہ نہین ہوتے اور نان گندم و مکی و جو سے ہوتی ہے گوشت گوسفند کھاتے ہین مگر تھوڑا پوشاک مین موٹا سوتی کپڑہ کام آتا ہے ایک پیرہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپی بوضع خاص اور بعض دستار سفید بالون کی باندھتے ہین اور شلوار پاچہ تنگ اوپر سے فراخ ہوتے ہین اور بعض پیرہن کے اوپر پشمین شال کی موٹی اون کی سینہ وار پہنتے ہین کرپاس بنون اور خوست سے خرید کر لیجاتے ہین اپنے ملک مین کپاس تھوڑی ہوتی ہے ضمیرہ خیلون سے دو سو گھر کوچی ہین یہہ موسم سرما مین بند خیل کی پاس اپنے مواشی لی آتی ہین روزگرما مین کوہ سفید کو چلی جاتی ہین ملہ خیل تخمیناً دو سو گھر مشہور سارق اور رسال مسروقہ لینے والے ہین ملک کورم مین ایک قلعہ حاکم کابل کا بنایا ہوا موجود ہے اور اوسمین کچھہ سپاہ کابلی رہتی ہے اسی سبب سے یہہ قوم رعیت اور ماتحت ریاست کابل سمجھی جاتی ہے فی جریب یعنی فی بیگھہ ایک روپیہ آٹھہ آنہ کابلی سالانہ محصول اراضی دینا پڑتا ہے علاوہ اسکے ایک روپیہ فی خانہ دودہی کے نام پر لیا جاتا ہے اراضی زرعی قریب کل کے ٹھہری ہے اور پانی رود کرم سے سیراب ہوتی ہے قوم توری کل شیعہ مذہب ہے اور اہل سنت جماعت مسلمانون کے دشمن ہین الامہمان داری اور ننگ افغانی مین بہت اچھے ہین بر خلاف اونکا اپنے ملک مین مختلف ہے دلاور اور جنگ جو قوم ہے اسلحہ پورا رکھتے ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کی پیچ اصل سے چھنبہ داری و فوسہ داری سید محمود ساکنہ تیراہ سے اور نصف شانی بادشاہ میان سید گل وغیرہ سیدان رافضی ساکنہ کرم سے ہے اہل غرض پیر دونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہے شاخ جاجی یہہ قوم ملک توری سے مغرب درہ مائل شمال بفاصلہ کوہ ملک پیواڑ اوس سے پرے اور ریلور وغیرہ مین آباد ہے خوراک اور پوشاک مین قوم توری کے موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجی سب سنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور اونکی ہمیشہ باہم لڑائی ہوتی ہے کل تعداد اسلحہ بند اور مردان جاجی کے تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمانداری اور ننگ افغانی مین بہ نسبت توری کے جاجی ناقص ہین بہ تنقیح قومیت توری وجاجی خوشحال بیگ خٹک جو معاصر شاہجہان بادشاہ کا تھا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرڑان سے لکھہ کر داخل اوس کرڑرانی یا کرلانی سمجھتا ہے اور اس قوم مین سے بعضے آدمی اس قوم کی تصدیق کرکے اپنا کرسی نامہ خوگیانی ابن ککی ولد کرڑران سے اسی طرح جا ملاتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے لیکن بعض کہتے ہین کہ سمیان تور اور رجاج دونو بہائی قوم روان کی شاخ مونڈ سے تھی اپنے بہائی بندون سے ناراض ہوکر دریاے سندھ کے مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نے ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کر لیا تور کی نسل توری اور رجاج کی اولاد جاجی مشہور ہے گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم مونڈ علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے لیکن اس روایت کا کچھہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ مونڈ مین ہمارے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہے اب ایسے مخلوط ہین کہ کچھہ امتیاز افغانونسے نہین ہو سکتا اور سوائے پشتو کے اور کوئی زبان نہین جانتے اور خٹکو مشہور ہین

حال قوم پڑیہ

پڑیا در اصل خوگیانی کی ایک شاخ ہے مگر فی الحال ایسے علیحدہ ہین کہ باقی شاخہائے مشہور باسم خوگیانی سے اسقدر دور ہین کہ وہ خود بھی نہین سمجھتے کہ ہمارا تعلق کچھہ خوگیانی سے ہے یا نہین قوم پڑیا کی حسب ذیل شاخ ہین مروحی خیل میان خیل لبسی خیل سردار خیل محمود خیل نرمی زئی ملی زئی اسی زئی توگڈہ خیل بوجی خیل کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردم کی ایک ہزار کہتے ہین

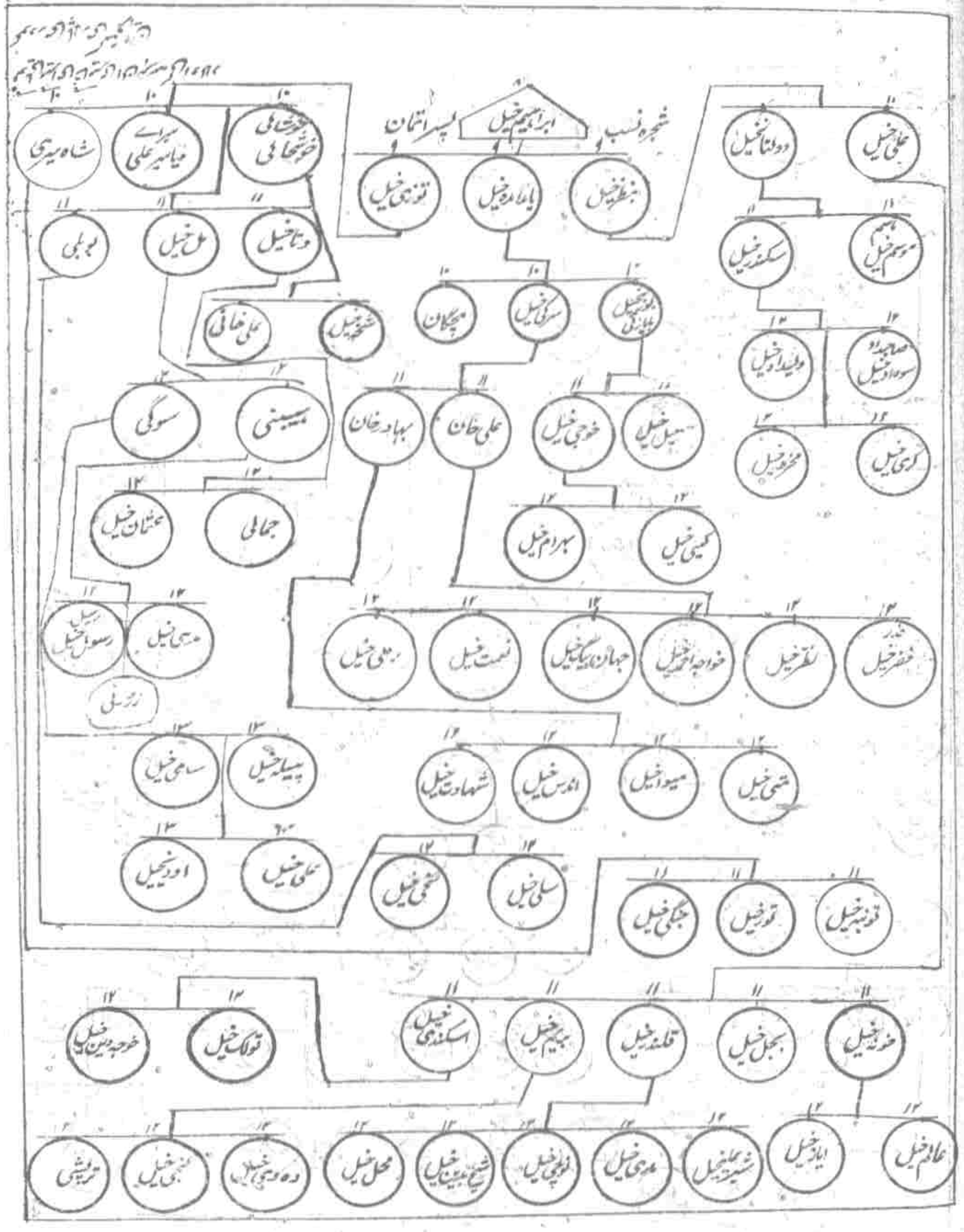
اور بیچہ سب لوگ علاقہ خوست میں رہتے ہیں اور داخل سپین گونڈی کے ہیں ایسا سنا جاتا ہے کہ ابتدا میں کل علاقہ خوست
قوم کڑرانی شاخہاے خوگیانی وغیرہ کے قبضہ میں تھا جہانگیر کے عصر میں قوم غلزئی کے بعد شاخون سے علاقہ زردسے خروج کرکے
زیادہ حصہ ملک خوست کا انسے لیلیا اور شاہجہان کی سلطنت میں خانگی فسادونے زیادہ کم زور کیا ایسا مشہور ہے

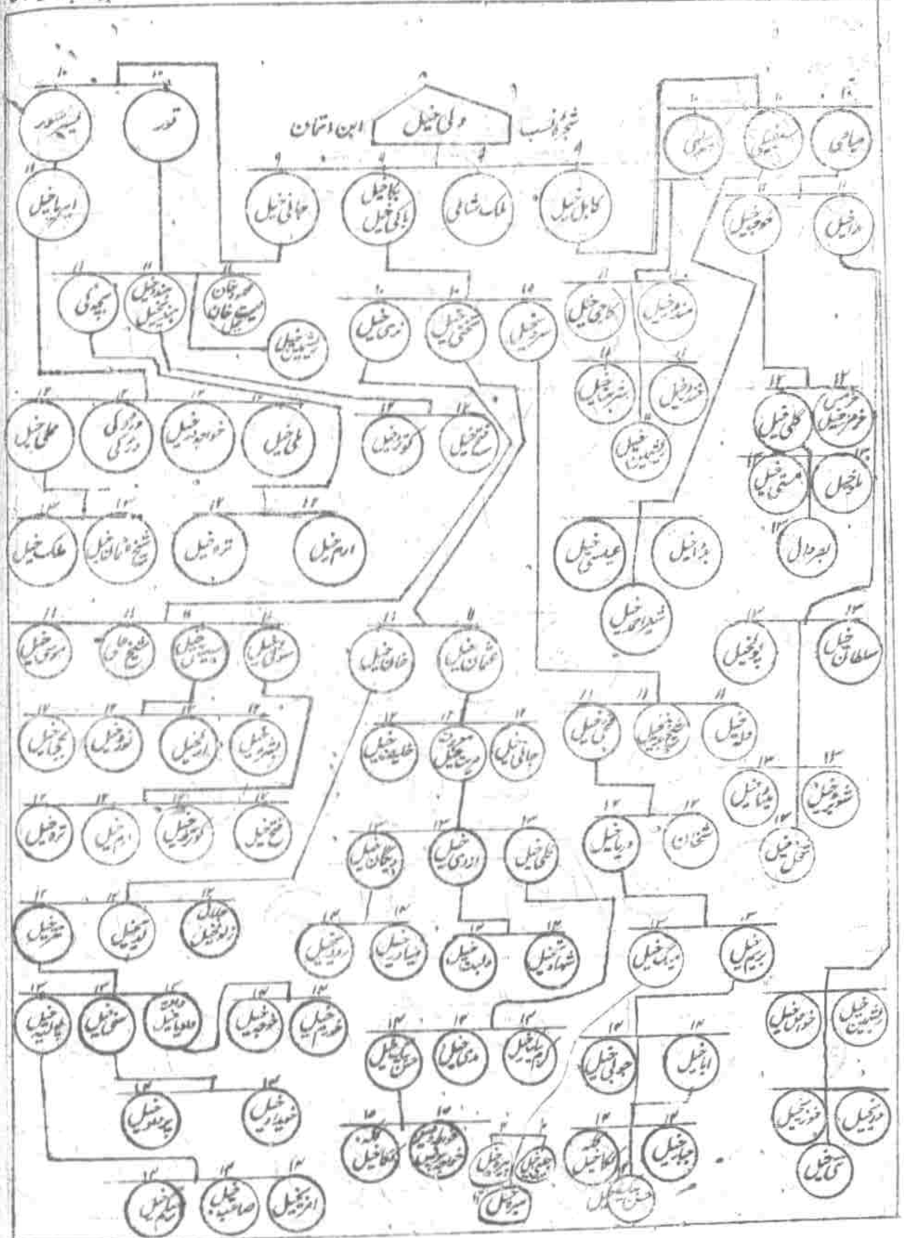


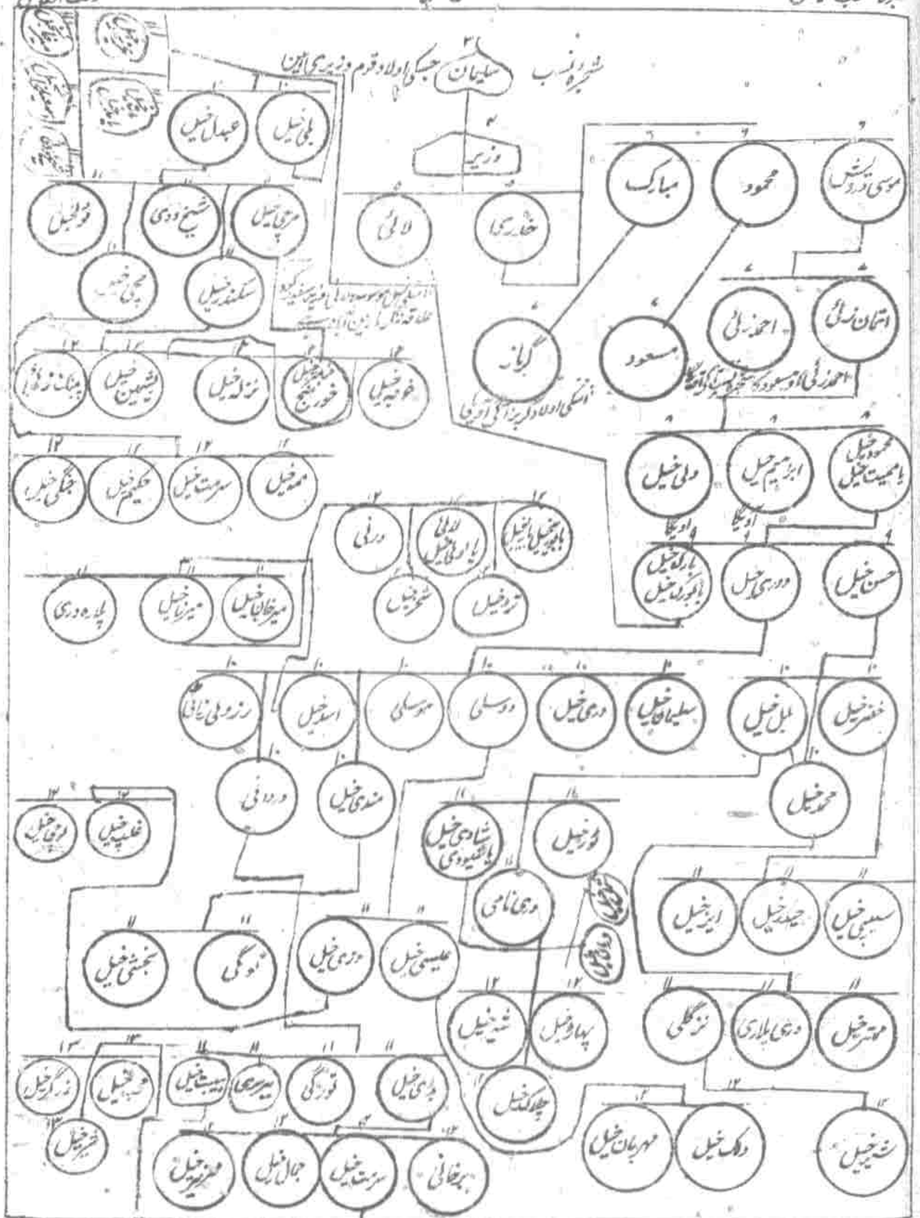
کہ زمانہ ماضیہ میں قوم مذکور کی اسلحہ بند مردمان کی تعداد تین ہزار تفنگ تک تھے اب صرف ایک ہزار ہیں پیشہ اس قوم کا عموماً زمینداری
بعض کچھہ قلیل تجارت بھی کرتے ہیں حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہیں **قوم عبدالرحمن خواہ درمان**
یہہ قوم بھی ایک شاخ کڑرانی کی ہے اسکی چھہ شاخین لوگ بیان کرتے ہیں حاجی خیل شودی خیل احمد خیل اصلی اور مندی خیل
گونڈی بنگش وصلی ان ہر چھہ شاخ کو موڑی بھی کہتے ہیں اور متون بھی اونکو بولتے ہیں مگر درزی بھی داخل متون ہیں راوی کہتا ہے
کہ متون دراصل خوست کے ایک علاقہ کا نام ہے اوسکی سکونت کے سبب سے سکناے بھی متون خواہ متوفی کہلانے
لگے کل تعداد اس قوم کی ایکہزار مرد بیان کرتے ہیں بیشتر زمینداری رکھتے ہیں

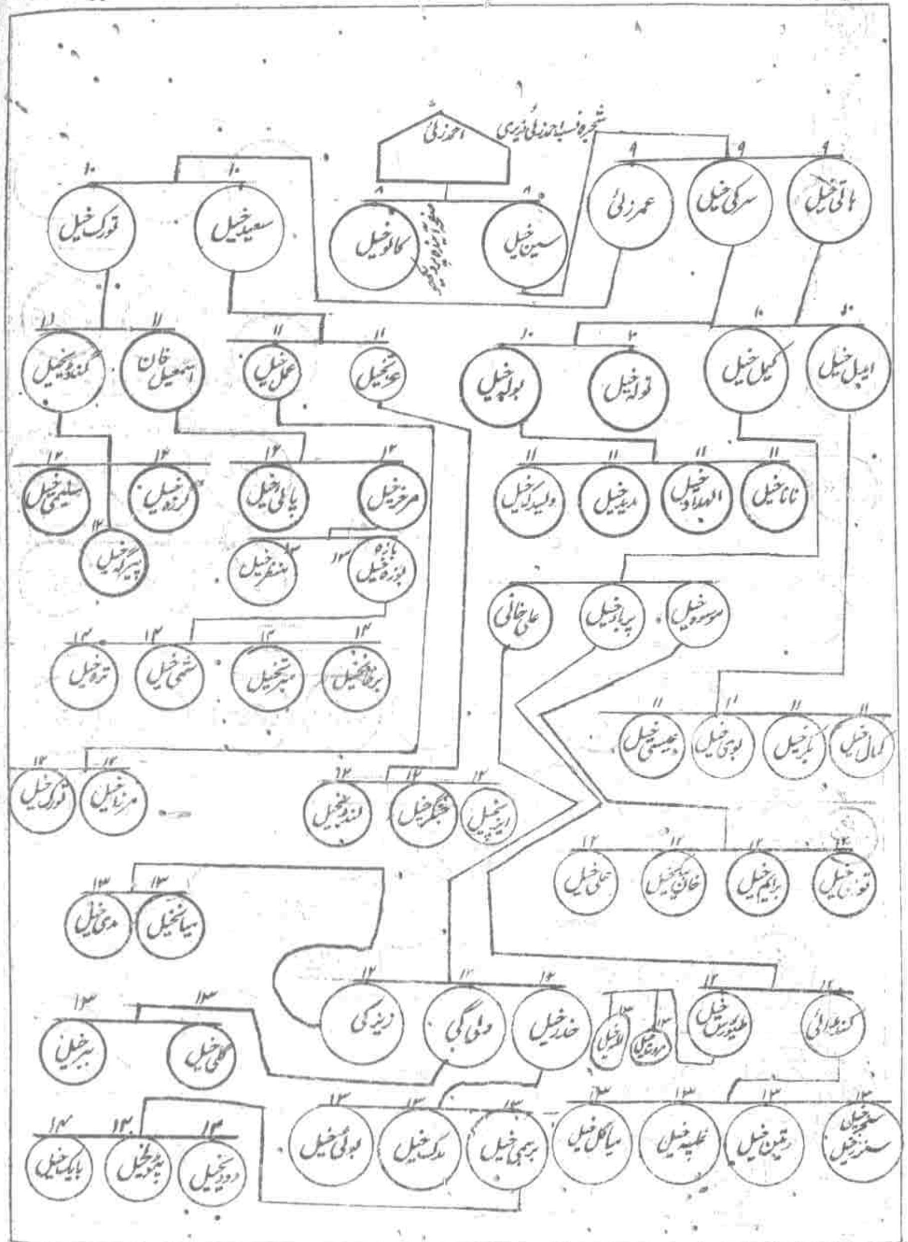
ذکر شاخہاے قوم کڑرانی سکنہ خوست

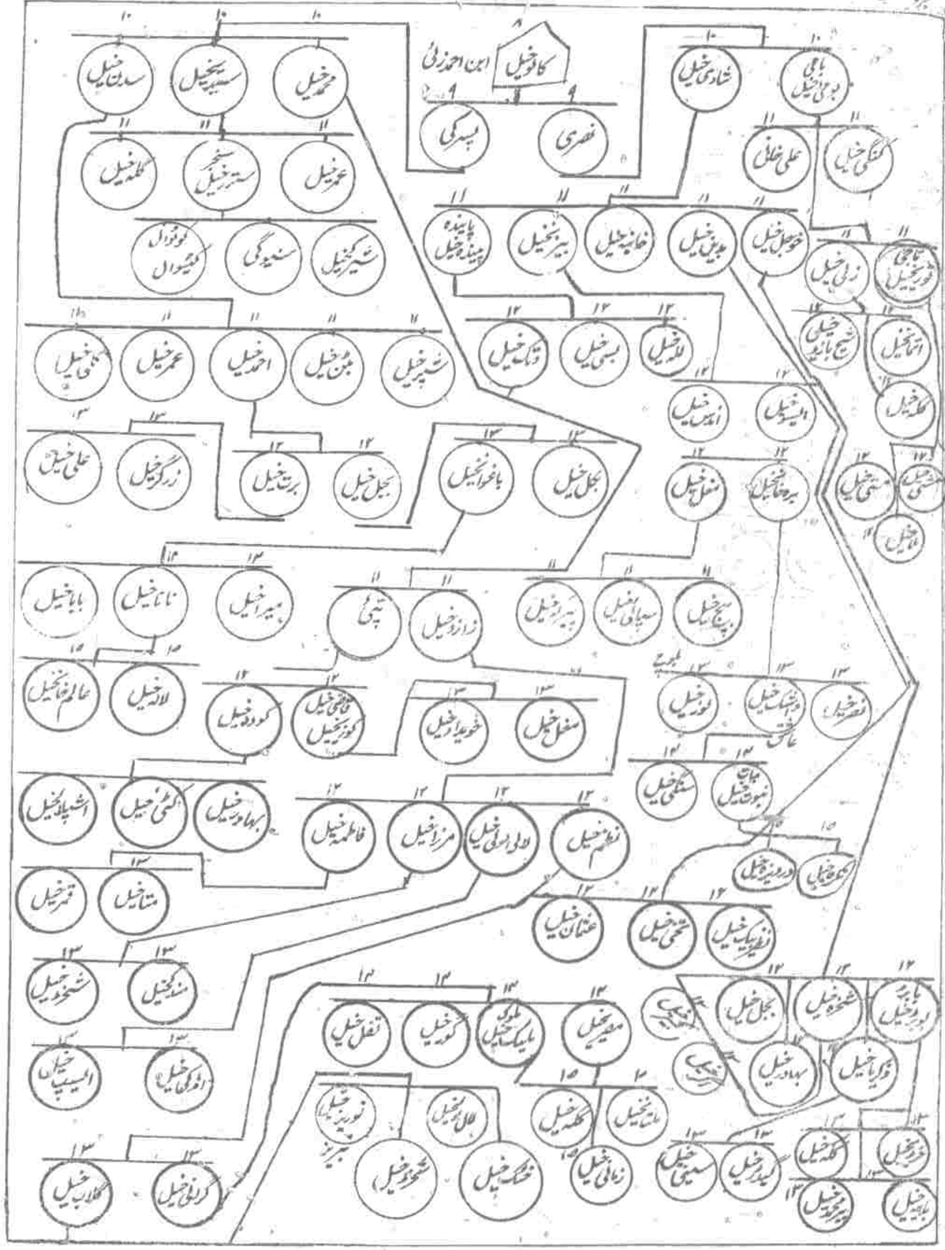
قوم سبری تین ہزار ملی چھہ سولنڈ در ڈیڈہ ایک سوانکسی ایک سو قدم ایک ستہاڑن ایک سو بچہ تو مین داخل جنبہ سپین گونڈ علاقہ کم خوست
مین آباد ہین اور قوم لکن جسکی چار شاخین حسب ذیل ہین رکی زئی تکٹ خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چار شاخ کی تعداد ایکہزار
مرد اور قوم صادق دو سو علی شیر ایک سو بکر خیل ایک سو لون خیل داخل تور گونڈ علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب
داخل قوم کڑرانی ہے اس واسطے انکا حال یہان درج کیا گیا خوست کے ملک مین غلجی اور کڑرانی دو مختلف قومین آباد ہین اور
زبان اور رسم ورواج مین مطابق شاخہاے کڑرانی داخل سپین یعنے سفید گونڈ کی ہین اور غلجی وغیرہ داخل تور یعنے سیاہ گونڈ کی سمجھے جاتے
ہین اور یہہ تور اور سپین دونو گونڈی کے باہم سخت عداوت ہے تور گونڈی مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین قوم تنین جسکا مفصل حال
آگے آویگا مشہور جنگجو ہین سکناے خوست کی تربیت اور اخلاق خراب بتلاتے ہین لہو لعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز
جوان کتنے عرصہ تک ریش کو بڑہنے نہین دیتے اور صاف رکھتے ہین خوست وال مخلوق خوراک مین زیادہ تر گندم اور چاول
اور مکئی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرباس کی ہوتی ہے سر پر نیلا دستار اور پیراہن نیلا یا آبی رنگ اور جوان آدمی اکثر سرخ اور
زرد ابریشم کا کام اوسکے گریبان اور آستین تنگ کرتے ہین شلوار اکثر توسی کی مگر عمر رسیدہ سفید پارچہ کی پہنتے ہین اور عورات کی سر پر
چادر اور پیراہن دراز چینی دار مگر مثل پوشاک عورات دزیری اور عورتین کم مستور ان مین بدکاری بہت ہے سرمہ بہت لگاتی ہین اور سوئی
اور نیزہ بازی کا بھی شوق ہے ناچنا گانا بہت نا پسند ایک قسم کے ناچ کا نام بزبان خود منار کر مرد ناچتے ہین اور رغوہ کرتے ہین عورت پر
عاشق ہونا بہت مروج ہے میلے رہتے ہین علم کا شوق نہین رکھتے حکومت کابل سے باعث سختی حکام موقع ناراض بلکہ نالان ہین متعصب مخلوق ہے

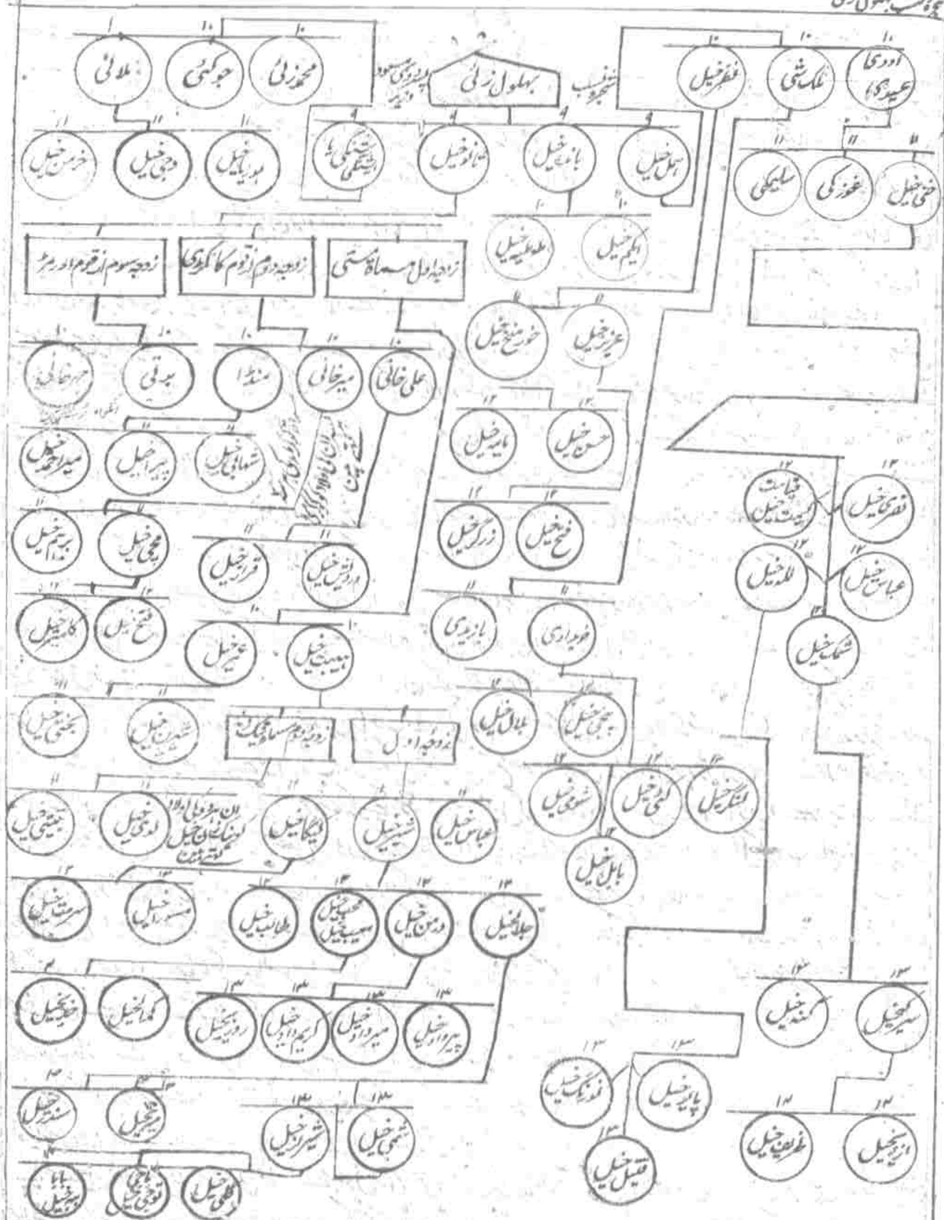


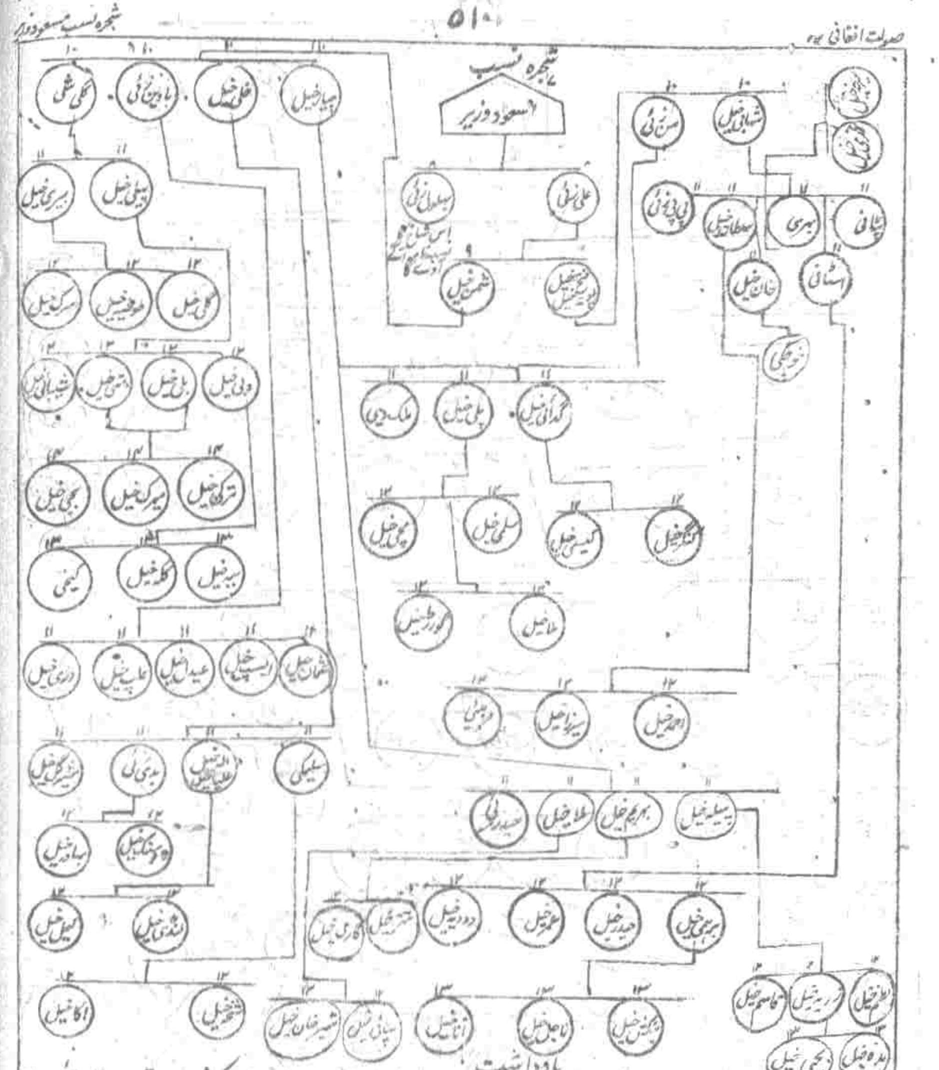

شجرہ نسب ولی خیل ابن اتمان
ولی خیل
کابل خیل
ملک شاہی
عمانی خیل


شجرہ نسب سلیمان
سلیمان
وزیر
لالی
موسی درویش
محمود
مبارک
مسعود
اتمان زئی
احمد زئی
ولی خیل
ابراہیم خیل
حسن خیل


شجرہ نسب احمد زئی وزیری
احمد زئی
ہاتی خیل
سرکی خیل
عمر زئی
سین خیل
کاکوخیل
سعید خیل
قورک خیل


کاکوخیل ابن احمد زئی
نصری
پسرکی
شادی خیل
محمد خیل





یادداشت

واضح رہی کہ دراصل مسعود کے دو بیٹے تھے ایک مسمی علی جس سے قوم علی زئی چلی ہے دوسرا بہلول جسکی نسل سے قوم بہلول زئی ہے علی کے دو پسر تھے ایک مسمی فتح جسکی اولاد نامزد بفتح خیل ہے اور عوام مین پوتہ خیل ہے دوسرا مسمی شمن جسکی ذریت معروف بہ شمن خیل ہے دراصل شمس خیل بھی علی زئی ہے مگر بوقت حصول قبضہ ملک مقبوضہ کی نسبت زیادہ دینے خرچ کی توقع انکو تیسرا حصہ ملا اس سبب سے شاخ شمس خیل نے اپنا علیحدہ نام پیدا کیا ورنہ حقیقتاً شمن مسعود کا بیٹا نہیں بلکہ پوتا ہے

ذکر قوم وزیری ولد سلیمان

شجرۂ نسب سے مفصل شناخوار اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہے یہہ شہرہ تمام کہ وزیر جسکی نسل سے یہہ جبار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تھا مطلق غلط ہے دراصل وزیر اوس شخص کا اسم تھا جسکی اولاد یہہ قوم ہے جیسا کہ اب بھی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کے نام رکھے جاتے ہین سو اسطرح مسمی سلیمان نبیرہ کرڑان نے اپنے فرزند کا نام کرڑان رکھا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تھے ایک کا نام خضر زئی اور دوسریکا نام لائی کہتے ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شتال اولاد شیتک متصل کوہ شوال اور علاقہ برمل مین رہتے تھے اتفاقاً مسمی لائی پسر دومی وزیر سے شیتک کی اولاد مین کوئی شخص مارا گیا تب لائی بخوف انتقام گیری بھاگ کر تنگ ہار کے ملک مین چلا گیا اور وہان جا کر شادی کرلی کہ اب بھی اوسکی اولاد سے ایک قوم موسوم لیلا بالائی وزیر اوسطرف کوہ سفید کی نواحات مین آباد ہے باقی رہا مسمے خضری پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوے موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گرد باز تھا موسی کو اسواسطے درویش کہتے ہین کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تھا کہ اب بھی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجھکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہے چڑہاوہ اور صدقہ لیا کرتے ہین مگر افسوس کہ اوسکے اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کے دو پسر تھے ایک اتمان جسکی اولاد کو مجملاً اتمان زئی کہتے ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتے ہین اور اوپر سے ان ہر دو کی نسل یعنے موسی کی ذریات کو شاملاً درویش خیل ویا درویش وزیری بھی کہا جاتا ہے اور وزیری لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی کو شاملاً درویش کی لفظ سے امتیاز دیتے ہین موسی کے دوسرے بھائی محمود کا بیٹا مسعود تھا جسکی نسب کو مسعود وزیری کہتے ہین اب سرحد پر جو قومین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعود ان ہر سہ مین بہت قوم ہین جو شجرۂ نسب سے معلوم ہوگا انکی مولد اس قوم کا کوہ برمل تھا جو کوہ سلیمان کی ایک دہار ہے جیسا کہ اس قوم کی تعداد مین افزونی ہوتی گئی ویسے ہی یہہ لوگ تدریجاً اپنے ہمسایون پر بزور اتفاق خود غالب آکر پھیلتے گئے سب سے پہلے کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقونین علاقہ شوال اور اوسکے نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا جہان پہلے قوم شیتک وغیرہ آباد تھی اوس عہد مین بباعث قحط سالی قوم اور مرجو شہر کانی کورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تھی غیر آباد ہو کر اکثر علاقہ لوہ گر واقع ریاست کابل و دیگر ملکونمین چلے گئے قلیل لوگ اوس قوم کی رہگئی تھی قوم مسعود وزیری نے موقع پا کر یورش کری اور پہلے حملہ مین علاقہ بدر و شہر پر قابض ہو گئی کانی کورم دکھن کی نواح پر قبضہ کرنیکے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اور مرون نے جو مقابلہ کیا اونسے وزیری غالب آگئے بعد شس قوم منی کو بھی درہ ٹاک اور اوسکے متصل پہاڑون کے سے خارج کر کر اپنے قبضہ کو پھیلا لیا اور دوسری طرف شمال کیجانب شاخ اتمان زئی اور احمد زئی بڑہتی گئی اور جن مخالف قومونسے اونکا مقابلہ ہوا اونکی بے اتفاقی کی سبب سے اونپر کامیاب ہوی اور تدریجاً اپنی حدود محروسہ کو بڑہا کر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہو گئے جو فی الحال اونکو قبضہ ضلع کوہاٹ کی حد سے لیکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے سامنے والیہ درہ تک ہی طولاً بیہودہ فاصلہ اس سرحد کا ایکسو چالیس میل ہوگا انکی پہاڑی مشہور علاقہ کا ذکر کیا جاتا ہے علاقہ شوال اس پہاڑون بیچ بطور وادی مشرق سے مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور جنوباً و شمالاً کچھ کرو عریض ہے خوب سرسبز درختان اوپر چلغوزہ اور دیودار وغیرہ سے علاقہ شکی یہہ علاقہ پہاڑونکے بیچ ہموار الشکل وادی واقع ہے شمال مائل غرب سے جنوب مائل مشرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا عرض ہوگا کنارون پر بہت درخت عمارتی وغیرہ ہین اسکی سرپر ملک سے اور میامی شاخہاے اتمان زئی وزیری اور اونسے نیچے شادیکنی خونیا خیل بدین خیل کا حصہ ہے اور انسے پائین دور تک ہاتھی خیلین ہین اور ایک کنارہ پر بدن خیل سپیر کی رہتے ہین اور سب سے نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہاے بہلول زئی و علی زئی آباد ہین علاقہ بڑیل ملک وزیر سکے غربی حصہ مین پہاڑونکے بیچ علاقہ بڑمل بطور وادی کے ہے شرق سے مغرب کو تخمیناً اٹھارہ کوس اور تخمیناً چار کوس عرض ہوگا وادی مین اکثر زمین ہموار ہے

اور کئی چھوٹی وادی اوسکے متعلق مین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغوب ہے جسمین سپیلی اور پیلی شاخین کابل خیل اور سید گی رہتی ہین زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر بڑمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خروتی وغیرہ غلجی واسطے چرانے مویشی اور رمہ وہان جا چراتے ہین سواے علاقہ مرغہ باقی بڑمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہین ہے شروع موسم خزان مین اپنے مویشی کی گلہ لیکر واپس چلی آتے ہین موسی درویش انکی مورث کے قبر بمقام زبندہ او علاقہ بڑمل مین ہے اور وزیری اوسکا بہت ادب کرتے ہین زرنگ ایک چھوٹی اور عمدہ وادی چھ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہے اور اوسمین میمیت خیل اور توری خیل شاخ اتمان زئی وزیری رہتی ہین علاقہ شم بھی اوسکے ملحق ہے جسمین درخت اور سبزی بہت نہین ہین مگر آب و ہوا اچھی ہے اور اوسمین ممیت خیل اور براہیم خیل اور شاخہاے اتمان زئی آباد ہین درہ خیسور شرقاً و غرباً طویل با رونق علاقہ ڈور سے جنوب واقع ہے اوسکا پانی اچھا ہے خیسور کے سر پر ممیت خیل اور وسطہ مین توری خیل اور نیچے تنگ سین مین ورڈک آباد ہین اور پانی خیسور کا معتدل اور خوشگوار ہے شہر نہ علاقہ ڈور سے مغرب چھ کوس طویل اور ایک کوس عریض یا ایک چھوٹی وادی ہے شہر نہ مین مداخل اوس سے نیچے خدر خیل اور ڈور کی متصل مغربی حد پر منزر خیل شاخہاے اتمان زئی وزیری رہتے ہین شرکی درہ شکتو کی سر پر توری خیل اور مسعود وزیری کے مابین علاقہ شرکی قوم عمر زئی وزیری کا وطن ہے شیدہ و تلہ وغیرہ شمالی ملک وزیرون کے ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چھوٹی اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد ملک کا نہین ملتا اور برف نہین پڑتا درخت پولاہ اور بعض جگہ زیتون اور پلیو کا درخت ہوتا ہے اس جنوبی حصہ مین شیر تلہ پہاڑونکے بیچ ایک اچھا وسیع میدان ہے مگر اسمین زراعت کاری نہین کرتی ممیت خیل اور توزی خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ڈنڈی جسمین ممیت خیل رہتے ہین اور نالہ کیتو حسن خیل مدر خیل توزی خیل کا مقبوضہ اور نالہ کروم علاقہ بنگش سے نیچے متفرقہ کابل خیل و خرخوی ملک شی قوم کا اور گمبڑائی اور زنگرہ کنگلی خیل زئی خیل وغیرہ کا ہے شہیدان توجیا خیل کا اور سپیرہ و گکڑی سر و غار پر ہفتو کو ٹرہ شم اور خرسنیہ ہاتی خیل وزیرون کا ہے اور تحصل وغیرہ زمینات مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا علاقہ دانہ یہہ علاقہ ملک وزیریکے جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اونچے پہاڑونمین واقع ہے کہ جنکی جنوبی سلامی کی ڈھال درہ گومل تک جاتی ہے دانہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو پندرہ کوس بھی اور تخمیناً چوڑی اور اوسکے بیچ توئی نامنے نالہ ہے جسمین کچھ پانی بھی جاری رہتا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہے مگر کل سے چہارم حصہ نہری زمین اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہو سکتی ہے اور علاقہ بنون کی زمین سے قسم مین مطابق ہے موسم اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچھر اس کثرت سے ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہو سکتی علاقہ دانہ کے وسط مین قوم دوتانی شاخ لودی مستقل سکونت رکھتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنایا ہوا ہے مگر اوسکے دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتے جاتے ہین زئی خیل شاخ احمد زئی وزیری جو درہ گومل کی مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتے ہین اور گنگی خیل تخبل خیل توجیا خیل ہاتی خیل سرکی خیل بیزن خیل پائندہ خیل خونیا خیل شاخہاے احمد زئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ وانا اور رہندی ہاتی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیشہ بیزن خیل ۔۔ تغل شیلون کی ہے گرو سا کر دوتانی نہین چھوڑتے علاقہ بدر ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مائل مشرق کی شہر کانی کورم تک پانچ کوس اور قریب ایک میل عریض ہوگی ایک سر پر قوم تنگی وغیرہ شاخہاے بہلول زئی مسعود اور کچھ پائندہ خیل احمد زئی اور باقی بیزن خیل احمد زئی رہتے ہین اور اونسے نیچے شان خیل سپیر کی ہین اور نیچے پھر مسعود وزیری رہتے ہین علاقہ جات مسعود وزیری سواے

علاقہ بدر کے جسمین کچھہ مسعود رہتے ہین مسعودون کے ملک مین علاقات ذیل قابل لکھنے کے ہین اول قریہ مکین مشہور شہر کانیگرم ہے دوم خیسورہ ثانی سوم میدان چہارم ودہ توئی جو بعد ملجانے بدر اور رورہ کے نیچے دو توئی یعنے دو نالہ کہلاتے ہین اور بدرہ تاک اندر کوہ اور کوہ بابر خواہ بوبڑ اور زنگاڑہ اور شہیر اور شکتو اور کرم شتو مین انمین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین مسعود اور روزیری آباد ہین **مساکن وزیری** یہہ قوم متفرق سکونت رکھتی ہے اور سواے شہر مکین اور چند دیگر دیہات کے اکثر بہاڑی کالو انکے بیس گھر سے کم ہوتے ہین زیادہ تر گذارہ اس قوم کا جو ایلاٹ یعنے کوچی ہین سیاہ خانہ یعنے کثر دی ہے جسکی تعریف آگے آویگی اور پوڑہی یعنے بوریا خانہ جو بطور سائبان کے ہین اوسمین ہوتا ہے نہایت تکلیف سے اور میدان علاقہ بنون مین چھپر یعنے خس خانہ اکثر رکھتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقل سکونت والے بھی گرچہ اکثر قشلاق اور اہلاق رکھتے ہین مگر قشلاق یعنے قرارگاہ زمستان کے واسطے اکثر چھوٹے چھوٹے پتھرون کی بنی ہوی کوٹھی جسکا سقف بڑی موٹی مضبوط لکڑی سے ہوتا ہے رکھتے ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بھی اوسی ایک کوٹھہ مین ہوتے ہین اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت رکھتے ہین اور کوچی وزیر بھی حسب اہلاق کے واسطے کثیر دہی اور پوری پہاڑ مین جا لگاتے ہین تو وہ بھی بدون خطرناک وقت کے متفرق ایک ایک دو دو کثیر دہی اور پوڑی اپنی اپنی زمین کی سرحد پر یا اچھی چراگاہ مین جا نصب کرتے ہین **ایجاد آئین وزیری** اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلے اوس بکھیڑہ آئین کی تشریح کیجاتی ہے جو اس قوم کی خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس آئین کے یہہ لوگ باصطلاح زبان خود وزیری ورخ کہتے ہین جسکے معنی وزیری عرف اور رسم ہے اس آئین کی سبب سے آپس مین اتفاق اور کار کے واسطے کافی ضبط رہتا ہے اور اس بات کے واسطے اونکا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے کہ آئین خواہ کیسے ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہی کہتے ہین کہ ابتدا مین اس قوم کے بیچ بھی نسل دیگر آزاد پشتون قومون کے کوئی دستور مقرر نہین تھا اور چونکہ یہہ قوم خصوصاً شاخ احمدزئی و اتمان زئی بطور خانہ بدوشان کوچی ہوتے تھے جہان اچھی چراگاہ دیکھتے تھے وہان چند روز کثیر دہی لگا کر گذارا کیا پھر اوس جگہہ سے مال مویشی لیکر چل دیا اسی آوارہ گردی اور کم حفاظت کی سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سے ضرورت پڑی کس واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی کوئی رواج مقرر کیا جاوے اسی وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل اور فرقہ سپیرکی وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے نفاق قوم نمودار تھا یعنے ایک عورت ناکتخدا مسماۃ گرانی قوم شادی خیل کی محمد خیل سپیرکی گھر بدون رضامندی والدین چلی آئی تھی اور اوسکے وارث لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کر کر محمد خیلون پر چڑھائی تھی اور قریب تھا کہ دونون فرقون مین شدید کشت و خون ہو اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک شاخ وزیران جمع ہوئی اور اوس جھگڑہ کی صلح سے طے کرنے کے جہت انتظام آئندہ اس آئین کو ایجاد کر کے اوسی جمع مین تقریر کی گئی اور سب نے اوسکو اتفاق کے واسطے دعاے خیر کری اور جرگہ مین بڑے ملک اور اس آئین کی زیادہ موجود مصلاح کار میان اسگندر ولد ملی قوم توڑی خیل و چرمیت خیل و کاجی کابل خیل باعانت دیگر ملکان تھے بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذری ہین جسکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سے کچھہ اوپر ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کئے گئے اور ابتک مروج ہے ناظرین باخبر دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین کوئی کوئی اصول شرع اور کچھہ پورانے وقت کے بے سروپا دستور کو ملا کر ایک عجب ڈھنگ سے آئین کو اپنی قوم کے حالات و طبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قسم وار درج کیا جاتا ہے **آئین وزیری اول**

قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سے مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا گھربار لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتھہ نہ پہونچے تو جب دسترس ہو خواہ راستہ پر یا گھر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہے تب تک جائز نہین ہے کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو مار جاوے اگر وہ قاتل اپنی موت سے بدون کرنے نیکی یعنے صلح جسکا ذکر آگے آویگا مر جاوے تب وارثان مقتول قصاص مین اوسکے فرزند نرینہ یا اوسکے بھائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہو ایک کس کو مار سکتے ہین الغرض حق قصاص کا بدون نیکی یعنے صلح کرنے کے پشتہا تک بنا رہتا ہے مگر عورت کو مرد کے قصاص مین نہین مارتے **امتیاز آلہ قتل** بندوق سے مارنا یا ایک ضرب چھرہ یا خنجر یا پتھرون سے ہلاک کرنا گلو سے گھونٹنا یا ذبح کرنا یہہ سب مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سے قتل کرنا سب مرگون سے سخت سمجھہ کر اوسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی بندوق یا آلہ سے قتل کیا جاوے یا اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے مار ڈالا جاوے تو اوس معاوضہ لینے والے کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول اور ضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا اور پچھلا دونون مقتول تلوار سے مارے گئے تو پھر کچھہ امتیاز نہین ہے عموماً انمین جمہور اسے مارنا زیادہ مروج ہے **پاداش قتل عورت** ایک عورت کو جو بیگناہ مار دیا جاوے تو بھی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا پانو دہنا یا ناک کات دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد سے رتبہ مین نصف سمجھتے ہین

ذکر طریق صلح قتل

واسطے صلح قتل مبلغ ایک ہزار دوسو دمڑہ یعنے خون بہا مقرر ہے بخوف انتقام جسکی غایت کی کوئی میعاد نہین اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف اسی صورتون مین صلح کرتے ہین اول سمجھے کہ ہم کم قوت ہین اور قصاص لینے کے واسطے ہاتھہ نہین پہونچے گا دوم اگر قاتل کو مار اجاوے تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سے باز نہین آوینگے یا آنکہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جا کے پناہ لی ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان مقتول صلح کرنے پر راضی ہووے تو طریق صلح یہہ ہے کہ قاتل کا باپ یا بھائی یا کوئی رشتہ دار مع چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ پناہ دہندہ بطور جرگہ ننہ واتہ یعنی ردی اور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جا کر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو بزبان خود دمڑہ نیک کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح ہے کہ ایک ہزار دو سو صرف براے نام اور دبار کی تعداد مقرری ہے دراصل اس قدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اس تعداد کے معاوضہ مین جنس کی قیمت بہت زیادہ بیع کے نام پر ملکان فریقین کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیر خوار طفل بھی ہو تو بھی ایک سو کی عوض اور فی اسلحہ بندوق یا تلوار گرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بھی بیس روپیہ اور فی راس مویشی خواہ گوسالہ دو سالہ ہو تو بھی بیس روپیہ اور گھوڑی بکری فی شاخ پانچ روپیہ پر اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورا کر دیتے ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوے تو پھر حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ بعد نیکی بھی قصاص لیکر بجنس مال نیکی واپس دیدیتے ہین مگر اس دمڑہ کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ جب اصل قاتل مر جاوے یا جنس مال نیکی موجود نہ ہے اور عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا سے نصف یعنی چھہ سو روپیہ ہے باقی شرائط مطابق ہین **طریق تحقیقات قتل**

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور روایت سے از قسم مفروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول باجتماع عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو چاہیے کہ معرکہ ملکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علیحدہ علیحدہ قسم قرآن شریف سے اوٹھاوین کہ یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہے اگر سو آدمی قسم اوٹھانیکے واسطے پورا نہو سکے تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مکرر قرآن شریف اوٹھاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کیجاوے مثلاً بیس آدمی مین تو اون مین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قرآن مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹھاوینگے کہ جملہ سو قسم پوری ہوجاوینگا درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی ماخوذ مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ ذرہ ذرہ دیر کے بعد کلام اللہ شریف سو دفعہ ہاتھ اٹھاکر قسم اوٹھاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بس وہ بری ہے اگر قبل از اس قسم کی تحقیقات کی وارثان مقتول مشتبہ آدمی کے بدون ثبوت ظاہری قصاص مین ہلاک کردیوین تو وہ بھی اپنی برئیت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون یا خود سو دفعہ حلف قرآن مجید اس بات کے کرنے سے فی الواقع قاتل وہی تھا کہ جسکو ہمنے مارا اور سواے ہمنے لینے قصاص کے اور کچھ عداوت اس سے نہین تھی کر سکتے ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس حلف کافی سمجھتے ہین اگر بعد اوٹھانے سو یا پچاس قسم کے پھر بھی ماردیوین تو یہہ قتل داخل قتل عمد ہے اور اوسپر آئین قتل عمد جاری ہوگی پاداش ضرب جسمانی یہہ لوگ ایسے ضرر کو جس سے کوئی اندام مثل ہاتھ پانون یا ناک کٹا جاوے یا آنکھ اندھی ہوجاوے نیم مری یعنے نصف مردہ کہتے ہین اسکا بدلہ اوسیقدر ضرر پہونچاتا ہے کہ جسقدر ضرر رسیدہ اول کو پہونچا تھا اور اگر صلح ہوجاوے تو نیم مری کا پور یعنے خون بہا سے نصف حق یعنی چھ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑیگی اگر بالکل عضو بیکار نہو مگر کسی قدر کم قوت اور ناکارہ ہوجاوے تو جس قدر نقصان پہونچے اوسیقدر حسب رسید معاوضہ بھی ملیگا مثل نصف قوت ہاتھ کی کم ہوگئی تو اصل معاوضہ سے نصف ناغہ کم ہوگا سواے بیکاری عضو باقی زخمون کے واسطے حسب ذیل ناغہ یعنے جرمانہ معین ہے سر پر تلوار یا چھری سے زخم لگے تو فی انگشت زخم چالیس ۴۰ روپیہ چالیس ناغہ اور جسم سے سر پر زخم ہو تو فی انگشت بیس ۲۰ روپیہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پر لگے تو فی زخم خفیف پچاس ۵۰ روپیہ جرمانہ اگر ان ہی آلہ کے ساتھ کمر سے اوپر جسد مین اور گردن کے نیچے فی زخم سو روپیہ اور کمر سے نیچے پانون تک فی انگشت بیس ۲۰ روپیہ بیس ناغہ ہی زد و کوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچی اوسکے مبادلہ مین مدعیکو چاہیے کہ کسی اپنے بھائی یا دیگر دردمند کے ہمراہ اوین مدعا علیہ کو پکڑ کر زمین پر گرا کر ذرہ سا دباویوے اس امر کو شرمندہ کرنا کہتے حسب اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین سے روپیہ مدعی کو ناغہ دیکر صلح کرلیوے چنانچہ اسی شرمندگی سے سبکو سمجھکر تین سو روپیہ ناغہ دینے پر راضی ہوجاتے ہین

ذکر سزاے زنا بالجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سے زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانون کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کی ثبوت کیواسطے اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت بطلاعہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنی موضع کی لوگون سے مجمع مین کہہ دیوے کہ فلان شخص اس جرم کا اس طرح مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی الا اگر مدعا علیہ عذر کرے کہ عورت نے عداوت سے میرا نام لیا ہے تو پھر اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بھائی اور خود وہ عورت قرآن شریف کا حلف کرینگے

درصورتیکہ عورت مدعی تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بالجبر نامسموع ہوگا پاداش جرائم متعلق بمال چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیر انسے کسیکا مال چرا وے تو اوسکی یہہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس دیوے بشرط عدم موجودگی مال مسروقہ کے دوگونہ قیمت ادا کرے اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی پانچ روپیہ سارق واسطے خوراک مدعی اور اوسکے ہمراہیان کی حلال کریگا یا پانچ روپیہ نقد دیویگا اور نیز ایک بٹہ مدعی کو دیویگا بٹہ کے معنی یہہ ہین ایک دختر مجرم کی جو ابھی تک پیدا نہین ہوئی آیندہ کبھی پیدا ہوگی مدعا علیہ کہتا ہے کہ آیندہ جو پہلے دختر پیدا ہوگی وہ مدعی کو دیدونگا پس اگر وہ دختر زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعی کا حق اوسکے مرجانے سے ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعا علیہ کے پسر پر یعنی فرض ہوجاتا ہے اور اوسکو دینی پڑتی ہے یا بیع ادا کرنی پڑتی ہے قیمت بٹہ کی فی بٹہ چھتیس ۳۶ روپیہ زائد ہو اگر مدعا علیہ کہے کہ مین بٹہ دینے کا اقرار نہین کرتا ہون یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین چھتیس ۳۶ روپیہ دیکر برات حاصل کرسکتا ہے الا اگر مدعی کہے کہ مین بٹہ نہین لیتا تو بٹہ کی قیمت نصف ہوجاتی ہے سارھے اٹھارہ روپیہ گویا قیمت بٹہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعا علیہ کم و بیش ہوسکتی ہے اگر سارق تعداد مین ایک سے زیادہ ہونگی تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک بٹہ لازم آتا ہے گو مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دوگونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعا علیہ اس تعمیل صلح کرنے پر راضی نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعا علیہم یا مدعا علیہ کے مال مویشی کو ژوبلہ ژوبل کرین لفظ ژوبلہ باصطلاح زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے ماردینا مراد ہے جو مدعیان مدعا علیہم کو مال بعلت چوری یا غارت گری یا راہ زنی نقصان رسانی مال بدرقہ وار ضرر رسانی ہمسایہ یعنی پناہ گیرندہ بصورت عدم تعمیل آنے کے ہلاک کرین جب اسطرح ژوبلہ گری زاید ہوجاوے تو پھر مدعیکا کچھ استحقاق ناغہ وغیرہ نہین رہتا گو اوس ژوبلہ مین مدعا علیہ کی ایک ہی بھیڑ ماری جاوے بلکہ اکثر ژوبلہ کی نیت سے مدعا علیہ کے مال مین جاکر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بھی مدعیکا شرم و ناغہ پورا ہوگیا - طریق تحقیقات چوری اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچھ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعا علیہ مشتبہ منکر ہو تو ایسی حالت مین بامتیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاویگی اول اگر مدعی عویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعی کو دو گواہ ثبوت رویت یا قراین پیش کرین بشرط عدم موجودگی گواہان مدعا علیہ منکر کو قرآن مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کرگیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاوے گا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجکو بصدق دل یقین و معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعا علیہ مذکور پر جرم ثابت ہوکر قیمت مال مسروقہ مع ناغہ و بٹہ کرنی پڑیگی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لیجاوے گی پاداش ڈاکہ زنی و راہ زنی اگر کوئی وزیر اپنے مین سے کسیکی بھیڑ یعنی قافلہ کو جو موسم گرما کی شروع مین کوہ دال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کثیر دی سے بطور غارت گری کچھ مال لیجاوین تو اوس بھیڑ یا اوس گانو مین سے ہر ایک شخص مثلاً یا متفرقاً اختیار رکھتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گھوڑا گاو بھیڑ بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم ژوبلہ پورا کرے جب اسطرح ژوبلہ پورا ہوجاوے تو مدعیان کی شرم یعنے ہتک عزت اور مدعا علیہم کے جرم کا مبادلہ ہوجاتا ہے الا مال غارت شدہ کا بورا یعنے حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم ژوبلہ مدعا علیہم صلح کرنا چاہین تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم و جرم اٹھارہ عورتین جنمین سے نو ردولی یعنی زائیدہ شدہ اور نو بٹہ یعنے جو ابتک پیدا نہین ہوئین مدعی کو دیوین

اگر عورتین نوسے سکین توفی عورت روپیہ منتشا اور فی پٹہ غیر زائیدہ ... بطور تاغہ مع اصل مال یا قیمت مال مسروقہ دعویدار کو چھوا چھوڑا دینی گر لگھونا رہے کہ اس تاغہ کے معاوضہ مین بھی اوسیطرح جنس کا اکثر خرچ ہے جیسا کہ خونبہا مین پاداش نقصان رسانی ذال اگر کوئی شخص قوم وزیری مین سے کسیکے مویشی کو بذریعہ زہر دہی وغیرہ تلف کرے تو مطابق آئین چور سیکے اوس سے پیش آنا چاہیے اگر درنقصان میوہ دار سے دور کرنے سے نقصان پہونچاوے توفی درخت میوہ دار سو روپیہ تاغہ ہے اور گوشہ یا کیشہ دی آگ لگانیکے بدلہ مین بھی یکصد روپیہ معین ہین علاوہ اسکے مال سوختہ کے مرتکب کو دینی پڑیگی اگر اوس آتش زدگی مین کوئی آدمی مرجاوے تو مجرم جرم پر قتل عمد عاید ہوکر آئین قتل کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط مطلوب ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کیوقت اتنا معلوم ہو کہ جسکو ٹہہ یا کیشہ دی کو مین آگ لگاتا ہون اسمین انسان خفتہ یا بیدار موجود ہے

طریق بدرقہ

بدرقہ لفظ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر خواہ کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچھہ معاوضہ دیکر یا دوستانہ بطور بدرقہ ہمراہ لیکر اونکے ملک کی راستہ مین جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود رافع ہونے بدرقہ کے نقصان پہونچاوے تو اوس بدرقہ اور اوسکے قوم کا مرتکب پرسش آئین غارت گری استحقاق بدلہ لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ پر بہت اعتبار نہین چاہیے +

ہمسایہ داری

سوائے رغبت ہمسایہ کے یہہ لوگ اوسکو بھی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہہ کوئی جرم کرکے فرار ہوکر کسی فرقہ وزیر انمین جاوے اور پناہ لیوے طریق لینے ہمسایہ ہونیکا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے دیہہ پناہ دہندہ کے ملک یا معتبران دیہہ کو کھانا کھلا کر اونسی کہتا ہے کہ مینے خلافی آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا چوری یا زناکاری یا عورت کا فرار کرلانا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس شخص نے اوسکی روٹی کھائی تھی وہ ہر ایک فرداً فرداً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجھکر شرم شریک ہوجاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم کا ہے تو جہانتک ممکن ہو صلح کرانیکے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہوا بحالت ہمسایگی اوس مجرم مفرور کو کوئی اونکا ہم قوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والونکا شرم جیسا کہ نمازنگ کیجرم کیواسطے بندیلیا ہی ہوگا سوائے مجرمان مفرور کے دوسری قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچھہ حق بموجب قواعد آئین وزیر کسیکے یا قرضہ یا زمین کسی دوسری اپنی ہم قوم سے لینا ہوا اور وہ شخص تمرد کی سے اور انکری یا کسی فعل کا مرتکب ہوکر بموجب دعوی مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی یا قوم کا اوسی رسم کیساتھہ جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہے ہمسایہ بنکے انتقام اور بدلہ اونکی مدد سے لیسکتا ہے کچھہ شک نہین کہ ہمسایہ گریگانتک اس قوم مین بہت ہی بلکہ کل قوم افغانون مین ایسے امور نکا لحاظ ہے اور اوسکی باعث سے اونکے اور ناحقو نہین یہہ بھی ایک شاخ خیرانا حق ہوتا ہی الا اونکی اپنی قوم کی رابط و ضبط کیواسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیواسطے مفید ہی کیونکہ جب ایک شاخ مین سی کسی شخص نے گناہ کیا تو دوسری شاخ والے اوسکو مدد دیکر اخراج ملک اور نقصان سے بچاتے ہین اور اونکے دباؤ سے صلح بھی ہوجاتی اور آئین کی تعمیل مجبوراً بھی کرنی پڑتی ہے + + + +

جرایم متعلق نکاح وطریق حراست عورات وپاداش زنا

اس قوم مین زنا کے جرم قبیح کو قتل کی برابر سمجھتے ہین اسواسطے مباح ہی کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بھائی اوس عورت کو کسی شخص کے ساتھہ زنا کرتا ہوا یا ایک لحاف مین سوتا ہوا دیکھے تو فاعل مفعول دونونکو جانسے ہلاک کردیوے الا اگر خاص مطابق صورتہای بالا زناکار ہین نہ دیکھے مگر توہی یقین اونکے فعل شنیعہ گندہ جاوے یا کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو داشنا اونکے گھر سے ہمراہ بدکاری اغوا کرکر لیجاوے تو یہہ رواج ہی کہ اوس عورت کو جانسے ماردیا جاوے اور مرد کا جب موقع ملے ناک یا نو کاٹ دیا جاوے اگر ایسی صورت واقع ہو کہ عورت کو بعلت بدکاری اغوا

اور اوسکی آشنا مرد کو حسب شرح بالا ضرر شدید نہ پہونچاوے تو اوس عورت کے بھائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی کرسکتے ہین کہ یا تو اوس مرد متہم کی ناک کاٹو یا ہمارا نیم مہر کا قرضہ تمہارا اوپر ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہو کہ وہ نیم مہر کا پورا یعنی حق ادا نکرے تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دین اس باعث سی اگر مرد زانی بدون ناک کٹنی مین بچیا البتہ یہہ ہوسکتا ہے کہ مرد متہم بعد ماری جانے عورت آشنا کی چھہ سو روپیہ کی جنس بطور حق دو نیم مہری دیکر صلح کرلیوے اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہو اور نصف والدین عورت کا ایسی صلح کرنے پر اوس زانیکا ناک یا پانو بچ سکتا ہے

آئین مقدمات ورغلانید گی عورات

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بھگانیوالا صلح کرنی چاہے تو ڈمرہ نیک یعنی خونبہا کی برابر ایک ہزار دو سو روپیہ کی جنس جسمین بمعاوضہ عورت مفرورہ دہ جوان عورت ہونی ضرور چاہیے مدعی وارث یا شوہر کے آگی ادا کرکے کلی برأت حاصل کرسکتا ہے جب اسطرح صلح ہوجاوے تو شوہر اوس عورت کا طلاق دیدیتا ہے اور اوسکا آشنا فرار کنندہ اوس سے نکاح کرلیتا ہو اگر عورت مغوی واپس دیجاوے تو بھی شرم یعنی ہتک عزت و پاداش جرم مین چھہ سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ بیع دیجاویگی اگر ندیوے تو ناک کٹوائی اور جب ناک کٹوائے تو عورت بھی ماری جاوے ورنہ ناک کٹنا مدعا علیہ ہوکر اوسکو شرم دیوی

استحقاق حراست عورات

نا کتخدا دختر کو باوجود بلوغت اور بیوہ عورت کو باوصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضا مندی اپنی وارثان کے کسی غیر شخص سے برضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کرے تو اوس پر بموجب آئین بھگالیجانے عورتکے فتوی دیا جاوے گا نا کتخدا دختر کا ولی باپ یا بھائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بھائی وغیرہ میراث وارثان شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہری بیس روپیہ سے چالیس روپیہ تک زرنقد خواہش مندیسے لیکر اوسکو دوسری جگہہ نکاح کرنیکی اجازت دیتے ہین الا اگر شوہر متوفی کا بھائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول حق شفعہ اوسکا سمجھا جاتا ہے اور وہ بیرحم بھائی اپنے عزیز دوست کا حق برادری اسطرح بجالاتا ہے بعد وفات برادر کے

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنی قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکھے گئے ہین اونکی تعمیل کیواسطے کوئی حاکم یا رعب حاکمانہ نہین ہے انکی رواج کے قواعد جب حالات اول کے ایسے ہین کہ وہ فریقین کو تعمیل کرنیکے واسطے خواہ رغبت دلاتی ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انتقام بحسب جوش تان تک اوسکے لینے کا استحقاق مدعیانکو رہتا ہے جانبین صلح ہونیکی خواہش ہوتی ہے اور زیر دباؤ اونکا جنکے پاس عطی واسطے تعمیل کرانے آئین کے ہمسایہ بنکر جاتا ہی یہہ عمدہ تقویت ہے

جواز معاوضہ تاوان بموجب آئین صلح

مدعا علیہ قبول کرے مگر پیچھے سی سہل انکاری یا تمرد اداکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دیوانیکے ہوجاتا ہے اور جیسا کہ قرضہ کے معاملہ مین بعد موت یا بصورت عدم ادائے مدعی اختیار رکھتا ہے ویسا ہی واسطے وصول زرمقررہ کے بھی مجاز ہے اگر اپنی جرأت رکھتا ہو تو بطور کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری خواہ زوری لیجاوے اگر اتنی قوت نہو تو کسی دوسری شاخ زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کرادے اسطرح کے حقوقین مدعا علیہ کا مال جسطرح بن سکے لیجاوے تو اوسکو زبان خود شوخت کہتے ہین اگر شوخت مین چوری کرکے مال لیجاوے تو بھی یہہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سی زیادہ قیمت کا مال شوخت مین لیجاوے تو وہ بطور بمنزلہ زر مدعی کے پاس رہتا ہے جب مدعا علیہ زرمقررہ دیدیوی تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکھتا ہے فقط

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قرآن مجید کا اس تقریر سے کیا جاتا ہے کہ اول مجھے خدا پاک کی اور پھر قرآن اور اوسکے معنوں کی قسم ہے کہ مین فلانی بات سچ کہتا ہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور مکان نمازی جگہہ مین چادر بچھا کر اوسپر قرآن شریف رکھا جاتا ہے اور حلف بردار وضو اوس قرآن پر ہاتھہ رکھکر تقریر حلفانہ کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ زمانہ ماضیہ کی بعضے سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمایش کرنیکا رواج تھا اوسکی مشابہت اس قوم مین بھی گرم لوہا اور گرم پانیسے جسکو اپنی زبانمین کھیاڑہ اور توده کہتے ہین آزمانیکی رسم ہے بالخصوص مقدمات چوری مین اور اون مدعا علیہم مشتبہ کیواسطے جنکی بدچلنی اور بدمعاشی عام مشہور ہو اور حلف قرآن شریف کا بے پرواہ اوٹھانیسے کچھہ خوف ربی نہو جب ایسے مدعا علیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہے اور ملک دیکھہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کھیاڑہ یا توده سے اوسکو آزماتے ہین کھیاڑہ یہہ ہے کہ بقدر ایکروپیہ کلدار آہن مدور بنا کر اور دکان آہن گران مین رکھکر اوسکو آگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ بمنزلہ آتش ہو جاوے تب اوس مرد مشتبہ کی اول سب پارچہ جات اوتروا کر یا سواے پوشیدگی جسم مخصوص برہنہ کر کر اور اوسکے بدن کی تلاشی کر لیتے ہین اسواسطے کہ شاید کوئی تعویذ حافظ سوختگی آتش اوسکے پاس موجود نہو جب یہہ ہو چکا تب اوس مدعا علیہ کے دست راست پر ہفت قطعہ چھوٹی چھوٹے کاغذ کی گر کر رکھدیتے ہین اور اونکے اوپر کف دست پر فوراً دوکان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکھتے ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد نہ سست ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتھہ سے ڈال دیتا ہے وہ شخص علاوہ اس بے انصافی کی منصف اوسکے ہاتھہ کو دیکھتے ہین اگر اوس آہنگی آگ نے ہفت پارچہ کاغذ جلا کر اوسکے ہاتھہ پر بھی داغ سوختگی ڈالدیا تب بدون کسی اور ثبوت چوری اوسپر ثابت ہو گئی توده کے اصلی معنی گرم ہین مگر اس جگہہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین اسقدر پانی گرم کر کر جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کی تین انگشت سے تین دفعہ اوس گرم پانی شدید کو جو اسمین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر پھینکتا ہے اگر اس استعمال سے اوسکے ہاتھہ کی اونگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہے ورنہ بیگناہ سمجھکر بری ہوا طرفہ تماشا یہہ ہے کہ اس آزمایش کی صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتے ہین کہ جو بے گناہ ہو اوسکو آسیب نہین پہونچتا اور جسنے گناہ ہو وہ کبھی نہین بچتا

حال تقسیم ملک

ابتدا ہی اتمان زئی احمد زئی مسعود زئی ہر سہ شاخ کلانکی باہم تین حصہ مساوی پر اپنا موروثی پہاڑ تقسیم تھا الاجب مسعودان دو قومون سے علیحدہ ہو گئی اور ملک مقبوضہ مشترکی پر قابض ہو گئی تب سے اونکا تعلق تقسیم سے الگ ہے کچھہ نہ رہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپس مین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونوں اقوام متفق لشکر کشی کر کر لیوین تو اوسپر حصہ کر کر شامل ہونے آپس مین اسطرح تقسیم کرینگی کہ قوم اتمان زئی مین شاخ دلی خیل ایک حصہ شاخ میمت خیل ایک حصہ اور فرقہ شاخ احمد زئی مین نصف پاسنی یعنی پہاڑ کی ہموار وادی اور نصف کشتی یعنی نیچے تھل کی بسنے والی اور اوس اپنی اپنی نصف کو اپنی شاخون مین حسب تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہین اول پاسنی زئی خیل ایک حصہ گنگی خیل ایک حصہ توجی خیل ایک حصہ جبل خیل خانیا خیل ایک حصہ سرکی خیل ایک حصہ دوم

کشتی

سپرکہ ڈیڑھ حصہ ہاتھی خیل ڈیڑھ حصہ بیزن خیل ڈیڑھ حصہ پاینده خیل بدین خیل سوا یعنی پاسی اپنی نصف حصہ کو پانچ حصہ برادر کشتی دوسری نصف کو پونے حصہ پر تقسیم کرتے ہین قوم مسعود اپنے فرقہ مین تین جگہہ حصہ کرتے ہین بہلول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واضح رہے کہ انکے حصص باستحقاق کرسی نامہ صورت اعلی نہین ہوتی بلکہ توغ کی لحاظ پر ہوتی ہے

لفظ توغ

توغ سواری چہ توره یعنے لشکر کشی و مہمات وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ نے بوقت ملک گیری اول دیا تھا اونسے مطابق حصہ پاتی ہے

اکثر ایسا ہی کہ توغ مین ایک شاخ کا حصہ دوسری شاخ کے شامل ہو گیا ہو اور پھر ہر ایک شاخ نے آپس مین زندگی یعنی تقسیم کیا اسواسطے بموجب کرسی نامہ چھوٹی حصص جنکو بزبان پشتو ڈوڈی کہتے ہین بنا رکھی ہین اور ہر ایک شخص اپنا ڈوڈی یعنی حصہ کو جانتا ہے اور اوس حصہ مطابق نفع نقصان کا شریک ہوتا ہے اور تعداد ڈوڈی کی غیر معین ہے اول وقت مین ہر ایک مرد لڑنیوالی اور ادائی کو خرچ کرنیوالے کے حساب سے فی کس ایک ڈوڈی مقرر ہوتی ہے اور پھر جس خاندان کی اولاد بہت ہو گئی تو اونمین وہ ڈوڈی یعنی حصہ بہت چھوٹی حصص پر منقسم ہو گئی اور اون چھوٹی حصص کو نوبی ڈوڈی یعنے جدید کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکی ڈوڈی سالم رہی یا تھوڑی جگہہ پر منقسم ہوئی غرضکہ مقدار ڈوڈی اور تعداد ہر ایک پاس بالکل ڈوڈیکی تعداد آراضی مساوی حساب پر نہین ہوتی اور خرچ توغ حسب رسد ڈوڈی کے کرتی ہین + + +

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سواے فرزند نرینہ چھوڑنیکے مرجاوے تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب شرع محمدیہ کے تقسیم ہو گی عورت کو برعکس شرع میراث سے حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم شرعی اونثات کا ہوتا ہے وہ بھی حسب حصص وارثان نرینہ اپنی حصوں کو شامل کر لیتے ہین تقسیم میراث متنازعہ عموماً معرفت ملکان دیکھہ یا کسی انکو ناکو ہوتی ہے بیوہ عورت گرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہین ہو سکتی الاجبتک اپنی شوہر متوفی کے حق مین بیٹھی رہے تبتک نان و نفقہ اور گذارہ کی مستحق ہو گی اور استری دھن جسکو بزبان وزیران بن سی کہتے ہین عورتکا مال ہے وارثان شوہر اوس سے کچھہ دعوی نہین کرتی بعد وفات عورت کے اوسکے شکم سے اولاد نہو تو والدین استری دھن عورت مذکورہ کی بطور خیرات کر دیتا ہے اگر خود رکھہ لیوی تو بھی جایز ہے وصیت نامہ انمین بہت کم ہے اگر شاذ و نادر کوئی وصیت کر کر مرجاوے تو اوسکی تعمیل بھی کم ہوتی ہے

تنازعات آراضی

جھگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہے کیونکہ ابتدا مروجہ یابی کے اپنے اپنے حصہ پر قابض ہی آتی ہین اور ہر ایک کو اپنی ڈوڈی یعنی حصہ بخوبی معلوم ہوتا ہے البتہ نالک رہن اراضیات کی تنازعات ہوئی مین سو اونکا تصفیہ اس آئین سے ہوتا ہے کہ اگر مرتہن ملکیت مدعی راہن سے منکر ہے تو مدعی کو اپنی ملکیت اور رہن کی ثبوت کی گواہ دینی چاہیے بشرطیکہ مدعی ثبوت سے قاصر ہے تو مدعا علیہ اپنی ملکیت کی ثبوت مین گواہ دیوے اگر گواہ نہین رکھتا تو مدعا علیہ منکر کو حلف قرآن شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اسبات کا کر گیا کہ اراضی متنازعہ میری ہے مدعیکی ملکیت سے یا رہن سے نہ بہت آگاہ ہون نہ میرا باپ مرنے وقت مجکو اطلاع دیگیا تب دعوی مدعی ساقط ہے در حالیکہ دعوی متنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زمین مرہون کی ہے تو اوسکواسطے مرتہن کو اختیار ہے کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھے راہن سے کلام اللہ شریف کی اوپر رکھا کر اوٹھا لیوے ایسی حالتین راہن کچھہ عذر نہین کر سکتا

تنازعات نسبت قرض

قرضہ معاملہ مین بھی مدعا علیہ کی انکار کیصورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود حلف کریگا یا مدعا علیہ کو دیگا اگر مدعا علیہ حلف نکرے تو زر متنازعہ دیوے واضح رہے کہ اس قسم کی جملہ متنازعات مالی اور دیوانی مین زیادہ حق ادی حلف فریقین کی ہے اور باوجود اسی خفیف آئین تحقیقاتکی کم ناحقی ہوتی ہے جسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہے کہ معرکہ ملکان یا مجمع مردان دیکھہ ہے جھوٹی حلف قرآنکا زیادہ تر بسبب بدنامی عام متنازعہ مین یا گواہانمین سے مجمع عام کوئی شاذ و نادر اوٹھاتا ہے

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہے کہ جب باہم دو اشخاص وزیری یا دو شاخ اسقوم مین سے کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضیات یا معاملات دیوانی یا اغوا جبری یا عورت کا ہو جاوے تو اونکو اپنے دوست یا ملک دیکھہ یا دیگر سفید ریش بوضع فہمایش کرتی ہونگے کہ اگر خود رضامندی سے فیصلہ نہین کر سکتے ہون تو معرکہ یعنی جرگہ بطور ثالثان پسند کر کے فیصلہ کرالو اور آپسمین جھگڑا نکرو اگر جانبین نے تقرری معرکہ منظور کر لی قرار دیا

تو چند اشخاص اور بانیین کے دوست اور گوندی دار بھی اپنے اپنے جتھا والی فریق کے پاس جمع ہوتے ہین اور ہمیشہ گوسفند ذبح ہو کر اہل جرگہ وغیرہ حاضرین کو فریقین کو کھانا دیتے ہین معرکہ یعنی جرگہ وزیریکا خرچ فریقین کی حیثیت سے بہت زیادہ ہوتا ہے کبھی کبھی ایسے خرچکی تعداد دو تین سو روپیہ تک پہونچ جاتی ہے علاوہ ازین ناشتان وگوندیداران طرفین تمام لوگ وزیری معرکہ کی خبر سنکر نان خوری کیواسطے گروہ در گروہ چلے آتے ہین اور تجاوین ایسے فضول لوگونکو بھی مساوی حصہ بانٹ کر کھانا کھاتے ہین اور کسیکو آنے یا کھانا کھانیسے منع نہین کر سکتے اگر منع کرین تو بدنامی اور سب کی ہوتی ہے جو فریق کھانا دینے یا معرکہ کے خرچ سے انکار کرے تو اوسکی نسبت اکثر یہہ فتوے دیا جاتا ہے کہ اسمقدمہ مین یہہ جھوٹا ہے ورنہ خرچ کرنیسے گریز نہ کرتا اور درمیان یعنے ناشتان جرگہ کو ہمیشہ عمدہ کھانا اپنی قسم کے کھانون سے ملتا ہے یعنی لحم گوسفند اور روغن زرد برنج یا اکثر گندم کی روٹی کے ساتھہ دیا جاتا ہے الغرض اسطرحکی نان خوری تب تک رہتی ہے جبتک کہ درمیان فیصلہ اخیر نکرین اور وہ عمداً طول دیتے ہین جب اہل جرگہ کی مرضی ہو واسطے فیصلہ کے ہوئی تب وہ فریقین کا بیان زبانی معرکہ مین سنتے ہین اور بعد سماعت تقریر کے اونسے پوچھتے ہین کہ تم ہر دو ہمکو ڈاک یعنے اختیار دیتے ہو کہ جسطرح مناسب سمجھین فیصلہ کر دیوین اگر وہ اختیار دیدیوین تو بلا لحاظ آئین خود بطور صلح ایک تجویز رضامندی جانبین کر دیتے ہین اگر وہ اختیار صلح ندین تو بموجب مسئلہ شرعی جو بعد ایک اخوند کے سمجھا جاتا ہے یا بموجب آئین وزیری اپنے فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر جرگہ برخاست ہوتا ہے اگر اوس تجویز سے متخاصمین رضامند ہین تو پھر فیصلہ قطعی ہے اگر ایک فریق تجویز درمیان سے ناراض اور اپنے حق مین بے انصاف سمجھتا ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ دوسری جگہہ کے درمیان یعنی معرکہ مین اس تجویز کی نظرثانی کراوے اگر دوسرا معرکہ بھی پہلے درمیان کی راے سے اتفاق کرے تو پھر فیصلہ قطعی ہے اگر اونکی راے پہلی تجویز سے مخالف ہو تو زبانی وجوہات ناقص فیصلہ سابق اور نظیرین شکست چند فیصلجات ماضیہ ظاہر کرکے اپنی تجویز جدید بیان کرتے ہین اور پھر اوس تجویز سے بھی فریق ناراض کو اختیار عدم تعمیل کا ہے بصورتیکہ کوئی فریق اول یا ثانی دفعہ تقرر جرگہ درمیان سے انکار کرے اور یا بموجب آئین وزیری یا شرع محمدی انفصال مقدمہ نکرے تو دوسرے فریق کو اختیار ہے کہ بذریعہ بدی یعنی دشمنی اوسکے مال اور جایداد سے بدلہ لیوے یا نقصان پہونچاوے اگر وہ مظلوم خود کم زور ہے اور خود عوض نہین لے سکتا تو وہ کسی زبردست قوم یا شاخ مین جا کر گوسفند ذبح کرتا ہے اور خود اور نیز جایداد شے متنازعہ مثلاً زمین یا مویشی یا روپیہ یا عورت جسپر تنازعہ ہوا ون لوگونکا ہمسایہ بنتا ہے جب ہمسایہ بن چکا تو پھر اوسکا شرم یعنی ننگ اونکو ہوجاتا ہے جنکا ہمسایہ بنا اور وہ لوگ دوسرے فریق کو کہتے ہین کہ اس مدعیکا ہمارے ہمسایہ کے ساتھہ فیصلہ شرع محمدی کا از روے قانون و آئین وزیری یا شریعت کی رو سے کرو اور تا فیصلہ جایداد متنازعہ سے جو ہمسایہ ہو چکی ہے غرض نرکھو اکثر تو اونکو دباو سے فیصلہ متدل ہوجاتا ہے ورنہ آپس مین دشمنی ہو کر ایک دوسرے کا مال جو ہاتھہ آوے غنیمت کیطور سمجھا جاوے اگر اوس ہمسایہ کا مال یا جانکو دوسرے فریق کی جانب سے بایام ہمسایہ گری پہونچے تو جنکا ہمسایہ ہوا تھا اونکا شرم اور ہر جانا نقصان پہونچانیوالے پر مثل غاز تکر کے ہوتا ہے جسکی تعداد اوپر درج ہو چکی ہے غرضکہ سب سے آخری طریق فیصلہ کا دشمنی اور زور ہے جو شخص زبردست ہوا وہ غالب آیا مگر اس طریق کی اختیار کرنیسے پہلے بہت کچھ تدابیر فیصلہ کیواسطے کیجاتی ہین اور گرما کے موسم مین یہہ لوگ پہاڑ مین جمع ہوتے ہین تو وہان سرد جگہہ اور فرصت کے ایام مین زیادہ تر معرکہ و انفصال تنازعاتکا کام ہوتا ہے اور اکثر بسبب خوف ایذادہی خرچ و نقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہین + + +

سروزیر یعنے کلان وزیر

قوم اتمان زئی وزیریہا مین سے شاخ ممیت خیل اور مدی خیل فرع توری خیل اور تیلی کابل خیل کو باصطلاح خود سروزیر کہتے ہین اور نیز انھین تین خاندانکو بزبان پشتو خودوری نفری خواہ وری لغوی جسکا لفظی معنی تین چھوٹے ہین مگر مراد اسکی تین دودمان یعنی خاندان سے ہے اگر کوئی سنگین مقدمہ ہوجاوے اور فیصلہ نہو سکے یا کسی مسئلہ آئین مروجہ مین اتفاق نہو اور درمیان یعنے منصف مختلف فیصلہ کرین تو یہہ تین دودمان سروزیر مین سے جو آدمی آوے یا اوسکے پاس واسطے تجویز کے کوئی آدمی جاوے یعنی فریق مقدمہ مین سے کوئی جاوے اور

جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کر دیوے وہ پھر قطعی ہے گویا آئین وزیریکی مجتہد اعلی وہ تین لغریکہ خاندان ہین اور سب پیشوا اور ہوسفہ قطعی فیصلہ کا باعث دودمان کو یہہ ہے کہ آئین وزیری کے موجد ان تین خاندان کے مورث مین جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہے

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچھہ موروثیت کی پابند نہین ہین گرچہ لحاظ موروثی خاندانکا بھی کچھہ ہوتا ہے مگر اصل مین مستعد کے واسطے کوئی امر مانع نہین ہے کہ وہ ملکی کا نام اپنے واسطے حاصل نکر سکے شہ میرتہ یعنے خوب مردی جسکے ذریعہ سے ملکیکا نام ہوسکتا ہے یہہ ہے اول ماشام نورہ یعنی شام کی تلوار جس سے مراد ہی مہمان کو روٹی دیتا ہے دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور معرکہ مین یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاری اور دلایل سے کرے اور اپنی قوم کی بہبودی اور نگہبانی ہر حال مین ملحوظ رکھی اور رشوت خور بھی نہووے [illegible] ہووے تو ایسے شخص پر قوم کا اعتبار ہو کر اسم ملکی اپنی شاخ کا بیش رو ہوجاتا ہے اور موروثی ملک کا خاندان جو اوسکی لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہوجاتا ہے اور تغیر اور تبدل ملکی سے آپس مین دشمنی کم ہوتی ہے کیونکہ اوسمین آمدنی یا فایدہ نہین ہے اور اسیطرح جب اوس پہلے آدمی کو یعنی مستعد کی اولاد سے کوئی لایق نرہی تو اوس شاخ کی دوسری خاندان سے کوئی پیدا ہوجاتا ہے اور یہہ دستور انکا اسبات کا شاہد ہے کہ آپسمین جملہ برابر اور ایک رنگ رہین ملک کا اختیار سواے فراہمی معرکہ بہت تھوڑا ہے اگر جرگہ مین بھی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچھہ اختیار نہین ہے اور اپنی قوم کے فریقین مین فیصلہ نہین کرتے بلحاظ ناراضگی کسی فریق کے بلا اشتمال ابنا دیگر یا رضامندی فریقین اگر کسی انتظام عام کیواسطے اہل جرگہ کو ہی تجویز کرین تو وہ تجویزات ملک اپنی قوم کو سناتا ہے مگر لڑائی کی تجویز کی تعمیل اور فراہمی قشون ستر امیر اور حلوپشگان کی معرفت ہوتی ہے ملکان کو سواے روٹی اور کچھہ آمدنی نہین ہے جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکے واسطے اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہے فی الحال نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمدزئی کا اور آدم خان قوم اتمان زئی کا بڑا ملک ہے باقی ملکانکے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سے معلوم ہونگے

طریق بیاہ و نکاح

نکاح کا یہہ دستور ہے کہ جبتک مرد و عورت بالغ نہووے تب تک شادی نہین کرتے جب دونو طرف حد بلوغ کو پہونچے تب ایک روز شادی کا معین کرکے مرد والے گانو سے فی گھر یا فی آدمی جو برات کیساتھہ جاوے ایک اوڑی یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن [illegible] دو سیر ہی لیا جاتا ہے اور جسدن برات جاوے اوس سے پہلے کچھہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہ جیسا جسکا مقدور ہو اور ایک یا چند گوسفند اور تھیقد قند سیاہ اور اوس دولہن کے پارچہ جات لیکر تین چار عورت اور پانچ چھہ مرد روانہ ہوجاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سے جو ہمراہ لیجاوین طیار کرتے ہین اول اوس طعام مین سے سکنا دیعنی مسکونہ کی دختر کھاوینگی اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم بیشی ہوجاتی ہے جا پہونچتی ہے پھر اوسکو انکی زن عورات اور طفلان دیکھہ سے کھاتے ہونگے گانو مین داخل ہو کر وہ کھانا جو پہلے انکی اپنی طرف کے آدمی جا کر پکاتے ہین کھا کر تنداروسے یعنے تماشا ڈھول زنی اور مردون کے ناچنے کا تمام رات ہوا کرتا ہے چارپائی یا لحاف یا اور کسیطرحکی خدمت مہمانیکا دستور نہین ہے بموسم سرما جاڑیکی تکلیف آگ کے تاپنے سے کم ہوتی ہے صبح کیوقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہین تو ہر ایک خانچی کو خشک روٹی یا مکی کا دلیہ ہاتھہ مین دیکر رخصت کر دیتے ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑھانے دولہن کے پارچہ جات پہنا کر گھوڑے یا بیل پر سوار کرکے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرال مین اونکی خاطر تسلی کیواسطے رہتا ہے اور تیسرے روز اپنے گانو مین واپس جا کر اخوند کو بلا کر دولہن منظر کے ساتھہ نکاح پڑھاتا ہے بعد دسوین یا بیسوین روز اپنے والدین کے گھر جاتی ہے دو ہفتہ کے بعد والدین اوسکے شوہر کو کسی [illegible]

اور رشتہ دار کے ساتھ اپنی دختر کو واسطے جہیز روانہ کرتے ہین کہ بہت سی روٹیان پکا کر ایک آدمی کے سر پر اوٹھوا کر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل یا گاو بقدر مقدور دیکر رخصت کرتے ہین اور اوس آخری رسم کو [illegible] کہتے ہین وہ روٹیان شوہر کے گانو مین گھر گھر بانٹ دیتے ہین اجرت نکاح خوانی غیر معین ہے مگر اکثر روپیہ سے کم دیا جاتا ہے

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مر جاوے تو دستور ہے کہ بعد دفن کرنے میت کے اوس خاندان یا چھوٹی قوم کے لوگ جسکا ماتم ہوا ہو دوسری قوموں کے گھر روٹی منقسم ہو کر کھاتے ہین اور اس رسم کو بزبان خود شل گری کہتے ہین اور جب کوئی دوسرے مہمان ادر ماتم پرسی اور تعزیت کیواسطے آتا ہے تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتا ہے اور اوسکے گھر جا کر گوسفند ذبح کر کے وہ مہمان بھی کھاتا ہے اور دیگر لوگ جو اخوند میت کو غسل دیمی اور اوسکو میت کی پارچہ جات جو اوسنے مرنے کیوقت پہنے تھے مزدوری مین دیتے ہین اور جنازہ کے ساتھ بقدر مقدور اسقاط مین گوسفند یا بکری وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین

طریق توره یعنے لشکر کا جمع ہونا

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تو ہر ایک شاخ ملکان کسی ایک یا چند موقع پر جمع ہو کر دعا کرتے ہین کہ دشمن قوم پر فلانے موسم مین توره یعنی لشکر کشی ہوگی اور ہر ایک قوم کی بالغ آدمیونکو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعای خیر کے اوس معرکہ مین کوئی سید یا اخوند یا اور کوئی متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کے لوگ قائل ہون پتھر جسکو بزبان پشتو [illegible] کہتے مین اوپر نیچے رکھکر چلے یعنی ایک چھوٹی ڈھیری بناتا ہے اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ جو کوئی شخص اس جرگہ کے مشورہ سے انکار یا عمداً پہلو تہی کرے تو چلی اوسکے نیچے پڑی ہا کرے یعنی اوسکو بد دعا کا اثر پہونچا اور اوسکا خانہ خراب ہوا اور یہہ بد دعا سب اہل معرکہ سے ہوتی ہے اور سب کہتے ہین کہ پنچو یعنی پانچون یعنی کل کی جانب سے یہہ چلی اوسکے نیچے پڑی جو برخلاف اس اقرار اور مشورہ کے ہوا اور پھر وہ چلی بنانیوالا ہاتھہ سے گرہ دیتا ہے پنچو یعنی پانچ کی لفظ سے اسطرح کے جملہ پشتون اقوام کی اصطلاح عام مین کل قوم سے مراد لیجاتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص بیان کرے کہ پنچون وزیرون کی یہہ صلاح ہے یا پنچون مون یا پیرو مروت تو اوس سے سمجھنا چاہیے کہ وہ کل قوم اس لفظ مین داخل ہے اور ہر خرد و کلان قوم کیواسطے بجای لفظ کل کے پنچو کا لفظ مستعمل ہے غرضکہ جب اسطرح ڈھیری کا نیکا چلی بنیاد دے تو پھر اوس مشورہ کی تعمیل حون سے ہر کوئی کرتا ہے اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ اگر کبھی [illegible] اور کوئی شخص اس عہد کے مخالفت کرے تو اوسکو نقصان مال و جان کا پہونچتا ہے اور یہہ ڈھیری کا نیکا مشورہ اور عہد مضبوط کیواسطے ضرور بنایا جاتا ہے عموماً یہہ لوگ اپنی معاد فرقہ پر موسم مین یورش کرتے ہین یا موسم بہار بماہ مارچ و اپریل اور یا شروع موسم خزان مین بماہ اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچا تو ہر شاخ بماہ مارچ اپریل ملک اپنی اپنی گردہ کے آدمی جسقدر کہ جمع ہو سکے اوسکو ہمراہ لیکر اوس موقع پر جہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوے حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ قابل دید ہی ہوتا ہے ہر ایک مرد کے پاس کوڑی چرمی چند سیر آرد خشکہ جو ایک آدمی کیواسطے ہفتہ یا عشرہ کافی ہو بھرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈھال تلوار پورانی پارچون سے بندہی ہوئی اور بندوق توڑہ دار اکثر انکے کاندہے پر رکھی ہو گروہ در گروہ ڈہول بجاتے ہوئی مقام معینہ کو جاتے ہین تقسیم کار حرب جب جاے مقررہ پر پہونچے سب ملکان متفق الراے ہو کر دو ملکانکو اختیار کل دیتے ہین جنکو سیرپاسے یعنے ملک کلان کہا جاتا ہے اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک شاخ کو موقع مناسب پر معین اور نظم و نسق صلح بدی اونکی مرضی پر بشرط اتفاق منحصر ہے فی زماننا قوم اتمان زئی مین مسمی آدم خان داخرن اور احمد زئی مین نجیب خان ولد سوبات خان سیرکی ملک کلان مین سواے ملکان کلان کے ایک شخص بنام سر امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہے اور اوسکی ماتحت چند شخص بنام کم امیر یعنی چھوٹا امیر مامور ہوتی مین اور ہر ایک امیر کے ماتحت بقدر ضرورت مین سے لیکر سو آدمی ہوتا ہی جنکو

بزبان خود چلویشتی محض کہتے ہین سر امیر کو ذمہ یہہ خدمت ہے کہ لشکرگاہ مین حاضر رہکر بوقت لڑائی حسب ایمای ملکان کلان اپنی راے ہر ایک شاخکو علیحدہ علیحدہ گروہ مین منقسم کر کے مستعد جنگ کری جدا جدا گروہ مین ہر ایک شاخ کو اسواسطے یکجا جمع رکھتی ہین کہ ہر شاخ کی مرد ایک دوسرے کے رشک سے بیر و آزمائی کے میدان مین تفوق جاتے ہین اور پہرہ اور لشکرگاہ کی حفاظت اور بند و بست رکھتے ہین تیسرا کلام سر امیر کا یہہ ہے کہ جس شاخ کے آدمی سبیل اشکاری یا انکار [illegible] سے میعاد معینہ پر حاضر نہ آدمی تو اونکی فراہمی کیواسطے ایک چھوٹا امیر مع محصلات تحت کی تعینات کرے ان چلویشتی یعنی محصلان کو بڑا اختیار ہوتا ہے محض انکار ہے یا غیر حاضری پر بموجب رواج وزیری مع ناغہ یعنی جرمانہ معین ہے کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند چلویشتی سے حلال کر کے لیا جاوے اور باقی رسد یعنی اوس سے لیجاویکی اگر ناغہ نہ ادا کرے اور لشکر کی شمولیت سے بھی انکار کرے تو چلویشتیونکو اختیار ہے کہ اوسکا گھر لوٹ لیوین اگر اوس غارتگری کے ارتکاب مین صاحب خانہ مزاحمت کرے تو چلویشیان اونکو جان سے مار سکتے ہین اور ان سب افعال کا بموجب آئین وزیری اونپر کچھہ الزام عاید نہین ہوتا مگر اونکی بے رعید البوق کا سر امیر نگران حال رہتا ہے نو دفعہ سال ۱۸۶۳ء کے موسم مین یعنے موسم خزان مین شاخ احمد زئی و اتمان زئی کے اکثر فرقون نے قوم داوڑ کے فرقہ تانی خیل پر جو بنون سے مغرب بائیس میل علاقہ داوڑ کو مغربی حصہ مین اور توچی کے کنارہ پر آباد ہے اس سبب سے یورش کی راستہ وزیرون کی سپر کہ جو موسم گرما سوال کو اور موسم سرما مین واپس نیلکو آتی مین فرقہ تانی خیل نے مزاحمت کر کے نوبت کشت و خون تک پہونچائی تھی اور تین سال سے اونکا آپس مین عناد چلا آتا تھا جب توره جمع ہوا تو موضع [illegible] وغیرہ مسکونہ فرقہ دشمن کا وزیرون نے محاصرہ کر لیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہزار سے بھی زیادہ تھا اور تانی خیل محصور پانچسو سے بھی کم تھا تاہم چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر بقدر جان بچا کر مرتے تھے کہ اتنے عرصہ مین کل سو آدمی کام آئی آخرکار وزیران نے سرنگ لگائی جنمین سے ایک کی اڑنی پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سے مایوس ہو کر محاصرہ کرا گئی اور نیلی حملہ کیوقت صلح کر کے وہ گانو وزیرونکو دیکر باہر نکل گئے اور علاوہ اسکے اونسے تین ہزار نقد بھی لیکر اوس موضع کو مسمار کر کے اپنا جدید گانو بنایا چہار سو وزیر ہر شاخ کا اوسمین آباد کیا اور بعد اس کامیابی کے آیندہ کے واسطے راستہ جاری کیا اور اپنا اطمینان لیکر لشکر وزیر متفرق ہو گیا

ذکر لشکر وزیری اسپ اور سواری

واضح ہو کہ وزیری وال گھوڑی مختنی اور جو گرش اور تیز ہوتے ہین قد متوسط اکثر مایل بکوتاہ ہے کوچک [illegible] یعنے سر و گوش خوبصورت اور [illegible] دار سم مضبوط اور لوٹہ صندوقی وضع ہوتا ہی بنیاد نسل ان گھوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح نہین معلوم ہوتی ہے مگر دو تین گلہ کے گھوڑے مشہور ہین جیسا کہ دنملو گلہ یعنی سارقان والا گلہ دخند گلہ تیسرا اور [illegible] گلہ ان تین گلہ کے گھوڑے زیادہ مشہور ہین ایسا مقبوس ہوتا ہے کہ پہلی کبھی وزیری لوگ کوئی اچھا گھوڑا چوری کر کر شاید لائے ہین کہ اوسکی نسل سے وزیروان گھوڑی پہونگے وزیری اسپ وزیرونکے پاس بہت کم خوراک اور زیادہ محنت کھینچتے ہین اس سبب سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوتی ہین تو خوراک اور خدمت سے جلد فربہ اور خوش شکل اور کام کے لایق بنجاتے ہین مختنی اسقدر جہ ہوتی ہین کہ تمام روز سوار سے سیر نہین ہوتے ہین [illegible] رکاب پکڑے ہوئے اور کہنہ زین اور کہنہ و میلہ لباس پر تلوار باندہے ہوئے کسیکے پاس بدشکل نیزہ اور کسیکے پاس چھوٹی بندوق اور تفنگچہ و خنجر ہوتا ہے فی الحال قوم کابل خیل اور اتمان زئی اور مسیت خیل اتمان زئی اور زئی خیل احمد زئی انکے بیچ زیادہ گھوڑے اور سوار ہین اور قوم مسعود مین دو صد سے زیادہ سوار نہین ہونگے سواے تاخت اور [illegible] کی میدانی لڑائی مین انکے سوار کسو کام کے نہین ہین وحال اتفاق باہمی قوم وزیری جو کچھہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیقات سے دریافت ہو سکا اوس سے یہہ بات ثابت ہے کہ جسقدر اتفاق اور بے نفاق اس قوم مین ہے کسی دوسرے پشتون قوم مین اوسکی نظیر نہین ملتی اسکا سبب سواے اوس آئین وزیری کے اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے تخمیناً شمار قوم وزیری ذیل مین ایک فہرست جس سے ہر ایک شاخ کلان کی

تعداد اور پیشه و جاے سکونت نام ملکان معلوم ہوں گے درج کر کے اس قوم کی حالات کو ختم کیا جاتا ہے

فہرست مذکورہ اول تفصیل قوم اتمان زئی

نمبر	نام شاخ مشہور عام: نام شاخ بالائی	نام شاخ ہای پایانی	تعداد مردم شمار قابل اسلحہ بندی	نام ملکان	جاے سکونت	پیشه
۱	.	میست خیل محمود خ	۳۵۰۰	.	حسن خیل بمقام گیتو در خیل درہ جنسورہ کی سرپر وغیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی بورک خیل کرایہ کشی
۲		منظر خیل متخرخ	۶۰۰	بلال قمردین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳		مدخیل داح خ	۴۵۰۰	آدم خان میاخیل	کوہ موسوم گوبالائی سردوڑ	رر
۴		توری خیل	۳۰۰۰	اکثر کسی میر حسن معروف بہ علماء اخوند وغیرہ	شیرہ تلہ درہ جنسور	کاشتکاری و ہیزم فروشی یعنی شہتیر و بازو کی فروخت زر نی و رسول خیل سارتی
۵		کابل خیل	۳۲۰۰	ملک دین رحمت شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم سکوکنارہ پر اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
۶		ملک شاہی ملک شی	۴۰۰	صالح	اکثر علاقہ تھانہ میریان و دامن کوہ کبر	رر
۷	بکاخیل بکہ خ	سروہی خیل	۴۰۰	قاسم سردار	ورغوت علاقہ مذکور	رر
۸		جانی خیل	۱۰۰۰	الہداد بگی رضا داد و بہرام شاہ کریم خان	رر	دہمیہ فروشی
۹		تختی خیل	۶۰۰	حسن شاہ سردار جنگ بہادر	رر	رر
۱۰		نرنی خیل	۵۰۰	حسن خان کریم خان کشہ بیر	رر	وچوری
میزان کل			۱۵۷۰۰			

تفصیل دوم قوم احمدزئی

نمبر	نام شاخ مشہور عام: شاخ بالائی	شاخہای پایانی	تعداد مردم شماری قابل اسلحہ بندی	نام ملکان	جاے سکونت	پیشه
۱	سین خیل	ہانی خیل	۱۲۰۰	عظیم بندر شجاع	تہل متصل حدود خشگان	زراعت کاری
۲		سرکی خیل	۸۰۰	لعل میر	متفرق	وچوری
۳	.	عمرزئی	۸۰۰	لنڈک بیگی دخضر خان	تہل و گومتی	زراعت کاری و ہیمہ فروشی
۴	کالوخیل	بوتی خیل بائی خیل	۲۵۰۰	کریم خان و دیوان الیسپ	متفرق	بیوپار نمک و ہیمہ فروشی فرقہ زانی خیل اکثر چوری
۵	شادی خیل	خانیہ خیل	۴۰۰	فوجدار خان	ترپ متصل کرم	ہیمہ فروشی
۶	رر	خرجل خیل	۱۲۰۰	ہمت خان امتحان الیشم گوہر امان	ٹل بلند خیل سے ہنگو علاقہ کوہاٹ تک	نمک فروشی و رمہ داری
۷	رر	برین خیل	۵۰	رضا خان	تہل علاقہ سرکار انگریزی	کاشتکاری و سوداگری مویشی
۸	رر	بزن خیل	۸۰۰	میر اکبر جعفر خان	اکثر بمقام سدراون علاقہ بنون اور کچھ پہاڑ میں	کاشتکاری و سوداگری مویشی
۹	.	پایندہ خیل پایندی خیل	۲۰۰	برہم خان	تہل	کاشتکاری و رمہ داری
۱۰	سپرکی	سدل خیل	۶۰۰	نجیب خان ولد سوہان خان	ایضاً سدراون	کاشتکاری
۱۱	رر	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاہ شاہجہان و امان	کنارہ کرم ہنگو چہ سرکار	کاشتکاری و ہیمہ فروشی
۱۲	رر	سدی خیل	۶۰۰	.	اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
میزان کل		.	۹۷۵۰			

تفصیل سوم قوم مسعود وزیری

نمبر	نام شاخ مشہور عام: شاخ بالائی	شاخہای پایانی	تعداد مردم شمار قابل اسلحہ بندی	نام ملکان	جای سکونت	پیشہ
۱	غلیزئی پوپیلی	شہابی خیل	۱۲۰۰	گلان مہرخان زربلند میرپاداد	کوہ بابڑ وغیرہ متفرق	آہن فروشی وچوری وکاشتکاری
۲	// //	من زئی	۲۳۰۰	عمرخان ولد جنگی خان سرفراز پارک	متفرق اندرکوہ	اور بوریابافی وبلہ فروشی
۳	// شجل	چیارخیل	۶۰۰	پیرزال پردلخان بہنادین خان یاسین الدین	شہپر وبیدان	//
۴	// //	خلی خیل	۵۰۰	٠	متفرق	//
۵	// //	برین زئی	۸۰۰	//	//	//
۶	// //	گلی شائی گلی سشئے	۱۰۰۰	قمردین خان حسین شوری	مقام غورد رسہ کالی گورم سے جانب شرق	آہن فروشی اکثر
۷	بہول زئی بہلن خیل	عیدلی	۳۵۰۰	زبردست سعید	اکثر مکین وبعض متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری
۸	// //	ملک شی	۸۰۰	اخلاص شواز لی	کالی گورم سے اوپر پہاڑ مین	چوری
۹	// //	نظرخیل	۹۰۰	فتح خان	//	اکثر کاشتکاری
۱۰	// //	بلندخیل	۳۰۰	میرپایا ولد مشعل	مکین	کاشتکاری
۱۱	٠ تانوخیل	٠	۱۴۰۰	تاج محمد خان سیر عضب جہانگی	متفرق	چوری
۱۲	// //	عمرخیل	۴۰۰	شاہ دیدار	مکین	کاشتکاری
۱۳	// //	کوکڑی	۹۰۰	شاہ مراد ورانی شیخ شیراز	متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری وچوری
۱۴	// //	ورمرخیل	۲۰۰	گل میر	//	//
۱۵	// //	جنگی اشنگی	۱۲۰۰	نبی ولد مانگی وغیرہ	اکثر درہ ٹانک	چوری زیادہ
میزان کل			۱۴۵۰۰			

نوٹ

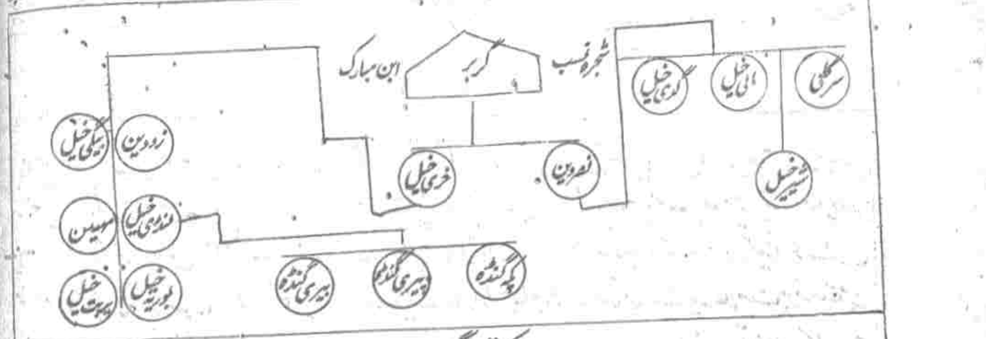
واضح ہو کہ بموجب اس تخمین مندرجہ فہرست کے اونتالیس ہزار نوسو پچاس آدمی ہوتا ہے جسمین شاخ اتمان زئی پندرہ ہزار سات سو اور شاخ احمدزئی نو ہزار سات سو پچاس اور شاخ مسعود چودہ ہزار پانسو ہے اگرچہ اس اندازہ کو کل صحیح نہین سمجھا جاتا مگر قریب صحت کے ہوگا کیونکہ اس تخمینا لگانے مین مختلف بیان اکثر ملکون سے باتفاق ادا ایک ایک بیان کو چھانٹ کر لکھا گیا ہے یہہ علامت جو فہرست مین درج ہے ادن شاخونکا پتہ دیوئگی جو ضلع بنون کے حدود سرکاری مین ملکیت اراضی اور تعلق سرکار سے رکھتے ہین انکے شمار سے معلوم ہوگا کہ صرف چھہ ہزار سات سو پچاس آدمی اس کثیر قوم کے ایسے ہین کہ جنپر گورنمنٹ انگریزی کی حکومت موثر ہے اور وہ بھی اکثر بموسم گرما پہاڑ کو چلے جاتے ہین مذکر مونث بالغ نابالغ کل ذی روح اس قوم کے تقریبًا ایک لاکھ ہونگے اور افزایش مین ترقی ہے

ذکر قوم لائی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنج ہزار مرد سلح بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی ومغربی نواح مین رہتے ہین یہہ لوگ بھی ایک شاخ قوم وزیری کے ہین اپنی باقی قوم سے ہوکر علیحدہ اوس طرف جانے کا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ **لائی ابن وزیری** اپنے باپ کے ساتھہ کوہ شمال مین رہتا تھا اتفاقًا اوسکے ہاتھہ سے **ششینک** کی اولاد سے کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بھاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم سے شادی کرلی جنکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی۔

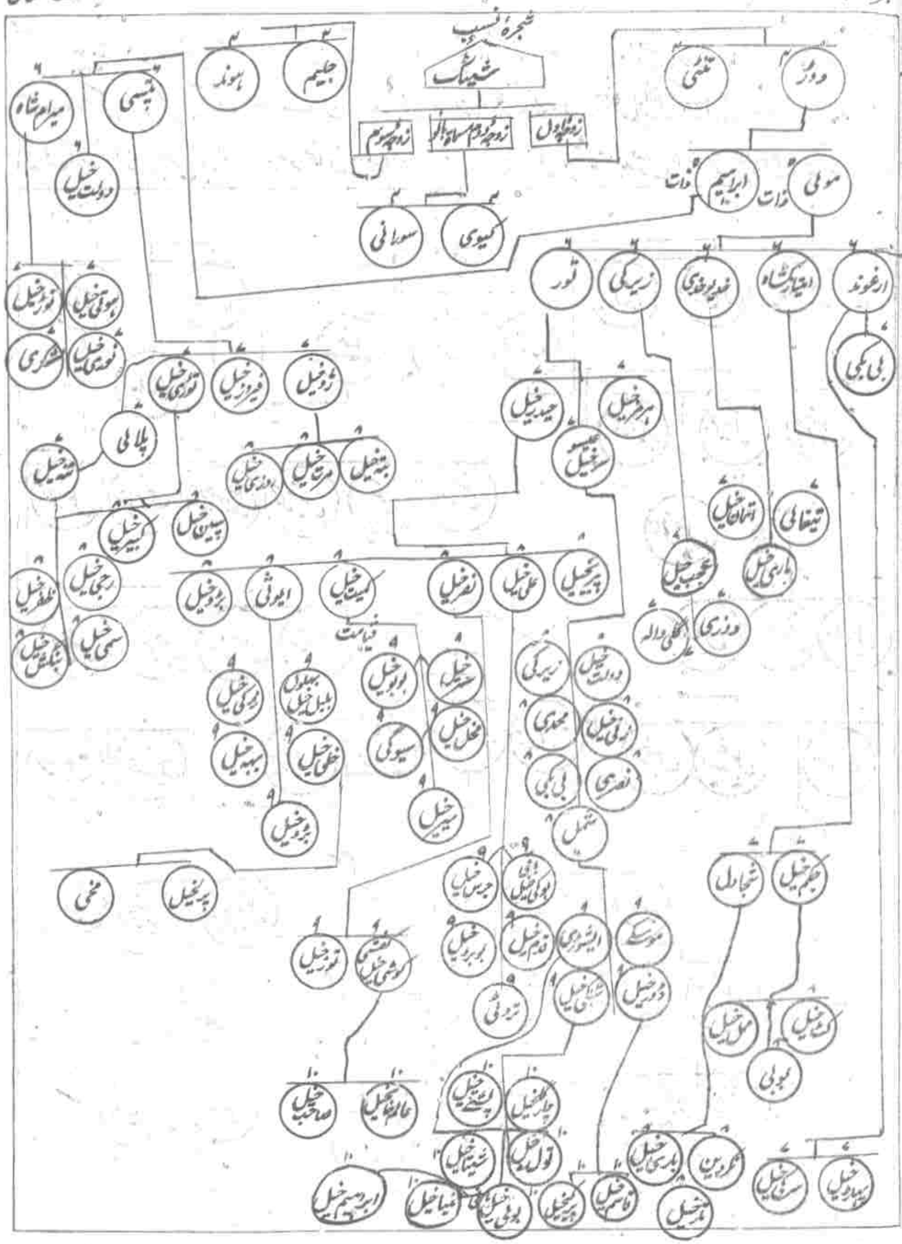
دوسری روایت یہہ ہے

کہ وہ شخص کوئی عورت مسماۃ لیلی ورغلان کر بھاگ گیا اور اوس نے راستی پر بڑی دلاوری کرکے قوم شینواری کے چند سارقان کو جنہون نے اوسکی معشوقہ سے پانی مانگ کر شرارت کری تھی قتل کیا اور مسماۃ لیلی سے اوسکے چند فرزند ہوے جنکی نسل اب مشہور ہے باوجود بہت کوشش کے اوس قوم کے کسی آدمی سے مؤلف کی ملاقات نہین ہوسکی اور یہی وجہ ہے کہ شجرہ نیچے کی شاخون کا حاصل نہین ہوسکتا ہے



ذکر قوم گربر

قوم وزیری کے شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مسمی وار ابن سلمان مورث اعلی قوم وزیری کے دو پسر تھے اونمین سے مسمی احدری بڑے بیٹے کے تین فرزند تھے سب سے چھوٹا مسمی مبارک تھا جسکا بیٹا مسمی گربار ہوا اور اوسکی اولاد گربر کہلاتی ہے اگرچہ حقیقت مین گربر سے قوم وزیری ایک شاخ ہین مگر فی الحال ملک اور دستور اور رواج مین سے علیحدہ کرنا پڑا کہتے ہین کہ ابتدا مین گربر لوگ مسعود وزیری کے شمال اونکے پہاڑ کے شمالی حصہ مین رہتے تھے چنانچہ وڑہ سکتو اور کوہ مابر مین تا حال بازکمین سال وزیری قوم گربر کے وقت کی پالی چھرانی اور گھرونکی علامت بتلاتے ہین دو سو برس سے کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہہ لوگ اس جگہہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کوہ گر مین پہلی شاخ درگاوری قوم بیٹنی آباد تھی گربر لوگون نے اونپر شورش کرکے قتل عام کر اور کوہ گبر اپنے قبضہ مین کرلیا بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم بیٹنی کے حال مین لکھا گیا ہے شاخ کھین بیٹنی نے اس قوم پر چڑھائی کیا اور سخت بڑہائیون کے بعد قوم گربر نے شکست کھائی اور کوہ گبر بیٹنیون کے قبضہ مین آیا اور چونکہ گربر ان فسادون مین کم زور ہوگئی تھی اسواسطے ایسی بے پایہ ہوئی کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ مین ملک خوست سے شرق مائل جنوب اور دوڑ کے علاقہ سے شمال غربی کے پہاڑون مین جا آباد ہوئی اسکے پہاڑی ملک مین دو ماہ زمستان مین برف پڑتی ہے اور چونکہ پہاڑ کی رہنے والی گربر اکثر بوریا کی جھولداری تیار کرتی ہین اونکی تسلای حمابون کی جھولداری سے برف پہاڑونپر گر گر تین یا چار فیٹ تک باہر سے بوریا کی بنیاد کو ڈبالیتی ہے یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہے خوست کے مشرقی مائل جنوبی گوشہ پر انہون نے حملہ کرکے کچھ میدان علاقہ قلیل خوست کا اپنے قبضہ مین کرلیا تھا اسواسطے ریاست کابل کی حکومت فی الحال اونپر موثر ہے اور علاوہ محصول زمین کے جو بحساب فی جریب دو روپیہ کا ہے ایک فصل کی حکومت مین لیے جاتے ہین دو روپیہ ڈوڈی یعنے فی گھر کے حساب سے حاکم خوست انسے وصول کرتا ہے اور دستور اگرچہ خوست کے رہنے والے قومون سے مطابق ہے مگر طرز وضع اور قد قامت ایک خوش شکل قوم وزیری کے موافق ہے گربر لوگ بعض قوم وزیری کے شامل نہین ہین مگر اونکو اپنا بھائی سمجھتے ہین زمین وزیری پر پہلے وہ بھی عمل کرتے تھے اگر اب نہین رہا کل تعداد اسلحہ بند مردان ہر قوم کی ایک ہزار کہتے ہین عموما کاشتکاری اور مالداری کا پیشہ رکھتے ہین مگر بعض لوگ ہین کہ بدرقہ کا کام بھی کرتے ہین جاہل اور بے علم لوگ ہین خوست کے

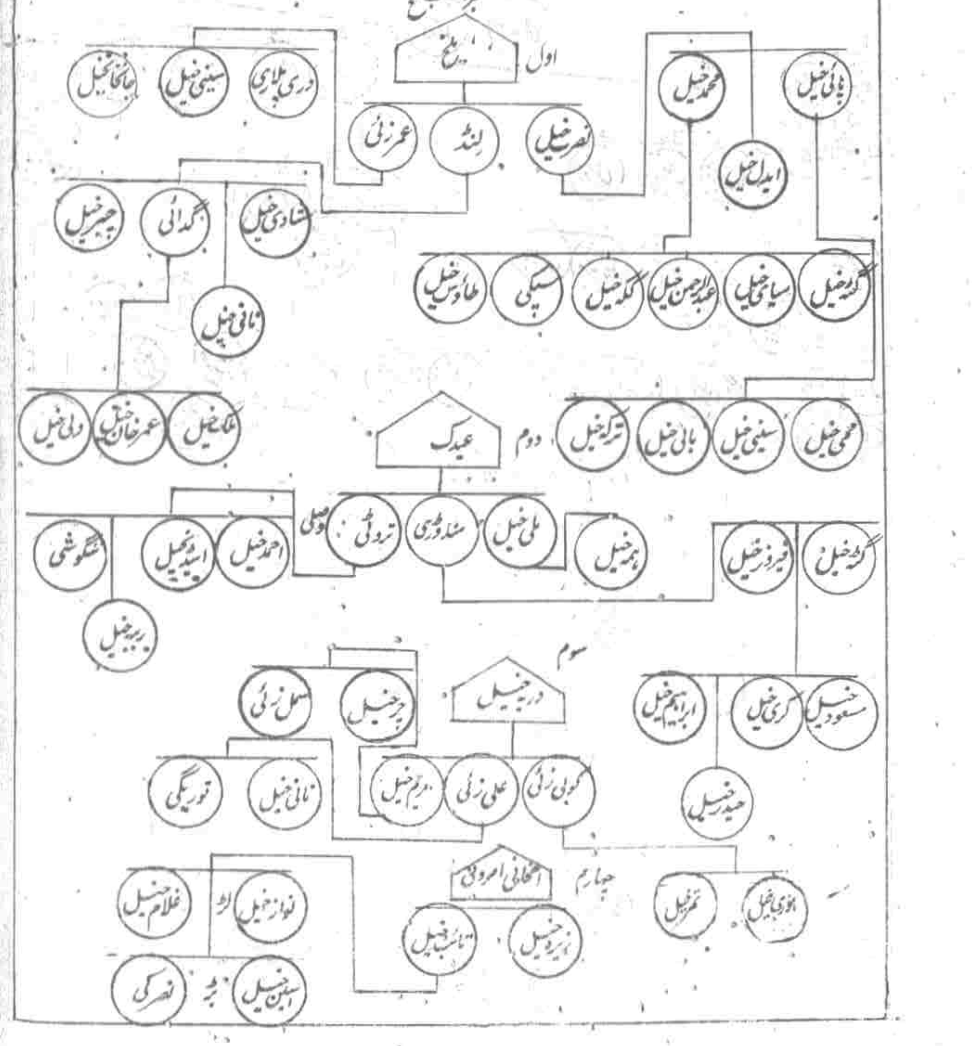


حال قوم دوڑ

واضح ہو کہ جیسا نسب نامہ شیتک مین درج ہے یہہ قوم بھی شیتک کی اولاد سے ہے جس وقت کہ اولاد کیتوی وسورانی معروف نیچی
ملک شوال سے علاقہ بنون کیطرف آئی ایسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے کچھہ اوپر عرصہ گذرا ہی یہہ فرقہ بھی اندر کوہ رود توچی کی ہر دو
کنارہ پر آکر آباد ہوا باوجود دریافت مزید یہہ حال نہین کھلتا کہ انسے پہلے موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتے ہین کوئی آباد تھا یا یہہ غیر آباد
موقع دیکھکر یہہ لوگ آباد ہوے سماعی روایات اور دلایل موجودہ سے آخر الذکر حال قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ
نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سے انکا کس طرح تعلق رہا الا ۱۱۹۶ھ جسکو ایک سو چھتر برس ہوئے بعہد سلطنت اورنگ زیب جس سال مین شاہزادہ
بہادر شاہ نے ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بھی بارہ ہزار معاملہ مقرر کر کے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند
عرصہ تک اوسنے بمشکل اوقات گذاری کری آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بھی چھوٹ گئی تاوقتیکہ نادر شاہ ایرانی نے دوبارہ
ایسی سختی سے مطیع کری تاکہ عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہے الا کوئی حاکم مقرر نہین تھا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی
مع کچھہ فوج کے آکر بنام بہادر بارہ ہزار جو کچھہ ہاتھہ لگا وصول کر کے لیگیا فتح خان بارکزئی کی حادثات مین شاہزمان نے بموجب درخواست
ایک پیر سید کی دوڑون پر بارہ ہزار معاملہ معاف کر دیا جسکے عوض مین قوم دوڑ اوس اپنی محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچھہ قلیل غلہ پیداوار
سالانہ سے دیتی رہے تب سے آزاد چلے آتے مین حال مین بسبب ہمارا قوم وزیر اس فرقہ کی خواہش ہے کہ گورنمنٹ انگریزی
ہمکو بھی اپنے سیف ایہ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کی شامل کری مگر چونکہ ہماری گورنمنٹ کو اسطرف کچھہ حدود بڑہانے اور ملک
لینے کا منشا نہین ہے اسواسطے باوجود درخواست کرنیکے وہ محروم رہے غرض اس قوم کے آدمی بہت جنگ جو نہین مین میانہ قد متوسط
اندام گندم گون اہل تبردی آرام طلب کاہل عیش پسند سقاطینیت ہوتے ہین بدعہدی اور بے صوتی مین مشہور ہین عورات اور طفلان
بے ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہے اور اس معاملہ مین نخل افغانستان کے قدموں مین سے اول درجہ کی بدکار ہین
اور ایک طفل بے ریش پر جب چند آدمی عاشق ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش اور شوق
تو اپنی طرف مایل کرنیکے واسطے چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطے گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کے گھر کے پاس کھڑا کر دیتے ہین جب صبح وہ حال دیکھتا ہے تو وہ بھی اوسی طرح کرتا ہے
اور اسطرحکا نقصان مال تب تک ہوتا رہتا ہے کہ جب تک ایک فریق مغلوب نہو جاوے یا وہ معشوق اونمین سے
کسی ایک کو اپنی دوستی کے واسطے منتخب نکرے بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم گشت وخون ہو جاتے ہین
اور ایسی بات پر گاؤن مین بہی گوندبازی رہتی ہے اور جس لوکے پر اوسکے عاشق ایک دوسرے کی رشکانہ ترغیب
سے زیادہ گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر بے ڈھب حدتک لگاتے ہین کہ گرد نواح آنکھونکے گوش تک
سیاہ ہوتا ہے اور اکثر جوان آنکھون کو سیندور سے سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکھہ سرمہ سیاہ سے اور دوسری
سیندور سے سرخ کرتے ہین کبھی اونکی آنکھہ اس خراب سرمہ سے خالی نہین رہتی ہے اور دوڑ لوگ تمام افیونی ہین
بلکہ بعض عورات بھی افیون کھاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگے جو افیون یا چرس اور بنگ کا نشہ نرکھتے ہون بنگ
سبز کو بھی خشک کر کے حقہ مین پیتے ہین شراب کا نام بھی نہین جانتے ہین مگر بعضے خبیث نشون سے وقت زوال
سے لیکر تمام شب سیاہ مست رہتے ہین اور باوجود اس بدعت کے نماز کو کم چھوڑتے ہین مگر اسکو رسماً ادا
کرتے ہین نہ کہ نماز یا نیاز بہ خشوع وخضوع پڑھتے ہین اس قوم کا کل شمار تخمیناً آمردان مسلح بند اس قوم کا بارہ ۱۲ ہزار

اور واضح ہو کہ اصل ونسل دوڑ کی وہی ہے کہ جو پیچھے لکھی گئی مگر چند قوم متفرق ایسی اور بھی مدت سے شامل چلی آتی ہین
گو وہ دوڑ کی اولاد نہین مگر دوڑ کہلاتے ہین اور حصہ ونفع نقصان دوڑ کے ساتھہ شامل ہین انکی تفصیل یہہ ہے کہ ملغ ایک ہزار
عبدک ایک ہزار دریہ خیل ایک ہزار دوسو امخانی یا افرونی ایک ہزار تروتی شامل عبدک وحید خیل انکا شاخوار شجرہ ذیل مین درج ہے

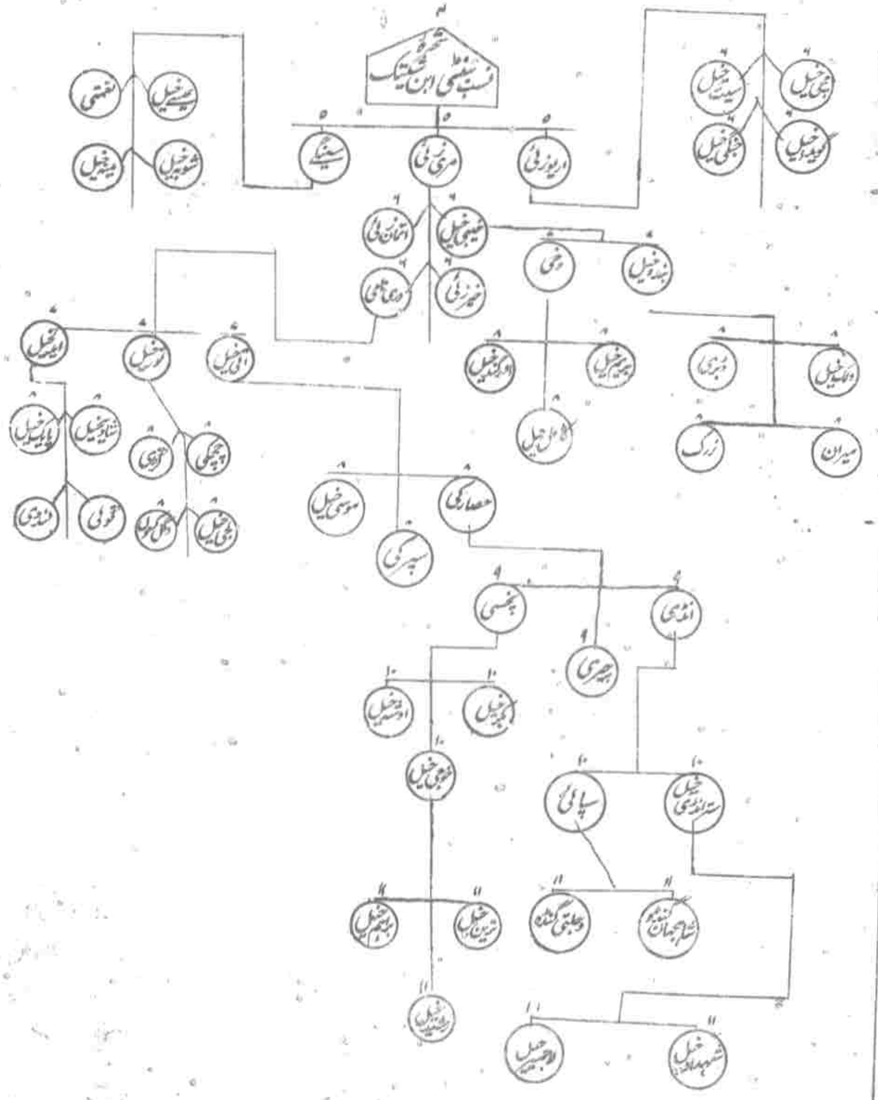
شجرہ نسب ملغ



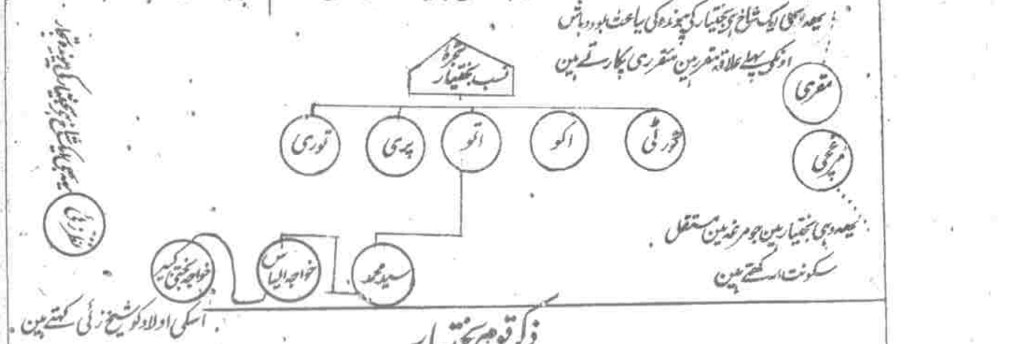
مشهور ہے اس تعداد مین دیگر چہار فرقہ متفرق جنکا علحدہ کرسی نامہ درج ہو شامل نہین

ذکر قوم بنبتی

شجرۂ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے یہہ لوگ اپنے تیئن دوڑ کا بھائی سمجھتے ہین اور جدران کہتے ہین کہ تنی مسمی کاغ ڈوم کی نسل سے ہین دریافت سے ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ کرڑانی خواہ کرلانی کی کہتے ہین کہ تنی کے صلبی پسر دو تھے ایک آڑی جسکی نسل اریوری ہے دوسرا مری جسکی اولاد مری خیل کہلاتی ہے اور مسمی سینگی ایک طفل شیرخوار کو مسمی مری بن تنی نے پرورش کری اوسکی اولاد سینگی مشہور ہے یہہ قوم علاقہ خوست کے گوشہ غربی وجنوبی مین آباد مین اکثر پہاڑ مین رہتے ہین اور بعض دامن کوہ مین مگر ادنکا بڑا گانون موضع درہ کے میدان مین ہے جسکے پانصد گھر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایک ہزار سلح بند آدمی اس موضع سے نکلتے ہین سوا اسے موضع ورگی کے جو اونکے سب دیہات سے بڑا ہے دیہات ذیل بھی اونکے بڑے گانون ہین حصارک گوحتہ ترغی اتمان اس قوم کی سکونت مستقل ہے اور سقف کوٹھہ رہتے ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سرسبز ہے کل مری روح اس قوم کی تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اولاد دوڑ ڈوم کی اولاد کی مردم قوم ناغر اور بنی کے ہمراہ قلیل لوگ ولایت سے ہمراہ ہین جنکو یہہ لوگ بھیٹ بولتے ہین دس بارہ گھر قرولی مین ہین اور بیس بائیس گھر ملک شنجا واتی مین ہمراہ ان لوگون کے ہونگے یہہ لوگ کل اولاد کاغ دوڑ ڈوم کی اولاد ہین عورات انکی درمیان شادی کی گاتی بجاتی ہین ہمراہ دہل کے چونکہ عورات ناغر وبنی کی درمیان شادی کے گانے بجانے کو ہمراہ دہل کے عیب سخت جانتی ہین لیکن بدون دہل کے درمیان شادی کے گاتی ہین رسومات شادی مین ہم قوم متفق ہوکر اور اس گانے مین بھی اتنا لحاظ ضرور ہوتا ہے اول تو ایک یہہ کہ باجا دہل وغیرہ کچھہ نہو اور دوم گانے مین انکے قسم غزلیات ریختہ تان ٹپہ وغیرہ عشق آمیز فقط بے حیائی کا لحاظ ضرور ہوتا ہے چند بنی و ٹوٹی و سوہاگ وغیرہ جو قدیم سے اونکا گانا رایج مقرر ہے اندر شادی کے بس وہی نوع پر گاتی بجاتی ہین سوا اس گانیکے اور کو معیوب جانتی ہین وہ عورت کو عیب سخت جانتی ہین لہذا یہہ قوم ولایتی ہو واسطے گانے بجانیکو لاتے ہین انکو درمیان شادی کے روبرو انکے دہل بجاتی ہین دولھہ کے ہمراہ قوم ناغر وبنی کی رسم ہے کہ روبرو دولھہ دولھن کے باجا تماشا مرفہ وغیرہ کچھہ نہین ہوتا ہے سوا ایک دہل وہ بھیٹ کی گردن مین ہوتا ہے اور وہ بجاتا ہے اور یہی طور سے بی رسم ولایت ڈوم نوبت خانہ نہین رکھتے ہین اندر شادیکے جیسا کہ کل قوم کا دستور ہے کہ شادی مین نوبت خانہ بجواتے ہین حالا کہ عنایت الہی سے پچاس سال اول زمانہ حال سے گھر و نوبت خانہ تھا یعنی صاحب نوبت نقارہ سبل کدہ تک تھے اوس زمانہ مین بھی ایسا اتفاق شادی مین ہوا کہ نوبت گھر پر رکھوالی سے انکا قول ہے کہ ہم کس قابل ہین اور ایسے کیا ٹری شادی ہے کہ جس پر ہم نقارخانہ رکھوا دینگے راقم نے ایک رسم کو توڑ دیا قتنہ نوشان شاہی خیر سے ورآوخانسے یہی رسم دہل مجکو شادیکا جلوس بدون باجہ و گاجہ و تماشہ مرفہ کی اچھا ہی معلوم ہوا لہذا اس رسم کو موقوف کر کہا ہے اوسکی تماشہ مرفہ جاری کیا گیا اب قوم ناغر مین کرولی نیز جاری ہوگیا ہے لیکن خانگی جو کہ رسمیات دولہ ودولہن کی ہین اون مین تو دہل ہی جاری ہے یعنی ہمراہ اوس رسمیات کے بھیٹ ڈہل گلے مین ڈال کر بجاتا ہے اسکا حال تک اور کبت بھی پڑہتے ہین بطور کبھی سرود کی اور ان لوگون کے نقارہ اور شتری ہے سوا ہوتے ہین اور یہہ لوگ سوا ناغر و بنی کی دوسری قوم سے نہین مانگتے ہین لہذا یہہ ہر دو قوم مذکوران لوگون کی بڑی آبرو کرتے ہین اور درمیان شادیکی اپنی حیثیت موافق خوب دیتے ہین



یہہ حال اونکا لکھا جاتا ہے کہ جو افغانون کے شمار مین داخل ہین مع نسب نامہ کے لیکن سڑابن مین نہین مگر قوم افغان مین سے ہین یعنے اولاد افغان بن امیا کی لیکن عبد الرشید کی اولاد نہین کہ جنکو خطاب پٹھانکا آنحضرت صلعم نے بخشا تھا اور راجی آپکو سید سمجھتے ہین وضح ہو کہ بختیار اور استرانی قوم شیرانی اور مشوانی قوم کاکڑ مین اور ہنی اور قوم وردگ اقوام کرلانی اور خوندہی قوم وادی اور سپلیدرزئی قوم ترین اور بحر شین قوم سیانی ہین اور کوئی قوم بنی ہین یہہ جملہ قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کی ملحق ہین اور اگرچہ اپنی آپکو برملا سید نہین کہلاتے مگر چونکہ جن اقوام افغانیہ سے ملحق ہین اونسے کرسی نامہ پدری نہین ملتا اسواسطے وہ اپنا آپکو سید تصور کرچاہتے ہین اور چونکہ عوام اونکی سادات کے معترف نہین ہین اسواسطے وہ یہہ کہتے ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سے نکلکر افغانون سے پیوست ہوئے اور نسبت اور خوشی اور راہ و رسم اس قوم کی اختیار کی تو پہر سید کہلانا طریقہ ادب اور احسان سے دور ہے اور کہتے ہین کہ ہمارے بزرگ بھی یہہ بات کہہ گئے ہین کہ جو کوئی ہماری اولاد سے آپکو سید سمجھے گا وہ ہماری اولاد سے نہین ہے جو کچھہ کہ حال ان شاخونکا تحقیقات سے حاصل ہوا وہ درج کیا گیا اور مفصل حال اس قوم کا اوپر بھی درج ہوچکا ہے



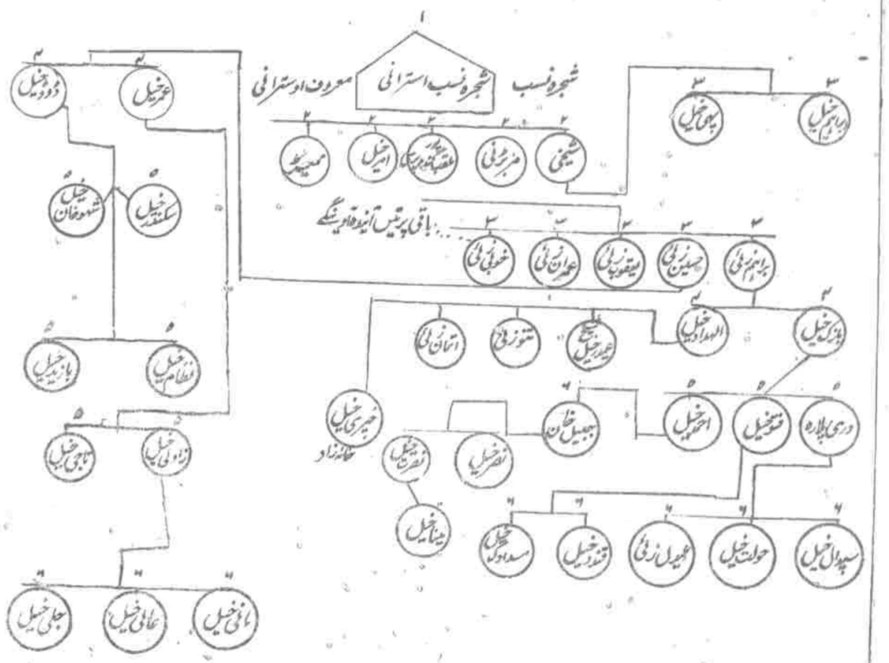
ذکر قوم بختیار

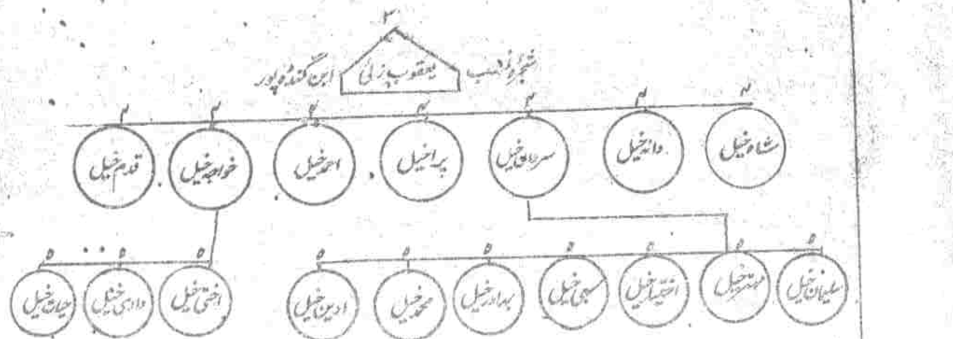
صاحب مخزن افغانی نے نسبت اصلیت قوم بختیار لکھا ہے کہ ایک جوان سید زادہ اسحاق نام قصبہ اوش توابع بغداد شریف سے بنابر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین بملک شیرانی آیا اور قوم شیرانی سے ایک عورت مسماۃ شبجنی نام اپنے نکاح مین لایا اوس سے فرزند پیدا ہوا اونکا نام ابو سعید رکھا گیا کہ جو بسبب خوبی طالع بختاور کے لقب سے مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار مشہور ہوگیا اونکی نسل سے بختیار لوگ ہین اس قوم کی فی الحال تخمیناً پانسو گھر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور نیک معاش ہے

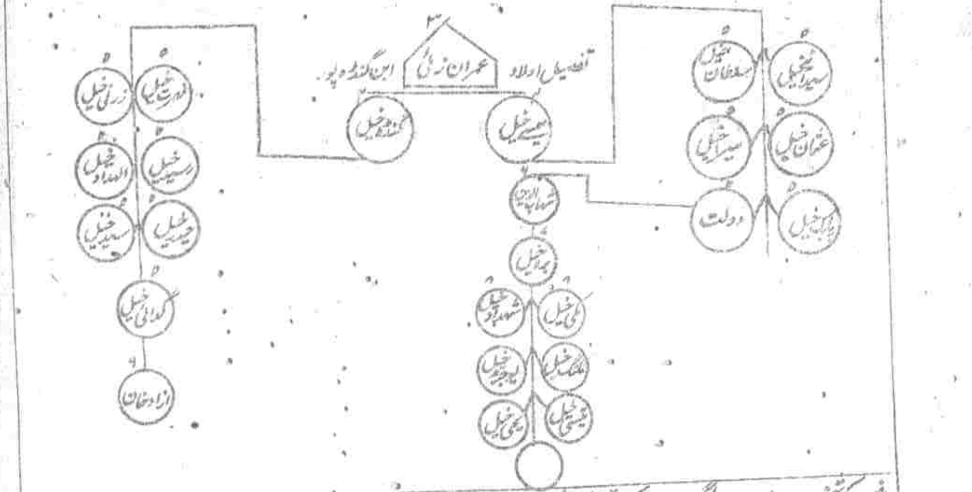
ذکر اوشترانی اون چہار قومون کا جو اپنا مورث اعلی سید محمد گیسودراز کو سمجھتے ہین

واضح ہو کہ اشترانی خواہ استرانی جنہین سے گنڈہ پور بھی ہین اور مشوانی اور وردگ اور ہنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ پدری سید محمد گیسودراز کے ساتھہ اس تقریب سے جا ملاتے ہین کہ بیچ زمانہ حیات شیرانی وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانستان مین شال رہنے لگے بطور کرامت اونکے کرانی اور شیرانی اور کاکڑ اوس سید کے معتقد ہوئے اور امیر تیمور گورگان کے خطر تاک یورش سے بذریعہ دعای خیر سید موصوف کی محفوظ و منصور ہوکر سرداران ہرسہ قوم یعنی کاکڑ اور شیرانی

اور کرلانی اپنی اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کے پیش کش کی اور سید محمد گیسودراز ان ہرسہ کے ساتھہ نکاح کرکر رشتہ لگا جنسے چار فرزند پیدا ہوئے شیرانی کی دختر سے استربانی اور کاکڑ کی دختر سے مشوانی اور کرلانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئے وردگ اور ہنی اور جب سید محمد گیسودراز ہندوستان کی طرف تشریف لیگئے تو اپنی ہرسہ منکوحہ افغانیہ کو مع فرزندان جو اونکے شکم سے پیدا ہوئے تھے والدین مستورات کے گھر چھوڑ گئے اور اپنی اجداد ری کے گھر مین ان لڑکون نے تربیت پاکر بعد سن بلوغت شادی بھی افغانونکے گھر سے کری اسواسطے افغانونسے خلط ملط ہوگئے حضرت گیسودراز کے باب مین تاریخ فرشتہ والا لکھا ہے ۸۰۱ھ ہجری مین جبکہ زمانہ حال تک چارسو اناسی برس گذرے ہین سلطان فیروز شاہ بہمنی کے عہد سلطنت مین سید محمد گیسودراز دہلی کیطرف سے ملک دکھن مین گئے اور حسن آباد گلبرکہ کے متصل خانقاہ بناکر فروکش ہوئے جہان مرقد منور اونکا تا حال زیارتگاہ خاص و عام ہے احمد شاہ بہمنی جو ۸۲۵ھ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکن ہوا تھا وہ سید محمد گیسودراز کا مرید اور معتقد خاص تھا جسنے بہت سے قریات اور قصبات اونکے خانقاہ کی واسطے وقف کردئے اور تا حال علاوہ افغانستان کی اولاد سید محمد گیسودراز کی دکن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سے جتنی کہ افغانستان مین وہانکے لوگ اونکی اولاد ہونیکا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسودراز کا جو صاحب مخزن افغانی سید موصوف سے لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھہ جا ملایا ہے وہ اس باب کے اول مین لکھا گیا ہے ناظرین کو دیکھنے سے معلوم ہوگا اور یہہ کتاب حیات افغانی سے لکھا گیا ہے



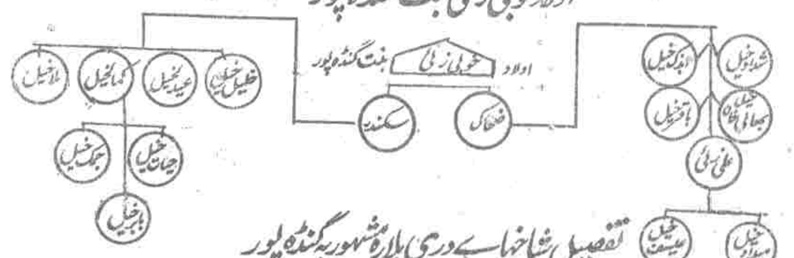




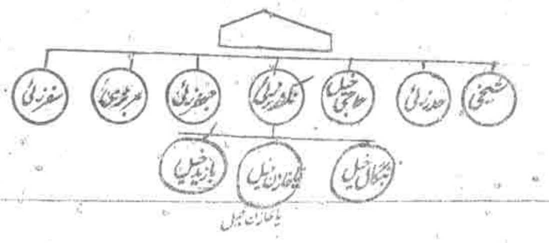
واقع ہو کہ شیخی اور مربری بھائی گنڈہ پور کے تھے جنکا نسب نامہ اوپر درج ہو چکا ہے اور رفع نقصان ہیں داخل نامہ دری پلارہ کی سوئی اور سفرزئی اور حندرزئی قوم شیرانی سے ہیں وہ بھی بطور تفلی داخل نامہ دری کی ہوئی علاوہ اونکی شاخ اندری قوم شیرانی سے نکل کر ابراہیم زئی شاخ گنڈہ پور کے ساتھ شامل ہوئی موسی زئی جسمین چار شگوفہ حسب ذیل ہیں تحتی خیل سیین خیل خوار زئی نودر خیل قوم خوخشت سے نکل کر ... گنڈہ پور کے ساتھ شامل ہوئی اور قوم بابا زئی جنکو چار شاخین ہیں تفصیل ہیں علی بھیان خیل بابی خیل ملی خیل کتی خیل قوم یوسف خیتی سے علیحدہ ہو کر یعقوب زئی گنڈہ پور کے ساتھ وصل ہوئی پس یہ شاخین گنڈہ پور نہین وصل ہین مگر حصہ اور رسم ... نسبی تخلوط کہ سوا اسکے علیحدگی نسب اور کچھ تمیز نہین ہو سکتا تاریخ قوم گنڈہ پور اصلیت نسب کا حال پہنچے درج ہو چکا ہے شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف استریانی کے پانچ پسر تھے اس تفصیل سے شتری ملقب گنڈہ پور اور شیخی اور مربری اور عمران ان ہر چار کی اولاد تخمینا گنڈہ پور کہلاتی ہے اور انہین سب کی

زیادہ تعداد ہین تری ملقب گنڈہ پور کی نسل سے ہے پانچوان پسر ستوری کا نام شیرانی الحال حضرت ہیئر کی اولاد اپنے مورث اعلیٰ کے نام سے استرانی یا اوستریانی کہلاتے ہیں مسکن وہ ہفت منزل قندہار سے بگوشہ شرقی و شمالی واقع تھا سکونت رکھتے تھے اور جملہ پسران ستوری سے سمی تری گنڈہ پور خوبصورت تھا ہیچ زمان زندگی ستوری کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنڈہ پور ہو کر بلا رضامندی والدین گنڈہ پور کے گھر چلی گئی اور گنڈہ پور نے اسکو حسین دیکھکر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستوری باپ گنڈہ پور اور دیگر بھائی اوسکے مانع ہوئے مگر گنڈہ پور باز نہ آیا اس سبب سے ستوری اور اوسکے دیگر پسران نے گنڈہ پور سے رنجیدہ ہو کر ترک مکالمت اور قرابت کی کرلی بدینوجہ گنڈہ پور مقام ستوریانی چاہ سے مع متعلقان اور وابستگان اپنے کے بھائی اور باپ سے ناراض ہو کر بمقام زمین سوسیہ تروہی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی چاہ سے ہے سکونت پذیر ہوا اور باپ نے اوسکو گنڈہ پور یعنی ناقص بھٹا کیا یہی وجہ تسمیہ گنڈہ پور ہو کر بمبادا یہ اسم تری ہوا اور باپ نے یہ بھی کہا کہ بدون رضامندی میری تمنے اس عورت سے نکاح کیا ہے تمہاری اولاد ہمیشہ بدی سے خلاص نہین ہوگی اگر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فساد میں مبتلا ہوگی مگر اولاد تمہاری بہت ہوگی ذکر تعداد قوم گنڈہ پور لوگ عوام ہین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہین فی الحال تخمینا تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا موقع آبادی حال گنڈہ پور و نکا ملک ضلع ڈیرہ اسمعیل صاحب مین اندر حدود ذیل کے واقع ہے اونکی جنوب ملک میان خیل اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ ڈیرہ اسمعیل خان بڈہ گاذون اس قوم کی حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بار اخان رئیس گنڈہ پوران کے عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ کلاچی یہ ہے کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گھر قوم کلاچی کے آباد تھے جنکی سبب سے یہ قصبہ موسوم کلاچی ہوا اور دوسرا گڑہ جسکو عمران زئی گنڈہ پوروں نے بوقت جانے آزاد خان عمران زئی آباد کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنارہ نالہ لونی آباد ہے اور یہ نالہ کوہی ملک گنڈہ پور کی سیرابی عارضی کیواسطے بڑا مفید ہے چوتھا ماڈہی جو اوپر راستہ ڈیرہ اسمعیل خان کے واقع ہے پانچوان روہڑی چھٹا کوٹ ظفر اور واسطے سکونت کی مکان سکنی مٹی کی کوٹھہ بنائی مین جنمین اکثر مین ایک کمرہ ہوتا ہے

اولاد خوبی زئی بنت گنڈہ پور

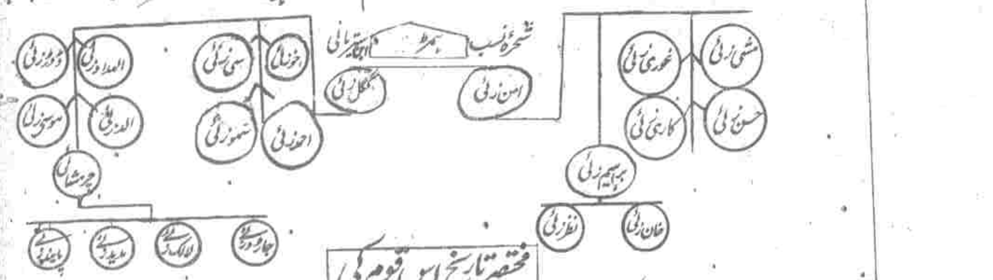


تفصیل شاخہائے دری بارہ مشہور بہ گنڈہ پور



ذکر قوم ہمڑ مشہور باسم استرانی

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ استرانی یا اوستیرانی کی پانچ پسران ہین سے چار کے اولاد باسم گنداپور مشہور ہے صرف ایک فرزند مسمی ہمڑ کی نسل اپنی مورث کی اسم سے استریانی کہلاتی ہین ایک شخص کا قول ہے کہ ہمڑ کے تین فرزند تھے ایک فرزند مسمی مغنار دوسرا حرش تیسرا بدرو اور وہ شجرۂ نسب ہمڑ معروف استرانیکا اسطرح لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ان نامون پر شاخین اس قوم کی مشہور ہین بموجب شجرۂ نسب کے ✤ ✤



مختصر تاریخ اس قوم کی

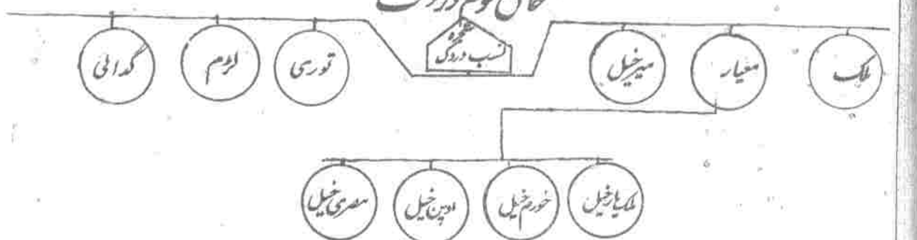
قوم ہمڑ مشہور استریانی قوم بابر سے جنوب کچھہ میدان علاقہ سرکار انگریز مین اور کچھہ پہاڑ مین آباد ہین انکی جنوب گسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ مین قوم ہمزائی رہتے ہین انکے بڑے گانو اٹک پیور کوئی وچہ کوہی منگل اور گنندہ ہین اوستریانی لوگ پہلے مال چرائی کا پیشہ رکھتے تھے اور پوندہ کیطرح جہان اچھی چراگاہ دیکھی وہان مستعار گذارہ کرتے تھے بہت عرصہ نہین ہوا کہ دھون نی بلوچون سے یہہ ملک مقبوضۂ حال دبالیا اور باقی سب اقوام دامان دالونمین سے یہہ قوم میدان پر پہلے آئی اور بہر بلوک شمشیر کچھہ شمالی طرف بابر کی حدود کو بھی شامل کرلیا موسم زمستان مین اس میدان پر رہتے تھے اور تابستان کو موسیٰ خیل ہمقوم کا کڑ کی پہاڑ مین جاتے تو لا ینفا اختر دیا اسی برس یا زیادہ کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سے انکی کچھہ بے اتفاقی ہوگئی اسواسطے نصف لوگ قوم استرانیکے اپنی اجرت سمجھکر کاشتکاری کرنے لگے دوسرا نصف چاہتا تھا کہ ہم اپنے قدیمی پیشہ کو نہ چھوڑین لیکن آخر کو وہ بھی زمیداری کرنے لگے مگر دو شاخ جنہین سے مشہور مشوری ہے بدستور حال تک پوندہ چلے آتے ہین اس قوم کا پیشہ زمیداری اور تجارتی عرصہ مساوی ہوگا سوداگر انکے فرقہ مین کرایہ کش ہین بار برداری اکثر بذریعہ اشتران اور بیل اور مرکب کی ہوتی ہے سوداگر لوگ عموماً دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک گروہ انکا شامل دیگر پوندہ کا آتا جاتا ہے زراعت کاریکی زمین جملہ سرکاری حدمین ہے اور جو استرانی پہاڑ مین رہتے ہین اونکی اراضی زرعی نیچے میدان مین واقع ہے اور اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت اس قوم پر موثر ہے انکی زمین زرعی مین فصل خریف کو باجرا کثرت سے اور فصل ربیع مین گندم پیدا ہوتے ہین اس پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرا اور تابستان مین گندم زیادہ کھائی جاتی ہین رمہ گوسفند بھی رکھتے ہین لحم گوسفند اور گاو جاڑے مین کھاتے ہین اوستیرانی روئی کا سفید کپڑا پہنتے ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہے اور معتبر لوک اونکی اوپر اوڑھتے ہین عورات کی پوشش انگریزی ہے یہہ قوم نیک چلن اور دلاور ہے انکی سخت دشمنی نگرانی بلوچون سے ہے قوم کے سردار کو خان کہتے ہین یہہ کل قوم اپنی ہمسایون سے تخمینا تین ہزار گھر مشہور ہین مسجد ہر گانو مین ہوتی ہے اور باہر چھوٹے گانو مین اونکو جیوک کہتے ہین یہہ قوم مسلمان اور پختہ دین دار ہین فرائض شرعی

حال قوم منہی



واضح ہوا کہ یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سے کررانی خواہ کرلانی سے بتلاتے ہین ابتدا مین کچھہ منہی کی قوم شامل قوم منگل جنکا نام اپنا سجا اوس داسہ مین تا الا منہی منگل مشہور ہے ملک نبون مین آباد ہے اولاد شیتک نبون زئی قابضان حال نبون نے تخمیناً پانچسو برس سے کچھہ اوپر عرصہ ہوا کہ منہی اور منگل کو اس ملک سے بیدخل کیا کچھہ منہی لوگ ہندوستان کو چلے گئے اور کچھہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ مین جاکر آباد ہوئے فی الحال اس قوم مین سے شاخ دوشت جسکو دوشتی اور دوختی بھی کہتے ہین مشہور اور قابل ذکر کی ہے قوم مشت بنگش اور اورکزئی اور کرم کے مابین کوہ سفید سے مشرق مائل جنوب پہاڑی ملک مین آباد ہے اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہے کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردان کی نو ہزار بیان کرتے ہین پورا قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی اور نمک بھی بہادر قبیل کی کان سے لیجا کر نفع اوٹھاتے ہین خانگی دشمنی سے خالی نہین مگر باہر کا سخت غنیم نہین رکھتے

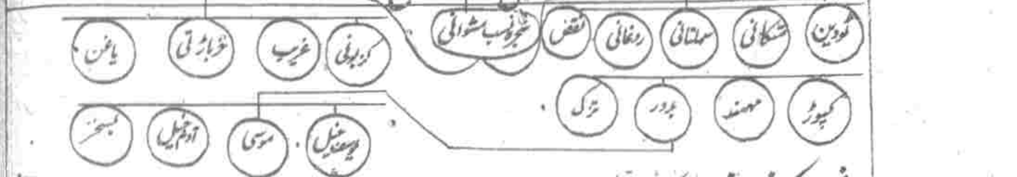
حال قوم وردک



یہہ قوم کو وہی ابن کررانی سے الحاق رکھتی ہے مگر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے اونکو سید سمجھتے ہین مولد اس قوم کا کوہ بریل شاخ کوہ سلیمان سے ہے یہان سے کل قوم کررانی پھیلی ہے فی الحال جو ملک مالک وردک کا ہے اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہے کہ مغربی حد اونکی ملک ہزارستان سے ملتی ہی اور باقی ہر سہ طرف قوم غلزئی کا ملک ہے اونکا ملک بطور وادی کے طویل ہے جنوباً و شمالاً اور مشرق اور مغرب دونو طرف انکے ملک کے پہاڑ ہین مشرقی پہاڑ مشرقی جانب کوہ گرد اور خرد ہے اور غربی پہاڑ ہزارستان کے متعلق ہے ایک رود جسکا غلطی سے رود غزنی مشہور ہے اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہوکر اور بال دیسی رقبہ کو سیراب کرتی جاتی ہے اور شمالی حصہ مین رود شوہ کر سے سیرابی ہوتی ہے علاقہ سنگی اور شیخ آباد اور شیر اور خوست اور سہ او ادر حقیقت انکے ملک کے مشہور حصہ مین اونکا ملک اکثر سبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تھوڑا ہوتا ہے موٹے چانول بہت پیدا ہوتے ہین اور فصل ربیع مین گندم و جو کثرت سے ہوتی ہین کل قوم وردک زمیداریکا پیشہ رکھتی ہین اور خوب محنتی قوم ہی بعض مالداریکا شغل رکھتی ہین انکی سکونت مستقل ہے اور چھوٹے چھوٹے دیہات مین رہتے ہین اکثر دیہہ مین پچاس گھر سے کم ہین اور ہر گانو کے گرد دیہہ پناہ معہ برج بطور چھوٹے قلعہ کی ہوتی ہے ایک دروازہ ہوتا ہے خانجات سنگی مٹی سے بناتے ہین انکے ملک سے راہ عام کابل اور غزنی کا گذر ہوتا ہی وردک قوم نیک چلن اور کم آزار سنی جاتی ہے سب سنی مذہب ہین جب برف پڑتا ہی اور دنیوی کام سب بند ہوتے ہین تو اکثر اوقات مسجد مین بیٹھکر نماز اور پڑھنے کا شغل کرتے ہین پورا قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم گوشت سے خمیری روٹی تنور کی پکی ہوئی اکثر پسند کرتے ہین پوشاک بد وضع ہی اکثر لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی رکھتے ہین اپنی ہمسایہ قومون سے لڑائی نہین رکھی اور خانگی فساد بھی کم ہے امیر کابل کو محصول مقررہ دیتے ہین اور جو تنازعات یا مقدمات اپنی قوم سے واقع ہون اکثر معاملات حاکم غزنین کی روبرو طے ہوتی ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک اور قاضی فیصلہ کردیتے ہین کل تعداد اس قوم کی تخمیناً دس ہزار گھر بیان کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین میرخیل اور اوسکے بعد معیار اور پھر نوریکی شاخ جنمین سے

خان اس قوم کے ہوتے ہین فی الحال خداے نظر خان و عتیق خان و اکرم خان ملک ہین وردک کی قوم سے علاقہ چھچہ ضلع راولپنڈی مین بہت کھر آباد مین خصوص شہر پشاور مین بڑی اور وہان بھی مالک اراضیات بیچہ ہین

حال قوم مشوانی



واضح ہو کہ مشوانی اپنے آپکو سید سمجھ کر افغانون مین قوم کاکڑ سے اپنا تعلق ابتدا بیان کرتے ہین یہہ قوم تھوڑی اور متفرق رہتے ہین قریب چار سو گھر انکے کوہ دامن مین کابل سے پچیس میل شمال مین آباد ہین کوہ دامن کے مشوانی پیشہ زمینداری اور بعض سوداگری کا رکھتے ہین اور شتران پر مال تجارت بار کر کے بخارہ تک جاتے ہین اور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بھی چند گھر اس قوم کے ہین اور کوہ گندگھر کے شمالی حصہ مین بمقام سری کوٹ ضلع ہزارہ مین بھی مشوانی رہتے ہین اور خیبارہ نام ایک موضع بھی گندگھر مین ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہان کس تقریب سے گئے مشوانی کی قوم آستانہ سمجھی جاتی ہے اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص اس قوم مین سے شاخ لودین جو توخی غلزئی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گھر قندہار مین بھی ہین

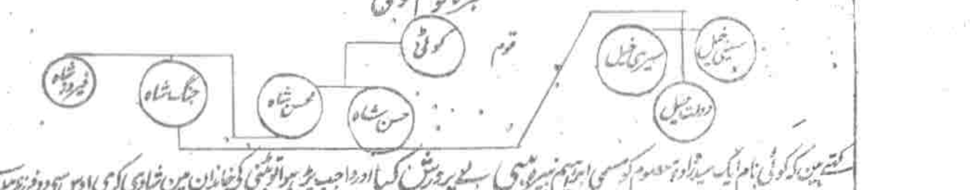
ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم ہوا قوم غرغشت کے ذکر مین شامل شاخ وادی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم او سیکے تعلق تھی گرچہ کہ خوندی لوگ بھی سید کہلاتے ہین اسواسطے اس جگہہ مختصر ذکر انکا مناسب سمجھا گیا کہتے ہین کہ وادی ابن درانی بیرہ غرغشت نے ایک بیوہ سیدزادی سے جو ولایت خجند سے ملتانین اپنی خواہر کے پاس آتی تھی نکاح کیا اوس بی بی کے شکم سے پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین تھا اوسکے چار فرزند تھے بلیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ہلاک خجند سے تھا بی بی خجندیہ کو افغان اپنے روزمرہ مین خوندی بگی مدت خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین شامل رہی مگر فی الحال بالکل اونسے علیحدہ ہین قندہار اور اوسکی نواح مین بستے ہین اور یہہ بہت قلیل قوم ہے

ذکر قوم سپنڈزئی

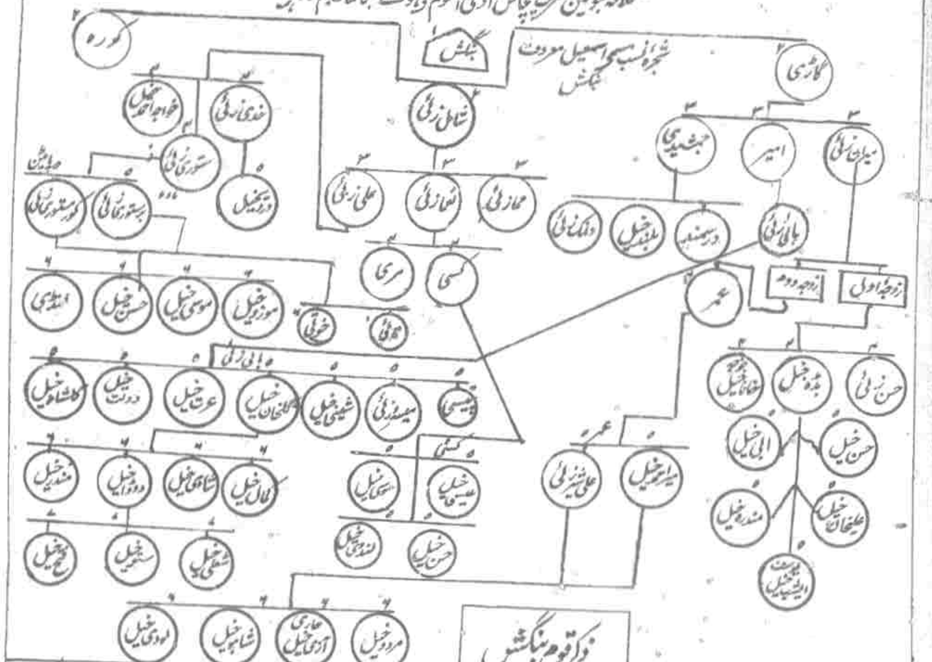
قوم سپنڈزئی سید کہلاتے ہین اور قوم ترین کی شامل ملک پشین مین زراعت کاری اور سوداگری کا کام کرتے ہین زیادہ حال انکا معلوم نہین ہو سکا قوم غرشین کا ذکر قوم میانہ افغانکے شامل لکھا گیا ہے سواے قندہار اور اوسکی نواح والی غرشین کی تخمینا پچاس گھر اس قوم کو دو ڑسی منوب شمالی مین رہتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم حضرت بلال کی اولاد سے ہین مگر اس روایت کا کچھ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجاے غرشین کے غلط مشہور غرخین کہتے ہین

شجرہ قوم کوٹی



کہتے ہین کہ کوٹی نام ایک سیدزادہ معصوم کو مسمی ابراہیم نبیرہ ۔۔۔ سے پرورش کیا اور جب بڑا ہوا تو بٹنی کی خاندان مین شادی کی اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے

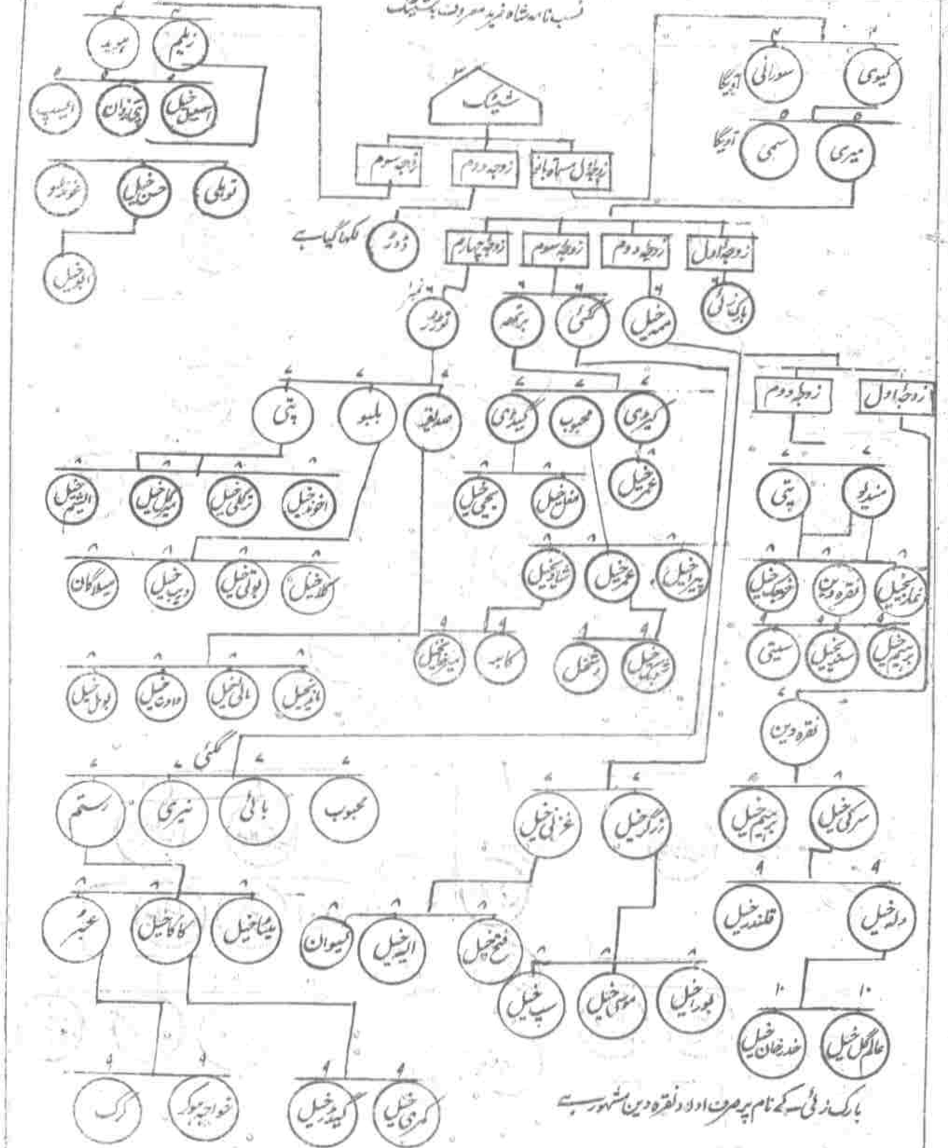
محسن شاہ بنون کے ملک مین آیا اور حسن شاہ پہاڑ مین رہا فیروز شاہ خونکی عداوت کر کی بخوف انتقام تاک کیطرف چلا گیا جہان اب بھی اوسکی اولاد ہے اور جنگ شاہ بنون مین مارا گیا جسکی خانقاہ کس دریا کی کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کی اولاد چہد خیل اور سورانیکی ہین موضع کوٹی سادات مین آباد ہے علاقہ بنون مین صرف پچاس آدمی اس قوم کی ہونگے جنکا ملک تجم شاہ ہے

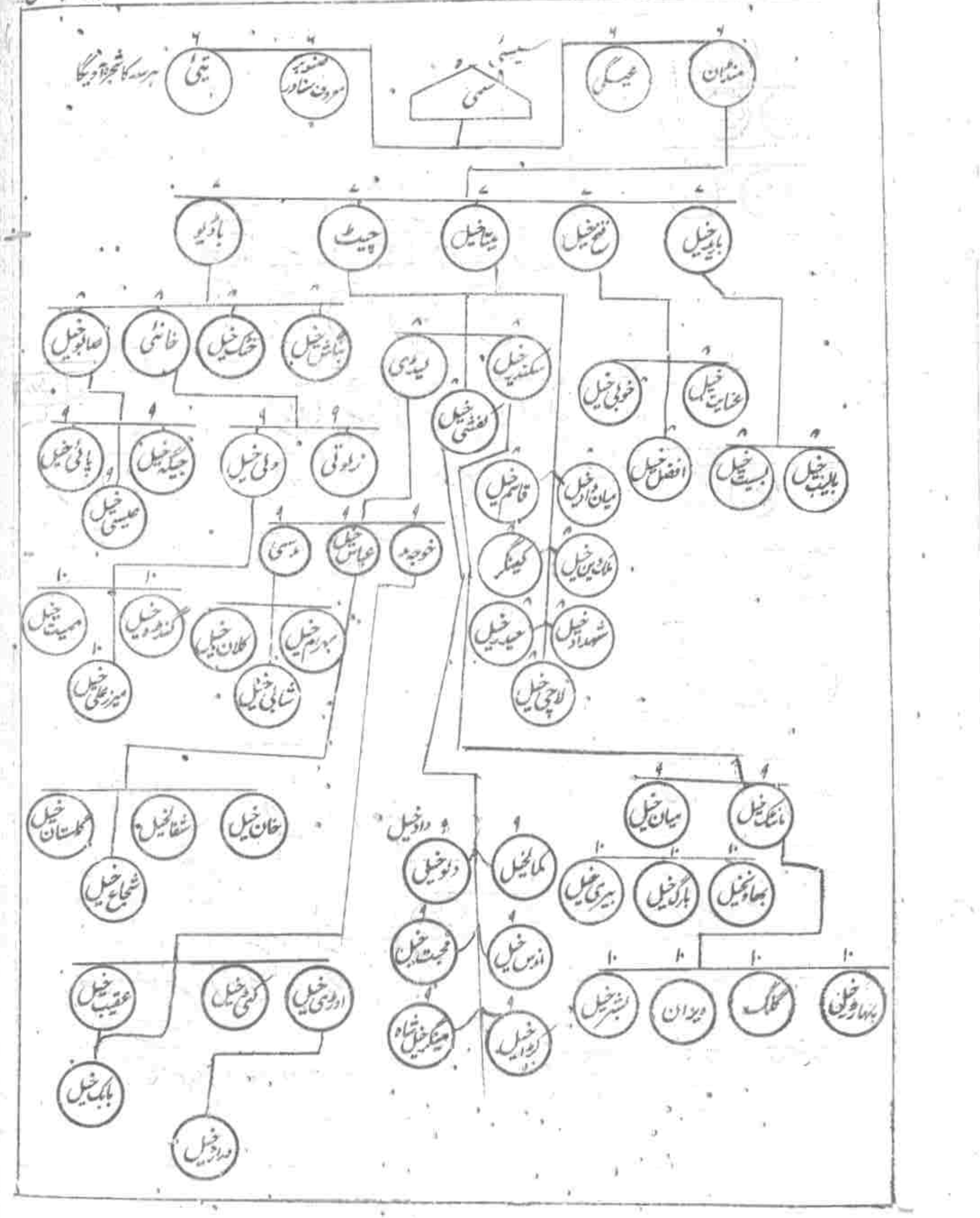


ذکر قوم بنگش

یہہ قوم پٹھان نہین افغان مین پٹھان اولاد عبد اللہ سید کیکو ہوتے ہین بباعث خطاب آنحضرت کی اور افغان اولاد افغان بن ارمیا نسے ہین یہہ حال اول فصل کے شروع مین اور فصل دوم کی شروع مین ناظرین کو مفصل معلوم ہوگا قوم بنگش حضرت خالد بن ولید کی فرزند مسمی عبد الله سے ہین نحو دسوین پشت مین مسمی اسمعیل پیدا ہوا اوسکی دو پسر مسمی گاڑہ اور سامل کی باہم جنگی والدہ قرلی قوم سے تھی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوئی اس سبب سے بن گش کی اسم سے موسوم ہو کر اصطلاح عام مین بنگش مشہور ہوئی اسمعیل مورث اعلی اس قوم کا گردیز علاقہ زرمت مین آباد تھا جو مولد اس قوم کا ہے انکی خانگی فساد مین ایسا اثر کیا کہ گاڑہ اور سامل کی نام سے دو گونڈی کل اقوام ملحق قوم بنگش مین ہو گئی ہے اور وہ گونڈی آپس مین دشمن ہین جب اس قوم کی تعداد مدت مین زیادہ ہوئی اور دوسری طرف سے قوم غلزئی نے زور دکھایا تو تخمینا پانسو برس ہوا اوس ملک کو چھوڑ کر علاقہ کورم اور میرانزئی و شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنی قبضہ مین کر لیا اور اوس سے تخمیناً ایک سو برس بعد قوم اورکزئی مین لڑائی شروع ہوئی اوس وقت جنگ کی قوم بھی بنگش کی مددگار ہوئی اور اورکزئی کو بعد سخت لڑائیکے کوہاٹ سے بیدخل کر کی اس قوم نے اپنا قبضہ کیا اوسکی پیچھے بھی بہت لڑائی باہم بنگش و اورکزئی کی ہوتی رہی مگر آخر کو جب اوس فیصلہ کی جسکا ذکر قوم اورکزئی کی حال مین لکھا گیا ہے بنگش اور اورکزئی کی حد مقرر ہو گئی یہہ میدان اور درہ مقبوضہ حال بنگشون کی قبضہ مین رہا اور شمالی پہاڑ اورکزئی نی دیا فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ مین آباد ہین اور باقی منوب علاقہ کورم اور شلوزان مین رہتے ہین مگر بنگش کی وادی تخرباد شہر قاطویل میدان پہاڑونسے محصور ہے اس قوم کی مشرق اور جنوب شیر قبیہ قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان

واقع ہے اور شمال مشرق اور کسی قدر جنوب مغربی مین قوم وزیری کی حد ملی ہے اور مغرب علاقہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور پٹھوار مین رہتے ہین وہ مغلوب قوم توریکو مین
اور شاہوزان ہوا خود مختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنے والے ریاست کار ہین اکثر پیشہ زمینداری رکھتے ہین بعضے سوداگری اور کتاب فروشی کا بھی کام کرتے ہین
بد قسمت بنگشون کا انکے ملک مین ہمیشہ بے خطرہ ہی زیادہ پیداوار انکو ایک کے گندم اور جانول مین آب و ہوا اچھی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ
مذہب اور بعض سُنی ہین کل تعداد اس قوم کی تخمیناً اٹھارہ ہزار گھر بیان کرتے ہین جنگ جو اور دلاور قوم ہے اچھے بندوق اور
چھرا کلان تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکھتا ہے اگرچہ رافضی کم کرتے ہین مگر اپنے ملک مین مشہور سارق مین مہمان
نوازی بہت اچھی طرح کیجاتی ہے بشرطیکہ مسافر بحکم میزبان کے گھر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ لوگ ہین خوراک اچھی ہے اکثر گندم کی
خمیری تنور کی پکی ہوئی روٹی گوشت سے کھائی جاتی ہے ہنگو کی چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید یا سیاہ یا بیگنی رنگ کی دستار اور
زانو تک لمبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا ہوتا ہے اور پایجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا جسمین نیلا خط بھی ہوتا ہے اور پاؤن مین
چپلے رکھتے ہین کبھی کبھی دستار بطور کمربند کمر پر باندھ کر چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتے ہین بنگش کے مرد لوگ سر کے دونو طرف شعوم یسے بال بطور گیسو
کوتاہ مثل پوربیہ اور یہود لوگونکی چھوڑ کر باقی سر کے بال منڈوا ڈالتے ہین یعنی پٹہ کلان رکھتے ہین شرقی بنگش بڑی ڈاڑھی رکھتے ہین اور
مغربی ڈاڑھی کو کترواتے ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کرتہ اور شلوار گھیردار سوسی کی اور سر پر سفید چادر یا لنگی جسکا ریشمی کنارہ
ہوتا ہے اوڑھتی ہین انکے بڑے گانون یہہ ہین ترہی اوتہ ٹل ورسمنڈ ہنگو استرزئی کناٹی
تو عمہ نوری ڈرمی کہی مدخورہ سواے ملک افغانستان کے صوبہ مازندران ممالک ایران مین بھی چند گھر
بنگشونکے سُنے جاتے ہین جو اسطرف سے گئے ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین بہت بنگش ہین
نواب فرخ آباد بھی اسی قوم سے اور یہ کے بنگشون مین سے ایک زمیندار کی اولاد سے تھا ابتدا مین نواب فرخ آباد ساڑھے چار لاکھہ
روپیہ لکھنؤ والے وزیر کو دیتا تھا سنہ ۱۸۰۱ عیسوی مین وہ ساڑھے چار لاکھہ روپیہ ریاست لکھنؤ کی جانب سے سرکار انگریزی کے
ہاتھہ مین آیا اور سنہ ۱۸۰۲ع وہ ملک با قرار دہی ایک لاکھہ آٹھہ ہزار سالیانہ کی نواب امداد حسین صاحب ناصر جنگ کو
گورنمنٹ انگریزی نے اپنے قبضہ مین کر لیا افسوس سنہ ۱۸۵۸ع مین بباعث بے اعتدالی نواب تفضل حسین خان خارج کرکے
برضامندی اوسکے سرکار نے عربستان مین جانے دیا بعد حج شریف کے وہ عدن مین آگئے تھے اور سرکار کی
طرف سے اوسکے پانچ روپیہ روزینہ مقرر تھے یہان پر جناب نواب صاحب موصوف نے قلب سازی کری
اسی جرم مین گرفتار رہے پھر اونھون نے درخواست کری کہ اب مین مکہ معظمہ مین اپنی بود و باش رکھون گا
بموجب درخواست کے انکی درخواست منظور ہوئی فقیر نے سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین موسم حج مین حرم شریف
مین ملاقات کری جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ بہت خراب حال دنیوی مین گرفتار پائے گئے لیکن
نعمت عظمی اون کو یسر تھی زبانی محمد وزیر خان بنگش ولد محمد امیر خان رسالدار بنگش باشندہ فرخ آباد
کے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین وہ کعبہ شریف سے بیمار ہو کر واسطے علاج کے عدن مین آکر انتقال ہوا
اور کل گھر بنگشون کے فرخ آباد مین تخمیناً چار سو کے ہونگے منجملہ اونکی اولاد نواب مظفر جنگ مین سے قریب اکیسو
بنگشون کے ہونگے وہ لوگ وثیقہ سرکار انگریزی سے پاتے ہین اور باقی بنگش روزگار پیشہ ہین اور
چند گھر بنگشون کے قبضہ مئو رشید آباد وغیرہ علاقہ فرخ آباد مین بھی آباد مین فقط + +





ذکر اصلیت ولدیت شیتک

جد اعلی قوم بنوچی کا سمی شاہ فرید معروف شیتک بیٹا کگمی کا ہے ذکر اصلیت وقومیت کر انکا اول لکھا گیا ہے مولد اصلی اسقوم کا
کوہ سوال شاخ کوہ سلیمان ہے جہان اب بھی کگمی میلہ ایک موقع کا نام مشہور ہے اوس جگہہ کگمی کے گھر تیسری زوجہ
سے یہہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی تولد مرگئی باپ نے نام اوسکا شاہ فرید رکھا چھوٹی عمر مین بباعث ناموافقت شیر دیگر عورات
بہت بیمار ہوا تب اوسکو بفہمایش اور حکمات شیر خر مادہ کا پلایا گیا جس سبب سے شیر تنک کے نام پر معروف ہوکر کثرت
استعمال واختصار زبان پشتون شیتک مشہور ہے بعد ش بلوغت شیتک کو پہلی زوجہ سے جسکا نام مسماۃ بانو
بیان کرتے ہین دو فرزند مسمیان کیوی وسوزانی پیدا ہوئی انکی نسل کو بسبب والدہ مجمعاً بانوزئی اور عوام پشتو
بنوچی کہتے ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی بنوچی مشہور ہین وجہ تسمیہ بنون غالباً اس ملک کا باسم بنون وہی عورت ہے
اور اوسکی اولاد معروف بنون زئی کے آباد ہونے سے اس علاقہ نے بلفظ بنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم بنون زئی یہہ
ملک نام زد بہ بنون نہین تھا بلکہ جب یہہ قوم اس ملک مین آئی تو اس علاقہ کو ڈمشد یعنی نشیب بولتے تھے گو بعض
سن رسیدہ آدمیون کی یہہ روایت ہے کہ کسی ہندو راجہ مسمی ستزام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کے دختر مسماۃ بانو
تھی جسکو باپ نے مسماۃ دہنی نام اپنی ملازم پہلوان کے ساتھہ بیاہ دیا اور اوس عورت نے اس حقارت کی سبب سے بددعائی
جسکی بدید ایسے بطور قہر الہی بارش سنگی وژالہ یہہ ملک اور اوسکے سکنا سے تباہ ہوگئے اوس واردات کی سبب سے
اوس راجہ کی دختر کے نام سے یہہ ملک نامزد بنون ہوا لاچند دلایل سے آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے
شیتک مذکور کی دو منکوحہ اور بھی تھی جنمین سے ایک کے شکم سے مسمی ڈوڈ پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر اول لکھا گیا ہے
اور تیسری زوجہ سے مسمیان جیلم دہوپیدا ہوئے جنکی اولاد بہت کم ہے

حال تسلط اولاد بنوچی

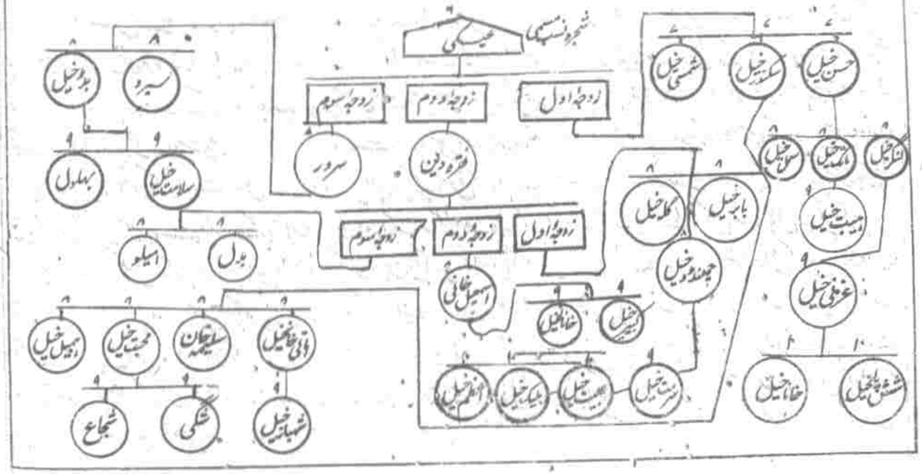
قوم ہنی ومنگل کی سکونت کو اس ملک مین ایک سو پچاس برس کا بھی نہین گذرنے پایا تھا کہ اونکے آپس مین بے اتفاقی
ہوئی اور اوس عہد مین اونکا پیر شیخ شاہ محمد روحانی اس سبب سے ناراض ہوا کہ پیداوار غلہ سے عشر یعنی دہم حصہ
جو اونکو دیتے تھے وہ بند کر دیا تب اوس پیر نے اولاد شیتک سے نسل کیوی اور سورانی بنون زئی کو کوہ شوال سے مع اپنے
فرزند شاہ بنگس صاحب کے اوس ملک مین بہیجکر اجازت دی کہ قوم ہنی ومنگل خارج کر کر اس علاقہ کو جو اوسوقت موسوم بڈمشد تھا اپنے
قبضہ مین کر لو اور چونکہ اولاد شیتک قوم وزیر کی غلبہ سے تنگ تھی اسباب کو غنیمت سمجھکر خانہ کوچ ادہر کو روانہ ہوئی اور اول آکر رود توچی
سے جانب جنوب دامن کوہ گیر سے شمال درخرمن کیوی میلہ ایک موقع کا نام ہے اوس جگہہ سے بصلاح اپنے پیرزادہ کے منوز بان نے
تین کبوتر منگا کر اونمین سے ایک کے پر ثابت رکھے اور ایک کے نصف پر اوکھاڑ دیئے اور تیسرے کے بالکل سب بال وپر نوچ کر یہہ
کبوتر انکو اپنے وکیل کے ہاتھہ قوم ہنی ومنگل کی گروہ مین بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ تم مین سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کر کے چلے جاوین
تو وہ مثل اس کبوتر پردار کے جیسا کہ یہہ تمہارے سامنے اوڑجاویگا اپنا مال جائداد لیکر چلا جاوے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ بعد
توقف جاوینگے وہ بطور اوس کبوتر نیم پر کے نقصان جان ومال اوٹھا کر پشیمان ہونگے اور جو نہین جاوینگے تو اونکو ہم برکت
اپنے پیر کے مثل کبوتر نوچے ہوئے بے پر کے سب بے زر کر دینگے یہہ حال کبوتران دیکھہ کر اور پیغام سنکر آپسمین اونھون نے مشورت
ٹہری کہ اگر لڑنے اوٹھین تو بھی امید کامیابی نہین ہے اونکو اپنی بے اتفاقی اور پیر کے دباو زیادہ دل بیدار کر دیا اور بنون زئی بھی

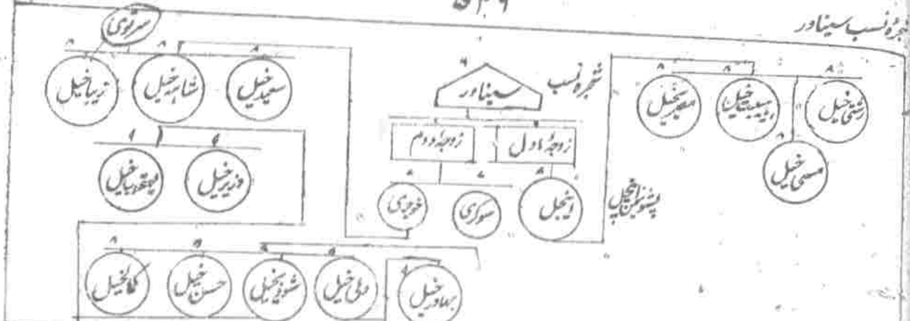
اور نیز زراعت کو اپنے اموال مویشی سے پایمال کراتی اور ہر طرح کی تکلیف دہی مین سرگرم ہوئے اور جو ایسے خفیف تنازعات مین تکرار ہوئی
اونمین غالب آنے اجزا فرقہ نہی و منگل کو مجبور ازملک چھوڑ دینا پڑا قوم کچھہ ہندوستان کیطرف جا بسی اور کچھہ مع قوم منگل کے کوہ سفید
کیطرف جا آباد ہوے اور اس عرصہ سے اولاد شیتک انہون نے اس علاقہ مین تا بض چلی آتی ہے گرچہ واسطے حصول قبضہ ملک ہذا
کوئی تاریخ معین معلوم نہین ہے مگر چونکہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمد روحانی جو ہم عصر اور مرید شاہ رکن عالم تھی ہوا ہے
اور شاہ رکن عالم اٹھاسی برس عمر پاکر شنہ یعنی ہفت صد پنج ہجری مین فوت ہوئے جسکو پانسو چہتر برس ہوئے تو تقریباً پانصد برس سے
قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید اور دلایل سے بھی ہوتی ہے **تقسیم ملک باہم قوم بنوچی بعد اخراج نسل**
نہی و منگل اس قوم نے بفہمایش اپنے بیرز کے ملک بنون کو اسطرح آپس مین تقسیم کیا کہ **مسمی مری** پسر کلان کیوکی اولاد کو
جنوبی حصہ موسوم حال علاقہ مرمی موضع گگی کی شرقی حد تک جو اوسوقت زیادہ تر آباد اور عمدہ تھا دیا گیا اور مسمی کمی فرزند دوئمی کیوکو
وسطہ مین زمین زار تک اور اولاد سورانی کو رود کورم سے شمال تھل دبک تک حصہ ملا سورانی کا علاقہ اوسوقت ناقص اور اکثر ویرگنہ یعنی بیابان
جنگل تھا مگر اب سب سے کامل اور اول قسم کی زمین ہے سورانی کی نبیرہ **خوزک نے** بجل باسوکر کی دختر سے شادی کرنی تھی
کورم سے جانب جنوب جہان اب پتہ داؤد شاہ و امندی و شمس خیل ہے اوس دختر کی اولاد کے مالک ملک کا حصہ تھا مسمی خوزک نے
اپنے خسر سے درخواست کری کہ گاو کے چمڑیکے برابر ہمکو سرو یعنی خیبر مین زمین دو جب اوسنے دینے کا عہد کر لیا تب چرم گاو کا باریک تسمہ
نکالکر اوس ساری زمین کو گھیر لیا جواب مسمی خوزک کی نسل کے قبضہ مین ہے فی زمانہ اوس پورانی تقسیم کے حلقہ مین جس جس نام کے
پتہ ہاے کلان ہین اونکو ذیل مین لکھا جاتا ہے ۔ جنوب حصہ اولاد مرمی

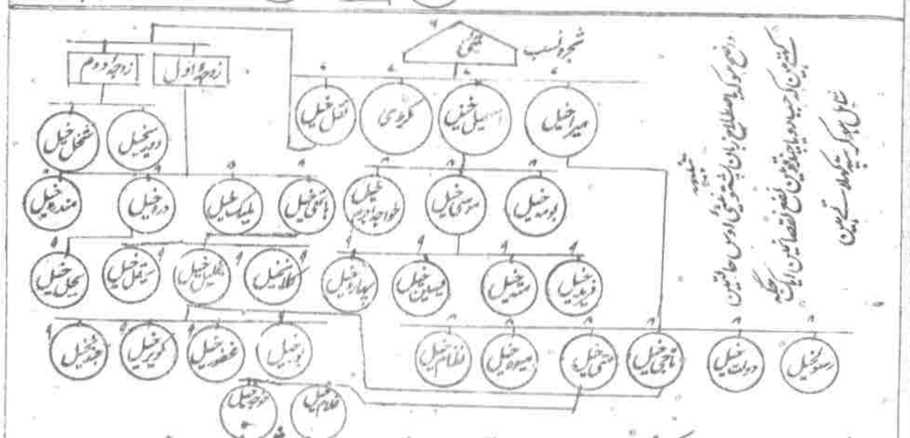
ہر دو پتہ بازکزئی پتہ نوری پتہ مچہ خیل ہر دو پتہ گگی و بیرچہ
پتہ عیسکی مغا فطمہ خیل پتہ داؤد شاہ خیل پتہ ہمش خیل
پتہ ولادین المعروف پتہ دہر مہ خیل پتہ محمودی و امندی المعروف پتہ آتچی

وسطہ حصہ اولاد مسمی کی
ہر دو پتہ سیتے پتہ منداں جو خیبر مین ملا
شمالی سورانی حصہ اولاد سورانی پتہ منڈا خیل المعروف پتہ بازید
پتہ ولا خیل المعروف پتہ خلفت

اسماے پتہ کی قوم مشہور کی نام پر رکھے گئے ہین شجرۂ نسب دیکھنے سے پتہ ملے گا



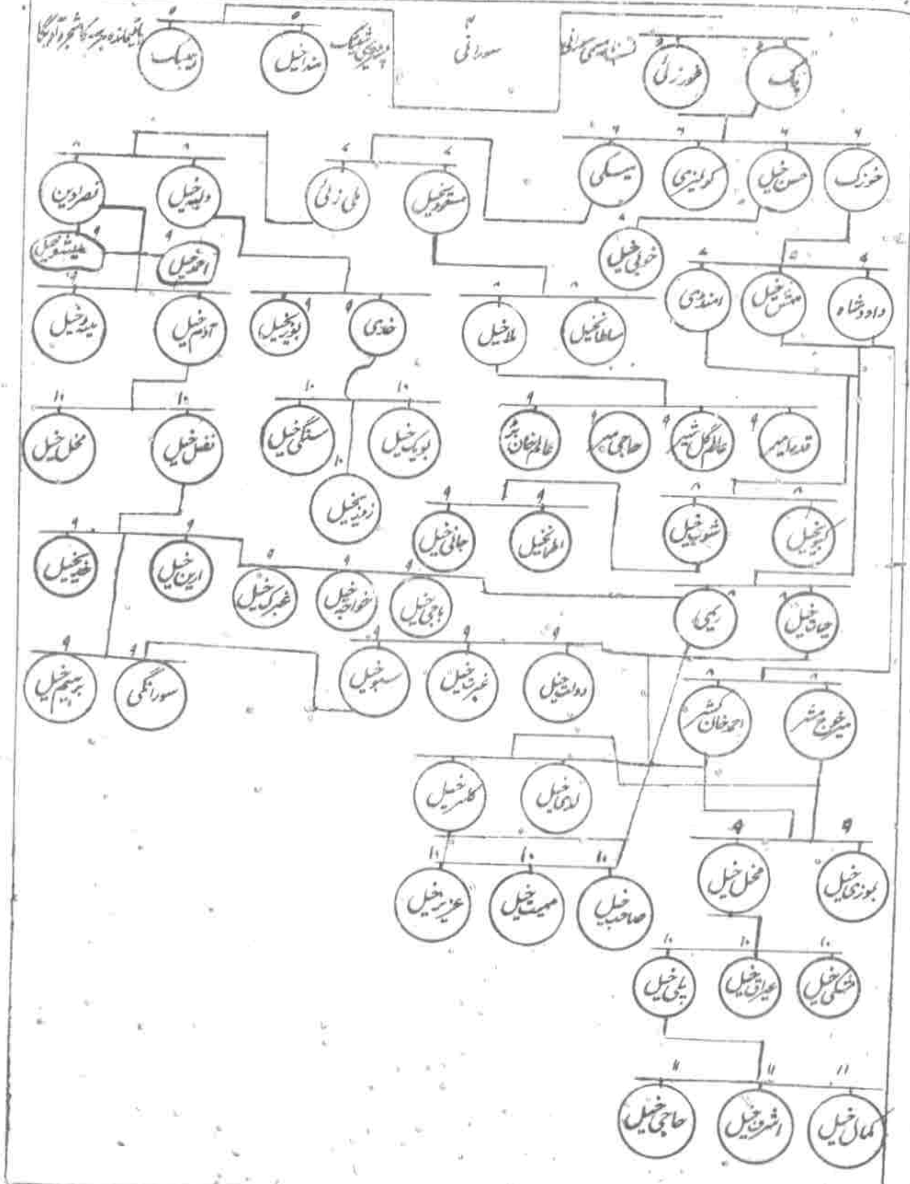




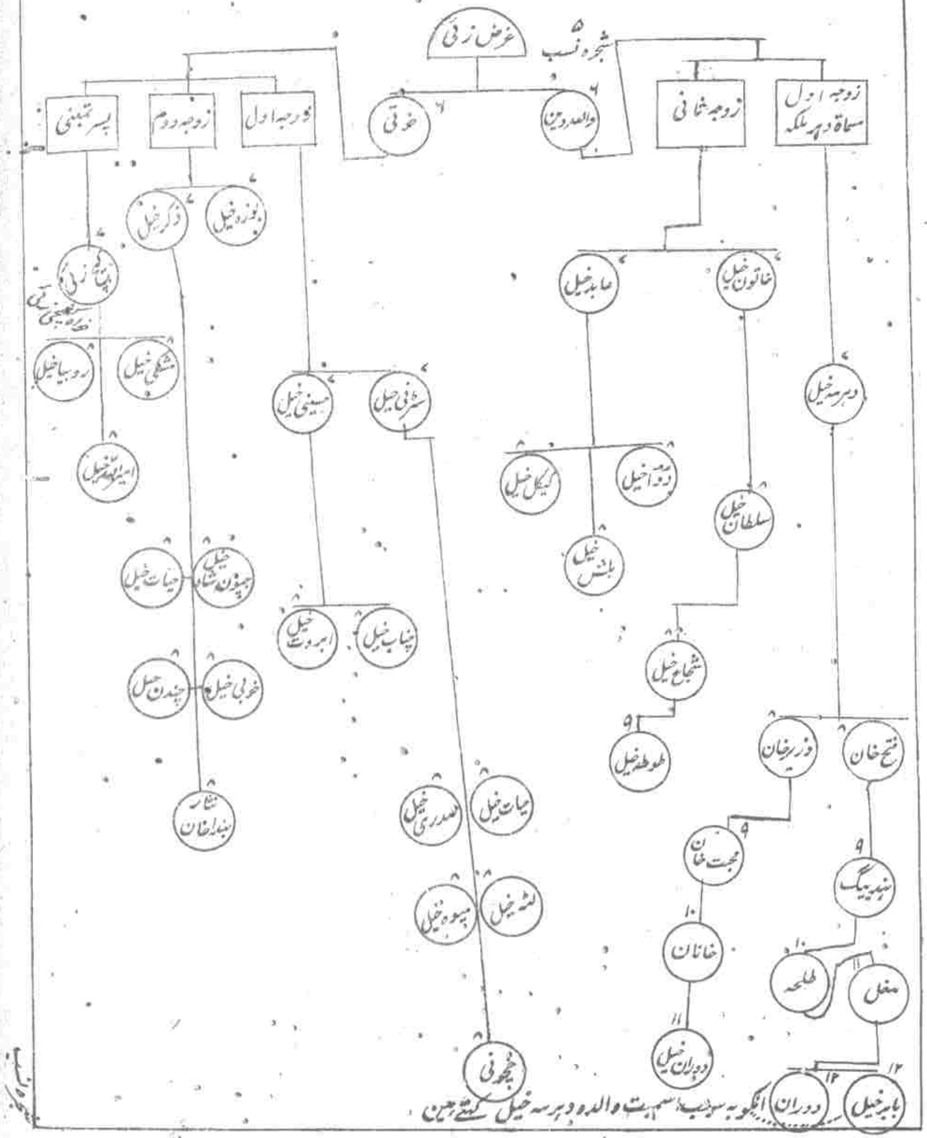
ذکر اون شاخونکا جنکے نسبت اختلاف قومیت وقع ہی اور داخل شجرۂ نسب بنوچی ہین

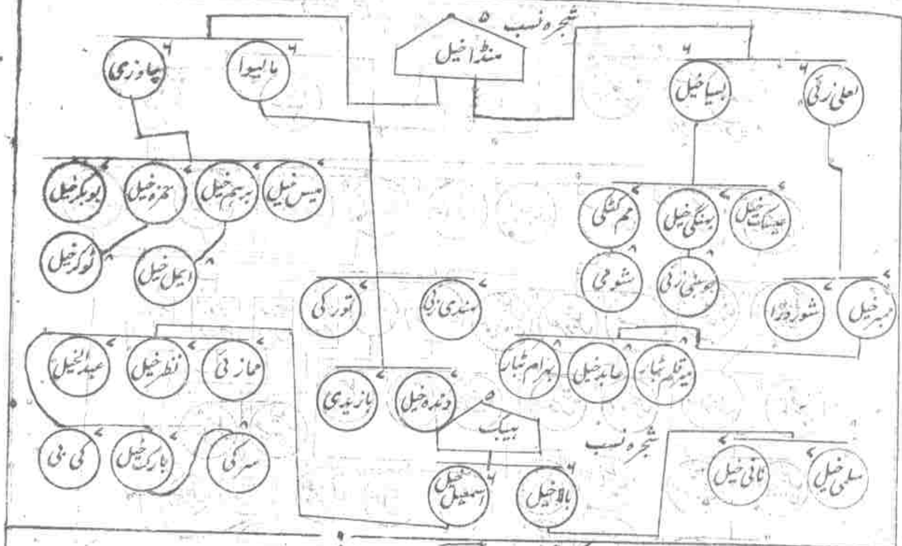
اول قوم مرمی اس قوم مین شاخ تو ور کی نسبت باقی لوگ کہتے مین کہ نسل مرمی سے نہین ہے کوئی غیر شخص انکا مورث تھا مگر اس روایت کا
کچھہ ثبوت نہین ملتا تحقیقات سے گرچہ کامل اطمینان بسبب گنگی معاملہ اور جاہلیت قوم مین نہین ہوا مگر غالب راے یہہ ہے کہ تو ور قوم مرمی
نسل سے ہے شکل اور شباہت وقد و قامت دیگر اولاد مرمی سے ملتا ہے بدین سبب کہ اول تو ور لوگ اور توچی سے جنوب باقی اولاد مرمی سے
علحدہ آباد تھی او پیچھے سے آکر اس موقع پر آباد ہوئے جس سبب سے بعضے لوگ اونکو علحدہ سمجھتے ہین البتہ اسقدر پایا جاتا ہے کہ انکی
اولاد مسمی مرمی کی چہارم زوجہ رزیل تھی اور اسی باعث سے قوم بھائی اونکو اپنے برابر نہین سمجھتے فی الحال تو ور کسی طرح باقی قوم
مرمی سے زبون نہین بلکہ جمعیت اور صلاحیت مین فوق رکھتے ہین لگی لیہر سوہی مرمی کی اولاد سے شاخ جعفر خیل وغیرہ کی نسبت
یہہ روایت ہے کہ انکی مورث اعلی پر کشائی تھی پر کشائی لفظ کا زبان پشتو ملک ہذا میں یہہ معنی ہے کہ بیگانہ بیٹا یعنی بچنگ یعنی بیوہ عورت دوسری
شوہر کی اولاد شوہر جدید کے گھر خرد سال لائی ہو اور اس طفل نے اپنے پدر کے گھر پرورش پاکر داخل ہوا ہو یہہ امر قرین قیاس ہے
اب بھی اکثر ہوتا ہے ہر دو شاخ حصہ اور تقسیم برادری مین ایسے مخلوط ہین کہ امتیاز نہین ہے اسیطرح قوم بر ہمنہ اولاد مرمی سے شاخ
گیدی کا پر کشائی مشہور ہے **دوم تفریق نسل سمی** کی اولاد سے نسبت شاخ منداں نمبرہ بعضے ناواقف لوگ کہتے ہین کہ یہہ

فرقہ منڈ انکا ایک بنگش سے یہان آکر آباد ہوا ہے اصلی بنون زئی مگر یہہ قوم دریافت سے غلط معلوم ہوا اس روایت کا یہ سبب ہے کہ ایک فرقہ منڈان کا ملک بنگش مین اب موجود ہے لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بھی اونسے علیحدہ ہوکر قوم منجل کی استدعا سے یہان آکر آباد ہوے الا اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلائل و روایات یہہ ہے کہ منڈان نسل بنون زئی سے ہین اور جو گروہ منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا ہے وہ اس منڈان کی شاخ ہی اور اس ملک سے وہان گیا سبب جانی اونکے کا یہہ ہوا کہ جب بلاد نادری یعنی نادر ایرانی اس ملک مین آیا تو اوسے ایک خفیف بات پر حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجلہ منڈان کا دریافت موضع کہنہ ولی خیل فوج کو نادری نے غارت کیا تب ولی خیلون مین سے نسل ژلوی کے آدمی یہان سے بھاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوی کہ اب تخمینا پانسو آدمی انکی نسل کے ملک بنگش مین بستے جاتے ہین البتہ یہہ بات سچ ہے کہ منڈ انونکو **قوم منجل** نے جو ابتدا مین سب سے زیادہ رسوخ اور بڑا ملک رکھتے تھے اپنے علاقہ سے اکثر زمینات دیکر اپنا مددگار بنایا مگر آخر کو اپنی محسن قوم منجل کے ساتھہ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہوکر اونکا بہت علاقہ بے مروتی سے جبر اوبا لیا **ششم شاخ** عیسکی اولاد سنبی مین سے فرع سکندر خیل نمبر ۱۰ کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بنون زئی نہین ہے خراسان سے آکر یہان انکا مورث اعلے آباد ہوا کوئی انکو چینڈول کہتے ہین اور کوئی سدوزئی اور اس فرع کے بعضے آدمی سدوزئی بنی سے اپنا فخر سمجھتے ہین ان اہر دو روایات کی تحقیقات سے کچھہ اصلیت نہین معلوم ہوتی انکی تقسیم او حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سے سکندر خیل بھی نسل عیسکی قوم بنون زئی سے پائی جاتی ہے بسبب **چینڈول** اور خراسانی مشہور ہونیکا یہہ کہتے ہین کہ انکے مورث اعلی مین سے کسی شخص کا عقیدہ شیعہ رہا کا تھا مگر شیعہ مذہبی ہوکر کف سے خارج نہین کر سکتا اب یہہ لوگ بظاہر اسب سنی مذہب ہین **ہفتم** سرور لیپر عیسکی کے شجرہ مین جو فرقہ بدراخیل داخل ہوتا ہے وہ درحقیقت عیسکی یا بنون زئی نہین ہے بدراخیل شاخ بنگش ہین سے کوئی شخص اس ملک مین آیا اور سرور کی دختر سے شادی کرکے اور حصہ مین شامل ہوکر بنوزئی مشہور ہوا در اصل بنگش ہے **ہشتم** مسمی **سیناور کی** اولاد مین سے شاخ خوجڑی نمبر ۸ کے قومیت مین بہت خفیف اختلاف اسباب کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ علیحدہ دور جا بسے سو دور رہانی سے قومیت مین فرق نہین پڑسکتا ہے کثرت روایات سے یہہ بات حاصل ہے کہ مسمیان کسو کڑ و خوجڑ ایک والدہ سے پسران سیناور تھے اول جاے سکونت انکی بقیہ بستی مین تھی جہان اب بھی ایک بڑے ٹیکرہ اراضی کا نام سیناور مشہور ہے پسران سیناور سے مسمی خوجڑ کو جسکی قوم خوجڑی ہے مالداری اور مویشی چرائی کا شوق تھا اوسنے بسبب زیادہ چراگاہ اور جنگل ہونی کے وہ حصہ لیا جہان اب خوجڑی ہے اور اسی پر دوسرے بھائیون سے علیحدہ اپنی چراگاہ مین جا آباد ہوا اور کسو کڑ وہاسی اوٹھکر منجل اپنے دوسرے بھائی کے قریب آب **نہم قوم بتی** مین سے اسمعیل خیل نمبر ۱۵ کو قوم بنگش بتاتے ہین اس باعث سے کہ بنگشون کا مورث اعلی اسمی اسمعیل تھا اور بعضے لوگ اسمعیل خیلون سے بنگشون کے ساتھہ کرسی نامہ ملانے سے فخر سمجھتے ہین مگر یہہ بات سچ نہین ہے کیونکہ بنگشون کا مورث اعلی اسمعیل کی وفات کو نوسو برس سے بھی کچھہ زیادہ عرصہ ہوا ہے اور اسمعیل نے جوان اسمعیل خیلون کا مورث اعلی تھا تخمینا دوسو برس جہان ناپایدار کو چھوڑا **مصرعہ** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا + اور شاید اختلاف ڈالنے والون کو یہہ بات بھول گئی ہے کہ پشتو قومون مین ایک قوم کے نام مختلف خاندان چند قومون مین ہوتی ہین پس کچھہ یہہ فرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل گروہ بنگش ہی سمجھے جاوین جس بات کی صحت مین وجوہات تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہین کہ اسمعیل خیل قوم بنون زئی ہین سیر اخیل **اسمعیل خیل کرڑی** تینون بھائی تھے قوم کرڑی کو نادر شاہ ایرانی نے قتل کیا او نہین سے صرف چھہ آدمی کرڑی کی نسل سے بملک بنون موجود ہین اپنی قدیم تقسیم اور کرڑی کے ملک کی تقسیم باہم سیر اخیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہے. اگر اسمعیل خیل بنگش ہوتی تو سیر اخیلونسے میراث جدی او کرڑی کی ملکیت بموجب حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے



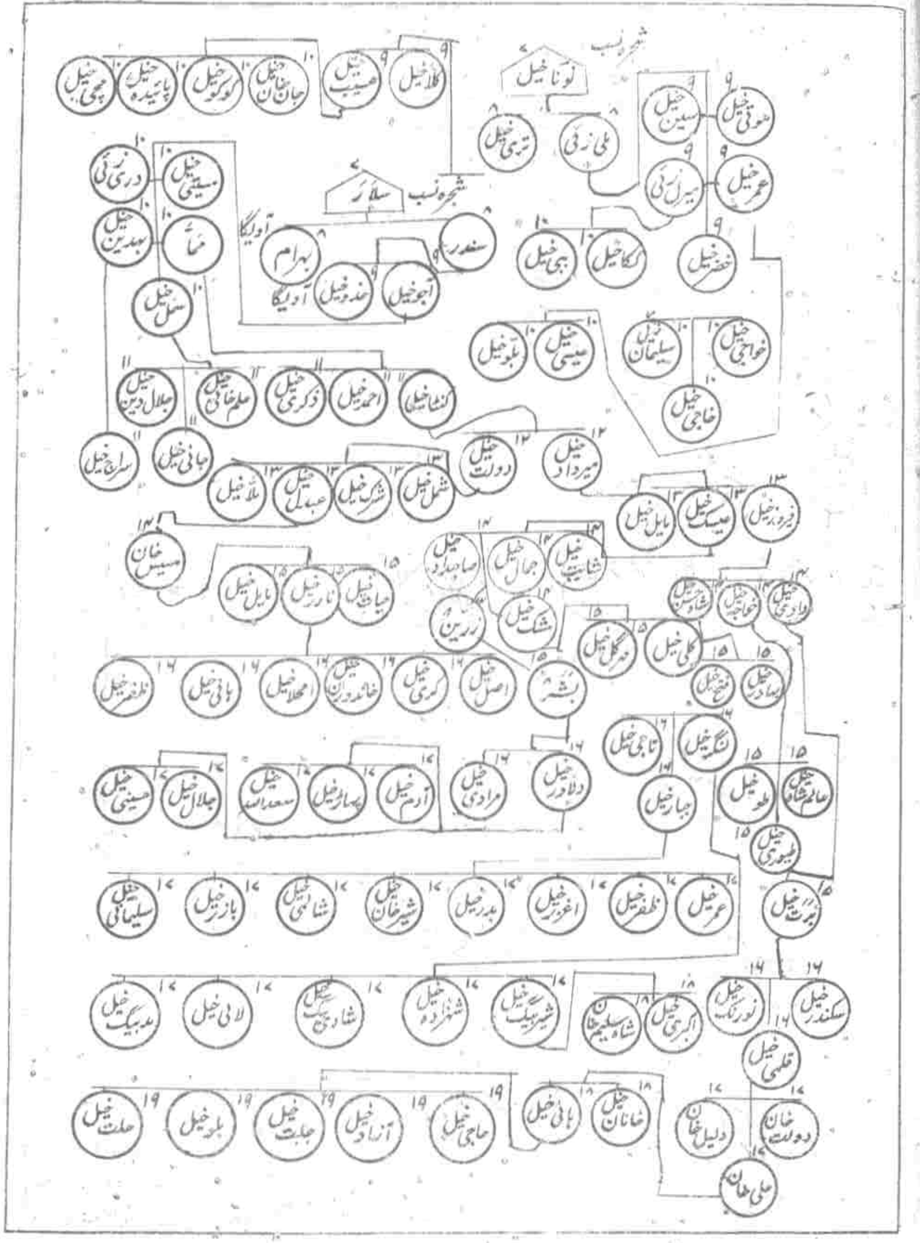
واضح ہو کہ باصطلاح زبان پشتو بچی اوس حالت مین کہتے ہین کہ جب دو یا چند قوم مین نفع نقصان مین ایک جگہ شامل ہو کر یہ کہلاتے ہین



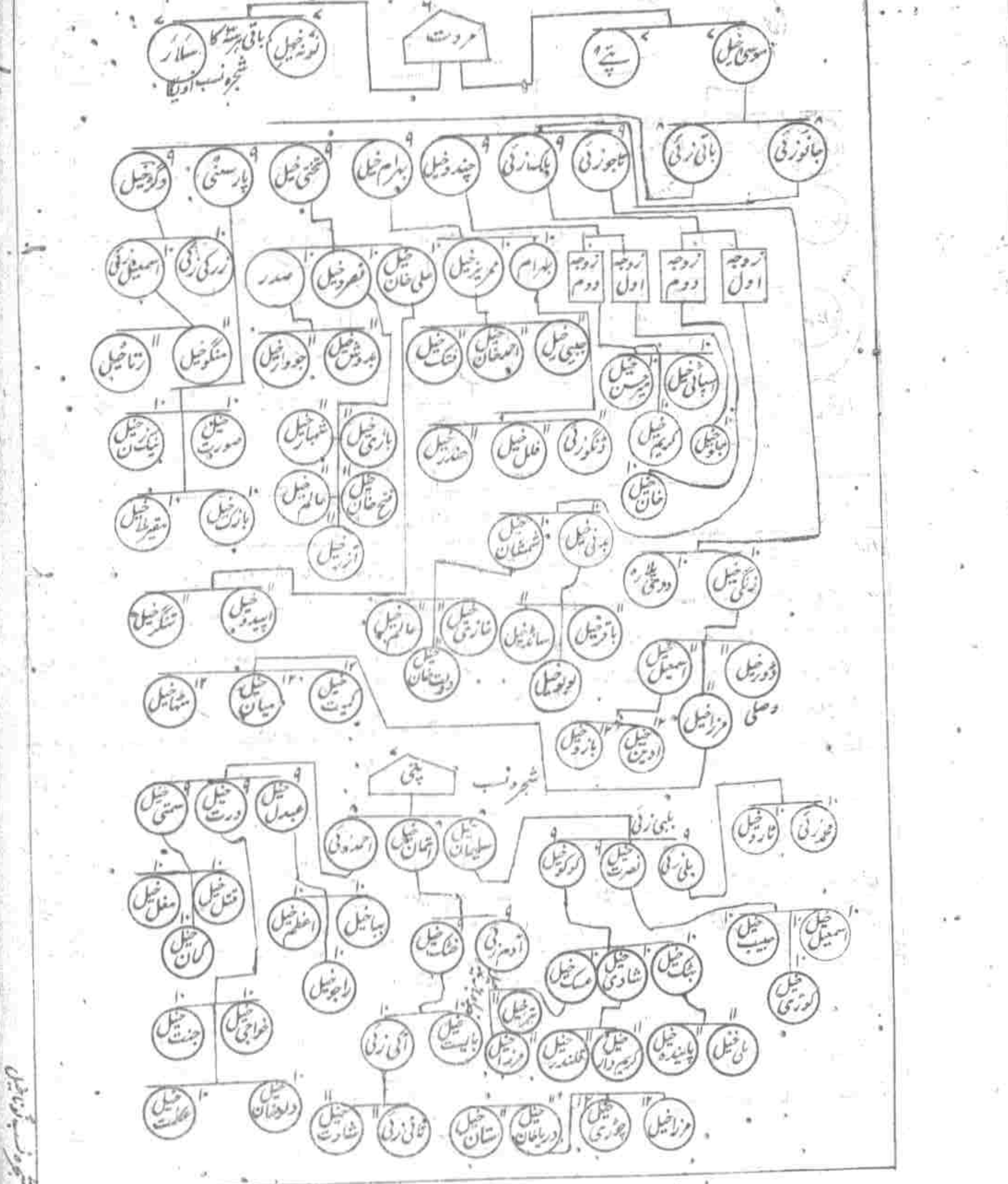


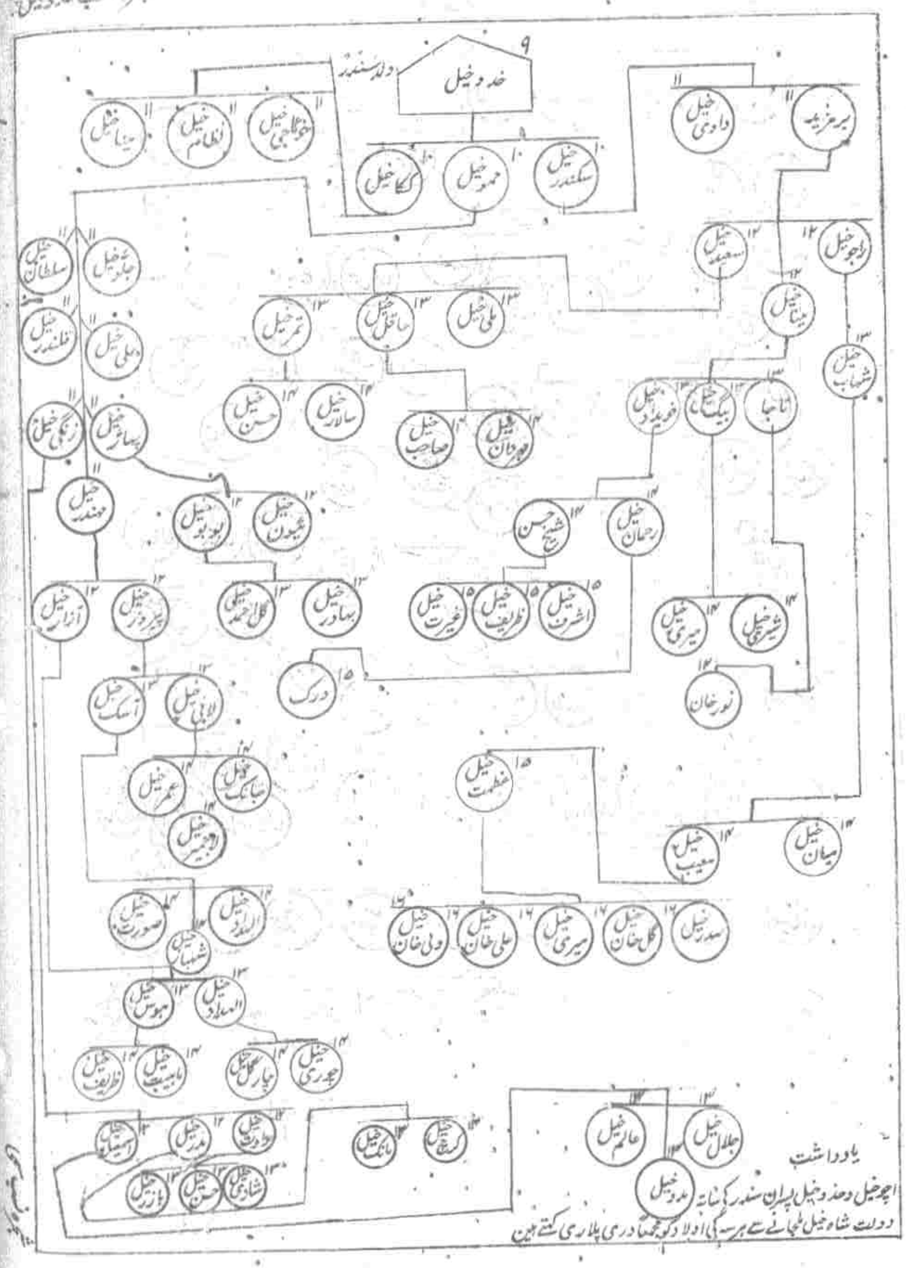
ذکر نسب اولاد سورانی

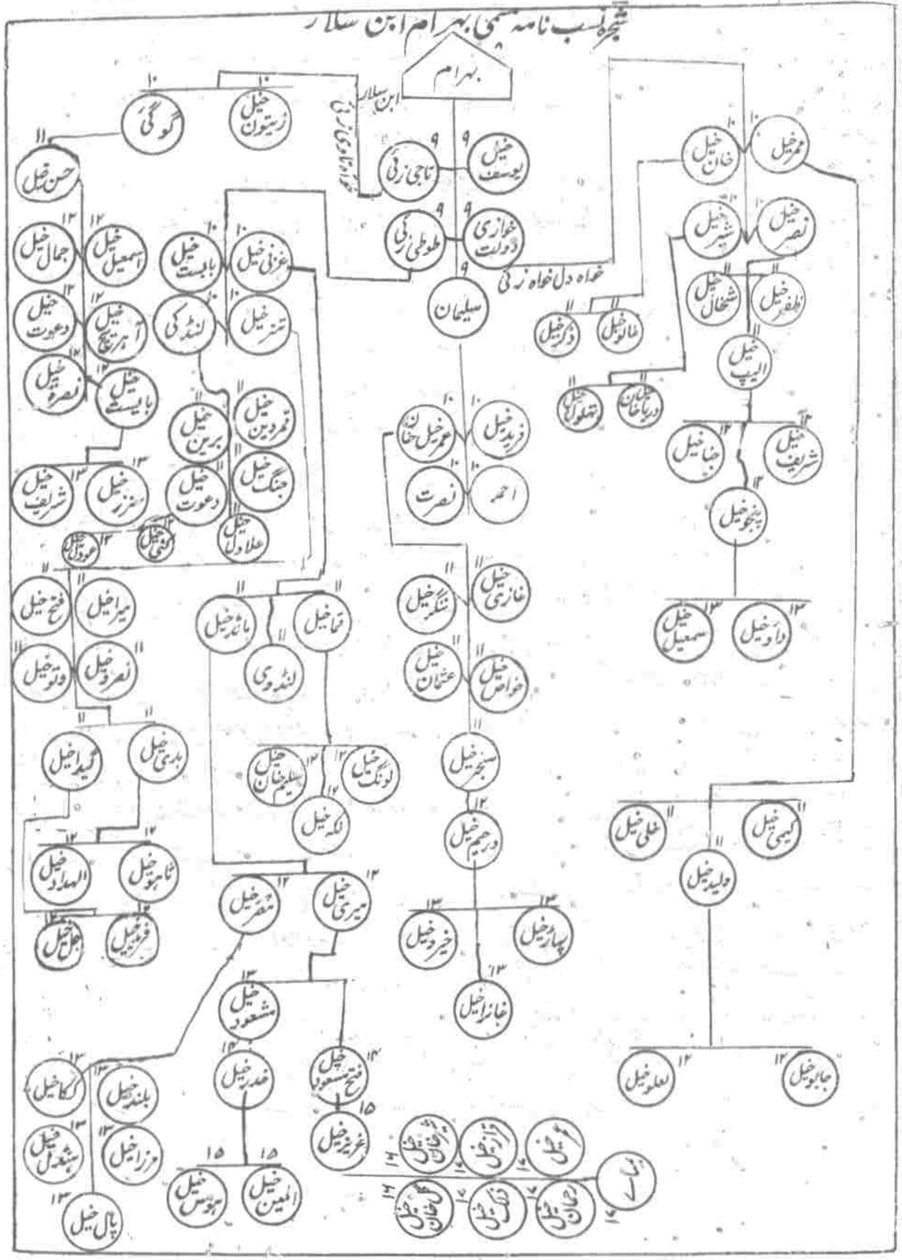
وہم خواجک طبیرہ سورانی کی اولاد سے شاخ آمندی کے نسبت بعضے لوگ کہتے ہین کہ صلبی پسر خوزک نہین تھا فی الحال اس روایت کا کچھ ثبوت نہین ملتا ہے اسبات پر خیال کرنے سے کہ خوزک کے ملک سے **آمندی نے** اپنا حصہ کامل پایا یہ راے غالب ہے کہ صلبی بیٹا خوزک کا تھا گو والدہ وعلیحدہ اور کم درجہ سمجھکر داؤدشاہ کی نسل کچھ اعتراض کرتی ہے اور اسیطرح **ممشن خیل** نمبر ۱ کو بھی بطنی پسر بتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب سکا غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوزک کے پسران سے داؤدشاہ سب سے کلان اور اول زوجہ سے تھا اسواسطے اولاد اپنے برابر باقی ماندونکو نہین سمجھتے ہو دوانہ دہم **کچ زئی کے نسبت** یہ روایت ہے کہ طفل نوزائیدہ کسی کنار درود سے ملا تھا او رود کے کنارہ کو اوس ملک کے پشتو مین کچھ کہتے ہین جس باعث سے کچھ زئی مشہور ہوا اور خوتی نبیرہ سورانی پرورش کر کے کچھ حصہ زمین کا بقدر گذارہ دیدیا یہ امر بعید از قیاس نہین سیزدہم **ہبک پسر سورانی** کے اولاد کے نسبت بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ یہ قوم غلام زادہ ہے مگر فی الواقع یہ بات سچ معلوم نہین ہوتی سبب شہرت خطاب غلامی سے ہوا تھا کہ عملداری احمد شاہ ابدالی مین مسمی ملک دوانہ قوم ہبکی نے بوقت وصولی قلنگ یعنے معاملہ قوم ہبک پر یہ دعوے کیا کہ یہ میرے غلام ہین ان سے جتنا چاہتا ہون قلنگ وصول کرون حاکم نے کیا جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہے ان کو معاف کرو جب یہ حکم دوانہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پھر دوبارہ عرض کیا کہ ہبک میرے عزیز ہین غلام نہین ہین اور اپنی پہلی دروغ گوئی پر بہت عذر خواہی کرے تب بدستور قلنگ یعنے خراج اون پر ہوگیا فقط



نسب نامہ بنی مروت پسر لوہانی



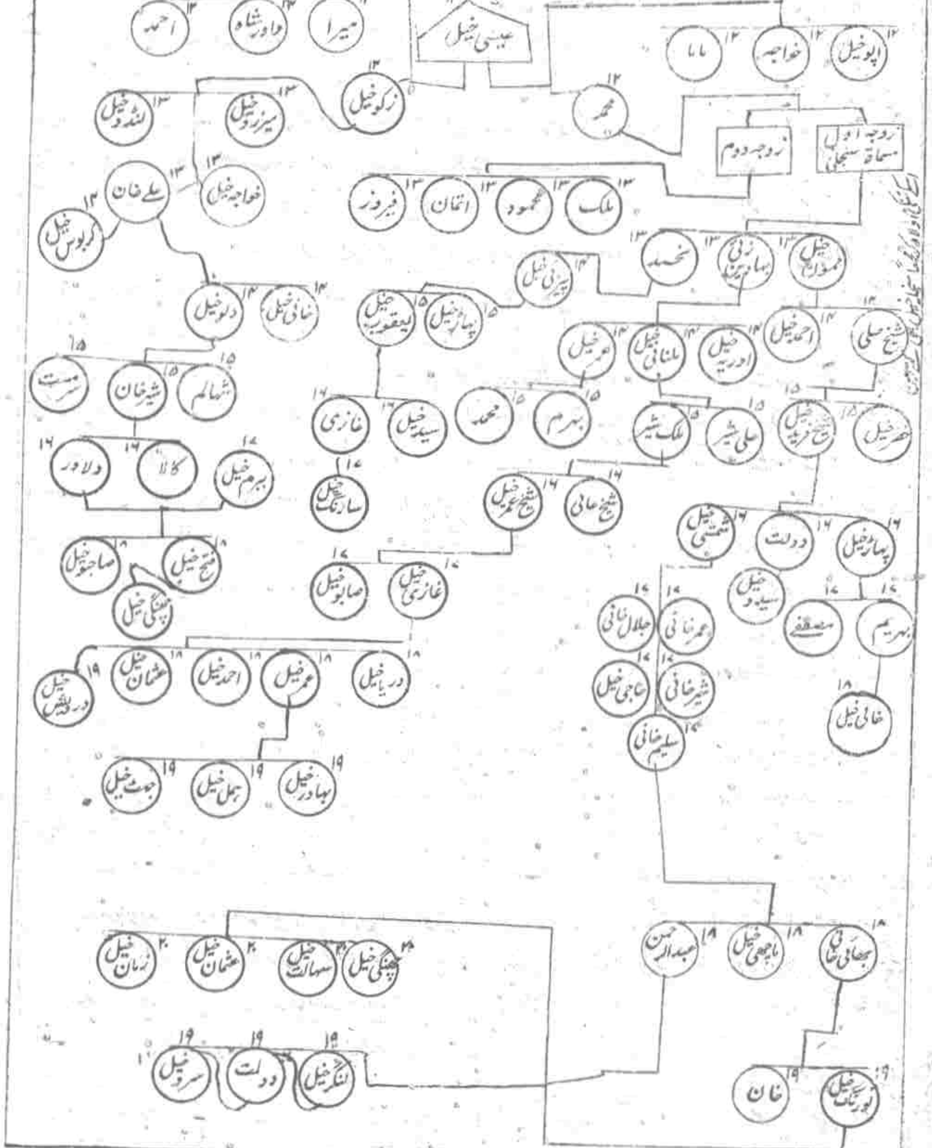

خدو خیل
ولد سندر
یادداشت
اچو خیل وخدو خیل پسران سندر کی بابت
دولت شاہ خیل طہماسنے سے ہرسہ کی اولاد کو محمد دری پلاری کہتے ہیں


شجرہ نسب نامہ ہمی بہرام ابن سالار
بہرام
ابن سالار
سلیمان

ذکر اون شاخونکا جنکے نسبت اختلاف قومیت واقع ہے اور داخل شجرہ نسب مروت ہین

قوم ملاخیل متفرق اکثر دیہات مروت ہین چند خانہجات آباد ہین اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان کی ہین بعض اونکو قوم بیٹنی سے اور بعض شیخ سے نسبت دیتے ہین مگر قوم مروتون مین مخلوط ہین کہ صحیح تمیز نہین ہو سکتے دوسری شاخ ممریز خیل ملحق بہ قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر بسبب توغ اور خرچ کے بہرام خیلونسے حصہ پایا اور ایسی وصل ہوگئی کہ مشہور عام مروت سے ہے **شاخ ملک زئی** نسل موسی خیل مروت کو بعض لوگ قوم نیازی سے بتلاتے ہین مگر تحقیقات سے یہ روایت غلط معلوم ہوئی ملک زئی ازاولاد جانو زئی صحیح مروت ہے **شاخ مرزا خیل** ملکان دہائی وال کی نسبت بعضے لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سے ہے الا یہ بات صحیح نہین اور اصل یہ شاخ نسل اتمان خیل مروت ہے انکے ایک مورث کا نام خٹک تھا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم خٹک بتلاتے ہین **فرقہ منگو خیل** شاخ دگر خیل نسل بائی زئی موسی خیل کو بعض آدمی نیازی بتلاتے ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالباً یہ فرقہ مروت ہے **شاخ خان خیل** ملحق بہ قوم دولت خوازئی بہرام کی یہ روایت ہے کہ مسمی خان جسکے نام سے یہ شاخ نامزد ہے خان خیل ہے اپنی بیوہ والدہ کے ساتھ علاقہ حضور سے اگر قوم دولت خوازئی مین خلط ہوا قومیت مین نہیں ہو مگر حصہ پایا **ذکر قوم مچن خیل** اولاد خاکو شاخ نیازی سے ہے اونکے مورث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تھا ایک روز بحالت شکار بسبب شوق یہ ورد جزیہ مین اگر تیر چکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا باقی افغانون نے دیکھ کر جب تیر پھرنے کے مچن کا لقب دیا مچن بزبان پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتے ہین اوس روز سے وہ مورث انکا مشہور بہ شیخ مچن ہوا جسکی نسل کو مچھا مچن خیل کہتے ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجھکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور حال مین سرقہ وغیرہ وارداتین انکے گھر و نین کوئی نہین کرتا ہے اور خطرناک اوقات مین انکے گھر لوگونکا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کے افراد میونکا چال چلن نیک ہے شیخ مچن کے دو فرزند تھے کرسی نامہ نیازی کے خاندان مین اپنے موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کے آدمی اگرچہ متفرق جگہ آباد ہین جیسا کہ علاقہ بنون مین مینی خیل مگر زیادہ گروہ انکا موضع تتی مچن خیل رود کرم سے جانب شمال قصبہ لکی سے چار میل کے فاصلہ پر آباد ہین اور اس موقع پر خاص اسکا ذکر مطلوب تھا اور یہ قوم باقی قوم نیازی کے ساتھ شامل اگر اس علاقہ مین آباد ہوئی جب سرنگ عیسی خیل موسائی کی شاخونکو قوم مروت نے اس ملک سے بیدخل کیا تب یہ فرقہ بسبب فقیری اور متبرک سمجھے جانے کی مروتونسے محفوظ رہکر بدستور سکونت پذیر رہا **فصل دولت شاہ معروف اباشہید قوم متوڑی ولو خیل ریزان خیل باخیل وشی خیل** یہ پانچ فرقہ اولاد دولت شاہ معروف اباشہید ذات سید ہے قبر انکی مورث کے متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریائے سندھ موجود ہے اباشہید کی اولاد نے اپنے جد کے لحاظ سے اور نفع نقصان مین شامل ہونے کے باعث سے قوم مروت اولاد سندر سے حصہ پایا اور اونکے الحاق کے سبب سے اولاد سندر جو خدو خیل او راجو خیل ہین باشتمال اونکے دری پلاری کہتے ہین معنی دری پلاری کے تین باپ ہی مراد ہے ایک خدو خیل دوسرا اجو خیل تیسرا دولت شاہ اب یہ قوم دری پلاری مین ایسی خلط ہے کہ سب کوئی اونکو مروت سمجھتا ہے اور اونکی راہ و رسم اور پوشش سب مطابق مروتون کے ہے اور اپنے آپ کو مروت کہتے ہین **شاخہاے نیازی فرقہ گونڈی دبائی وحیدران** قوم نیازی سے ہین ان حادثات سید خیلی اپنے قوم کے وقت مین کسیطرح اون سے علیحدہ ہوکر اس نواح مین رہگئے سوائے گونڈی کے باقی دو فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین آباد ہین گونڈی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حد مین آباد ہین فقط

شجرہ نسب عیسی خان نیازی جسکی اولاد مشہور بہ عیسی خیل ہے

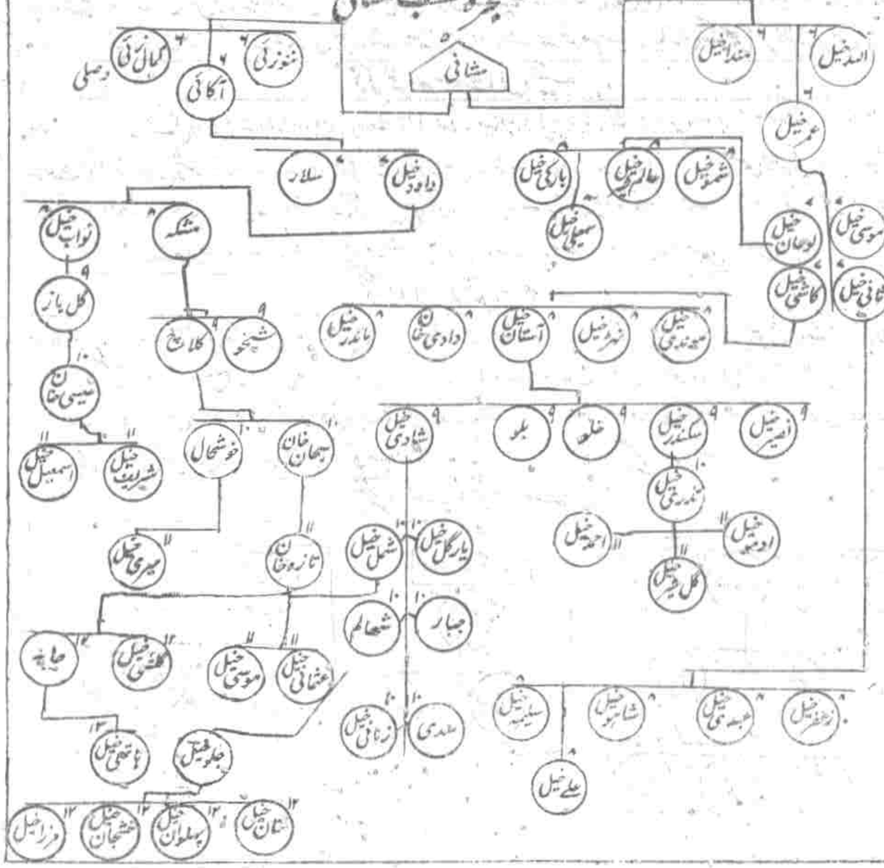


ذکر حال قوم عیسی خیل

جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہے عیسی خان کے آٹھ فرزند تھے از انجملہ تین نسل کی اولاد موجود ہے اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالباً انہو باپ
ساتھ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام آئے جب اپنے ہم قوم نیازیونکے ساتھ اولاد عیسی خیل نے تہل فرقت پر ٹاک کے طرف سے آئے
تو اس کو اوس زمین پر قبضہ ملا جہان اب قصبہ لکی نالہ کہیلہ کے شمال اور رود کورم سے جنوب واقع ہے جب نیازیونکو مروتون نے
بے دخل کیا تب درہ تنگ سے نکلکر اول موضع مسبت کے متصل موقع پر آباد ہوئے اور پھر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون
نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام بباعث نصب ہونے کے تاحال پیپی تیل مشہور ہے مروتون کی بدی سے اوس جگہ کو غیر آباد
کرکے دریاے سندہ کے کنارہ اور گانو آباد کیا جس کا موقع اب زیر دریا ہے جب **ممو خیل اور زکو خیل سے**
باہم عداوت شروع ہوئی تب متفرق ہوکر اسی نواح مین آباد ہوئے اور بعد دریا بردے موقع آبادی سابقہ احمد خان
رئیس عیسی خیل نے بماہ آسوج سمبت ۱۸ بکرم مین جس کو چھتیس برس ہوئے یہ قبضہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام اس قصبہ کا باسم
عیسی خیل صرف بباعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہے اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ کہتے ہین وجہ تسمیہ ترنہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ
اس علاقہ مین آئے تو کوئی ذیال کورم سے جاری نہین تھے بلکہ درہ تنگ اور راوس کے نیچے سے بہت کورم کا ایسا اونچا
تھا کہ پانی خود بخود سیلاب کے وقت علاقہ پر یا موضع مہر شاہ والہ تک پہیل جاتا تھا اور اونچی زمینات کو نشیب موقع سے کاریز کا
نر نار کھکر پانی چڑہایا جاتا تھا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکے نواح مین کثرت سے توت تار کیے جاتے تھے جسکے باعث سے اس قصبہ
کا نام بھی وطنی لوگ مین ترنہ چلا آتا ہے تقسیم ملک واضح ہو کہ جب عیسی خیلون نے یہ ملک اپنے قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کے بعد
شیخ فرید کے معرفت جو شاخ ممون خیل مین سے شیخ میلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تھا سب قوم نے تقسیم ملک کی چاہی
شیخ فرید نے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کرکے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار حصہ ذیل کی تقسیم کیا ممون خیل یک
حصہ بادین زئی یک حصہ ابو خیل معہ نمیرہ یک حصہ ایسی تقسیم اور انھین چہار شاخونکی سبب سے قوم عیسی خیل چار رینہ مشہور ہین
عہد افغانی مین جب باہر کا غنیم جیساکہ مروت یا خٹک قوم کے مقابلہ کے وقت ہر چہار پتہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتے تھے اور نفع نقصان
واخراجات چار حصہ مندرجہ بالا پر کوئی لیتا دیتا تھا اور جب شاہ درانی کو ربل یعنے حسری کے طور لشکر مطلوب ہوتا تھا سو بھی حسب
رسد چار حصہ پر بہم پہونچایا تھا اگرچہ اوپر یہ چار بین ہین مگر شکمی تقسیم انکی سولہ حصہ پر ہے جب ذیل ممون خیل اپنے چہارم حصہ جگہ
کو چار جگہ کرتے ہین شمسی خیل ایک حصہ احمد خیل یک حصہ خضر خیل یک حصہ بہار خیل یک حصہ اور بادین زئی کے چہارم سے بڑے
خیل یک حصہ شیخ عمر خیل یک حصہ عثمان خیل یک حصہ اور زکو خیل کے ربعہ سے دلو خیل یک حصہ فرزو خیل یک حصہ
سدو خیل یک حصہ بانی خیل یک حصہ اور ابو خیل اپنے چہارم سے اور ابو خیل و مدرد و حصہ نمرہ دو حصہ اس
حساب سے بزبان ملک سولہ سولہوین عیسی خیل کی کہی جاتی ہین گرچہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسے تفصیل سے ہین جیساکہ اوپر
لکھے گئے ہین اور واسطے تقسیم ارث جدی یہ ہین حصص قائم ہین مگر تعداد قبضہ مین بباعث انتقال از روے بیع و رہن وغیرہ اگر فرق کثیر ہوگیا
ہے خصوص چہارم ابو خیل اور نمرہ والہ بباعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سستی تملیک کے اکثر ابو خیل اور ممون خیل کو ہاتھ
منتقل ہوا ہے زکو خیل مین سے اولاد جنگی خان دلو خیل نے جس مین سے جوز مین عیسی خیل نے اپنے موروثی حصہ سے بہت پایا دوم
زمینات بذریعہ بیع و جبر وغیرہ زیر قبضہ کرلی ہے شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکھنے سے اون شاخون کے نام معلوم ہونگے
جنھون نے سولہ حصون مین سے قبضہ پایا الا قوم نمرہ عیسی خان کہیل سے نہین ہے انواسطے شجرہ مین اسکا نام نہین لکھا گیا

یہ قوم جنگی ذریات مین سے بارہ آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سے آکر اولاد عیسی خان کے شامل ہوئے یہ لوگ اپنے آپ کو
نیازی افغان سمجھتے ہین اور بعضے لوگ انکو دہلی کے جانب سے آنے کے باعث پر جفتہ بتاتے ہین گوکہ صحیح نسب انکی نہین
معلوم مگر غالب یقین ایسا ہے کہ یہ لوگ نیازی ہین اور سلیم شاہ کے محاربات کیوقت بعد نیازی جاے عیسی خان اور
ہیبت خان کیچہ چند نیازی قید ہوکر ہندوستان بھیجے گئے تھے اونکی اولاد اپنے قوم کے شامل ہوگئی اور ایک چہارم سے
دو حصہ نمرہ کو کہ اور تب سے حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلے آئے ہین نمرہ کے دو شاخ ہین ایک نصرت خانی جنکو سرخ نمری
کہتے ہین دوسرے سرور خانی ہو کالی نمری مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونو بھائی تھے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ
اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے نمرہ بزبان پشتو زنبور کو بنو کہتے ہین اور چونکہ اولاد نصرت خان و سرور خان مسلح اور مستعد
لڑائی مین دلاور سوار تھے پس واسطے نمرہ یعنے زنبور سے تشبیہ دیکر پشتو مین اسی نام سے مشہور ہوگئے

شجرہ نسب مشانی



ذکر قوم مشانی

یہ قوم نسل نیازی سے ہے انکا مورث اعلے مسمی موسی ابن خاکو نبیرہ نیازی کا تھا موسی کی اولاد نے بباعث اسمیت اپنے مورث کے موسیانی سے شہرت
پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ کی بجاے موسیانی کے مشانی عام مشہور ہے یہ قوم سرہنگ کے ساتھ اول مشرقی کنارہ دریاے سندہ کی جا
آباد ہوئی تھی چنانچہ اب بھی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ موٹڈی خیل بموضع ہٹی علاقہ میانوالی مین آباد ہین اور
باقی مشانی پھر واپس مغربی کنارہ دریاے سندہ آن آباد ہوئے انکا بڑا موضع کمرمشانی دریاے مذکور کنارہ پر موجود ہے اور وقت بدی
قوم مروت عیسی خیلون سے معاون ہوتے تھے مشانیونکا قبضہ مغرب کوہ خٹکان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین انکے سواے کچھ
کنارہ دریاے کے ناقص ہے مگر بند باندہتے اور بارشی نالونکے پانی چھڑانے سے زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بہی
کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے مملو ہین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا داؤد خیل
ایک گنبدی اور شادی خیل دو سرے گنبدی باہم دشمن ہیچ مگر ان سے نیچے اپنے شاخون مین بھی عداوت موجود ہے مندا خیلونکا موضع علحدہ
ہے اور رحد زوئی اور نیازی بھی الگ بستے ہین اور چند گھر قوم ہیار نیازی کے بھی اس علاقہ مین ہین ۔

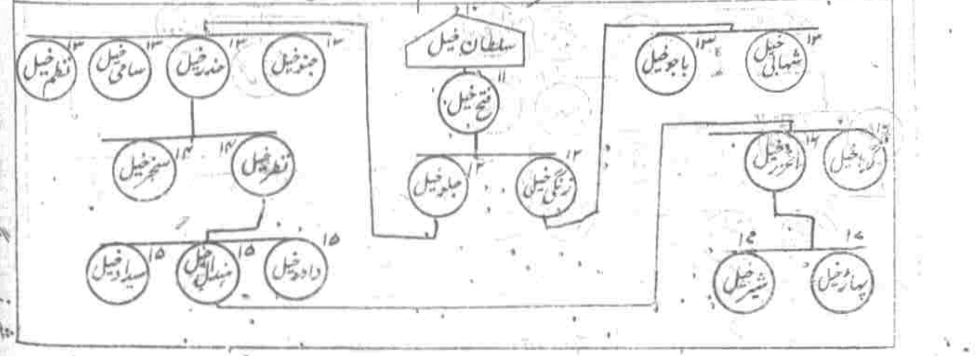
ذکر قوم سلطان خیل

یہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سے ہے ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ میانوالی مین آباد تھے قریب ڈیڑہ سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ وہان سے
بباعث خانگی فساد اور دشمنی کے یہ شاخ سلطان خیل غیر آباد ہو کر اس علاقہ مین چلے آئے اور متصل کوہ خٹکان عیسی خیلونکی صلاح سے بنجر زمین کو
آباد کر کے میران خان سلطان خیل نے موضع سلطان خیل کو آباد کیا اور تب سے رقبہ موضع مذکور کے مالک و قابض چلے آتے ہین فی الحال بہی
ارسلا و توکل و منصور وضبدا اپنے موضع اور قوم کے نمبردار ہیں کالا نگر ہیں ہین مگر آپس مین اتفاق نہین

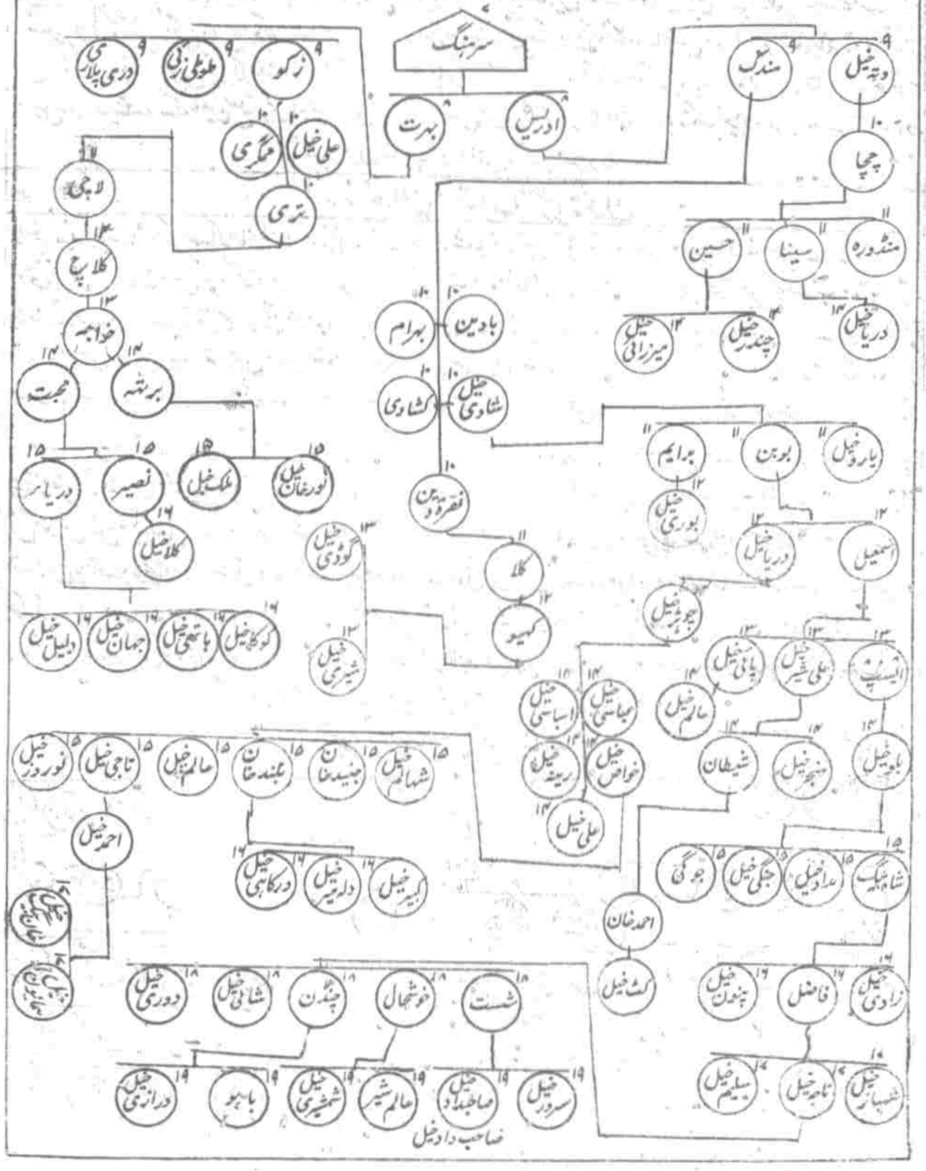
ذکر اون جرقون کا

جو علاوہ شاخہاے نیازی کے اس علاقہ مین قابض و ملکیت زمینات رکہتے ہین قریش بھی چند گھر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی
عیسی خیل کہتے ہین وہ موضع اور حرص منظر اور ونیا داری اور زمانہ سازی مین محو ہین شیخ موسی خیل ایک شاخ نسل بنیشہ اولاد
عزت سے ہے اور اس علاقہ مین ونکے دو گانو ایک موضع گینڈ رانوالہ اور دوسرا شل شہان والی اپنے ملکیت عیسی خیلونکی دی ہوئی ہے
محمود خیل کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکہتی ہے اور اپنے آپ کو افغان سمجھتے الا صحیح شجرہ نسب انکے کا نہین ملا فقط

شجرہ نسب قوم سلطان خیل



شجرہ نسب سرہنگ ابن آلا نبیرہ خاکو ولد نیازی



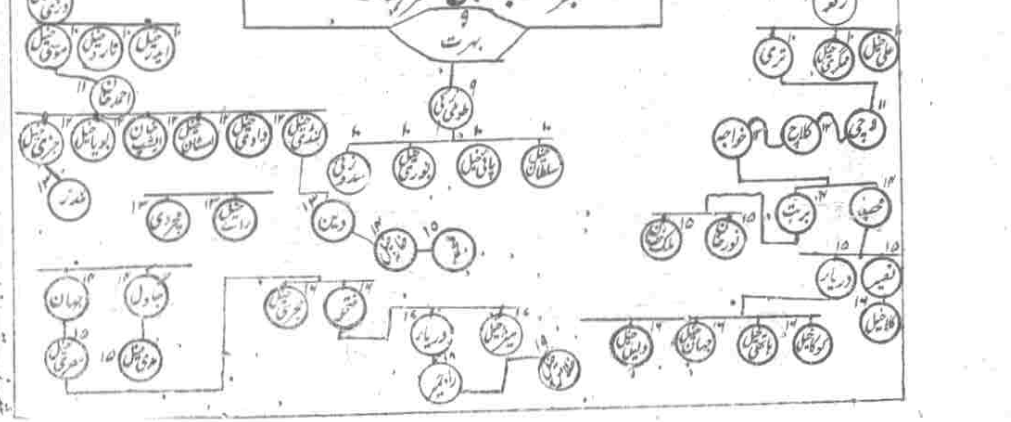
واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ اور ریس ردکڑی موسٰی خیل موچھہ داؤد خیل گنڈیان مین آباد ہے اور قوم بلخ جو اپنے آپ کو لودی کی نسل سے شمار کرتے ہین تعلقہ بھلان مین سکونت پذیر ہے

حال تقسیم اول قوم نیازی واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہ قوم نیازی کھکڑون کو نکالکر قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتھ لگا اور آباد کر سکا اوسکو اپنے قبضہ مین کر لیا پھر عبدالرحمن شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کے مابین صلح کری اوسمین بھی کچھ تقسیم نہین ہوئی بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر و تبدل بسبب دشمن اور کشت خون غالب اور مغلوب کے باہم ہوتے رہے

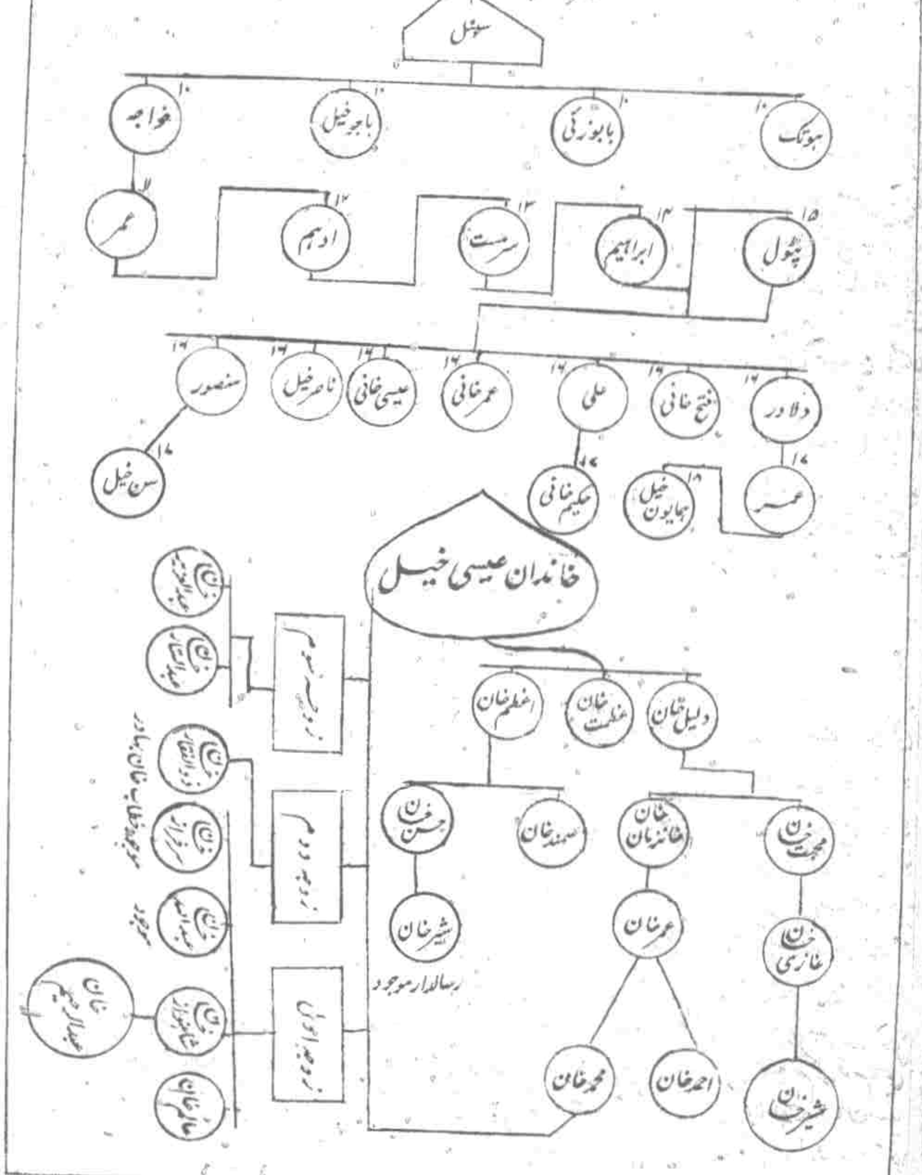
ذکر خاندان معتبران ضلع بنون

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغانی مین ازروے ارث ہاتھ نہین آتی بلکہ بزور شمشیر و جاہ کے جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹھا اسطرح اس ضلع کے خاندان اونکا حال بھی ہے عہد افغانی کی خانگی لڑائیون مین جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہی بڑھتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوس نے اول اللہ کر کو پامال کر کے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ ریاست و ملکائی قوت کی تابع تھی اور کچھ یہ دستور بھی نہین تھا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجھا جاوے بلکہ جو چالاک اور لیئق اور دلاور ہوا وہی ملک یا خان ہو گیا اور ایسی بے آئینی اور حسد کے سبب سے خاص ایک جد کے خاندان مین بھی لڑائی جھگڑا اور نفاق رہتا تھا یہان تک کہ آپسمین بھائی اور تربور سے لڑتے تھے اور ایک دوسرے کے مارنے اور زیر کرنے کی گھات پر ہر کوئی رہتا تھا بلکہ ایسا بھی ہوتا رہا کہ باپ کے جیتے بعضی جگہ بیٹا جو چالاک اور دلیر تھا خود ملک بن بیٹھا پس کچھ یہ ضرور نہین تھا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کے ایک شاخ مین موروثی چلی آتی ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی ملک ہو گیا اور پھر اوس خاندان مین بھی کچھ سلسلہ اور استحقاق اس رتبہ کا نہین تھا جس ہاتھ پہونچا اور غالب آیا وہی ملک بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اس ملک کے ملکی اور معتبری نہایت خطرناک و مستعار تھی آہ جو کہ ملک بنا اوسنے اپنے معاند بھائی اور تربور کو جس سے خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور یہ خانگی فساد اور تغیر و تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کی منصفانہ امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنے ملک مین اور نمبر اور زبار یابی دربار گورنری کا حاصل ہے۔

شجرہ نسب ابن سرہنگ



شجرہ نسب قوم سنبل



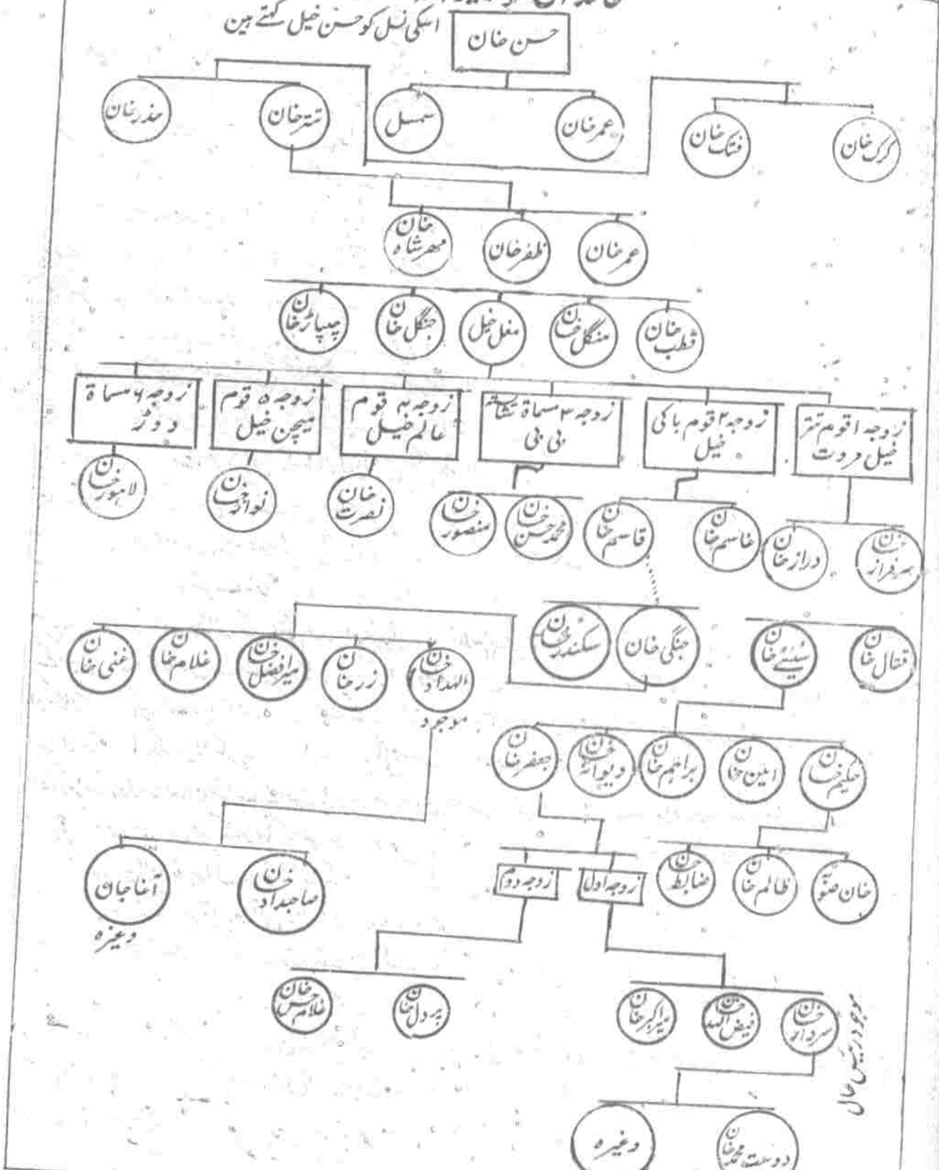
واضح ہو کہ عیسی خان مورث اعلے اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیر شاہ بادشاہ ہند مین تھا عیسی خان کی سرگذشت لکھی گئی ہے اور شجرہ نسب عیسی خیل مین مشرح درج ہے عیسی خان سے اوپر دسوین پشت مین نیازی بن لودی سے کرسی نامہ جا ملتا ہے جیسا کہ شجرہ نسب لودی کا لکھا گیا ہے بعد عیسی خان کے نہم پشت مین جنگی خان پیدا ہوا اوس کا دوسرا بھائی منگل خان تھا یہ دونو بھائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارت گری و دلاوری مین مشہور تھے قوم عیسی خیل کے خاندانی اور ریاست جیسا کہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب ممون خیل غالب آئے تو اونھون نے اوس خاندان کو جو زکو خیل مین سے تھے مغلوب کر کے نکال دیا اور خود مختار ہوگئے جب زکو خیل غالب آئے تو ممو خیل مغلوب ہو کر موقع دیکھنے لگے لا ممو خیل کو بمقدار فوق سا بجمل رہا کہ تعداد مین اونکی شاخ ان سے بہت زیادہ تھی بباعث برادری و رشک ہمسری تابہ مقدور ایک دوسرے کی حکومت نہین مانتے تھے اور ہر کوئی اپنے گھر کا مختار تھا کسیکو بمعاملہ نہین دیتے تھے اور ہمہ قوم کے اپنے اپنے سرگروہ تھے جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج شاہی اور خطرہ تلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کر کے دلیل خان ولد جنگی خان کو جو مستعد اور ممتحن آدمی تھا واسطے سلام بادشاہ کے منتخب کر کے بھیجدیا اور اس وسیلے سے بعد دریابی ۱۱۶۱ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہو کر تین ہزار سالانہ تلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر چھ ہزار روپیہ کے جاگیر ملی اسکے عوض مین اوس کو حکم تھا کہ علاقہ بنون یا دوڑ و دیوجات مین جہان فساد ہو یہ بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کے واسطے حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور ایل لیکر خدمات مین حاضر اور مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکھکر اوس کے شریک شاخ ممو خیل کو حسد پیدا ہوا اور اپنے بزرگون کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجھکر مستعد پیکار ہوئے خانگی فساد نے یہان تک طول کھینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک زمین کے تنازعہ پر تھے دلیل خان ممو خیل اور بادین زئی کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوس کے خلف الصدق خانزمان پسر رحیم آیا دلیل خان کے دو بیٹے تھے بڑا محبت خان اور چھوٹا خانزمان آخر الذکر مستعد اور لائق آدمی تھا جب اپنے باپ کا بدلہ پسر خود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار روپیہ نقد نکلا تھا اوس مین سے چھ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس دادخواہ گیا چند برس کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر معہ جرار موقع کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خانزمان خان روانہ ہو کر عیسی خیل مین پہونچا اور خان زمان خان نے اپنے دشمنان سے یہان تک انتقام لیا کہ خالہ زاد بھائی کا بھی جو فساد مین شامل تھا سر کٹوا کر خالہ کے پاس بھجدیا اور پھر ایک سو چالیس سوار نوکر رکھکر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سے غلہ بٹائی کی وصولی شروع کری مگر اوس آزاد حالت مین یہ حکومت تھوڑے عرصہ چلی الا خان زمان نے بسبب لیاقت بذریعہ اجراے دستور مشک یعنے دیال اور دیگر سبیل سے اپنی زمینداری کی آمدنی کو بہت ترقی

دی دربار شاہی سے بدستور سابق رتبہ خانی و جاگیر میراث پدری خان زمان خان کو عطا ہوئی مگر منجملہ خیلون مین اپنی علیحدہ سرداری تھی خانزمان خان خدمات شاہی مین باپ سے بھی زیادہ چستی کے ساتھ مستعد ہوا ۱۷۶۰ عیسوی مین جب احمد شاہ یورش ہند کے واسطے روانہ ہوا تو خانزمان خان بھی بہ جمعیت دو سو سوار ہمرکاب خاص تھا بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء جو لڑائی مرہٹون سے بمقام پانی پت احمد شاہ نے اونسے کی اوس مین یہ شخص بھی خدمت گذار تھا بعد وفات احمد شاہ کے تیمور شاہ نے بھی بدستور سابقہ مراتب مقررہ خان زمان کے نام بحال رکھے اور حکم دیا کہ بعوض جاگیر دو سو سوار ہمراہ رکھکر رکاب شاہی مین حاضر رہا کرے بعد انتقال خانزمان خان کے اوسکا فرزند عمر خان دستار مختار رہا جب سلطنت افغانستان مین بعہد شاہ زمان خاندان سدوزئی کے [illegible] اور بارکزئی کی عداوت سے ضعف آیا اور جابجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسی خیلون کے انتظام مین بھی خلل پڑا ممو خیلون کی قدیمی عداوت کے سوا رنجیت سنگھ نے بھی بداعیہ ملک گیری خوف دکھایا ناچار ان سے عمر خان نے دور اندیشی کر کے نواب حافظ احمد خان منکیرہ والہ سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنہ عیسی خیل کی آمدنی چہار حصہ سرکار سے چہارم حصہ عمر خان کو عطا کر کے تین حصہ خالصہ کے اوس چہارم سے بھی نصف تنخواہ پیش سواران و کارداران و قاصدان وضع ہوتی تھی جب عمر خان راہی ملک بقا ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو ہر دل عزیز اور ہوشیار خویش پرور تھا رئیس بنا اوس کے وقت مین جب نواب صاحب کو شصت ہزار کی جاگیر سکھون نے دیکر منکیرہ وغیرہ لے لیا تب سمبت ۱۸۹۳ بکرم مین جسکو حال تک اونتیس ۲۹ برس ہوئے کنور نونہال سنگھ نے عیسی خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب کر کے بجائے چہارم کے ہشتم حصہ آمدنی علاقہ عیسی خیل اور حاصلات کٹاپان بھکری واقع کوہ کی سے سوم حصہ معاف رکھکر باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسی خیل مین سکھون کا شاہی تھانہ مقرر ہوا ندیم تکرار اور رنجش کے سبب سے کہ جو سکھون مین ایک بڑا عیب تھا ناگہان رعایا نے بلوہ کر کے بغاوت کری اکثر سکھ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کر لیا آخر احمد خان نے محصورون کو امان دیکر سلامت دریا سے پار کر دیا کنور نونہال سنگھ نے یہ گستاخی ناگوار سمجھکے بہمراہی راجہ سوچیت سنگھ کے فوج کشی کری قوم ممون خیل ضد کی سکھون کے ساتھ شامل ہوگئے تب لاچار احمد خان معہ اپنے متعلقین کے سمبت ۱۸۹۴ بکرم مین عیسی خیل کو چھوڑ کر ملک کوہی اور علاقہ دوڑ اور وزیران مین چلا گیا پیچھے اوسکے شیر خان زمان خیل اور حسین خان غازی خیل اور عظمت خان و عثمان خیل جو اوپر سے منجملہ خیل تھے زکو خیلان کے معاند مختار کار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگھ نے بنظر مصلحت ملکداری پائندہ خان ملتانی کو بھیجکر احمد خان ملتانی کو طلب کیا اوس نے تسلی پا کر سرفراز خان اپنے برادرزادہ کو واسطے سلام کے بھیجا اور احمد خان علاقہ ڈوڑ مین لاولد گیا اور محمد خان بھائی اوسکا سمبت ۱۸۹۸ مین اپنے ملک کو واپس آیا اور سرکار سکھون سے حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکھی مل مقرر تھا اور فیمابین دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکونکی عداوت سے قریب نو سال پھر جلاوطن رہے اور دیوان لکھی مل نے حسب صلاح ممون خیل اور بادین زئی کے جو آپس مین بھی بے اتفاقی ہوگئی تھی کل جائداد غیر منقولہ محمد خان کی ضبط کر کے غصبا خود کھاتا رہا تا وقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سے رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئی تب محمد خان نے غریب الوطنی شاہ نواز خان اپنے فرزند کو واسطے حق رسی اپنی کے دربار لاہور بھیجا ۱۸۴۷ء مین جب ہربرٹ ایڈورڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہو کر اس ملک مین تشریف لائے تو شاہ نواز خان اون کے ہمراہ آیا

صاحب ممدوح نے لکھی پل اور اوس کے فرزند دیوان دولت راے کے ظلم سے اس خاندان کو چھوڑ کر
محمد خان کو اپنے وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور ہشتم حصہ مقررہ نونہال سنگہ
بحال رکھا بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ع مین شاہ نواز خان بجا آوری خدمات سرکار
انگلشیہ مین بحضور اڈوارڈس صاحب سکھان کے ساتہ لڑکر جنگ ملتان مین کام آیا اور اوس کی
شورش مین عالم خان و آیاز خان پسران محمد خان و شیر خان ولد حسن خان بموجب حکم
میجر ٹیلر صاحب واسطے مددگاری فتح خان ٹوانہ قلعہ بنون مین بجمعیت خود حاضر رہے جب بنون مین
فوج سکھان نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو عالم خان اور شیر خان کو قید کرکے رام سنگہ
چھاپہ والہ ہمراہ لے گیا بعد شکست سکھان لڑائی گجرات سے اونھون نے امیر دوست محمد خان کے
ذریعہ سے رہائی پائی اور تنک جلالی کے سبب سے مقرر معاش بحال رہی ۱۸۵۵ مین محمد خان
فوت ہوا اوس کے آٹھہ پسران کو بابت ہشتم حصہ جس کو جکو رمال علاقہ اٹھیک کہتے ہین
وآمدن بھنگری سرکار انگریزی نے مبلغ چھہ ہزار دو صد بیس روپیہ منقسم نقد واسطے
دوام کے مقرر کیا اس حصہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹھہ حصہ پر فی حصہ مبلغ ۵۶۰ لعہ
منقسم کرکے کھاتے ہین علاوہ اوس کے عبد الرحیم خان فرزند شاہ نواز خان مرحوم کو بعوض
جانثاری اپنے والد کی مبلغ ۱۰۰ روپیہ سالیانہ پنشن حین حیات مین ہوا ہے اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ع
مین سرفراز خان اور عبد اللہ خان پسران محمد خان بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر
متفرق اضلاع مین جان و دل سے خدمات سرکاری بجا لائے اور شیر خان ولد حسن خان
نے بلا لینے روپیہ پیشگی کے ایک رسالہ سواران بہم پہونچا کر ضلع کے اندر اپنے صاحب ضلع کے
حضور خدمات کے واسطے مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۷ اوس حسن خدمت مین
گورمنٹ انگریزی نے سرفراز خان کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایک ہزار روپیہ
کی اور عبد اللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغہ اور مبلغ نو سو ساٹھہ روپیہ سالیانہ مرحمت فرمائی اور
شیر خان ولد حسن خان کو بعوض خدمت مفسدہ مبلغ چھہ سو روپیہ پنشن حین حیات اور
محمد آیاز خان کو بھی مبلغ ۵۰ روپیہ کی پنشن ملی فی الواقع یہ خاندان قدیم سے معزز اور نامور
چلا آتا ہے مگر افسوس کہ خانگی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے اور ہر ایک
اپنی ہی برتری چاہتا ہے اس وقت فقیر کے ذہن ناقص مین یہ خیال آیا کہ خانگی عداوت
اس قوم افاغنین مین سلف سے چلی آتی ہے اوس کا شاید یہ سبب ہو کہ یہ قوم اولاد
یہودا ابن حضرت یعقوب سے ہین لہذا ان لوگون مین خانگی فساد کا ہوتا اور غصہ کا اور
جوانمردی کا ہونا باعث نسل یہودا سے جاننا چاہیے غرض بہت سے عادات اس قوم
مین موجود ہین فقط

خاندان غوریوالہ

خاندان غوریوالہ



مختصر تاریخ اس خاندان غوریوالی واضح ہوکہ مورث اعلےٰ انکا مسمی حسن خان علاقہ بنون مین بطور اجنبی وارد ہوا انکا
اوپر سے کسی نامے اون بڑی قومون سے نہین ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہے کہ حسن خان جد اعلی انکا علاقہ
یوسف زئی سے بباعث ارتکاب واردات خون کی معہ ہر دو پسران خود یعنے عمر خان و سمل خان نکلکر اس ملک مین آیا اول
قوم انجل مین آکر آباد ہوئے اور پھر اوس جگہ سے اوٹھا کر متصل خوجڑی اوس موقع پر جہان اب موضع حسن خیل ہے سکونت
پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمر خان نے اپنے بھائی سمل سے علحدہ ہوکر بشمولیت غیرت خان خوجڑی جنے بمقام قصبہ غوریوال
اپنا دانہ ابنایا تھا اور راوسے غیرت خانکی نام سے موقع عذری والہ مشہور ہے آباد ہوا عمر خان کو عادت تاخت اور غارتگری
بہت تھی اوسی عرصہ مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہوکر عمر خانکی ہمسایہ ہوئی ایک دفعہ ڈانڈہ غوریوالہ
کے لوگون نے تاخت کرکے قوم مروت کے مال مویشی غارت کرلائے مروتون نے غیرت خانکے ملک سے استدعا
واپسی مال مغروقہ خود کری اور راوسی نے ارادہ واپس کر دینے کا کیا یہ خبر سنکر عمر خان نے سب اپنے ہمراہیون
کو جو غارت کے مال سے حصہ پانے والے تھے جمع کرکے اتفاق کرلیا اور غیرت خان کے اس نکوئی کو بے ہمتی سمجھکر دوست
سب مخالف ہوگئے اور سبنے اتفاق کرکے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور عمر خان کو ملک اپنا بنایا اوسی روز سے یہ مثل
بزبان پشتو مشہور ہے دتوده وده سڑونه دی غیرت خان جسکا ترجمہ یہ ہے کہ گرم سرد دن سب یہی نہین تھا ای غیرت خان
اوس دن سے عمر خان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ چلا آتا ہے اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور
ملک جسکی اولاد مجمعاً مغل خیل کہتے ہین پیدا ہوا اس شخص نے اپنی عقلمندی سے باوجود اجنبی فرقہ ہونے کے اس قدر
رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوسکو اپنے گوندی والہ لوگ عزیز اور معتبر جانتے تھے اونھین ایام مین مسمی چپاڑ برادر مغل خان
قوم ششکی والون کے ہاتھ سے مارا گیا الا بموجب حرکیہ اور ننہ واتیہ آنے کی مغل خان نے ششکی والوسے صلاح کوئی اوس اقرار
صلح کے اعتبار پر الہداد خان ملک ششکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر چپاڑ نے بدون مشورہ مغل خان اوسکو قتل کردیا اس عہدشکنی
کے سبب سے مغل خان نے اپنے برادرزادہ غلام کو الہداد کے قصاص مین ہلاک کردیا اس خانگی واردات کے باعث سے بیچارہ
اوسکا دشمن بن گیا تب لاچار اپنی جان بچانے کے واسطے غوریوالہ سے بھاگ کر بازار احمد خان مین پناہ گزین ہوا اوتیجی اوسکے مسمی قطب
ولد غلام نبیرہ چپاڑ ملک بنا جسکو چند عرصہ کے بعد بطبع ملکی ہسمیان رستم ونواے نے ستم کرکے مار دیا اور خود ملک بن بیٹھا اوسنے بسبب بیوقت
افطار کرانے روزہ رمضان شریف کے اخوند شیر محمد صاحب بنوی جو مشہور عالم بنون کا تھا اور رنگیہ پیر ووڑ والے نے ناراض ہوکر قوم مری اور
عیسی کی مدد بعد لینے اس عہد کے دلائی کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل نہ کرنا دوسرا غوریوالہ مین
سرور نہونے دینا بعد پذیرائی دونو شرائط کے مغل خان نے اس لشکر کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ کے بعد غوریوالہ فتح
کرلیا اور باغیہ معاندلوگونکو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنے ملکی پر قائم ہوا اور بعد وفات مغل خان کے اوسکا بیٹا دارا خان دستار
مختار ہوا جب وہ بھی نوبت حیات چندروزہ بھگت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل خان کا ملک ہوا اس شخص نے اپنے باپ سے بھی بڑھکر
ہمچشمون مین قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اسکا دوسرا مادری بھائی سینی خان ملک ہوا جو قاسم خان کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت
اور حسن رادت ساتھہ حاکمان افغانستان کے بڑھتا گیا اور قاسم خان کی سخت گیری اور زیادہ ستانی قلنگ وغیرہ سے رعایا پتہ
غوریوالہ نے بھی ناراض ہوکر سینی خان کو جو سلیم الطبع اور دانا تھا ملک منظور کیا بہت عرصہ تک سینی خان ملک تھا
آخر میان داود خان درانی اس علاقہ مین واسطے وصول قلنگ محمود شاہ سدوزئی کی طرف سے آیا تو اوس نے

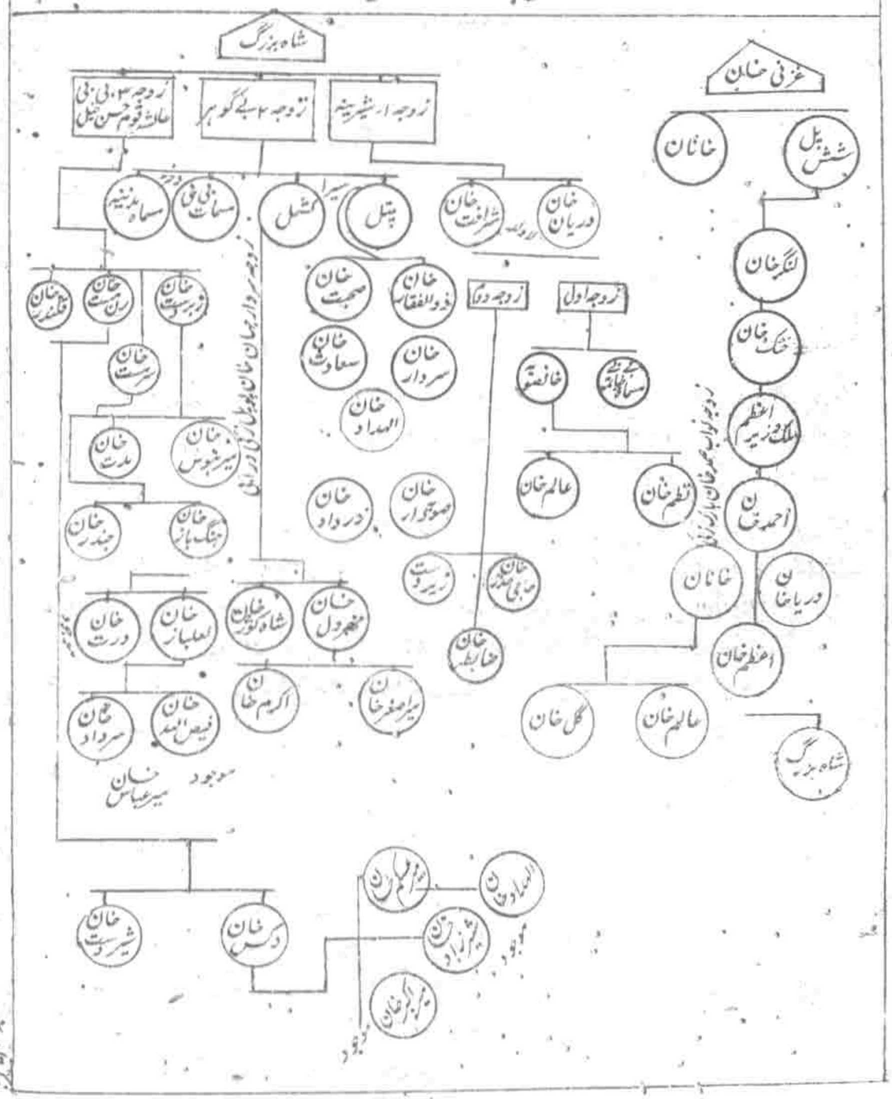
باغوا جنگی خان قوم میری کے کہنے پر بہانہ لیشی کرکے سینی خان کو دغا کی راہ سے مسکر مین بلاکر بایزید خان قوم میری سے جو پہلے
سے سینی خان کا دشمن تھا قتل کرا دیا اوس کے بعد جعفر خان فرزند سینی خان کا ملک ہوا اور دوسری طرف سے جنگی خان
ولد قاسم خان ملک تھا جعفر خان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کرکے سرکار انگریزی کی عملداری
مین بمرگ طبعی فوت ہوا اب اوسکا بڑا بیٹا سردار خان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا کہ حال وہ موجود ہے حال معاش
و جاگیر واضح ہوکہ عہد عمر خان مین کچھ معاش اوس کے دربار حکام وقت سے مقرر نہین تھے الا اوس نے اپنی سینہ
برجی اور جوان مردی سے رسوہات شادیانہ اور مال شماری اور دہڑتہ خاص غوریوالہ پر مقرر کرلیا او زیر مقدمات
حقیقت مین جیسا کہ زدکوب خفیف مین فی نفر مرتکب آٹھہ روپیہ تاغر معین تھا ایسے رقوم کے وصول اور غارت
گری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سے چہارم پتہ غوریوالہ جسکی اوسوقت کی آمدنی ٹھیک
معلوم نہین ہوتی مگر زمانہ حال سے بہت کم تھی احمد شاہ ابدالی کی جانب سے اوس کو معاف ہوا اور بعد
اوسکے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ زمان کے سینی خان کے نام ایکسو تومان نقری جس کے دو ہزار
روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیاً تیس تومان جملہ ایکسو تومان معاف
تھے یعنے کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے قلنگ یعنے مالگذاری سے مجرا لیتے تھے اور جب سینی خان کیسے حاکم یا بادشاہ
کے روبرو جاتا تھا تو بروز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تھے عملداری سکھان مین بدستور
پتہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفر خان ولد سینی خان معاف تھا اور دوسرا چہارم جنگی خان و بعد اوس بیٹا اوسکا الہداد خان
اوٹھاتا رہا تھا وقتیکہ سمبت ۱۹۰۱ مین بوقت حکومت سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب بہادر او ر زمانہ جنرل کورٹلنڈٹ الہداد خان
سے بندوبست وصول ہوا اور دی مالگذاری بابت چہارم حصہ پتہ خود نہو سکا اور جعفر خان نے بجاے اپنے حصہ کے پتہ
غوریوالہ اور علاوہ اوسکے پتہ اسمعیل خیل کی بھی مالگذاری ادا کر دی اس باعث سے اور نیز بوقت محاصرہ ملتان مسمی
...خان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی خدمات سے پہلوتہی کرکے بلا رخصت اپنے وطن کو چلا آیا اور یہان آکر شامل مفسدان ہوا ان
وجوہات سے چہارم حصہ الہداد خان والہ ضبط سرکار ہوکر باقی چہارم جعفر خان کے نام واگذار رہا اوسنے دوراندیشی کرکے بدین مراد کہ
دونو پتون پر ہماہ دخل رہے غوریوالہ کے پتہ سے چہارم ہشتم اور پتہ اسمعیل خیل سے ہشتم لینا قبول کیا اور حسب تجویز
سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب ہر دو پتہ تیسی کی سند اوسکے نام عطا ہوئی فی الحال سردار خان کو دونو پتہ سے حسب ذیل آمدنی سالیانہ ہے

پتہ غوریا خیل			پتہ اسمعیل خیل		
بابت ہشتم تعلقہ داری دیجوڑی	میزان پتہ غوریوالہ		بابت ہشتم تعلقہ داری فیصدی پنجروپیہ	میزان پتہ اسمعیل خیل	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل آمدنی ہر دو پتہ سے [illegible] روپیہ کی ہے اور یہ رقم سردار خان فرزند کلان جعفر خان کے نام سرکار سے واگذار
رہے اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سے خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جنکو تنخواہ وغیرہ
غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دیتا ہے گورنمنٹ انگریزی کے حضور مین جعفر خان اور اوسکا بیٹا سردار خان اچھا خدمت
گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۴۹ مین سردار خان بجمعیت اٹھائیس سوار اسلحہ بند محاصرہ ملتان گئے وقت شامل سرکار
تھا اور جعفر خان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور رینڈیر عالم خان کے علاقہ بنون مین دوسو جوان واسطہ خدمت سرکار

بھرتی کیئے ۱۸۴۸ء مین کے فساد مین چودہ سوار سرداد خان ضلع بنون مین کام ڈاک رسانی وغیرہ پر متعین تھے ماہ مئی
۱۸۴۹ء سے سرداد خان کو کام ذیلداری پولس تفویض ہوا جسکو بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا موجب سمجھتا ہے

خاندان بازار احمد خان



ذکر تاریخ خاندان بازار احمد خان

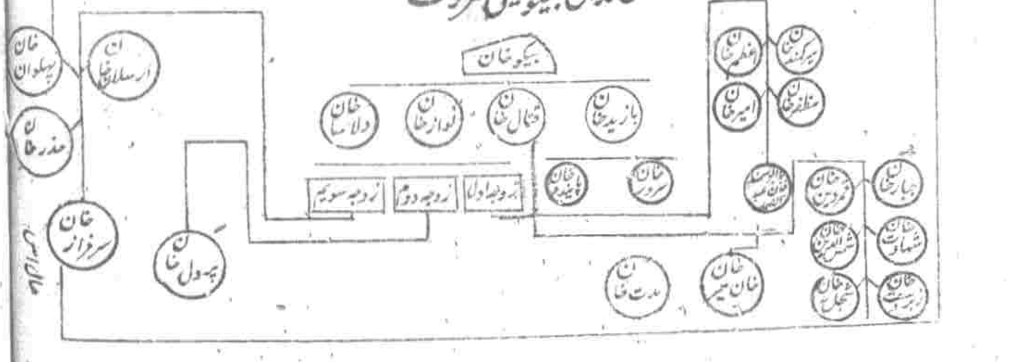
یہ خاندان نسل عیسکی اولاد سیتک سے ہے بنوچی کا اصل حال قبضہ ملک ہذا اور شجرہ نسب درج ہوچکا ہے عیسکی کی اولاد مین سے
غزنی خان مورث اعلی اس خاندان نے پتہ عیسکی مین اپنے نام پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایکسو پچاس برس کا گذرا ہے کہ
احمد خان نے جسکے وقت سے یہ خاندان ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھکر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر ہندو لوگ
موضع بہرت وغیرہ سے آکر آباد ہوئے گو اوس کے حیات مین یہ قریہ بہت چھوٹا تھا الا اوس نے تا بمقدور اسکی ترقی مین ہر طرح
کوشش کری عہد شروع نادر شاہ ایرانی مین احمد خان مرگیا ازان بعد اعظم خان فرزند اوس کا ملک تھا احمد شاہ ابدالی کے
عہد مین جب وہ بھی مرگیا تو شاہ بزرگ اوس کے پسران نے دریا خان و خانان اپنے چچا ؤنکو معہ فرزندان اوسکی دغا سے قتل
کرکے خود دستار مختار ہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تھا اپنے جنبہ دارونین بہت رسوخ پیدا کرکے دربار شاہی مین بھی دسترس
حاصل کرے احمد شاہ ابدالی نے موضع بڈا خیل و مردی خیل وسیرو جملہ جمع امالہ ۵ روپیہ سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ
اسکے آمدنی دیرینہ قریہ بازار احمد خان مرتب ایک ہزار روپیہ سالیانہ کے تھی شاہ بزرگ کے عہد مین قصبہ بازار احمد خان
بہت بڑھ گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی ترقی ہوئی جیسا کہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ
کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختر تھی جنمین سے مسماۃ بی بی کو سردار جہان خان درانی جو افسر فوج احمد شاہ کا تھا
نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ سدوزئی مین شاہ بزرگ نے بھی جہان فانی کو چھوڑا اگرچہ اوسکے بعد شرافت خان
قائم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسمین بھائیون کے بدین سبب کہ مختلف زوجات سے تھے اتفاق نہو سکا رن مست
سر مست زبردست ہر ایک بجاے خود ملک تھے شرافت خان نے اپنی دختر مسماۃ خاتمہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزئی
سے اور امیر دوست محمد خان سے کردیئے تھے اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرون پر غالب رہا اور علاوہ
جاگیر سابق اور آمدنی دیرینہ مبلغ ا۷۵ روپیہ سالانہ انعام اوسکا منجملہ قلنگ پتہ عیسکی سے مقرر ہوا اور بوقت ملاقات کسی حاکم کے پانچ روپیہ
یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تھے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان عالم شباب مین غوریوالہ کی لڑائی مین مارا گیا اوسکے بدلے مین مغل خان
جد اعلی سرداد خان مغل خان نے اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کردی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوئے جنمین سے
بڑا حاجی حضر خان تھا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور رادسکو قلندر خان اور جنگباز خان اور دکس خان نے بصلاح
ہوکر معہ دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کردیا خانصوبہ پسر شرافت خان مشکل سے جان بچاکر نواب صمد خان کے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار
شیر دل خان بارکزئی دکس ملک مین آیا تو خانصوبہ اوسکے ہمراہ آیا اور اوسکی اعانت سے اپنی جایداد اور موضع درسین لیکر انتقام کے زرد
سے تین چار نوکران دکس خان وغیرہ کو جو وقت قتل اوسکے برادران کے شامل تھے عقوبت سے ہلاک کیا ایسی ہر طرح کے فساد پر غالب کر
مسمی دکس خان ولد رن مست خان ملک ہوا یہ شخص دلاور آدمی تھا سب سے زیادہ اختیار اور نام پیدا کرکے ماہ منگر سنبت ۱۸۸۲ بکرم
مین جب مہاراجہ رنجیت سنگھ ضلع بنون کے حدود مروت مین داخل ہوا تو اسنے دفتر کے ساتھ آدمیت سے اطاعت قبول کرکے سردار فتح سنگھ کے
رابطہ اور کنور کھڑک سنگھ کی مہربانی سے بڑا رسوخ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوسکو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سروپا سرکار سکھان سے
ملتا تھا سنمبت ۱۸۹۰ بکرم مین کھڑک سنگھ نے نصف پتہ عیسکی دکس کو معاف کیا علاقہ بنون خصوص اپنے گوندی دارون پر اسقدر اسکا اختیار
تھا کہ جہان چاہے بطور حشری لشکر بنوچی جمع کرسکتا تھا بازار احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے
عام مشہور ہوگیا دیوان مانک رائے نے جو نواب دیرہ کی طرف سے ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنون مین یورش کرکے دکس خان نے

ہمراہی زرنگ خان میری خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پھر بنون کا نام بھی نہ لیا اور ایک دفعہ موچھہ علاقہ میانوالی مین شاہ نواز خان کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو پیش بندوق کے جاکر سکھون سے لڑا اور اسطرح ہر طرف لڑتے مین دلیر تھا سمبت ۱۸۹۹ بکرمی مین دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوسکا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہ ملک بنا ابھی کامل کامیاب نہین ہوا تھا کہ ایک سال کے بعد خان صوبہ نے اپنی پورانی انتقام مین دغا دیکر مروا دیا اوسکے قاتلان سے بھی اوسی موقع پر مارے گئے جب سکھون کا حکم آیا تو بیوہ دکس خان نے مبلغ [illegible] ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خان صوبہ کو بامید انتقام لینے کی قید کرا دیا اور لاہور کو بھیجا گیا اور کل جایداد اوسکے مع وغیرہ بیوہ دکس خان اور اوسکے فرزندان کے قبضہ مین آگئی جسپر آجتک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خان صوبہ مذکور بسفارش سردار سلطان محمد خان بارک زئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان فوت ہونے کے بعد سمند خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کا کیا جسکو لال باز خان و داب خان نے معہ ایک خرد سال فرزند کے قتل کرکے لال باز خان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز و دور اندیش تھا ۱۸۴۸ء مین جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر رہکر بجا آوری احکام اور خدمات بخوبی کری اس نسبت سے صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور انداد آمدنی بھیجا کل تیرہ موضع پتہ عیسکی کی چہارم کی بابت مبلغ [illegible] اور بابت تعلقہ داری سار [illegible] اور بابت سرپاؤ اسمعیل خان نے [illegible] کل [illegible] روپیہ سالیانہ معاش عطا فرمائی بوقت شورش ملتانی ۱۸۴۸ء مین داب خان محاصرہ ملتانی مین خدمت گذار رہا اور لال باز خان کو بنون سے سکھہ قید کرکے گجرات لے گئے تھے کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس پہونچکر رہا ہوا بعد وفات لال باز خان کے فیض اللہ خان فرزند کلان اوسکا مالک ہوا اور ملک مقرر ہوا مگر داب خان اپنے چچا سے بخوبی اتفاق رکھتا تھا اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی داب خان کو تھا میر اکبر خان ولد دکس خان ایک معقول آدمی ہے اور اوس سے داب خان و فیض اللہ خان کی عداوت از حد ہے

رواج تقسیم

شاہ بزرگ ذی اپنی حیات مین بطور [illegible] محمد ہر ایک منکوحہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ آمدنی تقسیم کر دی کل تین حصہ بحسب ذیل شرافت خان یک حصہ تیل و کشمل یک حصہ سرست و رن مست زبردست و قلندر یک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تھے شرافت خان چہارم حصہ اور باقی تین حصہ دو جگہ کرکے باقی ماندہ پسران روا کرتے تھے فی زمانہ اوس تقسیم کا نام و نشان بھی نہین رہا کل آمدنی انعام سرکار سے قبض احمد خان کے نام سے مقرر ہے اور دراب خان وسکے شامل ہے اور صورت قبضہ ملکیت [illegible] بطور بیاچارہ ہو گئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہین ملتا

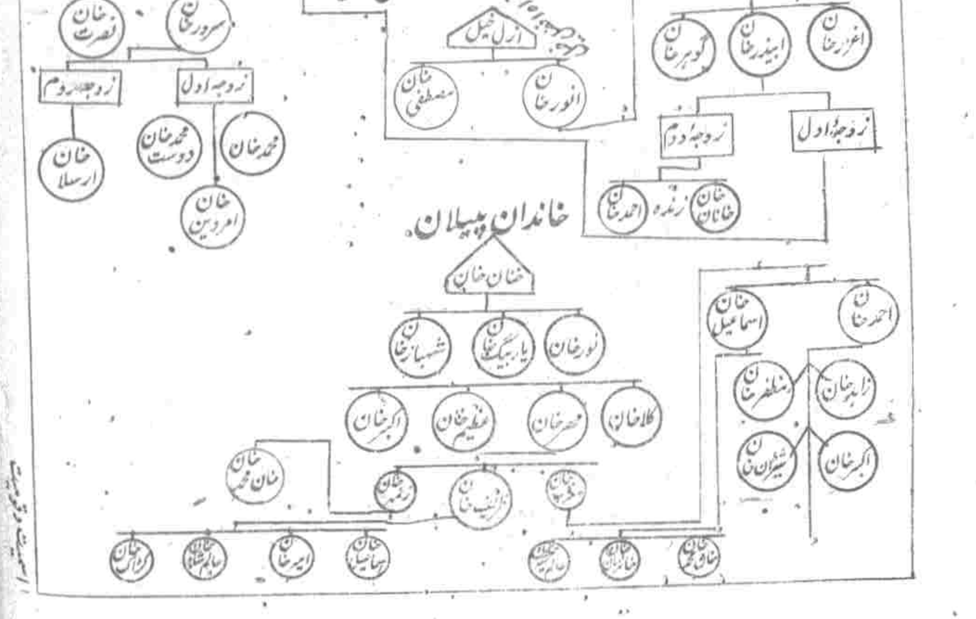
خاندان بیکو خیل مروت



حال اس خاندان کا واضح ہو کہ دادی خان مورث اس خاندان کا جو بیکو خان سے اوپر پانچوین پشت مین تھا اور اوسکا شجرہ نسب بیکو خان تک حال قوم مروت مین درج ہے یہ خاندان قوم مروت لوہانی شاخ اچھو خیل سے ہے جسوقت کہ قوم مروت نے بعہد سلطنت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب دادی خان اپنی شاخ مین سرگروہ تھا دادی خان کی چوتھی پشت مین ہاتھی خان ملک مشہور ہوا جسنے قوم گنڈہ پور کے ساتھ بمقام ٹکوارہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جا لڑائی کری اوسکا بیٹا بیکو خان ایک صاحب اختیار اور مستعد ملک تھا مدد خان درانی کے روبرو بمقام علاقہ بنون شیر درندہ کو بہ شمشیر پیش آکر اوس حیوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین مدد خان نے خلعت کے سوا موضع کلور جاگیر مین عطا کیا الا اوسی عرصہ مین اسیر خان رئیس عیسی خیل شاخ ممون خیل سے بمقام پٹیالہ بیکو خان ہو کر مارا گیا تب کلور بھی جاتا رہا بیکو خان کے بعد نواز خان خلف اوسکا ملک ہوا اور اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے قوم مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کے نصف گونڈے کا افسر اعلی بنا بمقام کرک علاقہ خٹک مین شہباز خان اکوڑ خیل کے ساتھ لڑائی کری اور دوسری دفعہ سلطان خیل [illegible] لڑائی مین زخمی ہوا نواز خان کے ابید خان عیسک خیل اپنے رقیب کے ساتھ جو دوسرے نصف گونڈے مروت کا افسر تھا سخت عداوت تھی بار ہا اوس سے لڑتا رہا جو لڑائی انمین بمقام موضع دلو خیل ہوئی اوس محاربہ مین قتال خان پسر اور نواز خان اور قمر الدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا اور نواب شیر محمد خان ڈیرہ والہ کے پاس جاکر سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین اوسکی فوج لے آیا اور بمقام کس نعرواد و توروہ گونڈے کے مروتون سے جنکا سردار ابید خان عیسک خیل اور محمد خان تتر خیل تھے سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر آپس کی بے اتفاقی سے دخل نوابی ہوا بعد اوسکے بھی وزیران احمد زئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوئی سوبان خان وزیر کی لڑائی مین اور عبد الصمد خان بھی زخمی ہوا مگر وزیر ونکو شکست ہوئی بادشاہ دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیری نے پہلی اس قوم مروت دو سو چالیس شتر مالگذاری مین واسطے باربرداری مقرر کیے اور بعد اوس احمد شاہ ابدالی دو سو چالیس سوار سے جسکو ایل کہتے تھے واسطے خدمات شاہی بجاے شتران بطور نوکر لیے جاتے تھے اور یہ شتر سوار کل قوم مروت پر حسب رسد پھیلائے جاتے تھے انکے عہد مین مالگذاری معاف تھی تیمور شاہ سدو زئی نے بموجب بارہ ہزار پہلی دفعہ قلنگ مقرر کیا تو بیکو خان کو بارہوان حصہ اپنی قوم کی مالگذاری سے انعام مین مجرا ہوتا تھا جب نواب صاحب کی جانب سے دیوان مانک راے کارکن ہو کر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو ایک ہزار دو سو بیس روپیہ سالیانہ معہ مشاہرہ سواران اور پھر عملداری سکھان مین ۸۰ من غلہ بھی مدد معاش مقرر ہوا جب وہ سوار برخاست ہو جاوین تو واسطے ذات خاص کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تھا اور نیز بستم حصہ آمدنی پتہ داری پلاری سے معاف ملتا تھا اب گورنمنٹ انگریزی سے بموجب حکم گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۹ء مین تقدیرات بمعنی انعام سالیانہ واسطے عبد الصمد خان کے مقرر رہی اور اپنا زمیدارہ اور ملکیت بھی رکھتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء عیسوی مین عبد الصمد خان کا بیٹا مدد خان معہ چند سواران محاصرہ ملتان مین حاضر رہا خود عبد الصمد خان بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۶۲ء مین بمرگ طبعی فوت ہو گیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین ہے یہ خاندان مروت مین معتبر اور اپنے نصف گونڈے کا پیشوا ہے الا آپس مین اتفاق نہین رکھتے ہین خاندان عیسک خیل مروت ازل خیل خواہ افضل خیل مختصر حال اس خاندان کا عیسک خان مورث اعلی اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے ہے عیسک خان کی تیسری پشت مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کے عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان

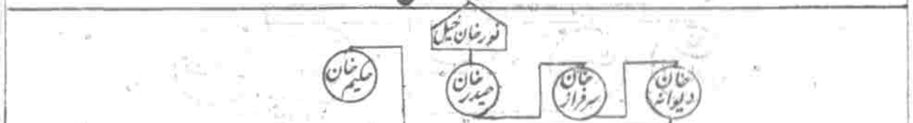
کا نبیرہ افضل خان تھا جس تک کرسی نامہ مروت کے باب مین لکھا گیا ہو اور اوسی کے نیچے یہان درج ہے افضل خان کا بیٹا انور خان ملکی مین مشہور رہوا بیکو خان کا ہم عصر اور رقیب تھا نصف گوندے مروت کے اسکا جنبہ ہوگئے بعد وفات انور خان کے ابیدزخان بیٹا اوس کا ملک ہوا یہ شخص جنگ جو تھا اپنے گوندے مین بڑا رسوخ پیدا کر کے گندہ پور اور عیسی خیلون کے ساتھ محاربے کیے جب ایک دفعہ سرور خان رئیس ٹانک سے بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندے والے فوج لائے تب اس نے اپنے گوندے کے سروگی مین اون سے سخت لڑائی کر کے ہٹا دیا مگر ثانیاً اسکے مخالف نواب صاحب ڈیرہ والے کی فوج زیر کمان دیوان مانک راے چڑھا لائے تب اوس سے ابیدزخان نے نقصان کثیر کے ساتھ شکست کھائی اور پھر محمد پایندہ خان نے جو واسطے وصول معاملہ مروت آیا تھا ابیدزخان کو قید کر کے ڈیرہ مین لیگیا اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سے وصول کر کے چھوڑا بعد مرنے ابیدزخان کے سرور خان اوسکا بڑا بیٹا ملک ہوا یہ شخص بھی ہوشیار زمانہ ساز تھا تمام عمر اپنے عبد الصمد بیکوخیل کے دشمنی مین گذار کر ۱۸۶۰ع کے اخیر مین مرگیا اوس کا بیٹا ارسلان خان ملک ہوا اور نصف گوندے مروت کے اس کے پیچھے ہین اور گورنمنٹ انگریزی سے مبلغ آٹھ سو روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی ہے کھون کے وقت ابیدزخان اور سرور خان کو پانصد روپیہ خاص اپنی ذات کا اور ہماصہ بابت مشاہرہ سواران جملہ [illegible] ملتے تھے اور ابعد تیاری قلعہ لکی الہ من غلہ اور بستم حصہ اپنے پتہ سے عطا کیا جب سرکشی سکھان سے ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سردار خان محاصرہ ملتان بہمراہی پانچ سواران و پیدل کے خدمت گذار رہا بیکوخیلون کے ساتھ اس خاندان کی قدیم عداوت ہے مگر پردل خان بیکوخیل کے ساتھ بسبب دشمنی خانگی ارسلان خان کی کچھ سازش ہے

شجرہ ازل خیل خواہ افضل خیل



اسمیعت ترقومیت اس خاندان کی واضح رہے کہ یہ خاندان مشہور بقوم بلخ افغان ہی یہ لوگ اپنا کرسی نامہ ہر قوم لوہانی سے ملا کر نسل لودی مین شامل ہوتا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا جنان خان مندرجہ شجرہ کا جد اعلے مسمی اسمعیل خان کوہ سلیمان سے آکر اول چوستان اور کلور کوٹ مین آباد ہوا خان خان کا نبیرہ مسمی مہربان خان وہان سے او ٹھکر بمقام پیپلان سکونت پذیر ہوا اول یہ موقع قوم سیتل کے تحت مین تھا اوس نے اس قوم کو دبا لیا اگرچہ او سوقت یار بیگ خان بھی زندہ تھا مگر مہربان خان مدار المہام اس خاندان کا تھا پیپلان کی ترقی آبادی کو دیکھ کر قوم جسکانی بلوچ نے بارادہ چھین لینے ملک کے اوپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جسکانی منہزم تو ہوئے مگر یار بیگ و مہربان خان باپ بیٹا ہر دو اوس لڑائی مین مارے گئے بعد اوس کے نواب محمد خان سدوزئی نے لشکرکشی کر کے موضع پیپلان کو غارت اور خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پیپلان کے اس خاندان کی عزت قائم رکھی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یار بیگ خان کے واسطے ستروان حصہ پیداوار ہر دو رقبہ دیہات ذیل سے پیپلان خاص چورکنی رنومٹہ ڈھنگانہ دواہہ ڈب قصبہ والہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پچکوٹہ کے بعضے دیگر دیہات پر بھی بطور تعلقہ داری انکا اختیار تھا اور ساڈھی چار دہہ چار سے واگذار تھے عملداری سکھان مین علاقہ پچکوٹہ سرداران سکھہ سندھانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین جے معافی مندرجہ بالا بدستور معاف رہی اور اپنی خود کاشت کا محصول بھی معاف تھا اگرچہ ٹھیک تعداد اس آمدنی کی کسی کاغذ سے معلوم نہین ہوئی مگر از روے اندازہ راوی کے تقریباً ایک ہزار روپیہ سالیانہ کی آمدنی تھی دیوان ساونمل کے عہد سے بسبب ضبطی ترنی آمدنی مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار انگریزی مین چھ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری لگ کر دستور ستروین حصہ کا موقوف ہوا اب اس چھ روپیہ فی صدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہے اور خان زمان خان نے فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہے جسکو آنریری پوش افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمیناً چالیس برس کی ہوگی

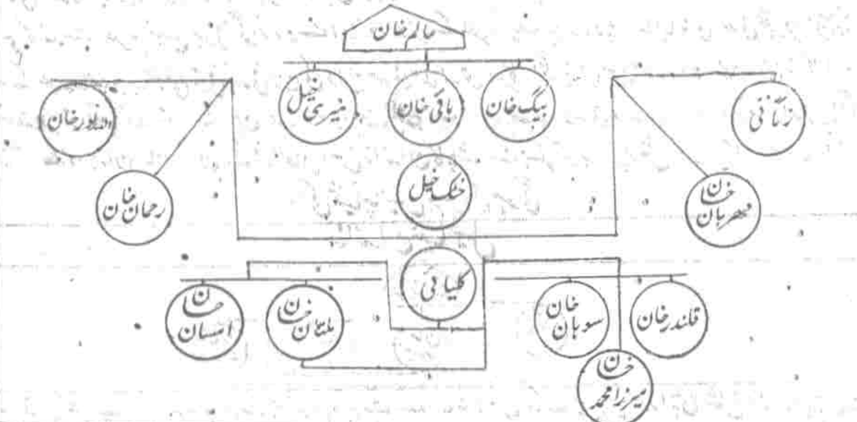
خاندان میناخیل



نور خان کا باپ باسم تاجا ملک ہمقوم مروت کے ساتھ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ میناخیل مین یہ خاندان معتبر چلا آتا ہے عہد تیمور شاہ سدوزئی مین سرفراز خان اس معتبر ملک تھا جب وہ سردار خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عملداری نواب ڈیرہ و سکھان مین وہ ایک کام کا ملک تھا اور قصبہ لکی مروت اوس کے تحت مین تھا سوائے غلہ ویرات مقررہ اہل ہنود سے بطور دہرتہ کچھ وصول کیا جاتا تھا بعد اوسکے حکیم خان ہوا جو اب تک ملک ہے اور یہ شخص اسواسطے علاقہ مروت مین یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب ۱۸۴۸ عیسوی مین فوج سکھان سرکش ہوکر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کرلیا تھا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشری جمع کر کے حسب الحکم میجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جس کے

صلہ مین اونکو مبلغ سارہے ۵ روپیہ پنشن سالانہ عطا ہوتے اور آیندہ یہی لائق کام کے آدمی ہے فقط خاندان میان داد خیل۔ اس خاندان سے اوپر خواص مروت کا مشہور خاندان مروت کے قوم مین تھا اور اکثر خانی قوم مروت خواص خیلون مین رہے جیسا کہ اعزیز خیل اور پھر میان داد خود بھی مشہور ملک تھا مگر ننگ خان نے بہت نام پیدا کیا اور پھر پتہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تھا جسکا بیٹا اب ولی خان موجود ہے اور صاحب داد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تھا وہ ملک ہے اور سرکار سے برات اونکے نام مقرر ہے خاندان غزنی خیل جب پتہ طوطی زئی مروت نے مچھی خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوکر گذرا ہے اوسکا بیٹا پردل خان اب موجود ہے اور اوس کا معاند رقیب محمد خان ولد پیر محمد خان بھی ملک ہے جسنے وقت شورش ۱۸۵۷ع مین اچھی خدمت سرکار کی کرے اور قابل یاد رکھنے کے ہے خاندان موشانی واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سے اپنی شاخ کے معتبر چلی آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہین ہوا چنانچہ اب بھی یہی حال ہے الا دراز خان شاخ جعفر خیل موشانی بسبب رشتہ داری شیر خان عیسی خیل اور بہ مہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین باریاب ہوا فقط

خاندان سپر کے وزیر



حال خاندان سوبان خان

واضح ہو کہ یہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی سعید سپر کے سے ہے انکا مفصل شجرہ اوپر تک قوم وزیری کی شامل حال مین لکھا گیا ہے مسمی وزیر کی پانچوین پشت مین سپر کے پیدا ہوا جس کی اولاد کے بہت شعبے ہین فرع باغوان خیل مین مسمی عالم خان سے بلکے نکلے مگر جیسا کہ کل قوم وزیری مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہے اسیطرح اس خاندان کے ملک بھی تھے کچھ معاش یا گذارہ اپنی قوم کے جانب سے واسطے انکے مقرر نہین تھا اور بادشاہان وحاکمان سابق سے اون کی آشنتی یا تعلق کم ہوا اسواسطے فیض

حکام سے بھی محروم رہے روایت ہے کہ عالم خان مذکور کو بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب بہادر شاہ ملک بنون مین آیا تو زہر دے گئے کیونکہ وہ دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کرکے ٹل بلند خیل اور درہ توچی کی راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتی تھی تو بارج اور رسد راہ ہوتا تھا بعد وفات عالم خان کے اوس کا بیٹا کوئی ایسا لائق نہین تھا جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زرادہ ربانی نے اپنے وقت مین پھر ملکی کو مشہور کیا جب اوس کو فرقہ نوری خیل شاخ اتمان زئی وزیری نے مار توپھر ا کی شہرت جاتی رہی گرچہ مسمی ملتان باپ سوبان خان اور برادر زرادہ ربانی برائے نام ملک تھا الا سادہ لوح یہان تک کہ رمہ کو پانی پلاتا ہوا رزدکورم مین مما خیل سورتونکے ہاتھ سے مارا گیا تب سوبان ملک ہوا یہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم و راست گو تھا اس نے اپنی عادت اور دلیری سے قوم مین وہ رسوخ پیدا کیا کہ کل قوم وزیری خصوص شاخ احمد زئی ملک کلان کہلاتا تھا اور عنان اختیار اپنی قوم کے اوس کے ہاتھ مین تھے جہان چاہیے حشری کو جمع کرکے لڑا سکتا تھا چنانچہ دو دفعہ لشکر ہمقوم جمع کرکے ٹل بدخیل کے بنگشون پر حملہ کیا اور تیسری دفعہ قوم مروت کے ساتھ بمقام لکی مروت کی لڑائی کرے ۱۸۴۴ عیسوی مین جب ولیم مورکرڈ افٹ صاحب الوالعزم سیاح اس ملک مین آیا تو اوس کی مہمانی سے یہ نیک شخص ہوا تو سوبان خان نے حاضر ہوکر اطاعت احکام صاحب ممدوح کے کرے اور اس انداد قوم وزیری کے مطیع کرنے مین اوسی نے کوشش واجبی کرے صاحب ممدوح نے اوس کو عزت فرمائی اور جو کی نشین کرکے دسمبر ۱۸۴۸ع مین جملہ قوم وزیری کا وزیر خطاب دیا بعد رفع شورش ملتان خلعت پانچ پارچہ معہ دستانہ طلائی عطا فرمایا اور نیز مبلغ چھ سو روپیہ کی پنشن سالانہ بہ منظوری گورنمنٹ ۱۸۵۰ عیسوی مین تاحین حیات اوس کے مقرر ہوا سوبان خان ماہ مارچ ۱۸۵۳ع مین مرگیا اور حسب وصیت خود پہاڑ مین لیجا کر بمقام گمتی دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا تاحال نجیب خان اپنے قوم کا بڑا ملک ہے اور نانی خان اوسکا دوسرا بھائی دلاور اور نیک آدمی ہے

خاندان میرز علی خیل

منڈان اس خان سے نامی ملک میر ہوش خان ہوا جس کے میر عالم خان بیٹا اوسکا سکھو کے وقت بنون کا ملک مشہور تھا جب اوس نے ۱۸۴۸ عیسوی مین سرکشی سکھان مین شریک ہوکر گورنمنٹ انگریزی کے مخالف فریق کے ہمراہ کرے اور بوقت فتح اس ضلع کے سردار عظیم خان کے ساتھ جلاوطن ہوگیا تب سے اوس کی معاش اور ملکی جاتی رہی اور بعد اوس کے شکر اللہ خان ولد خوجی خان نجیب خفتہ بیدار ہوا میر عالم خان کی جگہ پتہ منڈان اور تحل فاطمہ خیل سوکڑ کا ملک کلان ہے میر عالم خان کو گرچہ حسب سفارش امیر دوست محمد خان کے اپنے ملک مین

آنے کی اجازت ہوگئی مگر ملکی نے سنہ ۱۸۶۴ عیسوی مین میر عالم خان خوشت کے اندر گیا فی الحال شکر البعد خان ملک ہے مگر اپنے فرزندون سے تنگ اور نفاق رکھتا ہے صالح خان سفید پوش بگرےگذارہ ہے

خاندان جھنڈوخیل

شاخ جھنڈوخیل مین سے شیر مست خان نے اپنے نام کو مشہور کیا جو بعد وفات دکس خان نوہ گنڈی کا سر افسر تھا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا ملک مشہور بنون مین ہوکر گذرا ہے جب کرنیل اڈوارڈس صاحب سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین تشریف لائے تو ملکان کلان بنون سے وہ شخص بھی حاضر رہا بعد وفات اوس کے گرچہ بہت بیٹے چھوڑ کر مرگیا لیکن کوئی نہین نظر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نے از راہ ترحم بٹہ جھنڈوخیل سے دہم اور ہشتم معاف کیا جن کی آمدنی قریب آٹھ سو روپیہ سالانہ کے ہے

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان مین سے تذکرہ کے لائق بازید خان ملک تھا جس نے اپنی دلاوری سے افسری توانگنڈی حاصل کرکے عہد سکھان مین بڑا رسوخ پیدا کیا عہد افغانی کے قبل بے شمار و بے گناہ اور تمیزی سے اوسکے نام کو نمایانہ مشہور کر رکھا ہے سو برس سے زیادہ عمر پاکر سنہ ۱۸۶۴ عیسوی مین فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا خانجو پٹہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا آپسمین بھائیون کی جو مختلف زوجات سے ہین بڑی بے اتفاقی تھی اسد خان ولد بازید خان نے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ عیسوی مین ملتانی رسالہ مین بھرتی ہوکر ہندوستان مین خدمت گذاری سرکار کی کری جسکو تمغہ بہادری کا عطا ہوا

خاندان دہرمہ خیل سورانی

یہ خاندان ذالہ دین عرض زئی نسل سورانی سے ہے مسمی حسن خان مورث اعلی انکے نے مسمات دہرملکہ سے شادی کری تھی اوس کے سبب سے یہ شاخ مشہور بہ دہرمہ خیل ہوئی انمین سے شاہین خان ولد بابر خان عملداری درانی مین ایک بڑا ملک تھا اور از روے سند سناہ شجاع محررہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جسکا ایک ہزار روپیہ ہوتی ہین پٹہ والہ دین سے شاہین خان کے نام معاف تھا شاہین خان اپنے بھائی نورنگ خان اور بہادر خان کے ہاتھ سے بروز عید مارا گیا اور اوسکا لیتق بیٹا نظم خان سبب خردسالی جان بچاکر چلا گیا مگر بالغ ہوکر اپنے باپ کے قاتلان سے قصاص لیا اور اب نظم خان ملک ہے پٹہ دہرمہ خیل سے نصف ملکی کلان انعام سرکار سے اوسکے نام مقرر ہے یہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبد الصمد خان اس کا بیٹا فارسی خوان ہے اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچھا رہا تو اچھا بن سکے

خاندان داود شاہ

اس قوم سے سکھون کے وقت دلاسا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنے جنگ جوے اور شکست دینے تارا چند سے مشہور ملک ہوگیا تھا بعد وفات اوسکے گرچہ فوجی ایسر اوسکا ملک ہے مگر کسی کام کا نہین ملفر خان ولد پایندہ خان ملک گو ہوشیار ہے مگر بددن راست بازی ہوشیاری ناکارہ ہے فقط

فصل پنجم دربیان عہدنامہ سرکار انگریزی رئیس قوم نمبر ۲۷

عہدنامہ درمیان اونریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب امیر الدولہ محمد امیر خان مرتب مستر چارلس تہیوفلس مٹکاف منجانب ونریبل بمجاز اختیار کلی عطیہ جناب نواب امیر اعظم مارکوئس آف ہسٹنگس گورنر جنرل و لالہ نرنجن لال منجانب نواب بمجاز اختیارات کلی عطیہ نواب موصوف **قلم اول** سرکار انگریزی نواب امیر خان اور اوسکی وارثون کو قبضہ اون ممالک کیواسطے جو موجب عطا نامہ مہاراجہ ملکہ مہاراجہ مذکور کے ملک مین اوسکے قبضہ مین ہین کفالت دوامی دیتی ہے اور سرکار انگریزی اون قبضون کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے **قلم دوم** نواب میر خان اپنی فوج کو بجز اوسیقدر کے جو انتظام اندرونی ملک کیواسطے ضرور ہو موقوف کردیگا **قلم سوم** نواب میر خان کسی ملک مین ارتکاب زیادتی نکریگا اور پنڈارہ و دیگر غارتگران سے متعلقات چھوڑ کر بحد طاقت اپنی اونکی سزا دہی و استیصال مین سرکار انگریزی کی تائید کریگا اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی شخص سے عہد و پیمان نکریگا **قلم چہارم** نواب امیر خان کل توپخانہ و سامان جنگی بجز اسقدر کے جو اوسکے ملک کے انتظام اندرونی و حفاظت قلعون کیواسطے ضروری ہو سرکار انگریزی کو دیدیگا اور اوسکے عیوض مین معاوضہ نقد اوسکو ملیگا۔ **قلم پنجم** جو فوج نواب امیر خان رکھیگا عند الطلب سرکار انگریزی کی حاضر ہوگی **قلم ششم** یہ عہدنامہ چھ قلمون کا بمقام دہلی بدستخط و مہر مستر چارلس تہیوفلس مٹکاف اور لالہ نرنجن لال کی مرتب ہوکر اور تصدیق اوسکی جناب امیر اعظم گورنر جنرل و نواب امیر خان سے ہوکر بتاریخ امروز نہم نوامبر سنہ ۱۸۱۷ عیسوی سے مابین ایک مہینے کے بمقام دہلی باہم مبدل ہو گئے دستخط و مہر چارلس تہیوفلس مٹکاف و مہر لالہ نرنجن لال مہر نواب مہر کمپنی دستخط ہسٹنگس گورنر جنرل اس صلحنامہ کو نواب گورنر جنرل نے بمقام سالای پانزدہم ماہ نوامبر سنہ ۱۸۱۷ عیسوی کو تصدیق کیا جے آدم سکرٹری گورنر جنرل نمبر ۲۸

نقل سند موسومہ نواب وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ نواب ٹونک مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

جناب ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہے کہ رؤسای و امرای کی جو اب اپنی ملکون کی حکومت کرتے ہین سرکار کی مستقل کیجاوین اور اونکی خاندان کی سند وربنہ جاری رہی اس خواہش کی انجام دہی مین یقین کرتا ہون کہ بحالت نہونے وارث بطنی کے تمہاری یا ریاست کی حکمرانی پر جو بموجب قانون اسلام جایز ہوکر مسند نشین ہوگا منظور و مقبول ہوگا یقین کرو کہ جب تک تمہارا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور صلح نامہ و اسناد و عہد و پیمان کہ جنمین اوسکی اطاعت سرکار انگریزی کو مندرج ہے وفادار رہیگا اس عہدنامہ مین کوئی امر خلل انداز نہوگا دستخط الجن وکنکارڈون گورنر جنرل ہند ۳۰ ختم شد۔

بھوپال مالکم صاحب کے تذکرہ وسط ہند اور صاحبان رزیڈنٹ کی رپورٹون کا انتخاب

خاندان بھوپال کا بانی دوست محمد نامی پٹھان اورنگ زیب کا ملازم تھا اول ضلع بیرسیہ کا منتظم مقرر ہوکر اوسنے شاہنشاہ کی وفات پر جو مفسدی برپا ہوئی اونہین ایسے ذریعون سے کہ خالی از اشتباہ نتھے بھوپال و ملک قرب و جوار مین اپنی حکومت خود اختیار قایم کرنیکا موقع پایا سنہ ۱۷۲۳ عیسوی مین چھیاسٹھ برس کی عمر مین مرگیا اوسکی وفات پر پٹھان سرداروں نے اوسکی اصل بیٹے سلطان محمد خان کو کہ صغر سن تھا مالک کیا مگر نظام نے یار محمد خان بڑی کنیزک زادہ بیٹے کی حمایت کرے اور سلطان محمد خان کو یار محمد خان کے حق مین لادعوی ہونا پڑا یار محمد خان کی چار بیٹے تھے اونمین سے سب سے بڑا فیض محمد خان بعمر گیارہ برس اوسکا جانشین ہوا ایک زبردست گروہ نے شامل ہوکر سلطان محمد خان کیطرف سے پھر دعوی کیا مگر اسپر لڑائی ہوئی اوسمین سلطان محمد خان نے شکست پائی اور مجبور اپنی اور اپنی اولاد کیواسطے جاگیر رانیہ گڈہ کی قبول کی اور ملکیت بھوپال اور مداخلت کاروبار ریاست سے کل دخوشی سے دست بردار ہوا اسوقت مین باجی راؤ پیشوا نے دہلی سے واپس آتے ہوئے بھوپال کے پٹھانون سے چھنا ہوا ملک واپس کرنے کیواسطے بادشاہ کی

ناحق سے مطالبہ کیا اور نواب کو مجبور کل ملک واقعہ مالوہ باستثنای چند قصبہ جات عہدنامہ کے ذریعہ سے چھوڑنا پڑا اور اوسکے باقیماندہ ممالک واقعہ گونڈوارہ کو پیشوا نے سنگور کو منتقل کیا فیض محمد خان ضعیف العقل برای نام اونتیس برس تک بھوپال کا حاکم رہا اسکے اولاد نتھی اسواسطے اوسکا بھائی یسین محمد خان جانشین ہوا چند روز کے بعد یہہ بھی مرگیا اور اوسکا بھائی حیات محمد خان جانشین ہوا اسکی ضعیف عقلی کے وقت مین کل اختیار وزیرونکو رہا آخرین صدی کے اخیر مین ممالک بھوپال کو پنڈارہ غارتگران نے تاخت و تاراج کیا اور راگھوجی بھونسلہ نے حملہ کیا اوسوقت مین نواب کے چچازاد بھائی شریف محمد خان کا بیٹا وزیر محمد خان جو شروع جوانی مین بعد ناکامیاب بغاوت کے کہ بمقابلہ وزیر ہوا تھا اور اوسمین شریف محمد خان مارا گیا تھا بھوپال سے مفرور ہوا تھا خوش طالع سے سپاہی ہوکر بھوپال کو واپس آیا اور مرہٹون کے ظلم و تشدد سے اپنی ملک کو بچایا اور وہی بھوپال کے خاندان حکمران حال کا بانی ہوا چند سال تک مرہٹون سے چھوٹی چھوٹی لڑائی لڑتا رہا اور جو ملک بھوپال سے جاتی رہی تھی اونمین بیشتر از سرنو فتح کی مگر اوسکی طاقت اور لیاقت پر حیات محمد خان کی بیٹی اور جانشین محمد خان کو حسد اور رشک ہوا اسلئے اوسنے وزیر محمد خان کی مقابلہ اپنی طاقت بڑہانیکے واسطے سیندیہ و ناگپور کی فوجین ملک مین رہنے کو بلائین اور سیندیہ کو خراج سالانہ دینا قبول کیا اسوقت سے محمد خان تاریکی حفت مین غرق ہوا اور ہر چند وہ بہت دنون زندہ رہا اور خطابی رتبہ نوابی سے بہرہ مند رہا مگر حکمرانی ملک مین اوسکا کچھ اختیار نرہا اور نہ مباحثہ و نزاع مین کہ بعدہ در باب مسندنشینی بھوپال ہوئے اوسکا دعوی رجوع ہوسکا۔ عنقریب ۱۸۰۷ء مین وزیر محمد خان نے کوشش کی کہ نزاع باہمی اپنی اور مرہٹون کی مین سرکار انگریزی سے امداد و ساطت حاصل کرے مگر کامیاب نہوسکا مجبور اوسکو اپنی حفاظت کیواسطے سرغنہ پنڈارون مین شامل ہونا پڑا۔ ۱۸۱۳ء مین افواج متفق نے بھوپال کا محاصرہ کیا وزیر محمد خان نے نو مہینے تک نہایت دلیرانہ مقابلہ کیا اور آخر کار مرہٹون کو بلی فتح واپس جانا پڑا۔ سال آئندہ مین سیندیہ نے از سرنو محاصرہ کرنے مین بہت پیروی کی لیکن بمداخلت سرکار انگریزی اونکو راگھوجی بھونسلہ کی دوستی پر کم اعتبار رہا تھا اور بھوپال کو وہ اشخاص غارتگری پنڈارہ کا ذریعہ عظیم سمجھنے لگے تھے باز رہا مگر وزیر محمد خان کی عین حیات اوسکا تعلق سرکار انگریزی سے بذریعہ عہدنامہ یا سررشتہ پختہ نہوا۔ ۱۸۱۶ء مین وزیر محمد خان مرا اور اوسکا بیٹا دوسرا نظیر محمد خان سب لوگون کی رضامندی سے کہ اوسمین بڑا بیٹا امیر محمد خان بھی داخل تھا اور کثرت عادت بد سے لایق مسندنشینی نہ تھا مسندنشین ہوا نظیر محمد خان کی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی شروع لڑائی پنڈارہ پر ۱۸۱۷ء مین سرکار انگریزی کی اول تدبیرون مین سے یہہ تھی کہ بھوپال سے اتفاق مضبوط ہو سرگروہ پنڈارون کو مدت سے بھوپال کی ریاست مامن محفوظ تھا اور زیادہ تر اونہین کی امداد سے بھوپال کے نوابون کو سیندیہ اور راجہ ناگپور کی مقابلہ کی قابلیت حاصل ہوئی تھی مگر غارتگرون کا تعلق ناگوار تھا اور صرف اسی سبب سے روا رکھا تھا کہ نواب اونکو مغلوب نہین کر سکتا تھا اسواسطے نظیر محمد خان نے سرکار انگریزی کا اتفاق خوشی سے منظور کیا اونہین شرایط پر جو نواب نے پیش کرین اقرارنامہ مقرر ہوا اور صرف یہہ عہد اور شامل کرایا کہ وہ اپنی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین دیا کرے کوئی باسررشتہ عہدنامہ مرتب نہوا مگر مراسلات نمبر (۲) کو کہ باہم ہوئے عہدنامہ کا جواز و صداقت دی گئی اس عہدنامہ کی شرایط کا ایفا بدیانت ہوا اور عہدنامہ باسررشتہ نمبر (۲۱) دوستی و اتحاد دوامی کا کہ ۱۸۱۸ء عیسوی مین نواب سے مقرر ہوا اور اوسکے بموجب ریاست متکفل ہوئی نواب نے چھ سو سوار اور چار سو پیادہ ونکی کنٹنجنٹ مہیا کرنا منظور کیا اور پانچ اضلاع واقعہ مالوہ بطور انعام خدمات و تائید مصارف کنٹنجنٹ و سکولی اونہین شرایط پر مبنی رہا عطیہ اضلاع مذکورہ کا ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ کہنڈی راؤ منتظم سابق سے کہ موجب مذکور کی کفالت سرکار انگریزی نے دیدی تھی مشروط تھا قصبہ و قلعہ اسلام نگر کہ نواب کی قبضہ سے نکل گئی تھی واپس دئیے گئے تقرر اس عہدنامہ سے تھوڑی عرصہ بعد نظیر محمد خان اپنی سالی فوجدار محمد خان کے ہاتھ سے کہ عمر آٹھ سال تھا تپنچہ چلجانے سے مارا گیا نظیر محمد خان بہادر سپاہی اور دانشمند حاکم اور سرکار انگریزی کا مضبوط رفیق تھا

اوسکے ایک لڑکی سکندر بیگم تھی برضامندی امرای بھوپال و منظوری سرکار انگریزی یہہ قرار فرمایا کہ اوسکا بھتیجہ میر محمد خان خلف امیر محمد خان جو لا دعوی ہوا تھا مسندنشین ہو اور قدسیہ بیگم محافظ و منتظم رہے اور میر محمد خان کی ساتھہ سکندر بیگم کی شادی ہو سنہ ۱۸۲۷ء مین میر محمد خان نے اپنی حکومت جتانی مین کوشش کی محافظ و منتظم مانع آئی اوسنے دعوی نکاح سکندر بیگم و مسندنشینی اپنے چھوٹے بھائی جہانگیر محمد خان کی حق مین چھوڑ دیا اور خود چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی سرکار انگریزی سے اس جاگیر کی کفیل ہوئی اس قرارداد پر رضامندی امرای ریاست عمل ہوا کہ اونکو بموجب رواج اپنا حاکم منتخب کرنیکا استحقاق کلی حاصل ہے قدسیہ بیگم نے خود اختیار رہنے کی ارادہ سے مدت تک جہانگیر محمد خان کے ساتھہ اپنی بیٹی کا نکاح کرنے مین مختلف بہانون سے توقف کیا مگر جب تحقیق ہوا کہ تدبیرات حصول شفقت سرکار انگریزی جو انتظام ریاست عین حیات با اختیار خود رکھنے کیواسطے کری تھین مطلق کارگر نہوسکین تب باز آئی اور ۸ اپریل ۱۸۳۵ء کو نکاح منعقد ہوا مگر اس سے خانگی تکرار بند نہوئی کیونکہ قدسیہ بیگم اخیر تک بی اختیار نہونے کی امید رکھتی رہی اور سکندر بیگم اپنا اختیار پھیلانے پر متوقع ودرپی تھی ۱۸۳۶ء مین دریافت ہوا کہ نواب جہانگیر محمد خان نے واسطے گرفتاری بیگم کے سازش کی ہے اس لیے اوسکو پکڑ کر قید کیا مگر ۳ اپریل ۱۸۳۷ء کو مفرور ہوگیا اور اپنے ہمراہیون کے بڑے گروہ مین شامل ہوکر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا اگرچہ سرکار نے نواب کے دعوی کی واجبیت اور یہہ کہ تردید دعوی بڑے بھائی کے سرکار نے اور نیز بیگم نے منظور کیا تھا تسلیم کیا مگر مداخلت باسررشتہ کرنے سے انکار کیا نواب نے شکست پائی اور مجبور آشٹہ کی فصیل کی پناہ لینی پڑی جب اس شہر کا چند مہینون تک محاصرہ رہا اور کچھہ انجام قطعی نہوا بیگم اور نواب نے سرکار انگریزی کی ثالثی منظور کی اقرارنامہ نمبر (۲۲) مرتب ہوا اور اوسپر نواب گورنر جنرل کے دستخط ہوئے اس اقرارنامہ کے بموجب نواب کو انتظام ریاست مفوض ہوا اور بیگم کو ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر عین حیات ملی اور اس جاگیر مین مداخلت نکرنیکا نواب نے عہد کیا اور نواب اور سکندر بیگم نے بھی باہم تہیہ یا ارتکاب ضرر رسانی نکرنیکا اقرارنامہ مرتب کیا سرکار نے اس اقرارنامہ کو پسند کیا مگر از بس راز خانگی تصور کرکر تصدیق باسررشتہ نکی ۲۹ نوامبر ۱۸۳۷ء کو نواب نے اختیارات حکمرانی لی مگر رضامندی باہمی نواب اور سکندر بیگم کی صادق نہ تھی نواب کے با اختیار ہونے سے عرصہ قلیل بعد وہ قدسیہ بیگم کے ساتھہ رہنے کیواسطے اسلام نگر کو چلی گئی ۹ دسمبر ۱۸۴۴ء کو نواب مر گیا اور وصیت نامہ اس مضمون کا کہ اوسکا کنیزک زادہ بیٹا دستگیر محمد خان مسندنشین ہو اور اوسکے دختر شاہجہان کہ سکندر بیگم کے بطن سے پیدا ہوئی تھی وزیر محمد خان کی اصل اولاد مین سے کسی کے ساتھہ منسوب ہو لکھہ گیا یہہ وصیت نامہ دستگیر محمد خان کے حق مین مسترد ہوا اور اوسکی مسندنشینی کی تدبیرات کارگر نہوئین سرکار انگریزی نے جس طرح وفات نظیر محمد خان پر سکندر بیگم کا دعوی قبول کیا تھا شاہجہان کے مسندنشینی قبول کی اور یہہ قرار پایا کہ شاہجہان بیگم کا شوہر جو بنظر احتیاط بہر دو شاخ اولاد غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے خاندان بھوپال مین سے منتخب کیا جاوے بھوپال کا رئیس ہوا اور اوسی حالت مین قدسیہ بیگم کا بھائی فوجدار محمد خان باتفاق سکندر بیگم بطور محافظ و منتظم انصرام کارگری اس تجویز پر عمل ہوسکا آخرش فوجدار محمد خان عہدہ سے مستعفی ہوا اور فروری ۱۸۴۷ء مین سکندر بیگم محافظ و منتظم مقرر ہوئی سکندر بیگم نے اہتمام بندوبست بہت جرات و لیاقت سے کیا اوسنے مالگذاری ٹھیکہ دینے کا طریقہ کیا اور زمینداران دیہات سے بلا وساطت بندوبست کیا جمعبندی محالات جاگیرداران کا قاعدہ مقرر کیا پیشہ و تجارت کی ٹھیکہ موقوف کیے ٹکسال کو اپنے انتظام خاص مین لیا محکمہ پولیس مین ترمیم و ترقی کی اور ادائے قرضہ ذمگی ریاست کی سبیل لگائی جولائی ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم بخشی باقی محمد خان متوطن بھوپال کے ساتھہ منکوحہ ہوئی یہہ شخص خاندان بھوپال مین سے نہین ہے فی الواقع خاندان بھوپال مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے ساتھہ شاہجہان بیگم بہتر و خاطر پذیر نکاح منعقد کرتی اور امرای بھوپال اگرچہ اطاعت بیگم پر راضی ہین کسی ایسے شخص کو جو خاندان حکمران سے

متعلق نہین ہے حاکم بھوپال ہونیکے واسطے قبول نہین کر سکتے تدبیرات قراریافتہ ۱۸۴۴ء کی ترمیم کی ضرورت ہوئی آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ شاہجہان بیگم ریاست کی رئیسہ ہو اور اوسکا خاندان برابر اسی نام ملقب بلقب نواب ہو اور جبتک کہ شاہجہان بیگم اکیس برس کی عمر کو پہونچے سکندر بیگم بطور محافظ و منتظم انصرام کام کرتی رہی مگر سکندر بیگم اپنی اس حیثیت سے ناراض رہی کہ اس وجہ سے کہ خود باستحقاق ذاتی مالک تھی اور اسکے شوہر متوفی کا استحقاق بطور رئیس بھوپال اور حین حیات اپنی دختر کا استحقاق منظور ہونے کی شاکی ہوئی چونکہ سرکار نے شاہجہان بیگم کی حقیت کو پذیرا کر لیا تھا اب اوسکو منسوخ نہین کر سکتی تھی مگر شاہجہان بیگم نے ازخود دعوی استحقاق حکمرانی حین حیات اپنی والدہ کے چھوڑ دیا اور اس نہج سے ۱۸۵۹ء مین نواب سکندر بیگم حاکم اور شاہجہان بیگم اوسکی وارث مشتہر ہوئین اور حق وراثت آیندہ شاہجہان اوسکی وارث مشتہر ہوئین اور حق وراثت آیندہ شاہجہان بیگم کی اولاد کو رہا ۱۸۴۰ء مین بھوپال کنٹنجنٹ کی اصلاح ہوئی اور نواب نے خراج مصارف کنٹنجنٹ بجای ایک لاکھ تیس ہزار کی ایک لاکھ اور تیس ہزار روپیہ دینا منظور کیا ۱۸۴۹ء مین کنٹنجنٹ کا بندوبست از سر نو ہوا اور سکندر بیگم سے عہدنامہ نمبر (۲۳) ہوا اوسکے بموجب مصارف دوامی کنٹنجنٹ کا سالانہ مطالبہ تعداد دو لاکھ روپیہ قرار پایا اور یہ شرط ٹھہری کہ مصارف کنٹنجنٹ کا کل وہ دینگے ریاست آیندہ کو اسی حد تک محدود رہیگا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین کنٹنجنٹ باغی ہو گئی جب سکندر فوج شکست ہو گئی اوسکی خدمات پر تو افواج لاین اور کچھ بھوپال لیوی ۱۸۵۹ء مین بھرتی ہوئی انجام دیتے ہین اس بندوبست کو عملاً عہدنامہ ۱۸۴۹ء کی ترمیم ہے بیگم نے حسب سررشتہ بذریعہ مراسلہ نمبر (۴۴) منظور کیا ہے بھوپال لیوی جنگی پولیس ہے مگر ہندوستان کے کسی حصہ مین نوکری دینے کو طلب ہو سکتی ہے ۔ علاوہ زرمصارف فوج کے ریاست بھوپال مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ امداد مدرسہ سہورین ۱۸۱۸ء مین میجر لیلی صاحب نے مقرر کیا تھا اور مبلغ ۱۲۰۰۰ روپیہ تعمیر و مرمت سڑک اندرونی ریاست بھوپال مین دیتے ہین سکندر بیگم ہمیشہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی مین مستعد رہی ہے بجلدوی خدمات مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اوسکو پرگنہ بیرسیہ کہ ریاست دہار سے بظہور بغاوت ضبط ہوا تھا بموجب سند نمبر (۲۵) عطا ہوا و منظوری استحقاق وراثت بموجب قانون اسلام و رسمیات ریاست بذریعہ سند نمبر (۲۶) اور خطاب نایٹ آف دی موسٹ اکزالٹڈ آرڈر آف ستار آف انڈیا یعنی نیر ہند عطا ہوتی ہین بیگم نے اپنی قوم افغان جو نے ۱۸۵۷ء کی مصیبت مین خیرخواہی اور جانفشانی کی تھی بڑی جاگیرات عطا کی ہین ۱۸۶۳ء مین سکندر بیگم نے زیارت مکہ شریف کو جانے کا ارادہ کیا اور درخواست کی کہ اوسکی واپسی تک سرکار انگریزی سے احکام جدید ریاست بھوپال مین جاری نہوین بیگم کو جواب ملا کہ اتفاقات زمانہ کے پیش بینی کرنا ممکن نہین اس لیے سرکار انگریزی ایسی درخواست منظور نہین کر سکتی مگر مطمین رہین کہ جبتک بپاس فواید ریاست بھوپال اور اوسکے مالک غیر حاضر اور عافیت خلایق و حسن انتظام حکماً لازم نہ آویگا ایسے احکام جاری نہونگے اور تدبیرات انتظام بھوپال مین کہ بیگم نے کری ہین مداخلت کری جاوے گی مگر ایسے احکام کا جاری کرنا نہایت ضرور ہوگا تو صحیح حال کی اطلاع اوسکو بھی دیجاویگی اور بیگم کی یہ دلجمعی کی گئی کہ اوسکی غیر حاضری مین سرکار انگریزی شاہجہان بیگم کی بھی محافظ رہیگی ۔ بھوپال کا رقبہ بسمت شمالی چھ ہزار سات سو چونسٹھ مربع میل ہے آمدنی قریب تیرہ لاکھ چہتر ہزار دو سو باون روپیہ اور آبادی چھ لاکھ تریسٹھ ہزار چھ سو چھپن کی ہے بیگم کی اونیس توپونکی سلامی ہوتی ہے بھوپال کی فوج مین سات سو تینتیس سوار اور تین ہزار چار سو اٹھائیس پیادہ اور توپین اور دو سو گولانداز تھے ۔

اقرارنامہ نظیر محمد خان سے ۱۸۱۷ء

ترجمہ خریطہ مسٹر جنکنس صاحب موسومہ نظیر محمد خان نواب بھوپال مورخہ تاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۸۱۷ء آپکے وکیل عنایت مسیح کے سوالات تحریری مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۱۷ء مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۳۲ ہجری بتشریح اون شرایط کے جن پر آپ اپنی ریاست کو

انگریزی کی حفاظت مین رکھنا چاہتے ہین عرصہ سے زیر تجویز جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہین اگرچہ ابھی کچھ جواب نہین ملا مگر بلا لحاظ نہین ہے ہین اور مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ جناب ممدوح کی منظوری سے سوالات مذکورہ سے آپکو مطلع کرون ذیل مین سوالات مذکورہ کی نقل مطابق اصل لکھی جاتی ہے سوالات حکیم عنایت مسیح مختار معتمد نظیر محمد خان نواب بھوپال حسب خواہش لوکل مورخہ تاریخ ۲۲ جنوری ۱۸۱۶ء مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۳۲ ہجری ۔ **قلم اول** ۔ قلعہ نظرگڈہ معروف سیر سو یا گول کا نوکہ بھلسہ کے قریب واقع ہے بطور چھاونی مستقل اور کوٹھار غلہ وغیرہ سرکار انگریزی کو دیا جاویگا ۔ **قلم دوم** ۔ انگریزی فوج کے واسطے مویشی غلہ و کل دیگر اجناس ضروری بازاری نرخ سے مہیا کرنے مین ہم سعی کامل کرینگے ۔ **قلم سوم** ۔ بتعمیل احکام سرکار انگریزی ہم پنڈارون اور ہندوستان کے کل افغان غارتگرون سے خط و کتابت و آمد و رفت و راہ و رسم نہین رکھین گے ۔ **قلم چہارم** ۔ جب ہم سرکار انگریزی کی حفاظت مین آجاوین گے ہمکو دیگر روسا ہندوستان و راجگان سے خط و کتابت رکھنے و عہد و پیمان کرنے کی ضرورت نرہے گی مگر حقیقت کاروبار متعلقہ انتظام مین گرد نواح کے زمیندار اور رئیسون سے خط و کتابت کی ضرورت ہوگی اور ان صورتون مین حکام انگریزی کو پیشتر اطلاع دینا اور اجازت حاصل کرنا باعث توقف ہوگا اس لیے بعد انجام دہی معاملات خفیفہ اس قسم کے قریب ترین حاکم انگریزی کو اوسکی اطلاع کرتے رہین گے ۔ **قلم پنجم** ۔ بسبب حفاظت سرکار انگریزی مین کئے جانیکے بعد ہم اپنے کل استحقاق و دعوی کہ دیگر راجگان و روسا پر رکھتے ہین سپرد سرکار انگریزی کردینگے تاکہ سرکار اونکا بندوبست مناسب کر دے اگر اسطرح ہمارا کچھ نقصان ہوجاوے تو بھی سرکار انگریزی کی لحاظ سے تامل گوارا کرین ۔ **قلم ششم** زرمصارف تنخواہ فوج انگریزی کی صورت یہ ہے کہ دو سالہای گذشتہ مین ملک کی مالگذاری جو جمع وصول کی ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہین ہوئی ہے اوس سے ہمنے اپنا گذارہ بمشکل کیا ہے پس ادای مصارف فوج انگریزی مین ہم کہان سے دین اس باب مین سرکار کمپنی بہادر ہمکو معذور رکھین مگر قلعہ نظرگڈہ معہ چند دیہات متعلقہ کہ اونمین سے بعض آباد ہین اور بعض ویران ہین سرکار کمپنی کو سپرد کیا جاویگا اور جب امداد سرکار انگریزی سے ہماری مرادات حاصل ہونگی ہماری طرف سے انجام دہی اس خدمت مین حتی المقدور ہماری کوتاہی ظہور مین نہین آوینگی ۔ سوائے انکے جناب گورنر جنرل بہادر صاحب صرف اتنی شرایط آپسے اور چاہتے ہین کہ آپ معہ اپنی فوج کے بموجب صلاح افسران سرکار انگریزی پنڈارون اور اونکے مددگارون سے بسرگرمی تمام لڑینگے اور اپنے ملک مین افواج انگریزی کو ہمیشہ آنے جانے دینگے اور کل اجناس رسد فوج مذکور اپنے ملک سے بلا مطالبہ محصول خرید کیے گذرنے دینگے ۔ آپکی ملک اور آمدنی کی ایسی حالت مین جیسے کہ آپ بھی مصارف فوج کے واسطے سرکار انگریزی سے کچھ مطالبہ نہین کرتے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جب آپکے ممالک مین ایزادی ہوجاوے اور ملک حال مین استقلال امن و عافیت سے ترقی ہو آپکو حصہ واجب حسب لیاقت اپنی ادا کرنا ہوگا ان شرایط پر سرکار انگریزی آپکی ممالک کو کل دشمنون سے محفوظ و مکفول رکھنے کا اون اضلاع کو جو پنڈارون نے چھین کر اپنے تحت مین کر لئے ہین واپس لیکر اپنے قبضہ مین سپرد کرنیکا عہد کرتی ہین ۔ سوا اسکے آپ متوقع رہین کہ دیگر علاقات شفقت و عنایات جو اتفاقات زمانہ سے سرکار انگریزی کے اختیارات مین آوینگے اور انکا نیک رویہ اونکا مستحق ہوگا آپکے حال پر مبذول ہونگی ۔ حسب اجازت جناب نواب گورنر جنرل صاحب آپکو اطلاع دیتا ہون کہ آپکے فی الفور رفیق سرکار انگریزی اور مستحق حفاظت مستقل و بلا واسطہ ہوجانے کے واسطے صرف یہی امر ضروری ہے کہ آپ جواب خریطہ ہذا مین اپنی منظوری شرائط بالا سے مجھکو مطلع کردین مگر جواب اوسکا بہت صاف اور صریح ہو ۔ سرکار انگریزی نے ارادہ قطعی و بے تبدل کیا ہے کہ پنڈاران غارتگران کا زور توڑا جاوے اور ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین طریقہ غارتگری نیست و نابود اور اوسکی از سر نو جاری ہونے کا انسداد کیا جاوے اس مراد سے ہر طرف کی افواج انگریزی مالوہ مین آتی ہین ہر ایک ریاست کو لازم ہے کہ یا تو دوست ہوجاوے یا دشمن ۔ وہ بھی

جو اس مہم مین تندہی سے مدد دینگے دشمن متصور ہونگے اور ویسی ہی سزا کے مستوجب ہونگے آپنے سرکار انگریزی کی خیرخواہی منظور و قبول کرلی اور پنڈارون سے عداوت بالتخصیص پیدا ہوئی اس سے آپ ہر طرح کی امداد و اعانت کے مستحق ہوگئے ہین اور ایسی حالت مین آپکی ممالک کا مقابلہ مسکن پنڈارون سے قریب ہوتا اور آپکی فوج کی دلیری اور آپکی جرأت ذاتی کی تقویت کا بذار آیندہ مین آپکو مفید ترین معاون ہونگے قابلیت بخشنے والے متصور ہین اور آپکا اسوقت کا طریقہ آپکی تقدیر آیندہ پر اثر قوی پیدا کریگا اور نواب گورنر جنرل صاحب کو کچھ شک نہین ہے کہ آپ اس امتحان مین مستقل و ثابت قدم رہینگے مین یہہ خط بذریعہ معرفت کرنیل اوکس صاحب کے بھیجتا ہون اور مستدعی ہون کہ آپ بھی اوسکا جواب اوسی سبیل سے بھیجین آپکا جواب پہونچنے پر کہ جلد آنا چاہیے مجھے امید ہے کہ صاحب اور حسب اطمینان ہوگا کرنیل صاحب آپکی فوج معروضیت کے واسطے اپنی خواہشون سے آپکو مطلع کردینگے اور آپکے ملک کو محفوظ رکھنے اور اوس قلعہ پر جو کو تیار رکھو اسطے مستقل ہوا ہے متصرف ہونے سے اور افواج انگریزی کے لیے سامان رسد بہم پہونچانے کی باب مین جو تدبیرات ضروری ہین اونکی اصلاح کرینگے اور افواج انگریزی عبور دریای نربدا کرکے آپکے ملک مین آوینگی ان مراتب پر کرنیل صاحب کو ہر طرح کی اطلاع پہونچانے سے مین آپکا مشکور رہونگا اور اونکی صلاح کو آپ ہر باب مین سرکار انگریزی کی صلاح سمجھتے رہین

بنام نظیر محمد خان نواب بھوپال مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۱۷ع

مسٹر جان مالکم صاحب نے مجھکو مضمون مراسلات باہمی اپنی اور تمھاری سے اور مطالب گفتگوی زبانی اپنی اور تمھاری مختار معتمد عنایت مسیح سے بخوبی مطلع کردیا ہے اور لفٹنٹ کرنیل اورسن صاحب نے لکھا ہے کہ تمھارے سوار و پیادون کی فوج کا مجمع اونکی فوج کے شامل ہوگیا ہے اور تمھارے رویہ سے اونکو تشفی و اطمینان حاصل ہوا ہے ان مراتب سے میرے خیال مین کہ ہمیشہ تمھاری دوستی و خیراندیشی بجانب سرکار انگریزی کا رکھتا ہون بہت استحکام پیدا ہوا ہے اور مین تمھاری طمانیت کرتا ہون کہ ایسا ہی تصور تمھاری طرف کا میرے دل پر ہمیشہ رہا ہے بموجب تحریر تمھاری سو سومہ مسٹر جان مالکم صاحب کی جسمین تمنے لکھا تھا کہ جنکنس صاحب نے جو سوالات حسب اجازت تمھارے پیش کیے تھے تمنے اپنی منظوری سوالات مذکورہ سے صاحب موصوف کو مطلع کردیا ہے قبل نفاذ منظوری بارشتہ اپنی مین نے مسٹر جنکنس صاحب سے کیفیت مشرح تمھاری تحریر اور تقریر و تبادلہ عہدنامہ باقاعدہ متضمن شرائط مذکور حسب خواہش مظہرہ تمھاری کے طلب کی تھی مگر ناگپور کا مفسدہ حال کہ ہماری فوج کی ظفریابی سے اوسکا انسداد جلد ہوئے واوا ہے قرار یافتہ تدبیرات مذکورہ مین خارج ہوا اب میری دانست مین مناسب ہے کہ بر گذیڈیر جنرل مسٹر جان مالکم صاحب بہادر اور مسٹر جنکنس صاحب نے تم سے جو اقرار اطمینان کیے تھے اوسمین بلا انتظار اپنی منظوری و استحکام سے تمکو براہ راست آگاہ کردون حالانکہ بجای منظوری بارشتہ کے تمھاری واقفیت اس بات کی کہ افسران انگریزی کے اقرار پر ہمیشہ بھروسا و اعتماد ہو سکتا ہے موجود ہے اور باعتبار وثوق میری دوستی کی تم دفعہ شرائط مقررہ جان مالکم صاحب بہادر اور مسٹر جنکنس صاحب پر عمل کرنے لگے اس سے مجھکو کمال خوشی و دلجمعی پیدا ہوئی بعض اضلاع کہ جنمین پنڈارہ لوگ بیدخل کیے گئے ہین واپس آنکے تم فوائد امدیشہ و اتفاق سرکار انگریزی کا تجربہ پاچکے اور مطمئن ہو جہان تک اتفاقات زمانہ مجھکو اس درخواست کے زیادہ کرنے کی قابلیت بخشینگے اس اعتبار سے تمھارا ہمیشہ مستوجب عنایات رہیگا تمھاری بہبودی و فوائد آمدنی کے اقرار سمیر رویہ پر بلا فرو گذاشت توجہ رکھونگا — در باب مطالبہ آیندہ وجہ مصارف اوس فوج انگریزی کی جو تمھاری ملک کی حفاظت مین مصروف رہیگی جسمین تمنے بہت کوشش ظاہر کی تسلی کرتا ہون کہ آیندہ کو جو کچھ قرار پایا ہے بکمال ہمت مکرمت و کشادہ دلی اور بلحاظ واجب حالات آمدنی اور معمور مالی تمھارے سرکار کے مقرر ہوگا اس باب مین بہت آسایش و خاطرجمعی سے رہو — عقب اسکے عہدنامہ باقاعدہ طیار ہوگا اور حسب ضابطہ اوسکی تصدیق و تبادلہ کیا جاوے گا مگر اوس حالت مین مجھے یہہ خواہش ہے کہ تم اس تحریر کو بجواز و صداقت کلمے عہدنامہ معتبر تصور کرو دستخط ہیسٹنگس گورنر جنرل

نمبر ۲۱ (عہدنامہ فیما بین اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نظیر محمد خان حاکم بھوپال بہ قرار کپتان جہہ سٹوورٹ صاحب منجانب اونریبل کمپنی بمجاز اختیارات کلی عطیہ جناب نواب میرالامرا مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل و کرم محمد خان بہادر و شہزاد مسیح صاحب منجانب نواب نظیر محمد خان بمجاز اختیارات کلیہ عطیہ نواب موصوف — **قلم اول** — درمیان اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشینان کی دوستی و اتفاق فوائد ہمیشہ رہیگا اور ایک طرف کے دوست و دشمن دوست و دشمن جانبین متصور ہونگے **قلم دوم** سرکار انگریزی ریاست و ملک بھوپال کو کل دشمنون سے محفوظ اور مکفول رکھنیکا عہد کرتی ہے **قلم سوم** نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشین سرکار انگریزی کی امداد ماتحتی کرتی رہے گی اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور دیگر رئیس اور ریاستون کچھ تعلق نرکھینگے **قلم چہارم** نواب بھوپال اونکے وارث اور جانشین بلامنظوری و علم سرکار انگریزی کسی رئیس یا ریاست سے عہد و پیمان نکرینگے مگر اونکی معمولی خط و کتابت دوستانہ دوست اور رشتہ دارون سے اور مراسلات ضروری قریبجوار کے منتظم و زمیندارن سے جاری رہینگے — **قلم پنجم** نواب اونکے وارث اور جانشین کسی پر ارتکاب زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع برپا ہوجائے تو ثالثی و فیصلہ سرکار انگریزی کے واسطے سپرد کیا جاویگا — **قلم ششم** بھوپال کی ریاست ایک فوج کنٹنجنٹ مشتمل چھہ سو سوار اور چار سو پیادون کی سرکار انگریزی کی نوکری مین مہیا کرینگے عندالضرورت و عندالطلب ریاست بھوپال کی کل فوج بجز اوس حصہ کے جو انتظام اندرونی ریاست کیواسطے ضرور ہو فوج انگریزی کی شامل ہوگی **قلم ہفتم** افواج انگریزی ممالک بھوپال مین ہمیشہ آتے جاویگی اور فوج مذکورہ کے صاحب کمانیر نقصان زراعت و دیگر نقصان باز رکھنے مین سعی کامل مستعمل کرینگے اور اگر ضرورت ہوگی تو وہان چھاونی بھی کرینگے اس صورت مین نواب منجانب اپنے اور اپنے وارث اور جانشین کے عہد کرتے ہین کہ درخواست چھاونی ہونے پر قلعہ نظر گڈہ یا کل گانون معہ دو ہزار گز زمین ہر طرف قلعہ کے بطور گو تھیا ستعمل ہونے کے واسطے سرکار انگریزی کو تفویض کرینگے **قلم ہشتم** نواب اونکے وارث اور جانشین افواج انگریزی کے واسطے سامان رسد بہم پہونچانے مین ہر طرح کی امداد دینگے اور کل اجناس سرراہ جو اونکے واسطے مطلوب ہونگی نواب کے ملک سے بلا مطالبہ محصول حزیدی جاوینگی اور گذر سکینگی **قلم نہم** نواب اونکے وارث اور جانشین اپنے ملک کے حاکم خود اختیار رہینگے اور سرکار انگریزی کی حکومت کسی طرح اوس ریاست مین داخل نہوگی **قلم دہم** نواب پنڈارون کی لڑائی مین کمال تندہی و دیانتداری اور خیرخواہی سے ریاست کی کل ذریعہ مصروف کیے اور جو وہی بہت محنت اوٹھائی نظر بران سرکار انگریزی اس مراد سے کہ اونکے نیک رویہ کی پسندیدگی ظہور مین آوے اور کنٹنجنٹ مشروطہ کا خرچ ادا کرنیکی قابلیت اونکو حاصل ہو نواب اونکے وارث اور جانشینون کو پنج محالات — اشتہ — بجواز — دورآہ — سہور — دیوی پورہ — اونکے قبضہ مین بلاشراکت غیری رہنے کے واسطے دوام کو عطا کرتے ہین **قلم یازدہم** — یہہ عہدنامہ گیارہ قلمونکا بمقام رائسین بمہر و دستخط کپتان سٹوورٹ صاحب و کرم محمد خان بہادر و شہزاد مسیح صاحب مقرر ہوکر کپتان سٹوورٹ صاحب عہد کرتے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تصدیق تاریخ امروزہ سے مابین تین ہفتہ کے حاصل کردینگے اور کرم محمد خان و شہزاد مسیح عہد کرتے ہین کہ نواب نظیر محمد خان کی تصدیق دو روز مین حاصل کردینگے مقام رائسین ۲۶ — فروری ۱۸۱۸ع مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۳ ہجریہ مہر و دستخط جی سٹوورٹ مہر و دستخط کرم محمد خان — مہر و دستخط شہزاد مسیح — جناب گورنر جنرل نے اس عہدنامہ کو بمقام لکھنؤ تصدیق کیا ۸ — ماہ مارچ ۱۸۱۸ع دستخط ہیسٹنگس مہر کمپنی

نمبر ۲۲ (ترجمہ اقرار نامہ قدسیہ بیگم بھوپال کہ تصدیق کیواسطے جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خدمت مین ارسال ہوا تھا

ازانجا کہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب ہندوستان باجلاس کونسل کی بخشش ہی میری اور میرے عزیز شوہر نواب نظیر الدولہ

جہانگیر محمد خان سے اطلاع پاکر معرفت مسٹر منیگناٹن صاحب سکریٹری مسٹر لینس نوٹ ولکنسن صاحب ایجنٹ بھوپال کے نام احکام نافذ کیے ہین کہ جب مین اختیارات حکمرانی ریاست بھوپال نواب کو تفویض کردونگا لاٹ صاحب ممدوح میری جان و جاگیر خاص کی حفاظت کیواسطے سرکار ہندوستان کی کفالت عطا فرماوینگے اور صاحب ایجنٹ نے بذریعہ خریطہ کے مجھکو اس حال سے مطلع کردیا اور سرکار انگریزی کی سرطرحسے اعانت کرنا ہمیشہ میرا مقصود دلی ہے اسواسطے اپنے کل انتظام امورات ریاست بھوپال اپنے بیٹے نواب کو سپرد کردیا ہے میری اصل جاگیر بشمول سائر متعلقہ قلعہ و اراضی اسلام نگر جسکی جمع تخمیناً سترہ یا اٹھارہ ہزار سالانہ ہے میرے قبضہ مین رہیگی اور اراضی پرگنہ باڑی کہ اب خالصہ مین ہے اور اوسکی جمع تخمیناً ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے مع قصبہ باڑی بطور جاگیر جدید میری حصہ مین آگئے ہین اور باغ و مزار متبرک میری شوہر مرحوم کی معہ اونکے جمع تخمیناً تینتیس ہزار روپیہ سالانہ کی مصارف واجب کے واسطے اوسی اول سے متعلق تھے بشمول میرے مسکن حال باولی و باغ و دکانین قطبیہ گنج اور میری مسجد وغیرہ اور باورہ کہ میری نام سے موسوم ہے میرے ہی قبضہ مین رہینگی — نواب کو لازم ہے کہ ان جاگیر کے قبضہ اور انتظام مین کسی طرحکی مداخلت کرنے سے اور مجھپر کسی طرح ضرر جسمانی پہونچانے کی تدبیر سے باز رہے اور اسیطرح مین بھی عہد کرتی ہون کہ نواب کے کاروبار انتظام ریاست مین کسی طرح دست اندازی نہونگی اور اوسپر کسیطرح ضرر رسانی کی تدبیر نکرونگی اور سرکار انگریزی سے دونو فریق کو اس عہدنامہ کی بجاآوری کا جوابدہ قرار دیتی ہے یہ درخواست ہے کہ فریقین کے اقرارنامجات پر بطور تصدیق لاٹ صاحب کے دستخط ہوجاوین کہ وقت آیندہ پر عند الحاجت سند کامل مانتا ہون علامت دستخط قدسیہ بیگم —

ترجمہ اقرارنامہ نواب نظیر الدولہ نواب جہانگیر محمد خان نواب بھوپال کہ تصدیق کیواسطے جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل کی خدمت مین مرسل ہوا تھا

ازانجا کہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب ہند باجلاس کونسل نے کشمکش باہمی میری اور والدہ شریفہ قدسیہ بیگم سے اطلاع پاکر احکام اس مضمون کے نافذ کیے ہین کہ جب بیگم کل انتظام امورات ریاست مجکو سپرد کردینگی لاٹ صاحب حفاظت جسمانی بیگم کی کفالت سرکار انگریزی سے عطا کرینگے اور بیگم نے اپنی رضامندی احکام مذکورہ سے خریطہ موسومہ لینس نوٹ ولکنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھوپال مین ظاہر کی ہے اور صاحب ایجنٹ نے چاہا کہ بیگم کیواسطے مواجب مناسب بطور جاگیر کے مقرر کیا جاوے اور بیگم کے کل انتظام امورات ریاست مجکو تفویض کردیئے ہین اسواسطے بنظر رفاہ آسایش بیگم اور بموجب صلاح صاحبان مذکورہ بالا مین فی جاگیر وغیرہ مفصلہ ذیل دینا منظور کیا ہے عہد کرتا ہون کہ بیگم کی اصل جاگیر معہ محصول سائر متعلقہ قلعہ و اراضی اسلام نگر جمع سترہ یا اٹھارہ ہزار روپیہ سالیانہ جسطرح اب تک رہی ہے اونہین کے قبضہ مین رہے گی سارا اراضی پرگنہ باڑی کہ جو اب خالصہ مین ہے مع قصبہ باڑی علاوہ جاگیر قدیم بیگم کے حصہ مین آگئی ہین باغ اور نواب والد مرحوم کے مزار معہ اراضی متعلقہ جمعی تینتیس ہزار روپیہ سالیانہ بھی اونکے انتظام و قبضہ مین رہی گی اسیطرح محل جس مین بیگم رہتی ہین اور باولی باغ اور بیگم کا باورہ اور قطبیہ گنج و دکانین اور اون کی مسجد وغیرہ ہے اونہین کے قبضہ مین رہی گی بیگم کو لازم ہے کہ انتظام امورات ریاست مین دست اندازی کرنے سے اور مجکو ضرر پہونچانے تدبیرون سے حین حیات اونکی پرہیز کرونگا اور کسی طرح اونکی ضرر جسمانی کی تدبیر نکرونگا — سرکار ہندوستان فریقین متعہد کو اس عہدنامہ کی کسی طرح عہدشکنی کرنے مین جوابدہ و ذمہ وار کرتی ہے امید ہے کہ لاٹ صاحب ممدوح براہ عنایت اس اقرارنامہ پر بطور تصدیق کی لیئے دستخط ثبت فرماوینگے تاکہ وقت آیندہ مین عند الحاجت سند کامل ثابت ہو مین اپنی ہمیشہ دل و جان سے بیگم کا آداب شایانہ ادا کرتا رہونگا — مورخہ ۹ — شعبان سنہ ۱۲۵۳ ہجری — مطابق ۲۹ — نومبر سنہ ۱۸۳۷ عیسوی
دستخط نواب جہانگیر محمد خان بتاریخ ۲۵ — جنوری ۱۸۳۸ء نواب گورنر جنرل نے ان اقرارنامجات کو تصدیق کیا فقط :

نمبر ۲۳ قلم تتمہ عہدنامہ ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ ہجری فیمابین ریاست بھوپال و سرکار انگریزی

ازانجاکہ قلم ششم عہدنامہ ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ ہجری فیمابین نواب بھوپال و آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی مین یہہ شرط ہے کہ نواب بھوپال ایک فوج کنٹنجنٹ چہ سو سوار اور چارسو پیادہ ون کی سرکار انگریزی کی نوکری مین مہیا کرینگے اور بعد رضامندی فریقین یہہ قرار پایا تہا کہ فوج مذکور کے حاکم کل انگریزی افسر ہون اور بہمرسانی سپاہ بتعداد مشروطہ کے عوض مین خرچہ ادای مصارف بحج مناسب مرمان سلحہ و توپخانہ و سوار و پیادہ کا زر نقد سمجہہ لیا جاوے اسلئے مناسب ہے کہ زر مذکور کی تعداد مقرر کیجاوی بیگم منتظم و محافظ بھوپال نے زر مطالبہ کل بہ تعداد خام دو لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر کرنا چاہا ہے اور نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے اسبات کو منظور کرلیا ہے اسواسطے اب یہ قرار پایا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۷۱ فصلی مطابق یکم جولائی ۱۸۶۱ء سے بابت مصارف دوامی کنٹنجنٹ کے زر واجب الادا ریاست بھوپال کا بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ سالانہ چلن بھوپال مقرر رہے گا اور بتعمیل قلم ششم عہدنامہ ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ ہجری ریاست بھوپال سے اس سے زیادہ مطالبہ نہوگا — مہر فارسی و دستخط سکندر بیگم مہر فارسی — و دستخط و کلوز ہی جناب نواب میرالامرا گورنر جنرل صاحب نے تباریخ ۲۰ — نومبر ۱۸۶۱ء بمقام بہروال تصدیق کیا — دستخط ایچ ایم ایسٹ سکریٹری گورنمنٹ ہند ہمرکاب گورنر جنرل —

نمبر ۲۴ (ترجمہ خریطہ نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۶۲ء موسومہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند

آپ کا خط نمبری ۹۲۳ (مورخہ یکم ستمبر سنہ متضمن انتظام کنٹنجنٹ کہ بجای انتظام معمولہ سابق ہوا ہے وصول ہوا اور حالات مندرجہ سے کہ جس مجہکو پیشتر ناواقفیت تہی اطلاع بخشی اور جن اشتباہ کا مین نے رفع کرنا چاہا تہا رفع ہوگئے اوسمین آپ نے لکھا ہے کہ قلم تتمہ عہدنامہ ۱۸۱۸ء مورخہ ۹ — نومبر ۱۸۶۱ء سے مطالبہ ریاست بھوپال بابت مصارف دوامی فوج کنٹنجنٹ کل مسلحہ محکوم و افسران انگریزی بجہت حفاظت ریاست بھوپال بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا ہے اس سبب سے ایک فوج انگریزی گورونکی سہور مین تعینات ہوئی تہی مگر بوجہ نقصان قواعد کے بعدہ مئو ساگر بہیجی گئی تاکہ بجای کنٹنجنٹ سابق کے مدارات معمولی انجام دینے کے واسطے افواج بھوپال لیوی اور سنٹرل انڈیا ہورس یعنے سواران وسط ہند کارآمد ہونگے اگرچہ اس ترتیب مین شرائط اقرارنامہ مذکور متعلق کنٹنجنٹ سابق سے اختلاف ظاہری مگر اصل مین یہہ قلم تتمہ کی شرائط ایفای عمل ہے کیونکہ سرکار بھوپال کو بنسبت سابق کی نسبت موجودگی افواج گورہ مقیم ساگر و مئو سے امداد و حفاظت زیادہ بہم پہونچتی ہے — اس صورت مین نہایت پسندیدہ ہے کہ جہان دیگر گون سکے کوئی قصہ ہو اور سرکار بھوپال کا منشا تجویز سرکار انگریزی مطابق ہو شفقتا حسب کلمات بصحت مصاحب کی مجکو معلوم ہوئی یعنے یہ کہ سرکار انگریزی نے بجای تدبیرات سابق کے افواج تربیت حال حفاظت بالمینان ریاست بھوپال کے واسطے زیادہ کارگر تدبیرات کی ہین بکمال خوشی حاصل ہوئی حقیقت مین تربیت جدید میری خواہش کی موافق ہے اور کل موجبات تشویش و غلط فہمی رفع ہوگئی ہین —

نمبر ۲۵ ترجمہ سند عطای پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال کو مورخہ ۲۶ — دسمبر ۱۸۶۰ عیسوی —

چونکہ زمانہ غدر مین نواب سکندر بیگم حاکم بھوپال نے خیرخواہی سے سرکار انگریزی کی خدمات نیک انجام دی تہی اور ریاست بھوپال مین امن و انتظام رکہا ہے اسواسطے سرکار انگریزی نے نہایت خوش ہوکر پرگنہ بیرسیہ کی ملکیت نسلاً بعد نسل ریاست بھوپال کو عطا فرمائی ہے کل شرائط جو حال مین نسبت بھوپال کی موجود ہے پرگنہ مذکور حال مین بھی متعلق ہونگی — دستخط کیننگ

نمبر ۲۶ (بنام نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال مورخہ ۱۱ — مارچ ۱۸۶۲ء

جناب ملکہ عالیہ کی یہ خواہش ہے کہ روسای و امرای ہندوستان سرکار ہین جو اپنے اپنے ملکونکی حکومت کرتے ہین دوام کی واسطے عمل کری جاوین اور اونکے خاندان کی مسندنشینی و مراتب جاری رہین بتعمیل اس خواہش کی مین آپ کی خاطر تمنیت کرتا ہون کہ اصلی وارث

سنہو نے پر جو کوئی آپ کی ریاست بجواز قانون اسلام مسند نشینی ہوگا قبول کیا جاویگا مطمئن رہو کہ جبتک آپ کا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط عہدنامجات وعطانامجات پر جنمین آپ کا فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم رہیگا اس عہدنامہ مین کوئی امر خلل انداز نہوگا
دستخط کیننگ بتمام شد احوال ریاست بھوپال ۔

ریاست جاورہ ۔

جاورہ کا اول نواب غفور خان امیر خان سرگروہ غارتگران کا سالار تہا اور جب امیر خان نے مالوہ سے مہمات راجپوتانہ پر گنات اوسکی طرف سے ہلکر کے دربار مین حاضر رہتا تھا اوسکا ملک کہ ہلکر نے دیا تھا عہدنامہ مندسور کی بارہوین قلم سے بدین شرط مقبول ہوا کہ چہ سو سوار اونکی فوج رکھا کرے اور جبکہ اوسی ملک کی آمدنی میں ایزادی ہو فوج بھی زیادہ کیجاوے خود امیر خان نے اس ملک کا دعوی کیا اگرچہ غفور خان کا نام لکہا گیا ہی مگر اول مین مجکو عطا ہوا تہا اور عہدنامجات سرکار انگریزی کی روسی بہی استحقاق مجکو ہی حاصل ہے مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ غفور خان باستحقاق خود بطور سردار سرکار ہوکر متصرف ہوا تہا اور اوسکی اطاعت بجانب امیر خان کی ہلکر کے روبرو رسوخ پانی کا اصل سبب سنہ ۱۸۱۷ء سے پیشتر موقوف ہوگئی تہی اس وجہ سے امیر خان کا دعوی نامنظور ہوا سنہ ۱۸۲۵ء مین غفور خان کی وفات پر اوسکا بیٹا غوث محمد خان نواب حال بعمر دو سال مسند نشین ہوا انتظام ریاست کی تدبیرین سرکار انگریزی نے دی مگر چونکہ ریاست جاورہ ہرچند اصل مین خود اختیار برای نام سرکار ہلکر کی ماتحت ہے اسواسطے صغرسن نواب کی مسند نشینی منجانب ملہار راؤ ہلکر اوسکو دو لاکہہ روپیہ بطور نذرانہ دیے گئے ہوکہ سرکار انگریزی سے منظور و قبول ہوئی غفور خان کی بدری بیوہ محافظ اور اوسکا داماد جہانگیر خان اونکی طرف سے مختار ہوی اور اونکو ہدایت ہوئی کہ صاحب رزیڈنٹ اندور کو ریاست کی جمع کا حساب ملاحظہ کراتی رہی دو برس بعد ظہور تحت بدنظمی و عدم تعمیل ہدایت صاحب رزیڈنٹ بیگم کو عہدہ سرپرستی سے برخاست کیا گیا اور یہی حکم صادر ہوا کہ اگر غوث محمد خان مرجاوی تو غفور خان کے مذکر رشتہ دار اوسکی سلسلہ نسبی اولاد سے ترجیح پاکر مسند نشین ہون سنہ ۱۸۳۱ء مین بذریعہ سند نمبر ۲۴ فوج کی تعداد کیواسطے پانسو سوار پانسو پیادہ اور چار توپ مقرر ہوئی سنہ ۱۸۴۲ء مین جب کنٹنجنٹ مالوہ مقرر ہوئی تو نشنل افواج ہمرسانیدہ جاورہ کنٹنجنٹ مالوہ شرقی متصل افواج ہمرسانیدہ ہلکر و دیواس مین شامل ہوئی بجای قرارداد مذکورہ بالا ایک لاکہہ پچاسی ہزار آٹہہ سو دس روپیہ سکہ حالی سالانہ کا مطالبہ مقرر ہوا اور سنہ ۱۸۵۹ء مین مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ بطور انعام خیرخواہی زمانہ غدر نواب کو معاف ہوکر ایک لاکہ اکسٹہہ ہزار آٹہہ سو دس روپیہ سکہ حالی کا مطالبہ سالانہ رکھا گیا جاورہ کا رقبہ آٹہہ سو بہتر مربع میل کا آبادی ایک لاکہ چار سو چھپن انسان کی اور جمع سالانہ چہ لاکہ چونتیس ہزار دو سو چالیس روپیہ کی ہے جاورہ کی زمین پوست کی زراعت کیواسطے کل مالوہ مین افضل تر ہے اور سال بسال قریب ایک ہزار پیٹی افیون پیدا ہوتی ہے نواب کی نوکری مین ایک سو چہتر سوار اور چہ سو پیادہ اونکی فوج جنگی ہے یہ کفالت مسند نشینی ریاست بموجب قانون اسلام بصورت عدم موجودگی اصل وارثان نواب کو سند نمبر ۲۶ ملی ہے اوسکو تیرہ توپون کی سلامی ہوتی ہی سنہ ۱۸۲۱ء مین اقرارنامجات درمیانی رانگڑہ ٹہاکران ملہار گڈہ اور زمیندار تال اور نواب جاورہ مین تعرف پڑا ٹہاکران مذکور خراج گذار جاگیرداری کی حیثیت کا دعوی رکہتے تھے اور اونہون نے بزور اس حیثیت سے رکھنے کی تدبیر کی ہے اس سے ملک امن و رعافیت مین خلل پڑگیا آخر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ فقط مالگذاری ٹہیکہ دار تہی اور اقرارنامجات جسمین تعرف ہوا تہا منقضی المیعاد ناکارہ ہوگئے تہی ۔

نمبر ۴۴ ترجمہ سند عطیہ جیرالڈ ویلی صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور بنام نواب غفور خان مورخہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۲۴ء مطابق ۱۵ شعبان سنہ ۱۲۳۹ھ و بیساکہ بدی پنچمی سمت ۱۸۸۱ ہندی

نواب غفور خان سے اپنی دلجمی کیواسطے بطور سند سرکار مین تیار رکھنا اوسکے ذمہ ٹہرا اور میرے دستخطی و مہری تحریر کی درخواست کی اسواسطے

تصدیق کیا جاتا ہے کہ جسقدر فوج یعنی پانسو سوار اور پانسو پیادہ اور چار توپ کہ سب مستعد اور مسلح ہونگے اور نوکری سرکار کی واسطے ہردم تیار رہین کے حال مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ آیندہ کو نواب سے طلب کرنا سرکار انگریزی کے ارادہ مین نہین ہے اسی منشا سے سرکار کے احکام نافذ ہو چکے ہین اوس عہدنامہ مین جو درحقیقت فیمابین سرکار انگریزی اور نواب غفور خان مرتب ہوا تہا یہ شرط ہے کہ بقدر ایزادی کاشت و جمع جاگیر کے نواب کی فوج کنٹنجنٹ مین بہی ایزادی کیجاوی گی مگر قرار پایا ہے کہ بہ حال سے بجای اوس کے شرائط بالا مقرر ہوئے ہین اور یہی واجب التعمیل رہی گی ۔

نمبر (۳۵) ترجمہ قبولیت درمیانی ٹہاکر اونکار سنگہ سبودہ والا و نواب غفور خان درباب جمع موضع سبودہ وغیرہ نو دیہات مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۸۲۱ء مطابق بہادون سدی پنچمین سمت ۱۸۷۸ ہندی ۔

بذریعہ اس تحریر کے مین اقرار کرتا ہون کہ مبلغ تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن روپیہ سکہ سالم شاہی بابت جمع نو دیہات من ابتدای سمت ۱۸۷۸ لغایت سمت ۱۸۸۰ واجب تین سال ادا کرونگا بجز جرمانہ مجرمان و محصول راہداری و واجبات زمینداری کل جمع اور خرچہ سوای اسمین آجاوینگے مین نے برضا و رغبت اپنے نواب کے سرکار کو کہ جہانگیر خان کاروبار مین نواب کا مختار ہے یہہ قبولیت لکہدی ہے اور سرکار سے عہد کرتا ہون کہ زر مذکورہ باقساط معمولی سال بسال کچہری ملہارگڈہ مین ادا کرونگا بعد انقضای میعاد تین سال مذکورہ مین منجانب اپنی اور اپنی اولاد کے جس گانوکی پیداوار مین ایزادی ہوگی بایزادی جمع حسب دستور مروجہ پرگنہ ملہارگڈہ قبولیت پٹہ مستاجری داخل کرونگا اگر کسی بہانہ سے مین جمع داخل نکرون تو مجرم سرکار متصور ہونا قبول کرونگا اگر بعد انقضای میعاد تین سال مذکورہ ان دیہات مین سے کوئی گانون ویران پاوی تو مین منظور کرونگا کہ بندوبست جدید مین کل دیہات کی جوکچہہ جمع قرار پاوی اوسمین سے جمع مناسب اوس روپیہ کے جسقدر تین سال حال مین اوسکو منہا ہوکر دیہہ مذکور خالصہ مین شامل ہوجاوے اس شرط کی بجا آوری مین کسی عذر و حیلہ سے معترض نہونگا اور منظور کرتا ہون کہ کل نقصان اور فائدہ میرے ذمہ رہینگے اسواسطے برضا و رغبت اپنی یہہ قبولیت لکہدی ۔

تفصیل اقساط سالانہ

سمت ۱۸۷۸	سمت ۱۸۷۹	سمت ۱۸۸۰	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مبلغ تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن سکہ سالم شاہی بموجب اقساط مذکورہ بروقت ادا ہوگا ۔

تفصیل دیہات

سبودہ کوکو پورہ ابنہ مہگوان پور سبحان پور مونگون شاہ کوکرہ بیتورہ رد پلی

سوای زر مندرجہ اس قبولیت کے مجہ سے مطالبہ ہوگا تو مین تعمیل نہین کرونگا ۔

ترجمہ پٹہ نواب غفور خان بنام ٹہاکر اونکار سنگہ سبودہ والہ بابت جمع موضع سبودہ وغیرہ نو دیہات مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۸۲۱ء مطابق بہادون سدی پنچمین سمت ۱۸۷۸

جہانگیر خان نے نواب کی طرف سے یہہ ٹہرایا ہے کہ ٹہاکر اونکار سنگہ سبودہ والہ بابت جمع و کل مصارف سوای محصول راہداری و جرمانہ مجرمان و واجبات زمینداری نواب کو مبلغ تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن روپیہ تین برس مین ادا کریگا بعد انقضای تین برس مذکورہ کے جن دیہات مین ایزادی پیداوار ظہور آوے اونکی جمع بموجب دستور مروج پرگنہ ملہارگڈہ زیادہ کیجاویگی اور ان شرائط پر مستاجری سند وار بنام ٹہاکر مذکور اور اوسکی اولاد کے جاری رہی گی اور ٹہاکر مذکور جمع مذکورہ باقساط مندرجہ قبولیت سال بسال کچہری ملہارگڈہ مین داخل کریگا بعد انقضای میعاد تین سال مذکورہ کی اگر کوئی گانون ویران ہووی تو بندوبست جدید مین کل دیہات کی جو کچہہ جمع قرار پاوی اوسمین سے جمع مناسب اوس روپیہ کی جسقدر تین سال حال مین وصول منہا کر دیہہ مذکور خالصہ ہوجاوی گا مابین میعاد تین سال مذکور سوای تحصیل زر مندرجہ یعنے تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن کی کسی حیلہ سے کچھ مطالبہ نہوگا اور ٹہاکر اپنی دیہات

بہبودی اور ترقی اور اپنی رعیت کی رضامندی و عافیت میں سعی کامل کریگا اور کل نقصان و فوائد کا ذمہ دار رہیگا —

تفصیل اقساط سالانہ

میزان کل	سمت [illegible]	سمت [illegible]	سمت [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

— مبلغ تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن روپیہ سکہ سالم شاہی بموجب اقساط مذکور سال بسال بر وقت ادا ہوگا —

تفصیل دیہات

سبودہ گوکرپورہ ابنہ بھگوان پور سبحان پور مونکوشاہ گوکرہ سبودہ روپلی —

اصل قبولیت اور پٹہ پر بطور کفیل و متعارف کپتان ای منگڈ ہلڈ صاحب کے دستخط ہیں اور ۲۹ اکتوبر ۱۸۲۱ء کو نواب گورنر جنرل باجلاس نے منظور کی ایسی ہی اقرارنامجات ٹھاکران ذیل نے —

نمبر شمار	نام ٹھاکر	تعداد دیہہ	میعاد بندوبست	زرواجب الادا
اول	ٹھاکر چیتر سنگھ سوہرہ	دو	[illegible]	[illegible]
۲	ٹھاکر روپ سنگھ مندیری	یک	[illegible]	[illegible]
۳	ٹھاکر ہر سورہ	دو	[illegible]	[illegible]
۴	کشن سنگھ برکیسری دیو دونگرے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	ٹھاکر ظالم سنگھ برکیسری	یک	[illegible]	[illegible]
۶	چیندن سنگھ تال	ونصف	[illegible]	[illegible]
۷	انوپ سنگھ تال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	اجیت سنگھ تال	دو	[illegible]	[illegible]

— بموجب معاہدہ ذیل ٹھاکر چیندن سنگھ تال والہ کا دو دیہات پر بحیثیت استمراری بھی قابض رہنا ٹھہرا

نقل سند عطای موضع گرواکری و ملوکری منجانب نواب غفور خان بنام ٹھاکر چیندن سنگھ مالک ماینداری تال کہ اصل پر چپ الڈ ولسیلی صاحب بہادر رزیڈنٹ کے دستخط ہیں موصولہ ۴ اگست ۱۸۲۱ء

چودھریان و قانونگویان و زمینداران و کاشتکاران پرگنہ تال جاگیر نواب کو معلوم ہو نمبر ۲۹ (بنام نواب رئیس سکندر علیخان والی لیکر کوٹلہ مورخہ ۵ مارچ ۱۸۶۲ء جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ رئیس و امرای ہندوستان جو اپنے اپنے ممالک کی حکمرانی کرتے ہیں برابر دوام مستقل کئے جاویں اور اونکے خاندان کے مراتب و مسند نشینی بدستور جاری رہیں یہ تعمیل خواہش موصوف تمکو یہ سند عطا کیجاتی ہے اور تسلی کیجاتی ہے کہ نہ ہونے وارث طبعی پر جو کوئی تمہاری ریاست میں بجواز قانون اسلام مسند نشین ہوگا اوس کو سرکار انگریزی منظور اور قبول کریگی مطمئن رہو کہ جب تک تمہارا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط صلحنامجات اور عطانامجات عہد و پیمان پر جنمیں تمہارے فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہیں اس عہدنامجات میں کوئی امر خلل انداز نہوگا — دستخط کیننگ —

اسناد ہم مضمون اسکے دو وجاہت پاٹودی کے نواب اور نواب امین الدین خان والی لوہارو کو عطا ہوئے ہیں

نمبر ۳۰ (سند موسومہ اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر مورخہ ۴ مئی ۱۸۰۶ء

بلحاظ حسن خدمات و خوش چلنی تمہاری آنریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے ابتدای فصل ربیع ۱۲۱۱ مطابق ستمبر ۱۸۰۵ء سے محالات مفصلہ ذیل معہ کل جمیع اراضی و محاصل سائر باستثنای باغات و ایمہ جاگیرات وغیرہ علاوہ روزینہ کہ ہمیشہ سے بصیغہ خیرات میں رہی ہیں بدین شرط کہ تم سرکار انگریزی سے خواہان مدد نہو اور اپنی ہی خرچ سے اپنے حالات کا بندوبست مناسب کرو اور وقت ضرورت میں عند الدرخواست چار سو سوار و نکی فوج سرکار انگریزی کی امداد میں مہیا کرو اور تم ہمیشہ اپنی وفاداری بجانب سرکار انگریزی مستقل رہو اور سرکار کی فوائد مکتفی میں جہد وافی کرو بطور جائداد ایک سالہ اور جاگیر بسر اوقات تمہاری اور متعلقان تمہاری کو عطا کئے ہیں اور اب یہ عطیہ بنام تمہاری منظور اور مسلم ہوے منظر وفاداری کمانڈر انچیف میں اور خیرخواہی تمہاری فواید سرکار انگریزی میں کہ مراتب رائٹ آنریبل گورنر جنرل سے معلوم ہوئے ہیں سرکار نے بخوشی تمام ممالک مذکورہ تمکو اور تمہاری خاندان کو نسلاً بعد نسل برای دوام عطا کئے ہیں سرکار انگریزی اور حالات سے کبھی کچھ تعلق نرکھیگی اور وہی ہمیشہ تمہاری قبضہ میں رہیں گی با اعتقاد شکرانہ اس پرورش نمایان منعقد ہو کہ تمکو لازم ہے کہ اپنی وفاداری بجانب سرکار انگریزی ہمیشہ ثابت رہو اور سرکار کے فواید میں سعی بلیغ کرتے رہو کہ اس میں تمہاری عافیت و بہبودی متصور رہے —

فہرست ممالک عطیہ

ممالک عطیہ بنام اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر — بنام فیض طلب جاگیر عن پاٹودی معہ کل جمیع اراضی و محاصل سائر

ملعہ کل جمیع اراضی و محاصل سائر — یک

جھجر کانوند نارنول دادری کانسی باول —

فہرست ممالک عطیہ

بنام محمد اسمٰعیل علیخان و فیض محمد خان — جاگیر بنام اسمٰعیل خان بہادر رگذہ — بطور جاگیر دادا اور رسالہ جات محمد اسمٰعیل خان و فیض محمد خان بشرطیکہ نجابت علی خان کے مطیع رہیں — دادری معہ پیوند بہرناجیل — تک سوانہ — جاگیر بنام فیض محمد خان عن پاٹودی

مورخہ ۴ مئی ۱۸۰۶ء مطابق ۱۴ صفر ۱۲۲۱ ہجری —

نمبر ۳۱ (ترجمہ سند موسومہ عبدالمحمد خان مورخہ ۴ مئی ۱۸۰۶ء —

بپاس حسن خدمتی و نیک چلنی گذشتہ تمہاری رائٹ آنریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار ابتدای فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ۱۸۰۵ء سے محالات مفصلہ ذیل معہ کل جمیع اراضی و محاصلی سائر باستثنای باغات و جاگیرات ایمہ وغیرہ و دیگر اراضی معافی و نیز روزینہ جات کہ مدت سے بصیغہ خیرات رہے ہیں بدین شرط کہ تم سرکار انگریزی سے خواہان مدد نہو اور اپنے محالات کا بندوبست اپنی افواج سے کرو اور وقت ضرورت میں عند الطلب دو سو سواروں کی فوج سرکار انگریزی امداد میں مہیا کرو اور ہمیشہ اپنی وفاداری بجانب سرکار انگریزی پر ثابت کرتے ہو اور نوکری سرکار میں سرگرم رہو بطور جاگیر ایک رسالہ اور جاگیر خاص ذات تمہاری تمکو عطا کیے ہیں اب سرکار نے بلحاظ حسن خدمات و خوش چلنی تمہاری کہ مراسلات سپہ سالار سے دریافت ہوئی بخوشی تمام محالات مذکورہ تمکو اور تمہارے وارثان کو برای دوام عطا کیے ہیں سرکار انگریزی اون سے کچھ تعلق نرکھتی ہے اور نہ آیندہ رکھیگی مگر وہ ہی ہمیشہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی قبضہ میں رہیگی تمکو لازم کہ پرورش نمایاں کے بدل مذکور وفاداری بجانب سرکار انگریزی میں مستقل و ثابت قدم رہو اور خیرخواہی سرکار میں معروف و سرگرم رہو کہ اس سے بہبودی اور فائدہ ہے —

فہرست ممالک عطیہ

واقعہ ہریانہ ۔ رہتک معہ سہری دودبلا سبہے ۔ ہانسی معہ قلعہ ۔
حصار ۔ تہم ۔ تہم ۔ نوساہم ۔ ہرجانہ ۔ جمال پور ۔ اگروہہ ۔ یک
یہہ جات بہوانا سہر وجبیل پرگنہ داوری ۔ مورخہ ۴ مئی ۱۸۰۶ء مطابق ۴ صفر ۱۲۲۱ ہجری فقط)

نمبر ۲۲ بہاول پور

اصل کاغذات موجودہ دفتر ممالک مغربی اور رپورٹ گورنمنٹ پنجاب کا انتخاب شاہ شجاع کے کابل سے بیدخلی ہونے پر درانی سلطنت کی شکستگی ہوئی اوس زمانہ مین حکام بہاول پور نے خودسری اختیار کی اور جب رنجیت سنگہ کا اقتدار زیادہ ہوا نواب بہاول خان نے عہدنامہ حفاظت کرنے کیواسطے چندمرتبہ سرکار انگریزی سے درخواست کری درخواست تو منظور ہوئی مگر منشا عہدنامہ جات لاہور سے جنکے بموجب حد حکومت رنجیت سنگہ کنارہ راست دریائے ستلج پر مقرر ہوئی اصل مین اوسکی حفاظت کا بندوبست مطلب حاصل ہوگیا ۔ بہاولپور کا اول عہدنامہ نمبری ۶۳ مقررہ ۱۸۳۳ء تھا اور اوسی زمانہ مین جب یکجہتی عہدنامہ تقرر قواعد تجارت دریائے سندہ ہوا مقرر ہوا تھا اسکے بموجب بابین حدود اپنے ممالک کے نواب کی خوداختیاری محفوظ ہوئی اور شرحنامہ محصول مقامات مٹہن کوٹ و ہری کی مقرر ہوکر دریائے سندہ وستلج پر تجارت ہونے لگی ۱۸۳۵ء مین بموجب عہدنامہ نمبر (۶۳) بجائے محصول اجناس کی کشتیون پر محصول مقرر ہوا ۱۸۳۸ء مین بذریعہ عہدنامہ ۶۴ اور ۱۸۳۹ء مین بذریعہ عہدنامہ نمبر ۶۵ نقشہ محصول کی اصلاح وترمیم ہوئی اور ۱۸۴۰ء مین بموجب اقرارنامہ نمبر ۶۶ محصول کشتی نصف کیا گیا اور اجناس تجارت کو بہاول پور ہوکر براستہ ارضی الی خانی والی کیواسطے میزان محاصل مقرر ہوئی ۱۸۴۴ء مین ۔ نے حسب منشاء صاحب رزیڈنٹ لاہور کل محصول اون کشتیونکا جو اوسکے ملک میں ہوکر گذرین معاف کیا اور اوسکا معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۴ء مین جب سندہ کے حکام ڈانک خانہ نے بہاول پور مین ہوکر خشکی ڈاک ہٹانا چاہا نواب نے راستہ ارضی سے جانے آنیوالے مال کا محصول کم کردیا اور کچہ عرصہ بعد شرح محصول گہاٹ دریائے ستلج مین بہی ترمیم کرنا منظور کیا یہہ محصول سابق مین محصول راہداری تہا اب کمی ہوکر صرف اسقدر لینا ٹہہرا کہ واسطے محنت پار اوتارنے مسافران اور مال کے دریا سے آخر کافی ہو سبب ۱۸۳۳ء مین شاہ شجاع کو از سر نو کابل مین پہنچانے کی تجویز ہوئی نواب سے عہدنامہ (نمبر ۶۷) مقرر ہوا کہ اسکے بموجب وہ سرکار انگریزی کی تحت حکومت مین آگیا اور سرکار کی امداد بطور ماتحت کرنیکا ذمہ دار ہوا اور سرکار کی حفاظت مین اپنے ملک کا حاکم مطابق منظور رہا مہم افغانستان مین گئی زمانہ مسبولیت گذر افواج وبہم رسانی سامان رسد نواب نے بہت مددی اسکے عوض مین اوسکو اضلاع سبزل کوٹ و بہانگ بڑا بطور انعام مین بتعمیل منشاء قانون ۲۱ ۱۸۴۳ء انگریزی پرمٹ کی لائن کا دریای ستلج تک پہیلانا مناسب متصور ہوا تب ۱۸۴۷ء مین نواب نے قطعہ اراضی مطلوبہ اپنی خوشی سے دیدیا ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین نواب بہاول خان ملتان کی لڑائی مین بدل حامی رہا اسکے عوض مین اونکے واسطے وظیفہ ایک لاکہ روپیہ سالیانہ مین حیات ابتدائی تاریخ شروع حکمرانی پنجاب سے مقرر ہوا ۱۸۵۲ء مین نواب نے خلف اولین پر ترجیح دیکر تیسرے بیٹے کو وارث مقرر کرنا چاہا نواب گورنر جنرل نے یہہ تجویز کیواسطے انتخاب وارث نواب کی مداخلت کرنا سرکار انگریزی کو کسی طرح لازم نہین بہاول خانکی وفات پر وارث منظور نظر جانشین ہوا مگر خلف اولین نے اود و اومردون کی مدد سے اوسکو بیدخل کیا بد پیشی ان مشکلات کے نواب نے سرکار انگریزی سے واسطے امداد کے التجا کی مگر نواب گورنر جنرل کی یہہ تجویز ہوئی کہ بموجب عہدنامجات بہاول پور کی اس کو مروتی و دشمنون سے محفوظ رکہنا البتہ سرکار انگریزی پر فرض ہے مگر یہہ ضرور نہین کہ انسداد مفسدہ اندرونی مین امداد دیجاوے ۔ ہر اور فسخ مند عہدنامجات موجودہ فیمابین سرکار انگریزی نقد ریاست بہاول پور کو منظور کر کر ریاست بہاول پور پہ مقبول

ہوا اور نواب محمد فتح سرکار انگریزی کے ذریعہ سے ملک انگریزی مین پناہ یاب ہوا اوسکے واسطے سرکار بہاول پور سے مبلغ سولہ سو روپیہ نقد کا وظیفہ مقرر کیا اور وہ منجانب اپنے اور اپنے وارثان کی ریاست سے ہرلئے دوام لادعوی ہوا اقرارنامہ نمبری (۶۸) مقرر ہوکر سرکار انگریزی نے کفالت دی ایک برس رئیس مجروح نے اپنے عہد کو فسخ کیا اوسنے صاحب چیف کمشنر پنجاب کی خدمت مین اپنے مقدمہ کی تجویز ثانی کے واسطے التجا کی اور بیان کیا کہ اپنے حین حیات دعوی ریاست سے ہرگز دست بردار ہوگا اور بہاول پور جاگیر از سر نو سند حاصل کرنے کی اجازت چاہی کہ بلحاظ کفالت سرکار انگریزی عملدرآمد اقرارنامہ مقبولہ جانبین نواب گورنر جنرل اس مجروح کو سخت قید مین رکہنے کا حکم دیا کہ اب وہ قلعہ لاہور مین قید ہے اوسکے مواجب مقررہ مین سے نصف اوسکو ملتا ہے اور باقیماندہ خزانہ لاہور مین امانت رکہا جاتا ہے کہ آیندہ کو بشرط استحقاق اوسکو دیدیا جاویگا ۔ ۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء نواب محمد فتح خان مرگیا اور اوسکا بڑا بیٹا رحیم یار خان ملقب بہاول خان وکلما جانشین ہوا ۔

نمبری (۶۳) عہدنامہ فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ونواب بہاول خان والی بہاولپور مورخہ ۹ فروری ۱۸۳۳ء

فصل ابتدائی رابطہ دوستانہ فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وریاست بہاول پور کار گزاریہ سے مسٹر ایلفنسٹن صاحب کے کابل جانیکے وقت ۱۸۰۸ء مین ہوا تہا اسوقت تک بلافرق وتفاوت جاری رہا ہے ۔ اور اب کپتان سی ام ویڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر بہبانہ رایت انریبل لارڈ ولیم بینٹک صاحب گورنر جنرل ہندوستانی انگریزی کیطرف سے واسطے ترقی روابط موافقت وصلاح اجرای کمپنی راہ دریائے سندہ وستلج کی بنظر ازدیاد فوائد تجارت کہ موجب خوشنودی خدا تعالی وبہبودی رعایا تمامی گرد و نواح ہی بمقام بہاول پور آیا ۔ اسواسطے برائے استحکام احدیث سرکارین و اجرائے تجارت دریاہائے مذکورین تجویز قواعد بندوبست اوسکے فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ونواب رکن الدولہ حافظ الملک اور مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر سرگروہ داودپوتران عہدنامہ مشتمل قلم ہائے ذیل مقرر ہوا **قلم اول** فیمابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب محمد بہاول خان اور اوسکے وارث اور جانشین کی دوستی واحدیت دوامی رہیگی **قلم دویم** انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتی ہے کہ ممالک موروثی ودیگر مقبوضہ سرکار بہاولپور مین کبہی مداخلت نکریگی **قلم سوم** درباب انتظام اندرونی سرکار واستعمال حقوق حکومت اپنی رعایای پر نواب جسطرح اب تک رہا ہی مالک خوداختیار رہیگا **قلم چہارم** جوافسر سرکار انگریزی کی طرف سے ریاست بہاولپور مین رہنے کے واسطے مقرر کیا جاوے حسب منشار قلمہای بالا مداخلت حکمرانی نواب سے پرہیز کریگا اور فریقین متعہد کے روابط دوستانہ محفوظ رکہنے مین ساعی رہے گا **قلم پنجم** سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے درخواست کری ہے کہ تجاران ہندوستان وغیرہ کو دریائے سندہ وستلج اور بہاول پور کی سڑکون سے آمدورفت کی اجازت ہو اور سرکار بہاول پور اس شرط سے کہ اشخاص مذکورہ پاس رہنہ موجود ہو اپنی سرحد کے اندر اجازت دینا منظور کرتی ہے **قلم ششم** سرکار بہاول پور عہد کرتی ہے کہ راستہ ہای مذکورہ پر آنیجانیوالے مال تجارت کا محصول بقدر مناسب معتدل منظوری سرکار انگریزی مقرر کریگی اور بلا منظور فریقین اوس مین کمی وبیشی ہوگی **قلم ہفتم** یہہ منظور ہوا ہے کہ شرحنامہ محاصل حسب شرح بالا مقرر ہوکر اطلاع عام کیواسطے مشتہر کیا جاویگا اور رسالہ ہوران وشیکہ داران مال گذار سرکار کے بہاول پور کو بالتخصیص ہدایت کیجاوے گی کہ محصول لینے کے بعد بہانہ انتظار صدور حکم ثانی سرکار یا دیگر بہانے سے مال تجارت کو نہ روکین گے **قلم ہشتم** شرحنامہ محصول جو واسطے راستہ کشتی رانی کے مقرر کیا جاویگا صرف اوسکے راستہ کی آمدورفت مال تجارت پر مشتمل ہوگا اور اوس مال کے محصول راہداری مین جو ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ پر جاوے یا محصول جو کیابت ارضی مقررہ پر کسی طرح خلل ہوگا وہ جیسا اب تک رہا ہے بدستور رہے گا **قلم نہم** سوداگرون کو جو اوس راستہ سے آمدورفت کرین لازم ہے کہ جبتک سرکار نواب کی حدود کے اندر رہین نواب کی حکومت کا لحاظ واجب جیسا کہ سوداگر لوگ کرتے ہین کیا کرین اور افعال موجب آزردگی مجمع ملکی وبدنامی اوس ملک کا ارتکاب نکرین **قلم دہم** حصہ محاصل جسکا نواب مستحق ہے معرفت اوسکے اہلکاران متعینہ مکانات مقررہ کے وصول

کیا جاویگا — قلم یازدہم اہلکاران سرکار بہاولپور کی طرف سے تلاشی مال و ایصال محصول خدمت مفوض ہوگی مٹھن کوٹ و ہریکی کے مقابل مین تعین ہونگی سوائے ہر دو مقامات مذکور کہین دوسری جگہ کشتیونکی تلاشی اور روک نہوگی قلم دوازدہم جب اشخاص محافظ کشتی مال چڑہانے یا اوتارنے کیواسطے قیام کرینگے تو بتائید قلم ششم سرکار بہاولپور کا محصول و خالی چڑہانے سے پہلے اور اوتارنے کے بعد لیا جاویگا قلم سیزدہم صاحب سپرنٹنڈنٹ مقیم مقابل مٹھن کوٹ مال کی تلاشی لیکر محصول مقررہ لیگا اور ایک روپیہ بشرح تحریری مال بیرونی وزن محمود کا دیگا جب کشتیان ہریکی پر پہونچے گی سپرنٹنڈنٹ ہریکی مال کو روند سے مطابق کیا جاویگا اگر مقدار مندرجہ روپیہ سے مال زیادہ ہوگا تو بقدر زیادتی محصول لیا جاویگا باقیماندہ جبکا محصول مٹھن کوٹ مین لیا گیا ہے بلا مزاحمت کارپرداز سرکار بہاولپور لیگا قلم چہاردہم اور جو مال ہریکی سے سندہ کی طرف آویگا اوسکی واسطہ بہی یہی قاعدہ ہے ... سوداگران جو لوگ اس راستہ سے آوینگے اہلکاران نواب حتی المقدور اپنی ہر طرح سے اونکی ... اور جہان سوداگران کو وقت شب مقام کرنیکا اتفاق ہوگا اپنا روپیہ تہانہ دار یا کسی اور اہلکار محافظ مقام کو دیدینگے اور خواستگار حفاظت ہونگے قلم شانزدہم اس عہدنامہ کی قلمین کسطرح سے خواہ متعلق بانتظام اندرونی بلک نواب مابہ تعلق تجارت طرفین سے ملحوظ رہینگی اور درمیان ہر دو سرکار بعونکی ذریعہ دوستی دوامی رہیگی مورخہ ۲۲ — فروری ۱۸۳۳ع بہاولپور — مہر کمپنی — دستخط — ولیوسی — پلنگہ — بتاریخ ۱۲ — ستمبر ۱۸۳۳ع نواب

— گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا —

نمبر (۶۴) قلمہای عہدنامہ تتمہ فیمابین انریبل کمپنی وسرکار بہاولپور —

از انجا کہ قلم ہشتم عہدنامہ مقررہ فیمابین اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مورخہ ۲۲ — فروری ۱۸۳۳ع مین یہہ شرط ہوئی کہ مال تجارت آمد و رفت دریای سندہ و ستلج پر محصول لینے کے واسطے اصلاح ہر دو سرکار کی ایک شرحنامہ محصول مقررہ ہوجاوے اب دونون سرکارونکی یہہ رای ہے کہ بباعث ناتجربہ کاری رعایا کی ان ممالک کے ایسے معاملات مین اوس طریقہ سے جو واسطے وصول کرنے محصول کے جب مقرر ہوا تہا یعنے بحساب قیمت و مقدار مال یا غلط فہمی اور بازخواست طرفین کا نتیجہ لابدی تہا اسواسطے اب محصول پر جو کل کشتیون پر خواہ اونکے اندر کسی طرح کا مال ہو لیا جاویگا مقرر کرنے پر اور قلمہای ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق مقرر ہوئے ہین اور ہر ایک سرکار عہد کرتی ہین کہ بموجب اسکے محصول لیا جاویگا اور اونکے مقدار بلا منظوری فریقین نہ کم ہوگی اور نہ زیادہ قلم اول کل کشتیان محمول تجارت پر بلحاظ حد وزن کشتی با قیمت مال بابت راہداری آمد و رفت دریاے سندہ و ستلج مابین ... روپور غیرہ مبلغ پانسو روپیہ لیا جاویگا اور محصول مذکور بحساب مقدار ملک مقبوضہ واقعہ کنارہ دریاہای مذکورہ چند سرکارون مین منقسم ہوگا قلم دوم محصول مذکورہ کا حصہ بہاولپور بہ تعداد ... اون کشتیون پر جو سمندر سے روپور کیطرف جاوین مٹھن کوٹ کی مقابل مین اون کشتیون پر جو روپور سے سمندر کی طرف جاوین ہریکی پتن کے قریب لیا جاویگا اور کسی مقام پر نہین لیا جاویگا قلم سوم بر اواسای تحصیل محاصل چند رہالیون کے اور نیز اس مراد سے کہ بابت انضباط کشتی رانی کچہہ نزاع برپا ہو اوسکا تصفیہ ہو اور قابل اطمینان ہوجاوے اور راستہ بجدید عافیت تجارت محفوظ رہے ایک افسر انگریزی مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا اور ایک گماشتہ ہندوستانی سرکار انگریزی کی طرف سے ہریکی پتن کے قریب رہے اور ہر دو اہل کار صاحب ایجنٹ انگریزی مقیم لودہیانہ کے تحت مین رہینگے اور دیگر ریاستون کی طرف سے بہ تعلق کشتی رانی جو گماشتہ مقامات مذکورہ پر مقیم ہونگے انجام وہی خدمات مین اونکی امداد کرتے رہینگے قلم چہارم سرکار انگریزی تعہد کرتی ہے کہ افسر انگریزی جو مٹھن کوٹ کے قریب رہیگا تجارت نکریگا اور حسب منشای قلم چہارم عہدنامہ سابق سرکار بہاولپور کی انتظام اندرونی مین مداخلت نکریگا قلم پنجم اس نظر سے کہ سوداگر لوگ مال غارت ہوجانیکی در وقع نالش

نکرسکے روپیہ کے وقت اونکو اپنے مال کا بیجک پیش کرنا ہوگا کہ اوسکی اچہی طرح صداقت ہوکر ایک نقل روپیہ پر لگا دیجاویگی — قلم ششم عہدنامہ ۲۲ — فروری ۱۸۳۳ع کے قلمہا ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۴ کی وہ اجزا جنمین مال تجارت کے قیمت مقدار پر محصول لگانی اور وصول کرنیکا قواعد درج ہین منسوخ کیئے جاتی ہین اور قلمہای بالا اونکی جگہ پر مقرر کیئے جاتے ہین اور حسب منشای تمہیدات محصول کشتی لگایا جاویگا — نقل مطابق اصل — مہر کمپنی — دستخط — سی ام ویڈ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ — دستخط ولیوسی ڈوینگ تاریخ ۵ — مارچ ۱۸۳۵ع نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا

نمبر (۶۵) فہرست منفصل محصول واجب الطلب ملک بہاولپور کشتی ہای آیندہ و روندہ دریاے ستلج و سندہ

از انجا کہ بموجب عہدنامہ مورخہ ۲۷ — شعبان ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۲۹ — دسمبر ۱۸۴۲ع سرکار بہاولپور بابت کل وسعت اپنے ملک کی کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت ہین کہ جو سمندر سے اوپور کو جاوین اور اوپور سے سمندر کو مقامات مختلفہ مبلغ ایک سو چہہ روپیہ بارہ آنہ تین پائی لینے کی مستحق ہے اسی طرح بدستور جاری رہیگی مگر بعض کشتیان ملک بہاولپور کی کل وسعت مین نہین گذرتی بلکہ بخلاف اوسکے کسی مقام اثنای راستہ سے مال بہرتی ہین یا وہان خالی کرتی ہین یا وہ وہان سے روانہ ہوتی ہین یا وہان سے واپس جاتی ہین اس واسطے یہہ قرار پایا ہے کہ ایسی کشتیون پر بتعداد محصول بحساب فاصلہ اون مقامات کے جہان سے وے مال بہرکر روانہ ہوئیں یا جہان سے خالی ہوکر واپس جاوین لگایا جاویگا

کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنے اور جانے ریاست بہاولپور کو — ایصال محصول کا استحقاق حاصل ہے جو شمال مشرقی سے جنوب مغرب تک و برخلاف — ۱۰۰ روپیہ ۱۲ آنہ ۳ پائی —	کل کشتی ہای محمولہ مال تجارت پر آنی اور جانے ریاست بہاولپور استحقاق ایصال محصول حاصل ہے جنوب و مغرب حد سے شمال مشرقی تک — و برخلاف اسکے — ۱۰۰ روپیہ ۱۲ آنہ ۳ پائی —

ملک بہاولپور کی حد مشرقی حد سے دوسری طرف سے خیرپور — حد مشرق سے بہاولپور اور برخلاف اوسکے — ... تک اور اسی طرح عبد الپور سے ... روپیہ — ۱۱ آنہ ۹ پائی —

حد جنوب مشرق سے چاچاران تک و برخلاف	حد جنوب مغرب سے بہاولپور تک برخلاف	حد مشرق سے چاچاران تک برخلاف اسکے	حد جنوب مغربی سے خیرپور تک و برخلاف اسکے
... روپیہ ۵ آنہ ۶ پائی	... روپیہ ... پائی	... روپیہ ... پائی	... روپیہ ... پائی

کل کشتی ہاے محمولہ مال تجارت پر پنجاب سے انتہاے ستلج و سندہ مین بمقابل گہاٹ کٹری جاوین اگر گہاٹ مذکور سے جنوب مغربی تک بہاولپور پر اور ملک غیر مین جاوین سرکار بہاولپور بجنسہ اپنے ملک کے محصول سے کشتی کے مستحق ہے — ... روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی	کل کشتی ہای وغیرہ پر جو گہاٹ بکر سے حد شمال مشرقی ہوکر غیر ملک مین جاوین اور برخلاف اسکے ... روپیہ ۱ آنہ ۴ پائی

چار رخا کی کشتیون پر کچہہ محصول نلیگا پانچ تاکہ بہاولپور مین جہان کہین سوداگر مال بہرتے ہین یا فروخت کرین بموجب عہدنامہ سابق خرید فروخت وہانکا محصول مقررہ دینگے — دستخط الف مسکین — بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۴۳ نواب گورنر جنرل نے باجلاس

— کونسل تصدیق کیا —

نمبر (۶۶) شرح نرخ مقررہ محصول کشتی ہای تجارت آمد و رفت دریای ستلج و سندہ واقعہ ملک بہاولپور بابت بہای

— تجاران رعایای بہاولپور —

قلم اول غلہ و چوب کنکر کا محصول مثل ملک لاہور کے معاف ہے قلم دوم علاوہ ہر سہ اشیای بالا کے کل اجناس تجارت پر حسب حساب نسبتی محصول لگیگا قلم سوم

کشتی جنمین ڈھائی سو من سے زیادہ بار کی گنجایش نہین ہے — کشتی جنمین ڈہائی سو من سے زیادہ اور پانسو من تک مال بھری ہو —
اوچھان یاکوٹ مٹین سے دامن کوہستان یعنے رولور —
یالدہیانہ وغیرہ خالی ہوئی پار روپور لدہیانہ سے اوچھان کوٹ —
مہٹن لوانی ہوئی — عنہ۵ — عنہ۵ —
کشتی جنمین پانسو من سے زیادہ مال بھرنے کی گنجایش ہو — للعہ۵
قلم چہارم کشتیون پر موبے حرفون سے لمبر ۱ و ۲ و ۳ لکہے جاوین تاکہ دیکہنے سے معلوم ہوجاوے کہ کس قسم کی کشتی ہے مورخہ ۲ اگست ۱۸۴۰ء مطابق ۵ — جمادی الثانی ۱۲۵۶ ہجری ترجمہ مطابق اصل دستخط جارج کلارک ایجنٹ گورنر جنرل بتاریخ ۲۱ — اگست ۱۸۴۰ء نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل تصدیق کیا

لمبر (۶۷) اقرارنامہ بابتہ محصول راہداری مال تجارت آمدرفت براستہ واقعہ ریاست بہاولپور باستثنای تجاران وگواہی ہای تجارت و رعایای خاص ریاست بہاولپور قلمہای ذیل فیمابین سرکار بہاولپور و سرکار انگریزی مقرر ہوئے ہین اول بھرنے مال تجارت کی کشتیون پر جو براستہ دریای ملک بہاولپور مین ہوکر آوین حسب شرح مقررہ سابق نصف محصول ہوگا دوم مال تجارت پر جو براستہ ارضی کسی سمت مین جاوین محصول مفصلہ ذیل سے سوا نلیا جاویگا — گاڑی محمولہ مال تجارت شتر بشرح ایضاً — خچر یا بیل گدہا وغیرہ ہر بار — سوم جس سوداگر کے پاس پروانہ بموجب نمونہ معطوفہ اس عہدنامہ کے ہوگا وہ بامینت وبلامزاحمت چلاجاویگا اثنای سڑک ہالیان قصباتی اوسکی تلاشی نہین لینگے چہارم اگر کوئی سوداگر اثنای راستہ مین کسی مقام پر مال تجارت خریدے یا فروخت کرے تو اوسکو محصول قصباتی حسب شرح محصول دینا پڑیگا پنجم چونکہ بہاول سے سرشتہ سڑک مسافران کی آسایش کے واسطے کوئی اور کاروان سرای نہین ہین اسواسطے سرکار بہاولپور اپنے کل علاقہ مین ہر منزل پر مسافران کی آسایش کیواسطے کوئی اور مہمان سرای اور اوس راستہ پر سڑک بھی تیار کرادیگی اور ہمیشہ خبرگیری ومرمت کرکے سڑک کو درست رکہیگی ششم حسب منشای دوستی موجودہ فیمابین ہردو سرکار اور اوس مراد سے کہ سوداگر اطمینان کامل اور اعتبار صادق سے تجارت مین معروف رہین یہہ اقرارنامہ لکھا گیا ہے — مورخہ ۱۰ شعبان ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱ — ستمبر ۱۸۴۳ء — مہر نواب — ترجمہ مطابق اصل — دستخط اران سی ملٹن بتاریخ ۲۰ — اکتوبر ۱۸۴۳ء حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان باجلاس کلکتہ گورنمنٹ مین مشتہر کیا گیا —

نمبر ۶۸ (عہدنامہ فیمابین انریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاولخان والی بہاولپور مجوزہ لفٹنٹ سکس صاحب منجانب انریبل کمپنی بمجاز اختیارات کلی عطیہ بموجب عطیہ نواب

قلم اول درمیان سرکار انریبل کمپنی اور نواب بہاولخان بہادر اور اوسکے وارث جانشینون کی دوستی ورفاقت واحدیت فواید برابر و دوام رہیگی اور ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے کے دوست اور دشمن تصور ہونگے قلم دوم سرکار انگریزی عہد کرتی ہے کہ ریاست بہاولپور کو محفوظ رکہیگی قلم سوم نواب بہاولخان اور اوسکے وارث اور جانشین بطور ماتحت سرکار انگریزی کی امداد کرتے رہینگے اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور دیگر رئیس یا ریاستون سے کچہہ تعلق نرکہینگے قلم چہارم نواب اوسکے وارث اور جانشین بلااطلاع ومنظوری سرکار انگریزی کی کسی رئیس یا ریاست سے عہدوپیمان نکرینگے مگر اون کے مراسلات شوقیہ معمولی دوست ورشتہ داران سے بدستور جاری رہینگے قلم پنجم نواب وسکے وارث کسی پرعمل زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع برپا ہوجاوے تو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کی ثالثی وتجویز پر منحصر رکہینگے قلم ششم نواب بہاولخان بعند الطلب سرکار انگریزی حسب حیثیت اپنی افواج مہیا کریگا قلم ہفتم نواب وسکے وارث اور

جانشین اپنے اپنے ملک کے حاکم مطلق رہینگے اور ریاست مین سرکار انگریزی کی حکومت داخل نہین کیجاویگی فقط قلم ہشتم یہہ عہدنامہ سات قلمون کا بتجویز لفٹنٹ ملیس صاحب و منشی جوکس رای مرتب ہوکر بقول صدقہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و نواب بہاولخان تاریخ امروزہ سے چالیس روز مین مبدل ہونگے مقام احمدپور تاریخ ۱۸ — اکتوبر ۱۸۳۳ء مطابق ۱۴ — رجب المرجب ۱۲۴۹ ہجری — مہر گورنر جنرل — دستخط فلشند بتاریخ ۲۲ — اکتوبر سنہ مذکور بمقام شملہ نواب گورنر جنرل نے منظور وتصدیق کیا —

(لمبر ۶۹)

اول صادق ہیرخانی محمد صادق خان منجانب اپنی اور اپنی اولاد کی نسلاً بعد نسلاً مسند نشینی بہاولپور سے لادعوی ہونا منظور کرتا ہی دوم محمد صادق خان منظور وقبول کرتا ہے کہ وہ خود بقیہ عمر اپنی اور اوسکی اولاد بعد اوسکے اب یا کسی وقت آیندہ مین کبھی بلااجازت نواب فتح خان بہادر ملک بہاولپور مین قدم نرکہیگی سوم محمد صادق خان منظور کرتا ہی کہ بلااجازت حاکم بہاولپور کبھی کسی اہلکار یا گماشتہ ریاست بہاولپور سے ترسیل خطوط یا پیغام یا ملاقات خفیہ یا علانیہ کس طرح نکریگا اگر بدعکس اسکے کرے تو سرکار انگریزی سے سخت مواخذہ کا مستوجب ہوگا چہارم محمد صادق خان منظور کرتا ہی کہ ایک دفعہ ملک انگریزی مین پہونچ جانے کے بعد کسی ملازم یا تابعدار ریاست بہاولپور کو جو اہ بہاولپور مین نوکر ہو یا موقوف ہوگیا ہو بلااجازت حاکم بہاولپور اپنے پاس نرکہیگا پنجم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ باستثنای اپنی زوجہ اور عورت ملازمان کی کہ سب سرحد مین اپنے تعلقہ کے ملازمون کو ساتھ لیجانے سے لادعوی ہوگا ششم محمد صادق خان منظور کرتا ہے کہ حاکم بہاولپور بابتہ دعوی حکمرانی بہاولپور سرکار انگریزی کسی کچہری واقعہ ہندوستان یا انگلستان مین نالش نکریگا اور نہ حاکم مذکور پر کوئی دعوی یا استغاثہ رجوع کریگا بموجب اس اقرارنامہ کے اوسکی وعوی منسوخ اور ناقابل سماعت ہین ہفتم محمد صادق خان برضا ورغبت خود قبول کرتا ہے کہ سوا اکمال وجواہرات وغیرہ جو اوسکے حوالہ کردیا گیا ہو اور مبلغ سولہہ روپیہ اوسکے مواجب ذاتی کے کہ نصف اوسکا آٹھہ سو روپیہ ہوتا ہے ریاست بہاولپور پر بابتہ کسی مال وجائداد کے اوسکا کچہہ نہین ہے ہشتم ریاست بہاولپور منظور کرتی ہے کہ تاحین حیات محمد صادق خان مبلغ سولہہ سو روپیہ ماہوار علاوہ بعضے مصارف رسد ضروری کے خزانہ ملتان مین حکام انگریزی کو ادا کرتے رہینگے مگر اس سے سوای کچہہ نہین دیا جاویگا بعد وفات محمد صادق خان اوسکے وارثون کو اوسکی تنخواہ ماہواری مبلغ سولہہ سو روپیہ کا نصف ملیگا نہم سرکار انگریزی شرط کرتی ہے اور کفیل ہوتی ہے کہ محمد صادق خان بلاشبہ وفساد بجانب فتح خان اور اوسکے وارثان کی شرایط بالا پر پابند رہیگا اور نواب فتح محمد خان بہادر حسب منظوری سرکار انگریزی سند بہاولپور پر بیٹہا رہے گا — ترجمہ مطابق اصل — دستخط ... صاحب —

— سرحد پیشاور —

— انتخاب پورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پیشاور —

— قوم مومند —

اوس پہاڑی ملک میں جو پیشاور کے شمال مغربی کنارہ پر واقع ہے اور اوس سے شمال مین باجوڑ اور کوہ براور مغرب مین ضلع سکری بہار ملتی ہین اور اوسکے حد جنوب اور بابی کابل بہی مومندون کی بڑی قوم آباد ہے وہی امیر کابل کی سرپرستی تسلیم کرتے ہین کہ اوسکے سردارون کو وہان سے تنخواہ نقد اور بعض اضلاع طرف جلال آباد کے جمع بقدر چہہ ہزار روپیہ سالانہ ملتی ہے اس قوم مین تیرہ ہزار آدمی ہین اور چہہ شاخون مین منقسم ہین اس باعث سے کہ امیر کابل مومندون پر اقتدار خاص رکھتا ہے صرف اسی قوم کے ذریعہ سے اوسنے ضلع پنجاب ہمارے سرحد پر ایذا رسانی کی تہی اور سعادت خان رئیس بہی ہمسے خصومت ذاتی رکہتا تہا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ۱۸۴۸ء مین ہمکو کاروبار افغانستان سے تہوڑے دنون تعلق رہا تب بجای اوسکے ریاست پر اوسکا بہتیجا اکبر یا رحمت یار خان مقرر ہوگیا تا کہ جب انگریزون نے

اس ملک کو چہوڑا یہہ شخص قائم نرہ سکا — اس قوم کو تصدیعہ دینے کی سہولیت خاص حاصل ہے یعنے وہ سرکین جو افغانستان کو جاتی ہین انکی ملک سے گذرتین ہین — ان شاخون مین سے تین یعنے ترکرائے و حلیم زائی اور راو رنیڈ مائی سنو مند ہمارے اضلاع کی نا پیچیدہ ہے اور تینون چند دیہات ضلع پیشاور کے بالاجتماع جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ رکہتی تھی اور اس طرح سرکار انگریزی اور امیر کی اطاعت مشترک قبول کرلی تہی ۱۸۵۱ء اور ۱۸۵۲ء مین اونہون نے متواتر غارتگری و زیادتی کا ارتکاب کیا رات کیوقت بجماعت کثیر مندر نہین آتی تہی اور رعیا کو برباد کر جاتے یا شہدا کو قتل کر جاتے اور گرفتار کر لیجاتے اور کہیت اونکے گہروالے روپیہ نہین دیتے رہائی تہے ہمارے دیہاتکی مویشی چرلیجا کا جنگل و مندون کے پہاڑون کی جگہین ہے آخرکار یہہ نوبت پہونچی کہ کوئی روز ایسا نگذرتا کہ جس روز مویشی نلیجاتے تہے اضلاع ویران ہونے لگے تب حکام سرکار بنام کولن کیمبل معرفت لارڈ کلائیڈ صاحب کہ جب فوج پیشاور کی افسر حکمران تہے ناقد ہوئے کہ اس قوم کو سزا دی صاحب موصوف نے فوج کثیر سے فوج کشی کی اور ترکرائی معروف مجتی اور جنیم شاخون پر حملہ کیا کل فوج بسروری سعادت خان مقابل ہوئی اور تین مہینے تک لڑائی رہی اوس وقت مین اونکے گانون جو عین سرحد پر واقع تہے تباہ کیے گئے اور فضیلون کو اڑا دیا گیا اور چند لڑائیون مین اونکی آدمی مارے گئے کہ اس قوم کی ہمت شکستہ ہوگئی اور جب قلعہ مجتی کو فتح ہوکر اوسمین فوج تعینات نہوگی اور کنارہ سرحد پر پولیس کی چوکیات اور سرحد آمد رفت کی مقرر ہوگئی فوجین واپس بلائی گئین بعد روانگی افواج اپریل ۱۸۵۲ء مین کل قوم متفق ہوکر از سر نو حملہ آور ہوئی سر کولن کیمبل صاحب نے یورش کرکر شکست قطعی دی اوس روز سے یہہ قوم فراہم مقابلہ مین نہ آئی اور صرف تین قومون لیروں کا بند و بست چہوڑا — حلیم زائیون نے بحت سردار شیر احمد کی دفعۃً فرمان برداری قبول کری اور شرائط اقرارنامہ ۲۷ ستمبر قبول کرین اونکو بشرط ادائے خراج سالانہ دو سو روپیہ اور خیرخواہی و تنابی الکار سرکار از سر نو آباد ہونیکی اجازت ہوئی لیسے کام آئی کہ بجلدوی حسن خدمتی عطیہ سالیانہ بلا — مگر ترکرائی مومند دہی اور جس قلعہ سے اونکی سرکوبی ہوی تہی اوسکا حتی المقدور مقابلہ کرتے رہے مگر آخرکار جب یہہ تحقیق ہوگیا کہ دیگر شاخون سے اونکو کچہہ مدد نہ پہونچی اور سعدہ ہماری نسبت اونکے حقمین زیادہ مفر تہا اونہون نے بہی اطاعت اختیار کی اور بشرط ادائے چہہ سو روپیہ خراج سالانہ از سر نو آباد ہونے کی اجازت پائی اونکا سوار — اور مہہ بردار سہا اوسکی اشتعالک سے بہراعاق ناجائز کرنے لگے اور آخرکار اونکا مجمع کثیر دیہات ملک انگریزی چہوڑکر اگست ۱۸۵۴ء مین علانیہ فساد کرکر پہاڑون مین چلے گئے — ایک فوج بحت سرحدی کوبن صاحب بہیجی گئی کہ دریائے کابل کی دو طرف سے اوس جمع اوسہوئی اور اون کے بڑے دیہات مونئی خیل و سادان کو تباہ کرڈالا اس موقع اونہون نے سخت نقصان اوٹہایا اور فضیحت آخرین حاصل کی آخرکار وہی بلا شرط مطیع ہوئے اور جنہون نے اطاعت چہوڑدی تہی اونکو ادائی جمع اراضی بتعداد تیس ہزار روپیہ پر از سر نو آباد ہونے کی اجازت ہوئی و جو خیرخواہ رہتے تہے اپنی اراضی حامی پر بادائی حصہ بدستور قابض رہے کوئی اقرارنامہ تحریری نہوا ہے مگر یہہ تدبیر ایسی کارگر ہوی کہ شاخین مثل دیگر نیک چلن رعایای اس درہ کے خوش سو یہہ رہی تین شاخ پنڈمانی مدت تک ہمسے برسر مخالفت رہی مگر آخر الامر اس برس کے جہگرہ و محاصرہ سے تنگ آکر ملتجی معافی و امن ہوی نومبر ۱۸۵۶ء مین اونکا سردار نواب خان بلا شرط حاضر آیا اور ہماری رعایا کو تلافی مال مسروقہ و ادائے معاوضہ — جو اوسکی شاخ نے کری تہی کرنی پر معاف کیا گیا —

دلزاکی رابے

اوس ضلع کے دوسرے حصہ مین دلیرانہ ارتکاب جرم سنگین کی خبر پہونچی سنومندون کی شکست کے بعد بہی فوج برسرکار رزا مین موضع سری ایک بڑے گانو واقعہ لب دریائے سوات مین اخون خان اور اور سردار معبر جوان اور فتنہ انگیز مغرور اور بخصوصیت اوسکا بود و باش رکہتا تہا گانو کا حصہ عظیم بطور معافی اوس کے قبضہ مین تہا اور وہ یہہ جانتا تہا کہ باقیماندہ پر بہی متصرف ہو اور خودسری کارکچہہ یعنی مین

حاضر ہونی سے متذور رکہا جاوے اور اہلکاران مال و فوجداری کی اوسکے گانو مین مداخلت نرہی جب اوسکو دریافت ہوا کہ یہہ درخواستین منظور نہونیوالی نہین ہین تب پہاڑون مین چلے گئے اور وہان مہمند اور لوگونکو فراہم کرکر یا فسری اونکی دیہات انگریزی پر ارتکاب ظلم اور قصد و کرنے کی تدبیر کر حکومت درانی اور سکہہ کے زمانہ مین غیر معمولی نتہی اس مدت سے اختیار کری کہ سرکار حیران ہوکر استحقاق مطلوبہ کا لحاظ کرنا منظور کریگی اوسنے دیہات عثمان خیل مین کہ ضلع سے شمال مین مقام کیا اور ہسبوات کے شہر بادشاہ کہ وہ بہی انگریزون کی آمد کا خیال رکہتا تہا مفروران کو بخوشی پناہ دیکر بطور سرا اول سرحد پر ٹہرا تہا چند دیہات بطور جاگیر پای اس طرح ہمارے خانون سے اکثر اوسکے پاس چلی گئی اور اونکی معاش ہوگئی درمیان اور میان دیہات کے جو اونکو ملی اور ملک انگریزی کے رانی زائی ساحکا خود اختیار ضلع کہ گوشہ شمال شرق یوسف کا کشادہ درہ ہے اور وہان ہوکر بے یہہ لوگ دیہات انگریزی پر حملہ کرنیکی عادت نتہی واقعہ ہے تہوڑی او پیشتر بمقام گوجر گڑہ سے مفروروں کی ایک مجمع نے بسروری مکرم خان بلٹن گائڈس کے ایک جماعت پر حملہ کیا تہا اور ۳ اپریل ۱۸۵۲ء کی شب کو اجو خان نے ہمراہی دو سو سوار و نکے چار سو پیادہ ماسٹری گانون پر کہ تحصیل ہشت نگر کی جای نشست ہے حملہ کیا خود تحصیلدار کہ ذات سے سید تہا قتل ہوا اور چند دیگر اہلکار مارے گئے اور خزانہ تحصیل غارت ہوا کل ضلع ہشت نگر مین تہلکہ مچگیا ان سب افعال مین مفسدونکو سوات کے سید بادشاہ کی بہت تائید تہی اور عثمان خیل اور رانی زائی فوجین مدد و معاون تہین اونکو سزا دینے خاص کیواسطے تنگی کی قریب لب دریائے سوات پانچہزار آدمیون کی فوج فراہم ہوئی اور سر کولن کیمبل صاحب ہمراہی عثمان خیل پر کہ اونکے تین ہزار بند و قچین ہین حملہ آور ہوے اونہون نے مقابلہ کیا مگر آخرکار بہت نقصان اوٹہاکر مضبوط جای پناہ سے نکلی اور اونکی بڑی دیہات پران گہر اور لوازم بالکل تباہ کی گئی فوج رانی زائی مین بہی چلی گئی اونکے سرگروہون کو گرفتار کیا اوسوقت مین عثمان خیل سے کچہہ اقرارنامہ نہوا مگر شکست پران گہر سے اونکو یقین ہوگیا کہ ہم سے عہدہ برا نہو سکینگے اور اوسوقت سے کوئی خلل زیادتی نکیا ہے تہوڑے دنون کے بعد رانی زائی سرداران حاضر ہوی اور رعایای انگریزی ہونیکی درخواست کری درخواست نامنظور ہوتی مگر کرنیل میکسن صاحب کمشنر پیشاور نے بشرائط روبکار ۲۷ ستمبری از سر نو آباد ہونیکی اجازت دی کہ بشرائط مذکور بروی پاستقلال ماب اوسی زمانہ مین بمقام الوزائی لب دریائے سوات اونکے ضابطہ و نگرانی کیواسطے قلعہ بنایا گیا اس فوج کشی کا حصول یہہ ہوا کہ ضلع ہشت نگر مین امن و عافیت ہوگئی اور سرداروں اور ملکون کے تاخت موقوف ہوئی —

حسن خیل و آشوخیل —

پیشاور سے کوہات کو جانے ہوئے دو بڑی درے ہین — اول درہ کوہات — دوم درہ جو اکسوڑہ جو اکہ مین آفریدیون کی جو اکشاخ آباد ہے مگر اون پہاڑیون پر جہان ہوکر پیشاور کیطرف درہ کوہات جاتا ہی جاتا گلمورہ درگوی حسن خیل کے دیہات مین اور بلندی پر سب آدم خیل قوم کی شاخین ہین جو اکہ کابوری گانو سکہونکی عملداری مین ہمیشہ سے غارتگرون کا مسکن مشہور تہا کہ ایک کے راستہ پر غارتگری کیا کرتے تہے بعد ضبطی اونکی بدنامی زیادہ ہوئی اور اوس سبب سے کہ بہت محفوظ اور دہانہ درہ پر واقعہ ہے مجرمان اضلاع پیشاور و راولپنڈی کو جائے پناہ ہوگیا کہ وہان سے فراہم ہوکر مہمات قاتلانہ کیواسطے تاخت کرتی تہی اسی طرح اوس مقام پر فوج بہیجنا ضروری متصور رہوا — سر جان لارنس صاحب کہ اوس زمانہ مین چیف کمشنر تہے فوج کے ساتہہ تشریف لیگئے اور درمیان ہر دو درہ نکو میدانمین فوج کا ڈیرا ہوا اثنای تحقیقات یہہ ثابت ہوا کہ شاخ جو اکہ کے مقابلہ مین حسن خیل اور آشوخیل کی کچہہ مجال نتہی مگر فوج انگریزی کی موجودگی مین وہ علیحدہ ہوگئی اور اپنی طرف سے تاریخ ۱۵ نومبر ۱۸۵۳ء اقرارنامہ داخل کیا حسن خیل کی نوسو بندوقچین ہین اور آشوخیل کی آٹہہ سو اوسوقت سے اپنے عہد و پیمان پر وفادار رہی ہین —

جو اکہ ہاے یورش — بعد فوج نے چوکیون پر اونکے امن یوہین حملہ کرنیکے واسطے کوچ کیا یہان لڑائیان بہت مشکل تہی

اور بباعث خاصہ زمین کے ہمارا بہت نقصان ہوا اگر گانو اور تمام اوسکے برجونکو مسمار کیا گیا اور بسبب مقابلت سے جہان جہان جو آسکے مقیم تھے اونکو نکالدیا سماری پوری سے جو مراو سی وہی حاصل ہوئی دو مہینے مین سردار حاضر آیا اور تاریخ ۱۴ - جنوری ۱۸۵۱ء اقرارنامہ نمبری (۲۰) ہمین اقرار کہ جو دغارتگری نکرونگا مابین دو مہینے کے غارتگران مفرور کو نکالدونگا داخل کیا اس عہدو پیمان کی اونہون نے بلا فروگذاشت بجاآوری کی ہی جواکہون کے ایک ہزار بندوقین ہین ان معاملات کے بعد میدان واقعہ درمیان ہر دو درہ پر قلعہ مکیس تعمیر ہوا اور نگرانی کسدورہ جواکہ کے واسطے تہانہ کمپو مقرر کیا گیا اور کمپ کی سہ کین و بجبین با بسلسلہ تعینہ نہوئین —

آفریدی درہ کوہاٹ

باستثنای موضع اخار واقعہ گذر پیشاور کہ شاخ حسن خیل کی قبضہ مین ہے درہ کوہاٹ مین آفریدیون کے آدم خیل کی قوم شاخ گلا رہتی ہے اونکی بادہ سو بندوقین ہین یہہ گہاٹ جو تراہل واقعہ میدان پیشاور سے بارہ میل کے فاصلہ تک پھیلا ہوا ہے وہان سے سڑک ایک پہاڑ پر پھیر کہاتی اور اوس پہاڑ کی چوٹی درمیان آفریدیان گلا اور بنگسوکی کہ بنگش گہاٹ کوہاٹ مین رہتے ہین سرحد ہی اس چوٹی سے کوہاٹ تک عنقریب سات میل کے فاصلہ ہو کہ بیشتر پہاڑی گہاٹون مین قبضہ ہے اور کوئی قوم نہین رہتی آباد نہین ہے — بنظمی ہوتی ہی اس درہ کے آفریدیون نے یورش اختیار کرلی اور جاسوسان سرکار کابل کی افعال معندانہ سے اونکا حوصلہ زیادہ ہوا اور کوہاٹ سے قاصونکی طرف سکین کیا ہونے سے ولون پر اشتباہ پیدا ہوا اور رقواعین نمک متعلق کانہای مار بندی سے تارا جگی بہی ہوئی بتاریخ ۲ فروری ۱۸۵۳ء آفریدیون نے سپرس یعنے بیلدارون نے پر کہ کوہاٹ سے بفاصلہ تین میل سڑک پر کام کرتے تہی حملہ کیا اور عنقریب کل کو مقتول یا مجروح کیا سر جالس نیپر صاحب کمانڈر انچیف پیشاور مین تھے اونہون نے احکام جاری کیے کہ درہ مین گہس جانا چاہیے اس سے دو غرض تھی اول کوہاٹ مین فوج رکھتا دوم آفریدیون کو سزا دینا چنانچہ دسوین فروری سے تیرہوین تک اسکی تعمیل ہوگئی مگر کچہ نقصان سے کوہاٹ کی گانو کچہ کچہ تباہ ہوئی و رکمپ زمبت سواران اور ایک پیادگان کوہاٹ مین متعلق ہوئین — اپریل مین مخصومت از سر نو شروع ہوئی اور پیادگان کوہاٹ مین سے ایک کمپنی کو ایک مقام واقعہ چوٹی پہاڑ پر متعین کیا گیا مگر جلد دریافت ہوا کہ وہ مقام قبضہ مین رکہنے نہ تہا — اسواسطے کمپنی کو برخاست کیا اور یہہ ارادہ ہوا کہ تدبیر محاصرہ کرنی چاہیے چنانچہ گہاٹ ہای پیشاور کوہاٹ مین آفریدیونکی آمدرفت و داد وستد موقوف کردی گئی — اپریل ۱۸۵۳ء مین درہ کے آفریدیون نے بعوض مبلغ پانچہزار سات سو روپیہ سالانہ آمدورفت جاری رکہنے کا اقرار کیا تہا اور ان روپیون مین بہی ہزار ملکون کو دیا جاتا تہا اور باقیماندہ دو ہزار سات روپیہ بیالیس آدمیون کو جو درہ کے اکثر مقامات پر متعین تہے بظہور معاملات مذکورہ بالا یہہ اقرارنامہ منسوخ ہوا اور محاصرہ ہوگیا تب صاحب ڈپٹی کمشنر پیشاور نے درہ جواکہ کے ملکون سے لیا ہے اقرارنامہ کہ لیا بباعث اس قرار آمد اور روباد محاصرہ کے گلہ آفریدیون نے بشرائط قدیم استدعای صلح کی کہ منظور ہوئی اونکا اعمال آمد عرفزای شاخ کے سردار رحمت خان کو مفوض ہوا اوسکو دو ہزار روپیہ سالیانہ بطور حق الخدمت ملتا تہا اور یہہ حکم تہا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سو آدمی اپنی قوم کے بمشاہرہ فی کس پانچ روپیہ ماہوار مقرر کرے کہ اس بندوبست کا کل خرچ اس تفصیل سے — کہ درہ کے ملکون کی تنخواہ — تنخواہ محافظان — تنخواہ رحمت خان جمعیت عرفزای — تیرہ ہزار سات سو روپیہ — ہزار روپیہ — اختتام ۱۸۵۳ء تک یہ بندوبست جاری رہا پہر آفریدیون کی بدچلنی سے تبدیلی ضرور ہوئی صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے چاہا کوہاٹ سے پہاڑ کی چوٹی تک بنگشون کو سپرد کیجاوے اور آفریدیون گلہ کی سپردگی مین صرف اونکا گہاٹ رہے اس پر آفریدیون گلہ نے سخت مقابلہ کیا اور پہاڑ کی چوٹی تک کو اپنا سمجھکر اوسکا دعوی کیا بنگش اپنا تحت کرنے کے واسطے گئے مگر نکالی گئی اور ظاہر کیا کہ آفریدیون کا مقابلہ نہین ہو سکتا اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری کو برباد کیا تہا قرب جوار مین مقیم تہی اور یہہ قرار پایا کہ دونون طرف سے ایک دفعہ دبہ پر چڑہائی کیجاوے اس خوف سے آگاہ ہوکر آفریدیان گلہ حاضر آئے اور پہاڑ کی

چوٹی سے لادعوی ہوئی اور سڑک کا بندوبست سرکار کی مرضی پر منحصر رکہا چنانچہ تاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء اونہون نے اقرارنامہ نمبری (۴۲) بدین اقرار کہ درہ کو چوترہ احل بجانب پیشاور سے دامن پہاڑ تک بشرائط سابق مامور کیگی داخل اور بواسطہ شاخ یوسی خیل کے کہ گذرو رہ کو قریب پہاڑون مین رہتے تہے تنخواہ مقررہ مین سے تین سو روپیہ کی کمی منظور کی خرچ اس بندوبست کا کہ اب تک مستعمل ہے یہ تفصیل

مشاہرہ ملکان درہ	محافظان	یوسی خیل	پانچہزار سات سو روپیہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

پنروی وفیروزخیل

اب چوٹی پہاڑ سے کوہاٹ تک کی سڑک کا بندوبست باقی رہا بموجب بندوبست نومبر ۱۸۵۹ء کے بعد شرکت تقرر آٹہ ہزار روپیہ سالانہ رحمت خان عرفزای کو سپرد ہوئی تہی بنگشون نے بمقابلہ آفریدیان عہدہ برا ہوکر گرد نواح کی چند قومون کو کمک پر ملایا اور اپنے مواجب مین ہزار روپیہ مین سے کچہ دینا منظور کیا العوض مین عرفزای کی فیروزخیل اور بیروتی قوم مین مقام تہین چوٹی پہاڑ پر ایک برج اونکے سپرد ہوئی اور دو ہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا اقرارنامہ نمبری (۴۳) انکاہی و راونکی ایک ہزار پانسو بندوقین ہین —

آفریدیان وجواکہ

آفریدیان وجواکہ کہ اونکے گیارہ سو آدمی ہین بابت حفاظت ایک برج چوٹی پہاڑ کے دو ہزار روپیہ سالانہ آفریدیان جواکہ بہی پاتے ہین و انکا اقرارنامہ نمبری (۴۴) مورخہ ۳ - دسمبر ۱۸۵۳ء ہی سا اور ویسا ہی اقرارنامہ نمبری (۴۵) عرفزای کی سپاہ قوم سے جنگی تین سو آدمی ہین ہوا تہا ایک برج انکی تفویض مین ہے اور پانسو روپیہ تنخواہ پاتے ہین بہادر شیر خان سردار بنگش بتقرر بارہ سو روپیہ سالیانہ کل درہ کے بندوبست کا محافظ مقرر ہوا اس طرح درہ کا کل خرچ بتفصیل ذیل —

تنخواہ آفریدیان گلہ	تنخواہ یوسی خیل	تنخواہ بیروتی وفیروزخیل	آفریدیان جواکہ	سپاہ	بنگش	بہادر شیر خان	چودہ ہزار چارسو
[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible] ہزار	

رانیزہ خیل

ضلع کوہاٹ کی پہاڑونمین نگوسی کی جانب شمال یہہ قوم آباد ہے اور اون کے قریب چہ سو آدمی ہین اور یہہ عرفزای قوم کی اور اور شاخ ہے بعد ضبطی گہاٹ میرن زائی کی عرفزای نے ہماری سرحد پر فساد کرنیکیواسطے اتفاق کیا اونہون نے چند مرتبہ تاخت کی اور ۱۸۵۵ء مین رانیزہ خیل موضع سامو خل علاقہ انگریزی حملہ کر کے غارت کیا ازبسکہ سر جنرل چمبرلین صاحب وزیر ایک فوج گئی اور تاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات واقعہ کوہ سمانا کو فتح کیا اور اوس قوم کو بہت نقصان پہونچایا اسپر وہی فوراً حاضر آئی اور بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۵ء اقرارنامہ نمبری (۴۶) باقرار نیک چلنی آئیندہ داخل کیا کہ جب سے ابتک وسیر ثابت قدم رہے ہین —

آکاخیل

یہہ آفریدیون کی بڑی قوم پندرہ سو آدمیون کی ہے موسم گرمی مین تیراہ کے پہاڑونمین پر رہتے ہین مگر جاڑون مین حدود ضلع پیشاور کے پہاڑون مین کہ درہ کوہاٹ اور دریا کے درمیان واقعہ ہے تبدیل وطن کر کر انہونمین رہتے ہین اور میدان مین مویشی چرا آتی ہین اگرچہ انہون نے درہ کوہاٹ کے قریب اکثر چوری مویشی وغارتگری کا ارتکاب کیا لیکن یہہ فوج دیگر قومون کی طرح تدبیر متصور نہین ہوئی ۱۸۵۵ء کے موسم خزان مین لفٹنٹ ہملٹن صاحب انجنیر مقام بادا نیر فرکش تہا اور سڑک کوہاٹ اور پیشاور کی پہاڑی مین مصروف تہا کہ جمعیت کثیر قریب تین سو آدمی کاخیل کے پہاڑون سے ایک ہلہ مین آ گئے اور کہ خفیہ دیدہ کو گہیر کر اچانک مشغول کوشش کری اور حملہ کیا دیر ہسکے

آدمی ہوتے تھے ہو گئے عنقریب کل مارے گئے لفٹنٹ ملٹن ہو زخمی ہوا ڈیرہ لوٹ لیا اور خیمہ جلا دیے تھے ایک مختصر فوج زیر سرداری کرنیل کوکس صاحب روانہ ہوکے اکاخیل کے پہاڑون مین داخل ہوئی اور جہانتک ممکن تھا اس قوم کو سزا دی اور اوسوقت بیلی والا اچھی طرح محاصرہ کیا گیا اس سے انکو اور بھی تکلیف ہوئی کیونکہ موسم سرما مین اونکی بسراوقات پیشاور پر منحصر ہے کہ وہان لکڑی بانس بیچکر گذارہ کرتے ہین فوج بر سر مقابلہ رہی اور چند لڑائیون مین اونکے مویشی اور آدمی گرفتار ہوئے اور مارے بھی گئے مگر اس موسم مین وے مغلوب ہوئے اور حسب دستور موسم بہار مین اپنے گرمیون کے مسکن تیراہ کو چلے گئے ۱۸۵۵ء موسم خزان مین جب وے آنیوالے تھے محاصرہ بدستور رہا تب اپنی تکلیفات سے آگاہ ہوکر اونہون نے صلح کی التجا کی اور آخرکار مبلغ دو ہزار روپیہ اور چھ سو ستر روپیہ بابت جرمانہ داخل کرنا اور غارتگری ملک انگریزی سے پرہیز کرنا اور واسطے اطمینان نیک چلنی آیندہ کے اول دینا منظور کیا ۔ بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۵۶ء اون سے اقرارنامہ نمبری (۸۷) بدین نحو اسے ہوا +

کوکی خیل

یہہ درہ خیبر کے قومون مین سے بہ تعداد چھ ہزار آدمیون کے ہے لوگ وسی نام درہ مین علی مسجد تک آباد ہین اور امیر دوست محمد خان سے جسکے برائے نام مطیع ہین تنخواہ نقد پاتے ہین وقت ضبطی سے یہی لوگ جسقدر پناہ دہی مجرمان و مفروران سے بدنام ہوئے ہین خود مرتکب جرایم نہین ہوئے کیونکہ اونکی وجہ معیشت بیشتر ہمارے چھاونیون مین لکڑیان فروخت کرنے پر منحصر تھی اور انکو اونکے افعال مجرمانہ کی سزا دہی کا موقع او ذریعہ کامل ہمیشہ حاصل رہا ہے جنوری ۱۸۵۷ء مین جب بعد ملاقات باہمی دوست محمد خان جمرود مین اور شیر خان لارنس صاحب پیشاور سے چند میل پر مقیم تھے ایک ایسی فعل کا ارتکاب ہوا تھا چند جوان منسر امیر دوست محمد خان کے لشکر سے بجانب [illegible] سوار ہوکر گئے تھے کہ کوکی خیل والون نے اونپر بندوقین چلائین اونمین سے لفٹنٹ ہیڈ صاحب ایسا مجروح شدید ہوا کہ اوسی شب کو مرگیا اس قوم کی آدمیون پر جرم ثابت ہوکر اونکا محاصرہ کیا گیا اور چند شخص گرفتار آئے تھے اسی زمانہ مین بغاوت ہوئی مگر محاصرہ بدستور جاری رہا اور یاونکا اتنا نقصان ہوا کہ اونہون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ نمبر (۸۸) لکھدیا +

عثمان خیل

ضلع کوہاٹ ایسی چودہ سر قومون سے گھرا ہوا ہے کہ وہی اقوام آباد ان ضلع اضلاع انگریزی سے کم و بیش تعلق رکھتے ہین منجملہ اونکے اکثرون سے بوجوہات خاص خصومت ہوئی اونکا حال تو مفصل لکھا گیا مگر کل سے عمل در آمد رکھنے کیواسطے طریقہ معلوم مقرر کرنا ضرور متصور ہوا کیونکہ بسبب حالات پیشاور ہم اونسے اپنے معاملات موقوف نہین کرسکتے تھے اسواسطے اونسے اقرارنامہ سادہ متضمن ایسی شرایط کے جو اونکے معاملات سے رعایا انگریزی برآمد ہو ہنوز لئے نہین گئے جن قومون سے اقرارنامجات لئے گئے ہین تفصیل ذیل ہین ۔ اول ۔ عثمان خیل کہ غرفزای قوم کی شاخ اور بہ تعداد چار سو پچاس کس ہے دوم رسمت کہ میران زای کی شمال مغربی پہاڑون مین رہتے ہین اور شمار مین پانچ ہزار ہین سیوم سیحان غرفزای کی دوسری شاخ بہ تعداد ڈہائی ہزار آدمی چہارم علی شیر زائی بہ تعداد تین ہزار آدمی پنجم آکاخیل بہ تعداد پانسو آدمی ششم علی خیل شاخ غرفزای شمال ہنگو بہ تعداد تین ہزار آدمی ہفتم شنی زای شمال ابراہیم زائی بہ تعداد تین ہزار آدمی ہشتم موزای شمال ہنگو بہ تعداد تین ہزار آدمی اقرارنامجات مذکور اوقات متصل بہ ہوئے ہین الاسب کا ایک ہی مضمون ہے یہان صرف ایک نمبری (۸۹) کہ بتاریخ ۱۴ اگست ۱۸۵۵ء عثمان خیل سے ہوا ہے درج ہے ۔

اقوام کاجوری

دریای بارہ سے شمال مین سرحد پیشاور پر ایک پہاڑی خط کاجوری نام سے مشہور ہے موسم سرما مین یہان اقوام پناہ موزای و ملکدین خیل

اور کمبر خیل کے لوگ بود و باش رکھتے ہین یہہ بود و باش مشترک ازبس باعث تکلیفات ہوئی ہے کیونکہ اس سے قوم باوان کا یہہ حوصلہ ہوا کہ دیگر اقوام کے لوگون کو چوری و غارتگری کیواسطے آجانے دیتے ہین ایسے مقدمات مین فریق جوابدہ بہت کم تحقیقات ہوسکتی ہے شروع ۱۸۵۶ء مین راجہ خیل نے کہ کاجوری مین رہتے تھے دیہاتیان علاقہ انگریزی پر کہ اپنے مویشی چراتے ہین حملہ کیا ایک کو مارا تین زخمی کئے اور مویشی لو لے گئے کاجوری والون مین سے چند آدمی گرفتار ہوئی اور تاکید کیگئی کہ اگر فوراً دادین اور آیندہ کیواسطے اقرارنامہ ذمہ داری مشترک داخل کرینگے تو تجویز سزا کیجاویگی اقوام مذکورہ نے اپنے وکیل پیشاور مین بھیجے اور اقرارنامہ مطلوبہ داخل کیا کہ اسکے بموجب ضلع کے اوس گوشہ سے راجہ خیل و دیگر غارتگرون کی آمدرفت بند ہوئی ۔ بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۸۵۶ء سپاہ و کموزئی قومون سے اقرارنامہ نمبری (۹۰) ہوا اور تھوڑے دنون بعد اوسی مضمون کا ملک دین خیل و کمبر خیل سے بھی ہوا ۔

جیدون خیل

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین آباد ہین وہان رعایای انگریزی ہین اور ایک حصہ خود اختیار ہے کہ کوہ مہابن کی گھاٹی و نشیبون مین کنارہ راست دریای سندہ پر رہتا ہے جب سے ضبطی ہوئی ہے یہ لوگ ضلع اور دوستانہ طور سے رہے ہین مگر ستانہ کے مفسد آبادی اونکے قریب ہے اور اوسکے آدمی متواتر تاخت و غارتگری و خونریزی علاقہ انگریزی مین مصروف رہتے ہین اس باعث سے کہ وقت حملہ آوری وی انکی دیہات مین ہوکر گذرتے تھے جیدونون نے پر بھی آفت آئی اور اسی طرح کیا اور کمل کی عثمان زائی پٹھان تھے کہ ہر دو دیہات جیدون کے پہاڑون اور دریای سندہ کی درمیان سندہ کے درمیان طویل خطہ میدانی پر واقع ہین مورد عتاب ہوئے ۱۸۵۸ء مین ایک فوج زیر سرداری مسٹر سڈنی کوٹن صاحب ستانہ پر گئے اور اوسکو تباہ کیا گیا اوسوقت مین قوم جیدون خاموش اور عثمان زائی ہماری رفیق تھے مگر بعد مفسد ستانہ کے قریب مین پھر آباد ہوگئی اور ازسرنو تاخت و تاراج شروع کی ۱۸۶۱ء کے شروع مین اونکی سزا دہی ضرور متصور ہوئی اور جیدون اور عثمان زائی سے اونکو ازسرنو آباد ہونے دینے اور اپنے ملک مین ہوکر علاقہ انگریزی مین آنے جانے دینے کا جواب طلب ہوا اور محاصرہ کیا گیا کہ اس لئے قوم مذکورہ نے بشرایط مطلوبہ کا منظور کرنا قبول کیا غرض بعد اونہون نے اقرارنامجات نمبری (۹۱ و ۹۲) باقرار ادا سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور انسداد راستہ مفسد و غارتگران ستانہ اپنی ملک سے و نہ لینے بعض محصول شدید تجاران آینہ و روندہ دریای سندہ سے داخل کئے +

اقرارنامہ مومند خیل قوم کی حلیم زای شاخ کا

احمد شیر او بورگل او بکم ہوا اور رحیم داد اور ساہت و دیگر ملک حلیم زای قوم کے عہد کرتے ہین کہ خراج دو سو روپیہ سالیانہ ادا کرینگے اور سرکار کی اطاعت و نوکری کرینگے اور اگر اونپر کوئی قصور ثابت ہو جاویگا تو مستوجب سزا ہونگے وہی سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس مراد سے اونہون نے یہ اقرارنامہ مرتب کیا ہے ۔ بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۸۵۴ء (نمبر ۹۳) سو بکار کرنیل میکسن صاحب کمشنر پیشاور بمقدمہ ازسرنو آباد ہونے قوم رانی زای اذانجا کہ زائی کی خانون ملاج روبرو حاضر ہوکر التجای معافی جرایم سابق اور استدعای اجازت آباد ہونے ازسرنو اپنے ملک مین بشرایط ذیل کرتی اول اگر سرکار اون کو ابتدا لینا چاہے تو وے ادا کرینگے دوم اگر سرکار رانی زائی مین قلعہ بنانا چاہے تو سرکار کو اختیار ہے سوم اگر سرکار اونکو ازسرنو آباد ہونے کی اجازت دے تو وہی آباد ہونگے چہارم خان اقرار کرتے ہین کہ وے ہمیشہ سرکار کی نوکری مین مستعد رہینگے اور جو شخص سے مدبر ہوگا اوسکو اپنے ملک مین نہ آنے دینگے اور نہ ایسے شخص کو اپنے ملک مین ہوکر راستہ دینگے پنجم اگر کوئی فوج اونپر چڑہ کر آویگی اور ایسی فوج کہ جسکا مقابلہ وے نہ کرسکینگے تو وہی مع اپنے قبیلون کے علاقہ مین انگریزی کی آجاوینگے بعد سماعت سوالات مذکورہ خانون کو

کیا گیا کہ سرکار انگریزی کو ملک زیادہ کرنیکی خواہش نہین ہے اور نہ رانی زائی سے کچھ لیا چاہتی مگر اس سرکار انگریزی کو یہ منظور ہے کہ رانی زائی یا کسی اور کی دست اندازیون سے اپنے ملک کی سرحد کو محفوظ رکھین تاکہ اونکی رعایا با امنیت و آسایش اپنی اپنی پیشون مین مصروف رہے اگر کوی دست اندازی کرے تو لازم ہے کہ اوسکو سزا دوین سو اب رانی زائی خانون کو اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے دیہات مین از سر نو آباد ہوون اون سے کوئی مزاحمت نکریگا اگر دے کسی طرح اپنے اقرار سے منحرف ہون گے تو مثل سابق اطلاع نہ دیجاویگی بلکہ اونکی گرفتاری اور سزادہی کیواسطے فوج انگریزی بہیجی جاویگی مندرجہ کے مالک خیر خواہی سے رانی زائی کی از سر نو آبادہونے مین مدد کرنیکے واسطے آئے اسواسطے امید ہے کہ پاس عزت ملکون کی خان اپنے عہدنامون کی تعمیل بدیانت تمام کرین گے اور حسب درخواست اونکے پانچہزار روپیہ بابت جرمانہ معاف کیا گیا ہے اور رانی زائی کے قیدی رہا کیجاوین گے اونکو چاہئے کہ سرکار کی مہربانی اور بردباری کے شکر گذار ہین دستخط ۱۱ اگست سنہ ۱۸۵۲ع نمبر (۸۰) اقرارنامہ مدخلہ ملکان جانا خوردو کوری و کندا و دوا و حل و گدیا و تروی و موسی ورد بخدمت صاحب چیف کمشنر پنجاب چونکہ ہمکو حسب مرضی اپنے ممالک انگریزی مین آنے جانیکی اجازت ہوگئی ہے اسواسطے ہم منظور کرتے ہین اول نہ ہم نہ ہمارے پشتو لکاکوی باشندہ آئندہ کو ممالک انگریزی کے اندر ارتکاب حملہ آوری یا چوری و غارتگری نکریگا مگر خوشی و رضا مندی سے اون ملکون مین تجارت و دیگر کاروبار کرتے رہین گے دوم ہم کسی چور و بدطن شخص کو باارادہ ارتکاب جرم علاقہ انگریزی مین جانا چاہین خواہ آفریدی ہو یا کوئی اپنے ملک مین ہو کر راستہ ندین گے اور نہ چور و غیرہ کو ملک انگریزی سے بمع مال مسروقہ آوین راستہ دین گے سوم اگر مجرمان و قاتلان علاقہ انگریزی سے کوئی ہمارے پاس پناہ پذیر ہوا چاہے تو ہم اوسکو پناہ ندین گے بلکہ بہت جلد اپنی آبادیوں سے نکالدین گے چہارم ہم کسی بدچلن و بدطن شخص کو بذریعہ اپنے پروانہ کے ملک انگریزی مین آنے جانے ندین گے پنجم اگر ہماری طرف سے یا ہماری آبادی کے کسی باشندہ کی طرف سے شرائط مذکورہ بالا مین سے کسی شرط کی عہدشکنی ہو جاوے تو سرکار انگریزی کو اختیار رہے کہ جس طرح مناسب سمجھے ہمارے ساتھ پیش آوے بتاریخ ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۵۳ع دستخط کیے

نمبر (۸۱) ترجمہ اقرارنامہ آفریدیان جواکہ سکنائے پور مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۵۴ع

ہم گلرنگ و موسی خان و عالم شیر و فتح شیر محمد امین و محمد خان و زیر بیان ملکان پوری قوم موال خیل ہوا کہ منجانب ہے بذات خود اور منجانب کل خیرہ کا اپنے جلسہ سفید ریشان اپنی قوم کے بطور وکیل کہ ہمارے ملک ممالک سرکار انگریزی سے ملحق ہے معاملات قرار یافتہ پر بخوبی غور کرکر برضا و رغبت اپنے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ سے عہد کرتے ہین اول ہم اقبال کرتے ہین کہ کل تاخت و غارتگری اور کسی قسم کا جرم جو ہماری قوم کے آدمی ملک انگریزی مین ابتک کرتے رہے ہے موقوف و ختم ہو جاویگا دوم اگر کوئی مجرم ملک سرکار سے اگر ہمارے پاس پناہ لیا چاہے گا ہم اوسکو نکالدین گے اور کچھ مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا بحصول صداقت واجب خاصہ و مقدار رشتہ کے واپس دیوین گے سوم اگر کوئی شخص ہماری قوم کا یا ہماری سرحد کا رہنے والا ملک انگریزی مین مرتکب جرم ہو کر گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی تدبیر نہین کرین گے اگر وہ شخص مفرور ہو کر ہمارے ملک مین آجاوے تو ہم عہد کرتے ہین کہ جو مال اوسنے چورایا ہوگا ہم واپس کردین گے اور حسب دستور افغانون کے اوسکو سزا دوین گے اور پہر آئندہ کو اوسی ملک انگریزی مین مکرر ارتکاب جرم نہین کرنے دین گے چہارم ہم مفروران و بندگیان وغیرہ الضوب دریائے سندھ کو جنہون نے ہمارے پاس آکر پناہ لی تہی ہا مین عرصہ دو ماہ کے ہمارا ملک چہوڑ دینے کی ہدایت کردین گے پنجم ہم اقرار کرتے ہین کہ جب ڈپٹی کمشنر صاحب کوہاٹ و دیگر شستہ کار قوم جواکہ امداد و اعانت کے واسطے بلانے کی ضرورت ہو ہم ہی اپنی طرف سے سرکار کی نوکری کرینے مستعد رہین گے ششم چند قلیلی محمدی قوم کے معروف ہین انکی ہمیشہ ہمارے ہم صحبت و ہم مسکن رہے ہین ہم اونکے ضامن ہوتے ہین اور امیدوار ہین کہ بابت گذشتہ کے سرکار اونکو معاف کردیگی

اور دیگر آفریدی قوم کے شرکا بہی جو ہماری سرحد کے اندر رہتے ہین اسی طرح ہماری ضمانت کے پابند رہین گے ہم چاہتے ہین کہ سرکار انگریزی مین اونکی بہی رسائی مثل ہمارے ہو ہفتم واسطے اطمینان عمل درآمد بشرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے کل دیگر جواکہ ملکان ماپرال کے اور مندسر مبارک شاہ اور ریاست محمد سعید خان کمبیرالہ اور بہادر شیر خان کی ضمانت دہی ہین اگر کوئی بدعہدی ہو جاوے تو ہمارے عوض بے ہوا بدہ ہون گے ہشتم ہم صاحب کمشنر ڈپٹی کوہاٹ سے یہ درخواست کرتے ہین کہ اقرارنامہ ہذا کی تصدیق ہو جانے پر صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو بہی مطلع کردین تاکہ ہم کاروبار جائز کیواسطے وہان جاسکین اور ہماری یہہ بہی درخواست ہے کہ ہمکو پانچ نقل پروانجات اس مضمون کے اور ایک حکمنامہ بہی ملجاوے تاکہ ضلع راولپنڈی الضوب دریائے ستلج مین ہم گرفتار نہون نہم ہماری قوم کے سات شخص پانچ کوہاٹ مین اور دو پشاور مین مقید ہین ہم درخواست کرتے ہین کہ بعد تصدیق عہدنامہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ اونکی رہائی کی تجویز کرین دہم ہم منظور کرتے ہین کہ اچہی دشمن سرکار کو ایسے دیگر اشخاص کو ملک انگریزی مین اپنے ساتھ نہ لادین گے دستخط

نمبر (۸۲) ترجمہ عہدنامہ مدخلہ آفریدیان گلا یعنی افریدیان درہ کوہاٹ یکم دسمبر سنہ ۱۸۵۳ع

ہم ملکان مندرجہ ذیل خان و محمد امیر و لوزای و میر و تاج خان و علا ماعت اخوند میران و میر شکار و ضابطہ خان و شیر خان و جعفر مجمع ملکان زرعون خیل و پایندہ خان و گل خان و میان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شہر کے و ملا خان و اکرام و شیر ار و گلستان ملکان فور جبر کہ سب کوہاٹ کوتل پر فراہم ہین احکام کپتان کوک صاحب کو کہ نسبت صادر ہوگئی ہین سماعت کرکر اور بخوبی سمجہکر برضا و رغبت اپنی سرکار انگریزی سے عہدنامہ کرتے ہین اول سرکار انگریزی نے کوہاٹ کوتل کا بطور سرحد کہ بنگش دعوی کیا اور ہمنے اوس مین عذر کیا مگر اب ہمنے اپنا عذر رفع کرکہ کوتل رعایای سرکاری بنگشون کو سپرد کیا ہے اب سرکار کو اختیار ہے کہ ہر دو سمت کوتل کیواسطے کہ بنام جیاہ و لوہری معروف جیسا مناسب سمجھے بندوبست کرے اور کوتل پر جہان جہان مناسب سمجھے چوکیات مقرر کرے دوم ہم منظور کرتے ہین کہ سرکار اور سرکار کے ملازمان و رعایا کا جو کچھ مال ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم دیدین گے اگر کچھ نہ آیا ہوگا تو قسم کہا جاوین گے سیوم اثنای درہ درمیان زرعون خیل اور رسی خیل کے آدمیون نے جو کچھ مال سوداگران کا لوٹا ہے واپس دیا جاویگا اور رسمعون خیل کے آدمیون کی چوری کیواسطے بہی وہی طریقہ مستعمل ہوگا مگر مال تلف شدہ واپس دینا ممکن نہین اسواسطے امیدوار ہین کہ سرکار معاف کردے اگر زرعون خیل کے آدمیون نے کچھ مال فروخت کردیا ہوگا تو از روی حلف کے جو قیمت تحقیق ہوگی دیجاویگی چہارم آئندہ کو اگر درمیان چبوترہ اجل واقعہ طرف پشاور اور سمت لوہری کوتل رہزنی یا غارتگری ہو جاویگی تو عند الصدور حکم صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ معہ فہرست مال مسروقہ و مغروقہ اور عطای مہلت پندرہ روز ہم عہد کرتے ہین کہ مابین میعاد مذکور مال واپس لادین گے یا نقصان کا تلافی کرین گے پنجم ہر نفس منظور کرتے ہین کہ اگر ہماری قوم سے کوئی شخص بگشت یا پہرہ فوج سرکاری سرکار پر یا ملازم پولیس چوکیات پر مابین حدود ضلع پشاور یا کوہاٹ کے بندوق چلاوے گا اور یہ امر اچہی طرح ثابت ہو جاوے تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ ہماری سپردگی ہوئی ہون کو جہان چاہین جلاوطن کردین اور ہمسے جرمانہ لین اور اگر ہماری قوم کے کسی آدمی سے ایسا فعل ہو جاوے تو یہہ عہدنامہ کچھ کارآمد نرہے گا ششم بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا سارق یا فاسق وغیرہ علاقہ انگریزی کا فراری ہمارے پاس آکر پناہ لے تو ہم اوسکو اپنی سرحد سے نکالدین گے اور اگر صاحب ڈپٹی کمشنر اوسنے اقرارنامہ لینے پر مائل ہون تو جو لوگ ابتک ہمارے ملک مین جلے گئے ہین اونکو بہی حاضر کردیا جاویگا اور جو آئندہ کو ہمارے ساتھ رہین گے وہی ملک و رعایای سرکاری کو کچھ نقصان نہین پہونچانے پاوین گے ہم اونکے ضامن ہین ہفتم اگر ہماری قوم سے کوئی مرتکب قتل ہوگا تو ہم اوسکو گانو مین سے نکالدین گے اور اوسکا گہر سوخت و مسمار کردیا جاویگا اور اگر مجرم مذکور سرکار مین گرفتار ہو جاوے تو حسب مرضی سرکار مثل دیگر قاتلان سزایاب ہون گے ہشتم اگر کوئی شخص

رعایای سرکار مین سے ہماری ملک میں مال مسروقہ لاویگا تو اس مال کے اطلاع پانے پر ہم مال واپس دینگے اور مفرور کو نکال دینگے ششم ہم عہد کرتے
ہین کہ تھانہ جات و چوکیات کو کہ سابق کرنیل جارج لارنس صاحب ور کپتان کلکن صاحب نے مقرر کئے تھے واسطے امنیت مسافران
درہ کی اوسی طاقت و تعداد بتفصیل ذیل بدستور قایم رکھینگے راستہ اجوزئین چوکیات پچیس آدمیون کے اجل چبوترہ بیدارہ کبل وبیک
پانچ کس ائع اور سک پانچ کس راستہ شرقی ارغون خیل و فورجتر مین چوکیات بیس آدمیون کے ریکونیکی دس کس سنارہ بستہ پانچ
کس درمیان شرقی و کوتحل پانچ کس ہفتم تین چوکیات کوتل کا اقوام دولت خیل و جواکہ و بنگش ہے سرکار بندوبست کراوے اگر
دولت خیل و جواکہ مین سے کوئی ہماری سرحد کے اندر ارتکاب غارتگری کرین تو اگر کسی بنگشون کے فریقین سے ہے بنگش بندوبست کریگی
اور اگر درہ کی فریقین مین سے کسی سے متعلق رہے تو ہم بندوبست اپنے ذمہ کرتے ہین اور اگر کسی قوم کے شر کا ارتکاب جرم کرین تو ہم جوابدہ
ہین پانزدہم ہم قبول کرتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کوئی ارتکاب چوری نکریگا اگر ایسا ہوا اور مجرم گرفتار آوے تو قانون کے بموجب
عمل درآمد ہونا چاہئے اگر مجرم و مال ہمارے ملک مین آجاوے تو مال واپس دیا جاویگا دوازدہم ہماری یہ درخواست ہے کہ ہماری
قوم کے آدمی پیشاور و کوہاٹ مین مقید ہین اور جو دریائے سندھ سے پار بھیجے گئے ہین بشرطیکہ ماخوذگان مذکور مجرم قتل نہین ہوئے
ہین سرکار اونکی رہائی کا حکم نافذ کرے اور مال و مویشی منضبطہ بھی رہا کئے جاوین سیزدہم بعد تصدیق اس عہدنامہ کے ہماری
یہ درخواست ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کل اہل کاران سرکار کے نام اس مشارالیہ سے حکم صادر کرین کہ واسطے تجارت اور دیگر مطالب
واجب کے ہماری قوم کو بشرطیکہ نیک چلنی مثل رعایای انگریزی ملک انگریزی مین آمدورفت کرنے دین چہاردہم واسطے اطمینان ایفائے
اس عہدنامہ کے ہم عہد کرتے ہین کہ چار شخصون کو سرفی و زرعونی خیل مین سے ایک ایک اور دو اجور مین سے بطور اول سرکار مین سپرد کرینگے
کہ اشخاص مذکورہ ممالک انگریزی مین سرکار کے قیدی رہینگے مگر وقت بوقت بتفویضگی عیوض مقبول ان کی بدلی ہوتی رہیگی
پانزدہم سابق مین ہمکو پانچہزار سات سو روپیہ مواجب ملتا تھا اب صاحب کمشنر چیف نے بابت [illegible] خیل تین سو روپیہ سالانہ
کی کمی کردی ہے اس سے ہم خوش ہین بعد ترتیب اس عہدنامہ کے وقت اجرائے آمدورفت درہ سے ہم پانچہزار چار سو روپیہ حسب تفصیل
ذیل لیتے رہینگے — ملکان — چوکیداران — دستخط — مقام — کوہاٹ کوتل — یکم — دسمبر ۱۸۵۳ء —
اعلام — اعلامیہ

(نمبر ۴۳)

اقرارنامہ اقوام بردلی وغیرہ وزیرخیل

ہم برضا و رغبت اپنی منظور کرتے ہین کہ اول سرکار نے بعوض ہمارے نوکری چوکی درہ کے مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا ہے اور
ہم بشرائط ذیل منظور کرتے ہین دوم درہ چوکی پر برج ہمارے سپرد ہوئے ہین اوسمین بارہ آدمیون کا تھانہ رکھینگے سوم اگر درہ کی چوکی پر کچھ فساد
ہوجاویگا تو ہم معہ جمعیت جاکر بنگشون کی امداد کرینگے اگر ہماری شاخ مین سے کوئی ایسا کر کر ہمارے پاس واپس آویگا تو ہم بموجب اپنے قانون
کے اوسکو سزا دینگے اور نگران رہینگے کہ آیندہ کو وہ ایسا نکریگا پنجم چونکہ ہم اور عثمان خیل دولت زائی قوم مین ہین مگر اونون نے
ابتک نوکری نہین کی ہے اور نہ سرکار مین حاضر آئے ہین اگر وہ آیندہ کو حاضر آوین تو مبلغ دو ہزار روپیہ مذکورہ بالا مین سے اون کے
حصہ کا ہم بندوبست کر دینگے وہ سرکار سے علیحدہ دعوی نکرینگے اور عثمان خیل والون سے قرارمدار کرنے کے بعد ہم اون کی نیک چلنی
کے بھی ذمہ دار ہونگے ششم ازانجا کہ ہمارے ملک سرکار انگریزی کے ملک سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آجاوے گا

تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس کر دینگے اور اوسکو اپنی آبادیون مین سے نکال دینگے ہفتم اگر درہ کی چوکی پر کچھ نقصان
ہوجاوے تو ہم اور بنگشی بقدر اپنے اپنے حصہ کے جوابدہ ہونگے ہشتم ہم ذمہ دار ہوتے ہین کہ کوئی شخص ملک انگریزی سے
چوری کر کے ہمارے ملک سے گذرنے نہ پاویگا نہم ہم ذمہ دار ہین کہ اپنے اقوام کی سرکار مین سے کسیکو درہ مین مابین حدود
آدم خیل ارتکاب جرایم نکرنے دینگے دہم ہم بہادر شیر خان و ملک معولان خان اور خطرات شاہ فیروزہ کو اپنا ضامن دیتے ہین تاریخ ۳۔ دسمبر ۱۸۵۳ء دستخط ہوا

نمبر ۴۴ ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ آفریدیان جواکہ مورخہ ۳۔ دسمبر ۱۸۵۳ء

ہم ملکان سراج و قاسم و شاہ ولی اوسکی قوم قاسم خیل و بابری و سکندراج و محب اللہ و محمد و بیراج امرائے قوم اسمعیل خیل
وکل مالکان ترکی سردین و حانگول و نامدار مورد ملکان حمود و شیرباز صاحب خان و یار خان و محمد مجیب و ملکان یا مدونسان ملکان
غریبہ وکل قوم یعنی ٹیٹہ و آفریدیان جواکہ کہ سرحد ملک انگریزی پر رہتے ہین اور بمقام کوہاٹ کوتل کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ
کے روبرو فراہم ہوئے ہین صاحب ممدوح کی خواہشون کو سرکار کی طرف سے بخوبی سماعت و غور کر کر برضا و رغبت اپنی نامہ ذیل
قبول کرتے ہین اول جب باہم آفریدیان اور کوہاٹ اور بنگشون کی بابت سرحد کے فساد ہوا تو ہم بوجہ دوستی قدیم بنگشون کی
امداد کے واسطے آئے تھے اب چار شرائط مندرجہ ذیل کے بموجب کاربند رہنے کا عہد کرتے ہین اول ہم منظور کرتے ہین کہ کوتل پر
بارہ آدمیون کی چوکی مقرر کرینگے اور کسان مذکورہ کو ہمیشہ ایک برج مین جو کوتل کی ہماری طرف کو حصہ پر تعمیر ہوگی حاضر رہینگے
دوم اسطرح بنگشون لی بہیر آکر اور اقرار مذکورہ بالا کر کر ہم عہد کرتے ہین کہ آیندہ کو جب کبھی کوتل پر فساد یا لڑائی ہوگی ہم مع اپنی
فوج کے اونکی امداد کیواسطے آوینگے سوم کوتل پر جو نقصان ہوجاویگا یا کسی کو ضرر پہونچیگا اوسکی جوابدہی مین بنگشون کے شریک
ہونگے ہم اگرچہ ہمنے سابق مین اقرار کیا ہے کہ جرائم قتل رہزنی و چوری وغیرہ کا ملک انگریزی مین ارتکاب نہین کرینگے اب ہم مکرر
عہد کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم مین سے ملک انگریزی مین مجرم جرائم مذکور کا ہوگا ہم سب بالاجتماع ذمہ دار ہونگے دوم واسطے
اطمینان عمل درآمد شرائط بالا کے ہم میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو اپنا ضامن دیتے ہین اگر ہماری طرف سے بدعہدی ہو تو
سرداران مذکورہ یا لاکہ علاقہ انگریزی مین رہتے ہین خود ذمہ دار ہونگے سوم حسب منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعوض
اس اقرارنامہ مواجب دو ہزار روپیہ سالیانہ سے کہ سابق مین بنگشون کو مقرر ہوا ہے حصہ لینگے چہارم اگر ہماری قوم مین سے
کوئی درہ کوہاٹ مین مرتکب جرم ہوگا تو ہم جوابدہی کرینگے اور یہہ بھی اقرار پایا ہے کہ جبتک آفریدیان درہ کا اقرارنامہ
قائم رہے ہمکو حصہ مواجب یعنی دو ہزار روپیہ سالانہ ملتا رہیگا دستخط

نمبر ۴۵ اقرارنامہ مدخلہ سپاہ قوم آفریدی درباب بندوبست درہ کوہاٹ ۶ ستمبر ۱۸۵۵ء

ہم سنگہیہ احمد شاہ و ضابطہ خان و مراد خان و صفدر علی شاہ و رستم علی شاہ و عبدالحسن و حیدر علی سادہی و امان خان و جواہر علی
و احمد شیر و غلام ملک ملکان قوم سپاہ سرحد ضلع کوہاٹ کو کوتل مین حاضر ہین کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کر کر
اور جو ہمسے چاہتے ہین بخوبی سمجھکر سرکار انگریزی سے عہد و پیمان کرتے ہین اول بنگش اور آفریدیان درہ کوہاٹ مین
باہم تنازع برپا ہوکر مقام کوتل لڑائی کی نوبت پہونچی اور ہم قوم سپاہ بباعث رفاقت قدیم عندالدرخواست بنگشون کی کمک پر
آئے جب لڑائی ختم ہوئی تب ہمنے بہ چار شرائط ذیل بنگشون سے اقرارنامہ کیا ۱ اکسان محافظ برج متعلقہ بنگشان واقع سر جنگل
ہماری قوم کے آدمی بھی ہمیشہ موجود رہینگے ۲ کل معاملات متعلقہ کوتل اور اوسکے حفاظت مین بلا تفاوت بنگشون کی طرف
رہینگے اور عندالضرورت اپنی کل فوج اونکی مدد مین پہونچا دینگے ۳ اگر کبھی کوتل مین نقصان یا ضرر ہوجاوے تو ہم مع بنگشون کے

بحساب حصہ آوقیان متفرقہ ذمہ دار ہونگے نہم اگرچہ ہمنے پیشتر زبانی اقرار کیا ہے کہ ملک انگریزی میں ہماری قوم کی طرف سے
کوئی ارتکاب چوری و رہزنی و قتل و دیگر جرائم نکریگا اب ہم عہدنامہ تحریری داخل کرتے ہیں کہ اگر کوئی ہماری قوم میں سے مابین
حدود انگریزی مجرم مرتکب جرائم مذکورہ ہوگا تو ہم بالاجتماع ذمہ دار ہونگے اور مال مسروقہ واپس دیکر قاتل و سارق وغیرہ کو موجب
رسم افغانان بسوختگی مسکن و جلا وطنی مجرم سزا دینگے اگر شخص مجرم ملک انگریزی میں گرفتار ہو جاوے تو حکام انگریزی کو اختیار ہے
کہ جسطرح مناسب سمجھے اوس سے پیش آوے ہم اوسکی طرف سے مداخلت نکرینگے ہمنے ہر چہار شرائط کو برضا و رغبت اپنی
بالکل منظور کیا ہے دوم واسطے اطمینان عمل درآمد شرائط مذکورہ کی ہم سید حسین علی شاہ و میرزا امین علی شاہ ساکنان میرے
علاقہ انگریزی و ملک اللہ یار خان علی زائی ساکن ایضاً کو ضامن دیتے ہیں کہ اگر ہم شرائط مندرجہ ہذا کی بجا آوری میں کہ بنا بمنظوری
صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے روبرو کی ہیں قاصر ہوں تو ضامنان مذکورہ بالا ذمہ دار ہونگے اور تلافی آوین سے سوم ہم
بنگشون نے منظور کیا ہے کہ بعوض ہمارے اقرارنامہ حال کے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو ہوا ہے اپنے حصہ موجب
کوتل میں سے پانسو روپیہ سالانہ ہمکو دینا منظور کیا ہے چہارم اگر ہماری قوم میں سے کوئی درہ کوہاٹ میں ارتکاب چوری
یا فعل قبیح کا مجرم ہوگا تو ہم ذمہ دار ہوتے ہیں کہ سرکار کا راضی نامہ کریں گے اور ہمارا حصہ مذکورہ بالا تعدادی پانسو روپیہ جبتک
اقرارنامجات درہ کوہاٹ واجب التعمیل رہیں ہمکو بروقت ملتا رہیگا مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۸۵۳ع عیسوی دستخط

نمبر ۸۶ اقرارنامہ مدخلہ سرداران قوم رابعیہ خیل

چونکہ اب ہمارے جرائم گذشتہ معاف ہو گئے ہیں اور ہمنے اقرار کیا ہے کہ آئندہ کو ملک انگریزی میں ہم بشرح ذیل عہد کرتے ہیں
اول کل مویشی مغروقہ رعایائے انگریزی کے جواب ہمارے پاس ہیں یا آئندہ کو تحقیق ہوں واپس دی جاوینگی مگر جو مویشی
بزمانہ خصومت فوج والے لیگئے ہیں اونکی بابت سرکار مطالبہ نہیں کریگی دوم ہم آئندہ کو جان و مال رعایائے انگریزی
جرم و مضرت کا ارتکاب نکرینگے اور مال مسروقہ علاقہ انگریزی کا جو دیگر اقوام کی سرکار ہمارے ملک میں ہو کر لیگئے ہیں واپس
کردینگے اگر سارق ہمارے قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوس سے جرمانہ بھی لینگے اگر مال مسروقہ کی ہمکو نشاندہی نکی جاوے مگر صرف ہماری
قوم پر اشتباہ ہو ہم شاخ مشتبہہ کی دو شخصوں کو حلف دینگے اگر وے قسم نکھاوینگے تو مال مسروقہ تاوان دیا جاویگا سوم
ہم اپنے قوم کے پانچ شخصوں کو بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس چھوڑ دینگے اونکی وقت بوقت بدلی ہوتی رہیگی بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۵۵ع دستخط ہوا

نمبر ۸۷ اقرارنامہ اکاخیل

بپاداش جرائم سابق سرکار نے ہمارا محاصرہ کر لیا اب ہم اپنے افعال بد سے پشیمان ہو کر مبلغ دو ہزار چھ سو ستر روپیہ سرکار میں
بطور جرمانہ داخل کرنا اور آئندہ کو ارتکاب جرائم سے پرہیز کرنا منظور کرتے ہیں اگر شرکاو ہماری قوم سے کوئی علاقہ انگریزی میں مرتکب
فعل بد ہوگا تو گرفتار کرا دینگے اگر وہ مفرور ہو جاوے تو ہم اوسکی جائداد ضبط کر لینگے اور بلا اجازت سرکار اپنے ملک میں پھر نہ
آنے دینگے اول اگر سرکار ہمسے خون بہا طلب کرے تو ہم دینگے دوم اگر ہمارے قوم کا کوئی آدمی رعیت انگریزی کو زخمی کریگا
تو جسقدر جرمانہ سرکار طلب کریگی ہم ادا کرینگے سوم اگر کوئی شخص رعیت انگریزی کی چوری یا غارتگری کریگا اور گرفتار ہو جاویگا
ہم مداخلت نکرینگے اگر وے ہماری آبادی کو واپس آوین اور چوری ثابت ہو جاوے تو ہم مال مسروقہ کا تاوان دینگے اور اوس سے
جرمانہ لینگے چہارم اگر ہماری عورتوں میں سے کوئی علاقہ انگریزی میں فرار ہو جاوے تو ہم بقید تقدیر شیو کا جرگہ یعنی جلسہ
اوس معاملہ کو طے کرنے کے واسطے بھیجینگے اگر وہ آنا منظور کرے گی تو ہم سرکار میں اوسکی عافیت کیواسطے ضمانت دیکر واپس لادینگے

پنجم اگر ہماری قوم میں سے کوئی دشمن سرکار کو حصہ انگریزی میں لے آویگا تو دشمن مذکور گرفتار ہو جاویگا تو ہم پچاس روپیہ
بابت جرمانہ داخل کرینگے اور دشمن سرکار کی معاملہ میں مداخلت نکرینگے ششم اگر کوئی مجرم ہمارے ملک میں مع جو مال
مسروقہ اوسکے پاس ہوگا ہم واپس کر دینگے اور اوسکو اپنی آبادیوں سے نکال دینگے ہفتم ہم کسی مجرم کی محافظان کے
پاس سے فرار ہو جانیمیں کہ اوس حالت میں محافظان مذکور اوسکو ہماری آبادیوں سے باہر لیگئے ہوں اعانت نکرینگے ہشتم
ہم اپنی شاخ میں ایک ممتاز آدمی بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے نہم جبتک مبلغ دو ہزار روپیہ اور چھ سو ستر روپیہ مذکورہ بالا
بالکل ادا نکرین ہم شہر پشاور میں نہیں آوینگے اور آوین تو گرفتار کر لیجاوین اور زر مذکورہ تھانہ تا دو شہر میں داخل کرینگے دہم اگر شرائط
بالا میں بدعہدی ہو جاوے تو بہر تلافی مطالبہ کے واسطے سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے اور انقضائے میعاد مذکورہ پر
سرکار کو اختیار ہے کہ ہماری اولوں کو ہندوستان میں بھیجدے اور جیسا مناسب سمجھے عمل کرے یازدہم اگر ہم درہ کوہاٹ میں
کسی طرح زیادتی کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھ سو روپیہ بند کردی جاوے دوازدہم اگر قوم ہماری نسبت سرکار کو رعایائے انگریزی کو
کچھ اشتباہ پیدا ہو تو ہم اوسکی جواب دہی کرینگے اور تحقیقات مقدمہ اوسی طرح ہوگی جسطرح رعایائے انگریزی کی نسبت سیزدہم
اگر قوم کی کسی شخص کو بموجب شرائط بالا سزا دیجاویگی تو ہم ایک افسر سرکاری کو موجود رہنے دینگے تاکہ سزا ہوتی دیکھکر اپنا اطمینان
کرے چہاردہم اگر رعایائے انگریزی کی نسبت ہمارا کچھ دعوے یا استغاثہ ہوگا تو ہم باختیار خود عمل درآمد قانون نکرینگے
حکام انگریزی کے روبرو مقدمہ رجوع کرینگے تاکہ تحقیقات مقدمہ مثل اون مقدمات کے جنمیں رعایائے انگریزی مستغیث
ہوتی ہیں کیجاوے پانزدہم ملک انگریزی سے جو عورتیں ہمارے پاس آجاوین اونکے باب میں بھی وہی تجویز کیجاویگی
جو نسبت درباب اون عورتوں کے جو ہمارے پاس ملک انگریزی میں جاوین منظور کرہی کیجاویگی شانزدہم جرائم گذشتہ
معاف ہو جاوین علاوہ دوامی اولوں کے ہم دیگر اول تا وقت ادای جرمانہ دینگے کہ بعد ادای جرمانہ رہا ہونگے تاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۵۶ع کو دستخط ہوا

نمبر ۸۸ اقرارنامہ سرداران قوم کوکی خیل آفریدیان

چونکہ بپاداش قتل ایک صاحب انگریز کے ہماری قوم ملک انگریزی سے خارج ہو گئی اور قاتلان کو کہ مفرور ہو گئے ہیں
پیدا نہیں کر سکتے اسواسطے بعوض اس جرم کے مبلغ تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کرینگے اور برضا و رغبت اپنی عہدنامہ
ذیل کرتے ہیں اول ہم آئندہ کو ملک انگریزی میں کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرینگے دوم ہم اپنے ساتھ قوم دشمن سرکار
کسی شریک کو ملک انگریزی میں نہیں لاوینگے سوم اگر ہماری قوم کا چور یا قاتل ملک انگریزی میں گرفتار ہو جاوے
تو ہم اوسکے باب میں مداخلت نکرینگے چہارم اگر چور یا قاتل مذکور فرار ہو کر ہمارے پاس آجاوے اور اوسکی نسبت
جرم ثابت ہو تو ہم اوسکا مسمار کردینگے اور اوسکو اپنی آبادیوں سے نکال دینگے اور قیمت مال مسروقہ دیوینگے اگر خلاف
اوسکی کوئی شہادت نہیں ہے اور پانچ شخص مدعا علیہ کی شاخ کی اوسکی بیگناہی کی بابت قسم کھا جاوین تو وہ بری ہو جاویگا
پنجم اگر کوئی شخص عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ مفرور ہو کر ہماری آبادیوں میں آجاوے ہم اوسکو نہیں دیسکتے ہیں مگر
عورت مذکور جو مال اپنے ساتھ لاوے گی واپس دیا جاویگا اگر اوسکے گھر والے اگر اقرار رہا کر لین تو اونکے ماچرغہ بقید السال
کی عورت مذکور کو حوالہ کردینگے ششم اگر کوئی سارق یا ملازم سرکاری ملک انگریزی سے مفرور ہو کر ہماری آبادیوں میں
آجاوے تو ہم اوسکو نکال دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہے تو مال واپس دیا جاویگا ہفتم اگر رعایائے انگریزی پر ہمارا
کچھ دعوے ہو تو ہم حسب سررشتہ عدالتوں میں نالش کرینگے اور ہم پر کوئی دعوے کریگا تو جوابدہی کرینگے یا مدعی کی خاطر خواہ

داخل کرنے کے واسطے حاضر ہونگے ملک انگریزی میں ہم اپنا دستور گہامارنے کا مستعمل کرینگے مگر اپنی آبادیوں میں ہمکو اختیار ہے
کہ مستعمل رکھیں اور کوئی اور قوم سرکار انگریزی سے عمل خصومتانہ کریگی تو ہم اوسکے نہ ہونگے ہشتم ضلع کے حکام انگریزی کے پاس
عند الطلب ہم اپنا وکیل حاضر کرینگے اور اونکو اختیار ہوگا کہ اوس سے غفلت کا جواب طلب کریں نہم چونکہ بعہدت آفریدی
سرکار میں نوکر ہیں اگر اونمیں سے کوئی ہمپر کچھہ دعوے رکھتا ہو تو اوسکا فیصلہ تجویز جرگہ بعید الیشان ہوگا دہم ہم ارباب محمد امیر خان
اور ارباب عبد المجید خان کو بابت ادائے جرمانہ اور ایفائے شرائط عہدنامہ اپنا خاص ضامن دیتے ہیں اور بعوض اوسکے سرکار
ہماری قوم کے مردمان اور مال کو جو سرکار میں رہا وا گذاشت کر دیے گی تاریخ ۱۴۔ اگست ۱۸۵۵ء دستخط ہوا

نمبر ۸۹ اقرارنامہ مدخلہ عثمان خیل

ہم منظور کرتے ہیں کہ اول ہم کسی باشندہ ملک انگریزی پر ارتکاب جرم نکرینگے دوم اگر ہماری قوم کا کوئی شریک
ملک انگریزی میں ارتکاب قتل کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکے باب میں مداخلت نکرینگے اگر وہ ہمارے پاس واپس آوے
اور اوسکی نسبت جرم ثابت ہو جاوے تو ہم اوسکو اپنے قوم سے جلاوطن کر دینگے اوسکی جائداد ضبط کرینگے اور بلا اجازت سرکار
اوسکو از سر نو آباد نہ ہونے دینگے سوم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص بجرم خونریزی یا چوری گرفتار ہو جاوے تو ہم
اوسکے واسطے مداخلت نکرینگے اگر ایسے دو گواہوں کی شہادت سے کہ ہماری قوم کے دشمن نہوں اوسپر جرم ثابت ہو جاوے
تو ہم مال مسروقہ یا اوسکی قیمت مالک کو واپس کر دینگے اور مجرم کے مکان کو مسمار کر دینگے اگر اوسپر کوئی ثبوت نہو تو ہماری
قوم کے دو آدمیوں سے قسم دلوا کر سرکار کی اطمینان کر دینگے چہارم اگر کوئی مجرم ملک انگریزی سے مال مسروقہ لیکر ہمارے
ملک میں آجاوے تو واپس دینگے اور مجرم کو اپنے سرحد سے نکال دینگے پنجم ہم اپنے ساتھ کسی مدبر شخص کو انگریزی
ملک میں نہ لاوینگے اور اگر لاویں اور وہ گرفتار ہو جاوے تو ہم اوسکے باب میں مداخلت نکرینگے ششم اگر کوئی شخص
مع عورت کے ہمارے ملک میں فرار ہو کر آجاوے اور اوسکے پاس مال بھی ہو تو ہم مال مسروقہ واپس کر دینگے اور اگر وہ مسلمان
ہو جاوے تو مرد اور عورت ہر دو سے قسم دلوا دینگے لیکن ہم عورت کو نہیں دے سکتے مگر بذریعہ جرگہ کی قرارداد کرنے میں کوشش
کرینگے اگر کوئی عورت اپنے ماں باپ یا گھروالوں کو چھوڑ کر ہماری آبادیوں میں آجاوے اور جرگہ بعید الیشان اوسکے واسطے
آوے اور قرارداد کرے تو ہم عورت کو جرگہ مذکور کے سپرد کر دینگے ہفتم اگر ملک انگریزی کا کوئی باشندہ ہماری
قوم کی کسی شخص پر روپیہ کا دعوے رکھتا ہے اور سرکار میں عرضی دے تو ہمارے نام حکم صادر ہو کہ ہم جرگہ فراہم کر کر آوینگے
دادرسی کراوین یا مدعا علیہ کو جوابدہی کے واسطے عدالت میں بھیجدیں ہشتم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص رعیت انگریزی سے دعویدار
ہے تو ہم گناہ نہ مارینگے مگر حکام انگریزی کے روبرو نالش کرینگے نہم سرکار انگریزی سے خصومت کرینمیں ہم کسی
کوہستانی قوم کو مدد نہ دینگے اگر ہماری قوم میں سے کوئی شخص ایسا کرے گا اور ثابت ہو جاویگا تو ہم اوسکا گھر جلا دینگے
اور اوسکو اپنی آبادیوں سے جلاوطن کر دینگے اور بلا اجازت سرکار انگریزی از سر نو آباد نہیں ہونے دینگے دہم اگر ہماری
قوم کا کوئی شخص کسی دوسری قوم کی مجمع غارتگران کے ہمراہ ہو کر ملک انگریزی میں ارتکاب چوری کرے تو اوسکی بابت سرکار ہمکو
جوابدہ سمجھے مگر اوس قوم کو جنکے ساتھہ وہ گیا یازدہم اگر ہماری قوم کا کوئی شخص دوسری قوم کے آدمی سے ایسا مویشی
کہ علاقہ انگریزی سے چورایا گیا خریدے یا امانت لے تو ہم واپس کر دینگے دوازدہم ہمارے نام سرکار کے احکام
تحریری صادر ہونگے ہم اونکی تعمیل کرینگے سیزدہم اگر کوئی مقروض فرار ہو کر ہماری آبادیوں میں چلا آوے تو ہم بذریعہ جرگہ

اوسکا مقدمہ فیصل کر دینے میں کوشش کرینگے اگر فیصلہ نہوگا تو بشرطیکہ مقروض کو قید نکیا جاوے مگر زر قرضہ کی قسط بندی کیجاوے
تو ہم فریقین کو عدالت میں بھیجدینگے چہاردہم ہم ملکان قوم سروفی کو اپنا ضامن کرتے ہیں اگر اس عہدنامہ میں ہم سے خلاف ورزی
ہو جاوے تو سرکار کو اختیار ہے کہ اونسے جواب طلب کرے پانزدہم سرکار نے ہمارے پہلے قصور باخذ ایک سو
پنجہزار روپیہ جرمانہ معاف کر دیے ہیں اسواسطے بابت جرائم مذکور ہمسے پھر مواخذہ نہوگا اور ہمکو ممالک انگریزی میں
آنے جانے کی اجازت ہوگی شانزدہم درباب نرخ واقع درہ کے ہم بھی شرائط مقبولہ سروفی وغیرہ خیل
مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۸۵۵ء عیسوی اور نیز مقبولہ علی شیرازی کو منظور کرتے ہیں + + + +

نمبر ۹۰ اقرارنامہ اقوام سپاہ کموزائی

ہم اپنی طرف اور اپنی قوم کی طرف سے برضا و رغبت خود شرائط ذیل منظور کرتے ہیں اول چھہ مہینے سرمایں جو ہم
ملک معروف کا جوری میں رہتے ہیں ہم ذمہ دار ہو رہینگے کہ ہماری اقوام کا کوئی شریک یا راجہ خیل یا دیگر اقوام کا جو ملک کا جوری
میں سے گذرتے ہیں کوئی شریک رعایائے انگریزی پر چوری یا دیگر جرم کا ارتکاب نکرے گا دوم جبتک راجہ خیل سرکار سے باغی
رہے ہم اوس قوم کے شریروں کو کا جوری کی آبادیوں میں بود و باش نکرنے دینگے سوم ہم ذمہ دار ہوتے ہیں کہ جبتک ملک دین خیل
اور کمبر خیل اپنی گرمیوں کی آبادی سے واپس آوینگے تب حکام سرکاری کے پاس اپنے وکیل بھیجینگے مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۸۶۶ء

نمبر ۹۱ اقرارنامہ مدخلہ جبیل وگباہ شیلخ ٹھٹہانان عثمان خیل و ٹیچات سلارجند و نان یار سندہ

سرکار انگریزی میں ہم مجملاً و مفصلاً ذمہ دار ہوتے ہیں کہ سابق میدان شنشانہ کو یا مدبران ہندوستان کو جو اونکی صحبت میں رہتی ہیں
اور اب اکا دا واقع ملک تا زائی میں یا کہیں اور مقیم ہیں یا اونمیں سے کسیکو یا کسی اور جو سرکار انگریزی سے مخالف ہیں جنہوں نے
سرکار کے خلاف ارتکاب یا عہد ارتکاب افعال مجرمانہ کیا ہے اونکو یا کسی اور کو باستثنائے خیل و گباہ ٹھٹہانان عثمان زائی اور اونکے زارعان کی
ستہانہ یا اراضی متعلقہ ستہانہ میں یا کسی اور جگہہ واقع حدود ہماری آبادی میں آباد نہ ہونے دینگے اگر وے اسمیں جہد کرینگے تو ہم اونکو
باز رکھینگے و خارج کرنے میں شامل ہونگے اگر ہم مقبلان اس عہدنامہ میں سے کوئی فریق خلاف شرائط عمل کریگا تو صرف وہی فریق ملزم ہوگا
مگر اس حالت میں کل دیگر فریقوں کو لازم ہوگا کہ اوس فریق کو اپنا دشمن سمجھیں اور حتی المقدور بلیاقت اپنی شرائط اس عہدنامہ میں
ساعی رہیں دوم ہم سرکار انگریزی کے دوستوں کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنونکو اپنا دشمن سمجھینگے اور خند و نان یار
ستہانہ کا پتہ متصور کہ اس عہدنامہ میں شامل نہیں ہے مفسد ہو جاوے تو جہانتک حسب منشاء اس عہدنامہ کے لازم ہے کہ ہم اوس سے
علیحدہ رہینگے اور جو تدبیرات سرکار انگریزی اونکی خلاف کرنا مناسب سمجھے اوسکی انجام دہی میں ہم امداد کرینگے اور جو فوج اونکی
سزادہی کے واسطے متعین ہو اوسکو اپنے ملک میں ہو کر راستہ دینگے سوم اگر کوئی شخص جو ہماری آبادیوں یا منڈی و یا ستہانہ
و اراضی متعلقہ میں رہتا ہے ملک انگریزی میں آوے اور ارتکاب جرم کرے اوسکی جوابدہی کرنا ہم اپنی ذمہ داری کرتے ہیں یا تو
اوسکو اپنے ملک سے خارج کر دینگے یا جو تاوان سرکار طلب کریگی دینگے اور کسی شخص یا اشخاص کو اپنے ملک کے باہر سے
ملک انگریزی میں ارتکاب جرم کرنے کے واسطے اپنی آبادی میں ہو کر نہ گذرنے دینگے اور ارتکاب جرم اپنے ملک واپس نجانے دینگے
اگر اسمیں ہماری طرف سے کوتاہی ہو تو جو تاوان سرکار انگریزی طلب کرے دینگے مگر بر عہد شکنی اس شرط کے واسطے ہر ایک قوم متعہد
علیحدہ علیحدہ ذمہ دار ہوگی فقط چہارم ہم کسی شخص یا اشخاص کو اسلحہ یا کسیطرح کا سامان جنگی لیکر مدبران ہندوستان کی پاس
اپنی آبادیوں میں ہو کر نجانے دینگے پنجم ہم کسی فراری یا سارق یا قاتل کو جسنے ملک انگریزی میں ارتکاب جرم کیا ہے پناہ یا امداد

دینگے اور تاوقتیکہ وہ اپنی آبادیون مین آ کر آباد ہوئے رہینگے اگر وہ اسمین جہد کریگا تو ہم اوسکو دفعتہ خارج کر دینگے ہفتم شرط یہ کہ اس
شرط کی بر خلاف ورزی کے واسطے ہر ایک قوم علیحدہ علیحدہ جواب دہ متصور ہوگی اور تاوان مطلوبہ سرکار دیگی ششم
اگر کوئی رعیت انگریزی ہماری آبادیون مین ارتکاب جرم کریگا تو ہم گنہگار نہ مارینگے مگر انگریزی عدالتون مین دعوی پیش کرینگے
ہفتم یہہ بھی قرار پایا ہے کہ آیندہ کو ہم بعذر نا قابلیت بوجہ نا اتفاقی باہمی بجا آوری کل یا کسی شرائط اس اقرارنامہ مین
سے موجب معذوری نہ سمجھے جاوینگے اور کل مطالب متعلقہ اقرارنامہ مین واسطے افعال کل باشندہ کا ہماری آبادیون مین کے
خواہ وے سرکار اقوام متعہد ہون یا نہین جوابدہ متصور ہونگے۔ دیگر شرائط خیل وگیاہ عثمان زائیان سے ہشتم ہم کسی
شخص کو اپنی آبادیون مین ہو کر بعبور دریاے سندہ ملک انگریزی مین شریک نہین ہی لیجانے دینگے خواہ وہ ہماری آبادیون کا باشندہ ہو
یا نہین نہم چونکہ سرکار انگریزی نے دریاے سندہ خیل گھاٹ مقرر کیا ہے اور ہمارے آسایش اور فائدہ کے واسطے
ایک کشتی رکھدی ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ بہ پابندی اون شرائط کی جو سرکار انگریزی مناسب سمجھے ہم اوس کشتی پر قابض ہین
اور اوسکے استعمال کا حق رکھتے ہین اور ہم اپنی یا دیگر آبادیون کے باشندہ ہا کو ملک انگریزی مین جانے کیواسطے بوقت شب
بمقام سرنا میس عبور دریاے نکرنے دینگے اور صرف اونہین لوگون کو دن کے وقت بمقام سرنا میس عبور کرنے دینگے جنکو
حکام انگریزی بضمانت معتبر ملکان عبور کرنیکی اجازت دینگے دہم چونکہ واسطے سوداگری و دیگر مطلبون کے بلا مطالبہ محصول
وغیرہ بلا مزاحمت آمد و رفت کرنیکی اجازت ہوگئی ہے اسواسطے کل محصول مال تجارت ہر قسم از ان تجاران سکنائے ملک انگریزی
سے عند الگذر اوسکے ہماری آبادیون سے وغیر کل محاصل سے جو سوداگران انگریزی دریاے سندہ مین بہاکر لیجاتے ہین لا دعوی
ہونا منظور کرتے ہین اور ملک انگریزی مین ہماری حفاظت ہوتی ہے اوسکے عوض مین ہم حتی المقدور اپنے کل تجاران و دیگر سکنائے
ملک انگریزی کے جو ہمارے ملک مین ہو کر سوداگری کے واسطے آوین حفاظت کرنا منظور کرتے ہین اور نیز حتی المقدور اسباب انکا بھی
اپنی آبادی کے غارتگران وغیرہ کو واپس کچھ لاگ وصول نکرنے دینگے یازدہم ہم خود بطور مالک اراضی ستانہ پر قابض رہینگے
اور اوسکی کاشت وانتظام کی تدبیر خود کرینگے اور اوس پر یا اوسکے کسی جزو پر واسطے کاشت یا کسی دیگر مطلب کے سیدان ستانہ سابق
سکنائے ستانہ یا مدیران ہندوستان کو یا اونمین سے کسی کے ہمراہیان کو قابض نہ ہونے دینگے۔ دستخط شیلار پٹہ نے تاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۶۱ء
بمقام ابوبادہ مرتب کیا عثمان زائی پٹھانون کے خیل وگیاہ پٹھانون کے خیل وگیاہ شاخ نے بمقام آبورہ بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۱ء تصدیق کیا

نمبر ۹۲ - اقرارنامہ مدخلہ پٹہ منصور چندوبان پار سندہ سرکار انگریز

چونکہ عثمان زائی کو خیل اور گیاہ شاخی تاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۱ء اور چندوبان پار سندہ کی پٹہ شیلار نے بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۶۱ء سرکار انگریز مین ایک اقرارنامہ داخل کیا ہے
جسکی شرطین میجر اوس صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمکو پڑھکر بخوبی سمجھائی ہین اب ہم کل منصور پٹہ کی طرف سے اپنی تئین اور
اپنی قوم کو شرایط فقرہاے اول و سوم و چہارم و پنجم و ششم و ہفتم کا جسطرح اور جہانتک جادوہان پٹہ شیلار باشندگان
پابند کرتے ہین اور نسبت فقرہ دوم کے شمار بالا مین نہین آئی ہے ہم سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو
اپنا دشمن سمجھکر ذمہ دار ہوتے ہین کہ اقوام متعہد کا پٹہ یا فریق شرایط اقرارنامہ سے خلاف ورزی کرے یا مفرور ہو جاوے تو
جہانتک بموجب اس اقرارنامہ کے لازم آیا ہے ہم اوس سے علیحدہ رہینگے اور خلاف پٹہ مذکور کے حکام انگریزی جو تدبیرات کرنا
مناسب سمجھین اونمین ہم مدد دینگے اور انکی سزادہی کے واسطے فوج متعین ہو اوسکو اپنے ملک مین ہو کر بلا مزاحمت راستہ دینگے
بلکہ واسطے بجا آوری شرایط اس عہدنامہ کے ہم بعوض دیہات جو مقبوضہ اخون خیل اور گویا سے وگویا سری مقبوضہ سیدان

جوابدہی کرنا منظور کرتے ہین کیونکہ وہ ہمارے اختیار مین ہین اور بلا امداد و منظوری ہمارے معاملات محولہ اس عہد اقرارنامہ مین کچھ
کر سکتے مرتبہ بمقام الویا آباد دوم اکتوبر ۱۸۶۱ عیسوی

سرحد ڈیرہ جات

انتخاب رپورٹ صاحب کمشنر ڈیرہ جات اقوام سرحد ڈیرہ جات شمال جنوب تک بموجب سلسلہ ذیل ہے

احمد زائی عثمان زائی وزیریان محسود بیٹنی اقوام پٹھان شیرانیان استرانہ یا اقوام بلوچ بلوچ
کسترانیان خترانیان بوزداران لنڈان کھوسہ یا اقوام بلوچ لغاریان گورچانیان مزاریان
ڈیرہ جات کی اقوام سرحدی سے بجز وزیریان محسود کے کسی سے عہدنامجات تحریری نہین ہوئے ہین وزیریان محسود سالہاسال
سرکار انگریزی سے بطرز خصومتانہ رہے اور اپنی قوم کی شاخون سے کہ ہماری سرحد سے نہایت قریب رہتے ہین مفسد جماعتین
بناکر قریب وجوار کے انگریزی ملک کو متواتر لوٹتے اور ستاتے رہے مگر اسکی تکلیف اس سبب سے کم معلوم ہوئی کہ اونکی
واردات عنقریب بالکل سرحد ٹانک پر ہوئی نہین اور ٹانک خاص انتظام انگریزی مین نہ تھا وہان کا نواب شاہ نواز خان
خطی خیل نصف دوستانہ ونصف محافظانہ طور سے عہدہ برائی کرتا رہا آخر کار ایک صدمہ برروے کار آیا یعنی عدم موجودگی
نواب اور حکام ملکی جنگی مین محسودون نے باخبری اپنی نہایت معروف ملک کی شہر ٹانک کو لوٹنے کا ارادہ کیا مگر جمعیت رسالہ پنجاب
اور سواران پولیس نے دلیرانہ مقابلہ کرکے شکست دی اور اونکا بڑا نقصان ہوا اس شکست کے بعد اوسی مہینے مین وزیری کے
پہاڑون پر فوج کشی ہوئی اس قوم کے دو بڑے شہرون مین سے ایک کی عوض مین ندبہ لیا گیا اور دوسرے کو مسمار کیا گیا
اب ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اس صدمہ سے محسودون کا کتنا سخت نقصان ہوا ہر چند اول مین وے التجاے صلح پر مائل نہوے
مئی ۱۸۶۰ء مین فوج واپس آئی اور مارچ ۱۸۶۱ء مین بعد انقضاے ایک سال کے بسبب سابق سکوت سے گذر اقوام کی سردار
باہستہ جماعے معدا آئے شرایط پیش کی گئی مگر اونہون نے بیان کیا کہ ہم منظور نہین کر سکتے اور پہاڑون کو واپس گئے بعد ازان
اونہون نے سرکشی وشرارت مین حتی المقدور اپنی طرف کوتاہی نکی مگر ہماری چوکیات پر حملہ کرنے سے بجاے فائدہ کے زیادہ نقصان
اوٹھایا جو ۱۸۶۲ء مین اونھون نے پھر صلح کی التجا کرکے پیشنہاد اونکے بالاجتماع صلح کرنیکے واسطے کہا گیا تھا مگر اب ہر فریق کو
کہ اس قوم مین تین بڑی فریق مین علیحدہ علیحدہ معاملہ کرنیکی اجازت ہوئی اسے غنیمت سمجھا اور بظاہر الخوش دلی جانبین
بذریعہ عہدنامہ ۹۲ صلح ہوئی اور سرکار نے اوس قوم کی مجرم شاخون کا مال تجارت ضبط کرنیسے اختیار البصال تاوان نقصان
حاصل کیا دو مہینے نگذرے تھے کہ ارتکاب قتل گسارون کا کر کر عہدنامہ توڑ دیا اور ایسا کہتے ہین کہ ایک ملک کی سازش سے
جو منظوری عہدنامہ مین شامل ہوا یہہ فعل وقوع آیا اس فعل مین دو شاخین تھین اونکی قوم کل آدمی اور اونکا مال جہانتک
ہاتھ لگی گرفتار ہوا اور ملک انگریزی سے اس قوم کو خارج کیا گیا وسط اکتوبر تک یہہ اخراج جاری رہا بعدہ قوم کی سردار
پھر آئے اور مبلغ چار ہزار پانسو روپیہ جرمانہ کہ بموجب شرایط عہدنامہ اونکے ذمہ قرار پایا تھا داخل کیا پھر صلح ہوگئی اب یہہ قوم
اپنی طرف سے صلح قایم رکھنے مین خواہش دلی رکھتی ہین اور اونکی صداقت باطنی اسکی شاہد ہے اور اوسی حالت مین اونہون نے
تسلیم کیا ہے کہ ابتک ہم اپنی کل شاخون کو اپنی راے پر متفق نکر سکتے ہین مگر امید ہے کہ جلد کر لینگے اور تلافی نقصان کی کفالت
بھی دے سرحد ڈیرہ جات کی حفاظت کے واسطے اور نیز اس سے کہ سرداران واقوام کی ہمدردی بجانب سرکار حاصل کیجاوے
ایک بلوچون کی کنٹجنٹ رکھی گئی ہے اور سرحد پر بمقامات مختلفہ جو اونکی حد چاہیدا خاص سے قریب سوار متعین ہین بعض

کی تنخواہ ضلع کی پولس خرچ مین شامل ہے بلوچ سردار جو ہمارے ملکون مین رہتے ہین اپنی اپنی جایداد کی مقابل مین پہاڑون کے درون کی حفاظت کے ذمہ وار ہین کل نوکری کے عوض مین اونکو سرکار سے تنخواہ مین بتعداد کلی صہ ۸۱ روپئے ملتے ہین

نمبر ۳۹ ترجمہ عہدنامہ یعنے اقرارنامہ مقررہ فیما بین شالم خیل از قوم وزیریان محسود. وکپتان سروصاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر ٹونک بمقام ٹونک ۱۹ جون سنہ ۱۸۶۱ء روز چہارشنبہ

ہم ملکان مندرجہ ذیل قسمت شالم خیل وزیریان محسود کی یعنے بیرگل خان و صاحب خان و اللہ داد خان و قمر الدین خان و صدر الدین خان وشادی خان وسید امین و عادل شاہ و عباس خان و زین العابدین خان و سرکند خان و سنا خان و خواجہ سبحان و اللہ یار خان وسید جیر خان منجانب اپنی بذات خود و شیر علیخان و بیردل خان خدا داد و حسین و دیگر ملکان غیر حاضر سردار شالم خیل بطور وکیل سرکار انگریزی سے صلح کرنیکی بہت تمنا رکھتے ہین اور بشرح ذیل عہدنامہ کرتے ہین اول ہم آیندہ کو سرکار انگریزی سے روابط دوستانہ قائم رکھنا منظور کرتے ہین دوم اگر قوم محسود کی شالم خیل کا کوئی شریک آیندہ کو بلا واسطہ یا بوساطت سرکار انگریزی کے خلاف ارتکاب جرم کریگا تو ہم بطور ایک قوم کے جوابدہی کرینگے اور سرکار ہمارے قافلون کو ضبط کرکر یا جسطرح مناسب سمجھے ہم سے تاوان وصول کرے سوم اگر محسود کی دو دیگر کلان قسمتون یعنے علی زائی و بہلول زائی مین سے کوئی علاقہ انگریزی مین مجرم ارتکاب جرم ہو تو ہم اوسکو پناہ و مدد نہ دینگے اور نہ وہ ہمارے ملک مین مال مسروقہ رکھنے پاوے گا چہارم اور اسیطرح ہم مجرمان مفرور علاقہ انگریزی کو خواہ رعایاے انگریزی ہون یا سرکار دیگر اقوام پناہ نہ دینگے اور علی الخصوص ہم اقرار کرتے ہین کہ خواجہ جاوص وقیصر بردون وبار گل ہرچہار قاتلان مفرور کپتان منجام صاحب مابین حدود شالم خیل مسکن گزین و پناہ پذیر ہونے نہ پاوینگے پنجم ہم جوابدہ ہوتے ہین کہ مابین حدود سرکاری ہماری قوم جمیلا یا مجمع کسان مسلح حملہ آور نہ ہونگے البتہ چوری جو اوسکے ہم اسیطرح ذمہ دار نہین ہو سکتے مگر اوسکی انسداد مین حتی المقدور اپنے کوشش کرینگے جب کبھی ہماری شاخ کا کوئی شخص مابین حدود انگریزی مرتکب ایسے جرم کا مثل قتل و چوری و فتنہ انگیزی ہو جاوے تو سرکار کو اختیار ہے کہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجارت سے تاوان وصول کرے بعوض خون جراحت یا صدمہ کہ جس سے اعضا شکنی ہو جاوے یا ضرر مساوی اوسکے جراحت خفیف حسب مقدور جراحت فتنہ انگیزی و دیگر ضرر حسب مقدور نقصان ششم بطور کفالت ایمانداری کے ہم اپنی شاخ مین سے دو شخصون کو ایک مع قاتل اور دوسرا مجروح بطور اول سرکار انگریزی کو سپرد کرینگے ہر دو حسب مرضی سرکار تاریخ امروزہ سے ایک برس تک بمقام ٹونک رہینگے اگر اس سال مین محسودون کی شالم خیل سے علاقہ انگریزی مین کسی جرم یا مفسدت کا ارتکاب نہو انقضاے میعاد پر اول مذکور مستحق رہائی ہونگے اگر کوئی عہدشکنی ہو جاوے یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب ہو جاوے کہ جسکے واسطے اس عہدنامہ مین کچھ تاوان مقرر نہ ہوا ہے تو رکھنا یا رہا کرنا اونکا سرکار انگریزی کی اختیار مین رہیگا بطور مختاران شاخ شالم خیل وزیریان محسود کے ہم شرائط بالاکی بموجب کاربند ہونا منظور کرتے ہین ہم مفصلاً ومجملاً اس اقرارنامہ پر اپنے دستخط کرتے ہین اور امیدوار ہین کہ سرکار اس تعہد کو ہماری طرف سے منظور کریگی دستخط

یادداشت

اصل اقرارنامہ پر جسکا یہ ترجمہ ہے میرے روبرو بتاریخ ۱۹ جون سنہ ۱۸۶۱ء بمقام ٹونک مہر و دستخط ہوئے نواب شاہنواز خان والی ٹانک اور سلطان محمد خان تحصیلدار بھی اوسوقت موجود تھے کل محسودون نے بطور جرگہ فراہم ہو کر دستخط کرنے سے بعد دستخط

ملک سلطان پیر ... بتاریخ ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۱ء صاحب کمشنر قسمت دیرہ جات نے بمقام ٹونک اس سند کو تصدیق کیا اسیطرح کے اقرارنامجات محسودون کی علی زائی و بہلول زائی شاخون نے اوسوقت اور اوسی مقام پر داخل کئے تھے علی زائیون کی طرف سے ملک عمر خان و یارک خان و بیرگل و مطمن الدین محمد و علی و شیخاب و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوہن خان و لادی خان و دلی خان و کلالی عربی گل و علی ہیبت و بیدل و میر خنک گل محمد شاہ تھے اور بہلول زائیون کی طرف سے ملک تاج محمد و بطی خان و مسکر خان و ابریز خان و یار محمد خان و حسین و گدی و ہودی خان و خانم و برخوردار و دراجی خان و ہوجار و محراب و خواجہ احمد و بدہا و قلندر شاہ و ناتا نواہی بذات خود اور منجانب بروست خان و سید خان بھی تھے و اخلاص و شہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر قوم بہلول زائی بطور مختار تھے اور یہ بھی حکم ہوا تھا کہ ہر چہ اول ہر شاخ مین سے دو کہ ہر ایک کسی ملک کا بیٹا یا بھائی یا بھتیجا ہو بمقام ٹونک اور بمقام ٹانک رکھے جاوین اور اونکو سرکار سے وجہ معیشت ملا رہے دستخط ای ای تیر ولفٹنٹ قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل صدی حال کی شروع مین درانی سلطنت جسکی وسعت ہرات سے کاشمیر تک اور بلخ سے سندہ تک ہے اور احمد شاہ ابدالی نے بنائی تھی اوسکے نبیرہ زمان شاہ کے قبضہ مین غیر منقسم رہی باہم ایسکے اور بارکزائیون کی زبردست قوم کی عداوت ہو جانے سے اوسکے بھائی محمود نے بارکزائی فتح خان و بارکزائیان زمان شاہ کو تخت سے اوتارا اور نابینا کردیا کہ انجام وہ سرکار انگریزی سے وظیفہ پاکہ ہوا بمقام لدہیانہ مرگیا سنہ ۱۸۰۳ء مین زمان شاہ کے چھوٹے بھائی شجاع الملک نے شاہ محمود کو نکالدیا کہ اسطرح جب سنہ ۱۸۰۸ء مین مسٹر الفنسٹن صاحب بطور ایلچی کابل مین گئے شاہ شجاع احمد شاہ کی سلطنت غیر منقسم پر قابض تھا مسٹر الفنسٹن صاحب کو اس مراد سے بھیجا گیا تھا کہ ایرانیون نے باتفاق ہو کر فرانسیسیونکی حملہ آوری افغانستان وہندوستان کا ارادہ کیا تھا اونکے مقابلہ کے واسطے شاہ شجاع سے رابطہ امداد باہمی پیدا کریں اس پیغام پر اچھی طرح التفات ہوا اور انجام مین عہدنامہ رفاقت نمبر ۴۹ جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ جون سنہ ۱۸۰۹ء تصدیق کیا مرتب ہوا واضح ہے کہ بموجب شرائط قلمزد و سرکار انگریزی کو شاہ شجاع کی امداد کرنا صرف اوسی حالت مین لازم تھا کہ اگر ایرانی و فرانسیس بنظر ایفاے شرائط باہمی اپنے حملہ آور ہوتے نہ کہ اوس حالت مین بھی جب فقط ایرانی بالاغرض مذکورہ باعث حکومت دیرینہ بانتزاع ممالک افغانستان پر حملہ کرین مسٹر الفنسٹن صاحب کو کابل چھوڑے ہوئے کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ شاہ محمود نے فتح خان کی مدد سے شاہ شجاع کو نکالدیا چند سال تک گردش ایام سے ادہر اودہر خاک چھان کبھی کشمیر مین اور کبھی باختیار رنجیت سنگھ لاہور مین قید رہا آخرکار ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ء ممالک انگریزی مین بمقام لدہیانہ پناہ لی اس اثنا مین شاہ محمود نے اپنے بھائی سے خاص فتح خان بارکزائی کو حسد دیکھکر اوسکو نابینا کیا اور مارڈالا فتح خان وفات پر بارکزائی قوم مین فتنہ برپا کیا فتح خان جس بھائیون مین سے تھے دوست محمد خان نے اوسکے قتل کا بدلا لینے پر اول کمر باندہی شاہ محمود کو کل ممالک بجز ہرات کے بیدخل کیا اور کل افغانستان برادران بارکزائی مین منقسم ہوئے اور بطور یورش اس ہنگامہ کی ترتیب بخارا نے بلخ پر اور رنجیت سنگھ نے دیرہ جات قبضہ کرلیا اور سندہ نے کے پرونی صوبہ نے سرکشی اختیار کری وقت تقسیم افغانستان دوست محمد کے حصہ مین غزنی آئی اور اوسنے اپنی سروری کابل مین بھی قائم کی اور اسطرح سرداران بارکزائی مین سب سے زیادہ زور آور ہو گیا شاہ شجاع جسکا ابتک کابل مین طاقتور فریق موجود تھا بازیافت سلطنت سے مایوس ہوا اور اس نظر سے سنہ ۱۸۳۳ء رنجیت سنگھ سے عہدنامہ مقرر کرکر اوسی راستہ سندہ کو کوچ کیا اور وہان امر شکست دیکر قندہار پر گیا اور برادران چند سے قابض بھی رہا ہو گیا یہان دوست محمد نے اوسکو شکست فاش دی کہ پریشان ہو کر اپنے مامن لدہیانہ کو فرار ہوا اس مفسدہ کے زمانہ مین رنجیت سنگھ نے قابو پاکر پشاور کا قبضہ کرلیا سکھون کی اس پیشدستی سے افروختہ ہو کر دوست محمد جہاد مذہبی کرنے پر آمادہ ہوا اور خطاب امیر المومنین اختیار کرکر کل پیروان صادق

رسول کو اپنے معہ مین شامل ہونے کے واسطے طلب کیا اور اسطرح فوج کثیر فراہم کر کر گھاٹہ پشاور کیطرف کوچ کیا مگر رنجیت سنگھ داو سکے لشکر مین تخم سازش و فریب بوکر فوج کو ندبیر کر دیا کہ آخرکار امیر پشاور سے ہاتھ دہو بیٹھا مدت سے سرکار انگریزی کی یہہ تدبیر تھی کہ فرانسیس ور روسیونکی ہندوستان پر مغرب سے حملہ آوری کیواسطے ایران ہی حد مستقل قایم کرین اور اپنی نظر سے دربار ایران مین رسوخ انگریزی پیدا کر سکی لیکن کسی ذریعہ مین فروگذاشت نکی مگر شمال روسیونکی فتح ہونے سے کہ جسکے انجام مین عہدنامہ ترکمان شاہی ۱۸۲۸ء مقرر ہوا اونکو یہہ قابلیت حاصل ہوئی کہ ایران مین بھی اپنا اقتدار پیدا کرین اور اس ذریعہ سے اونہون نے شاہ ایران کو فرمان ادائی ہرات اور افغانستان مغربی پر دعویدار ہونیکی ترغیب دی ۱۸۳۳ء مین جب ایرانی فوج ہرات کی قریب پہونچی تب دوست محمد خان کسی ایسے سرکاری جس سے وہ مقابلہ آرائے سکہان وپنہ باریافت پشاور مین متوقع کمک ہوسکے موافقت کرنے مین ناراض نہ تھا اوسی زمانہ مین لارڈ اکلینڈ صاحب نے یہ معتمدی کپتان برنس صاحب کابل کو پیغام بھیجا اگرچہ اس پیغام کا مطلب ظاہری تجارت تھا مگر باطن انہون کی ترقی کا روکنا اور باہم امیر اور رنجیت سنگھ کے صلح کرا دینا بھی منظور تھا مگر دوست محمد پشاور واپس دلانا بمین سرکار انگریزی سے سعی کی امید رکھتا تھا اسکی کفالت ایلچی سے حاصل نکر سکا اسواسطے وہ روسیون کی طرف متوجہ ہوا گو اوسکو رفاقت انگریزی کی نسبت اونسے زیادہ فوائد حاصل کرینگے توقع تھی اسطرح سرکار انگریزی کی تدبیرات استحکام خوداختیاری افغانستان ناکامیاب ہوئین یقین تھا کہ کابل کا روراور فریق جنگو حکومت بار فرائے گوارہ نہ تھی شاہ شجاع کو چاہتی تھی اسواسطے اس شاہ مجروح کے ازسرنو تخت نشین کرنا منظور ہوکر جون ۱۸۳۸ء مین فیمابین سرکار انگریزی ورنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے عہدنامہ ثلثہ مقرر ہوا تاریخ ۲۸ مئی ۱۸۳۸ء شاہ شجاع کو بمقام قندہار تخت نشین کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد دوست محمد خان حاضر آیا کہ اوسکو قید کر کر ہندوستان مین بھیجا گیا مگر خلایق سے خیرخواہی شاہ شجاع کی جو امید تھی ظہور مین نہ آئی وہ صرف اسلاح انگریزی کی امداد کی بھروسہ تھا بہت جلد بزوری محمد اکبر خلف دوم دوست محمد کے ایک ہنگامہ برپا کیا کہ آخر الامر فوج انگریزی مقیم تباہی اور شاہ شجاع قتل مین ختم ہوا مگر جنرل لولوک صاحب براستہ درہ خیبر اور جنرل نوٹ صاحب قندہار سے براستہ غزنی معہ فوج انتقامی جزر کابل جرین پہونچکر ان مقتول کا مکافات پہونچایا اور اسطرح عب انگریزی کا ہتک رفع کر کر فوج انگریزی نے افغانستان خالی کر دیا دوست محمد خان کو رہا کر کر کابل جانیکی اجازت ہوئی اور افغانونکو چھوڑا گیا کہ جسطرح چاہین حسب مرضی خود حکمرانی کرین پنجاب کی دوسری لڑائی کے زمانہ مین دوست محمد کابل سے اوترا اور گھاٹہ پشاور پر ازسرنو قابض ہوا مگر جب لڑائی گجرات مین سکھونکو شکست مطلق ہوگئی تب فوج انگریزی کے قریب آنے پر امیر خیبر پیشتر ہی بھاگ گیا اوس سے پیچھے چند سال تک باہم سرکار انگریزی اور امیر کے کچھ راہ ورسم نہوئی مگر امیر اقوام کوہستانی سرحد پشاور کو سرکار انگریزی پر بذریعہ افعال خصومانہ ایذا پہونچانے سے باز نہ آیا ۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو اپنے ممالک مین شامل کیا ۱۸۵۴ء مین اپنے سرداران قندہار کی عداوت اور ایرانیون کی مداخلت سے اپنی طاقت کی کمزوری پر خیال کر کر اپنے خلف غلام حیدر خان کو پشاور مین بھیجا اور وہان مارچ ۱۸۵۵ء مین عہدنامہ نمبری ٦٥ بدین شرایط کہ مابین سرکار انگریزی اور امیر کابل کے صلح ہوا اور ہر ایک دوسرے کی ممالک پر لحاظ رکھا اور سرکار انگریزی کے دوست ودشمن کابل کے دوست اور دشمن متصور ہونگے مقرر ہوا بعد ترتیب و دستخط ہوجانے عہدنامہ کے غلام حیدر خان نے ظاہر کیا کہ اوسکی والد کا یہہ ارادہ ہے کہ گھاٹہ دورین فوج بھیجکر قبضہ کرلے اس گھاٹہ و ممالک وارسندہ دیا رسندہ سے شاہ شجاع سرکار سکھون کے حق مین لادعوے ہوا تھا اور بعد ضبطی پنجاب اوسکا استحقاق سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اس استحقاق پر اصرار نہوا اور نواب گورنر جنرل نے منظور کیا کہ امیر گھاٹہ مذکور پر باستحقاق خود قابض ہوجاوے ۱۸۵۶ء مین جب ایرانیون سے

لڑائی ہوئی اور طرز امورات ہرات سے امیر کو خوف پیدا ہوا تب اوسی سرکار انگریزی سے اس باب مین صلاح اور انجام مین بتاریخ ۲٦ جنوری ۱۸۵۷ء اقرار نمبری ٩٦ باستحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء وقرارداد مطالبہ زرتائیدی سرکار انگریزی سے امیر کو بمراد بندوبست وحفاظت سرحد وتعینانی افسران انگریزی بمقام قندہار بجہت نگرانی تصرف زرتائیدی مطلب مقصودہ مین ونیز موجودگی وکلاے سرکار انگریزی وسرکار کابل بمقام کابل وپشاور مقرر ہوا حال مین ممالک کابل کے ہرات سے حملہ ہوا اور آخرش امیر نے ہرات کا محاصرہ کرلیا اس سے کاروبار آیندہ مین خلل پڑتا نظر آیا بلاشک صرف امیر کی لیاقت ذاتی سے کہ اب وہ بہت مسن ہوگیا ہے سلطنت تفرقہ وفساد سے محفوظ رہی ہے امیر کابل کی فوج کی تعداد تخمینا میجر لمسدن صاحب نے کہ جو تقرر عہدنامہ جنوری ۱۸۵۷ء پر بمقام قندہار بھیجا گیا تھا اس تفصیل لکھی ہے فوج باقاعدہ کی یہہ تفصیل ہے سولہ رجمنٹ پیادگان کہ ہر ایک مین براے نام آٹھ سو بندوق تین رجمنٹ سواران کہ ہر ایک مین تین سو سوار ہین اور توپخانہ جس مین ایک غبارہ پانچ التواب گرانبار چپیر میدانی توپین اور چھ بھاری توپین ہین علاوہ اسکے تین ہزار پانسو بیقاعدہ پیادہ جزایلچی اور باشندگان مسلح قصباتی کہ جنمین سے ایک مقام پر ایک ہزار پندرہ سو سے زیادہ فراہم نہین ہوسکتے سواران بیقاعدہ مین غایت درجہ بیس ہزار آدمی ہوسکتے ہین امیر کی سلطنت کی آبادی بتعداد چوبیس لاکھ چھپن ہزار آٹھ سو باشندہ ہین

نمبر ۹۴ — ترجمہ عہدنامہ شاہ کابل مصدقہ ۷ جون ۱۸۰۹ء

ازانجا کہ باہم سلاطین ایران او رفرانس کے اس مراد سے اتفاق ہوا ہے کہ ممالک شاہ درانیان پر اور بعدہ ممالک سرکار انگریزی واقع ہندوستان پر حملہ آور ہون اسواسطے جناب لارڈ صاحب حاکم باختیار کل امورات ملکی ومدبری جنگی ممالک انگریزی واقع ہند شرقی کیطرف او نرابل مونٹ سیوڈرٹ الفنسٹن صاحب بعدہ ایلچی معتمد مامور ہوکر دربار کابل کو بھیجے گئے تھے کہ وہان دا یران شاہ موصوف سے مقابلہ حملہ آوری فرانسیس وایرانیان کا مشورہ کرین اور ایلچی موصوف باریاب دربار شاہ ہوکر اپنی پیغام آوری کا مقصد برافادت دوستانہ بیان کیا اور شاہ نے فوائد احدیت وامداد باہمی ہردو ریاست امر مذکورہ مین بخوبی سمجھکر اپنے وزراے کو انریبل مونٹ سیوڈرٹ الفنسٹن صاحب سے مشورہ کرنے اور بلحاظ عافیت ہردو ریاست عہدنامہ رفاقت دوستانہ مقرر کرنیکی ہدایت کری تعمیل اوسکے فیمابین وزراے شاہ موصوف وایلچی انگریزی چند قلمہاے عہدنامہ مقرر ہوکر بسکہ شاہی سے منظور ہوکر صاحب ایلچی نے ایک نقل اوسکی واسطے تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب کے بھیجی تھی کہ اونہون نے شرایط مندرجہ کو بلاتفاوت منظور کر کر قلمہاے مذکور کی ایک نقل جیسی ذیل مین درج ہین مہر ودستخط نواب گورنر جنرل اور دستخط اہالیان سرکار انگریزی موجودہ ہندوستان سے تصدیق کر کر واپس بھیجی تھی اب بعہد وفرایض باہمی ہردو سرکارون کے صرف بموجب منشاء قلمہاے مذکورہ مرتب وتحقیق ہونگے

قلم اول چونکہ فرانسیس وایرانیون نے ریاست کابل کی برخلاف اتفاق کیا ہے اگر وے شاہ کی ممالک مین ہوکر گذرنا چاہینگے تو ملازمان تخت سبھی اونکو اثناء راستہ مین روکینگے اور حتے المقدور اپنے اونسے لڑائی کر کر اونکو پس پا کر کر ہندوستان انگریزی مین نہین آنے دینگے

قلم دوم اگر فرانسیس وایرانی حسب منشا خاص اپنے اتفاق کے شاہ کابل ملک کیطرف خصومانہ طور سے کوچ کرینگے تو سرکار انگریزی اونکے نکالنے مین بدل کوشش کر کر حتی المقدور اپنے خدمت مذکورہ بالا کی مصارف اپنے ذمہ تصور کریگی جبتک درمیان فرانسیس اور ایرانیون کے اتفاق جاری ہے قلمہاے ہذا بھی واجب التعمیل رہینگے اور طرفین سے اوسپر عمل ہوتا رہیگا

قلم سوم ہردو سرکارون کی دوستی ویگانگت ہمیشہ جاری رہیگی اور پردہ مفارقت درمیان سے اوٹھایا جاویگا اور کسیطرح ایک دوسرے کی ممالک میں مداخلت نکرینگے اور شاہ کابل قوم فرانس کی کسی شخص کو اپنے ملک مین نہین آنے دیگا ہردو سرکار وفادار ہوسکے اس عہدنامہ کو منظور کر کر شرایط منظور ہو تصدیق وفا کی گئی ہین اور جناب نواب گورنر جنرل انریبل اہالیان سرکار اعظم

ہندوستان سے تاریخ ۱۰ جون ۱۸۳۸ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۲۵۴ ہجری اس دستاویز کو اپنی مہر و دستخط سے مزین کیا۔

نمبر ۹۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و امیر دوست محمد خان والی کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال مقررہ منجانب سرکار انگریزی بتجویز جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب بمجاز اختیارات کلی عطیہ جناب نواب جیمس اندریو ریمس آف ڈلہوزی گورنر جنرل ہندوستان منجانب دوست محمد خان امیر کابل و بتجویز سردار اعظم حیدر خان بمجاز اختیارات کلی عطیہ امیر موصوف قلم اول فیمابین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امیر دوست محمد خان صاحب والی کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال اور وارثان امیر موصوف کے صلح و دوستی دوامی رہیگی قلم دوم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتے ہین کہ ممالک مقبوضہ حال امیر صاحب موصوف پر لحاظ رکھینگے اور اونمین کبھی مداخلت نکرینگے قلم سوم امیر دوست محمد خان صاحب والی کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال منجانب اپنے اور اپنے وارثان کے عہد کرتے ہین کہ ممالک آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی پر لحاظ رکھینگے اور اونمین کبھی مداخلت نکرینگے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھینگے مورخہ بمقام پشاور ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ رجب ۱۲۷۱ ہجری مہر و دستخط جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب مہر حیدر خان ولی عہد بطور وکیل منجانب امیر دوست محمد خان و بحیثیت ولی عہدی بہ ہدایت خود تاریخ ... نواب گورنر جنرل نے بمقام ... اس عہدنامہ کو تصدیق کیا حسب الحکم نواب گورنر جنرل دستخط و مہر ... سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان ...

نمبر ۹۶

قلمہائے اقرارنامہ مورخہ مقام پشاور ۲۶ جنوری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۲۷۳ ہجری فیمابین امیر دوست محمد خان حاکم کابل و ممالک افغانستان مقبوضہ حال منجانب خود و نیز جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب و لفٹننٹ کرنیل ایچ بی ایڈورڈس صاحب کمشنر پشاور منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی حسب ہدایت جناب نواب چارلس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب گورنر جنرل ہندوستان باجلاس کونسل اول ازانجا کہ شاہ ایران نے سرکار انگریزی سے بدعہدی کرکر ہرات پر قبضہ کرلیا ہے اور امیر دوست محمد خان کے ممالک مقبوضہ حال مین مداخلت کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اب ایرانی و انگریزی سرکارون مین باہم لڑائی ہوگئی ہے اسواسطے سرکار انگریزی نے اس نظر سے کہ امیر دوست محمد خان کو اوسکے ممالک مقبوضہ حال واقع بلخ و کابل و قندہار کے حملہ ایرانیان سے محفوظ و مامون رکھنے مین امداد پہونچے منظور کیا ہے کہ جبتک ایرانیون سے لڑائی رہے براہ دوستی مبلغ ایک لاکھ روپیہ سکہ کمپنی ماہ بماہ ... زرتائیدی شرائط ذیل امیر صاحب دیتے رہینگے دوم امیر دوست محمد خان اپنے سواران گولہ اندازان توپخانہ کہ حسبِ حال ہین بدستور رکھینگے اور اٹھارہ ہزار پیادہ ہے کہ جنمین تیرہ ہزار قواعد دان اور تیرہ جمعیتون مین منقسم ہونگے رکھینگے سوم امیر صاحب خزانہ انگریزی سے روپیہ وصول کرنے اور اپنے ملک ہی لیجانیکا بندوبست بطور خود کرینگے چہارم افسران انگریزی معہ مناسب عملہ ... حسب مرضی سرکار انگریزی کابل یا قندہار یا بلخ مین یا ہر سہ مقامات مین یا اور کہین جہان ایرانیون سے لڑائی کیواسطے افغانونکی فوج جمع ہو متعین ہونگی اور اونکا یہ کام ہوگا کہ زرتائیدی کو جو امیر صاحب کو دیا جاتا ہے جنگی مطالب مین جسکے واسطے دیا گیا ہے خرچ ہوتا دیکھین اور اپنی سرکار کو کل حالات سے مطلع کرتے رہین تقسیم تنخواہ سپاہ یا مشورہ سرکار کابل سے اونکا کچھہ سروکار نہوگا اور نہ وہ ملک کے انتظام اندرونی مین مداخلت کرینگے امیر صاحب ذمہ دار ہونگے کہ جبتک وہ اونکے ملک مین رہین بالامن رہین اور اونکی تعظیم و تکریم ہوتی رہے اور کل جنگی

و ملکی معاملات لڑائی کی اونکو اطلاع ہوتی رہے پنجم امیر صاحب اپنا وکیل پشاور مین مقرر و مامور کرینگے ششم لاکھہ روپیہ ماہوار زرتائیدی جس تاریخ کو ایرانی و انگریزی سرکارون کی لڑائی موقوف ہوجاویگی اوسی روز یا اوس سے پیشتر کبھی حسب مرضی و خوشی نواب گورنر جنرل ہندوستان کے موقوف ہوجاویگا ہفتم جب زرتائیدی موقوف ہوجاویگا افسران انگریزی بھی امیر صاحب کی ملک سے برخاست کئے جاوینگے مگر حسب مرضی سرکار انگریزی ایک وکیل کہ انگریزی ہوگا سرکار انگریزی کیطرف سے کابل مین رہیگا اور ایک سرکار کابل کیطرف سے پشاور مین رہیگا ہشتم افسران انگریزی کی حفاظت کیواسطے امیر صاحب وقت جانیکے سرحد انگریزی سے اور عند الواپسی سرحد انگریزی تک بدرقہ کافی مہیا کرینگے نہم زرتائیدی یکم جنوری ۱۸۵۷ء شروع ہوگا اور ایک مہینا چڑہ جایا کریگا نب خزانہ انگریزی ملا کریگا دہم پانچ لاکھہ روپیہ کہ بالفعل بتفصیل ذیل قندہار کو امیر صاحب کی پاس بھیجے گئے ہین اس اقرارنامہ مین محسوب نہونگے وہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کا خصیہ خوشنودی و زرتائیدی سے علیحدہ ہے اور جو لاکھہ روپیہ جو سب مہاجنان کابل کی ذمہ ہے اور کسی مطلب کیواسطے بھیجے گئے تھے اس اقرارنامہ کی رقم مین داخل ہونگے یازدہم عہدنامہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ رجب ۱۲۷۱ ہجری جسکے بموجب امیر کابل و آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی دوستون کا دوست اور دشمنان کا دشمن ہونے کا عہد کرتے ہین اس اقرارنامہ سے کسیطرح منسوخ نہین ہوتا ہے اور حسب منشاء عہدنامہ مذکور امیر صاحب کابل منظور کرتا ہے کہ جبتک لڑائی رہے یا جبتک سرکار کابل اور سرکار انگریزی مین باہم دوستی رہے جو ایران سے پیغام با خفای ایران سی اونکی پاس آوینگے اونکی اطلاع سرکار انگریزی کو کرتے رہین دوازدہم بلحاظ دوستی موجودہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کی سرکار انگریزی عہد کرتی ہے کہ کل اقوام افغانستان کی خصومت گذشتہ سے چشم پوشی کرینگے اور اونسے کسیطرح سزادہی سے پیش نہ آوینگے ازانجا کہ امیر نے درخواست کری ہے کہ علاوہ چار ہزار بندوق کے جو پہلے دیگئے ہین چار ہزار بندوقین اور دیجاوین اسواسطے کہ منظور ہوا ہے کہ سرکار انگریزی چار ہزار بندوقین اور بمقام تل بھیجیگی اور وہانسے ملازمان امیر اونکو اپنی باربرداری مین لیجاوینگے مہر و دستخط جان لارنس چیف کمشنر مہر و دستخط ہنری بی ایڈورڈس کمشنر قسمت پشاور نواب کلب علیخان یوسف علیخان محمد سعید خان غلام محمد خان فیض اللہ خان علی محمد خان داؤد خان شاہ عالم خان

علی محمد خان روہیلہ کا عروج و اقتدار پاکر تمرد و بغاوت کرنا

علی محمد خان روہیلہ اگرچہ امیر کا بیٹا اور ایک پٹھان کا پالا ہوا تھا پر خدا ہمراہی تھا پہلے تو صوبہ مراد آباد کے عامل کی ہان جمعداروں کے طور پر رہا اور کوئی دنون عظمت اللہ خان اور فرید الدین خان جو اعتماد الدولہ کیطرف سے مراد آباد کے حاکم تھے اونکی خدمت مین رہا اور بڑا نام پیدا کیا اور عظمت اللہ خان نے جو امیر الامرا امام الملک حسین علیخان بہادر کے بھائی سیف الدین علیخان کو مارا تھا اس امر مین یہہ بھی اسکا شریک تھا اور اس سبب سے اسکا اور بھی مرتبہ بڑہا یہانتک کہ اعتماد الدولہ وزیر سے اور بعض آرام طلب جاگیر دارونسے اپنی قریب قریب کی اکثر جاگیرین اجارہ ایک اقتدار حاصل کرلیا اسمین فرید الدین خان اور عظمت اللہ خان بھی آگئے وہ پٹھانون سے اپنی تئین مشابہ کرکے اور پٹھانون ہی کا سا اپنا نام رکھکر انکے گروہ مین ملگیا اور اکثر اس افغانونکو اپنا ہمراہی کرلیا چنانچہ قندہار کی طرف سے افغان جو ایران کی فوج کے ڈر سے تتر بتر ہورہے تھے غول کے غول اسکے پاس آکر جمع ہوئے اور اسکا لقب روہیلہ مشہور ہوگیا جب زراعت کے کاروبار مین سستی آنے لگی اور سردارون مین نفاق پڑا اور وزیر بھی آدمی اور عورتونکی صحبت مین رہنے لگا تب علی محمد خان وزیر سے پھر گیا اور مالگذاری کا اسکے سرکار مین روپیہ دینا موقوف کیا وزیر نے راجہ ہرنند کو اس صوبہ کا نایب کرکے وہانکے بندوبست اور علی محمد خان اور اور سرکشونکی تنبیہ کے لئے فوج اور لڑائی کا سامان دیکر بھیجا اسنے وہان پہونچتے ہی بہت غرور سے حکم چلانا شروع کیا روہیلہ نے دانائی سے تابعداری قبول کرکے تقصیرون سے عذر کیا اور اپنے ذمہ کے روپیون کے ادا کرنیمین کچھہ مہلت چاہی پر راجہ نے اسکی التماس کو قبول کیا اور اسکی جڑ پیڑ سے تباہ کرنیکی فکر مین ہوا تب روہیلہ ہارکے پٹھانونکو ساتھہ لیکر لڑنے کو مستعد ہوا جب دونون لشکر ملنے کو تھے اور کچھہ فاصلہ درمیان تھا راجہ ہرنند جو شیعون کی اکثریت سے شبہ لگی کا منتظر ہوا

اور اوس وقت سے آسے تک جبلہ سو الیجیون کی آمد رفت مین اوقات گذرانا چاہا روہیلہ نے یہہ خبر پاکر انکو اسکے لشکر پر چھاپا مارا راجہ
اوسوقت دیوتاؤن کی پوجا مین تھا سپین روہیلہ کی فوج اڑا پڑی اور اسکی لشکر کی کتا کرنے لگی راجہ اپنے مندر مین اور اوسکا بیٹا موتی رام
کہ بہت حسین تھا دونون مارے گئے علی محمد خان کو بہت سا اسباب ملا اور ایسی فتح اس آسانی سے ہو گئی اعتماد الدولہ نے جھیہ اسکا تدارک
کیا الملکہ اور اپنی عورت شعلہ نوری اور چھوٹے بیٹے معین الملک کو جو میر منو مشہور تھا صلح کیواسطے بھیجا علی محمد خان نے جبین دریا مین
شعلہ نوری کی بجری پر حاضر ہوکر بیگم اور اوسکی لڑکی کی ملازمت حاصل کرکے مالگذاری کا معاملہ کر لیا اوس وقت سے علی محمد خان کا
اقتدار بڑھا مراد آباد و بریلی بدایون انولہ اور اور ملک ہولی ہوئے اسکے قبضہ مین آئے اور بیس چالیس ہزار افغان اور روہیلہ بھی اسکے یہان
نوکر رہے آخر عمدۃ الملک اور صفدر جنگ نے بادشاہ کو اسکا مفسد ہونا جتایا اور اسکی سزادہی کی باب مین عرض کی بادشاہ نے انکی
عرض کو منظور کرکے چوبیسوین محرم ۱۱۵۹ہجری کو اس افغان کی تنبیہ کے ارادہ پر موتی باغ مین نقل مکان کیا اور چودہوین صفر کو وہان سے
کوچ کرکے نیڈن ندی پر اوترے اور سادات خان بہادر و ذوالفقار جنگ کو شاہ جہان آباد کی صوبہ داری اور قلعداری دیکر آپ
اوس طرف روانہ ہوئے اس سنہ مین ربیع الآخر کے اوائل مین سنبھل مین پہونچے علی محمد خان کو بادشاہ سے لڑنیکی تاب نہ پڑی
آخر بنگڈھ قلعہ مین بیٹھ رہا بادشاہی فوج نے قلعہ کا محاصرہ کیا اس عرصہ مین قائم الدولہ قائم جنگ محمد خان بنگش کا بیٹا
بھی دار الملک فرخ آباد سے بہت سی فوج سے اور پر اجہ نجف رائے صوبہ اودہ کا نائب صفدر جنگ کا ہوکر لڑائی کا اسباب و سامان
لیکر بادشاہی لشکر مین داخل ہوا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کی وزیر باوجود اسکے کہ علی محمد خان نے اس سے بہہ سرکشیان کین
تھین پھر بھی اپنی بیوقوفی سے عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کی برخلافی سے علی محمد خان کی خفیہ مدد کرتا رہا یہہ دونون امیر روہیلہ کی
معاملہ کو وزیر ہی کے اختیار پر چھوڑکر آپ الگ ہو گئے وزیر اس افغان کی بخشوانے کا سبب ہوکر جمعہ کے دن تیسری جمادی الاولی
کو اسکے ہاتھ دستمال مین لپیٹ کر بادشاہ کی ملازمت مین لایا بادشاہ نے وزیر کی استرضا کے لیے وزیر ہی کو اسکے ہاتھ کھولنیکا
حکم دیکر کہا کہ اسکو ہم نے تمہارے سپرد کیا اور اسکے قلعہ کا مال و اسباب ضبط کرنیکو لوگ بھیجے قلعہ اور کئی توپین اور کچھ نقد جو قائم خان
کے پاس امانت رکھا تھا یہہ سب بادشاہی خزانہ مین داخل ہوا نجف رائے اور قائم خان بنگش رخصت ہوکر اپنی اپنی جگہون کو روانہ
ہوئے اور بادشاہ بھی وہانسے مراجعت کرکے جمعرات کے دن جمادی الاخری کی پہلی تاریخ شاہ جہان آباد کے قلعہ مین داخل ہوئے

ریاست رام پور انتخاب رپورٹ صاحب کمشنر روہیل کھنڈ و دیگر کاغذات موجودہ دفتر ممالک غیر

روہیلہ افغانون مین سے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان اول خوش باش ہوئے شروع اٹھارہوین صدی مین داؤد خان خلف
شاہ عالم نے کچھہ ناموری حاصل کری مگر خاندان کی ترقی پیشتر اوسکے بیٹے علی محمد خان سے جسکو کہتے ہین کہ ہندو نسل سے تھا اور
داؤد خان نے متبنے لیا تھا وہ ہی علی محمد خان بعد وفات اپنے باپ کے ترقی پاکر بہت و رہیلان سے افغانون کو جمع کیا اور بارہ
کے سیدون پر مہم ہوئی اوسمین خطاب نوابی اور خزانہ عظیم روہیل کھنڈ کا عطیہ حاصل کیا اتفاقا اوسنے صوبہ دار اودہ کو جو کہ دہلی مین آیا تھا
ناراض کیا اور اوسکی تحریک سے محمد شاہ بادشاہ دہلی نی روہیلہ پہ فوج کشی کی مجبور علی محمد خان کو حاضر ہونا پڑا اور ملک سے
لادعوے ہوکر اپنے دو بیٹون کو بطور اول سپرد کیا فقط عرصہ نہ گذرا تھا کہ ملک سرہند اوسکو سپرد ہوا اور عہد شاہنشاہ کی آخر مین
وقت مین احمد شاہ ابدالی کی حملہ آوری سے برہمی ہوئی اوسکو موقع غنیمت سمجھہ کر روہیل کھنڈ مین گیا اور اپنی حکومت جمائی اور عہد
مین محمد شاہ کے بیٹے سے ملک کی منظوری و استقلال حاصل کیا مرنے سے پہلے اوسنے اپنا ملک چھہ بیٹون کو دیدیا اور ناوان
دو بڑے بیٹون کی جنکو احمد شاہ نے گرفتار کر لیا تھا اور دیگر بیٹون کے سن تمیز کو پہونچنے تک ملک بحفاظت و انتظام حافظ رحمت خان

دونون

و دوندے خان کو حافظ رحمت خان داؤد خان کا بھائی حقیقی اور دوندے خان بھائی چچازاد تھے سپرد کیا اوسکے مرنے پیچھے منظور تھے
لیکن دونون بیٹے بھی رہا ہوگئے آخرکار محافظون نے جاگیر جمعی چھہ لاکھہ روپیہ جسمین رام پور وغیرہ بھی فیض اللہ خان کو دی جب مرہٹون
نے ۱۷۷۱ء مین شاہ عالم بادشاہ کو تخت دہلی پر بٹھایا اونہون نے روہیلون کی ملک کی مہم کا ارادہ کیا اونکے آنیکی خبر سنکر روہیلے گھبرائے
اور عجز و التجا سے اونکو راضی کیا اور اوسی وقت نواب اودہ سے امداد و اتفاق کی درخواست کی ۱۷۷۲ء مین بموجب عہدنامہ نمبر ۲ اتفاق
و حفاظت و حملہ آوری قایم ہوا روہیلون نے اس شرط پر کہ مرہٹون کو نکالدیا جاوے نواب سے چالیس لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار واثق کیا جب
مرہٹون نے بادشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ جبرا عطا کرائے نواب بالکل گھبرا گیا اور انگریزون سے کہ اونپر بموجب عہدنامہ کے فرض تھا امداد
کی درخواست کی اور ایک ملاقات مین بمقام بنارس نواب نے وارن ہسٹنگس صاحب سے اقرار حاصل کیا کہ روہیلو پر جو مرہٹون کا
مقابلہ نہین کرسکتی تھی اور ایفا ئے اقرار ادا ئے زر مین قاصر ہوئے تھے اگر فوج کشی ہوئی تو بذریعہ اپنی فوج کی امداد کرینگے وزیر نی شاہنشاہ
بھی عہدنامہ کیا کہ شاہنشاہ اس مہم مین مدد دے اور ملک مقبوضہ کا خزانہ لے روہیلے اپنے ملک کی حملہ آوری مین متعرض ہوئے
اور بعد دلیرانہ مقابلہ کے جسمین حافظ رحمت خان مارا گیا شکست پائی فیض اللہ خان مع بقیہ فوج روہیلہ کی پہاڑون مین چلا گیا چند
سوال و جواب اور حقیقت چھپا رہی بعد اقرارنامہ نمبر ۳ معروف عہدنامہ لال ڈانگ درمیان اوسکے
اور نواب کے بکفالت انگریزی مقرر ہوا اور شرط جنگی نوکری ذریہ کی جائداد رام پور اوسکو
دیگئی ۱۷۹۳ء عیسوی نوکری کی شرط بذریعہ عہدنامہ نمبر ۴ اور بکفالت سرکار انگریزی
مبلغ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ زر نقدی مستقل ہوا فیض اللہ خان کی وفات پر نزاع خانگی برپا ہوئی محمد علیخان بڑے
بڑے بیٹے کو غلام محمد خان چھوٹے بیٹے نے مار ڈالا اور جاگیر چھین لی چونکہ اس جاگیر مین سرکار انگریزی کی کفالت تھی اسلیے نواب اودہ کو
انگریزی فوج سے مدد دیگئی کہ غاصب کو بیدخل کرکر احمد علیخان خلف محمد علیخان کو مسندنشین کری درمیان سرکار انگریزی اور نواب اودہ اور
فوج روہیلہ کی اقرارنامہ عہدی نمبر ۵ مرتب ہوا اور بعدہ عہدنامہ نمبری ۶ حصہ جاگیر احمد علیخان کی کفالت سرکار انگریزی سے ہوکر سابقا
روہیل کھنڈ مین شامل ہوئی ۱۸۰۱ء مین ملک روہیل کھنڈ سرکار انگریزی کو مفوض ہوا تب یہہ خاندان بدستور اپنے ملک پر قابض رہا
۱۸۴۰ء مین احمد علیخان مرگیا اور اوسکی اکلوتی دختر کی مسندنشینی نامنظور ہوئی اور محمد سعید خان خلف کلان غلام محمد خان کو کہ قریب ترین
وارث تھا قابض جائداد کیا گیا اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۷ کہ جاگیر کا بندوبست اچھا کریگا اور روہیلے سردارون کو مواجب مناسب
دیتا رہیگا اور ایسا ہی عہدنامہ نمبر ۸ نواب حال محمد یوسف علیخان خلف اول و وارث محمد سعید خان سے لیے گئے تھے
نواب محمد یوسف علیخان نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین خیرخواہی کی اوسکے عوض مین بموجب سند نمبر ۹ ملک جمعی ایک لاکھہ چار ہزار چار سو
سالانہ عطا ہوا ہے اول یہہ ارادہ ہوا تھا کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاوے مگر بعدہ مراد آباد اور بریلی کی حد کی دیہات دیے گئے ان دیہات
کی زمینداری کے حقوق پر لحاظ رکھنا نواب پر فرض ہے نواب کو خطاب نائٹ آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف سٹار آف انڈیا
بھی ملا ہے اور سند نمبر ۱۰ اس مضمون سے عطا ہوئی کہ وراثت حکمرانی جائداد جو بموجب قانون اسلام جائز ہوگی منظور کیجاویگی
نواب کو تیرہ توپون کی سلامی ہے ملک رام پور کا رقبہ یکہزار ایک سو چالیس مربع میل ہے اور آبادی تین لاکھہ نو ہزار
دو سو تیئیس ۲۳ باشندون کی ہے

ترجمہ عہدنامہ مقبولہ باہمی وزیر سلطنت شجاع الدولہ و سرداران روہیل کھنڈ کہ بعد ترتیب باہم مبدل ہوا

اقرارنامہ اول درمیان ہمارے دوستی ہوگئی ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان اور کل دیگر سردار چھوٹے بڑے نے وزیر سلطنت

شجاع الدولہ نے اقرار اور عہد کیا ہے کہ ہم مدعا ے اس تحریر پر ثابت قدم رہینگے اور اس اقرارنامہ سے کبھی منحرف نہونگے ہم اوسکے دوستونکو اپنا دوست اور اوسکے دشمنونکو اپنا دشمن سمجھینگے اور ہم اور ہمارے وارث جبتک حیات اپنے اس قول و قسم پر مضبوطی سے ثابت قدم رہینگے اور اپنے اور وزیر سلطنت کے ملکون کی حفاظت کے واسطے ہم متفق اور مجتمع رہینگے اگر خدانخواستہ کوئی دشمن ہمپر اور وزیر سلطنت پر حملہ آوری کا ارادہ کریگا تو ہم روہیلہ سردار اور وزیر سلطنت اوسکے مقابلہ مین اپنا جہد مشترک مستعمل کرینگے اور نواب محمد ضابطہ خان کے فایدہ کے واسطے وزیر سلطنت جو تدبیر کرینگے اوسمین ہم روہیلے متفق اور مجتمع رہینگے ہم فریقین خدا تعالی اور اوسکے پیغمبر اور قران شریف کی قسم کہاتے ہین کہ ہم اس اقرار صالح پر استقلال سے ثابت قدم رہینگے اور اپنے اس عہدنامہ سے کبھی منحرف نہونگے جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب کی موجودگی مین یہہ عہدنامہ قسمیہ مستحکم ہوا اور مہر سے مرتب ہوا مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۱۸۶ ہجریہ مطابق ۱۲ جون ۱۷۷۲ء دستخط دستخط ولیم ڈلوی صاحب مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ کہ حافظ رحمت خان نے وزیر کو دیا

چونکہ نواب شجاع الدولہ وزیر سلطنت روہیلون کو اونکے ملک پر قابض کرینگے یہہ اونکی مرضی پر موقوف ہے کہ خواہ بذریعہ صلح کرینگے یا بذریعہ لڑائی کے اگر اسوقت مین مرہٹے بلا تقرر عہدنامہ یا قرار یافت صلح دریا پار چلے جاوین اور موسم بارش کی سبب سے لوٹ آوین اور بعد انقضا ے اونکے روہیلون کے ملک مین بدنظمی کرین تو اس بدنظمی کا رفع کرنا وزیر کے ذمہ ہوگا بعد اس مہم کے روہیلے سردار مبلغ چالیس لاکھہ روپیہ بشرائط ذیل دینا منظور کرتے ہین چونکہ مرہٹے اب روہیلون کے ملک مین مفسدہ کر رہی ہین وزیر شاہ آباد سے کوچ کرکر ایسے مقام پر پہونچینگے کہ تو ابعین روہیلہ جنگلون سے نکلکر اپنے گھرون مین جاوین اسوقت دس لاکھہ روپیہ نقد بوجہہ زر مقبولہ دیا جاویگا اور باقیماندہ تیس لاکھہ روپیہ ۱۱۸۰ فصلی سے تین برس مین ادا کیا جاویگا اس اقرارنامہ پر جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب کی مہر بطور گواہی

نقل عہدنامہ مہری و دستخطی نواب شجاع الدولہ بہادر و کرنیل چمپین صاحب

۱۷۷۴ء درمیان میرے اور فیض اللہ خان کی دوستی ہوکر مین نے منظور کیا ہے کہ ملک رامپور اور بعض اضلاع متعلقہ کا جسکی کل جمع سالانہ چودہ لاکھہ پچہتر ہزار روپیہ ہے اوسکو دونگا اور یہہ شرط کرلی ہے کہ فیض اللہ خان اپنی نوکری مین پانچہزار فوج رکھیگا اور اوس سے زیادہ ایک آدمی نہ رکھیگا اسواسطے مین عہد تحریری دیتا ہون کہ بشرائط ذیل ہروقت اور ہر موقع پر فیض اللہ خان کی عزت و توقیر کی امداد کرونگا اور حتی المقدور اپنے اوسکے فواید اور استحقاق کی ترقی کرونگا فیض اللہ خان بجز میری کسی شخص سے تعلق پیدا نکریگا اور بجز انگریز سردارون کی کسی سے خط و کتابت نکریگا میرے دوستون کو دوست اور میرے دشمن کو دشمن سمجھتا رہیگا اور مین کسی سے لڑائی کرونگا تو فیض اللہ خان دو یا تین ہزار فوج حسب لیاقت اپنے میری فوج مین شامل ہونیکے واسطے بھیجے گا اگر مین خود کوچ کرون تو فیض اللہ خان مع اپنی فوج کے میرے ساتھہ چلیگا اور اگر اوسکی فوج کم ہو تو اور اس باعث سے میرے ساتھہ چل سکے تو مین تین چار ہزار فوج اوسکے پاس رکھدونگا کہ مع اوس فوج کے میرے ساتھہ رہے اور اوس فوج کا خرچ مین ادا کرونگا شرط ایفا ے شرایط مذکورہ مین نے فیض اللہ خان کو ملک مذکور جمیع مندرجہ بالا کا دینا اور اوسکی فواید و استحقاق کا حتی المقدور اپنے ترقی دینا منظور کیا ہے اگر فیض اللہ خان اس عہدنامہ کی شرطون کا ایفا ے کرے اور باستقلال ثابت قدم رہے تو انشاء اللہ جس امر مین اوسکا فائدہ ہوگا مین تغافل نکرونگا مین باقیماندہ روہیلون کو دریا ے کے پار بھیجدونگا مین نے قران متبرک کی قسم کہائی ہے اور ایفا ے اس شرط کی خدا اور رسول شاہد ہین مہر کرنیل چمپین صاحب رجب ۱۱۸۸ھ مہر وزیر

نقل عہدنامہ مہری و دستخطی فیض اللہ خان و کرنیل چمپین صاحب ۱۷۷۴ء

درمیان میرے اور نواب وزیر الممالک بہادر کے دوستی ہوکر نواب وزیر نے بکمال مہربانی مجھکو ملک عطا کیا ہے اور مین نے قران متبرک کی قسم کہائی ہے اور خدا رسول کو اپنے عہد کا شاہد کیا ہے کہ جبتک زندہ رہونگا نواب وزیر کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا رہونگا اپنی فوج مین پانچ ہزار آدمی مشروطہ نواب وزیر رکھونگا اور اسی سوا ے ایک بھی آدمی نرکھونگا اور خواہ کسی سے نواب وزیر لڑائی کرے مین اوسکی مدد کرونگا اگر کسی دشمن پر نواب وزیر فوج بھیجے تو مین بھی اپنی دو یا تین ہزار فوج اوسکے شامل بھیجونگا اگر وہ خود بمقابلہ دشمن جاوے مین بھی خود مع اپنی فوج کی اوسکے ساتہہ جاؤنگا بجز نواب وزیر کے مین کسی سے تعلق نرکھونگا اور بجز انگریزی سردارون کے کسی دوسرے سے خط کتابت نرکھونگا اور جو کچھہ نواب حکم کرے گا مین اوسکی تعمیل کرونگا اور ہروقت اور ہر موقع پر خواہ مصیبت ہو یا ترقی مین اونکا مضبوط رفیق رہونگا خدا اور رسول کو ایفا ے ان شرائط کا شاہد کر کر قران متبرک کی قسم کہاتا ہون اگر مین خلاف اسکے عمل کرون تو خدا اور رسول مجھکو سزا دین مہر کرنیل چمپین صاحب

شہر رجب ۱۱۸۸ ہجری مہر فیض اللہ خان

نمبر ۴ ترجمہ اوس تحریر کا کہ میجر ولیم پامر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

ازانجا کہ عہدنامجات ۱۷۷۴ء کی قلمہا ے مختلف ہین کہ پیشتر سے مابین نواب وزیر مرحوم شجاع الدولہ صاحب و نواب وزیر خان آصف الدولہ صاحب اور نواب فیض اللہ خان کے ہین یہہ قلم ہے کہ جب کبھی نواب وزیر صاحب اپنی فوج نوکری پر بھیجین تو اوسکے ساتھہ نواب فیض اللہ خان اپنے دو یا تین ہزار آدمی کی فوج بھیجین اور یہہ شرط موجب نزاع و اشتباہ باہمی فریقین کے رہی ہے اسواسطے نواب فیض اللہ خان نے میری معرفت نواب وزیر صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ قلم جسمین وقت بوقت فوج مہیا کرنیکا عہد ہے موقوف ہوجاوے اور بجاے اوسکے پندرہ لاکھہ روپیہ بشرح ذیل دینا منظور کیا ہے فی الحال پانچ لاکھہ ۱۱۹۱ فصلی کے خریف مین پانچ لاکھہ اور ربیع مین دو لاکھہ اور باقیماندہ تین لاکھہ خریف ۱۱۹۲ فصلی مین اور نواب وزیر نے بھی منظور کیا ہے کہ شرط مذکورہ بالا تاریخ امروزہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۹ ہجری سے عہد قلم مذکورہ عہدنامہ سابق موقوف ہوکر باقیماندہ قلمین بدستور واجب التعمیل رہینگے مین کہ نواب وزیر صاحب اور صاحبان کونسل کیطرف سے بھیجا ہوا ہون عہد کرتا ہون کہ نواب وزیر بہمرسانی فوج کا متر صد نہوگا اور اگر وہ مطالبہ کرے تو صاحبان کونسل کیطرف سے جو صاحب اوسکے پاس رہتے ہین اس مطالبہ مین مانع ہونگے مگر بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان بجز قلم بہمرسانی فوج عہدنامہ درمیانی اپنے اور نواب وزیر کے دیگر قلمون کی تعمیل کرتا ہے اور نواب فیض اللہ خان نواب وزیر کے ملک کی زمیندارون کو اپنے ملک مین اشتعال نکرے اور پناہ ندے اور نواب وزیر صاحب اپنی طرف سے قلمہاے عہدنامہ سابق کی تعمیل کرینگے اور اونکی سرکار کے اہلکار اپنے اضلاع مین ترغیب و پناہ ندینگے مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ عہدنامہ خلاصی نواب فیض اللہ خان کا عہد بہمرسانی فوج سے منجانب نواب وزیر صاحب اور بکفالت منجانب صاحبان کونسل لکھکر نواب فیض اللہ خان کے پاس بھیجا ہے مورخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۹ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۷۸۳ء دستخط وارن ہسٹنگس صاحب ایڈورڈ وہلر صحیح ترجمہ دستخط رابرٹ گرگری اسسٹنٹ ترجمہ دربار وزیر بتاریخ ۲۳ جون ۱۷۸۳ء بمقام فورٹ ولیم کونسل مین منظور ہوا دستخط جان میگفرسن دستخط جان سٹیبس

نمبر ۵ عہدنامہ تمہیدی فیمابین وزیر الممالک آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و انگلش کمپنی و قوم روہیلہ

قلم اول جب یہہ عہدنامہ تمہیدی مقرر ہوجاویگا خصومت درمیانی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اوسکے رفقا ے

اور فوج روہیلہ کی موقوف ہوجاویگی قلم دوم نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر منظور کرتے ہین کہ اونہون نے نواب فیض اللہ خان مرحوم اور اونکے متعلقون کی گئی ہوئے قصور معاف کر دیے ہین اسیطرح غلام محمد خان نے خزانہ متروکہ فیض اللہ خان کا کہ اونہی عندالوفات چھوڑا تھا زمانہ اپنی تحویل کا حساب دیدیا ہے اس خزانہ مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار اشرفیان جسپر روپے غلام محمد خان لشکر روہیلہ مین گیا ہے خرچ ہوئی ہین یہ منہا ہوکر زر مطالبہ اوسقدر باقی ہے جسکا مطالبہ ہوتا ہے قلم سوم فوج روہیلہ اقرار کرتی ہے کہ جو کچھ خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا باقی رہیگا سرکار کمپنی مین امانت رکھدینگے قلم چہارم نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر منظور کرتے ہین کہ احمد علیخان نبیرہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ جاگیر مین عطا کرینگے اور شہر رامپور جاگیر مین شامل ہوگا اور چونکہ احمد علیخان نابالغ ہے اسواسطے اوسکی عمر ساتھ برس ہونچنے تک نصر اللہ خان خلف عبداللہ خان مرحوم احمد علیخان کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہےگا قلم پنجم جب روہیلونکی فوج خزانہ متصرفہ قلم سوم دیدیگی نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور انگلش کمپنی کی افواج یہانسے کوچ کر جاویگی اور روہیلونکی فوج متفرق جہان جہان مناسب سمجھیگی جاوے گی بمقام ٹپا گھاٹ لشکر انگریزی ۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری مہر نواب وزیرالممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ مہر مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب انگلش کمپنی بطور کفیل قلمہای بالا مہر نصر اللہ خان

نمبر ۶ عہدنامہ کفالت آونریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی درمیان وزیرالممالک ہندوستان نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و نواب احمد علی خان بہادر

ازانجاکہ بموجب عہدنامہ تمہیدی مورخہ ۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ - نومبر سنہ ۱۷۹۴ء مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر و مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر منجانب آنریبل انگلش انڈیا کمپنی و نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلہ کہ جسکی نقل اس عہدنامہ سے معطوف ہے سرکار کمپنی موصوف نے نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور نواب نصر اللہ خان بہادر ہر دو کیطرف سے شرائط ہونیکا کفیل ہونا منظور کیا ہے اسواسطے سر فریڈرک چیری صاحب منجانب آونریبل سرجان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل امورات کمپنی موصوف واقع ہندوستان قلمہائے ذیل منظور کرتے ہین **قلم اول** نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے عہدنامہ تمہیدی مذکورہ بالا کی قلم دوم مین نواب فیض اللہ خان مرحوم کی خاندان اور ہمراہیون کا قصور معاف کردینا ظاہر کیا ہے حسب منشائے قلم مذکورہ آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی عہد کرتے ہین کہ بپاداش کسی فعل کے جو تاریخ ۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری تک وقوع مین آیا ہے نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر خاندان مذکور اور اوسکے متوسلون پر اذیت نہ پہونچاوینگے **قلم دوم** نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے قلم چہارم عہدنامہ مذکورہ مین بنام نواب احمد علیخان بہادر نبیرہ نواب فیض اللہ خان مرحوم جاگیر عطا کرنے کا اقرار کرکر بایفاے اس اقرار کے سند عطانامہ جسکی پشت پر محالات جاگیر کے نام اور جمع درج ہین بمہر اپنے اور مورخہ ۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری نواب احمد علیخان بہادر کو دی ہے کمپنی موصوف محالات مذکورہ کی بشرائط مصرحہ سند مذکورہ بلا مطالبہ بابت توفیر بقبضۂ نواب احمد علیخان بہادر رہنے کی کفالت کا عہد کرتے ہین **قلم سوم** قلم چہارم عہدنامہ مذکور مین قرار پایا ہے کہ جبتک نواب احمد علیخان اکیس برس کی عمر کو پہونچے نواب نصر اللہ خان بہادر خلف عبداللہ خان مرحوم نواب احمد علیخان کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہیگا کمپنی موصوف اس تقرری کو قبول کرتی ہین اور یہ بھی منظور کرتی ہین کہ جبتک نواب نصر اللہ خان بہادر نواب احمد علیخان بہادر کا محافظ اور جاگیر کا منتظم رہےگا اوسکی مہر کو بمنزلہ مہر نواب احمد علیخان بہادر کے سمجھینگے **قلم چہارم** قلم سوم عہدنامہ مذکور مین قرار پایا ہے کہ نواب فیض اللہ خان مرحوم نے خاندان کا خزانہ کمپنی موصوف کو امانت دیا جاویگا اور کمپنی موصوف نے

بموجب اوسکے تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان امانتا لیکر بطور نذرانہ بابت جاگیر منجانب نواب احمد علیخان بہادر اور بعوض کل استحقاق منسلکی جایداد نواب فیض اللہ خان اور محمد علی خان مرحوم کی تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان مذکورہ نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو دیگئی ہین کمپنی عہد کرتی ہین کہ فریقین معاہدہ مین سے کسی کو کسی امر متعلق اس معاہدہ پر باہم مطالبہ نقدی نہوگا **قلم پنجم** کمپنی موصوف منظور کرتی ہین کہ نواب احمد علیخان بہادر کی بعمر اکیس سال پہونچنے پر بھی یہی عہدنامہ کفالت جاری رہیگا اور عہدنامہ جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصر اللہ خان بہادر مرجاوے یا کسی سبب سے عہدۂ حفاظت نواب احمد علیخان بہادر اور انتظام جاگیر سے معزول ہوجاوے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر حسب صلاح کمپنی موصوف قوم روہیلہ سے کسی شخص کو منتخب کرکر عہدہ مذکور پر مامور کرینگے **قلم ششم** نواب نصر اللہ خان بہادر موصوف نے نواب احمد علیخان بہادر کیطرف سے قبولیت محررہ ۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو لکھدی تھی کمپنی موصوف نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو کفالت دیتی ہین کہ نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر اس قبولیت کی تعمیل کرتا رہےگا اور اگر اس سے انحراف ہوگا تو نواب احمد علیخان بہادر کی طرف سے اطاعت و وفاداری واجب بجانب نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر مین خطای متصور ہوگی **قلم ہفتم** اس عہدنامہ کی بمہر و دستخط جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب کمپنی موصوف و بہ تصدیق دستخطی آنریبل سرجان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل و مہری کمپنی موصوف دو نقلین مرتب ہوکر ایک نواب وزیرالممالک نواب آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نواب نصر اللہ خان بہادر کو دیگئی ہین اور اسیطرح قبولیت مذکورہ قلم ششم کی دو پرت بمہر و دستخط نواب نصر اللہ خان بہادر مرتب ہوکر ایک نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور دوسری جارج فریڈرک چیری صاحب کو دیگئی ہین اور سند مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر مصرحہ قلم دوم نواب احمد علیخان بہادر کو دیگئی ہے اور اوسکی نقل مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصحت مطابقت اصل جارج فریڈرک صاحب کو دیگئی ہے مقام بریلی ۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۱۴ - دسمبر سنہ ۱۷۹۴ء دستخط جی ایف چیری صاحب بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۶ - مارچ سنہ ۱۷۹۵ء کو بدستخط آونریبل سرجان شور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل و مہر آونریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی تصدیق ہوا دستخط جی شیور

ترجمہ قبولیت مقبولہ نواب احمد علیخان بہادر بنام وزیرالممالک آصف جاہ بہادر

ازانجاکہ بموجب عہدنامہ تمہیدی مورخہ ۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ - نومبر سنہ ۱۷۹۴ء مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر و مسٹر جارج فریڈرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب قوم روہیلہ کے کہ نقل اوسکی معطوف ہے فیمابین نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور قوم روہیلہ کی چند شرائط قرار پائی تھین حسب منشاء اوسکی مین نصر اللہ خان بہادر کہ بموجب عہدنامہ مذکور نواب احمد علیخان بہادر کا محافظ اور جاگیر مذکورہ عہدنامہ کا منتظم مقرر ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر و منتظم جاگیر اور بعوض نواب احمد علیخان بہادر خود جاگیردار قلمہائے ذیل منظور کرتا ہون **قلم اول** نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے عہدنامہ تمہیدی مذکورہ بالا کے قلم دوم مین نواب فیض اللہ خان مرحوم کے خاندان اور متوسلون کے قصور معاف کردینا ظاہر کیا ہے حسب منشائے قلم مذکور مین عہد کرتا ہون کہ بپاداش کسی فعل کی جو تاریخ ۵ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری تک وقوع مین آیا ہی نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر خاندان مذکورہ اور اونکے متوسلون مین سے کسی پر اذیت نہ پہونچاوینگے **قلم دوم** نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے قلم چہارم عہدنامہ مذکور مین بنام نواب احمد علیخان بہادر نبیرہ نواب فیض اللہ خان مرحوم جاگیر عطا کرنیکا اقرار کرکر بایفاے اس اقرار کے

سند عطا نامہ جسکی پشت پر محالات جاگیر کے نام اور جمع درج ہین مہر سے اور مورخہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری نواب احمد علیخان بہادر کو دی ہے
مین قبول کرتا ہون کہ حسب منشا و شرائط مندرجہ سند مذکور نواب احمد علیخان بہادر کو اصول اطاعت وفاداری صادق بجانب نواب وزیر الممالک
آصف جاہ بہادر کی ترتیب کرونگا اور جاگیر کا انتظام بموجب شرائط مذکورہ کرونگا اور کل روہیلون اور دیگر لوگون کی دلون پر جو جاگیر مذکورہ کی پیداوار سے
بسر اوقات کرتے ہین فیاضی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی شکرگذاری اور اطاعت وفاداری بجانب اونکی معرفت اپنی جاگیردار نواب احمد علیخان بہادر
کرتے رہنا حتی المقدور اپنے منقوش دجاگیرین کرونگا قلم سوئم قلم چہارم عہدنامہ مذکور مین یہہ قرار پایا ہے کہ جبتک نواب
احمد علیخان بہادر اکیس ۲۱ برس کی عمر کو پہونچے مین نصر اللہ خان خلف عبد اللہ خان مرحوم نواب احمد علیخان بہادر کا محافظ
اور جاگیر کا منتظم رہونگا اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ نواب احمد علیخان بہادر کا فائدہ مدنظر رکھکر اپنی کمال لیاقت سے اس خدمت کو
انجام دونگا قلم چہارم مین نے قلم سوئم عہدنامہ مذکور مین منظور کیا ہے کہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے خاندان کا
خزانہ انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کو امانت دونگا اور کمپنی موصوف نے بموجب اوسکے تین لاکھ بائیس ہزار اشرفیان لی ہین
اور اشرفیان مذکور بطور نذرانہ جاگیر نواب احمد علی خان بہادر کی طرف سے اور بعوض کل استحقاق ضبطی جائداد نواب فیض اللہ خان
و محمد علی خان مرحوم کے نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو دیگئی ہین مین عہد کرتا ہون کہ فریقین معاہدہ مین کسی امر
متعلقہ امر معاہدہ پر باہم مطالبہ نقدی نہوگا قلم پنجم مین اقرار کرتا ہون کہ غلام محمد خان مابین حدود جاگیر کے کبھی کمین نہ رہیگا
اور نہ حکمرانی انتظام جاگیر و امورات نواب احمد علی خان بہادر مین کچھہ اختیار مستعمل کریگا قلم ششم مین اقرار کرتا ہون
کہ یکم دسمبر سنہ ۱۷۹۴ عیسوی مطابق ۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری سے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کلدار ماہوار واسطے معاش
غلام محمد خان کے پیداوار جاگیر سے کمپنی موصوف کو ادا کرتا رہونگا قلم ہفتم مین اقرار کرتا ہون کہ پسران
نواب فیض اللہ خان مرحوم کو ونکے مصارف کے واسطے رقومات مفصلہ ذیل شروع سنہ ۱۲۰۲ فصلی سے
ماہوار ادا ہوتی رہیگی حسین علیخان فتح علیخان ناظم علی خان یعقوب علی خان قاسم علی خان کریم اللہ خان
[illegible]

قلم ہشتم مین منظور کرتا ہون کہ جب نواب احمد علیخان اکیس ۲۱ برس کا ہوجاویگا یہہ قبولیت واجب التعمیل رہیگی اور قبولیت جدید کی ضرورت
نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مرجاؤن یا کسی سبب سے عہدہ حفاظت نواب احمد علی خان بہادر و انتظام جاگیر سے معزول ہوجاؤن تو
نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی موصوف روہیلون مین کسی شخص کو منتخب کرکر عہدہ مذکور پر مامور کرینگے
قلم نہم مین منظور کرتا ہون کہ بموجب عہدنامہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مہری و دستخطی جارج فریڈرک چیری صاحب منجانب آنریبل
کمپنی موصوف و بہ تصدیق آنریبل سر جان شیور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل کی کہ ایک پرت اوسکی نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
دی گئی ہے اور ایک پرت اوسکی مجھکو ملی ہے درمیان ہر دو فریق کے سرکار کمپنی کفیل ہوئی ہے نواب وزیر الممالک آصف جاہ سے
اس بات کی جس قبولیت کی دو پرتون پر میری مہر ہوکر ایک نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو دوسری جارج فریڈرک صاحب کو دیگئی ہین
نواب احمد علیخان بہادر کی طرف سے اوسپر عمل ہوتا رہیگا اور نواب احمد علیخان بہادر سے اس بات کی کہ بموجب سند مذکورہ قلم دوم کی کہ نواب
وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے نواب احمد علیخان بہادر کو عطا کی ہے اور نقل اوسکی مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بتصدیق مطابقت
اصلی جارج فریڈرک چیری صاحب نے لی ہے جو جاگیر نواب احمد علیخان بہادر کو ملی ہے اوسپر نواب احمد علیخان بہادر کا قبضہ رہیگا
مقام بریلی ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ صحیح ترجمہ دستخطی جی ایف چیری رزیڈنٹ ترجمہ درست

قبولیت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی از انجا کہ آنریبل کمپنی بموجب عہدنامہ کفالت مورخہ
۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مہری و دستخطی مسٹر جارج فریڈرک صاحب رزیڈنٹ موجودہ دربار ہمارے منجانب کمپنی موصوف
اور دستخطی آنریبل سر جان شیور صاحب بیرونٹ گورنر جنرل امورات کمپنی موصوف واقع ہندوستان و مہری کمپنی موصوف کی
کہ جسکی دو پرتون مین سے ایک مین نے لی ہے اور دوسری نصر اللہ خان بہادر کو دیگئی ہے کفیل ہوئے ہین مجھسے اس بات کی
کہ قبولیت مہری نصر اللہ خان بہادر مورخہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کی کہ اوسکی دو پرتون مین سے ایک مجھکو ملی ہے اور دوسری
جارج فریڈرک چیری صاحب کو دیگئی ہے تعمیل ہوتی رہیگی اور نواب احمد علیخان بہادر سے اس بات کی کہ جن محالات کو مین نے
بموجب ایک سند مہر میری مورخہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری بطور جاگیر بلا مطالبہ توفیر نواب احمد علیخان کو عطا کیا ہے اور اوس
سند کی پشت پر محالات کے نام اور ہر ایک کی جمع علیحدہ درج ہین کہ سند مذکورہ نواب احمد علیخان بہادر کو دیگئی ہے اور اوسکی نقل
میری مہر سے بتصدیق اصلیت جارج فریڈرک چیری صاحب کو دیگئی ہے نواب احمد علیخان کے قبضہ مین رہیگی اسواسطے مین بذریعہ قبولیت کے
اقرار کرتا ہون کہ اون شرائط مندرجہ عہدنامہ کفالت منظور کرتا ہون مقام بریلی ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری صحیح ترجمہ دستخطی جی ایف چیری رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض گذرانیدہ نصر اللہ خان مع جوابات

سوال اول بالفعل غلام محمد خان کے قبائل مکان واقع رامپور مین رہینگے اور جب وہ اونکو جانے دینا یا ٹھہرانا بیگم کی مرضی پر موقوف ہو
جواب اول دربارہ سکونت اپنے قبائل کے غلام محمد خان جیسا چاہیگا ویسا کریگا سوال دوم ایصال باقیات سرکاری و قرضہ ہا
تقاوی وغیرہ مین جو کسی رعیت کے ذمہ باقی ہے رعایا سے اون محالات کی جو نواب مرحوم کی جاگیر سے علیحدہ ہوگئی ہین کچھہ مزاحمت نہو
حضور سے ناظم بریلی کے نام پروانہ ہوجاوے کہ واجبات مذکور بموجب حساب کے وصول کرادے جواب دوم اون محالات مین
جو ضبط ہوگئے ہین قرضہ جات و باقیات و تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم سے جاگیردار کا کچھہ کام نہین سوال سوم
قطعات اراضی جائداد افغانان و دیگر سرداران وغیرہ واقعہ جاگیر قدیم جو فیض اللہ خان نے اونکو عطا کری تھی بحال جاری
کی جاوین جواب سوم محالات اپنی جاگیر مین اونکا جاگیردار کو اختیار ہے سوال چہارم تلسی رام خزانچی اتفاقات زمانہ سے
نکلکر دہلی کو چلا گیا ہے وہان شاہ نظام الدین اور مرہٹون کی آدمی اوسکو تکلیف دیتے ہین اور واپس نہین آنے دیتے ہین اور
سرکاری اور فوج کا اور جاگیر کا حساب اوسی پر منحصر ہے مین امیدوار ہون کہ جناب نواب صاحب ناظمان دہلی کو لکھدین کہ
تلسی رام کو کوئی تکلیف نہ دے وہ یہان آجاوے اور اپنے کام پر مامور کیا جاوے جواب چہارم جناب نواب صاحب نے
خط لکھدیا ہے سوال پنجم جو کچھہ مال کسیکا رامپور سے بھاگنے کیوقت بہ زبردستی چھینا گیا ہے وہ بعد تحقیقات مالک کو
واپس دلائینگے واسطے ناظم بریلی کے نام حضور سے حکم نافذ ہوجاوے جواب پنجم جو شخص اپنے مال و اثاثہ کی درخواست
کریگا اوسکو جواب بمقتضائے انصاف دیا جاویگا سوال ششم فیض اللہ خان نے سرکاری چک راجہ کہان مل سے
خریدی تھی اور اس وقت تک اوسی کے قبضہ مین رہی ہین امیدوار ہون کہ اونکی خلاصی کے واسطے ناظم بریلی کے نام حکم نافذ ہوجاوے
جواب ششم جو محالات جاگیر مین واقع ہین اور جاگیر سے متعلق ہین جناب نواب صاحب کی سند سے خلاص ہوگئے ہین
سوال ہفتم سنو خان و غلام علی الدین وغیرہ و دیگر افغانون کی خریدی ہوئی چند مقامات اراضی چک و دیہات مین اور
جبتک وے لوگ پہاڑون کے دامن پر گئے جمیع اراضی سرکاری سے معاف اور اونہین کے قبضہ مین رہی ہین امیدوار ہون
کہ ناظم بریلی کے نام ایک پروانہ نافذ ہوجاوے جواب ہفتم محالات متعلقہ جاگیر مین جاگیردار کو اس بات کا اختیار کلی حاصل ہے

سوال ہشتم امیدوار ہون کہ درباب اون لوگون کے جو نواب وزیر صاحب کی دیہات مین رہتے ہین اور جاگیر احمد علیخان مین ارتکاب چوری کا کرین ناظم بریلی کے نام حکم نافذ ہوجاوے اور پروانہ مین مضمون ذیل ہو بعد تحقیقات چورون کو سزا دو اور مال مسروقہ باشندگان جاگیر کو واپس کرو جواب ہشتم اس بات مین جو دستور فیض اللہ خان کیوقت مین رہا ہی وہی اب بھی مستعمل رہیگا سوال نہم افغانون کی تجارت کا محصول جیسا سابق مین تھا بدستور جاری رہے اور اہلکاران سایر سرکاری زیادہ مطالبہ نکرین جواب نہم اس باب مین جو قاعدہ فیض اللہ خان کیوقت مین ملحوظ رہا ہے اب بھی مستعمل رہیگا سوال دہم فیض اللہ خان کیوقت مین معاوضت دادوستد زمانہ حافظ رحمت کی خواہ کسیکی ہو نواب وزیر صاحب نے موقوف کردی تھی کہ قرضہ سابق کی بابت کسی پر نالش نہین ہوسکتا تھا اب بھی اگر کوئی حضور مین درخواست کرے تو سماعت نہو جواب دہم اس بات مین دستور سابق جاری رہیگا سوال یازدہم فیض اللہ خان نے موضع صاحب گنج پرگنہ حضرت گانوں صاحب رائے مرحوم کو بطور جاگیر معافی دیا تھا امیدوار ہون کہ اجرائے معافی دیہہ مذکور کا پروانہ عطا ہوجاوے جواب یازدہم اگر دیہہ گانو محال لاتعداد جاگیر مین داخل ہے جاگیردار کو اختیار ہے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۲۰۹ہجری دستخط جی ایف چیری ریزیڈنٹ

نمبر ۷ ترجمہ اقرار نامہ مقبولہ نواب محمد سعید خان حسب الحکم گورنر جنرل صاحب رامپور کے

رامپور کی حکمرانی مجھکو ملی ہے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ معاملات متعلق میری حکومت کے بمنشائے معدلت پیرائی انصرام پاوینگے اور کل پٹھان اور توابعین جسطرح اب تک رہے ہین آیندہ کو بھی رہینگے اور امداد پاتے رہین گے اور اپنے نیک رویہ سے اونکو صلح و خوشی سے رکھونگا اور درباب مواجب خاندان اور دیگر رشتہ داران کے جو طریقہ ابتک رہا ہے بدستور جاری رہیگا اور میری محبت و دوستی بجانب دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم مین کبھی فرق نہ پڑیگا اونکے واسطے مین مشاہرہ ذیل علیحدہ علیحدہ مقرر کرتا ہون دختر نواب مرحوم صاحب محل ممتاز محل چھمی رانی دہنری رانی بلاخانہ والدہ سعید علیخان پسر متوفی نواب مرحوم والدہ دختر نواب مرحوم کلو خانم منہو خانم بدہ منتی چار گانیوالی عورتین دستخط نواب سعید خان صحیح ترجمہ دستخط مرنیس ریزیڈنٹ قایم مقام ایجنٹ دفتر صاحب کمشنر روہیلکھنڈ مقام رامپور ۱۲ اگست ۱۸۴۰ء

نمبر ۸ ترجمہ اقرار نامہ مقبولہ نواب یوسف علی خان

چونکہ مین بمنظوری اونرابل لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جاگیر رامپور مین نواب محمد سعید خان کا وارث مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور اپنی مہر سے تصدیق کرتا ہون کہ کاروبار جاگیر کا انتظام انصاف و معدلت سے کرونگا پٹھانونکو عزت کے ساتھ حکومت کرونگا اور جن مواجب کی نواب محمد سعید خان کیوقت سے منظوری ہوئی ہی اور اقرار نامجات سابق مین داخل ہین جاری رکھونگا اور نواب محمد سعید خان اپنی والدہ مرحوم کی قبایل و توابعین کی پرورش کیواسطے تنخواہ مناسب مقرر کرونگا دستخط الکزینڈر ایجنٹ لفٹنٹ گورنر صیغہ ایجنٹی دفتر صاحب کمشنر قسمت روہیلکھنڈ مقام بریلی ۱۸ اپریل ۱۸۵۵ء

نمبر ۹ ترجمہ سند عطائے دیہات عطیہ جناب الیسرائی صاحب گورنر جنرل بنام نواب رامپور مورخہ ۲۳ جون ۱۸۶۰ء

ازانجاکہ فرزند دلپذیر نواب یوسف علیخان بہادر نواب رامپور نے شروع مفسدہ سے اخیر تک ہمسائی امداد نقدی و جسمانی فوج بیادہ و حفاظت جان عیسائیان و انجام دہی دیگر حسن خدمات سے خیرخواہی لاجواب حسب اطمینان سرکار انگریزی ثابت کی ہے اپنے نواب کا شکریہ ادا کیا گیا ہے خلعت امتیاز عطا کیا گیا ہے اور اونکی توپونکی سلامی زیادہ کی گئی ہے اور اونکے خطاب مین بھی افزونی کی گئی علاوہ اسکے بجلدوی اونکی خدمات کی سرکار دیہات علاقہ بریلی اور مراد آباد کے بموجب فہرست علیحدہ جنکی جمع ایک لاکھ اٹھائیس ہزار پانسو ستائیس روپیہ چار آنہ مقرر ہی برای دوام نسلاً بعد نسل اونکو عطا ہوتی ہین دیہات مذکورہ نواب کی ملک قدیم مین شامل کیگئی ہین اور اونہین شرائط پر جیسے اوس ملک پر قابض ہین ان پر بھی متصرف رہینگے

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
اول	چومحلہ	ہبریہ دوپٹی	منشی مادہو سنگہ و دوریلال	[illegible]
۲	ایضاً	بھیکم پور	ہورسے	[illegible]
۳	سرسانون	رسول پور	فیض اللہ خان	[illegible]
۴	ایضاً	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	[illegible]
۵	؍؍	سرسوہ	خوب چند وغیرہ	[illegible]
۶	؍؍	کرسولہ	سلو خان وغیرہ	[illegible]
۷	ایضاً	کرسولی	مصطفی خان	[illegible]
۸	ایضاً	اودن پور	نثار علیخان	[illegible]
۹	؍؍	بیریہ	مدار بخش وغیرہ	[illegible]
۱۰	؍؍	کنک پور	خوب چند وغیرہ	[illegible]
۱۱	ایضاً	ایسرپور گوپال پور	گنگا رام	[illegible]
۱۲	ایضاً	اہرو	چیت رام	[illegible]
۱۳	؍؍	سنسونیہ	محمد احمد خان	[illegible]
۱۴	؍؍	بہولا پور	مصطفی خان	[illegible]
۱۵	چومحلہ	منصور پور	غول خان	[illegible]
۱۶	ایضاً	دہری	محمد شفاعت علی خان	[illegible]
۱۷	ایضاً	چندپور پور	ایضاً	[illegible]
۱۸	؍؍	رستم پور	سرکار	[illegible]
۱۹	؍؍	علام گنج	رام دیال وغیرہ	[illegible]
۲۰	؍؍	گدنیہ	تجمل حسین خان	[illegible]
۲۱	؍؍	بیرہ پور	دہرنی دہر وغیرہ	[illegible]
۲۲	؍؍	ہرنی پور	ذوقی رام	[illegible]
۲۳	؍؍	ہرسو بیک	طوطا رام	[illegible]
۲۴	اجاون	کیول پور	تھمن رام وغیرہ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر مسلسل	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۲۵	اجاون	چین پور عرف چینا	خوب چند وغیرہ	[illegible]
۲۶	+	میودو وانہ	تلسی رام وغیرہ	[illegible]
۲۷	+	حرمت پور سا پٹی	کلو وغیرہ	[illegible]
۲۸	اجاوین	پٹی بسنت پور	ڈال چند وغیرہ	[illegible]
۲۹	ایضاً	بنیونگر	بختاور سنگہ	[illegible]
۳۰	+	نومریہ	دیوہی داس	[illegible]
۳۱	+	بجاوہ	کیول رام وغیرہ	[illegible]
۳۲	+	ہگالنگ	احمدیار خان	[illegible]
۳۳	+	اودی پور	وزیر علی	[illegible]
۳۴	+	سودی خورہ	بھائی سنگہ وغیرہ	[illegible]
۳۵	+	جوالی	ایضاً	[illegible]
۳۶	+	سوکا نگلہ	موہن لال	[illegible]
۳۷	ایضاً	جتونگر	چنی لال وغیرہ	[illegible]
۳۸	ایضاً	سوہاگ نگلہ	رتنہ رام	[illegible]
۳۹	+	گجروزہ	دہرنی دہر	[illegible]
۴۰	+	جہارکپور	ذوقی رام	[illegible]
۴۱	+	خان پور	بالتی رام	[illegible]
۴۲	اجاون	بنیتہ	نودھبن وغیرہ	[illegible]
۴۳	ایضاً	نرکنہرہ	ذوقی رام	[illegible]
۴۴	رر	لکہمن پور بہیکا	پٹی رام وغیرہ	[illegible]
۴۵	رر	بیریہ رائے زادہ	محمد لطافت علی	[illegible]
۴۶	رر	مرح نگلہ	ذوقی رام	[illegible]
۴۷	رر	گگدیہ	خوشحال رام	[illegible]
۴۸	رر	سونارکھیرہ	احمدیار خان	[illegible]
۴۹	رر	رائیس دندنہ	ٹھاکرداس وغیرہ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۵۰	اجاون	سیمرہ	ہری رام وغیرہ	[illegible]
۵۱	رر	دبابیہ	گوبند رام وغیرہ	[illegible]
۵۲	رر	میکھہ نگلا اہم پٹی	ٹھاکرداس	[illegible]
۵۳	رر	لودہی پور	احمدیار خان	[illegible]
۵۴	رر	جگدیس پور	گوبند رام وغیرہ	[illegible]
۵۵	رر	سنہاری	سیوہا رام	[illegible]
۵۶		ہرودہ	اوم چند وغیرہ	[illegible]
۵۷	رر	بہورکہا	غلام حسین	[illegible]
۵۸	رر	بہورکی	محمد الطاف علی	[illegible]
۵۹	رر	مجہیانہ	غلام ناصر خان	[illegible]
۶۰	رر	ساہیی عرف برگانو	محمد الطاف علی خان	[illegible]
۶۱	رر	دیوری خورد	چنی لال وغیرہ	[illegible]
۶۲	رر	کیتری	محسن علی خان	[illegible]
۶۳	رر	ہردوپور	گوبند رام وغیرہ	[illegible]
۶۴	رر	بیچ باورہ	راجا رام	[illegible]
۶۵	رر	گوریہ گھاٹ	موتی لال وغیرہ	[illegible]
۶۶	رر	اگوند	فضل امام	[illegible]
۶۷	رر	جومرہ	کھیم سنگہ	[illegible]
۶۸	رر	بیورہ	دیبی داس وغیرہ	[illegible]
۶۹	+	رہورہ	چنی لال وغیرہ	[illegible]
۷۰	+	راہی	بلدیو سنگہ	[illegible]
۷۱	+	گہاولیہ	فقیر محمد خان	[illegible]
۷۲	+	جگت پور	دہرنی وغیرہ	[illegible]
۷۳	+	ہمت گنج	کلن چند	[illegible]
۷۴	+	عنایت پور	کلیان سنگہ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۷۵	+	بھوجو پور	دوارکا داس	[illegible]
۷۶	+	دیوری بزرگ	دہرتی دہر	[illegible]
۷۷	+	کلیان پور	ایضاً	[illegible]
۷۸				
۷۹				
۸۰	+	ملہد پور	نبہد رام	[illegible]
۸۱	اجاون	سریہ	ستیو دیال وغیرہ	[illegible]
۸۲	رر	مجولی	مسماۃ صاحب بیگم	[illegible]
۸۳	رر	مورنیہ	شیخ غلام حسین	[illegible]
۸۴	رر	بکھنہ بہاٹ	چتر بھوج وغیرہ	[illegible]
۸۵	رر	شام پور	ہیرا لال	[illegible]
۸۶	رر	گنگا پور	پیارے لال	[illegible]
۸۷	رر	سنگرہ	وارثان غلام محی الدین	[illegible]
۸۸	رر	کہات	چیتہ رام	[illegible]
۸۹	رر	لکھی پور پشنا	چھوٹی لال وغیرہ	[illegible]
	٢	پیشو پورہ	چتر بھوج وغیرہ	[illegible]
	١	اچپل کہیڑہ	دہرنی دہر	[illegible]
۹۰	رر	بکنسیہ جگناتھ پور	مسماۃ روپ کنور رتن کنور	[illegible]
۹۱	رر	ہیتی	دہرنی دہر	[illegible]
۹۲	رر	زمان پور	محمد حسین خان	[illegible]
۹۳	رر	دسلی	جواہر سنگھ وغیرہ	[illegible]
۹۴	رر	ادیوز	جی سنگھ	[illegible]
۹۵	+	پٹہ	احمد بخش وغیرہ	[illegible]
۹۶	+	سررہ	جیمل فتا	[illegible]
۹۷	+	بنوادیہ	خوب چند وغیرہ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی

نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ	نام دیہات	نام نمبرداران	جمع
۹۸	+	دہرم پور	اودے رام وغیرہ	[illegible]
۹۹	+	بہنسوری	الطاف علی خان	[illegible]
۱۰۰	اجاون	نسمری	اوگر سین	[illegible]
۱۰۱	+	ترہیہ	خورشید بیگم	[illegible]
				میزان [illegible]
۱۰۲	سرونی شمال	جلب نگلہ	دوری لال	[illegible]
۱۰۳	ایضاً	محمد پور	رائے سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۰۴	رر	دہنسلی	سلطان حسین	[illegible]
۱۰۵	رر	جبت پورہ	ساد ہو رام	[illegible]
۱۰۶	+	دوبات	رائے سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۰۷	+	کرسیہ مئو	الطاف علیخان	[illegible]
۱۰۸	+	کرمیہ پنڈی	چھوٹے لال	[illegible]
۱۰۹	+	بہونت پور	مسماۃ جمنا	[illegible]
۱۱۰	+	گنگا پور	بنسی دہر	[illegible]
۱۱۱	+	کنورا بہ پٹی	شیودت وغیرہ	[illegible]
				میزان [illegible]
۱۱۲	سرونی جنوب	نبی گنج	ہزاریل وغیرہ	[illegible]
۱۱۳	+	سوبادہ	روپ سنگھ	[illegible]
۱۱۴	+	سوچیت	درگا پرشاد	[illegible]
۱۱۵	+	تاج پور	دیو سنگھ	[illegible]
۱۱۶	+	زانڈہ	حکیم سعادت علی خان	[illegible]
۱۱۷	+	جگر پور بہ پٹی	دہن سنگھ وغیرہ	[illegible]
۱۱۸	+	نیند گانو	درگا پرشاد	[illegible]
۱۱۹	+	اونچا گانو	ایضاً	[illegible]
۱۲۰	+	بہونت رائے پور	نوبت سنگھ	[illegible]

نقشہ فہرست دیہات واقع بریلی و مرادآباد

جمع	نام نمبرداران	نام دیہات	نام پرگنہ	نمبر
[illegible]	نوبت سنگھ	لودی پور	سرونی جنوب	۱۲۱
[illegible]	ایضاً	مدکر	ایضاً	۱۲۲
[illegible]	جیکشن داس	کھندیلی اسدپور	+	۱۲۳
[illegible]	بالکشن	پیر پاپور	+	۱۲۴
[illegible]	شیودت	گابنی	+	۱۲۵
[illegible]	نوبت سنگھ	پرونا بھکی	+	۱۲۶
[illegible]	درگا پرشاد	غالب اللہ پور	+	۱۲۷
[illegible]	لچھمن سنگھ	انوہ میرپور میرزاپور	+	۱۲۸
[illegible]	پرتاب سنگھ	بھورکھہ بھورکی	+	۱۲۹
[illegible]	قوندا وغیرہ	اوسی براہیم پور	+	۱۳۰
[illegible]	منا سنگھ	معمورپور	+	۱۳۱
[illegible]	منھنو	گہارم پور	سرونی جنوب	۱۳۲
[illegible]	علی بخش خان	لوندپور	رر	۱۳۳
میزان دیہات علاقہ مرادآباد ۱۱۹۱۵۸	میزان پرگنہ			
[illegible] ایک لاکھ			۱۱۴۶۹۷ [illegible]	
[illegible]	نواب کلب علیخان	بدپی ون عرف بدلی ناٹا	مرادآباد	۱
[illegible]	ایضاً	کمیسونگلی	ایضاً	۲
[illegible]	مسماۃ قدرت النسا	بھاؤپورہ	رر	۳
[illegible]	رتن سنگھ	چک کنڈلیسری	رر	۴
[illegible]	قاضی عباس	چک کنڈبیرہ	رر	۵
[illegible]	زبربیگ وغیرہ	چک گروہ	رر	۶
[illegible]	قطب الدین	خان پور منگ	رر	۷
[illegible]	نینا سنگھ	پرسوپورہ نایک	رر	۸
[illegible]	ہرسہائے	چک لاؤپورہ	رر	۹

جمع	نام نمبرداران	نام دیہہ	پرگنہ	نمبر شمار
[illegible]	جوالادت	چک سرک تہل	مرادآباد	۱۰
[illegible]	ایضاً	سرک تہل	رر	۱۱
[illegible]	فرزند علی	مہودکہیرہ	رر	۱۲
[illegible]	مسماۃ عزت النسا	دیک پورہ	رر	۱۳
[illegible]				

ترجمہ خریطہ نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی رام پور بنام آنریبل نواب لفٹننٹ گورنر مغربی و شمالی

بعد ادائے آداب معمولی خط آپکا بدین مضمون کہ عرضی چودہری گرداری لال وغیرہ زمینداران اون دیہات کی جو ہمکو اضلاع مرادآباد و بریلی مین بطور انعام عطا ہوئے ہین باستدعائے بحال رہنے حقوق زمینداری بعد انقضائے بندوبست حال پیشگاہ گورنمنٹ ہند گذری اور مجھکو امید قوی ہے کہ ہم سایلان کے حقوق جایز پر لحاظ رکھنے مین کوتاہی نکرو گے ورود ہوا گذارش یہہ ہے کہ میرے انتظام کا عین منشاء یہہ ہے کہ بموجب قواعد معلومہ انصاف و معدلت کے جو حکومت انگریزی مین ہین رعایا پر حکومت کی جاوے اسواسطے آپ اطمینان فرماوین کہ انشاء اللہ تعالے حقوق زمینداران مذکورہ پر اور نیز حقوق دیگر اشخاص پر جو انہین دیہات مین ہین لحاظ واجب اور توجہ کامل ہوگی دستخط صحیح ترجمہ خلاصہ دیوان ارین شکل مترجم

نمبر ۱۰ نقل سند موسومہ نواب محمد یوسف علیخان والی رام پور

جناب ملکہ معظمہ کی یہہ تمنا ہے کہ سرکارین رؤساء و امرائے ہندوستان کی جو اپنے اپنے ممالک کی حکومت کرتے ہین ہمیشہ کے واسطے مستقل کرلی جاوین اور اونکے خاندان کے مراتب و مسند نشینی جاری رہنے بہ تعمیل خواہش موصوف مین تمہاری اطمینان کرتا ہون کہ وارثان اصلی کی عدم موجودگی مین تمہاری ریاست کی حکمرانی کیواسطے جو وارث مقرر کیا جاوے وہ بموجب قانون اسلام کے جائز و بحال رہیگا مطمئن رہو کہ جبتک تمہارا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات و عطانامجات وغیرہ پر جن مین تمہارے فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم و وفادار رہیگا اس عہد مین کوئی خلل انداز نہوگا

دستخط کیننگ

باب پنجم دربیان مشایخ طائفہ افغانیہ

فہرست اسامی مشایخ طائفہ افغانیہ کہ ذکر خیر اونکا بستہ فہرست و ستہ فصل مسطور ہوا

خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی شیخ اسمٰعیل خواجہ یحیی بختیار شیخ ذکر بختیار شیخ بائی شیدانی میر شیرانی شیخ دتو شیرانی شیخ مندہ کانسی شیخ ابوسعید شوربانی شاہ محمود حلوانی مجذوب شاہ عبدالرحمان شاہ ابابکر بختیار شاہ گدا ولد شاہ ابابکر بختیار شیخ حامد ولد شاہ گدا بختیار شیخ شہاب بختیار شیخ ثابت بریچ شیخ الیاس بریچ شیخ بستان بریچ شیخ بانگی شہباز شیخ متی خلیل شیخ عارف ترین اودل شیخ حسن کانسی شیخ کروجیویان شیخ بہاءالدین بختیار شاہ بختیار شیخ ملک یار برلان ترین میان قاسم خلیل

فہرست اسامی مشایخ اولیای طایفہ تمنی کہ ذکر خیر خوارق عادات و مناقب اونکا مسطور ہوتا ہے

شیخ تمیم شیخ احمد لودی شیخ عبدالنبی شیخ خلیل تمنی شیخ احمد شون لوحانی ملا خضر تمنی شیخ احمد شروانی شیخ سلیمان دوتانا شیخ ملی تیتان شروانی شیخ صدر جہان شروانی شیخ محمود حاجی شروانی شیخ یحیی شہید باہی ولد تبازی شیخ خضر شروانی شیخ محسن بنیادی شیخ ادریس من کانی ولد شون تمنی شیخ علی سرمست بیشورتمنی ملا علی تمنی شیخ علی سرور لودی شیخ بایزید شروانی حاجی الحرمین عبداللہ شروانی

فہرست اسامی مشایخ طائفہ غور غشتی کہ ذکر خیر و خوارق عادات و مناقب انکی بیچ اس تاریخ کی مسطور ہوئے

خواجہ خضر کاکر شیخ خازو ولد یونس کاغر شیخ حسن افغان داوی شیخ جمال کاکر حاجی ابواسحاق داوی ذکر اسکے خالصاحب یوسف زئی حجری ذکر حضرت محبوب عالم حجری خواجہ کری تارن شیخ ارمیا تارن شیخ بدک تارن شاہ علی تارن شیخ احمد سون جی ملک آدم کاکر سپراو شیخ محمد شون شیخ حمزہ شیرانی ناک کاکر شیخ نیکنام داوی

ذکر ہنر مردان کاکر کہ ہزیان پشتو اوس زن غوری سے کہتے ہیں

شیخ جمال کاکر شیخ المشایخ شیخ موتا ناغر ولد بہرام شیخ غیبی مسوانی سکندر خان ناغر ساکن کہنڈانو کہ جنکی اولاد سکندر خانی مشہور ہے حاجی خان ناغر عرف حاجی جی ساکن کمنڈانو ملک شیخا واٹی بہبر خان ناغر ساکن کہنڈانو غلام غوث خان ناغر ساکن کہنڈانو عالم علیخان ناغر سکنہ ایضاً آدم خان عرف ارادت شاہ ناغر سکنہ اسلام پور علاء الدین خان ناغر ساکن بگر حیدر خان ناغر سکنہ بگر جہداد خان ناغر سکنہ ایضاً بھیکن خان ناغر سکنہ ایضاً جنکی اولاد بھیکن خانی کہلاتی ہے امانت خان ناغر ملک زئی ساکن چیپٹ پہاڑی علی خان وامی خان ہردو برادر شہید ناغر ملک زہی ساکن چیپٹی پہاڑی حضرت شاہ سلیمان لوسوی قدس سرہ خواند اخوند صاحب عبدالرحمان غفور خان صاحب سکنہ سوامٹہ بونیر کمال الدین جان ناغر شہید سکندر خان محراب خان ناغر مستجاب خان ناغر شہید نظام الدین جان ناغر

در ذکر ارباب وجد و حال واصحاب ذوق و کمال کہ اس طائفہ مین علم ارشاد و ہدایت کا بلند کرکے طالبان حق کو بسلوک راہ حقیقت دلالت کئی ہین اور خوارق عادات غریبہ و عجیبہ اون سے بظہور آئے اگرچہ تعداد اسامی شریف اونکا مفصل و رشتہ نہین الا بوسع امکان بیچ شرح و بیان بعضے مشایخ ہر طایفہ سے اقدام کیا جاتا ہے کہ جو حضرت قطب الاقطاب قطب العارفین برہان السالکین خواجہ قطب الدین جلیل اس طائفہ سے تھے

طایفہ سے تھے نیا بران تمنا و شیر کا ذکر اونکی سے شروع کرتا ہے بتہ فہرست وستہ فصل مسطور ہوا و من اللہ العصمۃ والعون فصل اول مشایخ اولیای طائفہ سہ رینبی کہ کتاب تذکیر الاخوان تعمیہ تقویۃ الایمان کی صفحہ ۱۰۱ مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار شریف شاہ جہان آباد مین موجود ہے انکو قوم پٹھان سے لکھا ہے اور دوم انکا حال ہیہ کل مخزن افغانی سے لیا گیا ہے ذکر خیر و خوارق و آداب و مناقب اونکی بیچ اس تاریخ کے مسطور ہوئے

ذکر قطب العارفین

رئیس النواب آن قطب فلک ولایت آن مہر سپہر ہدایت آن مظہر تجلیات الٰہی آن مظہر خوارق لاتناہی آن عروج عظمت و جلال آن قبہ امانی و کمال آن منبر از شائبہ کذب و شک حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز نام پدر شریف اونکا احمد بن موسی ہے ساکن قصبہ اوش کہ تابع موضع بغداد ہے ہے ولادت آپکے بیچ سن پانصد و ہشتاد و پنج کی ہوئی پدر بزرگوار آپکا ایک مرد متقی متعبد و متورع و پرہیزگار و زاہد و صایم الدہر و قایم اللیل جب آپ کی عمر یکیم سال کی ہوئی تب پدر بزرگوار آپ کی سفر آخرت کا کر گئے اور آپکی والدہ شریفہ عفت مآب نے پرورش مین سعی کماینبغی بہو نچائی اور حالت طفولیت مین خوارق عجیب مشاہدہ فرماتی تہین جب آپ نے پانچوین سال مین قدم رکہا تب اونکا ہمسایہ ایک مرد کہ نیک تہا اور آپکے بزرگوار اور اوس مرد سے سالہا سال سے طریقہ اخلاص و اختصاص و اتحاد و الفت کا درمیان مین ثابت تہا تا کہ فرزند کو اونکی بیچ مکتب کے لیجاوے اور واسطے تعلیم و استفادہ کے سفارش کرے چنانچہ اوس مرد نیک بخت نے قبول کیا اور اوس ولی عظمت مآب نے نور الابصار اپنے کو ہمراہ اوس شخص کے ہمراہ کیا چنانچہ وہ مرد بسبب حقوق قدیم کے دست مبارک آپکا پکڑ کے روان ہوا درمیان راہ کے ایک پیر مرد نورانی سے ملاقات ہوئی اور پوچھا کہ اس لڑکیکو کہان لیجاتا ہے اوس مرد نے کہا چاہتا ہون کہ فلانے معلم کو سونپون تا علم ضروری تعلیم کرے اوس پیر مرد نے کہا تو اپنے تئین بیچ نگر حق تعالی تیری تئین جزائی خیر دیگا کہ حق سالق کی تئین جاری رکہا اس لڑکیکے تئین ساتہہ میری چھوڑ تا ایسے استاد کی سپرد کرون کہ لایق حال اوسکے ہو اور فضیلت دو جہان کی کسب کرے اور برکت اور فیض اوس اوستاد کا بیچ اس لڑکیکے سرایت کرے تب اوس مرد نے ہاتھہ انکا اوس پیر مرد کو سونپا اور اوس پیر مرد نے ہاتھہ آپکا پکڑ کر ملازمت مین مخدوم ابو الحفیظ صاحب کہ بیچ اوس وقت کی غوث عہد خود تہے لیگئے اور کہا یا مخدوم یہ لڑکا کی خاصگان او نوازش یافتگان درگاہ سے ہے واسطے اسکے سعی جمیلہ چاہیئے فرمانا مخدوم صاحب نے قبول فرمایا اور اوس لڑکے تئین قرآن مجید پڑھنے مین مشغول کیا اور اوس سے پوچھا کہ یہہ پیر مرد کہ تئین کہ تمہارے تئین لائے پہچانتے ہو کون تہا آپ نے فرمایا کہ نہین جانتا ہون مخدوم صاحب نے فرمایا خواجہ خضر صاحب تہے کہ تیری سفارش فرمائی پس تہوڑی مدت مین بیمن توجہ التفات حضرت مخدوم ابو الحفیظ صاحب کسب فضایل صوری و معنوی کرکے تہذیب اخلاق ظاہری و باطنی کیا اور جمیع صفات حسنہ سے آراستہ ہوا اور خدا طلبی دامنگیر ہوئی اور ساتہہ عبادت و ریاضت کی توجہ کرنے اور باوجود کم سنی کے بیچ ملازمت مخدوم صاحب کی سے مرتبہ ارجمندی سے مشرف ہوا اور ہمیشہ بیچ طلب پیر کے تہے اور جب عمر آپکی پچیس سال کو پہونچے جناب حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اوس مکان مین تشریف لائے خواجہ صاحب نے دست طلب بدامن ہدایت انکی استوار کرکے مرید ہوئی جو حضرت خواجہ صاحب نے انکو بصفات تمام و استعداد مالا کلام کے آراستہ دیکہا اجازت خلافت کی دی پس روی بکار لائے اور باوجود منتظر علمی ذکر و فکر و وظیفہ یومیہ کے انکی تئین لیست و دو رکعت نماز ازاں بعد ہزار مرتبہ صلواۃ برسید کائنات مقرر کیا کہ کسی حال مین تفرقہ اونمین نہ ہووے اور جو طلب بازی مین ارادہ سفر کا بیچ خاطر کے گذرا تو بجانب بغداد شریف کے قصد مصمم کیا والدہ صاحبہ اونکی تاب مفارقت نہ لا سکتی تہی چاہا تا اونکو بحیل بقین سنت کیطرف ساتھ عقد کے منعقد کرے اور درباب اجازت اونکی حاصل کیا قبول نکیا اور ہر چند درین باب مضایقہ نکیا والدہ شریفہ نے اقبال نکیا عقد شرعی منعقد کیا تب شب واسطے ادائے حقوق ولذت نشروع کہ خدا کی وظیفہ یومیہ ترک ہوا پس اس قصبہ کے نے کہ ایک بزرگان سے تہا واقعہ مین تہا کہ ایک ایوان سے رفیع اور خلایق نواحی مین اوسکے بہت جمع ہوئے اور ایک مرد کوتاہ قد اندرون جاتا ہے اور التماسات ہر دم کے لیجا کر جواب ہر کسیکا لاتا ہے اور سینے ایک شخص سے استفسار کیا کہ اس ایوان مین کون ہے اور سبب جمع ہونے اس جمعیت کا کیا ہے اور یہہ مرد کہ پیغام لیجاتا ہے

اور لانا ہے تمام اسکا کیا ہے کہا کہ اس ایوان میں جناب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں ابو بکر و عمر و عبد اللہ
ابن مسعود و اصحاب ملکم آنحضرت میں رئیس گیا اور التماس کیا کہ آرزوئی دیدار خلاصہ ابرار کی رکھتا ہوں میں عبد اللہ ابن مسعود اندر گئے اور
جواب لائے کہ آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تیرے تئین اہلبیت کو دیدار ہماری نہیں ہی اما قطب الدین نے سلام ہمارا
پہونچا کی کہنا کہ شب گذرین کہ تحفہ درود کا تیری پاس ہمارے تئین پہونچا تئیس بیدار ہوا اور علے الصباح ملازمت میں خواجہ صاحب کے گیا اور
پیغام آن سرور کائنات کا پہونچایا وہ تقصیرات اپنی سے مغموم ہوئے اور نادم و پشیمان ہوئے اور جانا کہ سبب اس تقصیرات کا کس
وجہ سے ہے اور موانع اوس نیکوئی اور خیر کا کیا ہے فی الحال مہر منکوحہ کے تئین ذمہ شریف اپنی سے ادا کر کے اپنے سے جدا کر دیا
اور بموجب رخصت والدہ شریفہ کے طرف بغداد شریف کی مسافر ہوئی اور اکثر مشایخ وقت سے ملازمت کری اور بہ تخصیص صحبت
فیض اثر شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شیخ جلال الدین تبریزی سے بہرہ تمام پایا
اور باہمدیگر محبت رکھین اور غرض تمام کسب کیا اور مجلس متعددہ سے اونکی محظوظ و مسرور ہوئے اور بعد چند گاہ کے بہ ہمراہ رفاقت
شیخ جلال الدین کے متوجہ ہندوستان ہوئی اور شہر ملتان میں غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکریا سے ملاقات کری بیچ اوس
ایام کے قباجہ ترکمان حاکم ملتان تھا اور مخدوم شیخ فرید اوس ایام میں تحصیل علم کرتے تھے ملازمت میں خواجہ صاحب کے پہونچے
اور بیچ ملتان کے سلسلہ ارادت انکا در آیا اور شیخ جلال الدین متوجہ غزنی کے ہوئے اور حضرت خواجہ عثمان صاحب طرف شہر دہلی
کے تشریف لیگئے اوس وقت میں سلطان شمس الدین بادشاہ دہلی کا تھا خبر تشریف آوری خواجہ صاحب سنکر پیشوائی کو باہر آئے
اور با خلاص و اعتقاد تمام ملازمت کر کے ساتھ اعزاز و اکرام تمام کے شہر میں لائے اور چونکہ اوس ایام میں بواسطے بے آبی کے خلایق
بیچ محنت و رنج کے تھی حضرت خواجہ صاحب نے مقام کیلوکھری کی سکونت اختیار کری اور جمیع اہالی و موالی اور خاص و عام اور سکنہ شہر
کے مرید و معتقد ہوئے اور شیخ جمال الدین بسطامی نے شیخ الاسلام دہلی سے اعتقاد تمام پیدا کیا اور اکثر اوقات ملازمت میں پہونچتے
رہے اور باہم صحبت رکھتے رہے بعد از رحلت شیخ الاسلام کے سلطان شمس الدین نے تکلیف شیخ الاسلامی کی دی حضرت خواجہ صاحب
نے قبول نہین فرمایا سلطان نے شیخ نجم الدین اصغر کو شیخ الاسلام کیا اور اکثر اوقات وہ بیچ صحبت شیخ حمید الدین ناگوری اور شیخ بدر الدین
غزنوی کی معروف تھے اور ملازمت میں یکدیگر بیچ ذکر و اشغال کے مستفید و بہرہ ور ہوتے تھے اور اوس ایام میں قرآن مجید حفظ کیا اور
ختم قرآن مجید ہر روز مقرر کیا اور بنا بر رعایت آداب شریعت نبوی بہر تزویج فرمایا اور دو فرزند توامان بوجود آئے شیخ احمد و شیخ محمد نام رکھا گر
خردسالی میں بیچ رحمت حق کے واصل ہوئے یعنے ہر دو نے انتقال فرمایا اور نزدیک قبر شریف انکی مدفون ہوئے نقل ہی کہ بعد نماز
عید با جمعہ صوفیان اوپر اوس زمین کے کہ الحال مدفن شریف انکی ہی پہونچے اور لحظہ مشغول ہوئی جماعۂ صوفیان و مخصوصان کہ ہمراہ تھے
التماس کیا کہ روز عید ہے اور مردم منتظر قدمبوسی کے اور ماحضر بھی کہ طیار ہے آپ نے فرمایا میرے تئین اس مقام سے بوئی دلہا
آتی ہے صاحب اس زمین کے تئین طلب کرو بعد از تلاش بسیار حاضر کیا اوس زمین کے تئین بہ بہاے تمام خرید کیا اور محل مدفن اپنا
مقرر کیا اور منزل میں تشریف لیگئے نقل ہے کہ ان دنوں میں اہل و عیال و مردم حرم و فرزندان و خادمان سے نو کس بیچ گھر کے
تھے اور بعضے اوقات بنا بر ضروری کہ واقعہ ہوتی تھی والدہ انکی فرزندان حضرت خواجہ غوث شرف الدین بقال سے کہ ہمسایہ
تھے جزوی بسبیل قرض طلب کر کے در وجہ کفاف کے صرف کرتی تھین ایک روز عورت شرف الدین بقال نقصان عقل سے
اپنی بات بے ادبی کی زبان پر لائی والدہ فرزندان خواجہ نے ترک لینے قرض کا اوسکے فرمایا چونکہ اصل اس ماجرا کے بسمع شریف
حضرت خواجہ کے پہونچے اشارہ بیچ طاق کے کہ اوس گھر میں تھا کر کے فرمایا کہ ہر روز بقدر وجہ کفاف کے نانہاے گرم تسمیہ کہکے اس

طاق سے لیتی رہو چنانچہ عصمت مآبی ہر روز نانہاے گرم بطرزیکہ الحال لنگر میں پخت ہوتی ہین اور ساتھ کاک کے اشتہار رکھتی ہین
لے لیتین اور صرف میں لاتین اور پھر کبھی ہرگز قرض لینے کی محتاج نہ ہوئین اور اوسکے بعد لقب انکا کاکی مشہور ہوا نقل ہے کہ ایک روز
بیچ خانقاہ کے شیخ علی سنجری خواہر زادہ حضرت خواجہ معین الدین حسن کی مجلس گرم تھی اور اکثر درویش صاحب وجد و ارباب ذوق و حال
تشریف رکھتے تھے قوالان نے اس بیت کے تئین بیچ سرود کے پڑھا بیت کشتگان خنجر تسلیم را ✦ ہر زمان از غیب جانے دیگر است ✦
حضرت خواجہ کے تئین ذوق تمام پیدا آیا اور شوق نے جگہہ پکڑی قاضی حمید الدین و شیخ بدر الدین انکی تئین اوسی حالت ذوق میں بیچ منزل کے
لے گئے اور قوالان بھی ہمراہ آئے اور اوسی بیت کو پڑھا اور خواجہ صاحب تواجد فرماتے تھے اور جب وقت نماز کا پہونچتا آواز سے اوآن کی ہوش میں
آتے اور وضو تجدید کر کے ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور پھر مغلوب و مسلوب اوس شوق و ذوق کے ہو جاتے چار دن رات اسیطور پر مستغرق
بحر فنا رہے اور پاے انکا بیچ کنار شیخ بدر الدین کے تھا شب چہاردہم ماہ ربیع الاول سنہ ثلث و ستمایہ کہ ششصد و سہ ہوتے ہین اوسی حال میں
محو رہے شیخ بدر الدین و قاضی حمید الدین احوال کے تئین معلوم کر کے جانا کہ مسافر عالم تقدس کے جاہین گے ہونکو در باب خلافت التماس کیا
فرمایا کہ خرقہ و عصا و مصلا کہ میر سے مجکو پہونچا ہے شیخ فرید میں پہونچانا قاضی نے فی الحال کسیکو بطلب انکی بھیجا شیخ بدر الدین نے کہا بیچ اوس
مراقبت کے ہاتھہ دیا دیکھا میں کہ حضرت خواجہ جانب آسمان بالا جاتے ہین اور فرماتے ہین بدر الدین دوستان خدا کو موت نہین آتی ہے
اس اثناء میں اوس غفلت سے ہوش میں آیا تو دیکھا میں نے کہ حضرت خواجہ صاحب نے رحلت فرمایا ہے بعد از ان تجہیز و تکفین عمل میں
لا کے بموجب وصیت بیچ محل مذکور کے دفن کیا اور قبر بعضے خلیفہ انکی کی در جوار شریف آنکے ہے اور خوارق عادات کہ آپ سے بظہور آئے
لا تعداد ہین یہان اسیقدر پر اکتفا کیا گیا

ذکر آن قطب العارفین آن برہان السالکین آن مظہر انوار کرم آن مظہر انوار ہم آن سیمرغ قاف

تجرید آن نہنگ بحر تفرید آن غواص دریاے لدنی شیخ اسمعیل صاحب سرہنی قدس اللہ سرہ صاحب
عبادت و ریاضت شاقہ مقتدا اپنے وقت و عالم بعلوم لدنی و کاشف اسرار طریقت و حقیقت تھے سفر بہت کر کے مشایخ بزرگوار
سے ملازمت کیا اور خوارق عادات غریب و عجیب انسے ظہور میں آئے اور بیچ ولایت روہ میں مقتدا اپنے وقت خود تھے جب سفر سے
معاودت فرمایا بیچ وطن اصلی کے پہونچے رحل اقامت ڈالی اور بیچ مقام خواجہ خضر کے منزل پکڑا اور شہرت تمام پایا اور خلائق دور دور
سے واسطے ملازمت کے انکی دوڑے اور استدعاے حاجات اپنی کی کرتے تھے اور بالحاج مقرون ہوتے تھے شیخ احمد ولد موسے
کہ اوس زمانہ میں بیچ ولایت روہ کے برسر سجادہ ارشاد و تلقین کے متمکن ہوئے تھے جب خبر پائی کہ شیخ اسمعیل صاحب نے بیچ مقام
خواجہ خضر کے منزل پکڑا ہے اور چالیس ابدال نے انکے تئین نعمت دیا ہے شوق ملازمت کا انکی بیچ دل شیخ احمد کے دامنگیر ہوا چنانچہ احرام
ملازمت کا انکی باندہ کے بیچ ملازمت کے پہونچے اور بعد ازادراک ملاقات گرامی صحبت اور مجلس نوعے پکڑی کہ زیادہ اوپر اونکی متصور
نسکا کرنے اور من بعد اپنے سے مفارقت ایک دوسرے کی نسکا کرنے یعنی آپ کی صحبت سے جدائی اختیار نکر سکا حضرت غوث العالم
مخدوم شیخ بہاء الدین نے دو خرقہ و سجادہ واسطے انکے ہر دو بزرگ نے بھیجا اور منشور خلافت عطا کیا اوس روز سے شہرت اونکی در
اقطار ربع مسکون نافذ ہوئی اور آل و اہل وقت نے ہاتھہ ارادت کا بیچ دامن ارادت انکے استوار کیا اور ہر روز یا نصد گوسفند بیچ
باورچیخانہ کے واسطہ صادر وارد کے ذبح ہوتے تھے اور سب نوجاتے تھے اور آپ نے فرمایا تھا کہ چرم اور پا و سر گوسفندان کو جمع
کر کے اوس جگہہ کہ جہان بکریان تھین اور جگہہ ہفتے کی رات کو مقرر تھی نگاہ رکھتی تھی علی الصباح بکریون کو لاتے تھے اون سبکو زندہ
و سلامت پاتے اور چرانے کو لیجاتے اور یہہ طریقہ تا زمان حیات شریف اونکے جاری تھا نقل ہے شیخ احمد بن موسی سے

کہ خواجہ خضر علیہ السلام فرماتے تھے کہ جمیع اولیاء اللہ قصد ملازمت کا میری کرتے ہین اور ہمیشہ خواہان اور آرزومند اوس منصب کے رہتے ہین
اور جب تک مین ساتھ اونکے نہین ہوتا ہون مرتبہ ولایت نہین پہونچتے ہین اکثر سے ایک ہفتہ مین اکثر تیہیری ملازمت کو پہونچتے
ہین اور مین تمام روز مین قصد ملاقات شیخ اسمٰعیل صاحب کا کرتا ہون اور جاتا ہون کہ ایک ساعت ساتھ اونکے مکالمہ ہووی اور اونکو
ایک لمحہ حضوریت اور قرب حق تعالے سے خالی نہین پاتا ہون ہین اور مقبرہ شریف ان ہر دو بزرگ کا بالای کوہ سلیمان کے ہے اور
گنبد عالی برسر شیخ اسمٰعیل صاحب بنایا گیا ہے اور اوس جگہہ کو مقام وازی خولہ کہتے ہین در وقت تابستان گروہ و قبائل افغانان گرد
و پیش اوس گنبد کے آنکر خامی ہوتے ہین اور ہرسال سات ارواح ان دو بزرگ کے مقدار دو لکھ کوسند کے جمع ہوتے ہین اور ہر چند جانتے ہین
مقابل گنبد انکے گنبد دوسرا ہو بیسر نہین ہوا ذکر آن برہان الواصلین قطب السالکین ان متجلی بتجلی ذات آن متحلی بتحلیہ
صفات آن معدن الہام ربانی آن منبع انوار یزدانی آن غرق بحر فنا و حدت آن شناور دریای کثرت آن
گنجینہ حقایق الہی آن خازن مخزن نامتناہی آن زبدہ ابرار خواجہ بختیار قدس اللہ سرہ یہہ بزرگ ایام طفولیت مین ماہ
رمضان شریف مین روزہ رکھتے تھے اور ہرگز اوسکو نہین تکمیل کو نہین کرتے تھے اور جب سن پہونچے اور تمیز ہوئی اخلاق صوری و معنوی
کسب کیا اور بیچ طلب اوسکے شوق دامنگیر ہوا اور واسطے تلاش پیر و مرشد کے مسافر ہوئی اور بملازمت مین مخدوم سید جلال بخاری کے
پہونچے اور دست ارادت بدامن ہدایت اوس مرشد عالم کے مارا اور مرید ہوئے اور چند اربعین خدمت مین اونکی بسر لے گیا اور مدت
ملازمت مین انواع فضائل و فوائد کسب کیا اور بمرتبہ اعلی و مراتب قصوی پہونچے اور بخطاب خواجہ یحیی کبیر کے مخاطب ہوئے اور بملازمت
مخدوم پیر گانون و اکثر مشایخ کے ایک مجلس مین مشرف ہوئے اور فوائد بسیار حاصل کیا اور بتوجہ عالیہ انکے پہونچا ساتھہ جس چیز
کے کہ پہونچا اور احوال شریف اونکا در ملفوظات مشایخ چشت اور سہروردی مین مذکور و مسطور ہے نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
ایک روز خاطر مین اپنی لائے کہ مریدون مین جمال جہان آرا حضرت جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا خواب مین دیکھا کہ زبان مبارک
فرماتے ہین کہ پیر مخدوم جہانیان سے بیعت مین اوسکی ہو جاؤ جو خواب سے بیدار ہوئے علی الصباح شہر کے طرف کوہ سلیمان کے پہونچے
بندگی حضرت مخدوم جہانیان قدس اللہ سرہ مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ غیب سے ندا ہوئی کہ ایک مرد افغان سے فرزندان سید اسحاق
سے پاس تمہارے پہونچا ہے اوسکو کنار مین لو تم اگر بزرگی وہی سکے لیکن سونپ دو اگر نہ سکے پس بزرگی و کرامت اپنی کے تئین اور بزرگی
چہاردہ خانوادہ کہ حاصل کیا ہے ہمہ را مرحمت انکی کرو اور مرید اپنا کرو بندگی مخدوم بیچ مراقبہ کے تھے کہ ناگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پیدا
ہوئی مخدوم بنظر باطن مین جان گئے کہ یہی مرد ہے بیچ حال ایستادہ ہوئے اوس بیچ کنار کے پکڑا اور دیر تک بیچ کنار کے رکھا ہر چند کہ کوشش
کری مگر بزرگی لیکن نسکے فرمایا کہ فرمان حضرت کا برین نوع تھا بعدہ بندگی مخدوم بزرگی خود و بزرگی ہر چہاردہ خانوادہ واسطے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
کے مرحمت فرمایا اور مرید اپنا کیا نقل ہے کہ جو وقت برشکال ہوا آب سندہ کا زور لایا چنانچہ کہ دریا موافق سیب شہر کے جوش کیا بلکہ چند
خانہای فرو لیگیا اور خوف تمام شہر مین عاید ہوا مردم سب جمع ہو کر پیش بندگی حضرت مخدوم جہانیان کے آنکر عرض کری کہ یا مخدوم آب سندہ
نے غلبہ کیا ہے مبادا کہ مردم شہر کے غرق ہوئین بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو رضای باریتعالے کی ہووے اوس پر راضی ہوئین بفضل اللہ
بادشاہ و بحکم یا تیرید جو کچھ کہ خواستہ اوسکا ہے بظہور آویگا جاے دم مارنے کی نہین کہ کوئی چون و چرا کرے وہ شب جمعہ کا تھا مریدان انکو پیش حضور
طلب کیا اور فرمایا کہ شب استخارہ کرو اور حق تعالی سے امان طلب کرو سب نے زاری و التجا کیا اور سو گئے چون امداد ہوا ہر ایک نے
خواب خود برابیش حضرت مخدوم کے عرض کیا بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جمال حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب
کے دیکھا مین اجتبا فرمایا کہ اے مخدوم فلان مقام مین ایک خشت ہے حضرت مہتر خضر علیہ السلام نے واسطے ایک زاہد کی تخت
یعنے اینٹ ۱۲

کری تھی واسطے اوسکے کہ آب سندہ پر لوقت حضرت مہتر موسی علیہ السلام کے زاہد وضو کرے اور پانی اوس زاہد کا خلاش مین آلودہ ہوتا تھا
اس سبب اوسکو تشویش ہوتا تھا اور ہر بار پاے خود دھوتا وہ خشت فلانی مقام مین مدفون ہے وہان جاؤ اور اوس خشت کو لاؤ تم اور
خود یحیی کبیر کو تو کہ بندگی خواجہ یحیی کبیر بدست خود برلب آب سندہ رکھی حق تعالے آب سندہ کو گردانیدہ کردیگا تا قیامت ضرر نہ پہونچیگا
بعدہ حضرت مخدوم نے مردمان کو طلب کیا جس جگہہ کہ اشارت تھی اوس جگہہ کو کاویدہ کیا اور اوس خشت کو بیرون لائے اور آگے
مخدوم کے رکھا بندگی مخدوم نے خواجہ یحیی کبیر کو فرمایا کہ اے خواجہ یحیی کبیر اس خشت کو بدست اپنی برلب آب سندہ کے رکھو بندگی خواجہ
نے عرض کری کہ یا مخدوم مبادا دہ یحیی دیگر ہوئی کہ مین لائق اور شایان اسکے نہین ہون مین کہ حضرت جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
نشان میرا ساتھہ آپ کے دیوین بندگی مخدوم نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشان تمہارا ساتھہ ہمارے دیا ہے کہ رو سیاہ اور
زبان افغانی جانتا ہے اور کوہ سلیمان سے آیا ہے بعدہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور اوس خشت کو اوٹھا
اور جس جگہہ کے جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے نشان دیا تھا اوس جگہہ رکھا حق تعالی نے اوس آب سندہ کو پھیر اور
تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالے آب سندہ ضرر نہ پہونچاویگا نقل ہے کہ جب بندگی مخدوم جہانیان کے تئین عذر جراحت کا تھا اور
ہر وقت زخم سے ریم یعنے پیپ جاری تھی اوس سبب سے وضو تازہ واسطے ہر نماز کے کرتے تھے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کو امامت
کرنیکو فرمایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے نیت تحریمہ باندھی جو نظر کعبہ مبارک پر کری کعبہ مبارک نظر نہ آیا پھر سلام پھیرا پھر تحریمہ باندھا پھر کعبہ مبارک
نظر نہ آیا پھر سلام پھیرا پھر دوسرا تحریمہ باندھا جون نظر کیا کعبہ کے تئین اپنی جگہہ پر نہ دیکھا پھر سلام پھیرا مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا پھر جو کعبہ مبارک
کے تئین جگہہ اپنی مین دیکھا نماز ادا کیا بعضے مریدان بندگی حضرت مخدوم جہانیان نے با یکدیگر کہا وسواسی افغان را امامت کرنیکو فرمایا چاہیئے تھا
کہ کسی دوسرے کو فرماتے جون نماز سے فارغ ہوئے بندگی حضرت مخدوم مریدان خود را پیش خود طلب کرکے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ مرد
وسواسی ہے تمہارے تئین معلوم نہین ہے کسواسطے دو تین بار سلام پھیرا ان لوگون نے کہا جو کچھ پیر کے تئین روشن ہے مریدان کے
تئین معلوم نہین ہے بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا اول مرتبہ کہ سلام پھیرا سبب یہہ تھا کہ کعبہ مبارک کے تئین جگہہ اپنی پر نہین دیکھا
اور بغیر کعبہ نماز درست نہین ہے اور کعبہ مبارک بیچ اثناء راہ کے تھا پھر جو سلام پھیرا اور تحریمہ باندھا اور نظر کعبہ مبارک پر کیا خانہ
کعبہ نے اپنی جگہہ پر قرار نہین پکڑا تھا پھر سلام پھیرا اور جو مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا کعبہ مبارک کو اپنی جگہہ پر دیکھا نماز ادا کیا جو کچھ رسائی
نہین ہے تمکو وہ خواجہ یحیی کبیر کو ہے دیگران کو نہین ہے یہہ سخن بیچ خاطر اپنے کیونکر گذرانا کہ وسواسی افغان کے تئین امامت کرنیکو فرمایا
ایسا خطرہ بیچ دل اپنے کے جگہہ نہ دو خواجہ یحیی کبیر نے کام اپنا تمام کیا ہے اور قرب اور مرتبہ اوسکا جملہ مریدون سے زیادہ ہے بعد
اسکے مخدوم نے فرمایا یہہ مرد خواجہ یحیی کبیر ہے اس مناقب سے بخطاب کبیری مخاطب ہوا نقل ہے جسوقت کہ جناب حضرت
مہتر خضر علیہ السلام و پیر گانو سلطان و بندگی خواجہ یحیی کبیر با یکدیگر ملاقی ہوئے انہون نے فرمایا کہ یا خواجہ یحیی کبیر تمہارے تئین حق تعالے
نے کرامت و بزرگی دیا ہے خلق اللہ کے تئین ارادہ رہنمائی کا کرنا تا تمام دہان انفاس ذات شریف سے الفیض پہونچے بندگی خواجہ
یحیی کبیر نے عرض کیا کہ بندہ کے تئین کیا مجال ہے کہ کسی را ارادہ نکرون مین بندگی پیر گانون سلطان نے فرمایا اگر تو کہنا ہمارا قبول نکریگا
تو جو کچھ خاصان درگاہ سے حاصل کیا ہے اوس سے نتیجہ نیک نہین چاہیگا دیکھنے کو بندگی خواجہ یحیی کبیر نے کہا اگر اہل فقیتان درباب
اس ضعیف کے ایسا ارادہ رکھین تو چارہ نہین رکھتا ہون مین آیا یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالے جو کچھ کرامت و عنایت حق
سبحانہ تعالی نے درباب اس بندہ کے مرحمت فرمایا ہے سلب نہین چاہیگا ہونیکو جون پیر گانون نے خواجہ یحیی کبیر سے یہہ بات سنی انکی
تئین بیچ کنار کے پکڑا اور فرمایا کہ ثمرہ اس ہمت کا چاہیگا یا نیکو خاطر اپنی کو جمع رکھو بعد چند روز کے در شب جمعہ ارواح حضرت رسالت پناہ

صلے اللہ علیہ وسلم و ہر چہار یار و بندگی خواجہ خضر علیہ السلام و پیر گاتون و بندگی خواجہ یحیی کبیر حاضر ہوئے پیر گانون و خواجہ خضر علیہ السلام نے
رخ بجانب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کرکے عرض کیا یا رسول اللہ مینے بہ منت خواجہ یحیی کبیر کے تئین کہا مینے اتنا قبول نہین کیا
اس مرد کے تئین فرمایئے کہ خلق خدا کو دعوت کرے چون جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ سخن سنا تب اپنا ہاتھہ مبارک کا
اپنے اوپر ہاتھہ خواجہ یحیی کبیر کے رکھا اور مضبوط پکڑا اور ہلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی مبارک کرے جو کوئی تجہہ تمہارا پکڑیگا گویا تجہہ سرا پکڑا ہوگا
جاؤ خلق اللہ کو دعوت کرو لبعدہ عالم غیب سے کلاہ سبز فرود آئی جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کلاہ کو دست
مبارک خود پکڑ کے اوپر سر خواجہ یحیی کبیر کے رکھا اور حاضران جماعت چنانچہ امیر المومنین حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین
حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ و امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و امیر المومنین حضرت علے کرم اللہ وجہہ و بندگی حضرت
خواجہ خضر علیہ السلام و پیر کانون سلطان و جمیع ارواح مشایخ کہ حاضر تھین سبھون نے مبارکبادی دیا اور سب شاد ہوئے اوس روز
سے بندگی خواجہ یحیی کبیر نے ارادہ دعوت کا کیا اور مقراض کلاہ اور خرقہ خاص خلق کو دیتے تھے اور ہر ایک مردم اکثر پہونچے
اور حق ہوئے چنانکہ فرزندان و مریدان بندگی خواجہ یحیی کبیر بمقدار الف و ثلثمائۃ و ستین کہ یکہزار و سیصد و شصت رسیدہ بود مشد ند
واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حسن تبتی مرید بندگی خواجہ یحیی کبیر نے ایک روز آگی بندگی خواجہ یحیی کبیر کے عرض کیا یا پیر جو روز جمعہ ہوتا ہے
ہم قدم مبارک آنحضرت کا نہین دیکھتے ہین ثواب سے روز جمعہ اور ملازمت سے پیر کے محروم رہتے ہین بندگی خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا
یا حسن اس حدیث سے درگذر کہ استفسار کرنا اس معنی کا لائق نہین حسن نے کہا کہ یا پیر دستگیر جب تک یہہ معنی اوپر میرے
ظاہر ہوگے دل میرا تسکین نہین پاوےگا بندگی خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا کہ اے حسن روز جمعہ کو مین ساتھ چالیس مردان غیب کے
مکہ مبارک مین نماز ادا کرتا ہون مین کہ تمام عالم مغرب سے تا مشرق بقیام اونکے قائم ہے پس حسن نے کہا یا پیر دستگیر جو روز جمعہ
ہووے میرے تئین بھی بیچ خدمت خود لیچلو کہ مین بھی نماز جمعہ کی ہمراہ اونکی ادا کرون بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا انشاء اللہ
تعالی روز جمعہ ہوا وقت زوال کے بندگی خواجہ کبیر نے غسل کرکے دوگانہ ادا کیا اور نماز زوال بھی ادا کیا اوسی وقت حسن بھی
ملازمت مین پہونچے بندگی خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا اے حسن چشمہاے خود بند کرلو اور بیچ راہ کے چشم ہاے نہ کھولنا ہر دو پیران طیار
ہوئے تا آنکہ در بادیہ ریگستان کے پہونچے حسن نے چشمہاے خود نادانستہ کھولدیا اور بیچ خاطر کے گذرا تا کہ دیکھون مین کہ
کسطور سے جاتا ہون مین بحر و چشمہاے کھولتے کے حسن وہین رہے اور بندگی خواجہ یحیی کبیر چھوڑ گئے و در زمانیکہ مکہ مبارک پہونچے
نماز روز جمعہ کی ساتھہ چہل مردان غیب کے ادا کری اونہون نے فرمایا یا خواجہ یحیی کبیر آجکے روز تاخیر کیون کی بندگی خواجہ
نے فرمایا کہ ایک مرید مریدان سے میرے نے تئین کہا تھا کہ میرے تئین ہمراہ خود لیچلو مین اوسکے تئین ہمراہ خود لاتا تھا مین بیچ اثناء راہ
کے چشمہاے خود کھولدیا اوسی جگہہ رہگیا مین لسبب فوت ہونے جمعہ کے جلدی یہان پہونچا ہون مین اونہون نے کہا یا خواجہ
یحیی کبیر شتاب جاؤ اور مرید سے اپنے خبردار ہو بندگی خواجہ اونہون سے رخصت ہوئے اور اندک زمانہ مین وہان پہونچے
حسن کو دیکھا بادیہ ریگستان مین ہر طرف دوڑتا ہے راہ کسی طرف سر کرنیکو نہین سکتا ہے کہ اپنے تئین ایکطرف لیجاوے
اوسوقت حضرت خواجہ یحیی کبیر پہونچے چون حسن نے روی مبارک پیر کا دیکھا خوشدل ہوئے اور بندگی خواجہ نے فرمایا اے
حسن چشم خود بند کرو اور زینہار بیچ راہ کے چشمہاے خود نہ کھولنا حسن نے کہا نہین کھولونگا مین بس تھوڑی دیر مین مسجد اپنی
مین پہونچے ہنوز حسن چشمہاے خود پوشیدہ کئے ہوئے تھے بندگی خواجہ نے فرمایا یا حسن چشم خود کھولو حسن نے
جون چشمہاے خود کھولی اپنے تئین بیچ مسجد پیر اپنے کے دیکھا حسن نے کہا یا پیر کیونکر آیا مین بندگی خواجہ نے فرمایا مردان

خدا ہی تعالی ایک لحظہ مین دور تمام عالم مغرب سے تا مشرق اور تا عرش و کرسی و لوح محفوظ و بہشت و دوزخ سب کے تئین
بخدمت تمہین دیکھین اور بخوطہ کہا وین پاک نہین رکھین اور تیغ لاابالی اوپر ہاتھہ کے رکھین اور جس جگہہ جاہین تھوڑی
دیر مین جاوین اور پہر آوین نقل ہے حسن تبتی نے عرض کیا یا پیر دستگیر اتنی عظمت و بزرگی پیر کی دیکھی ہے مینے آج دل اس تعجب کے
بہہ خطرہ گذرتا ہی کہ ملکہ معظمہ کے تئین مردان خدا یہان سے دیکھتے ہین یہہ بندہ بھی آرزو اوسکی تمام رکھتا ہے بندگی خواجہ نے فرمایا
انشاء اللہ تعالی در روز جمعہ کعبہ مبارک دیکھیگا چون روز جمعہ ہوا غسل کرکے دوگانہ ادا کیا اور حسن کے تئین طلب کرکے داہنے
ہاتھ اپنا کیا اوپر ہاتھہ اور پہر گردن حسن کی رکھا اور کہا دیکھ لے حسن کعبہ کو کو یہان سے دیکھہ واللہ اعلم بالصواب نقل ہے
بندگی خواجہ یحیی کبیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ ہشت تن خاصگان درگاہ باری تعالے ساتھہ اس فقیر کے باپ
وجود مین ہر جگہہ کہ یہہ ضعیف اون لوگون کے تئین اوپر ہر مہم و حاجت دینی و دنیوی کے یاد کرے اور طلب کرے حاضر ہونگے
اور جو کوئی کہ این ضعیف را و خاصگان خدا را یاد کرتا ہے اور حاضر جانتا ہے حاضر ہوتے ہین اسمین کچھہ شک نہین لانا چاہیئے
اور اسامی ہشت نفر یہہ ہین اول بندگی خواجہ خضر علیہ السلام دوم پیر سلطان گانون سوم خواجہ اسمعیل سربجی
چہارم اسمعیل فرملی پنجم خواجہ عباس تومان ششم پیر لہر شیرانی ہفتم مولانا تاج الدین دانشمند ہشتم مولانا
محمود سرمست واللہ اعلم نقل ہے اسامی خادمان خواجہ یحیی کبیر کی بمرتبہ ولایت پہونچے ہین اول داؤد تبتی
داماد بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر دوم عیسی دوتانی کلان سوم عیسی دوتانی خورد چہارم حسن سرخ تبتی
خسر بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پنجم ترک دوتانی ششم مولانا ایوب ہفتم مولانا ابراہیم اشترانی ہشتم حسین
جلوانی خواہرزادہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نہم شمس الدین خضر خیل سروانی دہم ملکی ہندی شکر سروانی یازدہم
جلال سروانی دوازدہم ذکریا سور سیزدہم تکی کرانی خدمت مطبخ خانہ حوالہ اونکی تھی چہاردہم خلیل کرانی
پانزدہم رکن الدین اسیانی شانزدہم مولانا علاؤ الدین ہفدہم خیر الدین کارزہ ہیژدہم بلال نساج نوزدہم شادی
بختیار بستم حسن بختیار بست و یکم خان بختیار بست و دوم سہیل بختیار بست و سوم شیخ علی لانوی برادر حقیقی یحیی کبیر
بست و چہارم احمد ک بست و پنجم کدا بست و ششم الک ہر سہ برادران حقیقی سروانی تھے بست ہفتم ارخند
موجاری بست و ہشتم شیخ اسمعیل بست و نہم کالو نوحانی یہہ سب خادمان درگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے
تھے اور مرتبہ ولایت کو پہونچے تھے نقل ہے کہ جسوقت بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر طرف ولایت فرمل کے پہونچے
باقرزند شیخ محمد سلمان کے ملاقات میسر ہوئی اوسنے کہا کہ ای نوغشتی ہر چند کہ آب بسیار ہوتا ہے زیر پل کے جاتا ہی
بندگی حضرت خواجہ یحیی نے جواب دیا کہ ای شیخ بعضے آب ایسا ہوتا ہے کہ پل سے بالا جاتا ہے اور پل کو توڑتا ہے
شیخ محمد سلمان نے کہا ای درویش پیر تیرا کون ہے بندگی خواجہ نے فرمایا کہ پیر میرا جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہین جو ہی درویش فرملی نے کہا آحسنت ای خواجہ یحیی کبیر مین نہین جانتا تھا کہ حق تعالی نے تیرے تئین بقدر
کرامت عطا فرمائی ہی کلیم کشف اپنے سے فرود لایا اور بچھائی اور بالای اوسکے بٹھلایا اور مہمان خود کیا نقل ہے
کہ بعد ازان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے طرف نوتونی کے عزم کیا اور شہر نوتونی مین پہونچے ایک روز ایک جگہہ بیٹھے
تھے ایک عورت صاحب جمال پیدا ہوئی ناگاہ نظر اوس عورت کی اوپر بندگی حضرت خواجہ کے پڑی اور اوسوقت
مین حضرت جوان تھے وہ عورت عاشق اور فریفتہ اون پر ہوئی اور کہا ای درویش جوان سبز سی خوش ستمگاری

مرادوا اپنے سینہ مین جلا اور خاکستر کو بربادکرو بندگی حضرت نے جواب دیا کہ ای عورت مفتوح دیدہ تیرے تو وہ شخص چاہئے کہ
چہار چیز رکھتا ہو عورت نے کہا ای درویش وہ چہار چیز کیا ہین بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا اول آنکہ
زندگانی نہ چیز کہ دوم آنکہ تونگری بے فقر سیوم جوانی بی پیری چہارم خوشی بی غم کہ اوسکے تئین غم دنیا اور آخرت
کا ہو ان چاروں چیز سے ایک بھی مجھ مین نہین ہے میری تئین کیا کرنے گی وہ عورت صاحب جمال دریائے بندگی
خواجہ یحییٰ کبیر سے گریڑی اور مرید ہوئی اور ایک واصلان حق سے ہوئی نقل ہے کہ بعد از غزوی بجانب سمرقند کے
مراجعت فرمائی ایک روز نظر مبارک آپ کی اوپر دو کان طبیب کے پڑی فرمایا کہ داروی ہر رنج اور زحمت کی پیش خود
رکھتا ہے داروی گناہان میری کی بھی رکھتا ہے طبیب نے کچھ جواب نہ دیا اوسی درویش دیوانہ وار پیدا ہوا اور کہا اے
یحییٰ داروی گناہان تیرے کی مین جانتا ہون مین لیکن تلخ ہے اگر سکتا ہے کہانیکو تو کہاو بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا ای دیوانہ بسیار درد رکھتا ہون مین چاہون گا مین کہانیکو کہا اے یحییٰ آملہ درویشی اور ہلیلہ صبر اور بلیلہ علم سیکو
ملا اوسکے بیچ ہاون صدق کے ڈال اور بدستہ توفیق ہر چہار کے تئین کوٹ اوسکے بیچ دیگ تفکر کے ڈال اور آتش عشق اور
محبت کی جلا اور آب شوق بر یزبہ ہے داروی گناہان کی تیرے حضرت خواجہ زا حالت پیدا ہوئی زار زار روے اور
سے درگذرے نقل ہے کہ جسوقت خواجہ یحییٰ کبیر در شہر برہو گئے تھے ایک روز اوپر آب جیحون کے بیٹھے تھے اور اوپر
خرقہ کے پیوند کرتے تھے ناگاہ ایک مرد شہر بر ہو سے آیا بندگی حضرت خواجہ کے تئین کہا اے درویش ایسا ہی پیوند کرتا
اور سیتا سے کیا ہے اور خرقہ پہن کے شہر بشہر پھرتا ہے اور اپنے کو نمایش کرتا ہے کہ مین درویش ہون مین انہی بہانہ سے
نان کہاتا ہے اور شکم اپنا پر کرتا ہے دیگر کچھ حاصل نکیا جو بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے اوس سے یہ بات سنی بیچ جلالت کے
ہوئے اور سوئی کو اوپر ہاتھ مبارک آپ کے تہی بہ زناب کرکے بیچ پانی کے ڈال دیا اور فرمایا کہ مچھلیان سوئی میری دو مجھ دیجئے
اس بات کے چند مچھلی سوئی بیچ منہ کے پکڑ کے سر پانی سے باہر لائین بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ سوئی جو میری ہے وہ
دوسری سوئی نہین چاہتا ہون مین ایک نے اون مچھلیون سے آواز دیا یا شیخ جو سوئی آپ کی درد ہان مجھ ہے تو بندگی حضرت خواجہ
نے ہاتھ اپنا دراز کرکے منہ سے مچھلی کے لیلیا اور مرد کے تئین فرمایا کہ دیکھا میاں اس خرقہ کمینہ سے کیا چیز حاصل کیا ہے خرقہ واسطے رضامندی
خدا تعالیٰ کے پہنا ہے جو واسطے رہا کے وہ مرد اوسی وقت پانون پر گر پڑا اور مرید ہوا اور دیگے واصلان حق سے ہوا نقل ہے کہ در سن
سبعین و سبع مایہ شب عرفہ تہا بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے کعبہ مبارک مین نزول فرمایا اور روز ان بیت الحرام کے دراتے اوسکے بیچ
عالم تحیر کے ایسا مشغول ہوئے کہ کچھ خبر اپنے سے نرکہتے تہے اوسی وقت مین حضرت مہتر خواجہ خضر صلواۃ اللہ علیہ پہونچے اور کہا السلام
علیک یا یحییٰ کچھ جواب ندیا پھر خواجہ خضر علیہ السلام نے سلام کیا جواب ندیا مرتبہ سوم پھر سلام کیا کچھ جواب ندیا مرتبہ چہارم پھر سلام
کیا بندگی حضرت خواجہ نے علیک السلام کہا حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے یحییٰ کبیر کس واسطے جواب میرا ندیا کہ جواب
سلام فرض کفایہ ہے بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے فرمایا اے خواجہ خضر علیہ السلام بیچ عالم تحیر کے ایسا مشغول تہا کہ تم ایسے بزرگ
خضر بیچ نظر میری کے نہین آتے واللہ اعلم بالصواب نقل ہے ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر ساتھ حق تعالیٰ کے مشغول تھے چنانچہ
فرشتگان نے حق تعالیٰ سے التماس کیا یا بار خدایا میری تئین فرمان ہو کہ واسطے زیارت اس بندہ درگاہ تیری کے جاؤن مین فرمان ہوا
کہ فرشتگان جاؤ اور بندہ میرے کو دیکھو کہ کس طور سے بیچ رضای میرے کے اپنے تئین جلایا ہے فرشتگان آسمان سے پہنچے آئے اور گرد بگرد
خواجہ یحییٰ کبیر کے بیٹھے اور بندگی خواجہ سبحان وجد کے فرماتے تھے ایسی رد و بدل حق مین مشغول ہو گئے کہ شیخ معروف اور شیخ صدرالدین

ہر دو برادر فرزندان حضرت خواجہ کے بیچ مسجد کے دراتے اور سلام کیا جون ایک ساعت گذری فرشتگان کہ گرد بگرد خواجہ کے بیٹھے تھے
کبھی بیچ نظر شیخ معروف اور شیخ صدرالدین کے آتے تھے اور کبھی غائب ہو جاتے تھے چند لحظہ اسی طور ہوتا رہا آخر شیخ معروف
و شیخ صدرالدین نے عرض کیا کہ اے بابا جیو یہ لوگ کون ہین کہ کبھی غائب ہو جاتے ہین اور کبھی نظر آتے ہین بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا کہ اے جان بابا یہ لوگ فرشتگان ہین کہ حق تعالیٰ نے ان لوگون کی تئین پاک پیدا کیا ہے نقل ہے کہ جمال جہان آرای
جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بندگی حضرت خواجہ نے بیچ خواب کے دیکھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے خواجہ یحییٰ کبیر وہ شادی اور خوشی میری تئین کہ بیچ عہد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حاصل تھی وہی شادی اور خوشی درعہد
تمہارے میری تئین میسر ہے الحمد للہ علی کل ذالک نعمائہ نقل ہے ایک روز شیخ رکن الدین شروانی نے ساتھ بندگی خواجہ یحییٰ کبیر
کے سوال کیا کہ یا شیخ جیو موحد کب ہوئے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا جسوقت کہ خود کو ندیکھو اور فنا ہو اور بین اور تو درمیان نہوئے
و عناصر خود سے بیرون آوے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یوم تبدل الارض غیر الارض جو یہ عناصر طبعی مبدل ہوئین اوسوقت
موحد ہوتا ہے اور جو مین اور تو درمیان سے اوٹھین اور درمیان حق تعالیٰ اور تیرے ستر ہزار حجاب ہے کہا تو اور کہا حق اے برادر
فنا کا نام بقا ہے جب فنا نہین تو بقا نہین جس وقت کہ کل فنا پذیر ہوئے تھے اوسوقت موحد ہوئے اللہ توفیق رفیق کرے
بمنہ و کمال کرمہ نقل ہے ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر نے ساتھ چند مریدون اپنے کے خیال سیر کوہ کا کیا جس جگہ
کہ رات ہوئی وہان کچھ آبادانی نتھی اور ہوا جاڑے کی تھی مریدون نے ہیزم جمع کرکے جلایا اور گرد بگرد بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کے
بیٹھے خواجہ ان لوگون سے جدا ہو کر بعبادت حق کے مشغول ہوئے جب آگ بہت ہوئی بعضے مریدون کے تئین خطرہ
پیدا ہوا اگر گوشت یہان ہوتا تو اسی آگ مین خوب بریان کرتے بندگی خواجہ نے کشف سے معلوم کیا کہ خطرہ مریدون کو
ساتھ گوشت کے ہوا ہے بدرگاہ باری تعالیٰ عرض کیا الٰہی تو جانتا ہے کہ خطرات بندگان تیرے کو کیا ہوا خداوندا کرم اپنے سے
گوشت حلال ان لوگون کو پہونچا ہمین کہ بیچ دل انکے پہونچا ہے ناگاہ ایک گورخر پیدا ہوا اور نزدیک ان لوگون کے آکے
بیٹھ گیا بندگی حضرت خواجہ نے مریدون سے ایک کے تئین فرمایا کہ اوٹھ حق تعالیٰ نے روزی تمہاری تئین پہونچائی ہے بسم اللہ
کرکے بریان کرو اور یاران قسمت کرکے کہاو ایک اونمین سے اوٹھا بسم اللہ کرکے بریان کیا اور ساتھ یاران کے قسمت کرکے
کہانے مین مشغول ہوئے بندگی خواجہ بیچ نماز کے مشغول تھے کہ ناگاہ شیر پیدا ہوا جب سلام پھیرا تو کیا دیکھا کہ شیر پس پشت استادہ
ہے اور دم اپنی سے جہاڑو دیتا ہے بندگی خواجہ یحییٰ کبیر نے با مریدان خود فرمایا کہ مہمان تمہارا آیا ہے حصہ اوسکا بھی نگاہ رکھو
مریدون نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر اوس مہمان کے تئین امر فرمائیے کہ آکے حصہ اپنا کہاوے بندگی حضرت خواجہ نے شیر کو
اشارہ فرمایا جب شیر وہان پہونچا یارون نے شیر کو دیکھکر خوف کہایا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ شیر سے مت ڈرو کہ یہ
شیر الٰہی ہے حصہ اوسکو دو جو کچھ گوشت وغیرہ باقی رہا تھا آگے اوسکے ڈالا شیر نے بعد از تناول بجانب بندگی حضرت خواجہ کی
سر نگون کیا اور چلا گیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ عورت قوم ترین سے کہ پسر اوسکا حج کو گیا تھا مفارقت میں
اوسکے ہفت سال گذرے تھے کہ کچھ خبر پسر سے نہین پہونچی تھی وہ عورت ملازمت مین بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر کے آئی
اور عرض کیا کہ یا پیر دستگیر میرا ایک پسر تھا و نیت کرکے رخصت مجھ سے حاصل کرکے گیا حالا ہفت سال ہوا ہے کہ مفارقت میں
اوسکے جلتی ہون مین حضرت پیر دستگیر کے تئین تمام عالم روشن ہے حضرت پسر سے نشان اوسکا چاہتی ہون مین یا بندگی حضرت خواجہ یحییٰ کبیر
نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد از سہ روز قرۃ العین تیرا آجاویگا اپنے کو خاطر خود جمع رکھ کچھ اندیشہ نکر عورت مذکور پھر گئی اور گھر مین آئی

بعد از سہ روز قرۃ العین لیرا وسکا چ سے پہونچا وہ عورت دل و جان سے شاد ہوئی اور شکرانہ حضرت صمدیت کا بجالائی اور بیش
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے آئی بشرف پابوسی مشرف ہوئی اور مرید ہو کر یکے واصلان حق سے ہوئی الحمد للہ علی ذالک نقل ہے
کہ ایک وقت بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر ساتھ جمع یاران کے بیچ مسجد کے بیٹھے تھے سخن سلوک اخبار جناب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان تھا مولانا محمود سرمست بیانی نے سوال کیا یا پیر دستگیر کسی وقت بمراد خود پہونچے ہو
بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ بلے دو مرتبہ خود کو بیچ مراد کے پایا ہون مین ایک جب بیچ شہر برہور کے پہونچا مین اور بیچ جامع
مسجد کے قرار پکڑا مین نے اور زحمت اوپر میرے غالب ہوئی تھی چنانچہ طاقت جنبش کی نہ تھی جب وقت نماز ظہر کا پہونچا
موذن آیا اور اذان کہی اور بیچ نماز کے مشغول ہوا اور ساتھ میرے بھی اشارہ کیا کہ آؤ نماز گزارو کہا مین نے کہ استادہ ہونے
نہیں سکتا ہون پھر کہا کہ آؤ نماز گذارو کہا مین نے کہ تم ادا کرو مین سو کر نماز ادا کرونگا وہ موذن سنگدل نے جو یہہ بات
سنی دوڑا اور پاے میرا پکڑا اور در نردبان مسجد پر جھولہ دیتا ہوا لاڈالا جو سر میرا اوپر نردبان پایین کے پہونچا شکستہ ہوا اور خون ان
ہوا اوسوقت خون کو ساتھ مراد کے دیکھا تھا مین اور کہا مین نے کاش کے سر میرا ہزار جگہ سے شکستہ ہوتا دوسرا دوم ایک وقت بیچ
کشتی کے سوار تھا مین ملاح نے مجھ سے مزدوری طلب کری کہا مین نے کہ کچھ نہیں رکھتا ہون مین کہ تیری تئین دون مین ملاح
بیمروت تھا چند سیلی اوپر میرے ماری اوسوقت ہم مراد خود کو دیکھا مین نے اور ہر بار کہ میرے کو سیلی مارتے تھے مین ہنستا تھا اور
کہتا تھا شاید یہہ مرد دیوانہ ہے ناگاہ مچھلی نے پانی سے سر اوپر رکھا اور کہا اے ملاح بے مروت اس درویش کی تئین تشویش
مت دے مزدوری اپنی مجھ سے لے ملاح نے نظر طرف مچھلی کے کیا پانچ دینار دہن مچھلی کے دیکھا فی الحال بنجہ حرص کا دراز کیا
اور پکڑا اوس ساعت دست حرص خشک ہو گیا ملاح گریہ زاری کرتا ہوا اور پاے این ضعیف کے گوڑا کہا مین نے مزدوری تیری
ایک دینار ہوتی ہے باقی خزانہ الہی ہے ملاح نے چار دینار پانی مین ڈالدیا ہاتھ اوسکا اچھا ہو گیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حیدر زرکی مرید
بندگی حضرت شیخ بہاء الدین زکریا صاحب نعمت ولی و صاحب دل تھے جو نزدیک اونکے جاتا نام اوسکا ساوان جے قضارا ایک سال
آب درجوے کے نزدیک آدمی کہ گرد اوس سر جوے کے زراعت کرتے تھے تشویش بے آبی سے عاجز ہو کر آکے حیدر زرکی
کے آگے اور عرض کیا یا شیخ جیو آب جوے ساوان خشک ہوا ہے زراعت بے آبی سے ضائع ہوتی ہے چہرے آب
خدا تعالی سے درخواست کرو حیدر زرکی نے کہا آجکی رات خدا تعالے سے درخواست کرونگا مین آب بسیار چاہے گا ہو نیکو
حیدر زرکی نے سر اپنا بیچ کوہ کے کیا اور درون گیا اور چاہا کہ جوے سے اسمین پانی لاوے جوے نزلو بیچ تعلق بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر کے تھا بندگی خواجہ نے از روے کشف کے معلوم کیا اور فرمایا کہ اے حیدر پانی جوے سے میری ساتھ ہمدمی کے
لگیا اس راہ مین از اس طریق سے لیجانا مناسب نہیں تھا حیدر ساکت ہوا اور عذر لایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا کہ اے
حیدر ہو اندرہ آب بیچ جوے ساوان اور چاہیگا ہو نیکو بموجد فرمانے کے بیچ جوے ساوان آب روان ہوا حیدر زرکی بھی
آب جوے سے اسی طریق سے تبرک لایا اور زراعت شیرانیان و سروانیان کی آباد ہوئی واللہ اعلم بالصواب نقل ہے
کہ ایک روز بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کی حالت رو نما ہوئی مست ہوے اور ہر دم بے بعلے گے چنانچہ کوئی مرید پہونچے نزدیک سب چھوڑ
دیتے ہے مگر حسن تبنی نے پیچھا نہیں چھوڑا بندگی خواجہ کہ مست طور پر جاتے تھے ناگاہ انگشت پاے مبارک پر آپکے آسیب
پہونچا اور شکستہ ہوا اور خون روان ہوا ہر قطرہ کہ اوپر زمین و یا سنگ کے پڑتا تھا شکل لفظ اللہ کی ہوتی تھی آخر حسن بھی ہلہو
ہوتے دے پیچھا اوبیں خون کا نہیں چھوڑتا تھا بندگی حضرت خواجہ بالاے کوہ کے برآئے لور وہان بیٹھے اور مشغول بحق ہوئے

اور ایسا بیچ عالم تحیر کے مغلوطہ کھایا کہ مجھ خبر اپنی نہیں رکھتے تھے ہرن آکے گرد بگرد آپکے بیٹھے اور انس پکڑا ناگاہ وہان حسن
پہونچا جو آہوان تنے انکی تئین دیکھا بھاگے حسن دست بستہ با ادب پس پشت ایستادہ ہوئے اور بعد دیر کے
بندگی حضرت خواجہ نے چشم اپنی کھولی حسن کے تئین ایستادہ دیکھا حسن نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا شیخ عجب
معاملہ دیکھا مین نے فرمایا کیا تعجب دیکھا حسن نے کہا یہہ آہوان گرد بگرد آپ کے بیٹھے تھے جو میری تئین دیکھا
بھاگ گئے بندگی خواجہ نے فرمایا کہ اے حسن امروز کیا کھایا کہا یہہ گوسپندان بابان کھایا مین بندگی خواجہ نے فرمایا
لوکہ گوشت انکا کھاتا ہے تجھ سے کیونکر گریز نکرین باز مست ہوئے اور بیچ عالم تحیر کے درآئے اور یہہ بیت زبان مبارک
سے فرمائی بیت دل زندہ میشود بامید وصال یار ٭ جان رقص میکند بسماع کلام دوست ٭ اسی حال مین سہ شبانہ روز
بیچ صحرا اور بالاے کوہ کے رہے بعد از سہ روز بندگی حضرت خواجہ و حسن تبنی بیچ گھر کے آئے نقل ہے کہ ایک شب
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر بیچ مسجد کے بیٹھے تھے اور چراغ جلا کر آگے رکھا اور قرآن شریف تلاوت کرتے تھے اور یاران
بھی حاضر تھے ناگاہ ہوا چلی اور اوس چراغ کو بجھا دیا بندگی حضرت خواجہ زار زار رونے لگے مریدون نے کہا اے شیخ اسقدر
رونا موجب کیا ہے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے برادران ڈرتا ہون مین کہ چراغ محبت الہی کا کہ بیچ دل میرے افروختہ
ہے اگر ہم چنین باد عبرت چلے اور اس چراغ کے تئین بجھاوے کیا کرون مین اور کیا چارہ رکھون مین اس سبب سے
زاری کرتا ہون مین چنانچہ کہا ہے بیت نزدیکان رابیش بود حیرانی ٭ ایشان دانند سیاست سلطانی ٭ عرض کہ بندگی حضرت
خواجہ اسقدر روتے کہ بیچ شرح کے نہ آوے کہ آتش عشق سے جلے ہوے تھے چنانچہ شعر کہا ہے شعر آہ من العشق وحالاتہ
احرق قلبی بحراراتہ ٭ ما نظر العین الی غیرکم ٭ اقسم باللہ و آیاتہ ٭ بعضے مرید مریدان سے دیکھا تھا کہ چون بندگی حضرت خواجہ
دم باہر لاتے تھے بو جلی ہوئی چنانچہ کباب بریان ہوتا ہے آتی تھی واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر قدس اللہ سرہ العزیز ایسے صاحب ریاضت تھے کہ ذکر جہر کرنے سے ایک وقت دل دہن سے باہر آپڑا
اور مردمان کے تئین وصیت کیا جب دار الفنا سے بدار البقا رحلت چاہونمین کرنی اس شکستہ کے تئین ساتھ میرے
دفن کرنا خادمان بحسب فرمانے آپکے جامہ پاک مین لپیٹ کر نگاہ رکھا جو بندگی حضرت خواجہ کے تئین سفر آخرت پیش آیا دل کہ
نگاہ رکھتے تھے ساتھ آپ کے دفن کیا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ وقت ہوا ے تابستان کے بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر نے بالاے کوہ کے مراجعت فرمائی چون بمقام گوشہ پہونچے وہان رونق درختان زیتون سایہ دار کی دیکھی مریدان
کو فرمایا اگر درین مقام جوے آب ہوتی کیا خوش ہوتی چندگاہ درین مقام گذران سے مریدون نے عرض کیا یا شیخ جیو
یہان پانی نہیں ہے اما جوے خشک موجود ہے جون وقت نماز کا پہونچا آب نہ تھا کہ وضو کرین جو وقت تنگ دیکھا بندگی
خواجہ ایستادہ ہوے اور مسواک بیچ ہاتھ کے لیکر جانب جوے خشک کے روانہ ہوئے جو چند قدم گئے وہ مسواک کہ
بیچ ہاتھ کے رکھتے تھے بسم اللہ کہہ کر اوپر سنگ کے مارا بقدرت اللہ تعالے اوس پتھر سے آب شیرین اور سرد باہر آیا
اب تک وہ چشمہ جاری ہے تا قیام قیامت خشک نہیں جاہیگا ہونیکو انشاء اللہ تعالے نقل ہے کہ ایک وقت بندگی
حضرت خواجہ یحیی کبیر بیچ قبیلہ منڈو ملال کہ قوم تبنی سے تھے فرود آئے اور بیچ خانہ حماد کے کہ سردار اوس قوم کا تھا
ایک دختر اوسکو دکان کے تئین تعلیم کرتے اور نام اوس دختر کا فاطمہ تھا چون بیچ نظر مبارک آپکی پڑی باپ اوسکے کے تئین
پیغام کیا کہ یہہ دختر بیچ عقد میری کے درلاؤ باپ اوسکے نے کہا کہ شیخ مرد بیر اگر واسطے پسر اپنے کے شیخ معروف

یا شیخ صدر الدین کے چاہیں ہیں دے سکتا ہوں چون خواجہ نے زبان اوسکی سے یہہ بات سنی فرمایا کہ یہہ دختر بیچ لوح
محفوظ کے بنام میرے لکھی ہوئی ہے باپ اوسکے نے کہا کہ اگر از روے راستی کر کہتا ہے میری تئین دیکھا حضرت خواجہ
نے دست اوسکا پکڑ کے فرمایا کہ دیکھ کہ کسطور سے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہے اوس مرد نے نظر او پر کیا جو کچھ کہ فرمایا تھا
بنظر خود دیکھا اوس مرد نے دختر کے تئین بیچ حبالہ نکاح آپکے درلایا واللہ اعلم بالصواب **نقل ہے** کہ ایک روز بندگی حضرت
خواجہ یحیی کبیر بیٹھے تھے نیک بخت غلام کو تئین طلب کیا نیکبخت بیچ ملازمت آپکے آیا اور دست بستہ کھڑا ہوا بندگی حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ اے نیک بخت بہہ نان گرم پختہ ہوئی ہے لے اور ایک فقیر عاجز بیچ بیت المقدس کے سات روز
ہوئے کہ بھوکا ہے اوسکی تئین پہونچا نیک بخت بمجرد فرمانے آپکے نان لیا اور ہاتھ کوہ سلیمان سے فراز کیا اور نان
اوس فقیر کے تئین پہونچایا اور آگے بندگی حضرت خواجہ کے ایستادہ ہوا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ پانی بھی جوی سے
لے اور کاسہ پر کرکے اوسکے تئین پلا پھر نیک بخت نے کاسہ کے تئین پر کیا اور کوہ سلیمان سے ساتھ اوس مرد کے
پہونچایا پھر بندگی حضرت خواجہ کے آگے آیا اور ایستادہ ہوا بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے نیک بخت کام مردونکا یہی ہے
کہ تو نے کیا الہی بحرمت خاندان وخادمان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے کار دینی وکار دنیاوی اس بیچارہ کو بر لا دے اور خیر
کیجیو بحرمت النبی وآلہ الامجاد **نقل ہے** امیر تیمور بادشاہ خراسان بر دامن کوہ افغانان قوم کرزابیان وتہیا زیان ولودیان
تاخت لایا اور غارت اور لوٹ کرتا ہوا آیا تا آنکہ کوہ سلیمان بیچ پہونچا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر بھی بیچ دامن کوہ کے تھے خبر ہوئی
کہ امیر تیمور آتا ہے سب بھاگ کر بالاے کوہ گئے ہیں بندگی حضرت خواجہ نے بالاے کوہ مراجعت نہیں فرمائی مریدون نے عرض کیا
یا حضرت شیخ امیر تیمور درمیان فاصلہ آدہ کوس کے ہے ایسا نہو کہ گرفتار دستگیر ہوئیں بمجرد سننے اس سخن کے خاک زمین پر
اوٹھا کے تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑہا اور جانب لشکر تیمور کے ڈالا فرمان خداے تعالی سے درمیان لشکر امیر تیمور وکسان بندگی حضرت
خواجہ کے حجاب پیدا ہوا سب مغلان کور ہو گئے اور کچھ بیچ نظر اونکی نہیں آتا تھا بایکدگر مردمان لشکر کہتے تھے کہ آواز آدمی کی
سنتے ہیں لیکن آنکھ سے کچھ نہیں دیکھتے ہیں باہم طرفہ حال ہے یہہ احوال کے تئین نیز ملازمت بیچ امیر تیمور کے عرض کیا امیر نے
کہا شاید اس مقام میں کوئی اولیاء اللہ ہے اس سبب سے دیکھنے نہیں سکتے ہوا اور امیر تیمور نے فرمایا کہ یہان سے مراجعت
چاہیے کرنا حسب الارشاد لشکر نے عبور کیا تھوڑی راہ گیا تھا کہ آدمیون کے تئین دیکھنے لگا امیر تیمور نے فرمایا کہ اس آدمی سے
تحقیق کرو کہ کون آدمی اوس مقام میں رہتا ہے ایک مرد شیرانی بو بک خیلان سے بدست مغلون کے پڑا اوسکو آگے امیر تیمور کی
لائے امیر تیمور نے فرمایا کہ اس مرد سے تحقیق کرو کہ کدام کس بیچ اوس مقام کے رہتا ہے اوس مرد نے ماجرا کہ گذرا تھا بیان کیا اور کہا
کہ اوس مقام میں بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر رہتے ہیں امیر تیمور بمجرد سننے کے ایک اسپ اور حاجب اپنا آگے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر
کے بطریق پیشکش بھیجا اور وہ شیرانی بھی ہمراہ ان لوگون کے تھا جو بیچ خدمت حضرت خواجہ کے پہونچے زمین خدمت کی چومی اور
گھوڑا بیچ خدمت آپکے گذرانا اور عذر لائے کہ مجھ سے خطاے عظیم ہوئی ہے عفو فرماوین بندگی حضرت خواجہ نے گھوڑے کو نہیں لیا
اور فرمایا کہ مجھ سے دعا چاہتے کہ مین نے عفو کیا ولیکن مسلمانان کی تئین رنجیدہ نکرو اور خداے تعالے سے پرحذر رہو کہ سختی کرنیوالا
ظالمون سے ہے بیچ دنیا او زیر بیچ آخرت کے اور حاجب کے تئین وداع فرمایا چون حاجب آگے امیر تیمور کے پہونچا بزرگی وعظمت
خواجہ جیو کی کہ دیکھا تھا ایک ایک پھر کہا امیر تیمور بمجرد سننے کے افسوس بہت کیا کہ پابوسی سے ایسے اولیاء اللہ کے محروم رہا ہون
نقل ہے کہ امیر تیمور نے جب مراجعت کہی اور بیچ خراسان کے آیا واہانسے مندوبترین ہر فرد بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کی ملازمت

طلب کیا اور ایک گھوڑا اور دو ہزار روپیہ نقد اور سوغات جامہاے ابریشمی اور ایک جبہ نفیس وکاسہ روئین واسطے بندگی حضرت خواجہ
یحیی کبیر کے بھیجا اور التجا دعا کا کیا مندوبترین ملازمت بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے گیا اور جو کچھ سوغات تھی ملازمت بیچ
آپکی گذرانی آپنے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ اے مندوب میری طرف سے دعا پہونچا اور رکھو کہ خزانہ حق تعالی کا خالی نہیں ہے
کہ طمع بیچ مال تیرے کرون میں اور تجھسے لوں میں اور اسکی تئین وہ آدمی قبول کرے گا کہ محبت دنیا کی رکھتا ہوگا اور محبت دنیا کی
مذموم ہے چنانچہ حضرت جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب جب خلاصہ اولاد آدم
نے قبول نہیں کیا تا بعداران کیونکر قبول کرین واللہ اعلم بالصواب **نقل ہے** جب عمر بندگی خواجہ یحیی کبیر کی بصد وبست وہفت
سال کے پہونچی در سنہ اربع وثلثین وثمانمائۃ رحمت پیدا ہوئی شبکو جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین
بیچ خواب کے دیکھا جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواجہ یحیی کبیر آؤ اور شراب طہورا ہو جب حضرت خواجہ
خواب سے بیدار ہوئے سب پیران ومریدان وخادمان خود را طلب کرکے فرمایا کہ مین سفر آخرت کا کرونگا کہ میری تئین جناب
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ہے پیران ومریدان وخادمان زار زار رونے لگے مریدون نے عرض کیا
کہ دستار وجبہ وعصا کسکی تئین عنایت فرماتے ہیں فرمایا کہ قدری تحمل کرو جس کسی کے تئین خلاصہ موجودات امر کرین گے اوسکی تئین
اجازت دونگا اس درمیان میں خواب نے غلبہ کیا اور بیچ خواب کے جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے خواجہ یحیی کبیر خرقہ اور دستار اور عصا واسطے صدر الدین کے دے چنانچہ جب خواب سے بیدار ہوئے فرمایا کہ امر واجازت
بشیخ صدر الدین ہوا بمجرد کہے خون جگر سے روان ہوا مریدون نے عرض کیا کہ اتنا خون جانا کس سبب سے ہے فرمایا
بیت کشتگان خنجر تسلیم را ❊ ہر زمان از غیب جانی دیگر است ❊ بعد اسکے تکبیر پڑہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
پھر مریدون نے عرض کیا کہ یا خواجہ جیو قالب شریف کے تئین کہان دفن کرین فرمایا کہ بیچ زمین سلامت میں اور جس جگہہ کہ کفش میرا
پران ہو کر گرے قبر کھودنا اور اوس قبر سے سنگ برآمد ہوگا اوسکے تئین اوپر دروازہ کے نگاہ رکھنا جو کوئی واسطے زیارت میری آوے
اول اوس سنگ کے تئین ہفت بار بدست خود مارے بعدہ بزیارت میرے آوے جو حاجت کہ دینی اور دنیاوی رکھتا ہوگا اللہ تعالے
انصرام چاہیگا پہونچانیکو فرمان سے حق تعالے کے ہمان زبان کفش پران ہوا اور بیچ مقام شہر علی کے قرار پکڑا اور اوس مقام میں قبر
کھودی گئی بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کلمہ شہادت اوپر زبان کے لائے اور بوقت جان دینے کے یہ بیت فرمائی **بیت** سپردم تبو
مایۂ خویش را ❊ تو دانی حساب کم وبیش را ❊ تاریخ دوم ماہ صفر مذکور اس تنگناے فانی سے بعالم جاودانی کی رحلت فرمایا اور اوسی
مقام میں مدفون کیا غلغلہ ملکوت کا بفلک اسمان تک پہونچا اور بقدرت الہی سے آفتاب بھی بطریق کسوف کے تاریک ہوا اور آہوان بیابان
نے علف نہیں کھایا اور اکثر خلق نے دیکھا کہ آہوان بیچ جنگل کے نعرہا کرتے ہیں الہی بحرمت خاندان بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے
کارہاے دینی ودنیاوی اس بیچارہ کا بر لا کر خیر کیجیو آمین یا رب العالمین

ذکر آن قطب فلک ہدایت آن ہادی بیدای سیاحت المجذوب

واصل ومقبول کامل آن در آتش عشق اخگر شیخ علی ونکر صاحب ریاضت ومجاہدت تھا

بسیاری طاعت وعبادت سے لاغر وضعیف ونزار واستخوان پہلوے انکی مثل نردبان کے برائی تھی مشائخ اوس عصر کے اسواسطے شیخ علی ونکر
کہتے تھے یعنے لاغر دالت قوی رکھتا تھا اور درمیان انکے اور خواجہ یحیی کبیر کے نسبت مصادقت اور اختصاص بدرجۂ اعلی تھا

اور بیدار دل حقیقی بھی تھے اور بیچ طائفہ مشبرانیہ کے جو کوئی طعام کھاتا نام انکا لیتا اور از چشم زخم اور از ار رنگسین سے محفوظ رہتا تھی ۱۲

ذکر آن معرفت دستگاہ و آن حقائق پناہ آن مخزن الوار

آن شمع اسرار آن منظور یزدانی شیخ باہی سیدانی متعبد و متورع

و قائم اللیل و صائم الدہر و مستجاب الدعوات اور اکثر ربع مسکون کا سیر کر کے ملازمت میں مشائخ کے پہونچے اور انسے کسب کمال ہوا تھا بیچ فرزندار شد اکمل انسے بوجود آئے اور ہر ایک سے سلسلہ عجیب پیدا ہوا اور خوارق غریبہ انسے بظہور کے پہونچا اور خلائق اوس وقت کی دست انابت بدامن ارادت آن قبلہ مقبلان عالم کے لاتی تھی اور ساتھ مراد اپنی کے فائز ہوتی تھی اور مقبرہ شریف انکا بیچ قبیلہ شیرانی کے شہرت عظیم رکھتا ہی

ذکر آن قطب السالکین آن زبدۃ العارفین

آن شہیر مرغزار تجرید آن ببر کارزار تفرید ان محبوب سبحانی شیخ بیر شیرانی ساکن کا شغر کے تھے اور صاحب ولایت و تصرف تھے اور خوارق عادات غریبہ بوجود آمدہ اور خلائق اوس عصر کی باستدعاے حاجات بملازمت انکے راہ دور سے آکے مراد اپنی کو فائز ہوتی تھی اور اولاد انکی اوپر سجادۂ مشیخت کے استقامت رکھتی ہے

ذکر آن معرفت دستگاہ آن مظہر اسماء و صفات الٰہی

آن غریق بحر فنا آن سیاح صحراے تحقیق آن قابل و مقبول التفات یزدانی شیخ دلّو نبوزیانی چشتی در ابتداے جوانی جذبہ حاصل ہوا اور عبادت حق میں مشغول ہوا اور صاحب تجرید و تفرید تھا بیچ ابتداے جوانی کے حق تعالیٰ کی طلب انگیز ہوئی وطن سے اپنے سفر اختیار کیا اور بیچ طلب پیر و مرشد کامل کے جستجو کر کے خراسان گئے اوسوقت قطب فلک ہدایت مہر سپہر ولایت خواجہ مودود چشتی در قصبۂ چشت علم ارشاد و ہدایت کا بلند کر کے خلائق کے تئین اوپر حقیقت کے دلالت کرتے تھے دلّو ملازمت میں آپکی گیا اور غائبانہ خدمت ہیزم کشی خود اقرار دیا اور مدت سی سال واسطے باورچیخانہ کے ہیزم لائے اور اس مدت میں ہرگز مشرف حضوری سے مشرف نہوئے اور باخلاق و اعتقاد تمام اوس خدمت کو تئین بتقدیم پہونچایا جب وقت وصال حضرت خواجہ مودود چشتی کی پہونچی فرزندان و خلفاے آپکے نے التماس کیا کہ مرقع خاص تمہارے کو ساتھ کسکے دینے کا امر ہوتا ہے فرمایا اوپر قد جسکے راست آوے ہر چند فرزندان و خلفاؤں نے انکے سعی کری صورت پذیر نہوئی جب سب ناامید ہوئے تب آپ نے فرمایا دلّو کو آگے لاؤ کہ سی سال خدمت غائبانہ میری کیا ہے چنانچہ دلّو کو حاضر کیا حضرت شیخ نے دست مبارک اپنے سے وہ جبہ کے تئین میان دلّو پہنایا جامہ تھا کہ خیاط قضا نے اوپر قد اوسکے سیا تھا اور مثال خلافت اور حکم ارشاد و ہدایت کا ساتھ اوسکے عنایت فرمایا اور نظر توجہ سے آپکی بمرتبہ کمال کے پہونچا اور بعد وفات پیر اپنے کے بعد سی و پنج سال کے وطن اصلی اپنی میں پہنچے

نقل ہے ایک روز مجمع درویشان صاحب حال کا تھا اور شیخ دلّو بھی اوسی مکان میں تشریف رکھتے تھے افغانون نے کہا کہ شیخ دلّو اپنے کو درویش کہلاتا ہے اگر امروز جانور پرندہ غیب سے آوین اور اوپر کتف تیرے بیٹھین تب یقین ہمارے ہوئے کہ تو صاحب حال ہے بیچ عین اثناء کے کبوتر صحرائی آیا اور اوپر کتف انکے بیٹھا سب کے تئین نسبت اوپر احوال شیخ دلّو کے اعتقاد زیادہ ہوا اور بعد از ان خوارق بسیار اوس سے ظہور میں آئے اور اونہی دنون نتک نام افغان چوبکشی خدمت شیخ دلّو کی اختیار کری اور مدت مدید واسطے گھر کے اوپر پیٹھ اپنے لکڑی لاتا تھا چنانچہ بیچ پشت تنک کے کیڑا پڑ گیا چون یہ خبر شیخ دلّو کو معلوم ہوئی

ایک نظر لطف سے اوسکی تئین ہجران سے خلاصی دے کر محبوب اصلی کے واصل کیا اور شیخ دلّو سے ایک پسر وجود میں آیا تھا اوسکا شیخ جیو نام رکھا اور اولاد و برنتکا ہدایت اجلاس رکھتے تھے اور اونکے تئین جون زئی کہتے تھے رحمۃ اللہ علیہم

ذکر آن عرفان پناہ آن سوختہ نار الصمد

آن ہماے آسمان تفرید آن عنقاے قاف تجرید آن در دریاے وحدت ہمہ بیچ شیخ بستان بریچ در ابتداے جوانی آزردہ ہو کر ہندوستان میں آگے اور بیچ قصبہ سامانہ کے سکونت اختیار کی اور اپنے تئین بیچ لباس تجارت کے مختفی رکھتا تھا اور وہ نہک دستمایہ کہ بیع و شری سے کیا تھا اور سود وجہ حلال کی تئین بیچ وجہ ضروریات کی موافق شرع کے قسمت کیا اور محتاج اور سائل اور درماندہ کے تئین دستگیری کرتا تھا اور صاحب ورد و شوق تھا اور چشمان شریفش ہرگز اشک خشک نہ تھے اور اسقدر درد رکھتے تھے کہ گویا الم اور محنت تمام عالم کے تئین اوپر دل اوسکے تسلیم کیا ہے اور ہر ساعت آہ ہاے دردناک جگر خون آلودہ سے برلاتے تھے اور باوجود اس تمام سوز کے پندرہ سیارہ قرآن شریف کے تئین وظیفہ یومیہ اپنی کیا تھا اور روز میں ختم قرآن مجید کرتے تھے اور بعضے اشعار پشتو کے تئین بصوت حزین و درد ناک کہ سنگ کو بگریہ لاتے تھے پڑھتے تھے اور آنسو آنکھ سے بہتے تھے اور آخر شب کہ ایک پہر رہتی وضو تجدید کر کے حق میں مشغول ہوتے تھے اور ہر پانچ وقت نماز کے وضو تازہ کرتے اور مؤلف تاریخ مخزن افغانیہ لکھتا ہے کہ میں مدت پنجم سال بیچ آخر سفر دریا کے کہ بیچ بندر کوہ کے گئے تھے بیچ خدمت آپکے شب و روز ہمراہ تھا اور اکثر خوارق بیچ نظر کے در آئے ایک شب دریا میں طوفان ہوا چنانچہ خلائق نے ہاتھ جان سے دہویا اور ایک بیچ نیاز اور دعا بدرگاہ قاضی الحاجات کے مشغول ہوا چون فقیر کے تئین بیچ خدمت آپکے رابطہ بندگی و اخلاص تمام تھا آپ سے عرض کیا کہ وقت مدد کا ہے تبسم کر کے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو کہ دغدغہ نہیں ہے بمجرد اس سخن کے طوفان فرو ہوا اور ہوا موافق چلنے لگی جہاز مہلکہ سے خلاص ہو کر راہی ہوئے اور جب سفر کوہ سے معاودت کر کے احمد آباد میں پہونچا میں آپ کے تئین اسہال کبدی نے ربود یا فقیر کے تئین فرمایا کہ اے فلانے وقت سفر میرا پہونچا چاہیے خود تجہیز و تکفین میری کر کے بالراس و العین اقبال کیا روز جمعہ ماہ ربیع الثانی سنہ اثنی و الف کہ یکہزار و دو ہوتے ہیں وقت نماز کے خندان و فرحناک محبوب اصلی واصل ہوئے اور روح شریف آپکی مطہرہ خاک سے بمعمورہ افلاک پہونچی بموجب امر آپکے دقیقہ فروگذاشت نکیا بیچ مقبرہ غربا کے لیگیا تا دفن کریں اور جب چاہا کہ آپکے تئین بیچ قبر کے رکھیں آواز پڑھنے قرآن شریف کی بیچ کان میرے پہونچی تخصیص یہ آیت کہ بیچ سورہ کہف کے وارد ہے فَقَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ہیبت سے اوس صدا کے ایک لحظہ ہوش سے گیا میں بعد تھوڑی دیر کے آپکے تئین بیچ خاک کے سونپا میں اور دیکھا میں کہ لبہاے آپکے بیچ حرکت کرین بیچ خاطر کے گذرا کہ مبادا مرض سکتہ ہو چون نیک ملاحظہ کیا میں اثر زندگی کا نہیں تھا اور بیچ خاطر کے گذرا کہ احوال آپکا بعد رکھنے قبر کے معلوم ہو تو بہتر ہے چون شب کو بستر پر تکیہ کیا میں بیچ خواب کے دیکھا میں کہ آپ بیچ قبر اپنی کے آسودہ ہیں اور فقیر اوپر سر آپکے کھڑا فریاد کرتا ہے کہ اے فلان بیچ اوس زمانہ کے کہ دو فرشتہ باہیبت تمام آپکے پوچھا کہ مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ تا آخر میں نے کہا قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ تا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اسی طور کی چند آیت بیچ اثبات وحدانیت کی پڑھی میں نے اونھوں نے کہا مرحبا اہلا و سہلا گوا جو تیر کو بہشت بید کر کے چلے گئے در نیالا فرصت تمام آسودہ ہوں میں خاطر جمع رکھ چون خواب سے اوٹھا میں حقیقت کے تئین جمیع یاران سے کہا میں کہنے لگے یہ جنت کے احوال آپکا کچھ عجب نہیں ہے

ذکر آن مظہر فتوحات غیبی مصدر مکاشفات لاریبی قدوۃ العارفین برہان السالکین حضرت متہہ کاسی قدس اللہ سرہ العزیز

بزرگان مشائخ و مرتاضان وقت سے اور متعبد اور پرہیزگار اور بیچ کشف کے خلائق سے یگانہ آفاق تھے اور مرید شاہ

عبدالرحمان بختیار ساکن قصبہ تھارہ کے دیتے تصرف عجیب و غریب رکھتے تھے اور ہر روز روپیہ بہت خرچ ہوتا تھا اور صائم الدہر
و قائم اللیل بھے باورچیخانہ آپکا ہمیشہ گرم تھا اور جو کوئی سلاطین اور امرا اور خوانین اور معا فرا و غربا سے بیچ ملازمت آپکی پہونچیا
ایک آدمی سے تا دس ہزار آدمی تک سفرہ طعام مہیا تھا اور جوگی اور سناسی اور ملنگ اور ہونی اور اودیان متفرقہ جو کچھ طلب
کرنے اور آرزوے جنس طعام و ملبوس و کیفیت کرتی تھی مانع نہ تھا مراد اپنی کو پہونچتا تھا اور مہمانخانہ آپکا ایسا مکلف تھا کہ
محفل اہل دنیا کی ہرگز ساتھ ایسی لطافت و ظرافت کے آراستہ و پیراستہ نہیں ہوتی سقف و جدار اور ستونہا سے سبب وافق
ایک دوسرے کے بطرز و روش ساتھ مخمل اور زربفت اور مشجر کی پاکیزہ تھا اور فرش گلیمہا سے اور قالینہا سے
ولایتی قیمتی اور دو لیچہاے اعلے گران بہا اور سائبانہاے بادشاہانہ کھینچا ہوا اور تکیہ ہاے بسیار با لطافت اور پلنگ ہاے
نقرہ اور جامہ خوابہا و لطائف بران گسترده اور تخت پوشہاے و صندلیہاے اعلے خاتم بندہ در مجازی او سکے رکھی کہ چشم فلک نی
نہ دیکھا اور گوش فلک نے نہ سنا ہمیشہ مرتب اور مہیا تھے اور جنس خوشبو سے ہر روز چندان خرچ ہوتی اور خصی فربہ اور اعلے
کہ ہر ایک شے سے سیر اکبری بیشتر بر آدمی ذبح ہوتے تھے اور اتنا تصرف ظاہری و باطنی کا تھا کہ شرح بر است نہ آوے اور خوراک
حضرت کی چہارم حصہ یک نان جوکی بے نمک اور روغن تھی یا سبزی کہ صحرا سے لاتے پانیمین جوش کرتے اور وقت افطار کی
اوسکو تیئن ساتھ ایک قیف کے نوش جان کرتے تھے اور تا شام دیگر بار آب بیا ہی نہ تھا اور بستر آپکا بیچ خلوت خاص کے پوست
تخت آہو کا تھا اور خشت او سکا سر رکھتے کہ اگر احیانا بعد مدت کے میل استراحت کا کرتے تو اوپر اوس پوست کی کرتے اور خشت نیچے
سر کے رکھتے اور خوارق کہ آپسے منقول ہے اس کتاب مین گنجایش اوسکی نہین رکھتا نقل ہے کہ عرش آستانی اکبر بادشاہ نے
آوازہ تصرفات آپکا استماع کرکے استدعاے ملاقات کی کری اور فرمان طلب بھیجا جو منشور پاس اونکے پہونچا جس مکان مین کہ
بسعادت بیٹھے تھے در ساعت برخاستہ ہوکر پا برہنہ لاہور مین کہ اوس زمانہ مین دار السلطنت تھا متوجہ ہوئے اور تا زمان وصول انکے
بندگان عرش آستانی کوشہ نہا تلواسہ اور بیقراری تمام تھی جو لاہور مین پہونچے بیچ منزل شیخ جمال بختیار کے کہ عمدہ مقربان درگاہ تھا
نزول فرمایا علی الصباح شیخ جمال نے حقیقت آنے کی آپکی بعرض پہونچائی عرش آستانی نے پالکی خاصہ کی تیئن باتدرو فتوح
بسیار ملازمت مین ارسال کرکے عذر خواہی بہت کری بیچ ساعت کے انکے تیئن بوطن مالوف اور مسکن مانوس کے
رخصت کیا اور تا زمان حیات تصرفات انکے بحال خود اور الحال فرزندان شریف انکے اوپر سجادہ ارشاد و ہدایت کے
متمکن ہین اور یہہ تصرفاتی کہ بیچ سرکار انکے تھے مشائخ ہند مین بہت کسیکو میسر تھے اور در سنہ عشر و الف کہ ہزار
و دہ باشد ودیعت حیات سونپی اور نعش شریف آپکی بیچ موضع منالہ مدفون ہے

ذکر آن عارف ربانی مظہر انوار سبحانی آن کاشف اسرار
رموز یزدانی شیخ ابو سعید سوریانی خویشگی

صاحب عبادت اور ریاضت قائم اللیل و صائم الدہر تھے اور خوارق بہت آپسے منقول ہین کہتے ہین کہ خویشان سے آپکے بیچ گجرات کو تھے
مردم نے التماس کیا کہ احوال انکا مکاشفہ سے معلوم کرین آپ نے فرمایا وہ اوپر بستر بیماری کے صاحب فرش اور نزدیک
مرنے کے ہے بعد تھوڑے فرمایا کہ وہ مر گئے جو تاریخ آپکی لکھی جماعت کہ گجرات سے آئی اونہون سے تحقیق ہوا کہ وہی بود
اور وہی ساعت تھی کہ حضرت شیخ نے بیان فرمایا تھا موافق آئی نقل ہے کہ خویشان سے آپکے نو کتخدا ہو کر واسطے

نوکری کی کسی جگہہ گئے تھے چند مرتبہ آدمی بھیجا تا عیال اونکے کی تیئن لے آوی اور ہر مرتبہ کہ آپسے التماس رخصت کی طلب کرتا اور لیجاتا عیال اوسکے کو تو
آپ امر نہ دیتے اور فرماتے صبر کرو بعد از چند روز وہ جماعت بے طاقت ہوکے فرزندان اوسکے تیئن بے رخصت و اجازت شیخ کے
راہی ہوئے بیچ راہ کے جنازہ اوس مرد کا پایا کہ لئے آتے ہین مایوس ہوکر پھرے بیچ منزل کے آئے اور بیچ محل کی طعام پخت
نے نمک بہت بیچ دیگ کے ڈال دیا چون طعام نکالکر بیچ مجلس کی لائے موافق تھا

ذکر آن مظہر آیات رحمانی آن کاشف عجائبات ایزدانی آن سیاح بحر تفرید
آن واقف سر تجرید آن مقبول درگاہ ربانی شاہ محمود مجذوب جلوانی

بیچ قصبہ اٹاوہ کے ہے صاحب حالات باہرہ و مظہر آیات ظاہرہ اور در خلق اللہ دور و نزدیک سے بیچ ملازمت آپ کے آتی ہے
اور مقصد اپنے کو پہونچتی ہے

ذکر آن محقق السالکین آن بدۃ الذاکرین آن محرم اسرار رحمانی آن راستہ درگاہ سبحانی آن گزیدہ درگاہ جبار شیخ الاسلام شاہ عبد الرحمان بختیار
بیچ قصبہ تھارہ کے سکونت رکھتے تھے اور بڑے بزرگ وقت تھے اور بیچ ریاضت و مجاہدات کی قصب السبق لیگئے اور
خلائق بسیار دست امانت بدامن اجابت آپکے استوار رکھتے اور کمال آپکا اس سے ظاہر ہے کہ مثل میان شیخ ستہ کانسی
مرید دامن تربیت سے آپ کے نکلا

ذکر آن شیخ الاسلام آن قدوۃ انام آن معشوق خداوند قہار شیخ ابابکر بختیار

برادر شاہ عبد الرحمان تھے درویش مرتاض و متعبد اور پرہیزگار صائم الدہر و قائم اللیل اور مستجاب الدعوات اور بیچ تربیت مریدون کے
سعی بلیغ رکھتے تھے اور ارادہ ظاہری شیخ محمد غوث گوالیری سے رکھتا تھا مظہر فتوحات و مورد کرامات اور سلسلہ شریف آپکا بیچ قصبہ تھارہ مرجع کافہ انام ہے

ذکر قدوۃ المحققین شیخ شہاب بختیار

مرید شاہ ابابکر کے تھے درویش صاحب حالت و متعبد و پرہیزگار و کامل و مکمل تھے اور ہر کوئی ملازمت مین آپکی آتا ما فی الضمیر اوسکا اظہار
فرما دیتے اور دعا کرتے تھے بعز اجابت مقرون ہوتی اور کرامات بہت آپکی منقول ہین اور کمال شاہ ابابکر کا ایسی جگہہ سے
ظاہر ہے کہ مثل میان شیخ شہاب بختیار مرید دامن تربیت سے آپکے برخاستہ ہوا اور سلسلہ شریف آپکا قصبہ کھیتل کے
مرجع خاص و عام ہے اور فرزندان آپکے قائم مقام بر سجادہ ہدایت و تلقین کے متمکن ہین اور اکثر افغانان مردم شہر اور
اوس نواح کے مرید ایشان کے ہین

ذکر آن قطب الانام آن زین الاسلام آن آراستہ
درگاہ جبار مرتاض وقت شاہ گدا بختیار ولد شاہ ابابکر

بعد از وفات پدر قائم مقام ہوئے اور اکثر خلائق اوس ذات حمیدہ صفات سے مرتبہ کمال کے فائز ہوئے اور بعد رحلت آپکے
فرزند رشید شیخ حامد ولد شیخ شاہ گدا اوپر سجادہ پدر و جد بزرگوار اپنے کے جانشین ہین

ذکر آن سیاح کوہ قاف ہدایت آن سیاح مالک ولایت آن انتہاء اسرار ربانی بدۃ المحققین شاہ حامد بختیار

بعد از رحلت پدر بزرگوار ولد شاہ گدا بختیار بر سجادہ جد بزرگوار خود جانشین ہوئے اور بیچ ریاضت اور کشف حقائق کے شان عظیم رکھتی
اور خرق عادت اکثر بیچ عالم کے شائع ہے

ذکر آن قطب السالکین آن معدن الہام ربانی آن منبع انوار یزدانی آن فنا و وحدت

آن شناور دریای کثرت آن گنجینۂ حقائق الٰہی آن خازن مخزن نامتناہی آن ہاد ابرار شیخ شہاب بختیار

مشغول تصفیہ تکمیل کی ہمیشہ سوز و درد الٰہی رکھتا تھا اور دم بدم آہ دردناک کھینچتے تھے اور مستغرق بیچ دریا وحدت و فنای
کی تھے اور بیچ عین حضوری حق کی ہوتی ہر دو دست اپنے افشانده کرتے تھے اور اللہ اللہ فرماتے تھے اور آنسو انکھوں سی
منتل رود کے جاتے تھے اور جب بحال خود پھر آتے ساتھ مردم ہمنشینان کے کہ بیچ مجلس شریف آپکے رہتے تھے بستحان توحید و اخبار
اصحاب کبار اور مشائخ اولیاء اللہ کے نقل فرماتے تھے اور ہمیشہ درمیان سنہ غسل آپکے تخلف نہ تھا ایک آپکے فجر کی
نماز سے دوم وقت نماز ظہر سیوم وقت نماز عشاء کے مواتر کرتے تھے ہرگز یہہ امر بیچ حیات شریف آپکے تجاوز
نہ تھا اور ہر کس سائل از قسم صوفی و خرقہ پوش و سناسی و جوگی و دکنیز و موفی و یاران بیشمارہ بیچ ملازمت آپکے آتے تھے
دوخرہ یطہ پر بیچ کر بند آپکے رہتا تھا بیچ از مرادی سیاه وغیره و کے پر از سپاری و دانہ الاچی ہر کوئی فقیر اکوتنگہ و بھولی
دکوڑی چلن کی عنایت فرماتے تھے اور مسلمان کہ اشراف سے اور عوام بیچ خدمت آپ کے پہونچتا اوسکے تئین
سپاری اور دانہ الاچی مرحمت کرتے تھے اور ہرگز یہہ امر بیچ عمر شریف آپکے اختلاف نہ تھا اور کبھی کوئی درگاہ سے
آپکی محروم نہ گیا تھا منقول ہے کہ ایک مریدون سے آپ کے دو چھوری اپنے بطریق تحفہ کے ارسال کیا تھا ایک
ہمنشینان مجلس نے آپکی خطرہ بیچ خاطر اپنی لایا کہ اگر ایک چھوری ان ہر دو سے مجکو عنایت و مرحمت ہو تو جانون ہین کہ
باعظمت اور صاحب دل ہین بمجرد پہونچنے یہہ خیال بیچ خاطر اوس مرد کے فی الحال وہی چھوری کہ دل اوسکا آرزو رکھتا تھا
اوسکو مرحمت و عنائت فرمائی وہ مرد اوٹھا اور پاؤں شریف آپکا پکڑا اور عذر چاہا حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے یار فقیرون
کے تئین سبا تھ اس امر سہل کے آزمانا دور عقل سے ہے کہ تمام عالم بیچ ہاتھ مردان خدا کے مثل دانہ خردل کے ہے
اور درسنہ الف واربع وعشرین یعنے ایک ہزار چوبیس بتاریخ بست پنجم شہر جمادی الاخری روز چہارشنبہ وقت طلوع آفتاب
کے انتقال فرمایا نقل ہے کہ یکے از برادران بند کی حضرت شیخ شہاب بختیار کی تئین شاہ قلی خان محرم امرائے کبار
سلسلہ جغتئہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی نے کسی سبب سے اوسکے تئین مقید کیا تھا اور مردم اہل و عیال اوس مرد کے بملازمت
شیخ جیو کے آکے التجا خلاصی اوس مرد کی کری چون بطبیعت مالا یطاق کری بنا برضرورت بند کی حضرت شہاب بختیار تکلف
سے آن مردمان کے پیش شاہ قلی خان محرم کے مراجعت فرمائی چون وقت سواری مردم سپاه و افواج غلو کیا تھا دیکھنے
سے اوسکے حضرت شیخ جیو کی تئین حالت پیدا ہوئی کہ جیسے شیر غران اللہ اللہ فرماتا ہے اور ہاتھ جھاڑا چون یہہ حالت بیچ نظر
شاہ قلیخان محرم کے خوش و پسند نہ آئے نے اوبانہ پیش آکے آپکے تئین حکم قید کا فرمایا پس نیم شب گذری تھی کہ ناگہان بار غیب
سے پیدا ہوا باوجودیکہ ہوا موسم برسات کی نتھی ابر سے شب تاریک ہوئی کہ آدمیون نے خیال حشر کا کیا کہ الٰہی باعث اس
تاریکی کا کیا ہے غیب سے باد یدۂ تمام نعرہ کنان برق اوپر اسپ دولتخانہ خاص شاہ قلیخان محرم کے پڑی ستون اوس
دولتخانہ کا مثل شہتیر کلان کے تھا از لزلہ سے برق کے ستون پاره پاره ہوئے اور تمام اسپ برابر خاک سیاہ کے برابر ہوا
اور جس جگہہ میں بذات خود شاہ قلیخان اوپر بستر کے سوتا تھا ایسی عبرت و دہشت اوپر اوسکے عائد ہوئی کہ وجود سے
اپنے بھی خبر نرکھا بمجرد یہہ واقعہ حائل ہونے کے پابرہنہ شاہ قلیخان محرم ملازمت حضرت شیخ جیو کی آیا اور تقصیرات سے اپنے عذر چاہا
اور رہ براہ کو آپکے مقید کیا تھا رہا کیا او وسا تھ ہیبت تمام اور دہشت مالا کلام کے رخصت حاصل کر کے چلا گیا واللہ اعلم بالصواب

ذکر قدوة السالکین زبدة المحققین آن واقف اسرار سبحانی آن محرم راز رحمانی آن زوندہ راہ یزدانی آن

دانستہ حقایق بیچ ہمہ پیر شیخ المشائخ شیخ ثابت بیچ اول مرتبہ سکونت بیچ بلوت کے رکھتے تھے ایک روز بیچ خاطر شریف آپکے
گذرا کہ قوم ہم بیچ میری قلیل ہی ایک گوشہ اختیار کر کے وہان سکونت کرین تا غل و غش سے قوم افغانون کے آزار
عاید نہو جہان رہین اختیار اپنا رہے اسواسطے دو کس مردمان بیچ سے واسطے دیکھنے مکان کے رخصت فرمایا
بعد از تفحص مقام تراوک کو کہ الحال بریجان اوس مقام مین وطن رکھتے تہے خوش کیا اما چشمہ زبون و آب کم تہا اور
سانپ ہاے بہت تہے اور ہمسایہ مین بلوت تہے اور یہہ لوگ جمعیت سے اپنی کسیکے تئین بیچ تہ نظر کے نہین لاتے تہے
مردمان شیخ ثابت نے یہہ حال اور حقیقت کے تئین بملازمت مین شیخ کے معروض رکھا شیخ ثابت نے پانی واسطے
وضو کے طلب کیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز شکرانہ کی بدرگاہ قاضی الحاجات کے اوا کی اور التجا کیا یا
خداوندا چشمہ آب اوپر مردم بیچ کے معمور کر اور زہر سانپ کا اوپر ان لوگون کے کارگر نہو اور زور بلوچ کے
دست رس انکا اوپر میرے نہ پہونچے یہہ سب چیز کی خداے تعالے سے استدعا رکی کہ بعز اجابت مقرون ہوئی
اور مراجعت طرف تراوک کے کیا اور طور اقامت کا ڈالا اور اوس مکان مین سکونت اختیار کری اور قبر شریف
آپ کی اوپر کوہ اور دل تربن کے واقع ہے جگہہ نذر و فتوحات ہے کہ مردمان راہ دور سے واسطے طواف آپ کے
آتے ہین اور مقصد آیندگان کا حاصل ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ مودود چشتی نے اولین شیخ ثابت سے فرمایا
کہ بلاے خداے تعالے اوپر تراوک کے کہ وطن اونکا ہے نازل ہوے شیخ ثابت نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر حق تعالے
بلا سے بیچ پناہ اپنی کے نگاہ چاہئے گار کھنیکو دوست کرت حضرت خواجہ مودود چشتی فرماتے تہے اور شیخ ثابت نے خدای تعالے سے
پناہ چاہی اور رکھا کہ افواج پادشاہ قزلباش قندہار کی اوپر تراوک کے کہ وطن بریجان کا ہی تعین ہوئی تہی اور ہنوز فوج
بیچ اثناء راہ کے تہی کہ ناگاہ سوار غیب سے پیدا ہوا اور فرمان ظاہر کیا کہ حکم نہین ہے کہ تم جانب بریجان کے جاؤ بمجرد دیکھنے
فرمان کے فوج مغلون کی پہر گئی اور ملازمت مین پادشاہ کی آکے اظہار اس معنی کا کیا اور فرمان بجنسہ بیچ نظر کے
گذرانا پادشاہ نے فرمایا کہ یہہ فرمان جانب میری سے نہین تہا یہہ فرمان جانب سے حق تعالے کے ہے سبب یہہ ہے کہ فردم وہان
دصاحب حال و عظمت بیچ اوس مکان کے سکونت رکھتے ہین واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے کہ پدر بزرگوار شیخ
ثابت نے افغانان کی ضیافت کی چون طعام طیار ہوا پدر بزرگوار نے اونکی شیخ ثابت کو فرمایا کہ جاؤ مردم افغانان
کے تئین طلب کر کے لاؤ شیخ ثابت نے اشارہ دو سرے آدمیون کو کیا پدر نے اونکے قبول نکیا اور واسطے جانے شیخ ثابت
کے تکلیف فرمائی شیخ ثابت نے عرض کیا کہ مردمان آوین اور کہاوین لیکن ہضم نہین ہوگا چون مجلس طعام کی انصرام
کو پہونچی مردمان اوٹھی ہنوز باہر نہین آئے تہے کہ سب نے قی کری اوس روز سے بزرگی نے اونکی اعتراف کیا واللہ
اعلم بالصواب نقل ہے کہ ایک روز شیخ ثابت بملازمت محققین العارفین قدوة السالکین خواجہ مودود چشتی اولین
کے ہمراہ شیخ ملہی بن بیچ گئے تہے اور ملازمت کری بعد از شرف پابوسی بیچ سلک مریدان کے انتظام پایا بندگی حضرت
خواجہ مودود چشتی بصحبت شیخ اور مسرور ہوئی اور فرمایا کہ شیخ ثابت تو روز ازل سے ثابت قدم ہے اور مدت مدید
بیچ خدمت خواجہ مودود چشتی کے بسر لیگیا ایک روز بندگی حضرت خواجہ مودود چشتی نے درباب اونکے دعا خیر بتقدیم
پہونچائی اور بعز اجابت مقرون ہوئی حقائق الٰہی و واقعات نامتناہی اوپر اونکے کشف کیا چون شیخ الیاس بیچ سابق
از ایشان بیچ خدمت و ملازمت پیر اپنے کے قیام رکھتے تھے اور خدمت سقائی کی کرتی تہی از بس کہ آب لانے

تھے اور کتف ہانے شیخ الیاس مین مجروح ہوکی کیڑے پڑ گئے تھے چون یہہ خبر بہندگی حضرت خواجہ مودود چشتی نے شیخ ثابت سے سنی
شیخ الیاس کی نے ازار خاطر ہم پہونچایا اور ملازمت مین پیر اپنے کے جاکے عرض کیا کہ یا حضرت پیر دستگیر مدت مدید گذرتی ہے
کہ بیچ خدمت حق تعالی کے اشتغال رکہتا ہون مین اور درباب اس خاکسار کے دعای کہ مستجاب الدعوات ہے توجہ نفرمائی بندگی
حضرت خواجہ مودود چشتی نے فرمایا کہ ای شیخ الیاس جو کچہہ مقصود و مطلوب تجکو ہو کہہ اور ظاہر کر شیخ الیاس نے حضرت خواجہ سے
عرض کیا کہ یا پیر دستگیر ترکش و تیر بلا چاہتا ہون مین حضرت خواجہ مودود چشتی نے فرمایا کہ کوئی نے کبہی درباب اپنے خدا سے
بلا نہین چاہی ہے شیخ الیاس نے پہر عرض کیا کہ مین خدا سے جز بلا ہی کے کچہہ نہین چاہتا ہون مین فرمایا کہ ترکش و تیر بلا کے
درگاہ سے حق تعالی کے تجکو دلادونگا مین شیخ الیاس شکرانہ خدا کا بجا لائے شیخ ثابت نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر شیخ
الیاس مرد صاحب جلال و پر عتاب ہے قوم بریچ نازک تر لوگ ہین یہہ احوال کس طور سے انجام جاویگا پہونچنے کو فرمایا
کہ مردانہ رہ کہ حق تعالے سے چاہا ہے یعنی کہ تیر بلا شیخ الیاس کے اوپر قوم بریچ کے کارگر نہ جاوینگے ہونیکو واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن سوختہ نار اشتیاق آن دوختہ تیر فراق آن دانندہ راز بیچ بریچ شیخ المشایخ شیخ الیاس بہڑیچ مرید

بندگی حضرت خواجہ مودود چشتی اولین کے تہے اور مدت مدید بیچ خدمت سقائی کے بسر کئے تہے تا آنکہ کتفہای
شریف آپ کے ازبس کہ آب لاتی تہے زخمی و مجروح ہوکے کیڑا پڑ گیا تہا چون وقت قبولیت آپکا ہوا تہا بندگی حضرت
خواجہ مودود نے فرمایا کہ الیاس جو کچہ خدا سے چاہیگا ہوویگا نقل ہے کہ تیر و ترکش بلا کے حضرت خواجہ مودود چشتی
نے شیخ الیاس بریچ کو عنایت و مرحمت فرمایا اول مرتبہ کہ از حضور پیر خود رخصت حاصل کیا بیرون قطار شتران حضرت
خواجہ مودود چشتی کے چراگاہ سے بخانہ آتے تہے شیخ الیاس نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور مسواک خود کو جانب شتران پہینکا
کیا سب مرگئے یہہ خبر خواجہ مودود کو پہونچی فرمایا کہ عنایت و سخن مردان کے رد نہی ہوتی واللہ اعلم بالحقیقۃ

ذکر آن دانندہ راز رحمانی آن واقف اسرار سبحانی آن کاشف علوم راز شیخ المشایخ مالک شہباز بریچ کہ از خاصان خدا

مجذوب عالم اور مست اور دیوانہ رہتا تہا اور وارد علی کوہستان کی ہمیشہ بیچ صحرا کے رہتی تہی چون شیخ ثابت بسن رشد اور تمیز کے
پہونچے پدر بزرگوار نے خواستگاری انکی گہر ایک افغان کے کی اور دختر خود را اول مرتبہ بافغان دیگر خواستگاری کیا تہا کہا کہ وہ بہی
ایک خاصان خدا سے تہا جمیع قوم افغانان کے تئین جمع کیا اور یہہ کہ شیخ ثابت کا دعوی کرتا تہا اوس سے کہا کہ ای افغانان اگر مین
دروغ کہتا ہون مین تو آؤ اور بیچ لوح محفوظ کے نظر کرو کہ یہہ دختر بنام میرے لکہی ہے چون مردمان ثالث نے باعانت اوسکی لوح محفوظ
پر نظر کی نام اوسی ولی اللہ کا تہا کہ اول خواستہ بود چون عظمت و بزرگی و یگانگی باحق شیخ مالک شہباز کے بہ شیخ ثابت میرسید
تہی یہہ واقعات کو ملازمت مین مالک شہباز کے بہ ظاہر کری شیخ کے تئین حالت ردی ہوئی اور بیچ وقت حضوری حق کے فرمایا
کہ ای ثابت مرد اللہ کہ حق تعالی سے دختر بنام تیرے لکہا ہے اور اوس مرد ولی اللہ کو کہو کہ او بدبخت لوح محفوظ کے
نظر کر اور جو کچہہ بیچ قلم قضا کے لکہا ہوا ہے معلوم کر چون نظر کری فی الواقع وہی تہا

ذکر آن مہر پر انوار یزدانی آن کاشف حقایق سبحانی آن زبدہ راہ جلیل آن عارف ربانی شیخ متی

خلیل چون آوازہ عظمت و غلغلہ کرامت آپ کا بسمع شیخ حسن کے پہونچا کہ از قوم کانسی تہا اور صاحب
جلال پر عتاب تہا اگر کبہی نظر از روی غضب و جلالت اوپر کلی و یا بر تومن کے کرتے چالیس جنازہ اوس کلی
سے برآتا چون یہہ کرامت و عظمت شیخ خلیل متی کہ اوپر دوازدہ خانوادہ سربنی کے سرحلقہ ہے سن شیخ حسن نے سنا ازار

ازار خاطر ہم پہونچا کر آگے اونکے گیا اور اظہار اس معنی کا کیا کہ تمہارے تئین بیچ خانوادہ سربنی کے سرحلقہ کہتے ہین کیونکر ہو کہ جائے
در دریا سے انگے برلاوین ہم شیخ متی نے فرمایا کہ در دریا سے غواص بہی بدر لاتا ہے مگر ولی وہ ہے کہ در پردہ بجہہ سے برلاوین نام شیخ حسن
کانسی نے فرمایا بسم اللہ کہو شیخ متی خلیل پسر رکہتا تہا از انجملہ حسن نام گل کی اور سب سے خرد ترین تہا اوسکے تئین فرمایا بزبان پشتو
رائیستہ یعنی آؤ پیدا ورتہ زمین کے خزانہ سے خدای تعالی کے در لاؤ فرمایا شیخ متی نے حسن جس جگہہ کہ کہڑا تہا بیچ زمین کے غرق ہوا
اور بعد دیر کے بیچ ہر دو مٹہی کے در برلایا کہ چشم زمانہ کی نے کم دیکہا ہوگا شیخ متی خلیل نے فرمایا کہ ای پسر اتنی تاخیر کیون
کی عرض کیا کہ یا پیر دستگیر ایک مٹہی در خزانہ سے خدا کے مشرق سے اوٹہایا مین اور ایک مٹہی در کی خزانہ سے خدا کے مغرب
سے لیا مین سبب تاخیر کا یہہ تہا چون یہہ احوال شیخ حسن ولد شعیب کانسی نے معائنہ کیا انہون نے بہی چاہا کہ بیچ پردہ زمین
کے جاوے اور در لاوے بیچ تہ زمین کے تا زانو گہسا تہا کہ شیخ متی نے ہاتہہ اوپر زمین کے مارا کہ کیون راہ دیتی ہے راہ جانیکے
شیخ حسن کانسی کی زمین نے بند کیا اور در آنے ندیا شیخ نے پاؤن اپنا زمین سے کہینچ لیا اور عظمت انکی قبول اور منظور رکہی
سالک اور خاموش ہوا واللہ عالم بالصواب

ذکر آن سوختہ سوز نار اللہ آن شہباز دین حبیب اللہ آن دانندہ راز ازل شیخ المشایخ عارف بریتن او دل از عشاق نام لب آب کہ نزدیک قندہار کے واقع ہے سکونت

رکہتے تہے مست و دیوانہ شوق الہی کا تہا ایک روز بیچ بازار قندہار کے بطریق سیر گشان جاتے تہے ایک
عورت صاحب جمال مغلانی اوس جماعت سے آتی تہی شیخ عارف نے بمجرد پہونچنے اوس عورت کے بیچ کنار کے
پکڑا یہہ خبر بسمع سلطان حسین میرزا برادر زادہ شاہ طہماسپ کے پہونچی فرمایا کہ ہر دو کے تئین بیچ تنور گرم کے ڈالدو جس
تنور مین کہ طباق بکری کے گوشت کا بریان کرتے تہے اوسی تنور مین ہر دو کے تئین ڈالدیا چون بعد دیر کے جو دیکہا تو ہر دو
سلامت و زندہ ہین اور کباب کہاتے ہین جس وقت کہ تنور سرد ہوا شیخ اور وہ عورت سلامت باہر آئے پہر میرزا نے فرمایا کہ شیخ کو دار پر
کہینچو چون جب دار کہڑا کرتے تہے اور شیخ کے تئین اوپر اوسکے کہینچتے شکستہ ہو جاتی تہی اور شیخ سلامت رہتے تہے جب
یہہ واقعات کے تئین معائنہ کیا میرزا حسین کو عرض پہونچائی فرمایا کہ شیخ کے تئین لاؤ جب شیخ حضور مین آئے فرمایا
کہ ای شیخ جو کچہہ چاہتے ہو مانگو کہ کرم اللہ کا نگہبان حال تمہارے کا ہے شیخ نے فرمایا کیا چاہون مین کچہہ حاجت نہین کہتا
ہون مین یہہ بات فرمائی اور روانہ ہوئے یہہ واقعہ در سنہ ۹۸۴ کے ہوا تہا ایسے ہی مناقب اور خوارق عادات شیخ عارف
سے ہمیشہ مشاہدہ و معائنہ کرتے تہے بڑے بزرگ اور صاحب عظمت و حال تہے

ذکر آن ہادی طریق آن مرشد حقیقت آن مظہر آثار الہی آن دانندہ راہ علیمی آن ہمراز رفیق و خلاصی شیخ

حسن کہیتر کاسی صاحب جلال و پر عتاب تہا اگر کبہی نظر از روی غضب و جلالت کے اوپر کلی و یا بر تومن کے کرتے
تہے چہل جنازہ اوس تومن سے برآتا تہا صاحب عظمت و صاحب جلال تہے اور خوارق عادات انکا بہت ہے اسے
پر کفایت کیا گیا واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن در دریای صدق و کرم آن کان معرفت سبحان و ہم آن سوختہ نار فراق آن دوختہ تیر اشتیاق آن دانندہ حلم لدنی شیخ المشایخ کرد جوبان سربنی

ایک روز بیچ جماعت کے بیٹہے تہے کہ ایک
اسپ مادیہ کے تئین آگے اسپ البیر کہ ساتہ اسپ مادیان کے دیتے ہین لے گیا شیخ کرد نے پوچہا کہ اے

افغان ہر مادیہ کو کہان لیئے جاتا ہے عرض کیا کہ یا شیخ یہہ مادی حاملہ نہیں ہوتی فرمایا کہ آؤ اور اوس مادیہ کو بیچ نظر مردان خدا
کے لاؤ کہ بی اسپ الغیر کے بار ور چاہیگی ہو نیکو وہ مرد مادیہ مذکور کے تئین بیچ نظر شریف آپ کے کہ کیمیا تاثیر تہی لے آیا
اور توجہ عالی سے آپ کے اسپ مادیہ حاملہ اور بارور ہوئی اور درمیان یکدیگر کے وعدہ ہوا کہ اگر کرہ ہووے از ان ہمارا
ہوگا اور اگر مادیہ ہوئی از آن تیرے ہوگا بعد ایام معہودہ کے کرہ جنا شیخ کرو بمجرد سننے خبر کے توجہ فرمایا اور اوس کرہ کے تئین لے
آئے چون خوارق عادت آپ کے بیچ نظر خلق اللہ کے ظاہر و باہر ہوا اور یہہ خبر واقع بسمع شیخ شعیب کاسی کہتر کے پہونچی
بمجرد سنتے اس ماجرا کے متوجہ جانب شیخ کرو کے ہوئی اور ہنوز شیخ شعیب بیچ اثنائے راہ کے تہی کہ یہہ واقع اور احوال کشف ہوا
شیخ نے پانی وضو کو طلب کیا مردمان کہ اوسوقت حاضر تہے اضطراب شیخ کا دیکھکر استفسار اس معنی کا کیا کہ یا شیخ جیو قدر
اضطراب کیون ہی فرمایا کہ (بی) غیرت کی آتی ہی اسی گفتگو مین تہے کہ شیخ شعیب پہونچے مجلس و ہنگامہ گرم یکدیگر کا واقع ہوا
بعد از رد و بدل بسیار و قیل و قال بیشمار شیخ شعیب نے کہا کہ تم مین سے کون ہے کہ مادیہ کے تئین بی اسپ الغیر بار ور اور
حاملہ کیا اور کرہ کہ زائیدہ خود لی لیا شیخ کرو نے فرمایا کہ یہہ امر خدا سے تہے اور توجہ جانب بندہ سے تہے فرمایا اب کے
تئین حضور طلب کریں کہ درمیان یکدیگر تکبیر کہون مین جس کسیکی تکبیر یکدیگر کارگر ہو وہ اسپ از آن اوسکا ہو شیخ کرو نے شیخ شعیب
کو فرمایا کہ بہر آدمی کے تکبیر کہنا درست نہیں ہے قرار اوپر لکے پایا کہ اوپر اسپان یکدیگر کے تکبیر کہون مین جس کسیکی تکبیر
پر اسپ جانبین کارگر ہو وہ اسپ از آن اوسکا ہو شیخ شعیب کے تئین شیخ کرو نے فرمایا کہ چون تمنی توجہ فرمائی راہ دور سے آئے
ہو اول تکبیر از جانب تمہاری ہو کہتے ہین کہ اول مرتبہ شیخ شعیب نے تکبیر اوپر اسپ شیخ کرو کے فرمائی بسم اللہ اللہ اکبر اسپ
شیخ کرو پاسے کر پڑا تا زندہ رہا شیخ کرو نے فرمایا کہ ای برادر تیری خطا کیا بعد از ان اوپر اسپ شیخ شعیب کے شیخ کرو نے جو ہی
تکبیر فرمائی بسم اللہ اللہ اکبر تکبیر انکی کارگر ہوئی اور اسپ شیخ کا بمجرد پہونچنے تکبیر کے مرگیا شیخ شعیب مبہوت و ساکت ہو کے چلے گئے
واللہ اعلم بحقیقتہ

ذکر آن شناور بحر تفرید آن سیاح بحر تجرید آن واقف اسرار ازلی آن رونده راه لم یزلی آن کاشف رموزات ابدی آن رونده راه شریعت محمدی آن مسافر راہ غفار شیخ المشایخ بعدین بختیار. نقل ہے کہ چون
پہاڑ گوالیار سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے وطن اختیار کیا اور بیچ وقت سلطنت اسلام شاہ سور کے دو ہزار
سوار بختیار و غیرہ سے گرد بگرد آبادانی آپ متوطن تہے اور نزد سلاطین سور کے معزز و مکرم تہے اور اکثر خلق اللہ نے دست
ارادت کا بدامن آپ کے رکہا تہا اور اکثر از انفاس شریفہ متبرکہ سے آپ کے بمرتبہ ولایت فایض ہوئے تہے کہتے ہین کہ ایک
روز وقت نماز کا پہونچا تہا کہ خدمتگاران واسطے پانی وضو کے نیچے پہاڑ کے گئے تہے کہ اوپر اوس پہاڑ کے پانی نہ تہا شیخ
نے پانی وضو کا طلب کیا مردم حضوری نے کہا یا حضرت شیخ جیو الحال پانی حاضر نہیں ہے مردم خدمتگاران واسطے پانی کے
نیچے پہاڑ کے گئے ہین ہنوز نہیں آئے ہین شیخ نے فرمایا کہ اوپر اس پہاڑ کے پانی نہیں ہے مردمان نے عرض کیا کہ ہان شیخ
جیو یہاں پانی نہیں ہے بمجرد کہنے کے آپنے بسم اللہ کہا اور عصا بیچ ہاتھ اپنے کے پکڑا اور اوس عصا سے موسے
کے تئین اوپر پتھر کے مارا بمجرد مارنے عصا کے پانی سرد و شیرین پتھر سے جاری ہوا اور بطریق حفر کے کیا کہ
الحال بہی اوس جگہہ سے پانی لیتے ہین اور اکثر اوقات خوارق عجیبہ و غریبہ آپ سے ظاہر و باہر تہا یہان پر اسی پر کفایت
کیا گیا صاحب سجادہ کا شیخ خیت حی و قایم ہین واللہ اعلم بحقیقتہ

ذکر آن شہسوار بادیۂ واحدیت آن سیاح عالم صمدیت آن بحر تفرید
آن عاشق صادق تجرید آن واقف اسرار غفار شیخ الوقت شاہ بختیار

نقل ہے کہ وطن شریف آپکا بیچ قصبہ جہنجانہ کے واقع ہے اور چون یہ اربعین یعنے چلہ مین جانا چاہتے چالیس قفل لیکر
بیچ گوشہ انزوا کی اربعین مین بیٹھتے تھے اور در حجرہ کا بند کر لیتے تھے اور بعد از چہل روز کہ حجرہ سے باہر آتے ایسے نزار و نحیف ہوتے
کہ اول مرتبہ در مخلوق پیچیدہ باحتیاط تمام واسطے دوگانہ عید کے لیجاتے اور ہمیشہ مستغرق ذوق و شوق وحدت حق کی رہتے تھے
مافی الضمیر آیندگان موافق درخواست انکی فرماتے تھے اور صاحب کشف اور صاحب حالت تھے اور ہمیشہ وردالہی رکھتے تھے
نقل ہے کہ اکثر حاجیان کہ حج سے بملازمت بندگی حضرت شاہ بختیار کے آتے تھے اور کہتے تھے یا شیخ جیو آپکے تئین بیچ
مکہ مبارک کے دیکھا تھا مین نے یہان کب تشریف لائے فرماتے کہ مدت ہوئی کہ مین اسی جگہہ ہون مین حیران رہکر کہتے تھے
مین نے آپ کے تئین بیچ مکہ معظمہ مبارک کے دیکھا تھا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ ایک وقت جامہ شریف
آپکے تئین خادمان حضوری نے تر دیکھا عرض کیا کہ یا حضرت شیخ جیو یا حال جامہ شریف آپکا خشک تھا الحال کیا ہوا کہ پانی سے
تر ہو گیا فرمایا کہ ایک جہاز طالبان ہمارے کی بیچ دریا کے غرق ہوتی تھی مین واسطے مدد اون طالبان اپنے کے بیچ دریا کے
گیا تھا اوس سبب سے جامہ تر ہوا واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ آوازہ شیخوخیت آپکا بیچ خلق اللہ کے شہرت پایا اور
مردمان انفاس متبرک ایشان سے فیض حاصل کرنے لگے صاحب سجادہ قصبہ جہنجانہ کے حسد سے لے گئے دزدان کے تئین
واسطے قتل آپ کے بہیجا چون دزدان بخوابگاہ آپکے پہونچے دیکھا کہ بند بند سے اور سر تن سے جدا پڑا ہے ڈر کے پھر آئے اور سر گذشت
کے تئین حضور صاحب سجادہ مین بیان کیا چنانچہ اوس روز سے مرتبہ غوثیت کا بیچ خلق اللہ کے شائع و ہویدا ہوا واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن سیمرغ کوہ قاف تجرید و آن نہنگ بحر تفرید آن شہسوار معرکہ توحید
آن شیر مرغزار تمجید آن شیخ الوقت عزلت نشین قطب الاقطاب ملک یار پران حرمین

نقل ہے کہ چون فائض الانوار قطب الاقطاب شیخ ملک یار پران بر مقام حضرت شیخ ابا بکر طوسی کے کہ بیچ حضرت دہلی کے
واقع ہے عبور فرمایا اور اوس مقام کے تئین کہ جگہہ نزد و سرور ارباب حال و وجد کے تہی نسے خوش کیا اور فرمایا کہ یا حضرت
شیخ ابا بکر یہہ مقام کے تئین کہ دلکشا ہے اور روح افزا ہے مجہکو مرحمت فرمایئے کہ رخت اقامت کا ڈالا جاوے کہ اس مقام
سے بوئے ولہا آتی ہے انہون نے عذر کیا کہ جگہہ و مکان بادشاہ کی ہے میری تئین اسمین حکم نہیں ہے آپنے فرمایا
اگر بادشاہ مرحمت فرماوے منظور و قبول رکہوگے انہون نے قبول فرمایا کہ اگر بادشاہ عنایت فرماوے جگہہ منزل انکی ہے

کچھ مضایقہ نہین ہے انہون نے فرمایا کہ بادشاہ کہان ہے کہا کہ بادشاہ غیاث الدین محاصرہ نشستہ کار رکھتا ہے لیے نماز فجر کی
ادا کرکے اوپر تخت پریون کے کہ مرید آپکی تھین سوار ہوئے اور بیچ طرفۃ العین کے وہان پہونچے بادشاہ غیاث الدین اندرون محل کے
تھا کہ تخت اپکا اوسی جگہ فرود آیا بادشاہ کے تئین دہشت پیدا ہوئی کہ یہہ مرد کون اور تخت کہان سے آیا بیچ حیرت کے تھا کہ آپ
تخت سے نیچے آئے اور کہا السلام علیک اے غیاث الدین اور فرمایا کہ اے بادشاہ مقام ہے بیچ دہلی کے کہ دار الخلافت ہے
اوسجگہ کی تئین ہمیری تئین مرحمت فرما بادشاہ نے اوسیوقت قبول کیا اور پانصد بیگہہ زمین کا فرمان کر دیا اور عذر چاہا اور اسم شریف آپکا
پوچھا فرمایا ملک یار اور حالا پران ہوا ہی پھر آپ اوپر تخت کے بیٹھے پران ہوئے اور وقت نماز دوسری کی بیچ دہلی کے پہونچے اور وہ فرمان
کی تئین حضرت شیخ ابابکر طوسی کو دیکھلایا مجرد دیکھنے اوس فرمان کے اوس مقام کی تئین ساتھ آپکے واگذاشت کیا اور وہان بہی
اوپر ایک تودہ کلان کے کہ متصل آپکی تھا فرود آئے چنانچہ درمیان مقام شیخ ابابکر طوسی اور ملک یار پران کے کچھ راہ درمیان مین
واقع ہے **نقل** ہے کہ چون قطب الاقطاب شیخ ابابکر طوسی نے جگہہ خود آنحضرت شیخ ملک یار پران کے گذرانا اور خود متصل آپ کے
جا کہ بالفعل روضہ متبرکہ آپکا واقع ہے رہے ایک جوگی سحر دان وجادوگر تھا اور حیلے اس شیوہ کو جانتا تھا اوپر شیخ ابابکر طوسی کے
ہر چند سحر وجادو کیا اوپر آپکے کارگر نہوا اور جوگی نے زبونی حاصل کرکے اوس جگہہ کو چھوڑ کے چلا گیا حضرت شیخ ابابکر طوسی نے بیچ
اوس مکان کے رخت اقامت کا ڈالا اور گوشہ انزوا اختیار کیا حضرت ملک یار پران و حضرت ابابکر طوسی نے درمیان اپنی اختیار
کرکے قرار دیا کہ جو شی کہ درین راہ درمیان میرے اور تیرے واقع ہے گذری آتش دوزخ اوپر اوسکے حرام ہووے اور کچھ آگ اوسکی تئین
سوزان نکرے اوس روز سے کہ یہہ ہر دو اولیاء اللہ نے آپسمین اتفاق کیا اور یہہ قرار دیا گیا اگر جو مردہ کافر کی تئین کوئی اوس راہ کی
لیجاوے آتش ظاہری اوسکی تئین جلانے نہین سکتی اور جس لکڑی خشک کے تئین کوئی اوس راہ سے لیجاتا وہ لکڑی نہین جلتی
ہر چند کہ تلاش کرتے **نقل** ہے کہ چون چند سال فوت سے ان ہر دو بزرگوار کے گذرے درین وقت حضرت سلطان العارفین
نظام الدین اولیا بیچ شہر دہلی کے خلق اللہ کی تئین دعوت حق فرمائی تھی اور غلغلہ شیخوخیت کا آپکی بیچ عالم کے شائع ہوا ایکروز
واسطے باورچیخانہ آپ کے ہیزم خشک اوس راہ سے لائے کہ درمیان شیخ الوقت اور ملک یار پران کے واقع تھا درمیان حضرت
ابابکر طوسی کے ہر چند تلاش کیا بیچ دیگدان کے نہین جلی اگر پارہ تیل اور روغن بھی ڈالتے تب بھی امکان نہ تھا کہ ہیزم جلے اس
واقع کے تئین بسمع شریف حضرت نظام الدین اولیاء کے پہونچایا آپنے فی الفور فرمایا یہہ چوب راہ سے ملک یار پران اور ابابکر
طوسی کے لائے ہو کہتے ہین حضرت نظام الدین اولیاء ایک اربعین یعنی چلہ بیچ روضہ متبرکہ ملک یار پران و شیخ ابابکر طوسی کے بیٹھے
اور اس امر کی تئین اونہون سے استدعا کرکے معاف کرایا اوس روز سے مردہ کافر کا جلتا ہی اور لکڑی بھی جلنے لگی اوس راہ سے لائی ہوئی واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن شہباز دین پروران روندہ راہ محمد سروران مستغرق ذکر سبحانی آن مقبول عالم رحمانی آن سالک راہ مستقیم آن روندہ باموارت رحیم آن داننده اسرار جلیل شیخ الوقت میان قاسم خلیل

نقل ہے کہ سدا پا مستغرق یاد خدا کے رہتے تھے اور ہمیشہ مجالس ساتھ فقرا کے رہتے تھے اور اکثر اوقات مردم افغانان مرید ہوکے
بیچ خدمت شریف آپکے حاضر رہتے تھے اور جس کسی کے تئین کشش باطنی اور ربطون سے جانب اپنے کھینچتے تھے تاثیر کرتی تھی اور بیوی
زن و فرزند و مال و اسباب دنیاوی خود اچھوڑ کر اور کپڑا پھاڑ کر ننگی ہوکے بیچ سلک مریدان و طالبان آپکے بین انتظام پاتا تھا اور روضہ متبرکہ شریف
آپ کا بیچ قصبہ جبار کے واقع ہے بڑے بزرگ اور صاحب کشف تھے اکثر مافی الضمیر آدمی کا پاکے جواب فرماتے تھے واللہ اعلم بالصواب

فصل دوم

در ذکر مشائخ و اولیاء کبار طائفہ تبنی کہ خوارق و عادات و مناقب ایشان بیچ اس تاریخ کے مسطور ہوئے

ذکر آن زبدہ سالکین آن غرقہ بحر فنا آن مقبول محبوب آن مطلوب مرغوب آن کاشف علم لدنی مشیخت مآب ستہ تبنی

بہت صاحب شریعت و مرتاض وقت خود کے تھے اور خوارق عادات آپکا اکثر بیچ عالم کے شائع ہی اور لقب لودی کہ واسطے منبہ اپنی کو رحمت فرمائی تھی وجہ تسمیہ
لودی کی یہہ ہے کہ ایک سال بیچ قبیلہ آپ کے ایسا واقع ہوا کہ برف بہت برسا بواسطے زیادتی سرما کے بالا کوہ سے
کہ متوطن تھے جس جگہہ کہ برف کمتر تھا منزل کیا چون موسم زمستان کا انجام کو پہونچا اور موسم بہار آئی اور نوروز ہوا پھر
متوجہ مسکن مالوفہ اپنے کے ہوئے جس روز کہ بیچ منزل قدیم کے پہونچے شیخ تبنی نے والدہ فرزندان اپنی سے کہا
کہ چون طفلان راہ سے آئے ہین اوٹھہ اور واسطے انکے چند نان گرم پکا تا کھاوین اور ماندگی راہ کی دور ہوکر آسودہ ہوں
اوس ضعیفہ صالحہ نے کہا کہ اسی وقت راہ سے آئی ہوں مین دودکسی گھر مین آتش کا نہین ہوا ہے بعد ساعت کے
کہ آتش بہم پہونچے گی نان پکا ہونگی پکانی شیخ نے کہا اوٹھہ اور بسم اللہ کہکر بیچ اوسی دیگدان و تنور قدیم کے کہ نان
پختہ ہوتی تھی ہاتھ ڈال اور آگ نکال اوس ضعیفہ نے کہا تمسخر و استہزا کرتے ہو کچھ مہینا ہوا ہے کہ یہان سے
گئے ہین ہم اور اسقدر برف و باران برسا کہ بشرح راست نہ آوے آتش کیونکر رہی ہوگی عصمت اوٹھی اور بسم اللہ کہکر ہاتھ
بیچ تنور کے کیا آگ نکلی واللہ اعلم بالصواب **نقل** ہے کہ سربنی برادر کلان تبنی مفلس تھا اور کچھ چیز کی دستگاہ
نرکھتا تھا اور باوجود اوسکے سعادت فرزند سے محروم تھا اور ہمیشہ ان ہی دو آرزو کی کہ مدار کار عالم کا ساتھ ان ہی
دو امر کے وابستہ ہے خواہان اور جویان تھا اور طلب مین سعی جمیلہ بتقدیم پہونچایا تھا ایک روز بیچ گھر برادر اپنے شیخ تبنی کے
آیا تھا بعد از لوازم اخوت و مہربانی کے حقیقت احوال کی تئین ساتھ اپنے کے ظاہر کیا کہ طلب فرزند و فراخی معاش مین کوشش
بہت رکھتا ہوں مین میسر نہین ہوتی شیخ تبنہ نے کہا جتبک کہ ایک فرزندان سے میرے بخانہ خود لیجا کر پرورش نکرے گا
بیچ دیگدان تیرے آتش رہیگی اور نہ فرزند تولد ہوگا سربنی نے کہا مین یہہ آرزو خدا سے چاہتا ہون اس سے اور کیا سوال
ہے بہتر ہے کہ فرزند تمہارے کو اور برادرزادہ اپنے کو فرزندی مین قرار دون مین التفات کرکے ایک فرزندان سے اپنے
مجھکو عنایت فرمایئے شیخ تبنہ نے ہاتھ کچین کا کہ خورد تھا پکڑ کے سربنی کو سپرد کیا اور کہا کچین کو لیجا اور بیچ حق اوسکے فاتحہ
پڑہا اور دعا کی سربنی نے ہاتھ کچین کا پکڑا اور مبتہج و مسرور بہ تمن اپنے راہی ہوا چون کچین خورد سال تھا مفارقت سے
پدر و والدہ کے دلگیر ہوا اور بیچ راہ کے روتا ہوا جاتا تھا اور سربنی ہر چند دلاسا اوسکو دیتا فائدہ نہ ہوتا چون تمن سے
شیخ کے نکلے سربنی آگے ہوا اور کچین پیچھے پیچھے آتا تھا سربنی کو غافل دیکھکر بھاگا اور اپنی تئین بصد اضطراب پاس والدہ
اپنی کے پہونچایا اور ہاتھ بیچ دامن اوسکے مارا اور فریاد و فغان برلایا اور سربنی تعاقب اوسکا کیے ہوئے بیچ ملازمت
شیخ بیٹ کی آئے اور احوال ظاہر کیا شیخ بیٹ نے چاہا کہ خواہی نخواہی کچین کو ساتھ اوسکے سپرد کرے ہر چند اس باب مین
سعی بہت کری فائدہ نہوا اور وہ بیچ بغل مادر کے درآیا اور نہین چھوڑتا تھا کہ جدا ہو درین اثنا اسمعیل پسر کلان شیخ بیٹ
نے کہا کہ وہ خورد سال ہے ہلاک چاہئیگا ہونیکو اگر تم فرزندی مین برادر خورد کے مرحمت فرماتے ہو ہم دو کس سے کہ کلان اور

حاصل ہین دیویچی تابیچ خدمت کے کام آوینگی شیخ پیت نے کہا بہت اچھا ہین سب سے تجھکو کہ فرزند امیراہا ہے برادر اپنی کو
دیا ہین او ٹھو اور ہمراہ اوسکے جا کہ ہین او ربانبری حق سے نیر سے باز آئے ہم اور اپنی تئین سربنی چاہیگا کہلاسے کو اسمعیل نے
سخن پدر بسمع رضا سماعت کرکے ہمراہ سربنی کے روانہ ہوا اور منزل چچا کے آیا سربنی نے اسمعیل کو بفرزندی کے کلان کمیا
حق تعالی نے بمین قدوم اوسکے سربنی کے تئین دو فرزند دیگر مرحمت فرمایا اور دوقت دنیوی اسقدر دیا کہ شرح مین راست
نہ آوے چون اسمعیل بسن رشد وتمیز کے پہوپچا اوبرطلب کے دامنگیر دل اوسکا ہوا اور ریاضت شاقہ سے برتبہ ولایت کے
پہوپچے اور بہہ شیخ اسمعیل سربنی کہ مقبرہ او رگنبد لنکا اوپر کوہ سلیمان کے واقع ہے مقام خواجہ خضر پر اوسی اسمعیل کا ہی اور حبیب
اسمعیل وہان گیا دو پسر و یک دختر شیخ متبنی سے اولاد واحفاد بہت بیچ ظہور کے آئی نسل دو پسر کے تئین بتنی کہتے ہین اور اولاد
عاجزہ نے ساتھہ نام اوسی کے شہرت پایا اور انکی تئین متنی کہتے ہین

ذکر آن سیمرغ کوہ قاف وحدت آن دریای معرفت آن روندہ راہ رحمت آن کاشف راز
حقیقت آن سالک مسالک شب روزی دین پرور شیخ احمد لودی ہبت صاحب شریعت تھی

اوسہ مرتاض بوقت خود زبدۃ العارفین شیخ احمد لوحانی بیچ حاجی پور پٹنہ مین رہتے تھے ایک شب شیخ احمد لوحانی نے خواب
دیکھا کہ جمیع اولیاء اللہ پیش شیخ احمد لودی ساکن زمانہ کے جمع ہوکر آئے ہین او وفرماتے ہین کہ مالک الملک حق سبحانہ تعالی
نے ملک اپنے کو جلال الدین اکبر بادشاہ کو مرحمت فرمایا آپ بھی اس امر کے تئین قبول و منظور رکھین ہرچند جمیع اولیاء اللہ نے زدوبدل
اس امر کا کیا حضرت شیخ احمد لودی نے اس امر کے تئین قبول نہین کیا جب قیل وقال بہت واقع ہوئی اور شب باخر پہونچی جمیع
اولیاء اللہ نے فرمایا خلاصہ موجودات جناب حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر امر اللہ تعالی کے
راضی ہوئے آپ بھی اس بات کی تئین قبول فرماوین چنانچہ بنا بر اقتضائے وقت کے آپنے بھی قبول کیا علی الصباح
بندگی حضرت شیخ احمد لوحانی نے واقعات اپنی کو ساتھہ مریدان اپنے کے ظاہر کیا کہ مردم اہل وعیال اپنے کو جس جگہہ
مخلصی اپنی جانو روانہ کرو کہ آجکے روز حق تعالے نے صف افغان کی برطرف کیا او رملک مغلون کو مرحمت ہوا ہے اور علی الصباح
اوسی شب کا بھی واقعہ بندگی حضرت شیخ احمد لودی نے بھی ساتھہ مریدان ومرد بان اپنے پر ماجرائے خواب شب کا ظاہر کیا او
مردم اہل وعیال اپنی کو بوطن مالوف اپنے راہی کیا بیچ نزدیکی ایام کے افواج مغل کی پہونچی اور بلدہ پٹنہ فتح ہوا

ذکر آن در گنجینہ الہی

آن غواص دریاے نامتناہی آن معدن بحر کاشف آن ذکر ثنا نے واصف آن گوہر معرفت الہی صاحب شریعت شیخ خلیل نبی
چون آوازہ شریعت نبوی وغلغلہ شیخوخیت آپ کا بیچ عالم کے شہرت پایا اور شائع ہوا جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی نے آپکی تئین
طلب فرمایا حضرت شیخ خلیل حسب الطلب بملازمت بادشاہ کے پہونچے اور بکدیگر ملاقات واقع ہوئی اما شیخ خلیل وقت حضوری بادشاہ کے
پشت پای اپنی کو دیکھتے تھے اور نظر اوپر نہین کرتے تھے بادشاہ نے شیخ خلیل سے فرمایا کہ کسواسطے نظر اپنی کو اوپر نہین کرتے ہو اور
جانب میرے نہین دیکھتا ہے شیخ خلیل نے درجواب کہا کہ بادشاہ اوپر شریعت نبوی کے نہین ہے اور محاسن شریف تعبیق
رکھتا ہے بادشاہ ساکت ہوا اور کچھہ نہین کہا کہ مین نے شیخ کی تئین تکلیف مالا یطاق کیا ہے اوسی وقت وطن مالوف کو رخصت
فرمایا واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے کہ ایک روز بیربل مقرب الحضرت اوس بادشاہ نے ازروے عداوت وحسد کے عرض کری

کہ جمعیت پانصد کس افغان سگلے سے شیخ خلیل کے سیاہ پوش برآتے ہین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے شیخ خلیل کے
تئین طلب کیا چنانچہ حسب الطلب بادشاہ کے ملازمت مین پہونچے وقت ملاقات کے بادشاہ نے فرمایا کہ ای شیخ خلیل
بیچ سگلے تمہارے اسقدر جمعیت سوار سلاح پوش کی رہتی ہے شیخ خلیل نے فرمایا بادشاہ بیچ سگلے کے اسقدر سوار نہین رہتے ہین
اور جس کسی نے کہ ازروے حسد کے بہتان کیا ہوگا ہزار بلا اوپر جان اوسکے اور بادشاہ کے پہونچے گی درجواب بادشاہ نے فرمایا
کہ مین نے نہین کہا ہے یہ بیربل نے کہا ہے شیخ نے فرمایا کہ جس کسی نے جھوٹھہ کہا ہوگا چنانچہ بیچ تھوڑے دنون کے بیربل بیچ گھاٹی
کوہ کے گرا کر کے ضائع و پایمال ہوا چنانچہ سخن مردان خدا کا رد نہین ہوتا ہے تیر بہدف کے پہونچتا ہے واللہ اعلم بحقیقتہ

ذکر آن عاشق باصدق وصفا

آن عارف ذکر باوفا آن در مجاہدہ شاقہ یگانہ آن از کار عالم متنفر و بیگانہ روندہ راہ رحمانی شیخ المشایخ شیخ احمد لوحانی بہت متعبد
و پرہیزگار و صاحب مجاہدہ شاقہ و مرتاض وقت خود کے اور ہمیشہ بذکر او ربیچ یاد حق کے اشتغال رکھتے تھے
تا بحدیکہ دو سال تک آب و طعام نہین کھایا تھا ایام دس سال بصیام و قیام و ریاضت و عبادت کے گذرانا تھا
اور بیچ وقت بیٹھنے اور اوٹھنے کے ہڈی ہا آپ کی آواز کرتی تھین چنانچہ دو مہرہ عاج کے یکدیگر آواز کرتے ہین
مناقب اور خرق عادات آپ کی بیچ عالم کے اظہر من الشمس ہے اور اس جگہہ اسی پر کفایت کیا گیا

ذکر آن کہف الانام

آن زبدۃ الکرام آن مصدر افعال مرضیہ آن مظہر احوال قدسیہ آن عارف کامل آن عاشق صادق آن رکن علین شیخ عبدل متنی
از مرتاضان روزگار و از مبارزان سرکش نفس امارہ و بعلوم متعارفہ مظہر کرامات و مورد خوارق عادات تھے نقل ہے
کہ چون بیچ زمان صاحب قران میر تیمور گورکان کے درمیان قبیلہ نوحانیان و تبنیان کے وقت زراعت اوپر قطعہ زمین
مزروع کے خرخشہ واقع ہوا حضرت شیخ نے درمیان ہردو قوم کے صلح دیکر قرار دیا کہ فصل ربیع کی بیچ اوسکے نوحانیان زراعت
کرین اور بیچ فصل خریف کے تبنیان اور جو کوئی عدول کرے زراعت بارور نہوگی ایک بار ایک سال مین ایسا واقع ہوا کہ نوحانیان
بسبب تفرقہ کے کہ ساتھہ انکے پہونچا تھا نہین سکے زراعت کرنی تبنیان نے بیچ فصل ربیع کے بھی زراعت کری چنانچہ وہ غلہ پھل
نہین لایا اور زراعت باوجود کثرت برف پڑنے کے خشک ہوگئی اور جیسے ہردو گروہ اوپر قرار معہودہ کے ثابت ہین اور مقبرہ
شریف بیچ ملک کمل کے ہے اور ہر سال خلائق واسطے زیارت کے آتی ہے او رنذر و فتوح بے شمار ساتھہ مجاوران
انکے بقعہ کے پہونچاتی ہے

ذکر آن مشیخت پناہ آن عرفان دستگاہ آن سوختہ نار فراق آن وختہ تیر اشتیاق آن مظہر انوار
کرامات آن معدن طاعات آن بحر لطف و مہر ملان خضر از فرزندان شیخ عبدال درویش

مرتاض و قطب وقت خود و تصرفات غریب و عجیب رکھتے تھے اور مشایخ بہت کی خدمت کری اور اہل کمال سے تھا ایک وز
جماعت نے قبیلہ سے اونکے عرض کیا کہ سروانیان املاک و آب بہت رکھتے ہین او رہمارے آدمی تشنگی سے
ہلاک ہوتے ہین حضرت ملا خضر بسم اللہ کہکے اوٹھے او ربیچ کوہ سلیمان کے وزہ تھا روانہ ہوئے قدرت سے
حق سبحانہ تعالے کے کوہ مین سوراخ ہوتا گیا اور چلتے گئے تا آنکہ تین روز کی راہ پہاڑ کو ایک
ساعت مین گئے اور مثل جوے آب کے اس کوہ سے

آب ندیدہ آیا اور بیچ دریای دراہین نام کہ ملک روانیان سے تھا نزدیک پہونچا اور چاہتے تھے کہ آب دریا کو حکم فرماوین کہ اسی راہ سے جاری ہوا اور بیچ املاک وطن بیٹیان کے پہونچے اور ان لوگون کے تئین مرفاہیت تمام حاصل ہووے دشمن گروہ نے تھا کہ مردم سروانی نے شیخ سلیمان دانا کو اس ماجرے سے خبردار کیا کہ ملا خضر آب کو لیے جاتے ہین اوسی جگہ سے آواز کی کہ ای یار راہ کو غلط کر کے بازکیا اسکے ملاحظہ سے ملا خضر راہ کو چھوڑ کر جس طرف کہ خشکی تھی پھر لائے اور دریاے دراہین بحال خود رہی اور تا حال وہ کو بحال خود رہا اور بیچ حق قوم اپنی کے دعا فرمائی کہ جانور جو کوئی بیچ زراعت اسکے اگر منہ ڈالے اور صاحب اوسکا حاضر ہوا البتہ اوسکے تئین پکڑ پہونچا دین وگرنہ بیچ ساعت کے مردار ہو جاوے واللہ اعلم

ذکر آن قطب امام آن زین الاسلام آن قبلۂ اقبال بحاصلان آن قبلۂ آمال شکستہ دلان
آن مظہر خوارق عادات آن مظہر اسما وصفات آن بحر زخار سخندانی شیخ احمد ولد موسی

در ابتداے جوانی بخانہ پدر خدمت رمہ چرانے کی اشتغال رکھتے تھے اور ساتھ جمع طفلان نور سیدہ بھی اہتمام و قبائلی اپنی سے خدمت مرجوعہ پر قیام کیا اور باپ آپ کے نہایت مفلس تھے اور مال دنیوی سے چالیس گوسفند راس المال رکھتے تھے درمیان محلہ قوم کے گوسفندان سبکے ہر روز جد و جہد بلیغ کرتے تھی اور نیز رعایت الادب و خاطر خواہی پدر مین سعی جمیلہ بتقدیم پہونچایا از ان جملہ پدر نے از روے التفات ایک بچہ شیر خوارہ احمد کو بخشا تھا ایک روز احمد چرانے رمہ مین مشغول تھا چالیس کس فقیر صاحب حالت ہمراہ ولباس ابدالان سے اوس جگہ حاضر ہوئے احمد آگے دوڑا اور وضع و اطوار اور نور ولایت سے کہ بیچ جبین مبین اونکے ظاہر و ہویدا تھا جانا کہ اولیا خدا ہین سلام کیا اون لوگون نے بعد جواب سلام کے فرمایا احمد کچھ گوسفند رکھتا ہی کہ فقرا اوس سے محظوظ ہووین احمد نے از روی مسکینیت کے عرض کیا کہ ایک گوسفند ان سبھون سے ملک میری ہی اوسکے تئین نذر فقرا کیا مین نے طفلان اس ماجرے سے مضطرب ہوئے اور اپنے تئین گوشہ مین لیگئے اور دور سے تفرج مجلس فقرا کرتے تھے اور وے لوگ اوس بچہ یعنی بچہ کو ذبح کر کے تسبیح کیا اور آتش جلا کے کباب کر کے ساتھ فرحت و خوشی تمام کے کھایا بعد از فراغ اوس گوسفند کے دوسرا احمد سے طلب کیا اوسنے عذر اور امتناع سے پیش آیا جب یہ بیہودہ بن اپنا دیکھا گوسفند دوسری حاضر کی اوسکے تئین بھی بیچ ایک لحظہ کے کباب کر کے نوش جان کر گئے اور اسی طرح اوس تمامی گوسفند بیچ چند ساعت کے معدود و بکار لیگئے جب نوبت گوسفند حیلم کی پہونچی طفلان دیگر متحیر و مضطرب ہمنازل اپنے دوڑے اور باپ احمد کو اس واقعہ سے خبردار کیا کہ جماعت قلندران نے چالیس گوسفند کو کباب کر کے کھا گئے ہوئے کو آتش غضب نے نور سینہ سے شعلہ مارا لکڑی کہ اوسکو بیچ ہاتھ کے پکڑے تھا متوجہ اوس طرف کا ہوا کہ پسر کو ساتھ فقرا کے تنبیہ بلیغ کرے جو دور سے پیدا ہوا اور احمد نے دیکھا کہ پدر بہ شدت ہیبت تمام آتا ہی ڈر سے رنگ متغیر ہوا اور فکرمند ہوا ابدالان نے تغیر حالت سے اوسکے استفسار کیا کہا باپ میرا آتا ہی اور بیچ ملاحظہ سے اوسکے سراسیمہ ہوں ہین کہ مبادا سخن لا یقول حضرات تمہارے سے نہ ہوا اور اوسکی سے بیچ وقوع کے اوسے ایک نے اونمین سے پیراہن اپنا بدن سے اتار کے اور احمد کو پہنایا اور عصا اپنا بیچ ہاتھ احمد کے دیا اور فرمایا کہ جاو اس عصا کے تئین اوپر پوستہا و کلہا پچھا دا ستخوانہا ے گوسفندان کہ ایک جگہ رکھا ہی مار اور کہہ کہ نام سے خدا کے زندہ ہو احمد عصا کے تئین ہاتھ مین پکڑ کے متوجہ ہوا اور اوپر ان عظام اور پلیدون کے مارا اور جو کچھ فرمایا تھا کہا گوسفندان وہ بحالت اپنے آئین یعنے زندہ ہو گئین گویا کہ بیچ ایک جگہ کے بیٹھی ہین

اوٹھین اور روانہ ہوئین بیچ اس اثناء کے پدر احمد کے پہونچے اور گوسفندان کے تئین سلامت پایا اور احمد کے تئین دیکھا کہ عصا بیچ ہاتھ کے اور پیراہن سپید پہنے ہوئے متوجہ ملازمت آنکا ہوا اور سلام کیا اور اولیاء اللہ وہان سے روانہ ہوئے احمد بھی کچھ راہ ساتھ ملازمت کے گیا فرمایا کہ تیرے تئین واسطے اس کام کے نہین پیدا کیا ہی مہمات بہت تیرے تئین درپیش ہین اور خلایق بہت تجھسے ہدایت پاویگی چاہیے کہ بخدمت مخدوم شیخ بہاؤالدین کے جاکے بیچ سلک مریدان اونکے داخل ہووے پس بیچ حق احمد کے دعاے خیر فرمائی اور نظر سے غایب ہو گئے احمد کے تئین حالت عجیب و غریب نے رو دیا ترک وطن کر کے بیچ خدمت شیخ الاسلام شیخ بہاؤالدین کے گیا اور ارادت صادق لا کر مرید ہوا اور ساتھ توجہ اونکی سے مرتبہ کمال کو پہونچا اور خرقہ خلافت کا پایا اور ساتھ شیخ احمد کبکور کے شہرت پائی اور بقیہ عمر بیچ سلک ملازمان درگاہ پیر اپنے کے رہا اور بیچ ملازمت آپ کے ودیعت حیات سونپی یعنی وفات فرمائی بعد وفات تین پسر صاحب حالت اسکے قائم مقام رہتے تھے فرزند بزرگ اکملیان پید ہو اور دوسرا محمود اور تیسرا شیخ سلیمان مخدوم شیخ صدرالدین عارف نے شیخ سلیمان کے تئین کہ آثار رشد و ہدایت کے جبین مبین سے اسکے ہویدا تھا صاحب سجادہ پدر کا بنایا اور سلیمان دانا خطاب فرمایا

ذکر آن عارف دستگاہ آن حقایق پناہ آن کوہ وقار و تمکین آن دریای صدق
و یقین آن سوختہ پاکبازان عاشق با ناز و نیاز آن مرکز دین و دانا شیخ سلیمان دانا

بیچ ملازمت شیخ صدرالدین عارف کے مرتبہ بزرگی و حالت کے پہونچا ایک روز فرمایا فرزند سلیمان سلطان علاءالدین خلجی بادشاہ دہلی قلعہ چتوڑ کا محاصرہ رکھتا ہی اور فتح اوس جگہ کی موقوف اوپر جانے تمہارے کے ہی بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہی کہ چتوڑ کے قلعے مین زنان فرزندان خود را تیغ بیدریغ سے مقتول کرین اور جوہر جاہین گے کرنا اور آتش جلا وین گے دینا اوس جگہ دختر صاحب جمال دست تمہارے سے جاہیگی و ساتھ اونکو اور اوس سے دو فرزند صاحب کمال و یک دختر وجیہ زمین جاہیگی آنکو اور سلسلہ بزرگ اون فرزندون سے پیدا ہوجایگا ہونیکا اور وہ ہر دو فرزند مرتبہ ولایت اور قطبیت کے جاہین گے پہونچنے تو نام ایک فرزند کا ملہی قتال اور نام دوسرے کا علائی جاہیگا رکھنے کو بعد تمام ہونے اس سخن کے سلیمان کے تئین بہ تہور چتوڑ کو رخصت فرمایا چون بعد قطع مسافت کے بیچ چتوڑ کے پہونچے برکت قدم سے اونکی اوسی روز قلعہ فتح ہوا اور چون کفار بہ قتل دجوہر کے مشغول ہوئے شیخ بموجب وعدہ مستظہر ہو کر اوس مکان میں پہونچے اور درمیان کشتگان کے ایک دختر دیکھی چار برس کی عمر تھی کہ رشک حوران ناز پرور رہتی تھی ہاتھ اوسکا پکڑ کے باہر لائے اور اوسکے تئین شرف اسلام سے مشرف کیا اور بیچ حبالہ عقد اپنے کے لائے اور متوجہ وطن کے ہوئے حق سبحانہ وتعالی نے بعد چند گاہ کے شیخ سلیمان دانا کو دو پسر و یک دختر مرحمت فرمایا ایک پسر کا شیخ محمود اور دوسرے کا شیخ ملہی نام رکھا اور بیچ ایام طفولیت کے خوارق عجیبہ اونسے بظہور کے آیا اور بعد از وفات شیخ سلیمان دانا کی شیخ محمود دانا اوپر سجادہ مشیخت کے قائم مقام پدر بزرگوار کے ہوئے اور شیخ ملہی نے ابتداے جوانی سے سفر اختیار کیا اور ملازمت شہباز قلندر کے پہونچے مین مشرف ہوئے اور بیچ خدمت آپکے بریاضت و مجاہدہ مین در آئے اور بیداگاہ استقرار بکڑا باآنکہ بیچ مین حالت الہی توجہ سے مرشد حقایق پناہی کے کشایش تمام بیچ کام کے پیدا ہوئی اور رشتہ نظام پایا اور شیخ ملہی قتال مشہور ہوئے

ذکر آن حقایق پناہ معارف دستگاہ آن زبدۂ ارباب ہمت علیہ آن قدوۂ اصحاب شہمت سفینہ

آن مطلع انوار کرم آن منبع انہار ہمم آن مظہر تجلیات جلال و جمال شیخ ملہی قتال

نظر سے ترتیب شہباز قلندر کے بمرتبہ تکمیل کے فایز ہوئے اور بیچ عبادت اور ریاضت و مجاہدہ میں سعی کی کہ مقدور بشر نہیں بکر
بہت مشقت سے ابواب مشاہدہ و مکاشفہ اوپر اونکے مفتوح ہوا اور مرتبہ ولایت کو پہونچے اور خلایق اوس عہد کی دست بیعت
ساتھ آپکے لاتی تھی اور حاجات مردم کے اکثر بانجاح مقرون ہوتی تھی اور خوارق عجیبہ و غریبہ بظہور پہونچتے تھے اور بیچ تکمیل
ناقصان اور تربیت مریدان میں شان عظیم رکھتے تھے اور فتوحات بسیار و نذر بیشمار لاتے تھے اور دست بدست بیچ خرچ کے
جاتا تھا اور بیچ وجہ لقب آپکے قتال کے دو وجہ کہتے تھے ایک یہ کہ جو کچھ پہونچتا تھا بیچ ساعت کے خرچ فقرا ہوتا تھا دوسرا یہ کہ جو کوئی
بہ نسبت احوال فقرا شیخ کے سخن بے ادبانہ وقوع میں لاتا تھا بیچ ایک روز بلکہ بیچ ایک ساعت کے ساتھ بلا و محنت کے
گرفتار ہو جاتا تھا اس سبب سے ساتھ قتال کے شہرت پائی تھی اور آپکے دو پسر پیدا ہوئے شیخ علی اور شیخ بایزید اور
ہر دو پسر آپکے بولایت پہونچے شیخ علی کا شیخ شہباز خطاب ہوا اور شیخ بایزید کا دریا اور شیخ علی شہباز سے ایک پسر نوجود
آیا احمد نام رکھا اور از بسکہ سخاوت و ہمت در طینت اونکے مخمور تھا مخاطب بہ شیخ احمد جوانمرد ہوا اوصاف حمیدہ آپکے
و اخلاق پسندیدہ کا مقدور بشر نہیں کہ بیچ حیز تحریر و تقریر کے سکے لاوے اور شیخ احمد سے چار پسر پیدا ہوئے شیخ صدر جہان
ظاہر و پیدا کیا اور بشاہ سکندر اور میان خواجہ اور جملہ فرزندان سے حق سبحانہ تعالی نے آثار ولایت و ہدایت کا جبین پر انوار سے شیخ
صدر جہان کے پیدا و ہویدا کیے نقل ہی کہ ایک روز ملہی قتال فی ہوس چوگان بازی کیا اور اسی فکر میں تھے طرف آسمان کے
نظر کرتے تھے کہ ناگاہ دو چوگان بسمت آسمان سے نزول ہوئے آپ نے بسبب عنایت ربانی سے لیک کے ہر دو چوگان
پکڑ لیئے اور بیچ چوگان بازی کے مشغول ہوئے الحال وہ چوگان پاس آپکے فرزند آنکہ صاحب سجادہ ہیں موجود ہیں چنانچہ
جہانگیر بادشاہ ہندوستان کہ جسکا تختگاہ دہلی تھا اس احوال کے تئیں سنکے چوگانہا بجنسہ طلب کرگئے یہ فرزندان
آپکے سپرد فرمایا اور عنایت بادشاہانہ سے ممتاز فرمایا یہہ واقعہ بیچ سنہ یکہزار و ... کے وقوع میں آیا نقل ہی کہ ایک روز
جماعت درویشان آگے حضرت شیخ قتال کے آئی اور طعام ماحضر طلب کیا اوس روز بیچ گھر آپکے کچھ نہ تھا
کہ غذاے طلب درویشان کریں آپ اوٹھے اور دیگ کو اوپر دیگدان کے رکھا اور پانی سے پر کیا اور منہ کو سرپوش
کیا اور نیچے دیگدان کے آگ جلائی اور گھر سے کلال کے کاسہ گلین طلب کیا کہ اوس میں درویشان طعام کھاوین
جو آدمی آپ کا بکلال کے گھر گیا کلال نے عذر کیا کہ کاسہہا پکے نہیں ہیں ہنوز خام ہیں شیخ ملہی قتال یہ حقیقت معلوم
کرکے خود بخانہ کلال کے گئے اور ایک کاسہ خام کے تئیں لائے اور فقط شریف سے اپنے اوس کاسہ کے تئیں پکایا بے آتش کے اور اوس
دیگ سے طعام نکالا اور کاسہ پر کیا اور جماعت درویشان کے تئیں حکم فرمایا کہ کھاؤ تمام جماعت سیر ہوئی اور ہنوز وہ کاسہ تبرکا پاس صاحب سجادہ کے موجود ہے

ذکر آن قطب الواصلین برہان السالکین آن مظہر خرق عادات غریبہ آن کاشف اسرار عجیبہ آن معدن فتوحات و دلیری شیخ صدر جہان ہانسری صاحب ریاضت و مجاہدات تھے

بہت عبادات و طاعات سے بمرتبہ قطبیت پہونچے اور کافہ انام ساتھ ہدایت اوس ستار اسلام کے محبوب حقیقی سے واصل ہوئے
تھے اور کرامات غریبہ و خوارق عجیبہ ایسے ظہور میں آئے نقل ہی کہ سلطان سکندر لودی نے ایک اسپ عربی بطریق نذر ساتھ ملفان کشمیر کے خدمت میں

آپ کی بھیجا آپ نے اسیساعت میں فقرا کو روپیہ بخشش کر دیا اور اسپ کے تئیں فرمایا تا کہ ذبح کرکے طعام پکایا اور درویشان کو کھلایا
اور خادم کو فرمایا کہ استخوان کلہ و دست و پا و پوست کو نگاہ رکھنا ملازمان سلطان کہ نذر لیکئے تھے انہیں کو مشاہدہ کرکے
بعد از مراجعت سلطان سے عرض کیا سلطان کی طبیعت پر گران آیا اور رقعہ شیخ کو لکھا کہ اسپ کی تئیں بجنس چاہیے بھیجنا
چون رقعہ شیخ کو پہونچا بعد مطالعہ کے فرمایا کہ ہم سوداگر اور سپاہی نہیں تھا ہیں کہ اسپ کی تئیں باندہ کر نگاہ رکھتا ہیں خدا سے آیا اور
بیچ راہ خدا کے صرف ہوا سلطان اسپ کی طلب سے باز نہیں آیا دوسرا آدمی بھیجکر اسپ طلب کیا ایک روز شیخ کو حالت قوی
نے دست دیا تھا آدمی سلطان کے اوسوقت آکے اسپ اور رخصت طلب کیا شیخ اوپر کنارہ حوض کے کہ آگے مکان آپ کے
تھا کھڑے ہوئے مستغرق احوال اپنے میں تھے ہاتھ ایک کا اون آدمیوں میں سے پکڑ کر فرمایا کہ درآ و بیچ اس حوض کے اور اسپ
اپنا پہچان کر پکڑ کر لے آؤ وہ آدمی فرمانے سے آپ کے نہیں سکے عدول حکمی کرنے پنہان بیچ حوض کے آیا اور غوطہ پانی میں
مارا دیکھا کہ بیچ طویلہ کے متعدد اسپان بندھے ہیں اور ایک طویلہ ہے کہ تیس اسپ اوسی رنگ و صورت کے بندھے ہیں
جیسے کہ سلطان نے بھیجا تھا کھڑے رہکر واپس آیا ہر چند چاہا کہ اسپ اپنے کو پہچان کر لے آوے نہیں سکا لانے کو عاجز
و مضطرب ہوا شیخ نے اضطرار اوسکا دریافت کرکے جس جگہہ کہ کھڑے تھے فرمایا کہ اسپ سلطان کا بیچ آخری طویلہ کے
بندھا ہے وہ مرد بصد محنت اسپ او سکے تئیں شناخت کرکے لایا شیخ نے فرمایا کہ سلطان سے کہنا کہ احوال فقرا یہ عہد بجایہ
کرنا تفتیش اور تحقیق اوسکی مستحسن نہیں ہے چون اسپ کی تئیں بجنس ملازمت میں سلطان سکندر کے لائے اوسوقت سے
سلطان کا اعتقاد زیادہ پیدا ہوا چنانچہ ہر سال نذر و فتوح خدمت میں شیخ کے بھیجتا تھا اور وہ حوض بیچ قصبہ ہانسی الحال داخل
منازل آپ کا ہوا اور اوس جگہہ پر طویلہ کی عمارت کیا ہے کہتے ہیں وہ ہی طویلہ ہے اور طویلہ کے اسپان جلو رہ کر کے مشہور ہیں
اولیا سے شریف آپ کے اوپر سجادہ ہدایت و ارشاد کی مستقیم ہیں اور سلسلہ غریب رکھتی ہیں

ذکر آن عرفان پناہ حقائق دستگاہ

آن کاشف تجلیات یزدانی آن واقف رموز ربانی آن آفتاب فلک یقین آن نیر اوج سپہر متین آن مبین رموز آسمان شیخ
شیخ محمود حاجی برادر کلان شیخ ملہی قتال صدر جہان کے خود شیخ سلیمان دانا صاحب ریاضت و مجاہدت شاقہ تھا اور ہمیشہ استغراق
تمام رکھتے تھے اور حال افاقت میں خلائق اوس عصر کی ساتھ ہدایت ذات عالی صفات آپ کے براہ راست قدم رکھتے تھے
اور آپ سے دو فرزند صاحب حالت و کرامت بوجود آئے ایک شیخ محمد حاجی دوم شیخ برمزید اور حسن خلق سے انکے اوس دیار
کے خاص و عام میں شیخ برمزید سرہی مشہور ہیں اور خلفاء سے آپ کے روایت ہے کہ یہہ خطاب درگاہ سے آپ کو مرحمت
ہوا تھا اور ہر دو برادر سے دو فرزند صاحب کمال بوجود آئے تھے شیخ محمد نے فرزند اپنے کا شیخ راجو نام رکھا اور شیخ برمزید نے
فرزند اپنے کا شیخ صدر الدین نام رکھا اور ہر دو برادر آپسے شمار عبد الحمید کے پہونچے تھے اور بیچ جمیع قبائل افغانیہ میں ساتھ
مستجاب الدعوات کے شہرت پائی اور جو کچھ زبان سے آپ کی نکلتا تھا فی الفور وہی ہوتا تھا اور خوارق عادات غریبہ مثل احیا
و امانت کے آپ سے بظہور پہونچے اور پیر شیخ راجو کے طریقت و شیخت پناہ معرفت دستگاہ شیخ کیسو دہلوی تھے اور یہہ ہمیشہ
نعمت آپ سے کسب کیا تھا اور شیخ راجو بیچ ایام حیات کے پسر ارشد اپنے شیخ بایزید کو ملازمت میں پیر اپنے کے بھیجا کر
بیچ سلک ارادت کے منسلک کیا شیخ جمالی نے اشارہ ساتھ فرزند ارشد اکمل اپنے شیخ گدائی کے کیا کہ تربیت و تلقین
بایزید کی حوالہ تمہارے کی گئی واسطے شیخ گدائی بیچ ارادت اپنے در لائے اور شیخ سلیمان سرائی کہ صاحب سجادہ و فرزند ارشد

شیخ بایزید سے منقول ہے کہ بیچ ایام سلطنت شیر شاہ بادشاہ سور کے عرفان پناہ شیخ محمد غوث گوالیری نے بسبب بے مزاجی بادشاہ عصر کے سفر کیا اور غریب جلا وطن ہو کے بدیار گجرات تشریف شریف لے گئے تھے اور اوس ایام میں شیخ بایزید بھی بعزیمت خانہ مبارک سے احمد آباد پہونچے اتفاقاً بادشاہ گجرات نے بمولود عاقبت محمود حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع مشائخ سے تشریف آوری کی استدعا کی چنانچہ شیخ محمد غوث صاحب گوالیری چند ساعت پیشتر بیچ مجلس کے تشریف لائے تھے اور شیخ بایزید بعد آپ سے پہونچے شیخ محمد غوث صاحب واسطے استقبال آپ کے دوڑے چون ہر دو بزرگ پہونچے اور ہاتھ دراز کیا کہ باہم مصافحہ کریں اسی اثنا میں پیر شیخ بایزید کے شیخ گدائی حاضر ہوئے اور ہاتھ انکا پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اشارہ بیٹھنے کا فرمایا اور مصافحہ سے منع کیا شیخ محمد غوث اس واقعہ سے بہت متالم ہوئے بادشاہ گجرات اور شیر خان فولادی نے سبب ہاتھ نہیں دینے کا پوچھا شیخ بایزید نے کہا صورت پیر کی تئین معاینہ کیا میں کہ مجکو ہاتھ دینے سے منع فرمایا اور خوارق سید کا آپ سے منقول ہے اور ساتھ مرتبہ غوثیت کے پہونچے تھے

ذکر آن مشیخت پناہ

آن عرفان دستگاہ آن کاشف مکاشف حقیقت آن عارف معارف طریقت آن مقبول درگاہ آن محبوب اللہ آن مظہر فتوحات الہی شیخ یحیی تنہہ بابا ہی صاحب حالت ومجاہدت وریاضت وروشن ضمیر تھے اور مریدان نے نہیں انفاس طیبہ آپ سے ساتھ مرتبہ علیہ کے پہونچے اور خلائق اطراف واکناف سے عالم کی بیچ ملازمت شریف کے دوڑ کے ساتھ مقصد اپنی کے فائز ہوتے تھے اور مقبرہ آپ کا بیچ کوہ والوکی ہے

ذکر آن قطب الواصلین آن غوث السالکین ان مقتدای ایام آن شہسوار ایام آن آفتاب نہانی شیخ عضد سروانی

صاحب عبادت وریاضت تھے اور عشق اوپر اپنے مشغول تھے اور خوارق بہت آپ سے ظہور میں آئے اور مقبرہ آپ کا بالا بے کوہ روہ کے کہ کوہ سلیمان سے برابر ہے واقع ہے اور اوس جگہہ ایک کوزہ آب ہمیشہ پر رہتا ہے جب دو آدمی درمیان اپنے میں منازعہ کرتے ہیں اور قرار اوپر قسم کے پاوے وہ آدمی جانے ایک کف آب اوس کوزہ سے کھاتا ہے اگر راست گو ہو تو سلامت رہتا ہے اور اگر دروغ گو ہے شکم اوسکا پھٹتا ہے اور مرجاتا ہے فرصت یک ساعت کی نہیں پاتا اور تا حال بھی یہہ عمل معمول ہے

ذکر آن غوث الزمان

آن رکن ایمان آن مقبول محبوب آن مطلوب مرغوب آن درجذبہ شکر باسوز وگداز آن در غلبہ صد بار از و نیاز آن فارغ از دنیا آن ذاکر مولی آن مستغرق فرائض وسنن شیخ مجن نام آپ کا تھا اولاد قوم لودی سے آپ تھے اور سلسلہ کو اوسکے مجن خیل کہتے ہیں بیچ ابتدائے جوانی میں واسطے شکار اور سیر صحرا و کوہ کے مولع تھے اور ہمیشہ بیچ سیر کے رہتے ایک دن بیچ اثنا و سیر کے موہبت ربانی سے ہوا اوپر اوسکے چلی کہ اوس سے مولع ومجنون ہوا اور بیچ وجد وحال کے درآیا اور بیچ جنگل کے بطرف کہ متوجہ منزل ہو خراباں خراباں دست دامن کشان مجذوب الحال ومسلوب الفعل پیدا ہوا جس جماعت نے کہ اونکی تئین دیکھا کہا امروز یہہ مرد مثل آسیا بیچ گردش کے ہے اور زبان پشتو میں آسیا کو مجن کہتے ہیں اوس روز سے لقب آپ کا ساتھ مجن کے مشہور ہوا صاحب حالت ومشروع ومتعبد تھے اور خوارق غریبہ اور کرامات عجیبہ آپ سے منقول ہیں اور سلسلہ بزرگ آپ سے ظہور میں آیا اور اولاد واحفاد آپ کی تئین بیچ طائفہ لودیہ کے شان عظیم ہے

اور انکی تئین شیخان کہتے ہیں اور اولاد شیخ مجن کی اوپر سجادہ جد بزرگوار اپنے کے قائم مقام ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن قدوہ منور عین

آن زبدۂ سالکین آن غرقہ بحر فنا آن سوختۂ آتش بقا آن برگزیدۂ درگاہ ربانی از اولاد شیخ متی مرد صاحب ریاضت ومجاہدت ومستجاب الدعوات تھا اور ہر روز ختم قرآن شریف کر کے اور نماز ساتھ مدد کے بیچ حرم شریف کعبہ میں ادا کرتے اور مرید خانوادہ شیخ ورد کے تھے اور آخر میں ساتھ مرتبہ اتقیا کے پہونچے تھے

ذکر آن قطب الموحدین آن غوث مجردین المعدن الہام ربانی آن منبع اسرار یزدانی آن ہمہ از تکلیفات عالم دور شیخ علی شیر سرمست پشتور

بیچ زمان سلطنت اسلام شاہ بادشاہ کے مرشد آفاق تھے از بسکہ مجاہدہائے سخت کھینچا تھا نہایت ضعیف ونزار ہو گئے تھے اور جو کچھہ خیر وشر سے اوپر زبان کے جاری ہوتا تھا بیچ ساعت کے کارگر ہوتا تھا اور فرصت نہیں دیتا اور خوارق عادات بہت آپ سے نقل کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ مکان واسطے آپ کے تیار کرتے تھے جب چھت پر پہونچے اور چاہا کہ چھت چھپاویں جملہ چوبہائے شہتیر سے ایک چوب تین گز کوتاہ تھی حقیقت کی تئین آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ جاؤ اوس چوب سے کہو کہ بیچ جنگل کے واسطے اپنے کلان ہوتی ہے اس جگہہ واسطے فقیر کے کلان نہیں سکتی ہے ہوئے بیچ اوسی ساعت کے وہ چوب تین گز دراز ہوئی نقل ہے کہ فتوحات اور نذر سے اسقدر مال جمع ہوا تھا کہ شرح راست نہ ہوئے اور اکثر وہ بیچ خرچ صادر ووارد کے جاتا تھا اور جملہ فرزندان سے آپ کی ایک پسر نہایت ناخلف تھا اور بعض فکر ہا ساتھ خیال اپنی کے گذرانا ایک شب فرصت پا کے شمشیر برہنہ اوپر فرق مبارک آپ کے ڈالی کہ مجروح اور زخمی ہوئے جماعت اقربا نے اوس بدبخت کی تئین پکڑ کے بیچ خدمت آپ کے لائے تا ساتھ قصاص کے پہونچاویں آپ نے فرمایا بیچ قصاص سے اوسکے راضی نہیں ہوں میں بلکہ اوسکی تئین اوپر خدا کے سونپا میں پس جمیع مال کی تئین بحضور اپنے فرزندان کو قسمت علی السویہ کیا بعد چند روز کے اوسی زخم سے بعالم علوی کے انتقال فرمایا اور اوپر شہادت سرمدی کے فایز ہوئے اور بعد آپ کے وہ پسر ساتھ بلائے گوناگون کے مبتلا ہوا اور ساتھ انواع محنت کے جان مالک دوزخ کو سپرد کیا

ذکر آن معرفت پناہ

آن حقیقت آگاہ آن مظہر کرامات آن معدن خرق عادات آن آفتاب تمنی ملا علی تبنی درویش مرتاض ومتعبد وپرہیزگار وقائم اللیل وصائم النہار تھے اور بیچ قصبہ سرہند کے سکونت اختیار کیا تھا اور دن رات بیچ ریاضت کے اشتغال رکھتے تھے نقل ہے کہ بیچ صحن منزل اپنی کے بنیاد مسجد کی رکھی تھی آفتاب بوسط السماء کے پہونچا تھا اوستاد معمار نے بیچ رکھنے بنا کے تعطل کھینچا تا سمت قبلہ منحرف ہوئی اس اثنا میں ملا نے فرمایا اس مسجد کی تئین بطرز مسجد مدینہ کہ بیچ زمان جناب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار ہوئی تھی چاہیے عمارت بنانا استاد معمار نے کہا میں نے مسجد مدینہ کی نہیں دیکھی ہے آپ نے فرمایا اسوقت مسجد مدینہ کی بیچ نظر تیرے کے ہے دیکھہ معمار نے کہا کہاں ہے آپ نے دست مبارک اپنا اوپر چشمہائے اوسکے ملا یا اور فرمایا کہ نگاہ کر معمار نے جون آنکہیں کھولی مسجد مدینہ کو بجنس بیچ محاذی اپنے دیکھا پس اوسی روش پر بنیاد رکھی اور جبتک بنیاد سے فارغ ہنوا مسجد بیچ نظر اوسکی رہی

ذکر آن قطب السالکین آن برہان العارفین آن محرم حرم بادشاہی برگزیدہ درگاہ الٰہی
آن بحر مواج نامتناہی آن قدوۂ مشائخ دین پرور شیخ علی لودی سہ ریساتو خیل قدس سرہ

بزرگان اس طائفہ کے قطب وقت اپنے کے تھے اور بیچ قصبہ کھلوار کہ تابع ملتان سے تھا کہ چالیس کوس ہے سکونت رکھتے تھے اور بیچ سلسلہ سہروردی کے مرید تھے اور صاحب خوارق عادات و مرتاض و متعبد و مستجاب الدعوات تھے اور یک نظر توجہ نے آپ کی خلائق فیض تمام پاکے مرتبہ ولایت کو پہونچتی تھی اور اوس نواحی کے تمام بیچ سلک مریدون کے منتظم ہین نقل ہے ایک روز بیچ ملازمت آپ کے ذکر ہوا کہ شیخ نجم الدین کبری اوپر جسکے نظر کرتے ہین ولی ہو جاتا ہے آپ نے تبسم فرمایا اوسی اثنا مین حجام مواضعات سے اوس نواحی کے پہنچا اور آئینہ بدست شریف شیخ کے دیا آپ نے فرمایا مجھے حجامت کر بموجب فرمانے کے بیچ خدمت کے اقدام کیا جب بعد فراغت کے اوٹھا حالت قوی اوپر اوسکے وارد ہوئی تھی مغیبات اور کشف ارواح سے بات کرتا تھا اور ہاتھ کام اپنے سے باز رہکر مثال خلافت کی اجازت پایا اور مردم بہت اوس حجام سے راہ خدا طلب کرتے پاتے تھے اور ایک نظر توجہ سے مرتبہ کو پہونچتا تھا بیت آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ٭ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند ٭ اور خوارق بہت آن حضرت سے منقول ہے چنانچہ کہتے ہین پارۂ چوب واسطے پوشیدن خانہ کے پسر کلان آپ کے لائے تھے جماعت خادمون سے اوس قصبہ کی ساتھ آپ کے نقیض رکھتی تھی ایک شب چند آدمی آ کے چند چوب چورا کے روانہ ہوئے چون مقصد پہونچے ہر چند چاہا کہ چوبہا کو سر سے نیچے اوتارین اور پنہان رکھین چوبہا سر سے اونکے نہ اوتری ناچار مضطرب ہو کے جس جگہہ سے کہ لے گئے تھے وہین پھر لا کے رکھدیا اور اوس بلا سے مخلصی پایا روایت ہے کہ مدت تیس برس بہال واسطے خواب کے چشم برہم نہ رکھی تھی اور مظہر کرامات عجیبہ و خوارق غریبہ تھے اور سلسلہ شریف آپ کا احمال مصدر خاص و عام ہے اور اولاد و اسباط آپ کی قائم مقام ہے

فصل سوم در ذکر مشائخ اولیاے کبار طائفہ غشتی کہ ذکر اور خوارق عادات و مناقب انکا بیچ اس تاریخ کے مسطور ہوا

ذکر برہان العارفین آن مقتداے السالکین آن ہادی طریقت آن مرشد حقیقت آن مظہر اسرار لاریبی آن داناے علوم غیبی آن بہ نعمتہاے حق شاکر خواجہ خضر کا کر بیچ زمان اپنے غوث تھے اور خوارق بہت آپ سے ظاہر ہوئے متعبد و متورع و صائم الدہر و قائم اللیل تھے اور خلائق باستدعاے حاجات کے راہ دور سے خدمت مین آپ کی پہونچتی اور حوائج آپ کے بغیر اجابت مقرون تھا اور وطن اصلی آپ کا درمیان دریاے جون و گنگ کے تھا اور خلفانے سے آپ کی منقول ہے کہ جون شوق سے وجد و حال احیانا بیچ نصف یا آخر شب کے ہوتا ندائے یارب زبان مبارک سے آپ کے نکلتی جماعت کہ گرد و پیش حجرے کے ہوتی تھی جواب لبیک عبدی کا سنتی تھی کہ عجیب سی ظاہر ہوتی تھی اور قائل معلوم نہ ہوتا تھا

ذکر آن مہر سپہر ولایت آن آفتاب فلک ہدایت آن برگزیدہ القاب ربانی آن مخصوص بنظر رحمانی آن مظہر غرائب آن مظہر عجائب آن در ریاضت شاقہ لاغر شیخ خاضو ولد یونس ناغر بہت بزرگ تھے کہ بیچ زمان اپنے مرجع خاص و عام تھے اور خوارق عادات غریبہ اون سے بظہور پہونچے نقل ہے دوم ولد چار ابن سرہنی

چار پسر رکھتے تھے اور بیچ تیر اندازی کے اوپر ہر چہار برادر کے قادر و توانا ہاتھ تھا چنانچہ اوس عصر مین کوئی ساتھ انکے ہمدست نہ تھا ایک روز ہر چہار برادر واسطے شکار کے برائے تھے ایک درویش ساتھ انکے ملاقی ہوا کہ کلاہ اوپر سر کے رکھتا تھا اور مہرہ زر سرخ کا اوپر تاج کلاہ اپنی کے سیئی ہوئے تھا ہر چہار نے کہا کہ تمسے کوئی ایسا ہے کہ اس مہرہ سرخ کو ساتھ تیر کے اوٹھالیوے سیدانی کہ سب برادران سے قادر انداز تھا اوس مہرہ کو ساتھ تیر کے اوٹھالیا اور کلاہ سر سے اوس فقیر کے اوپر زمین کے گر پڑی تب وہ فقیر نے بجانب سیدانی کے توجہ کیا اور زبان مبارک سے اوس واصل حق کے برآیا کہ بیچ گھر تیرے ایک رہیگا چنانچہ تیر دعا اوسکی اوپر ہدف اجابت کے مقرون ہوئی اور تا مدت مدید تک ایسا ہی رہا کہ جو فرزند بیچ نسل سیدانی کے تولد ہوتا باپ اوسکا مرجاتا اور اوس گھر مین ایک رہتا تھا بعد چند گاہ بیچ اولاد سیدانی کے گھر مین یوسف لڑکا پیدا ہوا مادر کلان یعنے دادی اوس لڑکے نے تولد کی حقیقت دعاے فقیر کی جانی بیچ گریہ کے ہوئی اور فریاد اور فغان اوسنے اوپر آسمان کے پہونچایا اور کہا کہ کاشکے یہہ پسر زادہ میرا تولد نہ ہوتا تو پسر میرا سلامت رہتا ہر چند اوسکی تئین بصبر و سکوت نصیحت کرتی تھی سود مند نہ ہوتا تھا بیچ اس اثنا کے گذر حضرت شیخ خاضو کا اوس مکان مین ہوا بیتابی اوس عورت کی دیکھکر تسلی اوسکی کیا او منزل اوسکے تشریف لیگئے اور چند آدمی دوسرے بھی ہمراہ تھے شیخ کو حالت ہوئی اور مجلس سماع کی گرم ہوئی اور بیچ عین حالت اور مستی و ذوق کے شیخ نے پسر اوس عورت کی تئین طلب کیا اور دہن مبارک اپنا ناف مین اوس پسر کے ڈالدیا اور دندان اپنی سے پیکان اوس تیر کی نکالی اور فرمایا یہہ پیکان تیر کی دعا سے اوس درویش کی تھی کہ پشت بہ پشت سرایت کرتی تھی مین نے نکال لی بعد اس سے حق تعالی بیچ نسل تمہاری کی برکت چاہے گا کر نیکو چون ایسا خوارق آپسے بظہور پہونچا جمیع اوس قبائل کی مرید آپ کی ہوئی اور دعا شیخ کی العز اجابت کے مقرون ہوئی اوس ایام سے نسل سیدانی زیادہ ہوئی اور جو کوئی ملازمت مین آپ کی آتا مافی الضمیر اوسکا ظاہر کرتے اور سلسلہ عجیب آپ سے پیدا ہوا اور تا حال اولاد و احفاد انکی شہر کروی و حیدر آباد و شیخاواتی قصبہ امرتسر مین آباد ہین کروی ہین متوسل راج آبرو دار تعظیمی مراتب کے ہین انکی اولاد ناغر خواجخیل کہلاتی ہے اور سنا گیا کہ قوم خواجوخیل ناغر ولایت مین بھی آباد ہین زبانی ایک ولایتی اسپ فروش کے معلوم ہوا تھا اور وہ آپ کو ناغر خواجوخیل کہتا تھا شجرہ آپکا ناظرین کو معلوم ہے اوسکا شجرہ ناغر ابن دانی کو شمول ہے

ذکر آن قدوۃ المتورعین آن مطلع انوار

آن مہبط اسرار آن کعبہ ارباب حاجات آن قبلہ مرادات مقبول یزدان شیخ حسین افغان خدمت اور ملازمت شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا کی ساتھ انجام کے پہونچا ہے اور ساتھ مرتبہ کمال کے پہونچے اور اکثر اوقات خوارق غریبہ آپ سے ظہور مین آیا ایک شب حضرت شیخ الاسلام بیچ مسجد کے تشریف لائے اور چراغ گل ہوا اور مسجد تاریک تھی آپ نے فرمایا چراغ چاہیے تا روشنی ہووے شیخ حسن بیچ خدمت کے حاضر تھے ساتھ انگشت اپنی کے اشارہ قنادیل مسجد پر کیا بیچ اوسی ساعت کے جل اوٹھی حضرت شیخ الاسلام اس کرامت سے بہت درہم ہوئے اور فرمایا استغفر اللہ اور پھر اوس قنادیل کی تئین بجھا دیا اور خانہ ہمسایہ سے روشن کیا نقل ہے کہ ایک روز شیخ حسن بیچ ملتان کے راہ مین گذرے دیکھا کہ ایک جماعت علما سے بناے مسجد رکھتی ہے اور سمت قبلہ مین گفتگو کرتے ہین شیخ حسن وہان پہونچ کے حقیقت کی تئین معلوم کیا اور ہاتھ ایک کا اونمین سے پکڑ کے فرمایا یہہ کہ خانہ کعبہ معظمہ کی تئین آ دیکھا اور چلے گئے کہتے ہین کہ ایکدم

ہو بغایت گرم تھی اور حضرت شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین ذکریا قدس اللہ سرہ زیادتی حرارت سے بیچ محل منکے نہیں رہ سکتے تھے نکل کے مسجد مین تشریف لائے اور شیخ حسن بیچ خدمت کے حاضر تھے آپنے فرمایا کہ پنکھا ہلاؤ اور ہوا کرو شیخ حسن نے اشارہ کیا تا وہ پنکھا آپسے جاری ہوا نے حرکت ہاتھہ کے جنبش نہین دیا شیخ الاسلام اس خوارق شیخ حسن سے بغایت آشفتہ ہوئے اور چند سال نظر انور سے اپنے مہجور اور دور کیا بعد از مرور ایام حسن توجہ شریف سے آپ کے بحال خود آئے

ذکر مشیخت دستگاہ معارف آگاہ مجمع کمالات قدسیہ جامع عادات ملکیہ سوختۂ عشق وولا افروختۂ اعتلاآن خلیل وار درآذر شیخ جمال کاکڑ المشتہر نقشبند

یہ صاحب وجد وحالت تھے اور ہمیشہ برہنہ پھرتے تھے اور بجز لنگوٹ کے ستر دوسری چیز سے نہین چھپاتے تھے اور ساتھہ سگ وحمار کی میل تمام رکھتے تھے اور ہمیشہ چند سگ ہمراہ آپ کے رہتے تھے اور مسافر اور فقیر اور غنی اور ملنگ اور جوگی اور سنیاسی اور صوفی و دکنیہ و صوفی و درویش اور جو کوئی کہ پہونچے ایک سیر ارد گندم اور ساتھہ پہلو کی وزن روغن بقال سے کہ مودی آپکا تھا خواہ ہزار کس یک روز مین آوے اسی مقدار غلہ و روغن اوسکو ملتا تھا اور مجوز بہت خرچ ہوتا اور چار پانچ ہزار تنکہ سیاہ پہونچتا وہ بقال دور سے آکے سلام کرتا اور کھڑا رہتا آپ اوسکو طلب کرکے اشارہ ساتھہ اوس خاکستر الاؤ کہ حضور مین آپ کی جلتی تھی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آؤ اور حق اپنا اس خاکستر سے لو وہ بقال بیٹھتا اور اوسی قدر روپیہ سفید سکہ تازہ درمیان خاکستر سے نکال کر لے لیتا اور پھر اوسی طرح خرچ کرتا چنانچہ یہہ روش تا زمان حیات شریف آپکی جاری تھا اور جو کوئی ملازمت مین آپ کی احتیاج اور درماندگی اور شکستگی اپنی اور رفع ناتگی عرض کرتا اوسکو اشارہ اوسی خاکستر کا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آؤ یہہ روپیہ اس سے لو وہ شخص جاتا اور جسقدر کہ فرماتے تھے روپیہ پاتا تھا اور لیجاتا تھا اور حاجت اپنی مین صرف کرتا تھا ایک روز حضرت شیخ بیچ قصبہ بہیدولی کہ سکونت اختیار کیا تھا بیچ راہ کے گذرے ایک مقدمان سے مواضعات نواحی شہر کی تئین لشکا کے شلاق مارتے ہین اور زر طلب کرتے ہین جو عیوض آپ کا اوس مکان مین ہوا وہ شخص کہ ذراصل خبث تھا فریاد کیا اور التماس کیا تا اوسکی تئین اوس محنت سے خلاص کرین آپ نے فرمایا کتنا روپیہ چاہیے دینا او سنے کہا ہفتاد یا ہفت صد لاؤ اوسکی تئین فرمایا کہ اوس شخص کو ہمراہ لاؤ جو منزل پر تشریف لیگئے فرمایا اوس خبث کی تئین کہ جسقدر روپیہ مہمات تیرے کو کفایت کرے اس خاکستر سے لے وہ مرد بیچ کنارہ الاؤ کے بیٹھا اور اوسکو کھودا جو روپیہ کو نکالتا تھا تہہ سے اوس روپیہ کے دوسرا مثل چشمہ آب روان کے برآمد ہوتا تھا تا آنکہ جسقدر سے مخلصی اپنی جانی اوٹھا لیا تا اوس محنت سے خلاص ہوا اور گھر اپنے گیا اور جانا کہ اس آتش دان مین حضرت شیخ نے گنج رکھا ہے کہ ہرگز کمی زر کی نہین ہے اس خیال خام سے وہ آدمی دوسرے کو ساتھہ اپنے متفق کرکے نصف شب کو واسطے دزدی کے آیا ہرچند وہ آتش اور خاکستر کی تئین برہم مارا ایک فلوس سیاہ بھی بہم نہ پہونچا تب ہمراہیان اپنے سے کہا تم یہہ خاکستر مضبوط بیچ گوشہا ے چادر کے باندہو اور روانہ ہو چنانچہ ہر ستہ کسان اندھے ہوگئے اور بینائی چشم کی اون لوگون کی زایل ہوگئی اور راہ کسی طرف نجاسکے مضطرب وحیران ہوکر گوشہ ہین بیٹھہ گئے جو صبح ہوئی اور روز روشن ہوا حضرت شیخ نے فرمایا یہہ آتش میری کیا ہوئی تفحص کیا

تو معلوم ہوا کہ خبث پشتارہ باندہ کے چاہتا تھا لیجانیکو نابینا ہوکے گوشہ مین بیٹھا ہے اوسکی تئین اپنی حضور مین طلب کیا اور دست مبارک اوپر چشم ہاے ہر ایک کی ملا فورا اپنی حالت اصلی اپنی کی آگئین اور منور ہوگئین آپ نے فرمایا کہ مین نے بیچ حق تیرے نیکی کیا قید سے حاکم کی خلاص کیا تھا مین نے اور طمع خدمتگاری کی رکھتا تھا مین برعکس عمل کیا تو نے وہ خبث باعتذار در آیا اور تقصیرات اپنی سے التماس عفو کا کیا اور کرم جبلی سے دس روپیہ دہ سراپیچ وجہ بہانے کے اوسکو مرحمت فرمایا اور رخصت کیا اور خزانہ آپ کا بحال خود رہا نقل ہے کہ وہ بقال کہ مودی آپ کی سرکار کا تھا بیچ بیماری دو تین روز کے مرگیا آپ واسطے شکار کے تشریف لے گئے تھے جب معاودت کرکے منزل شریف مین پہونچے اوس بقال کی تئین بردوش ہندوؤن نے آراستہ کرکے جلانیکی جگہہ مین لئے جاتے تھے جو آواز دہل اور نفیری کی کان مین آپ کے پہونچی فرمایا یہہ کیا آواز ہے لوگون نے کہا کہ فلان بقال آپ کے نے سفر کیا ہے اوسکی تئین جلانیکو لئے جاتے ہین آپ نے فرمایا اوسنے حساب چند سال کا ہمارے نہین دیا ہے چاہتا ہے اسی طور سے جاوے حساب اپنا کس سے چاہونگا مین لینے کو جاؤ اور نعش اوسکی کو لاؤ جو نعش اوسکی نظر شریف مین آپ کی درآئی وہ بقال ساتھہ ایسکے کہ بیچ کفن کے لپٹا ہوا پڑا تھا اوٹھا اور بیٹھہ گیا چنانچہ بعد اس سے بارہ سال دیگر تک زندہ رہا اور بیچ خدمت آپ کے قیام رکھا چنانچہ اسطور سے خوارق عادات بہت آپسے منقول ہین نقل ہے کہ دختر قدوۃ العارفین بندگی حضرت شیخ جمال کاکڑ کی ہمیشہ دختر جنتی تھی ایک روز بسبب استدعاء فرزند کے آگے بزرگوار اپنے کے گئی اور درخواست فرزندگی کری کہ بیچ حق میرے دعا و مدد کرئے کہ تبارک وتعالے دعا سے آپکی فرزند نرینہ مرحمت فرماوے شیخ نے ایک ذرہ خاکستر زنبیل سے درویشانہ کے نکال کر دختر اپنی کو دیا اور فرمایا کہ کھاؤ حق تعالے چار فرزند مرحمت فرمائیگا انشاء اللہ تعالے دختر نے وہ خاکستر کو جو کہ عنایت والد نے فرمایا تھا کھالیا حق سبحانہ تعالی نے جو کچھہ زبان مبارک سے آپ کی نکلا تھا حکم خدا سے وہی عنایت و مرحمت فرمایا

کامروائے زائران مراد بخش حاجتمندان فیضرسان زمرۂ خلایق کشاف دقایق خلاق مہر مرام روحانی وحالی شہید کمال الدین خان ناغر فریدخانی

قبر اونکی قصبہ سماولی زیر گوالیار بر روکڈی راستہ مین ہے اکثر لوگون کو اون سے فیض پہونچتا ہے اور کہہ ومہ وہان کا معتقد ہے اور شادی وغیرہ مین اول سب لوگ اونکی منت کرتے ہین شہرہ کرامات اونکی کا اظہر من الشمس ہے اور قبر پر بڑی طیاری رہتی ہے دیکھنے مین بھی زوار کو نورانی جایگہ معلوم ہوتی ہے اتنک عقیدہ والے اپنی مراد کو جو تمنا کرتے ہین پہو پہنچتے ہین اور بنام اونکے جس شخص سے بن آتی ہے خیرات اتنک کرتے ہین اور مرادمند لوگ قرب جوار کے بہت جاتے آتے ہین جو جو کہ کشف وکرامات اونکی حین حیات مین دنیا داران کو ظاہر ہوئے ہین ایک دفتر ہونا چاہیئے حسب من وعن مسطور ہو

ہماے اوج معارف رحمانی طریق مکاشف یزدانی رسیدۂ منزل صمدیت بینندۂ جمال احدیت ولی مادرزاد زین العباد حاجی الحرمین شریفین مجموعۂ مکارم خوارق عادات مصدر مراحم حسنات محسنات برگزیدۂ معشر بشر از ہمہ بہتر و برتر

مولانا حاجی خان ناغر ساکنہ قصبہ گودانو متعلقہ شیخاواٹی ضلع بگڑ قدس اللہ سرہ

حاجی جی صاحب رحمت اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے چنانچہ آپ کی پیدایش ماہ رمضان شریف مین ہوئی تھی تو آپ نے دنکو شیر مادر نہین پیا عید کے روز سے پینے لگے تھے اور پیدایش کو دو چار دن کے بعد ایک درویش بزرگ وہان وارد ہوئے اونسے لوگون نے بیان کیا کہ حضرت یہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہے وہ دودھ دنکو نہین پیتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمکو اوس لڑکے کے پاس لیچلو تو اون درویش کو مکان پر لے گئے اور مستورات پردہ مین ہو گئین اور حاجی جی کو پیڑھی پر لٹا کر صحن خانہ مین رکھدیا تو اون درویش نووارد نے کہا کہ اے ولی اللہ آ پہونچے تو آپ نے سلام کیا بعد ازان وہ درویش غایب ہو گئے اور یہہ بھی نقل معروف و مشہور اونکی ہے کہ ایام طفلگی مین یہہ حال رہا کہ نماز کے وقت نہین ملتے اور بعضے بعضے حاجیون سے ظاہر ہوا اور بیان کیا کہ حاجی جی صاحب بیت اللہ شریف مین ہمنے دیکھے ہین اور شامل حال نماز پڑہی تھی اور طفلگی مین کھیلتے ہوئے گاتے تھے یہہ دوہا تصنیف خود فرمایا کرتے دوہا من تصنیف جناب حاجی جی صاحب کہ طفلی مین فرمایا تھا وہ یہہ ہے دوہا کھدا انگوٹھی نگینہ جسمین ہر سبز ہون پہاگ ۔ کھیلنے مین اللہ ملا سود ہین حاجی کے بھاگ ۔ اور ایام طفولیت مین بعد وفات تک ہزار ہا کرامتین ظاہر ہوتی رہین چنانچہ ایک روز آپ سے سید شاہ عزیز اللہ صاحب مولوی ساکن بگڑ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم شادی کرو تو آپ نے جواب دیا کہ میرا سن قریب اسی برس کا ہوا مین کیا شادی کرونگا تو آپ نے مکرر سہ کرر فرمایا کہ تمہاری پشت سے ایک قطب ہونے والا ہے اور اوس سے لوگونکو بہت فائدہ پہونچے گا اور قیامت تک اوسکے سوا لاکھ مرید ہونگے تو آپ کی ارشاد بموجب مولوی موصوف نے شادی کی اور اون سے حضرت عزت اللہ شاہ صاحب تولد ہوئے در حقیقت قطب ہوئے اور انسے بہت سی کرامتین ظاہر ہوئین اور بعضے آدمیون نے حجرہ مین آپ کے دست و پا علیحدہ علیحدہ دیکھے اور آپ ہر ایک کو مرید نہین کرتے تھے تمام عمر مین قریب ایکسو کو مرید کیا مگر جو کیا سو ولی کامل ہوا چنانچہ خلیفہ اول آپ کے حضرت ارادت شاہ صاحب ناغر تھے کہ جنکا مزار سلام پور مین ہے اور آپ کے جانشین حضرت قمر الدین شاہ صاحب قائم خانی ساکن قصبہ نونوان عرف قصبہ نوحلوی متصل قصبہ جھونجھنو ملک شیخاواٹی ضلع ہے تاہی ولی کامل ہوئے مگر زیادہ فائدہ آپ کو حضرت عزت اللہ شاہ صاحب دادا پیر کی مزار شریف سے حاصل ہوا اور آپ سے بھی بہت لوگونکو فائدہ ہوا مزار شریف مقام جھنجھنو مین ہے اور حضرت عزت اللہ شاہ صاحب کے مرید عالم علیخان صاحب داؤد خان و علاء الدین خان و حیدر خان و خداداد خان بھیکن خان وغیرہ مرقومہ بالا یہہ سب قوم ناغران سے آپ کے مرید تھے اور ولی کامل تھے اور مزار شریف آپکا یعنے عزت اللہ شاہ صاحب کا مقام بگڑ مین ہے اور ہنوز مزار شریف سے کرامات ظاہر ہین چنانچہ نقل ہے بدھنا وضو کو حجرہ مین رکھا جاتا ہے صبح کو خالی پاتا ہے سنا گیا کہ آپ وضو فرماتے ہین ایک روز محمود خان نے فراموش ہو کر بدھنا نہین رکھا تو وقت شب آپ نے حجرہ مین سے آواز دی کہ محمود خان بدھنا وضو کو لاؤ اوسنے اوسی وقت بدھنا بھر کر پانی کا رکھدیا مگر خوف سے چند ماہ بخار آیا فقط جناب حاجی جی صاحب کی قبر شریف کھدانو کے قبرستان مین اول تھی نقل ہے کہ موسم برسات مین ایک روز ندی باسم کاٹلی ندی نے آپ کی قبر شریف کو کاٹنا تھا جو آپ کی قبر شریف ندی مذکور کے کنارے پر تھی لہذا ندی کاٹلی نے آپ کی قبر کو کاٹا تو آپ نے مسمی شمس خان کو خواب مین بشارت دی

تین روز ہو گئے مین نے ندی کو ہتھیلی سے تھام رکھا ہے مجھے یہان سے اوکھاڑ کر موضع نیاری باری کے راستہ پر زیر درخت پیپل پاس قبر سکندر خان کے دفن کرو تو ایک روز خواب خیال کی بات تصور کر کر عمل نکیا دوسری شب کو مکرر تاکید کی تب آپ نے ارشاد فرمایا تو صبح کو تمام برادری مین اظہار کیا غرض سب لوگ آپ کی ولایت کے معتقد تھے تو کل ناغران ساکنان بگڑ و سلام پور و جھنجھنو کے نی بھاڑی کو تہ رابو ڈانہ وغیرہ کو جمع کر کے قبر سے لاش مبارک اوکھاڑی تو بعد اکیس سال کے ویسی ہی نعش آپ کی صحیح سلامت تھی بلکہ کفن تک میلا نہوا تھا بارہ دیگر آپکو غسل اور کفن دوسرا دے کر بموجب ارشاد کے اوسی مقام پر دفن کیا گیا اب قبر آپ کی وہین واقع ہے اور ہنوز مزار شریف سے بھی اکثر کرامتین ہوتی رہتی ہین اگر کرامات آپ کی مفصل لکھی جاوین تو ایک کتاب علیحدہ ہو جاوے فقط

فارس مضمار تجرید حارس چار بالش تفرید مہر سپہر طریقت سپہر مہر حقیقت غواص دریای خدا شناسی و خدادانی لولو لالاے درج وحدانی ولی جوانمرد والا مناقب ناغر پیر خان صاحب باشندہ قصبہ کھنو ضلع بگڑ بھائی حاجی جی صاحب مسبوق الذکر کے

احوال پیر خان صاحب ناغر رحمۃ اللہ علیہ جناب حاجی جی صاحب کے بھائی تھے ولی کامل ہوئے ہین اور اکثر کرامتین ایسے ظاہر ہوئین چنانچہ نقل ہے کہ ایک دفعہ آپ شکار کو تشریف لے گئے تھے اور تشنگی غالب ہوئی تو ایک گوال گائے چرا رہا تھا ایک گائے خشک شیر اوسکے پاس کھڑی تھی آپ نے اوس گوال کو فرمایا کہ ہمکو پیاس لگ رہی ہے اس گائے کا دودہ پلا دے اوس نے ہنسکر کہا کہ اس گائے کے دودہ کہان سے آیا یہہ تو بیائی بھی نہین ہے آپ نے فرمایا کہ پکڑ لا خدا دیگا وہ اوس گائے کو پکڑ لا کے دوہا تو دودہ نکل آیا آپ کو پلایا جب سے آپ ظاہر ہوئے پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک موضع مین آپکا گذر ہوا تو ایک عورت قوم کی جاٹنی ضعیفہ سے پانی طلب کیا اوسنے بالعوض پانی دودہ کا گڈوا بھر یعنی لوٹا بھر کر لا دیا آپ نے پی کر اوسکے حق مین دعا کی کہ تیرے دو لڑکے عنایت الہی سے حسن مین چودہوین کے خوبصورت پیدا ہونگے اور اونکی اولاد سے ایک گانون بسے گا اوس نے ہنسکر کہا کہ میرا سن قریب اسی برس کا ہوا ہو گا میرے کیا اولاد ہوگی تم مجھ ضعیفہ سے ہنسی کرتے ہوگے مگر آپ نے فرمایا کہ ہونگے خدا دے گا چنانچہ خداوند کریم کی عنایات سے اوسکے دو لڑکے حسین پیدا ہوئے اور اونکی اولاد اسقدر پھیلی کہ ایک گانون علیحدہ بسا ہنوز وہ پیر خان کی اولاد کہلاتے ہین اور اونکے یہان بیان یعنی اوس قوم اولاد عورت مذکورہ بالا کی مین منت مراد بھی سواے پیر خان کے کسیکی نہین ہوتی فقط نقل دیگر اور ایک دفع آپ کسی مقام پر بر سر راہ بیٹھے ہوئے تھے ادہر کی طرف بنجارہ بیلون مین شکر بھری ہوئی کسی طرف آگے کو تجارت کو جاتا تھا آپ نے اوس بنجاری سے پوچھا کہ ان بیلون مین کیا ہے بنجارہ نے کہا کہ نمک ہے آپ نے فرمایا کہ نمک ہوگا خیر وہ چلا گیا آگے کسی قصبہ شہر مین جا کر واسطے فروخت کے گونین کھولین تو نمک تھا دفعتاً اوس بنجارہ کو خیال گیا کہ اس فقیر کے کہنے سے یہہ نمک ہو گیا اوسنے سبکو وہین چھوڑا اور آپ کی تلاش مین آیا آخر ڈھونڈتے ڈھونڈتے بعد چند روز کے آپ ملے بنجارہ نے عرض کی کہ آپکے فرمانے سے میری شکر کا نمک ہو گیا خدا کے واسطے میرا قصور معاف فرماوین اور قدم پکڑ لئے آپ نے فرمایا کہ تمنے ہی کہا تھا کہ نمک ہے اب تم کہتے ہو کہ شکر تھی تو شکر ہو گی پھر اصرار کیا تو مکرر یہی فرمایا کہ شکر ہے جا رخصت ہوا اوسنے جا کر گونون کو کھولا تو شکر تھی فروخت کیا

محسن الصفات مجمع العادات عاشق صادق محبوب الست غالو بلی

بدانست فی الذات ابتدا احوال اودو خان صاحب ناغر عرف ارادت شاہ صاحب ناغر عفی اللہ عنہ ساکن منگلور

ملک شیخجا والی آپ حضرت عزت اللہ شاہ صاحب قبلہ کے خلیفہ اول تھے حضرت سے بعد آپ جانشین ہوئے اور اکثر کرامتین ظاہر ہوتی رہین اور بہت لوگون کو فائدہ پہونچا بلکہ آپکو بھی بعضے بعضے آدمیون نے حجرہ مین دست دیا علیحدہ علیحدہ دیکھا معلوم ہوا کہ آپکو مرتبہ غوث کا تھا ہولی درشان میان ارادت شاہ صاحب ناغر چلو ری سکھی اسلام نگر مین ہولی کھیلین سگے سیام نگر مین برہان الدین کے راج دولا رے میان عزت اللہ شاہ جی کے گھر مین ۞ پیر ارادت شاہ مرشد کامل بھر دیو رنگ کر ہین ۞ بھنر پچکاری میرے مکھ پر ڈالی چوندر رنگ دی بگڑ ہین ۞ پہ خشبوئی تومد کی بھر بھی ہے مست ہوئے گھر گھر مین ۞ ہوگی فنا جو آنا رنگ راچو حاضر ہوا نس گھر مین ۞ تعریف حید بار یہہ چادر رنگ بھینی پیر کی یہہ چادر رنگ بھینی ۞ شاہ فرہاد برہان الدین میان عزت اللہ شاہ سے دیتی ۞ قمر الدین کل جگ اجیالو ہل ال اہ جلی کینی ۞ چھالوکئی مین نے اوٹ قدم کی لینی ۞ آنچ دوزخ کی کبھو نہ لاگے پیرانتی عرض کر دینی ۞ یہہ چادر رنگ بھینی ہو کی یہہ چادر رنگ بھینی ہولی دیگر درشان ارادت شاہ ناغر وا مرشد کی داسی رہی لوگو مین وا مرشد کی داسی ۞ موجی بکھو جگہ درس دکھاے لوگو مین وا مرشد کی داسی ۞ راحت شاہ جی کی راج دولاری نگر جہو نخیو کی باسی ۞ قمر الدین کل جگ اوجیالی سیرے بنیان پکڑ نر باسی ۞ ان بیہہ مین پیرہم کی پھندی پھندے سے کون ہموڑاسی ۞ بدد کرین شاہ قمر الدین آپ ہی پھند کٹ جاسی ۞ خوف جان کندن روز محشر سب سہر براتی ۞ دوہرہ درشان میان ارادت شاہ ناغر آدبجائی بہانسری من ہیرو ہر لینی ۞ انت ہین راحت شاہ کے نند بھئی پر ہین ایضاً اسلام نگر سون بن سے ندی بہی بھر پور ۞ شاہ جہا شبیر خدا کے نت اوٹھ برست نور ۞ ایضاً ہم تو پوت کپوت ہین بہو پتا کو لاج ۞ بہیان کہے کی راکھیو جیرن گہے کی لاج ایضاً عمر او مائی مین رہی من مین سبو پیر ۞ کر دیکرت کل تبار یو حضرت قمر الدین ۞ ایضاً میان عزت اللہ شاہ پیر واریان پل مین سو سو بار ۞ کاگا کو ہنسا کیا کرت نہ لاگی بار ۞ ایضاً حاجی نگری جہا ندگی نا بسایو پیر پہ کہا کرون کٹہیں نہ پیڑ وان ستایو پیڑ ۞ ایضاً شکر گنج تر ہر حسن معز الدین اجمیر ۞ قمر الدین کل جگ قطب شاہ خدا کے شبیر ۞ ایضاً نین بجھک پاؤن پڑون تم ہی لگاؤ سیلی ۞ بھوسا گر مین تاریو پیر امام علی ۞

غوث السبحانی قطب الرحمانی مرکز دائرہ ولایت نقطہ سویدای ارشاد و ہدایت بہرہ مند رموز اللہ جمیل و الجلال واقف اسرار قال و حال سراسر مواہب غلام عزت خان صاحب ناغر احوال حضرت غلام غوث خان صاحب ناغر یوسف خانی ساکن کھنڈانو

ابتدا آپکی یہ ہے کہ آپ کمال رنگین جوان تھے چنانچہ ہاتھون کو مہندی لگاتے اور چھلے پہنتے اور گوٹے دپٹے وسرخ پوشاک انگرکھہ پاجامہ دستار وغیرہ کا اکثر استعمال تھا چنانچہ حضرت میان اچھے صاحب بارہ رہ والے رحمت اللہ علیہ کا جب وقت کہ قریب پہونچا تو اپنی ایک صندوق مین تبرکات ٹپکا وسیلی وکلاہ شریف رکھہ سجادہ نشین اپنے کو دیکر فرمایا کہ یہہ صندوق ہماری قبر پر رکھہ بنا ایک شخص مسمی غلام غوث خان نابینا پاے لنگ آویگا اوسکو دینا بموجب حکم ویسا ہی کیا اور چند آدمی غلام غوث خان نیکر آئے مگر صندوق کسی سے بھی نہ اوٹھا پھر آپکو کشش باطنی ہوئی اور یہہ وہان جانے سے گھبرائے تو سواری مین گر کے پاؤن ٹوٹ گیا لاچار بمقام بارہ رہ گئے اور صندوق تبرکات کا اوٹھا لیا وہ صندوق ہنوز پاس آپکے پوتے مولوی محمد بخش خان کے موجود ہے پھر قدرت الہی سے آپکی آنکھین کھل گئین پاؤن کا لنگ بھی اچھا ہوگیا مگر

تارک دنیا ہوگئے اور ولی کامل ہوئے اور ایسی کرامتین بحالت حیات و بعد وفات جاری ہین اور آپکی مزار کاشش گنج ملک پورب مین ہے چنانچہ بعد وفات آپکی پوتہ مولوی محمد بخش خان کو صغر سنی مین کسے جن نے دبالیا تھا کہ کسی علاج معالجہ سے صحت نہوئی ایکدفعہ بوقت شب اول محمد بخش خان کے والد غلام امام خان یعنی پسر آنجناب کے اونکے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک مکان مین بصورت اصلی ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ غلام امام یہہ کا فر لڑکے کا کام تمام کری ڈالتا ہے قصیدہ غوثیہ شروع کرو تو آپکا مزاج پابند شریعت زیادہ تھا ایسا کہا کہ ہم آپکو اولیاے کامل جانتے تھے اب بصورت اصلی ظاہر آگئے یہہ کیا بات ہے آپنے فرمایا کہ تو بڑا احمق ہے کہ کیا اولیا اللہ مرتے ہین مگر اولاد کی دردمندی نہیں ماننا لاچار آیا بسم اللہ شروع کر جب اونکے فرزند باسم محمد کو بھی غلام امام خان ناغر نے تعظیم دیگر آداب بجالایا اور حسب الارشاد قصیدہ غوثیہ شروع کیا فوراً وہ جن جلا دے جلا برے کر کو جل گیا محمد بخش خان ہوش مین آکر بیٹھے ہوگئے تو انکا نام اول لطیف خان تھا آپنے فرمایا کہ انکا نام محمد بخش رکھو یہہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے اچھا ہوا ہے اور یہہ فرما کر غایب ہوگئے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ غلام امام خان پسر آنجناب کے گھر مین چور گھس گیا تھا اور خوب اسباب زیور وغیرہ چور مذکور نے لیا تو آپنے مسلمانے والے تمام افغانان قصبہ اسلام پور کو شہباز خان و احمد خان وغیرہ کو بیدار کر دیا کہ میرے غلام امام خان کے گھر مین چوری ہوئی ہے اور ہم سوتے ہو وہ دوڑ پڑے چورونکو مار کوٹ کے بھگا دیا تمام اسباب چھین لیا آپکی مزاج میں اول ہی سے آزادی تھی راگ رنگ سے رونق تھا ساٹھہ روپیہ کی نوکر تھے مگر فقر فاقہ رہتا تھا اور اونکی یہہ کرامت ہنوز جاری ہے کہ خبر گیری اپنی آل و اولاد کی رکھتے ہین چنانچہ قوم یوسف زئی خانی ویونس خانی مین سے کوئی بیمار ہوا اور اوسکے گھر والون مین سے آپکی طرف متوجہ ہو کر سو رہین تو اگر صحت منظور الہی ہو تو بشارت صحت کی ہر ایک طرح پر ہو جاتی ہے اور اگر قضا ہو تو مر جاتے ہین لیکن اسکی یہہ بشارت دیتے ہین کہ میری بجا بجا فریاد کری اور کہہ ب کہین پہر الکوئی سنتا نہین خدا کی مرضی پر صبر کرو اور صورت بھی آپکی پریشان ہوتی ہے او سحالت مین اور تبرکات موقوف نے کے واسطے غلام امام خان مذکور نے چند مرتبہ ارادہ کیا تو آپنے فرمایا کہ یہہ حصہ تیرے پسر محمد بخش کا ہے اب محمد بخش خان کو اجازت ہے مگر یگھر آتے ہین تو انکو فایدہ دنیا سے کسی قسم کا نہین ہوتا ہے جو کچہہ تجارت وغیرہ کرتے ہین تو نقصان ہوتا ہے اور نوکری کرتے ہین تو ایک دو ماہ سے زیادہ نہین کری جاتی وحشت ہو کر چھوڑ آتے ہین فقط اور ایک دفعہ بمقام کاش گنج کسی معزز شخص نے آپکی کلاہ مبارک کی ہنسی کری تھی آپنے کلاہ سر سے اوتاری اور فرمایا کہ اس کلاہ کا اوڑھانے والا اوڑھا دیگا تو اوڑھونگا چند روز سر برہنہ رہے اوسی عرصہ مین منجانب اللہ ایسی آفت ناگہانی اوس شخص پر نازل ہوئی کہ حاکم نے مشکین باندہ کر بازار مین زیر بندون سے پٹوایا اور منادی شہر مین پھر اکر واسطے تماشا کے لوگونکو جمع کیا بلکہ اوسکے قبایل بھی گاڑی مین سوار کر کے سامنے کھڑے کئے جب آپنے اوسکے پاس جاکر فرمایا کہ آج ہماری ٹوپی دیکھی تو نے اب ہمارا مالک اوڑھاتا ہے یہہ کہکر سر پر رکھہ لی جب وہ شخص فریاد فریاد آپکے نام سے پکارنے لگا آیندہ حاکم سے سفارش کر کے اوسکا قصور معاف کرا کے چھوڑ لائے

شاہسوار فضاے تعرف و تعشق اللہ الصمد عنقاے قاف ترک تکلف و تعلق دانندہ اسرار حال و مقال بینندہ جمال الکمال حضرت ذوالجلال مظہر تجلیات صوری و معنوی مصدر حسنات دینی و دنیوی صاحب مربی خلیفہ و قائم مقام حضرت عزت اللہ شاہ صاحب

احوال پیر محمد اعلم علیخان صاحب ناغر ساکن کھنڈانو

آپ حضرت عزت اللہ صاحب کے مرید تھے وہین سے نعمت حاصل ہوئی چنانچہ ایک روز آپکو مجلس کے جلسہ مین حالت ہوئی

توجسکو توجہ فرمائی اوسیکو حالت آگئی چنانچہ بعض مردم قصبہ نگڑوالون مین سے ذی زرف نے حسد کیے کہا کہ ہم جب حالت ذراست مجاہین کیہ بدنہیے مسجد کے حالت کرین تو آپنے بدہنون کی طرف توجہ کی تو فوراً بدہنی لوٹ پوٹ ہو گئے و صحن مسجد مین ادہر اودہر کہنے لگے اتفاقاً ایک کالا سانپ نکل آیا اسکی طرف بھی توجہ کی تو اوسکو بھی حالت آگئی صحن مسجد مین وہ پھن دیدیمارتا تھا چنانچہ وہ خود زخمی ہوگیا اور حال آپکا یہہ تھا کہ چند مدت بناس پتی کھائی اناج مطلق نہین کھایا اور پانون مین رسی باندہ کر صحرا مین اولٹے لٹکتے تھے ترک کا غلبہ تھا دنیا سے نہایت بیزار تھے فقط

منظور انظار حضرت ذوالجلال مخصوص خاص جناب ایزد متعال مظہر کرامات مجمع اقسام خوارق عادات مرشد کامل ولی عامل قبلۂ دین و ایمان ہر بشر امانت خان ناغر عفی اللہ عنہ ساکن تھتی بہاڑی

آپ ولی کامل ہوئے اور کرامتین بحالت حیات و بعد وفات ہنوز جاری ہین چنانچہ آپکی قبر کے گرد آٹھ دس کھیت تک جھاڑ کے درخت مین اونکی کاٹنی کا حکم نہین ہے تو بنیاد اللہ حاجی نے اپنے شتر کے واسطے کاٹنے کا ارادہ کیا لیکن سب برادران نے منع کیا اون صاحب نے اپنے دعویٰ تقویٰ طہارت اور حج کرنے سے اپنے کو خود بزرگ جانکر کسی کا کہا نہ مانا اور اون درختون مین سے چارہ کاٹا اوسی وقت وے نابینا ہوگئے اور پسر اونکا تیسرے رسالہ کنٹنجنٹ حیدرآباد کی مین ملازم تھا سو وہ بھی دیوانہ ہوکر خدا جانے کدہر نکل گیا اب وہ نابینا ہو کے گہر مین بیٹھے ہین نان نفقہ کو محتاج ہین اور ایک آپکی یہہ کرامت جاری حال تک ہے کہ فقیر جو کہ آپکی جاروب کشی قبر شریف کو جاتا ہے تو اوسکو عنایت الٰہی سے ہر روز دو فلوس بلاناغہ ملتے ہین

صاحب نصیب شہادت و اصل درجہ ولایت احوال علیخان و امی خان ملک امی خان ناغر ساکن تھتی بہاڑی

یہہ صاحب شہید اکبر ہین اور انکی قبرون سے بہت کرامتین جاری ہین چنانچہ اوس موضع مین کسیکو خلل نظر جن خبیث وغیرہ بلکہ نہین ہوتی بلکہ اگر اہل نظر اوس حد مین جاوے تو نظر جل جاوے فقط

مظہر کشف و کرامات و مصدر خوارق عادات عابد زندہ دل عارف کامل برگزیدہ حضرت رحمانی سکندر خان صید خانی شہید سکندر خان ناغر صید خانی از زمرۂ فرید خانی

قبر انکی اوپر قلعہ قصبہ سیل گڈہ کے ہے اکثر انکی قبرون سے کرامتین ظاہر ہوتی ہین اور گاہی گاہی آپکی زیارت بھی لوگونکو ہوجاتی ہے کہ نماز پڑہتے ہوئے لوگ اونکو دیکھہ لیتے ہین باشندہ قلعہ مذکور کے اکثر لوگ اونکی منت بھی کرتے ہین

مہر سپہر طریقت قطب دائرۂ حقیقت روشن قمر مجموعۂ خوارقات مالک التقدیر محبوب سبحانی محراب خان ناغر ستنے خانی از زمرۂ فرید خانی

بندہ سے بزبانی حافظ غلام رسول باشندہ اجمیر شریف بروقت وفات جناب مذکور کی موجود تھے جناب حافظ صاحب بیان کرتے تھے کہ بروقت دم نکلنے کے مکان مین روشنی ہوگئی جیسے کہ مشعل کی ہوتی ہے خوشبو بھی معلوم ہوئی نہایت عمدہ فقط

عارف کامل عابد آگاہ دل معدن مروت مخزن فتوت مجمع مکارم و منبع اشفاق و عزائم ثانی ہوائے نفسانی محلیہ حافی جناب مستجاب خان ناغر محمد خانی از زمرۂ فرید خانی

بزبانی ادار خان قوم سیل زئی جی صاحب کے سنا گیا کہ یہہ صاحب بھی درویش خصلت مردم کہن عمر رسیدہ پرہیزگار عابد متقی تھے

بیان فرماتے ہین کہ جناب مستجاب خان ولی کامل تھے اونکے دسترخوان پر دو صد مجلسی مردمان کی قریب ہر روز ہوتے تھے شریک خوراک کے لیکن جناب مستجاب خان صاحب عرف مصطفیٰ خان کو فقط جو کی روٹی آپکے واسطے رکھی جاتی تھی جو وہ دسترخوان پر آپکا یہی معمول تھا واسطے نفس کشی کے اور ہمراہیون کو کل کھانے دسترخوان پر چنے جاتے تھے قبر آپکی قلعہ قصبہ سیلگڈہ مین عیدگاہ پر ہے اکثر آپکی قبر سے لوگ انکو کرامتین یعنے درویشون کو کچھہ حاصل ہوتا ہے اور وہ عیدگاہ بھی انکی طیار کرائی ہوئی بڑی مسجد کے صحن سے باہر گنبد دار آپکی قبر ہے بازو مین یعنے پہلو قبر مین ایک سردابہ قبر کا خالی ہے ریہ سرداوہ انکی پسر امین خان صاحب کہ دادا راقم ہذا اسنے واسطے اپنے طیار کرایا تھا جو منظور خدا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے انکا تعمیر کرولی کا تھا حال تک اندر گنبد کے وہ سرداوہ خالی ہے

حامی محامی امناہ و جلال و ضابط و ضوابط کرشمۂ کمال فارس مضمار تفرید حارس روزگار تجرید نظام الدین خان ناغر فرید خانی

قبر انکی باغ امام الدین خان قصبہ سیلگڈہ مین ہے آپکی ایکتو یہہ کرامت مشہور معروف ہے کہ نقارہ بجتا ہوا اوس راستہ سے نہین جاتا ہے درمیان مین جو کہ گیا تھا اوسکو سنا گیا کہ نقصان ہوا یعنے نقارہ مع اسپ کے اولٹ گیا اور چند کرامات ایسی ہی اور بھی ابتک قبر اونکی پہ ظاہر ہوتی ہین اور لوگون کو کمال اعتقاد اوس نواح مین اونکا ہے

ذکر سیادت پناہ نقابت دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین ان مقبول کونین آشنای سوار معرکۂ فنا آن سر انداز مبادی بقا در موزات حق حادی ابواسحاق دادی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپ جملہ سید سے ہین جو والدہ داوی مردم افغان سے تھی اور نسبت آپکی ساتھہ اسی جماعت کے ہے اسواسطے افغانان کہتے ہین مظہر کرامات اور مورد کرامات و عبادات و ریاضات و اکل حلال اور شان عجیب رکھتے تھے اور تصرف عجیب کرتے تھے اور شہرت عظیم پایا اور نذر و فتوحات بہت آتی تھی اور سب بیچ خرچ کے جاتا تھا اور اکثر خوانین مرید و معتقد آپکے تھے اور آپ ایسے فرزند آن صاحب حال بوجود اسکے تھے خلایق اوس عصر کی دست ارادت بیچ دامن ہدایت اوس برگزیدۂ اللہ کے رکھتی تھی اور اندک توجہ سے آپکی مرتبہ ولایت پر فایز ہوتے تھے اوصاف حمیدہ آپکے نہ اتنے ہین کہ بقلم تکسر البلسان بیچ تحریر کے در آوے فرزند اعز ارشد ایشان شیخ عبدالعزیز ہے کہ بیچ ریاضت و مجاہدت شاقہ کے گوے سبقت میدان سے لیگیا تھا شیخ زین الدین بیچ ابتداے جوانی کے عیش و نشاط مین اشتغال رکھتے تھے اور فرزند دوم آپکے سلسلہ عجیب و عجیب آپ ایسے متمکن ہے اور اولاد و اسباط شریف بیچ قصبہ کتہل کے اوپر سریر ارشاد و ہدایت کے استقرار تمام رکھتی ہین اور بعد از وصال شیخ کے مرد و فرزند ارجمند آپکے بمرتبہ تکمیل کے پہونچے نقل ہے کہ حاجی الحرمین ابواسحاق صاحب ایکوقت بیچ مکاشفہ مین مستغرق تھے کہ یکبارگی سر مراقبہ سے اوٹھا کے فرمایا کہ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون مردمان حاضر وقت نے عرض کیا کہ حاجی جیو کچھہ معلوم نہ ہوا کہ انتا تاسف کسواسطے تھا فرمایا کہ ہذا الوقت اسلام شاہ شور پادشاہ دہلی و اقبا سے بدار البقا کے رحلت فرمایا اور چادر افغانی برطرف ہوئی مردمان حضور نے وہ روز اور وہ ساعت لکھکر نگاہ رکھی جو متحقق یعنی تحقیق ہوا تو وہی روز اور وہی ساعت کہ زبان مبارک سے آپنے فرمایا برابر ہوئی کہ ضمیر اولیاء اللہ مصابیح جام جہان نما ہے جو کچھہ بیچ عالم کے نیک و بد سے شایع ہوتا ہے اونکو معلوم ہر بیچ جاتا ہے

ذکر مشایخ تارن شیخ الامام امام الاسلام خواجہ کری تارن رحمۃ اللہ علیہ

متعبد و متورع و صائم الدہر و قائم اللیل تھی اور خوارق بہت آپسے منقول ہین

ذکر قدوۃ العارفین شیخ ارمیا تارن

ولایت نصیبی کامل رکھتے تھے اور خلایق بہت مرید آپسے ہوتی تھی اور بمقصد اپنی پہونچتی تھی

ذکر برہان المحققین شیخ بدک تارن

مرتبہ غوثیت کو پہونچے تھے اور مشائخ بہت نے اونسی فیضہا کسب کئی او مستجاب الدعوات تھے اور مسافر اقطار ربع مسکون کے تھے

ذکر قطب الاقطاب شاہ علی تارن

مرتاضان روزگار سے اور بغایت بزرگ تھے اور بیچ حاجی پور پٹنہ عرف عظیم آباد مین بشان عظیم رکھتے تھے اور قبر شریف آپکی واوسہی جگہہ ہے اور خلایق التجا سا تھہ روح منور آپکے لیجا کر مقصد کو پہونچتی ہے اور خوارق بہت آپکے مشہور ہین

ذکر آن قطب ملک ہدایت آن مہر سپہر ولایت آن محرم سرادقات جلال آن مکرم درجات کمال آن واقف اسرار دو کون سید احمد سون صوفی

روشن ضمیر و صاحب ورد و سوز و گداز و محبت تھے اور خلائق اوس ولایت کی آپسے رجوع تمام رکھتی تھی اور غایت غلبہ اشتیاق سے طلب حال مین اکثر اوقات خواہ بیچ نماز کے خواہ بیچ حال دوسرے نے لفظ جان زبان فیض ترجمان آپسے نکلتا تھا اور بیچ قصبہ بجوارہ کے سکونت رکھتے تھے اور تصرف ظاہری بہت تھا اور رجوع خلائق اسقدر تھی کہ زیادہ اوس سے اونکی متصور نہ تھا جو بندگان حضرت جہانگیر بادشاہ نے آوازہ جمعیت کا اور رجوع ہونا عوام کالانعام کا سنا آپکی تئین بدار السلطنۃ آگرہ مین طلب فرمایا اور جب آپ آگرہ مین پہونچے تو بیچ روز ملاقات کے سجدہ تحریم و تکریم کا کہ بیچ سلسلہ چشتیہ کے متعارف ہے بجا نہ لائے اس سبب بادشاہ کا حکم ہوا کہ آپکی تئین بیچ قلعہ گوالیار کے محبوس و مقید کر کے نگاہ رکھو چنانچہ آپ بحکم بادشاہ قلعہ گوالیار مین مقید ہوئے بعد از چند گاہ نواب خانجہان لودی طرف دکن کے رخصت ہوئے او سوقت عذر تقصیرات شیخ کو التماس کیا چنانچہ بادشاہ نے بسبب رعایت خاطر نواب کے حکم فرمایا کہ شیخ کی تئین خلاص کر کے ہمراہ اپنے دکن کو لیجاؤ چنانچہ جب نواب گوالیار مین پہونچے آپکی تئین قید سے نکال کے ہمراہ اپنے لیگئے اور مدت دو سال بیچ دکن کے ہمراہ نواب کے رہے اور محل کارزار جاہتے تھے سب سے آگے لاوے اور وہ جولانہ یعنی بیڑی کہ بیچ وقت قید کے پیرون آپکے تھی ہمیشہ ساتھہ تعظیم تمام کے اپنی ہمراہ رکھتے تھے اور اونکو نیچے بالین اپنی کی رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہہ جولانہ مرشد راہ حقیقت میرا ہے اور فوائد بہت اوس سے کسب کیا ہے اور بیچ شجاعت و سخاوت و ہمت کے بے بدل روزگار تھے اور بیچ علوم حقائق کے مظہر غرایب تھے اور بیچ کتاب فصوص الحکم کے کہ تصنیفات سے شیخ محی الدین عربی کے ہے بعضی مشکلات پیدا کر کے او رسالہ لکھہ کے ملازمت مین قطب الواصلین میان شیخ عیسی برہانپوری کے

بھیجکر التماس جواب کا کیا انہون نے بھی جمیع دقائق اوسکے کو بوجہ احسن و اکمل کی حل فرمایا اور ایسے علم تصوف مین سالہا تصنیف کیا بعد ازان نواب سے رخصت ہو کے وطن مالوف و مسکن مانوس کو تشریف لیگئے اور سن شریف آپکا اوسوقت مین اسّی سے زیادہ تھا نقل ہے وجہ تسمیہ سید احمد سون کا وہ ہے کہ ایک شب پدر بزرگوار زبدۃ المحققین سید احمد سون نے خلاصہ موجودات حضرت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین خواب مین دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے شیخ محمد پسر شیخ احمد داخل فرزندان میرے مین ہے اوسکی تئین اسم سادات کا مرحمت فرمایا ہا منے ہرگز اوسکی تئین سنا تھہ لفظ شیخ کے نہ کہے ساتھہ لقب سید احمد کے کہتے رہین کہ وہ داخل خاندان محمد کے ہے اوس دن سے لقب انکا ساتھہ سید احمد کے مشہور ہوا نقل ہے کہ سید احمد سون اول مرتبہ صاحب حالت وجذبہ تھے اکثر اوقات ایسی حالت ہوتی تھی کہ بستان و خرامان بیچ صحرا کے جاتی تھے اور رشتہ شبانہ روز جنگل مسطور مین پھرتے تھے اور جو آواز جانور صحرا سے سنتے تھے بیچ رقص وجذبہ کی ہوتے تھے اور اکثر افغانان و خادمان اوس درگاہ کے جویان و پویان احوال آپکے رہتے تھے ساتھہ تجسس تمام کے اپنی تئین اوس مکان مین پہونچاتے تھے اور آپکی تئین منزل خاص انکی مین لیجاتے تھے اور محلات آپکے محل بادشاہانہ تھے کہ تمام در و دیوار و سقف کی تئین مخمل و زربفت سے مڑہا تھا اور تختہ ہا و در چوب صندل سے تھا اور چوکی ہا صندل سے اور چوب اگر سے اوس مکان مین نصب کیا تھا اور زربیہاے اور گلیمہاے نفیس اوس مکان مین ہمیشہ موجود و طیار رہتے تھے اور خوشبوئی عنبر بکثرت کہ لائق بادشاہان ہوتی اوس جگہہ خرچ ہوتی تھی نقل ہے کہ ایک روز خدمتگاران بندگی سید احمد سون سے ایک کو شلاق کیا و فریاد و زاری کنان ملازمت مین آپکی آیا اور عرض کیا کہ یا حضرت شیخ جیو ناحق میرے کو فلان خدمتگار تمہارے نے شلاق کیا ہے بجہت غور رسی داد خواہ اوس شخص کی اوس مرد کو کہ مارا تھا طلب کر کے ایک کوڑا دست مبارک اپنے سے مارا اور دوسرے کو ہاتھہ اونچا کیا تھا کہ اوسنے آہ مار کے کہا کہ یا شیخ جیو واسطے خدا کے مجکو بخش اور مت مار یہہ بات کہنے اور آہ مارنے سے اوسکے سید احمد سون نے نعرہ مارا اور بمجرد نعرہ مارنے کے اس دار فنا سے دار البقا کو روح پر فتوح آپکی بعالم علوی کے خرامیدہ ہوئی اور جان قابض ارواح کو سونپا اور نعش مطہر آپکی بیچ گلی آپکے کہ متصل بجوارہ واقع ہے مدفون کیا

ذکر آن شہباز قاف قدس آن سیمرغ آشیان انس آن غواص بحر تجرید آن سیاح بیداء تفرید آن مظہر خوارق کبیر ملک آدم کاکر سردار جملہ امرای کبار سلطان بہلول و سلطان سکندر لودی سے تھا

اور حجاب محبان و مخلصان سے اوسکے اپنی تئین لباس اہل دنیا سے مخفی رکھتے تھے کہ حدیث قدسی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اوپر اونکی مشعر ہے اور جسوقت ملازمت مین سلطان سکندر کے آتے تھے جس جگہہ سے کہ نظر سلطان کی اوپر انکے پڑتی واسطے تعظیم کے اوٹھتا اور تا سر قالین و فرش کے کہ بچھے رہتے تھے آگے آکے دست ملک آدم کا پکڑ کے پہلو اپنی مین جگہہ دیتا اوپر تخت کے اور ساتھہ حرمت تمام کے بات کرتا اور بیچ محل کے خطاب یا ملک آدم کاکر بادشاہ کہتا تھا اور اکثر آدمی مندین سے ساتھہ تحقیق کے پہونچا کہ ہر دو بزرگ مرتبہ غوثیت کو پہونچے تھے احوال سلطان سکندر سے بوقوع ملتا تھا کہ ولایت سے نصیبہ تمام رکھتے تھے اور کشف حقائق سے اطلاع بر مغیبات اوس جگہہ کی تھی اور اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ ملک آدم کے نہ اسقدر ہین کہ بیچ تحریر و تقریر کے راست آوین لاجرم ساتھہ یک نقل کے خوارق سے آپکی اقدام کیا گیا

نقل ہے کہتے ہیں کہ وہ بی بی بیچ شہر بیانہ کے متوطن تھا اور عورت رکھتا تھا صاحب حسن کہ غیرت حور و رشک پری تھی اور اکثر آدمی خواہان و طلبگار اوسکے تھے بسبب اختلاف طبیعت کے اوسنے چاہا کہ بیانہ سے جلا وطن ہو کر بیچ اکبرآباد کے سکونت اختیار کریں اس سبب سے سامان اپنا کر کے عیال اپنے کو لیکر متوجہ آگرہ ہوا جو شہر سے باہر آیا اور تھوڑی راہ گیا تھا چار آدمی اوباش و لوند آگے اوسکے آگئے پوچھا کہاں جاتا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے کازر نے کہا فقیر آدمی ہوں میں اور چاہتا ہوں میں کہ آگرہ جاؤں میں اور اوقات اپنی پایۂ تخت بادشاہی میں گذاروں میں اون لوگوں نے کہا ہم بھی ارادہ آگرہ کا رکھتے ہیں بالکل بیکر ہمراہ رہینگے کازر نے جو آثار فسق و فساد کا ناصیہ سے ہر چہار نفر کے معاینہ کیا ہمراہی اون لوگونکی اختیار نکیا اور کہا کہ میں آدمی کاسب و غریب اور عیال رکھتا ہوں میں اور تمسے آشنا نہیں ہوں میں اعتماد تمہارا ہمراہی ہمراہی تمہاری نہیں سکتا ہوں میں کرنی اور نہیں جانتا ہوں میں کہ تم کون آدمی ہو اور کہاں کے ہو میری تئیں چھوڑ دو میں اختیار اپنا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہوں میں پس توجہ اپنا بدن سے اوتار کے بر سر راہ بیٹھ گیا وہ جوانان ساتھ مکر و حیلہ و فریب کی در آئے اور قسمہاے مغلظہ کھائے عہد و پیمان مضبوط باندھا اور خدا کے تئیں درمیان میں دیا کہ اگر عذر و مکر نسبت باحوال کی بیچ خاطر کے گذرانیں ہم تو خدا درمیان میں میرے اور تیرے ہے پس انواع چاپلوسی اور سوگند بہت سی کازر کی تئیں ملائم اور راضی کیا دور ہو جہ اوسکے کو لاد کر کوچ کیا ہو ایک نے مادر اور دوسرے نے خواہر کہا اور وہاں سے راہی ہوئے اور رات کو بیچ منزل کی مقام کیا جو شب آخر ہوئی جوانان استعداد نے ارادہ چلنے کا کر کے کازر بیچارہ کو بیدار کیا ہر چند اوسنے کہا کہ رات بہت ہے مگر فائدہ نکیا بوجھ اوسکا لاد کر روانہ ہوئے جو تھوڑی راہ قطع ہوئی ایک اون بدبختوں میں سے پیچھے سے آنکر شمشیر ایسی ماری کہ سر اوسکا دس قدم آگے زمین پر جا پڑا عورت نے چاہا کہ فریاد کرے اوسکو دھمکایا اور اوسکے مال پر متصرف ہوکے اوس عورت کی تئیں دلاسا اور تسلی کیا جو اس ضعیفہ نے خلاصی اپنی ممکن ندیکھی ناچار صبر اور شکیبائی آگے لائی اور ہمراہ اون لوگوں کے روانہ ہوئی اور ہر ساعت پیچھے پھیر کر دیکھتی اور آہ حسرت دل سے اور اشک ندامت آنکھوں سے برساتی وہ بدبختان کہتے تھے کہ احوال شوہر کا اپنے معاینہ کیا الحمد للہ کہ محنت اور ذلت اور مزدوری سے خلاص ہوئی حالا تجھکو ساتھ ہمارے موافقت کرنا چاہیے اور یہہ دیکھنا تیرا ہر ساعت پیچھے کیا ہے اوس عورت نے کہا وہ صاحب کی تئیں کہ تمنے درمیان میں دیا تھا اوس جگہہ سے ہمراہ ہوا تھا اور شوہر میرے نے بامید اوسکی جان دیا میں دیکھتی ہوں میں کہ کہاں ہے اور کیا ہوا آیا اس واقعہ سے خبردار ہے یا نہ ناگاہ اسی اثناء میں دو سوار اوپر گھوڑوں کے سوار غیب سے پہونچے اور ہر چہار قطاع طریق کا سر تن سے جدا کیا اور عورت کازر کی تئیں کہا کہ شوہر تیرا کہاں پڑا ہے مبتلاوہ ضعیفہ اون لوگوں کے تئیں اوپر سر نعش شوہر اپنی کے لائی ایک اون دو سوار سے گھوڑے سے نیچے آیا اور سر اوس کازر کا قالب سے اوسکے ملحق کیا اور فاتحہ پڑھا اور ہاتھ اوپر آسمان کے اوٹھایا اور دعا کیا ناگاہ کازر اٹھ بیٹھا ہر دو شوہر و زن اونکے پاؤں پر گر پڑے اون لوگوں نے فرمایا جاؤ اور اسباب اپنا اوٹھاؤ یہہ بات کہکے نظر سے غائب ہو گئے اوس عورت نے تمام واقع شوہر اپنے سے کہا اور باتفاق او پر سر نعش اون ہر چہار مفسد کے آئے اور اموال اپنا جمع کیا اور شمشیر و سلاح ہر چہار کا یکجا کر کے متحیر و مضطرب آگرہ میں پہونچے اور نزدیک اون جوانوں کا بدرگاہ سلطان سکندر کے حاضر کیا اور تمام حال گذشتہ بیان کیا اور یہہ خبر تمام شہر میں مشہور ہوئی اور خلائق واسطے دیکھنے کازر کے کہ بعد کشتہ ہونے کے زندہ ہوا تھا ساتھ تعجب کے آتے تھے اور ارکان دولت نے یہہ واقعہ کو سلطان سے عرض کیا سلطان نے اوس کازر کی تئیں مع زن کے دربار عام میں طلب کیا جو نظر ہر دو کی اوپر سلطان کے پڑی وہ ہم کہنے لگے کہ ایک اون آدمی سے یہہ مرد تھا کہ اوپر تخت کے

بیٹھا ہے اور حیرت سے عرق بہت بدن سے ان لوگوں کے روانہ ہوا اور ایک ساعت بیہوش ہو گئے سلطان نے فرمایا تا گلاب اوپر اون لوگوں کے ڈالا جو ہوش میں آئے سلطان نے حقیقت کے تئیں اون لوگوں سے پوچھا جنہوں بحضور سلطان کے عرض کیا سلطان نے کہا اگر وہ دو سوار بیچ نظر تمہارے در آوین سکتا ہے اونکے تئیں پہچان نے کہا ایک کے تئیں اون دو کس سے بمجرد دیکھنے کے پہچانا ہے مینے اما از روے گستاخی نہیں سکتا ہوں میں کہنے بیچ اسی اثنا کے ملک آدم کاکر پہونچے اور سلطان آگے گیا اور ہاتھ آپ کا پکڑ کے طرف تخت کے روانہ ہوا ساتھ اتفاق کے اوپر تخت کے بیٹھے کازر و زن آگے دوڑے اور ایک نے ہاتھ سے دامن سلطان کا اور دوسرے نے دامن ملک آدم کا پکڑا اور فریاد بر لائے کہ حقیقۃ الحال یہ تمہاری صورتیں پیدا ہوا اور ہر چہار کے تئیں تمنے مارا ہے اور مدد گار بندگی اور زندہ کازر کو تمنے کیا ہے اور کہا کہ کازر نے دعا سے ملک آدم کے زندگی پایا اس درمیان میں غلغلۂ عظیم دربار میں اوٹھا ملک آدم نے کہا سلطان سلامتی چاہتے ہو کہ بیچ عالم کے یہ واقعہ شہرت پاوے اور تم نیک نام ہو چھوڑ دو تا اونکے تئیں باہر لیجاویں وگرنہ غوغا اس جمعیت اور اظہار سے کیا ہے پس سلطان سکندر اور ملک آدم نے دامن اپنا ہاتھ سے اوس کے خلاص کر کے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ یا مردان غیب بصورت میری ظاہر ہوئے تھے ساتھ اس طرز کے اوس معاملہ کے تئیں اپنے سر سے دفع کیا غرض کہ ملک آدم کاکر باوجود سلطنت و حشمت کے درجہ کمال پر پہونچے تھے اور خوارق عادات و کشف کرامات آپکے بہت ہیں اسیقدر کفایت ہو

ذکر آن زندہ راہ یزدانی آن مقبول درگاہ رحمانی آن مظہر تمام صفات آلہ آن واقف اسرار لا الہ الا اللہ آن شہباز صحراے دو کون آن مرتاضان وقت شیخ محمد سون

نقل ہے کہ حضرت خواجہ خضر اکثر اوقات بیچ ملازمت بندگی شیخ محمد سون کے آتے تھے اور بیچ مجلس آپکے قرآن شریف پڑھتے تھے اور خط خاص شنگرف سے بیچ قرآن شریف آپکی حضرت خواجہ خضر نے لکھا ہے اور الحال وہ قرآن شریف و مصحف شنگرف پیش سجادہ آپکے موجود ہے مصنف مخزن افغانی کا یہ بیان ہے جو کہ اوپر لکھا گیا

ذکر آن مجذوب مقبول آن عارف وصول آن مست گیر دستان العالم شیخ محمد سرا

نقل ہے کہ یہ ملک آدم بہرلو بہت صاحب حالت و مجذوب و والہ و شیدا تھے اور اکثر برہنہ رہتے تھے اور کبھی کپڑا انہیں پہنتے تھے ایک روز ایک شخص آگے آپکے آیا اور عرض کیا کہ یا شیخ کواں کہ بیچ باغ ملک آدم کے تھا پانی اوس کوئیں کا کم ہوا خلق اللہ پانی کے سبب سے محنت اور ایذا کھینچتی ہے دعا فرمایئے کہ پانی کوئیں میں زیادہ ہو بمجرد سننے اس سخن کے آپ تشریف اوس مکان میں لے گئے اور ایک اینٹہ ہاتھ میں اپنے پکڑ کے اوپر پانی کوئیں کے مارا اور فرمایا کہ اے چاہ ملک آدم نے واسطے دینے پانی کے کھودا تھا اور کسواسطے پانی نہیں دیتا ہے کہتے ہیں کہ تو ورسے پانی اتنا کوئیں میں ہوا کہ خلق اللہ فراغ خاطر پانی لاتی تھی اور قبر شریف آپکی بیچ جوار قبر ملک آدم کے بیچ قصبۂ لکھنؤن کے مدفون ہیں

ذکر آن سیاح عالم قدس آن سیمرغ کوہ قاف انس آن مظہر تجلیات الٰہی

آن روندۂ راہ نا متناہی آن عارف در حق حاوی کیمیای نظر شیخ نیکنام داوی

بہت متعبد اور بہیز گار و مرتاض وقت خود تھے کہتے ہین کہ پیر نیکنام داوی سے بہت ہوس اور آرزو سے کیمیا گری سیکھنے کی کری حقیقت اس امر کی اوپر شیخ کے ظاہر و باہر ہوئی پس خود کی تئین فرمایا کہ سنا جاتا ہے کہ تو خیال سیکھنے کیمیا کا رکھتا ہے آ و تیری تئین کیمیا بنانا سیکھاؤن آپنے فرمایا جا گرد گھانس سبز کالا جو حسب الاشارت آپکے گھانس سبز لائے اور آپنے بیچ ہاتھ اپنے اوس گھانس کو ملا اور اوپر کپڑے کے طلا کیا بمجرد ملنے کے زر سرخ ہوگیا کہ چشم زمانہ نے کم دیکھا ہوگا آپنے فرمایا کہ اے فرزند کیمیا نظر مردان خدا کی ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن خاصان درگاہ رحمانی آن برگزیدۂ بارگاہ سبحانی آن ذاکر بحق شاکر نہ تن مردان کاکر

نقل ہے کہ نہ تن مردان خدا قوم کاکر سے ہے زلعوزئی بیچ مجاہدہ و ریاضت شاقہ کے عمر اپنی بسر کیگئے تھے اور ہمیشہ یکجا ہمدم و ہمقدم رہتے تھے اور سب عمر اپنی بیچ یاد تعالی کے صرف کرہی تھی ایک روز کلی مردم قوم کاکران جمع ہو کے ملازمت مین آپکے آئے اور کہا اے مردان خدا مدت گذرتی ہے کہ آپ لوگ یکجا رہتے ہین اور بیچ یاد حق تعالی کے عمر اپنی صرف کرہی ہے اما کچھ عظمت اور کرامات آپکی اوپر ہم لوگون کے ظاہر و باہر نہین ہوئی ہے اور درگاہ حق سبحانہ تعالی مین کسقدر مرتبہ و قربت رکھتے ہو الحال ہمین کلی آدمیون کے جمع ہوکے آئے ہین آپ کچھ عظمت اور بزرگی اپنی ہم لوگونکو دکھلاؤ کہ بارے ہم معتقد اور ہم فرمانبردار اور حلقہ بگوش آپکے رہین آپنے فرمایا کہ ہین ہم فقرا ہین اسقدر لیاقت و قربت حق سے نہین رکھتے ہین کہ تم لوگ حلقہ بگوش اس خاکساران کی ہو اما اگر خیال تمہارا ابھی ہوئے کہ بپردۂ فقرا کا بچاڑ و لیس نہ مادہ گاؤ اور نہ شطل لاؤ اور گوشت اون گاؤن کا بیچ ہر شطلی کے ڈالو اور نہ تن مایان کی تئین بیچ ہر شطلی کے ایک ایک ڈالو جو کچھ حقیقت مایان کی از روے راستی و یگانگی کی ہوگی پردۂ غیب سے ظاہر ہوگی جو کچھ ان مردان خدا نے درخواست کیا تھا کلی مردمان نے قبول کر کے بیچ تردد او سکے ہوئے چنانچہ جو کچھ آن بزرگون نے فرمایا تھا حسب الطلب حاضر کیا اور بہر نہ مادہ گاؤ بسم اللہ کہکے ذبح کر کی بیچ نہ شطل مین ڈالا اور بیچ نہ تن مردان خدا بھی ایک ایک بیچ ہر نہ شطل کے در آئے اور اوپر او سکے سر پوش کر کے نیچے دیگدان کی آگ جلائی تا تمام شب نیچے دیگدان کے آگ دیتے رہے جو علی الصباح ہوئی عام کلی آدمی جمع ہوئے آئے اور ہر سر پوش شہا سر سے دیگدانہا کے اوٹھایا تو دیکھا کہ تمام گوشت تمام شطلہا ریختہ مثل پانی کے ہو گیا اور نہ تن مردان خدا کہ خاصان اللہ سے تھے زندہ و سلامت بین اور شطلہا سے باہر آئے چنانچہ تمام حاضران وقت حلقہ بگوش مردان خدا کے ہوئے اور آپنے فرمایا کہ اوپر احوال فقرا کے غور نہ چاہیے کرنا کہ تحقیق و تفتیش او سکی مستحسن و اولی نہین ہے اور جو کوئی ساتھ ارواح ہماری نیت دندیہ مانہ تن مردان خدا کے نہ نان کلان ساتھ روغن و شکر کے پکا دیگا اور تین مرتبہ آواز بلند بزبان پشتو کہیگا کہ ای نہ تن زلعوزئی خیلیے نہ تن مرد حاضر ہو اور مرادات میری درماندہ سے دستگیری اور مددگاری کرو انشاء اللہ تعالی ہین تو آدمی حاضر ہونگے اور جو کچھ درخواست اور مراد ہر کسیکی ہوگی خدا تعالی انصرام چاہیگا پہونچانے بمجرد یہ بات کہنے کے ہر نہ تن زلعوزئی کا کر بیچ حجرہ کے در آئے اور کہا الحال رہنا ہم لوگون کا اس عالم مین خوب نہین ہے اور پردۂ ناموس ہمارا افاش ہوا اور دروازہ حجرہ کا بند ہوگیا الحال وہ حجرہ اور وہ مکان بیچ روہ کے زیارت گاہ آدمیونکا ہے اور واسطے نذر آپکی آدمی ورد نزدیک

سے حاضر ہوتے ہین اور جو مراد کہ رکھتے ہوتے ہین بر آتی ہے اور ہر مشکل کہ اوپر مردم کاکر زلعوزئی کے عاید ہوتی ہے نام ان نہ تن مردان خاصان خدا مقبول درگاہ کے نہ نان کلان ساتھ شکر و روغن کے پکاتا ہے اور باواز بلند کہتا ہے کہ اے نہ تن زلعوزئی حاضر ہو واسطے جس مراد کے کہ یاد کرتے ہین خدا تعالی مراد اون لوگونکی بر لاتا ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر آن غواص دریاے معرفت آن در یتیم صدف حقیقت آن سالک مسالک راہ یزدانی آن سوختۂ نار وحدت رحمانی آن شہباز دین بحق ذاکر سوختۂ نار فراق شیخ جمال کاکر

بیچ سواد گوالیر متصل پہاڑ شیخ المشائخ شیخ الوقت شیخ بہدین بختیار کے بیچ ایک گوشہ بادیہ کے حجرہ رکھتے تھے اور روشن ضمیر اور صاحب کشف تھے مافی الضمیر آدمی کا بطلب آیندگان کے کشف سے معلوم کرتے تھے اور جواب ہر ایک کا گفت شنود مین دیتے تھے اور ہمیشہ عادات شریف آپکی ایسی تھین کہ لکڑی جلتی ہوئی نیچے ران اپنی کے رکھتے تھے اور اگر کوئی پرسان اوسکی کا ہوتا فرماتے تھے کہ اے یارو درد رکھتا ہون مین تمام وجود شریف اپنے کو داغ بر بالاے داغ کیا تھا واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے کہ ایک افغانان سے بیچ دل اپنے خیال فاسد بطمع خام واسطے توفل بادشاہی کی ملازمت شریف مین آپکی گیا جو کشف باطنی سے مافی الضمیر اوس مرد کا معلوم آپکو ہوگیا دور سے اینٹ پھینکا اور گالی دیکے فرمایا کہ جس کسیکی قسمت میں سلطنت حق تعالے نے مرحمت فرمایا ہے وہ نوبت اپنی بجاتا ہے اور قسمت ازلی ہاتھ مین قضا کے ودیعت رکھی گئی ہے ایسا کام فقرا سے طلب کرتے ہین ایسی باتین فرماکر اندرون حجرہ کے گئے واللہ اعلم

ذکر آن شیر نر احدیت آن سیمرغ کوہ قاف صمدیت آن واقف اسرار سبحانی آن روندۂ طریق رحمانی آن رہنمای سلوک نوع شندرہ سالار شیخ الوقت میان مونا ناغر

نقل ہے کہ ایک شخص نے ہرن اپنا جنگل مین گم کر دیا تھا ہرچند تلاش و پیروی ہرن کی کری ہاتھ نہ آیا تھوڑا مغموم و محزون ملازمت بین میان مونا ناغری آیا اور ساتھ حیرت و غم تمام کے بیٹھا جو چند ساعت ملازمت مین شیخ کے گذرا تا شیخ نے سر مبارک اوٹھا کے فرمایا کہ اے یار عزیز ہوس کرنیوالے ہرن کے اوٹھ اور جا ہرن تیرا فلانی جگہ اور فلانے مقام پر کھڑا کر دیا ہے بینے اوس گم کیے ہوئے اپنے کو ہاتھ مین لا اور بعد فقرا کو تئین ایسے امر سہل بین امتحان نہین چاہیے کرنا لی مع اللہ وقت واقع ہوا وہ مرد اوٹھا اور گیا اور ہرن اپنے کو اوسی مقام پر کہ نشان دیا تھا پایا واللہ اعلم بحقیقتہ قبر انکی قصبہ گرہ بانی اندر شہر محلہ کالیون مین واقع ہے مزار شریف گنبد دار پختہ ہے

ذکر آن مقبول اللہ آن مقتول فی سبیل اللہ آن روندہ راہ یزدانی شیخ الوقت شیخ عیسی مسوانی

وطن شریف آپکا بیچ قصبہ واملہ کے واقع ہے مذکور بصیغہ جو دہرہ زمین داری مین حکم آپکا جاری تھا جو سید و ترین سکی سوداگری کرتے تھے ملازمت مین شیخ الوقت میان شیخ عیسی مسوانی کے آگے التجا اور آرزوی وطن کی کرتے شیخ نے بمجرد عرض کرنے سید و مکانی کے واسطے وطن انکے قصبہ کے مرحمت فرمایا اور پارہ زمین بھی واسطے وجہ کفاف فرزندان انکی مرحمت کی تا مدت مدید تک سوداگری کرتے رہے اور جو کچھ نفع اوس زمین مین پیدا ہوتا تھا گھر کے خرچ مین آتا تھا بعد مدت سالہا سال کے

تر بور انکی کہ بزبان پشتو عموزادہ کے تئین کہتے ہین وہ آنکے دعوے مذکور کا کیا کہ مدت سالہا سے غلہ اوس زمین کا سید کہتے
کھایا الحال کہ وہ زمین لائق تخم ڈالنے کے ہوئی ہے مین کاشت کرونگا سید و تر بن بھی بیچ خدمت میان شیخ عیسی کے
حاضر تھا فرمایا کہ اے تربور ساتھہ سید کے خرخشہ زمین کا مت کر کہ اوسکو بتنے دیا ہے الحال لینا اوس زمین کا اوپر بتانے
اور اوپر تمھارے لائق و مناسب نہین ہے اور اگر اس دعوے سے باز نہین آتا ہے اور سید و سے زمین لیتا ہے تو اس او
پیر سیدو کے پکڑ اور کہو کر مجکو بخش مگر اوس نے قبول نکیا اور پیر سید کے نپکڑے اور رد حکم آپکا کیا باز شیخ عیسی نے سید تربن کو
فرمایا کہ آ و اے سید و ترین پیر تربور کا پکڑ و سید نے بموجب فرمانے کے اوٹھا اور پیر تربور شیخ جیو کا پکڑا اور پیر سب آدمی کے کہ
اوس مجلس مین حاضر وقت تھے ایک طرف سے تا پائین مجلس کے پکڑا میان شیخ عیسے نے فرمایا کہ سید و زمینداری و حکومت
و ابلہ ساتھہ تمھارے مبارک ہو کہ خدا سے چاہا ہے کہ حکومت مسوانیان کی وا ابلہ سے برطرف ہووے اور اوپر ترینان کے
قرار پکڑے اوس روز سے حکومت و زمینداری اوس قصبہ کی ساتھہ فرزندان سید و ترین اسکی ہے کے از زبانی ہے
سخن مردان خدا کا مثل پہاڑ کے ہوتا ہے کہ نہ لرزے اور نہ ہلے اور نہ غلطان ہووے نقل ہے کہ ایک روز سلطنت
شیر شاہ سور مین حرف و حکایت اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا تھا ایک شخص مرومان معتمد الیہ نے شیخ خبیث و صاحب لفظ
بشیخ الزمان میان شیخ عیسی کا بھی ذکر کیا کہ اس وقت مین خیلے صاحب حال و صاحب کشف ہین ایک مخصوصان ہین سے
عرض کیا کہ بلے ایسے ہی بزرگ یگانہ آلہ ہین اما سنا جاتا ہے کہ شراب پیتے ہین یہہ بات خیلے شیر شاہ کو گران آئی کہ
معتمد الیہ اپنے کے تئین فرمایا کہ تو جا اور یہہ ماجرا از روئے راستی کے واقعی تحقیق کر جو کچھہ وہان محقق ہووے اوسکے
تئین آکے عرض کر حسب الامر وہ مرد ملازمت میان شیخ عیسے کے گیا کیا دیکھتا ہے کہ فی الواقع صراحی ایک
گوشہ مین رکھی ہے بعد رد و بدل قال و قال اللہ کے اس مرد جاننے والے نے عرض کیا کہ یا حضرت اس صراحی مین
کیا چیز ہے کشف سے ظن اونکا معلوم تھا کہ آنا اس مرد کا کس سبب سے ہے آپنے فرمایا کہ صراحی کے تئین
پکڑ اور اوندھا دو جو کچھہ اوسمین ہو گا نکل آوے گا یہہ مرد جانیوالے نے حسب اشارہ آپ کے صراحی کو ہاتھہ مین پکڑ کر اوندھا
تو دودھ سفید اوس صراحی سے نکلا یہہ مرد جاننے والے نے یہہ ماجرا دیکھکر پیر پکڑا اور رخصت حاصل کیا شیخ نے فرمایا
کہ جاؤ اور شیر شاہ کو ہماری طرف سے دعا پہونچاؤ اور چاہئے کہنا کہ امتحان ہمارا طائفہ کا لائق شان تمھارے نہین تھا
غرض اس وادی سے غیر ملازمت حاصل کرینگے دوسرا نہین ہے بیت وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ٭ کہ در
طریقت ما کافریست رنجیدان ٭ اور یہ بیت بہ سبب یہہ خواجہ نے پڑھی مرد آنیوالے نے تمرگذشت کے تئین بیچ ملازمت
شیر شاہ کے عرض کری اوس روز سے ہمکنان بزرگی و صاحب کشفی آپکی معلوم کری واللہ اعلم بحقیقتہ نقل ہے
کہ بیچ توحید حق سبحانہ تعالے کے میان شیخ عیسی سروانی نے رسالہ تصنیف فرمایا ہے اس قسم سے کہ زبان انشا و اور فارسی
او رہندی مین از جملہ آن چند نکتہ نوشتہ شدہ است ب تجیل کار کری تجیل انکار کری ٭ عجب ہو تم کلمی عزیز کلمی خوار کری
بقا دری بصعوبت کلمی تار کری ٭ عیسی حیران وہی بدہی صفت کلمی بار کلمی ٭ اعتبار ری اے برادر نیست شوی نیست
نشوی تا ہست نشوی نیست نشوی تا نشوی مست خدا غم النشوہ از توحید خوش عالمی است مستی عالم فدائے مستان
آنرا کہ نیست ہستی آنرا ہیچ مستان و زبان ہندی مین بھی فرمایا ہے کلم ازلی جو کیا لکہ این کارن کلمی اماد کھہ کرستے و
ویسی دام ابو لکنوسی تیرے نام جو تو ن کہ سین بہ یقین کامل ہووے تیرا دین سے عیسی جو تو یہہ بنکہ جو شان تون

او سن دہرا کہ جملہ رسالہ سی بیان اسی پر کفایت کیا واللہ اعلم

ذکر نساء عارفات و واصلات این طائفہ کہ بمرتبہ ولایت رسیدہ اند

اور بیچ کشف کرامات اور خوارق عادات مین گوئے سبقت میدان مردان روزگار سے لیگئے ہین اگرچہ تعداد اونکی ممکن نہین ہے
اما تیمنا ذکر بعضے کا اونمین سے اقدام کیا جاتا ہے کہ عصمت پناہ بی بی دوبہ بنت شیخ سلیمان دادا خواہر شیخ طہی قتال کی
بیچ ریاضت اور مجاہدت کی شان عظیم رکھتی تھی اور دنکو ساتھہ صیام کے اور رات کو ساتھہ قیام کے گذرانتی تھی اور
مستجاب الدعوات تھی اور بنفظ خبر دستکا کہ اوپر زبان اوسکے جاری ہوتا تھا بیچ ساعت کے وقوع مین آتا تھا
اور تخلف نہ تھا خوارق غریبہ اونسے ظہور مین پہونچا ہے

ذکر عفت دستگاہ بی بی راستی اسباط سے خواجہ یحیی کبیر

بیچ حبالۂ عقد خواجہ ویس شیرانی کی تھی صاحب لفظ

مجذوب و مولہ و دائم استغراق تمام رکھتی تھی اور اکثر مغلوب الحال تھی اور مہمات دنیوی اصلاً و قطعاً پرداخت نہین کرتی تھی
خواجہ ویس نے بنا بر اختلاف احوال اوسکے عورت دوسری مردم ابریشم فروش سے دختر کی خواستگاری کری اور اوسکی تئین
مردم سے بی بی کے مخفی رکھتے تھے تا آنکہ بعد مدت ظاہر ہوا و ذرہ تفاوت اطوار مین پیدا نہوا خواجہ ویس لاہور جا کے
گھوڑا عراقی خرید کر کے گھر کو بھیجا اور بی بی کو لکھا تا احوال اسپ سے خبردار ہو کے فربہ رکھین اور یہہ ایسی مشغول حق تھی
کہ دنیا و ما فیہا سے خبر نہ رکھتی تھین پھر کیسا گھوڑا جو یہہ خبر خواجہ ویس کو پہونچی کہ اسپ بی تیمار ہے لکھہ بھیجا کہ گھر سے
بی بی کے علیحدہ کر کے بخانہ اوس عورت دوسری کے باندھو اور اوسکو لکھا کہ احوال اسپ سے خبردار رہنا ہو جب
لکھنے کے اسپ کی تئین بخانہ اوسکے لیگئے اور اوسنے بیچ پرورش کے سعی بلیغ کرنا شروع کیا بعد از چند روز کے
بی بی طرف طویلہ کے آئین اور اسپ کو نہ دیکھا پوچھا گھوڑا کیا ہوا واقع معروض رکھا فرمایا کہ خواجہ ویس چاہتا ہے تا گھوڑا
اوسکا فربہ ہووے ہین اوسکی تئین بیچ مزبلہا کے دیکھتی ہون کہ جریدہ پھرتا ہے بمجرد اس بات کے کہ زبان سے اونکی نکلی
اسپ خوراک سے باز رہا اور سر اپنے کو دیوار سے مارتا تھا اور ہر چند دانہ و گھانس دیتے تھے اصلاً و قطعاً وہان او سمین
نہین کیا اور دیوانہ اور پریشان ہوا بضرورت کھول کر چھوڑ دیا سر مزبلہا مین رکھا اور اوس جگہہ پھرنے لگا اور حالت ایسی
برا کے مثل بخری کے پھرنے لگا بعد چند روز کے دیکھا کہ بیچ مزبلہ کے پڑا ہے اور مردہ ہے اور اس نوع کی خوارق بہت انسے منقول ہین

ذکر عصمت مآب بی بی شیخ زادی

یہہ بھی نسل سے خواجہ یحیی کبیر کے اور بیچ عقد میان ہزمان ولد میان دودا سیدانی کے ہوئین ہین عورت عارفہ کاملہ صاحب
عبادت و ریاضت تھی اور اکثر اوقات روزہ وصال رکھتی اور معاملات دنیا مین نہ مشغول ہوتین اور زوج انکی تعظیم تکریم
بی بی کی بہت کرتے چونکہ وہ مغلوب الحال تھی میان ہزمان نے بہ رضائے انکی زن دوسری کی خواستگاری کرلی

اور بی بی سے مخفی رکھا ایک روز ملازمت مین بی بی کے بیٹھے تھے فرمایا کہ نرمان تجکو مین دوسری بی بی کے پاس بیٹھے دیکھتی ہون واقف رہ میان نرمان خدمت سے انکی اوٹھہ کے پاس پدر اپنی میان دودا کے گئے اور جانب سے بی بی کے اظہار ملال و شکوہ کا کیا کہ ساتھ میرے ایسے حرف نامناسب کہے میان دودا نے فرمایا کہ نرمان عورت دوسری کیا ہے کہا اونکی باپ نے کہا کہ نیک واقع ہوا بہت برا کیا کہ بے رضاے بی بی کے اس نوع کی جرارت کری بعد چندروز کے میان نرمان کی تئین بیماری نے بغایت آزردہ کیا تا آنکہ مرنے پر راضی ہوے اور اس معنی کی تئین بہ ولی نعمت خود میان دودا پر ظاہر کیا اور استدعاے مرگ کیا اونہون نے فرمایا کہ نرمان خدا سے چاہا نے مینے کہ ایمان سلامت بگور لیجاوے ملازمت سے پدر کے اوٹھہ کے بخانہ بی بی کے آئے اور اونسے بھی التماس فاتحہ اور دعاء کا عاقبت بخیر ہونیکے واسطے التماس کیا بی بی نے فرمایا خدا انکو ایمان نصیب چاہے گا کرنیکو بعد چندروز کے میان نرمان نے ودیعت حیات سونپی

ذکر عفت مآب مجذوبہ موالہ

در زمان سلطنت عرش آشیانی محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی بیچ ایک موضع کے پرگنہ کیتھل مین ظاہر ہوئین اور ہمیشہ مجذوب اور دیوانہ اور مست لایعقل رہتی تھین جس وقت کہ نزول باران رحمت الٰہی کا ہوتا تھا چشمان اپنی کی تئین طرف آسمان کے کشادہ کرتی تھین تا چہار پنج روز بیخود استادہ رہتی تھین اور مژہ برہم نہین کرتی تھین اور باران اور باد اور صاعقہ سے اصلاً ستاذی نہین ہوتی تھین بعد اوسکے بحال اپنے آتی تھین جیسے مست لوگ سیر کرتے ہین اور ہر ایک بات کہتے ہین وہی سب حال اور حقیقت تھی

ذکر صالحہ دوران ساجدہ زمان بی بی صورت بنت ملک لبنان کاکڑ جد میان حبیب جان

کی تھی جو حضرت بی بی سن کے پہونچی اور تمیز ہوئی قرآن شریف اور بعضی کتاب فقہ سے پڑھی اور بیچ مسائل شرعی کے بے بدل روزگار ہوئی عورات اوس عہد کی جمیع مسائل کی تئین اونسے مستفاد کرتی تھین اور اکثر خویشان و اقربا واسطے خواستگاری کے التجا کرتے تھے جو والدہ شریفہ نے بی بی کی تئین ہمیشہ تلاوت و شغل قرآن شریف مین دیکھا کہ سر اس کام سے نیچے نہین لاتی ہے اور عاجز یعنی والدہ شریفہ انکی بلا مرضی نہین سکتی تھین نسبت کرنے اور خواہش خویش و اقربا کا زیادہ ہوا ایک روز والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ یہہ سب آدمی ہر روز بخانہ تمہارے کس سبب سے آمد و رفت رکھتے ہین والدہ شریفہ نے انکی حقیقت کی تئین ظاہر کیا بی بی صاحبہ نے فرمایا کل قیامت ہی ہین اور دامن تمہارا ہوگا اگر بے رضا میری یہہ کام کروگی بعد از ان والدین اونکی جو کوئی کہ آتا جواب صاف دیتے تھے اور تا لب گور جیسی کہ مان سے پیدا ہوئی تھین ویسی ہی عالم قدس کو گئین اور جو کوئی نامحرم سے رات کو گرد ریاضت خانہ کی اور محل رہنے والی مین اونکے جاتا بصارت سے محجوب ہو جاتا تھا جمعہ کی شب کو خویشان سے بارادہ اسکے کہ دیکھین تا احوال حضرت بی بی کا کیسا گذرتا ہے بیچ محل خواب مین یعنی جس محل مین سوتی تھین در آئے اور ہرچند تفحص کیا پلنگ سونیکا انکی نظر سے اوس جماعت کے غایب ہوگیا مایوس و خجل ہوکے مکان اپنے کو پھر گئے اور بعد از وفات والدین مال بہت انسے میراث مین رہا سب کی تئین بیچ راہ خدا کے صرف کردیا اور مبلغ کلی پاس بعضے آدمی شہر سامانہ کے آگے صرافان کی تھا

اس معاملہ کے تئین ساتھ حکام شہر کے رجوع لائین اور ایک معاملہ سے ستر ہزار تنگہ سکندری ہاتھ مین آیا حضرت بی بی نے شہر سے نکل کر تا پہونچنے سرائے بریجان مین سب کی تئین ساتھ فقرا اور مساکین کے بیچ راہ خدا کے بخشش کردیا الغرض ایک پیسہ گھر مین نہ لے گئین اور بیچ عبادت و ریاضت مین گوے سبقت میدان مردان سے لیگئین تھین اور چند ایسا انداز ڈالا تھا کہ تا ایک سال روزہ دار رہی تھین اور تا مدت سال بی آب و بے طعام رہی تھین مگر شب جمعہ کو کہ افضل ترین اوقات ہے سے ایک ذرہ شکر منہہ مین ڈالتی تھین نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے ایک روز بیچ خاطر اپنی گذرانا کہ مرید ہون مین چنانچہ جمال جہان آرا ے حضرت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بیچ خواب کے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ پیر تیرا مخدوم جہانیان ہے بیعت اوس سے کر جو خواب سے بیدار ہوئے علی الصباح شہر ہریو سے طرف کوہ سلیمان کے متوجہ ہوئے جو کوہ سلیمان مین پہونچے ہاتف نے بجانب اوچ کے متوجہ ہوئے اور بیچ اوچ کے پہونچے بندگی حضرت مخدوم جہانیان قدس اللہ سرہ بیچ مسجد کے بیٹھے تھے کہ ناگاہ غیب سے ندا ہوئی کہ ایک مرد افغانان سے اور فرزندان سید اسحاق سے پہونچتا ہے اوسکی تئین بیچ کنارے کے پکڑو اگر بزرگی می توانید داشتہ باشید اگر نتوانید پس بزرگی اور کرامت اور بزرگی چہاردہ خانوادہ کہ حاصل کیا ہے سب کی تئین انکو رحمت کرو بندگی مخدوم بیچ مراقبہ کے تھے کہ ناگاہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر پیدا ہوئے حضرت مخدوم نے نظر باطن سے جانا یہی مرد ہے بیچ حال کے کھڑے ہوگئے اور بیچ کنار کے پکڑ لیا اور دیر تک بیچ کنار کے پکڑے رہے اور بیچ کنار کے اپنی رکھا ہرچند کہ کوشش کری بزرگی نے لینے نہ سکے فرمایا کہ ارادہ حضرت عزت کا ایسی نوع پر تھا بعدہ بندگی حضرت مخدوم نے بزرگی اپنی و ہر چہاردہ خانوادہ واسطے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے مرحمت فرمائی اور مرید اپنا گردانا جو وقت برسات کا ہوا اور آب دریاے سندہ نے زور لایا چنانچہ دریاے سندہ قریب شہر اوچ کے پہونچا بلکہ چند مکان بہا لیگیا جو خوف تمام شہر کو عاید ہوا سب آدمی جمع ہوکے آگے بندگی حضرت مخدوم جہانیان کے آئے اور عرض کری کہ یا مخدوم آب سندہ نے غلبہ کیا ہے نہیں چاہیے کہ آپ ایسے بزرگ شہر مین ہون اور آدمی شہر کے غرق ہون بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو کچھ رضاے باری تعالی ہو مین اوسپر او سکے راضی ہون مین یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید جو کچھ چاہا کیا اور جو کچھ چاہیگا کرے گا جگہہ … رنگی نہین ہے کہ کوئی چون و چرا کرے وہ شب جمعہ کی تھی مریدون کی تئین آگے اپنے طلب کیا اور اون لوگون کی تئین فرمایا کہ سب استخارہ کرو اور حق تعالی سے ایمان چاہو سب زاری و الحاح کرتے سو گئے جو بامداد ہوا ہر ایک نے خواب اپنا آگے حضرت مخدوم کے عرض کیا بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جمال جہان آرا حضرت جناب رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بیچ خواب کے دیکھا ہے مینے آپنے ایسا فرمایا کہ اے مخدوم جہانیان بیچ فلان مقام کے ایک خشت یعنی اینٹ ہے اوس خشت کی تئین مہتر خواجہ خضر علیہ السلام نے واسطے ایک زاہد کے پکایا تھا اس جہت سے کہ اوپر لب آب سندہ کے بوقت حضرت مہتر موسی علیہ السلام کے زاہد وضو کرنے پاوے اوس زاہد کا بیچ خلاش کے آلودہ ہوتا اور اوسکو تشویش ہوتی اور ہر بار پاے آلودہ ہوتا وہ خشت بیچ فلان مقام کے مدفون ہے اوسجگہہ جاؤ اور اوس خشت کی تئین لاؤ اور خواجہ یحیی کبیر کو دو کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر اپنے ہاتھ سے اوپر کنارہ آب سندہ کے ڈالے حق تعالی آب سندہ کی تئین جا ہیگا گردانیگا تا قیامت ضرر نہین چاہے گا پہونچے بعدہ حضرت مخدوم نے فرمان کی تئین طلب کیا اور جس جگہہ کہ اشارہ ہوا تھا کھودا اور

اور اوس خشت کی تئین باہر لائے اور آگے حضرت مخدوم کے رکھا بندگی حضرت مخدوم نے خواجہ یحیی کبیر کے تئین فرمایا
کہ اے خواجہ یحیی کبیر اس خشت کی تئین اپنے ہاتھ سے اوپر کنارہ آب سندہ کے ڈالو بندگی حضرت خواجہ نے عرض کیا
کہ یا مخدوم مبادا وہ بھی دوسرا ہو کہ مین لائق وشایان اس کام کے نہین ہو نہین ہین کہ حضرت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نشان میرا ساتھ آپکے دیوین بندگی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ آنحضرت نے نشان تمہارا مجکو دیا ہے کہ روہیلہ ہے
اور زبان افغانی جانتا ہے اور کوہ سلیمان سے آیا ہے بعدہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ
اور خشت کو اوٹھا کے اوسی جگہہ رکھا حق تعالے نے آب سندہ کے تئین پھیر دیا اور تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالے
آب سندہ ضرر نہین چاہیگا پہونچانیکو نقل ہے کہ ایک وقت بندگی حضرت مخدوم جہانیان کی تئین عذر زخم کا تھا
اور ہر وقت زخم سے ریم یعنے پیپ جاتا تھا اوس سبب سے وضو تازہ ہر ایک نماز مین کرتے تھے بندگی حضرت خواجہ
یحیی کبیر کی تئین امامت کرنیکو فرمایا بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے نیت تحریمہ کی باندہی جو نظر کعبہ مبارک پر کری کعبہ مبارک
بیچ نظر کے نہ پڑا تحریمہ ساتھ سلام کے پھیرا اور پھر تحریمہ باندھا پھر کعبہ مبارک کہ بیچ نظر کے نہین آیا پھر سلام پھیرا تیسری بار
پھر تحریمہ باندھا اور تکبیر کہا جو نظر کیا کعبہ کی تئین اوپر جگہہ اپنی کے نہ دیکھا پھر سلام پھیرا جو تھی بار پھر تحریمہ باندھا اور تکبیر کہی
جو نظر کری کعبہ کی تئین اوپر جگہہ کے دیکھا نماز ادا کیا بعضے مریدان بندگی حضرت مخدوم جہانیان نے بایکدیگر کہا کہ وسوسی افغان
کی تئین امامت کرنیکو فرمایا چاہیے تھا کہ کسی دوسرے کو فرماتے جو نماز سے فارغ ہوئے بندگی حضرت مخدوم نے مریدان
اپنی کی تئین آگے اپنے طلب کرکے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ مرد وسواسی ہے تمہاری تئین معلوم نہین ہے کس واسطے
دو تین بار سلام پھیرا اون لوگون نے کہا جو کچھہ پیر کو روشن ہے مریدون کو معلوم نہین ہے بندگی حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ اول مرتبہ کہ سلام پھیرا اس سبب یہہ تھا کہ کعبہ مبارک کی تئین اوپر جگہہ اپنے نہین دیکھا تھا اور غیر کعبہ کے نماز درست نہین ہے
اور کعبہ مبارک واسطے زیارت ایک بزرگوار کے گیا تھا جو دوسری بار تحریمہ باندھا کعبہ مبارک بیچ اثناء راہ کے تھا پھر
سلام پھیرا اور پھر تحریمہ باندھا نظر کعبہ مبارک پر کہ ہی خانہ کعبہ نے اوپر جگہہ اپنی کے قرار نہین پکڑا تھا اس سبب سے
پھر سلام پھیرا جو مرتبہ چہارم تحریمہ باندھا کعبہ مبارک کو اوپر جگہہ اپنی کے دیکھا نماز ادا کیا جو کچھہ رسانیت یعنی پہونچ نیت کی
خواجہ کبیر کی تئین ہے دوسرون کی تئین نہین ہے تمنے یہہ بات بیچ خاطر کے کس واسطے گزرانا کہ وسواسی افغان کی تئین امامت
کرنیکو فرمایا ایسے خطرہ ہاے کی تئین بیچ دل اپنے جگہہ نہ دو خواجہ یحیی کبیر نے کام اپنا تمام کیا ہے اور قرب و مرتبہ اونکا جملے
مریدون سے برتر ہے بعد اسکے مخدوم نے فرمایا کہ نام اس مرد کا خواجہ یحیی کبیر ہے اس مناقب سے ساتھ خطاب کبیری کی مخاطب ہوے
نقل ہے کہ ایک وقت حضرت خضر علیہ السلام اور پیر کانو سلطان اور بندگی حضرت یحیی کبیر بایکدیگر ملاقی ہوئے آپنے فرمایا
کہ یا خواجہ یحیی کبیر تجکو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی دیا ہے خلق اللہ کے تئین ارادہ راہ نمائی کا کر تا مردمان کی تئین انفاس ذات
شجر بیعت سے فیض پہونچے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے عرض کری کہ بندہ کا کیا مجال ہے کہ کسی کے تئین ارادت کرو مین
بندگی حضرت پیر سلطان کانو نے فرمایا اگر تمنے کہنا میرا قبول نکیا جو کچھہ خاصان درگاہ سے حاصل کیا ہی اوس کا
نتیجہ نیک نہین چاہیگا دیکھنے کو بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے کہا اگر اہل نعمتان درباب اس ضعیف کے ایسا ارادہ
رکھتے مین تو چارہ نہین رکھتا ہون مین اتنا یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالے جو کچھہ کرامت وعنایت حق سبحانہ تعالی نے ذرہ بابت
اس بندہ کے مرحمت فرمایا ہے سلب نہین چاہیگا ہونیکو جو پیر کانو سلطان نے خواجہ یحیی کبیر سے یہہ بات سنی بیچ حال کے

اونکی تئین کنارہ مین پکڑا اور فرمایا کہ ثمرہ اس ہمت کا جا ہے گا پانیکو خاطر اپنی کو جمع رکھہ بعد از چند گاہ بیچ شب جمعہ کے ارواح
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین ساتھ ہر چہار یار اور بندگی حضرت خواجہ خضر اور پیر کانو سلطان اور بندگی خواجہ
یحیی کبیر بھی حاضر ہوئے پیر کانو اور حضرت خواجہ علیہ السلام نے ربجانب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات اونسے سنی آپنے ہاتھہ مبارک کا پنجہ اوپر ہاتھہ خواجہ یحیی کبیر رکھہ کے محکم پکڑا
اور ہلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی مبارک کرے جو کوئی پنجہ تمہارا پکڑے گو یا کہ پنجہ ہمارا پکڑا ہوگا اور جاؤ خلق اللہ کی تئین دعوت
کرو بعدہ عالم غیب سے کلاہ سبز بیچ آئی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلاہ ہاتھہ مبارک اپنے مین
پکڑ کے اوپر سر خواجہ یحیی کبیر کے رکھی اور حاضران جماعت جیسے کہ امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ وامیر المومنین
حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ وامیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
بندگی خواجہ خضر علیہ السلام اور پیر کانو سلطان وجمیع مشائخ کہ حاضر تھے سب نے مبارکبادی دیا اور مقراض اور کلاہ اور
خرقہ خلق کے تئین دیتے تھے ہر ایک آدمی پہونچ کے حق ہوتا تھا جیسے کہ بندگی خواجہ یحیی کبیر مقدار الف وثلثمائۃ وستین
کہ ایک ہزار تیرہ سو ساٹھہ ہوتے ہین حق ہوئے واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ حسن نامی مرید بندگی خواجہ یحیی کبیر نے
ایک روز آگے بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر کے عرض کری کہ یا پیر جو روز جمعہ ہوتا ہے بین قدم مبارک آنحضرت کا ہین نصیب ہو
تو آپ روز جمعہ سے اور ملازمت پیر سے محروم رہتا ہون مین بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا اے حسن اس حدیث سے
درگذر اور استفسار اس معنی کا کرنا لائق نہین ہے حسن نے کہا یا پیر دستگیر جبتک یہہ معنی اوپر میرے ظاہر نہ ہوون گے
دل میرا تسکین نہین پکڑے گا بندگی خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا کہ اے حسن روز جمعہ کو مین ساتھ چالیس مردان غیب کے
بیچ مکہ معظمہ کے نماز ادا کرتا ہون کہ تمام عالم از مغرب تا مشرق بقیام اونکی قائم ہے پس حسن نے کہا یا پیر دستگیر جو روز
جمعہ ہووے میری تئین بھی بیچ خدمت کے لیچلو کہ مین بھی نماز جمعہ ہمراہ آپکے ادا کرون بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا
انشاء اللہ تعالے روز جمعہ کو لیچلونگا جو روز جمعہ ہوا وقت زوال کے بندگی خواجہ یحیی کبیر نے غسل کیا اور دوگانہ ادا کیا اور نماز
زوال بھی ادا کیا اوسی وقت حسن بھی بملازمت مین پہونچے بندگی خواجہ یحیی کبیر نے فرمایا اے حسن چشمہاے اپنی بند کر
اور بیچ راہ کے چشمہاے نکھولنا ہر دو پیران طیران ہوئے تا انکہ بیچ بادیہ ریگستان کے پہونچے حسن نے چشمہاے اپنی نادانستہ
کہول دی اور بیچ خاطر کے گذرانا تھا کہ دیکھون مین کہ کس طور جاتا ہون مین بمجرد چشم کھولنے کے حسن اوسی جگہہ رہے اور
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر وہانسے گذر گئے اور بیچ ایک ساعت کے مکہ مبارک مین پہونچے اور نماز جمعہ ساتھ چالیس مردان غیب
کے ادا کری اون لوگون نے فرمایا کہ یا خواجہ یحیی کبیر آج کے روز دیر کیون کری خواجہ نے فرمایا کہ مریدون مین سے ایک مرد نے
کہا تھا کہ مجکو ہمراہ اپنے لیچلو چنانچہ مین اوسکی تئین برابر اپنے لایا اوسنے بیچ اثناء راہ کے چشمہاے اپنی کھولدی اور وہ مین رہ گیا
مین بسبب فوت ہو جانے جمعہ کے جلدی یہان پہونچا اون لوگون نے کہا یا خواجہ یحیی کبیر جلد جاؤ اور مرید اپنے سے خبردار ہو
بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر اون لوگون سے رخصت ہوئے اور تھوڑی دیر مین اوسی جگہہ پہونچے اور حسن کی تئین دیکھا
کہ بادیہ ریگستان مین ہر طرف جاتے ہین اور راہ کچھہ نہین پاتے مین سرگردان ہین اور نہین سکتے ہین کہ اپنی تئین ایک طرف سے جاوین
اوسی وقت مین حضرت خواجہ یحیی کبیر پہونچے جو حسن نے روے مبارک پیر کا دیکھا خوشدل ہوا بندگی حضرت خواجہ نے
فرمایا اے حسن چشم اپنی بند کر اور خبردار بیچ راہ کے چشم اپنی نہ کھولنا حسن نے کہا کہ نہین کھولونگا پس تھوڑی دیر مین

بیچ اپنی مسجد کے پہونچگئے اور ہنوز حسن چشمہا ے اپنی بند کیے ہوے تھے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا اے حسن چشم اپنی کھولو حسن نے جو آنکھہ اپنی کھولی اپنی تئین بیچ مسجد اپنی کے دیکھا حسن نے کہا یا پیر کیونکر گیا ہین اور کیونکر آیا ہین بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا مردان خدای تعالی پاک ازان شہبازی کرتے ہین بیچ یک لحظہ کے بیچ تمام عالم کے مغرب سے تا بمشرق اور تا بعرش وکرسی ولوح محفوظ ودوزخ سب کی تئین بیچ کف دست اپنی کے دیکھتے ہین اور غوطہ کھاتے ہین اور پاک نہین رکھتے ہین اور تیغ لاوبالی اوپر ہاتھہ کے رکھتے ہین اور جس جگہہ چاہتے ہین تھوڑی دیر مین جاتے ہین اور پھیر آتے ہین القصہ حسن تبتی نے عرض کیا کہ یا پیر دستگیر بہت سی عظمت اور بزرگی پیری کی دیکھا ہے اما بیچ دل اس غریب کے یہہ خطرہ گذرتا ہے کہ مکہ معظمہ کے تئین مردان خدا یہان سے سب دیکھتے ہین یہہ بندہ بھی آرزوے تمام رکھتا ہے بندگی حضرت خواجہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالے بیچ روز جمعہ کے کعبہ مبارک دکھلاونگا جو روز جمعہ ہوا غسل کیا اور دوگانہ ادا کیا اور حسن کی تئین طلب کیا اور بازوے دہنا کھڑا کیا اور ہاتھہ اوپر گردن کے رکھا اور کہا کہ دیکھہ اے حسن کعبہ کے تئین حسن نے کہا مین کعبہ مبارک کی تئین کوہ سلیمان سے دیکھا ہے واللہ اعلم بالصواب نقل ہے کہ بندگی حضرت خواجہ یحیی کبیر قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہفت تن خاصان درگاہ باری تعالی ساتھہ اس فقیر کے یک وجود ہین جس جگہہ کہ یہہ ضعیف اون لوگون کے تئین اوپر مہم کے اور حاجات دینی ودنیاوی کے یاد کرتا ہے اور طلب کرتا ہے حاضر ہوتے ہین اور جو کوئی بصدق دل اس ضعیف کی تئین اور خاصان خدا کی تئین یاد کرے اور حاضر جانے حاضر ہوتے ہین اسمین کچھہ شک نہ لاوے اور اسامی ہشت تن یہہ ہین اول بندگی حضرت خواجہ خضر علیہ السلام دوم پیر گانو سوم خواجہ اسمعیل سربنی چہارم اسمعیل قریلی پنجم خواجہ عباس نوبائی ششم پیر لد شیرانی ہفتم تاج الدین ہشتم یہہ بندہ یعنی خواجہ یحیے کبیر واللہ اعلم بالصواب

ذکر سلطان التارکین سید الراسخین امام الہدی غیاث الوری قطب الاقطاب فرد الاحباب غربا نواز سلیمان زمان حضرت شیخ المشایخ محمد سلیمان صاحب رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت ایشان خلیفہ اعظم حضرت سراج السالکین شمس العارفین خواجہ خواجگان غریب نواز حضرت خواجہ بزرگ قبلہ عالم نور محمد صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین بیچ خاندان چشتیہ نظامیہ فخریہ کے اور کشف کرامات مین شرق سے تا غرب مشہور ومعروف ہین اور وطن اصلی آپکا بیچ کوہستان کے مقام گرگوجی کہ نہایت سرد سیر ہے اور تونسہ شریفہ سے جانب غرب تیس کوس واقع ہے بیچ مبادلی حال اور بیچ کوٹ مٹھن کے مدرسہ قاضی محمد عاقل صاحب مین تحصیل کتب درسیہ مین توجہ صرف فرمایا ہے اور بعد چندی حضرت قبلہ ساتھہ جمیع خلفا ومشائخین کے تشریف لائے ایک روز بیچ خانقاہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے کہ حضرت قبلہ عالم تشریف رکھتے تھے شرف بیعت سے مشرف ہوگئے مورد توجہات خاص کے ہوئے من بعد حضوری قبلہ عالم کی لازم پکڑکے خلافت پائی اور حسب الارشاد حضرت کے اقامت تونسہ شریف کی اختیار فرمائی اوسجگہہ صدہا ہزارہا مردمان شرقی وغربی نے تئین شرف بیعت سے ممتاز فرمایا اور پیشتر اونہین کے تئین صاحب سجادہ کیا اور خلفا سے آپکے اول خلیفہ باران صاحب ہین دوم حافظ محمد علی صاحب عرف حافظ محرم علی صاحب خیرآبادی کہ مریدان انکے

بیچ حیدرآباد اور دہلی اور دیگر اماکن ہندوستان مین بہت ہین سوم مولوی محمد علی صاحب کہ بیچ مکھڈ کے تھے مردمان ولایت پنجاب اکثر شاگرد ومرید اونکے ہین چہارم میر فضل علی صاحب بیچ قصبہ جھجر کے پنجم حضرت امام المتوکلین شیخ محمد صالح عرف شیخ جیون صاحب متوطن جھجر اور حضرت شاہ سلیمان صاحب قدس اللہ سرہ بتاریخ ہفتم ماہ صفر یوم پنجشنبہ سنہ ۱۲۶۷ ایکہزار دوصد وشصت وہفت ہجری وفات فرمودند مزار شریف بیچ تونسہ شریفہ کے زیارت گاہ خلائق ہے اور عمر شریف آپکی قریب یکصد سال کے پہونچی تھی بعد آپکے حاجی الحرمین حافظ کلام ربانی فنا فی الشیخ حضرت سیدی سندی فضل علی جھجری ابن سید قاری جان علی صاحب حضرت اللہ بخش صاحب ونور بخش مسند سجادہ اور زیب افزا حیات ہین اور آپ سے صدہا خلائق تلقین پاتی ہے اور بہت بڑے بزرگ ہین سواے وظیفہ وظائف کے دوسرا شغل نہین رکھتا ہے اور عرصہ قریب دس سال کا ہوتا ہے کہ حضرت جناب اللہ بخش صاحب سجادہ نشین معہ چند مریدان خاص ودیگر مریدان ہمراہی و خدمتگاران وغیرہ کی سفر دور ودراز اختیار کرکے بمقام اجمیر شریف واسطے زیارت درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کے تشریف لاکر شریک عرس ہوئے تھے آگی نقل ہے کہ آپ وطن شریف سے پیر کے عرس پر تونسہ شریف کو تشریف لاتے تھے بادشاہ رنجیت سنگہ نے اٹک کے کشتی بانون کو حکم پہونچادیا تھا کہ حضرت کو واسطے سواری کے کشتی ہرگز ندینا اگر دوگے تو گوش وبینی بریدہ کی جائیگی مطلب رنجیت سنگھہ کا یہہ تھا دل مین شیطان نے وسوسہ پیدا کیا تھا کہ مجکو دیکھنا ہے کہ حضرت شاہ سلیمان صاحب کیسے ولی کامل ہین کہ بدون سواری کشتی کے کیونکر تشریف عرس پیر پر لاتے ہین لہذا یہہ حرکت ناشائستہ کری تھی تحقیق سنا گیا کہ جسوقت کنارے دریاے اٹک پر تشریف مع مریدون کے لائے فرمایا کشتی لاؤ کشتی بانون نے پروانہ مہری رنجیت سنگھہ کا دکھلادیا اور گذارش کیا کہ ہمکو حکم رنجیت سنگھہ کا یہہ ہے کہ ہرگز کشتی ندینا اور جو دو تو تمکو سزا مذکورہ ہوگی لہذا ہم لاچار ہین اور کشتی بھی یہان نہین ہے رنجیت سنگھہ نے طلب کرلین ہین کہ سنا گیا کہ آپنے سہ مرتبہ بار بار فرمایا کہ کشتی لاؤ ہر مرتبہ یہی جواب دیا گیا بعد کو فرمایا میان باران صاحب سے کہ باران تو دریا مین سے یہہ لوٹا بھر لا بموجب حکم کے یہہ صاحب لوٹا بھر لائے بعد ایک لمحہ کے حکم دیا کہ مجکو دریا اوتارا یہ معلوم ہوتا ہے لوگون نے عرض کری کہ جناب عالی یہہ دریا کبھو نہین اوترتا ہے نہایت قہر دریا ہے فرمایا کہ مجکو اوترا معلوم ہوتا ہے دیکھو تو بموجب حکم کے جو دیکھا گیا تو ظاہر ہوا کہ دریا مین ٹخنے ٹخنے آب ہیگا آپ سے عرض اسکی ہوئی جب فرمایا کشتی بناؤ گھڑونکی بموجب حکم کے دو گھڑے جوڑکر کشتی طیار کری گوکہ حاجت کشتی کی نتھی لیکن حکم اور دیگر لوگ ہمراہی تو پایاب چلے گئے لیکن آپ گھڑونکی کشتی پہ سوار ہوکر دریا مین سے راہی ہوئے اور خلفا آپکے اسی کشتی کے ہمراہ تھے جبکہ آپ عین دریا مین پہونچے اوسوقت یہہ شعر طبع زاد زبان مبارک سے فرمایا بیت

بہین کرامت حضرت چو معجزۂ موسے ٭ کہ اوز نیل گذشت است واین بدریا سندہ ٭

ذکر قطب السالکین برہان العارفین آن ہادی طریقت آن مرشد حقیقت آن مظہر اسرار الاہی دانائے علوم غیبی کعبۂ ارباب حاجات آن قبلۂ مرادات مقبول یزدانی جناب میان غازالدین خان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

یہہ بزرگ متوطن موضع سیونی متصل دہلی کے ہین مدت مدید سے مقام بھرت پور مین دہول کوٹ شہر پناہ پر ایک برج مین معہ قبائل تشریف رکھتے تھے اور راج سے تین روپیہ ماہوار آپکی مقرر تھے ہر چند جناب مہاراجہ صاحب بہادر رنبیر سنگہ جی بالمشافہ بانتی نے اور نیز جناب مہاراجہ صاحب بہادر گدی نشین حال نے گذارش کری کہ واسطے خرچ کے تین روپیہ ماہوار کفایت نہین کرسکتا ہے سو دوسو روپیہ ماہوار مقرر کردیا جاوے مگر آپنے ہرگز قبول نکیا اوسی تین روپیہ پر اکتفا فرمایا خداوند تعالی

اوسی تین روپیہ مین اسقدر برکت دیتا تھا کہ اپکے خرچ کو کفایت کرتا تھا اور آپکے اکثر آدمی مرید ہین مرید لوگ بھی کبھی کبھی کچھہ
خدمت حتی المقدور اپنے کیا کرتے تھے اور آپ کسی شے سوال نہین کرتے تھے مگر اکثر لوگ امرا وغیرہ زر نقد وغیرہ سے آپکی تواضع
کیا کرتے تو کبھی اگر دل مین آجاتا تو لیلیتے اور کبھی نہ لیتے ہرچند لوگ اصرار کرتے مگر ہرگز نہ لیتے صاف انکار کرجاتے اور ایسا فرماتے
کہ مجھکو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابہ رضی اللہ عنہ کا نام لیکر فرماتے کہ حکم نہین ہے اور جو نذر آپ قبول
نکرتے اور اوسمین کسیطرح کا نقص فرمادیتے وہی ہوتا چنانچہ ایک روز کی نقل ہے کہ جناب راؤ راجہ شیو دان سنگھہ جی صاحب
بہادر والی ریاست الور آپکے اوصاف بزرگانہ سنکر تشریف لائے اور ہمراہ اپنے واسطے نذر کے کچھہ زر نقد اور کچھہ میوہ جات
لاکر پیشکش کیا آپنے اوسمین سے ذرہ بھی نہ چھوا بلکہ نسبت میوہ جات کی یہہ فرمایا کہ انہین کرم یعنے کیڑے ہین حالانکہ وہ میوہ جات
تازہ بہت عمدہ ونفیس تھے ہرچند راؤ راجہ صاحب بہادر و دیگر مصاحبان وغیرہ ہمراہی راؤ راجہ صاحب بہادر نے اصرار کیا لیکن ہرگز قبول
نہ کیا آخر چند دیر ٹھہر کر راؤ راجہ صاحب واپس تشریف لیگئے مگر راؤ راجہ صاحب کو یہہ ناگوار گذرا کہ باوجود اسقدر اصرار کے تو آپنے
زر نقد لیا اور نہ میوہ جات لیا بلکہ ایسے عمدہ و تازہ میوہ جات کو فرمایا کہ انہین کیڑے ہے پھر تھوڑی دیر بعد جو اون میوہ جات کو
دیکھا تو حقیقت مین سب مین کیڑا پڑا ہوا ہے اور کھانے کے قابل نہین ہے اوس روز سے اور زیادہ راؤ راجہ صاحب بہادر
و دیگر آدمیون کو اعتقاد ہوا اور ایسا بھی اکثر لوگون نے بارہا دیکھا ہے کہ جس وقت اور جس تاریخ مین آپ مقام بھرت پور مین
رونق فرما رہے ہین اوسی وقت اور اوسی تاریخ اور ساعت مین بمقام فتح پور سیکری درگاہ شریف شیخ سلیم چشتی قدس اللہ
سرہ مین دیکھتے تھے آپکے اوصاف حمیدہ ایک مدت سے زبانی صدہا مردمان کے مؤلف کتاب ہذا بھی سنتا تھا لہذا شوق
دامنگیر ہوا کہ خدا کوئی سبب ایسا کرے کہ قدمبوسی حاصل کرون درین اثنا بہدایت غیبی و توفیقات لاریبی سے جبکہ احقر بارادۂ استحصال
زیارت طیبات عالیات و ادائے مناسک حج حرمین الشریفین زادہما اللہ تعالےٰ شرفاً و تعظیماً اثنا و راہ میں شہر بھرت پور مین فائز ہوا
دوسرے دن باتفاق میر یعقوب علی دہلوی معہ قدرے سوغات مٹھائی بطور نذرانہ بقصد قدمبوسی آپکی خدمت مستلزم برکت
مین شرفیاب ہوا آپ اندر مکان سے تشریف لائے اور یکایک زار زار رونے لگے اور فرمایا کہ تو کعبہ کو جاتا ہے یہان نہین سب کچھہ ہے
باستماع این کلام معجز نظام کے فقیر کے دل پر خوف طاری ہوا اور عرض کیا کہ حضور کے اس ارشاد سے کئی طرح کے شبہات مجھکو
واقع ہوئے ارشاد کیا کہ تو شبہہ کیون کرتا ہے جا چلا جا انشاء اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت واپس آجاویگا مین منع نہین کرتا ہون تجھکو معلوم نہین ہے
کہ پہلے ہی تیرے ارادہ کو قوی اور مصمم کیا ہے تو نے پہلے راجہ کے اور دوستون کے روکنے سے اور گھر کے آدمیون کے رونے
کے سبب سے فسخ عزم کیا تھا غرض کہ جیسا کچھہ حال فقیر حقیر پر گذرا تھا حضرت نے ہوبہو سب بیان کردیا اور طرفہ کشف باطنی یہہ
سننا چاہیئے کہ آپ نام بنام فرمانے لگے کہ اوسوقت فلان شخص نے یہہ کہا تھا اور تو نے یہہ کہا اور راجہ نے یہہ کہا اور فلان
شخص نے فلان امر مین یہہ نیش زنی کی تھی بربب کعبہ جو کچھہ حال کہ مجھپر قرولی مین گذرا وہ سب من وعن حضرت کی زبان مبارک سے
سنا پھر یہہ ارشاد کیا کہ ہمنے تیری روانگی کے وقت تجھکو ایک رومال اور ایک فلوس دیا تھا کہ معاً فقیر نے اسباب کے تنبیے سے
حضرت کی درونبینانی پر اس لحاظ سے احتمال کیا کہ اس ملازمت سے پہلے حضرت کی دیدار فایض الانوار کبھی نصیب نہوئی تھی ہنوز فقیر
کے زبان سے کچھہ کلام نہ نکلا تھا کہ یہہ فرمایا کہ تو یہہ کیا خیال فاسد کرتا ہے کبھی ہم لڑکے اور کبھی جوان بنجاتے ہین اور کبھی مست
اور کبھی ہوشیار اور کبھی سالک اور کبھی مجذوب ہوجاتے ہین فوراً فقیر کو یاد آگیا کہ وقت روانگی حج کے مکان مسکونہ کے محاذی
توکل شاہ مجذوب ملا تھا اوسنے ایک پارچہ کہنہ بطور رومال اور ایک فلوس سکہ کرولی دیکر سمپرد تنجدا کہا تھا تو واضح ہو کہ یہہ شخص

نابالغ برہنہ تن مادر زاد مجذوب سائر سکنائے شہر کرولی اس مجذوب کو اور اوسکی نسبت بہت اعتقاد کامل کو جاتے ہین اکثر خوارقات
کرامات وخوارق عادات اوس سے دیکھی گئی ہین اس محل پر مفصل کیفیت اوسکی بیان کرتا ہون تحصیل حاصل تصور کرکے
اصل مطلب کے اظہار پر آتا ہون کہ حضرت بابرکات کا کبھی لڑکے اور کبھی جوان کبھی سالک کبھی مجذوب بنجانا توکل شاہ
مجذوب کے ملنے سے جیسا کہ سطور صدر مین مسطور ہے امر اسرار است اور درست معلوم ہوا ازان بعد فقیر کو رخصت کیا
اور دعاے خیر حج کو جلد جانے اور وہانسے بخیر و عافیت واپس آجانیکی کہی اور یہہ فرمایا کہ تو مدینہ منورہ جا تا میری طرف سے
خدمت مین جناب رسول مقبول کی تحفہ درود نا محدود پہونچانا بعدہ ایک شخص معروف حافظ جی کہ محاذی مکان کے
سکونت پذیر تھے بلایا اور فقیر کو شہر پناہ کے دروازہ تک باوجود ممانعت بسیار معہ ہمراہیان بطریق متابعت پہونچایا
فقیر کو یہہ نعمت عظمیٰ حضرت کے ہی سبب سے حاصل ہوئی ورنہ مجھتبر سے گنہگار کو کہان نصیب تھے فقیر نے بعد
اداے حج کعبہ معظمہ کے عزم زیارت مدینہ منورہ اس جہت سے فسخ کرنا چاہا تھا کہ زاد راہ بباعث بعضے مصارف کے
باقی نرہا تھا جی کہ بہ صلاح دوستان ہمراہیان بسبب تیاری روانگی جہاز مشتہرہ مراجعت جانب ہند مصمم کرلیا تھا
در کلمہ جیکے روز نول لینے کی فکر مین تھا بربا کعبہ بوقت شب آنکھہ میری بند تھی مگر بیدار تھا یکایک کیا دیکھتا ہون کہ
آپ مجھسے خواب مین فرماتے ہین کہ دیکھنا ہرگز ایسا کام نکرنا کہ مدینہ منورہ کی دولت سے محروم رہے خدا بتعالیٰ
نگاہ ہے کہ خود بخود داخل ہوگیا اور مسبب الاسباب نے سبب وہین سامان مہیا کردیا کہ جسکے بدون وہ خیالات
فاسدہ دلپر غالب تھے یعنے ایک شیخ باشندہ پورب نے جو کچھہ کہ خرچ جہاز پر ضرور تھا اوسنے وہ مجھکو دیا کہ سفر کو
کافی ہوا اور وقت وارد ہونے بندر تقطیر عدن کے بارہ سو روپیہ اور بھی قرض ملگیا اکبرآباد پہونچا مگر بسبب کثرت مصارف کے
بروز وارد ہونے اکبرآباد فقیر کے پاس نقد نتھا مردمان ہمراہی کو اسی سبب سے کانپور چھوڑ آیا تھا اور جو کہ گھوڑا عربی
ہمراہ تھا اوسکو نول ملنے سے آگرہ تک کا تھا لہذا وہی گھوڑا معہ مردم آگرہ گیا تھا ورنہ وہ بھی نہ آتا آگرہ مین قادر علی جمعدار
سے روپیہ لیکر مسمی عبداللہ ملازم جمعہ کو واسطے لانے مردمان ہمراہی شیدی وغیرہ کے کانپور بھیجا دوسرے روز وہ ہمراہ لیکر آگیا
فقیر و نیز معتقد اس امر کا ہے کہ یہہ انعام عظمیٰ انہین حضرت کی بدولت حاصل ہے امید قوی ہے کہ اب مجھکو بروز حساب
فراموش نفرمائینگے اور دہان پر مجھکو انواع تمتع حسنات کا وسیلہ جمیلہ بکار آمد ہوگا ایک حضرت کی یہہ نقل ہے
احمد خان پسر محمد خان افغان ناغرا و متوطن کرولی آپکے مرید با اعتقاد بیان کرتے ہین کہ ایک روز مینے حضرت سے
عرض کیا کہ میری طبیعت جانب زنا از حد مائل ہے آپ دعا خیر کرین کہ عادت قبیحہ فعل شنیعہ مجھسے دور ہوجاوے فرمایا
کہ خوف خدا دلمین رکھنے سے کبھی اس گناہ سرزد نہوگا بعدہ مین نے قرولی آیا بعد دو ماہ کے ایکروز ہنگام گذرنے ایک پہر
رات کے کیا دیکھتا ہون کہ جمعدار فضل دل خان صاحب کے مکان کی دوکان مین ایک عورت نوجوان شکیلہ حسینہ
اور اوسکے ہمراہ ایک لڑکا پنج سالہ تھا بیٹھی مجھسے سائل ہوئی کہ مین بھوکی پیاسی مفلس محتاج ہون کچھہ براہ خدا کھانا کھلادے
مینے کھانا لادیا اور اوسکی وجاہت و صباحت سے طبیعت نہایت مشتاق ہوئی اور بقصد حرامکاری دست دراز کیا عورت
نے کہا حیف ہے کہ تو خدا سے خوف نکرتا بخدا اوسکے اس بات کے کہنے سے گویا میرے دلپر ایک تلوار کا صدمہ
پہونچا اور نہایت نادم ہوا کچھہ دیر کے بعد اوسپاس ظروف لینے کو گیا دیکھا کہ برتن خالی رکھے ہوئے ہین عورت اور لڑکا
نہین ہین ہرچند تلاش کیا مگر پتہ نہین لگا ظروف لیکر گھر آیا مدت تک اوسکے کلام کا خیال رہا جب یاد آتا تھا

خوف خدا پیدا ہوتا تھا بعد چار مہینے کے بھرت پور جانے کا اتفاق ہوا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اطلاع پا ئی کے بعد آپ اندر مکان سے دست بارد آلودہ برآمد ہوئے دیکھتے ہی خفا ہوکر فرمانے لگے کہ مجھسے تیرا کیا کام ہے جا چلا جا اگر کچھ لینا ہے دو چار پیسے لیجا اگر قیام کرنا ہے مسجد مین قیام کر مینے عرض کیا کہ آپ آج مجھسے ایسے کیون خفا ہوگئے ہو کہ کبھی ایسے نہوئے تھے آپ اور بھی خفا ہوکر فرمانے لگے کہ تو بڑا بدمعاش ہے مینے مکرر عرض کیا کہ ایسا مجھسے کیا قصور سرزد ہوا فرمایا کہ تو کیا بھول گیا قرولی مین فلان مکان پر تو نے مجھکو روٹی سالن دیا او میری طرف مائل بحرامکاری ہوا میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اوس گھڑی میرے اوپر کا جسم عورت کا تھا جب سے مین تجھ سے ناراض ہون بخدا اونکے فرمانیسے مین بہت نادم ہوا اور لرزہ سا ہونے لگا آپنے رحم فرماکر میری تشفی اور تسلی کری اور فرمایا ابکی بار قصور معاف کیا آیندہ ایسی حرکت کا مرتکب نہونا اوس روز سے بعنایات الہی طبیعت میری حرامکاری کی طرف مائل نہین ہے نقل ہے حضرت مسبوق الذکر کی کہ خود لالہ دہرم سنگھ جی متوطن بھرت پور تحصیلدار نقل بیان کرتی ہین کہ کپتان والٹر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ نے وقت لینے موجودات سپاہ کے ملازمان متعینہ شہر پناہ کے حاضری لینا تجویز کیا شہر پناہ کی تنپین سپاہ سے اکثر آدمی کمسن سالہ تھے صاحب نے دلمین خیال کیا کہ ان سبکو موقوف کرکے بجائے انکے ایک پلٹن جرار نگاہداشت کیجاوے چنانچہ آپنے ایک بندوق قبل از موجودات لکڑی کی بنا رکھی تھی وقت موجودات کمربستہ ہوکر صاحب کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور جسطرف کہ صاحب جانے تھے اوسیطرف قبل از پہنچنے صاحب کے آپ بھی جا کھڑے ہوتے تھے یہہ حرکت صاحب نے کئی بار معاینہ کرکے کہا کہ یہہ شخص بوڑھا شاید دیوانہ ہے مخاطب ہوکر حضرت سے کہا کہ بس ہم تمکو ملاحظہ کرچکے اپنی جگہہ پر قائم رہو آپنے فرمایا کہ کیا ہم نوکر نہین ہین اور سپاہی نہین ہین پھر صاحب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ جو خیال تو کر رہا ہے اوس خیال فاسد کو دل سے دور کر اس کرد کوت پراگندہ ہوگی ولی اللہ غوث قطب موجود ہین کا شکلے اس بڑے کو بگاڑیگا تیرے حقمین اچھا نہوگا صاحب نے اپنے دل کو افشا کیا اور حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہمنے ابھی تک اس امر کو کسی پر ظاہر نکیا تھا اس فقیر نے ظاہر کردیا کہ ولی اللہ ہے اوسی روز سے صاحب بھی آپکی بہت کچھ خاطر تواضع کرتے تھے اگر آپکے حالات اندراج کئے جاوین تو ایک کتاب ضخیم انشا ہوجاوے نظر بران عمداً فروگذاشت کیجاتے ہین آپ مثل اقطاب و ابدال و اغواث کی معروف فی الاکناف و مشہور فی الاطراف ہین آپکے خصائل حمیدہ و سجایائے پسندیدہ و کشف کرامات و خرق عادات سے سکان شہر بھرت پور و قرب جوار واقف و آگاہ ہین نور اللہ مضجعہ سن شریف حضرت کا شصت سال تھا اور ۱۲۰۹ھ بمقام بھرت پور وفت نیم شب انتقال فرمایا اور قبر آپکی بمقام تکیہ معروف گلال گنڈہ مین دفن ہوئے اصل وطن شریف آپکا قصبہ سوہنہ ضلع گوڑگانوہ ہے متصل دہلی از دہلی جنوب بفاصلہ بیس کوس واقع ہے ذکر حال اسد خان صاحب یہ صاحب ولایتی قوم افغان یوسف زئی سے ہین کہ مزار شریف اونکا قصبہ جھجھر ضلع رہتک متصل مسجد چینی خانہ اندرون بازار خورد واقع ہے اور نہایت بزرگ عالی تبار سے ہین بحد کرامات اونکے اسقدر مشہور اور معروف ہین کہ ہر صغیر و کبیر کے زبان زد ہین اور زیارتگاہ خلق اللہ ہے حالات انکا کتاب حضرت میانصاحب کہ بزرگ عالم باعمل حافظ کلام ربانی حاجی حرمین الشریفین ثنائی الشیخ سید فضل علی شاہ صاحب مرحوم کہ نام کتاب تذکرۃ الاخیار ہے اور حالات بزرگان جھجھر اوسمین مسطور ہے اور صدہا کرامات سے حضرت موصوف کی اسد خان صاحب مرحوم کی مشہور ہے

ازان جملہ ایک یہہ ہے نقل ہے کہ ایک روز آپ حالت جذب مین بیٹھے تھے ایک عورت قوم قصاب سی اپکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوئی اور التماس کیا کہ یا حضرت اس فدویہ کے اولاد نہین ہوتی آپ بزرگ اور ولی ہین خداتعالی کی درگاہ مین عرض کرین کہ مجھے اولاد نصیب ہو آپنے اشارہ اپنے عضو تناسل کی طرف کیا کہ اولاد تیری اسمین رکھی ہے اوس عورت مذکورہ نے براہ بے تکلفانہ کہ بطور بیبی اوبانہ کہ ایک مدت مدید عرصہ بعید سے آپکی خدمت کرتی تھی اور اعتقاد کامل تھا آپکا عضو تناسل پکڑ لیا آپنے سراسیمہ ہوکر فرمایا کہ چھوڑ چھوڑ چھوڑ اوسوقت اوسنے عرض کیا کہ یہہ عاجزہ تو اسطور اپنی مراد حاصل کریگی تب آپنے فرمایا کہ جا تیرے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا اوس عورت نے عرض کیا کہ ایک نہین آپنے فرمایا کہ دو ہونگے پھر عرض کیا کہ اور آپنے کہا کہ تین اوسنے کہا کہ اور آپنے کہا کہ چار اوسیپر اوسنے کہا کہ اور آپنے کہا کہ پانچ اوسنے کہا اور آپنے کہا ــــــــ ــــــــ ــــــــ کہ جیسے عرض کہ جب اوسنے دست علیحدہ کیا قدرت الہی سے اوسکے پانچ فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور قوم قصاب اوسکے اولاد سے قصبہ جھجھر مین حالا آباد ہے اور آپکا مقبرہ پس مسجد چینی خانہ عمارت کہنہ سے طیار ہے

حضرت محبوب عالم صاحب

یہہ بھی حضرت قوم افغان سے ہین اونہایت بزرگ اولیا اللہ صاحب تصنیفات و صاحب خاندان ہین اور ہزار ہا آدمی اوس زمانہ مین آپکے دائرہ بیعت مین تھے اور ایک یہہ شخص بسمل کہ تصنیف اوسکی سے کتاب بسمل علم فقہ زبان اردو نظم مسائل ضروری اوسمین درج ہین اور اکثر چھاپخانہ مین کتاب مذکورہ یعنے بسمل اپکی ہے نقل ہے کہ ایک شخص قبل حضرت محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوچکا تھا جبکہ آوازہ بزرگی اور شہرہ اولیائے محب دینی مولانا مولانا محمد فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ چشتی کا شہر دہلی مین ہوا یہہ شخص حضرت مولانا صاحب سے بیعت ہوگیا بمجرد بیعت ہونے کے اگرچہ فاضل اجل تھا تمام علم سہو ہوگیا اسیوقت بسمل نے عرض خدمت فیضدرجت حضرت مولانا صاحب مین کی کہ حضرت مین قبل مرید ایک بزرگ محبوب عالم صاحب کے ہین قصبہ جھجھر کہ دہلی سے بفاصلہ ۲۵ کروہ ہین تھا جبکہ آپسے مرید ہوا تمام علم سہو ہوگیا آپ بدرجہ نہایت غصہ ہوگئے اور فرمایا جبکہ تو بیعت ہوچکا تھا تو پھر کیا ضرور بیعت ہونا تھا جا تو اپنے مرشد سے خطا اپنی معاف کرا بعدہ وہ شخص قصبہ جھجھر خدمت محبوب عالم صاحب مین حاضر ہوکر ملتجی قصور معاف کا ہوا آپنے بمشکل تمام اوسکا قصور معاف کیا اور فرمایا زبان فیض ترجمان سے کہ جا تو بسمل رہیگا سو غرض وہ بسمل رہا اور تخلص اوسنے اپنا بسمل رکھا اور کرامات دیگر آپکی یہہ ہے کہ تصنیفات آپکی سے بہت کتابین ہر علم مین موجود ہین محبوب الابرار دیگر ہندی مسائل علم فقہہ مین تمام مسئلہ ضروری اوسمین درج ہین ایک مسئلہ کہ جسمین ایک طالبعلم کو شک واقع ہوا اوس طالبعلم مذکور نے وہ مسئلہ پیش حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کیا آپنے درجواب اوسکے ارشاد فرمایا کہ حقیقت مین یہہ مسئلہ کسی کتاب مین دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا طالبعلم مذکور نے خدمت فیضدرجت حضرت موصوف کے عرض کیا کہ اسکو حک کردون آپنے فرمایا خبر کردو اوسنے وہ مسئلہ مسطورہ صفحہ کتاب سے حک کردیا بوقت شب حضرت محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین حضرت مولانا صاحب سے کہا کہ کیا تمام علم دنیا کا آپ پر حصر ہوگیا آپ لغو خلاف فتاوی مین ملاحظہ فرمائیے علی الصباح حضرت مولانا صاحب نے فتاوی طلب کیا واقع مین مطابق کتاب کے تھا مزار شریف آپکا

قصبہ تھہیرہ ضلع رہتک متصل دروازہ گھڑی خانصاحب محمد عمر خانصاحب زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور وہ مسجد آپکی تعمیر کی ہوئی ہے
یہ ذکر حالات بزرگان جھجھیر کا بقلم خود سید سلطان علی خلف سید شاہ فضل علی جھجھری نے لکھا ہیگا واللہ اعلم فقط

مجموعہ مکارم خوارق عادات مصدر مراحم حقیقیات مخزنیات فیضرسان زمر خلائق کشاف دقایق علایق رہنمائے سالکان حاجت روائے حاجتمندان جناب مجمع کمالات لایہی مصدر کرامات غیبی اخوند صاحب سوات کے

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سوات میں اسی مشہور شخص کی سکونت ہے لہذا مختصر ذکر انکا کیا جاتا ہے واضح ہو کہ بنام اخوند صاحب کے عبد الغفور پچاس برس یعنی ۱۲۳۰ھ ہجری یا اوسکے قریب جسکو عرصہ کئی برس کا ہوا علاقہ بر سوات میں پیدا ہوئے اونکی ولادت کی خبر ٹھیک نہیں معلوم ہوئی مگر غریب آدمی چرواہے کے طور پر تھے اور قوم اونکی صافی یا چاپلی یہہ قوم قدیم سے سربنی اخواتون کے ساتھ اشتباہ چلا آتا ہے . بعضے لوگ قوم صافی کو سید سے نسبت دیتے ہین اور بعضے مغربی افغانون کی ایک شاخ سمجھتے ہین مگر قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہو سکتی ہے غالب ہے کہ قوم سربنی کے ساتھ بطور اصلی کہ نسبی یہہ شاخ شامل ہوگئی ہے جب عبد الغفور صاحب لڑکے تھے تو والدین کے انکے مویشی چرایا کرتے تھے مگر نور ذ سال عمر مین تھے خداوند کریم نے اوسکی وجود مین پرہیزگاری دی تھی کہ جس گائے بیل کا دودھ پیا کرتے تھے اوسکو رسی سے پکڑ کر چرایا کرتے تھے تاکہ حرام ہیگا نہ زراعت نہ کھا جاوے جب اٹھارہ برس کی عمر ہوئی تو تارک دنیا ہوکر موضع ہرن گدشتہ مین چلے گئے پڑھنا لکھنا سیکھا مدت تک طالبعلم رہے آخرکو جرگدہی علاقہ یوسف زئی مین آئے اور عبد الحکیم اخوندزادہ کی مسجد مین رہنے لگے چند عرصہ کے بعد تورہ ڈھیری مین صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی تھے مرید ہوگئے یہہ صاحبزادہ مرید تھا حافظ جی صاحب عمرزئی کا اور حافظ جی صاحب مرید تھے لشوری صاحب مشہور صاحب طریقت فقیر بھیٹروالے کے اور وہ اسواسطے مشہور تھے کہ اونکے مرید چارون طریق سکھتے تھے نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اخوند عبد الغفور صاحب نے اول طریقہ اختیار کیا اور متصل ہند موضع بنکی لب دریا سندھ قیام کرکے یہہ طریقہ جاری کیا اور وہان ایک جھونپڑی یعنی زورخانیہ بنایا جس مین بارہ برس تک معبود حقیقی کی عبادت کری کہتے ہین کہ بارہ برس مین اونہون نے کچھہ سم کھاکے اور پانی پی کے گذارہ کیا موضع بنکی مین اپنی عبادت اور فضل ایزدی کے سبب سے مشہور ہوئے اور لوگ اونکے پاس آنے لگے مگر ابھی رہتے ہین سید احمد اور غازی خان کے دخل دینے سے اونکو چھوڑ دیا اور چند عرصہ بعد زیارت خلامان تبہ غدرزئی مین جا رہے اور وہان سے ہر طرح مشہور ہوگئے وہان سے موضع سلیم خان مین جا کر قرارگزین ہوئے جہان بہت لوگ آپکے مرید ہوگئے اور اونکا نام دور تک مشہور ہوگیا ۱۸۳۵ء مین جب سکھہ اور افغانون مین باہم لڑائی ہوتی تھی تو امیر دوست محمد خان نے اخوند صاحب کا نام سنکر واسطے شمولیت جہاد خیبر کے اونکو طلب کیا اور بہت سے غازی اور طالبعلم لیکر خیبر مین پہونچے مگر وہان سلطان محمد خان کے منصوبے نے معاملہ بگاڑ دیا نصف امیر کی فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی تو اخوند صاحب قصبہ باجوڑ کی طرف تشریف لیگئے اور ہمراہیون نے اونکا ساتھ ترک کیا چند عرصہ پھرنے کے سبب کوہ رانی زئی بمقام کل درع کے جا رہے جہان اونکا نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچھے اوسکے موضع سیدو علاقہ سوات مین اونکو کچھہ زمین دی گئی جہان وہ ابتک رہتے ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے بنیک بی خیل قوم منریسے شادی کی

اور اوس بی بی سے دو فرزند ہین ۱۸۶۳ء مین بمقام درہ امبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی کی فوج سے بٹیر پہاڑی قومون نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بھی شامل تھے ہرچند کہ اہالیان سرکار کو انکی شمولیت کی امید اسباعث کم تھی کہ پہلے سے کبھی کوئی ارادہ مخالفت نسبت سرکار انگریزی ظاہر مین نہین ہوا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکے آنیکا سبب یہہ تھا کہ مولوی عبد اللہ صاحب وہابی کے روز افزون اور سبب سے اونکو مذہبی عناد پیدا ہوا تھا اخوند صاحب کے بہت مرید ہین اور لوگ اونکی نہایت درجہ تک تعظیم کرتے ہین صرف ایک قوم یوسف زئی کہ جسمین وہ رہتے ہین بلکہ کل مشرقی افغانستان اور دوابہ سندساگر کے لوگ اور تو مغربی افغانستان کے بھی جو اونکا نام سنتے کل مسلمان تعظیم کرتا ہے دور دراز سے لوگ اونکی زیارت کے واسطے جاتے ہین اور مرجع خاص و عام ہے جو لوگ اونکے پاس جاوین اونکو لنگر خانہ سے روٹی ملتی ہے اور مرید لوگ پیشکش خدمت اخوند صاحب کے اونکو معافداری کا سند و بست کردیتے ہین اور یہہ بھی مشہور ہے کہ خرچ لنگر خانہ کا دست غیب سے کرتے ہین اور مذہب کے بھی معاملہ مین اخوند صاحب ہی احکام جاری کرتے ہین اونکو سب اہل سنت جماعت مانتے ہین اور نہایت اعلیٰ قدر کرتے ہین اور اونکے مرید مطیع تمام نواح مین بکثرت ملتے ہین جناب اخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کے واسطے تقسیم ہین اور ہمیشہ اونکو روزہ رکھتے ہین اور منہیات اور مکروہات کا پرہیز غایت درجہ تک کرتے ہین اس زمانہ مین مسلمانون مین ایسا درویش مشہور معروف سنا نگیا ہان ایک درویش عربستان مین قریب بندر ہدیدہ کے ایک موضع ہے اوس مین وہ تبرکوار رونق افزا ہین سنا جاتا ہے وہ بھی جناب اخوند صاحب کی تعریف توصیف بیان فرماتے ہین جسوقت کہ عربستان مین اونکا حال سنا گیا اوس فقیر کو اشتیاق پیدا ہوا ارادہ تھا کہ بروقت واپسی سفر حج کے نیاز حاصل اون بزرگوار سے کرونگا یہہ امر تعلق مفہوم ہے ایسا ہوا کہ بروقت واپسی حج کے فقیر جس اگن بوٹ پر سوار تھا وہ جہاز قریب ایک پہر کے بندر ہدیدہ کے قیام کیا بہت کچھہ کپتان صاحب سے کہا کہ لوگ مشتاق دیدار کے تھے اونہون نے معہ بندوے کے کہا گیا لیکن اونہون نہ مانا لہذا محروم قدمبوسی سے رہا اور جناب اخوند صاحب کی جسقدر کرامات مشہور العام اوس ضلع مین ہے اگر صرفہ فرماس ما پر ہو ہر قسم و تشریح کرون تو ایک دفتر چاہیئے واللہ اس زمانہ و وقت مین غنیمت مین

		تالیف تاریخ ہذا میر مصاحب علی	
اس نسخہ کا مولف کئی مستثنانی	بر مین خیال شاہان مرد کی ٹبر جی	ہاتف ذی اوسکی تاریخ آواز سے کہی ہے	آیا زہی مولف زردار خان حاجی
		ایضاً	
حاجی زردار خان سر افغانی کتاب	کو تالیف از تواریخ سلف مستنطی	سال اتمامش سروش گفت از وعظ	یکہزار و دو صد و ہشتاد و نہ سال ۱۲۸۹
		مولف خرد	
جناب حاجی زردار خان عالی قدر	رقم نمود چو حالات جملہ سلطانی	عقیل کرد تفکر چواز پی تاریخ	خرد بگفت کہ سالش نمونہ افغانی

میر مصاحب علی

ہر صفحہ اس نسخ کا ہر آئینہ صفا ہی · تیرہ ہی جسکے آگے یہ گنبذ زجاجی
تاریخ یا د سی لکھہ ندرت بمصرعہ ذیل · آیا ہی مولف زردار خان حاجی

ایضاً

زردار خان حاجی نامور فریدخانی · بہ نگاشت واقعات شاہان پٹھانی
ماند بیادگاری تاریخ وار ندرت · آیا باین کتاب حالات ملک یونانی

یہ مولف دوسرا شخص ہے

خان زردار خان خجستہ گہر · خامہ ذکرہ افغانیہ کردہ
آنکہ مردیست بس شریف و گزین · اندرو با ہزار طرز بہ بین
گرد تصنیف نسخہ تاریخ · ہر کہ گفتہ بہ بینیدش مانا
گوست درو ہر بعید بل قوین · نشنیند ز گفتن تحسین
باد صد مرحبا بہ ہمت او · کہ نمودہ نمود کار چنین
گرچہ در مخزن حیات بسے · سخن خوش براندہ اندرین
لیک تجرد درین و در آنہا · فرق داند بآسمان زمین
بی نی گفتم غلط زجب رفتم · نیست حرزہ رہ باگل و نسرین
یارب این نامۂ مبارک و نغز · باد مطبوع ہر کہین و مہین
سال انعام او علیم نحیف · گفت وہ دلکشا کتاب متین

قطعہ تاریخ طبعزاد سید محمد سلطان علی خلف سید شاہ فضل علی مجہری

کتاب تواریخ شد دلپذیر · ز زردار خان حاجی ابن امیر
بہ بحر تفکر شدم غوطہ زن · بکف آوری گوہر ای فقیر
سروش فلک گفت تاریخ این · نداشد کہ ہست این قوی بی نظیر

١٢٨٩

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی سکہہ لال صاحب متخلص بہ...

کرد تالیف چون کتاب عجیب · خان والا زردار خان عالیشان
آہ راشد خیال تاریخش · بہر آن نسخہ پسند جہان
ہاتفی گفت از سر بہجت · گشت بی شبہہ دل پسند زمان

خاتم الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ مجموعہ یادگار تاریخی قوم افاغنہ اور خصوصاً حالات اون رؤسا و امرا جو کہ ہندوستان کے حکمران و معزز رہے اور اب تک اس قوم معزز و شجاع و نامور سے بہت سے خاندان موجود ہین یا آنکہ زمانہ کی گردش سے عموماً حالت متغیر ہوگئی ہے اور بڑے بڑے رستم توان واسفندیار زمان رو بہ صفت کو پہونچے ہین لیکن افغانون کی شجاعت و دلاوری کا جوہر کا ممنوع مخفی نہ تصنیف و تالیف عالی پایگاہ حاجی زردار خان صاحب رئیس اعظم قلم و کرولی حسب فرمایش مصنف ممدوح مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین ماہ جون [illegible] میں سعرکہ آرائے جلوہ احباب ہوا